كِتَابٌ أَنزَلْنَاهُ إِلَيْكَ مُبَارَكٌ لِّيَدَّبَّرُوا
آيَاتِهِ وَلِيَتَذَكَّرَ أُولُو الْأَلْبَابِ ○ القران

قرآن فہمی

قرآن کریم کا مفہوم

ترتیب وتدوین

حیدر علی

فہرست

نام سورۃ	صفحہ نمبر	نام سورۃ	صفحہ نمبر	نام سورۃ	صفحہ نمبر	نام سورۃ	صفحہ نمبر
مقدمہ	3	28.القصص	574	57.الحدید	805	86.الطارق	892
حروف مقطعات	6	29.العنکبوت	588	58.المجادلہ	810	87.الاعلیٰ	893
1.الفاتحہ	9	30.الرّوم	598	59.الحشر	814	88.الغاشیۃ	895
2.البقرۃ	16	31.لقمٰن	608	60.الممتحنۃ	820	89.الفجر	897
3.آل عمران	108	32.السجدۃ	613	61.الصّف	823	90.البلد	899
4.النسآء	144	33.الاحزاب	618	62.الجمعۃ	825	91.الشّمس	900
5.المآئدہ	183	34.سبا	639	63.المنفقون	827	92.الّیل	901
6.الانعام	208	35.فاطر	647	64.التّغابن	829	93.الضّحیٰ	903
7.الاعراف	235	36.یٰسٓ	654	65.الطّلاق	832	94.الم نشرح	904
8.الانفال	268	37.الصّٰفّٰت	662	66.التّحریم	835	95.التّین	905
9.التوبۃ	284	38.صٓ	674	67.الملك	838	96.العلق	906
10.یونس	312	39.الزّمر	684	68.القلم	841	97.القدر	907
11.ھود	329	40.المومن	696	69.الحاقّۃ	845	98.البیّنۃ	910
12.یوسف	348	41.حٰمٓ السجدۃ	708	70.المعارج	849	99.الزلزال	911
13.الرعد	367	42.الشّوریٰ	716	71.نوح	852	100.العٰدیٰت	912
14.ابراھیم	375	43.الزّخرف	725	72.جن	855	101.القارعۃ	913
15.الحجر	383	44.الدّخان	735	73.المزمّل	858	102.التّکاثر	914
16.النحل	394	45.الجاثیۃ	740	74.المدثّر	861	103.العصر	914
17.بنی اسرائیل	413	46.الاحقاف	745	75.القیمۃ	864	104.الھمزۃ	915
18.الکھف	433	47.محمّد	751	76.الدّھر	867	105.الفیل	916
19.مریم	449	48.الفتح	757	77.المرسلت	871	106.قریش	917
20.طٰہٰ	463	49.الحجرات	765	78.النّبا	874	107.الماعون	917
21.الانبیآء	479	50.قٓ	768	79.النّازعات	876	108.الکوثر	918
22.الحج	493	51.الذّاریات	772	80.عبس	879	109.الکفرون	918
23.المومنون	509	52.الطّور	777	81.التّکویر	881	110.النّصر	919
24.النور	521	53.النّجم	781	82.الانفطار	883	111.اللّھب	919
25.الفرقان	534	54.القمر	786	83.المطفّفین	885	112.الاخلاص	920
26.الشعراء	544	55.الرّحمن	794	84.الانشقاق	888	113.الفلق	921
27.النمل	560	56.الواقعہ	799	85.البروج	890	114.النّاس	923

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ

الحمد للہ، اللہ تعالی کے فضل وکرم سے قرآن کریم کا مفہوم لکھنے کا کام مکمل ہوا۔اللہ تعالی نے قرآن کریم کے نزول کے لیے عربی زبان کا انتخاب کیا۔اور ایک ایسے وقت میں اس کتاب کا نزول ہوا۔جب عربی زبان اپنی فصاحت وبلاغت کی انتہا پر تھی۔یعنی جب عربی زبان اس قابل ہوگئی کہ وہ قرآن جیسی فصیح وبلیغ کتاب کا بوجھ اٹھا سکے تو اس کا نزول ہوا۔اہل عرب اپنی زبان پر ناز کرتے تھے اور غیر عرب کو عجمی (گونگا) کہتے تھے۔عرب اپنی شاعری پر بھی فخر کرتے اور عمدہ شاعری کرنے والوں کو عزت واکرام کی جگہ دیتے۔مگر جب قرآن نازل ہوا تو اس کے سامنے عرب شاعری سرنگوں ہوگئی۔اور بڑے بڑے شعراء نے قرآن کریم کا چیلنج قبول کرنے سے انکار کردیا۔

اللہ تعالی نے فرمایا ہے کہ اس نے قرآن کو نصیحت حاصل کرنے کے لیے آسان کردیا ہے۔یعنی یہ قرآن کا اعجاز ہے کہ اس کو کہیں سے بھی کھول کر پڑھنا شروع کردیں تو چند صفحات کے اندر ہی آپ کو بنیادی عقائد مل جائیں گے۔جس میں ایمان باللہ، ایمان بالآخرت، توحید، جزاوسزا، اعمال صالحہ وغیرہ۔اس لیے ان بنیادی معاملات کا علم ہونا چنداں مشکل نہیں۔مگر اس کے ساتھ ہی اللہ تعالی نے بہت سے موضوعات ایسے رکھ دیئے کہ جن کا درست علم حاصل ہونا انسانی عقل پر چھوڑ دیا۔کہ وہ غوروفکر اور تدبر کرکے خود کسی نتیجہ پر پہنچے۔اور اس کے ساتھ ہی اس چیز کے اندر آزمائش بھی رکھ دی۔اور فرمادیا کہ ظالم لوگوں کو اس سے خسارہ ہی حاصل ہوگا۔اس سلسلہ میں بہت سی مثالیں دی جاسکتی ہیں مگر یہاں صرف کچھ موضوعات بیان کرتا ہوں مثلاً شجر ممنوعہ، شفاعت، پل صراط، شق القمر، سبعا من المثانی، دابۃ من الارض وغیرہ۔اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ قرآن سے خسارہ حاصل کرنے والے کون لوگ ہیں۔تو اس کا جواب یہ ہے کہ جو لوگ زبردستی کی تاویل کرتے ہیں۔اور قرآن کو اپنے عقائد کے مطابق ڈھالنے کے لیے غلط مطالب نکالتے ہیں۔اور بنیادی اصطلاحات کو لغت کی آڑ میں توڑ مروڑ کر دین کے بنیادی شعائر کو ہی غلط قرار دیتے ہیں۔

اللہ تعالی نے قرآن کو نصیحت حاصل کرنے کے لیے آسان کردیا مگر اس میں موجود حقائق ومعارف اور علم وحکمت کے فہم کے لیے غوروفکر اور تدبر کو لازمی قرار دے دیا۔اور اس کو پوری انسانیت کے لیے عام کردیا۔ایسے ہی موضوعات تھے جن کے بارے میں نبی کریمؐ سے فرمایا گیا کہ ہم آپ پر **قولاً ثقیلا** ڈالنے والے ہیں۔اور انہی کے بارے میں نبی کریمؐ کو ہدایت کی گئی کہ اپنے رب سے دعا کیجئے! **رب زدنی علما**۔چونکہ قرآن کا انداز عام کتابوں جیسا نہیں ہے جیسا کہ کیمسٹری یا ریاضی وغیرہ جس کو دنیا کے کسی بھی کونے میں پڑھا جائے تو ایک جیسا ہی نتیجہ برآمد ہوگا۔قرآن کا فہم صرف اس فرد پر کھلتا ہے جو پہلے سے موجود عقائد سے ہٹ کر قرآن کا مطالعہ کرتا ہے اور اس کا درست فہم اللہ تعالی سے مضبوط تعلق اور انسان کے اندر موجود تقوی کا مرہون منت ہے۔

قرآن کریمؐ قیامت تک کے لیے کتاب ہدایت ہے اور ہر زمانے میں قرآن کے حقائق ومعارف کھلتے جائیں گے۔آج علم انسانی کی جو سطح ہے اس کے مطابق اللہ تعالی نے بہت سے معاملات انسانی عقل کے لیے کھول دیے ہیں۔پہلی صدی کا انسان یہ اندازہ نہیں لگا سکتا تھا کہ فرعون کی لاش کیسے باعث عبرت ہے۔یا سمندر کی تہہ کے اندر کیا کچھ ہورہا ہے۔یا دن اور رات کے نظام اور بارش کے ہونے اور کھیتی

کے اگنے کے پیچھے کون سے عوامل کارفرما ہیں۔اسی طرح رحم مادر کے اندر کیا کچھ ہورہا ہے۔آج کے انسان نے علم کی بناء پر بہت کچھ دریافت کرلیا ہے۔اور ہر سائنسی حقیقت پہلے سے موجود قرآن کے بیان کی عکاس ثابت ہوتی ہے۔

قرآن کے مفہوم کی ضرورت۔ تاریخ میں بہت سے علماء نے قرآن کے تراجم اور تفاسیر لکھی ہیں تو سوال پیدا ہوسکتا ہے کہ اب اس مفہوم کے لکھنے کی ضرورت کیوں محسوس ہوئی۔تو اس کا جواب یہ ہے کہ پہلے سے موجود ذخیرہ میں کچھ مسلکی عقائد کی بنا پر لکھا گیا۔ بہت سے مقامات روایات اور فقہ کے ذیل میں بیان ہوئے۔ بہت سے مقامات پر علماء حضرات پھسل گئے۔اور بہت سے مقامات پہلے اس طرح سے کھل کر سامنے نہیں آئے۔جیسے حروف مقطعات پر تمام امت نے اتفاق کرلیا کہ اس کے معانی کا کسی کو بھی علم نہیں سوائے اللہ کی ذات کے۔اس کے علاوہ بہت سے مقامات ہیں جو قرآن کی مختلف آیات کو سامنے رکھ کر واضح ہوسکتے ہیں۔مثلاً شفاعت کے بارے میں قرآن نے کچھ جگہ پر مختلف بات کی ہے۔جیسا کہ ایک جگہ کہا گیا کہ کسی قسم کی سفارش نہیں ہوگی۔اور پھر دوسری جگہ کہا گیا کہ رحمن کی اجازت سے۔ان مقامات کو واضح کیا گیا ہے۔بہت سے مقامات پر لغت اور گرامر کی پابندیوں کی وجہ سے مفہوم واضح نہ ہوسکا جبکہ قرآن سمجھنے کے لیے سب سے ضروری بات یہ ہے کہ کوئی بھی بات کرنے کا اللہ تعالیٰ کا مقصد کیا ہے۔اور سیاق وسباق کس چیز کو واضح کررہا ہے۔جیسے سورہ ھود آیت نمبر 17 میں یتلوہ شاھد پر ہر کسی نے یہ لکھ دیا کہ آسمانی گواہ بھی اس کے ساتھ ہے۔اس کی وضاحت کی گئی ہے۔

کیا قرآن سمجھنے کے لیے صرف قرآن کافی ہے؟ کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ قرآن ایک خود مکتفی کتاب ہے اور اس کو سمجھنے کے لیے باہر سے کسی بھی قسم کے علم کی ضرورت نہیں ہے۔یعنی نہ روایات کی، نہ شان نزول کی، نہ عربی زبان کے بنیادی اسلوب کی، نہ ہی تاریخ کی وغیرہ۔ تو اس سلسلے میں اتنا عرض ہے کہ اگر کوئی بھی شخص علم کا کوئی دروازہ اپنے لیے بند کرتا ہے تو اس کا نقصان اسی کو ہوتا ہے قرآن کا کچھ نہیں جاتا۔ قرآن کریم کے بہت سے مقامات ہیں جو نہ تاریخ کے علم کے بغیر سمجھ میں آسکتے ہیں نہ ہی شان نزول کے بغیر۔مثلاً قرآن میں مذکور جتنے بھی غزوات ہیں انہیں درست تاریخ اور شان نزول کے بغیر سمجھا ہی نہیں جاسکتا۔اسی طرح کچھ خاص واقعات ہیں جو شانِ نزول کے بغیر سمجھ میں نہیں آسکتے جیسا کہ واقعہ افک۔ یا نبی کریمؐ کی ہجرت کا واقعہ، صرف قرآن تو یہ نہیں بتاتا کہ آپؐ کے ساتھ کون تھا۔ یا کوئی بھی صاحب علم صرف قرآن کریم سے یہ نہیں بتا سکتا کہ چار محترم مہینے کون سے ہیں۔اسی طرح قرآن میں بیان کردہ زید(رض) کے واقعہ کا بیان ہے۔اسی طرح قرآن سے کوئی نہیں بتاسکتا کہ موسیٰؑ کے گائے کے قصہ میں قتل کے محرکات کیا تھے۔

بعینہٖ احادیث رسولؐ قرآن کے بہت سے پیچیدہ مقامات کو حل کرنے میں انتہائی مددگار ثابت ہوتی ہیں جیسا کہ سورہ یوسف کی آیت نمبر 110 میں، میں نے اس کی تفصیل بیان کی ہے۔اسی طرح بنیادی اخلاقیات اور دین کے بنیادی ستون (نماز، روزہ، حج، زکوۃ، قربانی) کے بارے میں سارے احکامات احادیث نبوی سے ملتے ہیں۔

مسئلہ صرف یہ ہے کہ قرآن سمجھنے کے لیے ہر طرح کے علم اور ہر تاریخی روایت سے اور لغت اور گرامر اور شان نزول سے مدد لینا ضروری ہے مگر اس چیز کا تعین آپ نے کرنا ہے کہ اس سے قرآن ان چیزوں کی ماتحتی میں نہ جائے۔ بلکہ قرآن کی بات ان سب کے اوپر ہو۔ اس کی مثالیں آپ کو اس مفہوم میں ملیں گی۔

قرآن کی تفہیم اور اس کے تراجم کے سلسلہ میں ماضی میں بہت سے علماء نے بہت کام کیا ہے۔اور قرآن کے معانی کو کھولنے میں اپنا کردار ادا کیا ہے۔اللہ تعالیٰ ان سب کی کوشش قبول کرے۔اور انہیں اس کی جزا عطا کرے۔میں نے اس مفہوم کے لکھنے میں بہت سے علماء

کے تراجم سے مدد لی ہے۔ وہ کچھ اس طرح سے ہیں۔

مولانا ابوالکلام آزادؒ

مولانا امین احسن اصلاحیؒ

علامہ محمد حسین نجفیؒ

سید ابوالاعلی مودودیؒ

امام احمد رضا خانؒ

مارماڈیوک محمد پکھتالؒ

علامہ محمد اسدؒ

اس کے علاوہ مشکلات قرآن کے سلسلہ میں عرب علماء سے مدد لی ہے جن میں درج ذیل علماء شامل ہیں۔

ڈاکٹر فاضل سامرائیؒ (عراق)

الشیخ بسام جرارؒ (فلسطین)

الشیخ زید بن مسفر البحریؒ (سعودی عرب)

الشیخ محمد امین صبریؒ (مصر)

الشیخ عدنان الرفاعی (شام)

ڈاکٹر علی منصور کیالیؒ (دبئی)

ڈاکٹر عثمان الخمیس (کویت)

چونکہ قرآن تا قیامت اللہ تعالی کا آخری پیغام ہے اس لیے اس نے قیامت تک اپنے مخفی راز کھولتے جانا ہے۔ میں نے اس بحرِ بے کنار میں اپنا حصہ ڈالا ہے۔ آنے والے دور کے مفسر اس کتاب پر مزید غور وفکر کر کے اس کو دنیا کے سامنے لائیں گے۔ میری اس ساری کوشش کا مقصد یہ ہے کہ لوگ قرآن کی طرف آئیں۔ اس کو سمجھیں اور اس پر عمل کو اپنا ٹارگٹ بنائیں۔ آج کے دور میں نہ صرف ہمارے ملک بلکہ پوری دنیا کو اس تبلیغ کی ضرورت ہے کہ وہ قرآن کو اوڑھنا بچھونا بنائیں۔ اللہ تعالی نے اسے روشنی کہا ہے، اس میں ہدایت ہے، نفسیاتی امراض کے لیے شفا ہے۔ جیسے جیسے قرآن پڑھتے جائیں گے آپ کے عقائد کی اصلاح ہوتی جائے گی۔ آپ قرآن کی طرف ایک قدم بڑھائیں، اللہ تعالی دس قدم آگے بڑھ کر آپ کو تھام لے گا۔ یہ میرا ایمان ہے۔

آخر میں اس چیز کی وضاحت بہت ضروری ہے کہ قرآن کریم کے متن اور اس کی کمپوزنگ کے سلسلہ میں بہت زیادہ احتیاط کی گئی ہے پھر بھی اگر کہیں کوئی کمی یا کوتاہی نظر آئے تو ضرور مطلع کیجئے گا۔ اللہ تعالی سے دعا ہے کہ ہمیں قرآن سمجھ کر پڑھنے کی اور اس پر عمل کی اور اسے دوسروں تک پہنچانے کی ہمت اور توفیق عطا فرمائے۔ والسلام

حیدر علی ، فیصل آباد۔

21 اپریل، 2023

0321-9664574

حروف مقطعات کی تشریح

عام طور پر یہ سمجھا جاتا ہے کہ حروف مقطعات کا علم صرف اللہ اور اس کے رسول کو ہی معلوم ہے۔ مگر میری رائے میں یہ ہو نہیں سکتا کہ اللہ تعالی نے کوئی وحی نازل کی ہو اور اس میں کوئی چیز بلا مقصد ہو۔ اور رسول کو تو اللہ نے حکم دیا تھا کہ جو ہم تیری طرف وحی کر رہے ہیں اسے لوگوں تک پہنچا دو۔ اللہ تعالی نے فرمایا کہ ہم نے قرآن کو نصیحت کے لیے آسان کر دیا ہے۔ مگر کچھ چیزیں اللہ تعالی نے علمی طور پر مخفی رکھی ہیں تا کہ انسان خود ان پر غور و تدبر کر کے ان کے معانی معلوم کر سکے۔

قرآن نے ان حروف کا استعمال کسی معروف قاعدہ کلیہ سے ہٹ کر کیا ہے۔ ان میں کا ہر حرف ایک مفہوم رکھتا ہے۔ اور وہ بیان کرتا ہے کہ سورۃ کے اندر کن معاملات پر بات کی گئی ہے۔ یعنی یہ حروف سورۃ میں بیان کردہ اہم مضامین کا تعارف ہیں۔ اور کوئی بھی حرف ایک سے زائد مفہوم بھی رکھ سکتا ہے۔ مگر اس چیز کا انحصار سورۃ کے اندر بیان ہونے والے مضامین پر ہے۔

ذیل میں ایک چارٹ وضاحت کرتا ہے کہ کسی بھی سورۃ کے آغاز کے کونسے حروف سورۃ میں بیان کن مضامین کی نمائندگی کرتے ہیں۔

نام سورۃ	حروف	تشریح
2۔البقرۃ	الٓمٓ	(الف) اللہ تعالی کا ذکر، عظمتِ الٰہی، اللہ تعالی کی شان، اللہ کی قدرتیں۔ (ل) لقاء اللہ۔ اللہ تعالی سے ملاقات۔ یوم آخرت کا ذکر۔ مرنے کے بعد دوبارہ اٹھایا جانا۔ (م) موسیٰؑ کا ذکر۔ مخاطب مثلاً نبی کریمؐ، صحابہ کرامؓ اور آج کے مومن۔
3۔آل عمران	الٓمٓ	(الف) اللہ تعالی کا ذکر، عظمتِ الٰہی، اللہ تعالی کی شان، اللہ کی قدرتیں۔ (ل) لقاء اللہ۔ اللہ تعالی سے ملاقات۔ یوم آخرت کا ذکر۔ مرنے کے بعد دوبارہ اٹھایا جانا (م) موسیٰؑ کا ذکر۔ مخاطب مثلاً نبی کریمؐ، صحابہ کرامؓ اور آج کے مومن۔
7۔الاعراف	الٓمٓصٓ	(الف) اللہ تعالی کا ذکر، عظمتِ الٰہی، اللہ تعالی کی شان، اللہ کی قدرتیں۔ (ل) لقاء اللہ۔ اللہ تعالی سے ملاقات۔ یوم آخرت کا ذکر۔ مرنے کے بعد دوبارہ اٹھایا جانا (م) موسیٰؑ کا ذکر۔ مخاطب مثلاً نبی کریمؐ، صحابہ کرامؓ اور آج کے مومن۔ (ص) صبر کا بیان۔
10۔یونس	الٓرٰ	(الف) اللہ تعالی کا ذکر، عظمتِ الٰہی، اللہ تعالی کی شان، اللہ کی قدرتیں۔ (ل) لقاء اللہ۔ اللہ تعالی سے ملاقات۔ یوم آخرت کا ذکر۔ مرنے کے بعد دوبارہ اٹھایا جانا۔ (ر) رسول۔ گذشتہ رسولوں کا ذکر۔
11۔ھود	الٓرٰ	(الف) اللہ تعالی کا ذکر، عظمتِ الٰہی، اللہ تعالی کی شان، اللہ کی قدرتیں۔ (ل) لقاء اللہ۔ اللہ تعالی سے ملاقات۔ یوم آخرت کا ذکر۔ مرنے کے بعد دوبارہ اٹھایا جانا۔ (ر) رسول۔ گذشتہ رسولوں کا ذکر۔

12-یوسف	الر	(الف) اللہ تعالیٰ کا ذکر،عظمتِ الٰہی ، اللہ تعالیٰ کی شان، اللہ کی قدرتیں۔(ل) لقاءاللہ۔اللہ تعالیٰ سے ملاقات۔یوم آخرت کا ذکر۔مرنے کے بعد دوبارہ اٹھایا جانا۔(ر) رسول۔گذشتہ رسولوں کا ذکر۔
13-الرعد	المر	(الف) اللہ تعالیٰ کا ذکر،عظمتِ الٰہی ، اللہ تعالیٰ کی شان، اللہ کی قدرتیں۔(ل) لقاءاللہ۔اللہ تعالیٰ سے ملاقات۔یوم آخرت کا ذکر۔مرنے کے بعد دوبارہ اٹھایا جانا۔(م) مخاطب مثلاً نبی کریمؐ،صحابہ کرامؓ اور آج کے مومن۔(ر) رسول۔گذشتہ رسولوں کا ذکر۔
14-ابراھیم	الر	(الف) اللہ تعالیٰ کا ذکر،عظمتِ الٰہی ، اللہ تعالیٰ کی شان، اللہ کی قدرتیں۔(ل) لقاءاللہ۔اللہ تعالیٰ سے ملاقات۔یوم آخرت کا ذکر۔مرنے کے بعد دوبارہ اٹھایا جانا۔(ر) رسول۔گذشتہ رسولوں کا ذکر۔
15-الحجر	الر	(الف) اللہ تعالیٰ کا ذکر،عظمتِ الٰہی ، اللہ تعالیٰ کی شان، اللہ کی قدرتیں۔(ل) لقاءاللہ۔اللہ تعالیٰ سے ملاقات۔یوم آخرت کا ذکر۔مرنے کے بعد دوبارہ اٹھایا جانا۔(ر) رسول۔گذشتہ رسولوں کا ذکر۔
19-مریم	کھیعص	(ک) کذلک۔(ھ) وھبنا۔(ی) یحیٰؑ۔(ع) عیسیٰؑ۔کس طرح اللہ تعالیٰ نے عطا کیے یحیٰؑ اور عیسیٰؑ۔(ص) صدیق نبیوں کا بیان۔(ابراھیمؑ،اسمٰعیلؑ،ادریسؑ)
20-طٰہٰ	طٰہٰ	سانپ کا ذکر(قصہ موسیٰؑ)۔ط کی شکل کے لحاظ سے(ط) سانپ کے کنڈلی مارنے کی شکل۔(ہ) کچھ بات ہدایت کے بارے میں۔
26-الشعرا	طسم	سانپ کا ذکر(قصہ موسیٰؑ)۔ط کی شکل کے لحاظ سے(ط) سانپ کے کنڈلی مارنے کی شکل۔(س) مرسلین، سابقہ رسولوں کا ذکر۔(م) مخاطب،نبی کریمؐ کو ہدایات۔
27-النمل	طس	سانپ کا ذکر(قصہ موسیٰؑ)۔ط کی شکل کے لحاظ سے(ط) سانپ کے کنڈلی مارنے کی شکل۔(س) مرسلین، سابقہ رسولوں کا ذکر۔
28-القصص	طسم	سانپ کا ذکر(قصہ موسیٰؑ)۔ط کی شکل کے لحاظ سے(ط) سانپ کے کنڈلی مارنے کی شکل۔(س) مرسلین، سابقہ رسولوں کا ذکر۔(م) مخاطب،نبی کریمؐ کو ہدایات۔
29-العنکبوت	الم	(الف) اللہ تعالیٰ کا ذکر،عظمتِ الٰہی ، اللہ تعالیٰ کی شان، اللہ کی قدرتیں۔(ل) لقاءاللہ۔اللہ تعالیٰ سے ملاقات۔یوم آخرت کا ذکر۔مرنے کے بعد دوبارہ اٹھایا جانا(م) مخاطب مثلاً نبی کریمؐ،صحابہ کرامؓ اور آج کے مومن۔
30-الروم	الم	سورہ میں بیان اہم مضامین کا ذکر۔ (الف) اللہ تعالیٰ کا ذکر،عظمتِ الٰہی ، اللہ تعالیٰ کی شان، اللہ کی قدرتیں۔(ل) لقاءاللہ۔اللہ تعالیٰ سے ملاقات۔یوم آخرت کا ذکر۔مرنے کے بعد دوبارہ اٹھایا جانا (م) مخاطب مثلاً نبی کریمؐ،صحابہ کرامؓ اور آج کے مومن۔

31۔لقمان	الم	(الف) اللہ تعالی کا ذکر،عظمتِ الہی، اللہ تعالی کی شان، اللہ کی قدرتیں۔(ل) لقمانؑ کا ذکر۔ (م)مخاطب۔(یا یہا الناس) لوگوں کونصیحت۔
32۔السجدہ	الم	(الف) اللہ تعالی کا ذکر،عظمتِ الہی، اللہ تعالی کی شان، اللہ کی قدرتیں۔(ل) لقاءاللہ۔اللہ تعالی سے ملاقات ۔یوم آخرت کا ذکر۔مرنے کے بعد دوبارہ اٹھایا جانا(م)موسیؑ کا ذکر۔ مخاطب مثلاً نبی کریمؐ،صحابہ کرامؓ اور آج کے مومن۔
36۔یس	یس	(ی)مخاطب، نبی کریمؐ ۔ (س) مرسلین، سابقہ رسولوں کا ذکر۔
38۔ص	ص	صبر کا بیان۔صبر کی تلقین۔صابر نبی کا ذکر(ایوبؑ)
40۔المومن	حم	(ح) حمد باری تعالی۔ (م) ایک رجل مومن کا ذکر۔
41۔حم سجدہ	حم	(ح) حمد باری تعالی۔ (م) موسیؑ کا ذکر۔
42۔الشوری	حم۔عسق	(ح) کتابِ حق ۔ (م)کتاب بطور میزان۔(عسق)! لعل الساعة قريب۔ہوسکتا ہے قیامت بہت قریب ہو۔(آیت نمبر-17)
43۔الزخرف	حم	(ح) حمد باری تعالی۔ (م) موسیؑ کا ذکر۔
44۔الدخان	حم	(ح) حمد باری تعالی۔ (م) قوم موسیؑ کا ذکر۔
45۔الجاثیہ	حم	(ح) حمد باری تعالی۔ (م) قوم موسیؑ کا ذکر۔
46۔الاحقاف	حم	(ح) حمد باری تعالی۔ (م) کتاب موسیؑ کا ذکر۔
50۔ق	ق	قیامت کا ذکر۔ روزِ محشر کا ذکر
68۔القلم	نٓ	مچھلی والے پیغبر کا ذکر۔سورہ انبیاء آیت 87 میں انہیں ذالنون کہہ کر پکارا گیا۔اوراس سورہ میں صاحب الحوت کہا گیا۔

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

قرآن فہمی

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○

میں اللہ سے پناہ طلب کرتا ہوں، شیطان مردود کی وسوسہ اندازیوں سے۔
یہ بات اللہ تعالی کی طرف سے سکھلائی گئی ہے کہ جب بھی قرآن پڑھنا شروع کرو تو شیطان سے بچ کر اللہ کی پناہ میں آجایا کرو۔ اللہ فرماتے ہیں، سورہ النحل (16) فَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ﴿٩٨﴾ سو جب آپ قرآن پڑھنے لگیں تو اللہ تعالی کی بارگاہ میں پناہ کی دعا کریں، شیطان مردود کی وسوسہ اندازیوں سے بچنے کے لیے۔ (98)۔ اس لیے کہ شیطن انسانی ذہن میں ہر وقت وساوس ڈالتا رہتا ہے اور پورا زور لگاتا ہے کہ انسان سیدھے راستے پر نہ چلے۔ اس لیے شیطان روکتا ہے کہ اس کتاب ہدایت کو انسان نہ پڑھے۔ مگر اللہ تعالی نے یہ تدبیر سکھلادی ہے کہ جب بھی قرآن پڑھنا شروع کرو۔ تو اللہ کی پناہ میں آجایا کرو۔ اور شیطانی وساوس سے دور رہا کرو۔ اور کہا کرو کہ میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود کے وسوسوں سے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

میں شروع کرتا ہوں اللہ کے نام کے ساتھ جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے۔
یہ بھی اللہ تعالی نے سکھلایا کہ کسی بھی کام کا آغاز کرو تو اللہ کے بابرکت نام سے کیا کرو۔ اور یہ بات ذہن میں رکھا کرو کہ اس کام میں اللہ کی مدد شامل حال ہو۔ اور اس کی تکمیل بھی درست انداز میں ہو۔ اس کے ساتھ ہی کھانا کھاتے اور پانی پیتے ہوئے بھی اللہ تعالی کے بابرکت نام سے آغاز کرنا چاہیے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جو بھی رزق ہم استعمال کر رہے ہیں وہ اللہ ہی کی عطا ہے۔ اور اسی کے نام سے اس کا استعمال ہو رہا ہے۔ اور اللہ تعالی کے نام سے آغاز اس بات کا غماز ہے کہ ہم اللہ تعالی کے علاوہ کسی بھی اور کو معبود نہیں سمجھتے۔ وہی ذات ہے جو کہ رحمن اور رحیم ہے۔ یعنی جو انسانی ضروریات مسلسل اور متواتر پورا کر رہی ہے۔ اللہ تعالی کی صفت رحمن اور رحیم پوری کائنات میں جاری و ساری ہے۔ انسان کی ماں کے پیٹ کے اندر پیدائش سے لے کر دنیا میں ہر لحظہ جس جس انداز سے انسان کو حاجت ہوتی ہے اس کے موافق ہی اللہ تعالی اپنی صفت رحیم کے ذریعے حالات میں سازگاری کا سامان عطا فرماتا ہے۔ اور انسان کی پوری عمر میں جہاں بھی اسے عام حالات سے ہٹ کر ہنگامی ضروریات کا سامنا رہتا ہے وہاں فوری طور پر صفت رحمن ظہور میں آتی ہے۔ اور اللہ تعالی ہر مشکل حالات میں انسان کی مدد کرتا رہتا ہے۔

1۔ سورۃ الفاتحہ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَۙ ۝۱

ہر طرح کی تعریف کے لائق ہے صرف اللہ تعالی کی ذات، جو کہ رب ہے تمام جہانوں کا۔(1)

یہ ساری کائنات، انسان و دیگر مخلوقات کی پیدائش اور دنیا میں چلنے والی ہر طرح کی چیز اللہ تعالی کی حمد کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ چونکہ تنہا اللہ تعالی کی ذات ہی اس ساری تخلیق کی مالک ہے۔ اس لیے اس حمد میں کسی اور کی شرکت نہیں ہوسکتی۔ زمین وآسمان کا نظام اور ہوا، پانی، بارش، کھیتی، پھل پھول، دن اور رات کی گردش اور مخلوقات میں نت نئے اضافے صرف اور صرف اللہ تعالی ہی کی ذات کی تخلیق کے کرشمے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی اللہ کا اعلان کہ جو سوال تم نے کیا، میں نے تم کو عطا کر دیا۔ یعنی انسانی ضروریات کے لیے ہر طرح کا سامان زمین میں رکھ دیا۔ تاکہ انسان اپنی عقل استعمال کرتے ہوئے ان چیزوں سے فائدہ اٹھائے۔ آج انسان نے اللہ تعالی کے مقابلے میں اور بہت سی ہستیوں کی حمد شروع کر دی ہے۔ حالانکہ اللہ تعالی کی ذات ہی تنہا اس لائق ہے۔ ہمارے ہاں نعت گوئی کے نام پر پیغمبرؐ کی اس قدر مدح سرائی کی گئی ہے کہ جس کا اللہ اور اس کے رسولؐ نے کبھی حکم ہی نہیں دیا۔ اس کے ساتھ ہی کچھ بزرگ ہستیوں کی ایسی تعریف کہ جو کام انہوں نے سرانجام ہی نہیں دیئے۔ مگر پیروکاروں نے انہیں اللہ کے برابر لا کھڑا کیا۔ حالانکہ زمین وآسمان اور اس میں موجود چیزوں کی تخلیق میں نہ کسی پیغمبر اور نہ ہی کسی بزرگ ہستی کا کوئی حصہ ہے۔ ہر کوئی اپنے اپنے وقت میں اپنی ذمہ داری ادا کر کے اللہ کے ہاں پہنچ گیا ہے۔ اس لیے تنہا اللہ تعالی ہی خالق کائنات ہے لہٰذا حمد صرف اسی کو زیبا ہے۔ لَهُ الۡمُلۡكُ وَ لَهُ الۡحَمۡدُ (64/1)

الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِۙ ۝۲

اللہ کی ذات انتہائی مہربان اور نہایت رحم کرنے والی ہے۔(2)

انسان عمر کے جس حصے میں بھی ہو اور زندگی کے کسی بھی موڑ پر ہو۔ اللہ تعالی کی ذات اس کی ضروریات کے موافق سازگار حالات اسے میسر کئے رکھتی ہے۔ اور جیسے جیسے وقت گزر رہا ہے انسانی اندرونی جسم کے بارے علم میں اضافہ ہو رہا ہے۔ اور اس کی پیچیدگیوں کے بارے میں اللہ کی ذات مسلسل انسانی رہنمائی کر رہی ہے۔ اس سے بہت سی انسانی اموات پر قابو پانے میں مدد ملی ہے۔ بچے کی پیدائش کا نظام ہی دیکھ لیں۔ کہ لیڈی ڈاکٹر مسلسل ماں کے پیٹ کے اندر بچے کی نشوونما کی مختلف حالات کا معائنہ کر رہی ہوتی ہے۔ اور ماں کے پیٹ کے اندر ہی بچے کو دوا کی دستیابی ممکن بنا رہی ہوتی ہے۔ یہ سارا عمل اللہ کی رحمانیت کا عملی مظہر ہے۔ یوں تو اس کی یہ صفات ساری کائنات میں جاری وساری ہیں۔ مگر مختلف انسانی ادوار میں اللہ تعالی انسانی زندگی میں ان صفات کا ظہور فرماتے رہتے ہیں۔

پھر ایکسیڈنٹ کی صورت میں فوری ہسپتال کی منتقلی اور اعضاء ضائع ہونے کی صورت میں فوری طور پر متبادل اعضاء کی فراہمی اور ساتھ ہی انسانی سانس کی بحالی کے لیے آکسیجن کی فراہمی کا عمل۔ یعنی اللہ تعالی کی عطا کردہ سہولیات کا شمار اور اندازہ نہیں لگایا جا سکتا۔ اور ان تمام صفات میں کسی بھی قسم کے رنگ، نسل، مذہب کا کوئی فرق نہیں۔ چونکہ اس نے اپنے آپ کو **رب العلمین** کہا ہے اور وہ تمام انسانیت کا رب ہے۔ اس لیے اس کی پیدا کی ہوئی سہولیات بھی تمام انسانیت کے لیے میسر ہیں۔

ہم انسانی سطح پر اللہ کی ان صفات کا احاطہ نہیں کر سکتے۔ آج کے دور میں دل کے بائی پاس کے لیے جو نالی استعمال ہوتی ہے وہ اللہ تعالی نے پہلے

دن سے انسان کی پنڈلی میں اضافی طور پر رکھ دی ہے۔اس کے ساتھ ہی ملاحظہ کیجئے کہ موبائل فون نے انسانی زندگی کے لیے کتنی بڑی سہولت پیدا کر دی ہے۔اس لیے ہمیں اللہ تعالی کا ہر وقت شکر گزار رہنا چاہیے۔

ساری کائنات میں اور ہماری دنیا میں جیسے جیسے وسائل کی طلب ہو رہی ہے اسی کے موافق اللہ کی ذات اپنی صفت رحیمیت کے مطابق ہر چیز کو اس کی ضروریات مہیا کر رہی ہے۔اور جیسے ہی ہنگامی طور پر کسی فرد کی زندگی میں یا دنیاوی نظام میں کسی چیز کی ضرورت ہوتی ہے تو فوری طور پر اللہ کی صفت رحمن کا ظہور ہوتا ہے۔اس کے ساتھ ہی قرآن نے رحمن بطور اللہ کے ذاتی نام بھی استعمال کیا ہے۔سورہ الرعد (30) اور سورہ مریم میں بھی۔

مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝۳

وہ مالک ہے روزِ جزا کا۔(3)

دنیا کی زندگی چونکہ بطور امتحان ہے جس کی لازمی خصوصیات میں دنیا کا عارضی ہونا،اس زندگی میں کشش ہونا،اور انسانوں میں عدم مساوات ہونا ہے۔امتحان کا لازمی خاصہ ہے کہ ہر انسان کو مہلت ہے کہ وہ اپنی مرضی کی زندگی گزار لے۔اللہ تعالی نے اس دنیا کی زندگی میں کسی کے ساتھ زبردستی نہیں کی۔اللہ تعالی نے انسان کی فطرت میں رکھ دیا کہ آیا وہ اچھائی کا راستہ اپنا لے یا وہ برائی کا راستہ اختیار کر لے۔اس دنیا میں اللہ تعالی کسی کو بھی زبردستی نہیں روکتے۔ہاں اپنے پیغمبروں کے ذریعے اور وحی کے ذریعے اللہ تعالی مسلسل رہنمائی بہم پہنچاتے رہے ہیں۔کہ انسان اپنے عقل وشعور کو استعمال کرتے ہوئے خود سے فیصلہ کرے۔مگر ایک دن آنا ہے جس دن ہر فرد کو اپنے کئے کا پھل مل جانا ہے۔اس دن مکمل کنٹرول اللہ تعالی کے ہاتھ میں ہوگا۔وہاں انسان یا کوئی اور مخلوق اللہ تعالی کی مرضی کے کسی طور بھی خلاف نہیں ہوگی۔اسی بارے اللہ تعالی نے سورہ انفطار (82) میں ارشاد فرمایا: يَّصْلَوْنَهَا يَوْمَ الدِّيْنِ ۝۱۵ وَمَا هُمْ عَنْهَا بِغَآئِبِيْنَ ۝۱۶ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ ۝۱۷ ثُمَّ مَآ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ ۝۱۸ يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْئًا ؕ وَالْاَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ ۝۱۹ جزا کے دن کی طرف ہانکے جائیں گے (15) اور اس سے چھپ نہیں سکیں گے (16) اور تمہیں کیا معلوم کہ جزا کا دن کیسا ہے؟ (17) پھر تمہیں کیا معلوم کہ جزا کا دن کیسا ہے؟ (18) جس روز کوئی انسان کسی اور کے کام نہ آئے گا اور حکم اس روز اللہ ہی کا ہوگا۔(19)

اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝۴

ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں۔(4)

یہاں انسان کی عاجزی کا والہانہ اظہار ہے چونکہ انسان ہر طور اللہ تعالی کی راہنمائی اور مدد کا محتاج ہے۔اس لیے اللہ تعالی نے ہماری زبان سے یہ کہلوایا کہ وہی لائق عبادت ہے اور اتنی زیادہ قدرتوں کا مالک ہے کہ صرف اسی سے ہی مدد طلب کی جائے۔

عبادت کا مطلب ہے کہ انسان امید اور خوف کے ساتھ اللہ تعالی کے حضور کھڑا ہو کر قیام اور رکوع وسجود میں اپنی عاجزی کا اظہار کرے اور اللہ تعالی کی حمد وثنا بیان کرے۔یہ اس بات کا ثبوت ہو کہ انسان اللہ تعالی کے سوا کسی اور ہستی کو معبود نہیں مانتا۔اس کے علاوہ عبادت کی اور بھی صورتیں ہیں جن میں روزہ،عمرہ اور حج،اللہ تعالی کے حضور منت اور نذر و نیاز،اور اللہ کی رضا کے لیے جان و مال سے جہاد،اور اللہ کی خوشنودی کے لیے جانوروں کی قربانی۔

مشرکین عرب اپنی عبادات میں بتوں کو بھی شریک کیا کرتے تھے اور انہوں نے کعبے میں 360 سے زائد بت جمع کر رکھے تھے۔مختلف امور

میں وہ اپنی حاجات کے لیے ان بتوں کے سامنے پیش ہوتے ۔مگر اللہ تعالی کی منشا یہ ہے کہ انسان اپنی حاجات کے سلسلہ میں صرف اور صرف اسی سے رجوع کرے ۔کیونکہ بت تو کسی بھی چیز کی قدرت نہیں رکھتے ۔ اسی لیے اللہ تعالی نے نبی کریمؐ کی زبان سے کہلوا دیا کہ لَآ اَعۡبُدُ مَا تَعۡبُدُوۡنَ ۙ﴿۲﴾ وَ لَاۤ اَنۡتُمۡ عٰبِدُوۡنَ مَاۤ اَعۡبُدُ ۚ﴿۳﴾ جن بتوں کی تم پرستش کرتے ہو میں ان کی پرستش نہیں کرتا ۔(2) اور جس رب کی میں پرستش کرتا ہوں اس کی تم پرستش نہیں کرتے ۔(3)

اور یہی بات حضرت ابراہیمؑ نے اپنی قوم سے کہی ۔سورہ انبیاء (21) قَالَ اَفَتَعۡبُدُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ مَا لَا یَنۡفَعُکُمۡ شَیۡئًا وَّ لَا یَضُرُّکُمۡ ﴿ؕ۶۶﴾ اُفٍّ لَّکُمۡ وَ لِمَا تَعۡبُدُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ ؕ اَفَلَا تَعۡقِلُوۡنَ ﴿۶۷﴾ ابراہیمؑ نے کہا پھر تم اللہ کو چھوڑ کر کیوں ایسی چیزوں کو پوجتے ہو جو نہ تمہیں کچھ فائدہ دے سکیں اور نہ نقصان پہنچا سکیں؟(66) تف ہے تم پر اور جن کو تم اللہ کے سوا پوجتے ہو ان پر بھی ۔کیا تم عقل نہیں رکھتے ؟(67)

ان مقامات نے عبادت کے معنی واضح کر دیئے ہیں ۔ایک ہی عمل بتوں کے لیے استعمال ہو رہا ہے اور وہی لفظ اللہ تعالی نے اپنے لیے استعمال کیا ہے ۔مگر اللہ تعالی کا حکم ہے کہ عبادت صرف اور صرف اللہ تعالی کی ہو سکتی ہے کسی بت کی نہیں ۔عبادت کے لیے پرستش اور پوجا بھی ٹھیک الفاظ ہیں جو کہ اردو میں استعمال ہوتے ہیں ۔ان کی تخصیص نہیں ہو سکتی کیونکہ ان میں معنوی تفریق موجود نہیں ہے ۔کچھ لوگ کہتے ہیں کہ عبادت کے معنی محکومی اور غلامی کے ہیں اس لیے جن معنوں میں ہمارے معاشرے میں یہ لفظ استعمال ہو رہا ہے یعنی پرستش اور پوجا، ان معنوں میں عبادت کا لفظ استعمال نہیں کیا جا سکتا ۔یہ بات ٹھیک ہے کہ عبد کا لفظ قرآن میں غلامی اور محکومی کے معنوں میں بھی استعمال ہوا ہے جو کہ ایک یا دو مرتبہ ہے ۔مگر وہ لوگ اس لفظ کے بیسیوں استعمال بھول جاتے ہیں جہاں قرآن نے ٹھیک یہ لفظ بطور عبادت (پرستش اور پوجا) استعمال کیا ہے ۔پھر غلامی اور محکومی کے طور پر استعمال کے لیے ضروری ہے کہ متعلقہ معبود نفع یا نقصان کا اختیار رکھتا ہو ۔جب کہ قرآن نے بے شمار جگہ پر واضح کر دیا کہ بت یا گزری ہوئی ہستیاں ،نفع اور نقصان کی مالک نہیں ہیں ۔اس لیے ان کی غلامی اور محکومی کا تصور ہی پیدا نہیں ہوتا ۔جب کہ ان کی پرستش ہر دور میں ہوتی رہی ۔اللہ تعالی سورہ ابراہیم (14) میں ارشاد فرماتے ہیں وَ اِذۡ قَالَ اِبۡرٰہِیۡمُ رَبِّ اجۡعَلۡ ہٰذَا الۡبَلَدَ اٰمِنًا وَّ اجۡنُبۡنِیۡ وَ بَنِیَّ اَنۡ نَّعۡبُدَ الۡاَصۡنَامَ ﴿ؕ۳۵﴾ اور یاد کرو جب ابراہیمؑ نے دعا کی: اے میرے رب! اس شہر کو امن والا بنا دے اور مجھے اور میری اولاد کو بتوں کی عبادت کرنے سے بچائے رکھ ۔(35)

بتوں کی عبادت لوگ شروع سے کرتے آئے ہیں اور آج کے دور میں بھی ہو رہی ہے ۔جبکہ ان کی غلامی اور محکومی کہیں بھی نہیں ہو رہی ۔اس لیے کہ وہ کچھ بھی نفع اور نقصان کا اختیار نہیں رکھتے ۔اس کے ساتھ ہی اللہ تعالی یہ سکھا رہے ہیں کہ مومن یہ کہیں کہ ہم صرف اللہ سے ہی مدد مانگتے ہیں ۔یہ اس نظریئے کا واضح اظہار ہے کہ ہم کسی بھی اور ہستی کو اس قابل نہیں مانتے جو فوق الاسباب مدد دے سکے ۔کیونکہ اللہ تعالی ہی قادر مطلق ہے اور ہر جگہ موجود ہے ہر انسان کے دل کے خیالات تک سے واقف ہے ۔اور ہر نفس کو اس کی ضروریات بہم پہنچا رہا ہے ۔اس لیے جب ساری کائنات کی مخلوق کا رزق اللہ تعالی دے رہا ہے ۔تو پھر کسی اور بت یا بزرگ ہستی سے سوال کرنا یا مدد کے لیے پکارنا انتہا درجے کا ظلم ہے ۔اور اللہ کے غیظ وغضب کو دعوت دینے والی بات ہے ۔

بد قسمتی سے ہمارے معاشرے میں بہت سے لوگ اللہ تعالی کے علاوہ اور بزرگ ہستیوں سے مدد مانگتے ہیں ۔جیسے یا علی مدد، یا غوث مدد، یا فرید مدد، حاجی خواجہ قطب فرید، پنجتن پاک وغیرہ وغیرہ ۔ان کے بارے میں لوگوں کا عقیدہ ہے کہ یہ ہستیاں مشکل کشا ہیں، حاجت روا ہیں اور لوگوں کے کام بھی نکالتی ہیں مثلاً رشتے میں رکاوٹ، اولاد کا نہ ہونا، کاروبار کا نہ ہونا ۔غرض دنیا کا کوئی بھی معاملہ ہو، ان لوگوں کے آستانوں پر رش لگا رہتا ہے ۔نہ صرف دنیاوی حاجات کے سلسلہ میں، بلکہ آخرت میں بھی یہ بزرگ ان لوگوں کو بخشش کا پروانہ عطا کرتے ہیں ۔

حالانکہ قرآن بھرا پڑا ہے جہاں اللہ تعالی نے ان لوگوں کے بارے میں یہ سارے تاثرات غلط ثابت کر دیئے ہیں۔ یہ انتہائی غلط تصورات ہیں اور لوگوں کے اپنے پیدا کردہ ہیں۔ اللہ تعالی نے ان کے بارے میں کسی قسم کی کوئی سند نازل نہیں کی۔ یہ بزرگ ہستیاں خود انسان تھیں، اللہ تعالی نے انہیں پیدا کیا اور پھر ان کو وفات دے دی۔ اور سینکڑوں سال گزر گئے مگر اب ان کے مزار شرک کے اڈے بن چکے ہیں۔ اسی لیے جب اللہ تعالی کہتے ہیں کہ الا للہ دین الخالص تو اس سے یہی مراد ہے کہ جو اللہ تعالی فرما رہے ہیں اس پر عمل ہونا چاہیے۔

اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِيۡمَ ۙ﴿۵﴾

ہمیں ہدایت دے سیدھے راستے کی۔(5)

اس آیت میں اللہ تعالی یہ دعا سکھا رہے ہیں کہ ہمیں ہر وقت یہی دعا مانگنا چاہئے کہ اے ہمارے پروردگار ہمیں سیدھا راستہ دکھلا۔ وہ راستہ کونسا ہے، اس بارے میں اللہ تعالی نے ہی بتایا ہے۔ سورہ ابراھیم (14) الٓرٰ ۚ كِتٰبٌ اَنۡزَلۡنٰهُ اِلَيۡكَ لِتُخۡرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوۡرِ ۙ بِاِذۡنِ رَبِّهِمۡ اِلٰى صِرَاطِ الۡعَزِيۡزِ الۡحَمِيۡدِ ۙ﴿۱﴾ اللّٰهِ الَّذِىۡ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الۡاَرۡضِ ؕ یہ کتاب ہم تمہاری طرف نازل کر رہے ہیں تاکہ تو لوگوں کو جہالت کی تاریکیوں سے نکال کر ہدایت کی روشنی میں لے آؤ۔ ان کے رب کے حکم سے۔ غالب تعریف کئے گئے اللہ کے راستے کی طرف۔ وہی اللہ جس کا ہے جو بھی آسمانوں اور زمین میں ہے۔(1)

یعنی اللہ کو جانے کا راستہ ہی صراط مستقیم ہے۔ اس راستے پر چلنے اور اس کو پانے کے بارے میں اللہ تعالی راہنمائی فرماتے ہیں۔ سورہ انعام (6) قُلۡ تَعَالَوۡا اَتۡلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمۡ عَلَيۡكُمۡ اَلَّا تُشۡرِكُوۡا بِهٖ شَيۡـئًا وَّبِالۡوَالِدَيۡنِ اِحۡسَانًا ۚ وَلَا تَقۡتُلُوۡۤا اَوۡلَادَكُمۡ مِّنۡ اِمۡلَاقٍ ؕ نَحۡنُ نَرۡزُقُكُمۡ وَاِيَّاهُمۡ ۚ وَلَا تَقۡرَبُوا الۡفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنۡهَا وَمَا بَطَنَ ۚ وَلَا تَقۡتُلُوا النَّفۡسَ الَّتِىۡ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالۡحَـقِّ ؕ ذٰ لِكُمۡ وَصّٰٮكُمۡ بِهٖ لَعَلَّكُمۡ تَعۡقِلُوۡنَ ﴿۱۵۱﴾ وَلَا تَقۡرَبُوۡا مَالَ الۡيَتِيۡمِ اِلَّا بِالَّتِىۡ هِىَ اَحۡسَنُ حَتّٰى يَبۡلُغَ اَشُدَّهٗ ۚ وَاَوۡفُوا الۡكَيۡلَ وَالۡمِيۡزَانَ بِالۡقِسۡطِ ۚ لَا نُـكَلِّفُ نَفۡسًا اِلَّا وُسۡعَهَا ۚ وَاِذَا قُلۡتُمۡ فَاعۡدِلُوۡا وَلَوۡ كَانَ ذَا قُرۡبٰى ۚ وَبِعَهۡدِ اللّٰهِ اَوۡفُوۡا ؕ ذٰ لِكُمۡ وَصّٰٮكُمۡ بِهٖ لَعَلَّكُمۡ تَذَكَّرُوۡنَ ۙ﴿۱۵۲﴾ وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِىۡ مُسۡتَقِيۡمًا فَاتَّبِعُوۡهُ ۚ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمۡ عَنۡ سَبِيۡلِهٖ ؕ ذٰ لِكُمۡ وَصّٰٮكُمۡ بِهٖ لَعَلَّكُمۡ تَتَّقُوۡنَ ﴿۱۵۳﴾

کہہ دو! کہ لوگو آؤ میں تمہیں وہ احکام پڑھ کر سناؤں جو تمہارے پروردگار نے تم پر فرض کئے ہیں ان کی نسبت اس نے اس طرح ارشاد فرمایا ہے کہ کسی چیز کو اللہ کا شریک نہ بنانا۔ اور ماں باپ سے بدسلوکی نہ کرنا بلکہ حسن سلوک کرتے رہنا۔ اور ناداری کے اندیشے سے اپنی اولاد کو قتل نہ کرنا کیونکہ تم کو اور ان کو ہم ہی رزق دیتے ہیں۔ اور بے حیائی کے کام ظاہر ہوں یا پوشیدہ ان کے پاس نہ پھٹکنا۔ اور کسی جان کو جس کے قتل کو اللہ نے حرام کر دیا ہے قتل نہ کرنا مگر جائز طور پر یعنی جس کا شریعت حکم دے۔ ان باتوں کا وہ تمہیں حکم دیتا ہے تاکہ تم سمجھو(151) اور یتیم کے مال کے پاس بھی نہ جانا مگر ایسے طریقے سے کہ بہت ہی پسندیدہ ہو یہاں تک کہ وہ جوانی کو پہنچ جائے۔ اور ناپ تول انصاف کے ساتھ پورا پورا کیا کرو۔ ہم کسی کو اس کی طاقت سے بڑھ کر تکلیف نہیں دیتے۔ اور جب کسی کی نسبت کوئی بات کہو تو انصاف سے کہو چاہے وہ تمہارا رشتہ دار ہی ہو۔ اور اللہ کے عہد کو پورا کرو۔ ان باتوں کا اللہ تمہیں حکم دیتا ہے تاکہ تم نصیحت پکڑو(152) اور یہ کہ میرا سیدھا راستہ یہی ہے تو تم اسی پر چلنا اور دیگر راستوں پر نہ چلنا کہ ان پر چل کر اللہ کے راستے سے الگ ہو جاؤ گے۔ ان باتوں کا اللہ تمہیں حکم دیتا ہے تاکہ تم پرہیزگار بنو۔(153)

جتنے نیک اعمال ہیں وہ سب صراط مستقیم کی طرف لے جاتے ہیں اور صراط مستقیم اللہ کی طرف جانے والی راہ ہے۔ یعنی ہم نے اس دنیا میں وقت گزار کر اپنے اعمال کے ساتھ اپنے رب سے جا ملنا ہے۔ مسلمان ہر نماز میں یہ دعا مانگتے ہیں۔ مگر صرف دعا مانگنا ہی کافی نہیں ہوتا۔ بلکہ عملی طور

پر اس راستے پر چلنے سے ہی مقصد حاصل ہوتا ہے۔یعنی علم ہونا، دعا مانگنا اور پھر اچھا عمل ہی صراط مستقیم کی ضمانت ہے۔

اللہ تعالی نے سورہ آل عمران (3) میں فرمایا ہے۔ وَ كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ وَ اَنْتُمْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ اٰيٰتُ اللّٰهِ وَ فِيْكُمْ رَسُوْلُهٗ ؕ وَمَنْ يَّعْتَصِمْ بِاللّٰهِ فَقَدْ هُدِيَ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ اور ایمان والو! اب تم کیوں کفر کرو گے حالانکہ تمہارے سامنے اللہ کی آیتیں پڑھی جاتی ہیں اور تم میں اس کا رسول موجود ہے اور جس نے اللہ کا سہارا مضبوطی سے تھام لیا تو اسے یقیناً سیدھا راستہ دکھا دیا گیا۔(101)

اس آیت سے واضح ہے کہ اللہ کی آیات کا علم اور اس سے تمسک ہی ایسا سہارا ہے جو صراط مستقیم سے کبھی بھٹکنے نہیں دے گا۔اللہ کا سہارا تھامنے کا مطلب اللہ کی طرف سے دی گئی ہدایت (قرآن) پر عمل ہے۔آیات بالا سے واضح ہے کہ صرف چند عبادات پر عمل ہی صراط مستقیم کی ضمانت نہیں ہے۔ بلکہ اپنی ساری زندگی قرآن کریم کے دیئے گئے احکامات کے مطابق گزارنا، شیطانی چالوں سے بچنا اور دین کی طرف سے اپنے اوپر عائد ذمہ داریاں ادا کرنا صراط مستقیم پر چلنا ہے۔

صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَ لَا الضَّآلِّيْنَ ۝

ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے انعام کیا۔نہ ان کا راستہ جن پر غضب ہوا اور نہ گمراہوں کا۔(6)

اس دعا نے عمل کو مزید واضح کر دیا کہ گزرے ہوئے لوگوں میں سے صرف ان کے راستے پر چلانا جن پر تو نے انعام و اکرام کیا۔وہ کون لوگ ہیں۔اس کی وضاحت اللہ تعالی نے سورہ نساء (4) میں کر دی۔ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَ الصِّدِّيْقِيْنَ وَ الشُّهَدَآءِ وَ الصّٰلِحِيْنَ ۚ وَ حَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ۝ اور جو اللہ اور رسول کی اطاعت کرے تو وہ ان لوگوں کے ساتھ ہوگا جن پر اللہ نے فضل کیا یعنی انبیاء اور صدیقین اور شہداء اور صالحین اور یہ کتنے اچھے ساتھی ہیں۔(69)

یعنی اللہ کے انعام کے صحیح حق دار وہی لوگ ہیں جو اللہ و رسول کی اطاعت کرتے رہے ہیں اور گمراہ وہی ہیں جنھوں نے اس راستہ سے ہٹ کر راستہ اپنایا۔یعنی جن لوگوں نے اللہ کی دی ہوئی ہدایت (وحی) کے مطابق زندگی گزاری، وہ تو انعام یافتہ ٹھہرے اور جن لوگوں نے اپنا دین من چاہا بنا لیا انہوں نے گمراہی کا راستہ اپنا لیا۔اس لیے انسان کے جو بھی عقائد ہوں ان کی لازمی دلیل قرآن کریم سے ہونی چاہیے۔

ہمارے ہاں ایک تصور یہ ہے کہ مغضوب علیہ قوم یہود و نصاری ہے اور انعام یافتہ مسلمان۔حالانکہ اللہ تعالی نے اپنی وحی ساری دنیا کے انسانوں کے لیے اتاری ہے۔تو اللہ کے ہاں رنگ، مذہب، نسل کی تخصیص نہیں ہے۔جو بھی اللہ کے احکام کے مطابق زندگی گزارے گا تو وہ اللہ کے وعدے کے مطابق اللہ کے انعام کا مستحق ہوگا۔اور جو بھی اللہ کے احکام کی پاسداری نہیں کرے گا چاہے زبانی کلامی یا چند رسوم کی عبادات پر قائم ہو۔وہ اللہ کے وعدے پر پورا نہیں اترے گا۔آج مسلمانوں کے بے شمار فرقے ہیں اور ان میں سے کئی کھلم کھلا شرک کے مرتکب ہو رہے ہیں۔اور اللہ تعالی کے اعلان کے مطابق شرک ایک ناقابل معافی جرم ہے۔اس لیے ضروری نہیں کہ ان فرقوں کے مسلمان بھی انعام یافتہ ٹھہریں۔انہیں گمراہ ہی سمجھا جائے گا۔

سورہ فاتحہ کے بارے میں ایک اور چیز کی وضاحت کر دوں کہ ہمارے معاشرے میں قرآنی آیات کو بطور ٹونہ، ٹوٹکہ بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ یعنی کوئی بیمار ہے تو سورہ فاتحہ پڑھ کر دم کر دیا جائے۔اور کہیں تعزیت کے لیے جانا ہے تو فاتحہ کہنے جا رہے ہیں۔یا کسی کو ایصال ثواب پہنچانا ہو تو پھر فاتحہ پڑھی جاتی ہے۔قرآن کریم سے ان تمام چیزوں کی نفی ہوتی ہے۔اللہ تعالی نے قرآن اس لیے نازل کیا ہے کہ انسان اس سے ہدایت حاصل کر کے اس کے مطابق اپنی زندگی گزارے۔مگر وقت کی ستم ظریفی دیکھئے کہ جو پیغام مردہ قوم کو زندگی دینے کے لیے آیا تھا۔وہ پھر مردوں

کے لیے ہی استعمال ہو رہا ہے۔

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ ہمیں قرآن کریم سے صحیح معنوں میں فیض یاب ہونے کی توفیق عنایت فرمائے۔ اور اس کو سمجھ کر پڑھنے، اور عمل کرنے اور یہ پیغام دوسروں تک پہنچانے کی ہمت اور توفیق دے۔ یہاں تک سورہ فاتحہ کی تشریح مکمل ہو گئی ۔ آگے سورہ بقرہ کا آغاز کریں گے۔

وما توفیقی الا باللہ۔

اہم مضامین سورہ بقرہ

مضمون	صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر
یقیمون الصلوۃ	18	تحویل قبلہ	66
شرک کی ممانعت	24	شھداء ۔ شھیدا کا مفہوم	66
زمین پر خلیفہ	27	دنیا کی زندگی بطور آزمائش	72
آدمؑ اور شیطان	30	محبت صرف اللہ کے لیے	74
شجر ممنوعہ	31	روزے کی فرضیت	78
مصدق لما بین یدیہ	34	وعلی الذین یطیقونه کا مفہوم	78
شفاعت	39	حج اور عمرہ کا بیان	82
مومن، یہود و نصاری، صابی	45	عورتیں بمنزلہ کھیتی	88
گائے کا واقعہ	48	قسموں کا بیان	88
جہنم سے نکلنے کا تصور	51	طلاق کے احکام	88
جادو کا بیان	57	طلاق کے احکام کا تجزیہ	90
ناسخ و منسوخ	59	قصہ طالوت	95
یہود و نصاری کی دشمنی ابدی ہے۔	62	آیۃ الکرسی	97
ابراہیمؑ اور اسمعیلؑ	63	حضرت ابراہیمؑ اور پرندے	99
		اللہ کی راہ میں خرچ کرنا	99
		سود کا بیان	104

2۔ سورۃ البقرۃ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

میں شروع کرتا ہوں اللہ کے نام کے ساتھ جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے۔

الٓمّٓ ۚ﴿۱﴾

(الف) اللہ تعالیٰ کا ذکر، عظمتِ الٰہی، اللہ تعالیٰ کی شان، اللہ کی قدرتیں۔ (ل) لقاء اللہ۔ اللہ تعالیٰ سے ملاقات۔ یوم آخرت کا ذکر۔ مرنے کے بعد دوبارہ اٹھایا جانا۔ (م) موسیٰؑ کا ذکر۔ مخاطب مثلاً نبی کریمؐ، صحابہ کرامؓ اور آج کے مومن۔

ذٰلِکَ الۡکِتٰبُ لَا رَیۡبَ ۚۖۛ فِیۡہِ ۚۛ

اس کتاب (قرآن) کے بارے میں کسی قسم کا کوئی شک نہیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ ہے۔

جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے سورہ السجدہ (32) میں وضاحت کر دی۔ تَنۡزِیۡلُ الۡکِتٰبِ لَا رَیۡبَ فِیۡہِ مِنۡ رَّبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ؕ﴿۲﴾ اس میں کچھ شک نہیں کہ اس کتاب کا نازل کیا جانا تمام جہان کے پروردگار کی طرف سے ہے۔

بہت سے لوگ یہ سوال کرتے ہیں کہ یہاں ذٰلِکَ کا لفظ کیوں آیا ہے۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ جیسا کہ یہ ایک معلوم حقیقت ہے کہ قرآن کریم جس طرح ترتیب سے نازل ہوا ہے۔ اس ترتیب سے جمع نہیں کیا گیا۔ اس میں بھی اللہ تعالیٰ کی حکمت پوشیدہ ہے۔ یہ آیت اسی سورہ کی آیت نمبر 23 کا تسلسل کہہ سکتے ہیں جہاں اللہ تعالیٰ کفار کو چیلنج دے رہے ہیں کہ وَإِن كُنتُمْ فِي رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلَىٰ عَبْدِنَا فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِّن مِّثْلِهِ وَادْعُوا شُهَدَاءَكُم مِّن دُونِ اللَّهِ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ﴿۲۳﴾

یعنی مخاطب کے علم میں ہے کہ یہ بات کس چیز کا جواب ہے۔

ہُدًی لِّلۡمُتَّقِیۡنَ ۙ﴿۲﴾

یہ کتاب ہدایت ہے متقی لوگوں کے لیے۔ (2)

اس کتاب کے شروع ہی میں اللہ تعالیٰ نے یہ حقیقت واضح کر دی کہ جن لوگوں کے دلوں میں کھوٹ ہے وہ اس سے فائدہ نہیں اٹھا پائیں گے۔ اس کتاب کا انداز عام کتابوں جیسا نہیں جیسے ریاضی، فزکس، کیمسٹری وغیرہ کہ جنہیں آپ دنیا کے کسی بھی کونے میں پڑھیں تو ایک جیسے نتائج سامنے آئیں گے۔ قرآن کا فہم اللہ کی طرف سے عطا ہوتا ہے۔ دلوں کے حال اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔ اس لیے اس کتاب کا فہم بھی اس نے اپنے کنٹرول میں رکھا ہے۔ کس کو کتنا فہم عطا کرنا ہے۔ یہ اللہ ہی جانتا ہے۔ اسی لیے اس نے وضاحت کر دی ہے۔ سورہ بنی اسرائیل (17)

وَ نُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۙ وَ لَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا ﴿۸۲﴾ یہ قرآن جو ہم نازل کر رہے ہیں مومنوں کے لئے تو سراسر شفا اور رحمت ہے۔ اور ظالموں کے لیے صرف خسارہ ہی بڑھتا ہے (82) اسی طرح اسی سورہ کی آیت (45) میں ارشاد فرمایا وَ اِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ جَعَلْنَا بَيْنَكَ وَ بَيْنَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ حِجَابًا مَّسْتُوْرًا ﴿۴۵﴾ وَّ جَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَ فِيْۤ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ؕ تو جب قرآن پڑھتا ہے ہم تیرے اور ان لوگوں کے درمیان جو آخرت پر یقین نہیں رکھتے ایک پوشیدہ حجاب ڈال دیتے ہیں (45) اور ان کے دلوں پر ہم نے پردے ڈال دیئے ہیں کہ وہ اسے سمجھ نہ سکیں اور ان کے کانوں میں بوجھ۔

اس لیے جو لوگ اس کتاب سے ہدایت حاصل کرنا چاہتے ہیں اور ان کے روزمرہ کے معاملات بالکل درست ہیں اور پرہیزگاری کی زندگی گزارتے ہیں۔ ان کو تو اس کتاب سے ہدایت مل جائے گی۔ مگر جو لوگ اپنی پسند کا مطلب نکالنا چاہتے ہیں اور ان کے روزمرہ کے معاملات بھی درست نہیں ہیں یا وہ لوگ جو کتاب اللہ کی ایسی تاویلات کرتے ہیں جس سے یہ کتاب ان کے مسلک کی فقہ و روایات کے مطابق مفہوم دے، تو ایسے لوگ ہدایت حاصل نہیں کر سکتے۔ اس کتاب سے ہدایت حاصل کرنے کے لیے ضروری ہے کہ ذہن میں پہلے سے موجود نظریات اور عقائد کو ایک طرف رکھ کر بغور اس کا مطالعہ کیا جائے۔ پھر جیسے جیسے قرآنی تعلیمات سمجھ آنا شروع ہوں تو قرآنی عقائد کو من وعن تسلیم کر لیا جائے اور اپنے پہلے عقائد کی درستگی کر لی جائے۔

الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۙ﴿۳﴾

جو غیب پر ایمان رکھتے ہیں اور نماز کی پابندی کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے میری راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ (3)

یہاں اللہ تعالی نے متقی لوگوں کی چند صفات کا ذکر کیا ہے۔

1۔ وہ غیب پر ایمان لاتے ہیں، غیب سے مراد ایسی چیزیں جو انسانی حواس سے باہر ہیں مگر موجود ہیں۔ جیسے اللہ تعالی کی ذات، فرشتے، سلسلہ وحی، آخرت کے دن دوبارہ جی اٹھنے پر ایمان۔ وغیرہ

2۔ متقی لوگ نماز کے پابند ہوتے ہیں۔ کچھ لوگوں نے کہا کہ نماز پڑھنا درست اصطلاح نہیں ہے بلکہ یہاں لفظ نماز قائم کرنا ہے اس لیے اس سے مراد موجودہ نماز نہیں ہے۔ بلکہ کسی نظام کے قائم کرنے کا حکم دیا جا رہا ہے۔ جو لوگ قرآن کے ہر لفظ کا مطلب لغت سے نکالنے کے قائل ہیں ان کے لیے اس میں بہت سی مشکلات حائل ہو سکتی ہیں۔ کیونکہ قرآن اپنے مطالب سیاق و سباق کے مطابق واضح کرتا ہے اس لیے بہت سے مقامات پر اس نے اصل معانی کے لحاظ سے الفاظ استعمال نہیں کیے بلکہ مجازاً بہت سے الفاظ کا استعمال کیا ہے۔ **اقیموا الصلوۃ** قرآن کریم کی ایک معروف اصطلاح ہے۔ اب عربی زبان کا ایک اپنا اسلوب ہے جس کے مطابق بات کہی جاتی ہے۔ اور اردو چونکہ کوئی فطری زبان ہی نہیں ہے۔ اس لیے ترجمہ اردو میں کرتے ہوئے ایسی مشکلات پیش آ سکتی ہیں۔ جس طرح نماز قائم کرنا سے کچھ لوگوں نے سمجھا کہ یہ کوئی نظام قائم (Establish) کرنا ہے۔ اب ہم قرآن سے کچھ مقامات پیش کرتے ہیں جن سے واضح ہوگا کہ کس طرح خاص انہی معانی میں قرآن نے یہ الفاظ استعمال کیے ہیں جیسے ہمارے نماز پڑھنا سے مراد سمجھا جاتا ہے۔

فَنَادَتْهُ الْمَلَآئِكَةُ وَهُوَ قَآئِمٌ يُّصَلِّيْ فِي الْمِحْرَابِ۔ سورہ آل عمران۔ آیت نمبر 39

پس فرشتوں نے انہیں آواز دی، جب کہ وہ محراب میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے۔

وَأَنَّهُ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللَّهِ يَدْعُوهُ كَادُوا يَكُونُونَ عَلَيْهِ لِبَدًا ﴿۱۹﴾ سورہ جن۔ آیت نمبر 19

اور جب اللہ کا بندہ اس کی عبادت کے لیے کھڑا ہوا تو قریب تھا کہ وہ بھیڑ کی بھیڑ بن کر اس پر پل پڑیں۔

أَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ آنَاءَ اللَّيْلِ سَاجِدًا وَقَائِمًا يَحْذَرُ الْآخِرَةَ وَيَرْجُو رَحْمَةَ رَبِّهِ۔ سورہ الزمر آیت نمبر 9

بھلا جو شخص راتوں کو سجدے اور قیام کی حالت میں (عبادت میں) گزارتا ہو، آخرت سے ڈرتا ہو اور اپنے رب کی رحمت کی امید رکھتا ہو۔

ان تینوں مقامات پر (قام) کا لفظ نماز پڑھنے کے معنی میں ہی استعمال ہوا ہے۔ یہاں کوئی اور چیز قائم ہو نہیں سکتی۔

فَوَجَدَا فِيهَا جِدَارًا يُرِيدُ أَنْ يَنْقَضَّ فَأَقَامَهُ۔ سورہ کہف۔ آیت نمبر 77

دونوں نے وہاں ایک دیوار پائی جو گرا ہی چاہتی تھی، اس نے اسے درست کر دیا۔ یہاں (اقامہ) کا مطلب کھڑا کرنا ہے۔ مگر دیوار چونکہ اینٹ گارے سے بنائی جاتی ہے۔ اس لیے دیوار کے لیے یہ لفظ بطور مجاز استعمال کیا گیا ہے۔ اب مزید کچھ آیات دیکھئے۔

وَأَقِيمُوا وُجُوهَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ۔ سورہ اعراف۔ آیت نمبر 29

اور یہ کہ تم ہر سجدے کے وقت اپنا رخ سیدھا رکھا کرو۔

وَأَقِيمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ۔ سورہ رحمن۔ آیت نمبر 9 انصاف کے ساتھ وزن کو ٹھیک رکھو۔

وَأَقِيمُوا الشَّهَادَةَ لِلَّهِ۔ سورہ الطلاق۔ آیت نمبر 2 اور اللہ کی رضامندی کے لیے ٹھیک گواہی دو۔

ان تمام آیات کا کوئی بھی فرد ترجمہ "قائم کرنا" نہیں کرے گا۔ بلکہ مطلب کی وضاحت کے لیے اور الفاظ استعمال کیے جائیں گے تاکہ جو بات اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں اس کا درست مفہوم واضح ہو جائے۔

اسی لیے نماز کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے اسی مادہ سے جو مختلف الفاظ استعمال کیے ان سے یہی واضح ہوتا ہے۔ کہ نماز کی پابندی کا کہا جا رہا ہے۔ کچھ لوگوں نے کہا کہ نماز فارسی زبان کا لفظ ہے اس لیے لفظ صلوۃ کا معنی نہیں دے سکتا۔ صلوۃ کا لفظ خود قرآن نے مختلف معانی میں استعمال کیا ہے۔ مگر عبادت کی جو شکل نماز میں موجود ہے اس کا واضح استعمال (لفظ صلوۃ) قرآن کریم بار ہا کر رہا ہے۔ اس کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے نماز کے اوقات کے بارے میں احکام دے کر نماز کے حکم کو مزید واضح کر دیا۔

اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ﴿۱۰۳﴾ بے شک نماز مومنوں پر مقررہ اوقات پر فرض کی گئی ہے۔ النساء آیت 103۔

فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَ سَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَ قَبْلَ غُرُوْبِهَا ۚ وَ مِنْ اٰنَآئِ الَّيْلِ فَسَبِّحْ وَ اَطْرَافَ النَّهَارِ لَعَلَّكَ تَرْضٰى ﴿۱۳۰﴾ لہٰذا آپ ان کی باتوں پر صبر کریں اور سورج نکلنے سے پہلے اور اس کے غروب ہونے سے پہلے اپنے رب کی تسبیح کریں۔ اور رات کے اوقات میں اور دن کے اطراف میں بھی پروردگار کی تسبیح بیان کریں کہ شاید آپ اس طرح راضی اور خوش ہو جائیں۔ (سورہ طٰہٰ آیت 130)

اس آیت میں نماز کے پانچ اوقات بیان کر دیئے گئے۔ اور علیحدہ سے نبیؐ کے لیے تہجد کا بھی ذکر کر دیا۔ اس سے واضح ہو گیا کہ عبادت کا ایک جزو نماز ہے جس کے لیے قرآن صلوۃ کا لفظ استعمال کر رہا ہے۔ اس کے علاوہ ان مقامات پر کوئی اور چیز مراد نہیں لی جا سکتی۔

مزید برآں ہم چند مقامات اور بیان کر رہے ہیں جن سے نماز کی حقیقت واضح ہوتی ہے۔ پہلے سورہ المومنون دیکھئے۔

الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خَاشِعُوْنَ ﴿۲﴾ (وہ مومن فلاح پا گئے) جو اپنی نمازوں میں خشوع و خضوع اختیار کرتے ہیں۔ (2)

وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ﴿۹﴾ اور جو اپنی نمازوں کی پوری حفاظت کرتے ہیں۔ (9)

نماز میں توجہ کا ارتکاز اور اس کا غیر معمولی اہتمام اور اس کے بعد اس کے اوقات کی پابندی صرف نماز کا ہی خاصہ ہو سکتا ہے اس کے علاوہ اس کا کسی بھی اور مفہوم پر اطلاق نہیں کیا جا سکتا۔

اس کے بعد دیکھئے سورہ المعارج۔

الَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ دَآئِمُوْنَ ﴿۲۳﴾ جو اپنی نماز کی ہمیشہ پابندی کرتے ہیں۔(23)

وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ﴿۳۴﴾ اور جو اپنی نمازوں کی پوری حفاظت کرتے ہیں۔(24)

سورہ بقرہ میں فرمایا۔حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطٰى وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ ﴿۲۳۸﴾ فَإِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا أَوْ رُكْبَانًا ۔(239-238) سب نمازوں کی حفاظت کیا کرو اور خاص کر درمیانی نماز کی ۔اور اللہ کے سامنے ادب سے کھڑے رہا کرو۔ (238) پھر اگر تمہیں خوف ہو تو پیدل یا سوار ہی پڑھ لیا کرو۔(239)

پھر سورہ نساء میں فرمایا۔وَإِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الْأَرْضِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلَاةِ إِنْ خِفْتُمْ أَنْ يَّفْتِنَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۔(101)

اور جب تم سفر کے لیے نکلو تو تم پر کوئی گناہ نہیں نماز میں سے کچھ کم کردو۔اگر تمہیں یہ ڈر ہو کہ کافر تمہیں ستائیں گے۔

سورہ بنی اسرائیل میں فرمایا۔ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ﴿۱۱۰﴾

اور نہ ہی اپنی نماز زیادہ بلند آواز سے پڑھو اور نہ ہی بالکل آہستہ سے۔ بلکہ ان دونوں کے درمیان کا راستہ اختیار کرو۔(110)

ان تمام مقامات سے واضح ہے کہ عبادت کی جو صورت نماز میں پائی جاتی ہے قرآن نے اس کو صلوۃ کہہ کر پکارا ہے۔اور اپنی تمام خصوصیات کے ساتھ اس کا مفہوم بالکل واضح ہے۔کسی قسم کے نظام کے قائم کرنے کے لیے یہ لفظ قطعاً استعمال نہیں ہوا۔اور جو لوگ اس بات سے انکاری ہیں دراصل وہ نماز نہیں پڑھنا چاہتے۔اس لیے وہ ان آیات کا من چاہا مفہوم مراد لیتے ہیں۔

3۔متقی لوگوں کی تیسری صفت قرآن نے یہ بتائی کہ وہ اپنے رب کے دیئے گئے رزق میں سے اس کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۝

اور جو ایمان رکھتے ہیں اس پر جو آپ پر نازل کیا گیا ہے اور اس پر بھی جو آپ سے پہلے نازل کیا گیا۔اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔(4)

اس کے بعد متقی لوگوں کی مزید صفات بیان کی گئی ہیں۔جن میں یہ کہ اے نبیؐ جو وحی تمہاری طرف آئی ہے یہ لوگ اس پر ایمان رکھتے ہیں۔اور جو کچھ اللہ تعالی نے آپؐ سے پہلے انبیاء کرامؑ پر وحی کیا۔اس پر بھی ایمان لاتے ہیں۔یعنی قرآن کریم اور اس سے پہلی کتابوں پر ایمان رکھتے ہیں۔کہ وہ اپنے وقت پر اللہ تعالی نے حق نازل کی تھیں۔

اور آخری صفت یہ کہ متقی لوگ آخرت پر یقین کرنے والے ہیں۔یعنی دل سے ماننے والے ہیں کہ ایک دن آنا ہے جب اللہ تعالی سے ملاقات ہونی ہے۔اور اپنے کئے گئے اعمال کا بدلہ ملنا ہے۔جس فرد کے دل میں ہر وقت آخرت کا دھڑکا ہو، وہ کب گناہ کے کاموں کے پاس جائے گا۔ ان پانچ صفات پر غور کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ اسلام کی بنیادی تعلیم انہی صفات کے گرد گھومتی ہے۔باقی سارے قرآن میں اسی کی تفاصیل ہیں۔جس میں مختلف اقوام کے حالات بیان کرنے کے بعد اللہ تعالی نے بعض کے بارے میں اپنا فیصلہ اسی دنیا میں کردیا۔اور بعض کے بارے میں قیامت والے دن اپنا فیصلہ سنا دے گا۔چونکہ زندگی ایک امتحان ہے، یہ دنیا عارضی قیام گاہ ہے۔آخرت ہمیشہ رہنے والی زندگی ہے۔اللہ

تعالی فرماتے ہیں کہ آخرت کے مقابلے میں یہ دنیا کی زندگی بہت حقیر ہے۔لوگوں کے لیے مذکورہ بالا صفات ہی بطور امتحان ہیں۔اللہ تعالی کی موجودگی کا احساس، بطور بندگی نماز کی ادائیگی، مال کی محبت کے باوجود اللہ کی راہ میں خرچ کرنا۔کتاب اللہ پر عمل اور آخرت کا احساس۔یعنی یہ سب اعمال انسان اپنی انا کو روندتا ہوا سرانجام دیتا ہے۔اور انہی اعمال سے روکنے کے لیے شیطان نے کھلی آزادی لی ہوئی ہے۔وہ ہر وقت انسان کو ورغلاتا ہے۔مگر جو لوگ اس امتحان کی کیفیت کو سمجھتے ہیں اور پرہیزگاری کی راہ اختیار کرتے ہیں تو انہی کے بارے میں اللہ تعالی نے اگلی آیت میں فرمایا۔

اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ ۗ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝۵

یہی لوگ اپنے پروردگار کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور یہی آخرت میں فلاح پانے والے ہیں۔(5)

ان اعمال کی پابندی کرنے والے ہی اللہ کی طرف سے ہدایت پر ہیں۔اور یہی لوگ آخرت میں کامیاب و کامران ہونگے۔یعنی یہ اللہ تعالی کا فیصلہ ہے۔امتحان میں کامیاب ہونے والے ہی آخرت کی زندگی کے حق دار ہونگے۔اور جو لوگ اس امتحان میں ناکام ہو گئے۔ان کے بارے اللہ فرماتے ہیں۔

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝۶

بے شک جن لوگوں نے کفر اختیار کیا۔ان کے لیے برابر ہے۔آپ انہیں ڈرائیں یا نہ ڈرائیں۔بہر حال وہ ایمان نہیں لائیں گے۔(6)

بے شک جن لوگوں نے سیدھے راستے پر چلنے سے انکار کیا تو اے پیغمبرؐ، ان کے لیے برابر ہے کہ آپؐ انہیں ڈرائیں یا نہ ڈرائیں، وہ ایمان نہیں لائیں گے۔جن صفات کے متقی لوگ حامل تھے، ان کافروں نے ان صفات کو اپنانے سے انکار کر دیا۔جب ہر طرح کی نصیحت کو بھی خاطر میں نہ لائے۔اور ضد اور ہٹ دھرمی یا سرکشی کی بنیاد پر نبی کریمؐ اور قرآن کریم کو ماننے سے انکار کر دیا۔تو ان کے لیے اللہ نے اپنا فیصلہ سنا دیا۔

خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ ؕ وَعَلٰٓى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ ؗ وَّ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝۷

اللہ تعالی نے ان کے دلوں اور کانوں پر مہر لگا دی، اور ان کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا، ان کے لیے بہت بڑا عذاب ہے۔(7)

یہ سب کچھ اتمام حجت کے بعد ہوا۔یعنی وہ لوگ اپنے اعمال چھوڑنے پر تیار ہی نہ ہوئے۔اور ان اعمال میں اس طرح سے غرق ہو گئے کہ ہر طرح کی نصیحت کو ٹھکرا دیا۔اسی لیے اللہ تعالی نے نبی کریمؐ کو کہہ دیا کہ اب ان لوگوں پر مزید وقت ضائع نہ کریں۔ان کے اعمال کے سبب سے ہی ہدایت ان سے دور ہو گئی۔

یہاں تک دو گروہوں کا ذکر تھا، پہلا وہ جو متقی اور پرہیزگار زندگی گزارنا چاہتا تھا۔دوسرا وہ جنہوں نے ہدایت کا انکار کر دیا۔اب ایک تیسرے گروہ کا ذکر آرہا ہے۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَ بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ ۝۸

اور کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم اللہ اور روزِ آخرت پر ایمان لائے ہیں۔حالانکہ وہ مؤمن نہیں ہیں۔(8)

اور کچھ لوگ ایسے ہیں جو زبان سے اقرار کرتے ہیں کہ وہ اللہ تعالی اور آخرت کے دن پر یقین رکھتے ہیں۔اب ان کے دل کا احوال اللہ تعالی جانتے ہیں اور اللہ تعالی نے آگاہ کر دیا کہ وہ مومن نہیں ہیں۔یعنی دل سے وہ مکاری کرتے ہوئے مسلمانوں کی مجالس میں شرکت کرتے ہیں

تا کہ ان کا احوال جا کر کفار کو بتائیں۔اور بزعم خویش سمجھتے ہیں کہ وہ بڑا معرکہ مار رہے ہیں۔اور کسی کو ان کی اصلیت کا پتا نہیں چل رہا۔

يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ وَ مَا يَخْدَعُوْنَ اِلَّاۤ اَنْفُسَهُمْ وَ مَا يَشْعُرُوْنَ ؕ﴿۹﴾

اللہ اور اہل ایمان کو دھوکہ دے رہے ہیں حالانکہ وہ خود اپنے سوا کسی کو دھوکہ نہیں دیتے۔مگر انہیں اس کا احساس نہیں ہے۔(9)

اس طرح سے وہ سمجھ رہے تھے کہ اللہ تعالی اور ایمان والوں کو دھوکہ دے رہے ہیں۔یعنی ظاہری طور پر ایمان کی اداکاری کر رہے ہیں۔اب اللہ تعالی نے ان کو بھی آ گاہ کر دیا کہ وہ تو اپنے آپ کو ہی دھوکہ دے رہے ہیں۔اور یہ جان نہیں پا رہے کہ اللہ کو تو دھوکہ دیا ہی نہیں جا سکتا۔یعنی جو بھیس انہوں نے بدلا ہے۔اللہ تو ظاہری اور چھپی ہوئی، ہر طرح کی حالت سے آ گاہ ہے۔اب منافق یہ بھیس بدل کر سمجھ رہے تھے کہ ان کے بارے میں کسی کو پتا نہیں چل سکتا۔لیکن اللہ تعالی نے وحی کے ذریعے بتا دیا کہ اسے دھوکہ نہیں دیا جا سکتا۔ بلکہ وہ خود ہی دھوکے کا شکار ہو رہے ہیں۔

فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ ۙ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا ۚ وَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌۢ ۙ بِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ ﴿۱۰﴾

ان کے دلوں میں بیماری ہے۔سو اللہ نے ان کی بیماری اور بڑھا دی ہے۔اور ان کے مسلسل جھوٹ بولنے کی وجہ سے ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔(10)

اپنی حرکات وسکنات کی وجہ سے شیطان ان پر مسلط تھا۔تو وہ ہر وقت مارے مارے پھرتے تھے۔اب اللہ تعالی نے ان کی اس کیفیت میں اضافہ کر دیا۔اور حق کو جھٹلانے کے سبب سے ان کے لیے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔

اصل مرض ہدایت سے دوری ہے۔اور جتنا کوئی ہدایت سے دور ہوتا جائے گا۔اس کے دل کے مرض میں اضافہ ہوتا جائے گا۔اس کا سکون ختم ہو جائے گا۔

وَ اِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ ۙ قَالُوْۤا اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ ﴿۱۱﴾ اَلَاۤ اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ وَ لٰكِنْ لَّا يَشْعُرُوْنَ ﴿۱۲﴾

اور جب ان سے کہا جائے کہ زمین میں فساد نہ پھیلاؤ۔تو کہتے ہیں کہ ہم تو اصلاح کرنے والے ہیں۔(11) خبردار۔درحقیقت وہی فساد پھیلانے والے ہیں۔لیکن انہیں شعور نہیں ہے۔(12)

جب ان منافقوں سے کہا جاتا کہ زمین میں فساد برپا نہ کرو۔تو وہ کہتے کہ ان کا ارادہ تو اصلاح کا ہے۔اداکاری وہ ایسی ہی کرتے کہ جیسے وہ مسلمانوں کے خلاف نہیں ہیں۔جب کہ وہ ہر وقت مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کی کوشش میں رہتے۔اسی لیے اللہ تعالی نے آ گاہ کر دیا کہ یہ منافق ہی فسادی ہیں۔اور وہ اس چیز کا شعور نہیں رکھتے۔یعنی جو کام وہ کر رہے ہیں وہ یہ سمجھ کر کر رہے ہیں کہ کسی کو ان پر شک نہیں ہے کہ وہ منافق ہیں۔تو اللہ تعالی نے مسلمانوں کو آ گاہ کر دیا کہ ان سے ہوشیار رہنا۔اب منافق لوگوں کو اس بات کی سمجھ نہیں آ رہی کہ مسلمان ان کی کیفیت سے آ گاہ کیسے ہو جاتے ہیں۔

وَ اِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا كَمَاۤ اٰمَنَ النَّاسُ قَالُوْۤا اَنُؤْمِنُ كَمَاۤ اٰمَنَ السُّفَهَآءُ ؕ اَلَاۤ اِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَآءُ وَ لٰكِنْ لَّا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳﴾

جب ان منافقوں سے کہا جاتا کہ اس طرح ایمان لاؤ جس طرح مومن لوگ ایمان لائے ہیں۔یعنی متقی لوگوں کی پانچ صفات پر سچے دل سے عمل کرو۔تو یہ منافق سامنے تو اقرار کرتے ،مگر نجی مجالس میں طنز کرتے ہوئے کہتے کہ کیا ہم اس طرح ایمان لائیں جیسے بے وقوف لوگ ایمان لائے ہیں؟ اب اللہ تعالی نے ان کی اس نجی گفتگو سے پردہ اٹھادیا اور مسلمانوں سے کہہ دیا کہ آگاہ رہو، یہی لوگ بے وقوف ہیں، مگر اس بارے میں نہیں جانتے۔(13)

وَ اِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۚۖ وَ اِذَا خَلَوْا اِلٰى شَيٰطِيْنِهِمْ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا مَعَكُمْ ۙ اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ ۝ اَللّٰهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ وَ يَمُدُّهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ۝

ان کی مکاری کی کیفیت یہ ہے کہ جب ایمان والوں سے ملتے ہیں تو یقین دہانی کرواتے ہیں کہ ہم ایمان والے ہیں۔اور جب اپنے شیاطین (سرداروں) کے پاس ہوتے ہیں تو ان کو یقین دہانی کرواتے ہیں کہ ہم تو اصل میں تمہارے ساتھ ہیں۔ایمان والوں کے ساتھ تو ہم مذاق کرتے ہیں۔ان کی اس روش کی بنا پر اللہ تعالی نے ان کو ان کی سرکشی میں اتنا زیادہ بڑھا دیا کہ وہ اندھے ہو کر ہی پھرتے ہیں اور سیدھا راستہ نہیں پاتے۔یہاں اللہ کے ساتھ یستھزی کی نسبت کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالی ان کے مذاق کا ان کو یہ بدلہ دیتا ہے۔(14-15)

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى ۠ فَمَا رَبِحَتْ تِّجَارَتُهُمْ وَ مَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ۝

ان منافقوں نے اپنی عادات واطوار سے ہدایت کے بدلے گمراہی خرید لی۔اب اس تجارت نے ان کو نہ تو کوئی فائدہ دیا اور نہ ہی وہ ہدایت یاب ہوئے۔(16)

مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِى اسْتَوْقَدَ نَارًا ۚ فَلَمَّآ اَضَآءَتْ مَا حَوْلَهٗ ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ وَ تَرَكَهُمْ فِيْ ظُلُمٰتٍ لَّا يُبْصِرُوْنَ ۝ صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْىٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ۝

ان منافقوں کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص نے آگ جلائی۔تو اس سے اس کا ارد گرد روشن ہو گیا۔مگر اللہ نے ان کی آنکھوں کا نور چھین لیا۔اور ان کو گمراہی کی تاریکیوں میں ہی چھوڑ دیا۔کہ کچھ نہیں دیکھتے۔بہرے ،گونگے ،اندھے ہو گئے اور سیدھی راہ کی طرف پلٹنے والے نہیں۔(17-18)

چونکہ وہ گمراہی خرید چکے ہیں۔اس لیے ان کے دل اس قدر سخت ہو گئے ہیں کہ بہرے گونگے اور اندھے کی طرح ہو گئے اب ہدایت کا راستہ اپنے لیے مکمل طور پر بند کر چکے ہیں۔

اَوْ كَصَيِّبٍ مِّنَ السَّمَآءِ فِيْهِ ظُلُمٰتٌ وَّ رَعْدٌ وَّ بَرْقٌ ۚ يَجْعَلُوْنَ اَصَابِعَهُمْ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ مِّنَ الصَّوَاعِقِ حَذَرَ الْمَوْتِ ؕ وَ اللّٰهُ مُحِيْطٌۢ بِالْكٰفِرِيْنَ ۝

یا ان منافقوں کی مثال ایسی ہے جیسے ایسا آسمان سے زوردار بارش جس میں تاریکیاں ہوں، گرج ہو، بجلی ہو۔اور وہ ایسی حالت میں اپنے کانوں میں انگلیاں ٹھونس لیں کڑک کی وجہ سے، موت کے ڈر سے۔اور اللہ تو کافروں کو گھیرے ہوئے ہے۔(19)

يَكَادُ الْبَرْقُ يَخْطَفُ اَبْصَارَهُمْ ؕ كُلَّمَآ اَضَآءَ لَهُمْ مَّشَوْا فِيْهِ ۙ ق وَ اِذَآ اَظْلَمَ عَلَيْهِمْ قَامُوْا ؕ وَ لَوْ

شَآءَ اللّٰهُ لَذَهَبَ بِسَمْعِهِمْ وَ اَبْصَارِهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝٢٠

قریب ہے کہ بجلی اُچک لے ان کی آنکھوں کو۔ جب بھی بجلی چمکنے کی وجہ سے تھوڑی سی روشنی ہوتو وہ چلنے لگتے ہیں۔ اور جب پھر سے اندھیرا ہوجائے تو پھر کھڑے ہوجاتے ہیں۔ اور اگر اللہ چاہتا تو ان کی سماعت اور بصارت واپس لے لیتا۔ بے شک اللہ تعالی ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔ یعنی جو ذات سننے، دیکھنے جیسی نعمت سے نواز سکتی ہے۔ تو وہ دوبارہ واپس بھی چھین سکتی ہے۔(20)

یہاں تک ہم نے تین گروہوں کا تذکرہ پڑھا۔ پہلا گروہ ایمان والوں کا۔ دوسرا سرے سے اللہ و رسول کا انکار کرنے والا یعنی کفار۔ اور تیسرا منافقین کا۔ اس کے بعد سب لوگوں سے عام خطاب ہے۔

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ وَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝٢١

اے لوگو! اپنے رب کی عبادت کرو، جس نے تمہیں پیدا کیا اور ان لوگوں کو پیدا کیا جو تم سے پہلے ہو گزرے۔ تاکہ تم آخرت میں بچ سکو۔ بندگی سے یہاں مراد یہ ہے کہ اللہ تعالی کو اپنا رب تسلیم کرلو۔ اور اس کے نازل کردہ کے مطابق اپنے اعمال سنوار لو۔(21)

الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا وَّ السَّمَآءَ بِنَآءً ۪ وَّ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ ۚ فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا وَّ اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝٢٢

اللہ تعالی وہ ذات ہے جس نے تمہارے لیے زمین کو فرش اور آسمان کو چھت بنایا۔ اور آسمان سے پانی بارش کی صورت میں اتارا۔ جس سے تمہارے لیے پھلوں کا رزق پیدا کیا۔ پس تم اللہ کے ساتھ اور شریک نہ ٹھہراؤ، حالانکہ تم جانتے ہو۔(22)

یعنی ان لوگوں سے جب سوال کیا جاتا کہ کون ہے جو کائنات کا سارا نظام چلا رہا ہے؟ دن اور رات کس کے کنٹرول میں ہے؟ بارش کا نظام کون چلاتا ہے؟ زمین سے کھیتی اور پھل کون پیدا کرتا ہے؟ تو برملا کہہ اٹھتے کہ یہ سارے کام تو اللہ ہی کرتا ہے۔ اسی لیے اللہ تعالی نے یہ بات زور دے کر کہی کہ تم جانتے ہو۔

مگر انسانی تاریخ کا یہ المیہ رہا ہے کہ انسان صرف اللہ تعالی ہی کی عبادت نہیں کرتا رہا۔ بلکہ اللہ تعالی کے ساتھ اور بھی شریک ٹھہراتا رہا ہے۔ وہ فرشتے ہوں، انبیاء ہوں، اولیاء ہوں، بت ہوں۔ اپنی حاجات میں اوروں کو پکارنا شرک کہلاتا ہے۔ یعنی ایسی صفات جن کی مالک صرف اور صرف اللہ تعالی کی ذات ہے۔ اس میں انسانوں یا فرشتوں یا بتوں یا بزرگ ہستیوں کو شریک کر لینا شرک ہے۔ اور انبیاءؑ کی سب سے زیادہ دعوت شرک کے خلاف رہی۔ یعنی انبیاء کی دعوت کا نقطہ ماسکہ توحید تھا۔ اللہ تعالی نے شرک کو سخت ناپسند کیا ہے اور شرک کرنے والے سے اپنے غیظ وغضب کا اظہار کیا ہے۔ اور اس بارے میں قطعی فیصلہ صادر کر دیا ہے۔ اللہ تعالی نے مختلف مقامات پر فرمایا۔

اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ ۝١٣ بے شک شرک سب سے بڑا ظلم ہے۔ سورہ لقمان آیت نمبر 13۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَكَ بِهٖ وَ یَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ یَّشَآءُ ۚ وَ مَنْ یُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰۤى اِثْمًا عَظِیْمًا ۝٤٨

یقیناً اللہ اس بات کو نہیں معاف کرے گا کہ اس کے ساتھ شرک کیا جائے۔ اور اس کے سوا ہر گناہ جس کے لئے چاہے گا معاف فرما دے گا۔ اور جس نے کسی کو اللہ کا شریک ٹھہرایا اس نے بہت بڑے گناہ کے ساتھ بہتان باندھا۔ سورہ النساء آیت نمبر 48۔

اِنَّهٗ مَنْ یُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَیْهِ الْجَنَّةَ وَ مَاْوٰىهُ النَّارُ ؕ سورہ المائدہ آیت نمبر 72۔

بے شک جو شخص کسی کو اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرائے گا۔ تو اللہ اس پر جنت حرام کر دے گا اور اس کا ٹھکانا جہنم ہے۔

وَ لَقَدْ اُوْحِیَ اِلَیْكَ وَ اِلَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ لَىٕنْ اَشْرَكْتَ لَیَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَ لَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ ﴿۶۵﴾

بیشک آپؐ کی طرف بھی وحی کی جا چکی ہے اور ان کی طرف بھی جو آپ سے پہلے تھے کہ اگر (بفرضِ محال) آپ نے بھی شرک کیا تو آپ کے عمل ضائع ہو جائیں گے اور آپ نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔ سورہ الزمر آیت نمبر 65۔

اتنی سخت وعید کے باوجود بھی ہمارے معاشرے میں شرک کی اس قدر فراوانی ہے۔ ہر شہر، ہر گاؤں میں مزارات اور آستانوں کے ڈھیر لگے ہوئے ہیں۔ جہاں لوگ طرح طرح کی بدعات کا شکار ہوتے ہیں۔ ان مزارات پر سالانہ عرس اور میلوں کا بھی اہتمام کیا جاتا ہے۔ اور لوگوں میں کشش پیدا کرنے کے لیے ہر طرح کے غیر اخلاقی کام بھی ہوتے ہیں۔

مقام حیرت ہے کہ جو اسلام کا مرکز ہے یعنی سعودی عرب، وہاں ایک بھی مزار نہیں ملتا۔ مگر برصغیر پاک و ہند میں ان کی کثرت ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ جو بزرگ ہستیاں سینکڑوں سال پہلے دنیا سے رخصت ہو گئیں ان سے بھی حاجت روائی کی درخواست کی جاتی ہے اور ان کو بھی مدد کے لیے پکارا جاتا ہے۔ بہت سے لوگ یا علی مدد پکارتے ہیں، بہت سے غوث اعظم سے مدد مانگتے ہیں، بہت سے علی ہجویری، شہباز قلندر، بابا فرید، خواجہ معین الدین چشتی کو پکارتے ہیں۔ بہت سے لوگوں نے بزرگان دینؒ کا مرتبہ اللہ کے برابر کر دیا ہے یا اس سے بڑھا دیا ہے۔ یہ سب شرک ہی کی قسمیں ہیں۔ اللہ تعالی نے سختی سے منع کیا ہے کہ اس کے ساتھ کسی اور کو نہ پکارا جائے۔

اسی لیے اللہ تعالی نے سورہ البقرہ آیت 21-22 میں فرمایا ہے کہ اے لوگو! صرف اللہ ہی کی عبادت کرو۔ اور اس کے ساتھ کسی بھی اور کو شریک نہ بناؤ۔

وَ اِنْ كُنْتُمْ فِیْ رَیْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ ۪ وَ ادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۲۳﴾

اور جو قرآن ہم نے اپنے بندہ خاص پر نازل کیا ہے اگر تمہیں اس کے کلام اللہ ہونے میں شک ہے تو تم اس کے مانند ایک ہی سورہ لے آؤ۔ اور اگر تم سچے ہو تو ایک اللہ کو چھوڑ کر اپنے سب حمایتیوں و ہم نواؤں کو بھی بلا لو۔ (23)

عرب لوگ خود کو فصیح کہتے تھے اور غیر عرب کو عجمی یعنی گونگا کہتے تھے۔ اس لیے کہ وہ شاعری میں کمال کے درجہ کو پہنچے ہوئے تھے۔ اور ان کی زبان میں ایک ایک چیز کے لیے بیسیوں الفاظ بولے جاتے تھے۔ اب جب قرآن ان کے سامنے آیا تو سارے عرب کی فصاحت و بلاغت اس کے آگے سرنگوں ہو گئی۔ اور آج تک اللہ تعالی کا یہ چیلنج برقرار ہے کہ انسان اور جن مل کر بھی اس جیسی ایک آیت نہیں بنا سکتے۔ کیونکہ قرآن کی بلاغت کا انداز ہی نرالا ہے۔ کہیں نثر ہے، کہیں نظم ہے، کہیں غنا ہے، کہیں مجاز ہے، کہیں حقیقت ہے۔ کہیں تقدیم و تاخیر ہے۔ قافیہ، ردیف الفاظ کے اوزان ہر جگہ پورے ہیں۔ مگر اس سب کے باوجود بھی اہل زبان کے لیے مطلب ہر جگہ واضح ہے۔ اس طرح کی اعلی ترتیب نے عرب شعراء کا سر چکرا کے رکھ دیا۔ بلکہ کئی شعراء نے برملا اعتراف کر لیا کہ یہ انسانی کلام نہیں ہو سکتا۔

فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَ لَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیْ وَ قُوْدُهَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ ۚۖ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِیْنَ ﴿۲۴﴾

اب ان کی عاجزی پر اللہ تعالی نے وعید سنا دی۔ کہ اگر تم نے ایسا نہ کیا اور ساتھ ہی اللہ تعالی نے باور کروا دیا کہ ایسا کلام تم ہرگز نہیں بنا سکتے اور یہ چیز تم پر واضح ہو گئی کہ قرآن اللہ ہی کا کلام ہے اور محمدؐ اللہ ہی کے بھیجے ہوئے ہیں اور پھر بھی تم ایمان نہیں لاتے تو پھر اس آگ سے ڈر جاؤ۔ جس کا

ایندھن انسان اور پتھر ہیں۔ جو حق کا انکار کرنے والوں کے لیے تیار کی گئی ہے۔(24)
انسان اور پتھروں کی مثال اس لیے دی گئی کہ دنیا کی آگ کا یہ مشاہدہ ہے کہ پتھر پھینک کر یا انسانی خون بہنے سے آگ کے بجھنے کا چانس ہوتا ہے۔ اس لیے اللہ تعالی نے واضح کر دیا کہ وہ ایسی آگ ہے جو ان چیزوں سے اور تیز ہوگی۔ اس لیے اس سے بچنے کا انتظام کرلو۔

وَ بَشِّرِ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَہُمۡ جَنّٰتٍ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِہَا الۡاَنۡہٰرُ ؕ کُلَّمَا رُزِقُوۡا مِنۡہَا مِنۡ ثَمَرَۃٍ رِّزۡقًا ۙ قَالُوۡا ہٰذَا الَّذِیۡ رُزِقۡنَا مِنۡ قَبۡلُ ۙ وَ اُتُوۡا بِہٖ مُتَشَابِہًا ؕ وَ لَہُمۡ فِیۡہَاۤ اَزۡوَاجٌ مُّطَہَّرَۃٌ ٭ۙ وَّ ہُمۡ فِیۡہَا خٰلِدُوۡنَ ﴿۲۵﴾

ان کے مقابلہ میں جو لوگ اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لے آئے۔ اور انہوں نے وحی الہی (قرآن) کے مطابق نیک اعمال کیے۔ تو اللہ فرما رہے ہیں کہ اے نبیؐ! ایسے لوگوں کو خوشخبری دیجئے کہ ان کے لیے ایسے باغات ہیں جن کے نیچے نہریں چلتی ہیں۔ (یعنی پانی کی کمی کا کوئی مسئلہ ہی نہیں۔) چونکہ عرب صحرا میں پانی کی کمی کا شکار رہتے تھے۔ اور کھیتی کے لیے زیادہ تر انحصار بارش پر ہی تھا۔ اس لیے ان کے لیے اس میں بڑی کشش تھی۔
پھر اللہ تعالی نے جنت کی ایک اور کیفیت بیان کی کہ جب بھی ان کو اس میں پھل دیئے جائیں گے تو وہ کہیں گے کہ ایسے ہی پھل ہم دنیا میں کھاتے رہے۔ اور وہ اس سے ملتے جلتے پھل کھائیں گے۔ اور اس کے ساتھ انسانی نفسیات کی ایک اور کمزوری جس کا اللہ تعالی ان سے وعدہ کر رہا ہے کہ ان کے لیے حیض ونفاس سے پاک بیویاں ہونگی۔ اور وہ جنت میں ہمیشہ رہیں گے۔(25)
اس آیت میں قابل غور بات امنوا وعملوا الصلحت ہے۔ یعنی جنت کسی بھی قسم کی بخشیش کے طور پر نہیں ملے گی۔ بلکہ ایمان اور عمل صالح کا نتیجہ ہوگی۔ اس لیے ایسا تصور رکھنا کہ چونکہ ہم نبی کریمؐ کی امت سے ہیں یا کسی خاص پیر کے مرید ہیں یا کسی خاص عقیدہ سے وابستہ ہیں یا ہم زبانی کلامی مسلمان ہیں تو جنت پر ہمارا حق ہے۔ قرآن کریم کے بے شمار مقامات پر اللہ تعالی نے اس تصور کی نفی کر دی ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ لَا یَسۡتَحۡیٖۤ اَنۡ یَّضۡرِبَ مَثَلًا مَّا بَعُوۡضَۃً فَمَا فَوۡقَہَا ؕ فَاَمَّا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا فَیَعۡلَمُوۡنَ اَنَّہُ الۡحَقُّ مِنۡ رَّبِّہِمۡ ۚ وَ اَمَّا الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا فَیَقُوۡلُوۡنَ مَاذَاۤ اَرَادَ اللّٰہُ بِہٰذَا مَثَلًا ۘ یُضِلُّ بِہٖ کَثِیۡرًا ۙ وَّ یَہۡدِیۡ بِہٖ کَثِیۡرًا ؕ وَ مَا یُضِلُّ بِہٖۤ اِلَّا الۡفٰسِقِیۡنَ ﴿ۙ۲۶﴾

بے شک اللہ تعالی اس چیز پر نہیں شرماتا کہ وہ مچھر یا اس سے بڑھ کر کسی بھی چیز کی مثال بیان کرے۔ پس ایمان والے تو جان جاتے ہیں کہ یہ مثال اللہ تعالی نے بالکل حق بیان کی ہے۔ مگر کافر لوگ کہتے ہیں کہ اللہ اس مثال سے کیا بیان کرنا چاہتا ہے۔ اسی طرح مثال کو درست نہ سمجھنے سے بہت سے لوگ گمراہ ہوجاتے ہیں۔ اور بہت سے اس کو درست سمجھ کر ہدایت لیتے ہیں۔ اور فاسق لوگ ہی ہیں جو گمراہ ہوتے ہیں۔ کیونکہ انہوں نے انکار کا تہیہ کیا ہوتا ہے۔ اور بات کو ماننے کی بجائے نقطہ آفرینیوں میں الجھے رہتے ہیں۔(26)

الَّذِیۡنَ یَنۡقُضُوۡنَ عَہۡدَ اللّٰہِ مِنۡۢ بَعۡدِ مِیۡثَاقِہٖ ۪ وَ یَقۡطَعُوۡنَ مَاۤ اَمَرَ اللّٰہُ بِہٖۤ اَنۡ یُّوۡصَلَ وَ یُفۡسِدُوۡنَ فِی الۡاَرۡضِ ؕ اُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡخٰسِرُوۡنَ ﴿۲۷﴾

وہ لوگ اللہ سے عہد باندھ لیتے ہیں کہ متقی لوگوں کی صفات پر پورا اتریں گے۔اور بعد میں دنیاوی مفاد کی خاطر اسے توڑ ڈالتے ہیں۔اور جس چیز کو جوڑے رکھنے کا اللہ نے حکم دیا ہے، اسے کاٹ رکھتے ہیں۔یعنی انسانی باہم رشتہ داری۔اس طرح سے زمین میں فساد کے مرتکب ہوتے ہیں۔ایسے لوگ دنیاوآخرت میں نقصان اٹھانے والے ہیں۔(27)

كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَ كُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْيَاكُمْ ۚ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۲۸﴾

جن لوگوں نے اللہ کی ہستی کا انکار کیا، اب ان سے اللہ تعالی کا سوال ہے کہ کس طرح سے تم لوگ انکار کر سکتے ہو جبکہ اللہ تعالی نے تمہیں زندہ کیا اس حال میں کہ تم مردہ تھے۔یعنی تم تھے ہی نہیں تو اللہ تعالی نے تمہیں زندگی دی۔پھر تمہیں موت دے گا، یہ بھی سب لوگوں کا ذاتی مشاہدہ ہے کہ کوئی بھی فرد ہمیشگی کی زندگی اس دنیا میں نہیں رہا۔اور ہر فرد موت سے ہمکنار ہوتا ہے۔یہ زندگی اور پھر موت، کوئی بھی فرد اپنی رضامندی سے حاصل نہیں کر سکتا۔اس لیے اللہ کی ذات موجود ہے۔پھر دوبارہ سے تمہیں زندہ کر کے اٹھائے گا اور تم اس کے سامنے پیش ہو گے۔(28)

اللہ تعالی نے لوگوں کے سامنے محسوس کائنات سے بہت سے سوال رکھے، کہ کس طرح بارش کا نظام کھیتی اگاتا ہے، دن اور رات کی گردش، موسموں کا تغیر، ماں کے پیٹ کے اندر بچے کی پیدائش، پھر بچپن سے بڑھاپے کا سفر۔یہ سارا نظام خود بخود نہیں چل سکتا۔جو ملحدین ذات الہی کے انکاری ہیں وہ ان سوالات کے جواب نہیں دے سکتے۔

هُوَ الَّذِىْ خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِى الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۚ ثُمَّ اسْتَوٰى اِلَى السَّمَآءِ فَسَوّٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ ؕ وَ هُوَ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۲۹﴾

اللہ ہی تو ہے جس نے تمہارے لئے پیدا کیا وہ سب کچھ جو زمین میں ہے پھر آسمان کی طرف توجہ فرمائی تو سات آسمان ہموار و استوار کر دیئے۔ اور وہ ہر چیز کا جاننے والا ہے۔(29)

زمین میں جو بھی چیزیں ہیں اللہ تعالی نے انسانوں کے لیے پیدا کی ہیں۔اس کے بعد اس نے سات آسمان بنائے ہیں۔اور ہر چیز اس کے علم میں ہے۔یہاں یہ چیز انسانی ذہن سے ماوراء ہے کہ کیسے زمین وآسمان کی تخلیق ہوئی۔اللہ تعالی نے وہ مراحل تفصیل سے بیان ہی نہیں کئے۔ اس لیے انسان کو چاہئے کہ وہ اپنے ذہنی لیول پر رہے۔اور جو اطلاع دی جا رہی ہے من وعن قبول کرے۔اور یہ بات بھی تسلیم کر لے کہ ہر چیز اللہ تعالی کے علم میں ہے۔کیسے ہے، کس طرح سے ہے۔یہ ہمارے سوچنے کا کام نہیں ہے۔

وَ اِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّىْ جَاعِلٌ فِى الْاَرْضِ خَلِيْفَةً ؕ قَالُوْٓا اَتَجْعَلُ فِيْهَا مَنْ يُّفْسِدُ فِيْهَا وَ يَسْفِكُ الدِّمَآءَ ۚ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَ نُقَدِّسُ لَكَ ؕ قَالَ اِنِّىْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۰﴾

اور جب تمہارے پروردگار نے فرشتوں سے کہا کہ میں زمین پر ایک خلیفہ (جانشین) بنانے والا ہوں تو انہوں نے کہا کیا تو اس میں اس کو خلیفہ بنائے گا جو اس میں فساد پھیلائے گا اور خون ریزی کرے گا۔حالانکہ ہم تیری حمد وثناء کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں اور تیری پاکیزگی بیان کرتے ہیں۔فرمایا: یقیناً میں وہ کچھ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔(30)

یہاں اللہ تعالی ایک ایسے واقعہ کے بارے میں بتا رہے ہیں جو انسان کے دنیا میں آنے سے پہلے وقوع پذیر ہوا۔اس بارے میں بھی اللہ تعالی نے پوری تفاصیل بیان نہیں کیں۔خال خال اس بارے میں ذکر کیا ہے۔اب اللہ تعالی فرشتوں کو آگاہ کر رہے ہیں کہ میں زمین میں خلیفہ بنانے

والا ہوں۔یعنی ایسی مخلوق جو اختیار و ارادہ اپنی مرضی سے استعمال کرے گی۔اور زمین اس کا مسکن ہوگا۔اور ایک متعین مدت کے بعد واپسی ہوجائے گی۔اب یہاں فرشتوں نے اعتراض کیا کہ اے اللہ کیا تو اسے پیدا کرنے لگا ہے جو زمین میں فساد برپا کرے گا اور اس میں خون بہائے گا۔اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ فرشتوں کو پہلے سے ہی یہ کیسے معلوم ہوگیا کہ یہ سب کچھ ہوگا۔تو اس کا جواب یہ ہے کہ فرشتوں کو یہ تو پتا تھا کہ اس مخلوق کو اختیار و ارادہ مل رہا ہے۔اس لیے مفادات کا باہمی ٹکراؤ لازمی ہے۔جو کہ کشت و خون کا باعث ہوسکتا ہے۔

لفظ خلیفہ کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اللہ تعالی اپنا نائب بنانے والا ہے۔یا یہ کسی پہلی مخلوق کے بعد کی آبادکاری ہے اس لیے اسے خلیفہ کہا ہے۔بلکہ اصل مطلب یہی ہے کہ ایسی مخلوق جس کو مکمل اختیار اور ارادہ عطا ہوگا۔جیسے ہمارے ہاں یہ لفظ بادشاہت یا اقتدار کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ قرآن نے انہی معنوں میں اس لفظ کو استعمال کیا ہے۔جیسے وَاذْكُرُوٓا۟ إِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ مِنۢ بَعْدِ قَوْمِ نُوحٍ۔اور یاد کرو جب اس نے تمہیں قومِ نوح کے بعد (زمین پر) جانشین بنایا۔سورہ اعراف آیت 69۔

وَاذْكُرُوٓا۟ إِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ مِنۢ بَعْدِ عَادٍ وَبَوَّأَكُمْ۔اور یاد کرو جب اس نے تمہیں قومِ عاد کے بعد زمین میں جانشین بنایا اور تمہیں زمین میں سکونت بخشی۔سورہ اعراف آیت نمبر 74۔

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۪ وَ لَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَ لَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ؕ يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْـًٔا ؕ وَ مَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۵۵﴾

اللہ نے وعدہ فرمایا ہے تم میں سے اُن لوگوں کے ساتھ جو ایمان لائیں اور نیک عمل کریں کہ وہ ان کو اُسی طرح زمین میں خلیفہ بنائے گا جس طرح اُن سے پہلے گزرے ہوئے لوگوں کو بنا چکا ہے، اُن کے لیے اُن کے اُس دین کو مضبوط بنیادوں پر قائم کردے گا جسے اللہ تعالیٰ نے اُن کے حق میں پسند کیا ہے، اور اُن کی (موجودہ) حالت خوف کو امن سے بدل دے گا، بس وہ میری عبادت کریں اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں۔ اور جو اس کے بعد کفر کرے تو ایسے ہی لوگ فاسق ہیں۔سورہ النور آیت 55۔

پھر فرشتوں نے عرض کی کہ اے اللہ ہم تیری حمد کی تسبیح کرتے ہیں۔اور تیری عظمت بیان کرتے ہیں۔ہر وقت تیری شان کے گن گاتے ہیں، تجھے برتر سمجھتے ہیں اور تجھے ہر طرح کے عیب اور ہر طرح کے نقص اور ہر طرح کے شرک سے پاک جانتے ہیں۔اور ان سب چیزوں کا برملا اظہار کرتے رہتے ہیں۔اس کے جواب میں اللہ تعالی نے فرمایا کہ میں وہ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔

وَ عَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ ۙ فَقَالَ اَنْۢبِـُٔوْنِيْ بِاَسْمَآءِ هٰٓؤُلَآءِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۳۱﴾ قَالُوْا سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ﴿۳۲﴾

اب اللہ تعالی نے آدمؑ کو تمام چیزوں کے نام سکھا دیئے اور پھر انہیں فرشتوں کے سامنے پیش کیا اور فرشتوں سے کہا کہ ان چیزوں کے نام تو بتاؤ اگر تم سچے ہو۔اب فرشتے پکار اٹھے کہ پاک ہے تو اے اللہ۔ہمارے پاس تو اتنا ہی علم ہے جتنا تو نے ہمیں دیا ہے۔بے شک تو ہی علم والا ہے اور حکمت والا ہے۔(31-32)

قَالَ يٰٓاٰدَمُ اَنْۢبِئْهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ ۚ فَلَمَّآ اَنْۢبَاَهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ ۙ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ اِنِّيْٓ اَعْلَمُ غَيْبَ

السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۙ وَ اَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَ مَا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ﴿٣٣﴾

جب فرشتوں نے اپنی لاعلمی کا اظہار کر دیا۔تو اللہ تعالی نے آدمؑ کو کہا کہ اِن کو اُن چیزوں کے نام بتاؤ۔پس جب آدمؑ نے اُن کو اُن چیزوں کے نام بتا دیئے۔تو اللہ تعالی نے فرشتوں سے کہا کہ کیا میں نے تمہیں نہیں کہا تھا کہ میں زمین و آسمان کے غیب جانتا ہوں اور جو تم ظاہر کرتے ہو۔اور جو تم چھپاتے ہو، وہ بھی جانتا ہوں۔(33)

فرشتوں کو پتا تھا کہ وہ تو مجبورِ محض ہیں۔جبکہ ایک ایسی مخلوق جو اختیار و ارادہ کی مالک ہے اس میں علم حاصل کرنے کی صلاحیت ہے۔اور اسی علم کی بنیاد پر انسان نے ہر طرح کے علوم میں ترقی کی ہے اور اب انسان دوسرے سیاروں کے سفر کی جانب رواں دواں ہے۔اسی لیے فرشتوں نے اپنی کم علمی پر عاجزی کا مکمل اظہار کر دیا۔اور یہ مان لیا کہ آدمؑ کو اللہ تعالی نے ان سے زیادہ علم سے نوازا ہے۔

وَ اِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ اَبٰى وَ اسْتَكْبَرَ ٭ وَ كَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٣٤﴾

اب اس پر اللہ تعالی نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدمؑ کو سجدہ کریں۔پس تمام ملائکہ نے آدمؑ کو سجدہ کر دیا۔اور اپنے اوپر آدمؑ کی علمی برتری اور علمی صلاحیت تسلیم کر لی۔مگر ابلیس نے آدمؑ کو سجدہ کرنے سے انکار کر دیا۔اور تکبر کیا کہ میں آگ سے بنا ہوں۔آدمؑ کی پیدائش مٹی سے ہوئی۔اس لیے یہ مجھ کم تر ہے۔اس طرح سے شیطان کافروں میں سے ہو گیا۔(34)

یہاں کچھ لوگوں کا ماننا ہے کہ شیطان فرشتہ ہی تھا۔اور کچھ لوگوں کا اعتراض ہے کہ قرآن میں شیطان کو تو سجدہ کرنے کا حکم ہی نہیں ہوا۔تو پھر وہ مردود کیوں ٹھہرا۔ان دونوں اعتراضات کا جواب اس آیت میں موجود ہے۔

قَالَ مَا مَنَعَكَ اَلَّا تَسْجُدَ اِذْ اَمَرْتُكَ ؕ قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ ۚ خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّ خَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ ﴿١٢﴾ سورہ اعراف آیت 12۔

اللہ نے شیطان سے پوچھا کہ جب میں نے تجھے آدمؑ کو سجدہ کرنے کا حکم دیا تھا تو کس چیز نے تجھے منع کیا۔وہ بولا تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا ہے اور اسے مٹی سے۔

فرشتوں کی اللہ تعالی نے ایک خصوصیت یہ بتائی ہے کہ لَّا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَ يَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ﴿٦﴾ سورہ تحریم آیت 6۔

فرشتے اللہ کے حکم کی نافرمانی نہیں کر سکتے۔وہ مجبور محض مخلوق ہیں۔اور انہیں جو حکم دیا جائے۔وہ بعینہ اس پر عمل کرتے ہیں۔

اب یہ واضح ہو گیا کہ شیطان یا ابلیس الگ سے ایک مخلوق ہے جو کہ آگ سے بنی ہے۔جس کے بارے میں اللہ تعالی نے فرمایا کہ وہ جنوں میں سے تھا۔ كَانَ مِنَ الْجِنِّ۔ (50) سورہ کہف۔

جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ اللہ تعالی نے اس واقعہ کی مکمل تفصیلات بیان نہیں کیں۔صرف مختلف مقامات پر یہ واقعہ بیان کیا ہے۔اس لیے اصل وقوعہ کیا، کب اور کیسے ہوا۔اس بارے میں اللہ تعالی ہی بہتر جانتے ہیں۔جو جزئیات ہم تک پہنچی ہیں ہم ان کا جائزہ لے کر اپنی رائے قائم کر سکتے ہیں۔سورہ بقرہ میں جو تفاصیل خاص طور پر علم والی، وہ اللہ تعالی نے دیگر مقامات پر بیان نہیں کیں۔اب سورہ اعراف میں ہی فرمایا کہ ہم نے تمہیں پیدا کیا اور صورت عطا کی اور فرشتوں سے کہا کہ آدمؑ کو سجدہ کرو، مگر ابلیس نے نہیں کیا۔اب اللہ تعالی نے پوچھا کہ کیوں نہیں کیا۔اس نے کہا کہ میں اس سے برتر ہوں۔اب اللہ تعالی نے کہا کہ یہاں سے نکل جا۔اس پر شیطان نے کہا کہ مجھے دوبارہ جی اٹھنے کے دن تک مہلت دے دو۔

سوال یہ ہے کہ ابھی تو آدمؑ و حواؑ جنت میں بھی نہیں گئے تو پھر شیطان کو کیسے معلوم ہو گیا کہ ایک دن آنا ہے جب سب نے زندہ ہو کر اکٹھا

ہونا ہے۔اسی طرح سورہ حجر آیت نمبر 31 میں اللہ تعالی فرشتوں کو اطلاع دے رہے ہیں کہ میں مٹی سے آدمؑ کی تخلیق کرنے لگا ہوں۔تو جیسے ہی میں اس کو بناؤں اور اس میں اپنی روح پھونکوں۔تو تم اس کے آگے سجدہ میں گر جانا۔یہاں اللہ تعالی تخلیق آدمؑ سے پہلے ہی فرشتوں کو سجدہ کا حکم دے رہے ہیں۔لیکن اس سے یہ نتیجہ نہ نکالا جائے کہ فرشتوں کے ساتھ آدمؑ کے علم والا واقعہ ظہور میں ہی نہیں آیا۔قرآن کا انداز ہی ایسا ہے جہاں وہ مرکزی بات کر رہا ہو۔وہاں کسی بھی واقعہ کو بطور حوالہ بیان کرتا ہے۔اس سے نفس واقعہ پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔

اس لیے ضروری ہے کہ جو معلومات ہمیں اللہ تعالی نے عطا فرمائی ہیں۔انہیں تک محدود رہا جائے۔اور اس سے بڑھ کر مباحث میں نہ پڑا جائے۔درست فہم کے لیے ضروری ہے کہ جتنا کچھ اللہ بطور علم ہمارے لیے کھول دے۔اسی پر اکتفا کریں۔اور اس میں سے ہدایت حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

اب آیئے ایک اور اعتراض کی طرف کہ سجدہ تو صرف اللہ کے لیے واجب ہے تو پھر آدمؑ کو کیوں سجدہ کیا گیا۔تو اس کا صرف یہی جواب ہے کہ یہ اللہ کا حکم تھا اور بس۔

<u>آدمؑ اور شیطان</u>۔جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں کہ شیطان ایک الگ سے مخلوق ہے۔جو کہ آگ سے پیدا ہوئی۔یہ اللہ کے مقابلہ میں کوئی پارٹی نہیں ہے۔معاذ اللہ۔اللہ کے ساتھ کسی کا مقابلہ نہیں ہے۔شیطان بھی اللہ کو ہی خالق اور اِلٰہ مانتا ہے۔اور اللہ کی عزت کی قسم کھا کر کہتا ہے کہ میں ضرور اولادِ آدمؑ کو گمراہ کروں گا۔اور پھر اس نے اللہ سے مہلت طلب کی ہے۔اللہ تعالی نے اسے قیامت تک مہلت دے رکھی ہے۔

واقعہ یہ ہوا ہے کہ اس نے اللہ تعالی کے ایک حکم کی خلاف ورزی کی ہے۔اور اپنی انا کی پیروی کی۔اور کہا کہ میں برتر ہوں اس لیے میں آدمؑ کو سجدہ نہیں کر سکتا۔اور شیطان نے اس بات کی مہلت لی کہ وہ اولادِ آدمؑ کو گمراہ کر دے گا۔جس پر اللہ تعالی نے اسے کہا کہ جو تیری پیروی کرے گا تو اسے میں جہنم میں ڈال دوں گا۔اور جو میری بات مان لے گا تو وہ جنت کا حق دار ہوگا۔اس کے ساتھ ہی اللہ تعالی نے اسے بتا دیا کہ جو میرے بندے وحی کے مطابق چلنے والے ہوں گے۔ان پر تیرا کوئی اثر نہیں ہوگا اور تیرا رب کارساز کافی ہے۔ اِنَّ عِبَادِیْ لَیْسَ لَكَ عَلَیْهِمْ سُلْطٰنٌ ؕ وَ كَفٰى بِرَبِّكَ وَكِیْلًا ﴿۶۵﴾ سورہ بنی اسرائیل آیت 65۔

یوں یہ سلسلہ شروع ہوا۔اب ہر قوم کی طرف اللہ تعالی نے وحی بھیجی اور پیغمبر بھیجے جو قوم کو یہ بتاتے تھے کہ شیطان تمہارا کھلا ہوا دشمن ہے لہذا اس سے بچ کر رہو۔اور اللہ تعالی نے جو وحی بھیجی ہے اس کی پیروی کرو۔اس طرح سے شیطان نے لوگوں کو ورغلانا شروع کر دیا اور اللہ تعالی کی طرف سے بھیجی ہوئی وحی میں بھی تحریف کروانا شروع کر دی۔مگر اللہ تعالی کی طرف سے کچھ عرصہ بعد نیا پیغمبر آتا اور تحریف شدہ وحی کی تصحیح کر دیتا۔تا آنکہ آخری پیغمبر آ پہنچے۔اور اللہ تعالی کی طرف سے آخری پیغام قرآن کریم کی شکل میں تمام نوع انسانی کی ہدایت کے لیے آ پہنچا۔پہلی کتابوں کی نسبت اس کتاب کی خاص بات یہ ہے کہ شیطان اس میں تحریف نہیں کروا سکتا کیونکہ اس کی حفاظت کی ذمہ داری اللہ تعالی نے خود لی ہے۔اس لیے اب اسنے لوگوں کو دین سے منحرف کرنے کے لیے دیگر کتابوں کا سہارا لیا۔

شیطان کو انسان پر پورا اختیار نہیں دیا گیا۔صرف اس کا کام وسوسہ ڈالنا ہے۔اب انسان خود اس چیز پر اختیار رکھتا ہے کہ وہ اس وسوسہ کے پیچھے چلتا ہے یا اسے چھوڑتا ہے۔اگر شیطان کا ہی سارا اختیار ہوتا تو پھر عمل کی ذمہ داری انسان پر نہ ڈالی جاتی۔اسی چیز کو قرآن نے واضح کر دیا ہے۔

وَ قَالَ الشَّیْطٰنُ لَمَّا قُضِیَ الْاَمْرُ اِنَّ اللّٰهَ وَعَدَكُمْ وَعْدَ الْحَقِّ وَ وَعَدْتُّكُمْ فَاَخْلَفْتُكُمْ ؕ وَ مَا كَانَ لِیَ عَلَیْكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ اِلَّاۤ اَنْ دَعَوْتُكُمْ فَاسْتَجَبْتُمْ لِیْ ۚ فَلَا تَلُوْمُوْنِیْ وَ لُوْمُوْۤا اَنْفُسَكُمْ ؕ مَاۤ اَنَا بِمُصْرِخِكُمْ وَ مَاۤ اَنْتُمْ بِمُصْرِخِیَّ ؕ اِنِّیْ كَفَرْتُ بِمَاۤ اَشْرَكْتُمُوْنِ مِنْ قَبْلُ ؕ

اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٢٢﴾ سورہ ابراھیم آیت 22۔

اور شیطان کہے گا جبکہ فیصلہ ہو چکا ہوگا کہ بیشک اللہ نے تم سے سچا وعدہ کیا تھا اور میں نے بھی تم سے وعدہ کیا تھا، سو میں نے تم سے وعدہ خلافی کی ہے، اور مجھے دنیا میں تم پر کسی قسم کا زور نہیں تھا سوائے اس کے کہ میں نے تمہیں برائی کی طرف بلایا۔ سو تم نے میری دعوت قبول کی۔ اب تم مجھے ملامت نہ کرو بلکہ خود اپنے آپ کو ملامت کرو۔ نہ میں آج تمہاری فریاد رسی کر سکتا ہوں اور نہ تم میری فریاد رسی کر سکتے ہو۔ اس سے پہلے جو تم مجھے اللہ کا شریک ٹھہراتے رہے ہو۔ بیشک میں آج اس سے انکار کرتا ہوں۔ یقیناً ظالموں کے لئے دردناک عذاب ہے (22)

وَ اِذْ زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ وَ قَالَ لَا غَالِبَ لَكُمُ الْيَوْمَ مِنَ النَّاسِ وَ اِنِّيْ جَارٌ لَّكُمْ ۚ فَلَمَّا تَرَآءَتِ الْفِئَتٰنِ نَكَصَ عَلٰى عَقِبَيْهِ وَ قَالَ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّنْكُمْ اِنِّيْٓ اَرٰى مَا لَا تَرَوْنَ اِنِّيْٓ اَخَافُ اللّٰهَ ؕ وَاللّٰهُ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿٤٨﴾ سورہ انفال آیت 48۔

اور جب شیطان نے ان کے لئے ان کے اَعمال خوش نما کر دکھائے اور اس نے ان سے کہا: آج لوگوں میں سے کوئی تم پر غالب نہیں ہو سکتا اور بیشک میں تمہیں پناہ دینے والا ہوں۔ پھر جب دونوں فوجوں نے ایک دوسرے کو مقابل دیکھ لیا تو وہ الٹے پاؤں بھاگ گیا اور کہنے لگا: بیشک میں تم سے بے زار ہوں، یقیناً میں وہ کچھ دیکھ رہا ہوں جو تم نہیں دیکھتے، بیشک میں اللہ سے ڈرتا ہوں، اور اللہ سخت عذاب دینے والا ہے، (48)

قَالَ قَرِيْنُهٗ رَبَّنَا مَآ اَطْغَيْتُهٗ وَلٰكِنْ كَانَ فِيْ ضَلٰلٍ بَعِيْدٍ ﴿٢٧﴾ سورہ ق آیت 27۔

اب اس کا دوسرا ساتھی شیطان کہے گا: اے ہمارے رب! اِسے میں نے گمراہ نہیں کیا بلکہ یہ خود ہی پرلے درجے کی گمراہی میں مبتلا تھا۔ (27)

ان تینوں مقامات پر ہم نے دیکھ لیا کہ شیطان نے ہر طرح کا الزام قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ اس لیے چونکہ انسان صاحب اختیار ہے اس لیے اسے خود سے یہ فیصلہ کرنا ہے کہ شیطانی راہ اپنانی ہے یا سیدھے راستے کی پیروی کرنی ہے۔

وَ قُلْنَا يٰۤاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَ زَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَ كُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا ۪ وَ لَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٣٥﴾

(اور اس تمام واقعہ کے بعد) اللہ تعالی نے آدمؑ سے کہا کہ تم اپنی بیوی کے ساتھ جنت میں رہو۔ اور جہاں سے جی چاہے کھاؤ پیو۔ مگر اس خاص درخت کے پاس نہیں جانا۔ وگرنہ ظالموں میں سے ہو جاؤ گے۔ (35)

یہ پہلا ٹیسٹ کیس تھا یہاں شیطان نے آدمؑ اور ان کی بیوی کو پھنسا لیا۔ اور وہ دونوں اس کے وسوسے میں آ گئے۔ اور انہوں نے وہ کام کر لیا۔ جس سے انہیں منع کیا گیا تھا۔

شجر ممنوعہ: قرآن کریم کے بہت سے مقامات ہیں جن کے بارے میں اللہ تعالی نے حتمی بات نہیں بتائی اور چند اشاروں اور کنایوں میں کچھ چیزیں بیان کر دی ہیں اور حتمی فہم انسانی عقل پر چھوڑ دیا ہے کہ آیا وہ اس سے ہدایت حاصل کرتا ہے یا نہیں۔ جو چیزیں ہمارے سامنے ہیں ان کے مطابق یہ کوئی کھانے کا پھل نہیں تھا بلکہ وہ جنسی عمل (Sexual Activity) تھا جس سے انہیں منع کیا گیا تھا۔ آیئے اس کے لیے قرآن کریم کی چند آیات ملاحظہ کرتے ہیں۔

وَ يٰۤاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَ زَوْجُكَ الْجَنَّةَ فَكُلَا مِنْ حَيْثُ شِئْتُمَا وَ لَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٩﴾ فَوَسْوَسَ لَهُمَا الشَّيْطٰنُ لِيُبْدِيَ لَهُمَا مَاوٗرِيَ عَنْهُمَا مِنْ سَوْاٰتِهِمَا وَ قَالَ مَا نَهٰىكُمَا رَبُّكُمَا عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ اِلَّاۤ اَنْ تَكُوْنَا مَلَكَيْنِ اَوْ تَكُوْنَا مِنَ الْخٰلِدِيْنَ ﴿٢٠﴾ وَ قَاسَمَهُمَاۤ اِنِّيْ لَكُمَا لَمِنَ النّٰصِحِيْنَ ﴿٢١﴾ فَدَلّٰىهُمَا بِغُرُوْرٍ ۚ فَلَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَةَ بَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَ طَفِقَا يَخْصِفٰنِ

عَلَيۡهِمَا مِنۡ وَّرَقِ الۡجَـنَّةِ ؕ وَنَادٰٮهُمَا رَبُّهُمَاۤ اَلَمۡ اَنۡهَكُمَا عَنۡ تِلۡكُمَا الشَّجَرَةِ وَاَقُلْ لَّـكُمَاۤ اِنَّ الشَّيۡـطٰنَ لَـكُمَا عَدُوٌّ مُّبِيۡنٌ ﴿۲۲﴾ قَالَا رَبَّنَا
ظَلَمۡنَاۤ اَنۡفُسَنَا ٚ وَاِنۡ لَّمۡ تَغۡفِرۡ لَـنَا وَتَرۡحَمۡنَا لَـنَكُوۡنَنَّ مِنَ الۡخٰسِرِيۡنَ ﴿۲۳﴾ قَالَ اهۡبِطُوۡا بَعۡضُكُمۡ لِبَعۡضٍ عَدُوٌّ ۚ وَلَـكُمۡ فِى الۡاَرۡضِ مُسۡتَقَرٌّ وَّ
مَتَاعٌ اِلٰى حِيۡنٍ ﴿۲۴﴾ قَالَ فِيۡهَا تَحۡيَوۡنَ وَفِيۡهَا تَمُوۡتُوۡنَ وَمِنۡهَا تُخۡرَجُوۡنَ ﴿۲۵﴾ يٰبَنِىۡۤ اٰدَمَ قَدۡ اَنۡزَلۡنَا عَلَيۡكُمۡ لِبَاسًا يُّوَارِىۡ سَوۡاٰتِكُمۡ وَرِيۡشًا ؕ وَ
لِبَاسُ التَّقۡوٰى ۙ ذٰ لِكَ خَيۡرٌ ؕ ذٰ لِكَ مِنۡ اٰيٰتِ اللّٰهِ لَعَلَّهُمۡ يَذَّكَّرُوۡنَ ﴿۲۶﴾ يٰبَنِىۡۤ اٰدَمَ لَا يَفۡتِنَـنَّكُمُ الشَّيۡـطٰنُ كَمَاۤ اَخۡرَجَ اَبَوَيۡكُمۡ مِّنَ الۡجَـنَّةِ
يَنۡزِعُ عَنۡهُمَا لِبَاسَهُمَا لِيُرِيَهُمَا سَوۡاٰتِهِمَا ؕ اِنَّهٗ يَرٰٮكُمۡ هُوَ وَقَبِيۡلُهٗ مِنۡ حَيۡثُ لَا تَرَوۡنَهُمۡ ؕ اِنَّا جَعَلۡنَا الشَّيٰطِيۡنَ اَوۡلِيَآءَ لِلَّذِيۡنَ لَا
يُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۲۷﴾ وَاِذَا فَعَلُوۡا فَاحِشَةً قَالُوۡا وَجَدۡنَا عَلَيۡهَاۤ اٰبَآءَنَا وَاللّٰهُ اَمَرَنَا بِهَا ؕ قُلۡ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَاۡمُرُ بِالۡفَحۡشَآءِ ؕ اَتَقُوۡلُوۡنَ عَلَى اللّٰهِ
مَا لَا تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۲۸﴾ سورہ اعراف۔آیات19 تا 28۔

تو شیطان دونوں کو بہکانے لگا تا کہ ان کی ستر کی چیزیں جو ان سے پوشیدہ تھیں کھول دے اور کہنے لگا کہ تم کو تمہارے پروردگار نے اس درخت سے صرف اس لیے منع کیا ہے کہ تم فرشتے نہ بن جاؤ یا ہمیشہ جیتے نہ رہو۔(20) اوران سے قسم کھا کر کہا میں تو تمہارا خیر خواہ ہوں۔(21) غرض مردود نے دھوکہ دے کر ان کو معصیت کی طرف کھینچ ہی لیا۔جب انہوں نے اس پھل کو چکھا تو ان کی ستر کی چیزیں کھل چکی تھیں اور وہ بہشت کے درختوں کے پتے توڑ کر اپنے اوپر چپکانے لگے اور ستر چھپانے لگے۔تب ان کے پروردگار نے ان کو پکارا کہ کیا میں نے تم کو اس درخت کے پاس جانے سے منع نہیں کیا تھا اور بتا نہیں دیا تھا کہ شیطان تمہارا کھلم کھلا دشمن ہے۔(22) دونوں عرض کرنے لگے کہ پروردگار ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور اگر تو ہمیں نہیں بخشے گا اور ہم پر رحم نہیں کرے گا تو ہم خسارہ پانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔(23) اللہ نے فرمایا تم سب بہشت سے اتر جاؤ۔اب سے تم ایک دوسرے کے دشمن ہو اور تمہارے لیے ایک وقت تک زمین پر ٹھکانہ اور زندگی کا سامان ہے۔(24) یعنی فرمایا کہ اسی میں تمہارا جینا ہوگا اور اسی میں مرنا اور اسی میں سے قیامت کو زندہ کر کے نکالے جاؤ گے۔(25) اے بنی آدم ہم نے تم پر پوشاک اتاری کہ تمہارا ستر ڈھانکے اور تمہارے بدن کو زینت دے۔اور جو پرہیز گاری کا لباس ہے وہ سب سے اچھا ہے۔یہ خدا کی نشانیاں ہیں تا کہ لوگ نصیحت پکڑیں۔(26) اے بنی آدم دیکھنا کہیں شیطان تمہیں بہکا نہ دے جس طرح تمہارے ماں باپ کو بہکا کر بہشت سے نکلوا دیا اور ان سے ان کے کپڑے اتروا دیئے۔تا کہ ان کے ستر ان کو کھول کر دکھا دے۔وہ اور اس جیسے اور تم کو ایسی جگہ سے دیکھتے رہتے ہیں جہاں سے تم ان کو نہیں دیکھ سکتے ہم نے شیطانوں کو انہی لوگوں کا رفیق کار بنایا ہے جو ایمان نہیں رکھتے۔(27) اور جب کوئی بے حیائی کا کام کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے بزرگوں کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے اور اللہ نے بھی ہم کو یہی حکم دیا ہے۔کہہ دو اللہ بے حیائی کے کام کرنے کا ہرگز حکم نہیں دیتا۔بھلا تم اللہ کی نسبت ایسی بات کیوں کہتے ہو جس کا تمہیں علم نہیں (28)

یہ سارا سیاق ہی وضاحت کر رہا ہے کہ یہ پھل وہی "جنسی عمل" ہے اور اس کے لیے لفظ "الشجرہ" بطور استعارہ استعمال کیا گیا ہے۔آیت نمبر 20 بتا رہی ہے کہ شیطان نے اس لیے ان کو بہکایا "تا کہ ان کی پوشیدہ چیزیں ان کے سامنے کھول دے"۔کوئی ظاہری پھل کھانے کے لیے یہ مقصد پیش نظر ہی نہیں ہو سکتا۔پھر آیت نمبر 22 میں جب یہ کہا "جب انہوں نے پھل چکھ لیا تو ان کے ستر ظاہر ہو چکے تھے۔" تو یہ لازم ہے کہ جنسی عمل کے لیے کپڑوں کا اترنا اور ستر کی چیزوں کا بے نقاب ہونا۔باقی یہ قرآن کا اسلوب ہے کہ بعض اوقات نتیجہ پہلے بتا کر علت بعد میں بیان ہوتی ہے۔پھر یہاں قابل غور بات یہ ہے کہ "الشجرہ" بے شمار جگہ پر "ھذہ" کے اشارہ سے آیا ہے۔مگر اس آیت میں "تلکما" کے اشارہ سے۔جو ظاہر کر رہا ہے کہ آدم وحواؑ دونوں کے جنسی اعضاء کی طرف اشارہ ہے۔

اس کے بعد آیت نمبر 26 اور 27 کا مضمون بھی اس پر دلالت کر رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے لباس اتارا جو ایک تو بدن کو زینت دے اور پھر

پردے کے لیے ہے۔اس پر مستزاد یہ کہ تقوی کا لباس سب سے بہتر ہے جو کہ زنا اور اس سے متعلقہ لوازمات سے بچ رہنے سے ہی حاصل ہوتا ہے۔

فَاَزَلَّهُمَا الشَّيْطٰنُ عَنْهَا فَاَخْرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِيْهِ ۖ وَقُلْنَا اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ وَلَكُمْ فِي الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ﴿٣٦﴾

پس شیطان نے اپنا وار کر دیا۔اور آدمؑ وحواؑ جنسی کشش کے جال میں پھنس گئے۔اور شیطان نے دونوں کو اس جنت سے نکلوا دیا۔پھر ہم نے سب کو کہا کہ یہاں سے اتر جاؤ۔اور زمین تمہارا ٹھکانہ ہے اور ایک مقررہ مدت تک تم نے رہنا ہے۔اور ساتھ ہی ہم نے انہیں بتا دیا کہ تم میں سے بعض اپنے دوسرے بعض کے دشمن ہو گے۔(36)

اس ٹیسٹ کیس کے بعد اب اللہ تعالی نے سب کو ہی زمین پر اتار دیا۔یعنی اس سے ثابت ہے کہ جنت کوئی الگ سے جگہ تھی جہاں پر یہ لوگ کچھ عرصہ رہے۔اب ٹیسٹ کے لیے زمین کو منتخب کیا گیا۔اور دنیا کی زندگی کو بطور آزمائش مقرر کیا گیا۔اس کے بعد جو بھی اس آزمائش پر پورا اترے گا۔اس کے لیے پھر سے جنت ہیشگی کا ٹھکانہ ٹھہرا۔یہ زمین کی زندگی کبھی جنت نہیں بن سکتی، کیونکہ آزمائش کا مقصد ہی فوت ہو جائے گا۔ اور دوسرا اصل آزمائش بھی اللہ تعالی نے بتا دی۔کہ تم ایک دوسرے سے ہی مقابلہ کرو گے۔یعنی دنیا کی زندگی Man vs God نہیں ہے، بلکہ Man vs Man ہے۔کیونکہ شیطان ہمیں ایک دوسرے کے ذریعے ہی پھنساتا ہے،کوئی آگے نکل گیا،کوئی پیچھے رہ گیا۔یہاں حسد ہے، کینہ ہے، بغض ہے، انتقام ہے۔اس کے مقابلے میں صبر ہے، برداشت ہے، بلند حوصلہ ہے، قناعت ہے، توکل ہے۔مگر ایک طویل جدوجہد ہے۔

یہ زندگی عارضی ہے۔یہاں کوئی بھی ہمیشہ نہیں رہا۔اس لیے یہاں صرف اتنا ہی انتظام کرنا ہے۔جتنی دیر یہاں رہنا ہے۔آگے اور زیادہ کی دوڑ میں انسان ہر جائز و ناجائز طریقہ اختیار کرتا ہے۔اگر قناعت اور توکل سے کام لیا جائے تو انسان مناسب سا انتظام رکھے اور باقی اپنا وقت اور ذرائع دین الٰہی کی راہ میں آخرت کے لیے صرف کرے۔

فَتَلَقّٰۤى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿٣٧﴾

اس کے بعد آدم نے اپنے پروردگار سے کچھ دعا کے کلمات حاصل کئے۔تو اس نے ان کی توبہ قبول کی کیونکہ وہ بڑا توبہ قبول کرنے والا اور بڑا رحم کرنے والا ہے۔(37)

اپنے اس عمل پر آدمؑ خاصے نادم ہوئے۔کہ ایسا نہیں ہونا چاہیئے تھا۔مگر اب کیا ہو سکتا تھا۔جذبات کی سرکش لہر اپنا کام دکھا چکی تھی۔اللہ تعالی نے انہیں آگاہ کیا۔کہ تم دونوں اس عمل سے منع کئے گئے تھے۔اس پر انہوں نے ندامت کا اظہار کیا۔اور شرمندگی سے معافی کی درخواست کی۔پھر اللہ تعالی نے ان کی معافی قبول کی۔پس آدمؑ نے اپنے رب سے کچھ کلمات سیکھے تو اللہ تعالی نے ان کی توبہ قبول کی۔بے شک وہ توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔

قُلْنَا اهْبِطُوْا مِنْهَا جَمِيْعًا ۚ فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّيْ هُدًى فَمَنْ تَبِعَ هُدَايَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿٣٨﴾

ہم نے کہا تم سب یہاں سے اتر جاؤ۔اس کے بعد اگر تمہارے پاس میری طرف سے کوئی ہدایت پہنچے تو جو لوگ میری اس ہدایت کی پیروی

کریں گے۔تو ان کے لئے نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے۔(38)

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٣٩﴾

اور جو لوگ میری آیات کا انکار کریں گے اور انہیں جھٹلائیں گے تو وہی لوگ جہنم میں جائیں گے۔اور وہاں ہمیشہ رہیں گے۔(39)

چونکہ زمین کی زندگی ایک آزمائش ہے اس میں جو بھی کامیاب ہونگے وہی آخرت کے دن جنت میں داخل ہونگے۔اور جو ناکام ہونگے ان کا ٹھکانہ جہنم ہوگا۔اور ہر دو چیزیں ہمیشگی کی ہیں۔یعنی قرآن نے بہت سے مقامات پر یہی تصور دیا ہے۔باقی ہمارے ہاں ایک تصور موجود ہے کہ جہنمی اپنی سزا پوری کر کے پھر سے جنت میں چلے جائیں گے۔اور یوں جہنم میں ایک بھی فرد نہیں رہے گا۔یہ تصور قرآن کریم کے دیئے گئے تصور کے بالکل برخلاف ہے۔اصل میں یہ تصور یہودیوں کے ہاں موجود تھا۔متعلقہ مقام پر ہم وہ پڑھیں گے۔اور دیگر بہت سے تصورات کی طرح یہ تصور بھی ہمارے ہاں دَر آیا۔اب مسلمان بھی اس کو اپنائے بیٹھیں ہیں۔مگر قرآن کریم کی تعلیمات کے مطابق یہ ذہن میں رکھنا چاہیئے کہ اس زندگی کے بعد ادلی بدلی کی کوئی گنجائش نہیں۔اس سے تو اللہ تعالی کا مقصد پیدائش اور آزمائش کا سارا سلسلہ ہی فوت ہو جائے۔

يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَوْفُوْا بِعَهْدِيْٓ اُوْفِ بِعَهْدِكُمْ ۚ وَاِيَّايَ فَارْهَبُوْنِ ﴿٤٠﴾

اللہ فرما رہے ہیں کہ اے بنی اسرائیل میری اس نعمت کو یاد کرو جو میں نے تم پر کی اور میرا عہد پورا کرو۔تو میں بھی اپنا عہد جو تم سے کیا وہ پورا کروں گا۔اور صرف مجھ سے ہی ڈرو۔(40)

یہاں اللہ تعالی یہودیوں سے مخاطب ہو کر انہیں کچھ پند و نصائح کر رہے ہیں اور انہیں ان کی پرانی عظمت کی یاد دلا رہے ہیں۔اور ترتیب کے ساتھ اللہ تعالی نے اپنے تمام انعامات گنوائے ہیں۔وہ ہم ساتھ کے ساتھ پڑھیں گے۔

وَاٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلْتُ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ وَلَا تَكُوْنُوْٓا اَوَّلَ كَافِرٍۢ بِهٖ ۠ وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِيْ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۡ وَّاِيَّايَ فَاتَّقُوْنِ ﴿٤١﴾

اور اس کتاب (قرآن) پر ایمان لاؤ جو میں نے اب نازل کی ہے۔جو اس کی تصدیق کرتی ہے جو تمہارے پاس ہے۔اور تم اس کے اولین منکر نہ بنو۔اور آیتوں کو تھوڑی قیمت (دنیوی مفاد) پر فروخت نہ کرو۔اور مجھ ہی سے ڈرو۔(41)

قرآن کریم کے بارے میں اللہ نے بیشتر مقامات پر یہ کہا ہے کہ یہ کتاب اپنے سے پہلی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے۔یعنی سمجھا یہ جاتا ہے کہ یہ کتاب یا یہ پیغمبرؑ اپنے سے پہلی کتاب کی تصدیق کرتی ہے مطلب کہ یہ تسلیم کرتا ہے کہ وہ پہلے والی کتاب اللہ کی طرف سے ہے۔

مصدقا لما بین یدیہ۔تصدیق کرنے کا مطلب یہ ہے کہ ایک کتاب اللہ تعالی نے اتاری ہے اور اس کے مطابق اس پر لوگوں نے عمل کیا پھر ایک عرصہ گزرا اور لوگوں نے اس کتاب میں اپنی مرضی کی تبدیلیاں کرلیں۔اس کے بعد ایک نیا پیغمبرؑ آتا اور نئی کتاب لے کر آتا۔اور اس نئی کتاب کے مطابق پہلی کتاب میں کی گئی تبدیلیوں کی پرکھ کر دیتا۔یعنی دین کے احکامات کو دوبارہ سے اللہ کی منشاء کے مطابق اور شریعت کے مطابق کر دیتا۔یعنی بعد میں آنے والی کتاب کے ساتھ پہلی کتاب کو Tele کیا جاتا۔جیسا کہ ہم بعض اوقات کسی سند یا کسی دستاویز کی کاپی کی تصدیق کرواتے ہیں اور اس کو جمع کرواتے وقت یہ تحریر درج کرتے ہیں کہ "نقل بمطابق اصل لف ہے۔" یہی کام ہر نیا آنے والا پیغمبرؑ کرتا تھا۔نئی کتاب کے مطابق۔اس طرح سے جو شیطانی خیالات اور لوگوں کی پسند کے احکام دین میں جگہ پا چکے ہوتے۔وہ دین سے نکال دیئے جاتے اور دین پھر سے خالص وحی الہی کے مطابق تشکیل پا جاتا۔اس سے پتا چل جاتا کہ ان لوگوں کی اپنی کتابوں میں کس

قدر تحریف ہوئی ہے۔اگلی آیت اس چیز کومزید واضح کررہی ہے کہ یہود ونصاری حق اور باطل کوخلط ملط کر دیتے تھے۔اس لیے ہرنئی کتاب اپنے سے پہلے والی کتاب کی تعلیمات کی تصحیح کر دیتی۔قرآن کوفرقان بھی اسی لیے کہا گیا کہ وہ حق اور باطل میں فرق کر دیتا ہے۔

تصدیق کرنے کا جوموجودہ تصور ہے اس سے کفار خاص طور پر یہ بات پھیلا رہے ہیں کہ مسلمانوں کی کتاب میں لکھا ہے کہ تورات اورانجیل میں ہدایت اورنور ہے۔اورقرآن ان دونوں کتابوں کی تصدیق کررہاہے۔یعنی قرآن کے مطابق وہ سب کتابیں سچی ہیں۔

حالانکہ قرآن کچھ اور بات کررہا ہے۔مصدقا لما بین یدیہ۔یہ کلمات قرآن نے کافی مرتبہ استعمال کیے ہیں۔اور سیاق کے حوالے سے اس کے جومعانی بنتے ہیں وہ ہم یہاں درج کئے دیتے ہیں۔

1۔یہود ونصاری اللہ تعالی کے کچھ احکام چھپاتے تھے اور کچھ ظاہر کرتے تھے۔اورحق وباطل کوخلط ملط کرتے تھے۔اوراللہ تعالی پر افترا کرتے تھے۔یعنی کچھ چیزیں یہ کہہ کر بیان کرتے تھے کہ وہ اللہ تعالی نے نازل کی ہیں۔مگر وہ اللہ تعالی نے نازل نہیں کی ہوتی تھیں۔اس لیے ان آیات میں اللہ تعالی نے ان سے کہہ دیا کہ کوئی بھی نیا پیغمبر اورنئی کتاب اس چیز کی تشریح کر دیتی ہے کہ کونسی چیز اللہ کی طرف سے ہےاور کونسی تحریف شدہ ہے۔وَقَفَّيْنَا عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ ۠ وَاٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ فِيْهِ هُدًى وَّنُوْرٌ ۙ وَّمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿٤٦﴾ سورہ المائدہ آیت نمبر 46۔

"اورہم نے انہی انبیاؑ کے نقش قدم پر عیسیٰؑ بن مریم کو بھیجا۔جو کچھ تورات میں سے ان کے پاس موجود تھا ان کی تصدیق کرتے۔اورہم نے عیسیٰؑ کوانجیل عطا کی۔جس میں ہدایت اورنور ہے۔اور جو کچھ تورات میں سے ان کے پاس موجود تھا اس کی تصدیق کرتی اورانجیل میں بھی ہدایت اور نصیحت تھی متقی لوگوں کے لیے۔" اب اس آیت میں پہلے کہا کہ عیسیٰؑ بطور مصدق تھے اور پھر انجیل بھی ایسے ہی مصدق۔یعنی عیسیٰؑ انجیل کی روشنی میں پہلے سے موجود تورات کی تشریح، تصحیح اور پرکھ کیا کرتے تھے۔اسی چیز کوایک اور جگہ بیان کیا۔

وَمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَلِاُحِلَّ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِيْ حُرِّمَ عَلَيْكُمْ۔ سورہ آل عمران آیت نمبر 50۔

اور جو چیز تورات میں سے مجھ سے پہلے موجود ہے اس کی تصدیق کرتا ہوں۔اورتا کہ بعض چیزیں جوتم پرحرام ہیں ان کوتمہارے لیے حلال کردوں۔" اس مفہوم سے متعلقہ مزید آیات دیکھ سکتے ہیں۔سورہ البقرہ آیت 41۔سورہ نساء آیت 47۔سورہ المائدہ آیت 46۔سورہ انعام آیت 92۔سورہ احقاف آیت 30۔سورہ صف آیت 6۔

2۔اللہ تعالی نے چیلنج دیا ہے کہ اس جیسی کتاب کوئی اورنہیں لکھ سکتا۔اورانسانوں کے ساتھ یہ چیلنج جنوں کے لیے بھی تھا۔اس کی ایک اور بنیادی صفت یہ بھی تھی جو اللہ تعالی نے بیان کی ہے۔

وَمَا كَانَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ اَنْ يُّفْتَرٰى مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيْلَ الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ فِيْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٣٧﴾

اور یہ قرآن ایسا نہیں کہ اللہ کے سوا کوئی اسے گھڑ لے۔بلکہ جو کچھ آسمانی تعلیم موجود ہے یہ اس کی تصدیق کرتا ہےاوراس کے ساتھ کتاب کی مکمل تفصیل بیان کرتا ہے جس کے بارے میں کوئی شک نہیں کہ اللہ رب العلمین کی طرف سے ہے۔سورہ یونس آیت نمبر 37۔

لَقَدْ كَانَ فِيْ قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ ۭ مَا كَانَ حَدِيْثًا يُّفْتَرٰى وَلٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيْلَ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿١١١﴾ قرآن میں بیان کردہ گزری قوموں کے احوال میں عقل والوں کے لیے عبرت ہے اور یہ قرآن خود سے گھڑی ہوئی باتیں نہیں ہیں بلکہ جو کچھ پہلے سے موجود ہے (تورات وانجیل)، اس کی تصدیق ہے اور ہر چیز کی تفصیل ہے اور ہدایت ہے اور ایمان والوں کے لیے رحمت ہے۔سورہ یوسف آیت نمبر 111۔

یعنی قرآن پہلی کتابوں کی تشریح، وضاحت، تنسیخ اپنے احکامات سے کرتا ہے تو کسی کے لیے کیسے ممکن ہے کہ وہ قرآن اپنی طرف سے گھڑ لے۔ اللہ کے احکام تو بالکل واضح ہیں۔ پرانی کتابوں میں مذکور بنیادی احکام ایک جیسے ہیں اب قرآن آ کر ان کی تشریح کرتا ہے تو وحی کے طریقہ تعلیم کے خلاف کوئی کیسے لکھ سکتا ہے۔

3۔ مصدقا لما بین یدیہ۔ قرآن کے بعض مقامات پر یہ الفاظ اس مفہوم میں آئے ہیں کہ پہلی کتاب کے مقابل ایک نیا ورژن (Version) آیا ہے۔ وَ اِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّ حِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَ لَتَنْصُرُنَّهٗ ؕ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَ اَخَذْتُمْ عَلٰی ذٰلِكُمْ اِصْرِيْ ؕ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا ؕ قَالَ فَاشْهَدُوْا وَ اَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿۸۱﴾ اور جب اللہ تعالی نے انبیاء سے وعدہ لیا کہ جب میں تمہیں کتاب اور حکمت عطا کروں۔ اور تمہاری نبوت کے ساتھ ساتھ نیا رسول بھیج دوں نئی کتاب کے ساتھ۔ تو تم ضرور اس پر ایمان لاؤ گے اور اس کی مدد کرو گے۔ کیا تم یہ اقرار کرتے ہو اور اپنے آپ کو گواہ بناتے ہو۔ ان سب نے کہا کہ ہم اقرار کرتے ہیں کہ ایسا ہی ہوگا۔ پھر اللہ تعالی نے کہا کہ پس گواہ رہو۔ اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہ ہوں۔

یعنی نبوت اور شریعت چل رہی ہے کہ ایک اور نبی آ گیا ہے۔ اب اس نبی کو پہلے نبی سے یہ کہنا کہ جو کچھ تمہارے پاس ہے میں اس کی تصدیق کرتا ہوں ایک عجیب بات ہوگی۔ بلکہ یہی بات ہوگی کہ اللہ تعالی نے نیا نبی اور نئی شریعت اور نیا ورژن (Version) بھیج دیا ہے۔ اس مفہوم سے متعلقہ مزید آیات بھی آپ دیکھ سکتے ہیں۔ سورہ البقرہ آیت نمبر 97۔ سورہ آل عمران آیت نمبر 3۔ سورہ فاطر آیت نمبر 31۔

4۔ فَنَادَتْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَ هُوَ قَآئِمٌ يُّصَلِّيْ فِي الْمِحْرَابِ ۙ اَنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيٰى مُصَدِّقًۢا بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ سَيِّدًا وَّ حَصُوْرًا وَّ نَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۳۹﴾ تو فرشتوں نے انہیں اس حالت میں آواز دی جب کہ وہ محراب میں کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے۔ کہ اللہ آپ کو یحییٰ کی بشارت دیتا ہے جو اللہ کے ایک کلمہ (عیسیٰ) کی تصدیق کرنے والا ہوگا۔ سردار، ضبط نفس کرنے والا پارسا اور نیکوکار جماعت میں سے نبی ہوگا۔ سورہ آل عمران آیت نمبر 39۔

یہاں لفظ (مصدقا) بمعنی بشارت کے استعمال ہوا ہے۔ یعنی یحیٰ، عیسیٰ کی بشارت دینگے اور ان کی نبوت کی تصدیق کرینگے۔

5۔ جن معنوں میں ہمارے ہاں یہ تصور فروغ پا چکا ہے۔ اس لحاظ سے دیکھا جائے تو اس وقت کے یہود و نصاری کو خوش ہونا چاہئے تھا کہ یہ قرآن تو ہماری کتابوں کی تصدیق کر رہا ہے۔ مگر جب ان کے سامنے قرآن میں اس چیز کا ذکر کیا جاتا ہے تو دیکھئے ان کا رویہ کس طرح کا ہوتا تھا۔

وَ لَمَّا جَآءَهُمْ كِتٰبٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ ۙ وَ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۚۖ فَلَمَّا جَآءَهُمْ مَّا عَرَفُوْا كَفَرُوْا بِهٖ فَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿۸۹﴾ اور جب آ گئی ان کے پاس اللہ کی طرف سے کتاب جو تصدیق کرتی تھی جو کچھ پہلے ان کے پاس موجود تھا اور وہ اس سے پہلے کافروں پر فتح طلب کرتے تھے۔ پس وہ چیز (قرآن) آ گئی ان کے پاس جسے انہوں نے پہچان لیا تو پھر بھی اس کا انکار کر دیا۔ پس کافروں پر اللہ کی لعنت ہے۔ سورہ البقرہ آیت 89۔

وَ اِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا نُؤْمِنُ بِمَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَ يَكْفُرُوْنَ بِمَا وَرَآءَهٗ ۗ وَ هُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَهُمْ ؕ اور جب ان سے کہا جاتا کہ جو اللہ تعالی نے نازل کیا ہے اس پر ایمان لاؤ۔ تو کہتے ہیں کہ ہم تو صرف اس پر ایمان رکھتے ہیں جو ہماری طرف نازل کیا گیا اور جو اس کے علاوہ ہے اس سب کا انکار کرتے ہیں۔ حالانکہ وہ حق (قرآن) تصدیق کرتا ہے جو کچھ ان کے پاس ہے۔ سورہ البقرہ آیت 91۔

وَ لَمَّا جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ نَبَذَ فَرِيْقٌ مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ ۙ كِتٰبَ اللّٰهِ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ كَاَنَّهُمْ لَا

يَعۡلَمُوۡنَ ﴿١٠١﴾ اور جب ان کے پاس اللہ کے پاس سے رسول آیا اس چیز کی تصدیق کرتا ہوا جو ان کے پاس تھی۔تو اہل کتاب کے ایک گروہ نے اللہ کی کتاب کو نظر انداز کر دیا۔جیسا کہ اسے جانتے ہی نہ ہوں۔سورہ البقرہ آیت 101۔

یہ لوگ تو قرآن سے دور بھاگتے ہیں حالانکہ وہ ان کی کتابوں کی تصدیق کر رہا ہے۔اس لیے کہ وہ خوب سمجھتے ہیں کہ تصدیق کا کیا مطلب ہے۔اللہ کی کتاب نے محرف شدہ کتابوں کی کلی کھول کے رکھ دینی ہے۔اور جو چیزیں ان لوگوں نے مرضی سے داخل کی ہوئی ہیں وہ بے نقاب ہو جانی ہے۔اس لیے انہوں نے کہہ دیا کہ ہم تو صرف اسی پر ہی ایمان رکھیں گے جو ہماری طرف نازل ہوا۔اور علم ہو جانے کے باوجود بھی قرآن کا انکار کر دیا۔

ثمناً قلیلاً ۔ عمومی طور پر ثمناً قلیلاً کا مطلب یہ لیا جاتا ہے کہ قرآنی آیات کے عوض کم قیمت مت لینا لیکن اس کا مفہوم بڑا وسیع ہے۔قرآن نے مختلف انداز میں اس کو استعمال کیا ہے۔جس سے پتا چلتا ہے کہ جب کسی کے سامنے حق آ جائے تو وہ صرف دنیاوی فائدہ کے لیے اس کو ماننے کو تیار نہ ہو۔اور سمجھ جانے کے بعد بھی لوگوں کو نہ بتائے۔یعنی جس سے اس کے منصب کو نقصان ہو۔سرداری یا کرسی چھن جانے کا خوف ہو۔پھر کوئی ایسا شخص جس کے پیروکار ہوں اور وہ بڑی مدت سے خاص قسم کے عقائد رکھتا ہو،اور ان پر کتابیں بھی تحریر کی ہوئی ہوں۔مگر حق پہچان کر بھی نہ مانے۔کیونکہ وہ سرداری، گدی اور پیروکار کھو دے گا۔اور عقیدہ تبدیل کرنا تو بہت ہی مشکل کام ہے۔مگر دنیاوی فائدے کے بدلے حق کے مطابق عقیدہ نہ بدلے۔اور حق کو چھپا دے۔اس مادی فائدے کو قرآن ثمناً قلیلاً کہہ کر پکارتا ہے۔اللہ فرماتے ہیں کہ صرف مجھ سے ہی ڈرو۔اور آخرت کے بدلے دنیاوی مفاد کو مدنظر نہ رکھو۔اس کے ساتھ ہی اس کا یہ بھی مطلب موجود ہے کہ کچھ علماء پیسوں کے عوض لوگوں کو ان کی مرضی کا فتویٰ دیتے ہیں۔بعض اوقات جرائم کی سزا پر بھی لوگ فتویٰ طلب کرتے ہیں اس لیے اللہ تعالیٰ نے منع کیا ہے کہ پیسوں کے عوض اللہ تعالیٰ کے احکام میں ردوبدل نہیں کرنا۔

اس طرح سے سورہ البقرہ آیت 41 کا مطلب یہ بنے گا کہ قرآن پر ایمان لاؤ جو تمہارے پاس موجود کتابوں کی جانچ کرتا ہے۔کہ کونسے احکام اللہ تعالیٰ نے دیئے ہیں اور کونسے تم لوگوں نے اپنی طرف سے ملا دیئے ہیں۔اور ہاں سب سے پہلے ہی اس کا انکار کرنے والے نہ بنو۔اور اللہ تعالیٰ کی آیات کے عوض تھوڑی سی قیمت نہ وصول کرو۔اور مجھ سے ہی ڈرو۔

وَ لَا تَلۡبِسُوا الۡحَقَّ بِالۡبَاطِلِ وَ تَكۡتُمُوا الۡحَقَّ وَ اَنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ ﴿٤٢﴾

اور حق اور باطل کو آپس میں نہ ملاؤ۔اور تم حق کو چھپا دیتے ہو جانتے بوجھتے۔(42)

یعنی جب پتا چل جائے کہ کوئی عقیدہ درست نہیں ہے تو پھر اس کی تبلیغ نہیں کرنی چاہئے اور لوگوں کو بھی اس کے بارے میں سچ سچ بتا دینا چاہئے۔مگر ایسا کم ہی ہوتا ہے۔کیونکہ بہت سے مادی مفادات علماء کو روک رکھتے ہیں۔مطلب یہ کہ صرف اپنا رعب، دبدبہ اور چودھراہٹ قائم رکھنے کے لیے اصل دین لوگوں کے سامنے پیش نہ کرنا۔اور عوام کے استحصال کے لیے غیر دینی عقائد کو رواج دینا۔اور دین کی ایسی توجیہات بیان کرنا جس سے غلام اپنی غلامی پر قائم رہے۔اور سرمایہ دار کے مفادات کا تحفظ ہوتا رہے۔اور استحصال کا نظام قائم رہے۔

وَ اَقِيۡمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ وَ ارۡكَعُوۡا مَعَ الرّٰكِعِيۡنَ ﴿٤٣﴾

اور نماز کی پابندی کرتے رہو۔اور زکوۃ دیتے رہو۔اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ مل کر رکوع کرو۔(43)

یہاں رکوع کہہ کر بھی پوری نماز ہی مراد ہے۔یہ عربی زبان کا ایک قاعدہ ہے کہ جزو بول کر کل مراد لیا جاتا ہے۔اور بعض اوقات کل بول کر جزو

مراد لیا جاتا ہے۔ یہاں خاص طور پر تاکید اس لیے کی گئی تاکہ مسلمان اور منافق کا فرق بھی معلوم ہو جائے۔ اس لیے ان کو حکم دیا گیا کہ مسجد میں ہی نماز ادا کرو۔

نماز کے بارے میں ہم پہلی آیات میں لکھ چکے ہیں۔ یہاں ایک اور حکم زکوۃ کی ادائیگی کا ہے۔ اور اکثر یہ دونوں احکام اکٹھے ہی آئے ہیں۔ چونکہ ریاست کے معاملات افراد کے ٹیکس سے چلتے ہیں۔ اس لیے یہاں اللہ تعالی نے حکم دیا ہے کہ جو بھی ریاست کا ٹیکس ہے اسے ہر صورت ادا کرنا ہے۔ اس کی شرح قرآن نے متعین نہیں کی۔ اس لیے کہ اسے متعلقہ اتھارٹی کے لیے چھوڑ دیا گیا ہے۔ باقی جو احکام صدقات، خیرات، انفاق وغیرہ کے ہیں۔ ان پر ہر فرد نے اپنے حالات کے مطابق اللہ کا قرب حاصل کرنے کے لیے عمل کرنا ہے۔ ان احکام کے اندر ہی اللہ تعالی نے آزمائش کا پہلو رکھ دیا ہے کہ کون ہے جو آخرت کے لیے نیکی اکٹھی کرنا چاہتا ہے۔ اور کون ہے جو صرف دنیاوی مفادات کا حریص ہے۔

اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَ تَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَ اَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۴۴﴾

کیا تم دوسرے لوگوں کو تو نیکی کا حکم دیتے ہو مگر اپنے آپ کو بھول جاتے ہو؟ حالانکہ تم کتابِ خدا کی تلاوت کرتے رہتے ہو کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے۔ (44)

دین کے یہ تمام احکام صرف عوام ہی کے لیے نہیں ہیں۔ کہ عوام سے تو ہر وقت چندہ، زکوۃ، صدقات وصول کئے جائیں۔ اور پھر ان کے بل پر اپنی تعیّشات کی دنیا بنالی جائے۔ علماء کے لیے بھی ان احکام کی اتنی ہی زیادہ اہمیت ہے۔ اس لیے کتاب میں تم پڑھتے بھی ہو پھر بھی لوگوں کو احکام خداوندی کی ترغیب دے کر خود ان سے بری الذمہ ہو جاتے ہو۔ تو خود ہی خیال کرو۔ یہ نہ سمجھو کہ اس سے اللہ تعالی بے خبر ہے۔

وَ اسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَ الصَّلٰوةِ ؕ وَ اِنَّهَا لَكَبِیْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِیْنَ ﴿۴۵﴾

اور صبر اور نماز کے ذریعہ اللہ سے مدد مانگو۔ اور یہ نماز یقینا بہت گراں ہے سوائے ان بندوں کے جو خشوع و خضوع رکھنے والے ہیں۔ (45)

یعنی دنیا کی کوئی بھی مصیبت ہو تو اس کے حل کے لیے اللہ سے رجوع کرنے کا طریقہ بتایا گیا ہے۔ مصیبت اور مشکل کے وقت ہم لوگ گھبراہٹ میں بہت سے غلط فیصلے کر لیتے ہیں۔ اس لیے اللہ فرماتے ہیں کہ تم اسی سے مدد طلب کرو، صبر اور نماز کے ذریعے سے۔ یعنی ایک تو نماز اور صبر اس تکلیف کی شدت میں نمایاں کمی کا سبب بنے گا۔ اور دوسرا یہ کہ کوئی بھی مشکل ہمیشہ کے لیے نہیں ہوتی۔ مگر ہم بے احتیاطی سے غلط فیصلہ کے ذریعے اس میں اضافہ کر لیتے ہیں۔ اس لیے انسان نماز میں دعا کرے اور اپنے رب کے حکم کا انتظار کرے۔ یقیناً وہ کوئی نہ کوئی راستہ پیدا کر دے گا۔ ایسا کرنا انتہائی حوصلے کا کام ہے مگر جو لوگ عبادات میں خشوع کرتے ہیں وہ سمجھ رکھتے ہیں۔ اور ان کے لیے ایسا کرنا آسان ہے۔ کیونکہ عبادات کرنے والے کا دل ہر وقت اللہ سے جڑا رہتا ہے۔ اور اس کا اللہ پر توکل بھی زیادہ ہوتا ہے۔

الَّذِیْنَ یَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَ اَنَّهُمْ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ ﴿۴۶﴾

اور ایسے لوگ ہر وقت ذہن میں رکھتے ہیں کہ انہوں نے اپنے رب سے ملاقات کرنا ہے اور اسی کی طرف ہی لوٹنا ہے۔ اس لیے وہ اپنے معاملات بھی اللہ کے سپرد کر دیتے ہیں۔ (46)

یٰبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِیَ الَّتِیْۤ اَنْعَمْتُ عَلَیْكُمْ وَ اَنِّیْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعٰلَمِیْنَ ﴿۴۷﴾

اے بنی اسرائیل! میری وہ نعمت یاد کرو جس سے میں نے تمہیں نوازا تھا اور یہ کہ میں نے تمہیں دنیا جہان کے لوگوں پر فضیلت دی۔(47)

وَ اتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِيْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْـًٔا وَّ لَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَّ لَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّ لَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿۴۸﴾

اُس دن سے ڈر جاؤ، جس دن کوئی کسی دوسرے کے کچھ بھی کام نہ آئے گا۔ نہ کسی کی سفارش قبول کی جائے گی، نہ کسی سے بدلے میں کچھ لیا جائے گا، اور نہ ہی وہ مدد دیئے جائیں گے۔(48)

آج اس دنیا کے مقابل میں اللہ تعالی نے آخرت کی کیفیت سامنے رکھ دی۔ کہ آج کوئی بھی مجرم ان چار چیزوں کی بدولت بچ جاتا ہے۔ مگر اس دن چونکہ میزان کھڑی کر دی جائے گی۔ اور ہر فرد اپنے اعمال کے ساتھ پیش ہوگا۔ اوران اعمال کی بنیاد پر اس کا حساب کر دیا جائے گا۔

شفاعت۔

ہمارے ہاں یہ تصور موجود ہے کہ کسی نہ کسی نے آخرت میں ہماری سفارش کر دینی ہے۔ اور حساب کتاب سے ہماری جان چھوٹ جانی ہے۔ عیسائی کہتے ہیں کہ عیسیٰؑ نے صلیب پر چڑھ کر ہم سب کے گناہوں کا کفارہ ادا کر دیا ہے۔ یہودی کہتے ہیں کہ چونکہ وہ اللہ کی محبوب قوم ہیں اس لیے ان کا کام آسان ہے۔ اور مسلمان کہتے ہیں کہ ہم آخری نبیؐ کی امت سے ہیں اور نبی کریمؐ نے کسی بھی مسلمان کو جہنم میں نہیں جانے دینا۔ اسی طرح سے مختلف فرقے اپنے بزرگوں کو یہ کام سونپ دیتے ہیں۔ جیسے شیعہ احباب کہتے ہیں کہ حضرت علی کو ماننے والا دوزخ میں نہیں جا سکتا۔ اور سنی حضرات یہ کہتے ہیں غوث اعظم کو ماننے والا ہر طرح کے حساب کتاب سے ماورا ہے۔ اسی طرح کے تصورات دنیا کے دیگر مذاہب میں موجود ہیں۔

سب سے پہلے ہم یہ دیکھتے ہیں کہ اس مسئلہ میں قرآن کیا کہتا ہے۔ اور یہ معاملہ ہے کیا؟

وَ قَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّاۤ اَيَّامًا مَّعْدُوْدَةً ؕ قُلْ اَتَّخَذْتُمْ عِنْدَ اللّٰهِ عَهْدًا فَلَنْ يُّخْلِفَ اللّٰهُ عَهْدَهٗۤ اَمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۸۰﴾ بَلٰى مَنْ كَسَبَ سَيِّئَةً وَّ اَحَاطَتْ بِهٖ خَطِيْٓـَٔتُهٗ فَاُولٰٓىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۸۱﴾ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓىِٕكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۸۲﴾ سورہ البقرہ آیات 80-82۔

اور کہتے ہیں کہ دوزخ کی آگ ہمیں چند روز کے سوا چھو ہی نہیں سکے گی۔ ان سے پوچھو، کیا تم نے اللہ سے اقرار لے رکھا ہے۔ اگر ایسا ہے تو اللہ اپنے اقرار کے خلاف نہیں کرے گا۔ نہیں، بلکہ تم اللہ کے بارے میں ایسی باتیں کہتے ہو جن کا تمہیں مطلق علم نہیں۔(80) ہاں جو برے کام کرے، اور اس کے گناہ ہر طرف سے گھیر لیں تو ایسے لوگ دوزخ میں جانے والے ہیں۔ اور وہ ہمیشہ اس میں جلتے رہیں گے۔(81) اور جو ایمان لائیں اور نیک کام کریں، وہ جنت کے مالک ہوں گے۔ اور ہمیشہ کے لیے اس میں رہیں گے۔(82)

یہاں اللہ تعالی نے واضح کر دیا کہ اس نے کسی سے کوئی عہد نہیں کیا بلکہ جو برے کام کرے گا دوزخ میں جائے گا۔ اور جو نیک اعمال کرے گا وہ جنت کا حق دار ہوگا۔ یہود کو تو زعم تھا کہ وہ انتہائی محبوب امت ہیں۔ اس کا جواب اللہ نے ان کو دے دیا۔

وَ قَالَتِ الْيَهُوْدُ وَ النَّصٰرٰى نَحْنُ اَبْنٰٓؤُا اللّٰهِ وَ اَحِبَّآؤُهٗ ؕ قُلْ فَلِمَ يُعَذِّبُكُمْ بِذُنُوْبِكُمْ ؕ بَلْ اَنْتُمْ بَشَرٌ مِّمَّنْ خَلَقَ ؕ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَ يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ مَا بَيْنَهُمَا ۫ وَ اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ﴿۱۸﴾ سورہ المائدہ آیت 18۔

اور یہود ونصاریٰ کہتے ہیں کہ ہم اللہ کے بیٹے اور اس کے پیارے ہیں۔ کہو کہ پھر وہ تمہاری بداعمالیوں کے سبب تمھیں عذاب کیوں دیتا ہے؟ نہیں، بلکہ تم اس کی مخلوقات میں دوسروں کی طرح کے انسان ہو۔ وہ جسے چاہے بخشے اور جسے چاہے عذاب دے اور آسمان و زمین اور جو

کچھ ان دونوں کے درمیان ہے سب پر اللہ ہی کی حکومت ہے اور سب کو اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔(18)
اللہ تعالی نے یہودیوں کو کہہ دیا کہ جس طرح کے اور لوگ ہیں ویسے ہی تم لوگ ہو۔ اور اللہ کے ہاں بخشش اور مغفرت اور عذاب کے پیمانے مقرر ہیں۔ اس کا کوئی بھی محبوب نہیں۔ مگر اس کے نیک بندے ہیں۔

اس کے بعد اللہ تعالی نے میں فرمایا۔

وَالْوَزْنُ يَوْمَئِذٍ الْحَقُّ ۚ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝ وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ فَأُولَٰئِكَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنْفُسَهُمْ بِمَا كَانُوا بِآيَاتِنَا يَظْلِمُونَ ۝ سورۂ اعراف آیت 9۔

اور اس روز اعمال کا وزن ہونا برحق ہے تو جن لوگوں کے وزن بھاری ہوں گے وہ تو نجات پانے والے ہیں (8) اور جن کے وزن ہلکے ہوں گے تو یہی لوگ ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو خسارے میں ڈالا۔ اس لیے کہ ہماری آیتوں کے بارے میں بے انصافی کرتے تھے (9)

آپ کا تعلق کسی بھی نبیؑ کی امت سے ہو یا آپ کتنی ہی پہنچی ہوئی ہستی ہوں۔ مگر یہ اللہ کا پروگرام ہے کہ آپ کے اعمال کا وزن ہونا ہے۔ یہ تصور بالکل غلط ہے کہ کسی نے بغیر حساب کتاب کے جنت میں چلے جانا ہے۔ یا کسی کو اس کے نبی یا پیر اور بزرگ حساب کتاب سے بچا لیں گے۔ اس کے بعد ایک اور مقام دیکھئے۔

فَأَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ ۝ فَهُوَ فِي عِيشَةٍ رَاضِيَةٍ ۝ وَأَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ ۝ فَأُمُّهُ هَاوِيَةٌ ۝

تو جس کے اعمال کے وزن بھاری نکلیں گے (6) وہ دل پسند عیش میں ہوگا (7) اور جس کے اعمال کے وزن ہلکے نکلیں گے (8) اس کا ٹھکانہ ہاویہ ہے (9) سورہ القارعہ آیات 6-9۔

یہ چیز واضح ہوگئی کہ ہر صورت حساب کتاب ہونا ہے۔ اب ہم دیکھتے ہیں شفاعت کے حوالے سے قرآن کریم کیا کہتا ہے۔

جیسا کہ سورہ البقرہ 48 میں کہہ دیا گیا کہ کسی قسم کی شفاعت نہیں ہوگی۔ اسی طرح پہلے چند مقامات ہم دیکھتے ہیں جہاں دوٹوک اعلان ہے کہ کسی قسم کی شفاعت نہیں ہوگی۔

وَاتَّقُوا يَوْمًا لَا تَجْزِي نَفْسٌ عَنْ نَفْسٍ شَيْئًا وَلَا يُقْبَلُ مِنْهَا عَدْلٌ وَلَا تَنْفَعُهَا شَفَاعَةٌ وَلَا هُمْ يُنْصَرُونَ ۝

اور (قیامت کے) اس دن سے ڈرو۔ جب کوئی کسی کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکے گا اور نہ کسی سے فدیہ قبول کیا جائے گا۔ اور نہ ہی سفارش کسی کو کچھ فائدہ پہنچا سکے گی اور نہ ہی (کسی اور طریقہ سے) ان کی مدد کی جائے گی۔ سورہ البقرہ آیت 123۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَنْفِقُوا مِمَّا رَزَقْنَاكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ يَوْمٌ لَا بَيْعٌ فِيهِ وَلَا خُلَّةٌ وَلَا شَفَاعَةٌ ۗ وَالْكَافِرُونَ هُمُ الظَّالِمُونَ ۝

اے ایمان والو! جو کچھ ہم نے تمہیں رزق دیا ہے اس میں سے کچھ راہ خدا میں خرچ کرو۔ قبل اس کے کہ وہ دن (قیامت) آجائے کہ جس میں نہ سودے بازی ہوگی، نہ دوستی کام آئے گی اور نہ ہی سفارش۔ اور جو کافر ہیں وہی دراصل ظالم ہیں۔ سورہ البقرہ آیت 254۔

أَأَتَّخِذُ مِنْ دُونِهِ آلِهَةً إِنْ يُرِدْنِ الرَّحْمَٰنُ بِضُرٍّ لَا تُغْنِ عَنِّي شَفَاعَتُهُمْ شَيْئًا وَلَا يُنْقِذُونِ ۝

کیا میں اسے چھوڑ کر ایسے خداؤں کو اختیار کروں کہ اگر رحمن مجھے کوئی نقصان پہنچانا چاہے تو ان کی سفارش مجھے کوئی فائدہ نہ پہنچا سکے گی اور نہ ہی وہ مجھے چھڑا سکیں۔ سورہ یس آیت 23۔

اب ہم کچھ مقامات دیکھتے ہیں جہاں سے لوگوں کو شبہ ہوا کہ کسی نہ کسی نے شفاعت کرنی ہے۔

يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِينَ إِلَى الرَّحْمَٰنِ وَفْدًا ۝ وَنَسُوقُ الْمُجْرِمِينَ إِلَىٰ جَهَنَّمَ وِرْدًا ۝ لَا يَمْلِكُونَ الشَّفَاعَةَ إِلَّا مَنِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمَٰنِ

عَهْدًا ﴿٨٧﴾
جس دن ہم پرہیز گاروں کو اپنے پاس مہمانوں کی طرح لائیں گے۔(85) اور مجرموں کو پیاسے جانوروں کی طرح جہنم کی طرف ہانک کر لے جائیں گے۔(86) انہیں شفاعت کا کوئی اختیار نہ ہوگا سوائے اس کے جس نے اللہ سے عہد لے لیا ہوگا۔ سورہ مریم آیات 85-87۔

يَوْمَئِذٍ لَّا تَنفَعُ الشَّفَاعَةُ إِلَّا مَنْ أَذِنَ لَهُ الرَّحْمَٰنُ وَرَضِيَ لَهُ قَوْلًا ﴿١٠٩﴾
اس دن سفارش کچھ کام نہیں آئے گی مگر جسے رحمن اجازت دے اور اس کی بات کو پسند فرمائے۔ سورہ طٰہٰ آیت 109۔

وَلَا تَنفَعُ الشَّفَاعَةُ عِندَهُ إِلَّا لِمَنْ أَذِنَ لَهُ ۚ حَتَّىٰ إِذَا فُزِّعَ عَن قُلُوبِهِمْ قَالُوا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ ۖ قَالُوا الْحَقَّ ۖ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ ﴿٢٣﴾
شفاعت بھی اس کے پاس کچھ نفع نہیں دیتی سوائے ان کے جن کے لئے اجازت ہو جائے۔ یہاں تک کہ جب ان کے دلوں سے گھبراہٹ دور کر دی جاتی ہے تو پوچھتے ہیں تمہارے پروردگار نے کیا فرمایا؟ جواب دیتے ہیں کہ حق فرمایا۔ اور وہ بلند و بالا اور بہت بڑائی والا ہے۔ سورہ سبا آیت 23۔

وَلَا يَمْلِكُ الَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِهِ الشَّفَاعَةَ إِلَّا مَن شَهِدَ بِالْحَقِّ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ﴿٨٦﴾
جنہیں یہ لوگ اللہ کے سوا پکارتے ہیں وہ شفاعت کرنے کا اختیار نہیں رکھتے، ہاں (مستحق شفاعت وہ ہیں) جو حق بات کا اقرار کریں اور انہیں علم بھی ہو۔ سورہ الزخرف آیت 86۔

وَكَم مِّن مَّلَكٍ فِي السَّمَاوَاتِ لَا تُغْنِي شَفَاعَتُهُمْ شَيْئًا إِلَّا مِن بَعْدِ أَن يَأْذَنَ اللَّهُ لِمَن يَشَاءُ وَيَرْضَىٰ ﴿٢٦﴾
اور بہت سے فرشتے آسمانوں میں ہیں جن کی سفارش کچھ بھی نفع نہیں دے سکتی مگر یہ اور بات ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی خوشی اور اپنی چاہت سے جس کے لیے چاہے اجازت دے دے۔ سورہ النجم، آیت 26۔

ان آیات میں کچھ چیزیں اللہ تعالی نے ایسی بیان کی ہیں جن سے شفاعت کو مشروط کر دیا ہے۔ یعنی

1۔ شفاعت وہ کر سکتا ہے جس نے رحمن سے کوئی عہد لیا ہے۔

2۔ شفاعت وہ کر سکتا ہے جس کو رحمن اجازت دے۔ اور اس کی بات بھی پسند فرمائے۔

3۔ شفاعت وہ کر سکتا ہے جو جانتا ہو۔ اور سچی شہادت دے۔

4۔ کچھ فرشتے بھی شفاعت کر سکتے ہیں مگر اللہ کی رضا کے ساتھ۔

اس سے صاف واضح ہے کہ جب یہ سب کچھ اللہ تعالی نے اپنے اختیار میں رکھا ہے۔ تو اللہ تعالی صرف اور صرف عدل والا معاملہ کریں گے۔ اور جو تصور ہمارے ہاں پائے جاتے ہیں وہ نہ صرف باطل ہیں بلکہ ان سے اس دنیا میں آزمائش کا مقصد ہی فوت ہو جاتا ہے۔ ایک شخص تقوی شعاری کی زندگی گزارتا ہے۔ ساری عمر گناہوں سے بچتا ہے۔ وحی الہی کی پیروی کرتا ہے۔ اور دوسری طرف ایک گناہگار صرف اور صرف شفاعت کی بنا پر بخش دیا جائے۔ یہ تصور قرآنی تعلیمات ہی کے خلاف ہے۔ اللہ تعالی فرماتے ہیں

أَفَنَجْعَلُ الْمُسْلِمِينَ كَالْمُجْرِمِينَ ﴿٣٥﴾ مَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُونَ ﴿٣٦﴾
کیا ہم فرمانبرداروں کو گناہ گاروں کی طرح کر دیں گے(35) تمہیں کیا ہو گیا، کیسے فیصلے کر رہے ہو؟ سورہ قلم آیات 35-36۔

اب ایک آیت دیکھئے جس میں جہنمیوں کا مکالمہ فرشتوں کے ساتھ ہے اور پھر اللہ تعالی فرما رہے ہیں کہ ان کو شفاعت کرنے والوں کی شفاعت نے بھی فائدہ نہیں دیا۔ فَمَا تَنفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشَّافِعِينَ ﴿٤٨﴾ تو ایسے لوگوں کو شفاعت کرنے والوں کی شفاعت کوئی فائدہ نہیں پہنچائے گی۔ سورہ

مدثر آیت48۔
یعنی شفاعت بھی آ گئی۔لیکن ان کے اعمال ہی ایسے تھے کہ جہنم میں چلے گئے۔اور شفاعت بھی کچھ کام نہ کر سکی۔تو اس لیے دنیا کی زندگی اور قرآن کریم کو حقیقی معنوں میں سمجھنا بہت ضروری ہے۔اللہ کے اپنے پیمانے ہیں جن کے مطابق اس نے فیصلے کرنے ہیں۔لوگوں کی خواہشات یا عقائد کے مطابق اللہ تعالی فیصلے نہیں فرماتے۔اسکے بعد دیکھیے، ہمارے تو یہ مشہور ہے کہ نبی کریمؐ نے اس امت کی شفاعت کرنی ہے۔جبکہ آپؐ کے اختیار کے بارے اللہ فرماتے ہیں اَفَمَنۡ حَقَّ عَلَيۡهِ كَلِمَةُ الۡعَذَابِ ؕ اَفَاَنۡتَ تُنۡقِذُ مَنۡ فِى النَّارِ ۚ﴿۱۹﴾
بھلا جس شخص پر عذاب کی بات ثابت ہو چکی ہے، تو کیا آپ اسے جو دوزخ میں ہے چھڑا سکتے ہیں؟ سورہ الزمر آیت19۔
اللہ تعالی کسی کے بارے میں ایک فیصلہ کر چکے ہیں تو پھر نبی کریمؐ کا کوئی اختیار نہیں ہے کہ کسی کے بارے میں شفاعت کر سکیں۔ان تمام تصریحات سے یہ بات سمجھ آتی ہے کہ جب اعمال کا وزن ہونا ہے اور اس کے مطابق فیصلہ ہو جانا ہے۔تو شفاعت اور سفارش کے جو ہمارے ہاں تصورات موجود ہیں، وہ سب غلط ہیں۔
اب آتے ہیں سورہ بقرہ کی آیات کی طرف۔ یہاں اللہ تعالی نے ایک ایک کر کے اپنے انعامات گنوائے ہیں۔جن میں سے بعض کا تذکرہ قرآن کریم میں دیگر مقامات پر تفصیل سے ہوا ہے۔ان کی تشریح اپنے اپنے مقام پر آ جائے گی۔اس مقام پر ان کو بطور احسان ہی سمجھا جائے، جس کا اللہ تذکرہ کر رہے ہیں۔

وَ اِذۡ نَجَّیۡنٰکُمۡ مِّنۡ اٰلِ فِرۡعَوۡنَ یَسُوۡمُوۡنَکُمۡ سُوۡٓءَ الۡعَذَابِ یُذَبِّحُوۡنَ اَبۡنَآءَکُمۡ وَ یَسۡتَحۡیُوۡنَ نِسَآءَکُمۡ ؕ وَ فِیۡ ذٰلِکُمۡ بَلَآءٌ مِّنۡ رَّبِّکُمۡ عَظِیۡمٌ ﴿۴۹﴾

اور وہ وقت یاد کرو جب ہم نے تمہیں فرعونیوں سے نجات دی تھی۔جو تمہیں بدترین عذاب کا مزہ چکھاتے تھے یعنی تمہارے لڑکوں کو قتل کر ڈالتے تھے اور تمہاری عورتوں کو زندہ رہنے دیتے تھے۔اور اس میں تمہارے پروردگار کی بڑی سخت آزمائش تھی۔(49)

وَ اِذۡ فَرَقۡنَا بِکُمُ الۡبَحۡرَ فَاَنۡجَیۡنٰکُمۡ وَ اَغۡرَقۡنَاۤ اٰلَ فِرۡعَوۡنَ وَ اَنۡتُمۡ تَنۡظُرُوۡنَ ﴿۵۰﴾

اور جب اللہ نے تمہارے لیے دریا کو پھاڑ دیا۔جس سے تمہیں نجات دی اور قوم فرعون کو غرق کر دیا۔اور تم لوگ دیکھ رہے تھے۔(50)
کچھ لوگوں نے اسے سمندر کے راستے کی بجائے مدوجذر قرار دیا ہے۔ جو کہ سورج اور چاند کی کشش اور زمین کے گھومنے کے سبب سمندری کناروں پر رونما ہوتا ہے۔مگر قرآن کی یہ آیت واضح کر رہی ہے کہ سمندر پھٹ گیا تھا اور دو حصوں میں بٹ گیا تھا ہر خشک راستے کے دونوں جانب پہاڑ بن گئے تھے۔
فَاَوۡحَیۡنَاۤ اِلٰی مُوۡسٰۤی اَنِ اضۡرِبۡ بِّعَصَاکَ الۡبَحۡرَ ؕ فَانۡفَلَقَ فَکَانَ کُلُّ فِرۡقٍ کَالطَّوۡدِ الۡعَظِیۡمِ ۚ﴿۶۳﴾ سورہ الشعراء آیت63۔
پھر ہم نے موسیٰؑ کی طرف وحی بھیجی کہ اپنا عصا سمندر پر مارو، پس سمندر پھٹ گیا اور ہر ٹکڑا ایک بڑے پہاڑ کی مانند ہو گیا۔
اگر مدوجذر کا معاملہ ہوتا تو موسیٰؑ کو عصا مارنے کی نوبت ہی نہ پیش آتی۔اور پھر ساری قوم فرعون کے لشکر کو دیکھ کر کہہ رہی ہے کہ ہم مارے گئے۔تو کیا اس قوم کو مدوجذر نظر نہیں آ رہا تھا؟ یہاں موسیٰؑ نے دعا کی کہ میرا رب میرے ساتھ ہے۔وہ ضرور مجھے راستہ بتائے گا۔
اگلی بات یہ کہ مدوجذر میں ایسا معاملہ نہیں ہوتا ایک فریق گزر جائے تو فوراً سے پانی چڑھ جائے۔ پانی کا چڑھنا اور اترنا ایک وقت مانگتا ہے۔اس کا تعلق سورج چاند کی کشش اور زمین کی حرکت پر منحصر ہوتا ہے۔

وَ اِذْ وٰعَدْنَا مُوْسٰۤى اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَ اَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ۝۵۱

اور جب ہم نے موسیٰؑ سے چالیس راتیں کوہ طور پر گزارنے کا وعدہ لیا۔ تو پھر تم نے بچھڑے کو معبود بنا لیا۔ اور تم بڑے ظالم تھے۔ (51)

ثُمَّ عَفَوْنَا عَنْكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝۵۲ وَ اِذْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَ الْفُرْقَانَ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝۵۳

اس کے باوجود بھی اللہ تعالیٰ نے تم کو معاف کر دیا۔ تاکہ اس کا شکر ادا کریں۔ اور اس نعمت کو یاد کرو جب موسیٰؑ کو کتاب اور فرقان دی۔ تاکہ تم ہدایت پاؤ۔ (52-53)

وَ اِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَكُمْ بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ فَتُوْبُوْۤا اِلٰى بَارِئِكُمْ فَاقْتُلُوْۤا اَنْفُسَكُمْ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ عِنْدَ بَارِئِكُمْ ؕ فَتَابَ عَلَيْكُمْ ؕ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝۵۴

پھر موسیٰؑ نے کہا۔ اے میری قوم بے شک تم نے بچھڑے کو معبود بنا کر اپنے اوپر بڑا ظلم کیا ہے۔ پس اب اپنے رب کے ہاں توبہ کرو۔ اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ جن لوگوں نے بچھڑے کو معبود بنایا، ان کو قتل کر دو۔ یہ سب سے بہتر طریقہ ہے اپنے رب کو راضی کرنے کا۔ پھر اس نے تمہاری توبہ قبول کی۔ بے شک وہ توبہ قبول کرنے والا۔ مہربان ہے۔ (54)

بنی اسرائیل کے واقعہ میں ضروری نہیں ہے کہ تمام کے تمام لوگ ہی غلط راستے پر چل نکلے ہوں۔ قرآن کا انداز خطاب ایسا ہے کہ وہ اکثریت کا نظریہ بھی بطور قوم ہی گردانتا ہے۔ فاقتلوا انفسکم میں اس طرح کا حکم نہیں کہ مجرم خود سے اپنے آپ کو مار ڈالے۔ یہ حکم بطور سزا ان لوگوں کے لیے تھا جنہوں نے سزا کو نافذ کرنا تھا۔ اللہ تعالیٰ اس قوم کو فرعون کے دردناک عذاب سے بچا کر لائے۔ اس پر اللہ کا احسان مند ہونا چاہئے تھا۔ مگر بچھڑے کی پوجا کی وجہ سے یہ ایک طرح سے سخت سزا تھی۔ اور یہ سزا اس لیے روا رکھی گئی مبادا اس جرم کی پاداش میں پوری قوم پر ہی عذاب الٰہی نازل ہو جاتا۔ اس سخت سزا کا ذکر سورہ اعراف میں اللہ تعالیٰ نے ایسے کیا۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ سَيَنَالُهُمْ غَضَبٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَ ذِلَّةٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ وَ كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُفْتَرِيْنَ ۝۱۵۲

بے شک جن لوگوں نے بچھڑے کو معبود بنایا۔ عنقریب ان کو ان کے رب کے غضب کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اور اس دنیا کی زندگی ہی میں ذلت ان کا مقدر ہو گی۔ اور ہم افترا پردازوں کو ایسے ہی سزا دیا کرتے ہیں۔ آیت 152۔

وَ اِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى نَرَى اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْكُمُ الصّٰعِقَةُ وَ اَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ۝۵۵ ثُمَّ بَعَثْنٰكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَوْتِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝۵۶

اور اس وقت کو بھی یاد کرو جب تم نے موسیٰؑ سے کہا کہ ہم ہرگز تم پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک اللہ کو ظاہراً دیکھ نہ لیں۔ پس تم کو پکڑ لیا کڑک نے۔ اور تم دیکھ رہے تھے۔ پھر بھی ہم نے تمہیں زندہ کر دیا تمہاری موت کے بعد۔ تاکہ تم شکر کرو۔ (56)

یہ ضدی قوم تھی، ایک کے بعد ایک شرط منواتی تھی۔ اب ان میں سے موسیٰؑ ستر آدمیوں کو منتخب کر کے لے گئے۔ وہاں وہ تجلی نور کی تاب نہ لا سکے اور موت سے ہمکنار ہوئے۔ لیکن اس کے باوجود بھی اللہ تعالیٰ نے ان کو زندہ کر دیا۔ یہ کتنا بڑا احسان تھا۔

وَ ظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ وَ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَ السَّلْوٰى ؕ كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ؕ وَ مَا ظَلَمُوْنَا

وَ لٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۵۷﴾

اور پھر یاد کرو جب ہم نے تم پر بادلوں کا سایہ کیا اور تمہاری طرف من وسلوی نازل کیا۔ پس تم کھاؤ پیو جو رزق اللہ نے تمہیں دیا۔ اور انہوں نے ہمارا کچھ نہیں بگاڑا۔ بلکہ وہ اپنی جانوں پر ظلم کرنے والے تھے۔(57)

سخت صحرا کی گرمی میں، اللہ تعالی نے اس قوم پر بادلوں کا سایہ کر دیا۔ اور پھر ان کو کھانے پینے سے غنی کر دیا۔ کہ ان کے لیے آسمان سے کھانا اترتا۔ اور وہ کھاتے۔ مگر انہوں نے ناشکری کی۔ اور اس کھانے کی بجائے زمین کی سبزی کو پسند کیا۔ جس پر اللہ تعالی نے انہیں قریبی شہر میں جانے کا حکم دیا۔

وَ اِذْ قُلْنَا ادْخُلُوْا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ فَكُلُوْا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ رَغَدًا وَّ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّ قُوْلُوْا حِطَّةٌ نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطٰيٰكُمْ ؕ وَ سَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۵۸﴾

اور یاد کرو جب ہم نے حکم دیا کہ اس بستی میں داخل ہو جاؤ اور جہاں سے جی چاہے بافراغت کھاؤ۔ اور داخل ہوتے وقت سجدہ کرنا اور کہنا کہ ہمارا سوال مغفرت کا ہے۔ تو ہم تمہارے گناہوں کو معاف کر دیں گے۔ اور احسان کرنے والوں کو مزید اپنے فضل سے نوازیں گے۔(58)

فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا قَوْلًا غَيْرَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهُمْ فَاَنْزَلْنَا عَلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿۵۹﴾

مگر ان ظالموں نے اللہ تعالی کے اس قول کو کسی اور بات سے بدل ڈالا۔ جس پر ہم نے ظالموں پر آسمان سے عذاب نازل کیا۔ ان کی نافرمانی کی وجہ سے۔(59)

اللہ تعالی نے انہیں کہا تھا کہ تم یہ کہتے ہوئے داخل ہونا۔ **حطۃ** (جس کا معنی ہے ہمارا سوال معافی اور مغفرت کا ہے۔) مگر انہوں نے اسے بدل کر (**حنطۃ**) کر دیا۔ جس کا مطلب ہے کہ ہمارا سوال گندم کا ہے۔

وَ اِذِ اسْتَسْقٰى مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ فَقُلْنَا اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ ؕ فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا ؕ قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ ؕ كُلُوْا وَ اشْرَبُوْا مِنْ رِّزْقِ اللّٰهِ وَ لَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ﴿۶۰﴾

اور پھر یاد کرو جب موسیٰؑ نے اپنی قوم کے لیے پانی مانگا۔ تو ہم نے کہا کہ اپنی لاٹھی کو پتھر پر مارو۔ پس اس سے پھوٹ پڑے بارہ چشمے۔ اور ہر قبیلہ نے اپنا گھاٹ پہچان لیا۔ پس اللہ کے رزق سے کھاؤ اور پیو۔ اور فساد پھیلانے والے نہ بنو۔(60)

تقریباً اللہ کے یہ سارے احسانات اس کے معجزوں کا ظہور ہے جس ترتیب سے اللہ تعالی گنوا رہے ہیں۔ اب کچھ تعقل پسند ان آیات کا مطلب بدل کر ظاہر کریں گے کہ یہ سارے کام قانون کے تابع ہوئے۔ مگر قرآنی الفاظ اس کو سپورٹ نہیں کریں گے۔ اس کے لیے آیات کی غلط توجیح کرنا پڑے گی۔ مثلاً وہ کہتے ہیں کہ اللہ نے فرمایا کہ اپنی جماعت کو لے کر پتھروں میں پانی تلاش کر۔ یعنی عصا کا مطلب جماعت کر دیں گے۔ حالانکہ سورہ طٰہٰ میں اللہ تعالی نے عصا کی صفات سے واضح کر دیا۔ کہ وہ ایک لاٹھی تھی۔ قَالَ هِيَ عَصَايَ ۚ اَتَوَكَّؤُا عَلَيْهَا وَ اَهُشُّ بِهَا عَلٰى غَنَمِيْ وَ لِيَ فِيْهَا مَاٰرِبُ اُخْرٰى ﴿۱۸﴾ انہوں نے کہا: یہ میری لاٹھی ہے، میں اس پر ٹیک لگاتا ہوں اور میں اس سے اپنی بکریوں کے لئے پتے جھاڑتا ہوں اور اس میں میرے لئے کئی اور فائدے بھی ہیں،(18)

اس لیے جو قرآنی الفاظ کہہ رہے ہوں، وہ ماننا لازم ہے۔ نہ کہ اپنی پسند کی توجیح کرنا۔ اور اگلی بات یہ کہ جو اللہ ساری کائنات بغیر کسی موجود مسالہ

کے عدم سے وجود میں لاسکتا ہے۔اس کے لیے کیا مشکل ہے کہ کائنات کے اندر کسی بھی قسم کی تبدیلی کر دے؟۔جب ساری کائنات اس کے حکم کی پابند ہے۔اور اس کے لفظ کُن کی پیدا کردہ ہے۔تو آگ، ہوا، پانی اس کے حکم سے اپنی صفت کیوں نہیں بدل سکتے۔؟ بے شک وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

وَ اِذْ قُلْتُمْ یٰمُوْسٰی لَنْ نَّصْبِرَ عَلٰی طَعَامٍ وَّاحِدٍ فَادْعُ لَنَا رَبَّكَ یُخْرِجْ لَنَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ مِنْۢ بَقْلِهَا وَ قِثَّآىِٕهَا وَ فُوْمِهَا وَ عَدَسِهَا وَ بَصَلِهَا ؕ قَالَ اَتَسْتَبْدِلُوْنَ الَّذِیْ هُوَ اَدْنٰی بِالَّذِیْ هُوَ خَیْرٌ ؕ اِهْبِطُوْا مِصْرًا فَاِنَّ لَكُمْ مَّا سَاَلْتُمْ ؕ وَ ضُرِبَتْ عَلَیْهِمُ الذِّلَّةُ وَ الْمَسْكَنَةُ ۗ وَ بَآءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا یَكْفُرُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ وَ یَقْتُلُوْنَ النَّبِیّٖنَ بِغَیْرِ الْحَقِّ ؕ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّ كَانُوْا یَعْتَدُوْنَ ﴿۶۱﴾

اور جب تم نے کہا: اے موسیٰ! ہم فقط ایک کھانے (یعنی من وسلویٰ) پر ہرگز صبر نہیں کر سکتے تو آپ اپنے رب سے (ہمارے حق میں) دعا کیجئے کہ وہ ہمارے لئے زمین سے اگنے والی چیزوں میں سے ساگ اور ککڑی اور گیہوں اور مسور اور پیاز پیدا کر دے، (موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے) فرمایا: کیا تم اعلیٰ چیزوں کے مقابلے میں ادنیٰ چیز مانگتے ہو؟ (اگر تمہاری یہی خواہش ہے تو) کسی بھی شہر میں جا اترو یقیناً وہاں تمہارے لئے وہ کچھ میسر ہوگا جو تم مانگتے ہو۔(یعنی شہر میں جا کر کھیتی باڑی کرو۔)، اور ان پر ذلّت اور محتاجی مسلط کر دی گئی، اور وہ اللہ کے غضب میں لوٹ گئے، یہ اس وجہ سے ہوا کہ وہ اللہ کی آیتوں کا انکار کیا کرتے اور انبیاء کو ناحق قتل کرتے تھے، اور یہ اس وجہ سے بھی ہوا کہ وہ نافرمانی کیا کرتے اور حد سے بڑھ جاتے تھے۔(61)

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ الَّذِیْنَ هَادُوْا وَ النَّصٰرٰی وَ الصّٰبِـِٕیْنَ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَ عَمِلَ صَالِحًا فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَ لَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ﴿۶۲﴾

بیشک جو لوگ ایمان لائے اور جو یہودی ہوئے اور جو نصاریٰ اور صابی تھے ان میں سے جو بھی اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان لایا اور اس نے اچھے عمل کئے، تو ان کے لئے ان کے رب کے ہاں ان کا اجر ہے۔ان پر نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ رنجیدہ ہوں گے۔(62)

اس آیت سے بہت سے لوگوں کو شبہ ہوا کہ یہود و نصاریٰ اور صابی صرف عمل صالح کی بنا پر ہی جنت کے حقدار ہونگے۔حالانکہ ایمان والے بھی اس کے مخاطب ہیں۔جس طرح شفاعت کے متعلق کچھ آیات سے لوگوں نے غلط نتیجہ اخذ کیا۔اسی طرح یہاں معاملہ ہوا۔قرآن ایسا نہیں ہے کہ کہیں کوئی نامکمل بات کہے۔صرف اس کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔اس آیت کو بھی سورہ المائدہ کی ان آیات سے ملا کر سمجھا جا سکتا ہے۔

یٰۤاَیُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَ اِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ؕ وَ اللّٰهُ یَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْكٰفِرِیْنَ ﴿۶۷﴾ قُلْ یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لَسْتُمْ عَلٰی شَیْءٍ حَتّٰی تُقِیْمُوا التَّوْرٰىةَ وَ الْاِنْجِیْلَ وَ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ وَ لَیَزِیْدَنَّ كَثِیْرًا مِّنْهُمْ مَّاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَ طُغْیَانًا وَّ كُفْرًا ۚ فَلَا تَاْسَ عَلَی الْقَوْمِ الْكٰفِرِیْنَ ﴿۶۸﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ الَّذِیْنَ هَادُوْا وَ الصّٰبِـُٔوْنَ وَ النَّصٰرٰی مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَ عَمِلَ صَالِحًا فَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَ لَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ﴿۶۹﴾

اے رسولؐ جو کچھ بھی آپ کی طرف آپ کے رب کی جانب سے نازل کیا گیا ہے پہنچا دیجیے۔اگر آپ نے ایسا نہ کیا تو آپ نے اللہ کی طرف سے فریضہ رسالت ادا نہیں کیا، اور آپ کو اللہ تعالیٰ لوگوں سے بچا لے گا۔بے شک اللہ تعالیٰ کافر لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔(67) آپ کہہ

دیجیے کہ اے اہل کتاب! تم دراصل کسی مذہب پر نہیں ہو جب تک کہ تورات اور انجیل کو اور جو کچھ تمہاری طرف تمہارے رب کی سے طرف اتارا گیا ہے قائم نہ کردو۔ ان میں سے اکثر کی سرکشی اور کفر اور بھی زیادہ ہو جائے گا اس چیز سے جو تیری طرف تیرے رب نے نازل کیا۔ تو آپ ان کافروں پر غمگین نہ ہوں۔(68) مسلمان، یہودی، ستارہ پرست اور نصرانی کوئی بھی ہو، جو بھی اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان لائے گا اور نیک عمل کرے گا وہ بےخوف رہے گا اور بالکل بے غم ہو جائے گا۔(69)

ان آیات میں واضح طور پر کہا گیا ہے کہ اے اہل کتاب، تم کسی مذہب پر نہیں ہو جب تک تم تورات اور انجیل پر قائم نہیں ہو جاتے۔ اور اس کے ساتھ الفاظ ہیں "جو اتارا گیا تم پر تمہارے رب کی طرف سے" یعنی قرآن کریم۔ اور ان میں سے کی اکثریت قرآن کو دیکھ کر سرکشی اور کفر میں بڑھ جائے گی۔ اس کے ساتھ جو الفاظ ہیں مَنۡ اٰمَنَ بِاللّٰہِ، جو تمام مذاہب کے ماننے والوں کے لیے آئے ہیں۔ ان الفاظ کا واضح مطلب قرآن پر ایمان ہے۔ اس لیے ایسا تصور انتہائی غلط ہے کہ صرف عمل کو ہی آخرت کی کامیابی سمجھا جائے۔

اس کے علاوہ انہی گروہوں کا ذکر اللہ تعالیٰ نے سورہ حج میں کیا ہے۔ جہاں کہا کہ ان کے درمیان اللہ تعالیٰ قیامت والے دن فیصلہ کردے گا کہ کونسا گروہ سیدھی راہ پر ہے۔

اِنَّ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَالَّذِيۡنَ هَادُوۡا وَالصّٰبِـِٕيۡنَ وَالنَّصٰرٰى وَالۡمَجُوۡسَ وَالَّذِيۡنَ اَشۡرَكُوۡٓا ‌ۖ ‌ۗ اِنَّ اللّٰهَ يَفۡصِلُ بَيۡنَهُمۡ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ‌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ شَهِيۡدٌ ﴿۱۷﴾

بے شک جو اہلِ ایمان ہیں، جو یہودی ہیں، جو صابی ہیں، جو عیسائی ہیں، جو مجوسی ہیں اور جو مشرک ہیں یقیناً قیامت کے دن اللہ ان کے درمیان فیصلہ کرے گا۔ بیشک اللہ ہر چیز پر گواہ ہے۔(17)

اللہ تعالیٰ نے واضح ہدایات جاری کی ہیں کہ اِنَّ الدِّیۡنَ عِنۡدَ اللّٰہِ الۡاِسۡلَامُ۔ بے شک اللہ تعالیٰ کے نزدیک دین اسلام ہی ہے۔ سورہ آل عمران آیت نمبر 19

وَمَنۡ يَّبۡتَغِ غَيۡرَ الۡاِسۡلَامِ دِيۡنًا فَلَنۡ يُّقۡبَلَ مِنۡهُ‌ ۚ وَهُوَ فِى الۡاٰخِرَةِ مِنَ الۡخٰسِرِيۡنَ ﴿۸۵﴾ جو شخص اسلام کے سوا اور دین تلاش کرے، اس کا دین قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں نقصان پانے والوں میں ہوگا۔ سورہ آل عمران آیت نمبر 85۔

اِنَّ هٰذَا الۡقُرۡاٰنَ يَهۡدِىۡ لِلَّتِىۡ هِىَ اَقۡوَمُ وَيُبَشِّرُ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ الَّذِيۡنَ يَعۡمَلُوۡنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمۡ اَجۡرًا كَبِيۡرًا ۙ ﴿۹﴾

یقیناً یہ قرآن وہ راستہ دکھاتا ہے جو بہت ہی سیدھا ہے اور ایمان والوں کو جو نیک اعمال کرتے ہیں اس بات کی خوشخبری دیتا ہے کہ ان کے لئے بہت بڑا اجر ہے۔ سورہ بنی اسرائیل آیت 9۔

یعنی کوئی شخص یہ سوچ رکھتا ہے کہ اسے اللہ، قرآن اور رسول کے ماننے کی ضرورت نہیں۔ بلکہ وہ صرف رفاہ عامہ کے زیادہ سے زیادہ کام کر کے اور لوگوں کی خدمت کر کے آخرت میں اچھا صلہ پالے گا۔ اس سلسلہ میں عموماً کچھ غیر مسلم افراد کا ذکر کیا جاتا ہے جنہوں نے انسانیت کی خدمت کو اپنا شعار بنایا اور کافی نام پیدا کیا۔ آج بھی ان کی خدمات کے نتیجہ میں دنیا میں کافی لوگ فائدہ اٹھا رہے ہیں۔

ایسے لوگوں کے بارے میں یہ عرض ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ دنیا بنائی ہے اور انسان کے اس دنیا میں آنے کا ایک مقصد ہے۔ یعنی آزمائش۔ اس آزمائش سے گزر کر ہی آخرت کا سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ اچھی ہوگی یا بری۔ اب شروع دنیا سے اللہ تعالیٰ نے پیغمبر بھیجے اور سلسلہء وحی شروع کیا۔ جس سے لوگوں کو ہدایت یاب کیا۔ تو جو ذات دنیا کو وجود میں لائی، آخرت کی بھی وہی مالک ہے۔ اور آخرت کے بارے میں فیصلے لوگوں کی ذاتی خواہشات کے مطابق نہیں ہونگے، بلکہ وحی میں دیئے گئے طریقہ کار کے تابع ہونگے۔ اللہ تعالیٰ کی الوہیت کا اقرار اور اس کی وحی پر

عمل ہی ایک ایسا طریقہ کار ہے جو آخرت میں کامیابی کی ضمانت ہے۔اب کوئی شخص مادی قوانین پر عمل پیرا ہے اور اللہ تعالی کی پیدا کردہ مادی اشیاء سے فوائد حاصل کرنے کے باوجود اس کی ذات کا انکاری ہے تو ایسا شخص آخرت کے صلہ کی کیسے امید کرسکتا ہے۔؟اللہ تعالی نے واضح طور پر فرمادیا ہے

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَ زِيْنَتَهَا نُوَفِّ اِلَيْهِمْ اَعْمَالَهُمْ فِيْهَا وَ هُمْ فِيْهَا لَا يُبْخَسُوْنَ ﴿۱۵﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا النَّارُ ۖ وَ حَبِطَ مَا صَنَعُوْا فِيْهَا وَ بٰطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۶﴾

جوشخص دنیا کی زندگی اوراس کی زینت چاہتا ہو ہم ایسے لوگوں کوان کے کل اعمال کا بدلہ یہیں بھر پور پہنچا دیتے ہیں اور یہاں انہیں کوئی کمی نہیں کی جاتی۔(15) ہاں یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے آخرت میں سوائے آگ کے اور کچھ نہیں۔اور جو کچھ انہوں نے یہاں کیا ہوگا وہاں سب اکارت ہے اور جو کچھ ان کے اعمال تھے سب برباد ہونے والے ہیں۔سورہ ھود آیت نمبر 15-16۔

اللہ تعالی نے فرمایا ہے کہ وہ اپنے بندوں پرظلم کرنے والا نہیں ہے۔اگر کسی بھی غیر مسلم سائنس دان یا کسی سماجی کارکن کی کچھ خدمات ہیں تو اللہ تعالی کی ذات نے صرف ان کے چند کام نہیں دیکھنے۔بلکہ اللہ تعالی کی ذات تمام زندگی کے اعمال کا احاطہ کرتی ہے۔اور یہ ہو نہیں سکتا کہ ان لوگوں تک اللہ تعالی نے اپنی تعلیم نہ پہنچائی ہو۔کیونکہ اللہ تعالی کا واضح فرمان ہے کہ وہ لوگوں کو انفس وآفاق میں اپنی آیات دکھائے گا۔اس لیے ہمیں چاہیئے کہ ان کے بارے میں فیصلہ اللہ تعالی کی ذات پر چھوڑ دیں۔

وَ اِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ وَ رَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ ؕ خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّ اذْكُرُوْا مَا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۶۳﴾ ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ۚ فَلَوْ لَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَتُهٗ لَكُنْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۶۴﴾

اور جب ہم نے تم سے وعدہ لیا اور تمہارے اوپر طور پہاڑ کھڑا کردیا۔اور کہا جو ہم نے تمہیں دیا ہے، اسے مضبوطی سے تھام لو اور جو کچھ اس میں ہے اس پر عمل کروتا کہ تم بچ سکو۔(63) لیکن تم اس کے بعد بھی پھر گئے، پھر اگر اللہ تعالی کا فضل اور اس کی رحمت تم پر نہ ہوتی تو تم نقصان پانے والوں میں سے ہوجاتے۔(64)

یہاں ایک اور احسان کی یاد دہانی کروائی جارہی ہے کہ طور پہاڑ کو ان کے اوپر بلند کردیا سایہ کے لیے۔مگر ان کو ایسے ہی لگتا تھا کہ جیسے ان پر آ گرے گا۔یہی بات اللہ تعالی نے سورہ اعراف میں بتائی۔

وَ اِذْ نَتَقْنَا الْجَبَلَ فَوْقَهُمْ كَاَنَّهٗ ظُلَّةٌ وَّ ظَنُّوْٓا اَنَّهٗ وَاقِعٌۢ بِهِمْ ۚ خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّ اذْكُرُوْا مَا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۱۷۱﴾

اور وہ وقت بھی قابل ذکر ہے جب ہم نے پہاڑ کو اٹھا کر سائبان کی طرح ان کے اوپر معلق کردیا اور ان کو گمان ہوگیا کہ اب ان پر گرا اور کہا کہ جو کتاب ہم نے تم کو دی ہے اسے مضبوطی کے ساتھ تھام لو۔جو احکام اس میں ہیں ان پر عمل کروتا کہ تم متقی بن جاؤ۔(171)

اس طرح کی یاد دہانی بطور احسان صاف ظاہر کررہی ہے کہ کوئی ایسا واقع ہوا جو عام مادی قوانین سے ہٹ کر ہے۔اس لیے اس کے معجزہ ہونے میں کسی قسم کا کوئی شبہ نہیں۔

وَ لَقَدْ عَلِمْتُمُ الَّذِيْنَ اعْتَدَوْا مِنْكُمْ فِي السَّبْتِ فَقُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِـِٕيْنَ ﴿۶۵﴾ فَجَعَلْنٰهَا نَكَالًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهَا وَ مَا خَلْفَهَا وَ مَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿۶۶﴾

اور یقیناً تمہیں ان لوگوں کا علم بھی ہے جو تم میں سے ہفتہ کے بارے میں حد سے بڑھ گئے اور ہم نے بھی کہہ دیا کہ تم ذلیل بندر بن جاؤ۔(65) اسے ہم نے اگلوں پچھلوں کے لئے عبرت کا سبب بنا دیا اور پرہیز گاروں کے لئے وعظ و نصیحت کا۔(66)

اللہ تعالی نے بنی اسرائیل پر پابندی لگائی تھی کہ ہفتہ کے دن شکار نہیں کرنا۔مگر وہ لوگ دریا کے کنارے پر گڑھے کھود لیتے۔اور پانی کے ساتھ آنے والی مچھلیاں گڑھوں میں پھنس جاتیں۔جن کو وہ اگلے دن پکڑ لیتے۔اور اس طرح سے نیک وصالح بن جاتے کہ انہوں نے حکم کی تعمیل کی ہے۔لیکن اللہ تعالی نے ان کے مکر کرنے کے سبب ان کو بندر بنا دیا۔اور اس واقعہ کو بعد میں آنے والوں کے لیے عبرت کا سامان بنا دیا۔

یہاں یہ بات واضح رہے کہ واقعی میں ان کی انسانی ساخت ختم کر کے اللہ تعالی نے ان کو حقیقی بندر بنا دیا۔اسی طور سے یہ وہاں موجود لوگوں اور بعد میں آنے والوں کے لیے باعث عبرت ہوا۔

یہ بھی واضح رہے کہ یہاں ایسا مسئلہ نہیں تھا کہ کوئی خاص دن عبادت کے لیے مقرر کیا جائے۔کیونکہ عبادت تو روز کا عمل ہے۔بلکہ انہوں نے ابراہیمؑ کے توحید کے عقیدے میں اختلاف کیا تو اس پر ان لوگوں پر ایک دن کے شکار کی پابندی لگا دی گئی۔(سورہ النحل۔آیت 124)

وَ اِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖٓ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَةً ؕ قَالُوْٓا اَتَتَّخِذُنَا هُزُوًا ؕ قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ﴿٦٧﴾

اور (اس وقت کو یاد کرو) جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا کہ اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ ایک گائے ذبح کرو۔کہنے لگے آپ ہم سے مذاق کرتے ہیں فرمایا: میں اس سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں کہ میں جاہلوں میں سے ہو جاؤں۔(67)

بنی اسرائیل میں سے ہی ایک شخص نے دوسرے کو قتل کر دیا۔اس شخص کی کسی اور سے دشمنی تھی۔لیکن قتل کرنے والا اس کا اپنا بھتیجا تھا۔اور اس نے یہ سوچا کہ اس کے قتل سے لوگ یہی سمجھیں گے کہ جس کے ساتھ اس کی دشمنی ہے اسی نے قتل کیا ہے۔اور اس کا لامحالہ فائدہ بھتیجے کو اس کی جائیداد کی صورت میں پہنچنا تھا۔اب بااثر لوگ اس قتل کو چھپانے کی کوشش کرنے لگے۔مگر اللہ تعالی چاہتا تھا کہ قاتل ظاہر ہو جائے۔

اب موسیٰؑ نے ان سے تفتیش شروع کی۔اور انہیں کہا کہ اللہ تمہیں ایک گائے ذبح کرنے کا حکم دیتا ہے۔اب وہ لوگ سمجھتے تھے کہ یہاں موسیٰؑ کچھ نہ کچھ اگلوانا چاہتے ہیں۔اس لیے انہوں نے اس حکم میں تاویلیں شروع کر دیں۔اور کہا کہ کیا آپ ہم سے مذاق کرتے ہو۔تو موسیٰؑ نے کہا کہ میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں کہ جاہلوں میں سے ہو جاؤں۔یعنی یہ واقعی اللہ کا حکم ہے۔

قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِيَ ؕ قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا فَارِضٌ وَّ لَا بِكْرٌ ؕ عَوَانٌۢ بَيْنَ ذٰلِكَ ؕ فَافْعَلُوْا مَا تُؤْمَرُوْنَ ﴿٦٨﴾

انہوں نے کہا ہماری خاطر اپنے پروردگار سے التجا کیجئے کہ وہ ہمیں کھول کر بتائے کہ گائے کیسی ہو؟ موسیٰ نے کہا اللہ فرماتا ہے کہ وہ نہ بالکل بوڑھی ہو اور نہ بالکل بن بیاہی بچھڑی۔بلکہ ان دونوں کے بین (اوسط عمر کی ہو)۔جو حکم تمہیں دیا جا رہا ہے اس کی تعمیل کرو۔(68)

قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا لَوْنُهَا ؕ قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ صَفْرَآءُ ۙ فَاقِعٌ لَّوْنُهَا تَسُرُّ النّٰظِرِيْنَ ﴿٦٩﴾

انہوں نے پھر کہا کہ اپنے رب سے پوچھ کر بتاؤ کہ اس گائے کا رنگ کیسا ہو۔پھر موسیٰؑ نے کہا کہ اللہ فرماتے ہیں کہ گائے زرد رنگ کی ہو۔اس کا رنگ چمکدار ہو۔دیکھنے والوں کو بھلی لگتی ہو۔(69)

قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِيَ ۙ اِنَّ الْبَقَرَ تَشٰبَهَ عَلَيْنَا ؕ وَ اِنَّاۤ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ لَمُهْتَدُوْنَ ﴿۷۰﴾

اب پھرانہوں نے کہا کہ اپنے رب سے پوچھو کہ ذرا مزید وضاحت کرے۔ بے شک گائے نے تو ہمیں شک ہی میں ڈال دیا ہے۔اور ہم ضرور اگر اللہ نے چاہا تو ایسی گائے ڈھونڈ لیں گے۔(70)

قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا ذَلُوْلٌ تُثِيْرُ الْاَرْضَ وَ لَا تَسْقِي الْحَرْثَ ۚ مُسَلَّمَةٌ لَّا شِيَةَ فِيْهَا ؕ قَالُوا الْـٰٔنَ جِئْتَ بِالْحَقِّ ؕ فَذَبَحُوْهَا وَ مَا كَادُوْا يَفْعَلُوْنَ ﴿۷۱﴾

پھر موسیٰ نے کہا کہ اللہ تعالی فرماتے ہیں کہ وہ گائے ایسی ہو جس سے نہ تو کھیتی جوتی گئی ہو۔اور نہ کھیتی کو پانی لگانے کے لیے استعمال کی گئی ہو۔ تندرست ہو،اور بے داغ ہو۔اب انہوں کہا کہ ہمیں پتا چل گیا۔پس انہوں نے گائے ذبح کی۔حالانکہ وہ کرنا نہیں چاہتے تھے۔ (71)

وَ اِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا فَادّٰرَءْتُمْ فِيْهَا ؕ وَ اللّٰهُ مُخْرِجٌ مَّا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ﴿۷۲﴾

اور جب تم نے ایک آدمی کو قتل کر دیا۔اور ایک دوسرے پر اس کا الزام لگانے لگے۔اور اللہ تعالی ظاہر کرنا چاہتا تھا جسے تم چھپا رہے تھے۔(72) یہ شروع کی بات تھی جو اللہ تعالی نے آخر میں بتائی۔ یہ قرآن کا اسلوب ہے۔اور یہ سارا اسلوب آنے والی بات کے لیے ہی تھا۔اب گائے ذبح ہو گئی ہے۔اور اس کا کرنا کیا ہے یہ اللہ تعالی اب حکم دے رہے ہیں۔

فَقُلْنَا اضْرِبُوْهُ بِبَعْضِهَا ؕ كَذٰلِكَ يُحْيِ اللّٰهُ الْمَوْتٰى ۙ وَ يُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۷۳﴾

اس لئے ہم نے کہا کہ اس گائے کا کوئی ٹکڑا اس مقتول کی لاش پر مارو۔اسی طرح اللہ مردوں کو زندہ کرتا ہے۔اور تمہیں اپنی قدرت کی نشانیاں دکھاتا ہے تا کہ تم عقل سے کام لو۔(73)

اس طرح سے مردہ زندہ ہوا۔اور اس نے اپنے قاتل کی نشان دہی کر دی۔اب اللہ تعالی نے یہ واقعہ ان کے سامنے لا کر ان کو یہ بھی دکھا دیا۔کہ اسی طرح سے اللہ تعالی مردوں کو زندہ کر دے گا۔اور وہ تمہیں اپنی نشانیاں دکھلاتا رہتا ہے تا کہ تم سوچو، سمجھو۔

اب ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ ان کے اندر کا چور باہر آ گیا۔تو اب وہ اپنے گناہ کی معافی مانگتے۔اور اللہ کے سامنے عاجزی کرتے۔مگر

ثُمَّ قَسَتْ قُلُوْبُكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ اَوْ اَشَدُّ قَسْوَةً ؕ وَ اِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْاَنْهٰرُ ؕ وَ اِنَّ مِنْهَا لَمَا يَشَّقَّقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ الْمَآءُ ؕ وَ اِنَّ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ؕ وَ مَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۷۴﴾

پھر اس کے بعد تمہارے دل ایسے سخت ہو گئے گویا کہ وہ پتھر ہیں بلکہ اس سے بھی زیادہ سخت کیونکہ پتھروں میں سے کچھ ایسے بھی ہوتے ہیں جن سے نہریں پھوٹ نکلتی ہیں۔اور کچھ ایسے بھی ہوتے ہیں جو پھٹ جاتے ہیں اور ان سے پانی نکل آتا ہے۔اور کچھ ایسے بھی ہیں کہ جو خدا کے خوف وخشیت سے گر پڑتے ہیں۔اور تم لوگ جو کچھ بھی کرتے ہو اللہ اس سے غافل (بے خبر) نہیں ہے۔(74)

یہ عاجزی بھی نصیب والوں کو ہی ملتی ہے۔یعنی غلط کام کا اندازہ ہونے کے بعد اصل وجہ کی طرف رجوع کرنا اور اپنے اعمال کو درست کرنا۔مگر ان کو اس بات پر اس قدر غصہ آیا کہ ان جرم ظاہر کیوں ہو گیا۔اس سے ان کے دل مزید سخت ہو گئے۔ایسا ہی اللہ تعالی کا نظام ہے۔سخت گناہ

گاروں کو رجوع کی توفیق کم ہی ملتی ہے۔

اَفَتَطْمَعُوْنَ اَنْ يُّؤْمِنُوْا لَكُمْ وَ قَدْ كَانَ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ يَسْمَعُوْنَ كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ يُحَرِّفُوْنَهٗ مِنْۢ بَعْدِ مَا عَقَلُوْهُ وَ هُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۷۵﴾

(اے مسلمانو) کیا تم یہ توقع رکھتے ہو کہ یہ (یہودی) تمہارے کہنے سے ایمان لائیں گے حالانکہ ان میں سے ایک گروہ ایسا بھی گزرا ہے جو اللہ کا کلام سنتا تھا اور پھر اسے سمجھنے کے بعد دیدہ ودانستہ اس میں تحریف (ردوبدل) کر دیتا تھا۔(75)

یعنی اللہ تعالی نبی کریمؐ سے کہہ رہے ہیں کہ جو کلام اللہ میں ہی تحریف کر دے۔تو ایسے لوگوں کے بارے میں کوئی اچھا گمان نہیں رکھا جا سکتا۔

وَ اِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۚۖ وَ اِذَا خَلَا بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ قَالُوْٓا اَتُحَدِّثُوْنَهُمْ بِمَا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ لِيُحَآجُّوْكُمْ بِهٖ عِنْدَ رَبِّكُمْ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۷۶﴾

اور جب ایمان والوں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم ایمان والے ہیں۔اور جب اپنے ساتھیوں کے ساتھ علیحدگی میں ہوتے ہیں تو آپس میں کہتے ہیں کہ تم ایمان والوں کو ایسی باتیں کیوں بتاتے ہو۔جو اللہ تعالی نے صرف تمہارے لیے ظاہر کی ہیں۔اور اس سے تو ایمان والوں کو موقع ملے گا تمہارے رب کے پاس ،تمہارے خلاف دلیل لانے کا۔کیوں تم عقل نہیں رکھتے۔(76)

یعنی وہ یہ بات کر رہے ہیں کہ ہم چونکہ کتاب والے ہیں اور حق پر ہیں۔اس طرح سے انہیں جو کچھ پتا ہے اوروں کو نہیں پتا۔اب یہ بات ان کے آپس کی تھی۔مگر اللہ تعالی نے اس بات کو قرآن میں بیان کر دیا۔اب جب مسلمان ان آیات کی تلاوت کرنے لگے۔تو وہ لوگ حیران ہوئے کہ انہیں کیسے ان کی آپس کی بات کا پتا چل گیا۔اب انہوں نے ایک دوسرے سے پوچھا کہ کس نے یہ بات مسلمانوں کے ساتھ کی ہے۔مگر سبھی نے انکار کیا۔تو اب ان کو یقین ہو گیا کہ چونکہ ہم میں سے یہ بات کسی نے نہیں کہی۔تو پھر اللہ ہی ہے۔جس نے یہ بات سنی اور اپنی کتاب میں نازل کر دی۔

آپ غور کریں کہ اس سورہ کے شروع ہی میں اللہ تعالی ان کی خفیہ ملاقاتوں اور باتوں کو قرآن میں بیان کئے جا رہا ہے۔اور وہ حیران ہیں کہ کس طرح سے مسلمان وہی آیات تلاوت کر رہے ہیں۔چنانچہ اس چیز نے بہت لوگوں کے ایمان لانے کا راستہ ہموار کیا۔اور ان کی اس حیرانی کا جواب اللہ تعالی نے ایسے دیا۔

اَوَ لَا يَعْلَمُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَ مَا يُعْلِنُوْنَ ﴿۷۷﴾

کیا وہ نہیں جانتے کہ بے شک اللہ تعالی جانتا ہے جو باتیں وہ چھپ کر کرتے ہیں اور جو اعلانیہ کرتے ہیں۔(77)

اس طرح سے انہیں باور کروا دیا گیا کہ اللہ تعالی تمہاری ہر طرح کی گفتگو سے واقف ہے۔اور یہ بطور ثبوت بھی ان کے سامنے آ گیا کہ اللہ کا پیغمبرؐ برحق ہے اور اس پر نازل ہونے والا کلام اللہ ہی کی طرف سے ہے۔

وَ مِنْهُمْ اُمِّيُّوْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ الْكِتٰبَ اِلَّآ اَمَانِيَّ وَ اِنْ هُمْ اِلَّا يَظُنُّوْنَ ﴿۷۸﴾

اور ان یہود میں سے بعض ان پڑھ بھی ہیں جنہیں سوائے سنی سنائی جھوٹی امیدوں کے، کتاب کے معنی ومفہوم کا کوئی علم ہی نہیں۔یہ لوگ محض وہم وگمان میں پڑے رہتے ہیں۔(78)

فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ يَكْتُبُوْنَ الْكِتٰبَ بِاَيْدِيْهِمْ ۗ ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ لِيَشْتَرُوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ فَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا كَتَبَتْ اَيْدِيْهِمْ وَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا يَكْسِبُوْنَ ۝79

پس ایسے لوگوں کے لئے ہلاکت ہے جو اپنے ہی ہاتھوں سے کتاب لکھتے ہیں، پھر کہتے ہیں کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے تاکہ اس کے عوض تھوڑے سے دام کمالیں، سو ان کے لئے اس کتاب کی وجہ سے ہلاکت ہے جو ان کے ہاتھوں نے تحریر کی اور اس معاوضہ کی وجہ سے تباہی ہے جو وہ کما رہے ہیں۔(79)

وَقَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّآ اَيَّامًا مَّعْدُوْدَةً ؕ قُلْ اَتَّخَذْتُمْ عِنْدَ اللّٰهِ عَهْدًا فَلَنْ يُّخْلِفَ اللّٰهُ عَهْدَهٗٓ اَمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝80

اور یہود یہ بھی کہتے ہیں کہ ہمیں دوزخ کی آگ ہرگز نہیں چھوئے گی سوائے گنتی کے چند دنوں کے، ذرا آپ ان سے پوچھیں: کیا تم اللہ سے کوئی ایسا وعدہ لے چکے ہو؟ اگر ایسا وعدہ لے چکے ہو تو پھر وہ اپنے وعدے کے خلاف ہرگز نہ کرے گا، یا تم اللہ پر یونہی وہ بہتان باندھتے ہو جو تم خود بھی نہیں جانتے۔(80)

بَلٰى مَنْ كَسَبَ سَيِّئَةً وَّاَحَاطَتْ بِهٖ خَطِيْٓـــَٔتُهٗ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝81 وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝82

اللہ نے ایسا کوئی وعدہ نہیں کیا۔ بلکہ جس نے برائی اختیار کی اور اس کے گناہوں نے اس کو ہر طرف سے گھیر لیا تو وہی لوگ دوزخی ہیں، وہ اس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔(81) اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے تو وہی لوگ جنّتی ہیں، وہ اس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں،(82)

یعنی یہود کی جھوٹی آرزو تھی کہ چونکہ وہ اللہ کی محبوب قوم ہیں اس لیے ان کے جرائم کی بنا پر اگر انہیں جہنم میں جانا بھی پڑا تو صرف چند گنتی کے دن وہاں گزاریں گے اور اس کے بعد پھر سے جنت میں آجائیں گے۔ اور ایسی باتیں وہ اپنی طرف سے لکھتے تھے اور پھر کہتے تھے کہ اللہ نے ایسا ہی فرمایا ہے۔ تو اس پر اللہ تعالی نے ان سے پوچھا کہ کیا تم نے کوئی اللہ سے عہد لیا ہے۔ ظاہر بات ہے کہ اس چیز کو اللہ نے جھوٹ قرار دیا۔ اب اس کے مقابلے میں اللہ تعالی نے قانون بیان کر دیا کہ جو گناہگار ہوگا وہ دوزخ میں جائے گا۔ اور جو ایمان لائے گا اور صالح اعمال کرے گا تو وہ جنت میں جائے گا۔ اور اس کے بعد اللہ تعالی نے ان کے عقیدے کی نفی یہ کہہ کر کر دی کہ ہر دو جگہیں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ہیں۔ ادلی بدلی کا کوئی تصور موجود نہیں ہے۔

ہمارے ہاں ایک عقیدہ یہ بھی پایا جاتا ہے کہ ہم لوگ صرف اپنی سزا بھگتنے کے لیے جہنم میں جائیں گے۔ اور سزا بھگتنے کے بعد دوبارہ جنت میں داخل کر دیے جائیں گے۔ یہ عقیدہ اللہ تعالی کے نظام عدل کے ہی خلاف ہے۔ اللہ تعالی نے بڑی وضاحت سے فرمادیا ہے

اَفَنَجْعَلُ الْمُسْلِمِيْنَ كَالْمُجْرِمِيْنَ ۝35 مَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ۝36 سورہ القلم

کیا ہم فرمانبرداروں کو مجرموں کی مانند کر دیں گے؟(35) تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ تم کیسے فیصلے کرتے ہو؟(36)

مزید فرمایا

اَمْ نَجْعَلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَالْمُفْسِدِيْنَ فِي الْاَرْضِ اَمْ نَجْعَلُ الْمُتَّقِيْنَ كَالْفُجَّارِ ۝28 سورہ ص

کیا ہم ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے ان لوگوں کی مانند بنا دیں گے جو زمین میں فساد کرتے ہیں؟ یا کیا ہم پرہیزگاروں کو بدکاروں جیسا کر دیں گے؟(28)

ایسے عقائد یہود و نصاریٰ کے ہاں پائے جاتے تھے جو کہتے تھے کہ وہ صرف چند دن ہی جہنم میں جائیں گے۔ اور اس چیز کو اللہ تعالیٰ نے کہا کہ یہ ان کی ذاتی خواہشات ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے وحی اور انبیاء کرامؑ کا یہ سلسلہ اس لیے قائم کیا کہ ہر فرد تک پیغام پہنچ جائے۔ اور ہر فرد یہ خود سے فیصلہ کر لے کہ اس نے سیدھا راستہ اختیار کرنا ہے یا شیطان کا راستہ۔

اللہ تعالیٰ نے سارے قرآن کریم میں یہی کہا ہے کہ خالدین فیہا یعنی ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں رہیں گے۔ کسی ایک جگہ بھی اللہ تعالیٰ نے گنجائش نہیں دکھائی۔ اگر ایسا ہوتا کہ ہر ایک نے جہنم سے دوبارہ جنت میں آ جانا ہوتا۔ تو پھر یہ مکافاتِ عمل کا سارا سلسلہ ہی بے مقصد ہو جاتا۔

مگر افسوس کہ یہود کا یہ عقیدہ قرآن کریم کے رد کرنے کے باوجود مسلمانوں میں دَر آیا۔ اب ہمارے لوگ یہی سمجھتے ہیں کہ چونکہ ہم آخری پیغمبرؐ کے امتی ہیں اس لیے اول تو ہم بھی جہنم میں جانے والے نہیں۔ اور اگر ہم چلے بھی گئے تو اپنے جرائم کی سزا بھگت کر دوبارہ سے جنت میں ڈال دیئے جائیں گے۔ یہ عقیدہ نہ صرف مسلمان، بلکہ ہر انسان کے لیے وضع کر لیا گیا۔ کہ آخر کار، آخری انسان کو بھی اللہ تعالیٰ جہنم سے نکال لیں گے اور اسے جنت میں بھیج دیں گے۔

اس عقیدے کی کوئی دلیل نہیں ہے بلکہ جو لوگ ایسا کہتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے انسان کو زمین پر بھیجنے کے مقصد سے ہی ناواقف ہیں۔ اور جنت کے بارے میں بھی ان کا تصور درست نہیں ہے۔ اگر یہ تصور درست مان لیا جائے تو آزمائش کا مقصد ہی فوت ہو جاتا ہے۔

جنت ایک ایسا مقام ہے جہاں صرف متقی اور پرہیزگار لوگ ہی جا سکتے ہیں۔ جو دنیاوی زندگی کو آزمائش سمجھتے ہیں اور دنیاوی زندگی گزارتے ہوئے آخرت کو مقدم رکھتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ وقتاً فوقتاً ان کو آزمائش میں سے گزارتے رہتے ہیں۔ اس لیے جو لوگ آزمائش کو نہ تو سمجھ سکے اور نہ آزمائش پر پورا اترے۔ وہ کس طرح سے جنت کے حقدار ہو سکتے ہیں؟ سارا قرآن بھرا پڑا ہے۔ جگہ جگہ سخت وعید ہے شیطان کی پیروی کرنے والوں کے لیے۔ سورہ سجدہ میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

وَأَمَّا الَّذِينَ فَسَقُوا فَمَأْوَاهُمُ النَّارُ ۖ كُلَّمَا أَرَادُوا أَن يَخْرُجُوا مِنْهَا أُعِيدُوا فِيهَا وَقِيلَ لَهُمْ ذُوقُوا عَذَابَ النَّارِ الَّذِي كُنتُم بِهِ تُكَذِّبُونَ ﴿٢٠﴾ اور جنھوں نے نافرمانی کی ان کا ٹھکانا دوزخ ہے وہ جب بھی اس میں سے نکلنا چاہیں گے تو اسی میں لوٹا دیئے جائیں گے اور ان سے کہا جائے گا کہ اسی آگ کے عذاب کا مزہ چکھو جسے تم جھٹلاتے تھے۔(20)

وَ اِذْ اَخَذْنَا مِیْثَاقَ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ ۫ وَ بِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا وَّ ذِی الْقُرْبٰى وَ الْیَتٰمٰى وَ الْمَسٰكِیْنِ وَ قُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا وَّ اَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ ؕ ثُمَّ تَوَلَّیْتُمْ اِلَّا قَلِیْلًا مِّنْكُمْ وَ اَنْتُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۸۳﴾

اور یاد کرو جب ہم نے بنی اسرائیل سے پختہ وعدہ لیا کہ اللہ کے سوا کسی اور کی عبادت نہ کرنا، اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرنا اور رشتے داروں، یتیموں اور محتاجوں کے ساتھ بھی بھلائی کرنا اور عام لوگوں سے بھی نرمی اور خوش اخلاقی کے ساتھ بات کرنا اور نماز کی پابندی رکھنا اور زکوٰۃ دیتے رہنا، پھر تم میں سے چند لوگوں کے سوا سارے اس عہد سے پھر گئے اور تم (حق سے) گریز ہی کرنے والے ہو۔(83)

وَ اِذْ اَخَذْنَا مِیْثَاقَكُمْ لَا تَسْفِكُوْنَ دِمَآءَكُمْ وَ لَا تُخْرِجُوْنَ اَنْفُسَكُمْ مِّنْ دِیَارِكُمْ ثُمَّ اَقْرَرْتُمْ وَ اَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ ﴿۸۴﴾

اور جب ہم نے تم سے یہ پختہ عہد بھی لیا کہ تم آپس میں ایک دوسرے کا خون نہیں بہاؤ گے اور نہ اپنے لوگوں کو ان کے گھروں اور بستیوں سے نکال کر جلاوطن کرو گے پھر تم نے اس امر کا اقرار کرلیا۔ اور تمہیں یہ سب کچھ معلوم بھی ہے۔(84)

ثُمَّ اَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ تَقْتُلُوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَ تُخْرِجُوْنَ فَرِيْقًا مِّنْكُمْ مِّنْ دِيَارِهِمْ تَظٰهَرُوْنَ عَلَيْهِمْ بِالْاِثْمِ وَ الْعُدْوَانِ ؕ وَ اِنْ يَّاْتُوْكُمْ اُسٰرٰى تُفٰدُوْهُمْ وَ هُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْكُمْ اِخْرَاجُهُمْ ؕ اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَ تَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ ۚ فَمَا جَزَآءُ مَنْ يَّفْعَلُ ذٰلِكَ مِنْكُمْ اِلَّا خِزْيٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُرَدُّوْنَ اِلٰۤى اَشَدِّ الْعَذَابِ ؕ وَ مَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝۸۵

پھر تم ہی وہ لوگ ہو کہ اپنوں کو قتل کرتے ہو اور اپنے ہی ایک گروہ کو ان کے وطن سے باہر نکال دیتے ہو اور (مستزاد یہ کہ) ان کے خلاف گناہ اور زیادتی کے ساتھ ان کے دشمنوں کی مدد بھی کرتے ہو، اور اگر وہ قیدی ہو کر تمہارے پاس آجائیں تو ان کا فدیہ دے کر چھڑا لیتے ہو۔ تاکہ وہ تمہارے احسان مند رہیں۔ حالانکہ ان کا وطن سے نکالا جانا ہی تم پر حرام کر دیا گیا تھا، کیا تم کتاب کے بعض حصوں پر ایمان رکھتے ہو اور بعض کا انکار کرتے ہو؟ پس تم میں سے جو شخص ایسا کرے اس کی کیا سزا ہو سکتی ہے سوائے اس کے کہ دنیا کی زندگی میں ذلّت اور رُسوائی ہو، اور قیامت کے دن بھی ایسے لوگ سخت ترین عذاب کی طرف لوٹائے جائیں گے، اور اللہ تمہارے کاموں سے بے خبر نہیں۔(85)

یعنی انتہائی ظلم کرنے کے باوجود بھی وہ لوگ پارسا ہی رہتے۔ یہاں اللہ تعالی نے ایک اہم حقیقت بیان کر دی ہے کہ کچھ احکام کا ماننا اور کچھ کا نہ ماننا، ایسی ذہنیت کی سزا اس دنیا میں بھی ہے۔ اور آخرت میں بھی۔ اور یہ ذہنیت آج بھی ویسے ہی کارفرما ہے۔ لوگ دوسروں کی زمینوں پر ناجائز قبضہ کر لیتے ہیں۔ اور ہر جائز و ناجائز ذرائع سے دولت اکٹھی کرتے ہیں۔ لیکن اسی پیسے سے حج عمرہ اور خیرات کا ایسا انتظام کرتے ہیں کہ دیکھنے والے واہ واہ کر اٹھتے ہیں۔ مگر دوغلی کیفیت اللہ سے تو چھپی نہیں رہ سکتی۔ اس لیے اللہ تعالی نے حکم دیا ہے کہ يَآ أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ادْخُلُوا فِي السِّلْمِ كَآفَّةً ۔(208۔البقرہ)

اے ایمان والو! اسلام میں پورے کے پورے داخل ہو جاؤ۔

ایسا نہیں ہے کہ عبادات تو پورے ذوق شوق سے ادا کرتے ہو۔ مگر ذریعہ آمدن حلال نہ ہو۔ یا ان لوگوں کی طرح بھی نہیں ہونا چاہیئے جو ذہن رکھتے ہیں کہ کاروبار میں ہر طرح کا ظلم جائز ہے۔ اور عبادات ان گناہوں سے چھٹکارا دلا دیں گی۔ قرآن ایسے ہر تصور کی بیخ کنی کرتا ہے۔

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَ لَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ۝۸۶

اور ایسے ہی بدعنوان لوگوں نے آخرت کے مقابلہ میں دنیا کی زندگی کو مقدم رکھا ہے۔ پس ہرگز ان سے عذاب ہلکا نہ کیا جائے گا۔ اور نہ وہ مدد کئے جائیں گے۔(86)

یہ لوگ سمجھتے ہیں کہ ناجائز دولت سے دنیا کی زندگی انجوائے کریں۔ اور ان کی عبادات یا حج اور عمرہ سے ان کے گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی۔ اور ایسا ہی علماء نے ان کو غلط قسم کی گارنٹیاں دی ہوئی ہیں۔ جن سے سارے کے سارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ مگر اللہ کا قانون کچھ اور ہی کہتا ہے۔ جب آپ کہتے ہیں کہ آپ ایمان والے ہیں تو پھر ایک تو روپیہ جائز حلال طریقہ سے کمانا ہوگا اور مزید یہ کہ جائز راستوں پر ہی خرچ کرنا ہوگا۔ اگر روپیہ کما کر صرف اپنے نفس کی خواہشات کی تکمیل کی ہے۔ اور جھوٹی شان و شوکت کو برقرار رکھنے کے لیے، دکھلاوا کیا ہے۔ تو ایسا

مال گلے کا پھندا بن جائے گا۔

وَ لَقَدۡ اٰتَیۡنَا مُوۡسَی الۡکِتٰبَ وَ قَفَّیۡنَا مِنۡۢ بَعۡدِہٖ بِالرُّسُلِ ۫ وَ اٰتَیۡنَا عِیۡسَی ابۡنَ مَرۡیَمَ الۡبَیِّنٰتِ وَ اَیَّدۡنٰہُ بِرُوۡحِ الۡقُدُسِ ؕ اَفَکُلَّمَا جَآءَکُمۡ رَسُوۡلٌۢ بِمَا لَا تَہۡوٰۤی اَنۡفُسُکُمُ اسۡتَکۡبَرۡتُمۡ ۚ فَفَرِیۡقًا کَذَّبۡتُمۡ ۫ وَ فَرِیۡقًا تَقۡتُلُوۡنَ ﴿۸۷﴾

اور بیشک ہم نے موسیٰؑ کو کتاب (تورات) عطا کی اور ان کے بعد ہم نے پے در پے بہت سے پیغمبر بھیجے، اور ہم نے مریمؑ کے بیٹے عیسیٰؑ کو بھی روشن نشانیاں عطا کیں۔ اور ہم نے جبرائیلؑ کے ذریعے ان کی تائید اور مدد کی، تو کیا ہوا جب بھی کوئی پیغمبر تمہارے پاس وہ احکام لایا جنہیں تمہارے دل پسند نہیں کرتے تھے تو تم وہیں اکڑ گئے اور بعض کو تم نے جھٹلایا اور بعض کو تم نے قتل کیا۔ (87)

روح القدس سے مراد حضرت جبرائیلؑ ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے سورہ النحل کے ایک مقام پر واضح کر دیا

قُلۡ نَزَّلَہٗ رُوۡحُ الۡقُدُسِ مِنۡ رَّبِّکَ بِالۡحَقِّ لِیُـثَبِّتَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ ہُدًی وَّ بُشۡرٰی لِلۡمُسۡلِمِیۡنَ ﴿۱۰۲﴾

کہہ دیجئے کہ قرآن کو حق کے ساتھ نازل کیا ہے جبرائیلؑ نے تیرے رب کی طرف سے۔ تاکہ ایمان والوں کے دل مضبوط کرے۔ اور ان کے لیے ہدایت ہو۔ اور فرمانبرداروں کے لیے بشارت ہو۔ 102۔

وَ قَالُوۡا قُلُوۡبُنَا غُلۡفٌ ؕ بَلۡ لَّعَنَہُمُ اللّٰہُ بِکُفۡرِہِمۡ فَقَلِیۡلًا مَّا یُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۸۸﴾

اور یہودی کہتے کہ ہمارے دلوں پر غلاف چڑھے ہوئے ہیں۔ (اور ہم کچھ سمجھ نہیں سکتے۔) (نہیں) بلکہ اللہ نے ان کے کفر کے سبب ان پر لعنت کر رکھی ہے۔ پس ان میں سے کم ہی لوگ ایمان لاتے ہیں (88)

وَ لَمَّا جَآءَہُمۡ کِتٰبٌ مِّنۡ عِنۡدِ اللّٰہِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَہُمۡ ۙ وَ کَانُوۡا مِنۡ قَبۡلُ یَسۡتَفۡتِحُوۡنَ عَلَی الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا ۚۖ فَلَمَّا جَآءَہُمۡ مَّا عَرَفُوۡا کَفَرُوۡا بِہٖ ۫ فَلَعۡنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الۡکٰفِرِیۡنَ ﴿۸۹﴾

اور جب اللہ کے ہاں سے کتاب (قرآن) ان کے پاس آئی۔ جس سے تصدیق (پرکھ) ہوتی ہے جو کتاب ان کے پاس ہوتی یعنی توریت کی۔ اور قرآن کے آنے سے پہلے وہ اللہ سے کافروں پر فتح کی دعا مانگا کرتے تھے۔ اور کہتے کہ چونکہ ہم کتاب (توریت) والے ہیں تو اے اللہ تو ہمیں (دیگر) کافروں پر فتح دے۔ اب قرآن کی صورت میں ایک کتاب اللہ نے نازل کر دی۔ اور انہوں نے پہچان بھی لیا کہ یہ واقعی اللہ کی طرف سے نازل کردہ ہے۔ مگر پھر بھی اس کا انکار کر دیا۔ پھر اللہ نے انہیں کافر قرار دے کر ان پر لعنت کر دی۔ (89)

بِئۡسَمَا اشۡتَرَوۡا بِہٖۤ اَنۡفُسَہُمۡ اَنۡ یَّکۡفُرُوۡا بِمَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰہُ بَغۡیًا اَنۡ یُّنَزِّلَ اللّٰہُ مِنۡ فَضۡلِہٖ عَلٰی مَنۡ یَّشَآءُ مِنۡ عِبَادِہٖ ۚ فَبَآءُوۡ بِغَضَبٍ عَلٰی غَضَبٍ ؕ وَ لِلۡکٰفِرِیۡنَ عَذَابٌ مُّہِیۡنٌ ﴿۹۰﴾

ان لوگوں نے اپنے آپ سے بہت ہی برا سودا کیا ہے۔ کہ جو اللہ تعالیٰ نے نازل کیا اس کا سرکشی کرتے ہوئے انکار کر دیا۔ ضد کرتے ہوئے کہ اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے نبوت سے سرفراز کرتا ہے۔ یعنی وہ لوگ یہ چاہتے تھے کہ اگر کوئی نئی کتاب نازل ہونا ہے تو وہ انہی لوگوں میں سے کسی پر نازل ہو۔ پس انہوں نے انکار کیا اور یوں اللہ کے غضب کا شکار ہوئے۔ اور کافروں کے لیے رسوا کرنے والا عذاب ہے۔ (90)

وَ اِذَا قِیۡلَ لَہُمۡ اٰمِنُوۡا بِمَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰہُ قَالُوۡا نُؤۡمِنُ بِمَاۤ اُنۡزِلَ عَلَیۡنَا وَ یَکۡفُرُوۡنَ بِمَا وَرَآءَہٗ ٭ وَ ہُوَ الۡحَقُّ

مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَهُمْ ۗ قُلْ فَلِمَ تَقْتُلُوْنَ اَنْۢبِيَآءَ اللّٰهِ مِنْ قَبْلُ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿٩١﴾

اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ جو (قرآن) اللہ نے نازل کیا ہے اس پر ایمان لاؤ۔ تو وہ کہتے ہیں کہ ہم اس پر تو ایمان رکھتے ہیں جو ہم (بنی اسرائیل) پر نازل کیا گیا ہے مگر اس کے علاوہ جو کچھ (قرآن، انجیل وغیرہ) ہے اس کا انکار کرتے ہیں حالانکہ وہ حق ہے۔ اور جو ان کے پاس موجود ہے (توراۃ) اس کی بھی تصدیق کرتا ہے۔ (اے رسول) آپ ان سے کہیے کہ اگر تم (توراۃ پر) ایمان رکھتے تھے تو اس سے پہلے (اگلے زمانہ) میں اللہ کے نبیوں کو کیوں قتل کرتے رہے ہو؟۔ (91)

اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ جو اللہ تعالیٰ نے نازل کیا ہے یعنی قرآن، اس پر ایمان لاؤ۔ تو کہتے ہیں کہ ہم صرف اسی پر ایمان لائے ہیں جو ہماری طرف نازل کیا گیا ہے یعنی ہمارے آباؤ اجداد پر۔ اور جو اس کے علاوہ ہے اس کا انکار کرتے ہیں۔ حالانکہ قرآن کا نازل ہونا حق سچ ہے۔ اور پھر قرآن اپنے سے پہلی کتابوں کی تصدیق (پرکھ) کرتا ہے۔ کہ کونسی چیز خالص شریعت الٰہی ہے اور کونسی انسانی وضع کردہ۔ اب جب انہوں نے یہ کہہ کر قرآن کو ماننے سے انکار کر دیا تو اللہ تعالیٰ نے نبی کریمؐ سے فرمایا کہ ان سے پوچھو، اگر تمہارا اپنی کتابوں پر اتنا ہی ایمان ہے تو پھر تمہارے آباؤ اجداد اپنے وقت میں انبیاءؑ کو کیوں قتل کرتے رہے؟ یعنی جس وقت وہ کتابیں نازل ہوتی تھیں تو انبیاء کو قتل کر دیتے تھے اور اب صدیوں بعد جب ان میں تحریف ہوگئی اور نبوت ان کے پسند کے فرد کے پاس نہ آئی تو کہنے لگے کہ ہم صرف اپنی طرف نازل کردہ پر ہی ایمان کے مکلف ہیں۔ (91)

وَلَقَدْ جَآءَكُمْ مُّوْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿٩٢﴾

اور یقیناً موسیٰ تمہارے پاس کھلے ہوئے معجزے لے کر آئے پھر بھی تم ایسے ظالم تھے کہ ان کے (کوہ طور پر جانے کے) بعد بچھڑے کو معبود بنا لیا۔ (92)

وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ ۗ خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاسْمَعُوْا ۗ قَالُوْا سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا ۚ وَاُشْرِبُوْا فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْعِجْلَ بِكُفْرِهِمْ ۗ قُلْ بِئْسَمَا يَاْمُرُكُمْ بِهٖٓ اِيْمَانُكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿٩٣﴾

اور جب ہم نے تم سے وعدہ لیا اور طور پہاڑ کو تمہارے اوپر بلند کیا تاکہ تم پر سایہ رہے۔ اور کہا کہ جو ہم تمہیں وحی کے احکام دے رہے ہیں انہیں مضبوطی سے پکڑ و اور غور سے سنو اور عمل کرو۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے سن لیا لیکن ہم عمل نہیں کریں گے۔ کیونکہ ان کے دل ان کے کفر کی وجہ سے بچھڑے کی عبادت میں رچ بس گئے تھے۔ اے نبیؐ، اب ان سے پوچھو کہ کتنا عجیب ہے تمہارا اس وقت یہ ماننا۔ یہ جو تم اب کہہ رہے ہو کہ ہم صرف اپنی طرف نازل کردہ پر ایمان لاتے ہیں اور اس کے علاوہ اللہ نے جو بھی بھیجا ہے اس کا انکار کرتے ہیں۔ ذرا سچے دل سے بتاؤ (93)

قُلْ اِنْ كَانَتْ لَكُمُ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ عِنْدَ اللّٰهِ خَالِصَةً مِّنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٩٤﴾

اے نبیؐ! ان سے پوچھو کہ اگر تم اپنے ایمان پر اتنے ہی سچے ہو کہ آخرت کا گھر یعنی جنت صرف تمہارے لیے ہی ہے باقی لوگوں کو چھوڑ کر۔ تو ذرا

موت کی تمنا تو کرو۔تا کہ تمہارے دعوی کی تصدیق ہوجائے۔(94)

وَلَنْ يَّتَمَنَّوْهُ اَبَدًاۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿۹۵﴾

اب اللہ تعالی نے یہ خود ہی جواب دے دیا۔کہ یہ لوگ کبھی بھی ایسی تمنا نہیں کریں گے۔وجہ یہ کہ جس طرح کے اعمال انہوں نے آگے بھیجے ہیں وہ ان کو معلوم ہیں۔اور اللہ تعالی تو ظالموں کو خوب جاننے والا ہے۔(95)

وَلَتَجِدَنَّهُمْ اَحْرَصَ النَّاسِ عَلٰى حَيٰوةٍ ۚۛ وَمِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ۚۛ يَوَدُّ اَحَدُهُمْ لَوْ يُعَمَّرُ اَلْفَ سَنَةٍ ۚ
وَمَا هُوَ بِمُزَحْزِحِهٖ مِنَ الْعَذَابِ اَنْ يُّعَمَّرَ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ﴿۹۶﴾

اور ضرور آپ پائیں گے انہیں اور مشرکین کو دنیاوی زندگی کا حریص۔ان میں سے ہر کوئی یہ چاہتا ہے کہ کاش اس کو ایک ہزار سال کی عمر دی جائے۔حالانکہ اگر اتنی زیادہ عمر دے بھی دی جائے تو اتنی عمر سے ان کا عذاب بالکل بھی ہلکا نہیں ہوگا۔اور یہ لوگ جو اعمال کرتے ہیں اللہ انہیں دیکھ رہا ہے۔(96)

قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيْلَ فَاِنَّهٗ نَزَّلَهٗ عَلٰى قَلْبِكَ بِاِذْنِ اللّٰهِ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُدًى وَّ
بُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۹۷﴾

ان سے کہو کہ کوئی بھی جبریلؑ کا دشمن کیونکر ہوسکتا ہے۔حالانکہ انہوں نے اللہ کے حکم سے آپؐ کے قلب مبارک پر وحی نازل کی۔جو کہ تصدیق (پرکھ) کرتی ہے جو کچھ پہلے سے ان کے پاس بطور شریعت موجود ہے۔اور یہ وحی (قرآن) سرچشمہ ہدایت ہے،اور مومنوں کے لیے آخرت میں کامیابی کی بشارت ہے۔(97)

مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّلّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَرُسُلِهٖ وَجِبْرِيْلَ وَمِيْكٰىلَ فَاِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿۹۸﴾

جو بھی اللہ،اس کے فرشتوں،اس کے رسولوں اور جبریل اور میکائیلؑ کا دشمن ہوگا تو پھر اللہ بھی کافروں کا دشمن ہے۔(98)

وَلَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ ۚ وَمَا يَكْفُرُ بِهَآ اِلَّا الْفٰسِقُوْنَ ﴿۹۹﴾

اور حق بات یہی ہے کہ ہم نے تیری طرف واضح آیات نازل کی ہیں۔اور فاسق لوگ ہی ان کا انکار کرتے ہیں۔(99)

اَوَكُلَّمَا عٰهَدُوْا عَهْدًا نَّبَذَهٗ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۰۰﴾

کیا پھر ایسا ہی نہیں ہوا۔کہ جب بھی ان لوگوں سے پختہ وعدہ لیا گیا تو ان میں سے ایک فریق نے اس عہد کو توڑ دیا۔بلکہ حقیقت یہ ہے کہ اکثر لوگوں نے اسے تسلیم ہی نہیں کیا تھا۔(100)

وَلَمَّا جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ نَبَذَ فَرِيْقٌ مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ ۙۗ كِتٰبَ
اللّٰهِ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ كَاَنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۱﴾

اور جب ان لوگوں کے پاس اللہ کی طرف سے رسول آئے۔جو کہ تصدیق (پرکھ) کرتے تھے اس کتاب کی جو ان کے پاس موجود ہوتی۔تو اہل

کتاب میں سے ایک فریق اللہ کی کتاب (توریت) کو ایسے نظر انداز کر دیتے تھے جیسے انہیں علم ہی نہیں ہے کہ اللہ تعالی نے کچھ نازل کیا ہے۔(101)

وَ اتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّيٰطِيْنُ عَلٰى مُلْكِ سُلَيْمٰنَ ۚ وَ مَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ وَ لٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ ۗ وَ مَاۤ اُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوْتَ وَ مَارُوْتَ ؕ وَ مَا يُعَلِّمٰنِ مِنْ اَحَدٍ حَتّٰى يَقُوْلَاۤ اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ ؕ فَيَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُوْنَ بِهٖ بَيْنَ الْمَرْءِ وَ زَوْجِهٖ ؕ وَ مَا هُمْ بِضَآرِّيْنَ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَ يَتَعَلَّمُوْنَ مَا يَضُرُّهُمْ وَ لَا يَنْفَعُهُمْ ؕ وَ لَقَدْ عَلِمُوْا لَمَنِ اشْتَرٰىهُ مَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ؕ وَ لَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهٖۤ اَنْفُسَهُمْ ؕ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝۱۰۲

اور اللہ کی کتاب کی بجائے اس چیز کی پیروی کرتے جو شیاطین ملک سلیمانؑ میں پڑھا کرتے تھے۔یعنی جادوٹونہ سیکھتے۔اور حالانکہ سلیمانؑ نے کبھی ایسا نہیں کیا کہ کتاب اللہ کو چھوڑ کر جادوٹونے کی تعلیم دی ہو۔مگر شیاطین ایسا کرتے تھے اور لوگوں کو جادو سکھایا کرتے تھے۔اور اس کے ساتھ وہ علم بھی سکھاتے جو بابل میں دو فرشتوں ہاروتؑ اور ماروتؑ پر نازل کیا گیا۔

اور ہاروتؑ اور ماروتؑ کسی کو وہ علم نہیں سکھاتے مگر پہلے اسے آگاہ کر دیتے کہ ہمیں اللہ نے بطور آزمائش بھیجا ہے اس لیے ان سے وہ علم نہ سیکھا جائے۔مگر لوگ ان سے ایسا علم سیکھتے جس سے خاوند اور بیوی میں لڑائی ڈال دیتے۔حالانکہ وہ لوگ اللہ کے حکم کے بغیر کسی کو بھی تکلیف نہیں پہنچا سکتے تھے۔یعنی اللہ کی طرف سے کسی پر کوئی برا وقت آتا تو وہ یہ خیال کرتے کہ ان کے جادوٹونہ کا اثر ہو گیا ہے۔

اور وہ لوگ ایسا علم سیکھتے جس سے نہ تو کسی کا نقصان ہوتا اور نہ ہی کسی کا نفع ہوتا۔البتہ ان پر واضح ہو گیا تھا کہ جو بھی ان سے یہ علم سیکھے گا اس کا آخرت میں کوئی بھی حصہ نہیں ہوگا۔اور وہ لوگ اپنے آپ کے لیے بہت ہی برا پسند کرتے۔کاش کہ وہ جان لیتے۔یعنی کتاب اللہ کو چھوڑ کر باطل علم کی طرف بھاگتے۔(102)

جادو کا بیان۔ ایسا علم جو مادی قوانین سے ہٹ کر ہو۔جادو کہلاتا ہے۔یعنی جس میں علت اور معلول (Cause and Effect) کا کوئی عمل دخل نہ ہو۔بہت سے لوگ اس کا انکار کرتے ہیں۔مگر جہاں تک قرآن میں اس کا تذکرہ ہے اور موجود علم ہے تو اس کی حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ہاں اس کی ماہیت پر گفتگو ہو سکتی ہے۔شب و روز میں جو چیزیں وقوع پذیر ہو رہی ہیں ان سے ہٹ کر کوئی وقوعہ ہو تو وہاں حیرت ہوتی ہے اور اس کی کھوج لگائی جاتی ہے کہ ماجرا کیا ہے۔یہی معاملہ مختلف اقوام کے ساتھ ہوا۔قرآن نے اس لفظ کا استعمال کیا، آیئے دیکھتے ہیں۔

1۔اللہ تعالی نے عیسیٰؑ سے کہا کہ جب تم مٹی سے پرندے کی شکل کی ایک مورت بناتے اور اس میں پھونک مارتے تو اللہ کے حکم سے وہ پرندہ بن کر اڑنے لگتا۔اور جب اللہ کے حکم سے اندھے اور کوڑھی کو شفا دیتے۔اور اللہ کے حکم سے مردے کو زندہ کرتے۔تو کافروں نے کہا کہ یہ تو کھلا ہوا جادو ہے۔سورہ المائدہ آیت 110۔

2۔اے پیغمبرؐ! اگر ہم تمہارے اوپر کوئی کاغذ میں لکھی لکھائی کتاب بھی اتار دیتے اور لوگ اسے اپنے ہاتھوں سے چھو کر بھی دیکھ لیتے تب بھی جنہوں نے حق کا انکار کیا ہے وہ یہی کہتے کہ یہ تو صریح جادو ہے۔سورہ انعام آیت 7۔

3۔موسیٰ نے جواب دیا "تم ہی پھینکو" انہوں نے جو اپنی لاٹھیاں اور رسیاں پھینکیں تو نگاہوں کو مسحور اور دلوں کو خوف زدہ کر دیا اور بڑا ہی زبردست جادو لے کر آئے۔سورہ اعراف آیت 116۔

4۔ اے محمدؐ تم کہتے ہو کہ لوگو! مرنے کے بعد تم دوبارہ اٹھائے جاؤ گے، تو کافر فوراً بول اٹھتے ہیں کہ یہ تو واضح جادو ہے۔سورہ ہود آیت 7۔

5۔موسیٰ نے کہا "نہیں، تم ہی پھینکو"۔ یکا یک اُن کی رسّیاں اور اُن کی لاٹھیاں اُن کے جادو کے زور سے موسیٰؑ کو دوڑتی ہوئی محسوس ہونے لگیں۔سورہ طٰہٰ، آیت 66۔

ان تمام آیات سے واضح ہوتا ہے کہ کوئی ایسی چیز جو عقل کے دائرے میں نہ آ رہی ہو۔اور مشاہدہ کے برخلاف ہو۔جادو کہلاتی ہے۔جیسا کہ جب لوگوں سے کہا جاتا ہے تم مرنے کے بعد اٹھائے جاؤ گے تو وہ فوراً کہہ اٹھتے کہ یہ تو جادو ہی ہوگا۔یعنی ان کے دماغ میں ایسی ہی چیز ہے جو ان کا مشاہدہ نہیں ہے۔اور ایک چیز جو ان کی عقل میں نہیں آ رہی۔ ہر جگہ وہ لوگ اسے جادو سے تعبیر کر رہے ہیں۔اب جب اللہ تعالیٰ فرما دے کہ (سورہ اعراف آیت 116) وہ بڑا زبردست جادو لے کر آئے۔تو پھر اس حقیقت سے انکار کیونکر ہوسکتا ہے۔

اب جادو کے اثر انداز ہونے یا نہ ہونے میں بہت سے نفسیاتی عوامل کارفرما ہوتے ہیں۔رہی بات اس سے نفع یا نقصان کیا ہوتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ نے سورہ البقرہ آیت 102 میں وضاحت کر دی۔کہ اللہ تعالیٰ کی مرضی کے بغیر کسی کو بھی نقصان نہیں پہنچایا جاسکتا۔

ایک چیز جو ہمیں روایات میں ملتی ہے کہ نبی کریمؐ پر جادو ہو گیا تھا۔تو یہ سراسر مضحکہ خیز ہے۔ نبی تو کردار کی مضبوطی کا اعلیٰ شاہکار ہوتا ہے۔اور وہ نفسیاتی مضبوطی کا عمدہ مظہر ہوتا ہے۔اور نبی تو قوت ارادی کا پہاڑ ہوتا ہے۔اس لیے یہ بات علمی طور پر ہی قابل عمل نہیں کہ کوئی بھی نبی جادو کا شکار ہوجائے۔اور دوسرا اللہ تعالیٰ نے اس چیز کی واضح تردید کر دی۔ جب کہا کہ ظالم ہیں وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ آپ پر جادو ہو گیا۔إِذْ يَقُولُ ٱلظَّٰلِمُونَ إِن تَتَّبِعُونَ إِلَّا رَجُلًا مَّسْحُورًا ۔ جب یہ ظالم کہتے ہیں کہ تم تو ایک سحر زدہ آدمی کی پیروی کر رہے ہو۔سورہ بنی اسرائیل آیت 47۔اور سورہ فرقان آیت 8۔

وَ لَوْ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا وَ اتَّقَوْا لَمَثُوْبَةٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ خَيْرٌ ؕ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۳﴾

اور اس کی بجائے اگر وہ کتاب اللہ پر ایمان لاتے، اور اس کے مطابق عمل کرتے۔یعنی تقوی اختیار کرتے، تو اللہ کے ہاں عمدہ ٹھکانا پاتے۔ آخرت میں کامیاب ہوتے۔اے کاش! کہ وہ اس چیز کو جان لیتے۔(103)

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَ قُوْلُوا انْظُرْنَا وَ اسْمَعُوْا ؕ وَ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۰۴﴾

اے ایمان والو! نبی کریمؐ کو پکارتے وقت "راعنا" نہ کہا کرو۔اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ ہماری طرف توجہ کیجئے۔مگر کفار اس لفظ کو زبان مروڑ کر بدل دیتے۔اور"راعینا" بنا دیتے۔جس کے معنی ہیں اے ہمارے چرواہے۔اس لیے اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو یہ لفظ استعمال کرنے سے منع کر دیا۔اور اس کی جگہ فرمایا کہ نبی کریمؐ کو "انظرنا" کہہ کر پکارا جائے یعنی ہماری طرف دیکھئے۔اور اس بات کو غور سے سنو، یعنی پلے باندھ لو۔اور کافروں کے لیے دردناک عذاب ہے۔(104)

مَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَ لَا الْمُشْرِكِيْنَ اَنْ يُّنَزَّلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ خَيْرٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿۱۰۵﴾

اہل کتاب میں سے کفار اور مشرکین ہرگز نہیں چاہتے کہ تم پر تمہارے رب کی طرف سے وحی اترے۔اور اللہ اپنی رحمت (نبوت ورسالت) کے لیے جسے چاہے خاص کر لیتا ہے۔اور اللہ بہت بڑے فضل والا ہے۔(105)

مَا نَنۡسَخۡ مِنۡ اٰيَةٍ اَوۡ نُنۡسِهَا نَاۡتِ بِخَيۡرٍ مِّنۡهَآ اَوۡ مِثۡلِهَا ؕ اَلَمۡ تَعۡلَمۡ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ ﴿۱۰۶﴾

جو آیت ہم منسوخ کر دیتے ہیں یا بھلا دیتے ہیں تو اس سے بہتر لے آتے ہیں یا اسی جیسی دے دیتے ہیں۔کیا تم نہیں جانتے کہ اللہ تعالی ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔(106)

یہ حقیقت ذہن میں رکھنی چاہئے کہ ناسخ کا قرآن میں ہونا ضروری ہے۔اس کی بہت سی مثالیں قرآن میں بیان کی گئی ہیں۔جن میں سے چند درج ذیل ہیں۔یعنی ایسا نہیں ہوسکتا کہ کسی روایت کے ذریعے قرآنی آیت کو منسوخ کر دیا گیا ہو۔

1۔سورہ بقرۃ آیت 180 کا سورہ نساء آیت 11 سے منسوخ ہونا۔

سورہ بقرہ میں کسی فرد کا اپنے والدین اور قریبی رشتہ داروں کے لیے وصیت کرنا فرض قرار دیا گیا۔مگر سورہ نساء میں اللہ تعالی نے وہ حصے خود بیان کر دیئے اور وجہ بتا دی کہ چونکہ تم لوگ نہیں جانتے کہ والدین اور اولاد میں سے تمہارے لیے نفع کے لحاظ سے کون قریب ہے۔مگر اللہ بہتر جانتا ہے۔اس لیے اللہ تعالی نے وہ حصے خود متعین کر دیئے،اور فرد کا اختیار ختم کر دیا۔

2۔سورہ انفال آیت 65 کا آیت 66 سے منسوخ ہونا۔

پہلی آیت میں اللہ تعالی نے فرمایا کہ اگر تم میں سے 20 افراد جم کر مقابلہ کرنے والے ہوں تو 200 پر غالب آجائیں گے۔مگر بعد والی آیت میں تخفیف کر دی۔اور فرمایا کہ اگر تم میں 100 افراد جم کر مقابلہ کرنے والے ہوں تو 200 پر غالب آجائیں گے۔

3۔سورہ مزمل آیات 2-4 کا آیت 20 سے منسوخ ہونا۔

پہلی آیات میں نصف رات سے کچھ کم یا کچھ زائد وقت تک کے لیے تلاوت کی پابندی لگائی گئی۔مگر آخری آیت میں کچھ وجوہات بیان کرنے کے بعد اللہ تعالی نے نرمی پیدا کر دی اور فرمایا کہ جتنا آسانی سے ہوسکے قرآن پڑھ لیا کرو۔

4۔اس کے علاوہ تحویل قبلہ کا حکم ہے۔پہلے مسلمان بیت المقدس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتے رہے۔مگر بعد میں اللہ تعالی نے بیت الحرام کی طرف رخ کرنے کا حکم دیا۔

قرآنی آیات کے بارے میں ایسا قرینہ بالکل نہیں ہے کہ کسی آیت کو کسی روایت کے ذریعے منسوخ کیا جا سکے۔جیسا کہ ہمارے ہاں مشہور ہے کہ آیہ رجم قرآن میں داخل ہونے سے رہ گئی اور عمل اسی پر ہوگا اگرچہ اس کی تلاوت منسوخ سمجھی جائے گی۔یہ عقیدہ باطل ہے۔

اور ناسخ و منسوخ میں کسی قسم کے اعتراض کی گنجائش نہیں ہے۔کیونکہ وحی خالص اللہ تعالی کی طرف سے ہوتی ہے اور وہ اس پر قدرت رکھتا ہے کہ اس میں تبدیلی کر دے۔یہ اسی کا اختیار ہے۔

اسی چیز کا اظہار اللہ تعالی نے سورہ النحل آیت 101 میں کیا ہے۔

وَاِذَا بَدَّلۡنَاۤ اٰيَةً مَّكَانَ اٰيَةٍ‌ ۙ وَّاللّٰهُ اَعۡلَمُ بِمَا يُنَزِّلُ قَالُوۡۤا اِنَّمَاۤ اَنۡتَ مُفۡتَرٍ‌ ؕ بَلۡ اَكۡثَرُهُمۡ لَا يَعۡلَمُوۡنَ ﴿۱۰۱﴾

اور جب ہم ایک آیت کو کسی اور آیت سے بدلتے ہیں تو اللہ بہتر جانتا ہے کہ وہ کیا نازل کر رہا ہے تو یہ لوگ کہتے ہیں کہ تم (یہ کلام) اپنے پاس سے گھڑ لیتے ہو۔حالانکہ ان میں سے اکثر لوگ (حقیقتِ حال کو) نہیں جانتے۔(101)

اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِیٍّ وَّلَا نَصِیْرٍ ﴿۱۰۷﴾

کیا تم نہیں جانتے کہ جب زمین وآسمان کی حکومت ساری کی ساری اللہ تعالی کی ملکیت ہے۔تو وہ اپنے پیغام میں ردو بدل کی طاقت بھی رکھتا ہے۔اور اللہ کے سوا نہ تو کوئی مددگار ہے اور نہ کوئی دوست۔(107)

اَمْ تُرِیْدُوْنَ اَنْ تَسْـَٔلُوْا رَسُوْلَكُمْ كَمَا سُىِٕلَ مُوْسٰى مِنْ قَبْلُ ؕ وَمَنْ یَّتَبَدَّلِ الْكُفْرَ بِالْاِیْمَانِ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِیْلِ ﴿۱۰۸﴾

کیا تم لوگ چاہتے ہو کہ رسول اللہؐ سے ایسے سوالات کرو جیسے موسیٰؑ سے ان کی قوم نے کئے۔اور جو کوئی بھی ایمان کو کفر میں تبدیل کرے گا تو پس وہ سیدھے راستے سے گمراہ ہو جائے گا۔(108)

یعنی اللہ تعالی نے ایک حکم دیا ہے تو اس پر اعتراضات نہیں ہونے چاہئیں بلکہ ان احکامات کو دل کی رضامندی سے تسلیم کرنا ہوگا۔یعنی اگر اللہ تعالی کی ذات اپنے ایک حکم کے ذریعے دوسرے حکم میں تبدیلی کردے تو اس کا ماننا لازمی ہے نہ کہ اس پر کٹ حجتیاں کی جائیں۔

وَدَّ كَثِیْرٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ یَرُدُّوْنَكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ اِیْمَانِكُمْ كُفَّارًا ۖۚ حَسَدًا مِّنْ عِنْدِ اَنْفُسِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ ۚ فَاعْفُوْا وَاصْفَحُوْا حَتّٰى یَاْتِیَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۱۰۹﴾

اہل کتاب کی اکثریت یہ چاہتی ہے کہ تم لوگ ایمان لانے کے بعد پھر سے کافر ہو جاؤ۔اور حق ان کے سامنے واضح ہونے کے باوجود بھی اپنے دل کے حسد کے باعث وہ ایسا چاہتے ہیں۔تو اے ایمان والو! ان کی طرف مائل نہ ہو جانا، بلکہ ان کو نظر انداز کرو۔اور ان کے برے رویوں پر درگزر کرو۔یہاں تک کہ اللہ کا حکم آجائے۔بے شک اللہ تعالی ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔(109)

ظاہر ہے کفار اور مشرکین اپنے جھوٹے مذہب کو بچانے کے لیے ہر طرح کا قدم اٹھائیں گے۔اور اس بارے میں مسلمانوں کو ایذائیں بھی پہنچائی جائیں گی۔تو اللہ تعالی کی طرف سے یہ ہدایت دی گئی کہ وحی پر کاربند رہو۔اور ان کی ایذاؤں کو نظر انداز کرو۔یہاں تک کہ اللہ تعالی کی ذات کوئی ایسا معاملہ کردے جس سے یا تو وہ لوگ مغلوب ہو جائیں۔یا اللہ تعالی ان کو ویسے ہی آپس کی لڑائی میں ہی تباہ کردے۔

وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ؕ وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَیْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ﴿۱۱۰﴾

کفار و مشرکین کی سازشوں کو نظر انداز کرنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ تم وحی پر کاربند رہو۔نماز کی پابندی کرتے رہو۔اور زکوۃ ادا کرتے رہو۔اور جان لو کہ جو بھی نیکی تم آخرت کے لیے بھیجو گے۔اسے اللہ کے ہاں پالو گے۔بے شک اللہ تعالی تمہارے تمام اعمال کو دیکھ رہا ہے۔(110)

وَقَالُوْا لَنْ یَّدْخُلَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ كَانَ هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى ؕ تِلْكَ اَمَانِیُّهُمْ ؕ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۱۱۱﴾

اور یہودی کہتے ہیں کہ جنت میں صرف وہی داخل ہونگے۔اور عیسائی کہتے ہیں کہ صرف عیسائی داخل ہونگے۔مگر اللہ تعالی فرماتے ہیں کہ یہ صرف ان کے دل کی خواہشات ہیں۔اللہ تعالی کے ہاں تو ہر چیز کے ضابطے مقرر ہیں۔اللہ تعالی کی تو کوئی بھی قوم چہیتی نہیں ہے۔اسی بارے اللہ تعالی نے ان سے جواب طلب کیا ہے کہ اگر اپنے اس دعوی میں سچے ہیں تو کوئی واضح دلیل لے کر آئیں۔(111)

بَلٰی ٭ مَنۡ اَسۡلَمَ وَجۡهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحۡسِنٌ فَلَهٗۤ اَجۡرُهٗ عِنۡدَ رَبِّهٖ ۠ وَلَا خَوۡفٌ عَلَيۡهِمۡ وَلَا هُمۡ يَحۡزَنُوۡنَ ﴿۱۱۲﴾

ایسا تصور رکھنا ہی غلط ہے۔ کہ کسی خاص قوم یا امت سے متعلق ہونا جنت کا حقدار بنا دیتا ہے۔ اب اللہ تعالی نے وضاحت کر دی کہ جنت کا حق دار وہ ہوگا جو اپنے آپ کو اللہ کے احکام کے آگے جھکا دے گا۔ اور وہ معاشرے میں نیکی بھی کرنے والا ہو۔ پس اس کے لیے اس کی نیکی کا اجر اللہ کے ہاں ہوگا۔ اور آخرت کے دن اس پر نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ ہی وہ غمگین ہوگا۔(112)

وَقَالَتِ الۡيَهُوۡدُ لَيۡسَتِ النَّصٰرٰى عَلٰى شَىۡءٍ ۠ وَّقَالَتِ النَّصٰرٰى لَيۡسَتِ الۡيَهُوۡدُ عَلٰى شَىۡءٍ ۙ وَّهُمۡ يَتۡلُوۡنَ الۡكِتٰبَ ؕ كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِيۡنَ لَا يَعۡلَمُوۡنَ مِثۡلَ قَوۡلِهِمۡ ۚ فَاللّٰهُ يَحۡكُمُ بَيۡنَهُمۡ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ فِيۡمَا كَانُوۡا فِيۡهِ يَخۡتَلِفُوۡنَ ﴿۱۱۳﴾

اور یہودی کہتے ہیں کہ عیسائی کسی مذہب پر نہیں ہیں۔ اور عیسائی کہتے ہیں کہ یہودی کسی مذہب پر نہیں ہیں۔ حالانکہ وہ کتاب کی تلاوت کرتے ہیں۔ اسی طرح کی باتیں ان لوگوں نے کیں جو علم ہی نہیں رکھتے تھے۔ پس ان سب کے درمیان اللہ تعالی روز محشر فیصلہ کر دیں گے۔ اور ان کی غلطی ان پر واضح کر دیں گے۔(113)

وَمَنۡ اَظۡلَمُ مِمَّنۡ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنۡ يُّذۡكَرَ فِيۡهَا اسۡمُهٗ وَسَعٰى فِىۡ خَرَابِهَا ؕ اُولٰٓئِكَ مَا كَانَ لَهُمۡ اَنۡ يَّدۡخُلُوۡهَآ اِلَّا خَآئِفِيۡنَ ؕ لَهُمۡ فِى الدُّنۡيَا خِزۡىٌ وَّلَهُمۡ فِى الۡاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيۡمٌ ﴿۱۱۴﴾

اور اس سے بڑھ کر ظالم اور کون ہوگا جو لوگوں کو اللہ کی مساجد میں جانے سے منع کرے؟ اور مساجد میں اللہ کا نام لینے سے منع کرے۔ اور مسجد میں کوئی نہ کوئی فتنہ برپا کئے رکھے۔ ایسے لوگوں کو اللہ نے پکڑ میں لیا ہے اور اب ہرگز مسجد میں داخل نہ ہونگے مگر ڈرتے ہوئے۔ ان کے لیے دنیا میں بھی رسوائی ہے اور آخرت میں بھی ان کے لیے بہت بڑا عذاب ہے۔(114)

وَلِلّٰهِ الۡمَشۡرِقُ وَالۡمَغۡرِبُ ٭ فَاَيۡنَمَا تُوَلُّوۡا فَثَمَّ وَجۡهُ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ وَاسِعٌ عَلِيۡمٌ ﴿۱۱۵﴾

اور مشرق اور مغرب اللہ ہی کے ہیں۔ کسی طرف بھی رخ کرو تو اللہ ہی کے سامنے ہو۔ عبادات کے معاملہ میں ذہن کی پوری توجہ اللہ کی طرف ہونا ضروری ہے۔ باقی اللہ وسعت والا ہے اور جاننے والا ہے۔(115)

وَقَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ۙ سُبۡحٰنَهٗ ؕ بَلۡ لَّهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ؕ كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوۡنَ ﴿۱۱۶﴾

اور یہود و نصاری میں سے کچھ لوگ کہتے ہیں کہ اللہ تعالی کا بیٹا بھی ہے۔ اللہ تعالی اس بہتان سے پاک ہے۔ بلکہ زمین و آسمان میں جو کچھ بھی ہے اسی کی ملکیت ہے۔ اور ہر چیز اسی کے سامنے جھکی ہوئی ہے۔(116)

بَدِيۡعُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ؕ وَاِذَا قَضٰۤى اَمۡرًا فَاِنَّمَا يَقُوۡلُ لَهٗ كُنۡ فَيَكُوۡنُ ﴿۱۱۷﴾

زمین و آسمان کا پیدا کرنے والا ہے بغیر کسی موجود مسالہ کے۔ اور جب بھی وہ کسی چیز کے بنانے کا ارادہ کرتا ہے تو کہتا ہے ۔" کُن "ہو جا، تو وہ ہو جاتی ہے۔ جب ہر چیز اللہ تعالی ہی کی ملکیت ہے اور وہ کسی بھی چیز کو کُن کہہ کر بنا دیتا ہے۔ تو پھر اس کو بیٹا بنانے کی کیا ضرورت ہے؟(117)

وَ قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ لَوْ لَا يُكَلِّمُنَا اللّٰهُ اَوْ تَاْتِيْنَآ اٰيَةٌ ؕ كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّثْلَ قَوْلِهِمْ ؕ تَشَابَهَتْ قُلُوْبُهُمْ ؕ قَدْ بَيَّنَّا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ﴿۱۱۸﴾

اور بےعلم لوگ کہتے ہیں کہ اللہ تعالی ہم سے کلام کیوں نہیں کرتا۔ یا ہمارے پاس کوئی معجزہ کیوں نہیں آتا۔ اس سے پہلے بھی کچھ لوگ ایسی ہی بات کر چکے ہیں ان کے دل آپس میں مل گئے۔ اور ہم نے تو ماننے والوں کے لیے اپنی آیات وضاحت سے بیان کر دی ہیں۔(118)

یعنی کسی کو بالجبر منوانا، اللہ تعالی کے پروگرام میں ہی داخل نہیں ہے۔ اللہ تعالی کا مطالبہ تو یہ ہے کہ اس پر غیب کی حالت میں رہتے ہوئے ایمان لایا جائے۔ اور دوسرا یہ کہ ہر فرد اپنا اختیار و ارادہ استعمال کرتے ہوئے فیصلہ کرے۔ وگرنہ اللہ کے لیے کچھ مشکل نہیں تھا کہ وہ سب کو منوا لیتا۔

اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّ نَذِيْرًا ۙ وَّ لَا تُسْــَٔلُ عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِيْمِ ﴿۱۱۹﴾

بے شک اے نبیؐ! ہم نے آپ کو قرآن کے ساتھ خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔ اور آپؐ سے جہنم میں جانے والوں کے بارے میں ہرگز نہیں پوچھا جائے گا۔(119)

یعنی نبیؐ کریم کا فریضہ پیغام پہنچا دینا ہے۔ اس کو زبردستی منوانا نہیں۔ اور اگر کوئی اس پیغام کو نہیں مانتا تو نبیؐ کی بالکل بھی ذمہ داری نہیں۔

وَ لَنْ تَرْضٰى عَنْكَ الْيَهُوْدُ وَ لَا النَّصٰرٰى حَتّٰى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ ؕ قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى ؕ وَ لَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ بَعْدَ الَّذِيْ جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّ لَا نَصِيْرٍ ﴿۱۲۰﴾

اور یہود و نصاری ہرگز آپؐ سے راضی نہیں ہوں گے یہاں تک کہ آپ ان کے مذہب میں شامل ہو جائیں۔ ان سے کہہ دیجئے کہ ہدایت صرف وہی ہے جو اللہ تعالی نے وحی کی صورت میں بھیجی ہے۔ اور اے نبیؐ اگر آپ نے علم (وحی) کے آ جانے کے بعد بھی ان کی خواہشات کی پیروی کی، تو آپ کے لیے بھی اللہ کے ہاں سے نہ تو کوئی دوست ہو گا اور نہ کوئی مددگار۔(120)

یعنی مذاہب کے مابین فیصلہ کن حیثیت صرف اور صرف وحی (قرآن) ہی کو حاصل ہے۔ اور نبیؐ بھی اپنی یا کسی دیگر مذہب والے کی ذاتی خواہشات کی پیروی نہیں کر سکتے۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ حکم نبی کریمؐ کے زمانے کے یہود و نصاری کے متعلق تھا اور آج کے دور کے یہود و نصاری کے بارے میں نہیں ہے۔ یہ ان لوگوں کی خام خیالی ہے۔ اللہ تعالی نے ان لوگوں کے رویوں کا جو نتیجہ نکالا ہے وہ حتمی اور تا قیامت ایسا ہی رہے گا۔ آج بھی ہم دیکھ سکتے ہیں کس طرح دنیا کے مختلف ممالک میں مسلمانوں کے خلاف یہود و ہنود و نصاری یک جان ہیں۔ آج اگر اللہ تعالی کی دی ہوئی آگاہی سے کوئی فائدہ نہیں اٹھائے گا تو پھر لامحالہ وہ اپنا نقصان خود کرے گا۔

اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ ؕ اُولٰٓئِكَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ؕ وَ مَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۱۲۱﴾

جن لوگوں کو ہم نے کتاب عطا کی ہے وہ اس کی تلاوت کا حق ادا کرتے ہیں۔ اور وہی لوگ مومن ہیں۔ اور جو بھی کتاب کا انکار کرے گا تو وہی لوگ خسارہ پانے والے ہیں۔(121)

يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَ اَنِّيْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۲۲﴾

اے بنی اسرائیل، میری اس نعمت کو یاد کرو جو میں نے تم پر کی۔ اور تمہیں تمام جہانوں پر فضیلت دی۔(122)

وَ اتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِيْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْـًٔا وَّ لَا يُقْبَلُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّ لَا تَنْفَعُهَا شَفَاعَةٌ وَّ لَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿١٢٣﴾

اور اس دن سے ڈرو، جس دن کوئی نفس کسی دوسرے کے کچھ کام نہ آسکے گا۔ اور نہ کسی سے بدلہ وصول کیا جائے گا۔ اور نہ کوئی سفارش کسی کو کچھ فائدہ دے گی، اور نہ ہی وہ مدد کئے جائیں گے۔(123)

دنیا میں یہ ساری صورتیں موجود ہوتی ہیں کسی بھی قانون یا سزا سے بچنے کے لیے۔ مگر اللہ تعالی نے واضح کر دیا کہ آخرت میں ان میں سے کوئی بھی صورت کارگر ثابت نہیں ہوگی۔ (شفاعت کے بارے میں آیت 48 میں تفصیلی بیان ہو چکا۔)

وَ اِذِ ابْتَلٰٓى اِبْرٰهٖمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ ؕ قَالَ اِنِّيْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا ؕ قَالَ وَ مِنْ ذُرِّيَّتِيْ ؕ قَالَ لَا يَنَالُ عَهْدِي الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٢٤﴾

اور اس وقت کو یاد کرو جب ابراھیمؑ کے رب نے انہیں چند معاملات میں آزمایا۔ اور وہ آزمائش میں پورے اترے۔ تو اللہ تعالی نے کہا کہ میں تجھے لوگوں کا امام بنانے والا ہوں۔ تو ابراھیمؑ نے عرض کی کہ اے اللہ میری اولاد کو بھی لوگوں کا امام بنا۔ پھر اللہ تعالی نے کہا کہ ضرور بناؤں گا۔ مگر میرا یہ وعدہ ظالم لوگوں کے لیے نہیں ہوگا۔(124)

وَ اِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَ اَمْنًا ؕ وَ اتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى ؕ وَ عَهِدْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَ اِسْمٰعِيْلَ اَنْ طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَ الْعٰكِفِيْنَ وَ الرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ﴿١٢٥﴾

اور اس وقت کو یاد کرو جب ہم نے کعبہ کو لوگوں کے ٹھہرنے کی اور امن کی جگہ بنا دیا۔ پس تم مقام ابراھیمؑ کو نماز پڑھنے کی جگہ بناؤ۔ اور ہم نے ابراھیمؑ اور اسمٰعیلؑ سے وعدہ لیا کہ وہ میرے اس گھر کو رکوع کرنے، سجدہ کرنے، اعتکاف کرنے اور طواف کرنے والوں کے لیے صاف ستھرا رکھیں گے۔(125)

مقام ابراھیمؑ حرم پاک کی حدود میں وہ نشانی ہے جس کو اللہ پاک نے ہمیشہ کے لیے محفوظ کیا ہے اور جس پر کھڑے ہو کر ابراھیمؑ نے اللہ کے گھر کی تعمیر کی تھی۔ اور اللہ تعالی کے حکم کی تعمیل میں لوگ وہاں پر کھڑے ہو کر نوافل ادا کرتے ہیں۔

وَ اِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّ ارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ قَالَ وَ مَنْ كَفَرَ فَاُمَتِّعُهٗ قَلِيْلًا ثُمَّ اَضْطَرُّهٗٓ اِلٰى عَذَابِ النَّارِ ؕ وَ بِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿١٢٦﴾

اور اس وقت کو یاد کرو جب ابراھیمؑ نے دعا کی کہ اے میرے رب اس شہر کو امن والا بنا اور اس کے رہنے والوں کو پھلوں کا رزق عطا فرما۔ ان لوگوں کو جو اللہ تعالی پر ایمان رکھنے والے ہوں اور آخرت پر ایمان رکھنے والے ہوں۔ اللہ تعالی نے دعا قبول کی اور ساتھ ہی فرمایا کہ جو کوئی بھی کفر کرے گا تو میں اسے دنیا میں تھوڑا سا فائدہ دوں گا۔ پھر اس کو آگ کے عذاب کی طرف دھکیل دوں گا۔ اور وہ بہت برا ٹھکانہ ہے۔(126)

وَ اِذْ يَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَ اِسْمٰعِيْلُ ؕ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿١٢٧﴾

اور اس وقت کو یاد کرو جب ابراھیمؑ اور اسمٰعیلؑ کعبہ کی بنیادیں اٹھا رہے تھے۔ اور ساتھ ہی دعا مانگ رہے تھے کہ اے ہمارے رب ہماری

طرف سے یہ قبول فرما۔ بے شک تو سننے والا، جاننے والا ہے۔(127)

رَبَّنَا وَ اجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَ مِنْ ذُرِّيَّتِنَآ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ ۪ وَ اَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَ تُبْ عَلَيْنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۲۸﴾

اے ہمارے رب ہم دونوں کو اپنا فرمانبردار بنا۔ اور ہماری اولاد سے ایک فرمانبردار امت پیدا فرما۔ اور ہمیں ہماری عبادات کے طریقے سکھا۔ اور ہماری توبہ قبول فرما۔ بے شک تو توبہ قبول کرنے والا، بہت رحم کرنے والا ہے۔(128)

رَبَّنَا وَ ابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ وَ يُزَكِّيْهِمْ ۭ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۱۲۹﴾

اے ہمارے رب! ہماری اولاد میں ایک ایسا رسول بھیج، جو انھیں تیری آیات پڑھ کر سنائے۔ اور کتاب وحکمت کی تعلیم دے۔ اور ان کا تزکیہ کرے۔ بے شک تو غالب ہے حکمت والا ہے۔(129)

وَ مَنْ يَّرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ اِبْرٰهٖمَ اِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهٗ ۭ وَ لَقَدِ اصْطَفَيْنٰهُ فِي الدُّنْيَا ۚ وَ اِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۳۰﴾

اور جو بھی ملتِ ابراہیمؑ سے روگردانی کرے گا وہ اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالے گا۔ ہم نے ابراہیمؑ کو دنیا میں بھی برگزیدہ کیا۔ اور آخرت میں بھی وہ صالحین میں سے ہوگا۔(130)

اِذْ قَالَ لَهٗ رَبُّهٗٓ اَسْلِمْ ۙ قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۳۱﴾

جب ابراہیمؑ کو اس کے رب نے کہا کہ میرا فرمانبردار ہو جا۔ تو اس نے فوراً کہا کہ میں تمام جہانوں کے رب کا فرمانبردار رہوں گا۔(131)

وَوَصّٰى بِهَآ اِبْرٰهٖمُ بَنِيْهِ وَ يَعْقُوْبُ ۭ يٰبَنِيَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَكُمُ الدِّيْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۱۳۲﴾ۭ

اور اسی بات کی وصیت ابراہیمؑ اور یعقوبؑ نے اپنے بیٹوں کو کی۔ کہ اے میرے بیٹو! بے شک اللہ تعالی نے تمہارے لیے اس دین کو پسند کیا ہے۔ پس تم فرمانبرداری کی حالت میں ہی مرنا۔(132)

اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ حَضَرَ يَعْقُوْبَ الْمَوْتُ ۙ اِذْ قَالَ لِبَنِيْهِ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْۢ بَعْدِيْ ۭ قَالُوْا نَعْبُدُ اِلٰهَكَ وَ اِلٰهَ اٰبَآئِكَ اِبْرٰهٖمَ وَ اِسْمٰعِيْلَ وَ اِسْحٰقَ اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚۖ وَّ نَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿۱۳۳﴾

کیا تم اس وقت حاضر تھے جب یعقوبؑ کی وفات کا وقت آیا۔ جب انہوں نے اپنے بیٹوں سے پوچھا کہ تم لوگ میرے بعد کس کی عبادت کرو گے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ ہم تیرے اِلٰہ اور تیرے آباؤ اجداد، ابراہیمؑ، اسمٰعیلؑ اور اسحٰقؑ کے اِلٰہ کی عبادت کریں گے۔ جو کہ صرف ایک ہی اِلٰہ ہے۔ اور ہم اسی کے فرمانبردار رہیں گے۔(133)

تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ۚ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَ لَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ ۚ وَ لَا تُسْئَلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۳۴﴾

وہ ایک امت تھی جو کہ گزر چکی۔انہوں نے جو اعمال کیے ان کا بدلہ انہیں ملے گا۔اور جو اعمال تم کرو گے۔ان کا بدلہ تمہیں ملے گا۔اور تم لوگوں سے یہ نہیں پوچھا جائے گا کہ پہلے لوگ کیا کرتے رہے۔(134)

اس آیت نے ہم لوگوں سے ایک بڑا بوجھ ہٹا دیا۔یعنی ہمارا معاملہ ہمارے اپنے اعمال کے ساتھ ہے۔نہ کہ تاریخی لوگوں کے واقعات کے ساتھ۔وہ جیسے بھی تھے اپنے اعمال کا بدلہ پالیں گے۔اور وہ کیا کرتے رہے۔یہ اللہ فرما رہے ہیں کہ ہم سے نہیں پوچھا جائے گا۔

وَقَالُوْا كُوْنُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى تَهْتَدُوْا ؕ قُلْ بَلْ مِلَّةَ اِبْرٰهٖمَ حَنِيْفًا ؕ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۳۵﴾

اور یہودی کہتے ہیں کہ یہودی ہو جاؤ تو پھر ہدایت پاؤ گے۔اسی طرح عیسائی کہتے ہیں کہ عیسائی ہو جاؤ تو پھر ہدایت پاؤ گے۔ہرگز نہیں۔بلکہ جو بھی ملت ابراھیمؑ کی پیروی کرے گا وہی ہدایت پائے گا۔اور ابراھیمؑ توحید پر قائم تھے۔اور ہرگز مشرکوں میں سے نہیں تھے۔(135)

قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَمَآ اُوْتِيَ النَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ۖ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿۱۳۶﴾

تم سب کہو کہ ہم ایمان لائے اللہ پر اور جو نازل کیا گیا ہماری طرف۔اور جو نازل ہوا ابراھیمؑ، اسمٰعیلؑ، اسحٰقؑ، یعقوبؑ اور ان کی اولاد کی طرف۔اور جو دیئے گئے موسیٰؑ اور عیسیٰؑ۔اور جو دیئے گئے باقی انبیاءؑ اپنے رب کے ہاں سے۔ہم کسی ایک نبیؑ میں بھی کسی قسم کی تفریق نہیں کرتے اور ہم سب اللہ تعالیٰ ہی کے فرمانبردار ہیں۔(136)

فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا هُمْ فِيْ شِقَاقٍ ۚ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۱۳۷﴾

پھر اگر یہ لوگ اس طرح ایمان لائیں جیسے تم ایمان لائے ہو۔تو ہدایت یافتہ ہوں گے۔اور اگر منہ پھیریں تو پھر وہ مخالفت پر ہیں۔عنقریب اللہ تعالیٰ ان کے معاملے میں تمہاری کفایت (مدد) کرے گا۔اور وہ سننے والا، جاننے والا ہے۔(137)

صِبْغَةَ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً ۫ وَّنَحْنُ لَهٗ عٰبِدُوْنَ ﴿۱۳۸﴾

اللہ کے دین میں داخل ہو جاؤ۔اور اللہ کے دین سے بڑھ کر اور کس کا دین اچھا ہو سکتا ہے؟ اور ہم سب اسی کے بندے ہیں۔(138)

(مجاز القرآن-ابی عبیدہ معمر بن المثنی التیمی)

قُلْ اَتُحَآجُّوْنَنَا فِى اللّٰهِ وَهُوَ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ۚ وَلَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ۚ وَنَحْنُ لَهٗ مُخْلِصُوْنَ ﴿۱۳۹﴾

کہہ دو کیا تم ہم سے اللہ کی نسبت جھگڑا کرتے ہو حالانکہ وہی ہمارا اور تمہارا رب ہے اور ہمارے لیے ہمارے عمل ہیں اور تمہاری لئے تمہارے عمل اور ہم تو خالص اسی کی عبادت کرتے ہیں۔(139)

اَمْ تَقُوْلُوْنَ اِنَّ اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطَ كَانُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى ؕ قُلْ ءَاَنْتُمْ اَعْلَمُ اَمِ اللّٰهُ ؕ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَتَمَ شَهَادَةً عِنْدَهٗ مِنَ اللّٰهِ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۰﴾

کیا تم کہتے ہو کہ ابراھیمؑ اور اسماعیلؑ اور اسحاقؑ اور یعقوبؑ اور اس کی اولاد یہودی یا نصرانی تھے؟ کہہ دو کیا تم زیادہ جانتے ہو یا اللہ؟ اور اس

سے بڑھ کر کون ظالم ہے جو گواہی چھپائے جو اس کے پاس اللہ کی طرف سے ہے۔اور اللہ بے خبر نہیں اس سے جو تم کرتے ہو۔(140)

تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ۚ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَ لَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ ۚ وَ لَا تُسْـَٔلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۱﴾

وہ ایک امت تھی جو کہ گزر چکی۔انہوں نے جو اعمال کیے ان کا بدلہ انہیں ملے گا۔اور جو اعمال تم کرو گے۔ان کا بدلہ تمہیں ملے گا۔اور تم لوگوں سے یہ نہیں پوچھا جائے گا کہ پہلے لوگ کیا کرتے رہے۔(141)

سَیَقُوْلُ السُّفَهَآءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلّٰىهُمْ عَنْ قِبْلَتِهِمُ الَّتِیْ كَانُوْا عَلَیْهَا ؕ قُلْ لِّلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَ الْمَغْرِبُ ؕ یَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ﴿۱۴۲﴾

عنقریب بے وقوف لوگ کہیں گے کہ کس نے مسلمانوں کو اس قبلہ سے پھیر دیا؟ جس طرف منہ کر کے وہ نماز پڑھ رہے تھے۔ان سے کہہ دو کہ اللہ کے لیے ہی ہے مشرق اور مغرب۔وہ جسے چاہتا ہے سیدھے راستے کی طرف ہدایت دیتا ہے۔(142)

وَ كَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَ یَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَیْكُمْ شَهِیْدًا ؕ وَ مَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِیْ كُنْتَ عَلَیْهَاۤ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ یَّتَّبِعُ الرَّسُوْلَ مِمَّنْ یَّنْقَلِبُ عَلٰى عَقِبَیْهِ ؕ وَ اِنْ كَانَتْ لَكَبِیْرَةً اِلَّا عَلَى الَّذِیْنَ هَدَى اللّٰهُ ؕ وَ مَا كَانَ اللّٰهُ لِیُضِیْعَ اِیْمَانَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۴۳﴾

اور اسی لیے ہم نے تمہیں افضل جماعت بنایا تا کہ تم لوگوں کی ہدایت کا باعث بنو۔اور رسولؐ تمہاری ہدایت کا باعث بنے۔(یعنی صحابہ کرامؓ کی جماعت کے ذریعے ہی اللہ تعالی نے اسلام کو پھیلانے کا کام لینا تھا اسی لیے ان کو افضل جماعت قرار دیا)۔اور مدینہ آنے پر پہلے بیت المقدس کو قبلہ مقرر کرنے اور پھر مسجد حرام کو قبلہ مقرر کرنے کا مقصد یہ تھا کہ ہم آزمائش کر لیں کہ کون صدق دل سے رسولؐ کی پیروی کرتا ہے۔اور کون پرانے قبلہ پر قائم رہتا ہے۔(پہلی بار مشرکین مکہ کے منافقین کی آزمائش اور دوسری بار یہود و نصاری کے منافقین کی۔)اور یہ ایک بڑی آزمائش تھی مگر جن لوگوں کو اللہ تعالی نے ہدایت دی ہوئی تھی یعنی پکے سچے مومن، ان کے دل پر یہ چیز بالکل بھی گراں نہیں گزری۔بلکہ انہوں نے اللہ تعالی کے حکم کی تعمیل کی۔اور اللہ تعالی اس آزمائش کے ذریعے لوگوں کے ایمان کو بالکل ضائع نہیں کرنا چاہتا تھا۔بے شک اللہ تعالی لوگوں کے لیے نرم خو، رحم کرنے والا ہے۔مقصد صرف کھرے کھوٹے کو علیحدہ کرنا تھا۔(143)

لفظ شہیدا کی مکمل وضاحت ہم نیچے بیان کر رہے ہیں۔اس آیت میں سیاق و سباق سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ جو پس منظر بیان ہو رہا ہے قبلے کی سمت کے تعین اور عبادات کا۔اس پیرائے میں یہی ظاہر ہوتا ہے کہ رسولؐ صحابہؓ کی جماعت کو ہدایت سے سرفراز فرمائے گا۔اور یہی جماعت باقی تمام لوگوں کے لیے ہدایت کا باعث بنے گی۔جیسا کہ مولانا ابوالکلام آزادؒ نے بھی ترجمان القرآن میں یہی چیز بیان کی ہے! تا کہ رسول تمہارا معلم ہو۔

شُهَدَآءَ اور شَهِیْدًا۔

ش ھ د۔کے مادہ سے بہت سے معانی موجود ہیں اور قرآن کریم نے بھی ان الفاظ کے سیاق کے لحاظ سے معنی لیے ہیں۔مگر ہمارے مفسرین اور علماء نے عمومی طور پر اس کے معنی بطور گواہ کے کیے ہیں۔اس میں کوئی شک نہیں کہ بہت سے مقامات پر اس کے یہ معنی موجود ہیں۔مگر کچھ

مقامات سیاق کی ترجیح کے متقاضی ہوتے ہیں اس لیے ہم یہاں پر تفصیل کے ساتھ ان مقامات کی وضاحت کر دیتے ہیں تا کہ آئندہ قرآن کے جس مقام پر بھی اس مادہ سے کوئی لفظ استعمال ہو تو معنی کا تعین کرنے کے لیے آسانی رہے۔

سب سے پہلے یہ چیز واضح کر دینا ضروری ہے کہ یہ گواہی کس چیز کی ہے۔

رُسُلًا مُّبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَى اللّٰهِ حُجَّةٌ بَعْدَ الرُّسُلِ ۚ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿۱۶۵﴾ لٰكِنِ اللّٰهُ يَشْهَدُ بِمَآ اَنْزَلَ اِلَيْكَ اَنْزَلَهٗ بِعِلْمِهٖ ۚ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَشْهَدُوْنَ ۚ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ﴿۱۶۶﴾ سورہ نساء۔

اور (ہم نے) رسولوں کو خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا تا کہ رسولوں کے آجانے کے بعد لوگوں کے لیے اللہ کے مقابلہ میں کوئی حجت باقی نہ رہ جائے اور اللہ زبردست، بڑا حکمت والا ہے۔(165) اللہ اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اس نے جو کچھ آپ پر نازل کیا۔ وہ اپنے علم سے نازل کیا ہے اور فرشتے بھی اس کی گواہی دیتے ہیں۔ اگرچہ گواہی کے لیے اللہ کافی ہے۔(166)

وَيَوْمَ نَبْعَثُ مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا ثُمَّ لَا يُؤْذَنُ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ﴿۸۴﴾ سورہ النحل۔

اور جس دن ہم ہر امت میں سے گواہ کھڑا کریں گے۔ پھر کافروں کو نہ اجازت دی جائے گی اور نہ ان سے توبہ کرنے کو کہا جائے گا(84)

ان ہر دو آیات سے واضح ہے کہ اللہ تعالی نے جو پیغام بھیجا ہے وہ لوگوں تک پہنچانے کی گواہی ہے۔ جب کوئی بھی گواہ پیش ہوگا تو وہ یہی گواہی دے گا کہ اللہ کا پیغام پہنچا دیا گیا ہے تا کہ کسی بھی فرد کے پاس کوئی بہانہ موجود نہ ہو کہ اس تک پیغام نہیں پہنچا۔ اس لیے گواہ کے تصور سے جو بات ذہن میں آتی ہے کہ کسی قوم یا فرد کے اعمال کی گواہی یا زبردستی کی نگرانی، تو قرآن کی دیگر آیات سے یہ بات واضح ہے کہ ایسا کوئی بھی تصور موجود نہیں ہے۔ نبی نہ تو نگران بن کر آتے ہیں اور نہ ہی امت کے اعمال کے جوابدہ ہیں۔

اب ہم مختلف قرآنی آیات بیان کرتے ہیں جن سے سیاق کے مطابق اس لفظ کا متعلقہ مقام پر معنی متعین ہو جائے گا۔

1۔ فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا ﴿۴۱﴾ سورہ نساء۔

اس وقت کیا حال ہوگا جب ہم ہر امت میں سے ایک گواہ لائیں گے اور آپ کو ان سب پر گواہ بنا کر لائیں گے۔(41)

2۔ وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا ﴿۱۵۹﴾ سورہ نساء۔

اور اہل کتاب میں سے کوئی ایسا نہیں، جو اپنی موت سے پہلے یہ بات نہ مان لے (کہ عیسیٰؑ کو صلیب نہیں دی گئی)۔ اور وہ قیامت کے دن ان پر گواہ ہوں گے۔(159)

3۔ وَيَوْمَ نَبْعَثُ فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا عَلَيْهِمْ مِّنْ اَنْفُسِهِمْ وَجِئْنَا بِكَ شَهِيْدًا عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ ۚ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ ﴿۸۹﴾ سورہ النحل۔

اور جس دن ہم ہر امت میں سے ایک گواہ اٹھا کھڑا کریں گے جو ان کے بالمقابل گواہی دے گا اور آپ کو ان سب کے بالمقابل گواہ بنا کر لائیں گے اور ہم نے آپ پر وہ کتاب نازل کی ہے جو ہر بات کو کھول کر بیان کرتی ہے اور سرِ تسلیم خم کرنے والوں کے لئے سراسر ہدایت، رحمت اور بشارت ہے۔(89)

4۔ وَنَزَعْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا فَقُلْنَا هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ فَعَلِمُوْٓا اَنَّ الْحَقَّ لِلّٰهِ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۷۵﴾ سورہ القصص۔

اور ہم ہر امت میں سے ایک گواہ نکال کر لائیں گے پھر ان سے کہیں گے کہ اپنی دلیل و برہان لاؤ تب انہیں معلوم ہوگا کہ حق اللہ ہی کیلئے ہے اور

وہ جوافتراءپردازیاں کیا کرتے تھے وہ سب ان سے غائب ہوجائیں گی۔(75)

ان تمام چار مقامات میں گواہ یہ گواہی دے گا کہ اس نے اللہ تعالی کا پیغام لوگوں تک پہنچادیا۔اور قیامت والے دن اللہ لوگوں کے سامنے انبیاء کو لے آئیں گے جن کے سامنے لوگ کسی قسم کا کوئی عذر پیش نہیں کرسکیں گے۔

1-وَجَاهِدُوا فِي اللهِ حَقَّ جِهَادِهِ ۚ هُوَ اجْتَبَاكُمْ وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ ۚ مِلَّةَ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ ۚ هُوَ سَمَّاكُمُ الْمُسْلِمِينَ مِنْ قَبْلُ وَفِي هَٰذَا لِيَكُونَ الرَّسُولُ شَهِيدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ ۚ فَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَاعْتَصِمُوا بِاللهِ هُوَ مَوْلَاكُمْ ۖ فَنِعْمَ الْمَوْلَىٰ وَنِعْمَ النَّصِيرُ ﴿٧٨﴾ سورہ الحج۔

اور اللہ کی راہ میں جہاد کرو۔جیسا کہ جہاد کرنے کا حق ہے اس نے تمہیں منتخب کیا ہے۔اور دین کے معاملہ میں اس نے تمہارے لئے کوئی تنگی روا نہیں رکھی۔اپنے باپ (مورث اعلیٰ) ابراہیمؑ کی ملت کی پیروی کرو۔اسی (اللہ) نے اس سے پہلے بھی تمہارا نام مسلمان رکھا اور اس (قرآن) میں بھی۔تاکہ پیغمبر تمہاری راہنمائی کرے۔اور تم لوگوں کی راہنمائی کرو۔پس تم نماز کی پابندی کرو۔اور زکوٰۃ ادا کرو۔اور اللہ سے وابستہ ہو جاؤ۔وہی تمہارا مولا ہے سو کیسا اچھا مولا ہے اور کیسا اچھا مددگار ہے۔(78)

اس آیت اور سورہ بقرہ کی آیت 143 میں یہ الفاظ بطور معلم استعمال کئے گئے ہیں۔

1-قَالَ هِيَ رَاوَدَتْنِي عَنْ نَفْسِي ۚ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِنْ أَهْلِهَا إِنْ كَانَ قَمِيصُهُ قُدَّ مِنْ قُبُلٍ فَصَدَقَتْ وَهُوَ مِنَ الْكَاذِبِينَ ﴿٢٦﴾ سورہ یوسف۔

یوسفؑ نے کہا (حقیقت یہ ہے کہ) خود اسی نے اپنی مطلب برآری کے لئے مجھ پر ڈورے ڈالے اور مجھے پھسلانا چاہا۔اس پر اس عورت کے گھر والوں میں سے ایک فیصلہ کرنے والے نے فیصلہ کیا۔کہ اگر یوسفؑ کا کرتہ آگے سے پھٹا ہوا ہے تو عورت سچی ہے اور یہ جھوٹا۔(26)

اس آیت میں شھد شاھد کے معنی مفردات القرآن میں امام راغب اصفہانی نے یہی بیان کیے ہیں۔کیونکہ وقوعہ کے وقت کوئی بھی موجود نہیں تھا اس لیے یہاں معاملہ گواہی کا نہیں ہے۔

1-اِرْجِعُوا إِلَىٰ أَبِيكُمْ فَقُولُوا يَا أَبَانَا إِنَّ ابْنَكَ سَرَقَ وَمَا شَهِدْنَا إِلَّا بِمَا عَلِمْنَا وَمَا كُنَّا لِلْغَيْبِ حَافِظِينَ ﴿٨١﴾

تم سب والد صاحب کے پاس واپس جاؤ اور کہو کہ ابا جان آپ کے صاحبزادے نے وہاں جا کر چوری کی ہے۔ہم تو وہی بیان کر رہے ہیں جو کچھ ہمیں معلوم ہوا ہے۔اور غیب کی نگہبانی تو ہم نہ کرسکتے تھے۔(81)

امام راغب اصفہانی کے مطابق یہاں شَهِدْنَا ، اَخْبَرْنَا کے معنی میں آیا ہے۔

1۔لِيَشْهَدُوا مَنَافِعَ لَهُمْ ۔سورہ الحج۔آیت 28۔

تاکہ وہ اپنے فائدوں کیلئے حاضر ہوں۔

1-وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَائِفَةٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿٢﴾ سورہ نور۔

اور چاہیے کہ ان کو سزا دیتے وقت مومنین کی ایک جماعت دیکھ رہی ہو۔(موجود ہو۔)

1-قَالُوا تَقَاسَمُوا بِاللهِ لَنُبَيِّتَنَّهُ وَأَهْلَهُ ثُمَّ لَنَقُولَنَّ لِوَلِيِّهِ مَا شَهِدْنَا مَهْلِكَ أَهْلِهِ وَإِنَّا لَصَادِقُونَ ﴿٤٩﴾ سورہ النمل

انہوں نے کہا کہ آپس میں خدا کی قسم کھا کر عہد کرو کہ ہم رات کے وقت صالحؑ اور اس کے گھر والوں کو ہلاک کردیں گے اور پھر ان کے وارث سے کہیں گے کہ ہم ان کے گھر والوں کی ہلاکت کے موقع پر موجود ہی نہیں تھے اور ہم بالکل سچے ہیں۔(49)

1۔ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَذِكْرَىٰ لِمَن كَانَ لَهُ قَلْبٌ أَوْ أَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيدٌ ﴿٣٧﴾ سورہ ق۔
اس میں بڑی عبرت ونصیحت ہے اس کے لئے جو غور کرنے والا دل رکھتا ہو یا پوری طرح متوجہ ہو کر بات سنے۔(37)
1۔ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لِمَ تَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَأَنتُمْ تَشْهَدُونَ ﴿٧٠﴾
اے اہل کتاب! تم اللہ کی آیات کا کیوں انکار کرتے ہو۔ حالانکہ تم دل سے جانتے ہو کہ وہ اللہ ہی کی آیات ہیں۔(70)
اسی طرح سے سیاق وسباق کی مناسبت سے ہر مقام پر اس مادہ کے معانی بیان کر دیئے جائیں گے۔

قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ ۚ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰىهَا ۠ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۭ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ ۭ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۭ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٤٤﴾

چونکہ ہم دیکھ رہے تھے آپؐ کے چہرے کا بار بار آسمان کی طرف پھرنا۔(یعنی نبی کریمؐ دعا کر رہے تھے کہ جس قبلہ کی بنیاد ان کے آباؤ اجداد ابراھیمؑ اور اسمعیلؑ نے رکھی تھی۔ اسی کو مسلمانوں کے لیے قبلہ مقرر کر دیا جائے۔) اللہ تعالی نے فرمایا کہ ہم نے تمہاری دعا قبول کر لی ہے۔ اور جلد ہی ہم تمہارا رخ اسی قبلہ کی طرف کر دیں گے جس کی نبی کریمؐ دعا کر رہے تھے۔ پس تم اپنے رخ مسجد حرام کی طرف کرو۔ اور جہاں کہیں بھی تم ہو، مسجد حرام کی طرف ہی اپنا رخ کرو۔ اور جو لوگ کتاب دیئے گئے وہ ضرور یہ جان لیں گے کہ یہ اللہ تعالی کا واضح حکم ہے۔ اور اللہ تعالی لوگوں کے اعمال سے خوب باخبر ہے۔(144)

وَلَئِنْ اَتَيْتَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ بِكُلِّ اٰيَةٍ مَّا تَبِعُوْا قِبْلَتَكَ ۚ وَمَآ اَنْتَ بِتَابِعٍ قِبْلَتَهُمْ ۚ وَمَا بَعْضُهُمْ بِتَابِعٍ قِبْلَةَ بَعْضٍ ۭ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ اِنَّكَ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٤٥﴾

اور اگر آپ اہل کتاب کو کیسی ہی نشانی کیوں نہ دکھلا دو، وہ تمہارے قبلہ کی پیروی کرنے والے نہیں۔ اور نہ ہی اب آپ ان کے قبلہ کی پیروی کرو گے۔ اور اہل کتاب آپس میں بھی ایک دوسرے کے قبلہ کی پیروی کرنے والے نہیں ہیں۔ اور اگر واضح حکم آنے کے بعد بھی آپ نے ان کے قبلہ کا رخ کیا تو آپ بھی ظلم کرنے والوں میں شمار ہونگے۔(یہاں اصل خطاب جماعت مومنین کو ہے صیغہ چہ جائیکہ واحد مخاطب کا استعمال ہوا ہے۔ یہ قرآن کا اسلوب ہے۔)(145)

اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا يَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ ۭ وَاِنَّ فَرِيْقًا مِّنْهُمْ لَيَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿١٤٦﴾

جن لوگوں کو ہم نے کتاب (توریت وغیرہ) دی ہے۔ وہ اس رسولؐ کو ایسے پہچانتے ہیں جیسے اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں۔ مگر ان میں سے کا ایک فریق حق کو چھپاتا ہے حالانکہ وہ اسے جانتا ہے۔(146)

اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ﴿١٤٧﴾

(تحویل قبلہ کا حکم) آپ کے رب کی طرف سے برحق ہے۔ پس آپ لوگ شک کرنے والوں میں سے نہ ہوں۔(147)

وَ لِكُلٍّ وِّجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيْهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ ؕ اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا يَاْتِ بِكُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۴۸﴾

اور ہر ایک کے لئے ایک سمت ہے جدھر وہ (نماز کے لیے) منہ کرتا ہے۔(اے مسلمانو! تم اس نزاع کو چھوڑ دو) پس تم بڑھ چڑھ کر نیکیوں کی طرف سبقت کرو۔تم جہاں بھی ہو گے اللہ تم سب کو (جزاوسزا کے لئے ایک جگہ) لے آئے گا۔ بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔(148)

وَ مِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ وَ اِنَّهٗ لَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَ مَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۹﴾

اور آپ جہاں سے بھی نکلیں تو (نماز کے وقت) اپنا رخ مسجد حرام کی طرف رکھیں۔ بے شک یہ (تبدیلی قبلہ) آپ کے پروردگار کی طرف سے حق ہے اور اللہ تمہارے کاموں سے غافل و بے خبر نہیں ہے۔(149)

وَ مِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ وَ حَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ ۙ لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَيْكُمْ حُجَّةٌ ۙ اِلَّا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ ۗ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَ اخْشَوْنِيْ ۗ وَ لِاُتِمَّ نِعْمَتِيْ عَلَيْكُمْ وَ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۵۰﴾ۙ

اور آپ جہاں سے بھی نکلیں تو (نماز کے وقت) اپنا منہ مسجد الحرام کی طرف ہی موڑیں۔اور (اے مسلمانو!) تم بھی جہاں کہیں بھی ہو (نماز کے وقت) اپنے رخ اسی (مسجد الحرام) کی طرف ہی کیا کرو۔(اس حکم کی بار بار تکرار سے ایک غرض یہ ہے کہ) تا کہ لوگوں (مخالفین) کو تمہارے خلاف کوئی دلیل نہ ملے۔سوا ان لوگوں کے لیے جو ظالم ہیں (کہ ان کی زبان تو کسی طرح بھی بند نہیں ہو سکتی)۔تو تم ان سے نہ ڈرو بلکہ مجھ سے ڈرو تا کہ تم پر میری نعمت تمام ہو جائے۔اور تا کہ تم ہدایت یافتہ ہو جاؤ۔(150)

كَمَاۤ اَرْسَلْنَا فِيْكُمْ رَسُوْلًا مِّنْكُمْ يَتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِنَا وَ يُزَكِّيْكُمْ وَ يُعَلِّمُكُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ وَ يُعَلِّمُكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۵۱﴾ۛ

(اے مسلمانو!) یہ تحویل قبلہ تم پر ایسا احسان ہے جس طرح ہم نے تمہارے درمیان تم ہی میں سے ایک پیغمبر بھیجا ہے۔ جو تمہیں ہماری آیات پڑھ کر سناتا ہے اور تمہیں (بدعقیدتی، بدعملی اور بداخلاقی کی نجاست و کثافت) سے پاک کرتا ہے اور تمہیں کتاب وحکمت کی تعلیم دیتا ہے۔اور تمہیں وہ باتیں سکھاتا ہے جو تم نہیں جانتے تھے۔(151)

تحویل قبلہ کے بارے میں کچھ قابل غور نقاط:۔

1۔ بیت المقدس یہودیوں، عیسائیوں اور مسلمانوں کے نزدیک یکساں قابل احترام ہے۔ یروشلم کا سارا علاقہ ہی بیت المقدس کہلاتا ہے۔

2۔یہودیوں کے مطابق ابراہیمؑ نے اپنے بیٹے کی قربانی اسی جگہ کی تھی جس کو اب قبۃ الصخرہ کہا جاتا ہے۔

3۔عیسائیوں کے نزدیک حضرت عیسیٰؑ کو اسی جگہ صلیب دی گئی۔

4۔حضرت سلیمانؑ نے بیت المقدس میں ہیکل کی تعمیر کی۔ ہیکل کے مختلف حصے تھے۔جس میں عبادت کے لیے علیحدہ جگہ اور قربانی کے لیے مذبحہ خانہ بھی موجود تھا۔

5۔تقریباً 586 ق م میں بخت نصر نے یروشلم پر حملہ کیا اور ہر چیز کو تباہ و برباد کر دیا۔

6۔تقریباً 70 عیسوی میں رومی فوجی کمانڈر ٹائٹس نے بھی ایسا ہی حملہ کیا اور ایسی ہی تباہی پھیری۔سورہ بنی اسرائیل میں ان دونوں حملوں کا ذکر موجود ہے۔

7۔ یروشلم تباہ و برباد ہو گیا اور سلیمانؑ کے بنائے ہوئے ہیکل کی صرف ایک دیوار باقی اصل حالت پر رہی، جو آج بھی موجود ہے۔ اسے "دیوار گریہ" کہا جاتا ہے۔

8۔ کچھ لوگوں کے نزدیک اسی جگہ حضرت عزیرؑ کا واقعہ ظہور میں آیا۔ جہاں آپؑ کو 100 سال کے لیے موت دی گئی۔ اس واقعہ کا ذکر سورہ بقرہ میں موجود ہے۔ انہی کھنڈرات کو دیکھ کر انہوں نے کہا تھا کہ کیا اللہ اس بستی کو دوبارہ زندہ کرے گا۔ مگر اللہ تعالی نے 100 سال بعد ان کو دوبارہ زندگی دے کر وہاں ایک بارونق شہر دکھلا دیا۔

9۔ اس سارے عرصہ میں بہت سے پیغمبر وہاں مبعوث ہوئے۔ اس لیے یہ شہر عبادات کا مرکز رہا۔ حضرت موسیٰؑ بنی اسرائیل کو مصر سے ہجرت کروا کر یہیں لے کر آئے۔

10۔ بہت سے پیغمبر مکہ کی طرف آئے ہی نہیں۔ چہ جائیکہ اللہ تعالی نے مسجد الحرام کو پہلا گھر قرار دیا۔ مگر اس سے یہ مراد ہرگز نہیں تھی کہ اس طرح کا کوئی دوسرا گھر ہو نہیں سکتا۔ نظر بظاہر یہی معلوم ہوتا ہے کہ ابراھیمؑ کی ذریت میں سے جس نبیؐ نے مبعوث ہونا تھا۔ اس کے لیے اس نے مرکز بننا تھا۔ اور تا قیامت اسے ہی مرکز رہنا تھا۔ اس لیے اسے فضیلت دی گئی۔ ابراھیمؑ نے اللہ کے پہلے گھر کی بنیاد رکھی۔ اور اس کے 40 سال بعد یعقوبؑ نے مسجد اقصی کی تعمیر کی۔

11۔ مسجد اقصی کی موجودہ عمارت اموی خلیفہ عبدالملک بن مروانؒ نے تعمیر کروانا شروع کی۔ اور ان کے بیٹے ولید بن عبدالملکؒ نے تقریباً 705 عیسوی میں تعمیر مکمل کروائی۔ نبی کریمؐ کی بعثت کے وقت یہ عمارت موجود نہ تھی۔ مرورِ زمانہ سے عبادات کی جگہیں گرتی رہیں اور تعمیر ہوتی رہیں۔ مدینہ کے یہودی اور عیسائی اپنی عبادات بیت المقدس کی طرف رخ کر کے ہی ادا کرتے تھے۔ مدینہ تشریف لانے کے بعد نبی کریمؐ نے بھی بیت المقدس کی طرف رخ کر کے ہی نماز کی ادائیگی شروع کی۔ اسی لیے اسے قبلہ اول کہا جاتا ہے۔ چونکہ یروشلم کا سارا علاقہ ہی بیت المقدس میں شامل ہے اور اللہ تعالی نے سورہ بنی اسرائیل میں اسے مسجد اقصی کہہ کر پکارا ہے تو ہمارے لیے یہی دلیل کافی ہے۔ جس طرح مسجد الحرام میں منیٰ، مزدلفہ سے عرفات تک، اور حدیبیہ تک کا سارا علاقہ شامل ہے۔

12۔ قبلہ رخ ہونے کا یہ مطلب نہیں کہ واقعی اس جگہ پر مسجد کا موجود ہونا ضروری ہے۔ بہت سی اقوام جب ایک دوسرے کی جگہ پر قبضہ کرتی ہیں تو وہاں کی عبادت گاہیں گرا دیتی ہیں۔ مگر چونکہ قبلہ سے تعلق روحانی اور قلبی ہوتا ہے۔ اس لیے اس کی طرف رخ کرنا لازمی امر ہے۔ ایسا ہی معاملہ مسجد الحرام کے ساتھ بھی ہوا ہے۔ اس کی عمارت بھی کئی بار گرائی گئی۔ اور کئی بار تعمیر ہوئی۔

13۔ اصل چیز اللہ تعالی کی عبادت ہے۔ اور اللہ تعالی نے واضح کر دیا ہے کہ چونکہ مشرق و مغرب اسی کے لیے ہیں۔ اس لیے ہر سمت منہ کر کے اللہ تعالی کی عبادت ہو سکتی ہے۔ مگر اگلے حکم میں اللہ تعالی نے مسلمانوں کو پابند کر دیا کہ عبادت کے وقت اپنا رخ مسجد الحرام کی طرف رکھنا ہے۔

14۔ تحویل قبلہ صرف منافقین کی شناخت کے لیے ایک امتحان تھا۔ مشرکین مکہ اور مدینہ کے یہودیوں کے لیے خاص طور پر یہ مشکل وقت تھا۔

فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ ﴿١٥٢﴾

تم (نماز اور قرآن سے) میرا ذکر کرتے رہو۔ میں تمہارا دھیان رکھوں گا۔ اور میرا شکر کرتے رہو۔ ان نعمتوں پر جو میں نے تمہیں عطا کی ہیں۔ اور میری ناشکری مت کرو۔(152)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَ الصَّلٰوةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۝۱۵۳

اے ایمان والو! صبر اور نماز کے ذریعے اللہ سے مدد مانگا کرو۔ بے شک اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔(153)

دنیا میں ہر کوئی کسی نہ کسی مشکل کا سامنا کرتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ ہمیں ہدایت دے رہے ہیں کہ کسی بھی مشکل میں کسی اور دَر پر نہیں جانا۔ اور نہ ہی جاہلوں کی طرح ٹونہ ٹوٹکہ میں پڑنا ہے کہ قرآنی آیات یا دیگر وظائف کا سہارا لے کر انہیں دہراتے جانا ہے۔ بلکہ نماز میں اللہ سے دعا کریں اور اپنی مصیبت کا اظہار کریں۔ اور پھر صبر کے ذریعے اللہ تعالیٰ کے حکم کا انتظار کریں۔ اللہ تعالیٰ پر یقین رکھیں، اللہ مصیبت سے نکلنے کی کوئی نہ کوئی راہ پیدا کر دے گا۔

وَ لَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ؕ بَلْ اَحْيَآءٌ وَّ لٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ۝۱۵۴

اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں قتل ہو جاتے ہیں، انہیں مردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں۔ مگر تمہیں ان کی زندگی کا شعور نہیں ہے۔(154)

یعنی اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے جو لوگ شہید ہو جاتے ہیں۔ ان کو مردہ نہ سمجھو۔ اللہ کے ہاں ان کا مقام و مرتبہ بہت بلند ہے۔ ان کو اللہ تعالیٰ نے وعدے کے مطابق جنت میں اعلیٰ مقام پر فائز کر دیا ہے۔ مگر ہم انسانی درجے پر اُس دنیا کی کیفیت کو نہیں سمجھ سکتے۔

وَ لَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَ الْجُوْعِ وَ نَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَ الْاَنْفُسِ وَ الثَّمَرٰتِ ؕ وَ بَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ ۝۱۵۵ۙ

اور ضرور ہم آزمائیں گے تمہیں دنیاوی زندگی میں۔ کچھ خوف سے، اور بھوک سے، اور مال و جان کے نقصان سے اور پھلوں کے نقصان سے۔ یعنی قحط سے۔ تو اے نبیؐ آپ صبر کرنے والوں کو خوشخبری دے دیجئے۔ کہ وہ امتحان میں پورے اترے ہیں۔ اور ان کے لیے اگلی دنیا میں انتہائی اعلیٰ مقام ہے۔(155)

مشکلات زندگی کا حصہ ہیں۔ مگر انسان کی فطرت ہے کہ وہ گھبرا کر غیر خدائی وسیلے ڈھونڈتا ہے اور شیطان اپنے چیلوں کے ذریعے ان کی راہنمائی ایسے راستوں کی طرف کر دیتا ہے جو شرک کا باعث بن جاتے ہیں۔ یعنی کسی پر کوئی مشکل آتی ہے تو کچھ لوگ اسے کہتے ہیں کہ فلاں دربار پر یا آستانے پر چلے جاؤ تو تمہاری مراد پوری ہو جائے گی۔ اور مصیبت ختم ہو جائے گی۔ یا کچھ لوگ ایسے مل جاتے ہیں جو کہتے ہیں کہ قرآن کی فلاں آیت کا حصہ پڑھ لو۔ یا کسی بزرگ کو پکارو تو مصیبت دور ہو جائیگی۔ بلکہ مشکل، تکلیف اور مصیبت میں ایمان والوں کا کیا رویہ ہوتا ہے۔ اگلی آیت میں دیکھئے۔

الَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ۝۱۵۶ؕ

صبر کرنے والوں کو جب بھی کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو یہی کہتے ہیں کہ ہم تو اللہ ہی کی ملکیت ہیں اور اسی کی طرف ہی لوٹ کر جانے والے ہیں۔(156)

یعنی یہ لوگ کوئی بھی غیر خدائی وسیلہ اختیار نہیں کرتے۔ بلکہ اپنی مشکلات اور مصائب میں صرف اور صرف اللہ ہی کو پکارتے ہیں۔ اسے ہی حاجت روا اور مشکل کشا سمجھتے ہیں۔ اور صرف اسی کے آگے اپنی مرادیں رکھتے ہیں۔

اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَ رَحْمَةٌ ۫ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ ۝۱۵۷

ایسے لوگوں پر ان کے رب کی طرف سے رحمت اور مہربانیاں ہیں۔ اور یہی لوگ ہدایت پانے والے ہیں۔(157)

اِنَّ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا ؕ وَ مَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۵۸﴾

بے شک صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہیں۔ پس جو بھی اللہ کے گھر حج یا عمرہ کرنے کا ارادہ کرے تو اس کے لیے کوئی حرج نہیں کہ ان پہاڑیوں کے درمیان طواف کرے۔ اور خوشدلی سے جو بھی نیکی کرے گا تو اللہ تعالیٰ بھی قدر کرنے والا، جاننے والا ہے۔(158)

اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَاۤ اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَ الْهُدٰى مِنْۢ بَعْدِ مَا بَيَّنّٰهُ لِلنَّاسِ فِى الْكِتٰبِ ۙ اُولٰٓئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ وَ يَلْعَنُهُمُ اللّٰعِنُوْنَ ﴿۱۵۹﴾

بے شک جو لوگ ہماری نازل کردہ روشن تعلیمات اور ہدایت کو چھپاتے ہیں جبکہ ہم تمام لوگوں کے لئے انہیں کتاب میں واضح طور پر بیان کر چکے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ لعنت کرتا ہے اور تمام لعنت کرنے والے بھی لعنت کرتے ہیں۔(159)

اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا وَ اَصْلَحُوْا وَ بَيَّنُوْا فَاُولٰٓئِكَ اَتُوْبُ عَلَيْهِمْ ۚ وَ اَنَا التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۶۰﴾

مگر وہ جنہوں نے حق کو چھپانے سے توبہ کی اور اپنی اصلاح کر لی۔ اور حق بات کو ظاہر کر دیا۔ یہ وہ ہیں جن کی میں توبہ قبول کروں گا (انہیں معاف کردوں گا) اور میں بڑا توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا ہوں۔(160)

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ مَاتُوْا وَ هُمْ كُفَّارٌ اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَ الْمَلٰٓئِكَةِ وَ النَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۶۱﴾

بلاشبہ جن لوگوں نے کفر اختیار کیا اور پھر اسی کفر کی حالت میں مر گئے۔ یہی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ، فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہے۔(161)

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَ لَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿۱۶۲﴾

وہ اس (لعنت) میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے نہ تو ان کے عذاب میں کوئی کمی کی جائے گی۔ اور نہ ہی انہیں کوئی مہلت دی جائے گی۔(162)

وَ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۶۳﴾

اور تمہارا معبود بس ایک ہی معبود ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ وہ بڑا مہربان بہت رحم کرنے والا ہے۔(163)

اِنَّ فِىْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ اخْتِلَافِ الَّيْلِ وَ النَّهَارِ وَ الْفُلْكِ الَّتِىْ تَجْرِىْ فِى الْبَحْرِ بِمَا يَنْفَعُ النَّاسَ وَ مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ مَّآءٍ فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَ بَثَّ فِيْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ ۪ وَّ تَصْرِيْفِ الرِّيٰحِ وَ السَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿۱۶۴﴾

بے شک آسمانوں اور زمینوں کی پیدائش میں اور رات دن کی آمد و رفت میں اور ان کشتیوں میں جو لوگوں کو نفع پہنچانے والی چیزیں لے کر سمندر میں چلتی ہیں اور بارش کے اس پانی میں جسے اللہ نے آسمان سے برسایا اور پھر اس کے ذریعے زمین کو اس کے بے جان (بنجر) ہو جانے کے بعد جاندار بنا دیا (سرسبز و شاداب بنا دیا)۔ اور اس میں ہر قسم کے چلنے پھرنے والے جانور پھیلا دیئے۔ اور ہواؤں کی گردش میں اور ان بادلوں میں

جوآسمان وزمین کے درمیان تابع فرمان بنا کے رکھے گئے ہیں۔ان سب باتوں میں خدا کے وجوداوراس کی قدرت کی بڑی نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لئے جوعقل وشعور سے کام لیتے ہیں۔(164)

وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ ؕ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ؕ وَ لَوْ يَرَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْۤا اِذْ يَرَوْنَ الْعَذَابَ ۙ اَنَّ الْقُوَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ۙ وَّ اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعَذَابِ ﴿۱۶۵﴾

(ان حقائق کے باوجود) کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جواللہ کے سوادوسروں کواس کا شریک قرار دیتے ہیں اوران سے اس طرح محبت کرتے ہیں جس طرح اللہ سے کرنی چاہیے۔مگر جوصاحب ایمان ہیں وہ سب سے بڑھ کراللہ سے محبت کرتے ہیں اورکاش یہ ظالم (اس وقت) وہ حقیقت دیکھ لیتے جوعذاب دیکھتے وقت سمجھیں گے کہ ساری قوت وطاقت بس اللہ کے لئے ہی ہے اور یہ کہ اللہ سخت عذاب دینے والا ہے۔(165)

پہلے اللہ تعالی نے اپنی قدرت کی نشانیاں بیان کی ہیں اور بتایا ہے کہ ایسا صرف وہی ایک الٰہ ہی پیدا کرسکتا ہے۔اب ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ لوگ اسی اللہ کو ہی ملجا اور ماویٰ مانتے۔مگرلوگوں نے دیگر بتوں اور تاریخ کے گمنام بزرگوں کواللہ کے مقابلے پر کھڑا کردیا۔اورجیسی محبت اللہ تعالی کے ساتھ ہونا چاہئے تھی،وہ ان بتوں اور بزرگوں سے کرنے لگ گئے۔

آج بھی بہت سے لوگ گزری ہوئی ہستیوں کو حاجت روا،مشکل کشا مانتے ہیں۔جن میں پیرعبدالقادر جیلانی،پیرشہباز قلندر،بابا فریدالدین گنج شکر،خواجہ معین الدین چشتی وغیرہ شامل ہیں۔اوران میں سے بہت سے سلسلے نکلتے ہیں اوران اولیاء کی تعداد سینکڑوں میں ہے۔ان کے مزارات پرلوگوں کا رش لگا رہتا ہے۔اورلوگ اپنی مرادیں یہاں سے پوری کرتے ہیں اورمنتیں مانتے ہیں۔اورنذرانے دیتے ہیں اور چڑھاوے چڑھاتے ہیں۔

پھر کچھ لوگ ہیں،جنہوں نے حضرت علیؓ اوران کی اولاد کواپنا ملجا وماویٰ تسلیم کررکھا ہے۔ایسی ہی مرادیں وہ ان سے مانگتے ہیں۔حالانکہ اللہ تعالی نے اس آیت ودیگر کئی آیات میں واضح کردیا ہے کہ اللہ تعالی کے علاوہ کسی بھی اورہستی کو پکارنا شرک ہے۔اورشرک ناقابل معافی جرم ہے۔یہ بزرگ ہستیاں اپنا اپنا وقت گزار کردنیا سے تشریف لے گئی ہیں۔اب ان کے اعمال ان کے ساتھ ہیں۔مگرلوگوں نے انہیں اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرا کراپنی آخرت کومشکل میں ڈال دیا ہے۔اللہ تعالی فرماتے ہیں

وَّ اَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا ﴿۱۸﴾ سورہ جن آیت 18

اور یہ کہ مساجد خاص اللہ کیلئے ہیں لہذا اللہ کے ساتھ کسی اورکونہ پکارو۔

وَ لَا تَدْعُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ وَ لَا يَضُرُّكَ ۚ فَاِنْ فَعَلْتَ فَاِنَّكَ اِذًا مِّنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۰۶﴾ سورہ یونس آیت 106

اوراللہ کے سواکسی ایسی ہستی کونہ پکارو،جوتمہیں نہ فائدہ پہنچا سکے اورنہ نقصان۔اوراگرایسا کیا توپھر ظالموں میں سے ہوجاؤ گے۔(106)

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَنْ يَّخْلُقُوْا ذُبَابًا وَّ لَوِ اجْتَمَعُوْا لَهٗ ؕ وَ اِنْ يَّسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَيْـًٔا لَّا يَسْتَنْقِذُوْهُ مِنْهُ ؕ ضَعُفَ الطَّالِبُ وَ الْمَطْلُوْبُ ﴿۷۳﴾ سورہ حج آیت 73

اے لوگو!ایک مثال دی جاتی ہے اسے غور سے سنو۔اللہ کو چھوڑ کرتم جن معبودوں کو پکارتے ہو وہ ایک مکھی بھی پیدا نہیں کرسکتے۔اگرچہ وہ سب کے سب اس کام کے لئے اکٹھے ہوجائیں۔اوراگرایک مکھی ان سے کوئی چیزچھین کرلے جائے تووہ اسے اس مکھی سے چھڑا نہیں سکتے۔طالب و مطلوب دونوں ہی کمزورو ناتواں ہیں۔(73)

فَلَا تَدۡعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰـهًا اٰخَرَ فَتَكُوۡنَ مِنَ الۡمُعَذَّبِيۡنَ ۚ‏ سورہ الشعرا آیت 213

پس آپ اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کو نہ پکاریں ورنہ آپ بھی سزا پانے والوں میں شامل ہو جائیں گے۔

اسی طرح سے قرآن کریم نے بے شمار مقامات پر یہ وضاحت کر دی ہے کہ اللہ کے سوا کسی بھی اور کو اللہ کی صفات میں شریک نہیں ٹھہرایا جا سکتا۔ تمام انبیاء کرامؑ کی بنیادی تعلیم توحید ہی تھی۔ انبیاء کرامؑ نے اپنی تمام تر زندگی اسی کی تبلیغ میں لگا دی۔ اور دین اسلام کا مرکزی نقطہ بھی توحید ہی ہے۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ وہ دیگر گناہوں کو تو معاف کر سکتا ہے مگر شرک کو کبھی معاف نہیں کرے گا۔

اِذۡ تَبَرَّاَ الَّذِيۡنَ اتُّبِعُوۡا مِنَ الَّذِيۡنَ اتَّبَعُوۡا وَرَاَوُا الۡعَذَابَ وَتَقَطَّعَتۡ بِهِمُ الۡاَسۡبَابُ ﴿۱۶۶﴾

اور (وہ مرحلہ کتنا کٹھن ہوگا) جب وہ (پیر) لوگ جن کی (دنیا میں) پیروی کی گئی اپنے پیروؤں (مریدوں) سے برأت اور لاتعلقی ظاہر کریں گے۔ اور خدا کا عذاب ان سب کی آنکھوں کے سامنے ہوگا اور سب وسائل اور تعلقات بالکل قطع ہو چکے ہوں گے۔(166)

وَقَالَ الَّذِيۡنَ اتَّبَعُوۡا لَوۡ اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَتَبَرَّاَ مِنۡهُمۡ كَمَا تَبَرَّءُوۡا مِنَّا ‌ؕ كَذٰلِكَ يُرِيۡهِمُ اللّٰهُ اَعۡمَالَهُمۡ حَسَرٰتٍ عَلَيۡهِمۡ‌ؕ وَمَا هُمۡ بِخٰرِجِيۡنَ مِنَ النَّارِ ﴿۱۶۷﴾

اور پیروی کرنے والے (مرید) کہتے ہوں گے کہ کاش! ہمیں ایک بار دنیا میں واپسی کا موقع مل جاتا تو ہم بھی بالکل اسی طرح ان سے بیزاری اور لاتعلقی ظاہر کرتے جس طرح انہوں نے آج ہم سے بیزاری اور لاتعلقی ظاہر کی ہے اسی طرح اللہ ان کے برے کاموں کو حسرت و یاس کی شکل میں دکھائے گا۔ اور وہ کبھی دوزخ سے باہر نہیں نکل سکیں گے۔(167)

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ كُلُوۡا مِمَّا فِى الۡاَرۡضِ حَلٰلًا طَيِّبًا ۖ وَّلَا تَتَّبِعُوۡا خُطُوٰتِ الشَّيۡطٰنِ‌ؕ اِنَّهٗ لَـكُمۡ عَدُوٌّ مُّبِيۡنٌ ﴿۱۶۸﴾

اے لوگو! زمین میں جو حلال اور پاکیزہ چیزیں ہیں وہ کھاؤ۔ اور شیطان کے نقش قدم پر نہ چلو۔ بلاشبہ وہ تمہارا کھلم کھلا دشمن ہے۔(168)

اِنَّمَا يَاۡمُرُكُمۡ بِالسُّوۡٓءِ وَالۡفَحۡشَآءِ وَاَنۡ تَقُوۡلُوۡا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۱۶۹﴾

وہ تو تمہیں برائی و بے حیائی اور بدکاری کا حکم دیتا ہے اور چاہتا ہے کہ تم اللہ کے خلاف ایسی باتیں منسوب کرو جن کا تمہیں علم نہیں ہے۔(169)

اللہ تعالیٰ نے جو احکام دیئے ہیں وہ قرآن کریم میں بالکل واضح ہیں۔ اور زندگی کے بعد آخرت کے بارے میں بھی اللہ تعالیٰ نے بارہا یہ وضاحت کر دی ہے کہ کون سے لوگ جنت میں جائیں گے اور کون سے دوزخ میں۔ اور جنت میں جانے کا طریقہ کار بالکل واضح کر دیا۔ اب بہت سی کتابیں ایسی چیزوں سے بھری پڑی ہیں کہ صرف چند کلمات ادا کر لینے سے جنت حاصل کی جا سکتی ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ انسانی اخلاقیات میں بنیادی تبدیلی کا مطالبہ کرتا ہے۔ اور کردار کی پختگی چاہتا ہے۔ مگر علماء ایسی باتیں پھیلا رہے ہیں کہ آپ اپنی مرضی سے زندگی جیسے بھی گزاریں اور صرف چند وِرد و وظائف دہرالیں تو جنت کے حق دار ہوں گے۔ اب ایسی باتوں کو منسوب کر دیا جاتا ہے رسول کریمؐ کی طرف، اور سمجھایہ جاتا ہے کہ یہ تعلیم رسول کو اللہ تعالیٰ ہی نے دی ہے۔

بے حیائی اور فحاشی کو تو ہر کوئی پہچان سکتا ہے، مگر اگلی بات یعنی ایسی باتیں اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کر دینا یا نبی کریمؐ کی طرف منسوب کر دینا اور لوگوں کو اس پر مطمئن کر دینا۔ شیطان کی اس چال کو سمجھنا بہت مشکل ہے۔ اس لیے کوئی بھی گارنٹی دے تو اسے قرآن کریم کی تعلیم سے تصدیق ضرور کرنا چاہیے۔

وَ اِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَاۤ اَلْفَيْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ؕ اَوَ لَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ شَيْـًٔا وَّ لَا يَهْتَدُوْنَ ﴿170﴾

اور جب ان کفار ومشرکین سے کہا جاتا ہے کہ جو کچھ اللہ نے نازل کیا ہے اس کی پیروی کرو۔ تو کہتے ہیں کہ ہم تو اس کی پیروی کریں گے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا ہے اگر چہ ان کے باپ دادا بے عقل ہوں اور ہدایت پر بھی نہ ہوں (تو پھر بھی انہی کی پیروی کریں گے؟)۔(170)

یہ تاریخ انسانی کا المیہ رہا ہے۔ اللہ تعالی نے انسان کو عقل وشعور سے نوازا ہے مگر اس کا یہی جواب رہے گا کہ ہمارے آباؤ اجداد کا جو طریقہ رہا ہے وہ ہم نہیں چھوڑیں گے۔ اور آج بھی یہی معاملہ ہے کہ جس مسلک کے ہاں کوئی پیدا ہوا وہ مرتے دم تک وہ مسلک نہیں چھوڑے گا۔ سوائے ان لوگوں کے جو عقل وشعور سے کام لیتے ہیں۔ باپ دادا کا مسلک وحی کی تعلیم قبول کرنے میں سب سے بڑی رکاوٹ ہوتی ہے۔ ہر کوئی یہی سمجھتا ہے کہ چونکہ وہ درست مسلک پر قائم ہے اس لیے اسے کسی قسم کے غور وفکر کی ضرورت نہیں ہے۔ مگر یہ چیز واضح رہنی چاہیے کہ اللہ کے ہاں فیصلے وحی کی تعلیمات کے مطابق ہونے ہیں نہ کہ لوگوں کے انفرادی مسلک پر۔ آج ہمارے درمیان قرآن کریم موجود ہے، اس لیے اللہ تعالی نے ہمارا کام بہت ہی آسان کر دیا ہے۔ جس کو بھی عقل وفکر سے کام لینا ہے وہ اپنے مسلک کی تعلیمات کو قرآن کریم کی کسوٹی پر پرکھ سکتا ہے۔

وَ مَثَلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا كَمَثَلِ الَّذِيْ يَنْعِقُ بِمَا لَا يَسْمَعُ اِلَّا دُعَآءً وَّ نِدَآءً ؕ صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿171﴾

اور جن لوگوں نے کفر اختیار کیا ان کی مثال دعوت حق دینے میں اس شخص (چرواہے) کی سی ہے جو ایسے (جانور) کو پکارنے میں اپنا گلا پھاڑے جو چیخ وپکار کی آواز کے سوا کچھ سنتا ہی نہیں ہے۔ یہ کافر ایسے بہرے، گونگے اور اندھے ہیں کہ عقل سے کچھ کام ہی نہیں لیتے۔(171)

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَ اشْكُرُوْا لِلّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ﴿172﴾

اے ایمان والو! جو پاکیزہ چیزیں ہم نے تمہیں دی ہیں ان میں سے کھاؤ۔ اور اللہ کا شکر کرو۔ اگر تم اس کی عبادت و پرستش کرتے ہو۔(172)

اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَ الدَّمَ وَ لَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَ مَاۤ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّ لَا عَادٍ فَلَاۤ اِثْمَ عَلَيْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿173﴾

اس نے تمہارے اوپر مردار، خون، خنزیر کا گوشت اور وہ (ذبیحہ) جسے اللہ کے سوا کسی اور کا نام لے کر ذبح کیا گیا ہو حرام قرار دیا ہے۔ پس جو شخص مجبور ہو جائے جبکہ وہ بغاوت یا سرکشی کرنے والا نہ ہو۔ تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہے بے شک اللہ بڑا بخشنے والا، بڑا مہربان ہے۔(173)

اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ الْكِتٰبِ وَ يَشْتَرُوْنَ بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۙ اُولٰٓىِٕكَ مَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ اِلَّا النَّارَ وَ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَ لَا يُزَكِّيْهِمْ ۖۚ وَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿174﴾

بے شک جو لوگ اللہ کی کتاب میں سے ان باتوں کو چھپاتے ہیں جو اللہ نے نازل کی ہیں اور ان کے عوض تھوڑی سی قیمت وصول کرتے ہیں وہ اپنے پیٹ میں آگ کے سوا کچھ بھی نہیں بھر رہے ہیں قیامت کے دن اللہ تعالی ان سے بات تک نہیں کرے گا۔ اور نہ ہی انہیں (گناہوں کی کثافت سے) پاک کرے گا۔ اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔(174)

اُولٰٓىِٕكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى وَ الْعَذَابَ بِالْمَغْفِرَةِ ۚ فَمَاۤ اَصْبَرَهُمْ عَلَى النَّارِ ﴿175﴾

یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے ہدایت کے عوض گمراہی اور بخشش کے عوض عذاب کو خرید لیا۔ یہ کس قدر صبر کرنے والے ہیں دوزخ پر؟۔(175)

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ نَزَّلَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ ؕ وَ اِنَّ الَّذِیْنَ اخْتَلَفُوْا فِی الْكِتٰبِ لَفِیْ شِقَاقٍۭ بَعِیْدٍ ﴿۱۷۶﴾

یہ سب کچھ اس لئے ہے کہ اللہ نے حق اور سچائی کے ساتھ کتاب اتاری تھی مگر وہ لوگ جنہوں نے اس میں اختلاف کیا بے شک وہ بڑی تفرقہ اندازی اور فتنہ پروری میں پڑ گئے ہیں (اور ضد میں بہت دور جا چکے ہیں)۔(176)

نَزَّلَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ حق کے ساتھ نازل کرنے کا مطلب ہے کہ اللہ تعالی نے پوری حفاظت کے ساتھ کتاب نازل کی ہے۔ باطل اس کے دائیں اور بائیں سے داخل نہیں ہو سکتا۔ اور اس کی باتیں تبدیل ہونے والی نہیں۔

لَیْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ وَ لٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَ الْمَلٰٓىِٕكَةِ وَ الْكِتٰبِ وَ النَّبِیّٖنَ ۚ وَ اٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِی الْقُرْبٰى وَ الْیَتٰمٰى وَ الْمَسٰكِیْنَ وَ ابْنَ السَّبِیْلِ ۙ وَ السَّآىِٕلِیْنَ وَ فِی الرِّقَابِ ۚ وَ اَقَامَ الصَّلٰوةَ وَ اٰتَى الزَّكٰوةَ ۚ وَ الْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا ۚ وَ الصّٰبِرِیْنَ فِی الْبَاْسَآءِ وَ الضَّرَّآءِ وَ حِیْنَ الْبَاْسِ ؕ اُولٰٓىِٕكَ الَّذِیْنَ صَدَقُوْا ؕ وَ اُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ﴿۱۷۷﴾

نیکی صرف یہی تو نہیں ہے کہ تم (نماز میں) اپنے منہ مشرق اور مغرب کی طرف پھیر لو۔ بلکہ حقیقی نیکی تو یہ ہے کہ آدمی اللہ پر، روزِ آخرت پر، فرشتوں پر، اللہ کی کتابوں پر اور سب پیغمبروں پر ایمان لائے۔ اور اس اللہ کی محبت میں اپنا مال (باوجودِ مال کی محبت کے) رشتہ داروں، یتیموں، مسکینوں، مسافروں، مانگنے والوں اور (غلاموں، کنیزوں اور مقروضوں کی) گردنیں چھڑانے میں خرچ کرے، نماز کی پابندی کرے، زکوٰۃ ادا کرے۔ دراصل نیک لوگ تو وہ ہوتے ہیں کہ جب کوئی عہد کر لیں تو اپنا عہد و پیمان پورا کرتے ہیں اور تنگ دستی ہو یا بیماری اور تکلیف ہو یا جنگ کی حالت ہو۔ وہ بہر حال ثابت قدم رہتے ہیں، یہی وہ لوگ ہیں جو سچے ہیں اور یہی متقی و پرہیزگار ہیں۔(177)

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَیْكُمُ الْقِصَاصُ فِی الْقَتْلٰى ؕ اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ وَ الْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَ الْاُنْثٰى بِالْاُنْثٰى ؕ فَمَنْ عُفِیَ لَهٗ مِنْ اَخِیْهِ شَیْءٌ فَاتِّبَاعٌۢ بِالْمَعْرُوْفِ وَ اَدَآءٌ اِلَیْهِ بِاِحْسَانٍ ؕ ذٰلِكَ تَخْفِیْفٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ رَحْمَةٌ ؕ فَمَنِ اعْتَدٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۱۷۸﴾

اے ایمان والو! ان کے بارے میں جو (ناحق قتل کر دیئے گئے ہوں) تم پر قصاص (خون کا بدلہ خون) لکھ دیا گیا ہے یعنی آزاد کے بدلے آزاد، غلام کے بدلے غلام اور عورت کے بدلے عورت۔ ہاں جس (قاتل) کے لیے مقتول کے ولی کی جانب سے کچھ (قصاص) معاف کر دیا جائے۔ یعنی وارث جان بخشی کر دے۔ تو قاتل کو چاہیئے کہ وہ معروف طریقے کے مطابق احسان رکھ کر دیت ادا کر دے۔ یہ تمہارے پروردگار کی طرف سے رعایت و رحمت (اور آسانی و مہربانی) ہے۔ پس اس کے بعد بھی جو زیادتی کرے تو اس کیلئے دردناک عذاب ہے(178)

وَ لَكُمْ فِی الْقِصَاصِ حَیٰوةٌ یّٰٓاُولِی الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۱۷۹﴾

اے صاحبانِ عقل! تمہارے لئے قصاص یعنی جان کے بدلے جان والے قانون میں زندگی ہے تاکہ تم (خون ریزی سے) بچتے رہو۔(179)

كُتِبَ عَلَيْكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ اِنْ تَرَكَ خَيْرَا ۚ ۖ الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ
حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۸۰﴾ فَمَنْۢ بَدَّلَهٗ بَعْدَ مَا سَمِعَهٗ فَاِنَّمَآ اِثْمُهٗ عَلَى الَّذِيْنَ يُبَدِّلُوْنَهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ
عَلِيْمٌ ﴿۱۸۱﴾ فَمَنْ خَافَ مِنْ مُّوْصٍ جَنَفًا اَوْ اِثْمًا فَاَصْلَحَ بَيْنَهُمْ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۸۲﴾

تم پر فرض کر دیا گیا ہے کہ جب تم میں سے کسی کی موت کا وقت آ جائے۔ بشرطیکہ وہ کچھ مال چھوڑے جا رہا ہو تو مناسب وصیت کر جائے۔ اپنے ماں، باپ اور زیادہ قریبی رشتہ داروں کیلئے۔ یہ پرہیز گاروں کے ذمہ حق ہے (لازم ہے)۔(180) جو شخص اس (وصیت) کو سننے کے بعد اس میں ردو بدل کرے تو اس کا گناہ انہی لوگوں پر ہوگا جو ردو بدل کریں گے۔ بے شک اللہ خوب سننے والا اور خوب جاننے والا ہے۔(181) اب جو شخص کسی وصیت کرنے والے کی طرف سے کسی (وارث) کی حق تلفی یا گناہ کا خوف محسوس کرے اور ان (ورثا) کے درمیان اصلاح (سمجھوتہ) کرا دے، تو اس پر (اس ردو بدل کرنے کا) کوئی گناہ نہیں ہے۔ بے شک اللہ بڑا بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔(182)

یہ احکام سورہ نساء آیت 11 تا 12 کے نازل ہونے کے بعد منسوخ ہو گئے۔ سورہ نساء کی آیات میں اللہ تعالی نے وراثت کے تمام حصے تفصیل کے ساتھ خود ہی بیان کر دیئے۔ اور اس کی وجہ یہ بیان کی کہ تم لوگ نہیں جانتے کہ تمہارے والدین اور بیٹوں میں سے کون تمہارے لیے نفع بخش ہے۔ اس لیے فرد کا خود سے وراثت تقسیم کرنے کا حق ختم ہو گیا۔ آج بھی اگر کسی فرد کے ساتھ وصیت کے معاملے میں کسی قسم کی زیادتی ہوتی ہے تو وہ عدالت سے اپنے حق کے لیے جو اللہ تعالی نے اس کے لیے متعین کیا ہے رجوع کر سکتا ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۱۸۳﴾

اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کر دیئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلی امتوں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم پرہیز گار بن جاؤ۔(183)

اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ؕ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ؕ وَعَلَى الَّذِيْنَ
يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ ؕ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ ؕ وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ
كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸۴﴾

یہ روزے مقررہ دنوں تک کے لیے ہیں۔ پس اگر کوئی شخص مریض ہو یا کوئی سفر کی حالت میں ہو تو وہ روزے چھوڑ سکتا ہے۔ مگر شفایابی کے بعد اور سفر ختم ہونے کے بعد چھوڑے ہوئے روزے پورے کر لے۔ اور جو لوگ روزہ رکھنے کی طاقت نہ رکھیں۔ تو ان پر لازم ہے کہ وہ ایک مسکین کا کھانا بطور فدیہ میں دیں۔ اور جو بھی اپنی خوشی سے نیکی کرے گا تو اس کے لیے بہتر ہے۔ ہاں اگر تم روزہ رکھ لو تو یہ تمہارے لیے بہت ہی بہتر ہے۔ اگر تم اس کی اہمیت وافادیت سمجھ سکو۔(184)

یہاں جو اشکال پیدا ہوتا ہے وہ ہے الفاظ وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ۔ روزہ کی حالت اللہ تعالی پہلے بیان کر چکے ہیں۔ اس لیے اب اللہ تعالی یہی کہہ رہے ہیں کہ جو لوگ روزہ رکھنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ ان کے لیے فدیہ مسکین کو کھانا کھلانا ہے۔ یہاں پر یطیقو نه سے پہلے حرف (لا) محذوف ہے۔ زبان میں ایسا عام اسلوب ہوتا ہے۔ اور قرآن کریم میں محذوف یا زائد کی مثالیں مل جاتی ہیں۔ مثلاً

1۔ قَالَ مَا مَنَعَكَ اَلَّا تَسْجُدَ اِذْ اَمَرْتُكَ۔ سورہ اعراف آیت۔12

یہاں لا زائد ہے، حالانکہ اس کے بغیر ہی مفہوم واضح ہو رہا ہے۔ جیسا کہ سورہ ص آیت 75 میں ہے قَالَ يَٰٓإِبۡلِيسُ مَا مَنَعَكَ أَن تَسۡجُدَ لِمَا خَلَقۡتُ بِيَدَيَّۖ۔

2۔لا اقسم بیوم القیمہ

3۔لا اقسم بھذا البلد

4۔فلا اقسم بمواقع النجوم

ان تمام مقامات پر حرف لا زائد ہے۔ اور معنی مثبت استعمال کیا جاتا ہے۔ اب کچھ مثالیں لا محذوف کی ملاحظہ کیجئے۔

1۔يُبَيِّنُ ٱللَّهُ لَكُمۡ أَن تَضِلُّواْ۔ سورہ نساء آیت 176

تضلوا سے پہلے لا محذوف ہے۔

2۔إِنِّيٓ أَعِظُكَ أَن تَكُونَ مِنَ ٱلۡجَٰهِلِينَ۔ سورہ ھود آیت 46

تکون سے پہلے لا محذوف ہے۔

3۔فَلَا تَتَّبِعُواْ ٱلۡهَوَىٰٓ أَن تَعۡدِلُواْ۔ سورہ نساء آیت 135

تعدلوا سے پہلے لا محذوف ہے۔

4۔وَجَعَلۡنَا عَلَىٰ قُلُوبِهِمۡ أَكِنَّةً أَن يَفۡقَهُوهُ وَفِيٓ ءَاذَانِهِمۡ وَقۡرٗا۔ سورہ بنی اسرائیل آیت 46

یفقھوہ سے پہلے لا محذوف ہے۔

اسی طرح قرآن کریم میں اس کی اور بھی مثالیں موجود ہیں۔ اب ہم دو مقامات دیکھتے ہیں جہاں پورا لفظ ہی محذوف مانا گیا ہے۔

1۔ثُمَّ ٱتَّخَذۡتُمُ ٱلۡعِجۡلَ مِنۢ بَعۡدِهِۦ۔ سورہ بقرہ آیت 51

یہاں العجل کے بعد اِلٰہ محذوف ہے۔

2۔وَأُشۡرِبُواْ فِي قُلُوبِهِمُ ٱلۡعِجۡلَ بِكُفۡرِهِمۡۚ۔ سورہ بقرہ آیت 93

یہاں العجل سے پہلے حب کا لفظ محذوف ہے۔

3۔وَكَانَ وَرَآءَهُم مَّلِكٞ يَأۡخُذُ كُلَّ سَفِينَةٍ غَصۡبٗا۔ سورہ کہف آیت 79

یہاں غصبا سے پہلے صالحہ محذوف ہے۔

اس لیے آیت بالا میں اللہ تعالی ان لوگوں کے لیے کفارہ کی صورت بیان کر رہے ہیں جو جسمانی مرض یا سفر یا کسی اور مشقت کی وجہ سے روزے نہیں رکھ سکتے اور رمضان کے بعد بھی پورے نہیں کر سکتے تو گنجائش کے طور پر مسکین کے کھانے کا اہتمام کر دیں۔ جو بھی کیفیت ہو انسان اپنے طور پر یہ فیصلہ کرے۔ کیونکہ عبادات خالص انسان اور اللہ کا ذاتی تعلق ہے۔ اور اللہ تعالی کسی طور انسان کو مشکل میں نہیں ڈالنا چاہتا، جیسا کہ اگلی آیت میں وضاحت کر دی ہے۔

شَهۡرُ رَمَضَانَ ٱلَّذِيٓ أُنزِلَ فِيهِ ٱلۡقُرۡءَانُ هُدٗى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنَٰتٖ مِّنَ ٱلۡهُدَىٰ وَٱلۡفُرۡقَانِۚ فَمَن شَهِدَ مِنكُمُ ٱلشَّهۡرَ فَلۡيَصُمۡهُۖ وَمَن كَانَ مَرِيضًا أَوۡ عَلَىٰ سَفَرٖ فَعِدَّةٞ مِّنۡ أَيَّامٍ أُخَرَۗ يُرِيدُ ٱللَّهُ بِكُمُ

الْيُسْرَ وَ لَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ وَ لِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَ لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ وَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۸۵﴾

رمضان وہ (مقدس) مہینہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا جو تمام انسانوں کے لئے ہدایت ہے اور اس میں راہنمائی اور حق و باطل میں امتیاز کی کھلی ہوئی نشانیاں ہیں۔ جو اس مہینہ کو پائے تو وہ روزے رکھے۔ اور جو بیمار ہو یا سفر میں ہو تو اتنے ہی روزے کسی اور وقت میں رکھے۔ اللہ تمہاری آسانی و آسائش چاہتا ہے تمہاری تنگی و سختی نہیں چاہتا اور یہ بھی چاہتا ہے کہ تم روزوں کی تعداد مکمل کرو۔ اور اس احسان پر کہ اس نے تمہیں سیدھا راستہ دکھایا تم اس کی کبریائی و بڑائی کا اظہار کرو۔ تاکہ تم شکرگزار بندے بن جاؤ۔ (185)

اللہ تعالی کی اس بات نے سارا معاملہ ہی سہولت والا کر دیا۔ کہ اللہ تم پر تنگی نہیں چاہتا بلکہ آسانی والا معاملہ چاہتا ہے اس لیے ان آیات سے یہ وضاحت ہو گئی

1۔ روزے کا رکھنا ہر شخص پر فرض ہے۔

2۔ اگر کوئی مریض ہے یا سفر پر ہے تو بعد کے دنوں میں گنتی پوری کر لے۔

3۔ اگر کوئی روزہ رکھنے کی طاقت نہیں رکھتا تو وہ مسکین کے کھانے کا انتظام کر دے۔ وہ اس کی طرف سے فدیہ ہو گا۔

4۔ دل کی خوشی سے کی ہوئی نیکی ہی فائدہ بخش ہے۔

رمضان اللہ تعالی کی رحمتوں اور برکتوں کا مہینہ ہے۔ روزہ دار نہ صرف کھانے پینے بلکہ ہر طرح کے گناہ سے رک جاتا ہے۔ اور گناہوں سے رکنا ہی تقوی کی جانب ایک قدم ہے۔ اس ایک مہینہ سے حاصل تقوی کو سارا سال قائم رکھنا مقصود الٰہی ہے۔

وَ اِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ ؕ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۙ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَ لْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ ﴿۱۸۶﴾

اور جب میرے بندے آپ سے میرے بارے میں سوال کریں تو (آپ کہہ دیں) میں یقیناً قریب ہوں جب کوئی پکارنے والا مجھے پکارتا ہے تو میں اس کی دعا و پکار کو سنتا ہوں اور جواب دیتا ہوں۔ تو ان پر لازم ہے کہ وہ میری آواز پر لبیک کہیں اور مجھ پر ایمان لائیں۔ تاکہ وہ نیک راستہ پر آ جائیں۔ (186) اب یہاں اللہ فرما رہے ہیں کہ وہ سنتے اور جواب دیتے ہیں تو کسی اور در کی ضرورت ہی نہیں رہتی۔

اُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ اِلٰى نِسَآئِكُمْ ؕ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَ اَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ ؕ عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَ عَفَا عَنْكُمْ ۚ فَالْـٰٔنَ بَاشِرُوْهُنَّ وَ ابْتَغُوْا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ ۠ وَ كُلُوْا وَ اشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ۠ ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ ۚ وَ لَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَ اَنْتُمْ عٰكِفُوْنَ ۙ فِي الْمَسٰجِدِ ؕ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَقْرَبُوْهَا ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿۱۸۷﴾

(اے مسلمانو) رمضان کی راتوں میں تمہارے لئے اپنی عورتوں سے مباشرت کرنا حلال کر دیا گیا ہے۔ وہ (عورتیں) تمہارا لباس ہیں اور تم ان کا لباس ہو۔ اللہ جانتا ہے کہ تم اپنی ذات کے ساتھ خیانت کرتے رہے ہو تو اس نے تمہاری توبہ قبول کی اور تمہیں معاف کر دیا۔ پس اب تم

ان سے (رمضان کی راتوں میں) مباشرت کرو۔ اور جو کچھ (اولاد) خدا نے تمہارے مقدر میں لکھ دی ہے اسے طلب کرو۔ اور (رات کو) کھاؤ پیؤ۔ یہاں تک کہ صبح کا سفید ڈورا (رات کی) سیاہ ڈوری سے الگ ہو کر ظاہر ہو جائے۔ پھر رات تک روزہ کو پورا کرو۔ اور جب تم مسجدوں میں اعتکاف کئے ہوئے ہو تو (رات کو بھی) بیویوں سے مباشرت نہ کرو۔ یہ اللہ تعالیٰ کی مقرر کی ہوئی حدیں ہیں ان کے قریب نہ جاؤ اس طرح اللہ اپنی آیتوں (احکام) کو لوگوں کے لئے بیان کرتا ہے تا کہ وہ پرہیزگار بن جائیں۔(187)

وَ لَا تَاْكُلُوْۤا اَمْوَالَكُمْ بَیْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَ تُدْلُوْا بِهَاۤ اِلَى الْحُكَّامِ لِتَاْكُلُوْا فَرِیْقًا مِّنْ اَمْوَالِ النَّاسِ بِالْاِثْمِ وَ اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸۸﴾

اور تم آپس میں ایک دوسرے کا مال غلط طریقہ سے نہ کھاؤ۔ اور نہ ہی (رشوت کے طور پر) وہ (مال) اس غرض سے حکام تک پہنچاؤ تا کہ گناہ کے طور پر لوگوں کا کچھ مال تم بھی خورد برد کر جاؤ۔ حالانکہ تم جانتے ہو۔(188)

یَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْاَهِلَّةِ ؕ قُلْ هِیَ مَوَاقِیْتُ لِلنَّاسِ وَ الْحَجِّ ؕ وَ لَیْسَ الْبِرُّ بِاَنْ تَاْتُوا الْبُیُوْتَ مِنْ ظُهُوْرِهَا وَ لٰكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقٰى ۚ وَ اْتُوا الْبُیُوْتَ مِنْ اَبْوَابِهَا ۪ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۱۸۹﴾

اے رسولؐ! لوگ آپ سے نئے چاند کے بارے میں پوچھتے ہیں کہہ دیجئے کہ یہ لوگوں کے (دنیوی معاملات) کی تاریخیں اور حج کے لئے اوقات مقرر کرنے کا ذریعہ ہیں اور نیکی یہ نہیں ہے کہ تم گھروں میں پچھواڑے کی طرف سے (پھلانگ کر) آؤ۔ بلکہ نیکی تو یہ ہے کہ آدمی پرہیزگاری اختیار کرے۔ اور گھروں میں ان کے دروازوں سے داخل ہوا کرو۔ اور اللہ سے ڈرو۔ تا کہ تم فلاح پاؤ۔(189)

وَ قَاتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ الَّذِیْنَ یُقَاتِلُوْنَكُمْ وَ لَا تَعْتَدُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ ﴿۱۹۰﴾

اور تم اللہ کی راہ میں ان لوگوں سے لڑو جو تم سے لڑیں۔ اور زیادتی نہ کرو۔ کیونکہ یقیناً اللہ زیادتی کرنے والوں کو ہرگز دوست نہیں رکھتا۔(190)

وَ اقْتُلُوْهُمْ حَیْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ وَ اَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ حَیْثُ اَخْرَجُوْكُمْ وَ الْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ ۚ وَ لَا تُقٰتِلُوْهُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ حَتّٰى یُقٰتِلُوْكُمْ فِیْهِ ۚ فَاِنْ قٰتَلُوْكُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ ؕ كَذٰلِكَ جَزَآءُ الْكٰفِرِیْنَ ﴿۱۹۱﴾ فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۹۲﴾

اور ان (خواہ مخواہ لڑنے والے کفار و مشرکین) کو جہاں کہیں پاؤ۔ قتل کر دو۔ اور انہیں نکال دو جہاں (مکہ) سے انہوں نے تمہیں نکالا ہے اور فتنہ پروری قتل سے بھی بڑھ کر جرم ہے۔ اور مسجد الحرام میں ان سے اس وقت تک نہ لڑو، جب تک وہ اس میں تم سے نہ لڑیں۔ اور اگر وہ تم سے لڑیں تو تم بھی انہیں قتل کرو یہی کافروں کی سزا ہے۔(191) پھر اگر وہ لوگ باز آ جائیں تو یقیناً اللہ بڑا بخشنے والا اور بڑا رحم کرنے والا ہے۔(192)

وَ قٰتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّ یَكُوْنَ الدِّیْنُ لِلّٰهِ ؕ فَاِنِ انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ اِلَّا عَلَى الظّٰلِمِیْنَ ﴿۱۹۳﴾

اور ان سے اس وقت تک جنگ جاری رکھو جب تک تمام فتنہ و فساد ختم نہ ہو جائے اور دین صرف اللہ کے لئے نہ رہ جائے۔ ہاں اگر وہ جنگ سے باز آ جائیں تو پھر ظلم و زیادتی کرنے والوں کے سوا کسی پر زیادتی نہیں کی جاسکتی۔(193)

اَلشَّهْرُ الْحَرَامُ بِالشَّهْرِ الْحَرَامِ وَ الْحُرُمٰتُ قِصَاصٌ ؕ فَمَنِ اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ فَاعْتَدُوْا عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ ۪ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ وَ اعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۹۴﴾

حرمت والے مہینے کا بدلہ حرمت والا مہینہ ہے اور حرمتوں میں بھی قصاص (ادلا بدلا) ہے لہٰذا جو شخص تم پر زیادتی کرے تو تم بھی اس کے ساتھ اسی طرح زیادتی کرو جس طرح اس نے تم پر زیادتی کی ہے اور اللہ کی نافرمانی سے ڈرو۔ اور سمجھ لو کہ اللہ یقیناً پرہیز گاروں کے ساتھ ہے۔(194)

حرمت والے مہینے چار ہیں۔ رجب، ذیقعد، ذوالحج، محرم۔ یہ اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ ہیں۔ اور چونکہ ان مہینوں میں بیت اللہ کا سفر عمرہ اور حج کی وجہ سے زیادہ ہوتا تھا۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے یہ فرض قرار دیا کہ مسافروں کو تنگ نہ کیا جائے۔ اور عرب لوگ بھی آپس کی لڑائی ان مہینوں میں نہیں لڑتے تھے۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ مومنوں کو اجازت دے رہے ہیں کہ اگر کوئی حرمت والے مہینے کا احترام نہیں کرتا اور تم پر حملہ کر دیتا ہے تو تم بھی جوابی حملہ کرو۔ جس طرح کی اجازت آیت 191 میں مسجد الحرام کے متعلق دی گئی ہے۔ ویسی ہی اجازت حرمت والے مہینے کے بارے میں ہے۔

وَ اَنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ لَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ ۛۖ وَ اَحْسِنُوْا ۛۚ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۹۵﴾

اور اللہ کی راہ میں مال خرچ کرو اور اپنے آپ کو اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ ڈالو۔ اور اچھے کام کرو۔ یقیناً اللہ اچھے کام کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔(195)

وَ اَتِمُّوا الْحَجَّ وَ الْعُمْرَةَ لِلّٰهِ ؕ فَاِنْ اُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ۚ وَ لَا تَحْلِقُوْا رُءُوْسَكُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهٗ ؕ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ بِهٖۤ اَذًى مِّنْ رَّاْسِهٖ فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍ ۚ فَاِذَاۤ اَمِنْتُمْ فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ۚ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَ سَبْعَةٍ اِذَا رَجَعْتُمْ ؕ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ لَّمْ يَكُنْ اَهْلُهٗ حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ وَ اعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۱۹۶﴾

اور اللہ کی خوشنودی کے واسطے حج اور عمرہ کرو۔ اور اگر کسی وجہ سے روک دیئے جاؤ تو پھر جو قربانی میسر ہو وہی کرو۔ مگر اپنے سر اس وقت تک نہ منڈواؤ جب تک قربانی اپنے ٹھکانہ تک نہ پہنچ جائے (جہاں اسے ذبح یا نحر کرنا ہے)۔ اور جب تم میں سے کوئی شخص بیمار ہو یا اس کے سر میں کوئی تکلیف ہو اور سر منڈوالے تو اس کا فدیہ (بدلہ) روزہ، خیرات یا قربانی ہے۔ پھر جب تمہیں امن واطمینان حاصل ہو جائے تو جو شخص عمرہ کے لیے جائے اور پھر حج کا بھی فائدہ اٹھائے۔ تو وہ لازمی طور پر قربانی کرے۔ اور جسے قربانی نہ مل سکے تو وہ تین روزے تو حج کے دوران رکھے اور سات اس وقت جب واپس جائے۔ یہ ہو جائیں گے مکمل دس روزے۔ یہ (حج تمتع) اس کے لئے ہے جس کے اہل وعیال مسجد الحرام کے باشندے نہ ہوں (حدود حرم کے اندر نہ رہتے ہوں)۔ اور اللہ کی نافرمانی سے ڈرو اور سمجھ لو کہ خدا سخت سزا دینے والا ہے۔(196)

احکام حج واضح ہیں۔ اس آیت میں ایک شرط کی وضاحت کر دیتے ہیں۔ وہ فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ یعنی کوئی شخص عمرہ کے لیے گیا ہے۔ عمرہ کر کے احرام کی پابندی سے آزاد ہو گیا ہے۔ مگر اس نے وہ وقت ادھر ہی گزارا ہے کہ حج کا مہینہ آ گیا۔ اب اس نے ارادہ کیا کہ وہ حج بھی کرے گا۔ تو اس کو اجازت ہے مگر اس کے لیے اللہ تعالیٰ نے قربانی لازم کر دی ہے۔ اور قربانی کی یہ پابندی ان لوگوں کے لیے ہے جو مکہ کے

رہائشی نہ ہوں۔

اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ ۚ فَمَنْ فَرَضَ فِيْهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ ۙ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ ۗ وَمَا
تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ يَّعْلَمْهُ اللّٰهُ ۗ وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى ۡ وَاتَّقُوْنِ يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ ﴿١٩٧﴾

حج کے چند خاص جانے پہچانے مقررہ مہینے ہیں۔تو جو شخص ان مہینوں میں اپنے اوپر حج کی پابندی احرام باندھ کر فرض کر لے تو پھر حج کے دوران نہ بیوی سے مباشرت کرے۔نہ اللہ کی نافرمانی کرے۔اور نہ کسی سے لڑائی جھگڑا کرے۔اور تم جو کچھ نیکی کا کام کرو گے تو اللہ اسے جانتا ہے اور سفر حج کے لئے زادِراہ مہیا کرو اور سمجھ لو کہ بہترین زادِراہ تقویٰ ہے۔اور اے عقل مندو! مجھ سے ڈرو۔(197)

لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ ۗ فَاِذَآ اَفَضْتُمْ مِّنْ عَرَفٰتٍ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ
الْحَرَامِ ۠ وَاذْكُرُوْهُ كَمَا هَدٰىكُمْ ۚ وَاِنْ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الضَّآلِّيْنَ ﴿١٩٨﴾

تمہارے لئے کوئی حرج نہیں ہے کہ اپنے پروردگار کے فضل و کرم کو تلاش کرو یعنی خرید و فروخت کرو۔پھر جب عرفات سے کوچ کرو تو مشعر الحرام کے پاس اللہ کا ذکر کرو اور اس طرح ذکر کرو جس طرح اس نے تمہیں ہدایت دی ہے اگرچہ تم لوگ اس سے پہلے گمراہوں میں سے تھے(198)

ثُمَّ اَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ۗ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٩٩﴾

پھر بات یہ ہے کہ اے قریشیو! تم بھی وہیں سے پلٹو جہاں سے لوگ پلٹتے ہیں اور اللہ سے معافی مانگو، بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے،(199)

فَاِذَا قَضَيْتُمْ مَّنَاسِكَكُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ اٰبَآءَكُمْ اَوْ اَشَدَّ ذِكْرًا ۗ فَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ
اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا وَمَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ﴿٢٠٠﴾

جب تم اپنے مناسک حج (اور اس کے اعمال و ارکان) کو مکمل کر چکو۔تو پھر اس طرح اللہ کو یاد کرو جس طرح اپنے باپ دادا کو یاد کرتے تھے بلکہ اس سے بھی بڑھ کر اللہ کو یاد کرو۔اب لوگوں میں سے کچھ تو ایسے ہیں جو کہتے ہیں اے ہمارے پروردگار! ہمیں جو کچھ دینا ہے اسی دنیا ہی میں دے دے، ایسے شخص کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہے۔(200)

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿٢٠١﴾ اُولٰٓئِكَ
لَهُمْ نَصِيْبٌ مِّمَّا كَسَبُوْا ۗ وَاللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿٢٠٢﴾

اور کچھ ایسے ہیں جو کہتے ہیں کہ ہمارے پروردگار ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا کر اور آخرت میں بھی بھلائی عطا کر اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔(201) یہ وہ لوگ ہیں جو کچھ انہوں نے کمایا ہے اس سے (دنیا و آخرت میں) ان کو حصہ ملے گا اور اللہ بہت جلد حساب بے باک کرنے والا ہے۔(202)

وَاذْكُرُوا اللّٰهَ فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْدُوْدٰتٍ ۗ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِيْ يَوْمَيْنِ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۚ وَمَنْ تَاَخَّرَ فَلَآ اِثْمَ
عَلَيْهِ ۙ لِمَنِ اتَّقٰى ۗ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿٢٠٣﴾

اورالله کا ذکر کرو چند دن تک ۔ پس جو کوئی جلدی کرے اور (منٰی سے) دو ہی دن بعد چلا جائے اور جو کوئی زیادہ دن ٹھہرا رہے، دونوں صورتوں میں کوئی حرج نہیں ۔ یہ اپنے اپنے تقوی کی بات ہے ۔ اور اللہ کی نافرمانی سے ڈرو۔ اور یقین رکھو کہ تم اسی کی طرف اٹھائے جاؤ گے ۔(203)

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّعْجِبُكَ قَوْلُهٗ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيُشْهِدُ اللّٰهَ عَلٰى مَا فِىْ قَلْبِهٖ ۙ وَهُوَ اَلَدُّ الْخِصَامِ ۝٢٠٤

اور بعض لوگ (منافقین) ایسے بھی ہیں کہ جن کی (چکنی چپڑی) باتیں تمہیں دنیا کی زندگی میں بہت اچھی لگتی ہیں اور وہ اپنی دلی حالت پر اللہ کو گواہ بناتے ہیں حالانکہ وہ تمہارے بدترین دشمن ہیں ۔(204)

وَاِذَا تَوَلّٰى سَعٰى فِى الْاَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيْهَا وَيُهْلِكَ الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ ۗ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ ۝٢٠٥

اور جب آپ کے پاس سے منہ پھیرتے ہیں تو زمین میں فساد برپا کرنے کے لیے دوڑتے پھرتے ہیں اور کھیتی اور نسل کو برباد کرتے ہیں جبکہ اللہ فساد کو ہرگز پسند نہیں کرتا ۔(205)

وَاِذَا قِيْلَ لَهُ اتَّقِ اللّٰهَ اَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْاِثْمِ فَحَسْبُهٗ جَهَنَّمُ ۗ وَلَبِئْسَ الْمِهَادُ ۝٢٠٦

اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اللہ کی حکم عدولی سے ڈرو تو ان کی ظاہری عزت اور غرورِ نفس ان کو گناہ پر ابھارتا ہے ۔ ایسے بدبخت لوگوں کے لیے دوزخ کافی ہے اور وہ بہت برا ٹھکانہ ہے ۔(206)

یعنی یہ ایسے لوگ ہیں کہ اگر انہیں کہیں اللہ کا کوئی حکم سنایا جائے اور کہا جائے کہ اللہ نے کسی کام سے منع کیا ہے ۔ تو وہ تکبر سے کام لیتے ہیں ۔ اور اس آ گاہی کو انا کا مسئلہ بناتے ہیں ۔ یعنی چودھراہٹ کا شکار ہوتے ہیں ۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِىْ نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ ۗ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ ۝٢٠٧

اور انسانوں ہی میں کوئی ایسا بھی ہے، جو رضائے الٰہی کی طلب میں اپنی جان کھپا دیتا ہے اور ایسے بندوں پر اللہ بہت مہربان ہے ۔(207)

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِى السِّلْمِ كَآفَّةً ۖ وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ۗ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝٢٠٨

اے ایمان والو! اسلام میں مکمل طور پر داخل ہو جاؤ ۔ اور شیطان کے نقش قدم پر نہ چلو کیونکہ وہ تمہارا کھلا ہوا دشمن ہے ۔(208)

یعنی اللہ تعالی ہمیں آگاہ کر رہے ہیں کہ ایسا نہ کرو کہ کوئی احکام تو تم اسلام کے مان لو ۔ اور بعض معاملات میں اپنی مرضی کو غالب کرو ۔ یا ایسا ہو کہ بہت سے معاملات اسلامی احکام کے بالکل ہی خلاف ہوں ۔ آج کل ہمارے ہاں یہ رویہ پختہ ہو گیا ہے کہ ہم عبادات پورے ذوق وشوق سے کرتے ہیں اور حج عمرہ بھی بڑی دھوم دھام سے جاتے ہیں ۔ مگر ہمارے کاروباری معاملات ایمانداری پر مبنی نہیں ہوتے ۔

اس کے ساتھ ایسا بھی ہوتا ہے کہ اگر اللہ تعالی نے ہمیں کشادگی سے نوازا ہے تو ہم شیطانی رسومات کی پیروی میں ضیاع کرتے ہیں ۔ اور کھلم کھلا اسراف وتبذیر کے مرتکب ہوتے ہیں ۔ اسی لیے اللہ تعالی نے ہمیں حکم دیا کہ اسلام میں پورے پورے داخل ہو جاؤ ۔ اور شیطانی رسومات سے باز آ جاؤ ۔

فَاِنْ زَلَلْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْكُمُ الْبَيِّنٰتُ فَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝٢٠٩

اور اگر واضح احکام کے آ جانے کے بعد بھی تم ڈگمگا گئے تو خوب جان لو کہ اللہ زبردست اور بڑی حکمت والا ہے ۔(209)

هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيَهُمُ اللّٰهُ فِيْ ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ وَ الْمَلٰٓئِكَةُ وَ قُضِيَ الْاَمْرُ ؕ وَ اِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ﴿۲۱۰﴾

کیا یہ لوگ اس بات کا انتظار کر رہے ہیں کہ خود اللہ اور فرشتے بادلوں کے سایہ میں ان کے پاس آئیں اور ہر بات کا فیصلہ ہو جائے۔ آخر سب امور اللہ ہی کی طرف لوٹائے جاتے ہیں۔(210)

سَلْ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ كَمْ اٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ اٰيَةٍۭ بَيِّنَةٍ ؕ وَمَنْ يُّبَدِّلْ نِعْمَةَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۲۱۱﴾

(اے رسول) بنی اسرائیل سے پوچھو کہ ہم نے ان کو انبیاء کے ذریعے کس قدر کھلی ہوئی نشانیاں عنایت کیں اور جو (شخص وقوم) اللہ کی نعمت کو اس کے پاس آجانے کے بعد بدل ڈالے (اسے برائی میں صرف کرے)۔تو اللہ سخت عذاب دینے والا ہے۔(211)

زُيِّنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَ يَسْخَرُوْنَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۘ وَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا فَوْقَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۲۱۲﴾

جن لوگوں نے کفر اختیار کیا ان کے لئے دنیا کی زندگی بڑی مزین کر دی گئی ہے۔اور وہ ایمان والوں کا مذاق اڑاتے ہیں۔ حالانکہ جنہوں نے پرہیز گاری اختیار کی وہ قیامت کے دن ان لوگوں (کافروں) سے بہت بلند مقام پر ہوں گے اور اللہ جسے چاہتا ہے بے حساب روزی عطا کرتا ہے۔(212)

کفار کے لیے دولت کی چمک دمک ہی غرور کا باعث ہوتی ہے۔اور اسی بل بوتے پر وہ جھوٹی شان و شوکت کا اظہار مختلف طرح کے فنکشن کر کے کرتے رہتے ہیں۔اب غریب لوگ ایسے فنکشن کر نہیں سکتے تو ان لوگوں کے مذاق کا نشانہ بنتے ہیں۔اللہ انہیں آگاہ کر رہا ہے کہ دنیاوی مال کو ایسے خرچ کرنا جس سے غریب لوگوں کے دل رنجیدہ ہوں ہرگز قابل قبول نہیں ہے۔

كَانَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً ۨ فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِيّٖنَ مُبَشِّرِيْنَ وَ مُنْذِرِيْنَ ۠ وَ اَنْزَلَ مَعَهُمُ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِيَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ فِيْمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ؕ وَ مَا اخْتَلَفَ فِيْهِ اِلَّا الَّذِيْنَ اُوْتُوْهُ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ۚ فَهَدَى اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِهٖ ؕ وَاللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۲۱۳﴾

پہلے سب انسان ایک ہی امت تھے، (پھر جب ان میں باہمی اختلاف پیدا ہوئے) تو اللہ تعالی نے انبیاء کرامؑ بھیجے۔ جو خوشخبری دینے والے اور ڈرانے والے تھے۔اور ان کے ساتھ کتاب نازل کی حق کے ساتھ۔ تاکہ لوگوں کے اختلاف کا فیصلہ کرے اور یہ اختلاف انہی لوگوں نے کیا جن کو وہ کتاب دی گئی تھی اور وہ بھی تب کہ جب کھلی ہوئی دلیلیں ان کے سامنے آچکی تھیں صرف ضد اور سرکشی کی بنا پر۔تو اللہ نے اپنے حکم سے ایمان والوں کو ان اختلافی باتوں میں ہدایت عطا فرمائی۔اور اللہ جسے چاہتا ہے سیدھے راستے کی طرف راہنمائی فرماتا ہے۔(213)

الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ حق کے ساتھ نازل کرنے کا مطلب ہے کہ اللہ تعالی نے پوری حفاظت کے ساتھ کتاب نازل کی ہے۔ باطل اس کے دائیں اور بائیں سے داخل نہیں ہو سکتا۔ اور اس میں واضح احکام موجود ہیں۔

اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَ لَمَّا يَاْتِكُمْ مَّثَلُ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ ؕ مَسَّتْهُمُ الْبَاْسَآءُ وَ الضَّرَّآءُ وَ زُلْزِلُوْا حَتّٰى يَقُوْلَ الرَّسُوْلُ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ ﴿۲۱۴﴾

کیا تمہارا یہ خیال ہے کہ تم یوں ہی جنت میں داخل ہو جاؤ گے حالانکہ ابھی تک تمہارے سامنے تم سے پہلے گزرے ہوئے اہل ایمان جیسے حالات سامنے نہیں آئے۔ جنہیں فقر و فاقہ اور سختیوں نے گھیر لیا تھا۔ اور انہیں (تکلیف و مصائب کے) اس قدر جھٹکے دیئے گئے کہ خود رسولؐ اور ان پر ایمان لانے والے کہہ اٹھے کہ آخر اللہ کی مدد کب آئے گی؟ آگاہ ہو جاؤ کہ اللہ کی مدد یقیناً نزدیک ہی ہے۔ (214)

اس آیت سے واضح ہے کہ جنت صرف چند الفاظ یا وظائف دہرا کر نہیں حاصل کی جا سکتی۔ یہ حق کی راہ میں مسلسل جدوجہد اور سختیاں برداشت کر کے ملتی ہے۔

يَسْـَٔلُوْنَكَ مَا ذَا يُنْفِقُوْنَ ؕ قُلْ مَاۤ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَ الْاَقْرَبِيْنَ وَ الْيَتٰمٰى وَ الْمَسٰكِيْنِ وَ ابْنِ السَّبِيْلِ ؕ وَ مَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ﴿۲۱۵﴾

لوگ آپ سے دریافت کرتے ہیں کہ وہ (راہِ خدا میں) کیا خرچ کریں؟ کہہ دیجیے! کہ تم جو مال بھی صرف کرو اس میں تمہارے ماں باپ، رشتہ داروں، یتیموں، مسکینوں اور مسافروں کا حق ہے اور تم جو بھی نیک کام کرو اللہ اسے خوب جانتا ہے۔ (215)

كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَ هُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ ۚ وَ عَسٰۤى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْـًٔا وَّ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَ عَسٰۤى اَنْ تُحِبُّوْا شَيْـًٔا وَّ هُوَ شَرٌّ لَّكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ يَعْلَمُ وَ اَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۱۶﴾

اے مسلمانو! تم پر جنگ کرنا فرض کیا گیا ہے جب کہ وہ تمہیں ناپسند ہے۔ اور یہ ممکن ہے کہ جس چیز کو تم ناپسند کرتے ہو وہ تمہارے لئے اچھی ہو۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ جس چیز کو تم پسند کرتے ہو وہ تمہارے لئے بری ہو۔ اصل بات یہ ہے کہ اللہ بہتر جانتا ہے تم نہیں جانتے۔ (216)

انسان تو صرف اس دنیا کی زندگی کے بارے میں ہی سوچتا ہے کہ اس کی ساری آسائشیں حاصل کر لے۔ مگر اللہ تعالی کہتے ہیں کہ انسان کو اصل جدوجہد آخرت کی زندگی کے لیے کرنا چاہئے۔ جو ہمیشہ رہنے والی اور پائیدار ہے۔ پھر موت سے ڈر کر ہی انسان جہاد سے بھاگتا ہے۔ مگر اللہ تعالی فرماتے ہیں کہ چاہے تم مضبوط محلات میں بھی ہو تو تم موت سے بچ نہیں سکتے۔

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيْهِ ؕ قُلْ قِتَالٌ فِيْهِ كَبِيْرٌ ؕ وَ صَدٌّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ كُفْرٌۢ بِهٖ وَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۗ وَ اِخْرَاجُ اَهْلِهٖ مِنْهُ اَكْبَرُ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ وَ الْفِتْنَةُ اَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ ؕ وَ لَا يَزَالُوْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ حَتّٰى يَرُدُّوْكُمْ عَنْ دِيْنِكُمْ اِنِ اسْتَطَاعُوْا ؕ وَ مَنْ يَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَيَمُتْ وَ هُوَ كَافِرٌ فَاُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ ۚ وَ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۱۷﴾

لوگ آپ سے حرمت والے مہینے میں جنگ کرنے کے متعلق سوال کرتے ہیں۔ کہہ دیجیے اس میں جنگ کرنا بڑا جرم ہے۔ مگر اللہ کی راہ سے روکنا، اور اس کا انکار کرنا اور مسجد الحرام کی حرمت کا انکار کرنا (اور لوگوں کو اس سے روکنا) اور اس کے باشندوں کو وہاں سے نکالنا۔ اللہ کے نزدیک اس (جنگ) سے بھی بڑا جرم ہے۔ اور فتنہ گری قتل سے بھی زیادہ سنگین گناہ ہے۔ اور وہ لوگ برابر تم سے لڑتے رہیں گے یہاں تک کہ اگر ان کا بس چلے تو وہ تمہیں تمہارے دین سے ہی پلٹا دیں۔ اور تم میں سے جو بھی اپنے دین سے پھر کر کفر کی حالت میں مرے گا۔ تو یہ وہ بدنصیب لوگ ہیں جن کے اعمال دنیا و آخرت میں رائیگاں ہو جائیں گے۔ یہی لوگ دوزخی ہیں جو ہمیشہ ہمیشہ اس میں رہیں گے۔ (217)

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۙ اُولٰٓئِكَ يَرْجُوْنَ رَحْمَتَ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۲۱۸

بے شک جو لوگ ایمان لائے اور جنہوں نے ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا، یہ ہیں وہ لوگ جو اللہ کی رحمت کے امیدوار ہیں اور اللہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔ (218)

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ ۭ قُلْ فِيْهِمَآ اِثْمٌ كَبِيْرٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ ۡ وَاِثْمُهُمَآ اَكْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَا ۭ وَيَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ڛ قُلِ الْعَفْوَ ۭ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ ۝۲۱۹ۙ

لوگ آپ سے شراب اور جوئے کے متعلق دریافت کرتے ہیں۔ کہہ دیجئے کہ ان میں بڑا گناہ ہے۔ اگرچہ ان میں لوگوں کے لئے کچھ فائدے بھی ہیں مگر ان کا نقصان ان کے فائدے سے بہت زیادہ ہے۔ اور لوگ آپ سے پوچھتے ہیں کہ اللہ کی راہ میں کیا خرچ کریں؟ کہہ دیجیے جو آسانی سے ہو سکے۔ اس طرح اللہ تمہارے لئے اپنے احکام واضح کرتا ہے۔ تاکہ تم دنیا و آخرت کے بارے میں غور و فکر کرو۔ (219)

فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۭ وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْيَتٰمٰي ۭ قُلْ اِصْلَاحٌ لَّهُمْ خَيْرٌ ۭ وَاِنْ تُخَالِطُوْھُمْ فَاِخْوَانُكُمْ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ ۭ وَلَوْ شَاۗءَ اللّٰهُ لَاَعْنَتَكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝۲۲۰

اور لوگ آپ سے یتیموں کے متعلق پوچھتے ہیں۔ تو کہہ دیجیے کہ ان کی ہر طرح اصلاح کرنا بہتر ہے۔ اور اگر تم ان سے مل جل کر رہو تو وہ تمہارے بھائی ہی تو ہیں۔ اور اللہ بہتر جانتا ہے کہ مفسد (خرابی کرنے والا) اور اصلاح کرنے والا کون ہے اور اگر اللہ چاہتا تو تمہیں مشقت میں ڈال دیتا۔ یقیناً اللہ زبردست ہے اور بڑی حکمت والا ہے۔ (220)

وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ ۭ وَلَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَّلَوْ اَعْجَبَتْكُمْ ۚ وَلَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يُؤْمِنُوْا ۭ وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكُمْ ۭ اُولٰۗئِكَ يَدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ښ وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ بِاِذْنِهٖ ۚ وَيُبَيِّنُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۝۲۲۱

اے مسلمانو! خبردار مشرک عورتوں سے اس وقت تک نکاح نہ کرو۔ جب تک وہ ایمان نہ لے آئیں۔ کیونکہ ایک مؤمنہ کنیز، مشرکہ (آزاد عورت) سے اچھی ہے اگرچہ (حسن و جمال میں) تمہیں کتنی ہی بھلی معلوم ہو۔ اور مسلم عورتوں کو مشرک مردوں کے نکاح میں اس وقت تک نہ دو جب تک وہ ایمان نہ لے آئیں۔ بے شک غلام مسلمان، مشرک (آزاد شوہر) سے بہتر ہے۔ اگرچہ وہ (مشرک) تمہیں کتنا ہی بھلا معلوم ہو۔ یہ لوگ تمہیں آگ کی طرف بلاتے ہیں اور اللہ اپنے حکم سے تمہیں جنت اور مغفرت (بخشش) کی طرف بلاتا ہے۔ اور اپنے احکام کو لوگوں کے

سامنے واضح طور پر بیان کرتا ہے تا کہ وہ نصیحت قبول کریں۔(221)

وَ يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ ۭ قُلْ هُوَ اَذًى ۙ فَاعْتَزِلُوا النِّسَاۗءَ فِي الْمَحِيْضِ ۙ وَلَا تَقْرَبُوْھُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ ۚ فَاِذَا تَطَهَّرْنَ فَاْتُوْھُنَّ مِنْ حَيْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّـوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ۞۲۲۲

اورلوگ آپ سے حیض کے بارے میں دریافت کرتے ہیں۔ کہہ دیجیے کہ وہ گندگی ہے،لہٰذا تم ایام حیض میں عورتوں سے الگ رہو اور جب تک وہ پاک نہ ہو جائیں اس وقت تک ان کے نزدیک نہ جاؤ۔ پھر جب وہ پاک ہو جائیں تو ان کے پاس جاؤ۔جیسا تم عام طور پر جاتے ہو۔ بے شک اللہ دوست رکھتا ہے توبہ کرنے والوں کو اور صاف ستھرے رہنے والوں کو۔(222)

نِسَاۗؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ ۠ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ ۡ وَقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ مُّلٰقُوْهُ ۭ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۞۲۲۳

تمہاری عورتیں تمہارے لیے کھیتی کی طرح ہیں۔(اس لئے) اپنی کھیتی میں جب چاہو آؤ۔ بس خیال رکھو کہ حد سے تجاوز نہ کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو۔ یہ ذہن میں رکھو کہ تم اللہ سے ملاقات کرنے والے ہو۔ اور ایمان والوں کو خوشخبری (مبارکباد) دے دو۔(223)

یہاں اللہ تعالی ہمیں تعلیم دے رہے ہیں کہ مرد اور عورت کو ایک دوسرے کے لیے سکون کا ذریعہ بنایا ہے۔ مگر انسان کو انسانی مرتبہ نہیں بھولنا چاہیئے اور حیوانی سطح پر نہیں گرنا چاہیے۔ اس لیے اللہ تعالی کہہ رہے ہیں کہ اپنی خواہش نفس کو کنٹرول میں رکھو اور مناسب طریقہ پر اس سے آسودگی حاصل کرو۔ کیونکہ شیطان انسان کو گمراہ کر کے انسانی سطح سے گرادیتا ہے۔ جس کا نتیجہ انسانی ذہن میں ناہمواری ہے۔

وَلَا تَجْعَلُوا اللّٰهَ عُرْضَةً لِّاَيْمَانِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْا وَتَتَّقُوْا وَتُصْلِحُوْا بَيْنَ النَّاسِ ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۞۲۲۴

اور اللہ کو اپنی قسموں میں ڈھال نہ بناؤ۔ کہ نیکی، تقوی اور لوگوں کے درمیان صلح کروانے سے رک جاؤ۔ اور اللہ تو سننے والا، جاننے والا ہے۔(224)

یعنی ایسی اللہ کی قسم مت کھاؤ کہ میں فلاں شخص کی مدد نہیں کرونگا، کیونکہ میں نے اللہ کی قسم کھائی ہوئی ہے۔ یا فلاں نیکی کے کام نہیں کروں گا کہ میں نے اللہ کی قسم کھائی ہوئی ہے۔ اور ایسے ہی کسی فرد کی صلح کے کام میں یہ کہہ دینا کہ میں نے اللہ کی قسم کھائی ہوئی ہے کہ اس معاملہ میں نہیں آؤں گا۔ اللہ تعالی تو نیکی، احسان، انفاق اور صلح کرانے کا حکم دیتا ہے۔

لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا كَسَبَتْ قُلُوْبُكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ۞۲۲۵

اور اللہ تمہیں ان قسموں میں جو بے ارادہ زبان سے نکل جائیں نہیں پکڑتا۔ ہاں اس پر گرفت فرماتا ہے جو قسمیں تم دل کے ارادے سے کرتے ہو۔ اور اللہ بخشنے والا بردبار ہے۔(225)

لِلَّذِيْنَ يُؤْلُوْنَ مِنْ نِّسَاۗىِٕهِمْ تَرَبُّصُ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ ۚ فَاِنْ فَاۗءُوْ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۞۲۲۶

اور جو لوگ قسم کھالیں کہ اپنی بیویوں کے پاس نہیں جائیں گے، تو ان کے لیے چار ماہ کی مہلت ہے۔ اس مدت میں اگر وہ رجوع کرلیں تو پس اللہ تعالی بخشنے والا اور مہربان ہے۔(226)

وَاِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ فَاِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۞۲۲۷

اور اگر رجوع نہ کریں بلکہ طلاق دینے کا ہی ارادہ ہو تو پھر اللہ تعالی سننے والا، جاننے والا ہے۔(227)

وَ الْمُطَلَّقٰتُ یَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ ؕ وَ لَا یَحِلُّ لَهُنَّ اَنْ یَّكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِیْۤ اَرْحَامِهِنَّ اِنْ كُنَّ یُؤْمِنَّ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ وَ بُعُوْلَتُهُنَّ اَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِیْ ذٰلِكَ اِنْ اَرَادُوْۤا اِصْلَاحًا ؕ وَ لَهُنَّ مِثْلُ الَّذِیْ عَلَیْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۪ وَ لِلرِّجَالِ عَلَیْهِنَّ دَرَجَةٌ ؕ وَ اللّٰهُ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ ۝۲۲۸

اور طلاق یافتہ عورتیں اپنے آپ کو تین حیض تک روکے رکھیں (نکاح سے)، اور ان کے لئے جائز نہیں کہ وہ اسے چھپائیں جو اللہ نے ان کے پیٹ میں پیدا کر دیا ہو، اگر وہ اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتی ہیں، اور اس مدت کے اندر ان کے شوہروں کو انہیں پھر اپنی زوجیت میں لوٹا لینے کا حق زیادہ ہے اگر وہ اصلاح کا ارادہ کر لیں، (بشرطیکہ عورت بھی واپس آنا چاہتی ہو۔) اور دستور کے مطابق عورتوں کے بھی مردوں پر اسی طرح حقوق ہیں جیسے مردوں کے عورتوں پر، البتہ مردوں کو ان پر فضیلت ہے، اور اللہ بڑا غالب بڑی حکمت والا ہے، (228)

اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ ۪ فَاِمْسَاكٌۢ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِیْحٌۢ بِاِحْسَانٍ ؕ وَ لَا یَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَاْخُذُوْا مِمَّاۤ اٰتَیْتُمُوْهُنَّ شَیْـًٔا اِلَّاۤ اَنْ یَّخَافَاۤ اَلَّا یُقِیْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ؕ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا یُقِیْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ۙ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْهِمَا فِیْمَا افْتَدَتْ بِهٖ ؕ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَعْتَدُوْهَا ۚ وَ مَنْ یَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝۲۲۹

اور طلاق (رجعی) دو ہی مرتبہ ہے۔ (یعنی طلاق دی اور تین مہینے کے اندر رجوع کر لیا۔ پھر کسی اور موقع پر طلاق دی اور تین مہینے کے اندر رجوع کر لیا۔ پھر تیسری مرتبہ ایسی ہی طلاق دے دی تو پھر رجوع کا حق ختم ہو گیا۔) دوسری مرتبہ کے بعد یا تو اچھے طریقہ سے روک لیا جائے گا یا بھلائی کے ساتھ رخصت کر دیا جائے گا۔ اور تمہارے لئے جائز نہیں ہے کہ جو کچھ انہیں (بطور زرِ مہر اور ہدیہ وتحفہ) دے چکے ہو اس میں سے کچھ واپس لو۔ مگر یہ کہ ان دونوں (میاں بیوی) کو اندیشہ ہو کہ وہ اللہ کی حدود کو قائم نہیں رکھ سکیں گے تو پھر (اے مسلمانو!) تمہیں بھی یہ خوف ہو کہ وہ حدودِ الٰہیہ کو قائم نہیں رکھ سکیں گے تو (اس صورت میں) عورت کو (بطورِ فدیہ خلع) کچھ معاوضہ دینا چاہیے (اور دے کر اپنی جان چھڑانا چاہیے) تو اس میں دونوں پر کوئی گناہ نہیں ہے۔ یہ اللہ کی مقرر کردہ حدیں ہیں ان سے آگے نہ بڑھو۔ اور جو لوگ اللہ کی مقرر کی ہوئی حدوں سے آگے بڑھتے ہیں وہی لوگ ظالم ہیں۔(229)

فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْۢ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَیْرَهٗ ؕ فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَیْهِمَاۤ اَنْ یَّتَرَاجَعَاۤ اِنْ ظَنَّاۤ اَنْ یُّقِیْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ؕ وَ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ یُبَیِّنُهَا لِقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ ۝۲۳۰

اب اگر (تیسری بار) طلاق دے دی تو اس کے بعد (یہ عورت) اس مرد کے لئے اس وقت تک حلال نہ ہوگی جب تک کسی دوسرے شخص سے شادی نہ کرے۔ اب جب کہ وہ (دوسرا شوہر) اسے طلاق دے دے اور ان دونوں سابقہ میاں بیوی کا خیال ہو کہ وہ حدودِ الٰہیہ کو برقرار رکھ سکیں گے تو ان کے لئے کوئی گناہ نہیں ہے کہ وہ آپس میں (دوبارہ) شادی کر لیں۔ یہ اللہ کی مقرر کردہ حدیں ہیں جنہیں وہ صاحبانِ علم کے لئے واضح طور پر بیان کرتا ہے۔(230)

یہ شرط شاذ ہی ممکن ہوتی ہے۔ اس لیے باقاعدہ منصوبہ بندی کے تحت دوسرے شخص کے نکاح میں دینا۔ اور پھر اسے طلاق پر رضامند کرنا۔ قطعاً

حرام ہے۔یعنی مروجہ حلالہ کی صورت بالکل بھی جائز نہیں ہے۔

وَ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ سَرِّحُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ ۠ وَّ لَا تُمْسِكُوْهُنَّ ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوْا ۚ وَ مَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ؕ وَ لَا تَتَّخِذُوْٓا اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا ؕ وَّ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَ مَآ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ وَ الْحِكْمَةِ يَعِظُكُمْ بِهٖ ؕ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ وَ اعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۲۳۱﴾

اور جب تم عورتوں کوطلاق دواور وہ اپنی میعاد (عدت کے خاتمہ) کےقریب پہنچ جائیں تو یا تو انہیں اچھے طریقے سے (اپنے پاس) رکھو۔ یا اچھے طریقے سے انہیں رخصت کردو اور انہیں نقصان پہنچانے اور زیادتی کرنے کیلئے نہ روکو، اور جو ایسا کرے گا وہ اپنے آپ پر ظلم کرے گا۔ اور اللہ کے احکام کا مذاق نہ بناؤ اور اللہ کے اس احسان کو یاد کرو جو اس نے تم پر کیا ہے اور جو اس نے کتاب وحکمت تم پر نازل کی ہے۔اس کے ذریعہ سے تمہیں نصیحت کرتا ہے اور اللہ سے ڈرو اور خوب جان لو کہ اللہ ہر شے کو جاننے والا ہے۔(231)

وَ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ اِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ ذٰلِكَ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ ذٰلِكُمْ اَزْكٰى لَكُمْ وَ اَطْهَرُ ؕ وَ اللّٰهُ يَعْلَمُ وَ اَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۳۲﴾

اور جب تم عورتوں کوطلاق دو اور جب وہ اپنی (عدّت کی) مدت پوری کرلیں۔تو (عورتوں کے ولی) انہیں اپنے (سابقہ) شوہروں سے نکاح کرنے سے نہ روکیں۔ جب کہ وہ مناسب طریقے پر (شریعت کے مطابق) ایک دوسرے سے نکاح کرنے پر راضی ہوجائیں۔اس (حکم) کے ذریعہ سے اس شخص کو نصیحت کی جاتی ہے جو اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے۔یہ (ان احکام پر عمل کرنا) تمہارے لئے زیادہ تزکیہ وطہارت کا باعث ہے اللہ بہتر جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔(232)

یہ حکم عورتوں کے جو ولی ہیں ان کے لیے ہے۔یعنی جب پہلی یا دوسری بار طلاق دی جاچکی ہو۔اور عورت اپنے والد یا بھائی کے گھر آجائے۔تو ظاہر بات ہے کہ یہ معاملہ ان کی اہانت اور معاشرتی تذلیل کا ہوتا ہے۔اب خاوند رجوع کرنا چاہتا ہے مگر عورت کے گھر کے لوگ ذاتی انا کی خاطر سابقہ خاوند کے ساتھ بھیجنے پر رضامند نہ ہوں۔مگر عورت بچوں یا دیگر معاملات کی وجہ سے اسی خاوند کے ساتھ گھر بسانا چاہے۔تو اللہ تعالی نے عورت کے گھر والوں کو منع کیا ہے۔کہ اگر عورت دوبارہ اپنے سابقہ خاوند سے نکاح کرنا چاہتی ہے تو تم بالکل بھی رکاوٹ نہ ڈالو۔

طلاق کے احکام کا تجزیہ۔

چونکہ گھر ایک مکمل یونٹ ہے۔اور نکاح میاں بیوی کے درمیان ایک پختہ معاہدہ ہوتا ہے۔اس لیے اللہ تعالی نے انسانی نفسیات کو مدنظر رکھتے ہوئے مفصل احکام دیئے ہیں۔اور اللہ تعالی کو یہ بھی معلوم ہے کہ انسان جلد باز ہے اور جذباتی ہے۔اس لیے اللہ تعالی نے اس حکمت کے ساتھ طلاق کے احکام دیئے ہیں کہ ہر صورت گھر کا یونٹ قائم رہے۔اور طلاق کی نوبت نہ آئے الّا یہ کہ بہت ہی ناگزیر صورتحال پیش آجائے۔ان آیات کے ساتھ سورہ نساء میں بیان احکام اور سورہ طلاق میں بیان احکام کو ملا کر دیکھا جائے تو صورتحال کچھ یوں واضح ہوتی ہے۔

1۔مرد کو اللہ تعالی نے عورت پر فضیلت دی ہے۔ چونکہ وہ کمائی کرتا ہے اور اس میں سے گھر والوں اور رشتہ داروں پر خرچ کرتا ہے۔اس لیے نیک عورت کو چاہئے کہ اس کی فرمانبرداری کرے۔اور اس کے گھر کے معاملات (مال اور ناموس) کی اس کی غیر موجودگی میں حفاظت کرے۔(سورہ نساء آیت 34)

2۔اگر کسی عورت کے بارے میں یقین ہو جائے کہ وہ مال اور عزت کی پاسداری نہیں کر رہی۔تو پہلے اس کو زبانی پیار سے سمجھاؤ۔ پھر بھی نہ سمجھے تو اس کو بستر سے علیحدہ کر دو۔یعنی اس کے سونے کی جگہ بدل دو۔اپنے سے دور کر دو۔شائد کہ وہ سوچ سمجھے اور نصیحت قبول کرے۔اور اپنے آپ کو درست کر لے۔(سورہ نساء آیت 34)

3۔اس کے باوجود بھی اگر وہ اپنے اندر تبدیلی پیدا نہ کرے۔تو مرد کو اختیار ہے کہ عورت کو مارے۔ہاتھ سے کسی حد تک پٹائی کی اجازت ہے۔ مگر سخت تشدد بالکل روا نہیں رکھا جا سکتا۔ یہ سب اس لیے کہ شائد عورت اپنے اعمال سے باز آ جائے۔اور اگر وہ اصلاح کر لے اور مرد کی فرمانبرداری کرے تو پھر مرد کو بھی لازم ہے کہ وہ پیار محبت والا معاملہ کرے۔(سورہ نساء آیت 34) یہ سب کچھ اس لیے ہے کہ اللہ تعالی ہر صورت گھر کو قائم رکھنا چاہتے ہیں۔

4۔ان تمام طریقوں کے باوجود اگر حالات درست نہ ہوں تو پھر ایک ثالث مرد کے خاندان سے، اور ایک ثالث عورت کے خاندان سے آئے۔اور ان کے درمیان صلح کی کوشش کرے۔اگر ان دونوں کا ارادہ ہو کہ گھر قائم رکھنا ہے تو پھر اللہ تعالی بھی موافقت کی راہ کھول دے گا۔ (سورہ نساء آیت 35)

5۔اور اگر صلح کی کوششیں بھی کامیاب نہیں ہوتیں۔تو پھر مرد عورت کو طلاق دے اور چونکہ عدت کا حساب بھی رکھنا ہے اس لیے طہر کی حالت کے (حیض کے بعد پاک ہونے پر) آغاز میں طلاق دے۔اور پھر یاد رکھے کہ عدت کب پورا ہوتی ہے۔

6۔طلاق دینے کے بعد مرد عورت کو گھر سے ہرگز نہ نکالے۔اور نہ ہی وہ عورت خود گھر سے نکلے۔اگر وہ کھلی ہوئی بے حیائی کی مرتکب ہو تو پھر ان کو گھر سے نکالا جا سکتا ہے۔ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالی ایک ہی جگہ رہنے کی وجہ سے، یا بچوں کے احساس کی وجہ سے پھر سے موافقت کی کوئی صورت پیدا کر دے۔اور طلاق وارد نہ ہو۔(سورہ طلاق آیت 1)

7۔اگر عورت حمل سے ہے تو اس کی عدت وضع حمل تک ہے۔اور وضع حمل تک عورت کے تمام اخراجات کا پورا کرنا مرد کے ذمہ ہے۔یعنی اتنی دیر تک طلاق موثر نہیں ہوگی۔(سورہ طلاق آیت 4، 6۔)

8۔اگر عدت کی مدت (تین ماہ) پوری ہو جائے تو پھر یا تو معروف طریقے کے مطابق روک لینا ہے۔یعنی یہ فیصلہ کہ طلاق نہیں دینی۔اور یا اچھے طریقے سے رخصت کر دینا ہے، یعنی طلاق دینے کا فیصلہ کر دینا ہے۔اور ایسا کرتے ہوئے دو گواہ لازمی رکھ لینے ہیں۔(سورہ طلاق آیت 2)

9۔مذکورہ بالا احکامات کی روشنی میں یہ واضح ہے کہ اللہ تعالی فریقین کو پورا پورا موقع دے رہے ہیں کہ کسی بھی طرح سے طلاق کی نوبت نہ آئے۔اور اگر نباہ کی کوئی صورت نہ بچے، تو پھر ایک طریقہ کار کے تحت طلاق کا عمل مکمل ہونا ہے۔ظاہر بات ہے نکاح اور گھر کا بسایا جانا بچوں کا کھیل نہیں ہے۔

10۔ان احکامات سے یہ بات بھی واضح ہوتی ہے کہ ایک نشست میں کہی گئی تین دفعہ کی طلاق وارد نہیں ہوتی۔موثر نہیں ہوتی۔ایک نشست میں اگر ایک ہزار مرتبہ بھی کوئی کہہ دے تو پھر بھی طلاق موثر نہیں ہوگی۔

11۔غصہ یا نشہ کی حالت میں طلاق دینے کا کوئی تصور نہیں ہے۔گھر سوچ سمجھ کر بسایا جاتا ہے۔اور طریق کار کے تحت ہی علیحدگی ہوگی۔

12۔حلالہ ایک غیر شرعی اور غیر فطری عمل ہے۔ باقاعدہ منصوبہ بنا کر کسی سے طلاق نہیں دلوائی جاسکتی۔

13۔آیت 231 میں اللہ تعالی نے واضح طور پر فرمایا ہے کہ وَلَا تَتَّخِذُوا آيَاتِ اللَّهِ هُزُوًا اور اللہ کی آیات کو مذاق نہ بناؤ۔

14۔طلاق دینے کے بعد عدت کی مدت کے اندر اندر بغیر نئے نکاح کے عورت کو واپس لایا جاسکتا ہے۔ جب مدت پوری ہوجائے اور بعد میں رجوع کی صورت بنے تو نیا نکاح کرنا ہوگا۔

15۔طلاق ہونے کی صورت میں مرد عورت کو نان نفقہ ادا کرنے کا پابند ہوگا۔(سورہ البقرہ آیت 241)

16۔بعض لوگ طلاق کو ناپسندیدہ عمل کہتے ہیں۔مگر اس میں بھی اللہ تعالی نے بڑی رحمت رکھی ہے۔اللہ تعالی نے زندگی کو بطور عذاب نہیں بنایا۔ اگر ایک عورت کا خاوند نشہ کی عادت کا شکار ہے اور ہر روز اس پر تشدد کرتا ہے۔تو وہ طلاق لے کر کسی اچھی جگہ شادی کرسکتی ہے۔اسی طرح اگر ایک مرد کو کوئی غلط عورت مل جائے۔تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ اب زندگی بطور عذاب گزاری جائے۔ یہ اللہ تعالی کا احسان ہے کہ اس نے ناگزیر حالات میں واپسی کا راستہ رکھ دیا ہے۔

وَالْوَالِدٰتُ يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ ۭ وَعَلَى الْمَوْلُوْدِ لَهٗ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۭ لَا تُكَلَّفُ نَفْسٌ اِلَّا وُسْعَهَا ۚ لَا تُضَاۗرَّ وَالِدَةٌۢ بِوَلَدِھَا وَلَا مَوْلُوْدٌ لَّهٗ بِوَلَدِهٖ ۤ وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذٰلِكَ ۚ فَاِنْ اَرَادَا فِصَالًا عَنْ تَرَاضٍ مِّنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا ۭ وَاِنْ اَرَدْتُّمْ اَنْ تَسْتَرْضِعُوْٓا اَوْلَادَكُمْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِذَا سَلَّمْتُمْ مَّآ اٰتَيْتُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝٢٣٣

اور (طلاق کے بعد) جو شخص (اپنی اولاد کو) پوری مدت تک دودھ پلوانا چاہے تو مائیں اپنی اولاد کو کامل دو برس تک دودھ پلائیں گی۔اور بچے کے باپ پر (اس دوران) ان (ماؤں) کا کھانا اور کپڑا مناسب ومعروف طریقہ پر لازم ہوگا۔کسی بھی شخص کو اس کی وسعت سے زیادہ تکلیف نہیں دی جاسکتی۔ نہ تو ماں کو نقصان پہنچایا جائے اس کے بچہ کی وجہ سے۔اور نہ ہی باپ کو تکلیف دی جائے اس کے بچے کے سبب سے۔اور (اگر باپ نہ ہو تو پھر) وارث پر (دودھ پلانے اور نان ونفقہ کی) یہی ذمہ داری ہے۔اور اگر دونوں (ماں باپ اس مدت سے پہلے) باہمی مشورہ ورضامندی سے بچے کا دودھ چھڑانا چاہیں تو ان پر کوئی گناہ نہیں ہے۔اور اگر تم اپنی اولاد کو (کسی دایہ سے) دودھ پلوانا چاہو تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے بشرطیکہ جو مناسب طریقہ سے دینا ٹھہرایا ہے (ان کے) حوالے کردو۔اور اللہ سے ڈرو اور خوب جان لو کہ تم جو کچھ کرتے ہو۔اللہ اسے خوب دیکھ رہا ہے۔(233)

وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا يَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا ۚ فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا فَعَلْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝٢٣٤

اور تم میں سے جو لوگ بیویاں چھوڑ کر مر جائیں تو وہ (بیویاں) چار مہینے دس دن تک اپنے آپ کو (نکاح سے) روکیں۔اور جب یہ مدت (عدت) پوری کر لیں تو وہ اپنے حق میں جو مناسب فیصلہ (نکاح کا) کریں اس میں تم پر کوئی گناہ نہیں ہے۔اور تم جو کچھ کرتے ہو اللہ اس سے

خوب باخبر ہے۔(234)

اللہ تعالیٰ بیوہ عورت پر چار مہینے اور دس دن تک نئے نکاح کی پابندی لگا رہے ہیں۔ مگر ہمارے معاشرے میں عورت گھر میں قید ہو جاتی ہے۔ حالانکہ باہر نکلنے، بازار جانے اور تقریبات میں شرکت کی اللہ تعالیٰ کوئی پابندی نہیں لگا رہے۔

وَ لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا عَرَّضْتُمْ بِهٖ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَآءِ اَوْ اَكْنَنْتُمْ فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ ؕ عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ سَتَذْكُرُوْنَهُنَّ وَ لٰكِنْ لَّا تُوَاعِدُوْهُنَّ سِرًّا اِلَّآ اَنْ تَقُوْلُوْا قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ؕ وَ لَا تَعْزِمُوْا عُقْدَةَ النِّكَاحِ حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتٰبُ اَجَلَهٗ ؕ وَ اعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ فَاحْذَرُوْهُ ۚ وَ اعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ﴿۲۳۵﴾

اگر تم (عدت کے دوران) عورتوں کو اشارہ و کنایہ میں پیغام نکاح دو۔ یا اسے اپنے دلوں میں چھپائے رکھو تو اس میں تم پر کچھ گناہ نہیں ہے۔ اللہ کو معلوم ہے کہ تم جلد ہی ان سے شادی کا تذکرہ کرو گے (تو بے شک کرو)۔ مگر ان سے کوئی خفیہ قول وقرار نہ کرو۔ سوا اس کے کہ مناسب طریقہ سے کوئی بات کرو۔ اور جب تک مقررہ مدت پوری نہ ہو جائے، اس وقت تک نکاح کا ارادہ بھی نہ کرو۔ اور خوب جان لو کہ اللہ تمہارے دلوں کے اندر کی بات کو بھی خوب جانتا ہے۔ لہٰذا اس سے ڈرتے رہو اور خوب جان لو کہ اللہ بخشنے والا اور بردبار ہے۔(235)

لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِنْ طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ مَا لَمْ تَمَسُّوْهُنَّ اَوْ تَفْرِضُوْا لَهُنَّ فَرِيْضَةً ۖۚ وَّ مَتِّعُوْهُنَّ ۚ عَلَى الْمُوْسِعِ قَدَرُهٗ وَ عَلَى الْمُقْتِرِ قَدَرُهٗ ۚ مَتَاعًۢا بِالْمَعْرُوْفِ ۚ حَقًّا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۲۳۶﴾

اگر تم (اپنی) عورتوں کو ہاتھ لگانے اور حق مہر مقرر کرنے سے پہلے ہی طلاق دے دو تو اس میں تم پر کوئی گناہ نہیں ہے ہاں البتہ (بطور خرچہ) انہیں کچھ مال و متاع دے دو۔ مالدار اپنی حیثیت کے مطابق اور غریب و نادار اپنے مقدور کے موافق مناسب متاع (خرچہ) دے۔ یہ نیکوکار لوگوں کے ذمہ ایک حق ہے۔(236)

وَ اِنْ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ وَ قَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِيْضَةً فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ اِلَّآ اَنْ يَّعْفُوْنَ اَوْ يَعْفُوَا الَّذِيْ بِيَدِهٖ عُقْدَةُ النِّكَاحِ ؕ وَ اَنْ تَعْفُوْٓا اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ؕ وَ لَا تَنْسَوُا الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۲۳۷﴾

اور اگر تم عورتوں کو ہاتھ لگانے سے پہلے طلاق دے دو۔ لیکن تم ان کا کچھ حق مہر معین کر چکے ہو۔ تو (اس صورت میں) اس مقررہ حق مہر کا آدھا لازم ہوگا۔ مگر یہ کہ وہ (عورتیں) خود معاف کر دیں یا وہ (ولی) معاف کر دے جس کے ہاتھ میں نکاح کی گرہ ہے۔ اور اگر تم درگزر کرو (معاف کر دو) تو یہ پرہیزگاری کے زیادہ قریب ہے۔ اور باہمی معاملات میں احسان اور بھلائی کو نہ بھولو۔ بے شک تم جو کچھ کر رہے ہو اللہ سے خوب دیکھ رہا ہے۔(237)

حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى ۗ وَ قُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ ﴿۲۳۸﴾ فَاِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا اَوْ رُكْبَانًا ۚ فَاِذَآ اَمِنْتُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَمَا عَلَّمَكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۳۹﴾

اور تم تمام نمازوں کی پابندی کرو۔خصوصاً نماز وسطیٰ کی اور اللہ کے سامنے فرمانبرداری (ادب و نیاز سے) کھڑے رہو۔(238) اور اگر تم خوف (کی حالت) میں ہو تو پھر پیدل ہو یا سوار (جس طرح بھی ممکن ہو نماز پڑھ لو)۔پھر جب تمہیں امن اور اطمینان ہو جائے تو ایسے نماز پڑھو جیسے اس نے تمہیں سکھا دیا ہے جو تم نہیں جانتے تھے۔(239)

چونکہ اسلامی تاریخ مغرب کے وقت بدلتی ہے۔اس لیے مغرب کو پہلی نماز مانا جائے تو درمیانی نماز فجر کی کہلائے گی۔اور اس کی تاکید اس لیے بھی کی جا رہی ہے کہ فجر کے وقت اٹھنا انتہائی مشکل عمل ہے۔اور نفس کو سخت پامال کرتا ہے۔مگر فجر کی ادائیگی قرب الٰہی کا باعث ہے۔

وَ الَّذِیۡنَ یُتَوَفَّوۡنَ مِنۡکُمۡ وَ یَذَرُوۡنَ اَزۡوَاجًا ۚۖ وَّصِیَّۃً لِّاَزۡوَاجِہِمۡ مَّتَاعًا اِلَی الۡحَوۡلِ غَیۡرَ اِخۡرَاجٍ ۚ فَاِنۡ خَرَجۡنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیۡکُمۡ فِیۡ مَا فَعَلۡنَ فِیۡۤ اَنۡفُسِہِنَّ مِنۡ مَّعۡرُوۡفٍ ؕ وَ اللّٰہُ عَزِیۡزٌ حَکِیۡمٌ ﴿۲۴۰﴾ وَ لِلۡمُطَلَّقٰتِ مَتَاعٌۢ بِالۡمَعۡرُوۡفِ ؕ حَقًّا عَلَی الۡمُتَّقِیۡنَ ﴿۲۴۱﴾

اور جو تم میں سے اپنی بیویاں چھوڑ کر وفات پا جائیں تو ان کو اپنی بیویوں کے حق میں وصیت کرنا چاہیے کہ ان کو سال بھر تک نان و نفقہ (خرچہ) دیا جاتا رہے اور گھر سے بھی نہ نکالا جائے۔ہاں اگر وہ خود نکل جائیں تو اور بات ہے اور اپنے بارے میں جو مناسب فیصلہ کریں اس میں تم پر کوئی گناہ نہیں ہے اور اللہ زبردست اور حکمت والا ہے۔(240) اور طلاق یافتہ عورتوں کو بھی مناسب طریقے سے خرچہ دیا جائے، یہ پرہیز گاروں پر واجب ہے۔(241)

کَذٰلِکَ یُبَیِّنُ اللّٰہُ لَکُمۡ اٰیٰتِہٖ لَعَلَّکُمۡ تَعۡقِلُوۡنَ ﴿۲۴۲﴾

اسی طرح اللہ تمہارے لئے اپنے احکام واضح فرماتا ہے تاکہ تم سمجھ سکو۔(242)

اَلَمۡ تَرَ اِلَی الَّذِیۡنَ خَرَجُوۡا مِنۡ دِیَارِہِمۡ وَ ہُمۡ اُلُوۡفٌ حَذَرَ الۡمَوۡتِ ۪ فَقَالَ لَہُمُ اللّٰہُ مُوۡتُوۡا ۟ ثُمَّ اَحۡیَاہُمۡ ؕ اِنَّ اللّٰہَ لَذُوۡ فَضۡلٍ عَلَی النَّاسِ وَ لٰکِنَّ اَکۡثَرَ النَّاسِ لَا یَشۡکُرُوۡنَ ﴿۲۴۳﴾

کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو موت کے ڈر سے ہزاروں کی تعداد میں اپنے گھروں سے نکل پڑے۔اللہ نے ان سے کہا: مر جاؤ (پس وہ سب کے سب مر گئے) پھر انہیں زندہ کیا۔بے شک اللہ لوگوں پر بڑا لطف و کرم کرنے والا ہے۔لیکن اکثر لوگ شکر ادا نہیں کرتے۔(243)

وَ قَاتِلُوۡا فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ وَ اعۡلَمُوۡۤا اَنَّ اللّٰہَ سَمِیۡعٌ عَلِیۡمٌ ﴿۲۴۴﴾

اور اللہ کی راہ میں جنگ کرو اور خوب جانتے رہو کہ اللہ سب کچھ سننے اور جاننے والا ہے۔(244)

مَنۡ ذَا الَّذِیۡ یُقۡرِضُ اللّٰہَ قَرۡضًا حَسَنًا فَیُضٰعِفَہٗ لَہٗۤ اَضۡعَافًا کَثِیۡرَۃً ؕ وَ اللّٰہُ یَقۡبِضُ وَ یَبۡصُۜطُ ۪ وَ اِلَیۡہِ تُرۡجَعُوۡنَ ﴿۲۴۵﴾

ہے کوئی ایسا جو اللہ کو قرض حسنہ دے تاکہ اللہ اسے کئی گُنا کر کے واپس کرے۔اللہ ہی تنگی کرتا ہے اور وہی کشادگی دیتا ہے۔اور (تم سب) اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔(245)

اَلَمۡ تَرَ اِلَی الۡمَلَاِ مِنۡۢ بَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ مِنۡۢ بَعۡدِ مُوۡسٰی ۘ اِذۡ قَالُوۡا لِنَبِیٍّ لَّہُمُ ابۡعَثۡ لَنَا مَلِکًا نُّقَاتِلۡ

فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ قَالَ هَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ اَلَّا تُقَاتِلُوْا ۭ قَالُوْا وَمَا لَنَآ اَلَّا نُقَاتِلَ فِيْ
سَبِيْلِ اللّٰهِ وَقَدْ اُخْرِجْنَا مِنْ دِيَارِنَا وَاَبْنَاۗىِٕنَا ۭ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ تَوَلَّوْا اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ ۭ
وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ۝٢٤٦

بھلا تم نے بنی اسرائیل کی ایک جماعت کو نہیں دیکھا جس نے موسیٰ کے بعد اپنے پیغمبر سے کہا کہ آپ ہمارے لئے ایک بادشاہ مقرر کردیں تا کہ ہم اللہ کی راہ میں جہاد کریں۔ پیغمبر نے کہا کہ اگر تم کو جہاد کا حکم دیا جائے تو ایسا نہ ہو کہ لڑائی سے انکار کردو۔ وہ کہنے لگے کہ ہم اللہ کی راہ میں کیوں نہ لڑیں گے جب کہ ہم اپنے وطن سے نکالے گئے اور بچوں سے جدا کردیئے گئے۔ لیکن جب ان کو جہاد کا حکم دیا گیا تو چند اشخاص کے سوا سب پھر گئے۔ اور اللہ ظالموں سے خوب واقف ہے (246)

وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ بَعَثَ لَكُمْ طَالُوْتَ مَلِكًا ۭ قَالُوْٓا اَنّٰى يَكُوْنُ لَهُ الْمُلْكُ عَلَيْنَا وَنَحْنُ
اَحَقُّ بِالْمُلْكِ مِنْهُ وَلَمْ يُؤْتَ سَعَةً مِّنَ الْمَالِ ۭ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰىهُ عَلَيْكُمْ وَزَادَهٗ بَسْطَةً فِي
الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ ۭ وَاللّٰهُ يُؤْتِيْ مُلْكَهٗ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝٢٤٧

اور ان کے پیغمبر نے ان سے کہا کہ بے شک اللہ نے تمہارے لئے طالوت کو بادشاہ مقرر کیا ہے۔ ان لوگوں نے کہا، اس کو ہم پر کس طرح حکومت کرنے کا حق ہوسکتا ہے۔؟ اس سے تو ہم حکومت کرنے کے زیادہ حقدار ہیں اسے تو مالی وسعت ملی ہی نہیں ہے (کوئی بڑا مالدار آدمی نہیں ہے)۔ نبیؑ نے جواب دیا کہ اللہ نے اسے اس لئے تم پر فضیلت اور ترجیح دی ہے کہ اسے صاحب علم بنایا ہے اور جسمانی طاقت بھی عطا کی ہے اور اللہ جسے چاہتا ہے۔ اپنا ملک عطا کرتا ہے۔ کیونکہ اللہ بڑی وسعت والا اور بڑا علم والا ہے۔ (247)

وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اِنَّ اٰيَةَ مُلْكِهٖٓ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ التَّابُوْتُ فِيْهِ سَكِيْنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَبَقِيَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ اٰلُ
مُوْسٰى وَاٰلُ هٰرُوْنَ تَحْمِلُهُ الْمَلٰۗىِٕكَةُ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝٢٤٨

اور ان کے نبی نے ان سے یہ بھی کہا کہ اس کے بادشاہ ہونے کی نشانی یہ ہے کہ تمہارے پاس وہ صندوق آجائے گا۔ جس میں تمہارے پروردگار کی جانب سے سکون کا سامان ہوگا اور موسیٰ وہارونؑ کے خاندان کے استعمال کردہ تبرکات ہونگے اور اسے فرشتے اٹھائے ہوئے ہوں گے اس میں بے شک تمہارے لئے (اللہ کی قدرت کی) بڑی نشانی ہے۔ اگر تم مومن ہو۔ (248)

فَلَمَّا فَصَلَ طَالُوْتُ بِالْجُنُوْدِ ۙ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ مُبْتَلِيْكُمْ بِنَهَرٍ ۚ فَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ فَلَيْسَ مِنِّىْ ۚ وَمَنْ
لَّمْ يَطْعَمْهُ فَاِنَّهٗ مِنِّىْٓ اِلَّا مَنِ اغْتَرَفَ غُرْفَةًۢ بِيَدِهٖ ۚ فَشَرِبُوْا مِنْهُ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ ۭ فَلَمَّا جَاوَزَهٗ هُوَ
وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۙ قَالُوْا لَا طَاقَةَ لَنَا الْيَوْمَ بِجَالُوْتَ وَجُنُوْدِهٖ ۭ قَالَ الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوا
اللّٰهِ ۙ كَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةًۢ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۝٢٤٩

اب طالوتؑ فوجیں لے کر چلے تو (اپنے ساتھیوں سے) کہا کہ اللہ ایک نہر کے ساتھ تمہاری آزمائش کرنے والا ہے (دیکھو) جو شخص اس سے

پانی پی لے گا اس کا مجھ سے کوئی واسطہ نہ ہوگا اور جو اسے چکھے گا بھی نہیں اس کا مجھ سے تعلق ہوگا۔ مگر یہ کہ اپنے ہاتھ سے ایک چلو بھر لے۔ (انجام کار وقت آنے پر) تھوڑے لوگوں کے سوا باقی سب نے اس (نہر) سے پانی پی لیا۔ پس جب وہ اور ان کے ساتھ ایمان لانے والے آگے بڑھے (نہر پار کی) تو (پانی پینے والے) کہنے لگے کہ آج ہم میں جالوت اور اس کی افواج سے لڑنے کی طاقت نہیں ہے (مگر) جن لوگوں کو اللہ سے ملاقات کا یقین تھا کہنے لگے کتنے ہی چھوٹے گروہ اپنے سے بڑے لشکر پر غالب آ جاتے ہیں اللہ کے حکم سے۔ اور اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔(249)

وَ لَمَّا بَرَزُوْا لِجَالُوْتَ وَ جُنُوْدِهٖ قَالُوْا رَبَّنَاۤ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَ انْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۵۰﴾

(غرضیکہ) یہ لوگ جالوت اور اس کی افواج کے مقابلہ کے لئے باہر نکلے۔ تو (یوں) دعا کی: اے پروردگار! ہمیں صبر عطا کر اور (میدانِ جنگ میں) ہمارے قدم جمائے رکھ اور کافروں کے مقابلہ میں ہماری مدد و نصرت فرما۔(250)

فَهَزَمُوْهُمْ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۙ۫ وَ قَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوْتَ وَ اٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ وَ الْحِكْمَةَ وَ عَلَّمَهٗ مِمَّا يَشَآءُ ؕ وَ لَوْ لَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ ۙ لَّفَسَدَتِ الْاَرْضُ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۵۱﴾

پس ان لوگوں نے اللہ کے حکم سے ان لوگوں (دشمنوں) کو شکست دے دی۔ اور داؤدؑ نے جالوت کو قتل کر دیا۔ اور اللہ نے انہیں سلطنت و حکمت عطا فرمائی۔ اور جس جس چیز کا چاہا علم عطا فرمایا۔ اور اگر اللہ ایک گروہ کے ذریعے دوسرے کو ختم نہ کرتا رہتا تو زمین میں فساد برپا ہو جاتا۔ مگر اللہ تمام جہانوں پر بڑا کرم کرنے والا ہے۔(251)

تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ؕ وَ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۲۵۲﴾

یہ اللہ تعالیٰ کی آیات ہیں جنہیں ہم سچائی کے ساتھ آپ کے لیے بیان کرتے ہیں اور بے شک آپ رسولوں میں سے ہیں۔(252)

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ۘ مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَ رَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ ؕ وَ اٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَ اَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ؕ وَ لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلَ الَّذِيْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ وَ لٰكِنِ اخْتَلَفُوْا فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ وَ مِنْهُمْ مَّنْ كَفَرَ ؕ وَ لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلُوْا ۫ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ﴿۲۵۳﴾

ان سب رسولوں میں سے ہم نے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے۔ ان میں سے بعض وہ ہیں جن سے اللہ نے کلام کیا۔ اور ان میں سے بعض کے درجات بلند کئے۔ اور ہم نے عیسیٰ بن مریمؑ کو کئی معجزے دیئے۔ اور روح القدس (جبریلؑ) کے ذریعہ سے ان کی تائید کی۔ اور اگر اللہ چاہتا تو ان پیغمبروں کے بعد لوگ اپنے پاس واضح نشانیاں آ جانے کے بعد آپس میں نہ لڑتے۔ لیکن انہوں نے آپس میں اختلاف کیا۔ پھر ان میں سے کچھ ایمان لائے اور بعض نے کفر اختیار کیا۔ اور اگر اللہ چاہتا تو یہ لوگ آپس میں نہ لڑتے۔ مگر اللہ جو چاہتا ہے وہی کرتا ہے۔(253)

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَ لَا خُلَّةٌ وَّ لَا شَفَاعَةٌ ؕ

وَ الْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝٢٥٤

اے ایمان والو! جو کچھ ہم نے تمہیں رزق دیا ہے اس میں سے اللہ کی راہ میں خرچ کرو۔قبل اس کے کہ وہ دن (قیامت) آجائے کہ جس میں نہ سودے بازی ہوگی، نہ دوستی (کام آئے گی) اور نہ ہی سفارش۔اور جو کافر ہیں وہی دراصل ظالم ہیں۔(254)

یعنی آخرت میں کامیابی صرف اور صرف اعمال کی بنیاد پر ہوگی۔کسی قسم کی سفارش اور دوستی اور کوئی بھی فدیہ وہاں پر کام نہیں آئے گا۔

اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّ لَا نَوْمٌ ؕ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ ؕ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَ مَا خَلْفَهُمْ ۚ وَ لَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ ۚ وَ لَا یَـُٔوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَ هُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ۝٢٥٥

اللہ کے سوا کوئی اور معبود نہیں ہے۔وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔(سارے عالم کو اپنی تدبیر سے) قائم رکھنے والا ہے۔نہ اس کو اونگھ آتی ہے اور نہ ہی نیند۔زمین وآسمان میں جو چیز بھی ہے اس کا مالک اللہ تعالیٰ ہی ہے۔(الٰہ کو انہی صفات کا حامل ہونا چاہئے۔) کون ہے جو اس کے ہاں سفارش کر سکے مگر اس کی اجازت سے؟ جبکہ وہ تو جانتا ہے جو لوگ مستقبل میں کریں گے اور جو انہوں نے ماضی میں کیا۔(یعنی اللہ تعالیٰ کو ہر چیز کا علم پہلے سے ہے اس لیے سفارش کی ضرورت ہی نہیں۔) اور وہ جتنا چاہتا ہے علم لوگوں کو دیتا ہے۔لوگ اپنی مرضی سے علم لینے کی قدرت نہیں رکھتے۔(آج ٹیکنالوجی میں جس قدر انقلاب ہے اور جتنے علوم وفنون ہیں۔ان سب کے دروازے اللہ تعالیٰ نے ہی انسانوں کے لیے کھولے ہیں۔اور وہ اپنا علم انسانوں کو منتقل کرتا جاتا ہے۔جتنا وہ چاہتا ہے۔) اللہ تعالیٰ کا اقتدار زمین وآسمان پر پھیلا ہوا ہے۔اور ساری کائنات کی حفاظت بھی اسے تھکا نہیں سکتی۔کیونکہ وہ بہت برتر اور عظیم ہے۔(255)

اس آیت کو آیۃ الکرسی بھی کہا جاتا ہے۔اور ہمارے معاشرے میں لوگ اس آیت کے بہت سے استعمالات کرتے ہیں۔خاص طور پر ورد وظائف والے لوگ۔اپنے مختلف معاملات کے حل کے لیے جو ٹوٹکے نکالتے ہیں ان میں اس آیت کا بھی استعمال ہوتا ہے۔حالانکہ پورے قرآن میں ایک بھی اشارہ ایسا نہیں ہے کہ کسی خاص مسئلہ میں کسی خاص آیت کو کسی مقدار میں پڑھ لیا جائے تو وہ مسئلہ حل ہو جائے گا۔قرآن کا مضمون انسان کا اخلاق اور کردار ہے۔اس کو ہدایت حاصل کرنے کے لیے اور عقائد کی درستگی کے لیے پڑھنا چاہیے نہ کہ اس کی کچھ آیات سے دنیاوی مادی مفادات حاصل کرنے کی کوشش کی جائے۔اور ایک ایسا طبقہ معرض وجود میں آجائے۔جو سادہ لوح لوگوں کا استحصال شروع کردے۔

بلاشبہ قرآن نے اپنے آپ کو شفا کہا ہے۔مگر وہ مکمل قرآن (Throughout) ہے۔جیسے جیسے آپ قرآن پڑھتے جائیں گے۔آپ کے عقائد کی اصلاح ہوتی جائے۔اللہ تعالیٰ پر توکل بڑھتا جائے گا۔آخرت پر ایمان کامل ہوتا جائے گا۔تو نفسیاتی امراض سے خود بخود نجات مل جائے گی۔باقی دنیا میں مسائل رہتے ہیں ان کو مادی اسباب کے ساتھ حل کرنے کی کوشش کرنا چاہیے۔اور ساتھ ہی اللہ کے حضور دعا کرنا چاہیے کہ وہ ہمارے معاملات میں آسانی کی راہ پیدا کردے۔

لَاۤ اِكْرَاهَ فِی الدِّیْنِ ۙ۫ قَدْ تَّبَیَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَیِّ ۚ فَمَنْ یَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَ یُؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ۗ لَا انْفِصَامَ لَهَا ؕ وَ اللّٰهُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ۝٢٥٦

دین کے معاملہ میں کوئی زبردستی نہیں ہے۔ ہدایت گمراہی سے الگ (واضح) ہو چکی ہے۔ اب جو شخص طاغوت (شیطان اور ہر باطل قوت) کا انکار کرے اور اللہ پر ایمان لائے اس نے یقیناً مضبوط کڑا تھام لیا ہے۔ جو کبھی ٹوٹنے والا نہیں ہے۔ اور اللہ (سب کچھ) سننے والا اور خوب جاننے والا ہے۔(256)

اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۙ يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ڛ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْلِيٰۗـــُٔهُمُ الطَّاغُوْتُ ۙ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝٢٥٧

اللہ ان لوگوں کا سرپرست ہے جو ایمان لائے وہ انہیں (گمراہی کے) اندھیروں سے (ہدایت کی) روشنی کی طرف نکالتا ہے۔ اور جن لوگوں نے کفر اختیار کیا ان کے سرپرست طاغوت (شیطان، گمراہ لیڈر اور مذہبی پیشوا) ہیں۔ جو انہیں (ایمان کی) روشنی سے نکال کر (جہالت کے) اندھیروں کی طرف لے جاتے ہیں۔ یہی دوزخی لوگ ہیں جو اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔(257)

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْ حَاۗجَّ اِبْرٰھٖمَ فِيْ رَبِّهٖٓ اَنْ اٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ ۘ اِذْ قَالَ اِبْرٰھٖمُ رَبِّيَ الَّذِيْ يُـحْيٖ وَيُمِيْتُ ۙ قَالَ اَنَا اُحْيٖ وَاُمِيْتُ ۭ قَالَ اِبْرٰھٖمُ فَاِنَّ اللّٰهَ يَاْتِيْ بِالشَّمْسِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَاْتِ بِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ فَبُهِتَ الَّذِيْ كَفَرَ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝٢٥٨ۚ

کیا تم نے اس شخص کو نہیں دیکھا جس نے ابراہیمؑ سے ان کے پروردگار کے بارے میں صرف اس بنا پر بحث و تکرار کی تھی کہ اللہ نے اسے سلطنت دے رکھی تھی۔ جب ابراہیمؑ نے کہا تھا کہ میرا پروردگار وہ ہے جو زندہ بھی کرتا ہے اور مارتا بھی ہے۔ اس (شخص) نے کہا میں بھی زندہ کرتا اور مارتا ہوں۔ (اس پر) ابراہیمؑ نے کہا کہ اللہ سورج کو مشرق سے نکالتا ہے تو اسے مغرب سے نکال دے۔ اس پر کافر مبہوت (ہکا بکا) ہو گیا۔ اللہ ظالموں کو ہدایت نہیں دیا کرتا۔(258)

اَوْ كَالَّذِيْ مَرَّ عَلٰي قَرْيَةٍ وَّهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰي عُرُوْشِهَا ۚ قَالَ اَنّٰى يُـحْيٖ ھٰذِهِ اللّٰهُ بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ فَاَمَاتَهُ اللّٰهُ مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهٗ ۭ قَالَ كَمْ لَبِثْتَ ۭ قَالَ لَبِثْتُ يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ ۭ قَالَ بَلْ لَّبِثْتَ مِائَةَ عَامٍ فَانْظُرْ اِلٰى طَعَامِكَ وَشَرَابِكَ لَمْ يَتَسَنَّهْ ۚ وَانْظُرْ اِلٰى حِمَارِكَ وَلِنَجْعَلَكَ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَانْظُرْ اِلَى الْعِظَامِ كَيْفَ نُنْشِزُھَا ثُمَّ نَكْسُوْھَا لَحْــمًا ۭ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗ ۙ قَالَ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝٢٥٩

یا اس بندے کی مثال جس کا گذر ایک بستی سے ہوا جس کی ساری چھتیں گر چکی تھیں۔ تو اس بندہ نے کہا کہ اللہ ان سب کو موت کے بعد کس طرح زندہ کرے گا تو اللہ نے اس بندہ کو سو سال کے لئے موت دے دی اور پھر زندہ کیا اور پوچھا کہ کتنی دیر پڑے رہے تو اس نے کہا کہ ایک دن یا دن کا کچھ حصہ۔ فرمایا نہیں بلکہ تم سو سال موت کی حالت میں رہے۔ ذرا اپنے کھانے اور پینے کی چیزوں کو تو دیکھو کہ خراب تک نہیں ہوئیں۔ اور اپنے گدھے پر نگاہ کرو (کہ سڑ گل گیا ہے) اور ہم اسی طرح تمہیں لوگوں کے لئے ایک نشانی بنانا چاہتے ہیں پھر گدھے کی ہڈیوں کو

دیکھو کہ ہم کس طرح جوڑ کر ان پر گوشت چڑھاتے ہیں۔ پھر جب ان پر یہ بات واضح ہوگئی تو بیساختہ آواز دی کہ میں جان گیا کہ اللہ ہر شے پر قادر ہے(259)

وَ اِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اَرِنِیْ كَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰى ؕ قَالَ اَوَ لَمْ تُؤْمِنْ ؕ قَالَ بَلٰى وَ لٰكِنْ لِّیَطْمَىٕنَّ قَلْبِیْ ؕ قَالَ فَخُذْ اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّیْرِ فَصُرْهُنَّ اِلَیْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰى كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ یَاْتِیْنَكَ سَعْیًا ؕ وَ اعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ ﴿۲۶۰﴾

اور یاد کرو جب ابراہیمؑ نے کہا کہ اے میرے رب، مجھے دکھا کہ تو کیسے مردوں کو زندہ کرے گا۔تو اللہ نے فرمایا کیا تجھے یقین نہیں ہے؟ ابراہیمؑ نے کہا، بالکل ہے۔ میں تو صرف دل کا اطمینان چاہتا ہوں۔ اللہ نے فرمایا کہ چار (انواع کے کچھ) پرندے لو۔ اور ان کو اچھی طرح سے اپنے سے مانوس کرلو۔ پھر ان میں سے کچھ کو بلندی کی طرف اڑاؤ۔ پھر ان کو پکارو تو تمہاری طرف تیزی کے ساتھ آئیں گے۔ اور یقین رکھو کہ بے شک اللہ تعالی غالب اور حکمت والا ہے۔(260)

کچھ لوگوں نے یہاں یہ مفہوم لیا ہے کہ واقعی ابراہیمؑ نے چار پرندے ذبح کر کے ان کا قیمہ بنا کر اس کو مکس کیا۔ اور پھر چار پہاڑوں پر جا کر رکھ دیا۔ اور پھر ایک کا سر پکڑا اور بلایا تو قیمہ دوبارہ سے پرندہ بن کر واپس آیا اور سر کے ساتھ جڑ گیا۔ مگر یہاں لفظ استعمال ہوا ہے فَصُرْهُنَّ اِلَیْكَ یعنی اپنی طرف لگالو۔ پیار سے، قربت کے ساتھ، ان کو مانوس کرلو۔ اور یہ ایک دن کا معاملہ نہیں ہے۔ پرندوں کا مانوس کرنے کے لیے ایک وقت درکار ہوتا ہے۔

چار پہاڑوں کا بھی معاملہ سمجھ میں آنے والا نہیں ہے کہ واقعی ابراہیمؑ ایسی وادی میں تھے جہاں چار پہاڑ تھے۔ اور پھر ایک پہاڑ پر چڑھ کر گوشت رکھنا اور پھر واپس آنا۔ پھر دوسرے پر اور اسی طرح چار پہاڑوں پر گئے اور گوشت رکھا اور پھر واپس آئے۔ پہاڑ پر چڑھنا اور واپس آنا ایک مشکل مرحلہ ہے۔ اور چار پہاڑوں پر چڑھنا تو اور بھی مشکل ہے۔ جبل یہاں بلندی کا استعارہ ہے اور پرندہ چونکہ فضا میں اڑتا ہے اس لیے یہ لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ جو لوگ پرندے سدھاتے ہیں وہ جانتے ہیں کہ پرندے ان کی انگلی کا اشارہ بھی سمجھ جاتے ہیں۔

اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اگر واقعی پرندے ذبح کئے گئے اور قیمہ آپس میں مکس کیا گیا تو پھر اللہ تعالی کے لیے کونسا مشکل تھا کہ لفظ کُن کہہ کر دوبارہ سے زندہ کردیتے۔ جیسا کہ عیسیٰؑ کے معاملہ میں ہوا۔ مگر یہاں ماجرا یہ ہے کہ ابراہیمؑ کو یقین ہے کہ اللہ تعالی نے مردوں کو زندہ کردینا ہے۔ مگر صرف وہ سمجھنا چاہتے ہیں کہ ایسا کیسے ممکن ہوگا۔ تو اللہ تعالی نے انہیں اپنی قدرت کا کوئی معجزہ نہیں دکھایا۔ بلکہ صرف ان کے سمجھانے کے لیے ان کو کہا کہ جیسے پرندے اپنے مالک کے اشارے سے واپس آجاتے ہیں۔ ویسے ہی جب مالک کائنات اپنی مخلوق کو پکارے گا تو سبھی دوڑتے ہوئے چلے جائیں گے۔ اور آیت کے آخری ٹکڑے میں بتادیا کہ اللہ غالب ہے اور حکمت والا ہے۔ اس لیے یہاں کوئی چیز بطور معجزہ وقوع پذیر نہیں ہورہی۔ اب اس سے پچھلی آیت ملاحظہ کریں جہاں اللہ تعالی اپنی قدرت کا مظاہرہ کررہا ہے۔ وہاں آخری ٹکڑے میں یہ بتادیا کہ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۲۵۹﴾ بے شک اللہ تعالی ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔

مَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِیْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ؕ وَ اللّٰهُ یُضٰعِفُ لِمَنْ یَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ﴿۲۶۱﴾

جولوگ اللہ کی راہ میں اپنے مال خرچ کرتے ہیں ان کی مثال اس ایک دانے کے مثل ہے جس نے (اپنے بوئے جانے کے بعد) سات بالیاں اگائیں اور ہر بالی میں سودانے ہیں اور اللہ جس کے لئے چاہتا ہے اور بڑھا دیتا ہے۔اللہ بڑی وسعت والا اور بڑا جاننے والا ہے۔(261)

اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُوْنَ مَآ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّ لَآ اَذًى لَّهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝۲۶۲

جولوگ اللہ کی راہ میں اپنے مال خرچ کرتے ہیں اور خرچ کرنے کے بعد نہ احسان جتاتے ہیں اور نہ ایذا پہنچاتے ہیں ان کا اجر وثواب ان کے پروردگار کے ہاں ہے۔نہ انہیں کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔(262)

بہت سے لوگ دوسروں پر اس لیے خرچ کرتے ہیں تا کہ وہ ان کے غلام بن کے رہیں۔اس طریقے سے وہ ان کا استحصال کرتے ہیں۔مگر اللہ تعالیٰ نے وضاحت کردی ہے کہ انفاق خالص طور پر صرف اللہ کی رضا کے لیے ہونا چاہئے۔اگر اس میں کسی قسم کا احسان جتلانے والا یا استحصال کا معاملہ آ گیا تو ایسا خرچ اللہ کی بارگاہ میں قابل قبول نہیں۔اگر کسی پر احسان کیا ہے تو کچھ عرصہ بعد اس کو یاد کروانا بھی ناپسندیدہ ہے۔

قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ وَّ مَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِّنْ صَدَقَةٍ يَّتْبَعُهَآ اَذًى ؕ وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَلِيْمٌ ۝۲۶۳

ایسا صدقہ جس کے بعد کسی قسم کی تکلیف پہنچائی جائے،اس سے بہتر ہے کہ انسان سائل کو نرمی اور پیار کے ساتھ بتادے کہ اس کے پاس صدقہ کرنے کے لیے کچھ نہیں ہے۔اور اس کے لیے دعا کرے۔اور اگلی بات یعنی مغفرت کے یہاں معنی یہ ہیں کہ اس کی پردہ پوشی کرے۔اس کی حاجت کو پوشیدہ رکھے۔لوگوں میں عام نہ کرے کہ فلاں سائل کسی سلسلہ میں مدد مانگنے آیا تھا۔اور اللہ تعالیٰ غنی اور بردبار ہے۔(263)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَ الْاَذٰى ۙ كَالَّذِيْ يُنْفِقُ مَالَهٗ رِئَآءَ النَّاسِ وَ لَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَيْهِ تُرَابٌ فَاَصَابَهٗ وَابِلٌ فَتَرَكَهٗ صَلْدًا ؕ لَا يَقْدِرُوْنَ عَلٰى شَيْءٍ مِّمَّا كَسَبُوْا ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ۝۲۶۴

اے ایمان والو! (سائل کو) احسان جتلا کر اور ایذا پہنچا کر اپنے صدقہ وخیرات کو اس شخص کی طرح برباد نہ کرو جو محض لوگوں کو دکھانے کیلئے اپنا مال خرچ کرتا ہے۔اور اللہ اور روزِ آخرت پر ایمان نہیں رکھتا۔اس کی (خیرات کی) مثال اس چکنی چٹان کی سی ہے۔جس پر کچھ خاک پڑی ہوئی ہو اور اس پر زور کی بارش برسے۔اور (خاک کو بہا کرلے جائے) اور اس (چٹان) کو صاف چکنا چھوڑ جائے۔اسی طرح یہ (ریاکار) لوگ جو کچھ (صدقہ وخیرات وغیرہ) کرتے ہیں اس سے کچھ بھی ان کے ہاتھ نہیں آئے گا اور اللہ کافر لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔(264)

وَ مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَ تَثْبِيْتًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ كَمَثَلِ جَنَّةٍۭ بِرَبْوَةٍ اَصَابَهَا وَابِلٌ فَاٰتَتْ اُكُلَهَا ضِعْفَيْنِ ۚ فَاِنْ لَّمْ يُصِبْهَا وَابِلٌ فَطَلٌّ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝۲۶۵

اور جولوگ اللہ کی خوشنودی کے لئے دل کے پورے ثبات وقرار کے ساتھ اپنے مال (راہِ خدا میں) خرچ کرتے ہیں ان کی مثال اس (ہرے بھرے اور گھنے) باغ کی مانند ہے جو کسی اونچی جگہ پر ہو۔جس پر بارش برسے تو وہ دوگنا پھل دے۔اور اگر اس پر زور کا مینہ نہ برسے تو پھر ہلکی پھلکی پھوار ہی کافی ہے۔اور تم لوگ جو کچھ کرتے ہو اللہ اسے دیکھ رہا ہے۔(265)

اَيَوَدُّ اَحَدُكُمۡ اَنۡ تَكُوۡنَ لَهٗ جَنَّةٌ مِّنۡ نَّخِيۡلٍ وَّ اَعۡنَابٍ تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ ۙ لَهٗ فِيۡهَا مِنۡ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ۙ وَ اَصَابَهُ الۡكِبَرُ وَلَهٗ ذُرِّيَّةٌ ضُعَفَآءُ ۖۚ فَاَصَابَهَآ اِعۡصَارٌ فِيۡهِ نَارٌ فَاحۡتَرَقَتۡ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الۡاٰيٰتِ لَعَلَّكُمۡ تَتَفَكَّرُوۡنَ ﴿۲۶۶﴾

تم میں سے کوئی بھی یہ بات پسند کرے گا کہ اس کے پاس کھجوروں، انگوروں کا ہرا بھرا گھنا باغ ہو جس کے نیچے نہریں جاری ہوں اور اس کے لئے اس میں ہر قسم کے پھل اور میوے موجود ہوں اور اسے بڑھاپا گھیر لے۔ جبکہ اس کی (چھوٹی چھوٹی) کمزور و ناتواں اولاد ہو اور اچانک اس (باغ) کو ایک ایسا بگولہ اپنی لپیٹ میں لے لے جس میں آگ ہو جس سے وہ باغ جل کر رہ جائے۔ اس طرح اللہ تمہارے لئے اپنے احکام کھول کر بیان کرتا ہے تا کہ تم غور وفکر کرو۔(266)

اس مثال کا مقصد یہ ہے کہ انسان کے پاس سب کچھ ہو، اور اچانک سب کچھ ختم ہو جائے۔ اور انسان بوڑھا بھی ہو جائے، مزید کام نہ کر سکتا ہو۔ اور اس کے چھوٹے چھوٹے بچے بھی اس قابل نہ ہوں کہ اس کا سہارا بن سکیں۔ تو اس حالت سے بچنے کے لیے صدقہ وخیرات ہی واحد طریقہ ہے۔ اگر انسان اللہ کی راہ میں انفاق کرتا رہے تو اللہ تعالی بڑھاپے میں اسے اور اس کے بچوں کے لیے بھی مناسب رزق کا بندوبست کر دیتا ہے۔ جب اللہ تعالی فرماتا ہے کہ وہ کئی گنا زیادہ کر کے لوٹائے گا۔ تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ اللہ نے سارا اجر آخرت پر ہی اٹھا رکھا ہے۔ ظاہر بات ہے کہ انسان کو بڑھاپا آنا ہے۔ اس کی اولاد کے رزق کا انتظام ہونا ہے۔ یہ ساری چیزیں اللہ تعالی اس دنیا کے بارے میں فرما رہے ہیں۔ اس لیے سہولت کے ساتھ جو میسر ہو اللہ کی راہ میں خرچ کرتے رہیے۔ اللہ تعالی آنے والے مشکل حالات میں نرمی والا معاملہ کرے گا۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَنۡفِقُوۡا مِنۡ طَيِّبٰتِ مَا كَسَبۡتُمۡ وَمِمَّاۤ اَخۡرَجۡنَا لَـكُمۡ مِّنَ الۡاَرۡضِ ۖ وَلَا تَيَمَّمُوا الۡخَبِيۡثَ مِنۡهُ تُنۡفِقُوۡنَ وَلَسۡتُمۡ بِاٰخِذِيۡهِ اِلَّاۤ اَنۡ تُغۡمِضُوۡا فِيۡهِ ؕ وَاعۡلَمُوۡۤا اَنَّ اللّٰهَ غَنِىٌّ حَمِيۡدٌ ﴿۲۶۷﴾

اے ایمان والو! اپنی کمائی میں سے پاکیزہ چیزوں میں سے اور ان چیزوں میں سے جو ہم نے زمین سے تمہارے لئے اگائی ہیں (اللہ کی راہ میں) خرچ کرو۔ اور اس میں سے بری اور خراب چیز کے خیرات کرنے کا ارادہ بھی نہ کرو۔ جبکہ خود تم ایسی چیز کے لینے پر (خوشی سے) آمادہ نہیں ہو۔ مگر یہ کہ چشم پوشی سے کام لو۔ اور خوب جان لو کہ اللہ بے نیاز ہے اور حمد وستائش کے قابل ہے۔(267)

اَلشَّيۡطٰنُ يَعِدُكُمُ الۡفَقۡرَ وَيَاۡمُرُكُمۡ بِالۡفَحۡشَآءِ ۚ وَاللّٰهُ يَعِدُكُمۡ مَّغۡفِرَةً مِّنۡهُ وَفَضۡلًا ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيۡمٌ ۖۚ ﴿۲۶۸﴾

شیطان تمہیں مفلسی اور تنگدستی سے ڈراتا ہے۔ اور بے حیائی وغلط کاری کا تم کو حکم (ترغیب) دیتا ہے۔ اور اللہ تم سے اپنی بخشش اور اپنے فضل و کرم کا وعدہ کرتا ہے۔ اللہ بڑی وسعت والا اور بڑا جاننے والا ہے۔(268)

شیطان ہمیشہ کہتا ہے کہ صرف اپنے اور اپنی اولاد کے لیے جمع کرتے جاؤ۔ یا پھر اسراف وتبذیر کا حکم دیتا ہے۔ جس سے معاشرتی بگاڑ واقع ہوتا ہے۔ اور پھر شیطان بے حیائی کے کام پھیلانے کا حکم دیتا ہے۔ مگر اللہ تعالی وعدہ کرتا ہے کہ اگر تم اللہ کی راہ میں خرچ کرو گے تو اس دنیا میں بھی اس کا اجر ہے اور آخرت میں کئی گنا ہو کر ملے گا۔

يُّؤۡتِى الۡحِكۡمَةَ مَنۡ يَّشَآءُ ۚ وَمَنۡ يُّؤۡتَ الۡحِكۡمَةَ فَقَدۡ اُوۡتِىَ خَيۡرًا كَثِيۡرًا ؕ وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّاۤ اُولُوا الۡاَلۡبَابِ ﴿۲۶۹﴾

جسے وہ چاہتا ہے حکمت و دانائی عطا فرماتا ہے اور جسے (منجانب اللہ) حکمت عطا ہوئی، بے شک اسے درحقیقت خیر کثیر (بڑی دولت) مل گئی۔ عقلمندوں کے سوا کوئی نصیحت قبول نہیں کرتا۔(269)

حکمت سے مراد ہے دانائی، معاملہ فہمی، تدبر اور غور وفکر کی صلاحیت۔ جب یہ کہا گیا کہ اللہ تعالی جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے تو اس کے اندر پوشیدہ چیز یہ ہے کہ جسے اللہ تعالی عطا کرتا ہے اس بندے کے اپنے اندر بھی کوئی قابلیت ہونی چاہیے۔ آیت کے آخری ٹکڑے میں اللہ تعالی نے وضاحت کر دی ہے کہ صرف عقل والے ہی نصیحت قبول کرتے ہیں۔ یعنی انسان خود یہ فیصلہ کر چکا ہو کہ اس نے سیدھے راستے پر چلنا ہے۔شیطان کی پیروی نہیں کرنی۔ اللہ تعالی کے احکام کے مطابق زندگی بسر کرنی ہے۔تو لامحالہ اللہ تعالی اسے علم اور فہم کی دولت عطا کرتے ہیں۔اس کے لیے ہدایت کے راستے کشادہ کرتے ہیں۔

اس کے برعکس جو لوگ شیطان کے راستے پر چلنے والے ہیں۔اور دنیاوی آسائشوں کو ہی مقصد حیات بنایا ہوا ہے۔دولت حاصل کرنے میں ہی دن رات مصروف ہیں۔اور اللہ کا دین سیکھنے کا وقت تک نہیں ہے تو پھر اللہ تعالی کا قانون ان پر لاگو ہوجاتا ہے۔نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى۔یعنی انسان جو چاہتا ہے اللہ تعالی ویسا ہی راستہ اس کے لیے کھول دیتا ہے۔

وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ نَّفَقَةٍ اَوْ نَذَرْتُمْ مِّنْ نَّذْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُهٗ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ﴿٢٧٠﴾

اور تم جو کچھ بھی خرچ کرتے ہو یا منت مانتے ہو تو یقینا اللہ اسے جانتا ہے اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں ہے۔(270)

اپنے حلال مال میں سے خرچ کرنا اور اللہ کی نذر ماننا ہی جائز ہے۔یعنی کوئی بندہ یہ طے کرلے کہ اگر اس کی فلاں ضرورت پوری ہوگئی تو وہ اللہ کی راہ میں قربانی یا اس سے کم کوئی چیز خرچ کرے گا۔تو یہ منت اللہ تعالی کے علم میں ہے۔اور اگلا ٹکڑا وضاحت کررہا ہے کہ اللہ کے علاوہ کسی اور کے لیے نذر نہیں مانی جاسکتی۔ورنہ اس کا شمار شرک میں ہوگا۔اور اللہ تعالی ظالموں کی مدد نہیں کیا کرتا۔یعنی جو لوگ اللہ کو چھوڑ کر اور لوگوں کی نذر مانتے ہیں۔

اِنْ تُبْدُوا الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا هِيَ ۚ وَاِنْ تُخْفُوْهَا وَتُؤْتُوْهَا الْفُقَرَآءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ؕ وَيُكَفِّرُ عَنْكُمْ مِّنْ سَيِّاٰتِكُمْ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿٢٧١﴾

اگر تم اپنی خیرات اعلانیہ طور پر دو تو بھی اچھا ہے اور اگر اسے پوشیدہ رکھو اور حاجتمندوں کو دو تو وہ تمہارے لئے زیادہ بہتر ہے اور تمہارے کچھ گناہوں اور برائیوں کا کفارہ ہوجائے گا (انہیں مٹادے گا)۔تم جو کچھ کرتے ہو اللہ اس سے پوری طرح باخبر ہے۔(271)

لَيْسَ عَلَيْكَ هُدٰىهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلِاَنْفُسِكُمْ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْنَ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ اللّٰهِ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ يُّوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ﴿٢٧٢﴾

(اے رسول!) ان لوگوں کی ہدایت کی آپ پر ذمہ داری نہیں ہے (تمہارا فرض صرف راستہ دکھانا ہے)۔اللہ جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے اور تم جو کچھ مال خرچ کرتے ہو۔تو وہ تمہارے اپنے (فائدہ) کے لئے ہے اور تم جو بھی خرچ کرو، وہ اللہ کی خوشنودی کے لئے کرو۔اور تم جو مال و دولت خیرات میں دوگے۔وہ پورا پورا تمہیں ادا کر دیا جائے گا اور تم پر ہرگز ظلم نہیں کیا جائے گا۔(272)

لِلْفُقَرَآءِ الَّذِيْنَ اُحْصِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ضَرْبًا فِي الْاَرْضِ يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ

اَغْنِيَآءَ مِنَ التَّعَفُّفِ ۚ تَعْرِفُهُمْ بِسِيْمٰهُمْ ۚ لَا يَسْـَٔلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ
اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ﴿۲۷۳﴾

(یہ خیرات) خاص طور پر ان حاجتمندوں کے لئے ہے جو اللہ کی راہ میں اس طرح گھر گئے ہیں کہ روئے زمین پر سفر نہیں کر سکتے، ناواقف انہیں خودداری برتنے اور رکھ رکھاؤ کی وجہ سے مالدار سمجھتا ہے۔ مگر تم انہیں ان کے چہروں سے پہچان سکتے ہو۔ وہ لوگوں سے لپٹ کر اور ان کے پیچھے پڑ کر سوال نہیں کرتے۔ اور تم جو کچھ مال و دولت (راہِ خدا میں) خرچ کرو گے بے شک اللہ اسے جانتا ہے۔(273)

اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ بِالَّيْلِ وَ النَّهَارِ سِرًّا وَّ عَلَانِيَةً فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ
عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۲۷۴﴾

جو لوگ اپنے مال دن اور رات میں خفیہ و اعلانیہ (راہِ خدا میں) خرچ کرتے ہیں ان کا اجر و ثواب ان کے پروردگار کے پاس ہے۔ ان کے لئے نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔(274)

اَلَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا يَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا يَقُوْمُ الَّذِيْ يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ
قَالُوْٓا اِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا ۘ وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا ؕ فَمَنْ جَآءَهٗ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ فَانْتَهٰى
فَلَهٗ مَا سَلَفَ ؕ وَاَمْرُهٗٓ اِلَى اللّٰهِ ؕ وَمَنْ عَادَ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۷۵﴾

اور جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ (قیامت کے دن اللہ کے سامنے) نہیں کھڑے ہوں گے مگر اس شخص کی طرح جسے شیطان نے اپنے آسیب سے مخبوط الحواس بنا دیا ہو (جس سے وہ پہچانے جائیں گے کہ وہ سود خور ہیں)۔ یہ اس لئے ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ تجارت بھی تو سود کی مانند ہے۔ حالانکہ اللہ نے تجارت کو حلال اور سود کو حرام قرار دیا ہے۔ پس جس شخص کے پاس اس کے پروردگار کی طرف سے نصیحت آئی۔ اور وہ سود خوری سے باز آ گیا۔ تو جو پہلے ہو چکا وہ اس کا ہے اس کا معاملہ اللہ کے حوالے ہے اور جو (ممانعت کے بعد) پھر ایسا کرے تو ایسے لوگ جہنمی ہیں جو ہمیشہ ہمیشہ اس میں رہیں گے۔(275)

يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَيُرْبِي الصَّدَقٰتِ ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ اَثِيْمٍ ﴿۲۷۶﴾

اللہ سود کو مٹاتا ہے اور صدقات کو بڑھاتا ہے اور جتنے ناشکرے اور گنہگار ہیں اللہ ان کو دوست نہیں رکھتا۔(276)

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ
عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۲۷۷﴾

بے شک جو لوگ ایمان لائے اور اچھے عمل کئے۔ اور نماز کی پابندی کی اور زکوٰۃ ادا کی، ان کا اجر و ثواب ان کے پروردگار کے پاس ہے۔ اور (قیامت کے دن) ان کے لئے نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔(277)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَذَرُوْا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبٰوٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۲۷۸﴾

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو۔ اور جو کچھ سود (لوگوں کے ذمے) باقی رہ گیا ہے۔ اسے چھوڑ دو اگر تم ایمان والے ہو۔ (278)

فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ ۚ وَ اِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوْسُ اَمْوَالِكُمْ ۚ لَا تَظْلِمُوْنَ وَ لَا تُظْلَمُوْنَ ﴿۲۷۹﴾

لیکن اگر تم نے ایسا نہ کیا تو پھر اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کرنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔ اور اگر اب بھی تم توبہ کر لو۔ تو تمہارا اصل مال تمہارا ہو گا (جو تمہیں مل جائے گا)۔ نہ تم (زائد لے کر) کسی پر ظلم کرو گے اور نہ (اصل مال خورد برد کر کے) تم پر ظلم کیا جائے گا۔ (279)

وَ اِنْ كَانَ ذُوْ عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ اِلٰى مَيْسَرَةٍ ؕ وَ اَنْ تَصَدَّقُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۸۰﴾

اور اگر (مقروض) تنگ دست ہے تو اسے کشادگی تک مہلت دینا ہو گی۔ اور اگر قرضہ معاف کر دو تو یہ چیز تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانتے ہو۔ (280)

وَ اتَّقُوْا يَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِيْهِ اِلَى اللّٰهِ ۫ۗ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَ هُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۲۸۱﴾

اور اس دن (کی سزا اور رسوائی) سے ڈرو۔ جس دن اللہ کی طرف پلٹائے جاؤ گے اور پھر جس شخص نے جو کچھ (نیکی یا بدی) کمائی ہو گی۔ اس کا بدلہ اسے پورا پورا دیا جائے گا۔ اور (ان کی حق تلفی کر کے) ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔ (281)

سود:-

ان آیات میں سود کے بارے میں واضح احکام موجود ہیں۔ سود کا مطلب ہے کہ اصل زر سے زیادہ وصول کرنا۔ یہودیوں کا کاروبار ہی سود پر مشتمل تھا۔ اور آج بھی یہودیوں نے پوری دنیا کا نظام معیشت سود کی بنا پر جکڑا ہوا ہے۔ اور اس طرح سے بڑے بڑے ممالک کو اپنا مطیع بنایا ہوا ہے۔ ہمارے یہاں یہ کام ہندو بنیا کیا کرتا تھا۔ اور پھر ہمارے لوگوں نے بھی اسے اپنا لیا۔ ضرورت انسان کو مجبور کر دیتی ہے کہ وہ کسی سے کچھ روپے ادھار لے لے۔ اور جو لوگ ادھار دیتے ہیں وہ بعد میں زائد واپسی وصول کرتے ہیں۔ اور اگر کوئی روپے واپس کرنے کی استطاعت نہ رکھے تو پھر وہ اس کے بدلے مویشی یا مکان یا زمین اس آجر کو دے دیتا ہے جس سے سود پر روپے لیے ہوتے ہیں۔ وہ اس طرح کہ ہر ماہ سود میں اضافہ ہوتا جاتا۔ اور ایک عرصے کے بعد وہ ایک بڑی رقم بن چکی ہوتی ہے۔

قرآن نے استحصال کی اس صورت کو ختم کرنے کا حکم دیا ہے۔ اسی لیے کہا کہ اللہ تعالیٰ سود کو ختم کرتا ہے اور صدقات کو فروغ دیتا ہے۔ یعنی اگر کسی کو ادھار کی ضرورت پیش آتی ہے۔ تو واپس صرف اصل زر ہی ہو گا۔ اس کے علاوہ اگر مقروض کی حالت ایسی ہو جائے کہ وہ واپسی کی استطاعت نہ رکھتا ہو تو پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ پہلے تو ایک عرصہ تک اس کو مہلت دی جائے۔ تا کہ اس کا کاروبار چل جائے اور وہ رقم واپس کرنے کے قابل ہو جائے۔ اور اگر اس کے حالات بالکل ہی خراب ہوں تو پھر یہ رقم اس کو معاف کر دی جائے۔

آج بھی بہت سے لوگ یہی کاروبار کرتے ہیں۔ درحقیقت وہ قبضہ گروپ ہوتے ہیں۔ اور سائل کو فوری رقم مہیا کرتے ہیں۔ اور اس پر ایک وقت گزرنے کے بعد جب وہ رقم واپس کرنے کے قابل نہیں ہوتا۔ تو اس کی جائیداد پر قبضہ کر لیتے ہیں۔

ہمارے ہاں کے بینک وغیرہ بھی ایسا ہی کاروبار کرتے ہیں۔ بلکہ وہ تو مطلوبہ جائیداد بطور رہن خود رکھتے ہیں۔ اور وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ سود بڑھتا چلا جاتا ہے۔ پھر وہ جائیداد ضبط کر لیتے ہیں۔

ہمارے ملک کا بھی یہی معاملہ ہے۔ کہ پرانے قرضوں پر سود اتنا زیادہ ہو جاتا ہے کہ اس کی ادائیگی کے لیے نئے قرضے لینے پڑتے ہیں۔

اسی لیے اللہ تعالی نے کہا کہ دگنا چوگنا کر کے سود نہ کھاؤ۔ یعنی وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ سود کی رقم بڑھتی جاتی ہے۔ اور مقروض آپ کا غلام بنتا جاتا ہے۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوا الرِّبٰوٓا اَضْعَافًا مُّضٰعَفَةً ۠ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿١٣٠﴾ آل عمران آیت نمبر 130۔

اب جو لوگ سود کا لین دین کرتے ہیں تو ان کا ایک ہی مقصد ہوتا ہے یعنی مال میں اضافہ۔ تو اللہ تعالی نے یہ بھی واضح کر دیا کہ سودی کاروبار میں جو مال میں اضافہ تم دیکھتے ہو۔ اللہ کے ہاں وہ اضافہ نہیں بلکہ نقصان ہوتا ہے۔ اس کے بجائے اللہ تعالی زکوۃ کے نظام پر زور دیتا ہے جس سے اصل میں اضافہ ہوتا ہے۔

وَمَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ رِّبًا لِّيَرْبُوَا۟ فِيْٓ اَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا يَرْبُوْا عِنْدَ اللّٰهِ ۚ وَمَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ زَكٰوةٍ تُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُضْعِفُوْنَ ﴿٣٩﴾ الروم آیت نمبر 39۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوْهُ ۭ وَلْيَكْتُبْ بَّيْنَكُمْ كَاتِبٌۢ بِالْعَدْلِ ۠ وَلَا يَاْبَ كَاتِبٌ اَنْ يَّكْتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ اللّٰهُ فَلْيَكْتُبْ ۚ وَلْيُمْلِلِ الَّذِيْ عَلَيْهِ الْحَقُّ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ وَلَا يَبْخَسْ مِنْهُ شَـيْــــًٔـا ۭ فَاِنْ كَانَ الَّذِيْ عَلَيْهِ الْحَقُّ سَفِيْهًا اَوْ ضَعِيْفًا اَوْ لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يُّمِلَّ ھُوَ فَلْيُمْلِلْ وَلِيُّهٗ بِالْعَدْلِ ۭ وَاسْتَشْهِدُوْا شَهِيْدَيْنِ مِنْ رِّجَالِكُمْ ۚ فَاِنْ لَّمْ يَكُوْنَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَّامْرَاَتٰنِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَاۗءِ اَنْ تَضِلَّ اِحْدٰىھُمَا فَتُذَكِّرَ اِحْدٰىهُمَا الْاُخْرٰى ۭ وَلَا يَاْبَ الشُّهَدَاۗءُ اِذَا مَا دُعُوْا ۭ وَلَا تَسْــَٔـــمُوْٓا اَنْ تَكْتُبُوْهُ صَغِيْرًا اَوْ كَبِيْرًا اِلٰٓى اَجَلِهٖ ۭ ذٰلِكُمْ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ وَاَقْوَمُ لِلشَّهَادَةِ وَاَدْنٰٓى اَلَّا تَرْتَابُوْٓا اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً حَاضِرَةً تُدِيْرُوْنَهَا بَيْنَكُمْ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَلَّا تَكْتُبُوْھَا ۭ وَاَشْهِدُوْٓا اِذَا تَبَايَعْتُمْ ۠ وَلَا يُضَاۗرَّ كَاتِبٌ وَّلَا شَهِيْدٌ ۭ وَاِنْ تَفْعَلُوْا فَاِنَّهٗ فُسُوْقٌۢ بِكُمْ ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ وَيُعَلِّمُكُمُ اللّٰهُ ۭ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿٢٨٢﴾

اے ایمان والو! جب تم کسی مقررہ مدت تک آپس میں قرض کا لین دین کرو۔ تو اسے لکھ لیا کرو۔ اور چاہیے کہ کوئی لکھنے والا عدل وانصاف کے ساتھ تمہارے باہمی قول وقرار کو لکھے۔ اور جس طرح اللہ نے لکھنے والے کو (لکھنا پڑھنا) سکھایا ہے وہ لکھنے سے انکار نہ کرے (بلکہ) اسے چاہیے کہ لکھ دے۔ اور جس (مقروض) کے ذمہ (قرض کی ادائیگی) کا حق عائد ہوتا ہے اسے چاہیے کہ تحریر کا مضمون لکھوا دے اور اس (کاتب) کو چاہیے کہ اپنے پروردگار سے ڈرے اور اس میں کمی نہ کرے۔ اور اگر وہ شخص (مقروض) جس پر حق عائد ہو رہا ہے کم عقل ہو یا کمزور اور معذور ہو یا خود نہ لکھا سکتا ہو۔ تو پھر اس کا سرپرست (وکیل یا ولی) عدل وانصاف سے لکھوائے۔ اور اپنے آدمیوں میں سے دو گواہوں کی گواہی کرالو۔ تاکہ اگر ان میں سے کوئی ایک بھولے تو دوسرا اسے یاد دلائے اور جب گواہوں کو (گواہی کے لئے) بلایا جائے تو وہ انکار نہ کریں۔ اور معاملہ چھوٹا ہو یا بڑا جس کی میعاد مقرر ہے۔ اس کے لکھنے میں سستی نہ کرو۔ یہ (لکھا ہونا) اللہ کے نزدیک زیادہ منصفانہ عمل ہے اور گواہی کے لئے تو زیادہ مضبوط ہے۔ اور اس طرح زیادہ امکان ہے کہ تم شک میں نہ پڑو گے۔ مگر جب نقدا نقد خرید وفروخت ہو کہ جو تم آپس میں ہاتھوں ہاتھ کرتے ہو تو اس صورت میں کوئی مضائقہ نہیں ہے کہ اسے نہ لکھو اور جب (اس طرح) خرید وفروخت کرو تو گواہ کر لیا کرو۔

اور (زبردستی کرکے) کاتب اور گواہ کو ضرر و نقصان نہ پہنچایا جائے اور اگر ایسا کرو گے تو یہ تمہاری نافرمانی ہو گی (گناہ ہو گا)۔ اللہ سے ڈرو۔ اللہ تمہیں یہی سکھاتا ہے اور اللہ ہر چیز کو خوب جانتا ہے۔(282)

وَ اِنْ كُنْتُمْ عَلٰى سَفَرٍ وَّ لَمْ تَجِدُوْا كَاتِبًا فَرِهٰنٌ مَّقْبُوْضَةٌ ؕ فَاِنْ اَمِنَ بَعْضُكُمْ بَعْضًا فَلْيُؤَدِّ الَّذِی اؤْتُمِنَ اَمَانَتَهٗ وَ لْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ ؕ وَ لَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ ؕ وَ مَنْ يَّكْتُمْهَا فَاِنَّهٗۤ اٰثِمٌ قَلْبُهٗ ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ﴿۲۸۳﴾

اور اگر تم سفر میں ہو اور تمہیں کاتب نہ ملے تو رہن رکھ لو۔ اور اگر تم میں سے ایک کو دوسرے پر اعتبار ہو۔ تو جس پر اعتبار کیا گیا ہے۔ اسے چاہیے کہ اپنی امانت واپس کر دے اور اپنے پروردگار سے ڈرے۔ اور گواہی کو نہ چھپاؤ۔ اور جو اسے چھپائے گا اس کا دل گنہگار ہو گا۔ اور تم جو کچھ کرتے ہو اللہ اس کو خوب جانتا ہے۔(283)

لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ ؕ وَ اِنْ تُبْدُوْا مَا فِیْۤ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ ؕ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَ يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۲۸۴﴾

جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب کچھ اللہ کا ہے۔ اور جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے۔ خواہ تم اس کو ظاہر کرو یا اسے چھپاؤ۔ اللہ سب کا تم سے محاسبہ کرے گا۔ اور پھر جسے چاہے گا بخش دے گا اور جسے چاہے گا سزا دے گا۔ اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔(284)

جو کچھ تم ظاہر کرو یا جو کچھ تم چھپاؤ، اس بارے میں آیت 286 میں وضاحت کر دی کہ انسان پر اللہ تعالی نے اس کی ہمت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالا۔ اس لیے کہ بہت سی چیزیں جو انسان چھپاتا ہے بعض اوقات اس کے قابو میں نہیں ہوتیں۔ اور اگلی بات یہ کہ جہاں اللہ تعالی یہ فرماتے ہیں کہ جسے چاہتا ہے بخش دے گا اور جسے چاہے عذاب دے۔ تو ایسا اللہ کے ہاں انسان جیسا معاملہ نہیں ہے۔ اللہ تعالی کا نظام عدل پر قائم ہے۔ اور اس نے قرآن کریم کی بے شمار آیات میں واضح کر دیا ہے کہ نیک لوگ جنت میں جائیں گے اور بدکردار جہنم میں۔ اور اللہ کا نظام کسی بادشاہ والا نہیں ہے کہ غصہ میں آیا تو نیکوکار کو سزا دے دی۔ اور ترس کھانے پر آیا تو ظالم و گناہگار کو بخش دیا۔

اس لیے یہ ذہن میں رکھنا چاہیے کہ اللہ تعالی نے یہ سارا نظام مکافات عمل پر قائم کیا ہے۔ جس قسم کے اعمال ہونگے اسی طرح کا بدلہ مل جائے گا۔ اور اس آیت میں اسی چیز کا اظہار ہے کہ اللہ تعالی کی قدرت سے کوئی بھی بچ نہیں سکتا۔

اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ ؕ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ مَلٰٓئِكَتِهٖ وَ كُتُبِهٖ وَ رُسُلِهٖ ۫ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۫ وَ قَالُوْا سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا ۫ غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَ اِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ﴿۲۸۵﴾

رسولؐ ان تمام باتوں پر ایمان رکھتا ہے جو ان کے پروردگار کی طرف سے ان پر اتاری گئی ہیں اور مؤمنین بھی اللہ پر، اس کے ملائکہ پر، اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر ایمان رکھتے ہیں۔ (وہ کہتے ہیں کہ) ہم اللہ کے رسولوں میں تفریق نہیں کرتے اور کہتے ہیں کہ ہم نے فرمانِ الٰہی سنا اور اس کی اطاعت کی! پروردگار ہمیں تیری مغفرت درکار ہے۔ اور تیری ہی طرف پلٹ کر آنا ہے۔(285)

لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ؕ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَ عَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ؕ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَاۤ اِنْ نَّسِيْنَاۤ اَوْ

اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَ لَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَ لَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا ۚ اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۸۶﴾

اللہ تعالیٰ کسی کو اس کی ہمت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا۔ وہ جو (نیکی) کرے گا اس کا فائدہ اسی کو ہوگا اور وہ جو (برائی) کرے گا اس کا نقصان بھی اسی کو ہوگا۔ اے ہمارے رب! اگر ہم بھول جائیں یا خطا کھائیں تو ہماری گرفت نہ کرنا۔ اے ہمارے رب! ہم پر ویسا بوجھ نہ ڈالنا جیسا ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا۔ اے ہمارے رب! ہم پر وہ بوجھ نہ ڈالنا جس کے اٹھانے کی ہم میں طاقت نہیں ہے۔ اور ہمارے قصور معاف فرما۔ اور ہمارے گناہ بخش دے۔ اور ہم پر رحم فرما تو ہمارا مالک و سرپرست اعلیٰ ہے۔ کافروں کے مقابلہ میں تو ہی ہماری مدد فرما۔ (286)

یہاں سورہ البقرہ کا اختتام ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہماری انسانی حیثیت سے ہونے والی غلطیوں، کوتاہیوں سے درگزر فرمائے۔ اور ہم پر قرآن کریم کے حوالے سے اپنے علم کے دروازے کھول دے۔ اور ہمیں ثابت قدم رکھے کہ یہ کام پایہ تکمیل تک پہنچ جائے۔ آمین

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

اہم مضامین سورہ آل عمران

صفحہ نمبر	مضمون
113	اطاعت رسول
114	عمرانؑ کی بیوی کی دعا
114	حضرت مریمؑ کی پیدائش
115	حضرت یحییٰؑ کی پیدائش
116	حضرت عیسیٰؑ کی پیدائش
117	حضرت عیسیٰؑ کے معجزات
118	اِنِّیْ مُتَوَفِّیْكَ
119	نزول مسیح
121	آیت مباہلہ
124	ربانی بننے کا حکم
124	میثاق النبیین
125	اسلام کے علاوہ اور دین
126	اَوَّلَ بَیْتٍ
127	مکہ اور بکہ
128	اللہ کی رسی
131	غزوہ احد
142	مومنین کی دعا

3۔ آل عمران

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

میں شروع کرتا ہوں اللہ کے نام کے ساتھ جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے۔

الٓمّٓ ۟ۙ

(الف) اللہ تعالی کا ذکر، عظمتِ الٰہی، اللہ تعالی کی شان، اللہ کی قدرتیں۔(ل) لقاء اللہ۔ اللہ تعالی سے ملاقات۔ یوم آخرت کا ذکر۔ مرنے کے بعد دوبارہ اٹھایا جانا۔(م) موسیٰؑ کا ذکر۔ مخاطب مثلاً نبی کریمؐ، صحابہ کرامؓ اور آج کے مومن۔

اللّٰہُ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ ۙ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ ؕ﴿۲﴾

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ وہ زندہ ہے اور ہر چیز کو قائم رکھے ہوئے ہے۔(2)

نَزَّلَ عَلَیۡکَ الۡکِتٰبَ بِالۡحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیۡنَ یَدَیۡہِ وَ اَنۡزَلَ التَّوۡرٰىۃَ وَ الۡاِنۡجِیۡلَ ۙ﴿۳﴾

اسی نے نازل کی ہے آپؐ پر یہ کتاب حفاظت کے ساتھ۔ جس سے پرکھ ہوتی ہے جو کچھ ان کے پاس موجود ہے۔ اور اسی اللہ نے نازل کی تھی تورات اور انجیل۔(3)

مِنۡ قَبۡلُ ہُدًی لِّلنَّاسِ وَ اَنۡزَلَ الۡفُرۡقَانَ ۬ؕ اِنَّ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا بِاٰیٰتِ اللّٰہِ لَہُمۡ عَذَابٌ شَدِیۡدٌ ؕ وَ اللّٰہُ عَزِیۡزٌ ذُو انۡتِقَامٍ ﴿۴﴾

اس سے پہلے لوگوں کی ہدایت کے لیے اور حق و باطل میں فرق واضح کرنے کے لیے۔ بے شک جو لوگ اللہ کی آیات کا انکار کرتے ہیں ان کے لیے سخت عذاب ہے۔ اور اللہ تعالی غالب ہے انتقام لینے والا ہے۔ (4)

اِنَّ اللّٰہَ لَا یَخۡفٰی عَلَیۡہِ شَیۡءٌ فِی الۡاَرۡضِ وَ لَا فِی السَّمَآءِ ؕ﴿۵﴾

بے شک اللہ تعالی سے زمین و آسمان میں کچھ بھی پوشیدہ نہیں ہے۔(5)

ہُوَ الَّذِیۡ یُصَوِّرُکُمۡ فِی الۡاَرۡحَامِ کَیۡفَ یَشَآءُ ؕ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ الۡعَزِیۡزُ الۡحَکِیۡمُ ﴿۶﴾

وہی ذات ہے جو ماں کے پیٹ کے اندر جس طرح کی چاہے تمہیں صورت عطا کرتی ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور وہ غالب اور حکمت والا ہے۔(6)

هُوَ الَّذِیْۤ اَنْزَلَ عَلَیْكَ الْكِتٰبَ مِنْهُ اٰیٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتٰبِ وَ اُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ ؕ فَاَمَّا الَّذِیْنَ فِیْ
قُلُوْبِهِمْ زَیْغٌ فَیَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ وَ ابْتِغَآءَ تَاْوِیْلِهٖ ۚ وَ مَا یَعْلَمُ تَاْوِیْلَهٗۤ اِلَّا اللّٰهُ ؔۘ
وَ الرّٰسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ یَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖ ۙ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا ۚ وَ مَا یَذَّكَّرُ اِلَّاۤ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝۷

وہی ذات ہے جس نے تمہاری طرف ایسی کتاب نازل کی ہے جس میں کچھ آیات محکم اور واضح ہیں وہی اصل احکام ہیں۔ اور کچھ متشابہات ہیں۔ پس جن لوگوں کے دلوں میں ٹیڑھ پن ہے وہ متشابہات کی پیروی کرتے ہیں صرف فتنہ برپا کرنے کی خاطر۔ اور من مانی تاویلیں تلاش کرتے ہیں۔ حالانکہ ان کی تاویل صرف اللہ کو معلوم ہے۔ اور پختہ علم والے یہی کہتے ہیں کہ جو بھی ہمارے رب نے نازل کیا ہے ہم اس پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور صرف عقل والے ہی نصیحت حاصل کرتے ہیں۔ (7)

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَیْتَنَا وَ هَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ۝۸

اے ہمارے رب! تو ہمارے دلوں کو ہدایت دینے کے بعد گمراہی کی طرف نہ پھیرنا۔ اور ہمیں اپنی رحمت کے سائے میں رکھنا۔ بے شک تو ہی عطا کرنے والا ہے۔ (8)

رَبَّنَاۤ اِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِیَوْمٍ لَّا رَیْبَ فِیْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُخْلِفُ الْمِیْعَادَ ۝۹

اے ہمارے رب! بے شک تو لوگوں کو آخرت کے دن ضرور جمع کرنے والا ہے۔ جس میں کسی قسم کا کوئی شک نہیں۔ اور بے شک اللہ تعالی اپنے وعدے کی خلاف ورزی نہیں کرتا۔ (9)

اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَنْ تُغْنِیَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَ لَاۤ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَیْـًٔا ؕ وَ اُولٰٓىِٕكَ هُمْ وَ قُوْدُ النَّارِ ۝۱۰ۙ

بے شک جن لوگوں نے انکار کیا، انہیں ان کے مال اور اولاد میں سے کچھ بھی اللہ سے نہیں بچا پائے گا۔ اور وہ آگ کا ایندھن ہونگے۔ (10)

كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا ۚ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ؕ وَ اللّٰهُ شَدِیْدُ الْعِقَابِ ۝۱۱

جس طرح کا جواب فرعون کی قوم نے اور ان سے پہلے لوگوں نے دیا۔ ہماری آیتوں کو جھٹلایا۔ پس اللہ تعالی نے ان کے گناہوں کے سبب ان کو پکڑ لیا۔ اور اللہ تعالی کی پکڑ بہت سخت ہوتی ہے۔ (11)

قُلْ لِّلَّذِیْنَ كَفَرُوْا سَتُغْلَبُوْنَ وَ تُحْشَرُوْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ ؕ وَ بِئْسَ الْمِهَادُ ۝۱۲

ان کافروں سے کہہ دیجئے۔ کہ تم ضرور مغلوب ہوگے اور جہنم کی طرف اکٹھے کیے جاؤ گے۔ اور وہ بہت ہی برا ٹھکانا ہے۔ (12)

قَدْ كَانَ لَكُمْ اٰیَةٌ فِیْ فِئَتَیْنِ الْتَقَتَا ؕ فِئَةٌ تُقَاتِلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ اُخْرٰى كَافِرَةٌ یَّرَوْنَهُمْ مِّثْلَیْهِمْ
رَاْیَ الْعَیْنِ ؕ وَ اللّٰهُ یُؤَیِّدُ بِنَصْرِهٖ مَنْ یَّشَآءُ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّاُولِی الْاَبْصَارِ ۝۱۳

آخرت کے دن کی سچائی کے طور پر تمہارے پاس آ گئی واضح نشانی دو گروہوں کے درمیان جنگ کی۔ (جنگ بدر)۔ ان میں سے ایک گروہ اللہ تعالی کے راستے میں جہاد کر رہا تھا اور دوسرا کافروں کا گروہ تھا۔ اور کافر اپنی آنکھوں سے مسلمانوں کو تعداد میں دوگنا دیکھ رہے تھے۔ اور اللہ تعالی جس کے لیے چاہتا ہے اپنی نصرت کے دروازے کھول دیتا ہے۔ بے شک اس واقعہ میں دیکھنے والوں کے لیے عبرت کا سامان موجود ہے۔ (13)

زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَآءِ وَالْبَنِيْنَ وَالْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَ
الْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْاَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ؕ ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ ﴿١٤﴾

لوگوں کے لیے کشش رکھ دی گئی ہے نفسانی خواہشات کی تکمیل کی، عورتوں اور بیٹوں سے، اور سونے اور چاندی کے ڈھیروں سے، اور نشان زدہ گھوڑوں سے اور چوپایوں اور فصلوں سے۔ مگر یہ سب اس دنیا کی زندگی کے فوائد ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے ہاں بہت ہی اچھا صلہ ہے۔(14)

قُلْ اَؤُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرٍ مِّنْ ذٰلِكُمْ ؕ لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ
فِيْهَا وَاَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَّرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿١٥﴾ۚ

کہہ دیجئے۔ کیا میں تمہیں ان سب چیزوں سے زیادہ اچھی چیزوں کی خبر دوں؟ جو لوگ پرہیزگاری کی زندگی جیتے ہیں ان کے لیے ان کے رب کی طرف سے باغات ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ اور وہ ان باغات میں ہمیشہ کے لیے رہیں گے۔ اور ان کے لیے پاکیزہ ازواج ہیں اور اللہ تعالیٰ کی رضامندی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو دیکھنے والا ہے۔(15)

اَلَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿١٦﴾ۚ

یہ وہ لوگ ہیں جو کہتے ہیں اے ہمارے رب! بے شک ہم ایمان لائے ہیں پس تو ہمارے گناہ بخش دے۔ اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔(16)

اَلصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰدِقِيْنَ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْمُنْفِقِيْنَ وَالْمُسْتَغْفِرِيْنَ بِالْاَسْحَارِ ﴿١٧﴾

یہ لوگ دنیاوی زندگی میں صبر کرنے والے ہیں اور سچائی کا ساتھ دینے والے ہیں اور فرمانبرداری کرنے والے ہیں۔ اور اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والے ہیں اور اللہ سے سحر کے اوقات میں اپنے گناہوں کی بخشش طلب کرنے والے ہیں۔(17)

شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًۢا بِالْقِسْطِ ؕ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿١٨﴾ؕ

اللہ تعالیٰ اور فرشتے اور علم والے لوگ گواہی دیتے ہیں کہ بے شک اللہ کے سوا کوئی اور معبود نہیں ہے اور وہ عدل و انصاف پر عمل پیرا ہے۔ اس کے سوا واقعی میں کوئی اور معبود نہیں ہے۔ وہ غالب اور حکمت والا ہے۔(18)

اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ ۗ وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًا
بَيْنَهُمْ ؕ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿١٩﴾

بے شک دین اللہ کے نزدیک اسلام ہی ہے۔ اور اہل کتاب نے صرف آپس کی ضد کی وجہ سے اختلاف کیا۔ بعد اس کے کہ ان کے پاس علم بھی آ پہنچا تھا۔ اور جو کوئی بھی اللہ کی آیات کا انکار کرے گا تو پس اللہ تعالیٰ جلد حساب لینے والا ہے۔(19)

فَاِنْ حَآجُّوْكَ فَقُلْ اَسْلَمْتُ وَجْهِيَ لِلّٰهِ وَمَنِ اتَّبَعَنِ ؕ وَقُلْ لِّلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَالْاُمِّيّٖنَ ءَاَسْلَمْتُمْ ؕ
فَاِنْ اَسْلَمُوْا فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿٢٠﴾

پس اگر وہ تجھ سے جھگڑا کریں تو ان سے کہہ دو کہ میں نے اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کا مطیع کر لیا ہے اور ان لوگوں نے بھی جو میری پیروی کرتے

ہیں۔اور اہل کتاب اور غیر اہل کتاب دونوں سے پوچھو کہ کیا تم بھی اللہ کے مطیع بنتے ہو۔پس اگر وہ بھی مطیع ہو گئے تو تحقیق وہ ہدایت پا گئے۔
اور اگر انہوں نے منہ پھیر لیا تو پھر آپ کے ذمہ صرف پیغام کا پہنچا دینا ہے۔اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو دیکھ رہا ہے۔ (20)

اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَ يَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ حَقٍّ ۙ وَّ يَقْتُلُوْنَ الَّذِيْنَ يَاْمُرُوْنَ بِالْقِسْطِ مِنَ
النَّاسِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۲۱﴾

بے شک جن لوگوں نے اللہ کی آیات کا انکار کیا اور انبیاءؑ کو ناحق قتل کیا اور جو لوگ انصاف قائم کرنے پر مامور تھے ان کو ناحق قتل کیا پس ان کے
لیے دردناک عذاب کی خبر ہے۔(21)

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ وَ مَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿۲۲﴾

انہی لوگوں کے اعمال برباد ہو گئے دنیا اور آخرت کی زندگی میں۔اور ان کا کوئی مددگار نہیں ہوگا۔(22)

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يُدْعَوْنَ اِلٰى كِتٰبِ اللّٰهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ يَتَوَلّٰى فَرِيْقٌ
مِّنْهُمْ وَ هُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۲۳﴾

کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو کتاب میں سے کچھ حصہ دیئے گئے تھے اور اللہ کی کتاب کی طرف پکارے جاتے تھے تا کہ ان کا فیصلہ
کتاب اللہ سے ہو جائے۔پھر ان میں سے کا ایک فریق منہ پھیر گیا اور انہوں نے کتاب اللہ کی طرف توجہ ہی نہیں دی۔(23)

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّآ اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ۠ وَّ غَرَّهُمْ فِيْ دِيْنِهِمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۲۴﴾

یہ اس وجہ سے کہ ان کا کہنا تھا کہ دوزخ کی آگ انہیں ہرگز نہ چھوئے گی مگر گنتی کے چند دن۔اور جو دین انہوں نے خود سے گھڑا تھا اس میں وہ
دھوکے میں پڑے ہوئے تھے۔(24) (تفصیل کے لیے دیکھیے صفحہ نمبر 51، جہنم سے نکلنے کا تصور۔)

فَكَيْفَ اِذَا جَمَعْنٰهُمْ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ ۣ وَ وُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَ هُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۲۵﴾

پھر یہ کیوں نہیں اس وقت کے بارے میں سوچتے جب ہم ان سب کو جمع کریں گے۔جس دن کے آنے میں کسی قسم کا کوئی شک نہیں۔اور ہر
نفس اپنے اعمال کا بدلہ پالے گا اور کسی پر کچھ ظلم نہیں کیا جائے گا۔(25)

قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَ تَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ ؗ وَ تُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَ تُذِلُّ
مَنْ تَشَآءُ ؕ بِيَدِكَ الْخَيْرُ ؕ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۲۶﴾

آپ کہہ دیجئے! اے اللہ تو مالک ہے ہر طرح کی بادشاہت کا۔تو ہی بادشاہت عطا کرتا ہے جسے چاہتا ہے۔اور جس سے چاہتا ہے بادشاہت
چھین لیتا ہے۔اور تو جسے چاہتا ہے عزت دیتا ہے اور تو جسے چاہتا ہے ذلت دیتا ہے۔مگر تیری طرف سے صرف خیر ہی اترتا ہے۔بے شک تو ہر
چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔(26) (یعنی تو ہر ایک کو عزت ہی دیتا ہے۔اور ذلت انسان کے اپنے ہاتھوں کمائی ہوتی ہے۔)

تُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَ تُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ؗ وَ تُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَ تُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَ

تَرۡزُقُ مَنۡ تَشَآءُ بِغَيۡرِ حِسَابٍ ﴿٢٧﴾

تو داخل کرتا ہے رات کو دن میں۔ اور دن کو داخل کرتا ہے رات میں۔ اور تو مردہ میں سے زندہ کو نکالتا ہے اور زندہ چیزوں کو موت دیتا ہے۔ اور جسے چاہتا ہے رزق دیتا ہے بغیر حساب کے۔ یعنی کھلا ہوا رزق دیتا ہے۔(27)

لَا يَتَّخِذِ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ الۡكٰفِرِيۡنَ اَوۡلِيَآءَ مِنۡ دُوۡنِ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ۚ وَمَنۡ يَّفۡعَلۡ ذٰلِكَ فَلَيۡسَ مِنَ اللّٰهِ فِىۡ شَىۡءٍ اِلَّاۤ اَنۡ تَتَّقُوۡا مِنۡهُمۡ تُقٰٮةً ؕ وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفۡسَهٗ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ الۡمَصِيۡرُ ﴿٢٨﴾

مومنوں کو چاہیے کہ صرف مومنوں کو ہی اپنا دوست بنائیں۔ کافروں کو ہرگز اپنا دوست نہ بنائیں۔ اور جو بھی ایسا کرے گا تو اللہ کا کچھ نہیں بگاڑے گا مگر یہ کہ تم ان کے شر سے بچنے کے لیے ان سے دوستی کرلو۔ اور اللہ تعالیٰ تمہیں اپنی پکڑ سے ڈراتا ہے۔ اور اللہ کی طرف ہی لوٹ کر جانا ہے۔(28)

قُلۡ اِنۡ تُخۡفُوۡا مَا فِىۡ صُدُوۡرِكُمۡ اَوۡ تُبۡدُوۡهُ يَعۡلَمۡهُ اللّٰهُ ؕ وَيَعۡلَمُ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الۡاَرۡضِ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ ﴿٢٩﴾

کہہ دیجئے! جو کچھ بھی تمہارے دلوں میں ہے اسے چھپاؤ یا ظاہر کرو، اللہ اسے جانتا ہے۔ اور اللہ زمین و آسمان کی پوشیدہ چیزوں سے بھی واقف ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔(29)

يَوۡمَ تَجِدُ كُلُّ نَفۡسٍ مَّا عَمِلَتۡ مِنۡ خَيۡرٍ مُّحۡضَرًا ۛۚ وَّمَا عَمِلَتۡ مِنۡ سُوۡٓءٍ ۛۚ تَوَدُّ لَوۡ اَنَّ بَيۡنَهَا وَبَيۡنَهٗۤ اَمَدًاۢ بَعِيۡدًا ؕ وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفۡسَهٗ ؕ وَاللّٰهُ رَءُوۡفٌۢ بِالۡعِبَادِ ﴿٣٠﴾

آخرت کے دن ہر انسان اپنے نیک اعمال کو سامنے پالے گا۔ اور اسی طرح اپنی بداعمالیوں کو بھی دیکھ لے گا۔ اور چاہے گا کہ کاش اس میں اور ان برے اعمال میں بہت دور کا فاصلہ ہو۔ اور اللہ تعالیٰ تمہیں اپنی پکڑ سے ڈراتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ بندوں پر بڑا نرم دل ہے۔(30)

قُلۡ اِنۡ كُنۡتُمۡ تُحِبُّوۡنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوۡنِىۡ يُحۡبِبۡكُمُ اللّٰهُ وَيَغۡفِرۡ لَكُمۡ ذُنُوۡبَكُمۡ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ﴿٣١﴾

کہہ دیجئے کہ اگر آپ اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتے ہیں تو میری پیروی کریں۔ یقیناً اللہ آپ لوگوں سے محبت کرے گا اور آپ کے گناہوں کو معاف فرما دے گا۔ اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔(31)

قُلۡ اَطِيۡعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوۡلَ ۚ فَاِنۡ تَوَلَّوۡا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الۡكٰفِرِيۡنَ ﴿٣٢﴾

آپ کہہ دیجئے کہ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کریں۔ پس اگر وہ روگردانی کریں تو بے شک اللہ تعالیٰ کافروں کو پسند نہیں کرتا۔(32)

چونکہ نبیؐ کو تبلیغ کے سلسلہ میں بے شمار چیلنج درپیش تھے۔ اس کے علاوہ جماعت سازی بھی آپ کی ذمہ داری تھی اور جہاد کے لیے بھی کافی جدوجہد کرنا پڑی۔ اس لیے یہ بہت ضروری تھا کہ لوگوں کو پابند کیا جاتا کہ وہ رسول کی اطاعت کریں۔ اور اس حوالے سے یہ احکام نبی کریمؐ کی رحلت کے ساتھ ہی ساقط ہو گئے۔

دوسری صورت دین کے معاملات کی ہے۔ تو چونکہ آپؐ کا مقصد اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچا دینا تھا۔ اور وہ سارے احکام اللہ تعالیٰ نے قرآن میں بیان کردیئے۔ اور ان سے مراد اصل میں قرآن کی اطاعت ہی ہے۔

تیسری صورت یہ کہ دنیاوی معاملات کے حوالے سے نبی کریمؐ نے اپنی زندگی کیسے گزاری۔ مثال کے طور پر کیا پہنا، کیا کھایا، کیا پسند کیا۔ وغیرہ۔ تو انسانی ضروریات کے حوالے سے اللہ تعالیٰ نے کسی کو بھی پابند نہیں کیا کہ نبی کریمؐ کی نقل کریں۔ جیسا کہ ظاہری شباہت کے حوالے سے آج کل سارا زور اسی چیز پر دیا جاتا ہے۔ اور جو نمونہ نبی کریمؐ نے چھوڑا یعنی اخلاق اور کردار کا، اس سے چشم پوشی کی جاتی ہے۔

إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَىٰ آدَمَ وَنُوحًا وَآلَ إِبْرَاهِيمَ وَآلَ عِمْرَانَ عَلَى الْعَالَمِينَ ﴿٣٣﴾

بے شک اللہ نے آدمؑ اور نوحؑ اور آل ابراہیمؑ اور آل عمرانؑ کو تمام دنیاوالوں میں سے چُن کر (اپنی رسالت کے لیے) منتخب کیا تھا۔ (33)

ذُرِّيَّةً بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ ۗ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿٣٤﴾

یہ ایک سلسلے کے لوگ تھے، جو ایک دوسرے کی نسل سے پیدا ہوئے تھے اللہ سب کچھ سنتا اور جانتا ہے۔ (34)

إِذْ قَالَتِ امْرَأَتُ عِمْرَانَ رَبِّ إِنِّي نَذَرْتُ لَكَ مَا فِي بَطْنِي مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّي ۖ إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿٣٥﴾

اور اس وقت کو یاد کرو، جب عمران کی بیوی نے کہا کہ اے میرے رب میں نے تیری نذر مانی ہے کہ جو کچھ میرے پیٹ میں ہے وہ تیرے لیے وقف ہوگا۔ پس اے اللہ تو اسے قبول فرما۔ بے شک تو سننے والا اور جاننے والا ہے۔ (35)

فَلَمَّا وَضَعَتْهَا قَالَتْ رَبِّ إِنِّي وَضَعْتُهَا أُنْثَىٰ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا وَضَعَتْ وَلَيْسَ الذَّكَرُ كَالْأُنْثَىٰ ۖ وَإِنِّي سَمَّيْتُهَا مَرْيَمَ وَإِنِّي أُعِيذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ﴿٣٦﴾

پھر جب ان کے پیدائش ہوئی تو انہوں نے کہا کہ اے میرے رب میرے ہاں تو بیٹی ہوئی ہے۔ اور اللہ خوب جانتا ہے جو پیدا ہوا۔ اور یہ بھی جانتا ہے کہ لڑکا لڑکی جیسا نہیں ہوتا۔ اور پھر انہوں نے کہا کہ میں نے اس لڑکی کا نام مریمؑ رکھا ہے۔ اور میں اسے اور اس کی اولاد کو تیری پناہ میں دیتی ہوں شیطان مردود کے شر سے۔ (36)

فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُولٍ حَسَنٍ وَأَنْبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا وَكَفَّلَهَا زَكَرِيَّا ۖ كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا ۖ قَالَ يَا مَرْيَمُ أَنَّىٰ لَكِ هَٰذَا ۖ قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ ۖ إِنَّ اللَّهَ يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿٣٧﴾

پس اسے قبول کیا اس کے رب نے خوش ہو کر۔ اور اس کی پرورش کا بہت اچھا انتظام کر دیا اور زکریاؑ کو اس پر مامور کر دیا۔ جب بھی زکریاؑ عبادت گاہ میں داخل ہوتے تو مریمؑ کے پاس کھانا اور پھل موجود پاتے۔ تو انہوں نے پوچھا اے مریم! یہ کھانا تیرے پاس کہاں سے آتا ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ وہ میرے اللہ کے پاس سے آتا ہے۔ بے شک اللہ جسے چاہتا ہے بے حساب رزق عطا فرماتا ہے۔ (37)

هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهُ ۖ قَالَ رَبِّ هَبْ لِي مِنْ لَدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ۖ إِنَّكَ سَمِيعُ الدُّعَاءِ ﴿٣٨﴾

یہ سن کر زکریاؑ نے اپنے رب سے دعا کی اور کہا اے میرے رب مجھے اپنی جناب سے نیک اولاد عطا فرما۔ بے شک تو دعا کو سنتا ہے۔ (38)

فَنَادَتْهُ الْمَلَائِكَةُ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي فِي الْمِحْرَابِ أَنَّ اللَّهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيَىٰ مُصَدِّقًا بِكَلِمَةٍ مِنَ اللَّهِ وَ

سَيِّدًا وَّ حَصُوْرًا وَّ نَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۳۹﴾

پس اسے فرشتے نے آواز دی جب کہ وہ عبادت گاہ میں نماز ادا کررہے تھے۔ کہ بے شک اللہ تجھے یحیٰؑ کی بشارت دیتا ہے جو کہ تصدیق کرنے والا ہوگا عیسیٰؑ کی۔یعنی عیسیٰؑ کی بشارت دینے والا۔سردار ہوگا اور عورتوں سے بے رغبت ہوگا۔اور نیکوکار نبیوں میں سے ہوگا۔(39)

قَالَ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّقَدْ بَلَغَنِيَ الْكِبَرُ وَامْرَاَتِيْ عَاقِرٌ ؕ قَالَ كَذٰلِكَ اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ ﴿۴۰﴾

زکریاؑ نے عرض کی! اے میرے رب میرے ہاں لڑکا کیسے پیدا ہوسکتا ہے جب کہ میں بڑھاپے کو پہنچ چکا ہوں اور میری بیوی بانجھ ہوگئی ہے۔ اللہ تعالی نے فرمایا کہ یہ سب اللہ کے علم میں ہے۔اور وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔یعنی اس کو علت اور معلول کا پابند نہیں کیا جاسکتا۔(40)

قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّيْٓ اٰيَةً ؕ قَالَ اٰيَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اِلَّا رَمْزًا ؕ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ كَثِيْرًا وَّ سَبِّحْ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ ﴿۴۱﴾

زکریاؑ نے عرض کیا! اے میرے رب میرے لیے کوئی نشانی مقرر کردیجئے۔اللہ تعالی نے فرمایا کہ تیرے لیے نشانی یہ ہے کہ تو لوگوں سے تین دن تک بات نہ کر مگر صرف اشاروں سے بات کر۔اور صبح وشام اپنے رب کا کثرت سے ذکر کر۔اور صبح وشام اس کی تسبیح بیان کر۔(41)

وَاِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰكِ وَطَهَّرَكِ وَاصْطَفٰكِ عَلٰى نِسَآءِ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴۲﴾

اور پھر اس وقت کو یاد کرو، جب فرشتوں نے کہا اے مریمؑ! بے شک اللہ تعالی نے آپ کو منتخب کرلیا ہے اور پاک صاف رکھا ہے۔(ہر طرح کی تہمت سے)۔اور آپ کو جہان کی تمام عورتوں پر فضیلت دی ہے۔(42)

يٰمَرْيَمُ اقْنُتِيْ لِرَبِّكِ وَاسْجُدِيْ وَارْكَعِيْ مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ﴿۴۳﴾

اے مریمؑ! اپنے رب کے سامنے فرمانبرداری اور عاجزی کرو۔اور رکوع وسجود یعنی نماز کی پابندی کرو، جیسے اور لوگ کرتے ہیں۔(43)

ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ ؕ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ يُلْقُوْنَ اَقْلَامَهُمْ اَيُّهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ ۪ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ يَخْتَصِمُوْنَ ﴿۴۴﴾

اے نبیؐ! یہ غیب کی خبریں ہیں جو ہم تیری طرف وحی کرتے ہیں۔اور آپ اس وقت موجود نہ تھے جب وہ اپنے قلم ڈال رہے تھے یعنی قرعہ نکال رہے تھے کہ مریمؑ کی کفالت کون کرے گا؟ اور نہ ہی آپ اس وقت موجود تھے جب وہ لوگ اس بارے میں جھگڑ رہے تھے۔(44)

اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ ۖ ق اسْمُهُ الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَجِيْهًا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ۙ﴿۴۵﴾

اور اس وقت کو بھی یاد کرو! جب فرشتے نے کہا کہ اے مریمؑ بے شک اللہ تعالی تجھے بشارت دیتا ہے ایک بیٹے کی جس کا نام مسیح عیسیٰؑ بن مریم ہوگا۔دنیا وآخرت میں عزت وآبرو والا ہوگا۔اور مقربین میں سے ہوگا۔(45)

وَيُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا وَّمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۴۶﴾

اور اسے یہ معجزہ عطا ہوگا کہ وہ گود میں ہوتے ہوئے لوگوں سے باتیں کرے گا۔اور اسی طرح بہت ادھیڑ عمر میں بھی۔اور نیک لوگوں میں سے ہوگا۔(46)

قَالَتْ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِىْ وَلَدٌ وَّ لَمْ يَمْسَسْنِىْ بَشَرٌ ؕ قَالَ كَذٰلِكِ اللّٰهُ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ؕ اِذَا قَضٰۤى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿۴۷﴾

مریمؑ نے حیرانگی سے کہا کہ میرے ہاں بچہ کیسے ہوسکتا ہے؟ جب کہ مجھے کسی بشر نے نہیں چھوا۔تو اللہ نے کہا کہ ایسا ہی ہے۔یہ بات اللہ کے علم میں ہے اور وہ جو چاہے پیدا کرسکتا ہے۔وہ تو علت اور معلول کا پابند نہیں ہے۔اور جب کسی چیز کا فیصلہ کرلیتا ہے تو کہتا ہے کہ "ہوجا" ۔تو وہ چیز ہوجاتی ہے۔(47)

حضرت عیسیٰؑ کی پیدائش بن باپ کے ہوئی۔اور یہ معجزہ تھا جو اللہ تعالی نے عیسیٰؑ کو عطا کیا۔کچھ لوگ اس چیز کا یقین نہیں کرتے۔اور وہ تاریخ سے حضرت عیسیٰؑ کا والد ڈھونڈ کر لاتے ہیں۔ان کے لیے کچھ دلائل قرآن میں موجود ہیں۔اور سورہ مریم آیت 16 تا 35 میں تفصیل سے اس واقعہ کا ذکر ہے۔

1۔سب سے پہلے تو اسی آیت کا ٹکڑا کہ مجھے تو کسی بشر نے چھوا تک نہیں تو میرے بیٹا کیسے پیدا ہوسکتا ہے۔اگر مریمؑ کی شادی کا معاملہ ہوتا۔تو ایسی حیرت سے مریمؑ یہ سوال ہی نہ کرتیں۔اور پھر فرشتے کو یہ جواب نہ دیتیں کہ میں تو بدکار نہیں ہوں۔(سورہ مریمؑ آیت 20)

2۔آگے سے فرشتہ یہ جواب نہیں دے رہا کہ پہلے تیری شادی ہوگی اور پھر بچہ ہوگا۔بلکہ وہ کہہ رہا ہے کہ یہ بات میرے علم میں ہے کہ تجھے کسی بشر نے نہیں چھوا۔اور ایسی حالت میں بچے کا پیدا کرنا تیرے رب کے لیے کچھ مشکل نہیں۔اور تیرے رب کا یہی آرڈر ہے۔اور اسی طرح سے عیسیٰؑ کو لوگوں کے لیے معجزہ بنانا ہے۔(سورہ مریم آیت 21)

3۔اب درد زہ کی وجہ سے وہ دور کھجور کے باغ میں چلی گئیں۔اب اگر نارمل حالت کا بچہ پیدا ہونا ہوتا تو وہ کبھی بھی یہ الفاظ نہ کہتیں قَالَتْ يٰلَيْتَنِى مِتُّ قَبْلَ هٰذَا وَكُنتُ نَسْيًا مَّنسِيًّا ۔کاش میں اس سے پہلے مرگئی ہوتی اور بالکل نسیاً منسیاً (بھول بسری) ہوگئی ہوتی۔(23)،کیونکہ بچے کا پیدا ہونا عورت کے لیے فطری طور پر خوشی کا عمل ہوتا ہے۔لیکن مریمؑ کو یہ خوف تھا کہ اس حالت میں اپنی قوم کے لوگوں کا سامنا کیسے کرنا ہے۔پھر اللہ تعالی نے انہیں تسلی دی۔

4۔اس کے ساتھ ہی مریمؑ پر اللہ تعالی کی طرف بولنے پر پابندی لگادی گئی۔(26)

5۔اس کے بعد وہ بچے کو اٹھا کر قوم میں آئیں۔تو قوم کے لوگ حیران رہ گئے اور بولے قَالُوا يٰمَرْيَمُ لَقَدْ جِئْتِ شَيْـًٔا فَرِيًّا ﴿۲۷﴾ يٰۤأُخْتَ هٰرُونَ مَا كَانَ أَبُوكِ امْرَأَ سَوْءٍ وَمَا كَانَتْ أُمُّكِ بَغِيًّا ﴿۲۸﴾ ۔انہوں نے کہا اے مریم تو نے بڑا برا کام کیا ہے۔(27) اے ہارون کی بہن! نہ تیرا باپ برا آدمی تھا اور نہ ہی تیری ماں بدکار تھی۔(28)

6۔اب اس الزام پر جواب تو بڑا آسان تھا کہ وہ کہہ دیتیں کہ بھئی میں نے شادی کی ہے۔اور نتیجتاً یہ بچہ پیدا ہوا ہے۔مگر ان کا جواب کیا تھا۔ فَأَشَارَتْ إِلَيْهِ۔مریم نے (نومولود) بچہ کی طرف اشارہ کیا (کہ اس سے پوچھو کہ کہاں سے آیا؟)(29)

7۔پورے قرآن میں کہیں بھی عیسیٰؑ کے والد کا تذکرہ نہیں ملتا۔اسی نسبت سے قرآن نے ہر جگہ عیسی ابن مریم کے الفاظ استعمال کئے ہیں۔

8۔پھر اللہ تعالی نے ایک اور دلیل یہ استعمال کی ہے۔کہ یحییٰؑ کی پیدائش پر وہ اپنی ماں اور باپ دونوں کا ذکر کرکے کہتے ہیں کہ مجھے ماں اور باپ کا فرمانبردار بنایا ہے۔جبکہ عیسیٰؑ کی زبان سے صرف ماں کی فرمانبرداری اور حسن سلوک کا ذکر ہے۔اور اسی اعتبار سے قرآن نے تثنیہ اور

واحد مونث کے صیغے استعمال کئے ہیں۔

وَبَرًّۢا بِوَالِدَيۡهِ وَلَمۡ يَكُنۡ جَبَّارًا عَصِيًّا ﴿۱۴﴾ اور وہ اپنے والدین (ماں اور باپ) سے نیکی کرنے والا تھا وہ سرکش اور نافرمان نہ تھا۔ (13)

وَبَرًّۢا بِوَالِدَتِيۡ وَلَمۡ يَجۡعَلۡنِيۡ جَبَّارًا شَقِيًّا ﴿۳۲﴾ اور اس نے مجھے اپنی ماں کے ساتھ نیک سلوک کرنے والا بنایا ہے اور مجھے سرکش اور بدبخت نہیں بنایا۔(32)

اس سارے واقعے کو پڑھ کر بھی جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ عیسیٰؑ کے باپ ہیں۔ تو قرآن کے واضح دلائل کے ہوتے ہوئے بھی وہ گمراہی کا شکار ہیں۔

وَ يُعَلِّمُهُ الۡكِتٰبَ وَ الۡحِكۡمَةَ وَ التَّوۡرٰىةَ وَ الۡاِنۡجِيۡلَ ۚ﴿۴۸﴾

اور وہ کتاب اور حکمت کی تعلیم دے گا۔ اور اسی طرح تورات اور انجیل کی بھی تعلیم دے گا۔(48)

وَ رَسُوۡلًا اِلٰى بَنِىۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ ۙ اَنِّىۡ قَدۡ جِئۡتُكُمۡ بِاٰيَةٍ مِّنۡ رَّبِّكُمۡ ۙ اَنِّىۡۤ اَخۡلُقُ لَـكُمۡ مِّنَ الطِّيۡنِ كَهَیْـــَٔةِ الطَّيۡرِ فَاَنۡفُخُ فِيۡهِ فَيَكُوۡنُ طَيۡرًاۢ بِاِذۡنِ اللّٰهِ ۚ وَ اُبۡرِئُ الۡاَكۡمَهَ وَالۡاَبۡرَصَ وَ اُحۡىِ الۡمَوۡتٰى بِاِذۡنِ اللّٰهِ ۚ وَ اُنَبِّئُكُمۡ بِمَا تَاۡكُلُوۡنَ وَمَا تَدَّخِرُوۡنَ ۙ فِىۡ بُيُوۡتِكُمۡ ‌ؕ اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لَّكُمۡ اِنۡ كُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِيۡنَ ۚ﴿۴۹﴾

اور بنی اسرائیل کی طرف رسول ہوگا۔ اب عیسیٰؑ نے ان لوگوں سے کہا کہ میں تمہارے رب کی طرف سے معجزے لے کر تمہاری طرف آیا ہوں۔ میں تمہیں بنا کر دکھاتا ہوں مٹی سے پرندے جیسی صورت۔ پھر اس میں پھونک ماروں گا تو وہ اللہ کے حکم سے زندہ پرندہ بن جائے گا۔ اور میں شفا دوں گا پیدائشی اندھے اور کوڑھی کو۔ اور مردے کو زندہ کردوں گا اللہ تعالیٰ کے حکم سے۔ اور میں تمہیں خبر دوں گا جو کچھ تم کھاتے ہو اور جو بچا رکھتے ہو اپنے گھروں میں۔ ان سب معجزات میں تمہارے لیے واضح نشانی ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کا بھیجا ہوا ہوں۔ اگر تم ایمان لانے والے ہو۔(49)

وَ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيۡنَ يَدَىَّ مِنَ التَّوۡرٰٮةِ وَلِاُحِلَّ لَـكُمۡ بَعۡضَ الَّذِىۡ حُرِّمَ عَلَيۡكُمۡ‌ وَجِئۡتُكُمۡ بِاٰيَةٍ مِّنۡ رَّبِّكُمۡ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيۡعُوۡنِ ﴿۵۰﴾

اور میں تمہیں آگاہ کرتا ہوں جو تمہارے پاس تورات میں سے موجود ہے وہ کس حد تک درست ہے۔ اور میں حلال قرار دیتا ہوں کچھ چیزیں جو تم پر حرام قرار دی گئی تھیں۔ اور تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے واضح نشانیاں لے کر آیا ہوں۔ پس اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔(50)

اِنَّ اللّٰهَ رَبِّىۡ وَرَبُّكُمۡ فَاعۡبُدُوۡهُ‌ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسۡتَقِيۡمٌ ﴿۵۱﴾

بے شک اللہ ہی میرا اور تم سب کا رب ہے۔ صرف اسی کی بندگی کرو۔ یہی سیدھا راستہ ہے۔(51)

فَلَمَّاۤ اَحَسَّ عِيۡسٰى مِنۡهُمُ الۡكُفۡرَ قَالَ مَنۡ اَنۡصَارِىۡۤ اِلَى اللّٰهِ‌ ؕ قَالَ الۡحَـوَارِيُّوۡنَ نَحۡنُ اَنۡصَارُ اللّٰهِ‌ ۚ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ ۚ وَاشۡهَدۡ بِاَنَّا مُسۡلِمُوۡنَ ﴿۵۲﴾

پس جب عیسیٰؑ کو ان کے کفر کا اندازہ ہوگیا تو انہوں نے پوچھا کہ کون ہے جو اللہ کا دین پھیلانے میں میری مدد کرے گا۔ تو حواری بول اٹھے کہ ہم اللہ کا دین پھیلانے میں آپ کے مددگار رہوں گے۔ ہم اللہ پر ایمان رکھتے ہیں اور آپ بھی گواہ بن جائیں کہ ہم اللہ کے فرمانبردار ہیں۔ (52)

رَبَّنَآ اٰمَنَّا بِمَآ اَنْزَلْتَ وَ اتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿۵۳﴾

اے ہمارے رب! جوتو نے نازل کیا ہے ہم اس پر ایمان لائے۔اور ہم نے رسول کی پیروی کی۔پس تو ہمیں ایمان والوں میں شامل کر لے۔(53)

وَ مَكَرُوْا وَ مَكَرَ اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ﴿۵۴﴾

اور کافروں نے عیسیٰؑ کے قتل کا منصوبہ بنایا۔اور اللہ نے بھی ایک منصوبہ بنایا اور عیسیٰؑ کو بچالیا اور کافروں کو ان کی گمراہی میں گم کر دیا۔بے شک اللہ تعالی بہترین منصوبہ بنانے والا ہے۔(54)

اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسٰۤى اِنِّىْ مُتَوَفِّيْكَ وَ رَافِعُكَ اِلَىَّ وَ مُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ جَاعِلُ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۚ ثُمَّ اِلَىَّ مَرْجِعُكُمْ فَاَحْكُمُ بَيْنَكُمْ فِيْمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿۵۵﴾

اور یاد کرو اس وقت کو جب اللہ تعالی نے کہا کہ! اے عیسیٰؑ میں تمہیں پورا پورا لے لوں گا۔اور اپنی طرف اٹھا لوں گا۔اور تمہیں کافروں (یہودیوں) کے شر سے بچا لوں گا۔اور تیرے پیروکاروں کو قیامت کے دن کافروں کے مقابلے میں اعلی درجہ عطا کروں گا۔پس تم نے میری ہی طرف لوٹنا ہے۔اور جن معاملات پر تم اختلاف کرتے رہے ہو۔پس میں تمہارے درمیان ان کا فیصلہ کر دوں گا۔(55)

متوفيك: اس کا مادہ (و ف ی) ہے۔امام راغب مفردات میں لکھتے ہیں اَلْوَافِیْ مکمل اور پوری چیز کو کہتے ہیں جیسے درھم واف, کیل واف وغیر ذالک اوفیت الکیل والوزن: میں نے ناپ یا تول کر پورا پورا دیا۔ قرآن پاک میں ہے

وَأَوۡفُواْ ٱلۡكَيۡلَ إِذَا كِلۡتُمۡ وَزِنُواْ بِٱلۡقِسۡطَاسِ ٱلۡمُسۡتَقِيمِ ۚ اور ناپ تول کر دو تو پورا ناپو اور صحیح ترازو سے تول کر دو۔سورہ بنی اسرائیل آیت 35۔

وَأَوۡفُواْ بِعَهۡدِيٓ أُوفِ بِعَهۡدِكُمۡ۔ اور تم میرا عہد پورا کرو میں تمہارا عہد پورا کروں گا۔سورہ بقرہ آیت 40۔

بَلَىٰ مَنۡ أَوۡفَىٰ بِعَهۡدِهِۦ وَٱتَّقَىٰ فَإِنَّ ٱللَّهَ يُحِبُّ ٱلۡمُتَّقِينَ۔ ہاں جو اپنا وعدہ پورا کرے اور تقویٰ اختیار کرے۔سو بیشک اللہ پرہیزگاروں سے محبت فرماتا ہے،سورہ آل عمران آیت 76۔

وَوُفِّيَتۡ كُلُّ نَفۡسٍ مَّا كَسَبَتۡ وَهُمۡ لَا يُظۡلَمُونَ۔اور جس جان نے جو کچھ بھی (اعمال میں سے) کمایا ہوگا اسے اس کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا اور ان پر کوئی ظلم نہیں کیا جائے گا،سورہ آل عمران آیت 25۔

إِنَّمَا يُوَفَّى ٱلصَّٰبِرُونَ أَجۡرَهُم بِغَيۡرِ حِسَابٍ۔ بلاشبہ صبر کرنے والوں کو اُن کا اجر بے حساب انداز سے پورا دیا جائے گا۔ سورہ الزمر آیت 10۔

ان آیات نے اس لفظ کا معنی واضح کر دیا ہے۔اپنی اصل کے لحاظ سے اس کا مطلب ہے پورا پورا لے لینا۔اور قرآن کے کچھ مقامات ہیں جہاں یہ لفظ موت کے معنی میں استعمال ہوا ہے لیکن وہاں یہ لفظ بطور مجاز استعمال ہوا ہے۔اصل کے حساب سے استعمال نہیں ہوا۔آیئے کچھ مقامات دیکھتے ہیں۔

ٱللَّهُ يَتَوَفَّى ٱلۡأَنفُسَ حِينَ مَوۡتِهَا وَٱلَّتِي لَمۡ تَمُتۡ فِي مَنَامِهَاۖ فَيُمۡسِكُ ٱلَّتِي قَضَىٰ عَلَيۡهَا ٱلۡمَوۡتَ وَيُرۡسِلُ ٱلۡأُخۡرَىٰٓ إِلَىٰٓ أَجَلٍ مُّسَمًّىۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَأٓيَٰتٖ لِّقَوۡمٖ يَتَفَكَّرُونَ ٥ اللہ ہی ہے جو روحوں کو موت کے وقت اپنی طرف بلا لیتا ہے اور جو مرتے نہیں ہیں

ان کی روحوں کو بھی نیند کے وقت طلب کر لیتا ہے اور پھر جس کی موت کا فیصلہ کر لیتا ہے اس کی روح کو روک لیتا ہے اور دوسری روحوں کو ایک مقررہ مدّت کے لئے آزاد کر دیتا ہے- اس بات میں صاحبان فکر ونظر کے لئے بہت سی نشانیاں پائی جاتی ہیں۔ سورہ الزمر، آیت نمبر 42۔

اس آیت میں بھی نفس کی موت کے لیے وفات کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ اور پھر نیند کی حالت میں روح قبض کرنے کے لیے بھی یہی لفظ استعمال ہو رہا ہے۔ ظاہر ہے نیند کی حالت موت سے مختلف ہے۔

وَهُوَ ٱلَّذِى يَتَوَفَّٰكُم بِٱلَّيْلِ وَيَعْلَمُ مَا جَرَحْتُم بِٱلنَّهَارِ ثُمَّ يَبْعَثُكُمْ فِيهِ لِيُقْضَىٰٓ أَجَلٌ مُّسَمًّى ثُمَّ إِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ ثُمَّ يُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ 0 اور وہی خدا ہے جو تمہیں رات میں گویا کہ ایک طرح کی موت دے دیتا ہے اور دن میں تمہارے تمام اعمال سے باخبر ہے اور پھر دن میں تمہیں اُٹھا دیتا ہے تا کہ مقررہ مدت حیات پوری کی جا سکے- اس کے بعد تم سب کو اسی کی بارگاہ میں لوٹنا ہے اور پھر وہ تمہیں تمہارے اعمال کے بارے میں باخبر کرے گا۔ سورہ انعام آیت 60۔

اس آیت میں بھی حقیقی موت مراد ہی نہیں ہے بلکہ نیند کو موت کی حالت سے تعبیر کیا جا رہا ہے۔

وَهُوَ ٱلْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهِۦ وَيُرْسِلُ عَلَيْكُمْ حَفَظَةً حَتَّىٰٓ إِذَا جَآءَ أَحَدَكُمُ ٱلْمَوْتُ تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا وَهُمْ لَا يُفَرِّطُونَ 0 اور وہ اپنے بندوں پر غالب ہے (اور پوری قدرت رکھتا ہے) اور وہ تم پر حفاظت (نگرانی) کرنے والے (فرشتے) بھیجتا ہے۔ یہاں تک کہ جب تم میں سے کسی کی موت کا وقت آتا ہے تو ہمارے بھیجے ہوئے (فرشتے) اس کی روح قبض کر لیتے ہیں اور وہ کچھ نہیں چھوڑتے۔ سورہ انعام آیت 61۔

آیت کا آخری ٹکڑا بتا رہا ہے کہ موت کا وقت آئے تو فرشتے روح نکال لیتے ہیں اور کچھ بھی باقی نہیں چھوڑتے۔

حَتَّىٰ يَتَوَفَّىٰهُنَّ ٱلْمَوْتُ أَوْ يَجْعَلَ ٱللَّهُ لَهُنَّ سَبِيلًا 0 یہاں تک کہ انہیں موت آجائے یا اللہ ان کے لیے کوئی اور راستہ نکال دے۔ سورہ نساء آیت 15۔

قُلْ يَتَوَفَّىٰكُم مَّلَكُ ٱلْمَوْتِ ٱلَّذِى وُكِّلَ بِكُمْ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّكُمْ تُرْجَعُونَ 0 آپ کہہ دیجئے! کہ موت کا وہ فرشتہ جو تم پر مقرر کیا گیا ہے وہ تمہیں پورا پورا اپنے قبضے میں لیتا ہے پھر تم اپنے پروردگار کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔ سورہ السجدہ آیت 11۔

ان آیات سے یہ واضح ہو گیا کہ موت کے لیے یہ لفظ بطور مجاز استعمال ہوا ہے۔ اور اگر اس کا معنی یہاں موت لیا جائے تو اگلے لفظ (و رافعك الی) غیر ضروری ہو جاتے ہیں۔ اِلَیَّ کی ضمیر خوب وضاحت کر رہی ہے کہ اللہ فرما رہے ہیں کہ اپنی طرف اٹھا لوں گا۔ کچھ لوگوں نے یہاں رفع درجات کا معنی اخذ کیا ہے جو کہ بالکل غلط ہے۔ قرآن نے جہاں بھی جس چیز کے رفع کا لفظ استعمال کیا ہے وہاں وہ چیز ساتھ بیان کر دی ہے۔ یعنی رفع فعل ہے اور اس کا مفعول ہر جگہ بیان ہوا ہے۔ جیسے رفعنا لك ذكرك۔ رفعناه مكانا عليا۔ ورفع بعضهم درجات۔ و رفعنا فوقكم الطور۔ الله الذى رفع السموت بغير عمد۔ اور عیسیٰؑ کے معاملہ میں سورہ نساء آیت 158 میں مزید وضاحت کر دی۔ بَل رَّفَعَهُ ٱللَّهُ إِلَيْهِ0 بلکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنی طرف اٹھا لیا۔ یہاں (ہ) کی ضمیر کا مرجع عیسیٰؑ ہی ہیں۔

مذکورہ بالا آیات سے یہ واضح ہو گیا کہ عیسیٰؑ زندہ آسمان پر اٹھائے گئے۔ اب اگلا سوال کہ کیا وہ اب بھی زندہ ہیں یا قیامت تک زندہ رہیں گے۔ تو یہ سوال ہی ہم سے غیر متعلق ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی اس بارے میں بہتر جانتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں بذریعہ وحی ایک خبر دی ہے۔ چنانچہ ہم اسے من وعن تسلیم کرنے کے پابند ہیں۔

نزول مسیح۔ اس کے بعد مسلمانوں میں ایک اور عقیدہ پایا جاتا ہے کہ عیسیٰؑ قرب قیامت میں دنیا میں واپس تشریف لائیں گے۔ اور اس کے

ساتھ دجال کی اور امام مہدی کی کہانی بھی جوڑی جاتی ہے۔قرآن کریم سے ان میں سے کسی کی بھی آمد کی کوئی خبر نہیں ہے۔ بلکہ ان میں سے کسی کا آنا قرآنی حقائق سے ٹکرانے کے مترادف ہوگا۔قرآن کریم کے مطابق نبوت کا خاتمہ ہو چکا۔اور قرآن کریم اللہ کی طرف سے بھیجی گئی آخری کتاب ہے۔لہذا اب ان میں سے کسی کے آنے کا عقیدہ رکھنا قرآن سے تضاد ہوگا۔ جب آخری نبیؐ آ چکے اور آخری کتاب بھی آ گئی تو پھر اللہ اس کتاب میں بتا رہا ہے کہ اب قیامت کسی بھی وقت آ سکتی ہے۔اور اللہ تعالی نے قیامت کے بارے میں یہ بتایا کہ وہ اچانک آئے گی۔اور اس کا علم اللہ کے سوا کسی اور کو نہیں ہے۔اب اگر کوئی یہ کہے کہ مذکورہ حضرات نے ابھی آنا ہے تو اس کا یہ مطلب ہوا کہ اس کا یقین ہے کہ ابھی قیامت نہیں آ سکتی۔

اب یہ لوگ آ کر کیا کریں گے تو اس کے جواب میں کہا جاتا ہے کہ وہ اسلام کا غلبہ کر دیں گے۔اب ایسا کرنا اللہ تعالی کے پروگرام ہی میں شامل نہیں ہے۔اللہ تعالی نے قرآن میں فرمایا ہے کہ اگر وہ چاہتا تو لوگوں کو زبردستی ہدایت دے دیتا۔مگر اللہ تعالی نے انسان کو اختیار اور ارادہ کی آزادی دے کر دنیا میں بھیجا ہے۔اور اگر مادی اسباب سے ہٹ کر بھی قسم کا معرکہ ہوتا ہے تو وہ اللہ تعالی کی طرف سے انسان کی آزمائش اور دنیا بطور ایک امتحان کا مقصد ہی فوت ہو جاتا ہے۔اس لیے یہ سب عقائد باطل ہیں

اس سلسلہ میں سورہ الزخرف کی آیت کا حوالہ بھی دیا جاتا ہے۔ وَإِنَّهُ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا وَاتَّبِعُونِ ۚ هَٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيمٌ 0وہ (عیسیٰؑ) تو صرف قیامت کی ایک دلیل ہے تم لوگ اس میں شک نہ کرو اور میری پیروی کرو۔یہی سیدھا راستہ ہے۔(61)

عِلم کا معنی یہاں نشانی کر دیا گیا اور یہ عقیدہ بنایا گیا کہ قیامت آنے سے پہلے عیسیٰؑ دنیا میں آئیں گے۔حالانکہ اللہ تعالی نے یہاں لفظ عِلم نہیں استعمال کیا۔ع کی زبر کے ساتھ۔جس کا معنی آیت یا نشانی لیا جاتا۔اللہ اس آیت میں سیاق وسباق کے حوالے سے بتا رہے ہیں کہ عیسیٰؑ قیامت آنے کی ایک دلیل ہیں۔وہ ایسے کہ ان کی پیدائش معجزہ۔(بغیر باپ کے)،اور ان کا آسمان پر اٹھایا جانا معجزہ۔اور اس کے علاوہ جو حسی معجزے ان کو دیئے گئے۔یہ سب ظاہر کرتے ہیں کہ قیامت واقع ہو کر رہنی ہے۔

اس لیے اب اللہ کی طرف سے کسی بھی آنے والے کا عقیدہ رکھنا ختم نبوت کی دیوار میں دراڑ ڈالنے کے مترادف ہے۔

فَأَمَّا الَّذِينَ كَفَرُوا فَأُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيدًا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَا لَهُم مِّن نَّاصِرِينَ ﴿٥٦﴾

پس جو لوگ کفر اختیار کریں گے تو میں اسے دنیا اور آخرت میں شدید عذاب دوں گا۔اور ان کا کوئی مددگار نہیں ہوگا۔(56)

وَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَيُوَفِّيهِمْ أُجُورَهُمْ ۗ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الظَّالِمِينَ ﴿٥٧﴾

اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال کریں گے پس ان کو پورا پورا اجر دیا جائے گا۔اور اللہ تعالی ظالموں سے محبت نہیں رکھتا۔(57)

ذَٰلِكَ نَتْلُوهُ عَلَيْكَ مِنَ الْآيَاتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيمِ ﴿٥٨﴾

یہ جو ہم آپ کو سنا رہے ہیں اللہ کی آیات سے ہے اور پُرحکمت واقعات ہیں۔(58)

إِنَّ مَثَلَ عِيسَىٰ عِندَ اللَّهِ كَمَثَلِ آدَمَ ۖ خَلَقَهُ مِن تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهُ كُن فَيَكُونُ ﴿٥٩﴾

بے شک عیسیٰؑ کی مثال اللہ کے ہاں ایسے ہی ہے جیسے آدمؑ کی۔انہیں بھی اللہ تعالی نے مٹی کا پتلا بنایا پھر کہا کُن تو وہ مکمل انسان بن گئے۔(59)

یعنی اللہ تعالی تو مادی اسباب کا محتاج نہیں ہے۔جیسے بغیر کسی موجود مسالا کے اس نے آدمؑ کو پیدا کر دیا تھا۔ویسے ہی عیسیٰؑ کو بغیر باپ کے پیدا

کر دیا۔اس نے تو صرف کُن کہنا ہے۔

اَلۡحَقُّ مِنۡ رَّبِّكَ فَلَا تَكُنۡ مِّنَ الۡمُمۡتَرِيۡنَ ۝٦٠

عیسیٰؑ کے بارے میں حق بات تیرے رب کے پاس سے آ گئی۔پس تم لوگ جھگڑا کرنے والوں میں سے نہ ہو۔(60)

فَمَنۡ حَآجَّكَ فِيۡهِ مِنۡۢ بَعۡدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الۡعِلۡمِ فَقُلۡ تَعَالَوۡا نَدۡعُ اَبۡنَآءَنَا وَ اَبۡنَآءَكُمۡ وَ نِسَآءَنَا وَ نِسَآءَكُمۡ وَ اَنۡفُسَنَا وَ اَنۡفُسَكُمۡ ۟ ثُمَّ نَبۡتَهِلۡ فَنَجۡعَلْ لَّعۡنَتَ اللّٰهِ عَلَى الۡكٰذِبِيۡنَ ۝٦١

پس تیرے پاس علم آ جانے کے بعد جو بھی تجھ سے جھگڑا کرے تو اس سے کہو کہ آؤ ہم بھی اپنے بیٹوں کو بلاتے ہیں تم بھی بلاؤ۔ہم بھی اپنی عورتوں کو بلاتے ہیں تم بھی بلاؤ۔اور ہم خود بھی آ جاتے ہیں تم بھی آ جاؤ۔پھر اللہ سے التجا کرتے ہیں کہ جو بھی جھوٹا ہو اس پر لعنت ہو۔(61)

یہ آیت مباہلہ کہلاتی ہے۔اس پر بہت سے افسانے تراشے گئے۔حالانکہ تاریخ میں ایسا کوئی واقعہ موجود نہیں ہے۔یعنی جب نبیؐ نے اللہ کے کہنے پر کافروں کو یہ چیلنج دیا۔تو کوئی بھی میدان میں نہ آیا۔

اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الۡقَصَصُ الۡحَـقُّ ۚ وَمَا مِنۡ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ‌ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ ۝٦٢

بے شک جو بات اللہ تعالی نے آپ کو بتا دی ہے وہی حق ہے۔اور اللہ کے سوا کوئی اور معبود نہیں ہے۔اور بے شک اللہ تعالی غالب اور حکمت والا ہے۔(62)

فَاِنۡ تَوَلَّوۡا فَاِنَّ اللّٰهَ عَلِيۡمٌۢ بِالۡمُفۡسِدِيۡنَ ۝٦٣

پس اب بھی اگر یہ منہ پھیریں تو بے شک اللہ تعالی فساد کرنے والوں کو خوب جانتا ہے۔(63)

قُلۡ يٰۤاَهۡلَ الۡكِتٰبِ تَعَالَوۡا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍۢ بَيۡنَنَا وَبَيۡنَكُمۡ اَلَّا نَـعۡبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشۡرِكَ بِهٖ شَيۡـئًا وَّلَا يَتَّخِذَ بَعۡضُنَا بَعۡضًا اَرۡبَابًا مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ‌ ؕ فَاِنۡ تَوَلَّوۡا فَقُوۡلُوا اشۡهَدُوۡا بِاَنَّا مُسۡلِمُوۡنَ ۝٦٤

کہہ دو! اے اہل کتاب جو بات ہمارے اور تمہارے درمیان مشترک ہے آؤ اس پر اکٹھے ہو جائیں۔اور آپس میں طے کر لیں کہ ہم اللہ کے سوا کسی اور کی عبادت نہیں کریں گے۔اور اللہ کے ساتھ کسی کو ذرہ برابر بھی شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔اور ہم میں سے کوئی بھی اللہ کو چھوڑ کر اپنے میں سے کسی کو رب نہیں بنائے گا۔پس اب بھی اگر یہ منہ پھیر لیں تو تم سب کہہ دو کہ تم گواہ رہنا۔ہم اللہ کے فرمانبردار ہیں۔(64)

يٰۤاَهۡلَ الۡكِتٰبِ لِمَ تُحَآجُّوۡنَ فِىۡۤ اِبۡرٰهِيۡمَ وَمَاۤ اُنۡزِلَتِ التَّوۡرٰٮةُ وَالۡاِنۡجِيۡلُ اِلَّا مِنۡۢ بَعۡدِهٖ‌ ؕ اَفَلَا تَعۡقِلُوۡنَ ۝٦٥

اے اہل کتاب! تم ابراہیمؑ کے بارے میں کیوں جھگڑا کرتے ہو۔جبکہ تورات اور انجیل تو ان کے بعد نازل ہوئیں۔تم کیوں عقل سے کام نہیں لیتے۔(65)

هٰۤاَنۡتُمۡ هٰٓؤُلَۤاءِ حَاجَجۡتُمۡ فِيۡمَا لَـكُمۡ بِهٖ عِلۡمٌ فَلِمَ تُحَآجُّوۡنَ فِيۡمَا لَـيۡسَ لَـكُمۡ بِهٖ عِلۡمٌ‌ ؕ وَاللّٰهُ يَعۡلَمُ وَاَنۡتُمۡ لَا تَعۡلَمُوۡنَ ۝٦٦

اب تک تم نے ان باتوں میں بحث کی ہے جن کا تمہیں کچھ علم تھا تو اب اس بات میں کیوں بحث کرتے ہو جس کا کچھ بھی علم نہیں ہے بیشک اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے ہو۔(66)

مَا كَانَ اِبْرٰهِيْمُ يَهُوْدِيًّا وَّلَا نَصْرَانِيًّا وَّلٰكِنْ كَانَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا ۭ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝۶۷

ابراہیمؑ نہ یہودی تھے اور نہ عیسائی۔ وہ مسلمان تھے۔ اور ہر طرف سے کٹ کر صرف اللہ کے لیے خالص تھے۔ اور وہ مشرکین میں سے ہرگز نہیں تھے۔(67)

اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاِبْرٰهِيْمَ لَلَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ وَھٰذَا النَّبِىُّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۭ وَاللّٰهُ وَلِىُّ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝۶۸

بے شک تمام لوگوں سے ابراہیمؑ کے زیادہ قریب اور زیادہ تعلق رکھنے والے وہ ہیں جنھوں نے اُن کی پیروی کی اور یہ نبیؐ اور ایمان والے اور اللہ ایمان والوں کا ساتھی و سرپرست ہے۔(68)

وَدَّتْ طَّاۗىِٕفَةٌ مِّنْ اَھْلِ الْكِتٰبِ لَوْ يُضِلُّوْنَكُمْ ۭ وَمَا يُضِلُّوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَھُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ۝۶۹

اہل کتاب کا ایک گروہ چاہتا ہے کہ تم لوگ گمراہ ہو جاؤ۔ اور اپنی اس کوشش سے وہ اپنے آپ کو ہی گمراہ کریں گے۔ اور وہ اس چیز کا شعور نہیں رکھتے۔(69)

يٰٓاَھْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ ۝۷۰

اے اہل کتاب! تم اللہ کی آیات کا کیوں انکار کرتے ہو۔ حالانکہ تم دل سے جانتے ہو کہ وہ اللہ ہی کی آیات ہیں۔(70)

يٰٓاَھْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَلْبِسُوْنَ الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝۷۱

اے اہل کتاب! تم حق کو باطل کے ساتھ خلط ملط کیوں کرتے ہو۔ اور ایسا کر کے حق کو چھپا دیتے ہو۔ حالانکہ تمہیں سب علم ہے۔(71)

وَقَالَتْ طَّاۗىِٕفَةٌ مِّنْ اَھْلِ الْكِتٰبِ اٰمِنُوْا بِالَّذِيْٓ اُنْزِلَ عَلَي الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَجْهَ النَّهَارِ وَاكْفُرُوْٓا اٰخِرَهٗ لَعَلَّھُمْ يَرْجِعُوْنَ ۝۷۲

اور اہل کتاب میں سے ایک گروہ نے اپنے لوگوں سے کہا کہ ایمان والوں پر جو نازل ہوتا ہے۔ صبح کے وقت تم بھی اس پر ایمان لے آؤ۔ اور شام کے وقت اس کا انکار کردو۔ اس ترکیب سے شاید یہ لوگ واپس پلٹ آئیں۔(72)

یہ ساری منصوبہ بندی وہ لوگ اپنی نجی محفل میں کرتے۔ مگر اللہ تعالی بذریعہ وحی ایمان والوں پر سب کچھ آشکار کر دیتا۔ اور اس کے ساتھ ان اہل کتاب والوں کو بھی مخمصہ میں ڈال دیتا کہ یہ تو ہماری آپس کی منصوبہ بندی تھی، یہ کس طرح ایمان والوں تک پہنچ گئی؟

وَلَا تُؤْمِنُوْٓا اِلَّا لِمَنْ تَبِعَ دِيْنَكُمْ ۭ قُلْ اِنَّ الْهُدٰى ھُدَى اللّٰهِ ۙ اَنْ يُّؤْتٰٓى اَحَدٌ مِّثْلَ مَآ اُوْتِيْتُمْ اَوْ يُحَاۗجُّوْكُمْ عِنْدَ رَبِّكُمْ ۭ قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ ۚ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝۷۳

اور اپنے لوگوں کو یہ بھی کہتے کہ ہرگز کسی پر ایمان نہ لانا۔ سوائے اس کے جو تمہارے دین کی پیروی کرے۔ ان لوگوں سے کہہ دو کہ ہدایت صرف وہی ہے جو اللہ کی طرف سے کی گئی ہے۔ اور وہ اپنے لوگوں سے یہ بھی کہتے کہ مسلمانوں پر بالکل یہ ظاہر نہ کرنا جیسا علم تمہیں دیا گیا ہے،

اس سے وہ یہ علم سیکھ کر تمہارے برابر ہو جائیں گے اور تم پر برتری حاصل کر لیں گے۔ یا قیامت کے دن تمہارے رب کے ہاں تم سے اس بارے میں جھگڑا کریں گے۔ کہ تمہیں افضل علم کیوں دیا گیا۔

اے رسول! ان سے کہہ دو کہ ہر طرح کی ہدایت اور فضل اللہ کے ہاتھ میں ہی ہے۔ وہ جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے۔ اور اللہ بڑی وسعت والا، جاننے والا ہے۔(73)

يَّخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿۷۴﴾

وہ جسے چاہتا ہے اپنی نبوت کے لیے خاص کر لیتا ہے۔ اور اللہ تعالی بہت زیادہ فضل والا ہے۔(74)

وَ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مَنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِقِنْطَارٍ يُّؤَدِّهٖۤ اِلَيْكَ ۚ وَ مِنْهُمْ مَّنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِدِيْنَارٍ لَّا يُؤَدِّهٖۤ اِلَيْكَ اِلَّا مَا دُمْتَ عَلَيْهِ قَآئِمًا ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لَيْسَ عَلَيْنَا فِى الْاُمِّيّٖنَ سَبِيْلٌ ۚ وَ يَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَ هُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۷۵﴾

اور اہل کتاب میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں کہ اگر آپ انہیں بمقدار خزانہ بھی بطور امانت دے دو تو وہ تمہیں واپس کر دیں گے۔ اور ان میں سے کچھ ایسے ہیں کہ اگر انہیں صرف ایک دینار ہی دو تو ہرگز واپس نہیں کریں گے یہاں تک کہ آپ اس کے سر پہ کھڑے رہیں۔ یہ اس وجہ سے کرتے ہیں کہ ان کا عقیدہ ہے کہ غیر اہل کتاب کا مال کھا لینا ان پر حلال ہے۔ اور وہ یہ کہتے کہ ایسا اللہ نے حلال قرار دیا ہے۔ حالانکہ وہ جانتے ہوئے بھی اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں۔(75)

بَلٰى مَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ وَ اتَّقٰى فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۷۶﴾

ایسا ہرگز نہیں، بلکہ جو بھی ایمانداری سے متعلقہ شخص کا مال واپس کرے۔ اور اپنا وعدہ پورا کرے اور تقوی اختیار کرے تو پس اللہ تعالی متقی لوگوں سے محبت رکھتا ہے۔(76)

اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَ اَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا اُولٰٓئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ وَ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَ لَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَ لَا يُزَكِّيْهِمْ ۪ وَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۷۷﴾

بے شک جو لوگ اپنے اللہ سے کئے گئے عہد بدل دیتے ہیں اور اللہ کے فرمان کو پورا نہیں کرتے۔ اور اپنی قسم سے تھوڑی سی قیمت کے عوض منحرف ہو جاتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے لیے آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوگا۔ اور نہ قیامت والے دن اللہ ان کی طرف نظر کرے گا۔ اور نہ ہی ان کا تزکیہ کرے گا۔ اور ان کے لیے دردناک عذاب ہوگا۔(77)

وَ اِنَّ مِنْهُمْ لَفَرِيْقًا يَّلْوٗنَ اَلْسِنَتَهُمْ بِالْكِتٰبِ لِتَحْسَبُوْهُ مِنَ الْكِتٰبِ وَ مَا هُوَ مِنَ الْكِتٰبِ ۚ وَ يَقُوْلُوْنَ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَ مَا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۚ وَ يَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَ هُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۷۸﴾

اور ان میں سے ایک فریق ایسا ہے جو اپنی زبان مروڑ کر کتاب میں سے پڑھتا ہے تا کہ سننے والوں کو گمان ہو، کہ وہ کتاب میں سے ہی پڑھتا ہے۔ مگر وہ کتاب میں سے نہیں ہوتا۔ اور اس کے ساتھ ہی وہ کہتے ہیں کہ جو وہ پڑھ رہے ہیں وہ اللہ کی طرف سے نازل شدہ ہے۔ حالانکہ جو کچھ

وہ پڑھ کر سنا رہے ہیں وہ اللہ کی طرف سے نازل شدہ نہیں ہے۔ اور وہ اللہ پر جھوٹ بناتے ہیں حالانکہ وہ سب کچھ جانتے ہیں۔(78)

مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنۡ يُّؤۡتِيَهُ اللّٰهُ الۡكِتٰبَ وَ الۡحُكۡمَ وَ النُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُوۡلَ لِلنَّاسِ كُوۡنُوۡا عِبَادًا لِّىۡ مِنۡ دُوۡنِ
اللّٰهِ وَلٰكِنۡ كُوۡنُوۡا رَبّٰنِيّٖنَ بِمَا كُنۡتُمۡ تُعَلِّمُوۡنَ الۡكِتٰبَ وَبِمَا كُنۡتُمۡ تَدۡرُسُوۡنَ ۙ﴿۷۹﴾

کسی بشر کے لئے یہ مناسب نہیں ہے کہ اللہ اسے کتاب وحکمت اور نبوت عطا کردے اور پھر وہ لوگوں سے یہ کہنے لگے کہ اللہ کو چھوڑ کر ہمارے بندے بن جاؤ۔ بلکہ اس کا قول یہی ہوتا ہے کہ اللہ والے بنو کہ تم کتاب کی تعلیم بھی دیتے ہو اور اسے پڑھتے بھی رہتے ہو۔(79)

وَلَا يَاۡمُرَكُمۡ اَنۡ تَتَّخِذُوا الۡمَلٰٓئِكَةَ وَالنَّبِيّٖنَ اَرۡبَابًا ‌ؕ اَيَاۡمُرُكُمۡ بِالۡكُفۡرِ بَعۡدَ اِذۡ اَنۡتُمۡ مُّسۡلِمُوۡنَ ﴿۸۰﴾

وہ یہ حکم بھی نہیں دے سکتا کہ ملائکہ یا انبیاء کو اپنا پروردگار بنالو۔ کیا وہ تمہیں کفر کا حکم دے سکتا ہے جب کہ تم لوگ مسلمان ہو؟۔(80)

وَاِذۡ اَخَذَ اللّٰهُ مِيۡثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَاۤ اٰتَيۡتُكُمۡ مِّنۡ كِتٰبٍ وَّحِكۡمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمۡ رَسُوۡلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا
مَعَكُمۡ لَتُؤۡمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنۡصُرُنَّهٗ ‌ؕ قَالَ ءَاَقۡرَرۡتُمۡ وَاَخَذۡتُمۡ عَلٰى ذٰلِكُمۡ اِصۡرِىۡ‌ ؕ قَالُوۡۤا اَقۡرَرۡنَا ‌ؕ قَالَ
فَاشۡهَدُوۡا وَاَنَا مَعَكُمۡ مِّنَ الشّٰهِدِيۡنَ ﴿۸۱﴾

اور اس وقت کو یاد کرو، جب اللہ تعالی نے تمام انبیاء سے عہد لیا کہ جب میں تمہیں کتاب وحکمت دے کر بھیجوں۔ پھر تمہاری موجودگی میں ہی ایک اور رسول آجائے جو تمہارے پاس موجود وحی کی نئی کتاب (New Version) لے کر آئے۔ تو تم وعدہ کرو کہ ضرور اس پر ایمان لاؤ گے۔ اور ضرور اس کی مدد کرو گے۔ پھر اللہ تعالی نے پوچھا! کیا تم اقرار کرتے ہو کہ ایسا ہی ہوگا۔ اور یہ ذمہ داری قبول کرتے ہو؟ تو سب انبیاء نے کہا کہ ہم اقرار کرتے ہیں۔ پس اللہ نے کہا کہ تم بھی گواہ رہو۔ اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہوں میں سے ہوں۔(81)

اکثر لوگوں نے یہاں آخری نبی محمدؐ کو مراد لیا ہے۔ جب کہ ایسا نہیں ہے۔ آخری پیغمبر محمدؐ اور دیگر انبیاء میں بُعدِ زمانی ومکانی اس بات کی تائید نہیں کرتا۔ یہاں ماجرا یہ ہے کہ ایک پیغمبر موجود ہے، اس کے پاس اللہ کی کتاب موجود ہے۔ شریعت چل رہی ہے۔ مگر اسی دوران میں ایک نیا پیغمبر اسی قوم میں مبعوث کردیا جاتا ہے۔ اور اسے ایک نئی کتاب دے کر بھیجا جاتا ہے۔ وہ پیغمبر پہلے سے موجود پیغمبر سے کہتا ہے کہ اپنی کتاب اور شریعت پر عمل روک دو۔ مجھ پر اور نئی کتاب پر ایمان لاؤ اور میری اطاعت کرو۔

اللہ تعالی یہاں انبیاء سے یہ عہد لے رہے ہیں کہ اگر ایسا معاملہ درپیش ہوگیا تو تم نے ہرگز انا پرستی کا مظاہرہ نہیں کرنا۔ یعنی ایسا نہ ہو کہ تم کہو کہ ہم تو بڑے پیغمبر ہیں اور ہمارے پاس کتاب بھی ہے اور عرصہ دراز سے قوم میں دعوت کا کام کر رہے ہیں۔ یعنی اللہ تعالی پیغمبروں کو عاجزی وانکساری کی تعلیم دے رہے ہیں اور شیطانی وصف انانیت سے بچنے کا طریقہ بھی سکھا رہے ہیں۔

فَمَنۡ تَوَلّٰى بَعۡدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الۡفٰسِقُوۡنَ ﴿۸۲﴾

اس عہد کی خلاف ورزی کا نتیجہ یہ بتا رہے ہیں کہ جو کوئی بھی پھر گیا تو وہ نافرمانوں میں سے ہوگا۔(82)

اَفَغَيۡرَ دِيۡنِ اللّٰهِ يَبۡغُوۡنَ وَلَهٗۤ اَسۡلَمَ مَنۡ فِى السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ طَوۡعًا وَّكَرۡهًا وَّاِلَيۡهِ يُرۡجَعُوۡنَ ﴿۸۳﴾

کیا تم اللہ کے دین کے علاوہ کسی اور دین کے طلب گار ہو۔ اور اسی کے سامنے مطیع ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے چاہتے

یا نہ چاہتے ہوئے۔اور اسی کی طرف ہر ایک کو لوٹ کر جانا ہے۔(83)

قُلْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَالنَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ ۠ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ۡ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿٨٤﴾

آپ کہہ دیں کہ ہم ایمان لاتے ہیں اللہ پر اور جو نازل کیا گیا ہماری طرف، اور جو نازل کیا گیا ابراہیمؑ، اسمٰعیلؑ، اسحٰقؑ، یعقوبؑ اور ان کی اولاد کی طرف۔اور جو دیئے گئے موسیٰؑ اور عیسیٰؑ اور دیگر انبیاءؑ اپنے رب کی طرف سے۔ہم ان میں سے کسی میں کسی طرح کی تفریق نہیں کرتے۔اور ہم سب اللہ ہی کے فرمانبردار ہیں۔

وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ ۚ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿٨٥﴾

اور جو کوئی بھی اسلام کے علاوہ کوئی اور دین پسند کرے گا تو وہ ہرگز اس کی طرف سے قبول نہ کیا جائے گا۔اور وہ آخرت میں خسارہ پانے والوں میں سے ہوگا۔(85)

ہمارے ہاں بھی بڑی آوازیں اٹھ رہی ہیں کہ مادیت پرست یا ملحد حضرات ہیں اور انہوں نے انسانی حقوق کے لیے یا انسانی صحت کے لیے یا دیگر ویلفیئر کے لیے اپنی زندگیاں لگائی ہیں تو کیا وہ دوزخ کے حق دار ہونگے؟ ان لوگوں سے سوال ہے کہ جن لوگوں نے بھی مادہ پر کام کیا تو کیا انہیں پوری کائنات میں خدا کی ایک بھی نشانی نظر نہ آئی؟ ان کا تحقیق کا میدان صحت ہو، یا دیگر شعبہ جات۔اللہ تعالیٰ کا تو واضح اعلان ہے کہ وہ ضرور ہر ایک کو اس کے نفس کے اندر اور باہر کی کائنات میں اپنی نشانیاں دکھائے گا۔اور سائنس کے آدمی کو تو سب سے پہلے اللہ پر ایمان لانا چاہیے۔یعنی ایک ملحد اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ سہولیات (زندگی، صحت، گھر بار، فیملی، آکسیجن، علاج، پانی، خوراک، بچپن، جوانی، بڑھاپا) سے ساری عمر فائدہ اٹھاتا ہے۔اور پھر بھی یہ کہتا ہے کہ کوئی خدا نہیں ہے۔یا خدا کی طرف سے بھیجے گئے پیغام کو قبول نہیں کرتا۔اس کا معاملہ تو خدا کے سپرد ہی ہے۔دلوں کے بھید اللہ خوب جانتا ہے۔بحر حال اللہ تعالیٰ تو انصاف کرنے والا ہے۔

كَيْفَ يَهْدِي اللّٰهُ قَوْمًا كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ وَشَهِدُوْٓا اَنَّ الرَّسُوْلَ حَقٌّ وَّجَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٨٦﴾

اللہ تعالیٰ ایسی قوم کو کیسے ہدایت دے سکتا ہے جو ایمان لانے کے بعد کفر کرے۔حالانکہ وہ گواہی دے چکے تھے کہ بے شک رسول سچا ہے۔اور ان کے پاس واضح نشانیاں بھی آ گئیں۔اور اللہ تعالیٰ ظالم قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔(86)

اُولٰۗىِٕكَ جَزَاۗؤُھُمْ اَنَّ عَلَيْهِمْ لَعْنَةَ اللّٰهِ وَالْمَلٰۗىِٕكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ﴿٨٧﴾ۙ

ایسے لوگوں کی سزا یہ ہے کہ ان پر اللہ، فرشتوں اور سب انسانوں کی لعنت ہے۔(87)

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا ھُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿٨٨﴾ۙ

وہ ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں رہیں گے۔اور ان سے عذاب ہلکا نہ کیا جائے گا۔اور نہ کوئی مہلت دی جائے گی۔(88)

اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْا ۣ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٨٩﴾

مگر وہ لوگ جو توبہ کر لیں اور اس کے بعد اصلاح کر لیں۔ پس بے شک اللہ تعالی بخشنے والا مہربان ہے۔(89)

اِنَّ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا بَعۡدَ اِیۡمَانِہِمۡ ثُمَّ ازۡدَادُوۡا کُفۡرًا لَّنۡ تُقۡبَلَ تَوۡبَتُہُمۡ ۚ وَ اُولٰٓئِکَ ہُمُ الضَّآلُّوۡنَ ﴿۹۰﴾

بے شک جن لوگوں نے ایمان لانے کے بعد کفر کیا۔ پھر کفر میں بڑھ گئے، تو ان کی توبہ ہرگز قبول نہ کی جائے گی۔ اور یہی لوگ گمراہ ہیں۔(90)

اِنَّ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا وَ مَاتُوۡا وَ ہُمۡ کُفَّارٌ فَلَنۡ یُّقۡبَلَ مِنۡ اَحَدِہِمۡ مِّلۡءُ الۡاَرۡضِ ذَہَبًا وَّ لَوِ افۡتَدٰی بِہٖ ؕ اُولٰٓئِکَ لَہُمۡ عَذَابٌ اَلِیۡمٌ وَّ مَا لَہُمۡ مِّنۡ نّٰصِرِیۡنَ ﴿۹۱﴾

بے شک جن لوگوں نے کفر کیا اور کفر کی حالت میں ہی مر گئے۔ تو ان میں سے کسی ایک سے بھی زمین کے برابر سونا بھی فدیے میں قبول نہ کیا جائے گا۔ ان لوگوں کے لیے دردناک عذاب ہے اور وہ ہرگز مدد نہ کئے جائیں گے۔(91)

لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰی تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ ؕ وَ مَا تُنۡفِقُوۡا مِنۡ شَیۡءٍ فَاِنَّ اللّٰہَ بِہٖ عَلِیۡمٌ ﴿۹۲﴾

ہرگز تم نیکی کو نہیں پا سکتے جب تک وہ چیز اللہ کی راہ میں خرچ نہ کرو جس سے تم سب سے زیادہ محبت رکھتے ہو۔ اور جو کچھ بھی تم خرچ کرتے ہو تو پس بے شک اللہ تعالی اسے جاننے والا ہے۔(92)

کُلُّ الطَّعَامِ کَانَ حِلًّا لِّبَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ اِلَّا مَا حَرَّمَ اِسۡرَآءِیۡلُ عَلٰی نَفۡسِہٖ مِنۡ قَبۡلِ اَنۡ تُنَزَّلَ التَّوۡرٰىۃُ ؕ قُلۡ فَاۡتُوۡا بِالتَّوۡرٰىۃِ فَاتۡلُوۡہَاۤ اِنۡ کُنۡتُمۡ صٰدِقِیۡنَ ﴿۹۳﴾

ہر طرح کے کھانے کی چیزیں بنی اسرائیل پر حلال تھیں سوائے ان کے جو یعقوبؑ نے اپنے اوپر حرام ٹھہرائیں۔ تورات کے نازل ہونے سے پہلے۔ ان سے کہو کہ تورات لاؤ اور اسے پڑھو اگر تم سچے ہو۔(93)

نبیؐ اونٹ کا گوشت کھاتے اور اونٹنی کا دودھ پیتے تو یہود نے اعتراض کیا کہ یہ تو حرام ہیں۔ اس پر اللہ تعالی نے ان کی بات کا جواب دیتے ہوئے واضح کر دیا کہ تورات میں موجود ہے جو کچھ حلال ہے اور جو کچھ حرام ٹھہرایا تھا یعقوبؑ نے۔ تم اگر سچے ہو تو اس میں سے پڑھو۔

فَمَنِ افۡتَرٰی عَلَی اللّٰہِ الۡکَذِبَ مِنۡۢ بَعۡدِ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الظّٰلِمُوۡنَ ﴿ؔ۹۴﴾

پس اس واضح دلیل کے بعد بھی جو کوئی اللہ پر جھوٹ باندھے۔ تو وہی لوگ ظالم ہیں۔(94)

قُلۡ صَدَقَ اللّٰہُ ۟ فَاتَّبِعُوۡا مِلَّۃَ اِبۡرٰہِیۡمَ حَنِیۡفًا ؕ وَ مَا کَانَ مِنَ الۡمُشۡرِکِیۡنَ ﴿۹۵﴾

ان سے کہہ دو کہ اللہ تعالی تو سچی بات ہی کرتا ہے۔ پس تم ملت ابراہیمؑ کی پیروی کرو۔ جو کہ ہر طرف سے کٹ کر یکسو تھا۔ اور وہ ہرگز مشرک نہ تھا۔(95)

اِنَّ اَوَّلَ بَیۡتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیۡ بِبَکَّۃَ مُبٰرَکًا وَّ ہُدًی لِّلۡعٰلَمِیۡنَ ﴿ۚ۹۶﴾

بے شک سب سے پہلا گھر جو لوگوں کے لیے بنایا گیا وہ مکہ میں ہے۔ مبارک ہے اور تمام جہان کے لوگوں کے لیے ہدایت کا سرچشمہ ہے۔(96)

سب سے پہلا گھر مکہ میں ابراہیمؑ نے بنایا۔ اور اس کے 40 سال بعد یعقوبؑ نے بیت المقدس میں مسجد اقصی کی تعمیر کی۔ کچھ لوگوں کے مطابق اللہ نے اسے پہلا گھر کہا تو یہی پہلا اور آخری گھر ہو گیا۔ حالانکہ پہلا قرار دینے سے دوسرا گھر نہ ہونا ضروری نہیں ٹھہرتا۔ چونکہ مسلمان قبلہ اول

بیت المقدس کو کہتے ہیں اس لیے اس آیت کو بطور دلیل پیش کیا جاتا ہے کہ پہلا گھر مکہ والا ہے اس لیے بیت المقدس قبلہ اول نہیں قرار دیا جاسکتا۔ امر واقع یہ ہے کہ مدینہ تشریف لانے کے بعد نبی کریمؐ کم وبیش 17 ماہ تک بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے رہے۔(اس مضمون کی تفاصیل سورہ بقرہ آیت 142 کے تحت دیکھی جاسکتی ہیں۔) چونکہ مسلمانوں نے سب سے پہلے بیت المقدس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنا شروع کی۔اس لیے اسے قبلہ اول کہا جاتا ہے۔اس سے مذکورہ آیت یا اس میں بیان کردہ گھر کی حیثیت پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔یعنی ابراہیمؑ نے اللہ کا پہلا گھر مکہ میں تعمیر کیا۔اور مسلمانوں نے قبلہ اول کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنا شروع کی۔بعد میں اللہ تعالیٰ کے حکم سے بیت الحرام کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنا لازم قرار دیا گیا۔اور اس وقت سے لے کر تا قیامت اسی حکم پر عمل ہوتا رہے گا۔

اگلا سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ابراھیمؑ کے یہ گھر بنانے سے پہلے اللہ کا کوئی اور گھر نہیں تھا۔تو اس کا جواب یہی ہے کہ اس بارے میں اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کی عبادت تو آدمؑ کی دنیا میں تشریف آوری کے ساتھ ہی شروع ہوگئی تھی۔

اس کے بعد لفظ بکہ آتا ہے۔یعنی قرآن نے یہ لفظ کیوں استعمال کیا۔کچھ لوگوں کے نزدیک یہ مکہ کے قدیم نام سے ہے۔کچھ کے نزدیک بکہ کعبۃ اللہ اور اس کے اردگرد کی جگہ کو پکارا جاتا ہے۔اور مکہ میں حرم کا سارا حصہ منیٰ، مزدلفہ سے لے کر عرفات تک۔اور پھر حدیبیہ تک کا علاقہ شامل ہے۔

خاص کعبۃ اللہ کے اردگرد کی جگہ کو بکہ پکارنے کی ایک وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ یہاں پہنچ کر لوگ خشوع وخضوع سے عبادات کرتے ہیں۔ اور اپنے رب کے حضور گڑگڑاتے اور روتے ہیں۔اس رونے (یبکی) کی وجہ سے اس کا نام بکہ رکھا گیا۔بہر حال دونوں سے ایک ہی چیز مراد ہے۔

حج، عمرہ اور دیگر عبادات کی وجہ سے اسے مبارک قرار دیا گیا۔اور چونکہ اللہ کے سوا کسی اور کی عبادت نہیں ہوتی۔اور کسی اور کا نام نہیں لیا جاتا۔آخری نبیؐ اور آخری کتاب کا نزول یہاں ہوا۔اس لیے اسے تمام جہانوں کے لیے ہدایت کا منبع وسرچشمہ قرار دیا گیا۔

فِيْهِ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰهِيْمَ ۚ وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا ؕ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا ؕ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِىٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ۝٩٧

اس میں واضح نشانیاں موجود ہیں۔مقام ابراہیمؑ ہے۔اور جو بھی حدود حرم میں داخل ہوگیا۔وہ امن والا ہوگیا۔اور لوگوں کے ذمہ ہے اللہ کے لیے اس کے گھر کا حج کرنا۔جو بھی اس جانب سفر کی استطاعت رکھتا ہو۔اور جو بھی استطاعت رکھتے ہوئے حج نہ کرے تو بے شک اللہ تعالیٰ تمام جہانوں سے بے پرواہ ہے۔(97)

قُلْ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۖ ۗ وَاللّٰهُ شَهِيْدٌ عَلٰى مَا تَعْمَلُوْنَ ۝٩٨

کہہ دو کہ اے اہل کتاب! کیوں تم اللہ کی آیات کا انکار کرتے ہو۔اور اللہ جانتا ہے جو کچھ تم عمل کرتے ہو۔(98)

قُلْ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ تَبْغُوْنَهَا عِوَجًا وَّ اَنْتُمْ شُهَدَآءُ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝٩٩

کہہ دو کہ اے اہل کتاب! جو ایمان لے آئے تو تم اسے اللہ کے راستے سے کیوں روکتے ہو۔تم جانتے بوجھتے ہوئے اسے راستے سے گمراہ

کرتے ہو۔اور جو کچھ عمل تم کرتے ہو اللہ ہرگز اس سے غافل نہیں ہے۔(99)

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓا۟ إِن تُطِيعُوا۟ فَرِيقًا مِّنَ ٱلَّذِينَ أُوتُوا۟ ٱلْكِتَٰبَ يَرُدُّوكُم بَعْدَ إِيمَٰنِكُمْ كَٰفِرِينَ ﴿١٠٠﴾

اے ایمان والو! اگر تم اہل کتاب کے ایک گروہ کے پیچھے چل پڑے تو وہ تمہیں ایمان لانے کے بعد پھر سے کفر پر لوٹا دیں گے۔(100)

وَكَيْفَ تَكْفُرُونَ وَأَنتُمْ تُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ ءَايَٰتُ ٱللَّهِ وَفِيكُمْ رَسُولُهُۥ ۗ وَمَن يَعْتَصِم بِٱللَّهِ فَقَدْ هُدِىَ إِلَىٰ
صِرَٰطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿١٠١﴾

اور تم کیسے کفر کر سکتے ہو۔حالانکہ تم پر اللہ کی آیات تلاوت کی جاتی ہیں۔اور اللہ کا رسول تم میں موجود ہے۔اور جو کوئی بھی اللہ کی آیات کو مضبوطی سے پکڑے گا تو پس وہی سیدھے راستے کی طرف ہدایت پا جائے گا۔(101)

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ ٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِۦ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنتُم مُّسْلِمُونَ ﴿١٠٢﴾

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے۔اور تم ہرگز نہ مرنا مگر اس حال میں کہ تم مسلمان ہو۔(102)

وَٱعْتَصِمُوا۟ بِحَبْلِ ٱللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا۟ ۚ وَٱذْكُرُوا۟ نِعْمَتَ ٱللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ كُنتُمْ أَعْدَآءً فَأَلَّفَ بَيْنَ
قُلُوبِكُمْ فَأَصْبَحْتُم بِنِعْمَتِهِۦٓ إِخْوَٰنًا وَكُنتُمْ عَلَىٰ شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ ٱلنَّارِ فَأَنقَذَكُم مِّنْهَا ۗ كَذَٰلِكَ
يُبَيِّنُ ٱللَّهُ لَكُمْ ءَايَٰتِهِۦ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ﴿١٠٣﴾

اور اللہ کی رسی (قرآن) کو مضبوطی سے پکڑے رکھو اور تفرقہ میں ہرگز نہ پڑو۔اور اپنے اوپر اللہ کی اس نعمت کو یاد کرو جب تم آپس میں دشمن تھے۔پس اللہ تعالی نے تمہارے دلوں میں الفت ڈال دی۔تو تم اس کی نعمت سے بھائی بھائی بن گئے۔اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے پر تھے کہ اللہ نے تمہیں اس سے بچا لیا۔اسی طرح اللہ تعالی تمہارے لیے بیان کرتا ہے اپنی نشانیاں تا کہ تم ہدایت یافتہ ہو جاؤ۔(103)

وَلْتَكُن مِّنكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى ٱلْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِٱلْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ ٱلْمُنكَرِ ۚ وَأُو۟لَٰٓئِكَ هُمُ ٱلْمُفْلِحُونَ ﴿١٠٤﴾

اور تمہارے اندر ایک گروہ ایسا ہونا چاہیے جو لوگوں کو بھلائی کی دعوت دے، نیکی کا حکم دے اور برائی سے روکے۔اور ایسے لوگ ہی کامیاب ہیں۔(104)

وَلَا تَكُونُوا۟ كَٱلَّذِينَ تَفَرَّقُوا۟ وَٱخْتَلَفُوا۟ مِنۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ ٱلْبَيِّنَٰتُ ۚ وَأُو۟لَٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿١٠٥﴾

اور ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا۔جنھوں نے تفرقہ پیدا کر لیا اور واضح نشانیاں آ جانے کے باوجود اختلافات کا شکار ہو گئے۔ایسے لوگوں کے لیے بہت بڑا عذاب ہے۔(105)

يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوهٌ وَتَسْوَدُّ وُجُوهٌ ۚ فَأَمَّا ٱلَّذِينَ ٱسْوَدَّتْ وُجُوهُهُمْ أَكَفَرْتُم بَعْدَ إِيمَٰنِكُمْ
فَذُوقُوا۟ ٱلْعَذَابَ بِمَا كُنتُمْ تَكْفُرُونَ ﴿١٠٦﴾

جس دن کچھ چہرے سفید (نورانی) ہوں گے اور کچھ چہرے سیاہ ہوں گے۔تو جن کے چہرے سیاہ ہوں گے (ان سے کہا جائے گا) کہ تم نے

ہی ایمان لانے کے بعد کفر کیا تھا؟ تو اب اپنے کفر کے نتیجہ میں عذاب کا مزا چکھو۔(106)

وَ اَمَّا الَّذِيْنَ ابْيَضَّتْ وُجُوْهُهُمْ فَفِيْ رَحْمَةِ اللّٰهِ ؕ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝١٠٧

اور جن کے چہرے سفید (نورانی) ہوں گے وہ اللہ کی رحمت میں ہوں گے اور ہمیشہ ہمیشہ اس میں رہیں گے۔(107)

تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ؕ وَ مَا اللّٰهُ يُرِيْدُ ظُلْمًا لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝١٠٨

یہ اللہ کی آیات ہیں جو ہم سچائی کے ساتھ تمہیں پڑھ کر سنا رہے ہیں کیونکہ اللہ جہان والوں پر ظلم کرنے کا ارادہ بھی نہیں کرتا۔(108)

وَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَ اِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝١٠٩

اور جو کچھ آسمانوں میں ہے اور زمین میں ہے۔سب اللہ کا ہے اور سب معاملات اللہ کی طرف ہی لوٹائے جاتے ہیں۔(109)

كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ تَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ؕ وَ لَوْ اٰمَنَ اَهْلُ الْكِتٰبِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ؕ مِنْهُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ وَ اَكْثَرُهُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝١١٠

تم بہترین امت ہو جسے لوگوں کی راہنمائی کے لیے پیدا کیا گیا ہے۔تم اچھے کاموں کا حکم دیتے ہو اور برے کاموں سے منع کرتے ہو۔اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔اور اگر اہل کتاب بھی ایمان لے آتے تو ان کے لئے بہتر ہوتا، ان میں سے کچھ تو ایمان لائے ہیں مگر بہت سے فاسق اور نافرمان ہیں۔(110)

لَنْ يَّضُرُّوْكُمْ اِلَّاۤ اَذًى ؕ وَ اِنْ يُّقَاتِلُوْكُمْ يُوَلُّوْكُمُ الْاَدْبَارَ ۫ ثُمَّ لَا يُنْصَرُوْنَ ۝١١١

یہ معمولی اذیت کے سوا ہرگز تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے۔اور اگر یہ تم سے جنگ کریں گے تو تمہیں پیٹھ دکھائیں گے پھر ان کی کہیں سے مدد نہ کی جائے گی۔(111)

ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ اَيْنَ مَا ثُقِفُوْۤا اِلَّا بِحَبْلٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ حَبْلٍ مِّنَ النَّاسِ وَ بَآءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الْمَسْكَنَةُ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَ يَقْتُلُوْنَ الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ؕ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّ كَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ۙ۝١١٢

یہ جہاں بھی پائے جائیں ان پر ذلت کی مار پڑ گئی مگر یہ کہ اللہ کے کسی عہد پر یا انسانوں کے کسی معاہدہ کے سہارے کچھ پناہ مل جائے۔اور یہ اللہ کے قہر و غضب میں گھر گئے ہیں اور ان پر محتاجی کی مار پڑی یہ سب کچھ اس لئے ہے کہ وہ آیاتِ الٰہی کے ساتھ کفر کرتے رہے اور ناحق انبیاء کو قتل کرتے رہے نیز اس لئے کہ اللہ کی نافرمانی اور سرکشی کرنے والے تھے۔(112)

یہودیوں پر اللہ کی پھٹکار پڑنے کے بعد یہ اپنے ملک کو ترس گئے۔اور عرصہ دراز تک کبھی کسی جگہ اور کبھی کسی جگہ رہتے۔یہاں تک کہ ان کو Wandering Jews کہا جانے لگا۔اس آیت میں اللہ تعالی نے دو صورتیں بتائیں جن کی بنا پر وہ امن سے رہ سکیں گے۔ایک حبل من اللہ جس کے معنی ہیں کہ اسلام کی سلطنت میں رہیں اور جزیہ دیں۔اور دوسری یہ کہ دوسرے گروہ ان کو پناہ دیں اور ان کی مدد کریں۔جیسا کہ آج کل عیسائیوں کی مدد کے ذریعے وہ فلسطین میں اپنا ملک بنانے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔اور اب وہ فلسطین کے لوگوں پر ظلم کرکے اسرائیل

میں اپنے قدم مضبوط کر رہے ہیں۔مگر وہ زیادہ عرصہ ایسا نہیں کر سکیں گے کیونکہ اللہ کا وعدہ ہے کہ وہ قیامت تک کسی نہ کسی کو بھیجتا رہے گا۔جو ان کو سخت سزا دیتا رہے گا۔

لَيْسُوْا سَوَآءً ؕ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اُمَّةٌ قَآئِمَةٌ يَّتْلُوْنَ اٰيٰتِ اللّٰهِ اٰنَآءَ الَّيْلِ وَهُمْ يَسْجُدُوْنَ ﴿۱۱۳﴾

مگر سارے اہل کتاب یکساں نہیں ہیں ان میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو راہ راست پر قائم ہیں، راتوں کو اللہ کی آیات پڑھتے ہیں اور اسکے آگے سجدہ ریز ہوتے ہیں۔(113)

يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُسَارِعُوْنَ فِى الْخَيْرٰتِ ؕ وَاُولٰٓئِكَ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۱۴﴾

وہ اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں۔نیکی کے کاموں کا حکم کرتے ہیں۔اور برائی اور گناہ کے کاموں سے منع کرتے ہیں۔اور نیک کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔(114)

وَمَا يَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ يُّكْفَرُوْهُ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۱۵﴾

اور جو بھی نیکی کرے گا تو وہ ہرگز ضائع نہ کی جائے گی۔اور اللہ تعالی پرہیزگاروں کو خوب جانتا ہے۔(115)

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَنْ تُغْنِىَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْئًا ؕ وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۱۱۶﴾

بے شک جن لوگوں نے کفر کیا تو ان کا مال اور ان کی اولاد ہرگز اللہ کی پکڑ سے کچھ بھی فائدہ نہ دے گی۔اور یہی لوگ آگ میں ڈالے جائیں گے۔اور وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔(116)

مَثَلُ مَا يُنْفِقُوْنَ فِىْ هٰذِهِ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَثَلِ رِيْحٍ فِيْهَا صِرٌّ اَصَابَتْ حَرْثَ قَوْمٍ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَاَهْلَكَتْهُ ؕ وَمَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَلٰكِنْ اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۱۱۷﴾

یہ لوگ جو کچھ اس دنیوی زندگی میں خرچ کرتے ہیں اس کی مثال اس ہوا کی سی ہے جس میں سخت سردی ہو اور وہ ایسے لوگوں کی کھیتی پر چلے جنہوں نے اپنے اوپر ظلم کیا ہے۔اور اسے تباہ و برباد کر کے رکھ دے۔اللہ نے ان پر کوئی ظلم نہیں کیا۔ بلکہ وہ خود اپنے اوپر ظلم کرتے ہیں۔(117)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِكُمْ لَا يَاْلُوْنَكُمْ خَبَالًا ؕ وَدُّوْا مَا عَنِتُّمْ ۚ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَآءُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ۖۚ وَمَا تُخْفِىْ صُدُوْرُهُمْ اَكْبَرُ ؕ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيٰتِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۱۸﴾

اے ایمان والو! اپنے (لوگوں کے) سوا دوسرے ایسے لوگوں کو اپنا جگری دوست (راز دار) نہ بناؤ جو تمہیں نقصان پہنچانے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھتے۔جو چیز تمہیں مصیبت و زحمت میں مبتلا کرے وہ اسے محبوب رکھتے ہیں بغض و عناد ان کے منہ سے ٹپکتا ہے۔اور جو کچھ ان کے سینے چھپائے ہوئے ہیں وہ اس سے کہیں بڑھ کر ہے۔ہم نے تمہارے لئے نشانیاں کھول کر بیان کر دی ہیں اگر تم عقل سے کام لو۔(118)

هٰٓاَنْتُمْ اُولَآءِ تُحِبُّوْنَهُمْ وَ لَا يُحِبُّوْنَكُمْ وَ تُؤْمِنُوْنَ بِالْكِتٰبِ كُلِّهٖ ۚ وَ اِذَا لَقُوْكُمْ قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۖۚ وَ اِذَا خَلَوْا عَضُّوْا عَلَيْكُمُ الْاَنَامِلَ مِنَ الْغَيْظِ ؕ قُلْ مُوْتُوْا بِغَيْظِكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۱۱۹﴾

تم ایسے سیدھے ہو کہ تم ان سے محبت کرتے ہو مگر وہ تم سے محبت نہیں کرتے۔ حالانکہ تم آسمانی کتاب پر ایمان رکھتے ہو۔ (ان کی حالت یہ ہے کہ) جب تم سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے۔ اور جب اکیلے ہوتے ہیں تو تمہارے خلاف غیظ وغضب سے اپنی انگلیاں چبانے لگتے ہیں۔ ان سے کہہ دو کہ اپنے غم وغصہ سے مرجاؤ۔ بے شک اللہ سینے کے اندر والی باتوں کو خوب جانتا ہے۔ (119)

اِنْ تَمْسَسْكُمْ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ وَ اِنْ تُصِبْكُمْ سَيِّئَةٌ يَّفْرَحُوْا بِهَا ؕ وَ اِنْ تَصْبِرُوْا وَ تَتَّقُوْا لَا يَضُرُّكُمْ كَيْدُهُمْ شَيْـًٔا ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ﴿۱۲۰﴾

جب تمہیں کوئی بھلائی چھو بھی جائے تو ان کو برا لگتا ہے اور اگر تمہیں کوئی برائی پہنچے تو وہ اس سے خوش ہوتے ہیں اور اگر تم صبر سے کام لو۔ اور پرہیز گاری اختیار کرو تو ان کی ترکیبیں اور چالیں تمہیں کچھ نقصان نہیں پہنچائیں گی۔ بے شک جو کچھ یہ لوگ کر رہے ہیں اللہ اس کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔ (120)

وَ اِذْ غَدَوْتَ مِنْ اَهْلِكَ تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِيْنَ مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِ ؕ وَ اللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۙ﴿۱۲۱﴾

اور وہ موقع (یاد رکھنے کے لائق ہے کہ) جب تم صبح سویرے اپنے گھر سے نکلے تھے اور (احد کے مقام پر) مؤمنوں کو جنگی مورچوں پر بٹھا رہے تھے اور اللہ بڑا سننے والا اور بڑا جاننے والا ہے۔ (121)

اِذْ هَمَّتْ طَّآئِفَتٰنِ مِنْكُمْ اَنْ تَفْشَلَا ۙ وَ اللّٰهُ وَلِيُّهُمَا ؕ وَ عَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۲۲﴾

اور جب ارادہ کیا تم میں سے دو گروہوں نے کہ جنگ سے نکل جائیں۔ اور اللہ ان کا مددگار تھا۔ اور اللہ پر ہی مومنوں کو بھروسہ رکھنا چاہیے۔ (122)

جب نبی کریمؐ کو کفار کے لشکر کی اطلاع پہنچی تو انہوں نے صحابہ کرامؓ سے مشورہ کیا کہ کیا جنگ مدینہ کے اندر رہ کر لڑی جائے۔ یا مدینہ سے باہر جایا جائے۔ عبداللہ بن ابیؓ نے مشورہ دیا کہ جنگ مدینہ کے اندر رہ کر ہی لڑی جائے۔ مگر دیگر صحابہ کرامؓ نے مشورہ دیا کہ جنگ مدینہ سے باہر لڑی جائے۔ چنانچہ نبی کریمؐ نے صحابہ کے مشورہ کو اہمیت دی اور مدینہ سے باہر نکل آئے۔ اپنا مشورہ نہ ماننے کی خفت پر عبداللہ بن ابیؓ اپنے 300 ساتھی راستے میں سے ہی کہیں اور نکال کرلے گیا۔ تاکہ مسلمانوں کا حوصلہ ٹوٹ جائے۔ اور انہیں شکست ہو۔ اور اس نے اوس اور خزرج کے دو قبیلوں بنوسلمہ اور بنو حارثہ کو بھی راستہ میں ورغلایا۔ اور قریب ہی تھا کہ انہیں بھی اپنے ساتھ ملا لیتا مگر اللہ تعالی نے ان کے دل کو مضبوط کر دیا۔ اور انہیں ثابت قدمی عطا کی۔ اور اس طرح سے انہوں نے جنگ میں حصہ لیا۔

مسلمان جو پہلے ہی تعداد میں کفار سے کم تھے۔ اس جنگ میں کفار کے لشکر کی تعداد 3200 کے قریب تھی۔ اور مسلمان 1000 کے قریب تھے۔ ان میں سے بھی 300 چلے گئے تو پیچھے 700 رہ گئے۔

وَ لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۲۳﴾

اور تحقیق اللہ نے تمہاری اس وقت بھی بدر کے مقام پر مدد کی جب کہ تم بہت کمزور تھے۔ پس اللہ کی نافرمانی سے ڈرو تاکہ تم اس کا شکر ادا کرسکو۔ (123)

اِذۡ تَقُوۡلُ لِلۡمُؤۡمِنِيۡنَ اَلَنۡ يَّكۡفِيَكُمۡ اَنۡ يُّمِدَّكُمۡ رَبُّكُمۡ بِثَلٰثَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الۡمَلٰٓـئِكَةِ مُنۡزَلِيۡنَ ؕ﴿۱۲۴﴾

(اے پیغمبرؐ) یاد کرو۔ جب تم مؤمنوں سے کہہ رہے تھے کہ کیا یہ بات تمہارے (اطمینان) کے لئے کافی نہیں ہے۔ کہ تمہارا پروردگار تین ہزار فرشتوں سے تمہاری مدد کرے جو (آسمان سے) اتارے گئے ہوں۔(124)

بَلٰٓى ۙ اِنۡ تَصۡبِرُوۡا وَتَتَّقُوۡا وَيَاۡتُوۡكُمۡ مِّنۡ فَوۡرِهِمۡ هٰذَا يُمۡدِدۡكُمۡ رَبُّكُمۡ بِخَمۡسَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الۡمَلٰٓـئِكَةِ مُسَوِّمِيۡنَ ﴿۱۲۵﴾

ہاں کیوں نہیں! اگر تم صبر کرو اور تقویٰ الٰہی اختیار کرو۔ اور وہ (دشمن جوش میں آکر) اس وقت فوری طور پر تم پر چڑھ آئے تو تمہارا پروردگار پانچ ہزار نشان زدہ فرشتوں سے تمہاری مدد کرے گا۔(125)

وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشۡرٰى لَـكُمۡ وَلِتَطۡمَئِنَّ قُلُوۡبُكُمۡ بِهٖ ؕ وَمَا النَّصۡرُ اِلَّا مِنۡ عِنۡدِ اللّٰهِ الۡعَزِيۡزِ الۡحَكِيۡمِۙ ﴿۱۲۶﴾

اللہ نے اس غیبی امداد کا وعدہ صرف اس لئے کیا کہ تمہارے لئے خوشخبری ہو۔ اور تمہارے دل مطمئن ہو جائیں اور (یہ بات تو واضح ہے کہ) مدد اور فتح و نصرت اللہ ہی کی طرف سے ہے جو زبردست ہے اور بڑی حکمت والا ہے۔(126)

لِيَقۡطَعَ طَرَفًا مِّنَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡۤا اَوۡ يَكۡبِتَهُمۡ فَيَنۡقَلِبُوۡا خَآئِبِيۡنَ ﴿۱۲۷﴾

(اور یہ امداد اس لئے ہے) تاکہ کافروں کے ایک بڑے حصہ کو کاٹ دے (قلع قمع کر دے) یا ان کو ایسا ذلیل کرے کہ وہ ناکام و نامراد ہو کر واپس چلے جائیں۔(127)

لَيۡسَ لَكَ مِنَ الۡاَمۡرِ شَىۡءٌ اَوۡ يَتُوۡبَ عَلَيۡهِمۡ اَوۡ يُعَذِّبَهُمۡ فَاِنَّهُمۡ ظٰلِمُوۡنَ ﴿۱۲۸﴾

اے پیغمبرؐ! آپ کا اختیار نہیں ہے۔ یا تو اللہ انہیں توبہ کی توفیق دے۔ یا انہیں عذاب دے۔ بے شک وہ ظالم ہیں۔(128)

وَلِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الۡاَرۡضِؕ يَغۡفِرُ لِمَنۡ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنۡ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ﴿۱۲۹﴾

اور جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمینوں میں ہے سب اللہ ہی کا ہے۔ وہ جسے چاہتا ہے بخش دیتا ہے۔ اور جسے چاہتا ہے سزا دیتا ہے اور اللہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔(129)

قرآن نے بڑی وضاحت سے مختلف مقامات پر بیان کر دیا ہے۔ کہ اس کے ہاں مغفرت اور عذاب کے پیمانے مقرر ہیں۔ اللہ تعالیٰ عادل ہے اور وہ کسی پر ظلم نہیں کرتا۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَاۡكُلُوا الرِّبٰٓوا اَضۡعَافًا مُّضٰعَفَةً ۖ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمۡ تُفۡلِحُوۡنَۚ ﴿۱۳۰﴾

اے ایمان والو! یہ دوگنا چوگنا بڑھتا چڑھتا سود نہ کھاؤ۔ اللہ کی نافرمانی سے ڈرو تاکہ تم فلاح پاؤ۔(130)

وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِىۡۤ اُعِدَّتۡ لِلۡكٰفِرِيۡنَۚ ﴿۱۳۱﴾

اور ڈرو اس آگ سے جو کافروں کے لیے تیار کی گئی ہے۔(131)

وَاَطِيۡعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوۡلَ لَعَلَّكُمۡ تُرۡحَمُوۡنَۚ ﴿۱۳۲﴾

اور اللہ کی اطاعت کرو اور رسولؐ کی اطاعت کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔(132)

وَ سَارِعُوۡۤا اِلٰی مَغۡفِرَۃٍ مِّنۡ رَّبِّکُمۡ وَ جَنَّۃٍ عَرۡضُہَا السَّمٰوٰتُ وَ الۡاَرۡضُ ۙ اُعِدَّتۡ لِلۡمُتَّقِیۡنَ ﴿۱۳۳﴾

اور تیزی سے دوڑو اپنے پروردگار کی طرف سے بخشش۔ اور اس کی بہشت کی طرف جس کی چوڑائی تمام آسمانوں اور زمین کے برابر ہے جو پرہیزگاروں کے لئے تیار کی گئی ہے۔(133)

الَّذِیۡنَ یُنۡفِقُوۡنَ فِی السَّرَّآءِ وَ الضَّرَّآءِ وَ الۡکٰظِمِیۡنَ الۡغَیۡظَ وَ الۡعَافِیۡنَ عَنِ النَّاسِ ؕ وَ اللّٰہُ یُحِبُّ الۡمُحۡسِنِیۡنَ ﴿۱۳۴﴾ۚ

وہ پرہیزگار جو خوشحالی اور بدحالی (غرضیکہ ہر حال میں راہِ خدا میں مال) خرچ کرتے ہیں جو غصے کو پی جاتے ہیں اور لوگوں (کے قصور) معاف کر دیتے ہیں۔ اور اللہ بھلائی کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔(134)

وَ الَّذِیۡنَ اِذَا فَعَلُوۡا فَاحِشَۃً اَوۡ ظَلَمُوۡۤا اَنۡفُسَہُمۡ ذَکَرُوا اللّٰہَ فَاسۡتَغۡفَرُوۡا لِذُنُوۡبِہِمۡ ۪ وَ مَنۡ یَّغۡفِرُ الذُّنُوۡبَ اِلَّا اللّٰہُ ۪۟ وَ لَمۡ یُصِرُّوۡا عَلٰی مَا فَعَلُوۡا وَ ہُمۡ یَعۡلَمُوۡنَ ﴿۱۳۵﴾

یہ لوگ اگر (اتفاقاً) کوئی فحش کام (کوئی بڑا برا کام) کر بیٹھیں یا کوئی عام گناہ کر کے اپنے اوپر ظلم کر گذریں تو (فوراً) اللہ کو یاد کر کے اس سے اپنے گناہوں کی مغفرت طلب کرتے ہیں اور اللہ کے سوا کون ہے جو گناہوں کو معاف کرے۔ اور وہ اپنے کئے پر دیدہ دانستہ اصرار نہیں کرتے۔(135)

اُولٰٓئِکَ جَزَآؤُہُمۡ مَّغۡفِرَۃٌ مِّنۡ رَّبِّہِمۡ وَ جَنّٰتٌ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِہَا الۡاَنۡہٰرُ خٰلِدِیۡنَ فِیۡہَا ؕ وَ نِعۡمَ اَجۡرُ الۡعٰمِلِیۡنَ ﴿۱۳۶﴾ؕ

ایسے لوگوں کی جزا ان کے پروردگار کی طرف سے مغفرت وبخشش ہے اور وہ باغات کہ جن کے نیچے سے نہریں جاری ہیں۔ وہ ہمیشہ ان میں رہیں گے اور کتنا اچھا صلہ ہے نیک عمل کرنے والوں کا۔(136)

قَدۡ خَلَتۡ مِنۡ قَبۡلِکُمۡ سُنَنٌ ۙ فَسِیۡرُوۡا فِی الۡاَرۡضِ فَانۡظُرُوۡا کَیۡفَ کَانَ عَاقِبَۃُ الۡمُکَذِّبِیۡنَ ﴿۱۳۷﴾

تم سے پہلے بہت سے دَور گزر چکے ہیں سو زمین میں چل پھر کر دیکھو کہ (احکام خداوندی) جھٹلانے والوں کا کیا انجام ہوا؟(137)

ہٰذَا بَیَانٌ لِّلنَّاسِ وَ ہُدًی وَّ مَوۡعِظَۃٌ لِّلۡمُتَّقِیۡنَ ﴿۱۳۸﴾

یہ عام لوگوں کے لیے تو واضح تذکرہ اور تنبیہ ہے اور پرہیزگاروں کے لیے ہدایت اور نصیحت ہے۔(138)

وَ لَا تَہِنُوۡا وَ لَا تَحۡزَنُوۡا وَ اَنۡتُمُ الۡاَعۡلَوۡنَ اِنۡ کُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِیۡنَ ﴿۱۳۹﴾

اے مسلمانو! کمزوری نہ دکھاؤ اور غمگین نہ ہو۔ اگر تم مؤمن ہو تو تم ہی غالب و برتر ہو گے۔(139)

اِنۡ یَّمۡسَسۡکُمۡ قَرۡحٌ فَقَدۡ مَسَّ الۡقَوۡمَ قَرۡحٌ مِّثۡلُہٗ ؕ وَ تِلۡکَ الۡاَیَّامُ نُدَاوِلُہَا بَیۡنَ النَّاسِ ۚ وَ لِیَعۡلَمَ اللّٰہُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ یَتَّخِذَ مِنۡکُمۡ شُہَدَآءَ ؕ وَ اللّٰہُ لَا یُحِبُّ الظّٰلِمِیۡنَ ﴿۱۴۰﴾ۙ

اگر تمہیں زخم لگا ہے تو اس جیسا زخم ان کافروں کو بھی جنگ بدر میں لگ چکا ہے۔ یہ تو ایام زمانہ کے اتفاقات اور نشیب و فراز ہیں جنہیں ہم لوگوں میں باری باری بدلتے رہتے ہیں۔ تمہیں یہ چوٹ اس لئے لگی کہ اللہ خالص ایمان والوں کو جان لے۔ اور بعض کو چھانٹ کر گواہ بنائے۔ اور اللہ ظالموں کو پسند نہیں کرتا۔(140)

وَ لِيُمَحِّصَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ يَمْحَقَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۴۱﴾

نیز اللہ اس ابتلا و آزمائش سے یہ چاہتا تھا کہ خالص اہل ایمان کو چھانٹ کر الگ کر دے اور کافروں کو رفتہ رفتہ مٹا دے۔(141)

اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَ لَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جٰهَدُوْا مِنْكُمْ وَ يَعْلَمَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۴۲﴾

اے مسلمانو! کیا تم کو یہ خیال ہے کہ تم یونہی جنت میں داخل ہو جاؤ گے حالانکہ ابھی تک اللہ نے جانچ کر معلوم ہی نہیں کیا کہ تم میں واقعی مجاہد کون ہیں؟ اور نہ ابھی یہ معلوم کیا ہے کہ صابر اور ثابت قدم کون ہیں؟ ۔(142)

وَ لَقَدْ كُنْتُمْ تَمَنَّوْنَ الْمَوْتَ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَلْقَوْهُ ۪ فَقَدْ رَاَيْتُمُوْهُ وَ اَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ﴿۱۴۳﴾

اور تم لوگ موت کا سامنا کرنے سے پہلے تو اس کی بہت تمنا کیا کرتے تھے۔ لو اب تم نے اسے دیکھ لیا۔ اور اب بھی اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہو۔(تو پھر اس سے کنّی کیوں کتراتے ہو؟)۔(143)

وَ مَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ؕ اَفَاۡئِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ ؕ وَ مَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْـًٔا ؕ وَ سَيَجْزِى اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ ﴿۱۴۴﴾

اور حضرت محمدؐ نہیں ہیں مگر پیغمبر۔ جن سے پہلے تمام پیغمبر گزر چکے ہیں تو کیا اگر وہ وفات پا جائیں یا قتل کر دیئے جائیں تو تم الٹے پاؤں (کفر کی طرف) پلٹ جاؤ گے۔ اور جو کوئی الٹے پاؤں پھرے گا تو وہ ہرگز اللہ تعالیٰ کو کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا اور عنقریب اللہ شکر گزار بندوں کو جزا دے گا۔(144)

اس آیت سے واضح ہے کہ اللہ کا دین شخصیات کا محتاج نہیں ہوتا۔ اگر ایسا ہوتا تو نبوت کا سلسلہ ختم نہ ہوتا۔ نبی کا فریضہ صرف اللہ کا پیغام لوگوں تک پہنچانا ہوتا ہے۔ مگر لوگ ہر زمانہ میں نبی کی ذات کی پرستش شروع کر دیتے ہیں۔ جو کہ دین کا مطمع نظر ہی نہیں ہوتا۔

وَ مَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تَمُوْتَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ كِتٰبًا مُّؤَجَّلًا ؕ وَ مَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا ۚ وَ مَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الْاٰخِرَةِ نُؤْتِهٖ مِنْهَا ؕ وَ سَنَجْزِى الشّٰكِرِيْنَ ﴿۱۴۵﴾

کوئی ذی روح اللہ کے حکم کے بغیر مر نہیں سکتا موت کا وقت تو لکھا ہوا (معیّن) ہے اور جو شخص (اپنے اعمال کا) بدلہ دنیا میں چاہتا ہے تو ہم اسی (دنیا) میں دے دیتے ہیں اور جو آخرت میں بدلہ چاہتا ہے تو ہم اسے آخرت میں دیتے ہیں اور ہم عنقریب شکر گزار بندوں کو جزا (خیر) عطا کریں گے۔(145)

وَ كَاَيِّنْ مِّنْ نَّبِيٍّ قٰتَلَ ۙ مَعَهٗ رِبِّيُّوْنَ كَثِيْرٌ ۚ فَمَا وَهَنُوْا لِمَاۤ اَصَابَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ مَا ضَعُفُوْا وَ مَا اسْتَكَانُوْا ؕ وَ اللّٰهُ يُحِبُّ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۴۶﴾

اور بہت سے ایسے نبی (گزر چکے) ہیں جن کے ساتھ مل کر بہت سے اللہ والوں نے جنگ کی۔ تو اللہ کی راہ میں ان پر جو مصیبتیں پڑیں ان پر وہ نہ پست ہمت ہوئے اور نہ انہوں نے کمزوری دکھائی۔ اور نہ (دشمن کے سامنے) سرنگوں ہوئے۔ اور اللہ صبر و تحمل رکھنے والے (ثابت قدم لوگوں) سے محبت رکھتا ہے۔(146)

وَمَا كَانَ قَوْلَهُمْ اِلَّآ اَنْ قَالُوْا رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِيْٓ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿١٤٧﴾

(ایسے مواقع پر) ان کا قول اس (دعا) کے سوا کچھ نہیں تھا کہ اے ہمارے پروردگار ہمارے گناہ اور اپنے کام میں ہماری زیادتی معاف فرما اور ہمیں ثابت قدم رکھ اور ہمیں کافروں پر فتح و نصرت عطا فرما۔(147)

فَاٰتٰىهُمُ اللّٰهُ ثَوَابَ الدُّنْيَا وَحُسْنَ ثَوَابِ الْاٰخِرَةِ ۭ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿١٤٨﴾

تو اللہ نے ان کو دنیا میں بھی صلہ عطا کیا اور آخرت کا بہترین ثواب بھی عنایت فرمایا۔ اور اللہ نیک کام کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔(148)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تُطِيْعُوا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَرُدُّوْكُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِيْنَ ﴿١٤٩﴾

اے ایمان والو! اگر تم نے ان لوگوں کی اطاعت کی جنھوں نے کفر اختیار کیا تو وہ تم کو الٹے پاؤں (کفر کی طرف) پھیر کر لے جائیں گے اور تم بڑا خسارہ اٹھا کر واپس ہوگے۔(149)

بَلِ اللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ ۚ وَھُوَ خَيْرُ النّٰصِرِيْنَ ﴿١٥٠﴾

(تمہیں کسی کی اطاعت کی کیا ضرورت ہے) بلکہ تمہارا حامی و سرپرست اللہ ہے اور وہ بہترین مددگار ہے۔(150)

سَنُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ بِمَآ اَشْرَكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا ۚ وَمَاْوٰىھُمُ النَّارُ ۭ وَبِئْسَ مَثْوَى الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٥١﴾

(تم پریشان نہ ہو) ہم عنقریب کافروں کے دلوں میں (تمہارا) رعب ڈال دیں گے اس لئے کہ انہوں نے اللہ کے ساتھ ان بتوں کو شریک بنایا ہے۔ جن کے بارے میں اللہ نے کوئی دلیل نازل نہیں کی ہے اور ان کا انجام جہنم ہوگا اور وہ ظالموں کا بدترین ٹھکانہ ہے۔(151)

وَلَقَدْ صَدَقَكُمُ اللّٰهُ وَعْدَهٗٓ اِذْ تَحُسُّوْنَھُمْ بِاِذْنِهٖ ۚ حَتّٰٓى اِذَا فَشِلْتُمْ وَتَنَازَعْتُمْ فِي الْاَمْرِ وَعَصَيْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَآ اَرٰىكُمْ مَّا تُحِبُّوْنَ ۭ مِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الدُّنْيَا وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ۚ ثُمَّ صَرَفَكُمْ عَنْھُمْ لِيَبْتَلِيَكُمْ ۚ وَلَقَدْ عَفَا عَنْكُمْ ۭ وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَلَي الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٥٢﴾

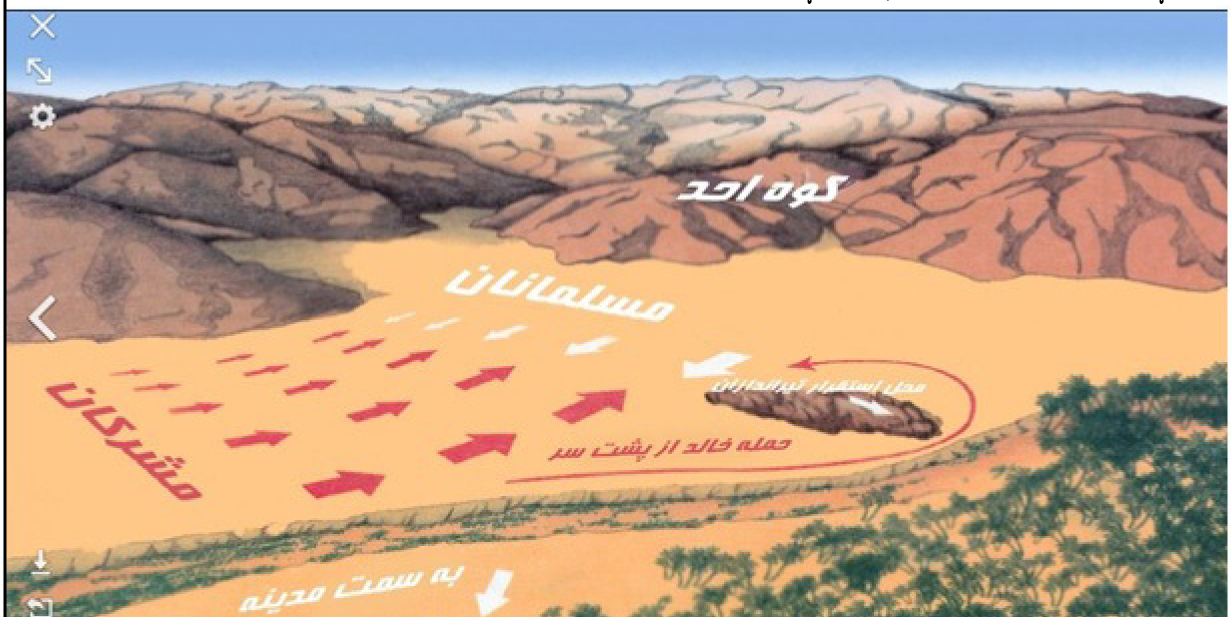
اللہ نے جنگ احد میں اپنا وعدہ اس وقت سچا کر دکھایا جب تم اس کی مدد سے ان کافروں کو قتل کر رہے تھے یہاں تک کہ جب تم نے جنگ سے نظر ہٹالی اور آپس میں اختلاف کیا اور مال غنیمت اکٹھا کرنے کی غرض سے نبی کے واضح حکم کی نافرمانی کی۔ (یہ اس لئے کہ) تم میں کچھ دنیا کے طلب گار تھے اور کچھ آخرت کے طلبگار تھے پھر اس نے تمہیں ان کے مقابلے میں پسپا کر دیا تا کہ تمہارے ایمان و اخلاص کی آزمائش کرے۔ اور (پھر بھی) تمہیں معاف کر دیا۔ اور اللہ اہل ایمان پر بڑا فضل کرنے والا ہے۔(152)

جنگ احد میں جانی نقصان کے بعد کچھ لوگوں نے اعتراض کرنا شروع کر دیا کہ اللہ تعالی نے تو فتح کا وعدہ کیا تھا مگر یہاں یہ نقصان کیوں ہو گیا۔ تو ان کے اعتراض کا اللہ تعالی نے جواب دیا کہ اللہ تعالی نے تو اپنا وعدہ سچا کر دیا۔ اور تم فتحیاب ہو گئے۔ مگر تم نے جلد بازی کا مظاہرہ کیا۔ اور جنگ

کے ختم ہونے کا انتظار نہ کیا۔ اور مال غنیمت سمیٹنے لگے۔ اور اس فتح کو دیکھتے ہوئے درّے پر ماموں لوگ بھی اپنی ڈیوٹی چھوڑ کر مال غنیمت حاصل کرنے کی غرض سے ان کے ساتھ شامل ہو گئے۔ اب ایک طرف اللہ تعالیٰ کا مقصد اور دوسری طرف دنیاوی آسائش کا لالچ۔ اس چیز کو اللہ تعالیٰ نے پسند نہیں کیا۔ اور مسلمان اپنی غلطی کی وجہ سے اس نقصان کا شکار ہوئے۔ مگر یہ شکست نہیں تھی۔ کیونکہ کفار کا گروہ خالد بن ولیدؓ کی سربراہی میں مسلمانوں کا نقصان کر کے وہاں سے بھاگ گیا تھا۔ جنگ میں 70 مسلمان شہید ہوئے اور 27 کافر جہنم واصل ہوئے۔

اِذْ تُصْعِدُوْنَ وَ لَا تَلْوٗنَ عَلٰۤى اَحَدٍ وَّ الرَّسُوْلُ یَدْعُوْكُمْ فِیْۤ اُخْرٰىكُمْ فَاَثَابَكُمْ غَمًّۢا بِغَمٍّ لِّكَیْلَا تَحْزَنُوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ وَ لَا مَاۤ اَصَابَكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ خَبِیْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۵۳﴾

اس وقت کو یاد کرو جب تم بلندی پر جا رہے تھے اور مڑ کر کسی کو دیکھتے بھی نہ تھے جب کہ رسول پیچھے کھڑے تمہیں آواز دے رہے تھے جس کے نتیجہ میں اللہ نے تمہیں غم پر غم دیا۔ تاکہ نہ اس پر رنجیدہ ہو جو چیز (مال غنیمت) ہاتھ سے نکل گئی اور نہ اس مصیبت (جانی نقصان) پر جو نازل ہو گئی ہے اور اللہ تمہارے اعمال سے خوب باخبر ہے۔ (153)



ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَیْكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ الْغَمِّ اَمَنَةً نُّعَاسًا یَّغْشٰى طَآىِٕفَةً مِّنْكُمْ ۙ وَ طَآىِٕفَةٌ قَدْ اَهَمَّتْهُمْ اَنْفُسُهُمْ یَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ غَیْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِیَّةِ ؕ یَقُوْلُوْنَ هَلْ لَّنَا مِنَ الْاَمْرِ مِنْ شَیْءٍ ؕ قُلْ اِنَّ الْاَمْرَ كُلَّهٗ لِلّٰهِ ؕ یُخْفُوْنَ فِیْۤ اَنْفُسِهِمْ مَّا لَا یُبْدُوْنَ لَكَ ؕ یَقُوْلُوْنَ لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ مَّا قُتِلْنَا هٰهُنَا ؕ قُلْ لَّوْ كُنْتُمْ فِیْ بُیُوْتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِیْنَ كُتِبَ عَلَیْهِمُ الْقَتْلُ اِلٰى مَضَاجِعِهِمْ ۚ وَ لِیَبْتَلِیَ اللّٰهُ مَا فِیْ صُدُوْرِكُمْ وَ لِیُمَحِّصَ مَا فِیْ قُلُوْبِكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۱۵۴﴾

اس کے بعد اللہ نے ایک گروہ پر پُرسکون نیند طاری کر دی اور ایک کو نیند بھی نہ آئی کہ اسے صرف اپنی جان کی فکر تھی اور ان کے ذہن میں خلاف حق جاہلیت جیسے خیالات تھے اور وہ یہ کہہ رہے تھے کہ جنگ کے معاملات میں ہمارا کیا اختیار ہے؟ آپ کہہ دیجئے کہ اختیار صرف اللہ کا ہے۔

یہ اپنے دل میں وہ باتیں چھپائے ہوئے ہیں جن کا آپ سے اظہار نہیں کرتے اور کہتے ہیں کہ اگر اختیار ہمارے ہاتھ میں ہوتا تو ہم یہاں نہ مارے جاتے۔ تو آپ کہہ دیجئے کہ اگر تم گھروں میں بھی رہ جاتے تو جن کے لئے قتل ہونا لکھ دیا گیا ہے وہ اپنے مقتل تک بہر حال پہنچ جاتے۔ اور اللہ تمہارے دلوں کے حال کو آزمانا چاہتا ہے اور تمہارے ضمیر کی حقیقت کو واضح کرنا چاہتا ہے اور وہ خود ہر دل کا حال جانتا ہے۔(154)

اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا مِنْكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ ۙ اِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّيْطٰنُ بِبَعْضِ مَا كَسَبُوْا ۚ وَ لَقَدْ عَفَا اللّٰهُ عَنْهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ﴿۱۵۵﴾

تم میں سے جن لوگوں نے اس دن پیٹھ دکھائی جس دن دونوں جماعتوں کی مڈبھیڑ ہوئی تھی یہ لوگ اپنے بعض کرتوتوں کے باعث شیطان کے پھسلانے میں آ گئے لیکن یقین جانو کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں معاف کر دیا۔ بے شک اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا بردبار ہے۔(155)

یہ ان 300 لوگوں کا ذکر ہے جنہیں عبداللہ بن ابی بھٹکا کر اپنے ساتھ لے گیا۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ قَالُوْا لِاِخْوَانِهِمْ اِذَا ضَرَبُوْا فِي الْاَرْضِ اَوْ كَانُوْا غُزًّى لَّوْ كَانُوْا عِنْدَنَا مَا مَاتُوْا وَ مَا قُتِلُوْا ۚ لِيَجْعَلَ اللّٰهُ ذٰلِكَ حَسْرَةً فِيْ قُلُوْبِهِمْ ؕ وَ اللّٰهُ يُحْيٖ وَ يُمِيْتُ ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۱۵۶﴾

اے ایمان والو! کافروں کی طرح نہ ہو جاؤ جو اپنے ان بھائی بندوں کے بارے میں کہتے ہیں جو سفر میں گئے یا جہاد کے لیے نکلے (اور وہاں وفات پا گئے) کہ اگر وہ ہمارے پاس ہوتے تو نہ مرتے اور نہ قتل کئے جاتے۔ یہ لوگ یہ بات اس لئے کہتے ہیں کہ اللہ اسے ان کے دلوں میں رنج و حسرت کا باعث بنا دے۔ حالانکہ اللہ ہی زندہ رکھتا ہے اور مارتا ہے۔ اور تم جو کچھ بھی کرتے ہو اللہ اسے خوب دیکھ رہا ہے۔(156)

وَ لَئِنْ قُتِلْتُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ مُتُّمْ لَمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَحْمَةٌ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ﴿۱۵۷﴾

اور اگر تم اللہ کی راہ میں قتل کئے جاؤ۔ یا اپنی موت سے مر جاؤ۔ تو بے شک اللہ کی بخشش اور اس کی رحمت بہت ہی بہتر ہے اس (مال و دولت) سے جو لوگ جمع کرتے ہیں۔(157)

وَ لَئِنْ مُّتُّمْ اَوْ قُتِلْتُمْ لَاۡاِلَى اللّٰهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۱۵۸﴾

اور تم اپنی موت مرو۔ یا قتل کئے جاؤ۔ بہر حال اللہ کے ہی حضور میں اکٹھے کئے جاؤ گے۔(158)

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ ۚ وَ لَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ ۠ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَ اسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَ شَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ ۚ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ ﴿۱۵۹﴾

(اے رسولؐ) یہ اللہ کی بہت بڑی مہربانی ہے کہ تم ان لوگوں کے لیے اتنے نرم مزاج ہو۔ ورنہ اگر تم سخت مزاج اور سنگدل ہوتے تو یہ سب آپ کے پاس سے بھاگ جاتے۔ انہیں درگزر کریں۔ ان کے لیے دعائے مغفرت کیا کریں اور معاملات میں ان سے مشورہ بھی لے لیا کریں۔ مگر جب کسی کام کے کرنے کا حتمی ارادہ ہو جائے تو پھر اللہ پر بھروسہ کریں بے شک اللہ بھروسہ کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔(159)

جو لوگ جنگ سے بھاگ گئے اور جن لوگوں نے جنگ والے دن اللہ تعالیٰ کے بارے میں غلط گمان کیا چاہیے تو یہ تھا کہ ان کو سخت سزا ملتی۔ مگر اللہ تعالیٰ کی ذات نے ان کو اصلاح احوال کا موقع دیا۔ اس لیے نبیؐ کو کہہ دیا کہ اگر تمہیں سخت مزاج بنایا ہوتا تو ضرور تم انہیں سزا دیتے۔ مگر اللہ

تعالیٰ کی رحمت تھی کہ آپؐ کو نرم خو بنایا۔اوران لوگوں کو اپنے ایمان کو درست کرنے کی مزید مہلت دی۔

اِنۡ يَّنۡصُرۡكُمُ اللّٰهُ فَلَا غَالِبَ لَـكُمۡ ‌ۚ وَاِنۡ يَّخۡذُلۡكُمۡ فَمَنۡ ذَا الَّذِىۡ يَنۡصُرُكُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِهٖ‌ ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلۡيَتَوَكَّلِ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۱۶۰﴾

اگر اللہ تمہاری مدد کرے۔تو کوئی بھی تم پر غالب نہیں آ سکتا اور اگر وہ تمہیں چھوڑ دے (مدد نہ کرے) تو اس کے بعد کون ہے جو تمہاری مدد کرے؟ اور اہل ایمان کو صرف اللہ پر ہی بھروسہ کرنا چاہیے۔(160)

وَمَا كَانَ لِنَبِىٍّ اَنۡ يَّغُلَّ‌ ؕ وَمَنۡ يَّغۡلُلۡ يَاۡتِ بِمَا غَلَّ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ‌ ۚ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفۡسٍ مَّا كَسَبَتۡ وَهُمۡ لَا يُظۡلَمُوۡنَ ﴿۱۶۱﴾

کسی نبی کی یہ شان اور کام نہیں ہے کہ وہ خیانت کرے۔اور جو خیانت کرے گا وہ اپنی خیانت کردہ چیز سمیت قیامت کے دن حاضر ہو جائے گا۔پھر ہر ایک شخص کو اس کی کمائی کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا اور ان پر ظلم نہیں ہوگا۔(161)

اَفَمَنِ اتَّبَعَ رِضۡوَانَ اللّٰهِ كَمَنۡۢ بَآءَ بِسَخَطٍ مِّنَ اللّٰهِ وَمَاۡوٰٮهُ جَهَنَّمُ‌ ؕ وَبِئۡسَ الۡمَصِيۡرُ ﴿۱۶۲﴾

بھلا وہ شخص جو ہمیشہ اللہ کی رضا پر چلنے والا ہو۔وہ اس شخص کی مانند ہو سکتا ہے جو اللہ کے غضب میں گھِر گیا ہو۔اور جس کا آخری ٹھکانہ دوزخ ہو۔ اور وہ کیا برا ٹھکانہ ہے؟(162)

هُمۡ دَرَجٰتٌ عِنۡدَ اللّٰهِ‌ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيۡرٌۢ بِمَا يَعۡمَلُوۡنَ ﴿۱۶۳﴾

(ان دو قسم کے لوگوں کے) اللہ کے یہاں (مختلف درجے ہیں)۔اور وہ جو کچھ کرتے ہیں اللہ اسے خوب دیکھ رہا ہے۔(163)

لَقَدۡ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الۡمُؤۡمِنِيۡنَ اِذۡ بَعَثَ فِيۡهِمۡ رَسُوۡلًا مِّنۡ اَنۡفُسِهِمۡ يَتۡلُوۡا عَلَيۡهِمۡ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيۡهِمۡ وَيُعَلِّمُهُمُ الۡكِتٰبَ وَالۡحِكۡمَةَ‌ ۚ وَاِنۡ كَانُوۡا مِنۡ قَبۡلُ لَفِىۡ ضَلٰلٍ مُّبِيۡنٍ ﴿۱۶۴﴾

اللہ نے اہل ایمان پر یہ بہت بڑا احسان کیا ہے کہ ان میں انہی میں سے ایک پیغمبر بھیجا۔جو ان کے سامنے آیات الٰہی کی تلاوت کرتا ہے۔ان کو پاکیزہ کرتا ہے (ان کی اصلاح کرتا ہے) اور انہیں کتاب وحکمت کی تعلیم دیتا ہے اگر چہ وہ اس سے پہلے کھلی ہوئی گمراہی میں تھے۔(164)

اَوَلَمَّاۤ اَصَابَتۡكُمۡ مُّصِيۡبَةٌ قَدۡ اَصَبۡتُمۡ مِّثۡلَيۡهَا ۙ قُلۡتُمۡ اَنّٰى هٰذَا‌ ؕ قُلۡ هُوَ مِنۡ عِنۡدِ اَنۡفُسِكُمۡ‌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ ﴿۱۶۵﴾

اور یہ تمہارا کیا حال ہے کہ جب تم پر مصیبت آ پڑی تو تم کہنے لگے یہ کہاں سے آئی؟ حالانکہ (جنگ بدر میں) اس سے دوگنی مصیبت تمہارے ہاتھوں (فریق مخالف پر) پڑ چکی ہے۔اے نبیؐ! ان سے کہو، یہ مصیبت تمہاری اپنی لائی ہوئی ہے، اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔(165)

وَمَاۤ اَصَابَكُمۡ يَوۡمَ الۡتَقَى الۡجَمۡعٰنِ فَبِاِذۡنِ اللّٰهِ وَلِيَعۡلَمَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ۙ ﴿۱۶۶﴾

اور جو دو جماعتوں کی مڈبھیڑ والے دن (جنگ احد میں) تم پر جو مصیبت آئی۔وہ اللہ کے اذن سے آئی۔تاکہ اللہ دیکھ لے مؤمن کون ہیں۔(166)

وَ لِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ نَافَقُوْا ۖۚ وَ قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا قَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوِ ادْفَعُوْا ؕ قَالُوْا لَوْ نَعْلَمُ قِتَالًا لَّا تَّبَعْنٰكُمْ ؕ هُمْ لِلْكُفْرِ يَوْمَئِذٍ اَقْرَبُ مِنْهُمْ لِلْاِيْمَانِ ۚ يَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِهِمْ مَّا لَيْسَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ ؕ وَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يَكْتُمُوْنَ ۚ﴿۱۶۷﴾

اور منافق کون ہیں؟ جن سے جب کہا گیا کہ آ ؤ اللہ کی راہ میں جنگ کرو۔ یا (کم ازکم) دفاع ہی کرو۔ تو انہوں نے کہا۔ کہ اگر ہم لڑنا جانتے توضرور تمہارے ساتھ آتے۔ جب وہ یہ بات کہہ رہے تھے اس وقت وہ بہ نسبت ایمان کے کفر کے زیادہ قریب تھے۔ وہ اپنے منہ سے وہ باتیں کہتے ہیں جو ان کے دلوں میں نہیں ہوتیں۔ اور جو کچھ وہ چھپاتے ہیں اللہ اسے خوب جانتا ہے۔(167)

اَلَّذِيْنَ قَالُوْا لِاِخْوَانِهِمْ وَ قَعَدُوْا لَوْ اَطَاعُوْنَا مَا قُتِلُوْا ؕ قُلْ فَادْرَءُوْا عَنْ اَنْفُسِكُمُ الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۶۸﴾

یہ وہ لوگ ہیں جو خود بھی بیٹھے رہے اور اپنے بھائیوں کی بابت کہا کہ اگر وہ بھی ہماری بات مان لیتے تو قتل نہ کئے جاتے۔ کہہ دیجئے! کہ اگر تم سچے ہو تو اپنے اوپر سے موت کو ہٹا کر دکھا دو۔(168)

وَ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ؕ بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ ۙ﴿۱۶۹﴾

جولوگ اللہ کی راہ میں شہید کئے گئے ہیں ان کو ہرگز مردہ نہ سمجھیں، بلکہ وہ زندہ ہیں اپنے رب کے پاس رزق دیئے جاتے ہیں۔(169)

فَرِحِيْنَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۙ وَ يَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِهِمْ مِّنْ خَلْفِهِمْ ۙ اَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَ لَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۘ﴿۱۷۰﴾

اللہ تعالیٰ نے اپنا فضل جو انہیں دے رکھا ہے اس سے بہت خوش ہیں اور خوشیاں منا رہے ہیں ان لوگوں کی بابت جو اب تک ان سے نہیں ملے ان کے پیچھے ہیں، اس پر کہ انہیں نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔(170)

يَسْتَبْشِرُوْنَ بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ فَضْلٍ ۙ وَّ اَنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚۛ﴿۱۷۱﴾

وہ اللہ کے فضل وانعام پر خوش اور شاداں ہیں۔ اور اللہ اہل ایمان کے اجروثواب کو ضائع نہیں کرتا۔(171)

اَلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ وَ الرَّسُوْلِ مِنْۢ بَعْدِ مَآ اَصَابَهُمُ الْقَرْحُ ؕ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا مِنْهُمْ وَ اتَّقَوْا اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۚ﴿۱۷۲﴾

اور جن لوگوں نے زخم کھانے کے بعد بھی اللہ اور رسول کی آواز پر لبیک کہا۔ ان میں سے جو نیک اور پرہیز گار رہیں ان کے لیے بڑا ثواب ہے۔(172)

اَلَّذِيْنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ اِيْمَانًا ۖۗ وَّ قَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيْلُ ﴿۱۷۳﴾

وہ کہ جن سے لوگوں نے کہا کہ لوگوں نے تمہارے خلاف بڑا لشکر جمع کیا ہے لہٰذا تم ان سے ڈرو۔ تو اس بات نے ان کے ایمان میں اور اضافہ کر دیا۔ اور انہوں نے کہا کہ ہمارے لئے اللہ کافی ہے اور وہ بڑا اچھا کارساز ہے۔(173)

فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ فَضْلٍ لَّمْ يَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ ۙ وَّ اتَّبَعُوْا رِضْوَانَ اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۷۴﴾

پس یہ لوگ اللہ کی عنایت اوراس کے فضل وکرم سے اس طرح (اپنے گھروں کی طرف) لوٹے۔ کہ انہیں کسی قسم کی تکلیف نے چھوا بھی نہیں تھا۔ اور وہ رضاء الٰہی کے تابع رہے اور اللہ بڑے فضل وکرم والا ہے۔(174)

إِنَّمَا ذَٰلِكُمُ الشَّيْطَانُ يُخَوِّفُ أَوْلِيَاءَهُ فَلَا تَخَافُوهُمْ وَخَافُونِ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ﴿١٧٥﴾

دراصل یہ تمہارا شیطان تھا جو تمہیں اپنے دوستوں سے ڈراتا ہے۔ اور تم ان سے نہ ڈرو اور صرف مجھ سے ڈرو۔ اگر سچے مؤمن ہو۔(175)

وَلَا يَحْزُنْكَ الَّذِينَ يُسَارِعُونَ فِي الْكُفْرِ ۚ إِنَّهُمْ لَنْ يَضُرُّوا اللَّهَ شَيْئًا ۗ يُرِيدُ اللَّهُ أَلَّا يَجْعَلَ لَهُمْ حَظًّا فِي الْآخِرَةِ ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿١٧٦﴾

اے رسول! وہ لوگ جو کفر کی راہ میں بڑی بھاگ دوڑ کر رہے ہیں وہ تمہیں غمزدہ نہ کریں یہ اللہ کا کچھ نہیں بگاڑ سکیں گے۔ اللہ کا ارادہ ہے کہ آخرت میں ان کے لئے کوئی حصہ نہ رکھے۔ اوران کے لئے بہت بڑا عذاب ہے۔(176)

إِنَّ الَّذِينَ اشْتَرَوُا الْكُفْرَ بِالْإِيمَانِ لَنْ يَضُرُّوا اللَّهَ شَيْئًا ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿١٧٧﴾

بے شک جن لوگوں نے ایمان کے بدلے کفر خرید لیا ہے وہ ہرگز اللہ کو کچھ نقصان نہیں پہنچائیں گے اوران کے لیے دردناک عذاب تیار ہے۔(177)

وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنَّمَا نُمْلِي لَهُمْ خَيْرٌ لِأَنْفُسِهِمْ ۚ إِنَّمَا نُمْلِي لَهُمْ لِيَزْدَادُوا إِثْمًا ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُهِينٌ ﴿١٧٨﴾

اور کافر یہ ہرگز خیال نہ کریں کہ ہم جو انہیں ڈھیل دے رہے ہیں ان کی رسی دراز کئے ہوئے ہیں یہ ان کے لیے کوئی اچھی بات ہے۔ یہ ڈھیل تو ہم صرف اس لئے انہیں دے رہے ہیں تا کہ وہ اور زیادہ گناہ کرلیں۔ آخرکار ان کے لیے رسوا کرنے والا عذاب ہے۔(178)

مَا كَانَ اللَّهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَىٰ مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ حَتَّىٰ يَمِيزَ الْخَبِيثَ مِنَ الطَّيِّبِ ۗ وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَجْتَبِي مِنْ رُسُلِهِ مَنْ يَشَاءُ ۖ فَآمِنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ ۚ وَإِنْ تُؤْمِنُوا وَتَتَّقُوا فَلَكُمْ أَجْرٌ عَظِيمٌ ﴿١٧٩﴾

اللہ مؤمنوں کو اس حال پر نہیں چھوڑے گا جس حال پر تم اب ہو۔ جب تک وہ ناپاک کو پاک سے الگ نہ کردے اور اللہ کی یہ شان نہیں ہے کہ تمہیں غیب پر مطلع کرے۔ البتہ اللہ غیب کی باتیں (وحی) بتانے کے لیے اپنے رسولوں میں سے جسے چاہتا ہے منتخب کرتا ہے۔ سو تم اللہ اوراس کے رسولوں پر ایمان لاؤ۔ اور اگر تم ایمان لاؤ۔ اور پرہیزگاری اختیار کرو تو تمہارے لئے بڑا اجر وثواب ہے۔(179)

وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ هُوَ خَيْرًا لَهُمْ ۖ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَهُمْ ۖ سَيُطَوَّقُونَ مَا بَخِلُوا بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۗ وَلِلَّهِ مِيرَاثُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۗ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ﴿١٨٠﴾

اور جن لوگوں کو اللہ نے اپنے فضل وکرم سے بہت کچھ دے رکھا ہے۔ اور وہ بخل کرتے ہیں وہ ہرگز یہ خیال نہ کریں کہ یہ بخل ان کے لیے اچھا ہے بلکہ یہ ان کے لیے بہت برا ہے۔ عنقریب قیامت کے دن اس مال کا طوق انہیں پہنایا جائے گا جس میں وہ بخل کر رہے ہیں۔ اور آسمانوں اور زمین کی میراث اللہ ہی کے لیے ہے اور جو عمل تم کرتے ہو اللہ اس سے خوب واقف ہے۔(180)

لَقَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ فَقِيْرٌ وَّ نَحْنُ اَغْنِيَآءُ ۘ سَنَكْتُبُ مَا قَالُوْا وَ قَتْلَهُمُ الْاَنْۢبِيَآءَ
بِغَيْرِ حَقٍّ ۙ وَّ نَقُوْلُ ذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ ﴿۱۸۱﴾

بے شک اللہ نے ان لوگوں (یہودیوں) کا قول سن لیا ہے جنہوں نے کہا کہ اللہ فقیر ہے اور ہم مالدار ہیں سو ان کی یہ باتیں ہم لکھ لیں گے نیز ان کا انبیاء کو ناحق قتل کرنا بھی لکھ لیں گے۔ اور فیصلے کے وقت ہم ان سے کہیں گے کہ اب دوزخ کی آگ کا مزہ چکھو۔(181)

ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْكُمْ وَ اَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ۚ﴿۱۸۲﴾

وہ آگ بدلہ ہے اس کا جو تمہارے ہاتھوں نے آگے بھیجا ہے اور یقیناً اللہ اپنے بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں ہے۔(182)

اَلَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ عَهِدَ اِلَيْنَآ اَلَّا نُؤْمِنَ لِرَسُوْلٍ حَتّٰى يَاْتِيَنَا بِقُرْبَانٍ تَاْكُلُهُ النَّارُ ؕ قُلْ قَدْ
جَآءَكُمْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِيْ بِالْبَيِّنٰتِ وَ بِالَّذِيْ قُلْتُمْ فَلِمَ قَتَلْتُمُوْهُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۸۳﴾

یہ وہ لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ اللہ نے ہم سے عہد واقرار لیا ہے کہ ہم اس وقت تک کسی رسول پر ایمان نہ لائیں۔ جب تک وہ ہمارے سامنے ایسی قربانی پیش نہ کرے جسے آگ آ کر کھا لے۔ ان سے کہئے۔ مجھ سے پہلے تمہارے پاس بہت سے رسول روشن نشانیاں (معجزے) لے کر اور وہ (نشانی) بھی جو تم کہتے ہو لے کر آئے۔ تو اگر تم (اس شرط میں) سچے ہو تو تم نے ان کو کیوں قتل کیا تھا؟۔(183)

فَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقَدْ كُذِّبَ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ جَآءُوْ بِالْبَيِّنٰتِ وَ الزُّبُرِ وَ الْكِتٰبِ الْمُنِيْرِ ﴿۱۸۴﴾

اے رسول! اگر یہ آپ کو جھٹلاتے ہیں تو آزردہ خاطر نہ ہوں۔ آپ سے پہلے بہت سے رسول جھٹلائے جا چکے ہیں جو معجزات، صحیفے اور روشن کتاب لے کر آئے تھے۔(184)

كُلُّ نَفْسٍ ذَآىِٕقَةُ الْمَوْتِ ؕ وَ اِنَّمَا تُوَفَّوْنَ اُجُوْرَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَ اُدْخِلَ
الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ ؕ وَ مَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ﴿۱۸۵﴾

ہر جاندار نے (انجام کار) موت کا مزہ چکھنا ہے۔ اور تم سب کو قیامت کے دن اپنے اعمال کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا پس جو شخص جہنم سے بچا لیا گیا۔ اور جنت میں داخل کیا گیا وہ کامیاب ہو گیا۔ اور دنیا کی زندگی تو محض دھوکے کا سامان ہے۔(185)

لَتُبْلَوُنَّ فِيْٓ اَمْوَالِكُمْ وَ اَنْفُسِكُمْ ۟ وَ لَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَ مِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا
اَذًى كَثِيْرًا ؕ وَ اِنْ تَصْبِرُوْا وَ تَتَّقُوْا فَاِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ﴿۱۸۶﴾

اے مسلمانو! ضرور تمہیں تمہارے مالوں اور جانوں کے بارے میں آزمایا جائے گا اور تمہیں اہل کتاب اور مشرکین سے بڑی دل آزار باتیں سننا پڑیں گی۔ اور اگر تم صبر وضبط سے کام لو اور تقویٰ اختیار کرو۔ تو بے شک یہ بڑی ہمت اور حوصلے کا کام ہے۔(186)

وَ اِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَتُبَيِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ وَ لَا تَكْتُمُوْنَهٗ فَنَبَذُوْهُ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ وَ
اشْتَرَوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ فَبِئْسَ مَا يَشْتَرُوْنَ ﴿۱۸۷﴾

اور وہ وقت یاد کرو۔ جب اللہ نے اہل کتاب سے عہد و پیمان لیا تھا کہ تم اسے (کتاب کو) ضرور لوگوں کے سامنے کھول کر بیان کرو گے۔ اور اسے ہرگز نہیں چھپاؤ گے مگر انہوں نے اسے اپنے پس پشت ڈال دیا۔ اور وعدہ خلافی کی۔ اور اس کے عوض تھوڑی سی قیمت وصول کر لی۔ کتنا برا کاروبار ہے جو یہ کر رہے ہیں۔(187)

لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ بِمَآ اَتَوْا وَّ يُحِبُّوْنَ اَنْ يُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ مِّنَ الْعَذَابِ ۚ وَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۸۸﴾

آپ ان لوگوں کے بارے میں خیال نہ کریں جو اپنی کارستانیوں پر اِتراتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ جو کام انہوں نے نہیں کیا اس پر بھی ان کی تعریف و ستائش کی جائے۔ ان کے بارے میں خیال نہ کرنا کہ وہ عذاب سے محفوظ ہیں۔ بلکہ ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔(188)

وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ وَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۸۹﴾

اللہ کے لیے ہی ہے آسمانوں اور زمین کی حکومت۔ اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔(189)

اِنَّ فِىْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ اخْتِلَافِ الَّيْلِ وَ النَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِى الْاَلْبَابِ ﴿۱۹۰﴾ۚۙ

بے شک آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں اور رات دن کے آنے جانے میں صاحبانِ عقل کے لیے بڑی نشانیاں ہیں۔(190)

الَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيٰمًا وَّ قُعُوْدًا وَّ عَلٰى جُنُوْبِهِمْ وَ يَتَفَكَّرُوْنَ فِىْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۚ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ۚ سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۱۹۱﴾

جو اٹھتے، بیٹھتے اور پہلوؤں پر لیٹے ہوئے اللہ کو یاد کرتے ہیں اور آسمان وزمین کی تخلیق میں غور وفکر کرتے ہیں (اور بے ساختہ بول اٹھتے ہیں) اے ہمارے رب! تو نے یہ سب کچھ فضول و بیکار پیدا نہیں کیا۔ تو پاک ہے ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا۔(191)

رَبَّنَآ اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ ؕ وَ مَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ﴿۱۹۲﴾

اے ہمارے رب! بے شک جسے تو نے دوزخ میں داخل کر دیا اسے تو نے ذلیل و رسوا کر دیا۔ اور ظالموں کے لئے کوئی یار و مددگار نہیں ہے۔(192)

رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِىْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا ۖ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَ كَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَ تَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ﴿۱۹۳﴾ۚ

اے ہمارے رب! (ہم تجھے بھولے ہوئے تھے) سو ہم نے ایک آواز دینے والے کو سنا جو ایمان لانے کی آواز دے رہا تھا کہ (لوگو!) اپنے رب پر ایمان لاؤ تو ہم ایمان لے آئے۔ اے ہمارے رب! اب ہمارے گناہ بخش دے اور ہماری خطاؤں کو ہمارے اعمال سے ختم فرما دے اور ہمیں نیک لوگوں کے ساتھ موت دے۔(193)

رَبَّنَا وَ اٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَ لَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ﴿۱۹۴﴾

اے ہمارے رب! اور ہمیں وہ سب کچھ عطا فرما جس کا تو نے ہم سے اپنے رسولوں کے ذریعے وعدہ فرمایا ہے اور ہمیں قیامت کے دن رسوا نہ

کر، بیشک تو وعدہ کے خلاف نہیں کرتا۔(194)

فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ اَنِّيْ لَآ اُضِيْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى ۚ بَعْضُكُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۚ فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَ اُوْذُوْا فِيْ سَبِيْلِيْ وَ قٰتَلُوْا وَ قُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَ لَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ ﴿۱۹۵﴾

پھران کے رب نے ان کی دعا قبول فرمالی (اور فرمایا:) یقیناً میں تم میں سے کسی عمل کرنے والے کا عمل ضائع نہیں کروں گا۔ خواہ مرد ہو یا عورت۔ تم سب ایک دوسرے میں سے ہی ہو، پس جن لوگوں نے اللہ کے لئے وطن چھوڑ دیئے اور اسی کے باعث اپنے گھروں سے نکال دیئے گئے اور میری راہ میں ستائے گئے۔ اور میری خاطر لڑے اور مارے گئے تو میں ضرور ان کے گناہ انکے نامۂ اعمال سے مٹادوں گا اور انہیں یقیناً ان باغات میں داخل کروں گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی، یہ اللہ کا اجر ہے، اور اللہ ہی کے پاس اس سے بھی بہتر اجر ہے۔(195)

لَا يَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِي الْبِلَادِ ﴿۱۹۶﴾ مَتَاعٌ قَلِيْلٌ ۟ ثُمَّ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿۱۹۷﴾

اے مسلمانو! کافروں کا شہروں میں (عیش وعشرت کے ساتھ) گھومنا پھرنا آپ کو کسی دھوکہ میں نہ ڈال دے۔(196) یہ چند روز کی عیش ہے۔ پھر ان کا ٹھکانہ جہنم ہے۔ اور وہ بہت برا ٹھکانہ ہے۔(197)

لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا نُزُلًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّلْاَبْرَارِ ﴿۱۹۸﴾

لیکن جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے رہے ان کے لئے باغات ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں، وہ ان میں ہمیشہ رہنے والے ہیں، اللہ کے ہاں سے ان کی مہمانی ہے اور جو کچھ بھی اللہ کے پاس ہے وہ نیک لوگوں کے لئے بہت ہی اچھا ہے۔(198)

وَ اِنَّ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَمَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ وَ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ خٰشِعِيْنَ لِلّٰهِ ۙ لَا يَشْتَرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۱۹۹﴾

اور یقیناً اہل کتاب میں سے کچھ ایسے ہیں جو اللہ پر اور ان باتوں پر جو ہماری طرف اور جو ان کی طرف اتاری گئی ہیں ایمان رکھتے ہیں اللہ کے سامنے نیازمندی سے جھکے ہوئے ہیں اور آیاتِ الٰہی کو تھوڑی قیمت پر فروخت بھی نہیں کرتے۔ یہ وہ ہیں جن کا اجر اپنے پروردگار کے پاس ہے بے شک اللہ بہت جلد حساب لینے والا ہے۔(199)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَ رَابِطُوْا ۟ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۲۰۰﴾

اے ایمان والو! صبر وتحمل سے کام لو۔ اور کفار کے مقابلہ میں پامردی دکھاؤ۔ اور خدمت دین کے لیے کمربستہ رہو۔ اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تم فلاح پاؤ۔ اور دنیا وآخرت میں کامیاب ہوجاؤ۔(200)

❋❋❋❋❋❋❋❋❋

اہم مضامین سورہ النساء

مضمون	صفحہ نمبر
کیا چار شادیوں کی اجازت ہے۔	145
لونڈیوں کی حیثیت	146
وراثت کے احکام	150
کلالہ کا تصور	152
کیسی توبہ قبول ہوتی ہے	154
رشتوں کی حرمت	155
مردوں کی عورتوں پر فضیلت	157
نشے کی حالت کی نماز	158
واسمع غیر مسمع کا مفہوم	159
شرک نا قابل معافی جرم ہے۔	160
کمزوروں کی مدد کے لیے جہاد کا حکم۔	163
منافقین کا رویہ	165
قتل خطا کا کفارہ	167
قتل عمد کی سزا	167
خوف کی حالت میں قصر نماز کا حکم۔	168
حالت جنگ میں نماز کا حکم۔	169
مشرکین کا جانوروں کے کان چیرنا	171
گواہی کا حکم	174
قتل مسیح کی حقیقت	177
رفع الی السماء	178
وامن اھل الکتب	178
عقیدہ تثلیث سے باز رہنے کا حکم۔	181

4-سورہ النساء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

میں شروع کرتا ہوں اللہ کے نام کے ساتھ جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے۔

یٰۤاَیُّہَا النَّاسُ اتَّقُوۡا رَبَّکُمُ الَّذِیۡ خَلَقَکُمۡ مِّنۡ نَّفۡسٍ وَّاحِدَۃٍ وَّ خَلَقَ مِنۡہَا زَوۡجَہَا وَ بَثَّ مِنۡہُمَا رِجَالًا کَثِیۡرًا وَّ نِسَآءً ۚ وَ اتَّقُوا اللّٰہَ الَّذِیۡ تَسَآءَلُوۡنَ بِہٖ وَ الۡاَرۡحَامَ ؕ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلَیۡکُمۡ رَقِیۡبًا ﴿۱﴾

لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تم کو ایک جان سے پیدا کیا اور اُسی جان سے اس کا جوڑ ا بنایا۔ اوران دونوں سے بہت سے مرد وعورت دنیا میں پھیلا دیے۔ اُس اللہ سے ڈرو جس کا واسطہ دے کر تم ایک دوسرے سے اپنے حق مانگتے ہو، اور رشتہ داری کے تعلقات کو بگاڑنے سے پرہیز کرو۔ یقین جانو کہ اللہ تم پر نگرانی کر رہا ہے۔(1)

وَ اٰتُوا الۡیَتٰمٰۤی اَمۡوَالَہُمۡ وَ لَا تَتَبَدَّلُوا الۡخَبِیۡثَ بِالطَّیِّبِ ۪ وَ لَا تَاۡکُلُوۡۤا اَمۡوَالَہُمۡ اِلٰۤی اَمۡوَالِکُمۡ ؕ اِنَّہٗ کَانَ حُوۡبًا کَبِیۡرًا ﴿۲﴾

اور یتیموں کے مال ان کے سپرد کردو۔ اور اچھے مال کے بدلے برا مال نہ لوٹاؤ۔ اوران کے مال کو اپنے مال کے ساتھ ملا کر نہ کھاؤ۔ بے شک یہ بہت بڑا گناہ ہے۔(2)

وَ اِنۡ خِفۡتُمۡ اَلَّا تُقۡسِطُوۡا فِی الۡیَتٰمٰی فَانۡکِحُوۡا مَا طَابَ لَکُمۡ مِّنَ النِّسَآءِ مَثۡنٰی وَ ثُلٰثَ وَ رُبٰعَ ۚ فَاِنۡ خِفۡتُمۡ اَلَّا تَعۡدِلُوۡا فَوَاحِدَۃً اَوۡ مَا مَلَکَتۡ اَیۡمَانُکُمۡ ؕ ذٰلِکَ اَدۡنٰۤی اَلَّا تَعُوۡلُوۡا ؕ﴿۳﴾

اور اگر تمہیں خوف ہو کہ تم یتیم لڑکیوں کے بارے میں عدل نہ کرسکو گے۔ تو پھر ان کے علاوہ اورعورتوں سے نکاح کرلو۔ جو تمہیں اچھی لگیں۔ دو دو، تین تین، چار چار۔ اور اگر تمہیں خوف ہو کہ تم عدل نہ کرسکو گے تو پھر ایک ہی بیوی رکھو، یا جو پہلے سے تمہارے قبضے میں ہیں یعنی لونڈیاں۔ ایک بیوی اس لیے بھی بہتر ہے کہ اس سے تمہاری اولاد زیادہ نہ ہوگی۔(3)

معاملہ یہ ہے کہ اگر تمہارے زیر کفالت کچھ یتیم لڑکیاں ہیں۔ اور تم ان کے مال اور حسن کی وجہ سے ان سے نکاح کرنا چاہتے ہو۔ اور تمہارے دل میں یہ خواہش ہے کہ چونکہ وہ تمہارے زیر کفالت ہیں اس لیے ان کا مال بھی تمہارے قبضے میں آجائے گا۔ اور تمہیں آزاد عورت کے مقابلے میں حق مہر بھی زیادہ نہ دینا پڑے گا۔ کیونکہ تم پہلے سے ہی ان کے ولی ہو۔ تو اللہ نے حکم دیا کہ ایسا ظلم کرنے سے بہتر ہے کہ ان کے علاوہ اور بہت سی عورتیں ہیں ان سے نکاح کرلو۔ اور تعداد چار سے زائد نہیں ہونی چاہیے۔ اب اگر کوئی یہ سمجھتا ہے کہ وہ ایک سے زائد بیویوں کے درمیان عدل قائم نہیں رکھ سکے گا تو پھر اس کو چاہیے کہ ایک ہی بیوی پر اکتفا کرے۔ یا جو اس کے پاس موجود لونڈی ہو۔ اور یہاں لفظ **تعولوا**

کے معنی زیادہ تر لوگوں نے کیے ہیں کہ ایک ہی طرف نہ جھک جاؤ۔ جبکہ صاحب کشاف جاراللہ زمخشری اور امام شافعی نے یہ معنی لیے ہیں کہ ایک بیوی رکھنے سے تمہاری اولاد کی کثرت نہ ہوگی۔

اس آیت کی مزید وضاحت سورہ نساء کی آیت نمبر 127 میں کر دی۔

وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي ٱلنِّسَآءِ ۖ قُلِ ٱللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِيهِنَّ وَمَا يُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ فِي ٱلْكِتَٰبِ فِي يَتَٰمَى ٱلنِّسَآءِ ٱلَّٰتِي لَا تُؤْتُونَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُونَ أَن تَنكِحُوهُنَّ وَٱلْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ ٱلْوِلْدَٰنِ وَأَن تَقُومُوا۟ لِلْيَتَٰمَىٰ بِٱلْقِسْطِ ۚ وَمَا تَفْعَلُوا۟ مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ ٱللَّهَ كَانَ بِهِۦ عَلِيمًا 0

اے رسولؐ! لوگ عورتوں کے معاملہ میں آپ سے سوال کرتے ہیں کہہ دیجیے! کہ اللہ تمہیں ان کے بارے میں فتویٰ دیتا ہے اور متوجہ کرتا ہے ان آیات کی طرف جو کلام الٰہی کے اندر ہیں اور تمہیں ان یتیم لڑکیوں کے بارے میں پڑھ کر سنائی جا رہی ہیں۔ جن کا تم مقررہ حق تو ادا نہیں کرتے مگر چاہتے ہو کہ ان سے نکاح کر لو۔ اور متوجہ کرتا ہے ان آیات کی طرف جو ان کمزور و بے بس لڑکوں کے بارے میں ہیں۔ اور جو آیات اس بارے میں ہیں کہ یتیم بچوں کے بارے میں انصاف پر قائم رہو۔ اور تم جو بھلائی کرو گے تو اللہ اس کا خوب علم رکھتا ہے۔(127)

اور ایک سے زائد شادیوں کے بارے میں بھی اللہ تعالی نے آگاہ کر دیا کہ انسان اس قابل ہی نہیں ہے کہ وہ ایک سے زائد عورتوں میں عدل قائم کر سکے۔

وَلَن تَسْتَطِيعُوٓا۟ أَن تَعْدِلُوا۟ بَيْنَ ٱلنِّسَآءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ ۖ فَلَا تَمِيلُوا۟ كُلَّ ٱلْمَيْلِ فَتَذَرُوهَا كَٱلْمُعَلَّقَةِ ۚ

اور تم ہرگز استطاعت نہیں رکھتے کہ عورتوں کے درمیاں عدل قائم رکھ سکو، چاہے تم کتنا ہے زیادہ چاہو۔ اور اگر زیادہ بیویاں موجود ہیں تو بالکل ایک طرف نہ جھک جاؤ، کہ دوسری تمہاری راہ تکتی رہے۔(نساء آیت نمبر۔129)

لونڈیاں۔ لونڈیاں عرب معاشرے کا کلچر تھا۔ جنگ میں جہاں مال غنیمت تقسیم ہوتا تھا۔ وہاں مفتوح قوم کی عورتیں بھی تقسیم ہوتی تھیں۔ اس کے علاوہ بھی لوگوں کے گھر کے اندر کام کرنے والے ملازم، خادم اور لڑکیاں موجود ہوتی تھیں۔ بعض اوقات عرب ان کو خرید لیتے اور ان سے گھر کے کام کرواتے۔ اور لونڈیوں کے ساتھ جنسی تعلق بھی قائم رکھتے۔ اور انہیں آگے فروخت بھی کرتے اور بطور تحفہ بھی دوسروں کو دے دیتے۔

قرآن جب آیا تو پہلے سے موجود لونڈیوں کو یک لخت ختم کرنے یا آزاد کرنے کا حکم نہیں دیا۔ بلکہ ان کو اسی معاشرے کا حصہ بنایا۔ اور ایسے احکام رائج کئے جس سے وقت کے ساتھ ساتھ تدریجاً یہ رسم خود ہی ختم ہو جائے۔ مثلاً لونڈیوں کا بنیادی ذریعہ جنگ میں غنیمت والا تھا۔ اس بارے اللہ تعالی نے حکم دیا کہ فَإِذَا لَقِيتُمُ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ فَضَرْبَ ٱلرِّقَابِ حَتَّىٰٓ إِذَآ أَثْخَنتُمُوهُمْ فَشُدُّوا۟ ٱلْوَثَاقَ فَإِمَّا مَنًّۢا بَعْدُ وَإِمَّا فِدَآءً حَتَّىٰ تَضَعَ ٱلْحَرْبُ أَوْزَارَهَا۔ پس جب تم ان کے مقابل ہو جو کافر ہیں تو ان کی گردنیں مارو یہاں تک کہ جب تم ان کو خوب مغلوب کر لو تو ان کو قیدی بنا لو۔ پھر یا تو اس کے بعد احسان کرو، یا تاوان لے لو یہاں تک کہ لڑائی اپنے ہتھیار ڈال دے۔ سورہ محمد آیت 4۔ یعنی قیدی مرد ہوں یا عورتیں، جنگ میں مغلوب ہو جائیں تو فدیہ یا احسان کے طور پر ان کو رہا کرنا ہے۔ پہلے کی طرح غلام بنانے کی ممانعت ہے۔

اس کے ساتھ ہی اللہ تعالی نے سورہ نساء آیت 25 میں حکم دیا کہ

وَمَن لَّمۡ يَسۡتَطِعۡ مِنكُمۡ طَوۡلًا أَن يَنكِحَ ٱلۡمُحۡصَنَٰتِ ٱلۡمُؤۡمِنَٰتِ فَمِن مَّا مَلَكَتۡ أَيۡمَٰنُكُم مِّن فَتَيَٰتِكُمُ ٱلۡمُؤۡمِنَٰتِۚ وَٱللَّهُ أَعۡلَمُ بِإِيمَٰنِكُمۚ بَعۡضُكُم مِّنۢ بَعۡضٍۚ فَٱنكِحُوهُنَّ بِإِذۡنِ أَهۡلِهِنَّ وَءَاتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ بِٱلۡمَعۡرُوفِ مُحۡصَنَٰتٍ غَيۡرَ مُسَٰفِحَٰتٍ وَلَا مُتَّخِذَٰتِ أَخۡدَانٍۚ فَإِذَآ أُحۡصِنَّ فَإِنۡ أَتَيۡنَ بِفَٰحِشَةٍ فَعَلَيۡهِنَّ نِصۡفُ مَا عَلَى ٱلۡمُحۡصَنَٰتِ مِنَ ٱلۡعَذَابِۚ ذَٰلِكَ لِمَنۡ خَشِيَ ٱلۡعَنَتَ مِنكُمۡۚ وَأَن تَصۡبِرُواْ خَيۡرٌ لَّكُمۡۗ وَٱللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۔

اورتم میں سے جوشخص مالی حیثیت سے اس کی قدرت نہ رکھتا ہو کہ وہ (خاندانی) مسلمان آزادعورتوں سے نکاح کر سکے۔تو وہ ان مسلمان لونڈیوں سے (نکاح کر لے) جوتمہاری ملکیت میں ہوں اوراللہ تمہارے ایمان کوخوب جانتا ہےتم (اسلام کی حیثیت سے) سب ایک دوسرے سے ہو۔ پس ان (لونڈیوں) کے مالکوں کی اجازت سے نکاح کرو۔اور بھلائی کے ساتھ ان کے حق مہر ادا کرو۔تا کہ وہ (قید نکاح میں آ کر) پاکدامن رہیں۔اورشہوت رانی نہ کرتی پھریں۔اور نہ ہی چوری چھپے آشنا بناتی پھریں۔سو جب وہ قید نکاح میں محفوظ ہو جائیں تو اگر اب بدکاری کا ارتکاب کریں تو ان کے لئے آزادعورتوں کی نصف سزا ہوگی۔ یہ رعایت (کہ خاندانی مسلمان آزادعورت سے نکاح کرنے کی قدرت نہ ہوتو کنیز سے نکاح کرنے کا جواز) اس شخص کے لئے ہے جسے (نکاح نہ کرنے سے) بدکاری میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہواور اگر ضبط سے کام لوتو یہ تمہارے لیے بہتر ہےاور اللہ بڑا بخشنے والا اور بڑا رحم کرنے والا ہے۔(25)

وَأَنكِحُواْ ٱلۡأَيَٰمَىٰ مِنكُمۡ وَٱلصَّٰلِحِينَ مِنۡ عِبَادِكُمۡ وَإِمَآئِكُمۡۚ إِن يَكُونُواْ فُقَرَآءَ يُغۡنِهِمُ ٱللَّهُ مِن فَضۡلِهِۦۗ وَٱللَّهُ وَٰسِعٌ عَلِيمٌ ۔سورہ نور آیت 32۔

اور جوتم میں مجرّد ہوں اور جوتمہارے غلام اورلونڈیاں نیک ہوں سب کے نکاح کرادو۔اگر وہ مفلس ہوں گےتو اللہ اپنے فضل سے انہیں غنی کردے گا اوراللہ کشائش والا سب کچھ جاننے والا ہے(32)

اگرکوئی آزادعورت سے نکاح کی استطاعت نہ رکھےتو وہ مومنہ لونڈی سے نکاح کرلے۔اوراس کے مالک کی اجازت سے نکاح کرے۔اور مقصد گھر بسانا ہو۔نہ کہ عیاشی کرنا۔

وَلۡيَسۡتَعۡفِفِ ٱلَّذِينَ لَا يَجِدُونَ نِكَاحًا حَتَّىٰ يُغۡنِيَهُمُ ٱللَّهُ مِن فَضۡلِهِۦۗ وَٱلَّذِينَ يَبۡتَغُونَ ٱلۡكِتَٰبَ مِمَّا مَلَكَتۡ أَيۡمَٰنُكُمۡ فَكَاتِبُوهُمۡ إِنۡ عَلِمۡتُمۡ فِيهِمۡ خَيۡرًاۖ وَءَاتُوهُم مِّن مَّالِ ٱللَّهِ ٱلَّذِيٓ ءَاتَىٰكُمۡۚ وَلَا تُكۡرِهُواْ فَتَيَٰتِكُمۡ عَلَى ٱلۡبِغَآءِ إِنۡ أَرَدۡنَ تَحَصُّنًا لِّتَبۡتَغُواْ عَرَضَ ٱلۡحَيَوٰةِ ٱلدُّنۡيَاۚ وَمَن يُكۡرِههُّنَّ فَإِنَّ ٱللَّهَ مِنۢ بَعۡدِ إِكۡرَٰهِهِنَّ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۔

سورہ نور آیت 33۔

اور چاہیے کہ پاک دامن رہیں وہ جونکاح کی توفیق نہیں رکھتے یہاں تک کہ اللہ انہیں اپنے فضل سے غنی کردے اورتمہارے غلاموں میں سے جو لوگ مال دے کر آزادی کی تحریر چاہیں تو انہیں لکھ دو بشرطیکہ ان میں بہتری کے آثار پاؤ اور انہیں اللہ کے مال میں سے دو جو اس نے تمہیں دیا ہے اورتمہاری لونڈیاں جو پاک دامن رہنا چاہتی ہیں انہیں دنیا کی زندگی کے فائدہ کی غرض سے زنا پر مجبور نہ کرو اور جو انہیں مجبور کرے گا تو اللہ ان کے مجبور ہونے کے بعد بخشنے والا مہربان ہے۔(33)

یعنی اگر کوئی غلام اورلونڈیاں آزادی حاصل کرنا چاہیں۔تو انہیں آزاد کردو اوران کو اللہ کے دیئے مال میں سے بھی مال دے دو۔

کچھ لوگ یہ سوال کرتے ہیں کہ غلام اورلونڈی کے ختم کرنے کا حکم ویسے کیوں نہیں دیا گیا جس طرح شراب اور سود کے ختم کرنے کا دیا گیا۔تو اس کا جواب یہ ہے کہ شراب کا حکم اور سود ختم کرنے کا حکم ریاست کا اندرونی معاملہ تھا۔جبکہ غلام بنانا اورلونڈی بنانا دیگر ریاستوں کے ساتھ ٹکراؤ

یا جنگ کا معاملہ تھا۔اس لیے کہ دوسرے سارے قبائل یا ریاستیں تو یہ کام کر رہی ہیں تو اس لیے یک طرفہ طور پر اسلامی ریاست اس کو فوری طور پر ختم نہیں کر سکتی تھی۔یعنی دیگر قبائل فتح کے بعد آپ کی خواتین کو لونڈیاں بنالیں اور آپ یہ کام نہ کریں۔تو اس لیے ایسا حکم نہیں دیا گیا۔ہاں جب اسلامی ریاست وسیع ہوئی ہے تو اس کلچر کو آہستہ آہستہ ختم کر دیا گیا۔بلکہ اللہ تعالی نے بہت سے گناہوں کے کفارہ کے طور پر غلام کو آزاد کرنے کا حکم دیا۔جنگ بدر کے قیدیوں کو مسلمانوں کو لکھنا پڑھنا سکھانے کی وجہ سے آزادی دی گئی۔

6 ہجری میں غزوہ بنو مصطلق ہوا۔ان کے سردار ضرار تھے اور ان کی بیٹی برّہ تھی۔بعد میں جن کا نام جویریہ (رض) تھا۔وہ ثابت بن قیس (رض) کے حصہ میں آئیں۔اس جنگ میں بنو مصطلق کے 10 لوگ مارے گئے اور 100 کے قریب غلام بنالیے گئے۔اب ضرار کی بیٹی نے کہا کہ میں تو سردار کی بیٹی ہوں۔تو میں اس صحابی کے ساتھ نہیں رہوں گی بلکہ میں اپنی آزادی خرید لوں گی۔مگر ان کے پاس مکاتبت کے پیسے نہیں تھے تو وہ رسول اکرمؐ کے پاس آئیں۔تو نبی کریمؐ نے انہیں کہا کہ میں تمہیں ایک اچھی تجویز دیتا ہوں۔اور خود تم سے نکاح کر لیتا ہوں۔تو اس پر وہ راضی ہوگئیں۔اب جیسے ہی یہ فیصلہ ہوا۔تو لوگوں نے کہا کہ یہ قبیلہ تو نبی کریمؐ کا رشتہ دار بن گیا۔تو ہمیں یہ لائق نہیں کہ نبی کریمؐ کے رشتہ دار قبیلہ کو اپنا غلام بنائیں۔اور فوری طور پر تمام 100 افراد جو جنگ میں غلام بنائے گئے تھے۔انہیں آزاد کر دیا گیا۔

اس کے علاوہ قرآن نے مصارف زکوۃ کی ایک مد یہ رکھ دی کہ اس کو غلام کو آزاد کرنے میں استعمال کیا جائے۔

إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغَارِمِينَ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَابْنِ السَّبِيلِ ۖ فَرِيضَةً مِّنَ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿٦٠﴾ سورہ التوبہ۔

صدقات (مالِ زکوٰۃ) تو اور کسی کے لئے نہیں صرف فقیروں کے لئے ہے مسکینوں کے لئے ہے اور ان کارکنوں کے لئے ہے جو اس کی وصولی کے لئے مقرر ہیں۔اور ان کے لئے ہے جن کی (دلجوئی) مطلوب ہے۔نیز (غلاموں اور کنیزوں کی) گردنیں چھڑانے کے لئے ہے۔اور مقروضوں (کا قرضہ ادا کرنے) کے لئے ہے اور اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کے لئے ہے اور مسافروں (کی مدد) کے لئے ہے یہ اللہ کی طرف سے فرض ہے اور اللہ بڑا جاننے والا، بڑا حکمت والا ہے۔(60)

اس کے علاوہ اللہ تعالی نے قتل خطا کے کفارہ کے طور پر غلام یا لونڈی کے آزاد کرنے کا حکم دیا۔(النساء-92) پھر قسم توڑنے کے کفارہ میں۔(المائدہ-89) اور اپنی بیویوں کو ماں بولنے کے کفارہ کے سلسلہ میں بھی غلام یا لونڈی کے آزاد کرنے کا حکم دیا۔(مجادلہ-3)

پھر اسلامی تاریخ بھی ایسے واقعات سے بھری پڑی ہے۔حضرت عمر (رض) نے مصر، شام، ایران کے وسیع علاقے فتح کیے تو ان لوگوں کو غلام نہیں بنایا۔بلکہ صرف ان پر جزیہ لاگو کیا۔اس کے بعد سلطان صلاح الدین ایوبی نے صلیبیوں سے جو معاہدہ کیا کہ ان کی جان و عزت کی حرمت کی جائے گی اگر وہ خاص مقدار میں تاوان ادا کر دیں تو علاقہ چھوڑ دیں۔پھر بہت سے غریب عیسائیوں کا تاوان سلطان نے اپنے خزانے سے ادا کیا اور ان کو آزاد کیا۔

ان تمام احکامات سے واضح ہے کہ اللہ تعالی کا منشا ہی یہی تھا کہ غلام اور لونڈی کا کلچر آہستہ آہستہ ختم ہو جائے۔اور وہ معاشرے میں رچ بس جائیں۔اور تمام افراد معاشرہ کو یکساں حقوق حاصل ہو جائیں۔

وَآتُوا النِّسَاءَ صَدُقَاتِهِنَّ نِحْلَةً ۚ فَإِن طِبْنَ لَكُمْ عَن شَيْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا فَكُلُوهُ هَنِيئًا مَّرِيئًا ﴿٤﴾

اور عورتوں کے مہر خوشی خوشی دیا کرو۔پس اگر وہ اپنی مرضی سے کچھ مہر میں سے چھوڑ دیں تو اسے ہنسی خوشی استعمال کرو۔(4)

وَ لَا تُؤْتُوا السُّفَهَآءَ اَمْوَالَكُمُ الَّتِيْ جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ قِيٰمًا وَّ ارْزُقُوْهُمْ فِيْهَا وَ اكْسُوْهُمْ وَ قُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ﴿۵﴾

اور بے وقوف لوگوں کو اپنا مال نہ دو۔ اس مال کو تمہارے لیے اللہ تعالی نے گزران کا وسیلہ بنایا ہے۔ ہاں ان کو اس مال میں سے کھلاؤ۔ پلاؤ۔ اور کپڑے لے کر دو۔ اور ان سے ہمیشہ نرمی کے ساتھ اچھی بات کہو۔ یعنی اگر تمہارے پاس وسائل ہوں تو ان پر خرچ کرو۔ اور اگر نہ ہوں تو معذرت کرلو۔(5)

وَ ابْتَلُوا الْيَتٰمٰى حَتّٰۤى اِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ ۚ فَاِنْ اٰنَسْتُمْ مِّنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوْۤا اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ ۚ وَ لَا تَاْكُلُوْهَاۤ اِسْرَافًا وَّ بِدَارًا اَنْ يَّكْبَرُوْا ؕ وَ مَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ ۚ وَ مَنْ كَانَ فَقِيْرًا فَلْيَاْكُلْ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ فَاِذَا دَفَعْتُمْ اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ فَاَشْهِدُوْا عَلَيْهِمْ ؕ وَ كَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيْبًا ﴿۶﴾

اور یتیموں کی جانچ پڑتال کرتے رہو۔ یہاں تک کہ جب وہ نکاح کی عمر تک پہنچ جائیں اور تم ان میں اہلیت وسمجھداری بھی پاؤ تو پھر ان کے مال ان کے حوالے کردو۔ اور فضول خرچی سے کام لے کر اور اس جلد بازی میں کہ وہ کہیں بڑے نہ ہو جائیں ان کا مال مت کھاؤ۔ اور جو سرپرست مالدار ہو تو اسے تو بہر حال ان کے مال سے پرہیز ہی کرنا چاہیے۔ اور جو نادار ہو۔ اسے معروف (مناسب) طریقہ سے کھانا چاہیے۔ پھر جب ان کے مال ان کے حوالے کرو۔ تو اس وقت لوگوں کو گواہ بنالو۔ اور یوں تو حساب کے لیے اللہ ہی کافی ہے۔(6)

لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَ الْاَقْرَبُوْنَ ۪ وَ لِلنِّسَآءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَ الْاَقْرَبُوْنَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ اَوْ كَثُرَ ؕ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا ﴿۷﴾

مردوں کے لیے اس ترکہ سے حصہ ہے جو ماں باپ اور رشتہ دار چھوڑ جائیں۔ اور عورتوں کے لیے بھی حصہ ہے اس ترکہ سے جو ماں باپ اور رشتہ دار چھوڑ جائیں خواہ وہ (ترکہ) تھوڑا ہو یا زیادہ۔ یہ حصہ (خدا کی طرف سے) لازمی مقرر ہے۔(7)

وَ اِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ اُولُوا الْقُرْبٰى وَ الْيَتٰمٰى وَ الْمَسٰكِيْنُ فَارْزُقُوْهُمْ مِّنْهُ وَ قُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ﴿۸﴾

اور جب تقسیم کے موقع پر رشتہ دار، یتیم اور مسکین موجود ہوں تو انہیں بھی اس (مال) میں سے کچھ دے دو اور ان سے نرمی اور مناسب طریقہ سے بات کرو۔(8)

وَ لْيَخْشَ الَّذِيْنَ لَوْ تَرَكُوْا مِنْ خَلْفِهِمْ ذُرِّيَّةً ضِعٰفًا خَافُوْا عَلَيْهِمْ ۪ فَلْيَتَّقُوا اللّٰهَ وَ لْيَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ﴿۹﴾

اور ترکہ تقسیم کرنے والوں کو ڈرنا چاہیے کہ اگر وہ خود اپنے پیچھے بے بس وکمزور بچے چھوڑ جاتے۔ تو انہیں ان کی کس قدر فکر ہوتی۔ لہٰذا وہ دوسروں کے یتیموں کے بارے میں اللہ سے ڈریں اور بالکل درست اور سیدھی بات کریں۔(9)

یہاں اللہ تعالی یہ نصیحت کر رہے ہیں کہ وراثت تقسیم کرنے والوں کو اس دن کا خیال کرنا ہے جب خود ان کے اپنے بچے بھی ابھی چھوٹے ہوں تو دنیا سے جانا پڑ جائے تو پھر کیا حال ہوگا۔ اس لیے اگر رشتہ داروں میں کوئی یتیم، مسکین یا ویسے معاشی طور پر کوئی کمزور ہو تو اس کو وراثت میں سے کچھ نہ کچھ دو۔ چاہے وہ قانونی طور پر حق دار ہو یا نہ ہو۔

اِنَّ الَّذِيۡنَ يَاۡكُلُوۡنَ اَمۡوَالَ الۡيَتٰمٰى ظُلۡمًا اِنَّمَا يَاۡكُلُوۡنَ فِىۡ بُطُوۡنِهِمۡ نَارًا ‌ؕ وَسَيَـصۡلَوۡنَ سَعِيۡرًا ۞

بے شک جو لوگ ناجائز طور پر یتیموں کا مال کھاتے ہیں وہ اپنے پیٹوں میں آگ بھر رہے ہیں اور عنقریب بھڑکتی ہوئی آگ میں داخل ہوں گے۔(10)

يُوۡصِيۡكُمُ اللّٰهُ فِىۡۤ اَوۡلَادِكُمۡ‌ ۖ لِلذَّكَرِ مِثۡلُ حَظِّ الۡاُنۡثَيَيۡنِ‌ ۚ فَاِنۡ كُنَّ نِسَآءً فَوۡقَ اثۡنَتَيۡنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ‌ ۚ وَاِنۡ كَانَتۡ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصۡفُ‌ ؕ وَلِاَبَوَيۡهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنۡهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ اِنۡ كَانَ لَهٗ وَلَدٌ‌ ۚ فَاِنۡ لَّمۡ يَكُنۡ لَّهٗ وَلَدٌ وَّوَرِثَهٗۤ اَبَوٰهُ فَلِاُمِّهِ الثُّلُثُ‌ ۚ فَاِنۡ كَانَ لَهٗۤ اِخۡوَةٌ فَلِاُمِّهِ السُّدُسُ مِنۡۢ بَعۡدِ وَصِيَّةٍ يُّوۡصِىۡ بِهَاۤ اَوۡ دَيۡنٍ‌ ؕ اٰبَآؤُكُمۡ وَاَبۡنَآؤُكُمۡ لَا تَدۡرُوۡنَ اَيُّهُمۡ اَقۡرَبُ لَـكُمۡ نَفۡعًا‌ ؕ فَرِيۡضَةً مِّنَ اللّٰهِ‌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيۡمًا حَكِيۡمًا ۞

اللہ تمہاری اولاد کے بارے میں تمہیں ہدایت کرتا ہے کہ لڑکے کا حصہ دولڑکیوں کے حصے کے برابر ہے۔اب اگر لڑکیاں ہی وارث ہوں اور ہوں بھی دو سے زیادہ۔تو ان کو دو تہائی ترکہ دیا جائے گا اور ایک لڑکی وارث ہو تو اسے آدھا ترکہ دیا جائے گا۔اور اگر میت صاحب اولاد ہو تو اس کے والدین میں سے ہر ایک کے لئے ترکہ کا چھٹا حصہ ہوگا (اور باقی اولاد کا)۔اور اگر بے اولاد ہو، اور اس کے والدین ہی اس کے وارث ہوں تو اس کی ماں کو تیسرا حصہ ملے گا (باقی ۲/۳ باپ کو ملے گا) اور اگر اس (مرنے والے) کے بھائی (بہن) ہوں تو پھر اس کی ماں (اور باپ) کو چھٹا حصہ ملے گا (باقی ۵/۶ بہن بھائیوں کو ملے گا) مگر یہ تقسیم اس وقت ہوگی، جب میت کی وصیت پوری کر دی جائے۔جو وہ کر گیا ہو اور اس کا قرضہ ادا کر دیا جائے گا جو اس پر ہو۔تم نہیں جانتے کہ تمہارے ماں باپ یا تمہاری اولاد میں سے نفع رسانی کے لحاظ سے کون تمہارے زیادہ قریب ہے۔یہ حصے اللہ کی طرف سے مقرر ہیں، یقیناً اللہ بڑا جاننے والا اور بڑا حکمت والا ہے۔(11)

اب جبکہ اللہ تعالی نے وراثت کے حصے خود سے متعین کر دیئے ہیں۔اس لیے سورہ بقرہ آیت 180 کا وصیت کا حکم منسوخ ہو گیا۔یہ حصے بہت واضح طور پر بیان کر دیئے گئے ہیں۔یہاں دو جملے وضاحت طلب ہیں

1۔ مِنۡۢ بَعۡدِ وَصِيَّةٍ يُّوۡصِىۡ بِهَاۤ اَوۡ دَيۡنٍ‌ ؕ اللہ تعالی فرما رہے ہیں کہ مذکورہ بالا حصے میت کی وصیت یا قرض کے بعد ادا کئے جائیں۔قرض کا معاملہ چونکہ لازمی امر ہے اور قابل مواخذہ ہے۔اس لیے اللہ تعالی نے فرمایا کہ سب سے پہلے میت کے ذمہ جو لوگوں کا قرض ہے وہ ادا کیا جائے۔اور اس کے بعد میت نے اگر کوئی وصیت کی ہو تو وہ پورا کرنے کے بعد وراثت کی تقسیم کی جائے۔وصیت کے بارے میں علماء نے کچھ حق مقرر کئے ہیں

ا۔وصیت میں سب سے پہلے میت کا ذاتی حق ہے۔اس کا کفن، غسل وغیرہ کے اخراجات۔اور قبر کے اخراجات اس کے ترکہ میں سے ادا کئے جائیں۔

ب۔اگر میت کے ذمہ قرض ہے تو وہ پہلے ادا کیا جائے۔اور اگر ترکہ پر زکوۃ واجب الادا ہے تو وہ بھی ادا کی جائے۔

ج۔اس کے بعد اگر میت نے کوئی خود سے وصیت کی ہو۔جیسا کہ علماء میں اختلاف ہے، کچھ کے نزدیک ترکہ کے ثلث کی کوئی بھی فرد وصیت کر سکتا ہے۔اور کچھ کے نزدیک خمس کی وصیت کر سکتا ہے۔اور کچھ کے نزدیک ثلث سے کم کی وصیت ہو سکتی ہے۔یہ کسی بھی فرد کا اختیار ہے۔جس میں کوئی بھی فرد کچھ صدقہ وخیرات کرنا چاہے۔یا محلہ میں سے کسی کو اور قرابت داروں میں سے کسی کو خدمت کے عوض بطور صلہ کچھ دینا چاہے۔یہ سب اولاد کے مشورہ سے کر سکتا ہے۔اور ہو سکتا ہے کہ کسی فرد کی اولاد صاحب وسائل ہو، اور اس میں سے کوئی غریب بھی ہو۔تو صاحب حیثیت

اولاد باپ کوراہِ للہ زیادہ خرچ کرنے کی ترغیب دے۔اسی مد میں کوئی بھی فرد یتیم پوتے کو بھی مال دے سکتا ہے۔
آیت نمبر 8 واضح کرتی ہے کہ اگر کوئی جائز حقدار نہیں بھی ہے پھر بھی تقسیم کے وقت حاضر ہوجاتا ہے تو اللہ حکم دے رہے ہیں کہ ان کو بھی کچھ نہ کچھ دے کر رخصت کرو۔ان میں قریبی رشتہ دار، یتیم اور مسکین شامل ہیں۔اور اس طرح یہ ایک امتحان رکھ دیا کہ ورثا تقسیم کے وقت یتیم اور مسکین کا خیال بھی رکھتے ہیں یا نہیں۔
د۔اور آخری اختیار جو حصے اللہ تعالی نے مقرر کر دیئے۔ان میں سے کسی بھی حصہ میں کمی بیشی نہیں ہوسکتی۔اور اگر کسی فرد کے ساتھ کوئی زیادتی ہوتی ہے تو وہ عدالت کا دروازہ کھٹکھٹا سکتا ہے۔
2۔ اٰبَآؤُكُمْ وَ اَبْنَآؤُكُمْ لَا تَدْرُوْنَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا۔ یہ حصے اللہ تعالی نے اس لیے خود سے مقرر کر دیئے ہیں کہ اللہ کہتے ہیں کہ وہ ہی جانتا ہے کہ والدین یا اولاد میں سے نفع کے لحاظ سے کون تمہارے زیادہ قریب ہے۔اس لیے اللہ کے مقرر کردہ حصے حکمت سے بھرے ہوئے ہیں۔اور انسان بالکل بھی نہیں جانتا کہ وہ اگر کسی کو کم یا زیادہ حصہ دیتا ہے تو پھر کوئی بھی اس کی قدر کرے گا۔ یا اس کے مرنے کے بعد اس کے مال کی زکوۃ وخیرات دے گا یا نہیں۔اس لیے اللہ ہر طرح کا علم رکھتا ہے۔اور کوئی بھی فرد ذاتی پسند یا ناپسند کی بنیاد پر اولاد میں تفریق کر سکتا ہے۔اس لیے اللہ تعالی نے ہر طرح کی زیادتی کا دروازہ بند کر دیا ہے۔

وَ لَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ اَزْوَاجُكُمْ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُنَّ وَلَدٌ ۚ فَاِنْ كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْنَ بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ؕ وَ لَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّكُمْ وَلَدٌ ۚ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوْصُوْنَ بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ؕ وَ اِنْ كَانَ رَجُلٌ يُّوْرَثُ كَلٰلَةً اَوِ امْرَاَةٌ وَّ لَهٗۤ اَخٌ اَوْ اُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ ۚ فَاِنْ كَانُوْۤا اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَهُمْ شُرَكَآءُ فِي الثُّلُثِ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصٰى بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ۙ غَيْرَ مُضَآرٍّ ۚ وَصِيَّةً مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌ حَلِيْمٌ ؕ﴿۱۲﴾

اور جو ترکہ تمہاری بیویاں چھوڑ جائیں اس میں سے آدھا تمہارے لئے ہوگا اگر ان کی اولاد نہ ہو۔(اور باقی آدھا بیوی کے والدین کا ہوگا۔)اور اگر ان کے اولاد ہو تو پھر تمہیں ان کے ترکہ کا چوتھا حصہ ملے گا۔(باقی اولاد کا ہوگا۔) یہ تقسیم اس وصیت کو پورا کرنے کے بعد ہوگی، جو انہوں نے کی ہو اور اس قرضہ کی ادائیگی کے بعد جو ان کے ذمہ ہو۔اور وہ (بیویاں) تمہارے ترکہ میں سے چوتھے حصہ کی حقدار ہوں گی۔اگر تمہاری اولاد نہ ہو۔(اور باقی تین حصے تمہارے والدین کے ہونگے۔) اور اگر تمہارے اولاد ہو تو پھر ان کا آٹھواں حصہ ہوگا۔(اور باقی اولاد اور والدین کا ہوگا۔)اور (یہ تقسیم) اس وصیت کو پورا کرنے کے بعد ہوگی جو تم نے کی ہو اور اس قرض کو ادا کرنے کے بعد جو تم نے چھوڑا ہو۔اور اگر میت (جس کی وراثت تقسیم کی جانے والی ہے) کلالہ ہو یعنی مرد ہو یا عورت جن کی اولاد نہ ہو اور اس کے ماں باپ نہ ہوں (اور بیوی یا خاوند موجود ہو)۔اور اس کا بھائی یا بہن ہوں تو اگر اس کا صرف ایک بھائی یا ایک بہن موجود ہو تو بھائی یا بہن کو چھٹا حصہ ملے گا۔(اور باقی پانچ حصے بیوی یا خاوند کے ہونگے۔)اور اگر بھائی بہن ایک سے زیادہ ہوں تو پھر وہ کل ترکہ کی ایک تہائی میں برابر کے شریک ہوں گے۔(جبکہ باقی دو تہائی مال بیوی یا خاوند کی ملکیت ہوگا۔)مگر (یہ تقسیم) اس وصیت کو پورا کرنے اور قرضہ کے ادا کرنے کے بعد ہوگی جو کی گئی (جبکہ وصیت کرنے والا وارثوں کو)ضرر پہنچانے کے درپے نہ ہو۔ یہ اللہ کی طرف سے لازمی ہدایت ہے،اور اللہ بڑے علم وحلم والا ہے۔(12)

کلالہ: اس آیت کریمہ میں کچھ احکام واضح ہیں۔اور یہاں کلالہ کا ذکر ہوا ہے۔اس کی وضاحت ضروری ہے۔اس سلسلہ میں، میں پہلے جمہور تصور پیش کروں گا۔ اور پھر میں اپنے فہم کے مطابق تشریح کی کوشش کروں گا۔تو آیئے دیکھتے ہیں

1۔جمہور تصور کلالہ: کلالہ کا مطلب ہے کہ ایسا شخص جو فوت ہو جائے اور اس کی کوئی اولاد نہ ہو۔اور نہ ہی اس کے ماں باپ ہوں۔یعنی اصول اور فروع میں سے کوئی بھی موجود نہ ہو۔اس شخص کو کلالہ کہتے ہیں۔زیادہ مشہور تعریف یہی ہے۔اس کے علاوہ ایسی میت جس کے اولاد نہ ہو اور ماں باپ بھی نہ ہوں اور کوئی قریبی رشتہ دار ہوں ان رشتہ داروں کو بھی کلالہ کہا جاتا ہے۔

سورہ نساء کی آیت 12 اور سورہ نساء کی آیت 176 دونوں مقامات پر کلالہ کا ذکر ہے۔کلالہ کے جمہور تصور کے مطابق سورہ نساء آیت 12 میں سوتیلے بہن بھائیوں کا ذکر ہے جو کہ ماں کی نسبت سے ہوں۔اور سورہ نساء آیت 176 کے مطابق سگے بہن بھائیوں کا ذکر ہے۔حصوں کی تفصیل ہر جگہ واضح ہے۔میت کی وصیت، قرض کی ادائیگی اور بہن بھائیوں کے حصوں کے بعد باقی جائیداد قریبی رشتہ داروں میں تقسیم کر دی جائے گی۔

اس تصور میں سوتیلے اور سگے کا ذکر فقہا کا ذاتی فہم ہے۔یہاں قرآنی کریم کی کوئی نص صریح موجود نہیں ہے۔بلکہ یہاں اعتراض یہ وارد ہوتا ہے کہ اگر سوتیلے کا ذکر ہوتا تو اللہ کے لیے قطعاً مشکل نہ تھا کہ اس لفظ کا اضافہ کر دیتے۔جیسے وَاِنْ كَانَ رَجُلٌ يُّوْرَثُ كَلٰلَةً اَوِ امْرَاَةٌ وَّ لَهٗٓ اَخٌ اَوْ اُخْتٌ (مِنْ اُمِّهٖ)۔ جیسا کہ سورہ یوسف آیت 59 میں فرمایا قَالَ ائْتُوْنِيْ بِاَخٍ لَّكُمْ مِّنْ اَبِيْكُمْ۔ اس لیے اس تصور میں سقم موجود ہے۔

کلالہ کا تصور میرے نزدیک۔ میرے تصور کے مطابق کلالہ کی تعریف وہی ہے جو کہ مفسرین کرام نے کی ہے۔یعنی قرآن کریم نے دونوں مقامات پر کلالہ کی تعریف واضح کر دی ہے۔کہ اگر کوئی فرد وفات پا گیا ہے اور اس کے اصول اور فروع یعنی نہ تو ماں باپ میں سے کوئی زندہ ہے۔اور نہ ہی اولاد ہے۔تو اس کے بھائی اور بہن ہی وارث ہوں تو ان کی وراثت کلالہ کہلائے گی۔اس سلسلہ میں چند نکات ذہن میں رہنے چاہییں۔

1۔قرآن کریم نے آیات میراث میں جن لوگوں کا تذکرہ کیا ہے وہ میت کے والدین، میت کی اولاد اور میت کی بیوہ یا اگر عورت کا ورثہ ہے تو پھر شوہر کا ذکر ہے۔

2۔ سورہ نساء آیت 12 میں کلالہ جزئیہ کا ذکر ہے۔یعنی مرنے والے کی میراث کی تقسیم اس صورت میں جہاں اس کے نہ والدین ہیں نہ اولاد ہے۔جبکہ زوجہ موجود ہے۔یہاں کلالہ کا لفظ نکرہ کے طور پر استعمال ہوا ہے۔اور سیاق اس کی گواہی دیتا ہے۔کہ آیت 12 کا آغاز ہی زوجین کی وراثت سے ہوا ہے۔جہاں آخر میں کلالہ کا تذکرہ ہے۔ان کان رجل یورث کلالۃ او امراۃ۔ کا ترجمہ سیاق کی رو سے یہ ہوگا۔

" اور اگر وہ مرد یا عورت (جس کی میراث تقسیم طلب ہے) بے اولاد بھی ہو اور اس کے ماں باپ بھی زندہ نہ ہوں۔" (سید مودودیؒ)

ایسی صورت میں مرنے والے کا ایک بھائی یا ایک بہن ہو تو بہن اور بھائی ہر ایک کو چھٹا حصہ ملے گا۔اور باقی 5/6 حصہ مرنے والے کی زوجہ کا ہوگا۔

اب اگر بہن بھائی ایک سے زیادہ ہیں تو وہ کل ترکہ کے ایک تہائی کے مالک ہوں گے۔اور بقیہ دو تہائی مرنے والے کی زوجہ کا ہوگا۔

3۔اب آتے ہیں سورہ نساء آخری آیت 176 کی طرف۔ جہاں کلالہ کلیہ کا ذکر ہے۔یعنی مرنے والے کی میراث کی تقسیم اس صورت میں جہاں اس کے نہ والدین ہیں نہ اولاد ہے۔اور زوجہ بھی موجود نہیں ہے۔یہاں کلالہ کا لفظ معرفہ کے طور پر استعمال ہوا ہے۔اور یہ مکمل میراث کی

تقسیم کی بات کی جارہی ہے۔

اگر کوئی مرد فوت ہوجائے اوراس کے نہ والدین ہوں اور نہ اولاد تو اس کی صرف ایک بہن ہوتو بہن کو نصف حصہ ترکہ میں سے ملے گا۔ اور باقی قرابت داروں میں تقسیم ہوجائے گا۔

اگر میت کی دو بہنیں ہوں تو دونوں کا اس ترکہ میں سے دو تہائی حصہ ہوگا۔ اور اگر بہن بھائی دو سے زیادہ ہوں تو سارا ترکہ ایسے تقسیم ہوگا کہ مرد کا حصہ دو عورتوں کے حصہ کے برابر ہوگا۔

اور اگر کوئی عورت فوت ہوجائے اوراس کے نہ والدین ہوں اور نہ اولاد۔ اوراس کا ایک ہی بھائی ہو۔ تو سارے ترکہ کا وہی بھائی وارث ہوگا۔

اس لیے سورہ نساء آیت 12 اور آیت 176 کے احکام میں زوجہ کی موجودگی اور عدم موجودگی کے حصوں کا ذکر ہے۔

تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ؕ وَ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۱۳﴾

یہ اللہ کی مقرر کردہ حدیں ہیں اور جو اللہ اوراس کے رسول کی اطاعت کرے گا اللہ اسے ان باغات میں داخل کرے گا۔ جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی۔ جن میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔ (14)

وَ مَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ يَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيْهَا ۠ وَ لَهٗ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۱۴﴾

اور جو اللہ اوراس کے رسول کی نافرمانی کرے گا اوراس کی مقرر کردہ حدوں سے تجاوز کرے گا۔ تو اللہ اسے دوزخ میں داخل کرے گا۔ جس میں وہ ہمیشہ رہے گا۔ اوراس کے لیے ذلیل کرنے والا عذاب ہے۔ (15)

وَ الّٰتِيْ يَاْتِيْنَ الْفَاحِشَةَ مِنْ نِّسَآئِكُمْ فَاسْتَشْهِدُوْا عَلَيْهِنَّ اَرْبَعَةً مِّنْكُمْ ۚ فَاِنْ شَهِدُوْا فَاَمْسِكُوْهُنَّ فِي الْبُيُوْتِ حَتّٰى يَتَوَفّٰىهُنَّ الْمَوْتُ اَوْ يَجْعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيْلًا ﴿۱۵﴾

اور جو تمہاری عورتوں میں سے بدکاری کریں تو ان کی بدکاری پر اپنے میں سے چار آدمیوں کی گواہی لو۔ اور اگر وہ گواہی دے دیں تو انہیں گھروں میں بند کردو یہاں تک کہ انہیں موت آجائے یا اللہ ان کے لیے کوئی اور راستہ نکال دے۔ (15)

وَ الَّذٰنِ يَاْتِيٰنِهَا مِنْكُمْ فَاٰذُوْهُمَا ۚ فَاِنْ تَابَا وَ اَصْلَحَا فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ﴿۱۶﴾

اور تم میں سے جو دو شخص بدکاری کا ارتکاب کریں تو ان کو اذیت پہنچاؤ۔ پھر اگر وہ توبہ کرلیں اور اپنی اصلاح کرلیں۔ تو انہیں چھوڑ دو بے شک اللہ بہت توبہ قبول کرنے والا اور بہت رحم کرنے والا ہے۔ (16)

پچھلی آیت میں واللاتی سے مراد عورتیں ہیں۔ یعنی عورتیں دوسری عورتوں کے ساتھ ہی فعل قبیح کی مرتکب ہوں۔ اوراس آیت میں واللذ ان سے مراد دو مرد ہیں۔ واللذ ان مثنی مذکر کا صیغہ ہے۔ جس کا مطلب ہے دو مرد یا دو لڑکے۔ اوران دونوں آیات میں مختلف سزا دی گئی ہے۔ یعنی اللہ تعالی نے Lesbian اور Gay دونوں صورتوں کی ہم جنس پرستی کے مرتکب ہونے کی سزا سنائی ہے۔

مرد اور عورت کے اختلاط کے لیے اللہ تعالی نے فحاشی یا زنا کے عام الفاظ استعمال کیے ہیں۔ اوران کے لیے سزا بھی علیحدہ سے بیان کردی گئی ہے۔ ان آیات میں مرد اور عورت کے اختلاط کا ذکر نہیں ہے۔ بلکہ ہم جنس پرستی کی سزا بیان کی گئی ہے۔

إِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللّٰهِ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوْبُوْنَ مِنْ قَرِيْبٍ فَاُولٰٓئِكَ يَتُوْبُ اللّٰهُ
عَلَيْهِمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿١٧﴾

توبہ قبول کرنے کا حق اللہ کے ذمہ صرف انہی لوگوں کا ہے جو جہالت (نادانی) کی وجہ سے کوئی برائی کرتے ہیں پھر جلدی توبہ کر لیتے ہیں یہ ہیں وہ لوگ جن کی توبہ اللہ قبول کرتا ہے۔اور اللہ بڑا جاننے والا اور بڑی حکمت والا ہے۔(17)

وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ ۚ حَتّٰٓى اِذَا حَضَرَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ اِنِّيْ تُبْتُ الْـٰٔنَ وَلَا
الَّذِيْنَ يَمُوْتُوْنَ وَهُمْ كُفَّارٌ ؕ اُولٰٓئِكَ اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿١٨﴾

ان لوگوں کی توبہ (قبول) نہیں ہے۔جو (زندگی بھر) برائیاں کرتے رہتے ہیں، یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کی موت کا وقت آ جاتا ہے تو وہ کہتا ہے اس وقت میں توبہ کرتا ہوں۔اور نہ ہی ان کے لیے توبہ ہے جو کفر کی حالت میں مرتے ہیں۔ یہ وہ ہیں جن کے لیے ہم نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔(18)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَرِثُوا النِّسَآءَ كَرْهًا ؕ وَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ لِتَذْهَبُوْا بِبَعْضِ مَآ
اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ۚ وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ فَاِنْ كَرِهْتُمُوْهُنَّ فَعَسٰٓى اَنْ
تَكْرَهُوْا شَيْئًا وَّيَجْعَلَ اللّٰهُ فِيْهِ خَيْرًا كَثِيْرًا ﴿١٩﴾

اے ایمان والو! تمہارے لئے حلال نہیں ہے۔کہ تم زبردستی عورتوں کے وارث بن جاؤ۔اور نہ یہ جائز ہے۔کہ ان پر سختی کرو اور روکے رکھو تا کہ جو کچھ تم نے انہیں دیا ہے اس میں سے کچھ حصہ لے اڑو مگر یہ کہ وہ صریح بدکاری کا ارتکاب کریں (کہ اس صورت میں سختی جائز ہے) اور عورتوں کے ساتھ عمدہ طریقہ سے زندگی گزارو۔اور اگر تم انہیں ناپسند کرتے ہو تو ہوسکتا ہے کہ ایک چیز تمہیں پسند نہ ہو۔مگر اللہ نے اس میں بہت کچھ بھلائی رکھ دی ہو۔(19)

وَاِنْ اَرَدْتُّمُ اسْتِبْدَالَ زَوْجٍ مَّكَانَ زَوْجٍ ۙ وَّاٰتَيْتُمْ اِحْدٰىهُنَّ قِنْطَارًا فَلَا تَاْخُذُوْا مِنْهُ شَيْئًا ؕ
اَتَاْخُذُوْنَهٗ بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ﴿٢٠﴾

اور اگر تم ایک بیوی کو بدل کر اس کی جگہ دوسری لانا چاہو اور تم ان میں سے ایک کو (جسے طلاق دینا چاہتے ہو) بہت سا مال دے چکے ہو۔تو اس میں سے کچھ بھی واپس نہ لو۔کیا تم جھوٹا الزام لگا کر اور صریح گناہ کر کے واپس لینا چاہتے ہو۔(20)

وَكَيْفَ تَاْخُذُوْنَهٗ وَقَدْ اَفْضٰى بَعْضُكُمْ اِلٰى بَعْضٍ وَّاَخَذْنَ مِنْكُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ﴿٢١﴾

اور تم دیا ہوا مال کیونکر واپس لے سکتے ہو جب کہ تم ایک دوسرے کے ساتھ صحبت کر چکے ہو اور وہ تم سے پختہ عہد و پیمان لے چکی ہیں۔(21)

وَلَا تَنْكِحُوْا مَا نَكَحَ اٰبَآؤُكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ؕ اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَّمَقْتًا ؕ وَسَآءَ سَبِيْلًا ﴿٢٢﴾

جن عورتوں سے تمہارے باپ دادا نکاح کر چکے ہوں۔ان سے نکاح نہ کرو۔سوائے اس کے جو پہلے ہو چکا۔بے شک یہ کھلی بے حیائی اور (اللہ

کی) ناراضی کی بات ہے اور بہت برا طریقہ ہے۔(22)

حُرِّمَتۡ عَلَيۡكُمۡ اُمَّهٰتُكُمۡ وَ بَنٰتُكُمۡ وَ اَخَوٰتُكُمۡ وَ عَمّٰتُكُمۡ وَ خٰلٰتُكُمۡ وَ بَنٰتُ الۡاَخِ وَ بَنٰتُ الۡاُخۡتِ وَ اُمَّهٰتُكُمُ الّٰتِىۡۤ اَرۡضَعۡنَكُمۡ وَ اَخَوٰتُكُمۡ مِّنَ الرَّضَاعَةِ وَ اُمَّهٰتُ نِسَآٮِٕكُمۡ وَ رَبَآٮِٕبُكُمُ الّٰتِىۡ فِىۡ حُجُوۡرِكُمۡ مِّنۡ نِّسَآٮِٕكُمُ الّٰتِىۡ دَخَلۡتُمۡ بِهِنَّ فَاِنۡ لَّمۡ تَكُوۡنُوۡا دَخَلۡتُمۡ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيۡكُمۡ وَ حَلَاۤٮِٕلُ اَبۡنَآٮِٕكُمُ الَّذِيۡنَ مِنۡ اَصۡلَابِكُمۡ ۙ وَ اَنۡ تَجۡمَعُوۡا بَيۡنَ الۡاُخۡتَيۡنِ اِلَّا مَا قَدۡ سَلَفَ ‌ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوۡرًا رَّحِيۡمًا ۙ ﴿۲۳﴾

تم پر حرام کردی گئی ہیں تمہاری مائیں، تمہاری بیٹیاں، تمہاری بہنیں، تمہاری پھوپھیاں، تمہاری خالائیں، بھتیجیاں، بھانجیاں اور تمہاری وہ مائیں جنہوں نے تمہیں دودھ پلایا ہے۔ اور تمہاری رضاعی (دودھ شریک) بہنیں اور تمہاری بیویوں کی مائیں (خوشدامنیں) اور تمہاری ان بیویوں کی جن سے تم نے مباشرت کی ہے وہ لڑکیاں جو تمہاری گود میں پرورش پارہی ہیں اور اگر صرف نکاح ہوا ہے مگر مباشرت نہیں ہوئی ہے۔ تو پھر (ان کی لڑکیوں سے نکاح کرنے میں) کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ اور تمہارے صلبی بیٹوں کی بیویاں (بہوویں) اور یہ بھی حرام قرار دیا گیا کہ دو بہنوں کو ایک نکاح میں اکٹھا کرو۔ مگر جو پہلے ہو چکا ہے۔ بے شک اللہ بڑا بخشنے والا اور بڑا رحم کرنے والا ہے۔(23)

وَّالۡمُحۡصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَـكَتۡ اَيۡمَانُكُمۡ‌ ۚ كِتٰبَ اللّٰهِ عَلَيۡكُمۡ‌ ۚ وَاُحِلَّ لَكُمۡ مَّا وَرَآءَ ذٰ لِكُمۡ اَنۡ تَبۡتَغُوۡا بِاَمۡوَالِكُمۡ مُّحۡصِنِيۡنَ غَيۡرَ مُسَافِحِيۡنَ‌ ؕ فَمَا اسۡتَمۡتَعۡتُمۡ بِهٖ مِنۡهُنَّ فَاٰ تُوۡهُنَّ اُجُوۡرَهُنَّ فَرِيۡضَةً ؕ وَلَا جُنَاحَ عَلَيۡكُمۡ فِيۡمَا تَرٰضَيۡتُمۡ بِهٖ مِنۡۢ بَعۡدِ الۡـفَرِيۡضَةِ‌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيۡمًا حَكِيۡمًا‏ ﴿۲۴﴾

اور وہ عورتیں بھی تم پر حرام ہیں جو کسی دوسرے کے نکاح میں ہوں (محصنات) البتہ ایسی عورتیں اس سے مستثنیٰ ہیں جو پہلے سے تمہاری ملکیت میں ہیں۔ یہ اللہ کا قانون ہے جس کی پابندی تم پر لازم کردی گئی ہے اِن کے ماسوا جتنی عورتیں ہیں انہیں اپنے اموال کے ذریعہ سے حاصل کرنا تمہارے لیے حلال کر دیا گیا ہے، بشرطیکہ حصار نکاح میں اُن کو محفوظ کرو، نہ یہ کہ آزاد شہوت رانی کرنے لگو۔ پھر جو ازدواجی زندگی کا فائدہ تم ان سے حاصل کرو۔ اس کے بدلے اُن کے مہر بطور فرض ادا کرو، البتہ مہر کی قرارداد ہو جانے کے بعد آپس کی رضامندی سے تمہارے درمیان اگر کوئی سمجھوتہ ہو جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں، اللہ علیم اور دانا ہے۔(24)

وَمَنۡ لَّمۡ يَسۡتَطِعۡ مِنۡكُمۡ طَوۡلًا اَنۡ يَّنۡكِحَ الۡمُحۡصَنٰتِ الۡمُؤۡمِنٰتِ فَمِنۡ مَّا مَلَكَتۡ اَيۡمَانُكُمۡ مِّنۡ فَتَيٰتِكُمُ الۡمُؤۡمِنٰتِ‌ ؕ وَاللّٰهُ اَعۡلَمُ بِاِيۡمَانِكُمۡ‌ ؕ بَعۡضُكُمۡ مِّنۡۢ بَعۡضٍ‌ ۚ فَانْكِحُوۡهُنَّ بِاِذۡنِ اَهۡلِهِنَّ وَاٰ تُوۡهُنَّ اُجُوۡرَهُنَّ بِالۡمَعۡرُوۡفِ مُحۡصَنٰتٍ غَيۡرَ مُسٰفِحٰتٍ وَّلَا مُتَّخِذٰتِ اَخۡدَانٍ‌ ۚ فَاِذَاۤ اُحۡصِنَّ فَاِنۡ اَتَيۡنَ بِفَاحِشَةٍ فَعَلَيۡهِنَّ نِصۡفُ مَا عَلَى الۡمُحۡصَنٰتِ مِنَ الۡعَذَابِ‌ ؕ ذٰ لِكَ لِمَنۡ خَشِىَ الۡعَنَتَ مِنۡكُمۡ‌ ؕ وَاَنۡ تَصۡبِرُوۡا خَيۡرٌ لَّـكُمۡ‌ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ‏ ﴿۲۵﴾

اور تم میں سے جو شخص مالی حیثیت سے اس کی قدرت نہ رکھتا ہو کہ وہ (خاندانی) مسلمان آزاد عورتوں سے نکاح کر سکے۔ تو وہ ان مسلمان لونڈیوں

سے (نکاح کرلے) جوتمہاری ملکیت میں ہوں اوراللہ تمہارے ایمان کوخوب جانتا ہےتم (اسلام کی حیثیت سے) سب ایک دوسرے سے ہو۔ پس ان (لونڈیوں) کے مالکوں کی اجازت سے نکاح کرو۔اور بھلائی کے ساتھ ان کے حق مہر ادا کرو۔تا کہ وہ (قید نکاح میں آکر) پاکدامن رہیں۔اور شہوت رانی نہ کرتی پھریں۔اور نہ ہی چوری چھپے آشنا بناتی پھریں۔سو جب وہ قید نکاح میں محفوظ ہو جائیں تو اگر اب بدکاری کا ارتکاب کریں تو ان کے لئے آزاد عورتوں کی نصف سزا ہوگی۔یہ رعایت (کہ خاندانی مسلمان آزاد عورت سے نکاح کرنے کی قدرت نہ ہو تو کنیز سے نکاح کرنے کا جواز) اس شخص کے لئے ہے جسے (نکاح نہ کرنے سے) بدکاری میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہواور اگر ضبط سے کام لوتو یہ تمہارے لیے بہتر ہے اور اللہ بڑا بخشنے والا اور بڑا رحم کرنے والا ہے۔(25)

يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُبَيِّنَ لَكُمْ وَ يَهْدِيَكُمْ سُنَنَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَ يَتُوْبَ عَلَيْكُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝۲۶

اللہ چاہتا ہے کہ (تم پر اپنے احکام) کھول کر بیان کردے اور تمہیں ان لوگوں کے طریقوں پر چلائے جو تم سے پہلے گزرے ہیں اور تمہاری توبہ قبول کرے اللہ بڑا جاننے والا اور بڑی حکمت والا ہے۔(26)

وَاللّٰهُ يُرِيْدُ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْكُمْ ۫ وَ يُرِيْدُ الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الشَّهَوٰتِ اَنْ تَمِيْلُوْا مَيْلًا عَظِيْمًا ۝۲۷

اور اللہ تو چاہتا ہے کہ تمہاری توبہ قبول کرے مگر وہ لوگ جو خواہشات نفس کی پیروی کرتے ہیں وہ چاہتے ہیں کہ تم (راہ راست سے بھٹک کر) بہت دور نکل جاؤ۔(27)

يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّخَفِّفَ عَنْكُمْ ۚ وَ خُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِيْفًا ۝۲۸

اللہ چاہتا ہے کہ تمہارا بوجھ ہلکا کرے (کیونکہ) انسان کمزور پیدا کیا گیا ہے۔(28)

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْۤا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّاۤ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ ۫ وَ لَا تَقْتُلُوْۤا اَنْفُسَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا ۝۲۹

اے ایمان والو! آپس میں ایک دوسرے کے مال باطل طریقہ سے نہ کھاؤ۔مگر یہ کہ تمہاری باہمی رضامندی سے تجارتی معاملہ ہو۔اور ایک دوسرے کو قتل نہ کرو۔بے شک اللہ تم پر بڑا مہربان ہے۔(29)

وَ مَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ عُدْوَانًا وَّ ظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِيْهِ نَارًا ؕ وَ كَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ۝۳۰

اور جو شخص ظلم وتعدی سے ایسا کرے گا۔تو ہم عنقریب اسے آگ میں ڈالیں گے۔اور یہ بات اللہ کے لیے بالکل آسان ہے۔(30)

اِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَآئِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَ نُدْخِلْكُمْ مُّدْخَلًا كَرِيْمًا ۝۳۱

اگر تم ان بڑے (گناہوں) سے بچتے رہو، جن سے تمہیں منع کیا گیا ہے۔تو ہم تمہاری چھوٹی برائیاں دور کردیں گے (معاف کردیں گے) اور تمہیں عزت کے ساتھ جنت میں داخل کریں گے۔(31)

وَ لَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوْا ؕ وَ لِلنِّسَآءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ ؕ وَ سْئَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۝۳۲

اور اللہ نے تم میں سے بعض کو دوسرے بعض پر جو فضیلت عطا کی ہے۔(بعض کو زیادہ رزق دیا ہے۔اور بعض کو کم) تم اس کی تمنا نہ کرو۔مردوں کا حصہ ہے (مال وغیرہ) جو انہوں نے کمایا اور عورتوں کا حصہ ہے جو کچھ انہوں نے کمایا۔اور اللہ سے اس کے فضل (رزق کی کشادگی) کا سوال کرو۔بے شک اللہ ہر چیز کا جاننے والا ہے۔(32)

وَ لِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَ الْاَقْرَبُوْنَ ؕ وَ الَّذِيْنَ عَقَدَتْ اَيْمَانُكُمْ فَاٰتُوْهُمْ نَصِيْبَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدًا ﴿۳۳﴾

اور ہم نے ہر شخص کے لئے وارث مقرر کر دیئے ہیں، جو کچھ ماں، باپ اور قریب ترین رشتہ دار اور جن سے تم نے عہد و پیمان کر رکھا ہے۔چھوڑ جائیں۔انہیں (وارثوں کو) ان کا حصہ دو۔بے شک اللہ ہر چیز پر گواہ ہے۔(33)

اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَّ بِمَاۤ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ ؕ فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ ؕ وَ الّٰتِيْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ فَعِظُوْهُنَّ وَ اهْجُرُوْهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَ اضْرِبُوْهُنَّ ۚ فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيْرًا ﴿۳۴﴾

مرد عورتوں کے محافظ و منتظم ہیں۔اس لئے کہ اللہ نے بعض (مردوں) کو بعض (عورتوں) پر فضیلت دی ہے۔اور اس لئے کہ مرد عورتوں پر اپنے مال سے خرچ کرتے ہیں۔سو نیک عورتیں تو اطاعت گزار ہوتی ہیں اور جس طرح اللہ نے (شوہروں کے ذریعہ) ان کی حفاظت کی ہے۔اسی طرح پیٹھ پیچھے (شوہروں کے مال اور اپنی ناموس کی) حفاظت کرنے والی ہوتی ہیں۔اور وہ عورتیں جن کی سرکشی کا تمہیں اندیشہ ہو، انہیں (نرمی سے) سمجھاؤ۔(بعد ازاں) انہیں ان کی خواب گاہوں میں علیحدہ چھوڑ دو۔اور (آخر کار) انہیں مارو۔پھر اگر وہ تمہاری اطاعت کرنے لگیں تو پھر ان کے خلاف کوئی اور اقدام کرنے کے راستے تلاش نہ کرو۔یقیناً اللہ (اپنی کبریائی میں) سب سے بالا اور بڑا ہے۔(34)

وَ اِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوْا حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَ حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهَا ۚ اِنْ يُّرِيْدَاۤ اِصْلَاحًا يُّوَفِّقِ اللّٰهُ بَيْنَهُمَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا خَبِيْرًا ﴿۳۵﴾

اور اگر تمہیں دونوں (میاں بیوی) کی ناچاقی کا خوف لاحق ہو تو ایک ثالث مرد کے کنبے سے اور ایک ثالث عورت کے کنبے سے مقرر کرو۔اگر دونوں اصلاح کا ارادہ کریں گے تو اللہ ان دونوں میں موافقت پیدا کر دے گا۔بے شک اللہ بڑا جاننے والا بڑا باخبر ہے۔(35)

وَ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَ لَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا وَّ بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّ بِذِي الْقُرْبٰى وَ الْيَتٰمٰى وَ الْمَسٰكِيْنِ وَ الْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى وَ الْجَارِ الْجُنُبِ وَ الصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَ ابْنِ السَّبِيْلِ ۙ وَ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرَا ۙ﴿۳۶﴾

اور اللہ کی عبادت کرو اور کسی چیز کو اس کا شریک نہ بناؤ۔اور ماں باپ کے ساتھ نیکی کرو اور رشتہ داروں، یتیموں، مسکینوں اور قریبی ہمسایہ اور اجنبی ہمسایہ اور پہلو میں بیٹھنے والے ساتھی اور مسافر اور اپنے مملوکہ (غلاموں اور کنیزوں) کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو۔بے شک اللہ مغرور و

متکبر اور شیخی بگھارنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔(36)

الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ وَ يَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ وَ يَكْتُمُوْنَ مَاۤ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ وَ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ۚ﴿۳۷﴾

جو خود کنجوسی سے کام لیتے ہیں اور دوسروں کو بھی کنجوسی کرنے کا حکم (ترغیب) دیتے ہیں۔اور جو کچھ اللہ نے ان کو اپنے فضل وکرم سے دیا ہے وہ اسے چھپاتے ہیں ہم نے ایسے ناشکروں کے لئے رسوا کن عذاب مہیا کرر کھا ہے۔(37)

وَ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ رِئَآءَ النَّاسِ وَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ لَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ وَ مَنْ يَّكُنِ الشَّيْطٰنُ لَهٗ قَرِيْنًا فَسَآءَ قَرِيْنًا ﴿۳۸﴾

اور جو اپنے مال صرف لوگوں کو دکھانے کے لیے خرچ کرتے ہیں دراصل وہ اللہ اور روزِ جزا پر ایمان ویقین نہیں رکھتے (اللہ ایسے لوگوں کو دوست نہیں رکھتا)۔اور جس کا ساتھی شیطان ہو۔وہ اس کا بہت بُرا ساتھی ہے۔(38)

وَ مَا ذَا عَلَيْهِمْ لَوْ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ اَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ بِهِمْ عَلِيْمًا ﴿۳۹﴾

اور ان کا کیا نقصان ہوتا اگر وہ اللہ اور روزِ آخرت پر ایمان لاتے اور جو کچھ اللہ نے انہیں عطا کیا ہے اس میں سے کچھ (راہِ خدا میں) خرچ کرتے۔اور اللہ ان سے خوب واقف ہے۔(39)

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ ۚ وَ اِنْ تَكُ حَسَنَةً يُّضٰعِفْهَا وَ يُؤْتِ مِنْ لَّدُنْهُ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۴۰﴾

بے شک اللہ ذرہ برابر (کسی پر) ظلم نہیں کرتا اور اگر وہ (ذرہ برابر) نیکی ہو تو اسے دوگنا (بلکہ چوگنا) کر دیتا ہے اور اپنی طرف سے بہت بڑا اجر عطا فرماتا ہے۔(40)

فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍۢ بِشَهِيْدٍ وَّ جِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰۤؤُلَآءِ شَهِيْدًا ؕ﴿۴۱﴾

اس وقت کیا حال ہوگا جب ہم ہر امت میں سے ایک گواہ لائیں گے اور آپ کو ان سب پر گواہ بنا کر لائیں گے۔(41)

یہ گواہی اللہ کا پیغام انسانوں تک پہنچانے کی ہے۔کسی کے اعمال کی گواہی نہیں ہے۔تفصیل کے لیے دیکھئے سورہ بقرہ آیت 143۔

يَوْمَئِذٍ يَّوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ عَصَوُا الرَّسُوْلَ لَوْ تُسَوّٰى بِهِمُ الْاَرْضُ ؕ وَ لَا يَكْتُمُوْنَ اللّٰهَ حَدِيْثًا ﴿۴۲﴾

اس دن کافر اور پیغمبر کے نافرمان تمنا کریں گے کہ کاش وہ زمین کے برابر کر دیئے جاتے (زمین میں دفن کر کے اوپر سے زمین برابر کر دی جاتی۔) اور وہ اللہ سے کوئی بات چھپا نہ سکیں گے۔(42)

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَ اَنْتُمْ سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ وَ لَا جُنُبًا اِلَّا عَابِرِيْ سَبِيْلٍ حَتّٰى تَغْتَسِلُوْا ؕ وَ اِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰۤى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَ اَيْدِيْكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُوْرًا ﴿۴۳﴾

اے ایمان والو۔ نماز کے قریب مت جاؤ جبکہ نشہ کی حالت میں ہو۔ یہاں تک کہ (نشہ اتر جائے اور) تمہیں معلوم ہو کہ تم کیا کہہ رہے ہو؟ اور نہ ہی جنابت کی حالت میں (نماز کے قریب جاؤ) یہاں تک کہ غسل کرلو۔ اِلاّ یہ کہ تم راستے سے گزر رہے ہو۔ (یعنی پانی تک پہنچنے کے لیے حالت جنابت میں مسجد کے دروازے سے اندر غسل خانہ تک گزرنا پڑے تو کوئی حرج نہیں۔)۔ اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم سے کوئی بیت الخلاء سے ہو کے آئے۔ یا تم نے عورتوں سے مباشرت کی ہو اور تمہیں پانی نہ ملے تو پھر پاک مٹی سے تیمم کرلو۔ کہ (اس سے) اپنے چہروں اور ہاتھوں کے کچھ حصہ پر مسح کرلو۔ بے شک اللہ بڑا معاف کرنے والا ہے، بڑا بخشنے والا ہے۔ (43)

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يَشْتَرُوْنَ الضَّلٰلَةَ وَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ تَضِلُّوا السَّبِيْلَ ﴿۴۴﴾

کیا تم نے ان لوگوں کی طرف نہیں دیکھا جن کو کتاب کا کچھ حصہ دیا گیا کہ وہ گمراہی خرید رہے ہیں اور چاہتے ہیں کہ تم بھی سیدھے راستے سے بھٹک جاؤ۔ (44)

وَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِاَعْدَآئِكُمْ ؕ وَ كَفٰى بِاللّٰهِ وَلِيًّا ٝ وَّ كَفٰى بِاللّٰهِ نَصِيْرًا ﴿۴۵﴾

اور اللہ تمہارے دشمنوں کو خوب جانتا ہے اور اللہ تمہاری کارسازی وسرپرستی اور مدد کے لیے کافی ہے۔ (45)

مِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ وَ يَقُوْلُوْنَ سَمِعْنَا وَ عَصَيْنَا وَ اسْمَعْ غَيْرَ مُسْمَعٍ وَّ رَاعِنَا لَيًّا بِاَلْسِنَتِهِمْ وَ طَعْنًا فِي الدِّيْنِ ؕ وَ لَوْ اَنَّهُمْ قَالُوْا سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا وَ اسْمَعْ وَ انْظُرْنَا لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَ اَقْوَمَ ۙ وَ لٰكِنْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۴۶﴾

یہودیوں میں سے کچھ ایسے بھی ہیں جو واضح بات کو اس کے موقع ومحل سے پھیر دیتے ہیں اور زبان کو توڑ مروڑ کر اور دین پر اعتراض کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ''**سمعنا و عصینا**'' (ہم نے سنا مگر مانا نہیں) اور ''**اسمع غیر مسمع**'' (اور سنو! تمہاری دعا نہ سنی جائے، یعنی اللہ تمہاری پکار قبول نہ کرے) اور ''راعنا'' (اس لفظ کو بھی زبان مروڑ کر غلط بولتے، جس کا معنی نامناسب ہوتا)۔ اگر وہ اس کی بجائے یوں کہتے ''**سمعنا و اطعنا**'' (ہم نے سنا اور مانا) اور ''**اسمع**'' (اور سنیے) ''**وانظرنا**'' (اور ہماری طرف دیکھئے)۔ تو یہ ان کے لئے بہتر اور زیادہ درست ہوتا۔ مگر اللہ نے کفر کی وجہ سے ان پر لعنت کی ہے (اپنی رحمت سے دور کر دیا ہے)۔ اس لئے وہ بہت کم ایمان لائیں گے۔ (46)

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اٰمِنُوْا بِمَا نَزَّلْنَا مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّطْمِسَ وُجُوْهًا فَنَرُدَّهَا عَلٰۤى اَدْبَارِهَاۤ اَوْ نَلْعَنَهُمْ كَمَا لَعَنَّاۤ اَصْحٰبَ السَّبْتِ ؕ وَ كَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ﴿۴۷﴾

اے اہل کتاب! اس قرآن پر ایمان لاؤ جو کہ تجدید (نیا ورژن) ہے اس کا جو پہلے سے تمہارے پاس موجود ہے۔ اس سے پہلے کہ ہم کچھ چہروں کو بگاڑ دیں اور انہیں ان کی پیٹھ کی طرف پھیر دیں۔ یا ان پر اس طرح لعنت کریں جس طرح ہم نے ہفتہ کے دن والوں پر لعنت کی تھی اور اللہ کا حکم نافذ ہو کر رہتا ہے۔ (47)

اصحب السبت سے مراد یہاں بنی اسرائیل کا ایک خاص گروہ تھا جو دریا کے کنارے آباد تھا اور ان کا روزگار ماہی گیری تھا۔ مگر جیسا کہ اللہ تعالی پہلے بھی بیان کر چکے ہیں کہ یہود کے ظلم اور ان کی نافرمانیوں کے سبب اللہ تعالی نے ان پر بہت سی حلال چیزیں حرام کر دیں تھیں۔ اس لیے

یہاں بھی معاملہ یہ نہیں تھا کہ کوئی خاص دن عبادت کے لیے مقرر کیا جائے۔ کیونکہ عبادت تو روز کا عمل ہے۔ بلکہ انہوں نے ابراہیمؑ کے توحید کے عقیدے میں اختلاف کیا تو اس پر ان لوگوں پر ایک دن کے شکار کی پابندی لگا دی گئی۔ (سورہ النحل آیت 124)۔ اور پھر ان کے حیل و حجت کے عمل کو ناپسند کرتے ہوئے اللہ تعالی نے ان کو بندر بنا دیا۔ اور جو لوگ اس دن کی پابندی کر رہے تھے اور دوسروں کو بھی اس کی تلقین کر رہے تھے۔ انہیں اللہ تعالی نے بچا لیا۔ (سورہ اعراف آیت۔163)

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَ يَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ۚ وَ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰۤى اِثْمًا عَظِيْمًا ۝٤٨

یقیناً اللہ اس بات کو نہیں معاف کرے گا کہ اس کے ساتھ شرک کیا جائے۔ اور اس کے سوا ہر گناہ جس کے لئے چاہے گا، بخش دے گا۔ اور جس نے کسی کو اللہ کا شریک ٹھہرایا اس نے بہت بڑے گناہ کے ساتھ بہتان باندھا۔ (48)

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يُزَكُّوْنَ اَنْفُسَهُمْ ؕ بَلِ اللّٰهُ يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَآءُ وَ لَا يُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ۝٤٩

کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو اپنی پاکیزگی بیان کرتے ہیں۔ حالانکہ اللہ جسے چاہتا ہے پاکیزگی عطا کرتا ہے۔ اور ان پر کھجور کی گٹھلی کے دھاگے برابر ظلم نہیں کیا جائے گا۔ (49)

اُنْظُرْ كَيْفَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ؕ وَ كَفٰى بِهٖۤ اِثْمًا مُّبِيْنًا ۝٥٠

دیکھو کہ یہ کس طرح اللہ پر جھوٹی تہمت لگاتے ہیں۔ اور ان کے گنہگار ہونے کے لیے یہی کھلا ہوا گناہ کافی ہے۔ (50)

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يُؤْمِنُوْنَ بِالْجِبْتِ وَ الطَّاغُوْتِ وَ يَقُوْلُوْنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا هٰۤؤُلَآءِ اَهْدٰى مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا سَبِيْلًا ۝٥١

کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جن کو کتاب الٰہی سے کچھ حصہ دیا گیا ہے۔ وہ جبت (بت) اور طاغوت (شیطان) پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور کافروں کے متعلق کہتے ہیں کہ وہ ایمان لانے والوں سے زیادہ ہدایت یافتہ ہیں۔ (51)

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ ؕ وَ مَنْ يَّلْعَنِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ نَصِيْرًا ۝٥٢ؕ

یہی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی ہے اور جس پر اللہ لعنت کر دے تم اس کا ہرگز کوئی یار و مددگار نہیں پاؤ گے۔ (52)

اَمْ لَهُمْ نَصِيْبٌ مِّنَ الْمُلْكِ فَاِذًا لَّا يُؤْتُوْنَ النَّاسَ نَقِيْرًا ۝٥٣ۙ

کیا ان کا سلطنت میں کوئی حصہ ہے؟ اگر ایسا ہوتا تو یہ لوگوں کو تل بھر بھی نہ دیتے۔ (53)

اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ عَلٰى مَاۤ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ فَقَدْ اٰتَيْنَاۤ اٰلَ اِبْرٰهِيْمَ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ وَ اٰتَيْنٰهُمْ مُّلْكًا عَظِيْمًا ۝٥٤

یا پھر وہ لوگوں پر اس لئے حسد کرتے ہیں کہ اللہ نے ان کو اپنے فضل و کرم سے نوازا ہے۔ (اگر یہ بات ہے) تو ہم نے آلِ ابراہیمؑ کو کتاب و

حکمت عطا کی ہے اوران کو بہت بڑی سلطنت عطا کی۔(54)

فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ بِهٖ وَمِنْهُمْ مَّنْ صَدَّ عَنْهُ ؕ وَكَفٰى بِجَهَنَّمَ سَعِيْرًا ﴿۵۵﴾

پھران میں کچھ تو اس پر ایمان لائے اور کچھ نے اس سے انکار کیا۔اور ایسے لوگوں کے لیے دوزخ کی بھڑکتی ہوئی آگ کافی ہے۔(55)

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا سَوْفَ نُصْلِيْهِمْ نَارًا ؕ كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ بَدَّلْنٰهُمْ جُلُوْدًا غَيْرَهَا لِيَذُوْقُوا الْعَذَابَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿۵۶﴾

بے شک جن لوگوں نے ہماری آیتوں کا انکار کیا ہم عنقریب انہیں (دوزخ) کی آگ میں جھونکیں گے۔جب ان کی پہلی کھالیں جل جائیں گی تو ہم ان کی کھالیں دوسری کھالوں سے بدل دیں گے تاکہ وہ عذاب کا مزہ چکھتے رہیں بے شک اللہ زبردست ہے اور بڑی حکمت والا ہے۔(56)

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا لَهُمْ فِيْهَآ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَّنُدْخِلُهُمْ ظِلًّا ظَلِيْلًا ﴿۵۷﴾

اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کئے ہم عنقریب ان کو ان بہشتوں میں داخل کریں گے جن کے نیچے سے نہریں جاری ہوں گی اور وہ ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ان کے لئے وہاں پاکیزہ بیویاں ہوں گی۔اور ہم انہیں اپنی رحمت کے سایہ میں اتاریں گے۔(57)

اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهْلِهَا ۙ وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ اِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِيْعًا بَصِيْرًا ﴿۵۸﴾

بے شک اللہ تم کو حکم دیتا ہے کہ امانت والوں کی امانتیں ان کے حوالے کردیا کرو اور جب لوگوں میں فیصلہ کرنے لگو تو انصاف سے فیصلہ کیا کرو۔ اللہ تمہیں بہت خوب نصیحت کرتا ہے بے شک اللہ سنتا اور دیکھتا ہے۔(58)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ ۚ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ﴿۵۹﴾

اے ایمان والو! اللہ کی فرمانبرداری کرو اور رسول کی فرمانبرداری کرو اور ان لوگوں کی جو تم میں سے حاکم ہوں۔پھر اگر آپس میں کسی چیز میں جھگڑا کرو تو اسے اللہ اور اس کے رسول کی طرف لوٹا دو۔اگر تم اللہ اور قیامت کے دن پر یقین رکھتے ہو یہی بات اچھی ہے اور انجام کے لحاظ سے بہت بہتر ہے(59)

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يَزْعُمُوْنَ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَحَاكَمُوْٓا اِلَى الطَّاغُوْتِ وَقَدْ اُمِرُوْٓا اَنْ يَّكْفُرُوْا بِهٖ ؕ وَيُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّضِلَّهُمْ ضَلٰلًا بَعِيْدًا ﴿۶۰﴾

کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جن کا خیال یہ ہے کہ وہ آپ پر اور آپ کے پہلے نازل ہونے والی کتابوں پر ایمان لے آئے ہیں۔اور پھر یہ چاہتے ہیں کہ سرکش لوگوں کے پاس فیصلہ کرائیں۔جب کہ انہیں حکم دیا گیا ہے کہ طاغوت کا انکار کریں۔اور شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ انہیں

گمراہی میں دور تک کھینچ کر لے جائے۔(60)

وَاِذَا قِيۡلَ لَهُمۡ تَعَالَوۡا اِلٰى مَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوۡلِ رَاَيۡتَ الۡمُنٰفِقِيۡنَ يَصُدُّوۡنَ عَنۡكَ صُدُوۡدًا ۚ ﴿۶۱﴾

اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ جو اللہ نے نازل کیا ہے اس کے مطابق فیصلہ کرو۔ اور اس کے رسول کی طرف آؤ تا کہ تمہارے درمیان فیصلہ کرے۔ تو تم منافقین کو دیکھو گے کہ وہ شدّت سے انکار کر دیتے ہیں۔(61)

فَكَيۡفَ اِذَاۤ اَصَابَتۡهُمۡ مُّصِيۡبَةٌ ۢ بِمَا قَدَّمَتۡ اَيۡدِيۡهِمۡ ثُمَّ جَآءُوۡكَ يَحۡلِفُوۡنَ بِاللّٰهِ اِنۡ اَرَدۡنَاۤ اِلَّاۤ
اِحۡسَانًا وَّتَوۡفِيۡقًا ﴿۶۲﴾

پس اس وقت کیا حال ہوگا جب ان پر ان کے اعمال کی بنا پر مصیبت نازل ہوگی اور وہ آپ کے پاس آ کر اللہ کی قسم کھائیں گے کہ ہمارا مقصد صرف نیکی کرنا اور اتحاد پیدا کرنا تھا۔(62)

اُولٰٓئِكَ الَّذِيۡنَ يَعۡلَمُ اللّٰهُ مَا فِىۡ قُلُوۡبِهِمۡ فَاَعۡرِضۡ عَنۡهُمۡ وَعِظۡهُمۡ وَقُلۡ لَّهُمۡ فِىۡۤ اَنۡفُسِهِمۡ قَوۡلًاۢ بَلِيۡغًا ﴿۶۳﴾

یہ وہ ہیں کہ اللہ خوب جانتا ہے کہ جو کچھ ان کے دلوں میں ہے آپ ان سے اعراض کریں۔ اور انہیں نصیحت کریں اور ان سے نہایت اچھے طریقے سے بات کریں۔(63)

وَمَاۤ اَرۡسَلۡنَا مِنۡ رَّسُوۡلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذۡنِ اللّٰهِ ؕ وَلَوۡ اَنَّهُمۡ اِذۡ ظَّلَمُوۡۤا اَنۡفُسَهُمۡ جَآءُوۡكَ فَاسۡتَغۡفَرُوا
اللّٰهَ وَاسۡتَغۡفَرَ لَهُمُ الرَّسُوۡلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيۡمًا ﴿۶۴﴾

اور ہم نے کوئی رسول نہیں بھیجا مگر اس لئے کہ اللہ کے حکم سے اس کی اطاعت کی جائے۔ کاش جب یہ لوگ (گناہ کر کے) اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھے تھے اگر آپ کے پاس آ جاتے اور اللہ سے بخشش طلب کرتے۔ اور رسول بھی ان کے لئے دعائے مغفرت کرتے تو یقیناً اللہ کو بڑا توبہ قبول کرنے والا اور بڑا مہربان پاتے۔(64)

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوۡكَ فِيۡمَا شَجَرَ بَيۡنَهُمۡ ثُمَّ لَا يَجِدُوۡا فِىۡۤ اَنۡفُسِهِمۡ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيۡتَ
وَيُسَلِّمُوۡا تَسۡلِيۡمًا ﴿۶۵﴾

پس آپ کے رب کی قسم! یہ لوگ اس وقت تک مؤمن نہیں ہو سکتے جب تک اپنے تمام جھگڑوں میں آپ کو حَکَم نہ مانیں۔ اور پھر آپ جو فیصلہ کریں (زبان سے اعتراض کرنا تو کجا) اپنے دلوں میں بھی تنگی محسوس نہ کریں اور اس طرح تسلیم کریں جس طرح تسلیم کرنے کا حق ہے۔(65)

وَلَوۡ اَنَّا كَتَبۡنَا عَلَيۡهِمۡ اَنِ اقۡتُلُوۡۤا اَنۡفُسَكُمۡ اَوِ اخۡرُجُوۡا مِنۡ دِيَارِكُمۡ مَّا فَعَلُوۡهُ اِلَّا قَلِيۡلٌ مِّنۡهُمۡ ؕ وَلَوۡ
اَنَّهُمۡ فَعَلُوۡا مَا يُوۡعَظُوۡنَ بِهٖ لَكَانَ خَيۡرًا لَّهُمۡ وَاَشَدَّ تَثۡبِيۡتًا ۙ ﴿۶۶﴾

اور اگر ہم ان پر اللہ کی راہ میں جہاد فرض کر دیتے یا ہجرت فرض کر دیتے۔ تو اس پر چند لوگوں کے سوا اور کوئی عمل نہ کرتا۔ اور اگر یہ اس نصیحت پر عمل کرتے جو ان کو کی جاتی ہے۔ تو یہ ان کے حق میں بہتر ہوتا۔ اور ثابت قدمی کا زیادہ موجب ہوتا۔(66)

وَّ اِذًا لَّاٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ لَّدُنَّاۤ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۶۷﴾ وَّ لَهَدَيْنٰهُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ﴿۶۸﴾

اور جب یہ ایسا کرتے تو ہم انہیں اپنی طرف سے بہت بڑا اجر دیتے۔(67) اور انہیں سیدھا راستہ دکھا دیتے۔(68)

وَ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَ الصِّدِّيْقِيْنَ وَ الشُّهَدَآءِ وَ الصّٰلِحِيْنَ ۚ وَ حَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ﴿۶۹﴾ ذٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللّٰهِ ؕ وَ كَفٰى بِاللّٰهِ عَلِيْمًا ﴿۷۰﴾

جو اللہ اور رسولؐ کی اطاعت کرے گا تو ایسے لوگ ان کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے خاص انعام کیا ہے۔یعنی انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین اور یہ بہت اچھے رفیق ہیں۔(69) یہ اللہ کا خاص فضل ہے اور اللہ کا علم کافی ہے۔(70)

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا خُذُوْا حِذْرَكُمْ فَانْفِرُوْا ثُبَاتٍ اَوِ انْفِرُوْا جَمِيْعًا ﴿۷۱﴾

اے ایمان والو! اپنی حفاظت کا سامان مکمل رکھو۔ ہر وقت تیار رہو پھر (موقع کی مناسبت سے) دستہ دستہ ہو کر نکلو یا اکٹھے ہو کر نکلو۔(71)

وَ اِنَّ مِنْكُمْ لَمَنْ لَّيُبَطِّئَنَّ ۚ فَاِنْ اَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالَ قَدْ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيَّ اِذْ لَمْ اَكُنْ مَّعَهُمْ شَهِيْدًا ﴿۷۲﴾

اور تم میں سے کچھ ایسے بھی ہیں جو پیچھے رکا رہنا پسند کرتے ہیں پس اگر تم پر کوئی مصیبت نازل ہو تو کہتا ہے کہ یہ مجھ پر اللہ کا احسان تھا کہ ان کے ساتھ موجود نہ تھا۔(72)

وَ لَئِنْ اَصَابَكُمْ فَضْلٌ مِّنَ اللّٰهِ لَيَقُوْلَنَّ كَاَنْ لَّمْ تَكُنْۢ بَيْنَكُمْ وَ بَيْنَهٗ مَوَدَّةٌ يّٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ مَعَهُمْ فَاَفُوْزَ فَوْزًا عَظِيْمًا ﴿۷۳﴾

اور اگر تم پر اللہ کا فضل و کرم ہو (فتح ہو اور مالِ غنیمت مل جائے) تو کہتا ہے جیسے اس کے اور تمہارے درمیان کبھی محبت اور دوستی تھی ہی نہیں۔ کہ کاش میں بھی ان کے ساتھ ہوتا تو بڑی کامیابی حاصل کرتا۔(73)

فَلْيُقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يَشْرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ ؕ وَ مَنْ يُّقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيُقْتَلْ اَوْ يَغْلِبْ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۷۴﴾

تو انہیں اللہ کی راہ میں لڑنا چاہئے جو دنیا کی زندگی بیچ کر آخرت لیتے ہیں۔ اور جو اللہ کی راہ میں لڑے پھر مارا جائے یا غالب آئے تو عنقریب ہم اسے بڑا اجر دیں گے۔(74)

وَ مَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَ النِّسَآءِ وَ الْوِلْدَانِ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَاۤ اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا ۚ وَ اجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا ۙۚ وَّ اجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِيْرًا ﴿۷۵﴾

آخر تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ کہ تم جنگ نہیں کرتے اللہ کی راہ میں۔ اور ان کمزور مردوں، عورتوں اور بچوں کی خاطر جو فریاد کر رہے ہیں پروردگار!

ہمیں اس بستی سے نکال دے جس کے باشندے ظالم ہیں۔اور اپنی طرف سے ہمارے لئے کوئی سرپرست اور مددگار بنا۔(75)

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ الطَّاغُوْتِ فَقَاتِلُوْٓا اَوْلِيَآءَ الشَّيْطٰنِ ۚ اِنَّ كَيْدَ الشَّيْطٰنِ كَانَ ضَعِيْفًا ﴿٧٦﴾

جو لوگ ایمان لائے ہیں وہ تو اللہ کی راہ میں جنگ کرتے ہیں اور جو کافر ہیں وہ شیطان کی راہ میں جنگ کرتے ہیں۔پس تم شیطان کے حامیوں سے جنگ کرو۔یقیناً شیطان کا مکروفریب نہایت کمزور ہے۔(76)

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ قِيْلَ لَهُمْ كُفُّوْٓا اَيْدِيَكُمْ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ۚ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ يَخْشَوْنَ النَّاسَ كَخَشْيَةِ اللّٰهِ اَوْ اَشَدَّ خَشْيَةً ۚ وَقَالُوْا رَبَّنَا لِمَ كَتَبْتَ عَلَيْنَا الْقِتَالَ ۚ لَوْلَآ اَخَّرْتَنَآ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ۭ قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيْلٌ ۚ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّمَنِ اتَّقٰى ۣ وَلَا تُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ﴿٧٧﴾

کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جن سے کہا گیا تھا کہ اپنے ہاتھ روکے رکھو اور نماز پڑھو اور زکوٰۃ ادا کرو۔پھر جب ان پر قتال فرض کر دیا گیا۔تو ان میں سے ایک گروہ انسانوں سے اس طرح ڈرنے لگا،جیسے اللہ سے ڈرنا چاہیے یا اس سے بھی زیادہ۔اور کہنے لگا پروردگار! تو نے کیوں ہم پر جہاد فرض کر دیا۔اور تھوڑی مدت تک ہمیں مہلت کیوں نہ دی؟ (اے نبیؐ) کہہ دیجیے کہ دنیا کا فائدہ بہت تھوڑا ہے اور جو پرہیزگار ہے اس کے لئے آخرت بہت بہتر ہے۔اور تم پر کھجور کی گٹھلی کے دھاگے برابر ظلم نہیں کیا جائے گا۔(77)

اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا يُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنْتُمْ فِيْ بُرُوْجٍ مُّشَيَّدَةٍ ۭ وَاِنْ تُصِبْهُمْ حَسَنَةٌ يَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۚ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ مِنْ عِنْدِكَ ۭ قُلْ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۭ فَمَالِ هٰٓؤُلَاۗءِ الْقَوْمِ لَا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ حَدِيْثًا ﴿٧٨﴾

تم جہاں کہیں بھی ہو گے،موت تمہیں آلے گی اگرچہ تم مضبوط قلعوں میں کیوں نہ ہو۔اور جب انہیں بھلائی پہنچتی ہے۔تو کہتے ہیں کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے اور جب کوئی برائی اور تکلیف پہنچتی ہے تو کہتے ہیں کہ یہ آپؐ کی وجہ سے ہے۔کہہ دیجیے کہ یہ سب کچھ اللہ ہی کی طرف سے ہے آخر ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ کوئی بات سمجھتے ہی نہیں ہیں؟۔(78)

مَآ اَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ ۡ وَمَآ اَصَابَكَ مِنْ سَيِّئَةٍ فَمِنْ نَّفْسِكَ ۭ وَاَرْسَلْنٰكَ لِلنَّاسِ رَسُوْلًا ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ﴿٧٩﴾

اے انسان! تجھے جو بھلائی بھی حاصل ہوتی ہے اللہ کی عنایت سے ہوتی ہے،اور جو مصیبت تجھ پر آتی ہے وہ تیرے اپنے اعمال کی بدولت آتی ہے۔ اے محمدؐ! ہم نے تم کو لوگوں کے لیے رسول بنا کر بھیجا ہے اور اس پر اللہ کی گواہی کافی ہے۔(79)

مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ۚ وَمَنْ تَوَلّٰى فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ﴿٨٠﴾

اور جس نے رسول کی اطاعت کی پس اس نے اللہ کی اطاعت کی۔ اور جس نے روگردانی کی تو ہم نے آپ کو ان پر نگران بنا کر نہیں بھیجا۔(80)

وَ يَقُوْلُوْنَ طَاعَةٌ ۡ فَاِذَا بَرَزُوْا مِنْ عِنْدِكَ بَيَّتَ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ غَيْرَ الَّذِيْ تَقُوْلُ ؕ وَ اللّٰهُ يَكْتُبُ مَا يُبَيِّتُوْنَ ۚ فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَ تَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَ كَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿۸۱﴾

اور وہ زبان سے اطاعت وفرمانبرداری کے لفظ کہتے ہیں اور جب آپ کے پاس سے باہر نکلتے ہیں۔ تو ان میں سے ایک گروہ آپ کے فرمان (یا اپنے قول وقرار کے) برعکس رات بھر تدبیریں کرتا ہے۔ جو کچھ وہ رات کے وقت کرتے ہیں اللہ وہ سب کچھ (ان کے صحیفۂ اعمال میں) لکھ رہا ہے۔ آپ ان کی طرف توجہ نہ کریں۔ اور اللہ پر بھروسہ کریں، کارسازی کے لیے اللہ کافی ہے۔(81)

اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ ؕ وَ لَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا ﴿۸۲﴾

آخر یہ لوگ قرآن میں غور وفکر کیوں نہیں کرتے۔ اگر یہ اللہ کے علاوہ کسی اور کی طرف سے ہوتا تو اس میں بہت کچھ اختلاف پاتے۔(82)

وَ اِذَا جَآءَهُمْ اَمْرٌ مِّنَ الْاَمْنِ اَوِ الْخَوْفِ اَذَاعُوْا بِهٖ ؕ وَ لَوْ رَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ وَ اِلٰۤى اُولِي الْاَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِيْنَ يَسْتَنْۢبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ ؕ وَ لَوْ لَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَتُهٗ لَاتَّبَعْتُمُ الشَّيْطٰنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۸۳﴾

اور جب ان کے پاس امن یا خوف کی کوئی بات پہنچتی ہے تو اسے پھیلا دیتے ہیں حالانکہ اگر وہ اسے رسول اور حاکم وقت کی طرف لوٹاتے تو (حقیقت کو) وہ لوگ جان لیتے جو استنباط کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ اور اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی، تو چند آدمیوں کے سوا باقی شیطان کی پیروی کرنے لگ جاتے۔(83)

فَقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ لَا تُكَلَّفُ اِلَّا نَفْسَكَ وَ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّكُفَّ بَاْسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ وَ اللّٰهُ اَشَدُّ بَاْسًا وَّ اَشَدُّ تَنْكِيْلًا ﴿۸۴﴾

تو آپؐ اللہ کی راہ میں جہاد کریں۔ آپؐ پر ذمہ داری نہیں ڈالی جاتی سوائے اپنی ذات کے اور اہل ایمان کو جہاد پر آمادہ کریں۔ امید ہے کہ اللہ کافروں کا زور روک دے۔ اور اللہ کا زور زبردست اور اس کی سزا بہت سخت ہے۔(84)

مَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَّكُنْ لَّهٗ نَصِيْبٌ مِّنْهَا ۚ وَ مَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً سَيِّئَةً يَّكُنْ لَّهٗ كِفْلٌ مِّنْهَا ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مُّقِيْتًا ﴿۸۵﴾

اور جو اچھی سفارش کرے گا۔ اسے اس میں سے حصہ ملے گا اور جو کوئی بری سفارش کرے گا۔ اسے بھی اس کا حصہ ملے گا۔ اور اللہ ہر شے پر نظر رکھنے والا ہے۔(85)

وَ اِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَاۤ اَوْ رُدُّوْهَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَسِيْبًا ﴿۸۶﴾

اور جب تمہیں سلام کیا جائے (یا کوئی تحفہ پیش کیا جائے) تو اس سے بہتر طریقہ پر جواب دو یا (کم از کم) اسی کو لوٹا دو۔ بے شک اللہ ہر چیز کا محاسبہ کرنے والا ہے۔(86)

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ لَيَجْمَعَنَّكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ ؕ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ حَدِيْثًا ﴿۸۷﴾

اللہ وہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ وہ ضرور تمہیں قیامت کے دن اکٹھا کرے گا جس میں کوئی شک نہیں ہے۔ اور اللہ سے بڑھ کر کون بات میں سچا ہے۔(87)

فَمَا لَكُمْ فِى الْمُنٰفِقِيْنَ فِئَتَيْنِ وَاللّٰهُ اَرْكَسَهُمْ بِمَا كَسَبُوْا ؕ اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَهْدُوْا مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ ؕ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا ﴿۸۸﴾

تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم منافقین کے بارے میں دو گروہ ہو گئے ہو۔ حالانکہ اللہ نے انہیں ان کے کرتوتوں کی وجہ سے (ان کے کفر کی طرف) الٹا پھیر دیا ہے۔ کیا تم چاہتے ہو کہ اسے ہدایت دو جس سے اس کی بدعملی کی وجہ سے اللہ نے توفیق ہدایت سلب کر لی ہے۔ اور جس سے اللہ توفیق ہدایت سلب کر لے، تم اس کے لیے ہدایت کا راستہ نہیں پاؤ گے۔(88)

وَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ كَمَا كَفَرُوْا فَتَكُوْنُوْنَ سَوَآءً فَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ اَوْلِيَآءَ حَتّٰى يُهَاجِرُوْا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَخُذُوْهُمْ وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ ۖ وَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ۙ﴿۸۹﴾

وہ چاہتے ہیں کہ تم بھی اسی طرح کفر اختیار کرو جیسے انہوں نے کفر اختیار کیا ہے تا کہ پھر تم سب برابر ہو جاؤ۔ لہٰذا تم انہیں اپنا حامی و سرپرست نہ بناؤ جب تک اللہ کی راہ میں ہجرت نہ کریں۔ اور اگر وہ اس بات سے روگردانی کریں تو انہیں پکڑو۔ اور جہاں کہیں انہیں پاؤ انہیں قتل کر ڈالو۔ اور ان میں کسی کو اپنا سرپرست اور مددگار نہ بناؤ۔(89)

اِلَّا الَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ اِلٰى قَوْمٍۢ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ اَوْ جَآءُوْكُمْ حَصِرَتْ صُدُوْرُهُمْ اَنْ يُّقَاتِلُوْكُمْ اَوْ يُقَاتِلُوْا قَوْمَهُمْ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَسَلَّطَهُمْ عَلَيْكُمْ فَلَقٰتَلُوْكُمْ ۚ فَاِنِ اعْتَزَلُوْكُمْ فَلَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ وَاَلْقَوْا اِلَيْكُمُ السَّلَمَ ۙ فَمَا جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ عَلَيْهِمْ سَبِيْلًا ﴿۹۰﴾

البتہ وہ منافق اس حکم سے مستثنٰی ہیں جو کسی ایسی قوم سے جا ملیں جس کے ساتھ تمہارا معاہدہ ہے اسی طرح وہ منافق بھی مستثنٰی ہیں جو تمہارے پاس آتے ہیں اور لڑائی سے دل برداشتہ ہیں، نہ تم سے لڑنا چاہتے ہیں نہ اپنی قوم سے۔ اللہ چاہتا تو ان کو تم پر مسلط کر دیتا اور وہ بھی تم سے لڑتے۔ لہٰذا اگر وہ تم سے کنارہ کش ہو جائیں اور لڑنے سے باز رہیں اور تمہاری طرف صلح کا ہاتھ بڑھائیں تو اللہ نے تمہارے لیے ان پر دست درازی کی کوئی سبیل نہیں رکھی۔(90)

سَتَجِدُوْنَ اٰخَرِيْنَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّاْمَنُوْكُمْ وَيَاْمَنُوْا قَوْمَهُمْ ؕ كُلَّمَا رُدُّوْٓا اِلَى الْفِتْنَةِ اُرْكِسُوْا فِيْهَا ۚ فَاِنْ لَّمْ يَعْتَزِلُوْكُمْ وَيُلْقُوْٓا اِلَيْكُمُ السَّلَمَ وَيَكُفُّوْٓا اَيْدِيَهُمْ فَخُذُوْهُمْ وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ ؕ وَاُولٰٓئِكُمْ جَعَلْنَا لَكُمْ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ﴿۹۱﴾

ایک اور قسم کے منافق تمہیں ایسے ملیں گے جو چاہتے ہیں کہ تم سے بھی امن میں رہیں اور اپنی قوم سے بھی، مگر جب کبھی فتنہ کا موقع پائیں گے اس

میں کود پڑیں گے ایسے لوگ اگر تمہارے مقابلہ سے باز نہ رہیں اور صلح وسلامتی تمہارے آگے پیش نہ کریں اور اپنے ہاتھ نہ روکیں، تو جہاں وہ ملیں انہیں پکڑو اور مارو، ان پر ہاتھ اٹھانے کے لیے ہم نے تمہیں کھلی حجت دے دی ہے۔(91)

وَ مَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ اَنْ يَّقْتُلَ مُؤْمِنًا اِلَّا خَطَـًٔا ۚ وَ مَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَـًٔا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ وَّ دِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰۤى اَهْلِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ يَّصَّدَّقُوْا ؕ فَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ لَّكُمْ وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ؕ وَ اِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍۭ بَيْنَكُمْ وَ بَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ فَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰۤى اَهْلِهٖ وَ تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ۚ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ ؗ تَوْبَةً مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝۹۲

کسی مسلمان کے لئے روانہیں ہے کہ وہ کسی مسلمان کو قتل کرے مگر غلطی سے۔اور جو کوئی کسی مؤمن کو غلطی سے قتل کرے (تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ) ایک مؤمن غلام آزاد کیا جائے اور خون بہا اس کے گھر والوں (وارثوں) کو ادا کیا جائے، مگر یہ کہ وہ لوگ خود (خون بہا) معاف کردیں۔ پھر اگر مقتول تمہاری دشمن قوم سے تعلق رکھتا ہو، مگر وہ خود مسلمان ہو تو پھر (اس کا کفارہ) ایک مؤمن غلام کا آزاد کرنا ہے اور اگر وہ (مقتول) ایسی (غیر مسلم) قوم کا فرد ہو جس کے اور تمہارے درمیان (جنگ نہ کرنے کا) معاہدہ ہے۔تو (کفارہ میں) ایک خون بہا اس کے وارثوں کے حوالے کیا جائے گا۔اور ایک مسلمان غلام بھی آزاد کیا جائے گا اور جس کو غلام میسر نہ ہو تو وہ مسلسل دو مہینے روزے رکھے گا۔ یہ اللہ کی طرف سے اس گناہ کی توبہ مقرر ہے۔اللہ بڑا جاننے والا اور بڑا حکمت والا ہے۔(92)

وَ مَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خٰلِدًا فِيْهَا وَ غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ لَعَنَهٗ وَ اَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيْمًا ۝۹۳

اور جو کوئی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کرے، اس کی سزا دوزخ ہے۔جس میں وہ ہمیشہ رہے گا اور اس پر اللہ کا غضب ہوگا۔اور اللہ اس پر لعنت کرے گا اور اس نے اس کے لیے عذاب عظیم تیار کر رکھا ہے۔(93)

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا ضَرَبْتُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَتَبَيَّنُوْا وَ لَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰۤى اِلَيْكُمُ السَّلٰمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا ۚ تَبْتَغُوْنَ عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؗ فَعِنْدَ اللّٰهِ مَغَانِمُ كَثِيْرَةٌ ؕ كَذٰلِكَ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلُ فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَتَبَيَّنُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ۝۹۴

اے ایمان والو! جب اللہ کی راہ میں (جہاد کے لیے) نکلو تو پہلے خوب تحقیق کر لیا کرو۔اور جو تمہیں سلام کرے تم اسے نہ کہو کہ تو مسلمان نہیں ہے۔تم دنیاوی زندگی کا ساز و سامان حاصل کرنا چاہتے ہو تو اللہ کے پاس بڑی غنیمتیں ہیں۔اس سے پہلے تم خود ایسے (کافر) ہی تھے۔پھر اللہ نے تم پر احسان کیا (کہ تم مسلمان ہو گئے) پس خوب تحقیق کر لیا کرو۔یقیناً اللہ اس سے باخبر ہے۔جو کچھ تم کرتے ہو۔(94)

لَا يَسْتَوِي الْقٰعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ اُولِي الضَّرَرِ وَ الْمُجٰهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ ؕ فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ دَرَجَةً ؕ وَ كُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ

الْحُسْنٰى ؕ وَفَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۹۵﴾

مسلمانوں میں سے بلا عذر گھر میں بیٹھے رہنے والے اور اللہ کی راہ میں مال و جان سے جہاد کرنے والے برابر نہیں ہو سکتے۔ اللہ نے مال اور اپنی جان سے جہاد کرنے والوں کو درجہ کے اعتبار سے بیٹھ رہنے والوں پر فضیلت دی ہے اور یوں تو اللہ نے ہر ایک سے بھلائی کا وعدہ کیا ہے۔ مگر اس نے جہاد کرنے والوں کو بیٹھ رہنے والوں پر اجر عظیم کے ساتھ فضیلت دی ہے۔(95)

دَرَجٰتٍ مِّنْهُ وَمَغْفِرَةً وَّرَحْمَةً ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۹۶﴾

یعنی اس کی طرف سے (ان کے لئے) بڑے درجے، بخشش اور رحمت ہے۔ اور اللہ بڑا بخشنے والا، بڑا رحم کرنے والا ہے۔(96)

اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ قَالُوْا فِيْمَ كُنْتُمْ ؕ قَالُوْا كُنَّا مُسْتَضْعَفِيْنَ فِي الْاَرْضِ ؕ قَالُوْٓا اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوْا فِيْهَا ؕ فَاُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ﴿۹۷﴾

بے شک وہ لوگ جو اپنی جانوں پر ظلم کر رہے تھے۔ (کفر کی حکومت میں، نہ تو اقامت دین کی جدو جہد کی، اور نہ ہی اس جگہ سے کسی اور جگہ ہجرت کی۔) جب فرشتوں نے ان کی روح کو قبض کیا، تو ان سے کہا تم نے ایسا کیوں کیا؟ تو انہوں نے کہا کہ ہم زمین میں کمزور و بے بس تھے۔ فرشتوں نے کہا کہ اللہ کی زمین وسیع نہ تھی کہ تم اس میں ہجرت کرتے؟ یہی وہ لوگ ہیں جن کا ٹھکانہ جہنم ہے اور وہ بُرا ٹھکانہ ہے۔(97)

اِلَّا الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ حِيْلَةً وَّلَا يَهْتَدُوْنَ سَبِيْلًا ﴿۹۸﴾

علاوہ ان کمزور مردوں، عورتوں اور بچوں کے جن کے اختیار میں کوئی تدبیر نہ تھی اور وہ کوئی راستہ نہ نکال سکتے تھے۔(98)

فَاُولٰٓئِكَ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّعْفُوَ عَنْهُمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَفُوًّا غَفُوْرًا ﴿۹۹﴾

یہی وہ لوگ ہیں جن کو عنقریب اللہ معاف کر دے گا کہ وہ بڑا معاف کرنے والا اور بڑا بخشنے والا ہے۔(99)

وَمَنْ يُّهَاجِرْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَجِدْ فِي الْاَرْضِ مُرٰغَمًا كَثِيْرًا وَّسَعَةً ؕ وَمَنْ يَّخْرُجْ مِنْۢ بَيْتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۱۰۰﴾

اور جو کوئی اللہ کی راہ میں ہجرت کرے گا۔ وہ زمین میں بہت جائے پناہ اور بڑی کشائش پائے گا۔ اور جو شخص اپنے گھر سے اللہ اور رسولؐ کی طرف (یعنی دین کے لیے) ہجرت کے ارادہ سے نکلے۔ پھر اسے موت آ جائے، تو اس کا اجر و ثواب اللہ کے ذمہ ہو گیا۔ اور اللہ بڑا بخشنے والا، رحم کرنے والا ہے۔(100)

وَاِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الْاَرْضِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ ۖۗ اِنْ خِفْتُمْ اَنْ يَّفْتِنَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا ؕ اِنَّ الْكٰفِرِيْنَ كَانُوْا لَكُمْ عَدُوًّا مُّبِيْنًا ﴿۱۰۱﴾

اور جب تم زمین میں سفر کرو تو تم پر کوئی گناہ نہیں کہ تم نماز میں قصر کرو (یعنی چار رکعت فرض کی جگہ دو پڑھو) اگر تمہیں اندیشہ ہے کہ کافر تمہیں تکلیف میں مبتلا کر دیں گے۔ بیشک کفار تمہارے کھلے دشمن ہیں۔(101)

یہ اصل میں صلوۃ خوف ہے۔آج کے دور میں کسی بھی اسلامی مملکت میں جہاں ملک کے طول وعرض میں مساجد موجود ہوں تو صلوۃ قصر نہیں کی جاسکتی۔اور پھر آج کے دور میں سفر کی جو سہولتیں ہیں وہ بھی اسی بات کی متقاضی ہیں۔ایک آدمی پشاور سے کراچی جہاز کے ذریعے سفر کر کے گیا تو اسے چاہیے کہ پوری نماز پڑھے۔اللہ تعالی نے بات واضح کر دی ہے کہ اگر تمہیں کافروں کی شرارت کا خوف ہوتو پھر صلوۃ مختصر کر سکتے ہو۔

وَ اِذَا كُنْتَ فِيْهِمْ فَاَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلٰوةَ فَلْتَقُمْ طَآىِٕفَةٌ مِّنْهُمْ مَّعَكَ وَ لْيَاْخُذُوْۤا اَسْلِحَتَهُمْ ۫ فَاِذَا سَجَدُوْا فَلْيَكُوْنُوْا مِنْ وَّرَآىِٕكُمْ ۪ وَ لْتَاْتِ طَآىِٕفَةٌ اُخْرٰى لَمْ يُصَلُّوْا فَلْيُصَلُّوْا مَعَكَ وَ لْيَاْخُذُوْا حِذْرَهُمْ وَ اَسْلِحَتَهُمْ ۚ وَدَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ تَغْفُلُوْنَ عَنْ اَسْلِحَتِكُمْ وَ اَمْتِعَتِكُمْ فَيَمِيْلُوْنَ عَلَيْكُمْ مَّيْلَةً وَّاحِدَةً ؕ وَ لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِنْ كَانَ بِكُمْ اَذًى مِّنْ مَّطَرٍ اَوْ كُنْتُمْ مَّرْضٰۤى اَنْ تَضَعُوْۤا اَسْلِحَتَكُمْ ۚ وَ خُذُوْا حِذْرَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ﴿۱۰۲﴾

اے رسولؐ! جب آپ ان (مسلمانوں) میں ہوں اور انہیں نماز (باجماعت) پڑھانے لگیں تو چاہیے کہ ان کا ایک گروہ آپ کے ساتھ کھڑا ہو۔اور وہ لوگ اپنے ہتھیار لئے رہیں۔اور جب یہ سجدہ کر چکیں (نماز پڑھ چکیں) تو یہ (پشت پناہی کے لیے) تمہارے پیچھے چلے جائیں اور پھر وہ دوسرا گروہ جس نے ابھی تک نماز نہیں پڑھی ہے آجائے اور آپ کے ساتھ نماز پڑھے۔اور چوکنا رہے اور اپنا اسلحہ اٹھائے رہے،کفار کی تو یہ خواہش ہے کہ تم اپنے ہتھیاروں اور اپنے ساز وسامان سے ذرا غافل ہو جاؤ اور وہ تم پر یکبارگی ٹوٹ پڑیں۔اور اگر تمہیں بارش سے تکلیف ہو یا تم بیمار ہو تو کوئی مضائقہ نہیں ہے کہ تم اپنے ہتھیاروں کو رکھ دو۔ہاں اپنی حفاظت کا خیال رکھو (چوکنا رہو)۔بے شک اللہ نے کافروں کے لئے رسوا کن عذاب مہیا کر رکھا ہے۔(102)

فَاِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلٰوةَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيٰمًا وَّ قُعُوْدًا وَّ عَلٰى جُنُوْبِكُمْ ۚ فَاِذَا اطْمَاْنَنْتُمْ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ۚ اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ﴿۱۰۳﴾

پھر جب تم نماز ادا کر چکو تو اللہ کو یاد کرو کھڑے ہوئے، بیٹھے ہوئے، اور اپنے پہلوؤں پر (لیٹے ہوئے)۔اور جب تم اطمینان اور امن کی حالت میں ہو تو نماز کو پورے طور پر ادا کرو۔بے شک نماز اہل ایمان پر پابندی وقت کے ساتھ فرض کی گئی ہے۔(103)

وَ لَا تَهِنُوْا فِي ابْتِغَآءِ الْقَوْمِ ؕ اِنْ تَكُوْنُوْا تَاْلَمُوْنَ فَاِنَّهُمْ يَاْلَمُوْنَ كَمَا تَاْلَمُوْنَ ۚ وَ تَرْجُوْنَ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا يَرْجُوْنَ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۱۰۴﴾

اس مخالف جماعت کی تلاش میں سستی نہ دکھاؤ۔اگر اس میں تمہیں تکلیف پہنچتی ہے۔تو انہیں بھی اسی طرح تکلیف پہنچتی ہے جس طرح تمہیں پہنچتی ہے۔اور تم اللہ سے اس چیز (اجر) کے امیدوار ہو جس کے وہ امیدوار نہیں ہیں۔اور اللہ بڑا جاننے والا، بڑی حکمت والا ہے۔(104)

اِنَّاۤ اَنْزَلْنَاۤ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَاۤ اَرٰىكَ اللّٰهُ ؕ وَ لَا تَكُنْ لِّلْخَآىِٕنِيْنَ خَصِيْمًا ﴿۱۰۵﴾

بے شک ہم نے یہ کتاب حق کے ساتھ آپ پر اتاری ہے۔تا کہ آپ لوگوں میں اس کے مطابق فیصلہ کریں، جو اللہ نے آپ کو بتا دیا ہے اور آپ

خیانت کاروں کے طرفدار نہ بنیں۔(105)

وَّ اسْتَغْفِرِ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۚ﴿۱۰۶﴾

اور اللہ سے مغفرت طلب کریں، یقیناً اللہ بڑا بخشنے والا، بڑا رحم کرنے والا ہے۔(106)

وَ لَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِيْنَ يَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ خَوَّانًا اَثِيْمًا ۙۚ﴿۱۰۷﴾

اور جو اپنے آپ سے خیانت کرتے ہیں آپ ان کی وکالت نہ کریں۔ بے شک اللہ اسے دوست نہیں رکھتا، جو بڑا خائن، گناہ گار ہے۔(107)

يَّسْتَخْفُوْنَ مِنَ النَّاسِ وَ لَا يَسْتَخْفُوْنَ مِنَ اللّٰهِ وَ هُوَ مَعَهُمْ اِذْ يُبَيِّتُوْنَ مَا لَا يَرْضٰى مِنَ الْقَوْلِ ؕ وَ
كَانَ اللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطًا ﴿۱۰۸﴾

یہ لوگ (اپنی حرکات) لوگوں سے تو چھپا سکتے ہیں مگر اللہ سے نہیں چھپا سکتے، کیونکہ وہ تو اس وقت بھی ان کے ساتھ ہوتا ہے، جب وہ راتوں کو اس کی پسند کے خلاف مشورے کرتے ہیں اور وہ جو کچھ کرتے ہیں۔ اللہ اس کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔(108)

هٰۤاَنْتُمْ هٰۤؤُلَآءِ جٰدَلْتُمْ عَنْهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۫ فَمَنْ يُّجَادِلُ اللّٰهَ عَنْهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَمْ مَّنْ
يَّكُوْنُ عَلَيْهِمْ وَكِيْلًا ﴿۱۰۹﴾

(اے مسلمانو!) یہ تم ہو جو دنیاوی زندگی میں ان کی طرف سے جھگڑتے ہو (ان کی طرفداری کرتے ہو)۔ تو قیامت کے دن ان کی طرف سے اللہ سے کون بحث کرے گا؟ یا کون ان کا وکیل (نمائندہ) ہوگا؟۔(109)

وَ مَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۱۱۰﴾

اور جو کوئی برائی کرے یا اپنے اوپر ظلم کرے پھر اللہ سے مغفرت طلب کرے، تو وہ اللہ کو بڑا بخشنے والا اور بڑا رحم کرنے والا پائے گا۔(110)

وَ مَنْ يَّكْسِبْ اِثْمًا فَاِنَّمَا يَكْسِبُهٗ عَلٰى نَفْسِهٖ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۱۱۱﴾

اور جو گناہ کرتا ہے تو وہ اپنی ہی جان کے خلاف کرتا ہے۔ اور اللہ بڑا جاننے والا ہے اور بڑی حکمت والا ہے۔(111)

وَ مَنْ يَّكْسِبْ خَطِيْٓئَةً اَوْ اِثْمًا ثُمَّ يَرْمِ بِهٖ بَرِيْٓـًٔا فَقَدِ احْتَمَلَ بُهْتَانًا وَّ اِثْمًا مُّبِيْنًا ﴿۱۱۲﴾

اور جو کوئی غلطی یا گناہ کرے یا کسی بے قصور پر تہمت لگائے، تو اس نے ایک بڑے بہتان اور کھلے ہوئے گناہ کا بوجھ اٹھایا ہے۔(112)

وَ لَوْ لَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ وَ رَحْمَتُهٗ لَهَمَّتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ اَنْ يُّضِلُّوْكَ ؕ وَ مَا يُضِلُّوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَ
مَا يَضُرُّوْنَكَ مِنْ شَيْءٍ ؕ وَ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ وَ عَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ؕ وَ كَانَ
فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا ﴿۱۱۳﴾

اور اگر اللہ کا فضل و کرم اور اس کی خاص رحمت آپ کے شامل حال نہ ہوتی تو ان کے ایک گروہ نے تو یہ تہیّہ کر لیا تھا کہ آپ کو گمراہ کر کے رہے گا۔ حالانکہ وہ اپنے آپ کو ہی گمراہ کر رہے ہیں اور آپ کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ اللہ نے آپ پر کتاب و حکمت نازل کی ہے اور آپ کو وہ کچھ

سکھا دیا ہے جو آپ نہیں جانتے تھے۔ اور آپ پر اللہ کا بڑا فضل و کرم ہے۔(113)

لَا خَيْرَ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنْ نَّجْوٰىهُمْ اِلَّا مَنْ اَمَرَ بِصَدَقَةٍ اَوْ مَعْرُوْفٍ اَوْ اِصْلَاحٍۭ بَيْنَ النَّاسِ ؕ وَ مَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۱۱۴﴾

لوگوں کی زیادہ تر سرگوشیوں میں کوئی بھلائی نہیں ہے سوا اس کے کہ کوئی صدقہ دینے، نیکی کرنے یا لوگوں کے درمیان صلح صفائی کرانے کی بات کرے۔ اور جو شخص اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کی خاطر ایسا کرے۔ ہم اسے اجر عظیم عطا فرمائیں گے۔(114)

وَ مَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَ يَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَ نُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ؕ وَ سَآءَتْ مَصِيْرًا ﴿۱۱۵﴾

اور جو راہِ ہدایت کے واضح ہو جانے کے بعد رسول کی مخالفت کرے اور اہل ایمان کے راستے کے خلاف چلے، تو ہم اسے ادھر ہی جانے دیں گے، جدھر وہ گیا ہے (ہم اسے کرنے دیں گے جو کچھ وہ کرتا ہے)۔ اور اسے جہنم میں ڈالیں گے اور یہ بہت بری جگہ ہے۔(115)

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَ يَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا ﴿۱۱۶﴾

بے شک اللہ اس جرم کو نہیں معاف نہیں کرے گا کہ اس کے ساتھ شرک کیا جائے۔ اور اس کے سوا (جو کم درجہ کے جرائم ہیں) جس کے لئے چاہتا ہے بخش دیتا ہے۔ اور جو کسی کو اس کا شریک ٹھہرائے گا وہ گمراہ ہوا (اور اس میں) بہت دور نکل گیا۔(116)

اِنْ يَّدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖۤ اِلَّاۤ اِنٰثًا ۚ وَ اِنْ يَّدْعُوْنَ اِلَّا شَيْطٰنًا مَّرِيْدًا ﴿۱۱۷﴾

وہ اللہ کو چھوڑ کر دیویوں کو معبود بناتے ہیں وہ اُس باغی شیطان کو معبود بناتے ہیں۔(117)

لَّعَنَهُ اللّٰهُ ۘ وَ قَالَ لَاَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا ﴿۱۱۸﴾

جس پر اللہ نے لعنت کی ہے اور جس نے کہا کہ میں تیرے بندوں میں سے اپنا مقررہ حصہ لے کر رہوں گا۔(118)

وَّ لَاُضِلَّنَّهُمْ وَ لَاُمَنِّيَنَّهُمْ وَ لَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ الْاَنْعَامِ وَ لَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ ؕ وَ مَنْ يَّتَّخِذِ الشَّيْطٰنَ وَلِيًّا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِيْنًا ﴿۱۱۹﴾

میں انہیں بہکاؤں گا، میں انہیں آرزوؤں میں الجھاؤں گا، میں انہیں حکم دوں گا اور وہ میرے حکم سے جانوروں کے کان چیریں گے اور میں انہیں حکم دوں گا اور وہ میرے حکم سے خدائی ساخت میں ردوبدل کریں گے۔ اور جس نے اس شیطان کو اللہ کے بجائے اپنا ولی و سرپرست بنالیا۔ وہ صریح نقصان میں پڑ گیا۔(119)

مشرکین اپنے جانوروں کے کان چیر کر ان کو اپنے دیوتاؤں کے نام کی نذر چھوڑ دیا کرتے تھے تاکہ لوگ ان سے کوئی کام نہ لیں اور نہ ان کو تنگ کریں۔ اور وہ جانوران معبودوں کی نذر چڑھاوا چڑھ جاتے تھے۔ اور اس کے ساتھ شیطان نے کہا کہ میں انہیں حکم دوں گا کہ اللہ کی بنائی ہوئی صورتوں میں تبدیلی کریں۔ یعنی مرد عورتوں جیسا حلیہ بنائیں، اور عورتیں مردوں جیسا لباس اور حلیہ بنائیں۔ جیسا کہ آج کل لڑکے لمبے بال رکھتے ہیں اور کان، ناک چھدوا لیتے ہیں۔ اور لڑکیاں بال کٹوا کر پتلون شرٹ پہن لیں۔

يَعِدُهُمْ وَيُمَنِّيْهِمْ ۭ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا ﴿۱۲۰﴾

وہ اِن لوگوں سے وعدہ کرتا ہے اورانہیں امیدیں دلاتا ہے،مگر شیطان کے سارے وعدے صرف فریب کے اور کچھ نہیں ہیں۔(120)

اُولٰۗىِٕكَ مَاْوٰىھُمْ جَهَنَّمُ ۡ وَلَا يَجِدُوْنَ عَنْهَا مَحِيْصًا ﴿۱۲۱﴾

اِن لوگوں کا ٹھکانا جہنم ہے جس سے خلاصی کی کوئی صورت یہ نہ پائیں گے۔(121)

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُھُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْھٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا

وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ۭ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيْلًا ﴿۱۲۲﴾

رہے وہ لوگ جو ایمان لے آئیں اور نیک عمل کریں، تو انہیں ہم ایسے باغات میں داخل کریں گے جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی اور وہ وہاں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ یہ اللہ کا سچا وعدہ ہے اور اللہ سے بڑھ کر کون اپنی بات میں سچا ہوگا۔(122)

لَيْسَ بِاَمَانِيِّكُمْ وَلَآ اَمَانِيِّ اَھْلِ الْكِتٰبِ ۭ مَنْ يَّعْمَلْ سُوْۗءًا يُّجْزَ بِهٖ ۙ وَلَا يَجِدْ لَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿۱۲۳﴾

آخرت کا انجام نہ تمہاری آرزوؤں پر موقوف ہے نہ اہل کتاب کی آرزوؤں پر۔ جو بھی برائی کرے گا اس کا پھل پائے گا اور اللہ کے مقابلہ میں اپنے لیے کوئی حامی و مدد گار نہ پا سکے گا۔(123)

وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَھُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰۗىِٕكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُوْنَ نَقِيْرًا ﴿۱۲۴﴾

اور جو نیک عمل کرے گا، خواہ مرد ہو یا عورت، بشرطیکہ ہو وہ مومن، تو ایسے ہی لوگ جنت میں داخل ہوں گے اور اُن کی ذرہ برابر حق تلفی نہ ہونے پائے گی۔(124)

وَمَنْ اَحْسَنُ دِيْنًا مِّمَّنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَھُوَ مُحْسِنٌ وَّاتَّبَعَ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ۭ وَاتَّخَذَ اللّٰهُ

اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلًا ﴿۱۲۵﴾

اُس شخص سے بہتر اور کس کا طریق زندگی ہوسکتا ہے جس نے اللہ کے آگے سر تسلیم خم کر دیا اور اپنا رویہ نیک رکھا۔ اور یکسو ہو کر ابراہیمؑ کے طریقے کی پیروی کی۔ اُس ابراہیمؑ کے طریقے کی جسے اللہ نے اپنا دوست بنالیا تھا۔(125)

وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطًا ﴿۱۲۶﴾

آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے اللہ کا ہے۔ اور اللہ ہر چیز کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔(126)

وَيَسْتَفْتُوْنَكَ فِي النِّسَاۗءِ ۭ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِيْهِنَّ ۙ وَمَا يُتْلٰي عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ فِيْ يَتٰمَي النِّسَاۗءِ الّٰتِيْ

لَا تُؤْتُوْنَھُنَّ مَا كُتِبَ لَھُنَّ وَتَرْغَبُوْنَ اَنْ تَنْكِحُوْھُنَّ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الْوِلْدَانِ ۙ وَاَنْ تَقُوْمُوْا

لِلْيَتٰمٰى بِالْقِسْطِ ؕ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِهٖ عَلِيْمًا ﴿۱۲۷﴾

لوگ تم سے عورتوں کے معاملہ میں فتویٰ پوچھتے ہیں کہو اللہ تمہیں اُن کے معاملہ میں فتویٰ دیتا ہے، اور ساتھ ہی وہ احکام بھی یاد دلاتا ہے جو پہلے سے تم کو اس کتاب میں سنائے جارہے ہیں یعنی وہ احکام جو اُن یتیم لڑکیوں کے متعلق ہیں جن کا حق تم ادا نہیں کرتے اور لالچ کی بنا پر تم خود ان سے نکاح کر لینا چاہتے ہو، اور وہ احکام جو اُن بچوں کے متعلق ہیں جو بیچارے کوئی زور نہیں رکھتے۔ اللہ تمہیں ہدایت کرتا ہے کہ یتیموں کے ساتھ انصاف پر قائم رہو، اور جو بھلائی تم کرو گے بے شک اللہ اسے خوب جانتا ہے۔(127)

وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْۢ بَعْلِهَا نُشُوْزًا اَوْ اِعْرَاضًا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ اَنْ يُّصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا ؕ وَ الصُّلْحُ خَيْرٌ ؕ وَاُحْضِرَتِ الْاَنْفُسُ الشُّحَّ ؕ وَاِنْ تُحْسِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ﴿۱۲۸﴾

جب کسی عورت کو اپنے شوہر سے بدسلوکی یا بے رخی کا خطرہ ہو تو کوئی مضائقہ نہیں اگر میاں اور بیوی (کچھ حقوق کی کمی بیشی پر) آپس میں صلح کرلیں۔ صلح بہر حال بہتر ہے۔ نفس تنگ دلی کے طرف جلدی مائل ہو جاتے ہیں، لیکن اگر تم لوگ احسان سے پیش آؤ۔ اور خدا ترسی سے کام لو تو یقین رکھو کہ اللہ تمہارے ہر کام سے باخبر ہے۔(128)

وَلَنْ تَسْتَطِيْعُوْٓا اَنْ تَعْدِلُوْا بَيْنَ النِّسَآءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ فَلَا تَمِيْلُوْا كُلَّ الْمَيْلِ فَتَذَرُوْهَا كَالْمُعَلَّقَةِ ؕ وَ اِنْ تُصْلِحُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۱۲۹﴾

اور تم ہر گز طاقت نہیں رکھتے کہ ایک سے زائد عورتوں میں عدل کر سکو۔ اور چاہے کتنا ہی دل سے چاہو۔ تو یہ نہ ہو کہ ایک طرف پورا جھک جاؤ کہ دوسری کو ادھر میں لٹکتی چھوڑ دو۔ اور اگر تم نیکی اور پرہیز گاری کرو گے تو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے،(129)

وَاِنْ يَّتَفَرَّقَا يُغْنِ اللّٰهُ كُلًّا مِّنْ سَعَتِهٖ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ وَاسِعًا حَكِيْمًا ﴿۱۳۰﴾

اور اگر میاں بیوی (میں موافقت نہ ہو سکے اور) ایک دوسرے سے جدا ہو جائیں تو اللہ ہر ایک کو اپنی دولت سے غنی کر دے گا اور اللہ بڑی کشائش والا اور حکمت والا ہے۔(130)

وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَلَقَدْ وَصَّيْنَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَاِيَّاكُمْ اَنِ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ وَاِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَنِيًّا حَمِيْدًا ﴿۱۳۱﴾

اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے، اور بیشک تاکید فرمادی ہے ہم نے ان سے جو تم سے پہلے کتاب دیئے گئے اور تم کو، کہ اللہ سے ڈرتے رہو اور اگر کفر کرو تو بیشک اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے۔ اور اللہ بے نیاز ہے خوب تعریف کیا گیا ہے۔ (131)

وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿۱۳۲﴾

جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے وہ سب اللہ کا ہے۔ اور اللہ کارسازی کے لیے کافی ہے۔(132)

اِنۡ يَّشَاۡ يُذۡهِبۡكُمۡ اَيُّهَا النَّاسُ وَيَاۡتِ بِاٰخَرِيۡنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى ذٰلِكَ قَدِيۡرًا ﴿۱۳۳﴾

اے لوگو! اگر وہ چاہے تو تم سب کو لے جائے (ختم کر دے) اور دوسروں کو لے آئے۔ اور اللہ اس پر پوری قدرت رکھتا ہے۔(133)

مَنۡ كَانَ يُرِيۡدُ ثَوَابَ الدُّنۡيَا فَعِنۡدَ اللّٰهِ ثَوَابُ الدُّنۡيَا وَالۡاٰخِرَةِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيۡعًاۢ بَصِيۡرًا ﴿۱۳۴﴾

جو شخص صرف دنیاوی صلہ کا طلبگار رہو۔ تو اللہ کے پاس دنیا اور آخرت دونوں کا صلہ ہے۔ اور اللہ بڑا سننے والا، بڑا دیکھنے والا ہے۔(134)

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا كُوۡنُوۡا قَوّٰمِيۡنَ بِالۡقِسۡطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَلَوۡ عَلٰٓى اَنۡفُسِكُمۡ اَوِ الۡوَالِدَيۡنِ وَالۡاَقۡرَبِيۡنَ ۚ
اِنۡ يَّكُنۡ غَنِيًّا اَوۡ فَقِيۡرًا فَاللّٰهُ اَوۡلٰى بِهِمَا ۖ فَلَا تَتَّبِعُوا الۡهَوٰٓى اَنۡ تَعۡدِلُوۡا ۚ وَاِنۡ تَلۡوٗۤا اَوۡ تُعۡرِضُوۡا فَاِنَّ
اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ خَبِيۡرًا ﴿۱۳۵﴾

اے ایمان والو! مضبوطی کے ساتھ انصاف کے علمبردار ہو جاؤ۔ اور محض اللہ کے لئے گواہی دینے والے بنو۔ خواہ تمہیں اپنے آپ یا والدین کے اور اپنے قریبی رشتہ داروں کے خلاف ہی گواہی دینا پڑے۔ وہ (جس کے خلاف گواہی دی جارہی ہے) چاہے امیر ہو چاہے فقیر ہو بہر حال اللہ ان دونوں کا تم سے زیادہ خیر خواہ ہے پس اس طرح خواہش نفس کی پیروی نہ کرو کہ حق سے ہٹ جاؤ۔ اور اگر تم نے ہیر پھیر کیا یا (حق سے) منہ موڑا تو بے شک جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے باخبر ہے۔(135)

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اٰمِنُوۡا بِاللّٰهِ وَرَسُوۡلِهٖ وَالۡكِتٰبِ الَّذِىۡ نَزَّلَ عَلٰى رَسُوۡلِهٖ وَالۡكِتٰبِ الَّذِىۡۤ اَنۡزَلَ مِنۡ
قَبۡلُ ؕ وَمَنۡ يَّكۡفُرۡ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ فَقَدۡ ضَلَّ ضَلٰلًاۢ بَعِيۡدًا ﴿۱۳۶﴾

اے ایمان والو! اللہ پر، اس کے رسولؐ پر اور اس کی کتاب پر ایمان لاؤ جو اس نے اپنے رسولؐ پر نازل کی ہے۔ اور اس کتاب پر جو اس نے پہلے اتاری ہے اور جو کوئی اللہ کا، اس کے فرشتوں کا، اس کی کتابوں کا، اس کے رسولوں کا، اور آخرت کے دن کا انکار کرے۔ وہ گمراہ ہوا اور اس میں بہت دور نکل گیا۔(136)

اِنَّ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا ثُمَّ كَفَرُوۡا ثُمَّ اٰمَنُوۡا ثُمَّ كَفَرُوۡا ثُمَّ ازۡدَادُوۡا كُفۡرًا لَّمۡ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَـغۡفِرَ لَهُمۡ وَلَا
لِيَهۡدِيَهُمۡ سَبِيۡلًا ؕ ﴿۱۳۷﴾ بَشِّرِ الۡمُنٰفِقِيۡنَ بِاَنَّ لَهُمۡ عَذَابًا اَلِيۡمَاۙ ﴿۱۳۸﴾

جو لوگ ایمان لائے پھر کافر ہو گئے پھر ایمان لائے پھر کافر ہو گئے۔ پھر کفر میں بڑھتے گئے۔ اللہ ہرگز ان کی مغفرت نہیں فرمائے گا اور نہ انہیں سیدھی راہ تک پہنچائے گا۔(137) منافقوں کو سنا دیجیے! کہ ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔(138)

اۨلَّذِيۡنَ يَتَّخِذُوۡنَ الۡـكٰفِرِيۡنَ اَوۡلِيَآءَ مِنۡ دُوۡنِ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ؕ اَيَبۡتَغُوۡنَ عِنۡدَهُمُ الۡعِزَّةَ فَاِنَّ الۡعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيۡعًا ؕ ﴿۱۳۹﴾

وہ (منافق) جو اہل ایمان کو چھوڑ کر کافروں کو اپنا دوست بناتے ہیں۔ کیا یہ ان کے پاس عزت تلاش کرتے ہیں۔ عزت تو ساری کی ساری اللہ ہی کے لئے ہے (اس کے اختیار میں ہے)۔(139)

وَقَدۡ نَزَّلَ عَلَيۡكُمۡ فِى الۡكِتٰبِ اَنۡ اِذَا سَمِعۡتُمۡ اٰيٰتِ اللّٰهِ يُكۡفَرُ بِهَا وَيُسۡتَهۡزَاُ بِهَا فَلَا تَقۡعُدُوۡا مَعَهُمۡ

حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖٓ ۖ اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ جَامِعُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْكٰفِرِيْنَ فِيْ جَهَنَّمَ جَمِيْعَۨا ﴿۱۴۰﴾

اوراس نے کتاب (قرآن) میں تم پر یہ حکم نازل کیا ہے کہ جب سنو کہ (کسی جگہ) آیات الٰہیہ کا انکار کیا جارہا ہے اور ان کا مذاق اڑایا جارہا ہے۔تو ایسے لوگوں کے ساتھ مت بیٹھو۔جب تک وہ کسی اور بات میں مشغول نہ ہو جائیں ورنہ اس حالت میں تم بھی انہی جیسے ہو جاؤ گے۔ بے شک اللہ سب منافقوں اور سب کافروں کو دوزخ میں اکٹھا کرنے والا ہے۔(140)

الَّذِيْنَ يَتَرَبَّصُوْنَ بِكُمْ ۚ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ فَتْحٌ مِّنَ اللّٰهِ قَالُوْٓا اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ ڮ وَاِنْ كَانَ لِلْكٰفِرِيْنَ نَصِيْبٌ ۙ قَالُوْٓا اَلَمْ نَسْتَحْوِذْ عَلَيْكُمْ وَنَمْنَعْكُمْ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۭ فَاللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ وَلَنْ يَّجْعَلَ اللّٰهُ لِلْكٰفِرِيْنَ عَلَي الْمُؤْمِنِيْنَ سَبِيْلًا ﴿۱۴۱﴾

یہ وہ لوگ ہیں جو تمہارے (انجام) کے منتظر رہتے ہیں۔پھر اگر تمہیں اللہ کی طرف سے فتح حاصل ہوگئی تو کہتے ہیں کیا ہم تمہارے ساتھ نہ تھے؟ اور اگر کافروں کو (فتح کا) کچھ حصہ مل گیا تو (کافروں سے) کہتے ہیں۔کیا ہم تم پر غالب نہیں آنے لگے تھے؟ اور کیا ہم نے تمہیں مسلمانوں سے نہیں بچایا؟ اب اللہ ہی قیامت کے دن تمہارے درمیان فیصلہ کرے گا۔اور اللہ کبھی کافروں کے لیے مسلمانوں پر غالب آنے کا کوئی راستہ نہیں رکھے گا۔(141)

اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَھُوَ خَادِعُھُمْ ۚ وَاِذَا قَامُوْٓا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى ۙ يُرَاۗءُوْنَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۱۴۲﴾

منافق (بزعم خود) اللہ کو دھوکہ دے رہے ہیں۔حالانکہ وہ انہیں دھوکے میں رکھ رہا ہے (انہیں ان کی دھوکہ بازی کی سزا دینے والا ہے) اور جب وہ نماز کے لئے کھڑے ہوتے ہیں۔تو بے دلی اور کاہلی کے ساتھ وہ بھی خلوص نیت سے نہیں بلکہ محض لوگوں کو دکھانے کے لیے۔اور اللہ کو یاد نہیں کرتے مگر تھوڑا۔(142)

مُّذَبْذَبِيْنَ بَيْنَ ذٰلِكَ ڰ لَآ اِلٰى هٰٓؤُلَاۗءِ وَلَآ اِلٰى هٰٓؤُلَاۗءِ ۭ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا ﴿۱۴۳﴾

وہ (کفر و اسلام کے) درمیان ڈانواں ڈول ہیں نہ پورے اس طرف نہ پورے اس طرف۔جسے اللہ بھٹکنے دے (اس کی سستی کی وجہ سے توفیق ہدایت سلب کر لے) تو آپ اس کے لئے ہدایت کا کوئی راستہ نہیں پاؤ گے۔(143)

يٰٓاَيُّھَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَاۗءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۭ اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ﴿۱۴۴﴾

اے ایمان والو! اہل ایمان کو چھوڑ کر کافروں کو اپنا دوست نہ بناؤ۔کیا تم چاہتے ہو کہ اپنے خلاف اللہ کو کھلی ہوئی دلیل مہیا کر دو۔(144)

اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لَھُمْ نَصِيْرًا ﴿۱۴۵﴾

بے شک منافق دوزخ کے سب سے نیچے والے طبقہ میں ہوں گے۔اور تم ان کے لیے کوئی یار و مددگار نہیں پاؤ گے۔(145)

اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا وَ اَصْلَحُوْا وَ اعْتَصَمُوْا بِاللّٰهِ وَ اَخْلَصُوْا دِيْنَهُمْ لِلّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ وَ سَوْفَ يُؤْتِ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۱۴۶﴾

سوائے ان کے جنہوں نے توبہ کی، اپنی اصلاح کر لی۔ اور اللہ سے وابستہ ہو گئے اور اللہ کے لئے اپنا دین خالص کر دیا (خلوص کے ساتھ اس کی اطاعت کرنے لگے) تو یہ لوگ مؤمنین کے ساتھ ہوں گے اور اللہ اہل ایمان کو اجر عظیم عطا فرمائے گا۔ (146)

مَا يَفْعَلُ اللّٰهُ بِعَذَابِكُمْ اِنْ شَكَرْتُمْ وَ اٰمَنْتُمْ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ شَاكِرًا عَلِيْمًا ﴿۱۴۷﴾

اگر تم شکر گزار بن جاؤ۔ اور ایمان لے آؤ تو اللہ تمہیں عذاب دے کر کیا کرے گا؟ اور اللہ تو بڑا قدردان ہے اور بڑا جاننے والا ہے۔ (147)

لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا عَلِيْمًا ﴿۱۴۸﴾

اللہ تعالیٰ اس چیز کو پسند نہیں کرتا کہ کسی کی برائی کا سرِ عام اظہار کیا جائے۔ سوائے اس کے کہ کسی پر ظلم ہوا ہو۔ اور اللہ بڑا سننے والا، بڑا جاننے والا ہے۔ (148)

اِنْ تُبْدُوْا خَيْرًا اَوْ تُخْفُوْهُ اَوْ تَعْفُوْا عَنْ سُوْٓءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا قَدِيْرًا ﴿۱۴۹﴾

اگر تم کوئی نیکی ظاہر کرو یا اسے چھپاؤ۔ یا کسی برائی سے درگزر کرو۔ تو بے شک اللہ بھی بڑا معاف کرنے والا، بڑا قدرت والا ہے۔ (149)

اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَ رُسُلِهٖ وَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّفَرِّقُوْا بَيْنَ اللّٰهِ وَ رُسُلِهٖ وَ يَقُوْلُوْنَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَّ نَكْفُرُ بِبَعْضٍ ۙ وَّ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَّخِذُوْا بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ﴿۱۵۰﴾

بے شک جو لوگ اللہ اور اس کے رسولوں کا انکار کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ اللہ اور اس کے پیغمبروں کے درمیان تفریق کریں اور کہتے ہیں کہ ہم بعض پر ایمان لاتے ہیں اور بعض کا انکار کرتے ہیں۔ اور وہ چاہتے ہیں کہ (ایمان و کفر کے) درمیان کوئی راستہ نکالیں۔ (150)

اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ حَقًّا ۚ وَ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ﴿۱۵۱﴾

یہی وہ لوگ ہیں، جو حقیقی کافر ہیں اور ہم نے کافروں کے لیے رسوا کرنے والا عذاب مہیا کر رکھا ہے۔ (151)

وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَ رُسُلِهٖ وَ لَمْ يُفَرِّقُوْا بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ اُولٰٓئِكَ سَوْفَ يُؤْتِيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۱۵۲﴾

اور جو لوگ اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے اور ان میں سے کسی کے درمیان تفریق نہیں کی۔ یہی وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ ان کا اجر و ثواب عطا فرمائے گا۔ اور اللہ تو ہے ہی بڑا بخشنے والا، بڑا رحم کرنے والا۔ (152)

يَسْـَٔلُكَ اَهْلُ الْكِتٰبِ اَنْ تُنَزِّلَ عَلَيْهِمْ كِتٰبًا مِّنَ السَّمَآءِ فَقَدْ سَاَلُوْا مُوْسٰٓى اَكْبَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَقَالُوْٓا اَرِنَا اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ بِظُلْمِهِمْ ۚ ثُمَّ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ فَعَفَوْنَا

عَنْ ذٰلِكَ ۚ وَ اٰتَيْنَا مُوْسٰى سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ﴿۱۵۳﴾

آپ سے اہل کتاب مطالبہ کرتے ہیں کہ آپ ان پر آسمان سے کوئی (لکھی ہوئی) کتاب اتروا دیں۔سو یہ تو جناب موسیٰ سے اس سے بھی بڑا مطالبہ کر چکے ہیں یعنی انہیں کہا تھا کہ ہمیں کھلم کھلا اللہ دکھا دو۔تو ان کے اسی ظلم کی وجہ سے ان کو بجلی نے پکڑ لیا۔اور پھر ان لوگوں نے آیات و معجزات آ جانے کے بعد بچھڑے کو (خدا) بنالیا۔مگر ہم نے انہیں معاف کر دیا اور موسیٰ کو کھلا ہوا معجزہ عطا کیا۔(153)

وَ رَفَعْنَا فَوْقَهُمُ الطُّوْرَ بِمِيْثَاقِهِمْ وَ قُلْنَا لَهُمُ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّ قُلْنَا لَهُمْ لَا تَعْدُوْا فِي السَّبْتِ وَ اَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ﴿۱۵۴﴾

اور ہم نے وعدہ کے مطابق ان کے اوپر کوہ طور کو بلند کیا۔اور ہم نے ان سے کہا سجدہ ریز ہو کر شہر کے دروازہ میں داخل ہو جاؤ اور ان سے کہا کہ ہفتے کے دن کے حکم کے بارے میں زیادتی نہ کرو (حد سے نہ بڑھو)۔اور ہم نے ان سے پختہ عہد و پیمان لیا تھا۔(154)

اس آیت پر علماء نے لکھا ہے کہ عہد لینے کے لیے طور پہاڑ کو بلند کیا۔جب کہ یہ حقیقت کے برعکس ہے۔بنی اسرائیل پر جو احسانات اللہ تعالی نے گنوائے ہیں ان میں سے ایک کا تذکرہ اللہ تعالی نے کئی جگہ پر کیا ہے کہ ان کے اوپر پہاڑ کو بطور سایہ کے بلند کیا تھا۔اللہ تعالی نے بنی اسرائیل سے بہت سے عہد لیے تھے۔مگر صرف چند لوگوں کے اکثر نے بدعہدی کی۔

جس چیز کی بھی بنی اسرائیل کو ضرورت ہوتی تو وہ موسیٰؑ کو کہتے۔جس پر موسیٰؑ اللہ تعالی سے ان کے لیے وہ مانگ لیتے۔وادی سینا کی گرمی سے بچنے کے لیے سایہ کی اشد ضرورت تھی۔جس پر ان کو سایہ مہیا کیا گیا۔

فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ وَ كُفْرِهِمْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَ قَتْلِهِمُ الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَّ قَوْلِهِمْ قُلُوْبُنَا غُلْفٌ ؕ بَلْ طَبَعَ اللّٰهُ عَلَيْهَا بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ۪﴿۱۵۵﴾

سو (ان کو جو سزا ملی وہ) ان کے عہد شکنی کرنے،آیاتِ الٰہیہ کا انکار کرنے،انبیاء کو ناحق قتل کرنے اور ان کے یہ کہنے کی وجہ سے کہ ہمارے دلوں پر غلاف چڑھے ہوئے ہیں۔بلکہ ان کے کفر کی وجہ سے اللہ نے ان کے دلوں پر مہر لگا دی ہے۔اس لیے وہ بہت کم ایمان لائیں گے۔(155)

وَّ بِكُفْرِهِمْ وَ قَوْلِهِمْ عَلٰى مَرْيَمَ بُهْتَانًا عَظِيْمًا ۙ﴿۱۵۶﴾

نیز ان کے ساتھ یہ جو کچھ ہوا۔یہ ان کے کفر کی وجہ سے ہوا۔اور مریمؑ پر بہت بڑا بہتان لگانے کی وجہ سے۔(156)

وَّ قَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ۚ وَ مَا قَتَلُوْهُ وَ مَا صَلَبُوْهُ وَ لٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ ؕ وَ اِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ ؕ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ ۚ وَ مَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا ۙ﴿۱۵۷﴾

اور ان کے اس کہنے (یعنی فخر یہ دعوٰی) کی وجہ سے بھی کہ ہم نے اللہ کے رسول، مریمؑ کے بیٹے عیسیٰ مسیح کو قتل کر ڈالا ہے،حالانکہ انہوں نے نہ ان کو قتل کیا اور نہ انہیں سولی چڑھایا مگر ہوا یہ کہ ان کے لئے کسی کو عیسیٰ علیہ السلام کا ہم شکل بنا دیا گیا۔اور بیشک جو لوگ اس بارے میں اختلاف کر رہے ہیں وہ یقیناً اس قتل کے حوالے سے شک میں پڑے ہوئے ہیں۔انہیں حقیقت کا کچھ بھی علم نہیں۔مگر یہ کہ گمان کی پیروی کر رہے ہیں۔اور انہوں نے عیسیٰ علیہ السلام کو یقیناً قتل نہیں کیا۔(157)

بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿۱۵۸﴾

بلکہ اللہ نے انہیں اپنی طرف آسمان پر اٹھالیا۔ اور اللہ غالب حکمت والا ہے۔(158)

کلام کا سیاق وضاحت کر رہا ہے کہ (ہ) اور (الیہ) سے مطلب یہی ہے کہ اللہ تعالی نے عیسیٰؑ کو اپنی طرف اٹھالیا۔ اب کچھ لوگوں نے یہ کہنا شروع کیا کہ یہاں رفع کا مطلب درجات کی بلندی ہے۔ جیسا کہ ہم سورہ آل عمران آیت 55 میں وضاحت سے لکھ چکے ہیں کہ رفع کے لیے مفعول کا ہونا بہت ضروری ہے۔ کہ کیا چیز رفع کی گئی ہے۔ اور اس کے لیے اللہ تعالی نے بہت سے مقامات پر رفع کے ساتھ وہ مفعول استعمال کیے ہیں۔ اور اب پچھلی آیت سے بات یہ ہو رہی ہے کہ اور یقیناً عیسیٰؑ کو قتل نہیں کیا گیا۔ بلکہ اللہ تعالی نے انہیں اپنی طرف اٹھالیا۔ تو یہاں ایسا کلام ہی مہمل ہوگا کہ انہیں قتل نہیں کیا گیا بلکہ ان کے درجات بلند کر دیئے گئے۔ اس لیے کلام اپنی وضاحت کے لیے خود مکتفی ہے کہ عیسیٰؑ کو اللہ تعالی نے آسمان کی طرف اٹھالیا۔

وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا ﴿۱۵۹﴾ۚ

اور اہل کتاب میں سے ضرور کچھ لوگ ہونگے، جو اپنی موت سے پہلے اس بات کا یقین کرلیں گے کہ (واقعی عیسیٰؑ کو قتل نہیں کیا گیا اور نہ سولی دی گئی۔) اور قیامت کے دن عیسیٰؑ ان پر اللہ کا پیغام پہنچانے کی گواہی دیں گے۔(159)

اس آیت میں وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ سے مراد تمام کے تمام اہل کتاب نہیں ہیں۔ بلکہ صرف وہ لوگ ہیں جو آیت 157 میں کہہ رہے ہیں کہ ہم نے عیسیٰؑ کو قتل کر دیا ہے۔ قرینہ اس کا یہ کہ جیسا کہ ہم سورہ مریم کی آیت 71 میں دیکھتے ہیں کہ وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا ۚ كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا ﴿۷۱﴾۔ تم میں سے کوئی بھی ایسا نہیں ہے جو جہنم پر وارد نہ ہو (جو وہاں سے نہ گزرے) یہ حتمی طے شدہ فیصلہ ہے جس کا پورا کرنا تمہارے پروردگار کے ذمہ ہے۔(19/71) اب مفسرین یہ بات کہہ چکے ہیں کہ اس آیت میں مخاطب سورہ مریم کی آیت 66 والے انسان ہیں۔ نہ کہ ہر انسان نے اس پر سے گزرنا ہے۔ حالانکہ یہ بات اللہ فرما چکے ہیں کہ متقی لوگ جہنم کی آہٹ سے بھی دور رکھے جائیں گے۔ اس لیے سورہ نساء کی آیت 159 میں بھی جو لوگ اوپر کہہ رہے ہیں ان کے بارے میں ہی اللہ فرما رہے ہیں کہ ان میں سے کچھ لوگ اپنی موت سے پہلے مان جائیں گے کہ واقعی ان کو شک ہوا تھا۔ اور عیسیٰؑ کی جگہ انہوں نے کوئی اور بندہ سولی چڑھا دیا ہے۔

لَيُؤْمِنَنَّ میں ایک (ن) زائد ہے۔ اس کا معنی کسی بات کا یقین کر لینا ہے۔ مان لینا ہیں۔ یہاں اللہ تعالی ان کے ایمان کی خبر نہیں دے رہے۔ ایمان لانے والے تو حواری تھے جو عیسیٰؑ کے آسمان پر اٹھائے جانے سے پہلے ایمان لا چکے تھے۔

بِهٖ اس ضمیر کا مرجع پچھلا سیاق ہے۔ جہاں اللہ تعالی فرما رہے ہیں کہ نہ عیسیٰؑ کو قتل کیا گیا اور نہ صلیب دی گئی۔ بلکہ اللہ نے انہیں اپنی طرف اٹھالیا۔ اور یہاں پچھلی آیات میں موجود الفاظ (فِيْهِ) اور (بِهٖ) اس پر دلالت کر رہے ہیں۔ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ ؕ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ۔ ان ضمائر میں بھی یہی بات کی جا رہی ہے کہ جس بارے میں وہ لوگ شک میں ڈالے گئے اس کے بارے میں ان کے پاس قطعی علم نہیں ہے۔ یعنی یہ (بِهٖ) پچھلی بات کے بارے میں ہے۔ نہ کہ کسی ذات کے بارے میں۔

مَوْتِهٖ ۚ یہاں (ہ) ضمیر کا مرجع اہل کتاب ہیں۔ اور عیسیٰؑ کے دور کے اہل کتاب۔ جو کہ اپنی موت سے پہلے پہلے یقین کر لیں گے کہ

واقعی انہیں شبہ لگا تھا۔ اور وہ جس کو سمجھ رہے تھے کہ سولی دے دی گئی ہے۔ وہ کوئی اور تھا۔

وَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا۔

یہ چیز بھی یہاں واضح ہو جائے کہ عیسیٰؑ ان اہل کتاب کے ایمان اور اعمال کی گواہی نہیں دیں گے بلکہ وہ تو اس سے پہلے ہی آسمان پر اٹھا لیے گئے۔ ہر نبیؑ اپنے دور کی اپنی امت کو پیغام الٰہی پہنچانے کی گواہی دے گا جیسا کہ اللہ فرماتے ہیں۔ فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِن كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَىٰ هَٰؤُلَاءِ شَهِيدًا ﴿٤١﴾ سورہ نساء آیت نمبر 41۔

اس وقت کیا حال ہوگا جب ہم ہر امت میں سے ایک گواہ لائیں گے اور آپ کو ان سب پر گواہ بنا کر لائیں گے۔ (41)

یہ گواہی اللہ کا پیغام انسانوں تک پہنچانے کی ہے۔ کسی کے اعمال کی گواہی نہیں ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھیے سورہ بقرہ آیت 143۔

یعنی نبی کو صرف انہی لوگوں پر گواہ مانا جائے گا جن کو اس نبی نے دعوت حق دی۔ اپنے زمانے کے بعد کے لوگوں پر کسی قسم کی کوئی شہادت نہیں ہے۔ اور اسی چیز کو سورہ مائدہ کی آیت 117 میں واضح کر دیا۔ مَا قُلْتُ لَهُمْ إِلَّا مَا أَمَرْتَنِي بِهِ أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ رَبِّي وَرَبَّكُمْ ۚ وَكُنتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَّا دُمْتُ فِيهِمْ ۖ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنتَ أَنتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ ۚ وَأَنتَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ﴿١١٧﴾

میں نے ان سے کچھ نہیں کہا تھا سوائے اس بات کے جس کا تو نے مجھے حکم دیا تھا کہ عبادت کرو اللہ کی جو میرا بھی پروردگار ہے اور تمہارا بھی پروردگار ہے اور میں اس وقت تک ان پر گواہ تھا جب تک ان میں تھا پھر جب تو نے مجھے دنیا سے اٹھا لیا تو پھر تو ہی ان کا نگران تھا اور تو ہی ہر چیز پر گواہ ہے۔ (117)

کچھ لوگ اس آیت سے نزول مسیح کا عقیدہ نکالتے ہیں۔ یعنی اللہ تعالی نے انہیں اپنی طرف زندہ اٹھا لیا تو پھر انہیں قیامت سے پہلے دوبارہ دنیا میں بھیجے گا۔ اب اس پر جب ختم نبوت کا اعتراض وارد ہوا۔ تو وہی لوگ کہنے لگے کہ عیسیٰؑ، محمدؐ کے امتی بن کر آئیں گے۔ اس طرح کے عقائد کی قرآن کریم سے کہیں بھی کوئی دلیل نہیں ملتی۔ بلکہ ایسا عقیدہ رکھنا واضح قرآنی نصوص کے خلاف ہے۔

نبوت کا دروازہ مکمل طور پر بند ہو چکا ہے۔ آخری نبی محمدؐ کے آنے کے بعد نہ کسی نبی کی گنجائش باقی رہتی ہے۔ اور نہ ہی کسی مہدی کی۔ قرآن کریم قیامت تک کے لیے ہدایت کا سرچشمہ ہے۔ اس کی موجودگی میں کسی دوسری ہدایت یا شخصیت کا ظہور ہونا قطعی ناممکن ہے۔

فَبِظُلْمٍ مِّنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ طَيِّبٰتٍ اُحِلَّتْ لَهُمْ وَ بِصَدِّهِمْ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَثِيْرًا ۙ﴿١٦٠﴾

یہودیوں کے ایسے ہی مظالم اور زیادتیوں کی وجہ سے ہم نے وہ بہت سی پاکیزہ چیزیں ان پر حرام کر دیں، جو پہلے ان کے لئے حلال تھیں۔ نیز ان کے (لوگوں کو) اللہ کے راستہ سے بکثرت روکنے کی وجہ سے۔ (160)

وَّ اَخْذِهِمُ الرِّبٰوا وَ قَدْ نُهُوْا عَنْهُ وَ اَكْلِهِمْ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ ؕ وَ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ مِنْهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿١٦١﴾

اور ان کے سود لینے کے سبب سے، حالانکہ انہیں اس سے منع کیا گیا تھا اور لوگوں کا ناحق مال کھانے کے باعث (یہ سب کچھ ہوا)۔ اور ان میں سے جو لوگ کافر ہیں، ہم نے ان کے لئے دردناک عذاب مہیا کر رکھا ہے۔ (161)

لٰكِنِ الرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ مِنْهُمْ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَ مَاۤ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَ الْمُقِيْمِيْنَ الصَّلٰوةَ وَ الْمُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ اُولٰٓىِٕكَ سَنُؤْتِيْهِمْ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿١٦٢﴾

البتہ ان میں سے جو علم میں پختہ ہیں اور جو ایمان دار ہیں، وہ سب اس پر ایمان لاتے ہیں، جو کچھ آپ پر نازل کیا گیا اور اس پر بھی جو آپ سے پہلے نازل کیا گیا اور وہ نماز کی پابندی کرتے ہیں، زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں، یہ وہ لوگ ہیں جن کو ہم بہت بڑا اجر وثواب عطا کریں گے۔(162)

إِنَّآ أَوْحَيْنَآ إِلَيْكَ كَمَآ أَوْحَيْنَآ إِلَىٰ نُوحٍ وَّالنَّبِيِّۦنَ مِنۢ بَعْدِهِۦ ۚ وَأَوْحَيْنَآ إِلَىٰٓ إِبْرَٰهِيمَ وَإِسْمَٰعِيلَ وَ
إِسْحَٰقَ وَيَعْقُوبَ وَالْأَسْبَاطِ وَعِيسَىٰ وَأَيُّوبَ وَيُونُسَ وَهَٰرُونَ وَسُلَيْمَٰنَ ۚ وَءَاتَيْنَا دَاوُۥدَ زَبُورًا ﴿١٦٣﴾

بے شک ہم نے آپ کی طرف اسی طرح وحی بھیجی ہے۔جس طرح نوحؑ اور ان کے بعد والے انبیاء کی طرف بھیجی تھی۔اور ہم نے ابراہیم، اسماعیل، اسحاق، یعقوب، اولادِ یعقوب، عیسیٰ، ایوب، یونس، ہارون اور سلیمان (علیہم السلام) کی طرف وحی بھیجی تھی اور ہم نے داؤدؑ کو زبور عطا کی تھی۔(163)

وَرُسُلًا قَدْ قَصَصْنَٰهُمْ عَلَيْكَ مِن قَبْلُ وَرُسُلًا لَّمْ نَقْصُصْهُمْ عَلَيْكَ ۚ وَكَلَّمَ ٱللَّهُ مُوسَىٰ تَكْلِيمًا ﴿١٦٤﴾

کچھ پیغمبر وہ ہیں جن کے حالات ہم نے آپ سے پہلے بیان کر دیئے ہیں اور کچھ وہ ہیں جن کے واقعات ہم نے آپ سے بیان نہیں کئے اور اللہ نے موسیٰ سے اس طرح کلام کیا جیسا کہ کلام کرنے کا حق ہے۔(164)

رُّسُلًا مُّبَشِّرِينَ وَمُنذِرِينَ لِئَلَّا يَكُونَ لِلنَّاسِ عَلَى ٱللَّهِ حُجَّةٌۢ بَعْدَ ٱلرُّسُلِ ۚ وَكَانَ ٱللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا ﴿١٦٥﴾

اور ہم نے رسولوں کو خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا تا کہ رسولوں کے آجانے کے بعد لوگوں کے لیے اللہ کے مقابلہ میں کوئی حجت باقی نہ رہ جائے۔اور اللہ زبردست، بڑا حکمت والا ہے۔(165)

لَّٰكِنِ ٱللَّهُ يَشْهَدُ بِمَآ أَنزَلَ إِلَيْكَ ۖ أَنزَلَهُۥ بِعِلْمِهِۦ ۖ وَٱلْمَلَٰٓئِكَةُ يَشْهَدُونَ ۚ وَكَفَىٰ بِٱللَّهِ شَهِيدًا ﴿١٦٦﴾

اللہ اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اس نے جو کچھ آپ پر نازل کیا۔وہ اپنے علم سے نازل کیا ہے اور فرشتے بھی اس کی گواہی دیتے ہیں۔اور گواہی کے لیے اللہ کافی ہے۔(166)

إِنَّ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَن سَبِيلِ ٱللَّهِ قَدْ ضَلُّوا ضَلَٰلًۢا بَعِيدًا ﴿١٦٧﴾

بے شک جن لوگوں نے کفر اختیار کیا اور دوسروں کو اللہ کی راہ سے روکا، وہ گمراہی میں بہت دور نکل گئے۔(167)

إِنَّ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا وَظَلَمُوا لَمْ يَكُنِ ٱللَّهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ طَرِيقًا ﴿١٦٨﴾

بے شک جن لوگوں نے کفر اختیار کیا اور ظلم وستم کیا، اللہ انہیں بخشنے والا نہیں ہے۔اور نہ ہی انہیں کوئی راستہ دکھائے گا۔(168)

إِلَّا طَرِيقَ جَهَنَّمَ خَٰلِدِينَ فِيهَآ أَبَدًا ۚ وَكَانَ ذَٰلِكَ عَلَى ٱللَّهِ يَسِيرًا ﴿١٦٩﴾

سوائے جہنم کے راستہ کے جس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے اور یہ بات اللہ کے لئے بالکل آسان ہے۔(169)

يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ ٱلرَّسُولُ بِٱلْحَقِّ مِن رَّبِّكُمْ فَـَٔامِنُوا خَيْرًا لَّكُمْ ۚ وَإِن تَكْفُرُوا فَإِنَّ لِلَّهِ مَا فِي

السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۱۷۰﴾

اے لوگو! تمہارے پاس پروردگار کی طرف سے رسول حق (قرآن) لے کر آ گیا ہے۔ پس ان پر ایمان لاؤ۔ یہ بات تمہارے لئے بہتر ہے۔ اور اگر انکار کرو گے تو (اللہ کا کیا نقصان کرو گے) جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے وہ اللہ ہی کا ہے۔ اور اللہ بڑا علم والا، بڑا حکمت والا ہے۔(170)

يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ وَ لَا تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ ؕ اِنَّمَا الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ وَ كَلِمَتُهٗ ۚ اَلْقٰىهَاۤ اِلٰى مَرْيَمَ وَ رُوْحٌ مِّنْهُ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رُسُلِهٖ ۫ وَ لَا تَقُوْلُوْا ثَلٰثَةٌ ؕ
اِنْتَهُوْا خَيْرًا لَّكُمْ ؕ اِنَّمَا اللّٰهُ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ؕ سُبْحٰنَهٗۤ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ وَلَدٌ ۘ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ ؕ
وَ كَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿۱۷۱﴾

اے اہل کتاب اپنے دین میں غلو نہ کرو۔ اور اللہ کے بارے میں نہ کہو مگر سچی بات۔ جناب عیسیٰ بن مریمؑ اللہ کے رسول ہیں اور اس کا کلمہ، جسے اس نے مریم کی طرف بھیجا۔ اور اللہ کی طرف سے ایک خاص روح ہیں۔ پس اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ۔ اور تثلیث (یعنی تین خداؤں) کے قائل نہ ہو۔ اس سے باز آ جاؤ، یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ اللہ تو صرف ایک ہے۔ اس کی ذات اس سے پاک ہے کہ اس کی کوئی اولاد ہو۔ جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے۔ سب اسی کا ہے اور اللہ کارسازی کے لئے کافی ہے۔(171)

لَنْ يَّسْتَنْكِفَ الْمَسِيْحُ اَنْ يَّكُوْنَ عَبْدًا لِّلّٰهِ وَ لَا الْمَلٰٓئِكَةُ الْمُقَرَّبُوْنَ ؕ وَ مَنْ يَّسْتَنْكِفْ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَ
يَسْتَكْبِرْ فَسَيَحْشُرُهُمْ اِلَيْهِ جَمِيْعًا ﴿۱۷۲﴾

عیسیٰ مسیحؑ اللہ کا بندہ ہونے میں اپنے لئے عار نہیں سمجھتے اور نہ ہی مقرب فرشتے اس میں اپنے لئے کوئی عار محسوس کرتے ہیں اور جو اس کی بندگی میں عار محسوس کرے گا اور تکبر کرے گا۔ اللہ سب کو جلد اپنی طرف اکٹھا کرے گا۔(172)

فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُوَفِّيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ وَ يَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۚ وَ اَمَّا الَّذِيْنَ اسْتَنْكَفُوْا
وَ اسْتَكْبَرُوْا فَيُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۙ وَّ لَا يَجِدُوْنَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّ لَا نَصِيْرًا ﴿۱۷۳﴾

پھر جو لوگ ایمان لائے ہوں گے اور نیک عمل کئے ہوں گے انہیں ان کا پورا پورا صلہ دے گا اور اپنے فضل و کرم سے انہیں مزید بھی عطا فرمائے گا۔ اور جنہوں نے (اس کی بندگی سے) عار محسوس کیا ہوگا اور تکبر کیا ہوگا ان کو دردناک عذاب کی سزا دے گا۔ اور وہ اللہ کے سوا نہ کوئی سرپرست پائیں گے اور نہ کوئی یار و مددگار۔(173)

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ اَنْزَلْنَاۤ اِلَيْكُمْ نُوْرًا مُّبِيْنًا ﴿۱۷۴﴾

اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے روشن دلیل آ گئی ہے۔ اور ہم نے تمہاری طرف واضح نور اتارا ہے۔(174)

یہاں دونوں چیزوں سے مراد قرآن کریم ہے۔

فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَاعْتَصَمُوْا بِهٖ فَسَيُدْخِلُهُمْ فِيْ رَحْمَةٍ مِّنْهُ وَفَضْلٍ ۙ وَّيَهْدِيْهِمْ اِلَيْهِ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ؁

سو جولوگ اللہ پر ایمان لائے اور مضبوطی سے اس کا دامن پکڑا تو ضرور اللہ انہیں اپنی رحمت اور فضل میں داخل کرے گا۔ اور ان کو اپنے سیدھے راستہ پر لگا دے گا۔(175)

يَسْتَفْتُوْنَكَ ۭ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلٰلَةِ ۭ اِنِ امْرُؤٌا هَلَكَ لَيْسَ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَهٗٓ اُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ ۚ وَهُوَ يَرِثُهَآ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهَا وَلَدٌ ۭ فَاِنْ كَانَتَا اثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا الثُّلُثٰنِ مِمَّا تَرَكَ ۭ وَاِنْ كَانُوْٓا اِخْوَةً رِّجَالًا وَّنِسَاۗءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ ۭ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اَنْ تَضِلُّوْا ۭ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ؁

اے رسول یہ لوگ آپ سے فتویٰ پوچھتے ہیں۔ کہہ دیجیے! کہ اللہ تمہیں کلالہ کے بارے میں فتویٰ دیتا ہے کہ اگر کوئی ایسا شخص مرجائے جس کی اولاد نہ ہو اور اس کی ایک بہن ہو تو اس کا آدھا ترکہ اس کا ہوگا (اور باقی آدھا قرابت داروں میں تقسیم ہوگا)۔ اور اگر وہ (بہن) مرجائے اور اس کی کوئی اولاد نہ ہو (اور ایک بھائی ہو) تو وہ اس کے پورے ترکہ کا وارث ہوگا۔ اور اگر کسی مرنے والے کی دو بہنیں ہوں تو ان کا اس کے ترکہ میں سے دو تہائی حصہ ہوگا (اور باقی ایک تہائی قرابت داروں میں تقسیم ہوگا)۔ اور اگر کئی بھائی بہن ہوں یعنی مرد عورت دونوں ہوں تو ایک مرد کو دو عورتوں کے برابر حصہ ملے گا۔ اللہ تعالیٰ تمہارے لئے کھول کر احکام بیان کرتا ہے تاکہ تم گمراہ نہ ہو اور اللہ ہر چیز کا بڑا جاننے والا ہے۔(176)

کلالہ کے بارے میں ہم اسی سورہ کی آیت 12 میں وضاحت کے ساتھ بیان کر چکے ہیں۔

اہم مضامین سورہ المائدہ

مضمون	صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر
اوفوا بالعقود سے مراد	184	شراب اور جوئے کی ممانعت۔	202
حلال وحرام	185	حالت احرام میں شکار کی ممانعت۔	202
وضو کا طریقہ	186	ما انزل اللہ کی طرف دعوت۔	204
فاذهب انت وربك کا مفہوم	190	حالت سفر میں موت کی صورت میں وصیت کا بیان۔	204
آدمؑ کے دو بیٹوں کا قصہ	190	معجزاتِ عیسیٰؑ۔	205
جرائم کی سزا	191	حواریوں کا آسمانی کھانے کی فرمائش	206
وابتغوا اليه الوسيلة سے مراد	192	عیسیٰؑ سے اللہ کا مکالمہ اور عیسیٰؑ کی شرک سے برات کا اظہار۔	207
جرائم کی مزید سزا	194		
اللہ کے نازل کردہ کے مطابق فیصلہ نہ کرنے والے فاسق، ظالم اور کافر ہیں۔	194		
نبیؐ کو ما انزل اللہ پر قائم رہنے کا سختی سے حکم۔	195		
مومن، یہودی، عیسائی اور صابی۔	199		
عقیدۂ تثلیث کی ممانعت۔	199		
قسم توڑنے کا کفارہ۔	201		

5۔ سورہ المائدہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

میں شروع کرتا ہوں اللہ کے نام کے ساتھ جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے۔

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَوۡفُوۡا بِالۡعُقُوۡدِ ۬ؕ اُحِلَّتۡ لَکُمۡ بَہِیۡمَۃُ الۡاَنۡعَامِ اِلَّا مَا یُتۡلٰی عَلَیۡکُمۡ غَیۡرَ مُحِلِّی الصَّیۡدِ وَ اَنۡتُمۡ حُرُمٌ ؕ اِنَّ اللّٰہَ یَحۡکُمُ مَا یُرِیۡدُ ﴿۱﴾

اے ایمان والو! ذبیحہ کی شرائط پوری کرو۔ تمہارے لیے حلال کئے گئے ہیں مویشی سوائے ان کے جو تم پر بیان کر دیئے جائیں گے۔ اور احرام کی حالت میں شکار کو اپنے اوپر حلال نہ کرلو۔ بے شک اللہ تعالی جو چاہتا ہے حکم دیتا ہے۔(1)

تقریباً تمام مفسرین نے آیت کے پہلے ٹکڑے کا ترجمہ وعدہ پورا کرو کیا ہے۔ مگر میرے نزدیک ترتیب کلام کے لحاظ سے یہاں یہ معنی مراد لینا درست نہیں ہے۔ عقد، گرہ کو کہتے ہیں۔ اور قرآن نے اس کا استعمال قسم، عہد، وعدہ کے معانی میں بھی کیا ہے۔ مگر اس آیت میں چونکہ بات ہی حلال وحرام کی ہو رہی ہے۔ اس لیے آگے اللہ تعالی بیان کر رہے ہیں کہ کونسے جانور حلال ہیں اور کونسے حرام ہیں۔ تو یہاں اس کا یہی مطلب بنے گا کہ تم لوگ ان شرائط کی پابندی کرو جو اللہ تعالی حلال وحرام کے بارے میں بیان کرنے لگے ہیں۔

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تُحِلُّوۡا شَعَآئِرَ اللّٰہِ وَ لَا الشَّہۡرَ الۡحَرَامَ وَ لَا الۡہَدۡیَ وَ لَا الۡقَلَآئِدَ وَ لَاۤ آٰمِّیۡنَ الۡبَیۡتَ الۡحَرَامَ یَبۡتَغُوۡنَ فَضۡلًا مِّنۡ رَّبِّہِمۡ وَ رِضۡوَانًا ؕ وَ اِذَا حَلَلۡتُمۡ فَاصۡطَادُوۡا ؕ وَ لَا یَجۡرِمَنَّکُمۡ شَنَاٰنُ قَوۡمٍ اَنۡ صَدُّوۡکُمۡ عَنِ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ اَنۡ تَعۡتَدُوۡا ۘ وَ تَعَاوَنُوۡا عَلَی الۡبِرِّ وَ التَّقۡوٰی ۪ وَ لَا تَعَاوَنُوۡا عَلَی الۡاِثۡمِ وَ الۡعُدۡوَانِ ۪ وَ اتَّقُوا اللّٰہَ ؕ اِنَّ اللّٰہَ شَدِیۡدُ الۡعِقَابِ ﴿۲﴾

اے ایمان والو! اللہ کی نشانیوں کی بے حرمتی نہ کرو اور نہ حرمت وادب والے مہینے کی (یعنی ذوالقعدہ، ذوالحجہ، محرم اور رجب میں سے کسی ماہ کی)۔ اور نہ حرمِ کعبہ کو بھیجے ہوئے قربانی کے جانوروں کی اور نہ مکّہ لائے جانے والے ان جانوروں کی جن کے گلے میں علامتی پٹے ہوں۔ اور نہ حرمت والے گھر یعنی خانہ کعبہ کا قصد کر کے آنے والوں کے جان ومال اور عزت وآبرو کی بے حرمتی کرو۔ کیونکہ یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے رب کا فضل اور رضا تلاش کر رہے ہیں، اور جب تم حالتِ احرام سے باہر نکل آؤ تو تم شکار کر سکتے ہو، اور تمہیں کسی قوم کی یہ دشمنی کہ انہوں نے تم کو مسجدِ حرام یعنی خانہ کعبہ کی حاضری سے روکا تھا اس بات پر ہرگز نہ ابھارے کہ تم ان کے ساتھ زیادتی کرو، اور نیکی اور پرہیزگاری کے کاموں پر ایک دوسرے کی مدد کیا کرو اور گناہ اور ظلم کے کاموں پر ایک دوسرے کی مدد نہ کرو۔ اور اللہ سے ڈرتے رہو۔ بیشک اللہ نافرمانی کرنے والوں کو سخت

سزا دینے والا ہے۔(2)

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَ الدَّمُ وَ لَحْمُ الْخِنْزِيْرِ وَ مَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ وَ الْمُنْخَنِقَةُ وَ الْمَوْقُوْذَةُ وَ الْمُتَرَدِّيَةُ وَ النَّطِيْحَةُ وَ مَآ اَكَلَ السَّبُعُ اِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ ۟ وَ مَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَ اَنْ تَسْتَقْسِمُوْا بِالْاَزْلَامِ ذٰلِكُمْ فِسْقٌ ؕ اَلْيَوْمَ يَىِٕسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ دِيْنِكُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَ اخْشَوْنِ ؕ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ؕ فَمَنِ اضْطُرَّ فِيْ مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِّاِثْمٍ ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۳

تم پر مردار حرام کر دیا گیا ہے اور خون اور خنزیر کا گوشت اور وہ جانور جس پر غیر اللہ کا نام پکارا گیا ہو (یعنی جو اللہ کے علاوہ کسی اور دربار، آستانے یا بت کی طرف منسوب ہو)۔ اور گلا گھٹ کر مرا ہوا جانور اور کسی چیز کی ضرب سے مرا ہوا، اور اوپر سے گر کر مرا ہوا، اور کسی جانور کے سینگ مارنے سے مرا ہوا۔ اور وہ جانور جسے درندے نے پھاڑ کھایا ہو۔ سوائے اس کے جسے مرنے سے پہلے تم نے ذبح کر لیا ہو، اور وہ جانور بھی حرام ہے جو باطل معبودوں کے تھانوں یعنی بتوں کے لئے مخصوص کی گئی قربان گاہوں (یا آستانوں پر) پر ذبح کیا گیا ہو۔ اور یہ بھی حرام ہے کہ تم پانسوں یعنی فال کے تیروں کے ذریعے قسمت کا حال معلوم کرو۔ یا حصے تقسیم کرو، یہ سب کام گناہ کے ہیں۔ آج کافر لوگ تمہارے دین کے غالب آ جانے کے باعث اپنے ناپاک ارادوں سے مایوس ہو گئے، سو اے مسلمانو! تم ان سے مت ڈرو اور مجھ ہی سے ڈرا کرو۔ آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت (وحی) پوری کر دی۔ اور تمہارے لئے اسلام کو بطور دین یعنی مکمل نظامِ حیات کی حیثیت سے پسند کر لیا۔ پھر اگر کوئی شخص بھوک اور پیاس کی شدت میں اضطراری یعنی انتہائی مجبوری کی حالت کو پہنچ جائے اس شرط کے ساتھ کہ گناہ کی طرف مائل ہونے والا نہ ہو یعنی حرام چیز گناہ کی رغبت کے باعث نہ کھائے، تو بیشک اللہ بہت بخشنے والا نہایت مہربان ہے، (3)

يَسْـَٔلُوْنَكَ مَا ذَآ اُحِلَّ لَهُمْ ؕ قُلْ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ ۙ وَ مَا عَلَّمْتُمْ مِّنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِيْنَ تُعَلِّمُوْنَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللّٰهُ فَكُلُوْا مِمَّآ اَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ وَ اذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ ۠ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝۴

لوگ آپ سے پوچھتے ہیں کہ ان کے لئے کون سی چیزیں حلال کی گئی ہیں؟ کہہ دیجئے کہ تمہارے لئے سب پاکیزہ چیزیں حلال کر دی گئیں اور جن شکاری جانوروں کو تم نے سدھایا ہو۔ جن کو اللہ کے سکھائے ہوئے طریقہ کے مطابق شکار پکڑنے کا طریقہ سکھایا ہو تو جسے وہ تمہارے لئے پکڑ رکھیں۔ اس میں سے بھی کھا سکتے ہو۔ اور اس پر شکار چھوڑتے وقت اللہ کا نام لے لو۔ اور اللہ سے ڈرو۔ بے شک اللہ بہت جلد حساب لینے والا ہے۔(4)

اَلْيَوْمَ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ ؕ وَ طَعَامُ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حِلٌّ لَّكُمْ ۠ وَ طَعَامُكُمْ حِلٌّ لَّهُمْ وَ الْمُحْصَنٰتُ مِنَ الْمُؤْمِنٰتِ وَ الْمُحْصَنٰتُ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ اِذَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ مُحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ وَ لَا مُتَّخِذِيْۤ اَخْدَانٍ ؕ وَ مَنْ يَّكْفُرْ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهٗ وَ

هُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝

آج تمہارے لئے سب پاکیزہ چیزیں حلال کر دی گئی ہیں۔اور اہل کتاب کا کھانا تمہارے لئے حلال ہے اور تمہارا کھانا ان کے لئے حلال ہے اور پاکدامن مسلمان عورتیں اور اہل کتاب کی پاکدامن عورتیں جنہیں تم سے پہلے کتاب دی گئی ہے۔وہ تمہارے لئے حلال ہیں بشرطیکہ تم ان کے حق مہر دے دو۔اور وہ بھی اپنی پاکدامنی کے تحفظ کی خاطر نہ کہ آزاد شہوت رانی کی خاطر اور نہ ہی چوری چھپے ناجائز تعلقات قائم کرنے کے لیے۔اور جو ایمان کا انکار کرے اور کفر اختیار کرے تو اس کے سب عمل اکارت ہو گئے اور وہ آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں ہوگا۔(5)

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَ اَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَ امْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَ اَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ ؕ وَ اِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا ؕ وَ اِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰۤى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآىِٕطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَ اَيْدِيْكُمْ مِّنْهُ ؕ مَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ وَّ لٰكِنْ يُّرِيْدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَ لِيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝

مومنو! جب تم نماز پڑھنے کا ارادہ کیا کرو تو منہ اور کہنیوں تک ہاتھ دھو لیا کرو اور سر کا مسح کر لیا کرو اور ٹخنوں تک پاؤں دھو لیا کرو۔اور اگر نہانے کی حاجت ہو تو نہا کر پاک ہو جایا کرو۔اور اگر بیمار ہو یا سفر میں ہو یا کوئی تم میں سے بیت الخلا سے ہو کر آیا ہو۔یا تم عورتوں سے ہم بستر ہوئے ہو اور تمہیں پانی نہ مل سکے تو پاک مٹی لو اور اس سے منہ اور ہاتھوں کا مسح یعنی تیمم کر لو۔اللہ تم پر کسی طرح کی تنگی نہیں کرنا چاہتا بلکہ یہ چاہتا ہے کہ تمہیں پاک کرے اور اپنی نعمتیں تم پر پوری کرے تا کہ تم شکر کرو۔(6)

یہاں وضو کا پورا طریقہ بیان کیا گیا ہے۔اس میں ایک تو فطری ترتیب ہے جو منہ سے شروع ہو کر پاؤں تک ختم ہوتی ہے۔اور دوسرا یہاں مسح کا ذکر ہے۔چونکہ کچھ لوگ پاؤں دھونے کی بجائے مسح کا اطلاق پاؤں پر بھی کرتے ہیں۔اس لیے اس کی وضاحت ہم کر دیتے ہیں۔

فَاغْسِلُوْا کے حکم میں وُجُوْهَكُمْ اور اَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ شامل ہیں۔اور وَ امْسَحُوْا کے حکم میں بِرُءُوْسِكُمْ۔اور اس کے بعد وَ اَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ آتا ہے۔غور طلب بات یہ ہے کہ وُجُوْهَكُمْ اور اَيْدِيَكُمْ میں (ھ) اور (ی) زبر کے ساتھ آیا ہے۔اور وَ امْسَحُوْا کے حکم میں بِرُءُوْسِكُمْ میں (س) زیر کے ساتھ آیا ہے۔اور آگے پھر اَرْجُلَكُمْ میں (ل) زبر کے ساتھ آیا ہے۔اس لحاظ سے وَ اَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ کا عطف اَيْدِيَكُمْ پر ہے۔اس لیے پاؤں کا دھونا ضروری ہے۔نا کہ مسح کرنا۔

اس کے ساتھ ہی تیمم کا حکم دیکھیں تو چہرہ اور ہاتھ دونوں کے مسح کا حکم ہے اور دونوں (زیر) کے ساتھ آئے ہیں۔فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَ اَيْدِيْكُمْ مِّنْهُ۔

اور وضو کی شرائط میں ہاتھ کہنیوں تک اور پاؤں ٹخنوں تک دھونے کی شرط ہے۔جبکہ تیمم میں ایسی کوئی شرط نہیں ہے۔

وَ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَ مِيْثَاقَهُ الَّذِيْ وَاثَقَكُمْ بِهٖٓ ۙ اِذْ قُلْتُمْ سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا ؗ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ
عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝٧

اور یاد کرو اللہ کا وہ احسان جو اس نے تم پر کیا۔ اور اس کے عہد و پیمان کو جو اس نے تم سے لیا۔ جب تم نے کہا تھا کہ ہم نے سنا اور مانا۔ اور اللہ سے ڈرو۔ بے شک اللہ دلوں کے رازوں کو خوب جانتا ہے۔(7)

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ لِلّٰهِ شُهَدَآءَ بِالْقِسْطِ ؗ وَ لَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰۤى اَلَّا تَعْدِلُوْا ؕ
اِعْدِلُوْا ۫ هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ؗ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝٨

اے ایمان والو! اللہ کے لیے حق پر قائم رہنے والے بنو۔ اور عدل و انصاف کے ساتھ گواہی دینے والے بنو۔ اور کسی قوم سے دشمنی تمہیں اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم انصاف نہ کرو۔ اور عدل سے پھر جاؤ۔ عدل کرو کہ عدل کرنے سے انسان تقویٰ کے زیادہ قریب ہو جاتا ہے۔ اللہ سے ڈرو۔ بے شک تم جو کچھ کرتے ہو اللہ اس سے پوری طرح باخبر ہے۔(8)

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝٩

اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں سے جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے وعدہ کیا ہے کہ ان کے لیے بخشش اور بڑا اجر و ثواب ہے۔(9)

وَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَاۤ اُولٰٓىِٕكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ۝١٠

اور جن لوگوں نے کفر اختیار کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا یہی دوزخ والے ہیں۔(10)

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ هَمَّ قَوْمٌ اَنْ يَّبْسُطُوْۤا اِلَيْكُمْ اَيْدِيَهُمْ فَكَفَّ
اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ ۚ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ وَ عَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝١١

اے ایمان والو! اللہ کے اس احسان کو یاد کرو جو اس نے اس وقت تم پر کیا جب ایک گروہ نے ارادہ کیا تھا کہ وہ تمہاری طرف دست درازی کرے۔ مگر اللہ نے اپنی قدرت کاملہ سے ان کو تم سے روک دیا۔ اور اللہ سے ڈرو۔ اور اہل ایمان کو اللہ پر ہی بھروسہ کرنا چاہیے۔(11)

وَ لَقَدْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ ۚ وَ بَعَثْنَا مِنْهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ نَقِيْبًا ؕ وَ قَالَ اللّٰهُ اِنِّيْ مَعَكُمْ ؕ
لَىِٕنْ اَقَمْتُمُ الصَّلٰوةَ وَ اٰتَيْتُمُ الزَّكٰوةَ وَ اٰمَنْتُمْ بِرُسُلِيْ وَ عَزَّرْتُمُوْهُمْ وَ اَقْرَضْتُمُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا
لَّاُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَ لَاُدْخِلَنَّكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ فَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ
فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ۝١٢

اور بلاشبہ اللہ نے بنی اسرائیل سے عہد و پیمان لیا تھا۔ اور ہم نے بارہ نقیب (سردار) مقرر کئے تھے۔ اور اللہ نے ان سے کہا تھا کہ بے شک میں تمہارے ساتھ ہوں۔ تو اگر تم نماز کی پابندی کرو گے، اور زکوۃ دیتے رہو گے اور میرے رسولوں پر ایمان لاتے رہو گے، اور ان کی مدد کرتے رہو گے اور اللہ کو قرضِ حسنہ دیتے رہو گے تو میں ضرور تمہارے گناہ تم سے دور کر دوں گا۔ (معاف کر دوں گا) اور تمہیں ان باغات میں داخل

کروں گا۔جن کے نیچے سے نہریں جاری ہوں گی مگرتم میں سے جس نے اس کے بعد کفر اختیار کیا وہ ضرور سیدھے راستے سے بھٹک گیا۔(12)

فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ لَعَنّٰهُمْ وَ جَعَلْنَا قُلُوْبَهُمْ قٰسِيَةً ۚ يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ ۙ وَ نَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ ۚ وَ لَا تَزَالُ تَطَّلِعُ عَلٰى خَآئِنَةٍ مِّنْهُمْ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَ اصْفَحْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۳﴾

ان کی عہد شکنی کی وجہ سے ہم نے ان پر لعنت کی (اپنی رحمت سے دور کردیا) اوران کے دلوں کو سخت کر دیا۔کہ وہ اب کلام الٰہی کو اس کی اصلی جگہ سے ہٹا دیتے ہیں (تحریف کرتے ہیں)۔اورجس چیز کی ان کو نصیحت کی گئی تھی اس کا بڑا حصہ بھلا بیٹھے ہیں۔اور آئے دن تمہیں ان کی کسی نہ کسی خیانت کا پتہ چلتا رہتا ہے ان میں سے بہت کم لوگ اس عیب سے بچے ہوئے ہیں۔لہٰذا انہیں معاف کر دیجیے اور ان سے درگزر کیجیے۔بے شک اللہ معاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔(13)

وَ مِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْۤا اِنَّا نَصٰرٰۤى اَخَذْنَا مِيْثَاقَهُمْ فَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ ۪ فَاَغْرَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَ الْبَغْضَآءَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ؕ وَ سَوْفَ يُنَبِّئُهُمُ اللّٰهُ بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ﴿۱۴﴾

اور جو لوگ کہتے ہیں کہ ہم نصرانی ہیں ان سے بھی پختہ عہد لیا تھا۔سو جو کچھ بھی انہیں نصیحت کی گئی تھی، جب وہ اس کا بڑا حصہ بھلا بیٹھے۔تو ہم نے (بطور سزا) قیامت تک ان کے درمیان بغض وعناد ڈال دیا۔اور عنقریب اللہ ان کو بتائے گا کہ وہ دنیا میں کیا کرتے تھے۔(14)

يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ كَثِيْرًا مِّمَّا كُنْتُمْ تُخْفُوْنَ مِنَ الْكِتٰبِ وَ يَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ؕ قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ كِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ﴿ۙ۱۵﴾

اے اہل کتاب! تمہارے پاس ہمارا وہ پیغمبر آ گیا ہے جو بہت سی ان باتوں کو کھول کر بیان کر رہا ہے۔جنہیں تم اس کتاب میں سے چھپاتے رہے ہو۔اور بہت سی باتوں کو بیان نہیں کرتا (نظر انداز کر دیتا ہے)۔بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے نور (ہدایت کی روشنی) اور واضح کتاب آ گئی ہے۔(15)

نور اور کتاب سے مراد قرآن کریم ہے۔کچھ لوگ اس آیت سے یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ نبی کریم کا جسم نور کا تھا۔جو کہ غلط ہے۔قرآن کریم نے بے شمار مقامات پر واضح کیا ہے کہ نبی کریم عام انسانوں کی طرح کے ہی انسان تھے۔قُلْ اِنَّمَاۤ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ (سورہ کہف آیت 110) اور نور سے یہاں مراد ہدایت کی روشنی ہے۔چونکہ قرآن جہالت کو دور کر دیتا ہے۔اس لیے اسے روشنی کہہ کر پکارا گیا ہے۔

يَّهْدِيْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ سُبُلَ السَّلٰمِ وَ يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ بِاِذْنِهٖ وَ يَهْدِيْهِمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۱۶﴾

جس کے ذریعہ سے اللہ ان لوگوں کو سلامتی کے راستوں پر چلاتا ہے جو اس کی رضا کی پیروی کرتے ہیں۔اور ان کو تاریکیوں (گمراہی) سے اپنی توفیق سے نور (ہدایت) کی طرف لاتا ہے اور انہیں سیدھے راستہ پر لگاتا ہے۔(16)

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ ؕ قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا اِنْ اَرَادَ اَنْ يُّهْلِكَ
الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَ اُمَّهٗ وَ مَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ؕ وَ لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ مَا بَيْنَهُمَا ؕ يَخْلُقُ
مَا يَشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۷﴾

یقیناوہ لوگ کافر ہو گئے، جنہوں نے کہا کہ مسیح ابن مریمؑ ہی اللہ ہے۔ کہہ دیجیے کہ اگر اللہ مسیح ابن مریمؑ کو، ان کی ماں اور تمام اہل زمین کو ہلاک کرنا چاہے۔ تو اس کے آگے کس کا ذرا بھی بس چل سکتا ہے (کہ اسے روک دے)؟ آسمانوں پر، زمین پر اور جو کچھ ان کے درمیان ہے۔ ان سب پر، اللہ ہی کی حکومت ہے۔ وہ جو چاہتا ہے، پیدا کرتا ہے اور اللہ تو ہر چیز پر پوری قدرت رکھتا ہے۔(17)

وَ قَالَتِ الْيَهُوْدُ وَ النَّصٰرٰى نَحْنُ اَبْنٰٓؤُا اللّٰهِ وَ اَحِبَّآؤُهٗ ؕ قُلْ فَلِمَ يُعَذِّبُكُمْ بِذُنُوْبِكُمْ ؕ بَلْ اَنْتُمْ
بَشَرٌ مِّمَّنْ خَلَقَ ؕ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَ يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ مَا بَيْنَهُمَا
وَ اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ﴿۱۸﴾

یہود و نصاریٰ کہتے ہیں کہ ہم اللہ کے بیٹے اور اس کے چہیتے ہیں۔ ان سے پوچھو پھر اللہ تمہیں تمہارے گناہوں پر سزا کیوں دیتا ہے؟ (نہیں) بلکہ تم بھی اس کی مخلوقات میں سے محض بشر ہو۔ وہ جسے چاہتا ہے بخش دیتا ہے۔ اور جسے چاہتا ہے سزا دیتا ہے۔ اور اللہ ہی کے لئے ہے سلطنت آسمانوں کی، زمین کی اور جو کچھ ان کے درمیان ہے اس کی۔ اور سب کو اسی کی طرف ہی لوٹنا ہے۔(18)

يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ عَلٰى فَتْرَةٍ مِّنَ الرُّسُلِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا جَآءَنَا مِنْۢ بَشِيْرٍ وَّ
لَا نَذِيْرٍ فَقَدْ جَآءَكُمْ بَشِيْرٌ وَّ نَذِيْرٌ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۹﴾

اے اہلِ کتاب، ہمارا رسول جو کھول کر (ہمارے احکام) بیان کرتا ہے۔ ایسے وقت تمہارے پاس آیا کہ جب کچھ عرصہ سے رسولوں کی آمد کا سلسلہ بند تھا، تاکہ تم یہ نہ کہہ سکو کہ ہمارے پاس کوئی خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا نہیں آیا، تو تمہارے پاس بشارت دینے والا اور ڈرانے والا آ گیا ہے۔ اور اللہ ہر چیز پر پوری قدرت رکھتا ہے۔(19)

وَ اِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَعَلَ فِيْكُمْ اَنْۢبِيَآءَ وَ جَعَلَكُمْ مُّلُوْكًا ۖۗ وَّ
اٰتٰىكُمْ مَّا لَمْ يُؤْتِ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۰﴾

وہ وقت یاد کرو جب جناب موسیٰؑ نے اپنی قوم سے کہا اے میری قوم! تم اللہ کا وہ احسان یاد کرو جو اس نے تم پر کیا۔ اس نے تم میں نبی بنائے اور تمہیں فرمانروا اور خود مختار بنایا۔ اور تمہیں وہ کچھ دیا جو دنیا جہان والوں میں سے کسی کو نہیں دیا۔(20)

يٰقَوْمِ ادْخُلُوا الْاَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ الَّتِيْ كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ وَ لَا تَرْتَدُّوْا عَلٰٓى اَدْبَارِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِيْنَ ﴿۲۱﴾

اے میری قوم! اس مقدس زمین میں داخل ہو جاؤ جو اللہ نے تمہارے لئے لکھ دی ہے اور (مقابلہ کے وقت) پیٹھ دکھا کر نہ بھاگنا۔ ورنہ نقصان اٹھا کر لوٹو گے۔(21)

قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِنَّ فِيْهَا قَوْمًا جَبَّارِيْنَ ۖ وَاِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَا حَتّٰى يَخْرُجُوْا مِنْهَا ۚ فَاِنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا فَاِنَّا دٰخِلُوْنَ ﴿۲۲﴾

انہوں نے (جواب میں) کہا: اے موسیٰؑ اس زمین میں تو بڑے زبردست (جابر) لوگ رہتے ہیں اور ہم وہاں ہرگز داخل نہیں ہوں گے جب تک وہ وہاں سے نکل نہ جائیں۔ ہاں البتہ اگر وہ وہاں سے نکل جائیں تو پھر ہم ضرور داخل ہو جائیں گے۔(22)

قَالَ رَجُلٰنِ مِنَ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمَا ادْخُلُوْا عَلَيْهِمُ الْبَابَ ۚ فَاِذَا دَخَلْتُمُوْهُ فَاِنَّكُمْ غٰلِبُوْنَ ۚ وَعَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوْٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۲۳﴾

اس وقت دو اشخاص نے جو اللہ سے ڈرنے والوں میں سے تھے۔ جنہیں اللہ نے خصوصی نعمت سے نوازا تھا انہوں نے کہا۔ کہ تم ان پر چڑھائی کر کے دروازہ کے اندر سے گھس جاؤ۔ اور جب تم اس کے اندر داخل ہو گے (تو وہ بھاگ کھڑے ہوں گے اور) تم غالب آ جاؤ گے۔ اور اللہ پر بھروسہ کرو اگر تم ایمان والے ہو۔(23)

قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَآ اَبَدًا مَّا دَامُوْا فِيْهَا فَاذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَآ اِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُوْنَ ﴿۲۴﴾

انہوں نے کہا اے موسیٰ! ہم ہرگز اس میں داخل نہیں ہوں گے۔ جب تک وہ اس میں ہیں۔ لہٰذا آپ اور آپ کا بڑا بھائی دونوں چلے جائیں اور جا کر لڑیں ہم تو یہیں بیٹھے ہیں۔(24)

اَنْتَ وَرَبُّكَ اس کا ترجمہ تقریباً تمام مفسرین نے یہی لکھا ہے کہ تو اور تیرا رب جائے۔ مگر ہم یہ سمجھتے ہیں کہ یہ جملہ گستاخی پر مبنی ہے۔ اور قوم کی مراد اس سے ہارونؑ کی تھی جو کہ موسیٰؑ کے بڑے بھائی تھے۔ اور رب کا لفظ قرآن نے اللہ کے علاوہ بھی استعمال کیا ہے۔ جیسا کہ اُذْكُرْنِىْ عِنْدَ رَبِّكَ (سورہ یوسف آیت 42)۔ اپنے مالک سے میرا ذکر کرنا۔

قَالَ رَبِّ اِنِّىْ لَآ اَمْلِكُ اِلَّا نَفْسِىْ وَاَخِىْ فَافْرُقْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۲۵﴾

موسیٰؑ نے کہا اے میرے پروردگار! میں اپنے اور اپنے بھائی کے سوا اور کسی پر کوئی اختیار نہیں رکھتا۔ پس تو ہمارے اور اس نافرمان قوم کے درمیان فیصلہ کر دے۔(25)

قَالَ فَاِنَّهَا مُحَرَّمَةٌ عَلَيْهِمْ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً ۚ يَتِيْهُوْنَ فِى الْاَرْضِ ۗ فَلَا تَاْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۲۶﴾

اللہ نے فرمایا! پھر اب وہ زمین ان پر چالیس سال تک حرام ہے وہ لق ودق صحراء میں سرگرداں پھرتے رہیں گے پس آپ اس نافرمان قوم پر افسوس نہ کریں۔(26)

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ ابْنَىْ اٰدَمَ بِالْحَقِّ ۘ اِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنْ اَحَدِهِمَا وَلَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الْاٰخَرِ ۗ قَالَ لَاَقْتُلَنَّكَ ۗ قَالَ اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۲۷﴾

(اے رسولؐ! آپ انہیں آدمؑ کے دونوں بیٹوں کا سچا قصہ پڑھ کر سنایئے۔ جب کہ ان دونوں نے قربانی پیش کی تو ایک کی قبول ہو گئی اور دوسرے کی قبول نہ ہوئی۔ اس دوسرے نے کہا میں تمہیں ضرور قتل کروں گا۔ پہلے نے کہا اللہ تو صرف پرہیزگاروں کا عمل قبول کرتا ہے۔(27)

لَئِنْۢ بَسَطْتَّ اِلَىَّ يَدَكَ لِتَقْتُلَنِىْ مَآ اَنَا بِبَاسِطٍ يَّدِىَ اِلَيْكَ لِاَقْتُلَكَ ۚ اِنِّىْٓ اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۸﴾

اگر تو مجھے قتل کرنے کے لئے ہاتھ بڑھائے گا۔ تو میں تمہیں قتل کرنے کے لئے ہاتھ نہیں بڑھاؤں گا۔ کیونکہ میں تو ڈرتا ہوں اس اللہ سے، جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔(28)

اِنِّیۡۤ اُرِیۡدُ اَنۡ تَبُوۡٓاَ بِاِثۡمِیۡ وَ اِثۡمِکَ فَتَکُوۡنَ مِنۡ اَصۡحٰبِ النَّارِ ۚ وَ ذٰلِکَ جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِیۡنَ ﴿۲۹﴾ۚ

میں تو یہ چاہتا ہوں کہ تو میرا گناہ اور اپنا گناہ سمیٹ لے۔ اور پھر دوزخیوں میں سے ہو جائے کہ ظالموں کی یہی سزا ہے۔(29)

فَطَوَّعَتۡ لَہٗ نَفۡسُہٗ قَتۡلَ اَخِیۡہِ فَقَتَلَہٗ فَاَصۡبَحَ مِنَ الۡخٰسِرِیۡنَ ﴿۳۰﴾

پس اسے اس کے نفس نے اپنے بھائی کے قتل پر آمادہ کر دیا اور اس نے اسے قتل کر ڈالا، جس سے نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو گیا۔(30)

فَبَعَثَ اللّٰہُ غُرَابًا یَّبۡحَثُ فِی الۡاَرۡضِ لِیُرِیَہٗ کَیۡفَ یُوَارِیۡ سَوۡءَۃَ اَخِیۡہِ ؕ قَالَ یٰوَیۡلَتٰۤی اَعَجَزۡتُ اَنۡ اَکُوۡنَ مِثۡلَ ہٰذَا الۡغُرَابِ فَاُوَارِیَ سَوۡءَۃَ اَخِیۡ ۚ فَاَصۡبَحَ مِنَ النّٰدِمِیۡنَ ﴿۳۱﴾ۚۛ

پھر اللہ تعالیٰ نے ایک کوے کو بھیجا جو زمین کھود رہا تھا تا کہ اسے دکھائے کہ وہ کس طرح اپنے بھائی کی لاش کو چھپا دے، وہ کہنے لگا، ہائے افسوس! کیا میں ایسا کرنے سے بھی گیا گزرا ہو گیا کہ اس کوے کی طرح اپنے بھائی کی لاش کو دفنا دیتا؟ پھر بڑا ہی پشیمان اور شرمندہ ہو گیا۔(31)

مِنۡ اَجۡلِ ذٰلِکَ ۚۛ کَتَبۡنَا عَلٰی بَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ اَنَّہٗ مَنۡ قَتَلَ نَفۡسًۢا بِغَیۡرِ نَفۡسٍ اَوۡ فَسَادٍ فِی الۡاَرۡضِ فَکَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِیۡعًا ؕ وَ مَنۡ اَحۡیَاہَا فَکَاَنَّمَاۤ اَحۡیَا النَّاسَ جَمِیۡعًا ؕ وَ لَقَدۡ جَآءَتۡہُمۡ رُسُلُنَا بِالۡبَیِّنٰتِ ۫ ثُمَّ اِنَّ کَثِیۡرًا مِّنۡہُمۡ بَعۡدَ ذٰلِکَ فِی الۡاَرۡضِ لَمُسۡرِفُوۡنَ ﴿۳۲﴾

اسی وجہ سے ہم نے بنی اسرائیل پر لکھ دیا کہ جس نے کسی انسان کو قتل کیا بغیر اس کے کہ اس نے کسی کی جان لی ہو، یا زمین میں فساد برپا کیا ہو، تو وہ ایسا ہے جیسے کہ اس نے تمام انسانوں کو قتل کر دیا اور جس نے کسی ایک جان کو بچا لیا، تو وہ ایسا ہے جیسے کہ اس نے تمام انسانوں کو بچا لیا اور بے شک ان (بنی اسرائیل) کے پاس ہمارے رسول کھلی ہوئی نشانیاں لے کر آئے۔ پھر بھی ان میں سے بہت سے لوگ اس کے بعد بھی زمین میں ظلم و سرکشی کرنے والے ہی رہے۔(32)

اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِیۡنَ یُحَارِبُوۡنَ اللّٰہَ وَ رَسُوۡلَہٗ وَ یَسۡعَوۡنَ فِی الۡاَرۡضِ فَسَادًا اَنۡ یُّقَتَّلُوۡۤا اَوۡ یُصَلَّبُوۡۤا اَوۡ تُقَطَّعَ اَیۡدِیۡہِمۡ وَ اَرۡجُلُہُمۡ مِّنۡ خِلَافٍ اَوۡ یُنۡفَوۡا مِنَ الۡاَرۡضِ ؕ ذٰلِکَ لَہُمۡ خِزۡیٌ فِی الدُّنۡیَا وَ لَہُمۡ فِی الۡاٰخِرَۃِ عَذَابٌ عَظِیۡمٌ ﴿۳۳﴾ۙ

بے شک جو لوگ اللہ اور رسول سے لڑتے ہیں اور زمین میں فساد برپا کرنے کے لیے دوڑتے پھرتے ہیں، ان کی سزا یہ ہے کہ (۱) انہیں قتل کر دیا جائے۔ (۲) یا سولی پر چڑھا دیا جائے۔ (۳) یا ان کے ہاتھ پاؤں مخالف سمتوں سے کاٹ دیے جائیں۔ (۴) یا جلاوطن کر دیئے جائیں۔ یہ تو ہوئی ان کی رسوائی دنیا میں۔ اور آخرت میں ان کے لئے بڑا عذاب ہے۔(33)

اِلَّا الَّذِیۡنَ تَابُوۡا مِنۡ قَبۡلِ اَنۡ تَقۡدِرُوۡا عَلَیۡہِمۡ ۚ فَاعۡلَمُوۡۤا اَنَّ اللّٰہَ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ ﴿۳۴﴾

مگر وہ لوگ جو توبہ کرلیں قبل اس کے کہ تم ان پر قابو پاؤ۔ تو جان لو کہ اللہ بڑا بخشنے والا بڑا مہربان ہے۔(34)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ وَجَاهِدُوا فِي سَبِيلِهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴿٣٥﴾

اے ایمان والو اللہ سے ڈرو! اور اس تک پہنچنے کے لیے وسیلہ تلاش کرو۔ اور اس کی راہ میں جہاد کرو۔ تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔(35)

کچھ لوگ یہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالی سے ڈائریکٹ رابطہ ممکن نہیں ہے اس لیے اس تک پہنچنے کے لیے وسیلہ کی ضرورت ہے۔ اور یہ وسیلہ اولیائے کرام یا مشائخ عظام ہیں۔ کچھ ان میں سے موجود ہیں اور کچھ پچھلی صدیوں سے تعلق رکھتے ہیں۔

یہ تصور قرآن کریم کی بنیادی تعلیم کے خلاف ہے۔ قرآن کریم نے واضح کر دیا ہے کہ اللہ کی ذات ہر جگہ موجود ہے۔ اگر تم میں سے تین حاضر ہیں تو چوتھا اللہ ہے۔ اور اگر چار حاضر ہیں تو پانچواں اللہ ہے۔ اور جہاں کہیں بھی تم ہو۔ وہ تمہارے ساتھ ہے۔ خبیر، بصیر، علیم اللہ کی بنیادی صفات ہیں۔ اور سب سے بڑھ کر جب اللہ نے یہ کہا کہ وہ تمہاری شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے۔ وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ (سورہ ق آیت نمبر 16)۔ اس کے علاوہ اللہ تعالی نے قرآن کریم میں شرک کی تمام اقسام سے منع فرمایا ہے۔ اللہ جیسا کوئی نہیں ہوسکتا۔ اور نہ اس کی صفات میں کوئی دوسرا شریک ہوسکتا ہے۔ بلکہ جہاں اللہ نے یہ فرمایا کہ یہ لوگ اس لیے دوسروں کو معبود مانتے ہیں کہ وہ ان کو اللہ کے قریب کر دیتے ہیں۔ مَا نَعْبُدُهُمْ إِلَّا لِيُقَرِّبُونَا إِلَى اللَّهِ زُلْفَى (سورہ الزمر آیت نمبر 3) تو اللہ تعالی نے ان کے اس تصور کو بھی غلط قرار دے دیا۔

وسیلہ سے مراد ہے نیک اعمال جو اللہ تعالی کو پسند ہوں۔ ان میں عبادات ہیں، پانچ وقت کی نماز، روزہ، زکوۃ، حج، عمرہ، جہاد فی سبیل اللہ، اس کے علاوہ انفاق فی سبیل اللہ، اور لوگوں سے حسن سلوک۔ اور لوگوں کو نیک راہ پر چلانے کی جدوجہد۔ یہ سب اعمال اللہ کے قرب کا باعث ہیں۔

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ أَنَّ لَهُمْ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا وَمِثْلَهُ مَعَهُ لِيَفْتَدُوا بِهِ مِنْ عَذَابِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ مَا تُقُبِّلَ مِنْهُمْ ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٣٦﴾

بے شک وہ لوگ جنہوں نے کفر اختیار کیا اگر ان کے پاس وہ سب کچھ ہو جو زمین میں ہے اور اتنا اور بھی ہو، تاکہ اسے بطور فدیہ دیں اور قیامت کے دن عذاب سے بچ جائیں، تو وہ بھی ان سے قبول نہ کیا جائے گا۔ اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔(36)

يُرِيدُونَ أَنْ يَخْرُجُوا مِنَ النَّارِ وَمَا هُمْ بِخَارِجِينَ مِنْهَا وَلَهُمْ عَذَابٌ مُقِيمٌ ﴿٣٧﴾

وہ چاہیں گے کہ آگ سے نکل جائیں، مگر وہ اس سے کبھی نہیں نکل پائیں گے۔ اور ان کے لئے دائمی عذاب ہے۔(37)

وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا أَيْدِيَهُمَا جَزَاءً بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِنَ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿٣٨﴾

اور چور مرد ہو یا چور عورت دونوں کے ہاتھ کاٹ دو۔ ان کے اعمال کے عوض میں۔ اللہ کی طرف سے بطور عبرتناک سزا کے۔ اللہ زبردست ہے، بڑا حکمت والا ہے۔(38)

فَمَنْ تَابَ مِنْ بَعْدِ ظُلْمِهِ وَأَصْلَحَ فَإِنَّ اللَّهَ يَتُوبُ عَلَيْهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿٣٩﴾

پھر جو شخص توبہ کر لے اپنے ظلم سے اور اصلاح کر لے، تو اللہ اس کی توبہ قبول کرے گا۔ بیشک اللہ بڑا بخشنے والا، بڑا رحم کرنے والا ہے۔(39)

اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ وَ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۴۰﴾

کیا تم نہیں جانتے کہ اللہ کے لئے آسمانوں اور زمین کی حکومت ہے۔ جسے چاہتا ہے سزا دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے بخش دیتا ہے۔ اور اللہ ہر چیز پر پوری قدرت رکھتا ہے۔(40)

اللہ کے ہاں بخشش اور عذاب کے پیمانے مقرر ہیں۔ اس لیے یہ ذہن میں رکھنا چاہیے کہ اللہ تعالی نے یہ سارا نظام مکافات عمل پر قائم کیا ہے۔ جس قسم کے اعمال ہونگے اسی طرح کا بدلہ مل جائے گا۔ اور اس آیت میں اسی چیز کا اظہار ہے کہ اللہ تعالی کی قدرت سے کوئی بھی بچ نہیں سکتا۔

يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ لَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِى الْكُفْرِ مِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْۤا اٰمَنَّا بِاَفْوَاهِهِمْ وَ لَمْ تُؤْمِنْ قُلُوْبُهُمْ ۛۚ وَ مِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا ۛۚ سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ سَمّٰعُوْنَ لِقَوْمٍ اٰخَرِيْنَ ۙ لَمْ يَاْتُوْكَ ؕ يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ مِنْۢ بَعْدِ مَوَاضِعِهٖ ۚ يَقُوْلُوْنَ اِنْ اُوْتِيْتُمْ هٰذَا فَخُذُوْهُ وَ اِنْ لَّمْ تُؤْتَوْهُ فَاحْذَرُوْا ؕ وَ مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ فِتْنَتَهٗ فَلَنْ تَمْلِكَ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَمْ يُرِدِ اللّٰهُ اَنْ يُّطَهِّرَ قُلُوْبَهُمْ ؕ لَهُمْ فِى الدُّنْيَا خِزْىٌ ۖۚ وَّ لَهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۴۱﴾

اے رسول! وہ لوگ آپ کو غمگین نہ کریں جو کفر کی طرف تیزی سے بڑھ رہے ہوں۔ خواہ یہ ان لوگوں میں سے ہوں جو منہ سے تو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے، مگر ان کے دل ایمان نہیں لائے اور یا ان میں سے ہوں جو یہودی ہیں۔ جھوٹ کے بڑے سننے والے ہیں اور جاسوسی کرتے ہیں دوسرے لوگوں کے لئے جو آپ کے پاس نہیں آئے۔ وہ کتاب اللہ کے کلمات کو ان کے صحیح موقعوں سے ہٹا دیتے ہیں اور تحریف کرنے کے بعد کہتے ہیں کہ اگر تمہیں یہ حکم دیا جائے تو قبول کرو۔ اور اگر یہ نہ دیا جائے تو خاموش رہو۔ اور اللہ جسے عذاب دینا چاہے، تو آپ اس کے لئے کچھ نہیں کر سکتے۔ اللہ کے ہاں یہ وہ ہیں کہ اللہ نے ان کے دلوں کو پاک کرنے کا ارادہ ہی نہیں کیا۔ ان کے لئے دنیا میں رسوائی ہے اور آخرت میں بہت بڑا عذاب ہے۔(41)

سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ اَكّٰلُوْنَ لِلسُّحْتِ ؕ فَاِنْ جَآءُوْكَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ اَوْ اَعْرِضْ عَنْهُمْ ۚ وَ اِنْ تُعْرِضْ عَنْهُمْ فَلَنْ يَّضُرُّوْكَ شَيْـًٔا ؕ وَ اِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ﴿۴۲﴾

جھوٹ کے بڑے سننے والے ہیں، حرام مال کے بڑے کھانے والے ہیں اگر وہ تمہارے پاس آئیں تو آپ کو اختیار ہے خواہ ان کا فیصلہ کریں یا ان سے اعراض کریں۔ اور اگر آپ ان سے اعراض کریں تو وہ آپ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ اور اگر فیصلہ کریں تو پھر انصاف کے ساتھ کریں۔ کیونکہ اللہ انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔(42)

وَ كَيْفَ يُحَكِّمُوْنَكَ وَ عِنْدَهُمُ التَّوْرٰىةُ فِيْهَا حُكْمُ اللّٰهِ ثُمَّ يَتَوَلَّوْنَ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ؕ وَ مَاۤ اُولٰٓئِكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۴۳﴾

اور یہ لوگ آپ کو کس طرح حکم (ثالث) بنا سکتے ہیں، حالانکہ ان کے پاس تورات موجود ہے جس میں اللہ کا حکم لکھا ہوا ہے اور پھر یہ (آپ کے

فیصلہ کے)بعداس سے منہ موڑ لیتے ہیں۔ یہ مؤمن ہی نہیں ہیں۔(43)

اِنَّآ اَنْزَلْنَا التَّوْرٰىةَ فِيْهَا هُدًى وَّ نُوْرٌ ۚ يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّوْنَ الَّذِيْنَ اَسْلَمُوْا لِلَّذِيْنَ هَادُوْا وَ الرَّبّٰنِيُّوْنَ وَ الْاَحْبَارُ بِمَا اسْتُحْفِظُوْا مِنْ كِتٰبِ اللّٰهِ وَ كَانُوْا عَلَيْهِ شُهَدَآءَ ۚ فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ وَ اخْشَوْنِ وَ لَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِيْ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ وَ مَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۴۴﴾

ہم نے توراۃ نازل کی جس میں ہدایت اور نور (روشنی) تھی اس کے مطابق یہودیوں کے لئے فیصلے کرتے تھے وہ تمام نبی جو اللہ کے مطیع و فرمانبردار تھے۔ اللہ والے علماء اور احبار بھی اس کے مطابق فیصلے کرتے تھے جس کی حفاظت کے وہ ذمہ دار بنائے گئے تھے اور جس کے وہ گواہ تھے۔ پس تم لوگوں سے نہ ڈرو۔ بلکہ مجھ سے ڈرو۔ اور میری آیات کو تھوڑی سی قیمت کے عوض فروخت نہ کرو۔ اور جو اللہ کے نازل کردہ قانون کے مطابق فیصلہ نہ کریں، وہ کافر ہیں۔(44)

وَ كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيْهَآ اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ ۙ وَ الْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَ الْاَنْفَ بِالْاَنْفِ وَ الْاُذُنَ بِالْاُذُنِ وَ السِّنَّ بِالسِّنِّ ۙ وَ الْجُرُوْحَ قِصَاصٌ ؕ فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهٖ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهٗ ؕ وَ مَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۴۵﴾

اور ہم نے توراۃ میں ان یہودیوں پر یہ حکم لکھ دیا تھا کہ جان کا بدلہ جان ہے اور آنکھ کے بدلے آنکھ، ناک کے بدلے ناک اور کان کے بدلے کان اور دانت کے بدلے دانت اور زخموں میں بھی برابر کا بدلہ ہے۔ پھر جو قصاص معاف کر دے تو وہ اس کے لئے کفارہ ہوگا۔ اور جو اللہ کے نازل کردہ قانون کے مطابق فیصلہ نہ کریں، وہ ظالم ہیں۔(45)

یعنی اگر کوئی اپنا بدلہ معاف کر دیتا ہے تو اس کے لیے بطور کفارہ اجر لکھ دیا جاتا ہے۔

وَ قَفَّيْنَا عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ ۠ وَ اٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ فِيْهِ هُدًى وَّ نُوْرٌ ۙ وَّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَ هُدًى وَّ مَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿۴۶﴾

ہم نے ان (انبیاء) کے نقش قدم پر عیسیٰؑ کو بھیجا جو تصدیق کرتے تھے جو کچھ تورات میں سے اس وقت موجود تھا۔ اور ہم نے ان کو انجیل عطا کی۔ جس میں ہدایت اور نور تھا۔ اور انجیل سے بھی تصدیق ہوتی تھی جو کچھ تورات میں سے اس وقت موجود تھا۔ اور یہ (انجیل) صحیح رہنمائی اور نصیحت تھی پرہیزگاروں کے لیے۔(46)

مصدقا لما بين يديه کی تفصیل سورہ بقرہ آیت 41 کے ذیل میں بیان کی جا چکی ہے۔ مختصراً یہ کہ اس چیز کی تصدیق ہوتی تھی کہ کونسی تعلیم خالص آسمانی ہے اور کونسی انسانوں نے خود سے بنا کر کتاب کا حصہ بنا دیا ہے۔

وَ لْيَحْكُمْ اَهْلُ الْاِنْجِيْلِ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْهِ ؕ وَ مَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۴۷﴾

چاہیے کہ انجیل والے (نصرانی) اس (قانون) کے مطابق فیصلہ کریں، جو اللہ نے اس (انجیل) میں نازل کیا ہے اور جو اللہ کے نازل کردہ (قانون) کے مطابق فیصلہ نہیں کرتے وہی فاسق (نافرمان) ہیں۔(47)

وَ اَنۡزَلۡنَاۤ اِلَیۡکَ الۡکِتٰبَ بِالۡحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیۡنَ یَدَیۡہِ مِنَ الۡکِتٰبِ وَ مُہَیۡمِنًا عَلَیۡہِ فَاحۡکُمۡ بَیۡنَہُمۡ بِمَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰہُ وَ لَا تَتَّبِعۡ اَہۡوَآءَہُمۡ عَمَّا جَآءَکَ مِنَ الۡحَقِّ ؕ لِکُلٍّ جَعَلۡنَا مِنۡکُمۡ شِرۡعَۃً وَّ مِنۡہَاجًا ؕ وَ لَوۡ شَآءَ اللّٰہُ لَجَعَلَکُمۡ اُمَّۃً وَّاحِدَۃً وَّ لٰکِنۡ لِّیَبۡلُوَکُمۡ فِیۡ مَاۤ اٰتٰىکُمۡ فَاسۡتَبِقُوا الۡخَیۡرٰتِ ؕ اِلَی اللّٰہِ مَرۡجِعُکُمۡ جَمِیۡعًا فَیُنَبِّئُکُمۡ بِمَا کُنۡتُمۡ فِیۡہِ تَخۡتَلِفُوۡنَ ﴿۴۸﴾

اور (اے رسولؐ) ہم نے آپ کی طرف حق کے ساتھ کتاب نازل کی ہے۔جس سے تصدیق ہوتی ہے ان آسمانی کتابوں کی جو اس وقت موجود ہیں اور یہ کتاب (قرآن) ان سب پر نگران ہے۔لہٰذا آپ ان کے درمیان اسی (قرآن) کے مطابق فیصلہ کریں جو اللہ نے نازل کیا ہے۔اور اس حق سے منہ موڑ کر جو آپ کے پاس آ گیا ہے، ان کی خواہشات کی پیروی نہ کریں۔ہم نے تم میں سے ہر ایک کے لئے ایک شریعت اور ایک طریقہ مقرر کیا ہے۔اور اگر اللہ چاہتا تو تم سب کو ایک ہی امت بنا دیتا۔مگر وہ چاہتا ہے کہ تمہیں آزمائے (ان نعمتوں میں جو رزق، اولاد اور صحت کی صورت میں اس نے عطا کی ہیں۔) پس تم نیکیوں میں ایک دوسرے سے بڑھنے کی کوشش کرو۔تم سب کا لوٹنا اللہ ہی کی طرف ہے، پھر وہ تمہیں آگاہ کرے گا ان باتوں سے جن میں تم اختلاف کرتے ہو۔(48)

یعنی قرآن آ جانے کے بعد اسی کے مطابق ہی فیصلے ہونے ہیں اور اسی کے اوپر باقی تعلیمات کی تصدیق ہونا ہے۔کہ کونسی تعلیم خالص وحی الٰہی ہے اور کونسی انسانوں کی تراشیدہ۔قرآن کو اللہ نے باقی سب پر مہیمن قرار دیا ہے۔اگلی آیت میں پھر شدت کے ساتھ اس پابندی کا ذکر کیا ہے۔

وَ اَنِ احۡکُمۡ بَیۡنَہُمۡ بِمَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰہُ وَ لَا تَتَّبِعۡ اَہۡوَآءَہُمۡ وَ احۡذَرۡہُمۡ اَنۡ یَّفۡتِنُوۡکَ عَنۡۢ بَعۡضِ مَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰہُ اِلَیۡکَ ؕ فَاِنۡ تَوَلَّوۡا فَاعۡلَمۡ اَنَّمَا یُرِیۡدُ اللّٰہُ اَنۡ یُّصِیۡبَہُمۡ بِبَعۡضِ ذُنُوۡبِہِمۡ ؕ وَ اِنَّ کَثِیۡرًا مِّنَ النَّاسِ لَفٰسِقُوۡنَ ﴿۴۹﴾

اور ان کے درمیان اس کے مطابق فیصلہ کریں جو اللہ نے تم پر نازل کیا ہے۔اور ان کی خواہشات کی پیروی نہ کریں اور ان سے ہوشیار رہیں کہ کہیں وہ آپ کو اللہ کے نازل کردہ کسی حکم سے بھٹکا نہ دیں۔اور اگر وہ روگردانی کریں، تو جان لیجیے کہ اللہ بس یہ چاہتا ہے کہ وہ انہیں ان کے بعض گناہوں کی سزا دے۔بے شک زیادہ تر لوگ فاسق ہیں۔(49)

اللہ تعالیٰ نبی کریمؐ کو پابند کر رہے ہیں کہ ان لوگوں سے ہوشیار رہنا۔کیونکہ جب بحث و مباحثہ ہوتا تو لازمی طور پر وہ اپنی کتابوں اور اپنے انبیاء کے قول پیش کرتے۔اور نبی کریمؐ سے کہتے کہ جب تم ہماری کتابوں اور ہمارے رسولوں پر ایمان رکھتے ہو تو پھر ہماری یہ باتیں مان لو۔مگر اللہ تعالیٰ نے کہا کہ ان کے بہکاوے میں نہیں آنا۔کیونکہ جو کچھ وہ پیش کر رہے ہوتے ہیں وہ تحریف شدہ ہوتا۔اور وحی کے تعلیم نہیں ہوتی۔اب اللہ تعالیٰ نے نبی کریمؐ کو کہا کہ تم نے صرف اس کتاب کے مطابق فیصلہ کرنا ہے جو اللہ تعالیٰ نے تم پر نازل کی ہے۔

اَفَحُکۡمَ الۡجَاہِلِیَّۃِ یَبۡغُوۡنَ ؕ وَ مَنۡ اَحۡسَنُ مِنَ اللّٰہِ حُکۡمًا لِّقَوۡمٍ یُّوۡقِنُوۡنَ ﴿۵۰﴾

کیا وہ دورِ جاہلیت کے فیصلے چاہتے ہیں؟ حالانکہ یقین رکھنے والے لوگوں کے لئے اللہ سے بہتر فیصلہ کرنے والا کون ہے؟(50)

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَتَّخِذُوا الۡیَہُوۡدَ وَ النَّصٰرٰۤی اَوۡلِیَآءَ ۘؔ بَعۡضُہُمۡ اَوۡلِیَآءُ بَعۡضٍ ؕ وَ مَنۡ یَّتَوَلَّہُمۡ

مِّنۡكُمۡ فَاِنَّهٗ مِنۡهُمۡ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهۡدِى الۡقَوۡمَ الظّٰلِمِيۡنَ ﴿۵۱﴾

اے ایمان والو! یہود ونصاریٰ کو اپنا دوست نہ بناؤ، وہ آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں اور تم میں سے جو ان سے دوستی کرے گا وہ انہی میں سے شمار ہوگا۔ بے شک اللہ ظالموں کو ہدایت نہیں کرتا۔(51)

فَتَرَى الَّذِيۡنَ فِىۡ قُلُوۡبِهِمۡ مَّرَضٌ يُّسَارِعُوۡنَ فِيۡهِمۡ يَقُوۡلُوۡنَ نَخۡشٰٓى اَنۡ تُصِيۡبَنَا دَآئِرَةٌ ؕ فَعَسَى اللّٰهُ
اَنۡ يَّاۡتِىَ بِالۡفَتۡحِ اَوۡ اَمۡرٍ مِّنۡ عِنۡدِهٖ فَيُصۡبِحُوۡا عَلٰى مَاۤ اَسَرُّوۡا فِىۡۤ اَنۡفُسِهِمۡ نٰدِمِيۡنَ ﴿۵۲﴾ؕ

(اے رسولؐ) آپ دیکھیں گے کہ جن لوگوں کے دلوں میں نفاق کی بیماری ہے۔ وہ دوڑ دوڑ کر ان یہود ونصاریٰ کی طرف جاتے ہیں، کہتے ہیں کہ ہمیں اندیشہ ہے کہ کہیں ہم پر کوئی گردش زمانہ نہ آجائے۔ سو قریب ہے کہ اللہ تمہیں فتح سے ہمکنار کر دے یا کامیابی کی کوئی اور صورت اپنی طرف سے ظاہر کر دے۔ تو پھر وہ اس پر جو انہوں نے اپنے دلوں میں چھپا رکھا ہے نادم وپشیمان ہوں گے۔(52)

وَ يَقُوۡلُ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَهٰٓؤُلَاۤءِ الَّذِيۡنَ اَقۡسَمُوۡا بِاللّٰهِ جَهۡدَ اَيۡمَانِهِمۡ ۙ اِنَّهُمۡ لَمَعَكُمۡ ؕ حَبِطَتۡ
اَعۡمَالُهُمۡ فَاَصۡبَحُوۡا خٰسِرِيۡنَ ﴿۵۳﴾

اور جو ایمان والے ہیں وہ حیرت سے کہیں گے کیا یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے بڑی سخت قسمیں کھائی تھیں کہ بے شک وہ تمہارے ساتھ ہیں۔ ان کے سب اعمال ضائع ہو گئے اور وہ نقصان اٹھانے والے ہو گئے۔(53)

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا مَنۡ يَّرۡتَدَّ مِنۡكُمۡ عَنۡ دِيۡنِهٖ فَسَوۡفَ يَاۡتِى اللّٰهُ بِقَوۡمٍ يُّحِبُّهُمۡ وَيُحِبُّوۡنَهٗۤ ۙ اَذِلَّةٍ
عَلَى الۡمُؤۡمِنِيۡنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الۡكٰفِرِيۡنَ يُجَاهِدُوۡنَ فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ وَلَا يَخَافُوۡنَ لَوۡمَةَ لَاۤئِمٍ ؕ ذٰلِكَ فَضۡلُ
اللّٰهِ يُؤۡتِيۡهِ مَنۡ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيۡمٌ ﴿۵۴﴾

اے ایمان والو! جو تم میں سے اپنے دین سے مرتد ہو جائے تو اللہ عنقریب ایسے لوگوں کو لے آئے گا جن سے وہ محبت کرتا ہوگا اور وہ اس سے محبت کرتے ہوں گے۔ وہ مؤمنوں پر نرم اور کافروں پر سخت ہوں گے وہ اللہ کی راہ میں جہاد کریں گے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہ کریں گے۔ یہ اللہ کا فضل ہے، جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے۔ اور اللہ بڑا وسعت والا بڑا جاننے والا ہے۔(54)

اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوۡلُهٗ وَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوا الَّذِيۡنَ يُقِيۡمُوۡنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤۡتُوۡنَ الزَّكٰوةَ وَهُمۡ رٰكِعُوۡنَ ﴿۵۵﴾

اے ایمان والو! تمہارا دوست اللہ ہے اس کا رسول ہے اور وہ صاحبان ایمان ہیں جو نماز پڑھتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں۔ اور اللہ کے آگے جھکے ہوئے ہیں۔ (یعنی اس کے احکام من وعن تسلیم کر لیتے ہیں۔)(55)

وَمَنۡ يَّتَوَلَّ اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ وَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا فَاِنَّ حِزۡبَ اللّٰهِ هُمُ الۡغٰلِبُوۡنَ ﴿۵۶﴾

اور جو اللہ اور اس کے رسول اور اہل ایمان کو اپنا دوست بنا لے تو پس اللہ کی جماعت ہی غالب رہنے والی ہے۔(56)

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِيۡنَ اتَّخَذُوۡا دِيۡنَكُمۡ هُزُوًا وَّلَعِبًا مِّنَ الَّذِيۡنَ اُوۡتُوا الۡكِتٰبَ مِنۡ قَبۡلِكُمۡ وَ

الْكُفَّارَ اَوْلِيَآءَ ۚ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۵۷﴾

اے ایمان والو! وہ لوگ جنہیں تم سے پہلے کتاب دی گئی اور انہوں نے تمہارے دین کو مذاق اور کھیل بنا رکھا ہے۔ ان کو اور دوسرے عام کفار کو اپنا دوست نہ بناؤ۔ اور اللہ سے ڈرو، اگر تم مومن ہو۔(57)

وَ اِذَا نَادَيْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ اتَّخَذُوْهَا هُزُوًا وَّ لَعِبًا ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُوْنَ ﴿۵۸﴾

اور جب تم (اذان دے کر لوگوں کو) نماز کی طرف بلاتے ہو تو وہ اسے مذاق اور کھیل بناتے ہیں۔ یہ اس لئے ہے کہ وہ بے وقوف ہیں، عقل سے کام نہیں لیتے۔(58)

قُلْ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ هَلْ تَنْقِمُوْنَ مِنَّاۤ اِلَّاۤ اَنْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَ مَاۤ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلُ ۙ وَ اَنَّ
اَكْثَرَكُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۵۹﴾

(اے رسولؐ) کہئے! اے اہل کتاب تم ہم سے صرف اس بنا پر دشمنی اختیار کر رہے ہو کہ ہم اللہ پر اور جو کچھ ہم پر اتارا گیا ہے اس پر اور جو اس سے پہلے اتارا گیا، اس پر ایمان لائے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ تم میں سے زیادہ تر فاسق ہیں۔(59)

قُلْ هَلْ اُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكَ مَثُوْبَةً عِنْدَ اللّٰهِ ؕ مَنْ لَّعَنَهُ اللّٰهُ وَ غَضِبَ عَلَيْهِ وَ جَعَلَ مِنْهُمُ
الْقِرَدَةَ وَ الْخَنَازِيْرَ وَ عَبَدَ الطَّاغُوْتَ ؕ اُولٰٓئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّ اَضَلُّ عَنْ سَوَآءِ السَّبِيْلِ ﴿۶۰﴾

کہئے! کیا میں بتاؤں کہ اللہ کے نزدیک انجام کے اعتبار سے زیادہ برا کون ہے؟ وہ ہے جن پر اللہ نے لعنت کی ہے اور جس پر وہ غضبناک ہوا۔ اور جن میں سے اس نے بعض کو بندر اور بعض کو سور بنایا ہے اور بعض کو شیطان کے پجاری بنا دیا۔ یہی وہ لوگ ہیں جو کہ درجہ کے لحاظ سے بدترین ہیں۔ اور سیدھے راستے سے سب سے زیادہ بھٹکے ہوئے ہیں۔(60)

وَ اِذَا جَآءُوْكُمْ قَالُوْۤا اٰمَنَّا وَ قَدْ دَّخَلُوْا بِالْكُفْرِ وَ هُمْ قَدْ خَرَجُوْا بِهٖ ؕ وَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا يَكْتُمُوْنَ ﴿۶۱﴾

اور وہ جب آپ لوگوں کے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے ہیں حالانکہ وہ یہاں داخل ہوئے تو بھی کفر کے ساتھ۔ اور یہاں سے نکلے تو بھی کفر کے ساتھ۔ اور وہ لوگ جو نفاق چھپائے ہوئے ہیں اللہ انہیں خوب جانتا ہے۔(61)

وَ تَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يُسَارِعُوْنَ فِى الْاِثْمِ وَ الْعُدْوَانِ وَ اَكْلِهِمُ السُّحْتَ ؕ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۶۲﴾

اور تم دیکھو گے کہ ان میں سے اکثر گناہ اور زیادتی اور حرام کھانے میں جلدی کر رہے ہیں بے شک یہ جو کچھ کرتے ہیں برا کرتے ہیں(62)

لَوْ لَا يَنْهٰىهُمُ الرَّبّٰنِيُّوْنَ وَ الْاَحْبَارُ عَنْ قَوْلِهِمُ الْاِثْمَ وَ اَكْلِهِمُ السُّحْتَ ؕ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ﴿۶۳﴾

بھلا ان کے علماء اور مشائخ انہیں گناہ کی باتوں اور حرام کھانے سے منع کیوں نہیں کرتے ؟ بلاشبہ وہ بھی برا کرتے ہیں۔(63)

وَ قَالَتِ الْيَهُوْدُ يَدُ اللّٰهِ مَغْلُوْلَةٌ ؕ غُلَّتْ اَيْدِيْهِمْ وَ لُعِنُوْا بِمَا قَالُوْا ۘ بَلْ يَدٰهُ مَبْسُوْطَتٰنِ ۙ يُنْفِقُ
كَيْفَ يَشَآءُ ؕ وَ لَيَزِيْدَنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ مَّاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَّ كُفْرًا ؕ وَ اَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ

الْعَدَاوَةَ وَ الْبَغْضَآءَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ؕ كُلَّمَآ اَوْقَدُوْا نَارًا لِّلْحَرْبِ اَطْفَاَهَا اللّٰهُ ۙ وَ يَسْعَوْنَ فِى الْاَرْضِ
فَسَادًا ؕ وَ اللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۶۴﴾

اور یہود کہتے ہیں کہ اللہ کا ہاتھ بندھا ہوا ہے (یعنی معاذ اللہ وہ بخیل ہے)، ان کے اپنے ہاتھ باندھے جائیں اور جو کچھ انہوں نے کہا اس کے باعث ان پر لعنت کی گئی، بلکہ اللہ کے دونوں ہاتھ کشادہ ہیں، وہ جس طرح چاہتا ہے خرچ فرماتا ہے، اور جو کتاب آپ کی طرف آپ کے ربّ کی جانب سے نازل کی گئی ہے (قرآن)۔ اس سے ضرور ان میں سے اکثر سرکشی اور کفر میں بڑھ جائیں گے، اس کتاب سے حسد کی وجہ سے۔ اور ہم نے ان کے درمیان دشمنی اور بغض ڈال دیا قیامت تک کے لیے۔ وہ جب بھی لڑائی کی آگ بھڑکاتے ہیں تو اللہ اسے بجھا دیتا ہے۔ اور یہ زمین میں فساد برپا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور اللہ فساد برپا کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ (64)

وَ لَوْ اَنَّ اَهْلَ الْكِتٰبِ اٰمَنُوْا وَ اتَّقَوْا لَكَفَّرْنَا عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَ لَاَدْخَلْنٰهُمْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿۶۵﴾

اور اگر اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) ایمان لاتے اور تقویٰ اختیار کرتے، تو ہم ان کی برائیاں دور کر دیتے اور انہیں نعمت و راحت والے باغات میں داخل کرتے۔ (65)

وَ لَوْ اَنَّهُمْ اَقَامُوا التَّوْرٰىةَ وَ الْاِنْجِيْلَ وَ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ مِّنْ رَّبِّهِمْ لَاَكَلُوْا مِنْ فَوْقِهِمْ وَ مِنْ تَحْتِ
اَرْجُلِهِمْ ؕ مِنْهُمْ اُمَّةٌ مُّقْتَصِدَةٌ ؕ وَ كَثِيْرٌ مِّنْهُمْ سَآءَ مَا يَعْمَلُوْنَ ﴿۶۶﴾

اور اگر وہ (اہل کتاب) تورات، انجیل اور جو ان کے پروردگار کی طرف سے ان کی طرف نازل کیا گیا تھا (قرآن) کو قائم رکھتے، تو وہ ہر طرف سے وافر رزق کھاتے (یعنی انہیں مالی کشادگی حاصل ہو جاتی۔) ان میں سے ایک گروہ تو اعتدال پر ہے۔ مگر ان میں سے زیادہ لوگ ایسے ہیں جو بہت برا کر رہے ہیں۔ (66)

يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَ اِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ؕ وَ اللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ
النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۶۷﴾

اے رسولؐ! جو کچھ آپؐ کے رب کی طرف سے آپؐ پر اتارا گیا ہے اسے لوگوں تک پہنچا دیجیے۔ اور اگر آپ نے ایسا نہ کیا تو پھر یہ سمجھا جائے گا کہ آپ نے اس کا کوئی پیغام پہنچایا ہی نہیں۔ اور اللہ لوگوں سے آپ کی حفاظت کرے گا بے شک اللہ کافروں کو ہدایت نہیں دیتا۔ (67)

قُلْ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لَسْتُمْ عَلٰى شَىْءٍ حَتّٰى تُقِيْمُوا التَّوْرٰىةَ وَ الْاِنْجِيْلَ وَ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ وَ
لَيَزِيْدَنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ مَّآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَّ كُفْرًا ۚ فَلَا تَاْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۶۸﴾

آپؐ کہہ دیں! اے اہل کتاب تم حق پر نہیں ہو جب تک کہ تورات، انجیل کو اور جو کچھ آپؐ کے رب کی طرف سے نازل ہوا ہے اس کو قائم نہ رکھو۔ اور جو کچھ آپؐ کے پروردگار کی طرف سے آپؐ پر اتارا گیا ہے (قرآن) وہ ان میں سے بہت سے لوگوں کی سرکشی اور کفر میں اضافہ کرے گا۔ آپؐ کافروں پر افسوس نہ کریں۔ (68)

اِنَّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ الَّذِیۡنَ هَادُوۡا وَ الصّٰبِـُٔوۡنَ وَ النَّصٰرٰی مَنۡ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ وَ عَمِلَ صَالِحًا فَلَا خَوۡفٌ عَلَيۡهِمۡ وَ لَا هُمۡ يَحۡزَنُوۡنَ ﴿69﴾

بے شک جو لوگ مؤمن، یہودی، نصرانی اور صابی (ستارہ پرست) کہلاتے ہیں غرض جو کوئی بھی اللہ اور آخرت پر ایمان لائے اور نیک عمل کرے تو ان سب کے لئے ان کے رب کے پاس ان کا اجر و ثواب ہے اور ان کے لئے نہ کوئی خوف ہے اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے۔(69)

یہی آیت سورہ بقرہ میں بھی آئی ہے۔ وہاں ہم نے اس کی تشریح کر دی ہے۔ دیکھئے آیت نمبر 62۔

لَقَدۡ اَخَذۡنَا مِيۡثَاقَ بَنِىۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ وَ اَرۡسَلۡنَاۤ اِلَيۡهِمۡ رُسُلًا ؕ كُلَّمَا جَآءَهُمۡ رَسُوۡلٌۢ بِمَا لَا تَهۡوٰٓى اَنۡفُسُهُمۡ ۙ فَرِيۡقًا كَذَّبُوۡا وَ فَرِيۡقًا يَّقۡتُلُوۡنَ ﴿70﴾

ہم نے بنی اسرائیل سے پختہ عہد لیا اور اُن کی طرف بہت سے رسول بھیجے۔ مگر جب کبھی ان کے پاس کوئی رسول اُن کی خواہشات نفس کے خلاف کچھ لے کر آیا تو کسی کو انہوں نے جھٹلایا اور کسی کو قتل کر دیا۔(70)

وَ حَسِبُوۡۤا اَلَّا تَكُوۡنَ فِتۡنَةٌ فَعَمُوۡا وَ صَمُّوۡا ثُمَّ تَابَ اللّٰهُ عَلَيۡهِمۡ ثُمَّ عَمُوۡا وَ صَمُّوۡا كَثِيۡرٌ مِّنۡهُمۡ ؕ وَ اللّٰهُ بَصِيۡرٌۢ بِمَا يَعۡمَلُوۡنَ ﴿71﴾

اور وہ خیال کرتے رہے کہ (انبیاء کے قتل و تکذیب سے) کوئی عذاب نہیں آئے گا، سو وہ اندھے اور بہرے ہو گئے تھے۔ پھر اللہ نے ان کی توبہ قبول فرمالی، پھر ان میں سے اکثر لوگ دوبارہ اندھے اور بہرے (یعنی حق دیکھنے اور سننے سے قاصر) ہو گئے۔ اور اللہ ان کاموں کو خوب دیکھ رہا ہے جو وہ کر رہے ہیں۔(71)

لَقَدۡ كَفَرَ الَّذِيۡنَ قَالُوۡۤا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الۡمَسِيۡحُ ابۡنُ مَرۡيَمَ ؕ وَ قَالَ الۡمَسِيۡحُ يٰبَنِىۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ اعۡبُدُوا اللّٰهَ رَبِّىۡ وَ رَبَّكُمۡ ؕ اِنَّهٗ مَنۡ يُّشۡرِكۡ بِاللّٰهِ فَقَدۡ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيۡهِ الۡجَـنَّةَ وَمَاۡوٰهُ النَّارُ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيۡنَ مِنۡ اَنۡصَارٍ ﴿72﴾

یقیناً ان لوگوں نے کفر کیا جنہوں نے کہا کہ مسیح بن مریمؑ ہی اللہ ہے۔ حالانکہ خود عیسیٰؑ نے یہ کہا تھا کہ اے بنی اسرائیل اللہ کی عبادت کرو۔ جو میرا بھی پروردگار ہے اور تمہارا بھی پروردگار ہے۔ بے شک جو شخص کسی کو اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرائے گا۔ تو اللہ اس پر جنت حرام کر دے گا اور اس کا ٹھکانا جہنم ہے اور ظالموں کا کوئی یار و مددگار نہیں ہے۔(72)

لَقَدۡ كَفَرَ الَّذِيۡنَ قَالُوۡۤا اِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ ۘ وَمَا مِنۡ اِلٰهٍ اِلَّاۤ اِلٰـهٌ وَّاحِدٌ ؕ وَاِنۡ لَّمۡ يَنۡتَهُوۡا عَمَّا يَقُوۡلُوۡنَ لَيَمَسَّنَّ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا مِنۡهُمۡ عَذَابٌ اَلِيۡمٌ ﴿73﴾

یقیناً ان لوگوں نے کفر کیا جنہوں نے کہا کہ اللہ تین میں سے تیسرا ہے حالانکہ ایک خدا کے سوا کوئی خدا نہیں ہے۔ اور اگر یہ لوگ ان باتوں سے باز نہ آئے تو جو ان میں سے کفر پر قائم رہیں گے تو انہیں ضرور دردناک عذاب پہنچے گا۔(73)

اَفَلَا يَتُوۡبُوۡنَ اِلَى اللّٰهِ وَيَسۡتَغۡفِرُوۡنَهٗ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ﴿74﴾

یہ لوگ اللہ کی بارگاہ میں توبہ کیوں نہیں کرتے۔ اور اس سے معافی کیوں نہیں مانگتے؟ حالانکہ اللہ بڑا بخشنے والا بڑا رحم کرنے والا ہے۔(74)

مَا الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ۖ وَأُمُّهُ صِدِّيقَةٌ ۖ كَانَا يَأْكُلَانِ الطَّعَامَ ۗ انْظُرْ كَيْفَ نُبَيِّنُ لَهُمُ الْآيَاتِ ثُمَّ انْظُرْ أَنَّىٰ يُؤْفَكُونَ ﴿٧٥﴾

مسیح ابن مریمؑ رسول کے سوا کچھ نہیں ہیں (یعنی خدا یا خدا کا بیٹا اور شریک نہیں ہیں)۔ یقیناً ان سے پہلے بھی بہت سے رسول گزر چکے ہیں، اور ان کی والدہ بڑی سچی عورت تھیں۔ وہ دونوں کھانا کھایا کرتے تھے۔ دیکھئے ہم انکی رہنمائی کے لئے کس طرح آیتوں کو وضاحت سے بیان کرتے ہیں۔ پھر دوبارہ غور کریں۔ وہ کس طرح حق سے پھرے جا رہے ہیں۔(75)

قُلْ أَتَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا ۚ وَاللَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿٧٦﴾

فرما دیجئے: کیا تم اللہ کے سوا اس کی عبادت کرتے ہو جو نہ تمہارے لئے کسی نقصان کا مالک ہے نہ نفع کا، اور اللہ ہی تو خوب سننے والا اور خوب جاننے والا ہے۔(76)

قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَا تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ غَيْرَ الْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعُوا أَهْوَاءَ قَوْمٍ قَدْ ضَلُّوا مِنْ قَبْلُ وَأَضَلُّوا كَثِيرًا وَضَلُّوا عَنْ سَوَاءِ السَّبِيلِ ﴿٧٧﴾

کہئے! اے اہل کتاب اپنے دین میں ناحق غلو نہ کرو۔ اور ان لوگوں کی خواہشات اور ذاتی خیالات کی پیروی نہ کرو جو پہلے خود گمراہ ہو چکے ہیں۔ اور بہت سوں کو گمراہ کر چکے ہیں، اور سیدھے راستے سے بھٹک گئے ہیں۔(77)

لُعِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَىٰ لِسَانِ دَاوُودَ وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ۚ ذَٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَكَانُوا يَعْتَدُونَ ﴿٧٨﴾

بنی اسرائیل میں سے جن لوگوں نے کفر اختیار کیا ان پر داؤدؑ اور عیسیٰ بن مریمؑ کی زبان سے لعنت کی گئی۔ یہ اس لیے کہ انہوں نے برابر نافرمانی کی اور حد سے بڑھ جاتے تھے۔(78)

كَانُوا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُنْكَرٍ فَعَلُوهُ ۚ لَبِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ﴿٧٩﴾

جو برائی وہ کرتے تھے اس سے ایک دوسرے کو منع نہیں کرتے تھے۔ کیسا برا تھا وہ کام جو وہ کرتے تھے۔(79)

تَرَىٰ كَثِيرًا مِنْهُمْ يَتَوَلَّوْنَ الَّذِينَ كَفَرُوا ۚ لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ أَنْفُسُهُمْ أَنْ سَخِطَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَفِي الْعَذَابِ هُمْ خَالِدُونَ ﴿٨٠﴾

آپ ان میں سے بہت سے لوگوں کو دیکھیں گے کہ وہ مسلمانوں کے مقابلے میں کافروں سے دوستی رکھتے ہیں۔ بہت ہی برا ہے وہ سامان جو ان لوگوں نے اپنے لئے آگے بھیجا ہے۔ جس سے اللہ ان پر غضبناک ہو گیا اور وہ ہمیشہ ہمیشہ عذاب میں رہیں گے۔(80)

وَلَوْ كَانُوا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالنَّبِيِّ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ مَا اتَّخَذُوهُمْ أَوْلِيَاءَ وَلَٰكِنَّ كَثِيرًا مِنْهُمْ فَاسِقُونَ ﴿٨١﴾

اور اگر وہ اللہ پر، رسولؐ پر اور جو کچھ اس رسولؐ پر نازل کیا گیا ہے۔ اس پر ایمان لاتے تو ان کافروں کو اپنا دوست نہ بناتے۔ لیکن بات دراصل یہ ہے کہ ان میں سے زیادہ تر لوگ فاسق ہیں۔(81)

لَتَجِدَنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الْيَهُوْدَ وَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ۚ وَ لَتَجِدَنَّ اَقْرَبَهُمْ مَّوَدَّةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ قَالُوْۤا اِنَّا نَصٰرٰى ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّ مِنْهُمْ قِسِّيْسِيْنَ وَ رُهْبَانًا وَّ اَنَّهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ۝۸۲

اے پیغمبرؐ! آپ اہل ایمان سے دشمنی کرنے میں سب لوگوں سے زیادہ سخت ترین دشمن یہودیوں اور مشرکوں کو پائیں گے اور اہل ایمان سے دوستی کرنے میں آپ سب سے زیادہ قریب ان لوگوں کو پائیں گے جو کہتے ہیں کہ ہم نصرانی ہیں۔ یہ اس لئے ہے کہ ان میں علما اور عبادت کرنے والے افراد پائے جاتے ہیں۔ اور اس وجہ سے بھی کہ وہ تکبر نہیں کرتے۔(82)

وَ اِذَا سَمِعُوْا مَاۤ اُنْزِلَ اِلَى الرَّسُوْلِ تَرٰۤى اَعْيُنَهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوْا مِنَ الْحَقِّ ۚ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَاۤ اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ۝۸۳

اور جب وہ رسول کی طرف نازل کردہ کلام کو سنتے ہیں تو آپ ان کی آنکھیں آنسو سے بہتی ہوئی دیکھتے ہیں اس سبب سے کہ انہوں نے حق کو پہچان لیا، وہ کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب! ہم ایمان لے آئے پس تو ہم کو بھی ان لوگوں کے ساتھ لکھ لے جو تصدیق کرتے ہیں۔(83)

وَ مَا لَنَا لَا نُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ مَا جَآءَنَا مِنَ الْحَقِّ ۙ وَ نَطْمَعُ اَنْ يُّدْخِلَنَا رَبُّنَا مَعَ الْقَوْمِ الصّٰلِحِيْنَ ۝۸۴

اور ہمارے پاس کون سا عذر ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ پر اور جو حق ہم کو پہنچا ہے اس پر ایمان نہ لائیں۔ اور ہم اس بات کی امید رکھتے ہیں کہ ہمارا رب ہم کو نیک لوگوں کی رفاقت میں داخل کردے گا۔(84)

فَاَثَابَهُمُ اللّٰهُ بِمَا قَالُوْا جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَ ذٰلِكَ جَزَآءُ الْمُحْسِنِيْنَ ۝۸۵

اس لئے ان کو اللہ تعالیٰ ان کے اس قول کی وجہ سے ایسے باغات دے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی، یہ ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے اور نیک لوگوں کا یہی بدلہ ہے۔(85)

وَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَاۤ اُولٰٓىِٕكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ۝۸۶

اور جن لوگوں نے کفر کیا اور ہماری آیات کو جھٹلاتے رہے وہ لوگ دوزخ والے ہیں۔(86)

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَيِّبٰتِ مَاۤ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ وَ لَا تَعْتَدُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ۝۸۷

اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ نے جو پاکیزہ چیزیں تمہارے واسطے حلال کی ہیں ان کو حرام مت قرار دو۔ اور حد سے آگے مت نکلو، بے شک اللہ تعالیٰ حد سے نکلنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔(87)

وَ كُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا ۪ وَّ اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْۤ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ۝۸۸

اور اللہ نے تمہیں جو حلال اور پاکیزہ چیزیں عطا کی ہیں ان میں سے کھاؤ۔ اور اسی اللہ سے ڈرو جس پر تم ایمان رکھتے ہو۔(88)

لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْۤ اَيْمَانِكُمْ وَ لٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُّمُ الْاَيْمَانَ ۚ فَكَفَّارَتُهٗۤ اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسٰكِيْنَ مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ اَهْلِيْكُمْ اَوْ كِسْوَتُهُمْ اَوْ تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ ؕ فَمَنْ لَّمْ

يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ ؕ ذٰلِكَ كَفَّارَةُ اَيْمَانِكُمْ اِذَا حَلَفْتُمْ ؕ وَ احْفَظُوْۤا اَيْمَانَكُمْ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۸۹﴾

اللہ تم سے تمہاری لایعنی قسموں پر باز پرس نہیں کرے گا۔مگر جو قسمیں تم نے قصداً کھائی ہیں (اور اس طرح مضبوط کی ہیں) تو ان پر ضرور تم سے مواخذہ کرے گا۔اور (ایسی قسم توڑنے کا) کفارہ یہ ہے: (۱) دس مسکینوں کو کھانا کھلانا اوسط درجے کا جو تم اپنے گھر والوں کو کھلاتے ہو۔ (۲) یا انہیں کپڑے پہناؤ۔ (۳) یا پھر ایک غلام آزاد کرو۔اور جس کو اس میں سے کسی کی قدرت نہ ہو تو وہ تین دن کے روزے رکھے۔ یہ تمہاری قسموں کا کفارہ ہے جب تم قسم کھاؤ۔اور اپنی قسموں کی حفاظت کرو (خیال رکھو)۔اسی طرح اللہ تمہارے لئے اپنی آیات کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ تم شکر گزار بنو۔(89)

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَ الْمَيْسِرُ وَ الْاَنْصَابُ وَ الْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۹۰﴾

اے ایمان والو! شراب، جوا، بت (یا آستانے، اور پانسے) سب گندے اور شیطانی کام ہیں ان سے بچو۔تاکہ تم فلاح پاؤ۔(90)

اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَ الْبَغْضَآءَ فِي الْخَمْرِ وَ الْمَيْسِرِ وَ يَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَ عَنِ الصَّلٰوةِ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ ﴿۹۱﴾

شیطان تو بس یہی چاہتا ہے کہ تمہارے درمیان شراب اور جوئے کے ذریعہ سے بغض وعداوت ڈالے۔اور تمہیں اللہ کی یاد اور نماز سے باز رکھے۔کیا اب تم (ان چیزوں سے) باز آؤ گے؟۔(91)

وَ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَ احْذَرُوْا ۚ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوْۤا اَنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۹۲﴾

اور اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول کی۔اور ہوشیار رہو۔اور اگر تم نے منہ پھیرا تو پھر تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ ہمارے رسولؐ کے ذمہ تو صرف واضح طور پر (ہمارا پیغام) پہنچا دینا ہے اور بس۔(92)

لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْۤا اِذَا مَا اتَّقَوْا وَّ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ثُمَّ اتَّقَوْا وَّ اٰمَنُوْا ثُمَّ اتَّقَوْا وَّ اَحْسَنُوْا ؕ وَ اللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۹۳﴾

جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کئے ان پر اس میں کوئی گناہ نہیں ہے کہ جو وہ پہلے کھا پی چکے ہوں۔جبکہ اب پرہیز کریں اور ایمان لائیں اور نیک عمل کریں۔اور پھر اس ایمان و پرہیز پر قائم وثابت قدم بھی رہیں۔اور پھر تمام برے کاموں سے پرہیز کرتے رہیں اور نیکیاں کرتے رہیں۔اور اللہ نیک عمل کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔(93)

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَيَبْلُوَنَّكُمُ اللّٰهُ بِشَيْءٍ مِّنَ الصَّيْدِ تَنَالُهٗۤ اَيْدِيْكُمْ وَ رِمَاحُكُمْ لِيَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ يَّخَافُهٗ بِالْغَيْبِ ۚ فَمَنِ اعْتَدٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۹۴﴾

اے ایمان والو! اللہ تمہیں ضرور اس شکار کے ذریعہ سے آزمائے گا جسے تمہارے یہ ہاتھ اور نیزے پالیں۔ تاکہ وہ یہ دیکھے کہ غائبانہ طور پر کون اس سے ڈرتا ہے؟ اور جس نے تنبیہ کے بعد بھی حد سے تجاوز کیا تو اس کے لئے دردناک عذاب ہے۔ (94)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَ اَنْتُمْ حُرُمٌ ؕ وَ مَنْ قَتَلَهٗ مِنْكُمْ مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآءٌ مِّثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ يَحْكُمُ بِهٖ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ هَدْيًۢا بٰلِغَ الْكَعْبَةِ اَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسٰكِيْنَ اَوْ عَدْلُ ذٰلِكَ صِيَامًا لِّيَذُوْقَ وَ بَالَ اَمْرِهٖ ؕ عَفَا اللّٰهُ عَمَّا سَلَفَ ؕ وَ مَنْ عَادَ فَيَنْتَقِمُ اللّٰهُ مِنْهُ ؕ وَ اللّٰهُ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ۝۹۵

اے ایمان والو! شکار کو نہ مارو جبکہ تم احرام باندھے ہوئے ہو۔ اور جو تم میں سے جان بوجھ کر اسے مارے گا تو اس کا جرمانہ مویشیوں سے کوئی جانور ہوگا جو اس جانور کا ہم پلہ ہو جو اس نے مارا ہے۔ جس کا فیصلہ تم میں سے دو عادل شخص کریں گے اور یہ جرمانہ بطور قربانی ونذرانہ خانہ کعبہ پہنچایا جائے گا۔ یا اس کا کفارہ چند مسکینوں کو کھانا کھلانا ہوگا یا پھر اس کے برابر روزے رکھے جائیں گے۔ تاکہ وہ اپنے کئے کی سزا کا مزہ چکھے۔ پہلے جو ہو چکا اسے تو اللہ نے معاف کر دیا۔ اور جو پھر ایسا کرے گا تو اس سے اللہ انتقام لے گا۔ اور اللہ غالب ہے اور بدلہ لینے والا ہے۔ (95)

اُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَ طَعَامُهٗ مَتَاعًا لَّكُمْ وَ لِلسَّيَّارَةِ ۚ وَ حُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا ؕ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْۤ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝۹۶

تمہارے لئے سمندری شکار اور اس کا کھانا اور قافلہ والوں (مسافروں) کے فائدہ کے لئے حلال قرار دیا گیا ہے۔ اور جب تک تم حالت احرام میں ہو خشکی کا شکار تم پر حرام کیا گیا ہے۔ اور اللہ سے ڈرتے رہو۔ جس کے پاس تم جمع کئے جاؤ گے۔ (96)

جَعَلَ اللّٰهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيٰمًا لِّلنَّاسِ وَ الشَّهْرَ الْحَرَامَ وَ الْهَدْيَ وَ الْقَلَآئِدَ ؕ ذٰلِكَ لِتَعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ وَ اَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝۹۷

اللہ نے کعبہ کو جو حرمت والا گھر ہے لوگوں کے ٹھہرنے کی جگہ بنایا ہے۔ اور حرمت والے مہینوں کو اور قربانی کے جانوروں کو اور گلے میں پٹہ بندھے جانوروں کو بھی محترم ٹھہرایا ہے۔ تاکہ تمہیں معلوم ہو کہ اللہ وہ سب کچھ جانتا ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے۔ اور یہ کہ اللہ ہر چیز کا بڑا جاننے والا ہے۔ (97)

اِعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ وَ اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ؕ ۝۹۸

جان لو کہ اللہ سخت سزا دینے والا بھی ہے اور بڑا بخشنے والا اور بڑا رحم کرنے والا بھی ہے۔ (98)

مَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ ؕ وَ اللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَ مَا تَكْتُمُوْنَ ۝۹۹

پیغمبر کی ذمہ داری صرف پیغام پہنچانا ہے اور بس۔ اور اللہ اسے بھی جانتا ہے جو تم ظاہر کرتے ہو اور اسے بھی جسے تم چھپاتے ہو۔ (99)

قُلْ لَّا يَسْتَوِي الْخَبِيْثُ وَ الطَّيِّبُ وَ لَوْ اَعْجَبَكَ كَثْرَةُ الْخَبِيْثِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰۤاُولِي الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝۱۰۰

کہہ دیجیے کہ خبیث (ناپاک) اور طیب (پاک) برابر نہیں ہو سکتے۔ اگرچہ خبیث (ناپاک) کی کثرت تمہیں تعجب میں ڈال دے (تمہیں بھلی لگے)۔ اے عقل والو! اللہ کی نافرمانی سے ڈرو تاکہ تم فلاح پاؤ۔ (100)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْـَٔلُوْا عَنْ اَشْيَآءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ ۚ وَ اِنْ تَسْـَٔلُوْا عَنْهَا حِيْنَ يُنَزَّلُ الْقُرْاٰنُ تُبْدَ لَكُمْ ؕ عَفَا اللّٰهُ عَنْهَا ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ﴿۱۰۱﴾

اے ایمان والو! تم ایسی چیزوں کی نسبت سوال مت کیا کرو (جن پر قرآن خاموش ہو) کہ اگر وہ تمہارے لئے ظاہر کر دی جائیں تو تمہیں مشقت میں ڈال دیں (اور تمہیں بری لگیں)۔ اور اگر تم ان کے بارے میں اس وقت سوال کرو گے جبکہ قرآن نازل کیا جا رہا ہے تو وہ تم پر (نزولِ حکم کے ذریعے ظاہر (یعنی متعین) کر دی جائیں گی (جس سے تمہاری صوابدید ختم ہو جائے گی اور تم ایک ہی حکم کے پابند ہو جاؤ گے)۔ اللہ نے ان (باتوں اور سوالوں) سے (اب تک) درگزر فرمایا ہے، اور اللہ بڑا بخشنے والا بردبار ہے۔(101)

قَدْ سَاَلَهَا قَوْمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ ثُمَّ اَصْبَحُوْا بِهَا كٰفِرِيْنَ ﴿۱۰۲﴾

تم سے پہلے بھی کچھ لوگوں نے اس قسم کے سوال (اپنے نبیوں سے) کئے تھے۔ پھر انہی کی وجہ سے کافر ہو گئے۔(102)

مَا جَعَلَ اللّٰهُ مِنْۢ بَحِيْرَةٍ وَّ لَا سَآئِبَةٍ وَّ لَا وَصِيْلَةٍ وَّ لَا حَامٍ ۙ وَّ لٰكِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ؕ وَ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۱۰۳﴾

اللہ تعالیٰ نے کوئی بحیرہ، سائبہ، وصیلہ اور حام مقرر نہیں کیا مگر کافر اللہ پر جھوٹا بہتان باندھتے ہیں۔ اور ان میں سے اکثر عقل و شعور نہیں رکھتے۔(103)

مشرکین ان اونٹنیوں سے کوئی کام نہ لیتے اور ان کو اپنے بتوں کے نام پر چھوڑ رکھتے۔ اور یہ بتاتے کہ ایسا کرنے کا حکم اللہ نے دیا ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے اس چیز کی سختی کے ساتھ تردید کر دی ہے۔

وَ اِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَ اِلَى الرَّسُوْلِ قَالُوْا حَسْبُنَا مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ؕ اَوَ لَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ شَيْـًٔا وَّ لَا يَهْتَدُوْنَ ﴿۱۰۴﴾

اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ آؤ اس (قرآن) کی طرف جو اللہ نے اتارا ہے اور آؤ پیغمبرؐ کی طرف۔ تو وہ کہتے ہیں کہ ہمارے لئے تو وہی طریقہ کافی ہے جس پر ہم نے اپنے آباء واجداد کو پایا ہے اگرچہ ان کے باپ دادا نہ علم رکھتے ہوں اور نہ ہدایت یافتہ ہوں (تو بھی وہ انہی کے طریقہ پر چلیں گے؟)(104)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ ۚ لَا يَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ ؕ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۰۵﴾

اے ایمان والو! تم پر لازم ہے کہ اپنی جان کی فکر کرو۔ جو گمراہ ہے وہ تمہارا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتا جب کہ تم ہدایت یافتہ ہو۔ تم سب نے اللہ ہی کی طرف لوٹنا ہے پھر وہ تمہیں بتائے گا کہ تم دنیا میں کیا کرتے تھے؟۔(105)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ حِيْنَ الْوَصِيَّةِ اثْنٰنِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ اَوْ اٰخَرٰنِ مِنْ غَيْرِكُمْ اِنْ اَنْتُمْ ضَرَبْتُمْ فِي الْاَرْضِ فَاَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةُ الْمَوْتِ ؕ تَحْبِسُوْنَهُمَا مِنْۢ بَعْدِ

الصَّلٰوةِ فَيُقْسِمٰنِ بِاللّٰهِ اِنِ ارْتَبْتُمْ لَا نَشْتَرِيْ بِهٖ ثَمَنًا وَّلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ۙ وَلَا نَكْتُمُ شَهَادَةَ اللّٰهِ اِنَّآ اِذًا لَّمِنَ الْاٰثِمِيْنَ ۝١٠٦

اے ایمان والو! جب تم میں سے کسی کی موت کا وقت آ جائے جبکہ وہ وصیت کر رہا ہو تو تمہارے درمیان گواہی کا ضابطہ یہ ہے کہ تم مسلمانوں میں سے دو عادل گواہ ہونے چاہئیں۔ ہاں البتہ اگر تم سفر میں ہو اور تم پر موت کی مصیبت آ پڑے (اور مسلمان گواہ نہ مل سکیں) تو پھر دو گواہ غیروں میں سے ہی لے لئے جائیں۔ اور اگر تمہیں شک پڑ جائے تو ان دونوں کو نماز کے بعد روک رکھو اور وہ دونوں ان الفاظ کے ساتھ اللہ کی قَسم کھائیں کہ ہم اس قَسم کے عوض کوئی قیمت (فائدہ) حاصل نہیں کر رہے ہیں۔ اگرچہ ہمارا رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو۔ اور ہم اللہ واسطے کی گواہی نہیں چھپائیں گے ورنہ یقیناً ہم گنہگاروں میں سے ہوں گے۔(106)

فَاِنْ عُثِرَ عَلٰٓى اَنَّهُمَا اسْتَحَقَّآ اِثْمًا فَاٰخَرٰنِ يَقُوْمٰنِ مَقَامَهُمَا مِنَ الَّذِيْنَ اسْتَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْاَوْلَيٰنِ فَيُقْسِمٰنِ بِاللّٰهِ لَشَهَادَتُنَآ اَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا وَمَا اعْتَدَيْنَآ اِنَّآ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝١٠٧

اور اگر بعد میں پتہ چلے کہ وہ (جھوٹی گواہی دے کر) گناہ کے مستوجب ہوئے ہیں تو پھر ان کی جگہ دو اور گواہ کھڑے ہوں (جو مرنے والے کے زیادہ) قریبی رشتہ دار ہوں جن کی حق تلفی ہوئی ہے اور اللہ کی قَسم کھائیں کہ ہماری گواہی ان پہلے دونوں کی گواہی سے زیادہ برحق ہے اور ہم نے کوئی زیادتی نہیں کی۔ ورنہ ہم ظالموں میں سے ہوں گے۔(107)

ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَنْ يَّاْتُوْا بِالشَّهَادَةِ عَلٰى وَجْهِهَآ اَوْ يَخَافُوْٓا اَنْ تُرَدَّ اَيْمَانٌۢ بَعْدَ اَيْمَانِهِمْ ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاسْمَعُوْا ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝١٠٨

یہ طریقہ کار زیادہ قریب ہے اس کے کہ گواہ ٹھیک طریقہ پر گواہی دیں گے یا کم از کم وہ اس بات کا خوف تو کریں گے کہ ان کی قَسموں کے بعد کہیں اور قَسموں سے ان کی تردید نہ ہو جائے (یا انہیں یہ اندیشہ تو ہوگا کہ ان کی قَسموں کے بعد دوسرے گواہوں سے بھی قَسمیں لی جا سکتی ہیں) اللہ سے ڈرو، اور سنو۔ اور اللہ نافرمان لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔(108)

يَوْمَ يَجْمَعُ اللّٰهُ الرُّسُلَ فَيَقُوْلُ مَاذَآ اُجِبْتُمْ ۭ قَالُوْا لَا عِلْمَ لَنَا ۭ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ۝١٠٩

(اس وقت کو یاد کرو) جب اللہ تمام رسولوں کو جمع کر کے پوچھے گا کہ تمہیں (اپنی امتوں کی طرف سے) کیا جواب ملا تھا تو وہ عرض کریں گے کہ ہمیں تو کچھ علم نہیں ہے۔ تو ہی غیب کی تمام باتوں کا بڑا جاننے والا ہے۔(109)

اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ اذْكُرْ نِعْمَتِيْ عَلَيْكَ وَعَلٰي وَالِدَتِكَ ۘ اِذْ اَيَّدْتُّكَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ۣ تُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا ۚ وَاِذْ عَلَّمْتُكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ۚ وَاِذْ تَخْلُقُ مِنَ الطِّيْنِ كَهَيْـــَٔةِ الطَّيْرِ بِاِذْنِيْ فَتَنْفُخُ فِيْهَا فَتَكُوْنُ طَيْرًۢا بِاِذْنِيْ وَتُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ بِاِذْنِيْ ۚ وَاِذْ تُخْرِجُ الْمَوْتٰى بِاِذْنِيْ ۚ وَاِذْ كَفَفْتُ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ عَنْكَ اِذْ جِئْتَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَقَالَ

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۱۰﴾

(اور وہ وقت یاد کرو) جب اللہ فرمائے گا اے مریمؑ کے فرزند عیسیٰؑ! میرا وہ انعام یاد کرو جو میں نے تم پر اور تمہاری والدہ پر کیا تھا۔ جب میں نے روح القدس سے تمہاری تائید کی۔ تم گہوارے میں اور ادھیڑ عمر میں لوگوں سے باتیں کرتے تھے۔ اور جب میں نے تمہیں کتاب، حکمت (دانائی)، توراۃ اور انجیل کی تعلیم دی۔ تم میرے حکم سے مٹی سے پرندہ کی شکل (پتلا) بناتے تھے اور پھر اس میں پھونک مارتے تھے اور وہ میرے حکم سے (سچ مچ) پرندہ بن جاتا تھا۔ اور تم میرے حکم سے پیدائشی اندھے اور کوڑھی کو اچھا کر دیتے تھے اور تم میرے حکم سے مُردوں کو (زندہ کر کے قبروں سے) نکالا کرتے تھے۔ اور جب میں نے بنی اسرائیل کو تم سے روکا تھا جب تم ان کے پاس معجزات لائے تھے تو ان میں سے جو کافر تھے انہوں نے کہا تھا کہ یہ نہیں ہے، مگر کھلا ہوا جادو۔ (110)

وَ اِذْ اَوْحَيْتُ اِلَى الْحَوَارِيّٖنَ اَنْ اٰمِنُوْا بِيْ وَ بِرَسُوْلِيْ ۚ قَالُوْٓا اٰمَنَّا وَ اشْهَدْ بِاَنَّنَا مُسْلِمُوْنَ ﴿۱۱۱﴾

اور وہ وقت قابل ذکر ہے جب میں نے حواریوں کی طرف وحی کی کہ مجھ پر اور میرے رسول پر ایمان لاؤ۔ انہوں نے کہا کہ ہم ایمان لائے اور گواہ رہنا کہ ہم مسلمان (تیرے فرمانبردار بندے) ہیں۔ (111)

اِذْ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ هَلْ يَسْتَطِيْعُ رَبُّكَ اَنْ يُّنَزِّلَ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ ۭ قَالَ اتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۱۲﴾

یہ واقعہ بھی یاد رہے کہ جب حواریوں نے کہا اے عیسیٰ ابن مریمؑ! کیا آپ کا رب پسند کرے گا کہ ہم پر آسمان سے کھانا نازل کر دے؟ تو عیسیٰؑ نے کہا اللہ سے ڈرو اگر تم مومن ہو۔ (112)

قَالُوْا نُرِيْدُ اَنْ نَّاْكُلَ مِنْهَا وَ تَطْمَئِنَّ قُلُوْبُنَا وَ نَعْلَمَ اَنْ قَدْ صَدَقْتَنَا وَ نَكُوْنَ عَلَيْهَا مِنَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿۱۱۳﴾

اُنہوں نے کہا ہم بس یہ چاہتے ہیں کہ اس خوان سے کھانا کھائیں اور ہمارے دل مطمئن ہوں اور ہمیں معلوم ہو جائے کہ آپ نے جو کچھ ہم سے کہا ہے وہ سچ ہے اور ہم اس پر گواہ ہوں۔ (113)

قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا لِّاَوَّلِنَا وَ اٰخِرِنَا وَ اٰيَةً مِّنْكَ ۚ وَ ارْزُقْنَا وَ اَنْتَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿۱۱۴﴾

اس پر عیسیٰ ابن مریمؑ نے دعا کی، اے ہمارے رب! ہم پر آسمان سے ایک خوان نازل کر جو ہمارے لیے اور ہمارے اگلوں پچھلوں کے لیے خوشی کا موقع قرار پائے۔ اور تیری طرف سے ایک نشانی ہو۔ ہم کو رزق دے اور تو بہترین رزق دینے والا ہے۔ (114)

قَالَ اللّٰهُ اِنِّيْ مُنَزِّلُهَا عَلَيْكُمْ ۚ فَمَنْ يَّكْفُرْ بَعْدُ مِنْكُمْ فَاِنِّيْٓ اُعَذِّبُهٗ عَذَابًا لَّآ اُعَذِّبُهٗٓ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۱۵﴾

اللہ نے جواب دیا! میں اُس کو تم پر نازل کر دیتا ہوں مگر اس کے بعد جو تم میں سے کفر کرے گا اسے میں ایسی سزا دوں گا جو دنیا میں کسی کو نہ دی ہو گی۔ (115)

وَ اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِيْ وَ اُمِّيَ اِلٰهَيْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ قَالَ

سُبۡحٰنَكَ مَا يَكُوۡنُ لِىۡۤ اَنۡ اَقُوۡلَ مَا لَـيۡسَ لِىۡ ۚ بِحَقٍّ ؕ اِنۡ كُنۡتُ قُلۡتُهٗ فَقَدۡ عَلِمۡتَهٗ ؕ تَعۡلَمُ مَا فِىۡ نَفۡسِىۡ وَلَاۤ اَعۡلَمُ مَا فِىۡ نَفۡسِكَ ؕ اِنَّكَ اَنۡتَ عَلَّامُ الۡغُيُوۡبِ ﴿۱۱۶﴾

غرض جب (یہ احسانات یاد دلا کر) اللہ فرمائے گا، اے عیسیٰ ابن مریمؑ! کیا تو نے لوگوں سے کہا تھا کہ اللہ کے سوا مجھے اور میری ماں کو بھی خدا بنا لو؟ تو وہ جواب میں عرض کرے گا کہ سبحان اللہ! میرا یہ کام نہ تھا کہ وہ بات کہتا جس کے کہنے کا مجھے حق نہ تھا۔ اگر میں نے ایسی بات کہی ہوتی، تو آپ کو ضرور علم ہوتا، آپ جانتے ہیں جو کچھ میرے دل میں ہے اور میں نہیں جانتا جو کچھ آپ کے دل میں ہے۔ آپ تو ساری پوشیدہ حقیقتوں جاننے والے ہیں۔(116)

مَا قُلۡتُ لَهُمۡ اِلَّا مَاۤ اَمَرۡتَنِىۡ بِهٖۤ اَنِ اعۡبُدُوا اللّٰهَ رَبِّىۡ وَرَبَّكُمۡ‌ ۚ وَكُنۡتُ عَلَيۡهِمۡ شَهِيۡدًا مَّا دُمۡتُ فِيۡهِمۡ‌ ۚ فَلَمَّا تَوَفَّيۡتَنِىۡ كُنۡتَ اَنۡتَ الرَّقِيۡبَ عَلَيۡهِمۡ‌ ؕ وَاَنۡتَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ شَهِيۡدٌ ﴿۱۱۷﴾

میں نے اُن سے اُس کے سوا کچھ نہیں کہا جس کا آپ نے حکم دیا تھا یہ کہ اللہ کی بندگی کرو جو میرا رب بھی ہے اور تمہارا رب بھی۔ میں اُسی وقت تک ان کے حالات سے باخبر تھا جب تک کہ میں ان کے درمیان تھا۔ جب آپ نے مجھے اٹھا لیا تو آپ ان سے باخبر تھے۔ اور آپ تو ہر چیز سے باخبر ہیں۔(117)

اِنۡ تُعَذِّبۡهُمۡ فَاِنَّهُمۡ عِبَادُكَ‌ ۚ وَاِنۡ تَغۡفِرۡ لَهُمۡ فَاِنَّكَ اَنۡتَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ ﴿۱۱۸﴾

اب اگر آپ انہیں سزا دیں تو وہ آپ کے بندے ہیں اور اگر معاف کر دیں تو آپ غالب اور حکمت والے ہیں۔(118)

قَالَ اللّٰهُ هٰذَا يَوۡمُ يَـنۡفَعُ الصّٰدِقِيۡنَ صِدۡقُهُمۡ‌ ؕ لَهُمۡ جَنّٰتٌ تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَاۤ اَبَدًا‌ ؕ رَضِىَ اللّٰهُ عَنۡهُمۡ وَرَضُوۡا عَنۡهُ‌ ؕ ذٰ لِكَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِيۡمُ ﴿۱۱۹﴾

تب اللہ فرمائے گا! یہ وہ دن ہے جس میں سچوں کو اُن کی سچائی فائدہ دے گی۔ ان کے لیے ایسے باغات ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں یہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے، یہی بڑی کامیابی ہے۔(119)

لِلّٰهِ مُلۡكُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَمَا فِيۡهِنَّ‌ ؕ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ ﴿۱۲۰﴾

زمین اور آسمانوں اور ان میں تمام موجودات کی بادشاہی اللہ ہی کے لیے ہے۔ اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔(120)

❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁

اہم مضامین سورہ الانعام

مضمون	صفحہ نمبر
نبیؐ خود بھی عذاب کا خوف رکھتے ہیں	211
وحی صرف قرآن میں ہے۔	211
مشرک اور گمراہ لوگ قرآن نہیں سمجھ سکتے۔	212
معجزہ کا مطالبہ اور اس کا جواب۔	214
نبیؐ بھی غیب کا علم نہیں جانتے۔	215
نبیؐ صرف وحی کا اتباع کرتے ہیں۔	216
اللہ نے رحمت کرنا فرض قرار دی ہے۔	216
دین کو کھیل تماشا بنا لینا۔	219
اللہ کے علاوہ کوئی اور نفع نقصان کا مالک نہیں۔	219
ابراہیمؑ اور سورج چاند ستارے۔	220
تمام انبیاء ایک ہی یونٹ ہیں۔	221
اللہ کی قدرتوں کا بیان۔	223
دَرَسْتَ کا صحیح مفہوم۔	224
نبی کو وحی کی پیروی کا حکم۔	224
غیر اللہ کو گالی دینے کی ممانعت۔	225
قرآن مفصل کتاب، مکمل کتاب۔	226
جن اور انسان کا باہمی رابطہ۔	228
مشرکین کا اپنی اولاد کو قتل کرنا مزین کر دیا گیا	229
اللہ تعالی کے بیان کردہ واضح احکام۔	231
فرقہ بندی کی ممانعت۔	233

6۔سورہ الانعام

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

میں شروع کرتا ہوں اللہ کے نام کے ساتھ جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے۔

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضَ وَ جَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَ النُّوۡرَ ۬ؕ ثُمَّ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا بِرَبِّہِمۡ یَعۡدِلُوۡنَ ﴿۱﴾

سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا۔اور تاریکیوں اور روشنی کو بنایا۔پھر بھی جو کافر ہیں وہ دوسروں کو اپنے رب کے برابر ٹھہراتے ہیں۔(1)

ہُوَ الَّذِیۡ خَلَقَکُمۡ مِّنۡ طِیۡنٍ ثُمَّ قَضٰۤی اَجَلًا ؕ وَ اَجَلٌ مُّسَمًّی عِنۡدَہٗ ثُمَّ اَنۡتُمۡ تَمۡتَرُوۡنَ ﴿۲﴾

اللہ ہی ہے جس نے تم کو مٹی سے پیدا کیا پھر تمہاری موت مقرر کردی۔اور موت کی مدت کا علم اللہ کے پاس ہے۔پھر بھی تم شک کرتے ہو۔(2)

وَ ہُوَ اللّٰہُ فِی السَّمٰوٰتِ وَ فِی الۡاَرۡضِ ؕ یَعۡلَمُ سِرَّکُمۡ وَ جَہۡرَکُمۡ وَ یَعۡلَمُ مَا تَکۡسِبُوۡنَ ﴿۳﴾

اور وہی ایک اللہ ہے آسمانوں میں بھی اور زمین میں بھی، تمہاری پوشیدہ اور ظاہر سب باتیں جانتا ہے اور تم جو عمل کرتے ہو وہ بھی جانتا ہے۔(3)

وَ مَا تَاۡتِیۡہِمۡ مِّنۡ اٰیَۃٍ مِّنۡ اٰیٰتِ رَبِّہِمۡ اِلَّا کَانُوۡا عَنۡہَا مُعۡرِضِیۡنَ ﴿۴﴾

ان لوگوں کی حالت یہ ہے کہ ان کے پروردگار کی نشانیوں میں سے کوئی نشانی ان کے پاس نہیں آتی مگر یہ کہ وہ اس سے منہ پھیر لیتے ہیں۔(4)

فَقَدۡ کَذَّبُوۡا بِالۡحَقِّ لَمَّا جَآءَہُمۡ ؕ فَسَوۡفَ یَاۡتِیۡہِمۡ اَنۡۢبٰٓؤُا مَا کَانُوۡا بِہٖ یَسۡتَہۡزِءُوۡنَ ﴿۵﴾

چنانچہ انہوں نے اس حق (قرآن) کو بھی جھٹلایا جب وہ ان کے پاس آیا۔سو عنقریب ان باتوں کی خبریں ان کے پاس آجائیں گی جن کا وہ مذاق اڑاتے رہے ہیں۔(5)

اَلَمۡ یَرَوۡا کَمۡ اَہۡلَکۡنَا مِنۡ قَبۡلِہِمۡ مِّنۡ قَرۡنٍ مَّکَّنّٰہُمۡ فِی الۡاَرۡضِ مَا لَمۡ نُمَکِّنۡ لَّکُمۡ وَ اَرۡسَلۡنَا السَّمَآءَ عَلَیۡہِمۡ مِّدۡرَارًا ۪ وَّ جَعَلۡنَا الۡاَنۡہٰرَ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِہِمۡ فَاَہۡلَکۡنٰہُمۡ بِذُنُوۡبِہِمۡ وَ اَنۡشَاۡنَا مِنۡۢ بَعۡدِہِمۡ قَرۡنًا اٰخَرِیۡنَ ﴿۶﴾

کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ ہم نے ان سے پہلے کتنے ادوار کے لوگوں کو ہلاک کردیا جنہیں ہم نے زمین میں وہ اقتدار دیا تھا جو تمہیں بھی نہیں دیا ہے۔اور ہم نے ان پر آسمان سے موسلادھار بارش برسائی۔اور ہم نے ان کے نیچے نہریں بہائیں۔ ہم نے ان کے گناہوں (اور کفرانِ

نعمت) کی پاداش میں انہیں ہلاک کر دیا۔اور ان کے بعد دوسرے دور کی نسلیں پیدا کیں۔(6)

وَ لَوْ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ كِتٰبًا فِيْ قِرْطَاسٍ فَلَمَسُوْهُ بِاَيْدِيْهِمْ لَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝٧

(اے رسولؐ) اگر ہم کاغذ میں لکھی لکھائی کتاب بھی آپؐ پر اتارتے جسے یہ اپنے ہاتھوں سے چھو بھی لیتے۔ جب بھی کافر یہی کہتے کہ یہ نہیں ہے مگر کھلا ہوا جادو۔(7)

وَ قَالُوْا لَوْ لَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ مَلَكٌ ؕ وَ لَوْ اَنْزَلْنَا مَلَكًا لَّقُضِيَ الْاَمْرُ ثُمَّ لَا يُنْظَرُوْنَ ۝٨

اور وہ کہتے ہیں کہ اس (نبیؐ) پر کوئی فرشتہ کیوں نہیں اتارا گیا؟ حالانکہ اگر ہم کھلم کھلا فرشتہ اتارتے تو پھر فیصلہ ہو چکا ہوتا۔ پھر انہیں مہلت نہ دی جاتی۔(8)

وَ لَوْ جَعَلْنٰهُ مَلَكًا لَّجَعَلْنٰهُ رَجُلًا وَّ لَلَبَسْنَا عَلَيْهِمْ مَّا يَلْبِسُوْنَ ۝٩

نیز اگر ہم کسی فرشتہ کو بھیجتے تو اسے آدمی کی صورت میں بھیجتے۔ اور جو شبہ اب کرتے ہیں اسی شبے میں پھر انہیں ڈال دیتے۔(9)

وَ لَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِيْنَ سَخِرُوْا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝١٠

آپ سے پہلے بھی بہت سے پیغمبروں کا مذاق اڑایا جاتا رہا ہے تو آخر کار ان کا مذاق اڑانے والوں کو اسی عذاب نے آ کر گھیر لیا جس کا وہ مذاق اڑایا کرتے تھے۔(10)

قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ ثُمَّ انْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ۝١١

اے رسولؐ! ان سے کہیے کہ زمین میں چلو پھرو اور پھر دیکھو۔ کہ جھٹلانے والوں کا کیسا بھیانک انجام ہوا۔(11)

قُلْ لِّمَنْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ قُلْ لِّلّٰهِ ؕ كَتَبَ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ؕ لَيَجْمَعَنَّكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ
لَا رَيْبَ فِيْهِ ؕ اَلَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝١٢

(اے رسولؐ) ان سے پوچھئے کہ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے وہ کس کا ہے؟ کہو سب کچھ اللہ ہی کا ہے اس نے مخلوق پر رحمت کرنا اپنے اوپر لازم کر لیا ہے (اس لئے جلدی سزا نہیں دیتا)۔ وہ قیامت والے دن تم سب کو ضرور جمع کرے گا جس میں کوئی شک نہیں۔ جنہوں نے اپنے آپ کو نقصان میں ڈال دیا ہے وہ ایمان نہیں لائیں گے۔(12)

وَ لَهٗ مَا سَكَنَ فِي الَّيْلِ وَ النَّهَارِ ؕ وَ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝١٣

اور اللہ تعالیٰ ہی کا ہے جو کچھ رات اور دن میں سکونت پذیر ہے۔ وہ بڑا سننے والا، بڑا جاننے والا ہے۔(13)

قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَتَّخِذُ وَلِيًّا فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ هُوَ يُطْعِمُ وَ لَا يُطْعَمُ ؕ قُلْ اِنِّيْٓ اُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ
اَوَّلَ مَنْ اَسْلَمَ وَ لَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝١٤

اے رسولؐ! کہو کیا میں اللہ کو چھوڑ کر کسی اور کو اپنا سرپرست بناؤں؟ جو آسمانوں اور زمین کا بنانے والا ہے جو ساری مخلوق کو روزی دیتا ہے۔

مگر اس کو کوئی روزی نہیں دیتا۔ کہو! مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں سب سے پہلا مسلمان بن کر رہوں۔اور یہ حکم بھی دیا گیا ہے کہ شرک کرنے والوں میں سے نہ بنوں۔(14)

قُلۡ اِنِّیۡۤ اَخَافُ اِنۡ عَصَیۡتُ رَبِّیۡ عَذَابَ یَوۡمٍ عَظِیۡمٍ ﴿۱۵﴾

کہہ دیجئے کہ اگر میں اپنے پروردگار کی نافرمانی کروں ۔تو میں ایک بہت بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔(15)

جو نبیؐ خود اللہ کے عذاب سے ڈرتا ہو، وہ خود کسی کے لیے شفاعت یا بخشش کا وعدہ کیسے کرسکتا ہے۔اس لیے روز محشر کوئی کسی کے کام نہیں آئے گا بلکہ ہر فرد اپنے اعمال کا خود جواب دہ ہوگا۔اس لیے ہمارے ہاں جو کلچر پروان چڑھایا گیا کہ نبیؐ نے اپنی امت کی بخشش کا ذمہ لیا ہے وہ انتہائی غلط ہے۔

مَنۡ یُّصۡرَفۡ عَنۡهُ یَوۡمَئِذٍ فَقَدۡ رَحِمَهٗ ؕ وَ ذٰلِكَ الۡفَوۡزُ الۡمُبِیۡنُ ﴿۱۶﴾

اس دن جس شخص سے عذاب ٹال دیا گیا۔اس پر اللہ نے بڑا رحم کیا ہے۔اور یہ بڑی نمایاں کامیابی ہے۔(16)

وَ اِنۡ یَّمۡسَسۡكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗۤ اِلَّا هُوَ ؕ وَ اِنۡ یَّمۡسَسۡكَ بِخَیۡرٍ فَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ ﴿۱۷﴾

اگر اللہ تمہیں کسی قسم کا نقصان پہنچائے تو اس کے سوا کوئی نہیں جو تمہیں اس نقصان سے بچا سکے۔اور اگر وہ تمہیں کسی بھلائی سے بہرہ مند کرے تو وہ ہر چیز پر قادر ہے۔(17)

وَ هُوَ الۡقَاهِرُ فَوۡقَ عِبَادِهٖ ؕ وَ هُوَ الۡحَكِیۡمُ الۡخَبِیۡرُ ﴿۱۸﴾

وہ اپنے بندوں پر مکمل اختیار اور قابو رکھنے والا ہے اور وہ بڑا حکمت والا بڑا باخبر ہے۔(18)

قُلۡ اَیُّ شَیۡءٍ اَكۡبَرُ شَهَادَةً ؕ قُلِ اللّٰهُ ۟ۙ شَهِیۡدٌۢ بَیۡنِیۡ وَ بَیۡنَكُمۡ ۟ وَ اُوۡحِیَ اِلَیَّ هٰذَا الۡقُرۡاٰنُ لِاُنۡذِرَكُمۡ بِهٖ وَ مَنۡۢ بَلَغَ ؕ اَئِنَّكُمۡ لَتَشۡهَدُوۡنَ اَنَّ مَعَ اللّٰهِ اٰلِهَةً اُخۡرٰی ؕ قُلۡ لَّاۤ اَشۡهَدُ ۚ قُلۡ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّ اِنَّنِیۡ بَرِیۡٓءٌ مِّمَّا تُشۡرِكُوۡنَ ﴿۱۹﴾

(اے رسولؐ) کہو کہ گواہی میں سب سے بڑھ کر کون سی چیز ہے؟ کہہ دیجیے کہ اللہ! جو میرے اور تمہارے درمیان گواہ ہے۔اور یہ قرآن بذریعہ وحی میری طرف بھیجا گیا ہے تا کہ میں اس کے ذریعہ سے تمہیں آگاہ کردوں۔اور جس تک یہ پہنچے وہ بھی اسی قرآن کے ذریعے باقی لوگوں کو آگاہ کردے۔کیا تم اس بات کی گواہی دیتے ہو کہ اللہ کے ساتھ کوئی اور خدا بھی ہیں؟ کہیے کہ میں تو یہ گواہی نہیں دیتا۔کہو وہ واحد و یکتا ہے۔اور میں تمہارے شرک سے بیزار رہوں۔(19)

اس آیت سے واضح ہے کہ نبی کریمؐ پر صرف قرآن کریم ہی وحی کیا گیا۔اس کے علاوہ کوئی اور کتاب یا کوئی اور چیز وحی نہیں کی گئی۔اس لیے جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ روایات بھی وحی شدہ ہیں وہ غلط کہتے ہیں۔روایات تو تاریخ کی باتیں ہیں جن میں سے غلط بھی ہوسکتی ہیں اور درست بھی۔ جبکہ وحی ہر حال میں محکم، غیر متبدل اور ہر قسم کے شک وشبہ سے بالا ہوتی ہے۔

اَلَّذِیۡنَ اٰتَیۡنٰهُمُ الۡكِتٰبَ یَعۡرِفُوۡنَهٗ كَمَا یَعۡرِفُوۡنَ اَبۡنَآءَهُمۡ ۘ اَلَّذِیۡنَ خَسِرُوۡۤا اَنۡفُسَهُمۡ فَهُمۡ لَا یُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۲۰﴾

جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی ہے وہ پیغمبرؐ کو اس طرح پہچانتے ہیں جس طرح اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں۔مگر جن لوگوں نے اپنے آپ کو خسارے میں ڈال رکھا ہے وہ ایمان نہیں لائیں گے۔(20)

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ۝۲۱

اوراس شخص سے بڑا ظالم کون ہے جو اللہ پر جھوٹا بہتان باندھے یا اس کی آیتوں کو جھٹلائے۔یقیناً ظالم لوگ کبھی فلاح نہیں پائیں گے۔(21)

وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ثُمَّ نَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ اَشْرَكُوْۤا اَيْنَ شُرَكَآؤُكُمُ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ۝۲۲

اور جس دن ہم سب کو میدانِ حشر میں اکٹھا کریں گے۔اور جو لوگ دنیا میں شرک کرتے رہے ہیں ان سے کہیں گے کہ کہاں ہیں تمہارے وہ معبود جن کو تم خدا کا شریک سمجھا کرتے تھے۔(22)

ثُمَّ لَمْ تَكُنْ فِتْنَتُهُمْ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوْا وَاللّٰهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِيْنَ ۝۲۳

اس وقت ان کے پاس اس کے سوا اور کوئی عذر نہ ہوگا کہ وہ کہیں گے! ہمیں اپنے رب اللہ کی قسم کہ ہم مشرک نہ تھے۔(23)

اُنْظُرْ كَيْفَ كَذَبُوْا عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝۲۴

دیکھو وہ کس طرح اپنے ہی خلاف جھوٹ بولنے لگے؟ اور ان کی وہ تمام جھوٹی باتیں گم ہو گئیں جو وہ کیا کرتے تھے۔(24)

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُ اِلَيْكَ ۚ وَجَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْۤ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ؕ وَاِنْ يَّرَوْا كُلَّ اٰيَةٍ
لَّا يُؤْمِنُوْا بِهَا ؕ حَتّٰۤى اِذَا جَآءُوْكَ يُجَادِلُوْنَكَ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اِنْ هٰذَاۤ اِلَّاۤ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ۝۲۵

اور ان میں سے کچھ ایسے بھی ہیں جو آپ کی بات غور سے سنتے ہیں اور ہم نے ان کے دلوں پر پردے ڈال دیئے ہیں کہ وہ اسے سمجھ نہ سکیں۔اور کانوں میں گرانی ڈال دی ہے کہ سن نہ سکیں۔اور اگر وہ سارے کے سارے معجزے دیکھ لیں جب بھی ان پر ایمان نہیں لائیں گے۔یہاں تک کہ جب آپ کے پاس آتے ہیں تو آپ سے بھی بحث وتکرار کرتے ہیں اور جو کافر ہیں وہ سب کچھ سن کر بھی کہتے ہیں کہ یہ قرآن نہیں ہے مگر پہلے لوگوں کی جھوٹی داستانیں۔(25)

وَهُمْ يَنْهَوْنَ عَنْهُ وَيَنْئَوْنَ عَنْهُ ۚ وَاِنْ يُّهْلِكُوْنَ اِلَّاۤ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ۝۲۶

یہ ایسے ہیں کہ دوسروں کو بھی اس قرآن سے روکتے ہیں اور خود بھی اس سے دور بھاگتے ہیں۔اور وہ اپنی اس روش سے کسی اور کو نہیں اپنے آپ کو تباہ کر رہے ہیں مگر انہیں اس کا شعور نہیں ہے۔(26)

وَلَوْ تَرٰۤى اِذْ وُقِفُوْا عَلَى النَّارِ فَقَالُوْا يٰلَيْتَنَا نُرَدُّ وَلَا نُكَذِّبَ بِاٰيٰتِ رَبِّنَا وَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝۲۷

اور کاش تم ان کی وہ حالت دیکھو جب وہ دوزخ کی آگ پر کھڑے کئے جائیں گے۔اور وہ کہیں گے کہ کاش ہم واپس دنیا میں بھیج دیئے جائیں اور اپنے پروردگار کی نشانیوں کو نہ جھٹلائیں۔اور ایمان لانے والوں میں سے ہو جائیں۔(27)

بَلْ بَدَا لَهُمْ مَّا كَانُوْا يُخْفُوْنَ مِنْ قَبْلُ ؕ وَلَوْ رُدُّوْا لَعَادُوْا لِمَا نُهُوْا عَنْهُ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۝۲۸

بلکہ ان پر وہ بات واضح ہو گئی ہے جسے وہ پہلے چھپایا کرتے تھے۔اگر انہیں واپس بھیج دیا جائے تو پھر بھی وہی کریں گے جس سے ان کو منع کیا گیا

تھا اور یقیناً وہ بالکل جھوٹے ہیں۔(28)

وَ قَالُوْۤا اِنْ هِیَ اِلَّا حَیَاتُنَا الدُّنْیَا وَ مَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِیْنَ ﴿۲۹﴾

اور وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ زندگی تو بس یہی ہماری دنیا کی زندگی ہے اور ہم دوبارہ نہیں اٹھائے جائیں گے۔(29)

وَ لَوْ تَرٰۤى اِذْ وُقِفُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ ؕ قَالَ اَلَیْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ ؕ قَالُوْا بَلٰى وَ رَبِّنَا ؕ قَالَ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ
بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿۳۰﴾

اور کاش تم وہ منظر دیکھو! جب وہ اپنے پروردگار کے سامنے کھڑے کئے جائیں گے اور وہ ان سے پوچھے گا کیا یہ قیامت حق نہیں ہے؟ وہ کہیں گے ہاں حق ہے۔ ہمیں اپنے رب کی قسم۔ اللہ فرمائے گا تو اب اپنے کفر وانکار کی وجہ سے عذاب کا مزا چکھو۔(30)

قَدْ خَسِرَ الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِلِقَآءِ اللّٰهِ ؕ حَتّٰۤى اِذَا جَآءَتْهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً قَالُوْا یٰحَسْرَتَنَا عَلٰى مَا فَرَّطْنَا
فِیْهَا ۙ وَ هُمْ یَحْمِلُوْنَ اَوْزَارَهُمْ عَلٰى ظُهُوْرِهِمْ ؕ اَلَا سَآءَ مَا یَزِرُوْنَ ﴿۳۱﴾

بے شک ان لوگوں نے خسارہ اٹھایا ہے جنہوں نے اللہ سے ملاقات کو جھٹلایا۔ یہاں تک کہ جب اچانک قیامت آجائے گی تو وہ لوگ کہیں گے ہائے افسوس! ہم سے اس کے بارے میں کیسی کوتاہی ہوئی؟ اور وہ اپنے گناہوں کے بوجھ اپنی کمر پر اٹھائے ہوں گے۔ کیا برا بوجھ ہے جو وہ اٹھائے ہوئے ہیں؟۔(31)

وَ مَا الْحَیٰوةُ الدُّنْیَاۤ اِلَّا لَعِبٌ وَّ لَهْوٌ ؕ وَ لَلدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَیْرٌ لِّلَّذِیْنَ یَتَّقُوْنَ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۳۲﴾

اور دنیا کی زندگی نہیں ہے مگر کھیل تماشا۔ اور بے شک آخرت والا گھر پرہیزگاروں کے لئے بہت اچھا ہے کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے۔(32)

قَدْ نَعْلَمُ اِنَّهٗ لَیَحْزُنُكَ الَّذِیْ یَقُوْلُوْنَ فَاِنَّهُمْ لَا یُكَذِّبُوْنَكَ وَ لٰكِنَّ الظّٰلِمِیْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ یَجْحَدُوْنَ ﴿۳۳﴾

ہمیں معلوم ہے کہ یہ لوگ جو باتیں کرتے ہیں وہ بے شک آپ کو رنج پہنچاتی ہیں۔ لیکن یہ لوگ آپ کو نہیں جھٹلاتے بلکہ یہ ظالم لوگ دراصل اللہ کی آیتوں کا انکار کر رہے ہیں۔(33)

وَ لَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ فَصَبَرُوْا عَلٰى مَا كُذِّبُوْا وَ اُوْذُوْا حَتّٰۤى اَتٰىهُمْ نَصْرُنَا ۚ وَ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِ
اللّٰهِ ۚ وَ لَقَدْ جَآءَكَ مِنْ نَّبَاِی الْمُرْسَلِیْنَ ﴿۳۴﴾

بے شک آپ سے پہلے بھی بہت سے پیغمبروں کو جھٹلایا گیا۔ تو انہوں نے جھٹلائے جانے اور اذیت پہنچائے جانے پر صبر کیا۔ یہاں تک کہ ہماری مدد ان کے پاس آئی۔ اور اللہ کی باتوں کو کوئی بدلنے والا نہیں ہے۔ اور پیغمبروں کی کچھ خبریں تو آپ کو پہنچ ہی چکی ہیں۔(34)

وَ اِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَیْكَ اِعْرَاضُهُمْ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تَبْتَغِیَ نَفَقًا فِی الْاَرْضِ اَوْ سُلَّمًا فِی السَّمَآءِ فَتَاْتِیَهُمْ
بِاٰیَةٍ ؕ وَ لَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَمَعَهُمْ عَلَى الْهُدٰى فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْجٰهِلِیْنَ ﴿۳۵﴾

اور اگر ان کا حق سے روگردانی کرنا آپ پر بہت گراں ہے تو پھر اگر ہو سکے تو زمین میں کوئی سرنگ بنا کر یا آسمان میں کوئی سیڑھی لگا کر ان کے

پاس کوئی معجزہ لاؤ۔مگر وہ پھر بھی ایمان نہیں لائیں گے۔اور اگر اللہ چاہتا تو ان سب کو ہدایت پر جمع کر دیتا۔لہٰذا آپ ناواقف لوگوں میں سے نہ بنیں۔(35)

اِنَّمَا يَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ يَسْمَعُوْنَ ؕ وَ الْمَوْتٰى يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ ثُمَّ اِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ ﴿٣٦﴾

دعوتِ حق صرف وہی لوگ قبول کرتے ہیں جو سنتے ہیں اور جو مردے ہیں ان کو بس اللہ ہی قیامت کے دن اٹھائے گا پھر وہ اس کی طرف لوٹائے جائیں گے۔(36)

وَ قَالُوْا لَوْ لَا نُزِّلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ قَادِرٌ عَلٰۤى اَنْ يُّنَزِّلَ اٰيَةً وَّ لٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٣٧﴾

اور وہ کفار کہتے ہیں کہ ان پر ان کے پروردگار کی طرف سے کوئی معجزہ کیوں نازل نہیں ہوتا؟ کہہ دیجیے کہ بے شک اللہ تو کوئی بھی معجزہ نازل کرنے پر قادر ہے لیکن ان میں سے اکثر جانتے نہیں ہیں۔(37)

جب نبیؐ سے معجزہ کا مطالبہ کیا گیا تو نبیؐ نے یہی جواب دیا کہ معجزہ اللہ کا اختیار ہے اور قرآن کے دیگر مقامات میں بھی ایسا ہی ہوا۔کہ جب بھی نبیؐ سے کوئی معجزہ طلب کیا گیا تو ان کو معجزہ نہیں دیا گیا۔اس لیے قرآن سے ہٹ کر جو معجزات بیان کیے جاتے ہیں ان کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔بلکہ نبی کریمؐ کو ایک ہی معجزہ دیا گیا۔اور وہ قرآن کریم ہے۔

وَ مَا مِنْ دَآبَّةٍ فِى الْاَرْضِ وَ لَا طٰٓئِرٍ يَّطِيْرُ بِجَنَاحَيْهِ اِلَّاۤ اُمَمٌ اَمْثَالُكُمْ ؕ مَا فَرَّطْنَا فِى الْكِتٰبِ مِنْ شَىْءٍ ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ يُحْشَرُوْنَ ﴿٣٨﴾

کوئی زمین میں چلنے والا جانور اور اپنے دونوں پروں سے اڑنے والا پرندہ نہیں ہے مگر تمہاری ہی طرح مختلف اقسام اور گروہ ہیں۔ہم نے کتاب میں کوئی کمی وکوتاہی نہیں چھوڑی ہے۔پھر وہ سب کے سب اپنے رب کے پاس جمع کئے جائیں گے۔(38)

وَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا صُمٌّ وَّ بُكْمٌ فِى الظُّلُمٰتِ ؕ مَنْ يَّشَاِ اللّٰهُ يُضْلِلْهُ ؕ وَ مَنْ يَّشَاْ يَجْعَلْهُ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٣٩﴾

مگر جو لوگ ہماری آیات کو جھٹلاتے ہیں وہ بہرے اور گونگے ہیں،تاریکیوں میں پڑے ہوئے ہیں۔اللہ جسے چاہتا ہے بھٹکا دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے سیدھے راستے پر لگا دیتا ہے۔(39)

قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ اَوْ اَتَتْكُمُ السَّاعَةُ اَغَيْرَ اللّٰهِ تَدْعُوْنَ ۚ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٤٠﴾

اے رسولؐ کہو! تم غور کر کے بتاؤ کہ اگر تمہارے پاس اللہ کا عذاب آجائے یا اچانک قیامت آجائے تو اللہ کے سوا کسی اور کو پکارو گے؟ بتاؤ اگر سچے ہو۔(40)

بَلْ اِيَّاهُ تَدْعُوْنَ فَيَكْشِفُ مَا تَدْعُوْنَ اِلَيْهِ اِنْ شَآءَ وَ تَنْسَوْنَ مَا تُشْرِكُوْنَ ﴿٤١﴾

بلکہ اسی کو ہی پکارو گے اور اگر وہ چاہے گا تو مصیبت کو دور کر دے گا جس کے لئے تم نے اسے پکارا ہے۔اور تم انہیں بھول جاؤ گے جن کو اس کا شریک ٹھہراتے ہو۔(41)

وَ لَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰٓى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَاَخَذْنٰهُمْ بِالْبَاْسَآءِ وَ الضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ يَتَضَرَّعُوْنَ ﴿٤٢﴾

بلکہ اے رسولؐ بے شک ہم نے آپ سے پہلے بہت سی امتوں کی طرف پیغمبر بھیجے۔ اوران کی نافرمانی پر پہلے تو ہم نے ان کو تنگدستی اور تکلیف میں مبتلا کیا۔ تاکہ وہ عاجزی کے ساتھ ہمارے سامنے جھک جائیں۔(42)

فَلَوْ لَآ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَا تَضَرَّعُوْا وَ لٰكِنْ قَسَتْ قُلُوْبُهُمْ وَ زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٤٣﴾

جب ان کے پاس ہماری طرف سے سختی آئی تو آخر انہوں نے عاجزی کیوں نہ کی؟ لیکن ان کے دل تو اور بھی سخت ہو گئے اور شیطان نے (ان کی نظروں میں) ان کاموں کو جو وہ کرتے تھے مزین کر کے پیش کیا۔(43)

فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ ؕ حَتّٰٓى اِذَا فَرِحُوْا بِمَآ اُوْتُوْٓا اَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً فَاِذَا هُمْ مُّبْلِسُوْنَ ﴿٤٤﴾

اور جب انہوں نے اس نصیحت کو بھلا دیا جو انہیں کی گئی تھی تو ہم نے امتحان کے طور پر ان کے لئے ہر چیز کے دروازے کھول دیئے۔ یہاں تک کہ وہ عطا کردہ نعمتوں سے خوب خوش ہو گئے اور اترانے لگے۔ تو ہم نے اچانک انہیں پکڑ لیا۔ تو وہ ایک دم مایوس ہو گئے۔(44)

فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ؕ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٤٥﴾

پس ظالموں کی جڑ کاٹ دی گئی (ان کی نسل قطع ہو گئی)۔ اور سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو سارے جہانوں کا پروردگار ہے۔(45)

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَخَذَ اللّٰهُ سَمْعَكُمْ وَ اَبْصَارَكُمْ وَ خَتَمَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ مَّنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِهٖ ؕ اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ ثُمَّ هُمْ يَصْدِفُوْنَ ﴿٤٦﴾

اے رسول کہیے! غور کر کے بتاؤ کہ اگر اللہ تعالیٰ تمہارے کان اور تمہاری آنکھیں لے لے۔ اور تمہارے دلوں پر مہر لگا دے تو اللہ کے سوا اور کون خدا ہے جو تمہیں یہ چیزیں لا کر دے؟ دیکھئے ہم کس طرح پھیر پھیر کر نشانیاں واضح کرتے ہیں پھر بھی وہ روگردانی کرتے ہیں۔(46)

قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ بَغْتَةً اَوْ جَهْرَةً هَلْ يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿٤٧﴾

کہیے ذرا غور کر کے بتاؤ کہ اگر تم پر اللہ کا عذاب اچانک یا اعلانیہ آ جائے، تو ظالم لوگوں کے سوا اور کون ہلاک و برباد ہو گا؟(47)

وَ مَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّا مُبَشِّرِيْنَ وَ مُنْذِرِيْنَ ۚ فَمَنْ اٰمَنَ وَ اَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَ لَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿٤٨﴾

اور ہم پیغمبروں کو نہیں بھیجتے مگر نیکوکاروں کو خوشخبری دینے والا اور بدکاروں کو ڈرانے والا بنا کر، جو ایمان لے آئیں اور اپنی اصلاح کر لیں، نیک عمل کریں۔ تو نہ ان کے لئے کوئی خوف ہے اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے۔(48)

وَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا يَمَسُّهُمُ الْعَذَابُ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿٤٩﴾

اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا۔ ان کو ان کی نافرمانی کی وجہ سے عذاب پہنچے گا۔(49)

قُلْ لَّآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَ لَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ وَ لَآ اَقُوْلُ لَكُمْ اِنِّيْ مَلَكٌ ۚ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا

يُوحَىٰ إِلَيَّ ۚ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْأَعْمَىٰ وَالْبَصِيرُ ۚ أَفَلَا تَتَفَكَّرُونَ ﴿٥٠﴾

اے رسولؐ! کہہ دیجیے میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ یہ کہ میں غیب جانتا ہوں اور نہ تم سے یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں۔ میں تو صرف اس وحی کی پیروی کرتا ہوں جو مجھے کی جاتی ہے۔آپ کہیے! کیا اندھا اور آنکھوں والا برابر ہیں؟ تم غور وفکر کیوں نہیں کرتے؟(50)

اس آیت میں ایک تو یہ بات واضح ہے کہ نبیؐ کریم خود وضاحت کر رہے ہیں کہ میں غیب کا علم نہیں جانتا۔اس لیے نبیؐ سے منسوب پیش گوئیوں کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔دوسری بات نبی کریمؐ نے خود بتا دیا کہ میں تو صرف اس چیز کا اتباع کرتا ہوں جو میری طرف وحی کیا جاتا ہے۔اور آیت نمبر 19 میں اللہ تعالیٰ نے بتا دیا کہ نبیؐ کی طرف صرف قرآن ہی وحی کیا گیا۔اس لیے یہ کہنا کہ اسلام پر عمل کے لیے قرآن سے ہٹ کر دیگر کتب روایات یا فقہ پر عمل ضروری ہے۔اور اسلام یا نبیؐ کی تعلیمات قرآن سے ہٹ کر دیگر کتب میں موجود ہیں۔یہ تصور قرآن کی تعلیمات کے یکسر خلاف ہے۔جب نبیؐ بھی قرآن کی پیروی کر رہے ہیں تو لامحالہ امت بھی قرآن پر ہی عمل کرے گی۔

وَأَنذِرْ بِهِ الَّذِينَ يَخَافُونَ أَن يُحْشَرُوا إِلَىٰ رَبِّهِمْ ۙ لَيْسَ لَهُم مِّن دُونِهِ وَلِيٌّ وَلَا شَفِيعٌ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ ﴿٥١﴾

اور آپ اس (قرآن) کے ذریعہ سے ان لوگوں کو ڈرائیں۔جنہیں خوف ہے کہ وہ اپنے پروردگار کی طرف اٹھائے جائیں گے۔کہ اللہ کے سوا ان کا نہ کوئی سرپرست ہوگا اور نہ کوئی سفارشی۔شاید کہ وہ پرہیزگار بن جائیں۔(51)

وَلَا تَطْرُدِ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُم بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ ۖ مَا عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِم مِّن
شَيْءٍ وَمَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَيْهِم مِّن شَيْءٍ فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُونَ مِنَ الظَّالِمِينَ ﴿٥٢﴾

اے رسولؐ! ان لوگوں کو اپنے پاس سے نہ دھتکارو۔جو اپنے پروردگار کی رضا کی خاطر صبح وشام اسے پکارتے ہیں۔ان کا کچھ بھی حساب کتاب آپ کے ذمہ نہیں ہے اور نہ ہی آپ کا کچھ بھی حساب کتاب ان کے ذمہ ہے۔اور اگر آپ نے پھر بھی انہیں دھتکار دیا تو آپ بے انصافی کرنے والوں میں سے ہو جائیں گے۔(52)

وَكَذَٰلِكَ فَتَنَّا بَعْضَهُم بِبَعْضٍ لِّيَقُولُوا أَهَٰؤُلَاءِ مَنَّ اللَّهُ عَلَيْهِم مِّن بَيْنِنَا ۗ أَلَيْسَ اللَّهُ بِأَعْلَمَ بِالشَّاكِرِينَ ﴿٥٣﴾

اس طرح ہم نے بعض لوگوں کو بعض کے ذریعہ سے آزمائش میں ڈال رکھا ہے تاکہ وہ کہیں کہ کیا یہی وہ ہیں جن کو ہم میں سے اللہ نے اپنے احسان سے نوازا ہے؟ کیا اللہ اپنے شکرگزار بندوں کو (اِن سے) زیادہ نہیں جانتا ہے؟(53)

وَإِذَا جَاءَكَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِآيَاتِنَا فَقُلْ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ ۖ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلَىٰ نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ۖ أَنَّهُ
مَنْ عَمِلَ مِنكُمْ سُوءًا بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِن بَعْدِهِ وَأَصْلَحَ فَأَنَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٥٤﴾

اور جب آپ کے پاس وہ لوگ آئیں جو ہماری آیتوں پر ایمان لائے ہیں تو ان سے کہو! تم پر سلامتی ہو۔تمہارے پروردگار نے اپنے اوپر رحمت لازم قرار دی ہے۔لہٰذا اگر تم میں سے کوئی شخص جہالت و نادانی کی وجہ سے کوئی برائی کرے پھر اس کے بعد توبہ کرلے اور اپنی اصلاح کرلے۔تو بے شک اللہ بڑا بخشنے والا، بڑا رحم کرنے والا ہے۔(54)

وَ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ وَ لِتَسْتَبِيْنَ سَبِيْلُ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۵۵﴾

اوراسی طرح ہم اپنی آیتوں کوتفصیل کے ساتھ بیان کرتے ہیں تاکہ مجرموں کا راستہ بالکل واضح ہوجائے۔(55)

قُلْ اِنِّيْ نُهِيْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قُلْ لَّاۤ اَتَّبِعُ اَهْوَآءَكُمْ ۙ قَدْ ضَلَلْتُ اِذًا وَّ مَاۤ اَنَا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ ﴿۵۶﴾

اے رسولؐ کہہ دیجیے! کہ مجھے منع کیا گیا ہے کہ میں ان کی عبادت کروں جن کوتم اللہ کے سوا پکارتے ہو۔میں تمہاری خواہشات کی پیروی نہیں کروں گا۔اس صورت میں تو میں گمراہ ہوجاؤں گا۔اور ہدایت یافتہ لوگوں سے نہ رہوں گا۔(56)

قُلْ اِنِّيْ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَ كَذَّبْتُمْ بِهٖ ؕ مَا عِنْدِيْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ ؕ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ يَقُصُّ الْحَقَّ وَ هُوَ خَيْرُ الْفٰصِلِيْنَ ﴿۵۷﴾

کہہ دیجیے! کہ میں اپنے پروردگار کی طرف سے روشن دلیل پر قائم ہوں۔اورتم نے اسے جھٹلا دیا ہے۔جس عذاب کی تم جلدی کرتے ہو، وہ میرے پاس نہیں ہے۔فیصلہ کرنے کا اختیار اللہ کے پاس ہے۔وہ حق بیان کرتا ہےاوروہ بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔(57)

یعنی نبیؐ کی دعوت کے جواب میں مشرک کہتے کہ جس چیز سے تم ہمیں ڈراتے ہو۔وہ لے آؤ۔ہم توتمہاری بات کونہیں مانتے۔مگر نبیؐ نے ان کو واضح کر دیا کہ وہ میرے اختیار میں نہیں ہے۔ہاں جب اللہ فیصلہ کرلے گاتو وہ عذاب لے آئے گا۔میرا کام توتم کوآگاہ کردینا ہے۔

قُلْ لَّوْ اَنَّ عِنْدِيْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ لَقُضِيَ الْاَمْرُ بَيْنِيْ وَ بَيْنَكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿۵۸﴾

کہہ دیجیے! کہ جس عذاب کے لئے تم جلدی کرتے ہواگر وہ میرے پاس ہوتا تو میرے اورتمہارے درمیان کب کا فیصلہ ہو چکا ہوتا۔اور اللہ ظالموں کوزیادہ بہتر جانتا ہے۔(58)

وَ عِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَاۤ اِلَّا هُوَ ؕ وَ يَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ ؕ وَ مَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا يَعْلَمُهَا وَ لَا حَبَّةٍ فِيْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَ لَا رَطْبٍ وَّ لَا يَابِسٍ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ﴿۵۹﴾

اوراللہ کے پاس ہیں غیب کی کنجیاں۔جنہیں اس کے سوا اور کوئی نہیں جانتا۔اوروہ اسے بھی جانتا ہے جوخشکی میں ہےاور اسے بھی جانتا ہے جو تری میں ہے۔اورکوئی پتانہیں گرتا مگروہ اسے جانتا ہے۔اورزمین کی تاریکیوں میں کوئی دانہ نہیں ہےاورنہ کوئی تر ہےاورنہ کوئی خشک ہے مگر یہ کہ وہ کتابِ مبین میں موجود ہے۔(59)

وَ هُوَ الَّذِيْ يَتَوَفّٰىكُمْ بِالَّيْلِ وَ يَعْلَمُ مَا جَرَحْتُمْ بِالنَّهَارِ ثُمَّ يَبْعَثُكُمْ فِيْهِ لِيُقْضٰۤى اَجَلٌ مُّسَمًّى ۚ ثُمَّ اِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ ثُمَّ يُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۶۰﴾

اللہ ہی ہے جورات کے وقت تمہاری روح قبض کرلیتا ہے۔اورتم دن میں جوکچھ کرتے ہواسے جانتا ہے۔پھرتمہیں دن میں اٹھاتا ہے۔تاکہ زندگی کی مقررہ مدت پوری ہو۔پھرتمہارالوٹنا اسی کی طرف ہے۔پھر وہ تمہیں بتائے گا جواعمال تم کرتے تھے۔(60)

وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ وَيُرْسِلُ عَلَيْكُمْ حَفَظَةً ؕ حَتّٰٓى اِذَا جَآءَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا وَهُمْ لَا يُفَرِّطُوْنَ ﴿۶۱﴾

اور وہ اپنے بندوں پر غالب ہے (اور پوری قدرت رکھتا ہے)۔اور وہ تم پر نگرانی کرنے والے (فرشتے) بھیجتا ہے۔ یہاں تک کہ جب تم میں سے کسی کی موت کا وقت آتا ہے تو ہمارے بھیجے ہوئے (فرشتے) اس کی روح قبض کر لیتے ہیں۔اور وہ کوتاہی نہیں کرتے۔(61)

ثُمَّ رُدُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ مَوْلٰىهُمُ الْحَقِّ ؕ اَلَا لَهُ الْحُكْمُ ۟ وَهُوَ اَسْرَعُ الْحٰسِبِيْنَ ﴿۶۲﴾

پھر وہ اللہ کے پاس جو ان کا حقیقی مالک ہے لوٹائے جاتے ہیں۔خبردار صرف اسی کا حکم لاگو ہوگا۔اور وہ سب سے زیادہ جلدی حساب لینے والا ہے۔(62)

قُلْ مَنْ يُّنَجِّيْكُمْ مِّنْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ تَدْعُوْنَهٗ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ۚ لَئِنْ اَنْجٰىنَا مِنْ هٰذِهٖ لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿۶۳﴾

اے رسولؐ کہیے! تمہیں خشکی اور سمندر کے اندھیروں سے کون نجات دیتا ہے؟ جب تم اسے گڑگڑا کر اور چپکے چپکے پکارتے ہو۔اور دل میں کہتے ہو کہ اگر ہمیں ان خطرات سے نجات دے دے، تو ہم شکر گزار بندوں میں سے ہوں گے۔(63)

قُلِ اللّٰهُ يُنَجِّيْكُمْ مِّنْهَا وَمِنْ كُلِّ كَرْبٍ ثُمَّ اَنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ ﴿۶۴﴾

اے رسولؐ کہئے! اللہ تمہیں ان سے اور ہر رنج و غم سے نجات دیتا ہے۔پھر بھی تم شرک کرتے ہو۔(64)

قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰٓى اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ اَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَّيُذِيْقَ بَعْضَكُمْ بَاْسَ بَعْضٍ ؕ اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ يَفْقَهُوْنَ ﴿۶۵﴾

کہہ دو! اللہ اس پر قادر ہے کہ تم پر کوئی عذاب نازل کرے۔تمہارے اوپر سے یا تمہارے پاؤں کے نیچے سے۔ یا تمہیں مختلف گروہوں میں تقسیم کر کے آپس میں ٹکرا دے۔اور تم میں سے بعض کو دوسروں کی لڑائی میں دھکیل دے۔ دیکھیے ہم کس طرح الٹ پھیر کر کے اپنی آیات کو بیان کرتے ہیں تا کہ وہ سمجھ جائیں۔(65)

وَكَذَّبَ بِهٖ قَوْمُكَ وَهُوَ الْحَقُّ ؕ قُلْ لَّسْتُ عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ ؕ﴿۶۶﴾

اور آپ کی قوم نے اس (قرآن) کو جھٹلایا حالانکہ وہ حق ہے۔ کہہ دیجیے کہ میں تمہارا نگہبان نہیں ہوں۔(66)

لِكُلِّ نَبَاٍ مُّسْتَقَرٌّ وَّسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۶۷﴾

اور ہر خبر کے وقوع ہونے کا ایک وقت مقرر ہے۔اور عنقریب تمہیں معلوم ہو جائے گا۔(67)

وَاِذَا رَاَيْتَ الَّذِيْنَ يَخُوْضُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖ ؕ وَاِمَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۶۸﴾

اور جب دیکھو کہ لوگ ہماری آیتوں کے بارے میں نکتہ چینی اور بے ہودہ بحث کر رہے ہیں تو تم ان سے کنارہ کش ہو جاؤ۔ یہاں تک کہ وہ کسی اور

بات میں مشغول ہو جائیں۔اور اگر کبھی شیطان تمہیں بھلا دے تو یاد آنے کے بعد ظالم لوگوں کے پاس مت بیٹھو۔(68)

وَمَا عَلَى الَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ وَّلٰكِنْ ذِكْرٰى لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿٦٩﴾

ان (غلط کار لوگوں) کے حساب و کتاب کی ذمہ داری پرہیز گار لوگوں پر نہیں ہے۔ہاں البتہ ان کے ذمہ صرف نصیحت کرنا ہے تا کہ وہ (برے لوگ) پرہیز گاری اختیار کریں۔(69)

وَذَرِ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَعِبًا وَّلَهْوًا وَّغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَذَكِّرْ بِهٖٓ اَنْ تُبْسَلَ نَفْسٌۢ بِمَا كَسَبَتْ ۖ لَيْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيٌّ وَّلَا شَفِيْعٌ ۚ وَاِنْ تَعْدِلْ كُلَّ عَدْلٍ لَّا يُؤْخَذْ مِنْهَا ۗ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اُبْسِلُوْا بِمَا كَسَبُوْا ۚ لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِيْمٍ وَّعَذَابٌ اَلِيْمٌۢ بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ ﴿٧٠﴾

اور ان لوگوں کو چھوڑ دو۔جنھوں نے اپنے دین کو کھیل اور تماشا بنا رکھا ہے۔اور انہیں دنیا کی زندگی نے دھوکہ میں مبتلا کر رکھا ہے۔اور ان کو اس (قرآن) کے ذریعہ سے نصیحت کرو۔ایسا نہ ہو کہ کوئی شخص اپنے کئے کے وبال میں پھنس جائے۔حالانکہ اللہ کے سوا اس کا نہ کوئی سرپرست ہوگا اور نہ کوئی سفارشی۔اور اگر وہ اپنے چھٹکارے کے لیے معاوضہ دینا چاہے گا تو وہ قبول نہیں کیا جائے گا۔یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے اعمال کے وبال میں پھنسے ہوئے ہیں ان کے کفر کی وجہ سے ان کے پینے کے لیے کھولتا ہوا گرم پانی ہوگا اور دردناک عذاب۔(70)

دین کو کھیل تماشا بنانے کا مطلب یہ ہے کہ آپ دین کے نام پر جو بھی اعمال کر رہے ہیں ان کو قرآن کی سند حاصل نہیں ہے۔اس میں شرک کی تمام رسومات شامل ہیں۔

قُلْ اَنَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُنَا وَلَا يَضُرُّنَا وَنُرَدُّ عَلٰٓى اَعْقَابِنَا بَعْدَ اِذْ هَدٰىنَا اللّٰهُ كَالَّذِي اسْتَهْوَتْهُ الشَّيٰطِيْنُ فِي الْاَرْضِ حَيْرَانَ ۠ لَهٗٓ اَصْحٰبٌ يَّدْعُوْنَهٗٓ اِلَى الْهُدَى ائْتِنَا ۗ قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى ۗ وَاُمِرْنَا لِنُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٧١﴾

کہہ دیجئے! کیا ہم اللہ کو چھوڑ کر ان کو پکاریں جو نہ ہمیں نفع پہنچا سکتے ہیں اور نہ نقصان۔اور بعد اس کے کہ اللہ ہم کو سیدھا راستہ دکھا چکا ہے ہم الٹے پاؤں پھر جائیں۔اس شخص کی طرح جسے شیاطین نے زمین میں بے راہ اور سرگرداں کر دیا۔جبکہ اس کے کچھ ساتھی اسے سیدھے راستے کی طرف بلا رہے ہوں کہ ہماری طرف آ و۔مگر اسے کچھ سجھائی نہیں دیتا۔کہو ہدایت تو بس اللہ کی ہدایت ہی ہے۔اور ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ ہم تمام جہانوں کے پروردگار کے سامنے سرِ تسلیم خم کر دیں۔(71)

وَاَنْ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّقُوْهُ ۗ وَهُوَ الَّذِيْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿٧٢﴾

اور (ہم سے کہا گیا ہے کہ) نماز کی پابندی کریں۔اور اللہ سے ڈریں۔اور وہی ہے جس کی بارگاہ میں تم اکٹھے ہوگے۔(72)

وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ۗ وَيَوْمَ يَقُوْلُ كُنْ فَيَكُوْنُ ۗ قَوْلُهُ الْحَقُّ ۗ وَلَهُ الْمُلْكُ يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ ۗ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۗ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ﴿٧٣﴾

وہی تو خدا ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو برحق پیدا کیا۔جس دن وہ کہے گا کہ ہوجا، بس وہ ہوجائے گا۔اس کا قول حق اور سچ ہے۔اسی کی حکومت ہوگی جس دن صور پھونکا جائے گا۔وہ غیب اور حاضر سب کا جاننے والا ہے۔اور وہ بڑا حکمت والا، بڑا باخبر ہے۔(73)

وَ اِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ لِاَبِيْهِ اٰزَرَ اَتَتَّخِذُ اَصْنَامًا اٰلِهَةً ۚ اِنِّيْۤ اَرٰىكَ وَ قَوْمَكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝

اور (وہ وقت یاد کرو) جب ابراہیمؑ نے اپنے باپ سے کہا۔کیا تم بتوں کو خدا بناتے ہو؟ میں تمہیں اور تمہاری قوم کو کھلی ہوئی گمراہی میں دیکھ رہا ہوں۔(74)

وَ كَذٰلِكَ نُرِيْۤ اِبْرٰهِيْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ لِيَكُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِيْنَ ۝

اور اسی طرح ہم ابراہیمؑ کو آسمانوں اور زمین کے عجائبات دکھا رہے تھے۔تاکہ وہ یقین کرنے والوں میں سے ہوجائیں۔(75)

فَلَمَّا جَنَّ عَلَيْهِ الَّيْلُ رَاٰ كَوْكَبًا ۚ قَالَ هٰذَا رَبِّيْ ۚ فَلَمَّاۤ اَفَلَ قَالَ لَاۤ اُحِبُّ الْاٰفِلِيْنَ ۝

چنانچہ جب ان پر رات کی تاریکی چھاگئی تو انہوں نے ایک ستارے کو دیکھا تو کہا یہ میرا رب ہے۔تو جب وہ ڈوب گیا تو کہا میں ڈوب جانے والوں کو پسند نہیں کرتا۔(76)

فَلَمَّا رَاَ الْقَمَرَ بَازِغًا قَالَ هٰذَا رَبِّيْ ۚ فَلَمَّاۤ اَفَلَ قَالَ لَىِٕنْ لَّمْ يَهْدِنِيْ رَبِّيْ لَاَكُوْنَنَّ مِنَ الْقَوْمِ الضَّآلِّيْنَ ۝

اور جب چاند کو چمکتے ہوئے دیکھا تو کہا یہ میرا رب ہے۔لیکن جب وہ بھی غروب ہوگیا تو کہا کہ اگر میرا پروردگار مجھے ہدایت نہ دیتا۔تو میں گمراہ لوگوں میں سے ہوجاؤں گا۔(77)

فَلَمَّا رَاَ الشَّمْسَ بَازِغَةً قَالَ هٰذَا رَبِّيْ هٰذَاۤ اَكْبَرُ ۚ فَلَمَّاۤ اَفَلَتْ قَالَ يٰقَوْمِ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ۝

پھر جب سورج کو چمکتے دیکھا تو کہا یہ میرا رب ہے یہ سب سے بڑا ہے۔مگر جب وہ بھی غروب ہوگیا تو کہا اے میری قوم! میں اس شرک سے بری ہوں جو تم کرتے ہو۔(78)

اِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّ مَاۤ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝

میں ہر طرف سے ہٹ کر اپنا رخ اس کی طرف کرتا ہوں جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔(79)

وَ حَآجَّهٗ قَوْمُهٗ ؕ قَالَ اَتُحَآجُّوْٓنِّيْ فِي اللّٰهِ وَ قَدْ هَدٰىنِ ؕ وَ لَاۤ اَخَافُ مَا تُشْرِكُوْنَ بِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ يَّشَآءَ رَبِّيْ شَيْـًٔا ؕ وَسِعَ رَبِّيْ كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ؕ اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ ۝

اور ان کی قوم ان سے جھگڑنے لگی تو انہوں نے کہا: بھلا تم مجھ سے اللہ کے بارے میں جھگڑتے ہو؟ حالانکہ اس نے مجھے ہدایت دی ہے۔اور میں ان باطل معبودوں سے نہیں ڈرتا جنہیں تم اللہ کا شریک ٹھہرا رہے ہو۔مگر یہ کہ میرا رب جو کچھ تکلیف چاہے پہنچا سکتا ہے۔میرے رب نے ہر چیز کو اپنے علم سے احاطہ میں لے رکھا ہے۔سو کیا تم نصیحت قبول نہیں کرتے؟(80)

وَ كَيْفَ اَخَافُ مَاۤ اَشْرَكْتُمْ وَ لَا تَخَافُوْنَ اَنَّكُمْ اَشْرَكْتُمْ بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا ؕ

فَاَیُّ الْفَرِیْقَیْنِ اَحَقُّ بِالْاَمْنِ ۚ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ؁۸۱

اور آخر میں تمہارے ٹھہرائے ہوئے شریکوں سے کیسے ڈروں؟ جبکہ تم اللہ کے ساتھ ان چیزوں کو اس کی خدائی میں شریک بناتے ہوئے نہیں ڈرتے۔جن کے لیے اس نے تم پر کوئی سند نازل نہیں کی ہے؟ ہم دونوں فریقوں میں سے کون زیادہ بے خوفی واطمینان کا مستحق ہے؟ بتاؤ اگر تم کچھ علم رکھتے ہو۔(81)

اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ لَمْ یَلْبِسُوْۤا اِیْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓىِٕكَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَ هُمْ مُّهْتَدُوْنَ ؁۸۲

حقیقت میں تو امن انہی کے لیے ہے اور ہدایت پر وہی ہیں جو ایمان لائے اور جنہوں نے اپنے ایمان کو شرک کے ساتھ آلودہ نہیں کیا۔(82)

وَ تِلْكَ حُجَّتُنَاۤ اٰتَیْنٰهَاۤ اِبْرٰهِیْمَ عَلٰى قَوْمِهٖ ؕ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ ؕ اِنَّ رَبَّكَ حَكِیْمٌ عَلِیْمٌ ؁۸۳

یہ تھی ہماری وہ حجت جو ہم نے ابراہیمؑ کو اس کی قوم کے مقابلہ میں عطا کی۔ہم جسے چاہتے ہیں بلند مرتبے عطا کرتے ہیں۔بے شک تمہارا رب نہایت دانا اور علیم ہے۔(83)

وَ وَهَبْنَا لَهٗۤ اِسْحٰقَ وَ یَعْقُوْبَ ؕ كُلًّا هَدَیْنَا ۚ وَ نُوْحًا هَدَیْنَا مِنْ قَبْلُ وَ مِنْ ذُرِّیَّتِهٖ دَاوٗدَ وَ سُلَیْمٰنَ وَ اَیُّوْبَ وَ یُوْسُفَ وَ مُوْسٰى وَ هٰرُوْنَ ؕ وَ كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ؁۸۴ۙ

پھر ہم نے ابراہیمؑ کو اسحاقؑ اور یعقوبؑ جیسی اولاد دی۔اور ہر ایک کو راہ راست دکھائی۔وہی راہ راست جو اس سے پہلے نوحؑ کو دکھائی تھی۔ اور اُسی کی نسل سے ہم نے داؤدؑ،سلیمانؑ، ایوبؑ، یوسفؑ،موسیٰؑ اور ہارونؑ کو ہدایت بخشی۔اِس طرح ہم نیک لوگوں کو ان کی نیکی کا بدلہ دیتے ہیں۔(84)

وَ زَكَرِیَّا وَ یَحْیٰى وَ عِیْسٰى وَ اِلْیَاسَ ؕ كُلٌّ مِّنَ الصّٰلِحِیْنَ ؁۸۵ۙ

اور زکریاؑ،یحیؑ،عیسیٰؑ اور الیاسؑ کو ہدایت کا راستہ دکھایا۔ہر ایک ان میں سے صالح تھا۔(85)

وَ اِسْمٰعِیْلَ وَ الْیَسَعَ وَ یُوْنُسَ وَ لُوْطًا ؕ وَ كُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى الْعٰلَمِیْنَ ؁۸۶ۙ

اور اسماعیلؑ،الیسعؑ ،اور یونسؑ اور لوطؑ کو راستہ دکھایا۔اِن میں سے ہر ایک کو ہم نے تمام دنیا والوں پر فضیلت عطا کی۔(86)

وَ مِنْ اٰبَآىِٕهِمْ وَ ذُرِّیّٰتِهِمْ وَ اِخْوَانِهِمْ ۚ وَ اجْتَبَیْنٰهُمْ وَ هَدَیْنٰهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ؁۸۷

نیز ان کے آباواجداد اور ان کی اولاد اور ان کے بھائی بندوں میں سے بہت سوں کو ہم نے نوازا۔انہیں نبوت کے لیے چن لیا اور سیدھے راستے کی طرف اُن کی رہنمائی کی۔(87)

ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ یَهْدِیْ بِهٖ مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَ لَوْ اَشْرَكُوْا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ؁۸۸

یہ اللہ کی ہدایت ہے جس کے ساتھ وہ اپنے بندوں میں سے جس کی چاہتا ہے رہنمائی کرتا ہے۔لیکن اگر کہیں ان لوگوں نے شرک کیا ہوتا تو ان کے سب اعمال غارت ہوجاتے۔(88)

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ۚ فَإِن يَكْفُرْ بِهَا هَٰؤُلَاءِ فَقَدْ وَكَّلْنَا بِهَا قَوْمًا لَّيْسُوا بِهَا بِكَافِرِينَ ﴿٨٩﴾

یہ وہ لوگ ہیں جن کو ہم نے کتاب، حکمت اور نبوت عطا کی۔اب اگر یہ (مکہ والے) لوگ ان چیزوں کا انکار کرتے ہیں تو کوئی پرواہ نہیں ہے،ہم نے ان چیزوں کا ذمہ دار ان لوگوں کو بنایا ہے جو انکار کرنے والے نہیں ہیں۔(89)

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ ۖ فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ ۗ قُل لَّا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا ۖ إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرَىٰ لِلْعَالَمِينَ ﴿٩٠﴾

یہ وہ لوگ ہیں جن کو اللہ نے ہدایت دی ہے سو آپ بھی ان کے راستہ اور طریقہ پر چلیں۔کہہ دیجئے کہ میں اس پر تم سے کوئی معاوضہ نہیں مانگتا۔وہ (قرآن) تو تمام عالمین کے لئے نصیحت ہے۔(90)

وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ إِذْ قَالُوا مَا أَنزَلَ اللَّهُ عَلَىٰ بَشَرٍ مِّن شَيْءٍ ۗ قُلْ مَنْ أَنزَلَ الْكِتَابَ الَّذِي جَاءَ بِهِ مُوسَىٰ نُورًا وَهُدًى لِّلنَّاسِ ۖ تَجْعَلُونَهُ قَرَاطِيسَ تُبْدُونَهَا وَتُخْفُونَ كَثِيرًا ۖ وَعُلِّمْتُم مَّا لَمْ تَعْلَمُوا أَنتُمْ وَلَا آبَاؤُكُمْ ۖ قُلِ اللَّهُ ۖ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِي خَوْضِهِمْ يَلْعَبُونَ ﴿٩١﴾

ان لوگوں نے اللہ کی اس طرح قدر نہیں کی جس طرح قدر کرنے کا حق تھا۔جب انہوں نے یہ کہا کہ اللہ نے کسی بشر پر کوئی چیز نازل نہیں کی۔ان سے پوچھئے کہ وہ کتاب کس نے نازل کی تھی جسے موسیٰ لے کر آئے تھے؟ جو لوگوں کے لئے روشنی اور ہدایت کا ذریعہ تھی؟ جسے تم نے ورق ورق کر رکھا ہے۔اس کا کچھ حصہ تو تم ظاہر کرتے ہو۔مگر بہت سا حصہ چھپاتے ہو۔حالانکہ تمہیں وہ باتیں سکھائی گئیں ہیں جو نہ تمہیں معلوم تھیں اور نہ تمہارے باپ دادا کو۔کہہ دیجئے! اللہ نے وہ کتاب نازل کی تھی۔پھر ان کو چھوڑ دیجیے کہ وہ اپنی بے ہودہ نکتہ چینی میں کھیلتے رہیں۔(91)

وَهَٰذَا كِتَابٌ أَنزَلْنَاهُ مُبَارَكٌ مُّصَدِّقُ الَّذِي بَيْنَ يَدَيْهِ وَلِتُنذِرَ أُمَّ الْقُرَىٰ وَمَنْ حَوْلَهَا ۚ وَالَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ يُؤْمِنُونَ بِهِ ۖ وَهُمْ عَلَىٰ صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُونَ ﴿٩٢﴾

اور یہ وہ بابرکت کتاب ہے جسے ہم نے نازل کیا ہے جو اپنے سے پہلے والی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے کہ ان میں سے کونسی تعلیمات وحی کی ہیں اور کونسی تحریف شدہ۔(اس لئے نازل کی ہے) کہ تم مکہ اور اس کے اطراف و جوانب والے لوگوں کو ڈراؤ۔اور جو لوگ آخرت پر ایمان رکھتے ہیں وہی اس قرآن پر بھی ایمان لاتے ہیں۔اور وہ اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں۔(92)

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَوْ قَالَ أُوحِيَ إِلَيَّ وَلَمْ يُوحَ إِلَيْهِ شَيْءٌ وَمَن قَالَ سَأُنزِلُ مِثْلَ مَا أَنزَلَ اللَّهُ ۗ وَلَوْ تَرَىٰ إِذِ الظَّالِمُونَ فِي غَمَرَاتِ الْمَوْتِ وَالْمَلَائِكَةُ بَاسِطُو أَيْدِيهِمْ أَخْرِجُوا أَنفُسَكُمُ ۖ الْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُونِ بِمَا كُنتُمْ تَقُولُونَ عَلَى اللَّهِ غَيْرَ الْحَقِّ وَكُنتُمْ عَنْ آيَاتِهِ تَسْتَكْبِرُونَ ﴿٩٣﴾

اور اس شخص سے بڑا ظالم اور کون ہوگا جو اللہ پر جھوٹا بہتان باندھے یا یہ کہے کہ مجھ پر وحی آتی ہے حالانکہ اس پر کوئی وحی نہ کی گئی ہو۔اور (اس سے بڑا ظالم کون ہے) جو کہے کہ جیسا کلام اللہ نے نازل کیا ہے ایسا میں بھی نازل کر سکتا ہوں۔اے کاش! تم وہ منظر دیکھو جب کہ ظالم لوگ

موت کی سختیوں میں ہوں گے اور موت والے فرشتے اپنے ہاتھ پھیلائے ہوئے ہوں گے (اور کہیں گے) اپنی روح کو اپنے بدن سے نکالو۔آج تمہیں ذلت آمیز عذاب دیا جائے گا اللہ کے بارے میں غلط باتیں کرنے اور اس کی آیتوں کے مقابلہ میں تکبر کرنے کی پاداش میں۔(93)

وَ لَقَدْ جِئْتُمُوْنَا فُرَادٰى كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّ تَرَكْتُمْ مَّا خَوَّلْنٰكُمْ وَرَآءَ ظُهُوْرِكُمْ ۚ وَ مَا نَرٰى مَعَكُمْ شُفَعَآءَكُمُ الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ اَنَّهُمْ فِيْكُمْ شُرَكٰٓؤُا ؕ لَقَدْ تَّقَطَّعَ بَيْنَكُمْ وَ ضَلَّ عَنْكُمْ مَّا كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ۝۹۴

اور تم اسی طرح ہماری بارگاہ میں تن تنہا آئے ہو جس طرح ہم نے پہلی بار تمہیں پیدا کیا تھا۔اور اپنے پیچھے چھوڑ آئے جو کچھ ساز و سامان ہم نے تمہیں عطا کیا تھا۔اور آج ہم تمہارے ساتھ وہ سفارشی نہیں دیکھتے جن کے متعلق تم گمان کرتے تھے کہ وہ تمہارے معاملہ میں ہمارے شریک ہیں؟ آج تمہارے باہمی تعلقات منقطع ہو گئے اور جو تمہارا گمان فاسد تھا وہ غائب ہو گیا۔(94)

اِنَّ اللّٰهَ فَالِقُ الْحَبِّ وَ النَّوٰى ؕ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَ مُخْرِجُ الْمَيِّتِ مِنَ الْحَيِّ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ۝۹۵

بے شک اللہ ہی ہے جو دانہ اور گٹھلی کو پھاڑنے والا ہے جو زندہ کو مردہ سے اور مردہ کو زندہ سے نکالتا ہے یہ ہے اللہ تم کدھر بہکے جاتے ہو؟(95)

فَالِقُ الْاِصْبَاحِ ۚ وَ جَعَلَ الَّيْلَ سَكَنًا وَّ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ حُسْبَانًا ؕ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ۝۹۶

وہ (رات کے اندھیرے سے) صبح کا برآمد کرنے والا ہے۔اور اسی نے رات کو سکون کے لئے بنایا اور سورج، چاند کو (ماہ و سال کے) حساب کے لئے بنایا۔یہ غالب اور بڑے علم والے اللہ کا مقرر کردہ نظام ہے۔(96)

وَ هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ النُّجُوْمَ لِتَهْتَدُوْا بِهَا فِيْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ ؕ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝۹۷

اور وہ اللہ وہی ہے جس نے تمہارے لئے ستارے بنائے تاکہ تم ان کے ذریعہ سے خشکی اور تری کے اندھیروں میں راہنمائی حاصل کرو۔بے شک ہم نے علم رکھنے والوں کے لئے دلائل کھول کر بیان کر دیے ہیں۔(97)

وَ هُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ فَمُسْتَقَرٌّ وَّ مُسْتَوْدَعٌ ؕ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّفْقَهُوْنَ ۝۹۸

اور وہ اللہ وہی تو ہے جس نے تم سب کو ایک شخص (آدمؑ) سے پیدا کیا ہے پھر ہر ایک کے لیے ایک ٹھہرنے کی جگہ (دنیا) ہے۔اور پھر پلٹنے کی جگہ (آخرت) ہے۔اور ہم نے سمجھ بوجھ رکھنے والوں کے لئے اپنی قدرت کی نشانیاں تفصیل سے بیان کر دی ہیں۔(98)

وَ هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ نَبَاتَ كُلِّ شَيْءٍ فَاَخْرَجْنَا مِنْهُ خَضِرًا نُّخْرِجُ مِنْهُ حَبًّا مُّتَرَاكِبًا ۚ وَ مِنَ النَّخْلِ مِنْ طَلْعِهَا قِنْوَانٌ دَانِيَةٌ وَّ جَنّٰتٍ مِّنْ اَعْنَابٍ وَّ الزَّيْتُوْنَ وَ الرُّمَّانَ مُشْتَبِهًا وَّ غَيْرَ مُتَشَابِهٍ ؕ اُنْظُرُوْٓا اِلٰى ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ وَ يَنْعِهٖ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكُمْ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝۹۹

اللہ وہی تو ہے جس نے آسمان کی بلندی سے پانی نازل کیا۔پھر ہم نے اس کے ذریعہ سے ہر قسم کے نباتات اگائے۔پھر اس سے ہری بھری شاخیں نکالیں کہ ہم اس سے تہہ بہ تہہ دانے نکالتے ہیں۔اور کھجور کے درختوں سے یعنی ان کے شگوفوں سے گچھے نکالتے ہیں۔جو زمین کی طرف جھکے ہوئے ہیں اور ہم نے انگور، زیتون اور انار کے باغات پیدا کئے جو باہم مشابہ بھی ہیں اور غیر مشابہ بھی۔اور اس کے پھل کو دیکھو جب اس پر پھل لگتا ہے اور اس کے پکنے کی کیفیت کو دیکھو۔اور بے شک اس میں ایمان لانے والوں کے لئے اللہ کی قدرت کی نشانیاں ہیں۔(99)

وَ جَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ الْجِنَّ وَ خَلَقَهُمْ وَ خَرَقُوْا لَهٗ بَنِيْنَ وَ بَنٰتٍۭ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَ تَعٰلٰى عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۱۰۰﴾

اوران لوگوں نے جنات کواللہ کا شریک بنایا ہے حالانکہ اس نے انہیں پیدا کیا ہے اورانہوں نے اس کے لئے جہالت کی وجہ سے بیٹے اور بیٹیاں تراش کرر کھے ہیں۔ وہ پاک ہے اور برتر ہے اس سے جو وہ اس کے بارے میں بیان کرتے ہیں۔(100)

بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ اَنّٰى يَكُوْنُ لَهٗ وَلَدٌ وَّ لَمْ تَكُنْ لَّهٗ صَاحِبَةٌ ؕ وَ خَلَقَ كُلَّ شَیْءٍ ۚ وَ هُوَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۱۰۱﴾

آسمانوں اور زمین کا بنانے والا ہے(بغیر کسی موجود مسالا کے)۔اس کے لئے اولاد کیونکر ہوسکتی ہے حالانکہ اس کی کوئی بیوی ہی نہیں ہے۔اور اسی نے ہر چیز کو پیدا کیا ہے اور وہ ہر چیز کا خوب جاننے والا ہے۔(101)

ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ۚ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ خَالِقُ كُلِّ شَیْءٍ فَاعْبُدُوْهُ ۚ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ وَّكِيْلٌ ﴿۱۰۲﴾

یہ ہے اللہ جو تمہارا پروردگار ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہی ہر چیز کا خالق ہے لہٰذا اسی کی عبادت کرو۔اور وہ ہر چیز کا نگران ہے۔(102)

لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَ هُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ ۚ وَ هُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ﴿۱۰۳﴾

نگاہیں اسے نہیں پاسکتیں اور وہ نگاہوں کو پالیتا ہے اور وہ باریک بیں اور باخبر ہے۔(103)

یعنی انسانی نگاہ اس ذات کا احاطہ نہیں کرسکتی۔انسان کے حیطہ ادراک میں اللہ کی ذات نہیں آسکتی۔جبکہ اللہ ہر ایک کو دیکھ رہا ہے۔

قَدْ جَآءَكُمْ بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّكُمْ ۚ فَمَنْ اَبْصَرَ فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَ مَنْ عَمِیَ فَعَلَيْهَا ؕ وَ مَاۤ اَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيْظٍ ﴿۱۰۴﴾

تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے روشن دلیلیں آچکیں۔اب جو بصیرت سے کام لے گا وہ اپنا فائدہ کرے گا۔اور جو اندھا بنا رہے گا وہ اپنا نقصان کرے گا۔اور میں تمہارے اوپر نگران نہیں ہوں۔(104)

وَ كَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ وَ لِيَقُوْلُوْا دَرَسْتَ وَ لِنُبَيِّنَهٗ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۵﴾

اور ہم اپنی آیتیں اسی طرح پھیر پھیر کر بیان کرتے ہیں اور اس لئے کرتے ہیں کہ یہ لوگ کہہ دیں کہ آپ نے اچھی طرح سے پڑھ کر سنا دیا ہے۔ اور تا کہ ہم اسے علم رکھنے والوں کے لئے واضح کردیں۔(105)

اس آیت میں لفظ " دَرَسْتَ "استعمال ہوا ہے۔اوراس کا مطلب اکثر مفسرین نے لکھا ہے کہ "نبیؐ کہیں سے پڑھ آیا ہے۔"حالانکہ یہ لفظ واحد مذکر مخاطب معروف ہے۔جب کہ ہمارے مفسرین اسے مجہول استعمال کررہے ہیں اور اس کے پیچھے یہ حدیث ہے کہ کفار یہ دعوی کرتے تھے کہ یہ نبیؐ کہیں سے پڑھ آتا ہے۔اس لیے اس آیت کے مفہوم کو ہمارے مفسرین نے اس حدیث کے اثبات میں واضح کرنے کی کوشش کی ہے۔جب کہ اللہ تعالی یہاں کچھ اور بات کرنا چاہ رہے ہیں۔مولانا امین احسن اصلاحیؒ نے اس لفظ کا درست مفہوم پیش کیا ہے۔کہ وہ لوگ یہ کہہ اٹھیں کہ تو نے اچھی طرح سے پڑھ کر سنا دیا ہے۔

اِتَّبِعْ مَاۤ اُوْحِیَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ۚ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ وَ اَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۰۶﴾

آپ اس وحی کی پیروی کریں جو آپ کے پروردگار کی طرف سے آپ کو کی جاتی ہے۔اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔اور مشرکوں سے اعراض

کریں۔(106)

وَ لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَآ اَشْرَكُوْا ؕ وَ مَا جَعَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ۚ وَ مَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ﴿۱۰۷﴾

اور اگر اللہ چاہتا تو وہ شرک نہ کرتے۔اور ہم نے آپ کو ان پر نگہبان مقرر نہیں کیا۔اور نہ ہی آپ ان کے ذمہ دار ہیں۔(107)

وَ لَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًۢا بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ كَذٰلِكَ زَيَّنَّا لِكُلِّ اُمَّةٍ عَمَلَهُمْ ص
ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ مَّرْجِعُهُمْ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۰۸﴾

اور تم ان کو گالیاں نہ دو جن کو یہ اللہ کے سوا پکارتے ہیں۔ورنہ یہ لوگ اپنی جہالت کی بنا پر حد سے گزر کر اللہ کو گالیاں دیں گے۔اسی طرح ہم نے ہر گروہ کے عمل کو اس کی نظروں میں مزین کیا ہے۔پھر ان کو اپنے رب کی طرف لوٹنا ہے پھر وہ انہیں بتائے گا جو وہ کیا کرتے تھے۔(108)

وَ اَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ لَّيُؤْمِنُنَّ بِهَا ؕ قُلْ اِنَّمَا الْاٰيٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ وَ مَا
يُشْعِرُكُمْ ۙ اَنَّهَآ اِذَا جَآءَتْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۰۹﴾

اور انہوں نے اللہ کے نام کی بڑی سخت قسمیں کھائی ہیں کہ اگر ان کی مرضی کے مطابق کوئی معجزہ ان کے پاس آ جائے تو وہ ضرور ایمان لائیں گے۔کہہ دیجیے کہ معجزہ تو بس اللہ ہی کے پاس ہے جب کوئی ایسا معجزہ آ بھی جائے گا تو یہ پھر بھی ایمان نہیں لائیں گے۔(109)

وَ نُقَلِّبُ اَفْئِدَتَهُمْ وَ اَبْصَارَهُمْ كَمَا لَمْ يُؤْمِنُوْا بِهٖٓ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّ نَذَرُهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿۱۱۰﴾

ہم ان کے دلوں اور آنکھوں کو پھیر دیں گے (تہہ و بالا کر دیں گے)۔لہٰذا جس طرح وہ اس قرآن پر پہلی مرتبہ ایمان نہیں لائے تھے اب بھی نہیں لائیں گے۔اور ہم انہیں چھوڑ دیں گے تا کہ یہ اپنی سرکشی میں اندھے بنے پھرتے رہیں۔(110)

وَ لَوْ اَنَّنَا نَزَّلْنَآ اِلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةَ وَ كَلَّمَهُمُ الْمَوْتٰى وَ حَشَرْنَا عَلَيْهِمْ كُلَّ شَيْءٍ قُبُلًا مَّا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْٓا
اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ يَجْهَلُوْنَ ﴿۱۱۱﴾

اور اگر ہم ان کی طرف فرشتے بھی نازل کر دیں اور ان سے مردے بھی کلام کریں اور خواہ ہم ہر چیز کو ان کے سامنے لا کھڑا کر دیں تب بھی یہ ایمان لانے والے نہیں ہیں۔مگر یہ کہ اللہ اپنی قدرت سے جسے چاہے۔لیکن اکثر لوگ جاہل ہیں۔(111)

وَ كَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيٰطِيْنَ الْاِنْسِ وَ الْجِنِّ يُوْحِيْ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ
غُرُوْرًا ؕ وَ لَوْ شَآءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَ مَا يَفْتَرُوْنَ ﴿۱۱۲﴾

اور اسی طرح ہم نے ہر نبی کے لیے انسانوں اور جنوں میں سے شیاطین کو دشمن قرار دیا ہے جو ایک دوسرے کو فریب دینے کے لیے بناوٹی باتوں کی سرگوشی کرتے ہیں اور اگر آپ کا رب چاہتا تو یہ ایسا نہ کرتے۔پس آپ انہیں اور جو کچھ وہ جھوٹ باندھتے ہیں اسے چھوڑ دیں۔(112)

وَ لِتَصْغٰٓى اِلَيْهِ اَفْئِدَةُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ وَ لِيَرْضَوْهُ وَ لِيَقْتَرِفُوْا مَا هُمْ مُّقْتَرِفُوْنَ ﴿۱۱۳﴾

تا کہ ان بناوٹی باتوں کی طرف ان لوگوں کے دل مائل ہوں جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے۔اور تا کہ وہ اسے پسند کریں اور تا کہ وہ ان برائیوں کا

ارتکاب کریں جن کے یہ مرتکب ہورہے ہیں۔(113)

أَفَغَيْرَ اللَّهِ أَبْتَغِي حَكَمًا وَهُوَ الَّذِي أَنْزَلَ إِلَيْكُمُ الْكِتَابَ مُفَصَّلًا ۚ وَالَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَعْلَمُونَ أَنَّهُ مُنَزَّلٌ مِنْ رَبِّكَ بِالْحَقِّ ۖ فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِينَ ﴿١١٤﴾

کیا میں اللہ کے سوا کسی اور کو منصف تلاش کروں؟ حالانکہ وہی ہے جس نے تمہاری طرف مفصل اور واضح کتاب نازل کی ہے۔اور ہم نے جن کو آسمانی کتاب دی ہے وہ (اہل کتاب) جانتے ہیں کہ یہ قرآن آپ کے پروردگار کی طرف سے حق کے ساتھ نازل ہوا ہے پس آپ ہرگز شک کرنے والوں میں سے نہ ہوں۔(114)

وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَعَدْلًا ۚ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِهِ ۚ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿١١٥﴾

اور آپ کے پروردگار کی بات سچائی اور انصاف کے لحاظ سے مکمل ہے اور اس کی باتوں کا کوئی بدلنے والا نہیں ہے اور وہ بڑا سننے والا، بڑا جاننے والا ہے۔(115)

وَإِنْ تُطِعْ أَكْثَرَ مَنْ فِي الْأَرْضِ يُضِلُّوكَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ ۚ إِنْ يَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ وَإِنْ هُمْ إِلَّا يَخْرُصُونَ ﴿١١٦﴾

اگر آپ زمین کے رہنے والوں کی اکثریت کی اطاعت کریں گے تو وہ آپ کو اللہ کے راستہ سے بھٹکا دیں گے۔یہ لوگ پیروی نہیں کرتے مگر گمان کی۔اور وہ محض تخمینے لگاتے اور اٹکل پچو باتیں کرتے ہیں۔(116)

إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ مَنْ يَضِلُّ عَنْ سَبِيلِهِ ۖ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ ﴿١١٧﴾

بے شک آپ کا پروردگار ہی بہتر جانتا ہے کہ اس کی راہ سے بھٹکا ہوا کون ہے؟ اور وہ خوب جانتا ہے ہدایت یافتہ لوگوں کو۔(117)

فَكُلُوا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ إِنْ كُنْتُمْ بِآيَاتِهِ مُؤْمِنِينَ ﴿١١٨﴾

پس جس (ذبیحہ) پر اللہ کا نام لیا گیا ہے اس میں سے کھاؤ۔اگر تم اس کی آیتوں پر ایمان رکھتے ہو۔(118)

وَمَا لَكُمْ أَلَّا تَأْكُلُوا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَقَدْ فَصَّلَ لَكُمْ مَا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ إِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ إِلَيْهِ ۗ وَإِنَّ كَثِيرًا لَيُضِلُّونَ بِأَهْوَائِهِمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۗ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِالْمُعْتَدِينَ ﴿١١٩﴾

اور تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اس (ذبیحہ) میں سے نہیں کھاتے جس پر اللہ کا نام لیا گیا ہے؟ حالانکہ اس نے جن جانوروں کو تم پر حرام قرار دیا ہے ان کو تمہارے لئے تفصیل سے بیان کر دیا ہے۔سوائے اس کے جس کے کھانے کی طرف تم مجبور ہو جاؤ (تو پھر حرام بھی کھا سکتے ہو)۔اور یقیناً بہت سے لوگ علم کے بغیر اپنی خواہشات کی بنا پر گمراہ کرتے ہیں۔بے شک آپ کا رب حد سے بڑھنے والوں کو خوب جانتا ہے۔(119)

وَذَرُوا ظَاهِرَ الْإِثْمِ وَبَاطِنَهُ ۚ إِنَّ الَّذِينَ يَكْسِبُونَ الْإِثْمَ سَيُجْزَوْنَ بِمَا كَانُوا يَقْتَرِفُونَ ﴿١٢٠﴾

اور تمام گناہوں کو چھوڑ دو خواہ اعلانیہ ہوں اور خواہ خفیہ۔بے شک جو لوگ گناہ کما رہے ہیں عنقریب ان کو بدلہ دیا جائے گا جس کا وہ ارتکاب کرتے ہیں۔(120)

وَ لَا تَاْكُلُوْا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَ اِنَّهٗ لَفِسْقٌ ؕ وَ اِنَّ الشَّيٰطِيْنَ لَيُوْحُوْنَ اِلٰۤى اَوْلِيٰٓـِٕهِمْ لِيُجَادِلُوْكُمْ ۚ وَ اِنْ اَطَعْتُمُوْهُمْ اِنَّكُمْ لَمُشْرِكُوْنَ ﴿۱۲۱﴾

اوراس (جانور) کونہ کھاؤ جس پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو۔ کہ یہ کھانا فسق (نافرمانی) ہے اور بے شک شیطان اپنے دوستوں کو خفیہ اشارے کرتے ہیں (پٹی پڑھاتے ہیں)۔ تا کہ وہ تم سے جھگڑا کریں اور اگر تم نے ان کی اطاعت کر لی تو یقیناً تم مشرک ہو جاؤ گے۔(121)

اَوَ مَنْ كَانَ مَيْتًا فَاَحْيَيْنٰهُ وَ جَعَلْنَا لَهٗ نُوْرًا يَّمْشِيْ بِهٖ فِي النَّاسِ كَمَنْ مَّثَلُهٗ فِي الظُّلُمٰتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِّنْهَا ؕ كَذٰلِكَ زُيِّنَ لِلْكٰفِرِيْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۲﴾

اور کیا وہ شخص جو مردہ تھا پھر ہم نے اسے زندہ کیا اور اس کے لئے ایک نور بنایا جس کے ساتھ وہ لوگوں میں چلتا پھرتا ہے۔ اس شخص کی طرح ہو سکتا ہے جو تاریکیوں میں پڑا ہوا ہے اور ان سے نکل نہیں سکتا۔ جس طرح مؤمن کی نگاہ میں ایمان آراستہ کیا گیا ہے اسی طرح کافروں کی نگاہ میں ان کے اعمال مزین کر دیئے گئے ہیں۔(122)

وَ كَذٰلِكَ جَعَلْنَا فِيْ كُلِّ قَرْيَةٍ اَكٰبِرَ مُجْرِمِيْهَا لِيَمْكُرُوْا فِيْهَا ؕ وَ مَا يَمْكُرُوْنَ اِلَّا بِاَنْفُسِهِمْ وَ مَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۱۲۳﴾

اور (جس طرح ہم نے مکہ کے فاسقوں کو بڑا بنایا) اسی طرح ہم نے ہر بستی میں اس کے مجرمین کو بڑا سردار بنایا ہے تا کہ وہ وہاں مکر وفریب کیا کریں۔ حالانکہ وہ فریب نہیں دیتے مگر اپنے آپ کو۔ لیکن انہیں اس کا شعور نہیں ہے۔(123)

وَ اِذَا جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ قَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ حَتّٰى نُؤْتٰى مِثْلَ مَاۤ اُوْتِيَ رُسُلُ اللّٰهِ ؔۘ ؕ اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ ؕ سَيُصِيْبُ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا صَغَارٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَ عَذَابٌ شَدِيْدٌۢ بِمَا كَانُوْا يَمْكُرُوْنَ ﴿۱۲۴﴾

اور جب ان کے پاس کوئی معجزہ آتا ہے تو وہ کہتے ہیں کہ ہم اس وقت تک ہر گز ایمان نہیں لائیں گے جب تک ہم کو بھی وہی نہ دیا جائے جو اللہ کے رسولوں کو دیا گیا ہے۔ اللہ بہتر جانتا ہے کہ اپنی رسالت کو کہاں رکھے؟ (اس کا اہل کون ہے؟) عنقریب مجرموں کو اللہ کے یہاں ذلت نصیب ہوگی اور سخت عذاب بھی ہوگا۔ ان کی اِن مکاریوں کی وجہ سے جو وہ کیا کرتے تھے۔(124)

فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ يَّهْدِيَهٗ يَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ ۚ وَ مَنْ يُّرِدْ اَنْ يُّضِلَّهٗ يَجْعَلْ صَدْرَهٗ ضَيِّقًا حَرَجًا كَاَنَّمَا يَصَّعَّدُ فِي السَّمَآءِ ؕ كَذٰلِكَ يَجْعَلُ اللّٰهُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۲۵﴾

پس جب اللہ کسی کو ہدایت بخشنے کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے سینہ کو اسلام کیلئے کھول دیتا ہے اور جسے گمراہی میں چھوڑنا چاہتا ہے تو اس کے سینہ کو تنگ کر دیتا ہے جیسے کہ وہ زبردستی آسمان پر چڑھ رہا ہے (اس کی طرف اونچا ہو رہا ہے)۔ اسی طرح اللہ ان لوگوں پر کثافت مسلط کر دیتا ہے جو ایمان نہیں لاتے۔(125)

وَ هٰذَا صِرَاطُ رَبِّكَ مُسْتَقِيْمًا ؕ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ ﴿۱۲۶﴾

یہ تمہارے پروردگار کا سیدھا راستہ ہے۔ ہم نے نصیحت قبول کرنے والوں کے لیے آیتوں کو تفصیل سے بیان کر دیا ہے۔(126)

لَهُمْ دَارُ السَّلٰمِ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَهُوَ وَلِيُّهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٢٧﴾

ان کیلئے سلامتی کا گھر ہے ان کے پروردگار کے ہاں۔ اور ان کے اچھے اعمال کی وجہ سے جو وہ کرتے ہیں اللہ ان کا سرپرست ہے۔(127)

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ۚ يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ قَدِ اسْتَكْثَرْتُمْ مِّنَ الْاِنْسِ ۚ وَقَالَ اَوْلِيٰٓؤُهُمْ مِّنَ الْاِنْسِ رَبَّنَا اسْتَمْتَعَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ وَّ بَلَغْنَآ اَجَلَنَا الَّذِيْٓ اَجَّلْتَ لَنَا ۗ قَالَ النَّارُ مَثْوٰىكُمْ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ۗ اِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ﴿١٢٨﴾

اور وہ دن یاد کرو۔ جس دن اللہ سب جن و انس کو محشر میں جمع کرے گا۔ (اور فرمائے گا کہ) اے گروہ جن! تم نے انسانوں سے بہت سے فائدے حاصل کیئے ہیں۔ وہ آدمی جو ان (جنات) کے دوست و رفیق ہوں گے، کہیں گے اے ہمارے پروردگار! ہم سب نے ایک دوسرے سے خوب فائدہ اٹھایا اور اب ہم اپنی اس میعاد کو پہنچ گئے ہیں جو تو نے ہمارے لئے مقرر کی تھی۔ اللہ فرمائے گا اب تمہارا ٹھکانہ دوزخ ہے جس میں تم ہمیشہ رہو گے۔ سوائے اس کے جسے اللہ بچانا چاہے گا۔ بے شک تمہارا پروردگار بڑی حکمت اور بڑے علم والا ہے۔(128)

اس آیت میں بیان کیا گیا کہ جن اور انسان ایک دوسرے سے فائدے اٹھاتے رہے۔ اب ان کے درمیان رابطے کا کونسا ذریعہ تھا اس کے بارے میں کچھ کہنا مشکل ہے۔ ہوسکتا ہے کچھ لوگ ابھی بھی ایسے رابطے میں ہوں۔

وَكَذٰلِكَ نُوَلِّيْ بَعْضَ الظّٰلِمِيْنَ بَعْضًۢا بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿١٢٩﴾

اور اسی طرح ہم بعض ظالموں کو ان کے اعمال کی وجہ سے بعض پر، یا ایک دوسرے پر مسلط کرتے ہیں۔(129)

يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ وَيُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ۗ قَالُوْا شَهِدْنَا عَلٰٓى اَنْفُسِنَا وَغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَشَهِدُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ ﴿١٣٠﴾

اے گروہِ جن و انس! کیا تمہارے پاس تم ہی میں سے میرے کچھ رسول نہیں آئے تھے جو تمہیں میری آیتیں سناتے تھے۔ اور تمہیں اس دن کی ملاقات سے ڈراتے تھے؟ وہ جواب میں کہیں گے کہ ہم اپنے خلاف گواہی دیتے ہیں۔ ان کو دنیوی زندگی نے دھوکہ میں مبتلا کر دیا تھا اور اب وہ اپنے خلاف گواہی دیں گے کہ وہ بے شک کافر تھے۔(130)

ذٰلِكَ اَنْ لَّمْ يَكُنْ رَّبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰى بِظُلْمٍ وَّ اَهْلُهَا غٰفِلُوْنَ ﴿١٣١﴾

یہ رسولوں کا بھیجنا اس لئے ہے کہ تمہارا پروردگار بستیوں کو ظلم سے ہلاک نہیں کرتا۔ جبکہ ان کے رہنے والے بے خبر ہوں۔(131)

وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا ۗ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٣٢﴾

اور ہر ایک کے لیے اس کے عمل کے مطابق درجات ہیں۔ اور جو کچھ لوگ کرتے رہتے ہیں آپ کا پروردگار اس سے غافل نہیں ہے۔(132)

وَرَبُّكَ الْغَنِيُّ ذُو الرَّحْمَةِ ۗ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَيَسْتَخْلِفْ مِنْۢ بَعْدِكُمْ مَّا يَشَآءُ كَمَآ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ ذُرِّيَّةِ قَوْمٍ اٰخَرِيْنَ ﴿١٣٣﴾

آپ کا پروردگار بے نیاز ہے، رحمت والا ہے، وہ اگر چاہے تو تم لوگوں کو لے جائے اور تمہاری جگہ تمہارے بعد جن کو چاہے لے آئے۔ جس طرح اس نے تمہیں پیدا کیا اور لوگوں کی نسل سے۔(133)

اِنَّ مَا تُوْعَدُوْنَ لَاٰتٍ ۙ وَّمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ﴿۱۳۴﴾

بے شک جو کچھ تم سے وعدہ کیا گیا ہے وہ آ کر رہے گا۔ اور تم خدا کو عاجز نہیں کر سکتے۔(134)

قُلْ يٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّىْ عَامِلٌ ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ مَنْ تَكُوْنُ لَهٗ عَاقِبَةُ الدَّارِ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۱۳۵﴾

(اے رسولؐ) کہہ دیجئے! اے میری قوم تم اپنے اعتقاد کے مطابق عمل کرتے رہو۔ میں بھی اپنے اعتقاد کے مطابق عمل کر رہا ہوں عنقریب تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ انجامِ کار کس کے حق میں بہتر ہے۔ جو ظالم ہیں وہ فلاح نہیں پائیں گے۔(135)

وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ مِمَّا ذَرَاَ مِنَ الْحَرْثِ وَالْاَنْعَامِ نَصِيْبًا فَقَالُوْا هٰذَا لِلّٰهِ بِزَعْمِهِمْ وَهٰذَا لِشُرَكَآئِنَا ۚ فَمَا كَانَ لِشُرَكَآئِهِمْ فَلَا يَصِلُ اِلَى اللّٰهِ ۚ وَمَا كَانَ لِلّٰهِ فَهُوَ يَصِلُ اِلٰى شُرَكَآئِهِمْ ؕ سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ﴿۱۳۶﴾

ان لوگوں نے اللہ کے لیے اسی کی پیدا کی ہوئی کھیتی اور مویشیوں میں ایک حصہ مقرر کر رکھا ہے اور اپنے خیال کے مطابق کہتے ہیں کہ یہ حصہ اللہ کا ہے اور یہ ہمارے شریکوں (دیوتاؤں) کا ہے۔ جو حصہ ان کے شریکوں کا ہوتا ہے وہ تو اللہ کو نہیں پہنچتا۔ اور جو حصہ اللہ کا ہے وہ ان کے شریکوں تک پہنچ جاتا ہے یہ لوگ کیا ہی برا فیصلہ کرتے ہیں۔(136)

وَكَذٰلِكَ زَيَّنَ لِكَثِيْرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ قَتْلَ اَوْلَادِهِمْ شُرَكَآؤُهُمْ لِيُرْدُوْهُمْ وَلِيَلْبِسُوْا عَلَيْهِمْ دِيْنَهُمْ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُوْنَ ﴿۱۳۷﴾

اور اسی طرح بہت سے مشرکوں کے لیے ان کے شریکوں نے ان کی اولاد کے قتل کرنے کو خوشنما بنا رکھا ہے۔ تاکہ انجامِ کار انہیں تباہ کریں اور ان کے دین کو ان پر مشتبہ کریں۔ اگر اللہ اپنی قدرت سے چاہتا تو یہ ایسا نہ کرتے۔ لہٰذا انہیں چھوڑ دیے اور ان کی افترا پردازیوں کو۔ تاکہ وہ ان میں لگے رہیں۔(137)

وَقَالُوْا هٰذِهٖٓ اَنْعَامٌ وَّحَرْثٌ حِجْرٌ ۖ ق لَّا يَطْعَمُهَآ اِلَّا مَنْ نَّشَآءُ بِزَعْمِهِمْ وَاَنْعَامٌ حُرِّمَتْ ظُهُوْرُهَا وَاَنْعَامٌ لَّا يَذْكُرُوْنَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا افْتِرَآءً عَلَيْهِ ؕ سَيَجْزِيْهِمْ بِمَا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۱۳۸﴾

اور وہ اپنی خام خیالی سے کہتے ہیں کہ یہ چوپائے اور کھیت ممنوع ہیں انہیں کوئی نہیں کھا سکتا مگر وہ جسے ہم چاہیں۔ اور کچھ چوپائے ہیں جن کی پشت پر سواری اور بار برداری کو حرام قرار دے دیا گیا ہے۔ اور کچھ چوپائے ایسے ہیں جن پر وہ اللہ کا نام نہیں لیتے۔ اور یہ سب کچھ انہوں نے اللہ پر افترا پردازی کرتے ہوئے کیا ہے۔ عنقریب اللہ انہیں ان کے جھوٹ کا بدلہ دے گا۔(138)

وَقَالُوْا مَا فِىْ بُطُوْنِ هٰذِهِ الْاَنْعَامِ خَالِصَةٌ لِّذُكُوْرِنَا وَمُحَرَّمٌ عَلٰٓى اَزْوَاجِنَا ۚ وَاِنْ يَّكُنْ مَّيْتَةً فَهُمْ

فِيْهِ شُرَكَآءُ ؕ سَيَجْزِيْهِمْ وَصْفَهُمْ ؕ اِنَّهٗ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۳۹﴾

اور وہ کہتے ہیں کہ جو ان جانوروں کے پیٹ میں ہے وہ ہمارے مردوں کے لیے مخصوص ہے اور ہماری عورتوں پر حرام ہے اور اگر وہ مردار ہو، تو
وہ سب اس میں شریک ہیں۔عنقریب اللہ ان کو اس بات بنانے کا بدلہ دے گا۔ بے شک وہ حکمت والا جاننے والا ہے۔(139)

قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ قَتَلُوْٓا اَوْلَادَهُمْ سَفَهًاۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّ حَرَّمُوْا مَا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ افْتِرَآءً عَلَى اللّٰهِ ؕ قَدْ
ضَلُّوْا وَ مَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ﴿۱۴۰﴾

یقیناً وہ لوگ بڑے نقصان میں ہیں جنہوں نے علم کے بغیر محض جہالت کی وجہ سے اپنی اولاد کو قتل کیا۔اور اللہ پر جھوٹ باندھ کر اللہ کے دیے
ہوئے رزق کو حرام قرار دیا۔ بے شک وہ گمراہ ہوئے اور ہدایت یافتہ نہیں ہیں۔(140)

وَ هُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَ جَنّٰتٍ مَّعْرُوْشٰتٍ وَّ غَيْرَ مَعْرُوْشٰتٍ وَّ النَّخْلَ وَ الزَّرْعَ مُخْتَلِفًا اُكُلُهٗ وَ الزَّيْتُوْنَ وَ
الرُّمَّانَ مُتَشَابِهًا وَّ غَيْرَ مُتَشَابِهٍ ؕ كُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ وَ اٰتُوْا حَقَّهٗ يَوْمَ حَصَادِهٖ ۖ٘ وَ لَا تُسْرِفُوْا ؕ
اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿۱۴۱﴾ۙ

اور اللہ وہی ہے جس نے باغات پیدا کیے بیلوں کے ذریعے چڑھائے ہوئے بھی اور بغیر چڑھائے ہوئے بھی۔اور کھجور کے درخت اور طرح
طرح کی کھیتی جس کے ذائقے مختلف ہیں۔اور زیتون اور انار جو ملتے جلتے بھی ہیں اور مختلف بھی۔اس کے پھلوں میں سے کھاؤ جب وہ پھل
لائیں۔اور اس کی کٹائی کے دن اس کا حق ادا کرو اور اسراف مت کرو۔کیونکہ اللہ اسراف کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔(141)

وَ مِنَ الْاَنْعَامِ حَمُوْلَةً وَّ فَرْشًا ؕ كُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ وَ لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۱۴۲﴾ۙ

اور جانوروں میں سے اللہ نے کچھ سواری اور بار برداری کے لیے پیدا کیے۔اور کچھ زمین کے ساتھ لگ کر چلنے والے۔تم اس رزق میں سے بھی
کھایا کرو، جو اللہ نے تمہیں بخشا ہے۔اور شیطان کے راستوں پر نہ چلا کرو، بیشک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔(142)

ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ ۚ مِنَ الضَّاْنِ اثْنَيْنِ وَ مِنَ الْمَعْزِ اثْنَيْنِ ؕ قُلْ ءٰٓالذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ اَمَّا
اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ ؕ نَبِّئُوْنِيْ بِعِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۴۳﴾ۙ

اللہ نے آٹھ قسم کے جوڑے پیدا کیے ہیں۔دو قسمیں بھیڑ سے اور دو قسمیں بکری سے۔آپ ان سے پوچھئے کہ آیا اس نے ان دونوں قسم کے
نروں کو حرام کیا ہے یا دونوں قسم کی ماداؤں کو؟ یا دونوں جو ماداؤں کے پیٹ میں ہے؟ مجھے علم کی بنیاد پر بتاؤ۔اگر تم سچے ہو۔(143)

وَ مِنَ الْاِبِلِ اثْنَيْنِ وَ مِنَ الْبَقَرِ اثْنَيْنِ ؕ قُلْ ءٰٓالذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ
اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ ؕ اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ وَصّٰىكُمُ اللّٰهُ بِهٰذَا ۚ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ
كَذِبًا لِّيُضِلَّ النَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۴۴﴾

اور اس طرح دو قسمیں اونٹ سے اور دو قسمیں گائے سے۔ان سے پوچھئے اللہ نے دونوں قسموں کے نروں کو حرام کیا ہے یا دونوں قسم کی ماداؤں

کو؟ یا دونوں جو ماداؤں کے پیٹ میں ہے؟ کیا تم اس وقت موجود تھے جب اللہ نے تمہیں اس بات کا حکم دیا تھا؟ تو اس شخص سے بڑھ کر کون ظالم ہوگا جو اللہ پر جھوٹا الزام لگائے۔ تاکہ کسی علم کے بغیر لوگوں کو گمراہ کرے بے شک اللہ ظالم قوم کو ہدایت نہیں کرتا۔(144)

قُلْ لَّآ اَجِدُ فِیْ مَآ اُوْحِیَ اِلَیَّ مُحَرَّمًا عَلٰی طَاعِمٍ یَّطْعَمُهٗۤ اِلَّآ اَنْ یَّكُوْنَ مَیْتَةً اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا اَوْ لَحْمَ خِنْزِیْرٍ فَاِنَّهٗ رِجْسٌ اَوْ فِسْقًا اُهِلَّ لِغَیْرِ اللّٰهِ بِهٖ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَیْرَ بَاغٍ وَّ لَا عَادٍ فَاِنَّ رَبَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۴۵﴾

کہہ دیجئے جو وحی میرے پاس آئی ہے میں اس میں کوئی چیز ایسی نہیں پاتا جو کھانے والے پر حرام ہو۔ سوا اس کے کہ مردار ہو یا بہایا ہوا خون ہو یا سور کا گوشت ہو۔ یہ سب رجس اور گندگی ہے یا پھر فسق ہو (نافرمانی کا ذریعہ ہو یعنی) جو اللہ کے سوا کسی اور نام پر ذبح کیا گیا ہو (یا غیر اللہ کے لیے نامزد کیا گیا ہو)۔ ہاں البتہ اگر کوئی مجبور ہو جائے جبکہ وہ نہ باغی و سرکش ہو، اور نہ ہی حد سے تجاوز کرنے والا ہو۔ تو یقیناً تمہارا پروردگار بڑا بخشنے والا بڑا رحم کرنے والا ہے۔(145)

وَ عَلَی الَّذِیْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا كُلَّ ذِیْ ظُفُرٍ ۚ وَ مِنَ الْبَقَرِ وَ الْغَنَمِ حَرَّمْنَا عَلَیْهِمْ شُحُوْمَهُمَاۤ اِلَّا مَا حَمَلَتْ ظُهُوْرُهُمَاۤ اَوِ الْحَوَایَاۤ اَوْ مَا اخْتَلَطَ بِعَظْمٍ ؕ ذٰلِكَ جَزَیْنٰهُمْ بِبَغْیِهِمْ ۖؗ وَ اِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ﴿۱۴۶﴾

اور یہودیوں پر ہم نے تمام بند کھر والے جانور حرام کر دیئے تھے۔ اور گائے بیل اور بھیڑ بکری کی چربی بھی حرام کر دی۔ سوا اس کے جو ان کی پیٹھ یا ان کی انتڑیوں سے لگی ہوئی یا ہڈی سے ملی ہوئی ہو۔ ہم نے ان کو بغاوت و سرکشی کی سزا دی تھی اور یقینا ہم بالکل سچے ہیں۔(146)

یعنی ایسے جانور حرام قرار دیئے گئے جن کے پنجے چپٹے تھے کھلے ہوئے نہیں تھے۔ جیسا کہ اونٹ، شتر مرغ اور مرغابی وغیرہ۔

فَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقُلْ رَّبُّكُمْ ذُوْ رَحْمَةٍ وَّاسِعَةٍ ۚ وَ لَا یُرَدُّ بَاْسُهٗ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِیْنَ ﴿۱۴۷﴾

سو اگر یہ آپ کو جھٹلائیں تو آپ کہہ دیجئے! کہ آپ کا پروردگار بڑی وسیع رحمت والا ہے اور مجرموں سے اس کا عذاب ٹالا نہیں جا سکتا۔(147)

سَیَقُوْلُ الَّذِیْنَ اَشْرَكُوْا لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَاۤ اَشْرَكْنَا وَ لَاۤ اٰبَآؤُنَا وَ لَا حَرَّمْنَا مِنْ شَیْءٍ ؕ كَذٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ حَتّٰی ذَاقُوْا بَاْسَنَا ؕ قُلْ هَلْ عِنْدَكُمْ مِّنْ عِلْمٍ فَتُخْرِجُوْهُ لَنَا ؕ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَخْرُصُوْنَ ﴿۱۴۸﴾

عنقریب مشرک لوگ کہیں گے کہ اگر اللہ چاہتا تو ہم شرک نہ کرتے، اور نہ ہمارے باپ دادا، اور نہ ہی ہم کسی چیز کو حرام قرار دیتے۔ اسی طرح ان لوگوں نے بھی جھٹلایا تھا جو ان سے پہلے تھے یہاں تک کہ انہوں نے ہمارے عذاب کا مزہ چکھا۔ آپ ان سے پوچھئے کہ اگر تمہارے پاس کوئی علمی دلیل ہے تو اسے ہمارے سامنے ظاہر کرو۔ تم تو محض گمان کی پیروی کر رہے ہو اور صرف اٹکل پچو باتیں کرتے ہو۔(148)

قُلْ فَلِلّٰهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ ۚ فَلَوْ شَآءَ لَهَدٰىكُمْ اَجْمَعِیْنَ ﴿۱۴۹﴾

کہہ دیجئے! کہ اللہ کی دلیل زبردست ہے۔ اگر اللہ چاہتا تو تم سب کو ہدایت دے دیتا۔(149)

قُلْ هَلُمَّ شُهَدَآءَكُمُ الَّذِيْنَ يَشْهَدُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ هٰذَا ۚ فَاِنْ شَهِدُوْا فَلَا تَشْهَدْ مَعَهُمْ ۚ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ وَهُمْ بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُوْنَ ﴿۱۵۰﴾

کہہ دیجئے! لاؤ اپنے ان گواہوں کو جو اس بات کی گواہی دیں کہ اللہ نے اس کو حرام کیا ہے؟ اور اگر وہ (جھوٹی) گواہی دے بھی دیں تو آپ نہ ان کے ساتھ گواہی دیجئے اور نہ ہی ان لوگوں کی خواہشات کی پیروی کیجئے۔ جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا ہے۔ اور جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے۔ اور وہ اپنے پروردگار کے برابر دوسروں کو ٹھہراتے ہیں۔(150)

قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ اَلَّا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ۚ وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ ۭ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَاِيَّاهُمْ ۚ وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ۚ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ۭ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۵۱﴾

(اے رسولؐ) ان سے کہو۔ آؤ میں تمہیں سناؤں وہ چیزیں جو تمہارے پروردگار نے تم پر حرام کی ہیں: (۱) یہ کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ۔ (۲) اور والدین کے ساتھ حسن سلوک کرو۔ (۳) اور اپنی اولاد کو فقر و فاقہ کے ڈر سے قتل نہ کرو۔ ہم تمہیں بھی روزی دیتے ہیں اور انہیں بھی دیتے ہیں۔ (۴) اور بے شرمی و بے حیائی کے کاموں (جیسے جنسی غلط کاری) کے قریب بھی نہ جاؤ۔ خواہ وہ اعلانیہ ہوں اور خواہ پوشیدہ۔ (۵) اور نہ قتل کرو کسی ایسی جان کو جس کے قتل کو اللہ نے حرام قرار دیا ہے مگر شرعی حق (جیسے قصاص وغیرہ) کے ساتھ۔ یہ وہ ہے جس کی اللہ نے تمہیں وصیت کی ہے۔ تاکہ تم عقل سے کام لو۔(151)

وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ ۚ وَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ ۚ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ۚ وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ۚ وَبِعَهْدِ اللّٰهِ اَوْفُوْا ۭ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿۱۵۲﴾

(۶) اور یتیم کے مال کے قریب نہ جاؤ مگر ایسے طریقہ سے جو بہترین ہو یہاں تک کہ وہ بلوغت کی عمر تک پہنچ جائے۔ (۷) اور ناپ تول انصاف کے ساتھ پورا کرو۔ ہم کسی شخص کو اس کی وسعت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتے۔ (۸) اور جب کوئی فیصلہ کرو تو عدل و انصاف کے ساتھ۔ اگرچہ وہ تمہارے رشتہ دار کے خلاف ہی کیوں نہ ہو۔ (۹) اور اللہ کے ساتھ کئے عہد و پیمان کو پورا کرو۔ یہ وہ باتیں ہیں جن کی اللہ نے تمہیں وصیت کی ہے، شاید کہ تم نصیحت حاصل کرو۔(152)

وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ ۚ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۭ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۱۵۳﴾

(۱۰) اور یہ ہے میرا سیدھا راستہ اسی کی پیروی کرو۔ اور دوسرے راستوں کی پیروی نہ کرو، ورنہ وہ تمہیں اللہ کے راستہ سے جدا کر دیں گے۔ یہ وہ باتیں ہیں جن کی اللہ نے تمہیں وصیت کی ہے شاید کہ تم پرہیزگار بن جاؤ۔(153)

ثُمَّ اٰتَیۡنَا مُوۡسَی الۡکِتٰبَ تَمَامًا عَلَی الَّذِیۡۤ اَحۡسَنَ وَ تَفۡصِیۡلًا لِّکُلِّ شَیۡءٍ وَّ ہُدًی وَّ رَحۡمَۃً لَّعَلَّہُمۡ بِلِقَآءِ رَبِّہِمۡ یُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۱۵۴﴾

پھر ہم نے موسیٰ کو وہ کتاب عطا کی جو نیک عمل کرنے والے پر نعمت کی تکمیل ہے۔ اور اس میں ہر چیز کی تفصیل ہے اور (لوگوں کے لیے) سراسر ہدایت و رحمت ہے۔ تاکہ وہ اپنے پروردگار سے ملاقات پر ایمان لائیں۔ (154)

وَ ہٰذَا کِتٰبٌ اَنۡزَلۡنٰہُ مُبٰرَکٌ فَاتَّبِعُوۡہُ وَ اتَّقُوۡا لَعَلَّکُمۡ تُرۡحَمُوۡنَ ﴿۱۵۵﴾ۙ

اور یہ (قرآن) بڑی بابرکت کتاب ہے جسے ہم نے نازل کیا ہے پس تم اس کی پیروی کرو اور تقویٰ اختیار کرو۔ تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔ (155)

اَنۡ تَقُوۡلُوۡۤا اِنَّمَاۤ اُنۡزِلَ الۡکِتٰبُ عَلٰی طَآئِفَتَیۡنِ مِنۡ قَبۡلِنَا ۪ وَ اِنۡ کُنَّا عَنۡ دِرَاسَتِہِمۡ لَغٰفِلِیۡنَ ﴿۱۵۶﴾ۙ

(اور اس لیے بھی نازل کی ہے کہ) تم یہ نہ کہو کہ ہم سے پہلے دو گروہوں (یہود و نصاریٰ) پر تو کتاب (تورات و انجیل) نازل کی گئی۔ اور ہم تو ان کے پڑھنے پڑھانے سے غافل و بے خبر تھے۔ (156)

اَوۡ تَقُوۡلُوۡا لَوۡ اَنَّاۤ اُنۡزِلَ عَلَیۡنَا الۡکِتٰبُ لَکُنَّاۤ اَہۡدٰی مِنۡہُمۡ ۚ فَقَدۡ جَآءَکُمۡ بَیِّنَۃٌ مِّنۡ رَّبِّکُمۡ وَ ہُدًی وَّ رَحۡمَۃٌ ۚ فَمَنۡ اَظۡلَمُ مِمَّنۡ کَذَّبَ بِاٰیٰتِ اللّٰہِ وَ صَدَفَ عَنۡہَا ؕ سَنَجۡزِی الَّذِیۡنَ یَصۡدِفُوۡنَ عَنۡ اٰیٰتِنَا سُوۡٓءَ الۡعَذَابِ بِمَا کَانُوۡا یَصۡدِفُوۡنَ ﴿۱۵۷﴾

یا یہ نہ کہو کہ اگر ہم پر کتاب نازل کی گئی ہوتی تو ہم ان لوگوں سے زیادہ ہدایت یافتہ ہوتے۔ تو اب (تمہارے تمام عذر بہانے قطع کرنے کے لیے) تمہارے پروردگار کی طرف سے کھلی ہوئی دلیل اور ہدایت و رحمت (قرآن کی صورت میں) آ گئی ہے۔ سو اب اس سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا جو آیاتِ الٰہی کو جھٹلائے اور ان سے روگردانی کرے۔ ہم عنقریب ان لوگوں کو جو ہماری آیات سے روگردانی کرتے ہیں بڑے عذاب کی سزا دیں گے۔ بسبب اس روگردانی کے جو وہ کرتے رہے۔ (157)

ہَلۡ یَنۡظُرُوۡنَ اِلَّاۤ اَنۡ تَاۡتِیَہُمُ الۡمَلٰٓئِکَۃُ اَوۡ یَاۡتِیَ رَبُّکَ اَوۡ یَاۡتِیَ بَعۡضُ اٰیٰتِ رَبِّکَ ؕ یَوۡمَ یَاۡتِیۡ بَعۡضُ اٰیٰتِ رَبِّکَ لَا یَنۡفَعُ نَفۡسًا اِیۡمَانُہَا لَمۡ تَکُنۡ اٰمَنَتۡ مِنۡ قَبۡلُ اَوۡ کَسَبَتۡ فِیۡۤ اِیۡمَانِہَا خَیۡرًا ؕ قُلِ انۡتَظِرُوۡۤا اِنَّا مُنۡتَظِرُوۡنَ ﴿۱۵۸﴾

کیا یہ لوگ اب صرف اس بات کا انتظار کر رہے ہیں کہ ان کے پاس فرشتے آئیں؟ یا تمہارا پروردگار بذات خود آ جائے یا تمہارے پروردگار کی بعض خاص نشانیاں آ جائیں۔ یہ تب ایمان لائیں گے؟۔ تو پھر (یاد رکھو) جس دن تمہارے پروردگار کی بعض مخصوص نشانیاں آ جائیں گی تو اس دن ایسے شخص کو ایمان لانا کوئی فائدہ نہیں دے گا جو پہلے ایمان نہیں لایا ہوگا۔ اور اپنے ایمان میں کوئی بھلائی نہ کمائی ہوگی۔ ان سے کہو کہ تم بھی انتظار کرو۔ ہم بھی انتظار کرتے ہیں۔ (158)

اِنَّ الَّذِیۡنَ فَرَّقُوۡا دِیۡنَہُمۡ وَ کَانُوۡا شِیَعًا لَّسۡتَ مِنۡہُمۡ فِیۡ شَیۡءٍ ؕ اِنَّمَاۤ اَمۡرُہُمۡ اِلَی اللّٰہِ ثُمَّ یُنَبِّئُہُمۡ بِمَا

كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ﴿۱۵۹﴾

بے شک جن لوگوں نے اپنے دین میں تفرقہ ڈالا۔اور گروہ گروہ بن گئے آپ کا ان سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ان کا معاملہ بس اللہ کے سپرد ہے۔ پھر وہ انہیں بتلائے گا کہ وہ کیا کچھ کرتے تھے؟(159)

مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا ۚ وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزٰۤى اِلَّا مِثْلَهَا وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۱۶۰﴾

جو شخص ایک نیکی لے کر اللہ کی بارگاہ میں آئے گا اس کو دس گنا اجر ملے گا۔اور جو ایک برائی لے کر آئے گا تو اس کی جزا صرف ایک برائی ہی لکھی جائے گی۔اوران پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔(160)

قُلْ اِنَّنِىْ هَدٰٮنِىْ رَبِّىْۤ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۚ دِيْنًا قِيَمًا مِّلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ۚ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۶۱﴾

آپ کہیں! بے شک میرے پروردگار نے مجھے بڑے سیدھے راستہ کی طرف راہنمائی کر دی ہے۔یعنی اس صحیح اور راست دین کی طرف جو باطل سے ہٹ کر صرف حق کی طرف راغب ابراہیمؑ کی ملت ہے اور وہ شرک کرنے والوں میں سے نہیں تھے۔(161)

قُلْ اِنَّ صَلَاتِىْ وَنُسُكِىْ وَمَحْيَاىَ وَمَمَاتِىْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۶۲﴾

(اے رسولؐ) کہہ دو کہ میری نماز اور میری قربانی اور میری زندگی اور میری موت صرف اللہ کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔(162)

لَا شَرِيْكَ لَهٗ ۚ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۱۶۳﴾

اس کا کوئی شریک نہیں ہے اور مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے اور میں سب سے پہلے سرِ تسلیم خم کرنے والا ہوں۔(163)

قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْغِىْ رَبًّا وَّهُوَ رَبُّ كُلِّ شَىْءٍ ؕ وَلَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ اِلَّا عَلَيْهَا ۚ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۚ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۶۴﴾

(اے رسولؐ) کہہ دیجیے! کیا میں اللہ کے علاوہ کوئی اور رب تلاش کروں؟ حالانکہ وہ ہر چیز کا پروردگار ہے اور ہر نفس جو کچھ کماتا ہے اس کا وبال اسی پر ہے۔اور کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔پھر تم سب کو تمہارے پروردگار کی طرف ہی لوٹنا ہے۔سو وہی تمہیں بتائے گا جس جس چیز میں تم اختلاف کرتے تھے۔(164)

وَهُوَ الَّذِىْ جَعَلَكُمْ خَلٰۤئِفَ الْاَرْضِ وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّيَبْلُوَكُمْ فِىْ مَاۤ اٰتٰٮكُمْ ؕ اِنَّ رَبَّكَ سَرِيْعُ الْعِقَابِ ۖ وَاِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۶۵﴾

اور اللہ ہی ہے جس نے تمہیں زمین میں خلافت وحکومت بخشی۔اور تم میں سے بعض کو بعض پر درجات کے اعتبار سے فضیلت عطا فرمائی۔تاکہ جو کچھ تمہیں عطا کیا ہے اس میں تمہاری آزمائش کرے۔بے شک تمہارا پروردگار بہت جلد سزا دینے والا اور بے شک وہ بڑا بخشنے والا اور بڑا رحم کرنے والا بھی ہے۔(165)

❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀

اہم مضامین سورہ الاعراف

مضمون	صفحہ نمبر
نبی کریمؐ کو صرف وحی کی پیروی کا حکم۔	236
انبیاء سے بھی باز پرس ہوگی۔	236
اعمال کا وزن ہونا برحق ہے۔	237
شیطان سے نافرمانی کی پوچھ۔	237
قصہ ابلیس و آدم کی تفصیل۔	238
زیب وزینت اللہ کو پسند ہے۔	240
جہنم میں جہنمیوں کا مکالمہ۔	241
اونٹ کا سوئی کے ناکہ سے گزرنا۔	242
اعراف نامی دیوار کا بیان۔	242
دین کو کھیل تماشا بنانے کا نتیجہ۔	243
اللہ ہی خالق ہے اور صرف اسی کو پکارنا ہے۔	244
نوحؑ کا واقعہ۔	245
ہودؑ کا واقعہ۔قوم عاد	245
صالحؑ کا واقعہ۔قوم ثمود	246
لوطؑ کا واقعہ۔	247
شعیبؑ کا واقعہ۔	248
موسیٰؑ اور بنی اسرائیل کا تفصیلی تذکرہ	250
موسیٰؑ کی اللہ کو دیکھنے کی خواہش	255
بنی اسرائیل کا بچھڑے کی پرستش کرنا	256
موسیٰؑ کا 70 آدمیوں کو لے کر اللہ سے ملاقات کے لیے جانا۔	257
یوم سبت۔	259
بنی اسرائیل کے کچھ لوگوں کا بندر بنایا جانا	260
الست بربکم کا مفہوم۔	261
طور پہاڑ کو بطور سایہ بلند کردینا	261
کیا جنوں اور انسانوں کی اکثریت کو جہنم کے لیے پیدا کیا گیا ہے۔	263
اسماء الحسنیٰ۔	263
قیامت کا حقیقی علم۔	264
نبی کریمؐ غیب نہیں جانتے تھے۔	265
اللہ کے سوا دوسروں کو پکارنے کی ممانعت۔	265
اللہ کا ذکر دل میں اور ہلکی آواز سے کرنا ہے۔	267

7۔سورہ الاعراف

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

میں شروع کرتا ہوں اللہ کے نام کے ساتھ جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے۔

الٓمّٓصٓ ۚ﴿۱﴾

(الف) اللہ تعالیٰ کا ذکر، عظمتِ الٰہی، اللہ تعالیٰ کی شان، اللہ کی قدرتیں۔(ل) لقاء اللہ۔اللہ تعالیٰ سے ملاقات۔یوم آخرت کا ذکر۔مرنے کے بعد دوبارہ اٹھایا جانا (م) موسیٰؑ کا ذکر۔ مخاطب مثلاً نبی کریمؐ،صحابہ کرامؓ اور آج کے مومن۔(ص) صبر کا بیان۔

کِتٰبٌ اُنۡزِلَ اِلَیۡکَ فَلَا یَکُنۡ فِیۡ صَدۡرِکَ حَرَجٌ مِّنۡہُ لِتُنۡذِرَ بِہٖ وَ ذِکۡرٰی لِلۡمُؤۡمِنِیۡنَ ﴿۲﴾

یہ ایک کتاب ہے جو آپؐ کی طرف نازل کی گئی ہے۔لہٰذا تمہارے دل میں اس کی وجہ سے کوئی تنگی نہیں ہونا چاہیے۔یہ کتاب اس لئے نازل کی گئی ہے تاکہ آپ اس کے ذریعہ سے لوگوں کو اللہ کے عذاب سے ڈرائیں۔اور اہل ایمان کے لئے نصیحت اور یاد دہانی ہو۔(2)

اِتَّبِعُوۡا مَاۤ اُنۡزِلَ اِلَیۡکُمۡ مِّنۡ رَّبِّکُمۡ وَ لَا تَتَّبِعُوۡا مِنۡ دُوۡنِہٖۤ اَوۡلِیَآءَ ؕ قَلِیۡلًا مَّا تَذَکَّرُوۡنَ ﴿۳﴾

(اے لوگو) جو کچھ تمہارے پروردگار کی طرف سے تمہاری طرف نازل کیا گیا ہے اس کی پیروی کرو۔اور اس پروردگار کو چھوڑ کر دوسرے اولیاء کی پیروی نہ کرو۔تم لوگ بہت ہی کم نصیحت قبول کرتے ہو۔(3)

وَ کَمۡ مِّنۡ قَرۡیَۃٍ اَہۡلَکۡنٰہَا فَجَآءَہَا بَاۡسُنَا بَیَاتًا اَوۡ ہُمۡ قَآئِلُوۡنَ ﴿۴﴾

اور کتنی ہی بستیاں تھیں کہ ہم نے انہیں تباہ کر دیا۔پس ہمارا عذاب ان پر راتوں رات آیا۔یا جب وہ دن میں قیلولہ کر رہے تھے۔(4)

فَمَا کَانَ دَعۡوٰىہُمۡ اِذۡ جَآءَہُمۡ بَاۡسُنَاۤ اِلَّاۤ اَنۡ قَالُوۡۤا اِنَّا کُنَّا ظٰلِمِیۡنَ ﴿۵﴾

جب ہمارا عذاب ان پر آیا تو اس کے سوا ان کی اور کوئی پکار نہ تھی کہ بے شک ہم ہی ظالم تھے۔(5)

فَلَنَسۡـَٔلَنَّ الَّذِیۡنَ اُرۡسِلَ اِلَیۡہِمۡ وَ لَنَسۡـَٔلَنَّ الۡمُرۡسَلِیۡنَ ۙ﴿۶﴾

بے شک ہم ان لوگوں سے بھی باز پرس کریں گے۔جن کی طرف رسول بھیجے گئے تھے۔اور خود رسولوں سے بھی پوچھ گچھ کریں گے۔(6)

فَلَنَقُصَّنَّ عَلَیۡہِمۡ بِعِلۡمٍ وَّ مَا کُنَّا غَآئِبِیۡنَ ﴿۷﴾

پھر ہم پورے علم کے ساتھ ان کے سامنے سب حالات وواقعات بیان کریں گے۔آخر ہم غیر حاضر تو تھے نہیں۔(7)

وَالْوَزْنُ يَوْمَئِذِ الْحَقُّ ۚ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝٨

اوراس دن وزن (اعمال کاتولا جانا) بالکل حق ہے۔پس جس کے پلڑے بھاری ہوں گے وہی کامیاب ہوں گے۔(8)

وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ بِمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَظْلِمُوْنَ ۝٩

اور جس کے پلڑے ہلکے ہوں گے۔وہ اپنے آپ کوخسارے میں مبتلا کرنے والے ہوں گے کیونکہ وہ ناانصافی کرتے تھے۔(9)

وَلَقَدْ مَكَّنّٰكُمْ فِي الْاَرْضِ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ۝١٠

اور بےشک ہم نے تم کوزمین پر رہنے کی جگہ دی اور ہم نے تمہارے لئے اس میں سامان رزق پیدا کیا،تم لوگ بہت ہی کم شکر کرتے ہو(10)

وَلَقَدْ خَلَقْنٰكُمْ ثُمَّ صَوَّرْنٰكُمْ ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ ڰ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ۭ لَمْ يَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ ۝١١

بےشک ہم نے تمہاری تخلیق کا آغاز کیا۔اور پھرتمہاری صورت گری کی۔اس کے بعد فرشتوں سے کہا کہ آدمؑ کے سامنے سجدہ ریز ہوجاؤ۔چنانچہ سب نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے۔کہ وہ سجدہ کرنے والوں میں سے نہ تھا۔(11)

قَالَ مَا مَنَعَكَ اَلَّا تَسْجُدَ اِذْ اَمَرْتُكَ ۭ قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ ۚ خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ ۝١٢

(اللہ نے) فرمایا: جب میں نے تجھے حکم دیا تھا تو تجھے کس چیز نے روکا؟ کہا میں اس آدمؑ سے بہتر ہوں۔کیونکہ تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا ہے اوراسے مٹی سے پیدا کیا ہے۔(12)

قَالَ فَاهْبِطْ مِنْهَا فَمَا يَكُوْنُ لَكَ اَنْ تَتَكَبَّرَ فِيْهَا فَاخْرُجْ اِنَّكَ مِنَ الصّٰغِرِيْنَ ۝١٣

ارشاد ہوا۔تو پھر تو یہاں سے نیچے اتر جا۔کیونکہ تجھے یہ حق نہیں ہے کہ تو یہاں رہ کر تکبر وغرور کرے۔بس یہاں سے نکل جا۔یقیناً تو ذلیل لوگوں میں سے ہے۔(13)

قَالَ اَنْظِرْنِيْٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ۝١٤ قَالَ اِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ۝١٥

کہا۔مجھے اس دن تک مہلت دے جب سب لوگ دوبارہ اٹھائے جائیں گے۔(14) فرمایا: اچھا تو ٹھیک ہے۔تو مہلت دیئے گئے لوگوں میں سے ہے۔(15)

قَالَ فَبِمَآ اَغْوَيْتَنِيْ لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝١٦

شیطان نے کہا چونکہ تو نے مجھے گمراہ کیا ہے تو اب میں تیرے سیدھے راستہ پر بیٹھوں گا۔ان لوگوں کے لیے۔(16)

ثُمَّ لَاٰتِيَنَّهُمْ مِّنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ اَيْمَانِهِمْ وَعَنْ شَمَآئِلِهِمْ ۭ وَلَا تَجِدُ اَكْثَرَهُمْ شٰكِرِيْنَ ۝١٧

پھر میں ان کے آگے کی طرف سے اوران کے پیچھے کی جانب سے اوران کی دائیں طرف سے اوران کی بائیں طرف سے آؤں گا (اورانہیں ورغلاؤں گا) اورتو ان میں سے اکثر کوشکر گزار نہیں پائے گا۔(17)

قَالَ اخْرُجْ مِنْهَا مَذْءُوْمًا مَّدْحُوْرًا ؕ لَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۸﴾

فرمایا: ذلیل اور راندہ ہوکر یہاں سے نکل جا۔ میں تجھےاور اسے جو ان میں سے تیری پیروی کرے گا تم سب سے جہنم بھر دوں گا۔(18)

وَ يٰۤاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَ زَوْجُكَ الْجَنَّةَ فَكُلَا مِنْ حَيْثُ شِئْتُمَا وَ لَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۹﴾

اور اے آدمؑ! تم اور تمہاری بیوی دونوں اس بہشت میں رہو۔ اور جہاں سے چاہو (اور جو چیز دل چاہے) کھاؤ۔ مگر اس درخت (جنسی عمل) کے پاس نہ جانا۔ ورنہ ظالموں میں سے ہوجاؤ گے۔(19)

فَوَسْوَسَ لَهُمَا الشَّيْطٰنُ لِيُبْدِيَ لَهُمَا مَاوٗرِيَ عَنْهُمَا مِنْ سَوْاٰتِهِمَا وَ قَالَ مَا نَهٰىكُمَا رَبُّكُمَا عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ اِلَّاۤ اَنْ تَكُوْنَا مَلَكَيْنِ اَوْ تَكُوْنَا مِنَ الْخٰلِدِيْنَ ﴿۲۰﴾

تو شیطان نے جھوٹی قسم کھا کر ان دونوں کو وسوسہ میں ڈالا۔ تاکہ ان کے وہ ستر والے مقام جو ایک دوسرے سے پوشیدہ تھے ظاہر کر دے۔ اور کہا کہ تمہارے پروردگار نے تمہیں صرف اس لئے اس درخت (جنسی عمل) سے روکا ہے کہ کہیں فرشتے نہ بن جاؤ یا ہمیشہ زندہ رہنے والوں میں سے نہ ہوجاؤ۔(20)

<u>سورہ بقرہ میں ہم تفصیل سے اس واقعہ پر لکھ چکے ہیں۔ اس لیے آپ سورہ بقرہ آیت نمبر 30 سے 35 تک دیکھ سکتے ہیں۔</u>

وَ قَاسَمَهُمَاۤ اِنِّيْ لَكُمَا لَمِنَ النّٰصِحِيْنَ ۙ﴿۲۱﴾

اور اس نے دونوں سے (اللہ کی) قسم کھائی کہ میں تمہارے سچے خیرخواہوں میں سے ہوں۔(21)

فَدَلّٰىهُمَا بِغُرُوْرٍ ۚ فَلَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَةَ بَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَ طَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ ؕ وَ نَادٰىهُمَا رَبُّهُمَاۤ اَلَمْ اَنْهَكُمَا عَنْ تِلْكُمَا الشَّجَرَةِ وَ اَقُلْ لَّكُمَاۤ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمَا عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۲۲﴾

اس طرح اس نے ان دونوں کو فریب سے مائل کر لیا۔ (اور اس طرح جنت) کی بلندیوں سے زمین کی پستیوں تک پہنچا دیا۔ پس جب انہوں نے اس درخت (جنسی عمل) کا مزہ چکھا۔ تو ان کے جسم کے چھپے ہوئے حصے نمودار ہو گئے اور وہ جنت کے پتوں کو جوڑ کر اپنے یہ مقام (ستر) چھپانے لگے۔ تب ان کے پروردگار نے ان کو آواز دی۔ کیا میں نے تمہیں اس درخت (جنسی عمل) کے پاس جانے سے منع نہیں کیا تھا؟ اور نہیں کہا تھا کہ شیطان تمہارا کھلا ہوا دشمن ہے۔(22)

فَلَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَةَ بَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا ۔ اس آیت میں اصل ترتیب کلام یوں ہے کہ جب ان کے جسم کے پوشیدہ حصے ایک دوسرے کے سامنے ظاہر ہو گئے تو انہوں نے وہ پھل (جنسی عمل) چکھ لیا۔ یہ قرآن کریم کا اسلوب ہے کہ وہ بعض اوقات نتیجہ پہلے بیان کرتا ہے اور سبب بعد میں۔ قرآن کے اس اسلوب کی مثالیں دیگر مقامات پر بھی موجود ہیں۔ یہاں ہم ایک اور مثال پیش کرتے ہیں۔

فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلٰى يُوْسُفَ اٰوٰۤى اِلَيْهِ اَبَوَيْهِ وَقَالَ ادْخُلُوْا مِصْرَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ ﴿۹۹﴾

جب وہ سب لوگ کنعان سے روانہ ہوکر یوسفؑ کے پاس (مصر میں) پہنچے تو انہوں نے اپنے ماں باپ کو اپنے پاس جگہ دی اور کہا (اب) مصر میں داخل ہو اللہ نے چاہا تو یہاں امن و اطمینان سے رہو گے۔(99)

اس آیت میں بھی ترتیب کلام یوں ہے کہ وَقَالَ ادۡخُلُوۡا مِصۡرَ اِنۡ شَآءَ اللّٰہُ اٰمِنِیۡنَ ,فَلَمَّا دَخَلُوۡا عَلٰی یُوۡسُفَ اٰوٰۤی اِلَیۡہِ اَبَوَیۡہِ یعنی پہلے یعقوبؑ نے کہا کہ انشاء اللہ وہ امن کے ساتھ مصر میں داخل ہوں گے پھر جب وہ داخل ہو گئے یوسفؑ کے پاس۔تو اس نے ان کو اپنے پاس جگہ دی۔

یہ قرآن کی فصاحت اور بلاغت کی مثالیں ہیں۔جن کے آگے پورے عرب کی زبان گنگ ہوگئی اور انہوں نے اعتراف کر لیا کہ واقعی اس طرح کا کلام انسان نہیں بنا سکتے۔

قَالَا رَبَّنَا ظَلَمۡنَاۤ اَنۡفُسَنَا ۟ وَاِنۡ لَّمۡ تَغۡفِرۡ لَنَا وَتَرۡحَمۡنَا لَنَكُوۡنَنَّ مِنَ الۡخٰسِرِيۡنَ ﴿۲۳﴾

اس وقت ان دونوں نے کہا۔اے ہمارے پروردگار! ہم نے اپنے اوپر ظلم کیا۔اور اگر تو درگزر نہیں کرے گا اور ہم پر رحم نہیں کرے گا تو ہم نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوں گے۔(23)

قَالَ اهۡبِطُوۡا بَعۡضُكُمۡ لِبَعۡضٍ عَدُوٌّ ۚ وَلَـكُمۡ فِى الۡاَرۡضِ مُسۡتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيۡنٍ ﴿۲۴﴾

ارشاد ہوا! تم سب (بہشت سے) نیچے اترو۔تم ایک دوسرے کے دشمن ہو۔اور ایک وقت معلوم تک تمہارا زمین میں ہی ٹھکانہ ہے۔(24)

قَالَ فِيۡهَا تَحۡيَوۡنَ وَفِيۡهَا تَمُوۡتُوۡنَ وَمِنۡهَا تُخۡرَجُوۡنَ ﴿۲۵﴾

(یہ بھی فرمایا) اسی زمین میں تم نے جینا ہے اور وہیں مرنا ہے اور پھر اسی سے دوبارہ نکالے جاؤ گے۔(25)

يٰبَنِىۡۤ اٰدَمَ قَدۡ اَنۡزَلۡنَا عَلَيۡكُمۡ لِبَاسًا يُّوَارِىۡ سَوۡاٰتِكُمۡ وَرِيۡشًا ‌ؕ وَلِبَاسُ التَّقۡوٰى ۙ ذٰ لِكَ خَيۡرٌ‌ ؕ ذٰ لِكَ مِنۡ اٰيٰتِ اللّٰهِ لَعَلَّهُمۡ يَذَّكَّرُوۡنَ ﴿۲۶﴾

اے اولادِ آدمؑ! ہم نے تمہارے لئے لباس نازل کیا ہے جو تمہارے جسم کے پوشیدہ حصوں کو چھپاتا ہے اور باعث زینت بھی ہے۔اور تقویٰ و پرہیزگاری کا لباس یہ سب سے بہتر ہے۔یہ (لباس بھی) اللہ کی نشانیوں میں سے ہے تاکہ لوگ نصیحت حاصل کریں۔(26)

يٰبَنِىۡۤ اٰدَمَ لَا يَفۡتِنَنَّكُمُ الشَّيۡطٰنُ كَمَاۤ اَخۡرَجَ اَبَوَيۡكُمۡ مِّنَ الۡجَـنَّةِ يَنۡزِعُ عَنۡهُمَا لِبَاسَهُمَا لِيُرِيَهُمَا سَوۡاٰتِهِمَا ؕ اِنَّهٗ يَرٰٮكُمۡ هُوَ وَقَبِيۡلُهٗ مِنۡ حَيۡثُ لَا تَرَوۡنَهُمۡ‌ ؕ اِنَّا جَعَلۡنَا الشَّيٰطِيۡنَ اَوۡلِيَآءَ لِلَّذِيۡنَ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۲۷﴾

اے اولادِ آدم! (ہوشیار رہنا) کہیں ایسا نہ ہو کہ شیطان تمہیں اسی طرح فتنہ میں مبتلا کر دے جس طرح اس نے تمہارے ماں باپ کو جنت سے نکلوایا تھا۔اور ان کے جسم سے کپڑے تک اتروا دیئے تھے تاکہ ان کے جسم کے پوشیدہ حصے ان کو دکھا دے۔یقیناً وہ (شیطان) اور اس کا قبیلہ تمہیں جس طرح اور جہاں سے دیکھتا ہے تم انہیں اس طرح نہیں دیکھ سکتے بے شک ہم نے شیطانوں کو ان کا سرپرست بنایا ہے جو ایمان نہیں رکھتے۔(27)

وَاِذَا فَعَلُوۡا فَاحِشَةً قَالُوۡا وَجَدۡنَا عَلَيۡهَاۤ اٰبَآءَنَا وَاللّٰهُ اَمَرَنَا بِهَا ‌ؕ قُلۡ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَاۡمُرُ بِالۡفَحۡشَآءِ‌ ؕ اَتَقُوۡلُوۡنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۲۸﴾

اور جب وہ کوئی بے حیائی کا کام کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے آباء واجداد کو اسی طریقہ پر پایا ہے اور اللہ نے بھی ہمیں یہی حکم دیا ہے۔اے رسولؐ کہئے کہ یقیناً کبھی اللہ بے حیائی کا حکم نہیں دیتا۔کیا تم اللہ پر ایسی بات کی تہمت لگاتے ہو جو تم نہیں جانتے؟(28)

قُلۡ اَمَرَ رَبِّیۡ بِالۡقِسۡطِ ۟ وَ اَقِیۡمُوۡا وُجُوۡهَکُمۡ عِنۡدَ کُلِّ مَسۡجِدٍ وَّ ادۡعُوۡهُ مُخۡلِصِیۡنَ لَهُ الدِّیۡنَ ۬ؕ کَمَا
بَدَاَکُمۡ تَعُوۡدُوۡنَ ﴿ؕ۲۹﴾

اے رسولؐ کہو! میرے پروردگار نے مجھے عدل وانصاف کا حکم دیا ہے اور یہ کہ اپنا رخ سیدھا رکھو (کعبہ کی طرف) ہر نماز کے وقت۔ اور اسی کو پکارو دین کو اسی کے لئے خالص کر کے۔ جس طرح اس نے پہلی بار تمہیں پیدا کیا تھا اسی طرح تم اس کے حضور پلٹ کر جاؤ گے۔(29)

فَرِیۡقًا هَدٰی وَ فَرِیۡقًا حَقَّ عَلَیۡهِمُ الضَّلٰلَةُ ؕ اِنَّهُمُ اتَّخَذُوا الشَّیٰطِیۡنَ اَوۡلِیَآءَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ وَ یَحۡسَبُوۡنَ
اَنَّهُمۡ مُّهۡتَدُوۡنَ ﴿۳۰﴾

ایک گروہ کو تو اس نے ہدایت دے دی ہے اور ایک گروہ پر گمراہی ثبت ہوگئی ہے۔ انہوں نے اللہ کو چھوڑ کر شیاطین کو اپنا سرپرست بنالیا ہے اور پھر وہ اپنے متعلق خیال کرتے ہیں کہ وہ ہدایت یافتہ ہیں۔(30)

یٰبَنِیۡۤ اٰدَمَ خُذُوۡا زِیۡنَتَکُمۡ عِنۡدَ کُلِّ مَسۡجِدٍ وَّ کُلُوۡا وَ اشۡرَبُوۡا وَ لَا تُسۡرِفُوۡا ۚ اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الۡمُسۡرِفِیۡنَ ﴿۳۱﴾

اے اولادِ آدمؑ! صاف ستھرے ہو کر ہر نماز ادا کرو۔ اور کھاؤ پیو، اور اسراف (فضول خرچی) نہ کرو۔ کیونکہ وہ بے شک اسراف کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔(31)

قُلۡ مَنۡ حَرَّمَ زِیۡنَةَ اللّٰهِ الَّتِیۡۤ اَخۡرَجَ لِعِبَادِهٖ وَ الطَّیِّبٰتِ مِنَ الرِّزۡقِ ؕ قُلۡ هِیَ لِلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا فِی الۡحَیٰوةِ
الدُّنۡیَا خَالِصَةً یَّوۡمَ الۡقِیٰمَةِ ؕ کَذٰلِکَ نُفَصِّلُ الۡاٰیٰتِ لِقَوۡمٍ یَّعۡلَمُوۡنَ ﴿۳۲﴾

(اے رسولؐ ان لوگوں سے) کہو کہ اللہ کی زیب وزینت کو جو اس نے اپنے بندوں کے لئے پیدا کی ہے کس نے حرام کیا ہے؟ اور کھانے کی اچھی اور پاکیزہ غذاؤں کو (کس نے حرام کیا ہے؟)! وہ تو دراصل ہیں ہی اہل ایمان کے لئے دنیوی زندگی میں بھی اور خاص کر قیامت کے دن تو خالص انہی کے لئے ہیں۔ اسی طرح ہم اپنی آیتوں کو تفصیل کے ساتھ بیان کرتے ہیں ان لوگوں کے لئے جو علم رکھتے ہیں۔(32)

قُلۡ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّیَ الۡفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنۡهَا وَ مَا بَطَنَ وَ الۡاِثۡمَ وَ الۡبَغۡیَ بِغَیۡرِ الۡحَقِّ وَ اَنۡ تُشۡرِکُوۡا بِاللّٰهِ
مَا لَمۡ یُنَزِّلۡ بِهٖ سُلۡطٰنًا وَّ اَنۡ تَقُوۡلُوۡا عَلَی اللّٰهِ مَا لَا تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۳۳﴾

تم کہہ دو! میرے پروردگار نے صرف بے حیائی و بدکاری کے کاموں کو حرام قرار دیا ہے خواہ ظاہری ہوں یا باطنی۔ اور ہر گناہ کو۔ اور کسی پر ناحق زیادتی کو۔ اور یہ کہ کسی کو اللہ کا شریک بناؤ، جس کے لئے اللہ نے کوئی دلیل نہیں اتاری۔ اور یہ کہ اللہ کے بارے میں کوئی ایسی بات کہو جس کا تمہیں علم و یقین نہ ہو۔(33)

وَ لِکُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ ۚ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمۡ لَا یَسۡتَاۡخِرُوۡنَ سَاعَةً وَّ لَا یَسۡتَقۡدِمُوۡنَ ﴿۳۴﴾

اور ہر امت (قوم) کے لئے ایک وقت مقرر ہوتا ہے۔ پس جب وہ مقررہ وقت آجاتا ہے تو نہ وہ ایک ساعت کے لیے پیچھے ہٹ سکتے ہیں اور نہ ایک ساعت آگے بڑھ سکتے ہیں۔(34)

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ ۙ فَمَنِ اتَّقٰى وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝۳۵

اے اولادِ آدمؑ! اگر تمہارے پاس تم ہی سے میرے کچھ رسول آئیں جو تمہیں میری آیات پڑھ کر سنائیں، (اور میرے احکام تم تک پہنچائیں) تو جو شخص پرہیزگاری اختیار کرے گا۔ اور اپنی اصلاح کرے گا۔ ان کے لئے نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔(35)

وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝۳۶

اور جو لوگ ہماری آیتوں کو جھٹلائیں گے اور ان کے مقابلہ میں تکبر کریں گے وہی لوگ جہنم والے ہوں گے جو اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔(36)

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ۗ اُولٰٓئِكَ يَنَالُهُمْ نَصِيْبُهُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ ۗ حَتّٰٓى اِذَا جَآءَتْهُمْ رُسُلُنَا يَتَوَفَّوْنَهُمْ ۙ قَالُوْٓا اَيْنَ مَا كُنْتُمْ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۗ قَالُوْا ضَلُّوْا عَنَّا وَشَهِدُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ ۝۳۷

اور اس شخص سے بڑھ کر کون ظالم ہوگا جو اللہ پر جھوٹا بہتان باندھے (خود جھوٹی باتیں گھڑ کر اس کی طرف منسوب کرے)۔ یا اس کی آیتوں کو جھٹلائے، ایسے لوگوں کو اپنے مقدر کا حصہ تو ملے گا۔ لیکن جب ان کے پاس ہمارے فرشتے ان کی روح قبض کرنے کے لیے آئیں گے تو وہ ان سے کہیں گے۔ آج وہ کہاں ہیں جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے تھے؟ وہ جواب دیں گے کہ وہ تو ہم سے غائب ہوگئے۔ اور وہ خود اپنے خلاف گواہی دیں گے کہ بے شک وہ کافر تھے۔(37)

قَالَ ادْخُلُوْا فِيْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ فِي النَّارِ ۗ كُلَّمَا دَخَلَتْ اُمَّةٌ لَّعَنَتْ اُخْتَهَا ۗ حَتّٰٓى اِذَا ادَّارَكُوْا فِيْهَا جَمِيْعًا ۙ قَالَتْ اُخْرٰىهُمْ لِاُوْلٰىهُمْ رَبَّنَا هٰٓؤُلَآءِ اَضَلُّوْنَا فَاٰتِهِمْ عَذَابًا ضِعْفًا مِّنَ النَّارِ ۗ قَالَ لِكُلٍّ ضِعْفٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَعْلَمُوْنَ ۝۳۸

ارشاد ہوگا تم بھی اسی جہنم میں داخل ہو جاؤ جس میں تم سے پہلے گزرے ہوئے جن و انس کے گروہ داخل ہو چکے ہیں۔ اور جب بھی کوئی جہنم میں داخل ہوگا تو اپنے ساتھ (اپنے سے پہلے) گروہ پر لعنت کرے گا۔ یہاں تک کہ جب سب وہاں جمع ہو جائیں گے (سب واصلِ جہنم ہو جائیں گے)۔ تو بعد والا گروہ پہلے گروہ کے بارے میں کہے گا اے پروردگار! انہوں نے ہمیں گمراہ کیا تھا اس لئے انہیں دوزخ کا دوگنا عذاب دے۔ ارشاد ہوگا ہر ایک کے لئے دونا عذاب ہے لیکن تم جانتے نہیں ہو۔(38)

وَقَالَتْ اُوْلٰىهُمْ لِاُخْرٰىهُمْ فَمَا كَانَ لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ۝۳۹

اور ان کا پہلا گروہ دوسرے گروہ سے کہے گا۔ کہ اگر ہم مستوجب الزام تھے تو پھر تم کو ہم پر کوئی فضیلت تو نہ ہوئی؟ بس ہماری طرح تم بھی اپنے کئے کی پاداش میں عذاب کا مزہ چکھو۔(39)

اِنَّ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَا لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَلَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى

يَلِجَ الْجَمَلُ فِيْ سَمِّ الْخِيَاطِ ؕ وَ كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُجْرِمِيْنَ ۝٤٠

یقیناً جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اوران کے مقابلہ میں تکبر وغرور کیا۔ان کے لئے آسمان کے دروازے نہیں کھولے جائیں گے۔اوراس وقت تک وہ جنت میں داخل نہیں ہوں گے جب تک اونٹ سوئی کے ناکے میں سے نہیں گزر جائے گا۔ہم اسی طرح مجرموں کو بدلہ دیا کرتے ہیں۔(40)

اونٹ کا سوئی کے ناکے میں سے گزرنے کی مثال کا مطلب ہے کہ ایسا ہونا ناممکن ہے۔یعنی جولوگ اللہ کی آیات کو جھٹلاتے رہے اوران پر تکبر کرتے رہے تو وہ ہرگز جنت میں داخل نہ ہوں گے۔اورنہ ہی ان کے لیے آسمان کے دروازے کھولے جائیں گے۔

لَهُمْ مِّنْ جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَّ مِنْ فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ ؕ وَ كَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ ۝٤١

ان کا بچھونا بھی جہنم کا ہوگا اوراوپر سے اوڑھنا بھی جہنم کا۔ہم اسی طرح ظالموں کو بدلہ دیتے ہیں۔(41)

وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَاۤ اُولٰٓىِٕكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝٤٢

اور جولوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے، ہم کسی جان کواس کی وسعت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتے۔یہی لوگ جنتی ہیں وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔(42)

وَ نَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ ۚ وَ قَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدٰىنَا لِهٰذَا ۗ وَ مَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْ لَاۤ اَنْ هَدٰىنَا اللّٰهُ ۚ لَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ ؕ وَ نُوْدُوْۤا اَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝٤٣

اور جو کچھ ان کے دلوں میں کدورت ہوگی ہم اسے باہر نکال دیں گے ان کے نیچے سے نہریں بہتی ہوں گی۔اوروہ شکر کرتے ہوئے کہیں گے ہر قسم کی تعریف اس اللہ کے لئے ہے جس نے ہمیں اس منزلِ مقصود تک پہنچنے کی راہنمائی دی۔اورہم کبھی یہاں تک نہیں پہنچ سکتے تھے اگر وہ ہماری راہنمائی نہ کرتا۔یقیناً ہمارے پروردگار کے رسول حق کے ساتھ آئے۔اورانہیں آواز دی جائے گی کہ یہ بہشت ہے جس کے تم اپنے ان اعمال کی بدولت وارث بنائے گئے ہو، جوتم انجام دیا کرتے تھے۔(43)

وَ نَادٰۤى اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ اَصْحٰبَ النَّارِ اَنْ قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا فَهَلْ وَجَدْتُّمْ مَّا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا ؕ قَالُوْا نَعَمْ ۚ فَاَذَّنَ مُؤَذِّنٌۢ بَيْنَهُمْ اَنْ لَّعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ۝٤٤

اورجنتی لوگ دوزخیوں کوآواز دیں گے کہ ہمارے پروردگار نے ہم سے جو وعدہ کیا تھا اس کو ہم نے تو سچا پا لیا ہے کیا تم نے بھی اس وعدہ کو جو تمہارے پروردگار نے تم سے کیا تھا سچا پایا ہے؟ وہ جواب میں کہیں گے ہاں۔تب ایک منادی ان کے درمیان آواز لگائے گا کہ اللہ کی لعنت ہے ظالموں پر۔(44)

الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ يَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۚ وَ هُمْ بِالْاٰخِرَةِ كٰفِرُوْنَ ۝٤٥

جواللہ کے راہ سے (لوگوں کو) روکتے رہے ہیں اوراس میں کجی (ٹیڑھ پن) تلاش کرتے رہے ہیں۔اوروہ آخرت کاانکار کرتے رہے ہیں۔(45)

وَ بَيْنَهُمَا حِجَابٌ ۚ وَ عَلَى الْاَعْرَافِ رِجَالٌ يَّعْرِفُوْنَ كُلًّاۢ بِسِيْمٰىهُمْ ۚ وَ نَادَوْا اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ

سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ ۣ لَمْ يَدْخُلُوْهَا وَهُمْ يَطْمَعُوْنَ ﴿۴۶﴾

اوران دونوں گروہوں کے درمیان پردہ ہے (حدِ فاصل ہے)۔اور دیوار پر کچھ لوگ ہوں گے جو ہر ایک کو اس کی نشانی سے پہچان لیں گے۔اور وہ بہشت والوں کو پکار کر کہیں گے کہ تم پر سلام ہو۔اور یہ لوگ ابھی اس میں داخل نہیں ہوئے ہوں گے۔حالانکہ وہ اس کی خواہش رکھتے ہوں گے۔(46)

وَاِذَا صُرِفَتْ اَبْصَارُهُمْ تِلْقَآءَ اَصْحٰبِ النَّارِ ۙ قَالُوْا رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۷﴾

اور جب ان کی نگاہیں دوزخ والوں کی طرف پھریں گی تو کہیں گے اے ہمارے پروردگار! ہمیں ظالم لوگوں کے ساتھ شامل نہ کر۔(47)

وَنَادٰٓى اَصْحٰبُ الْاَعْرَافِ رِجَالًا يَّعْرِفُوْنَهُمْ بِسِيْمٰىهُمْ قَالُوْا مَآ اَغْنٰى عَنْكُمْ جَمْعُكُمْ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۴۸﴾

اور پھر اعراف والے لوگ (دوزخ والے چند آدمیوں کو) آواز دیں گے جنہیں وہ ان کی نشانی سے پہچانتے ہوں گے۔کہ آج تمہاری جمعیت اور تمہارا غرور کچھ کام نہ آیا۔اور تمہیں کوئی فائدہ نہ پہنچایا۔(48)

اَهٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ اَقْسَمْتُمْ لَا يَنَالُهُمُ اللّٰهُ بِرَحْمَةٍ ۭ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمْ وَلَآ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ ﴿۴۹﴾

(پھر جنت میں داخل ہونے والوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہیں گے) کیا یہی وہ لوگ ہیں جن کے متعلق تم قسمیں کھا کھا کر کہتے تھے کہ اللہ ان تک اپنی کچھ بھی رحمت نہیں پہنچائے گا۔(پھر ان مستحقین جنت سے کہیں گے) تم بہشت میں داخل ہو جاؤ۔نہ تم پر کوئی خوف ہے اور نہ ہی تم غمزدہ ہو گے۔(49)

وَنَادٰٓى اَصْحٰبُ النَّارِ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ اَفِيْضُوْا عَلَيْنَا مِنَ الْمَآءِ اَوْ مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ ۭ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَهُمَا عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿۵۰﴾ۙ

اور دوزخ والے بہشت والوں کو پکاریں گے کہ تھوڑا سا پانی یا جو کچھ اللہ تعالیٰ نے تمہیں کھانے کو عطا فرمایا ہے اس میں سے کچھ ہماری طرف انڈیل دو۔وہ جواب میں کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ دونوں چیزیں کافروں پر حرام کر دی ہیں۔(50)

الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَهْوًا وَّلَعِبًا وَّغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۚ فَالْيَوْمَ نَنْسٰىهُمْ كَمَا نَسُوْا لِقَآءَ يَوْمِهِمْ هٰذَا ۙ وَمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ﴿۵۱﴾

جنہوں نے اپنے دین کو کھیل تماشہ بنا لیا تھا اور جنہیں دنیا کی زندگی نے دھوکہ میں ڈال دیا تھا۔آج ہم بھی انہیں اسی طرح بھلا دیں گے جس طرح انہوں نے آج کے اس دن کی حاضری کو بھلا دیا تھا۔اور جیسے وہ ہماری آیتوں کو برابر جھٹلاتے رہے تھے۔(51)

وَلَقَدْ جِئْنٰهُمْ بِكِتٰبٍ فَصَّلْنٰهُ عَلٰي عِلْمٍ هُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۵۲﴾

اور بے شک ہم ان کے پاس ایک ایسی کتاب لائے ہیں جسے ہم نے پورے علم کے ساتھ خوب واضح کر دیا ہے اور جو ایمان لانے والوں کے لئے برابر ہدایت و رحمت ہے۔(52)

هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا تَاْوِيْلَهٗ ۭ يَوْمَ يَاْتِيْ تَاْوِيْلُهٗ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ نَسُوْهُ مِنْ قَبْلُ قَدْ جَاۗءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا

بِالۡحَقِّ ۚ فَهَلۡ لَّنَا مِنۡ شُفَعَآءَ فَيَشۡفَعُوۡا لَنَاۤ اَوۡ نُرَدُّ فَنَعۡمَلَ غَيۡرَ الَّذِىۡ كُنَّا نَعۡمَلُ‌ ؕ قَدۡ خَسِرُوۡۤا اَنۡفُسَهُمۡ وَضَلَّ عَنۡهُمۡ مَّا كَانُوۡا يَفۡتَرُوۡنَ ۝۵۳

کیا یہ لوگ اس (قرآن کی دھمکی) کے انجام کا انتظار کر رہے ہیں؟ (کہ سامنے آئے) حالانکہ جس دن اس کا انجام (سامنے) آئے گا تو وہی لوگ جنہوں نے پہلے اس کو بھلایا ہوگا کہیں گے بے شک ہمارے پروردگار کے رسول ہمارے پاس سچائی کے ساتھ آئے تھے۔تو کیا آج ہمارے لئے کچھ سفارشی ہیں؟ جو ہماری سفارش کریں یا (یہ ممکن ہے کہ) ہمیں دوبارہ واپس بھیج دیا جائے تا کہ جو کچھ ہم پہلے کیا کرتے تھے اس کے الٹ کچھ اور نیک عمل کریں؟ یقیناً انہوں نے اپنے آپ کو خسارہ میں ڈال دیا۔اور جو جھوٹ وہ گھڑا کرتے تھے وہ آج ان سے گم ہو گئے۔(53)

اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِىۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ فِىۡ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسۡتَوٰى عَلَى الۡعَرۡشِ يُغۡشِى الَّيۡلَ النَّهَارَ يَطۡلُبُهٗ حَثِيۡثًا ۙ وَّالشَّمۡسَ وَالۡقَمَرَ وَالنُّجُوۡمَ مُسَخَّرٰتٍۢ بِاَمۡرِهٖ ؕ اَلَا لَـهُ الۡخَـلۡقُ وَالۡاَمۡرُ‌ ؕ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الۡعٰلَمِيۡنَ ۝۵۴

بے شک تمہارا پروردگار وہی اللہ ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں پیدا کیا۔پھر عرش پر مستوی ہوا۔رات کو تخلیق کیا، جو دن کو ڈھانپ لیتی ہے۔کہ اسے تیزی کے ساتھ جا پکڑتی ہے۔اور جس نے سورج، چاند اور ستاروں کو پیدا کیا۔کہ وہ سب طبعی طور پر اس کے حکم کے تابع ہیں۔خبردار! پیدا کرنا اور حکم دینا اس سے مخصوص ہے۔بابرکت ہے اللہ جو سارے جہانوں کا پروردگار ہے۔(54)

اُدۡعُوۡا رَبَّكُمۡ تَضَرُّعًا وَّخُفۡيَةً‌ ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الۡمُعۡتَدِيۡنَ‌ ۝۵۵

اپنے پروردگار سے گڑگڑا کر اور چپکے چپکے دعا کرو۔بے شک وہ حد سے تجاوز کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔(55)

وَلَا تُفۡسِدُوۡا فِى الۡاَرۡضِ بَعۡدَ اِصۡلَاحِهَا وَادۡعُوۡهُ خَوۡفًا وَّطَمَعًا‌ ؕ اِنَّ رَحۡمَتَ اللّٰهِ قَرِيۡبٌ مِّنَ الۡمُحۡسِنِيۡنَ ۝۵۶

اور زمین میں اس کی اصلاح کے بعد فساد برپا نہ کرو۔اور اللہ سے خوف اور امید کے ساتھ دعا کرو۔بے شک اللہ کی رحمت نیک لوگوں کے قریب ہے۔(56)

وَهُوَ الَّذِىۡ يُرۡسِلُ الرِّيٰحَ بُشۡرًاۢ بَيۡنَ يَدَىۡ رَحۡمَتِهٖ ؕ حَتّٰۤى اِذَاۤ اَقَلَّتۡ سَحَابًا ثِقَالًا سُقۡنٰهُ لِبَلَدٍ مَّيِّتٍ فَاَنۡزَلۡنَا بِهِ الۡمَآءَ فَاَخۡرَجۡنَا بِهٖ مِنۡ كُلِّ الثَّمَرٰتِ‌ ؕ كَذٰلِكَ نُخۡرِجُ الۡمَوۡتٰى لَعَلَّكُمۡ تَذَكَّرُوۡنَ ۝۵۷

اور اللہ وہی ہے جو اپنی رحمت (بارش) سے پہلے ہواؤں کو خوشخبری کے لئے بھیجتا ہے۔یہاں تک کہ جب وہ بھاری بادلوں کو اٹھا لیتی ہیں تو ہم انہیں کسی مردہ بستی کی طرف ہانک کر لے جاتے ہیں اور پھر وہاں پانی برسا دیتے ہیں۔اور پھر ہم اس کے ذریعہ سے طرح طرح کے پھل نکالتے ہیں۔اسی طرح ہم مردوں کو (بھی زندہ کر کے) باہر نکالیں گے شاید کہ تم عبرت اور نصیحت حاصل کرو۔(57)

وَالۡبَلَدُ الطَّيِّبُ يَخۡرُجُ نَبَاتُهٗ بِاِذۡنِ رَبِّهٖ‌ ۚ وَالَّذِىۡ خَبُثَ لَا يَخۡرُجُ اِلَّا نَكِدًا‌ ؕ كَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الۡاٰيٰتِ لِقَوۡمٍ يَّشۡكُرُوۡنَ ۝۵۸

اور جو زمین عمدہ و پاکیزہ ہوتی ہے اللہ کے حکم سے اس کی پیداوار خوب نکلتی ہے اور جو خراب اور ناکارہ ہوتی ہے تو اس کی پیداوار بھی خراب اور

بہت کم نکلتی ہے۔ہم اسی طرح شکر گزار قوم کے لیے اپنی نشانیاں پھیر پھیر کر بیان کرتے ہیں۔(58)

لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ اِنِّىْۤ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝۵۹

ہم نے نوحؑ کو ان کی قوم کی طرف رسول بنا کر بھیجا۔تو انہوں نے کہا! اے میری قوم اللہ کی عبادت کرو۔اس کے علاوہ تمہارا کوئی معبود نہیں ہے۔یقیناً مجھے تمہاری نسبت ایک بڑے سخت دن کے عذاب کا اندیشہ ہے۔(59)

قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهٖۤ اِنَّا لَنَرٰىكَ فِىْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝۶۰

ان کی قوم کے سرداروں نے کہا۔ہم تو تم کو کھلی ہوئی گمراہی میں دیکھتے ہیں۔(60)

قَالَ يٰقَوْمِ لَيْسَ بِىْ ضَلٰلَةٌ وَّلٰكِنِّىْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝۶۱

نوحؑ نے کہا! اے میری قوم! مجھ میں کوئی گمراہی نہیں ہے بلکہ میں تو سارے جہانوں کے پروردگار کا رسول ہوں۔(61)

اُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّىْ وَاَنْصَحُ لَكُمْ وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝۶۲

تمہیں اپنے پروردگار کے پیغامات پہنچاتا ہوں (اور تمہاری خیر خواہی کے لیے) تمہیں نصیحت کرتا ہوں۔اور اللہ کی طرف سے وہ کچھ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔(62)

اَوَعَجِبْتُمْ اَنْ جَآءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْكُمْ لِيُنْذِرَكُمْ وَلِتَتَّقُوْا وَلَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝۶۳

کیا تمہیں اس بات پر تعجب ہے کہ تمہارے پروردگار کی طرف سے تمہاری اپنی قوم کے ایک شخص کے پاس وعظ و نصیحت کا پیغام آیا ہے۔تا کہ وہ تمہیں اللہ کے عذاب سے ڈرائے۔ اور تا کہ تم پرہیزگار بنو۔اور تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔(63)

فَكَذَّبُوْهُ فَاَنْجَيْنٰهُ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ فِى الْفُلْكِ وَاَغْرَقْنَا الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا عَمِيْنَ ۝۶۴

مگر ان لوگوں نے انہیں جھٹلایا۔جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ ہم نے انہیں اور جو کشتی میں ان کے ساتھ تھے ان کو نجات دی۔اور جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا تھا ان کو غرق کر دیا بے شک وہ اندھے (بے بصیرت) لوگ تھے۔(64)

وَاِلٰى عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا ؕ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ۝۶۵

اور ہم نے قومِ عاد کی طرف ان کے بھائی ہودؑ کو بھیجا۔انہوں نے کہا! اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو۔اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں ہے۔آخر تم کیوں خوف نہیں کرتے؟(65)

قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖۤ اِنَّا لَنَرٰىكَ فِىْ سَفَاهَةٍ وَّاِنَّا لَنَظُنُّكَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۝۶۶

ان کی قوم کے کافر سرداروں نے کہا ہم تمہیں بے وقوف سمجھتے ہیں اور ہم تمہیں جھوٹا خیال کرتے ہیں۔(66)

قَالَ يٰقَوْمِ لَيْسَ بِىْ سَفَاهَةٌ وَّلٰكِنِّىْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝۶۷

ہودؑ نے کہا! اے میری قوم، مجھ میں کوئی بے وقوفی والی بات نہیں ہے بلکہ میں تو سارے جہانوں کے پروردگار کا رسول ہوں۔(67)

اُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَ اَنَا لَكُمْ نَاصِحٌ اَمِيْنٌ ﴿٦٨﴾

تمہیں تمہارے پروردگار کے پیغامات پہنچاتا ہوں۔اور تمہیں ایمانداری سے نصیحت کرنے والا ہوں۔(68)

اَوَ عَجِبْتُمْ اَنْ جَآءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْكُمْ لِيُنْذِرَكُمْ ؕ وَ اذْكُرُوْٓا اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ مِنْۢ بَعْدِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّ زَادَكُمْ فِي الْخَلْقِ بَصْۜطَةً ۚ فَاذْكُرُوْٓا اٰلَآءَ اللّٰهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿٦٩﴾

کیا تمہیں اس بات پر تعجب ہے کہ تمہارے پروردگار کی طرف سے تمہاری اپنی قوم کے ایک شخص کے پاس وعظ و نصیحت کا پیغام آیا ہے؟ تاکہ وہ تمہیں اللہ کے عذاب سے ڈرائے۔اور یاد کرو اللہ کے اس احسان کو کہ اس نے تمہیں قومِ نوحؑ کے بعد ان کا جانشین بنایا۔اور تمہاری خلقت میں یعنی قوت و طاقت اور قد و قامت میں زیادتی اور وسعت عطا کی۔پس اللہ کی نعمتوں کو یاد کرو تاکہ تم ہر طرح فلاح پاؤ۔(69)

قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا لِنَعْبُدَ اللّٰهَ وَحْدَهٗ وَ نَذَرَ مَا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا ۚ فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿٧٠﴾

انہوں نے کہا (اے ہودؑ) کیا تم ہمارے پاس اس لئے آئے ہو کہ ہم ایک اللہ کی عبادت کریں۔اور ان معبودوں کو چھوڑ دیں جن کی ہمارے باپ دادا عبادت کرتے چلے آئے ہیں۔اگر تم سچے ہو تو ہمارے پاس لاؤ وہ عذاب جس کی تم ہمیں دھمکی دیتے ہو۔(70)

قَالَ قَدْ وَقَعَ عَلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ رِجْسٌ وَّ غَضَبٌ ؕ اَتُجَادِلُوْنَنِيْ فِيْٓ اَسْمَآءٍ سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَ اٰبَآؤُكُمْ مَّا نَزَّلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ؕ فَانْتَظِرُوْٓا اِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ﴿٧١﴾

ہودؑ نے کہا! سمجھ لو کہ تمہارے پروردگار کی طرف سے تم پر عذاب اور غضب نازل ہو گیا ہے۔کیا تم مجھ سے ایسے ناموں کے بارے میں جھگڑتے ہو جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے از خود رکھ لئے ہیں۔جن کے متعلق اللہ نے کوئی سند نازل نہیں کی۔اچھا تو پھر تم خدا کے عذاب کا انتظار کرو مَیں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرنے والوں میں سے ہوں۔(71)

فَاَنْجَيْنٰهُ وَ الَّذِيْنَ مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَ قَطَعْنَا دَابِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَ مَا كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ ﴿٧٢﴾

پس آخر کار ہم نے اپنی رحمت سے ہودؑ اور ان کے ساتھیوں کو نجات دی (بچا لیا)۔اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا تھا اور وہ ایمان لانے والے نہیں تھے ان کی جڑ ہی کاٹ دی۔(72)

وَ اِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا ۘ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ قَدْ جَآءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰيَةً فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِيْٓ اَرْضِ اللّٰهِ وَ لَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٧٣﴾

اور قومِ ثمود کی طرف ان کے بھائی صالحؑ کو بھیجا۔انہوں نے کہا اے میری قوم! اللہ ہی کی عبادت کرو۔اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں ہے۔

تمہارے پروردگار کی طرف سے میری صداقت کا ایک خاص معجزہ آ چکا ہے یہ اللہ کی خاص اونٹنی ہے جو تمہارے لئے ایک قدرتی نشانی (معجزہ) ہے۔ اسے کھلا چھوڑ دو کہ خدا کی زمین میں چرتی پھرے۔ اور خبردار ! اسے برے ارادے سے ہاتھ نہ لگانا (اسے تکلیف نہ پہنچانا)۔ ورنہ دردناک عذاب تمہیں اپنی گرفت میں لے لے گا۔(73)

وَاذْكُرُوْٓا اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ مِنْۢ بَعْدِ عَادٍ وَّ بَوَّاَكُمْ فِي الْاَرْضِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْ سُهُوْلِهَا قُصُوْرًا وَّ تَنْحِتُوْنَ الْجِبَالَ بُيُوْتًا ۚ فَاذْكُرُوْٓا اٰلَآءَ اللّٰهِ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ﴿٧٤﴾

اور وہ وقت یاد کرو جب اللہ نے تمہیں قومِ عاد کا جانشین بنایا۔ اور تمہیں زمین میں رہنے کے لئے ٹھکانہ دیا کہ تم نرم اور ہموار زمین میں محلات بناتے ہو اور پہاڑوں کو تراش کر مکانات بناتے ہو۔ سو اللہ کی نعمتوں کو یاد کرو۔ اور زمین میں فساد مت پھیلاتے پھرو۔(74)

قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لِلَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِمَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ صٰلِحًا مُّرْسَلٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ قَالُوْٓا اِنَّا بِمَآ اُرْسِلَ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ﴿٧٥﴾

قوم کے بڑے لوگوں نے جو متکبر تھے ان کمزور لوگوں سے کہا جو ایمان لائے تھے۔ کیا تم جانتے ہو صالحؑ واقعی اپنے پروردگار کی طرف سے بھیجے ہوئے ہیں؟ انہوں نے کہا بے شک ہم تو اس پیغام پر ایمان لائے جسے دے کر ان کو بھیجا گیا ہے۔(75)

قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا بِالَّذِيْٓ اٰمَنْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿٧٦﴾

یہ سن کر متکبر مزاج بڑے کہنے لگے کہ جس چیز پر تم ایمان لائے ہو ہم اس کے کافر و منکر ہیں۔(76)

فَعَقَرُوا النَّاقَةَ وَعَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ وَقَالُوْا يٰصٰلِحُ ائْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿٧٧﴾

پھر اونٹنی کے پاؤں کاٹ ڈالے اور یوں اسے مار ڈالا۔ اور اپنے رب کے حکم سے سرکشی کی۔ اور کہا اے صالحؑ! لے آ ؤ ہم پر وہ عذاب جس سے تو ہمیں ڈراتا ہے اگر تو رسول ہے۔(77)

فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ﴿٧٨﴾

پس انہیں زلزلہ نے آ پکڑا۔ اور وہ اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے۔(78)

فَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَقَالَ يٰقَوْمِ لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ رِسَالَةَ رَبِّيْ وَنَصَحْتُ لَكُمْ وَلٰكِنْ لَّا تُحِبُّوْنَ النّٰصِحِيْنَ ﴿٧٩﴾

پس صالحؑ یہ کہتے ہوئے وہاں سے منہ موڑ کر نکل گئے اے میری قوم! میں نے تمہیں اپنے پروردگار کا پیغام پہنچا دیا اور تم کو نصیحت کی۔ مگر تم نصیحت کرنے والے خیر خواہوں کو پسند ہی نہیں کرتے۔(79)

وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٨٠﴾

اور ہم نے لوطؑ کو بھیجا انہوں نے اپنی قوم سے کہا کہ تم ایسا بے حیائی کا کام کرتے ہو کہ ایسا کام تم سے پہلے دنیا والوں میں سے کسی نے نہیں کیا۔(80)

اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِ ؕ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ﴿٨١﴾

یعنی تم عورتوں کو چھوڑ کر مردوں کے ساتھ شہوت رانی کرتے ہو؟ تم بڑے حد سے گزرے ہوئے لوگ ہو۔(81)

وَ مَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوْۤا اَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ قَرْيَتِكُمْ ۚ اِنَّهُمْ اُنَاسٌ يَّتَطَهَّرُوْنَ ﴿۸۲﴾

ان کی قوم کا اس کے سوا کوئی جواب نہ تھا کہ آپس میں کہنے لگے کہ انہیں اس بستی سے نکال دو۔ یہ لوگ بڑے پاکباز بنتے ہیں۔(82)

فَاَنْجَيْنٰهُ وَ اَهْلَهٗۤ اِلَّا امْرَاَتَهٗ ۖ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿۸۳﴾

تو ہم نے انہیں اور ان کے گھر والوں کو سوائے ان کی بیوی کے نجات دی۔ ہاں البتہ وہ پیچھے رہ جانے والوں میں سے تھی۔(83)

وَ اَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ؕ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۸۴﴾

اور ہم نے ان پر پتھروں کی بارش برسائی۔ تو دیکھو مجرموں کا کیسا انجام ہوا؟(84)

وَ اِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا ؕ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ قَدْ جَآءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَ الْمِيْزَانَ وَ لَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ وَ لَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۸۵﴾

اور ہم نے مدین کی طرف ان کے بھائی شعیبؑ کو بھیجا۔ انہوں نے کہا اے میری قوم! اللہ ہی کی عبادت کرو۔ اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں ہے۔ یقیناً تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے کھلی نشانی بھی آ چکی ہے۔ پس ناپ تول پوری کیا کرو۔ اور لوگوں کو ان کی (خرید کردہ) چیزیں کم نہ دیا کرو۔ اور زمین میں اس کی اصلاح کے بعد فساد نہ پھیلاؤ۔ یہ بات تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم ایمان والے ہو۔(85)

وَ لَا تَقْعُدُوْا بِكُلِّ صِرَاطٍ تُوْعِدُوْنَ وَ تَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِهٖ وَ تَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۚ وَ اذْكُرُوْۤا اِذْ كُنْتُمْ قَلِيْلًا فَكَثَّرَكُمْ ۪ وَ انْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۸۶﴾

اور ہر راستے پر اس طرح نہ بیٹھو کہ تم راہ گیروں کو ڈراؤ دھمکاؤ۔ اور ایمان لانے والوں کو اللہ کی راہ سے روکو۔ اور اس راہ میں کجی تلاش کرو۔ اور وہ وقت یاد کرو۔ جب تم تھوڑے تھے تو اللہ نے تمہاری تعداد میں اضافہ کر دیا۔ اور دیکھو کہ فساد پھیلانے والوں کا انجام کیسا ہوتا رہا ہے۔(86)

وَ اِنْ كَانَ طَآئِفَةٌ مِّنْكُمْ اٰمَنُوْا بِالَّذِيْۤ اُرْسِلْتُ بِهٖ وَ طَآئِفَةٌ لَّمْ يُؤْمِنُوْا فَاصْبِرُوْا حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ بَيْنَنَا ۚ وَ هُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ﴿۸۷﴾

اور اگر تم میں سے کچھ لوگ اس حکم پر، جس کو دے کر مجھ کو بھیجا گیا، ایمان لے آئے ہیں اور کچھ ایمان نہیں لائے ہیں تو ذرا ٹھہر جاؤ۔ یہاں تک کہ ہمارے درمیان اللہ فیصلہ کئے دیتا ہے اور وہ سب فیصلہ کرنے والوں سے بہتر ہے۔(87)

قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لَنُخْرِجَنَّكَ يٰشُعَيْبُ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَكَ مِنْ قَرْيَتِنَاۤ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِيْ مِلَّتِنَا ؕ قَالَ اَوَ لَوْ كُنَّا كٰرِهِيْنَ ﴿۸۸﴾

ان کی قوم کے متکبر سرداروں نے کہا کہ اے شعیبؑ! ہم آپ کو اور جو آپ کے ہمراہ ایمان والے ہیں ان کو اپنی بستی سے نکال دیں گے۔ اِلّا یہ

کہ تم ہمارے مذہب میں واپس آ جاؤ۔شعیبؑ نے جواب دیا کہ کیا ہم تمہارے مذہب میں واپس آ جائیں چہ جائیکہ ہم کو کتنا ہی ناگوار گزرتا ہو؟ (88)

قَدِ افْتَرَيْنَا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اِنْ عُدْنَا فِيْ مِلَّتِكُمْ بَعْدَ اِذْ نَجّٰىنَا اللّٰهُ مِنْهَا ؕ وَمَا يَكُوْنُ لَنَآ اَنْ نَّعُوْدَ فِيْهَآ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّنَا ؕ وَسِعَ رَبُّنَا كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ؕ عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا ؕ رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَيْرُ الْفٰتِحِيْنَ ﴿۸۹﴾

ہم تو اللہ تعالیٰ پر بڑی جھوٹی تہمت لگانے والے ہو جائیں گے اگر ہم تمہارے دین میں واپس آ جائیں۔اس کے بعد کہ اللہ تعالیٰ نے ہم کو اس سے نجات دی۔اور ہمارے لیے ممکن نہیں کہ تمہارے مذہب میں پھر آ جائیں، کیونکہ اللہ جو کہ ہمارا رب ہے ہمیں ہدایت دے چکا ہے۔ ہمارے رب کا علم ہر چیز کو محیط ہے، ہم اللہ ہی پر بھروسہ رکھتے ہیں۔اے ہمارے پروردگار! ہمارے اور ہماری قوم کے درمیان حق کے موافق فیصلہ کر دے۔اور تو سب سے اچھا فیصلہ کرنے والا ہے (89)

وَقَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لَئِنِ اتَّبَعْتُمْ شُعَيْبًا اِنَّكُمْ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ﴿۹۰﴾

اور ان کی قوم کے ان سرداروں نے جو کافر تھے آپس میں کہا کہ اگر تم شعیبؑ کی پیروی کرو گے تو نقصان اٹھاؤ گے۔(90)

فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ﴿۹۱﴾ۚۖ

سو زلزلہ نے انہیں آ پکڑا۔جس کے بعد وہ اپنے گھروں میں اوندھے منہ پڑے رہ گئے۔(91)

الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا شُعَيْبًا كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا ۚ اَلَّذِيْنَ كَذَّبُوْا شُعَيْبًا كَانُوْا هُمُ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۹۲﴾

جن لوگوں نے شعیبؑ کو جھٹلایا تھا وہ اس طرح برباد ہوئے کہ گویا کبھی ان گھروں میں بستے ہی نہ تھے۔جنھوں نے شعیبؑ کو جھٹلایا تھا وہی نقصان اٹھانے والے ثابت ہوئے۔(92)

فَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَقَالَ يٰقَوْمِ لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَنَصَحْتُ لَكُمْ ۚ فَكَيْفَ اٰسٰى عَلٰى قَوْمٍ كٰفِرِيْنَ ﴿۹۳﴾

اس وقت وہ ان سے منہ موڑ کر چلے اور کہا اے میری قوم! میں نے تو یقیناً اپنے پروردگار کے پیغامات تمہیں پہنچا دیئے تھے اور تمہیں نصیحت بھی کی تھی۔تو اب کافر قوم کے عبرتناک انجام پر کیونکر افسوس کروں؟ (93)

وَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّبِيٍّ اِلَّآ اَخَذْنَآ اَهْلَهَا بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ يَضَّرَّعُوْنَ ﴿۹۴﴾

اور ہم نے کبھی کسی بستی میں کوئی نبی نہیں بھیجا مگر یہ کہ اس کے باشندوں کو (ان کی تکذیب پر پہلے) سختی اور تکلیف میں مبتلا کیا۔تاکہ وہ عاجزی اور گریہ زاری کریں۔(94)

ثُمَّ بَدَّلْنَا مَكَانَ السَّيِّئَةِ الْحَسَنَةَ حَتّٰى عَفَوْا وَّقَالُوْا قَدْ مَسَّ اٰبَآءَنَا الضَّرَّآءُ وَالسَّرَّآءُ فَاَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۹۵﴾

پھر ہم نے ان کی بدحالی کو خوش حالی سے بدل دیا۔یہاں تک کہ وہ خوب بڑھے اور پھلے پھولے، اور کہنے لگے کہ ہمارے باپ دادا کو بھی کبھی

تکلیف اور کبھی راحت یونہی پہنچتی رہی ہے۔تو ایک دم ہم نے ان کو اس طرح پکڑ لیا کہ انہیں اس کا شعور بھی نہ ہو سکا۔(95)

وَ لَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰۤى اٰمَنُوْا وَ اتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ وَ لٰكِنْ كَذَّبُوْا فَاَخَذْنٰهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۹۶﴾

اور اگر ان بستیوں کے باشندے ایمان لاتے اور پرہیزگاری اختیار کرتے تو ہم ان پر آسمان وزمین کی برکتوں کے دروازے کھول دیتے۔لیکن انہوں نے جھٹلایا۔لہٰذا ہم نے ان کو ان کے اعمال کی پاداش میں پکڑ لیا۔(96)

اَفَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰۤى اَنْ يَّاْتِيَهُمْ بَاْسُنَا بَيَاتًا وَّ هُمْ نَآىِٕمُوْنَ ﴿۹۷﴾

آیا ان بستیوں والے اس سے بے خوف ہو گئے ہیں کہ ان پر ہمارا عذاب راتوں رات آجائے جبکہ وہ سو رہے ہوں؟(97)

اَوَ اَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰۤى اَنْ يَّاْتِيَهُمْ بَاْسُنَا ضُحًى وَّ هُمْ يَلْعَبُوْنَ ﴿۹۸﴾

یا کیا بستیوں والے اس سے بے خوف ہو گئے ہیں کہ ان پر ہمارا عذاب دن چڑھے آجائے جبکہ وہ کھیل کود رہے ہوں؟(98)

اَفَاَمِنُوْا مَكْرَ اللّٰهِ ۚ فَلَا يَاْمَنُ مَكْرَ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۹۹﴾

کیا یہ لوگ اللہ کے عذاب یا اس کی خفیہ تدبیر سے بے خوف ہو گئے ہیں۔حالانکہ اللہ کے عذاب یا اس کی خفیہ تدبیر سے وہی لوگ بے خوف ہوتے ہیں جو خسارہ پانے والے ہوں۔(99)

اَوَ لَمْ يَهْدِ لِلَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِ اَهْلِهَاۤ اَنْ لَّوْ نَشَآءُ اَصَبْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ ۚ وَ نَطْبَعُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ ﴿۱۰۰﴾

کیا ان لوگوں پر جو پہلے اہل زمین کی تباہی کے بعد زمین کے وارث بنے ہیں یہ بات واضح نہیں ہوئی ہے کہ اگر ہم چاہتے تو ان کو گناہوں کی وجہ سے کسی مصیبت میں مبتلا کر دیتے۔اور ان کے دلوں پر ایسی مہر لگا دیتے کہ وہ سن (سمجھ) نہ سکیں۔(100)

تِلْكَ الْقُرٰى نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَآىِٕهَا ۚ وَ لَقَدْ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ۚ فَمَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا بِمَا كَذَّبُوْا مِنْ قَبْلُ ؕ كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۰۱﴾

یہ وہ بستیاں ہیں کہ جن کی کچھ خبریں ہم آپ سے بیان کر رہے ہیں بے شک ان کے پاس ان کے رسول کھلے ہوئے نشان (معجزے) لے کر آئے۔مگر وہ ایسے نہیں تھے کہ اس بات پر ایمان لاتے جسے وہ پہلے جھٹلا چکے تھے۔اللہ اسی طرح کافروں کے دلوں پر مہر لگاتا ہے۔(101)

وَ مَا وَجَدْنَا لِاَكْثَرِهِمْ مِّنْ عَهْدٍ ۚ وَ اِنْ وَّجَدْنَاۤ اَكْثَرَهُمْ لَفٰسِقِيْنَ ﴿۱۰۲﴾

اور ہم نے ان کی اکثریت میں عہد و پیمان کی پاسداری نہیں پائی۔اور ہم نے اکثر کو فاسق و فاجر پایا ہے۔(102)

ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ مُّوْسٰى بِاٰيٰتِنَاۤ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَ مَلَاۡىِٕهٖ فَظَلَمُوْا بِهَا ۚ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۱۰۳﴾

پھر ہم نے ان (انبیاءؑ) کے بعد موسیٰؑ کو اپنی نشانیاں (معجزے) دے کر فرعون اور اس کے سرداروں کی طرف بھیجا۔مگر انہوں نے ان نشانیوں

کے ساتھ ظلم کیا (انکار کردیا)۔ دیکھو مفسدین کا کیا برا انجام ہوا؟ (103)

وَ قَالَ مُوْسٰی یٰفِرْعَوْنُ اِنِّیْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۙ﴿۱۰۴﴾

اور موسیٰؑ نے کہا اے فرعون! میں تمام جہانوں کے پروردگار کا رسول ہوں۔ (104)

حَقِیْقٌ عَلٰۤی اَنْ لَّاۤ اَقُوْلَ عَلَی اللّٰہِ اِلَّا الْحَقَّ ؕ قَدْ جِئْتُکُمْ بِبَیِّنَۃٍ مِّنْ رَّبِّکُمْ فَاَرْسِلْ مَعِیَ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ ﴿۱۰۵﴾ؕ

میرے لئے ضروری ہے کہ اللہ کے بارے میں حق کے سوا کوئی بات نہ کہوں۔ میں تمہارے پروردگار کی طرف سے معجزہ لے کر آیا ہوں۔ پس تو بنی اسرائیل کو آزاد کر کے میرے ساتھ بھیج دے۔ (105)

قَالَ اِنْ کُنْتَ جِئْتَ بِاٰیَۃٍ فَاْتِ بِہَاۤ اِنْ کُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ ﴿۱۰۶﴾

فرعون نے کہا اگر تم کوئی معجزہ لائے ہو تو اگر تم سچے ہو تو اسے پیش کرو۔ (106)

فَاَلْقٰی عَصَاہُ فَاِذَا ہِیَ ثُعْبَانٌ مُّبِیْنٌ ﴿۱۰۷﴾ۚۖ

پس انہوں نے اپنا عصا پھینک دیا اور وہ یکایک واضح طور پر اژدھا بن گیا۔ (107)

وَّ نَزَعَ یَدَہٗ فَاِذَا ہِیَ بَیْضَآءُ لِلنّٰظِرِیْنَ ﴿۱۰۸﴾

اور اپنا ہاتھ باہر نکالا تو وہ ایک دم دیکھنے والوں کے لیے سفید اور روشن تھا۔ (108)

قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ اِنَّ ہٰذَا لَسٰحِرٌ عَلِیْمٌ ﴿۱۰۹﴾ۙ

قومِ فرعون کے سرداروں نے یہ منظر دیکھ کر کہا کہ یہ شخص بڑا ماہر جادوگر ہے۔ (109)

یُّرِیْدُ اَنْ یُّخْرِجَکُمْ مِّنْ اَرْضِکُمْ ۚ فَمَاذَا تَاْمُرُوْنَ ﴿۱۱۰﴾

(اس پر فرعون نے کہا) یہ تمہیں تمہارے ملک سے نکال دینا چاہتا ہے تو تم کیا مشورہ دیتے ہو؟ (110)

قَالُوْۤا اَرْجِہْ وَ اَخَاہُ وَ اَرْسِلْ فِی الْمَدَآئِنِ حٰشِرِیْنَ ﴿۱۱۱﴾ۙ

ان لوگوں نے کہا کہ انہیں اور ان کے بھائی کو روک رکھیے۔ اور شہروں میں ہرکارے بھیج دیجئے۔ (111)

یَاْتُوْکَ بِکُلِّ سٰحِرٍ عَلِیْمٍ ﴿۱۱۲﴾

جو ہر بڑے ماہر جادوگر کو لے آئیں۔ (112)

وَ جَآءَ السَّحَرَۃُ فِرْعَوْنَ قَالُوْۤا اِنَّ لَنَا لَاَجْرًا اِنْ کُنَّا نَحْنُ الْغٰلِبِیْنَ ﴿۱۱۳﴾

چنانچہ جادوگر فرعون کے پاس آ گئے اور کہنے لگے کہ اگر ہم غالب آ گئے تو یقیناً ہم ایک بڑے معاوضے کے حقدار ہوں گے۔ (113)

قَالَ نَعَمْ وَ اِنَّکُمْ لَمِنَ الْمُقَرَّبِیْنَ ﴿۱۱۴﴾

فرعون نے کہا ہاں۔ اور اس کے علاوہ تم ہمارے مقرب لوگوں میں سے ہو جاؤ گے۔ (114)

قَالُوْا يٰمُوْسٰۤى اِمَّاۤ اَنْ تُلْقِيَ وَ اِمَّاۤ اَنْ نَّكُوْنَ نَحْنُ الْمُلْقِيْنَ ۝١١٥

انہوں نے کہا اے موسیٰؑ یا تم پہلے پھینکو یا پھر ہم ہی پھینکتے ہیں۔(115)

قَالَ اَلْقُوْا ۚ فَلَمَّاۤ اَلْقَوْا سَحَرُوْۤا اَعْيُنَ النَّاسِ وَ اسْتَرْهَبُوْهُمْ وَ جَآءُوْ بِسِحْرٍ عَظِيْمٍ ۝١١٦

موسیٰؑ نے جواب میں کہا تم ہی پھینکو! پھر جب انہوں نے (اپنی لاٹھیاں اور رسیاں) پھینکیں تو لوگوں کی نگاہوں کو مسحور کر دیا (ان کی نظر بندی کر دی)۔اور انہیں خوف زدہ کر دیا۔اور انہوں نے بڑا زبردست جادو پیش کیا۔(116)

وَ اَوْحَيْنَاۤ اِلٰى مُوْسٰۤى اَنْ اَلْقِ عَصَاكَ ۚ فَاِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَاْفِكُوْنَ ۝١١٧ ۚ

ہم نے موسیٰؑ کو وحی کی کہ اپنا عصا پھینکو۔تو یکا یک وہ اژدھا بن کر ان کے طلسموں (جادو کے جھوٹے سانپوں) کو نگلنے لگا۔(117)

فَوَقَعَ الْحَقُّ وَ بَطَلَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝١١٨ ۚ

نتیجہ یہ نکلا کہ حق ثابت ہو گیا۔اور جو جھوٹے کارروائی کر رہے تھے وہ باطل ہو گئی۔(118)

فَغُلِبُوْا هُنَالِكَ وَ انْقَلَبُوْا صٰغِرِيْنَ ۝١١٩ ۚ

اس طرح وہ (فرعون اور فرعونی) مغلوب ہوئے اور ذلیل و رسوا ہو کر رہ گئے۔(119)

وَ اُلْقِيَ السَّحَرَةُ سٰجِدِيْنَ ۝١٢٠ ۚۖ قَالُوْۤا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝١٢١ ۙ

اور تمام جادوگر سجدہ میں گر پڑے۔(120) اور کہنے لگے ہم سارے جہانوں کے پروردگار پر ایمان لائے۔(121)

رَبِّ مُوْسٰى وَ هٰرُوْنَ ۝١٢٢

جو موسیٰؑ و ہارونؑ کا پروردگار ہے۔(122)

قَالَ فِرْعَوْنُ اٰمَنْتُمْ بِهٖ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ۚ اِنَّ هٰذَا لَمَكْرٌ مَّكَرْتُمُوْهُ فِي الْمَدِيْنَةِ لِتُخْرِجُوْا مِنْهَاۤ
اَهْلَهَا ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝١٢٣

فرعون نے کہا تم اس پر ایمان لے آئے ہو۔اس سے پہلے کہ میں تمہیں اجازت دوں؟ یقیناً یہ کوئی خفیہ سازش ہے جو تم لوگوں نے کی ہے۔تا کہ تم شہر کے باشندوں کو اس سے باہر نکالو۔عنقریب تمہیں اس کا انجام معلوم ہو جائے گا۔(123)

لَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَ اَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ ثُمَّ لَاُصَلِّبَنَّكُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝١٢٤

میں تمہارے ہاتھ پاؤں کو مخالف سمتوں سے کاٹ دوں گا پھر تم سب کو سولی پر لٹکا دوں گا۔(124)

یعنی دایاں ہاتھ اور بایاں پاؤں۔یا بایاں ہاتھ اور دایاں پاؤں۔

قَالُوْۤا اِنَّاۤ اِلٰى رَبِّنَا مُنْقَلِبُوْنَ ۝١٢٥ ۚ

انہوں نے کہا ہمیں کچھ پروا نہیں ہے۔ہم لوگ بہر حال اپنے پروردگار کی طرف پلٹ کر جانے والے ہیں۔(125)

وَمَا تَنْقِمُ مِنَّآ اِلَّآ اَنْ اٰمَنَّا بِاٰيٰتِ رَبِّنَا لَمَّا جَآءَتْنَا ؕ رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّ تَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ ﴿۱۲۶﴾

اورتم ہم سے صرف اس بات کا انتقام لینا چاہتے ہو کہ ہم اپنے پروردگار کی نشانیوں پر ایمان لائے ہیں جب وہ ہمارے پاس آئی ہیں۔(پھر یوں دعا کی)اے ہمارے رب! ہمیں صبر عطا فرما اور ہمیں اس حالت میں وفات دے کہ ہم تیرے سچے فرمانبردار ہوں۔(126)

وَ قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ اَتَذَرُ مُوْسٰى وَ قَوْمَهٗ لِيُفْسِدُوْا فِى الْاَرْضِ وَيَذَرَكَ وَ اٰلِهَتَكَ ؕ قَالَ سَنُقَتِّلُ اَبْنَآءَهُمْ وَ نَسْتَحْىٖ نِسَآءَهُمْ ۚ وَ اِنَّا فَوْقَهُمْ قٰهِرُوْنَ ﴿۱۲۷﴾

قومِ فرعون کے سرداروں نے کہا! کیا تو موسیٰؑ اور اس کی قوم کے آدمیوں کو اس لئے چھوڑے رکھے گا کہ وہ ملک میں فساد پھیلاتے رہیں اور تمہیں اور تمہارے معبودوں کو چھوڑے رہیں؟ اس پر فرعون نے کہا ہم عنقریب ان کے لڑکوں کو قتل کریں گے اور ان کی عورتوں کو زندہ رہنے دیں گے اور ہم پوری طرح ان پر غالب ہیں۔(127)

قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهِ اسْتَعِيْنُوْا بِاللّٰهِ وَ اصْبِرُوْا ۚ اِنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ ۙ يُوْرِثُهَا مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَ الْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۲۸﴾

موسیٰؑ نے اپنی قوم سے کہا! تم اللہ سے مدد طلب کرو اور صبر وتحمل سے کام لو بے شک زمین اللہ کی ہے وہ جسے چاہتا ہے اپنے بندوں میں سے اس کا وارث بنا دیتا ہے۔اور اچھا انجام تو پرہیزگاروں کا ہی ہے۔(128)

قَالُوْٓا اُوْذِيْنَا مِنْ قَبْلِ اَنْ تَاْتِيَنَا وَ مِنْۢ بَعْدِ مَا جِئْتَنَا ؕ قَالَ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّهْلِكَ عَدُوَّكُمْ وَ يَسْتَخْلِفَكُمْ فِى الْاَرْضِ فَيَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۹﴾

ان لوگوں(بنی اسرائیل)نے کہا ہم آپ کے آنے سے پہلے بھی ستائے جاتے رہے اور آپ کے آنے کے بعد بھی۔انہوں نے کہا! عنقریب تمہارا پروردگار تمہارے دشمن کو ہلاک کر دے گا اور تمہیں زمین میں ان کا جانشین بنائے گا(تمہیں اقتدار عطا فرمائے گا)۔تاکہ دیکھے کہ تم کیسے عمل کرتے ہو؟(129)

وَ لَقَدْ اَخَذْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ بِالسِّنِيْنَ وَ نَقْصٍ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ﴿۱۳۰﴾

اور ہم نے فرعونیوں کو قحط اور پھلوں کی پیداوار کی کمی میں گرفتار کیا کہ شاید وہ نصیحت حاصل کریں۔(130)

فَاِذَا جَآءَتْهُمُ الْحَسَنَةُ قَالُوْا لَنَا هٰذِهٖ ۚ وَ اِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَّطَّيَّرُوْا بِمُوْسٰى وَ مَنْ مَّعَهٗ ؕ اَلَآ اِنَّمَا طٰٓئِرُهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳۱﴾

مگر ان کی حالت یہ تھی کہ جب خوش حالی آتی تو کہتے کہ یہ تو ہمارا حق ہے اور جب بدحالی آتی تو اسے موسیٰؑ اور ان کے ساتھیوں کی نحوست قرار دیتے۔حالانکہ ان پر بدحالی اللہ کی طرف سے ہے۔لیکن اکثر لوگ یہ حقیقت جانتے نہیں ہیں۔(131)

وَ قَالُوْا مَهْمَا تَاْتِنَا بِهٖ مِنْ اٰيَةٍ لِّتَسْحَرَنَا بِهَا ۙ فَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۳۲﴾

اورانہوں نے موسیٰ سے کہا! تم جوبھی معجزہ ہمارے سامنے لے آؤ اوراس سے ہمیں مسحور کرنا چاہو۔ہم پھر بھی ایمان نہیں لائیں گے۔(132)

فَاَرْسَلْنَا عَلَیْهِمُ الطُّوْفَانَ وَ الْجَرَادَ وَ الْقُمَّلَ وَ الضَّفَادِعَ وَ الدَّمَ اٰیٰتٍ مُّفَصَّلٰتٍ فَاسْتَكْبَرُوْا وَ كَانُوْا قَوْمًا مُّجْرِمِیْنَ ﴿۱۳۳﴾

پھر ہم نے ان پر طوفان، ٹڈی دل، جوئیں، مینڈکوں اور خون کی صورت میں عذاب بھیجا۔ یہ کھلی ہوئی نشانیاں تھیں مگر وہ پھر بھی تکبر اور سرکشی ہی کرتے رہے۔اور وہ بڑے ہی مجرم لوگ تھے۔(133)

وَ لَمَّا وَقَعَ عَلَیْهِمُ الرِّجْزُ قَالُوْا یٰمُوْسَى ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ لَئِنْ كَشَفْتَ عَنَّا الرِّجْزَ لَنُؤْمِنَنَّ لَكَ وَ لَنُرْسِلَنَّ مَعَكَ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ ﴿۱۳۴﴾

اور جب کبھی ان پر کوئی عذاب نازل ہوتا تو کہتے اے موسیٰ ہمارے لئے اپنے پروردگار سے دعا کرو جس کا اس نے تم سے وعدہ کر رکھا ہے۔اگر تم نے یہ عذاب ہم سے ٹال دیا۔تو ہم تم پر ایمان لے آئیں گے اور تمہارے ساتھ بنی اسرائیل کو بھیج دیں گے۔(134)

فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الرِّجْزَ اِلٰۤى اَجَلٍ هُمْ بٰلِغُوْهُ اِذَا هُمْ یَنْكُثُوْنَ ﴿۱۳۵﴾

تو جب ہم ان سے وہ عذاب ہٹا دیتے۔اور انہیں کچھ وقت دیتے تا کہ وہ اپنا وعدہ پورا کریں۔تو وہ اپنے کئے ہوئے عہد کو توڑ دیتے۔(135)

فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَاَغْرَقْنٰهُمْ فِی الْیَمِّ بِاَنَّهُمْ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا وَ كَانُوْا عَنْهَا غٰفِلِیْنَ ﴿۱۳۶﴾

تب ہم نے ان سے اس طرح انتقام لیا کہ انہیں سمندر میں غرق کر دیا۔ کیونکہ وہ ہماری نشانیوں کو جھٹلاتے تھے اور ان کی طرف سے غفلت برتتے تھے۔(136)

وَ اَوْرَثْنَا الْقَوْمَ الَّذِیْنَ كَانُوْا یُسْتَضْعَفُوْنَ مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَ مَغَارِبَهَا الَّتِیْ بٰرَكْنَا فِیْهَا وَ تَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ الْحُسْنٰى عَلٰى بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ بِمَا صَبَرُوْا وَ دَمَّرْنَا مَا كَانَ یَصْنَعُ فِرْعَوْنُ وَ قَوْمُهٗ وَ مَا كَانُوْا یَعْرِشُوْنَ ﴿۱۳۷﴾

اور ان کی جگہ ہم نے ان لوگوں کو وارث (اور مالک) بنایا جن کو کمزور سمجھا جاتا تھا۔اور وارث بھی اس مشرق و مغرب کا بنایا جس میں ہم نے برکت دی ہے اور اسی طرح آپ کے پروردگار کا وہ اچھا وعدہ پورا ہو گیا جو اس نے بنی اسرائیل سے کیا تھا کیونکہ انہوں نے صبر و ضبط سے کام لیا تھا۔اور ہم نے اسے مٹا دیا جو کچھ فرعون اور اس کی قوم والے کرتے تھے۔اور برباد کر دیئے وہ اونچے مکان جو وہ تعمیر کرتے تھے۔(137)

وَ جٰوَزْنَا بِبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ الْبَحْرَ فَاَتَوْا عَلٰى قَوْمٍ یَّعْكُفُوْنَ عَلٰۤى اَصْنَامٍ لَّهُمْ قَالُوْا یٰمُوْسَى اجْعَلْ لَّنَاۤ اِلٰهًا كَمَا لَهُمْ اٰلِهَةٌ قَالَ اِنَّكُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ ﴿۱۳۸﴾

اور جب ہم نے بنی اسرائیل کو دریا کے اس پار اتار دیا تو ان کا گزر ایک ایسی قوم سے ہوا۔جو اپنے معبودوں کی پرستش میں مگن بیٹھی تھی۔بنی اسرائیل والوں نے کہا اے موسیٰ ہمارے لئے بھی ایک معبود بنا دیں جیسے ان کے معبود ہیں۔موسیٰ نے کہا تم بڑے ہی جاہل لوگ ہو۔(138)

اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ مُتَبَّرٌ مَّا هُمْ فِيْهِ وَ بٰطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۳۹﴾

جس طریقہ پر یہ لوگ ہیں وہ یقیناً تباہ ہو کر رہے گا۔اور جو کچھ وہ کر رہے ہیں وہ باطل ہو کر رہے گا۔(139)

قَالَ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْغِيْكُمْ اِلٰهًا وَّ هُوَ فَضَّلَكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۴۰﴾

کہا: کیا میں تمہارے لئے اللہ کے سوا کوئی اور معبود تلاش کروں؟ حالانکہ اس نے تمہیں تمام جہانوں کی قوموں پر فضیلت دی۔(140)

وَ اِذْ اَنْجَيْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ ۚ يُقَتِّلُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَ يَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ ؕ

وَ فِيْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ﴿۱۴۱﴾

اور یاد کرو وہ وقت جب ہم نے تمہیں فرعونیوں سے نجات عطا کی۔جو تمہیں بدترین عذاب کا مزہ چکھاتے تھے۔تمہارے لڑکوں کو قتل کرتے تھے اور تمہاری عورتوں کو زندہ چھوڑ تے تھے۔اور اس میں تمہارے پروردگار کی طرف سے بڑی آزمائش تھی۔(141)

وَ وٰعَدْنَا مُوْسٰى ثَلٰثِيْنَ لَيْلَةً وَّ اَتْمَمْنٰهَا بِعَشْرٍ فَتَمَّ مِيْقَاتُ رَبِّهٖۤ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ۚ وَ قَالَ مُوْسٰى

لِاَخِيْهِ هٰرُوْنَ اخْلُفْنِيْ فِيْ قَوْمِيْ وَ اَصْلِحْ وَ لَا تَتَّبِعْ سَبِيْلَ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۱۴۲﴾

اور ہم نے موسیٰؑ سے تیس راتوں کا وعدہ کیا تھا اور اسے مزید دس راتوں سے مکمل کیا۔اس طرح ان کے پروردگار کی مدت چالیس راتوں میں پوری ہوگئی۔اور جناب موسیٰؑ نے کوہ طور پر جاتے وقت اپنے بھائی ہارون سے کہا تم میری قوم میں میرے جانشین بن کر رہو۔اور اصلاح کرتے رہو۔اور مفسدین کے راستہ پر نہ چلنا۔(142)

وَ لَمَّا جَآءَ مُوْسٰى لِمِيْقَاتِنَا وَ كَلَّمَهٗ رَبُّهٗ ۙ قَالَ رَبِّ اَرِنِيْۤ اَنْظُرْ اِلَيْكَ ؕ قَالَ لَنْ تَرٰىنِيْ وَ لٰكِنِ انْظُرْ

اِلَى الْجَبَلِ فَاِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهٗ فَسَوْفَ تَرٰىنِيْ ۚ فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا وَّ خَرَّ مُوْسٰى

صَعِقًا ۚ فَلَمَّاۤ اَفَاقَ قَالَ سُبْحٰنَكَ تُبْتُ اِلَيْكَ وَ اَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۴۳﴾

اور جب جنابِ موسیٰؑ ہمارے مقرر کردہ وقت پر آ گئے اور ان کے پروردگار نے ان سے کلام کیا۔تو انہوں نے کہا اے میرے پروردگار! مجھے اپنا جلوہ دکھا، تا کہ میں تجھے دیکھ سکوں۔ارشاد ہوا تم مجھے کبھی نہیں دیکھ سکو گے۔مگر ہاں اس پہاڑ کی طرف دیکھو۔اگر یہ اپنی جگہ پر برقرار رہا تو پھر امید کرنا کہ مجھے دیکھ سکو گے۔پس جب ان کے رب نے پہاڑ پر اپنی تجلی ڈالی تو اسے ریزہ ریزہ کر دیا۔اور موسیٰؑ غش کھا کر گر گئے۔اور جب ہوش میں آئے تو بولے پاک ہے تیری ذات! میں تیرے حضور توبہ کرتا ہوں اور میں سب سے پہلا ایمان لانے والا ہوں۔(143)

قَالَ يٰمُوْسٰۤى اِنِّي اصْطَفَيْتُكَ عَلَى النَّاسِ بِرِسٰلٰتِيْ وَ بِكَلَامِيْ ؗ فَخُذْ مَاۤ اٰتَيْتُكَ وَ كُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿۱۴۴﴾

ارشاد ہوا! اے موسیٰؑ میں نے تمہیں اپنی پیغمبری اور ہمکلامی کے لیے تمام لوگوں سے منتخب کیا ہے۔پس جو چیز (توراۃ) میں نے تمہیں عطا کی ہے۔اسے لو اور شکر گزار بندوں میں سے ہو جاؤ۔(144)

وَ كَتَبْنَا لَهٗ فِي الْاَلْوَاحِ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ مَّوْعِظَةً وَّ تَفْصِيْلًا لِّكُلِّ شَيْءٍ ۚ فَخُذْهَا بِقُوَّةٍ وَّ اْمُرْ قَوْمَكَ

يَأْخُذُوا بِأَحْسَنِهَا ۚ سَأُورِيكُمْ دَارَ الْفَاسِقِينَ ﴿١٤٥﴾

اور ہم نے موسیٰ کے لیے ان تختیوں میں ہر قسم کی نصیحت اور ہر چیز کی تفصیل لکھ دی ہے۔ پس اسے مضبوطی سے پکڑ لو اور اپنی قوم کو حکم دو کہ وہ ان بہترین باتوں کو لے لیں (اس کے احکام پر کاربند ہو جائیں)۔ میں عنقریب تم لوگوں کو نافرمان لوگوں کا گھر دکھادوں گا۔(145)

سَأَصْرِفُ عَنْ آيَاتِيَ الَّذِينَ يَتَكَبَّرُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَإِن يَرَوْا كُلَّ آيَةٍ لَّا يُؤْمِنُوا بِهَا وَإِن يَرَوْا سَبِيلَ الرُّشْدِ لَا يَتَّخِذُوهُ سَبِيلًا وَإِن يَرَوْا سَبِيلَ الْغَيِّ يَتَّخِذُوهُ سَبِيلًا ۚ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَكَانُوا عَنْهَا غَافِلِينَ ﴿١٤٦﴾

جو لوگ ناحق خدا کی زمین میں سرکشی کرتے ہیں میں اپنی نشانیوں سے ان کی نگاہیں پھرادوں گا۔ وہ اگر ہر معجزہ بھی دیکھ لیں تو پھر بھی ایمان نہیں لائیں گے۔ اور اگر وہ ہدایت کا راستہ دیکھ بھی لیں تو اسے اپنا راستہ نہیں بنائیں گے۔ اور اگر گمراہی کا راستہ دیکھ لیں تو فوراً اسے اپنا راستہ بنا لیں گے۔ ان کی یہ حالت اس وجہ سے ہے کہ انہوں نے ہماری آیتوں (نشانیوں) کو جھٹلایا اور ان سے غفلت برتتے رہے۔(146)

وَالَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَلِقَاءِ الْآخِرَةِ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ ۚ هَلْ يُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿١٤٧﴾

اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو اور آخرت کی ملاقات کو جھٹلایا ان کے سارے اعمال ضائع ہو گئے۔ پس انہیں جزا یا سزا نہیں دی جائے گی مگر انہی اعمال کی جو وہ دنیا میں کرتے تھے۔(147)

وَاتَّخَذَ قَوْمُ مُوسَىٰ مِن بَعْدِهِ مِنْ حُلِيِّهِمْ عِجْلًا جَسَدًا لَّهُ خُوَارٌ ۚ أَلَمْ يَرَوْا أَنَّهُ لَا يُكَلِّمُهُمْ وَلَا يَهْدِيهِمْ سَبِيلًا ۘ اتَّخَذُوهُ وَكَانُوا ظَالِمِينَ ﴿١٤٨﴾

اور موسیٰ کی قوم نے ان کے (کوہِ طور پر چلے جانے کے) بعد اپنے زیوروں سے ایک بچھڑے کا پتلا بنالیا۔ جس سے بیل کی سی آواز نکلتی تھی۔ کیا انہوں نے اتنا بھی نہ دیکھا (نہ سوچا) کہ وہ نہ ان سے بات کرتا ہے اور نہ ہی کسی طرح کی راہنمائی کرسکتا ہے۔ پھر بھی انہوں نے اسے (معبود) بنالیا اور وہ اپنے اوپر سخت ظلم کرنے والے تھے۔(148)

وَلَمَّا سُقِطَ فِي أَيْدِيهِمْ وَرَأَوْا أَنَّهُمْ قَدْ ضَلُّوا قَالُوا لَئِن لَّمْ يَرْحَمْنَا رَبُّنَا وَيَغْفِرْ لَنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ ﴿١٤٩﴾

پھر جب وہ نادم ہوئے اور کفِ افسوس ملنے لگے اور محسوس کیا کہ وہ گمراہ ہو گئے ہیں۔ تو کہنے لگے کہ ہمارے پروردگار نے ہم پر رحم نہ کیا اور ہمیں نہ بخشا تو ہم نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔(149)

وَلَمَّا رَجَعَ مُوسَىٰ إِلَىٰ قَوْمِهِ غَضْبَانَ أَسِفًا قَالَ بِئْسَمَا خَلَفْتُمُونِي مِن بَعْدِي ۖ أَعَجِلْتُمْ أَمْرَ رَبِّكُمْ ۖ وَأَلْقَى الْأَلْوَاحَ وَأَخَذَ بِرَأْسِ أَخِيهِ يَجُرُّهُ إِلَيْهِ ۚ قَالَ ابْنَ أُمَّ إِنَّ الْقَوْمَ اسْتَضْعَفُونِي وَكَادُوا يَقْتُلُونَنِي فَلَا تُشْمِتْ بِيَ الْأَعْدَاءَ وَلَا تَجْعَلْنِي مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ﴿١٥٠﴾

اور جب موسیٰ افسوس کرتے ہوئے اپنی قوم کے پاس واپس آئے۔ تو فرمایا: اے قوم! تم نے میرے بعد بہت ہی بری جانشینی کی۔ کیا تم نے

اپنے پروردگار کا حکم آنے سے پہلے جلد بازی کر لی (وعدہ خداوندی چالیس راتوں کے پورا ہونے کا انتظار بھی نہ کیا)۔اور پھر جوش میں آ کر تورات کی تختیاں ہاتھ سے پھینک دیں۔اور اپنے بھائی ہارونؑ کا سر ہاتھ میں لے کر اپنی طرف کھینچنے لگے۔انہوں نے کہا اے میرے ماں جائے! قوم نے مجھے کمزور اور بے بس کر دیا تھا۔اور قریب تھا کہ مجھے قتل کر ڈالیں پس تم مجھ پر دشمنوں کو ہنسنے کا موقع نہ دو۔اور نہ ہی مجھے ظالم گروہ کے ساتھ شامل کرو۔(150)

قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَ لِاَخِيْ وَ اَدْخِلْنَا فِيْ رَحْمَتِكَ ۖ وَ اَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۱۵۱﴾

تب موسیٰؑ نے کہا۔ پروردگار! مجھے اور میرے بھائی کو بخش دے۔اور ہمیں اپنی رحمت میں داخل فرما۔اور تو سب رحم کرنے والوں میں سے بڑا رحم کرنے والا ہے۔(151)

اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ سَيَنَالُهُمْ غَضَبٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَ ذِلَّةٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ وَ كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُفْتَرِيْنَ ﴿۱۵۲﴾

بے شک جن لوگوں نے بچھڑے کو اپنا معبود بنایا۔عنقریب ان پر ان کے پروردگار کا غضب نازل ہوگا۔اور وہ دنیاوی زندگی میں ذلیل و رسوا ہوں گے۔اور ہم بہتان باندھنے والوں کو اسی طرح سزا دیا کرتے ہیں۔(152)

وَ الَّذِيْنَ عَمِلُوا السَّيِّاٰتِ ثُمَّ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِهَا وَ اٰمَنُوْۤا اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۵۳﴾

اور جو لوگ برے کام کریں اور پھر اس کے بعد توبہ کر لیں۔اور ایمان لے آئیں۔تو یقیناً تمہارا پروردگار اس (توبہ و ایمان) کے بعد بڑا بخشنے والا، بڑا رحم کرنے والا ہے۔(153)

وَ لَمَّا سَكَتَ عَنْ مُّوْسَى الْغَضَبُ اَخَذَ الْاَلْوَاحَ ۖۚ وَ فِيْ نُسْخَتِهَا هُدًى وَّ رَحْمَةٌ لِّلَّذِيْنَ هُمْ لِرَبِّهِمْ يَرْهَبُوْنَ ﴿۱۵۴﴾

اور جب موسیٰؑ کا غصہ ٹھنڈا ہوا۔تو انہوں نے تختیاں اٹھالیں۔ان نسخوں میں اپنے پروردگار سے ڈرنے والوں کے لیے ہدایت اور رحمت تھی۔(154)

وَ اخْتَارَ مُوْسٰى قَوْمَهٗ سَبْعِيْنَ رَجُلًا لِّمِيْقَاتِنَا ۚ فَلَمَّاۤ اَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ قَالَ رَبِّ لَوْ شِئْتَ اَهْلَكْتَهُمْ مِّنْ قَبْلُ وَ اِيَّايَ ؕ اَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ السُّفَهَآءُ مِنَّا ۚ اِنْ هِيَ اِلَّا فِتْنَتُكَ ؕ تُضِلُّ بِهَا مَنْ تَشَآءُ وَ تَهْدِيْ مَنْ تَشَآءُ ؕ اَنْتَ وَلِيُّنَا فَاغْفِرْ لَنَا وَ ارْحَمْنَا وَ اَنْتَ خَيْرُ الْغٰفِرِيْنَ ﴿۱۵۵﴾

ہمارے مقرر کردہ وقت پر حاضر ہونے کے لیے موسیٰؑ نے اپنی قوم کے ستر آدمیوں کو منتخب کیا۔پھر جب ایک سخت زلزلہ نے انہیں آ پکڑا (اور وہ ہلاک ہو گئے) تو موسیٰؑ نے کہا! اے میرے پروردگار اگر تو چاہتا تو ان سب کو پہلے ہی ہلاک کر دیتا اور مجھے بھی۔کیا تو ایسی بات کی وجہ سے جو ہمارے چند احمقوں نے کی ہے ہم سب کو ہلاک کرتا ہے؟ یہ نہیں ہے مگر تیری طرف سے ایک آزمائش! اس کی وجہ سے تو جسے چاہتا ہے (توفیق سلب کر کے) گمراہی میں چھوڑ دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت کرتا ہے۔تو ہی ہمارا ولی و سرپرست ہے۔ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما اور تو سب سے بڑھ کر مغفرت کرنے والا ہے۔(155)

وَ اكْتُبْ لَنَا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِي الْاٰخِرَةِ اِنَّا هُدْنَاۤ اِلَيْكَ ؕ قَالَ عَذَابِيْۤ اُصِيْبُ بِهٖ مَنْ اَشَآءُ ۚ وَ رَحْمَتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ ؕ فَسَاَكْتُبُهَا لِلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ وَ يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ الَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِنَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۵۶﴾

اور ہمارے لئے اس دنیا میں بھی بھلائی لکھ دے اور آخرت میں بھی۔ ہم تیری ہی طرف رجوع کرتے ہیں (ہم نے تجھ سے لولگائی ہے)۔ ارشاد ہوا (میرے عذاب کا یہ حال ہے کہ) جس کو چاہتا ہوں دیتا ہوں اور میری رحمت ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے۔ پس میں رحمت ان لوگوں کے لیے لکھ دوں گا جو پرہیزگاری کریں گے (برائیوں سے بچیں گے) اور زکوٰۃ ادا کریں گے۔ اور ہماری آیتوں پر ایمان لے آئیں گے۔(156)

اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ يَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهٰىهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ ؕ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۱۵۷﴾

جو اس پیغمبرؐ کی پیروی کریں گے جو نبی اُمی (غیر اہل کتاب یعنی بنی اسمٰعیل سے) ہے جسے وہ اپنے ہاں توراۃ وانجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں جو انہیں نیک کاموں کا حکم دیتا ہے اور برے کاموں سے روکتا ہے جو ان کے لیے پاک چیزوں کو حلال اور ناپاک چیزوں کو حرام قرار دیتا ہے۔ اور ان پر سے ان کے بوجھ اتارتا ہے اور وہ زنجیریں کھولتا ہے جن میں وہ جکڑے ہوئے تھے۔ پس جو لوگ اس نبیؐ پر ایمان لائے اور اس کی تعظیم کی اور اس کی مدد ونصرت کی۔ اور اس نور (قرآن) کی پیروی کی جو اس کے ساتھ نازل کیا گیا ہے۔ یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔(157)

قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعَاِۨ الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۠ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الَّذِيْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَكَلِمٰتِهٖ وَاتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۵۸﴾

اے پیغمبرؐ! (لوگوں سے) کہو اے انسانو! میں تم سب کی طرف اس اللہ کا بھیجا ہوا رسول ہوں۔ جس کے لیے سارے آسمانوں اور زمین کی بادشاہی ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے وہی زندہ کرتا ہے وہی مارتا ہے پس اللہ پر ایمان لاؤ۔ اور اس کے نبی امی پر (غیر اہل کتاب یعنی بنی اسمٰعیل سے)۔ جو خود بھی اللہ اور اس کے کلمات (کتابوں) پر ایمان رکھتا ہے۔ اور اس کی پیروی کرو تاکہ تم ہدایت پاؤ۔(158)

وَمِنْ قَوْمِ مُوْسٰٓى اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِهٖ يَعْدِلُوْنَ ﴿۱۵۹﴾

اور موسیٰؑ کی قوم میں سے ایک گروہ ایسا بھی ہے جو لوگوں کو حق کے راستہ پر چلاتا ہے اور حق کے ساتھ منصفانہ فیصلہ کرتا ہے۔(159)

وَقَطَّعْنٰهُمُ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ اَسْبَاطًا اُمَمًا ؕ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اِذِ اسْتَسْقٰىهُ قَوْمُهٗٓ اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ ۚ فَانْۢبَجَسَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا ؕ قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ ؕ وَظَلَّلْنَا عَلَيْهِمُ الْغَمَامَ وَاَنْزَلْنَا عَلَيْهِمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى ؕ كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ؕ وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۱۶۰﴾

اور ہم نے بنی اسرائیل کو بارہ خاندانوں کے بارہ گروہوں میں تقسیم کر دیا۔ اور ہم نے موسیٰؑ کو وحی کی جب ان کی قوم نے ان سے پینے کے لیے پانی مانگا کہ ایک چٹان پر اپنی لاٹھی مارو۔ چنانچہ اس سے بارہ چشمے پھوٹ نکلے۔ اور ہر گروہ نے اپنا اپنا گھاٹ معلوم کر لیا۔ اور ہم نے ان پر

بادلوں کا سایہ کیا۔ اور ان پر من وسلویٰ نازل کیا۔(اور ان سے کہا) کھاؤ ان پاک چیزوں میں سے جو ہم نے تمہیں عطا کی ہیں۔ انہوں نے (نافرمانی وناشکری کرکے) ہم پر ظلم نہیں کیا بلکہ اپنے ہی اوپر ظلم وزیادتی کرتے رہے۔(160)

وَ اِذۡ قِیۡلَ لَہُمُ اسۡکُنُوۡا ہٰذِہِ الۡقَرۡیَۃَ وَ کُلُوۡا مِنۡہَا حَیۡثُ شِئۡتُمۡ وَ قُوۡلُوۡا حِطَّۃٌ وَّ ادۡخُلُوا الۡبَابَ سُجَّدًا نَّغۡفِرۡ لَکُمۡ خَطِیۡٓئٰتِکُمۡ ؕ سَنَزِیۡدُ الۡمُحۡسِنِیۡنَ ﴿۱۶۱﴾

(وہ وقت یاد کرو) جب بنی اسرائیل سے کہا گیا کہ اس گاؤں میں جا کر آباد ہو جاؤ۔ اور وہاں جہاں سے تمہارا جی چاہے کھاؤ۔ اور حطۃ (ہم مغفرت چاہتے ہیں) کہتے ہوئے سجدہ ریز ہو کر (عاجزی سے جھکے ہوئے) شہر کے دروازہ میں سے داخل ہو جاؤ۔ تو ہم تمہاری خطائیں معاف کردیں گے۔ اور جو نیک کردار ہیں ان کو مزید اجر سے نوازیں گے۔(161)

فَبَدَّلَ الَّذِیۡنَ ظَلَمُوۡا مِنۡہُمۡ قَوۡلًا غَیۡرَ الَّذِیۡ قِیۡلَ لَہُمۡ فَاَرۡسَلۡنَا عَلَیۡہِمۡ رِجۡزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا کَانُوۡا یَظۡلِمُوۡنَ ﴿۱۶۲﴾

مگر ان میں سے جو ظالم تھے انہوں نے وہ کلمہ بدل دیا ایسے کلمہ سے۔ جو مختلف تھا اس کلمہ سے جو ان سے کہا گیا تھا (اور حطۃ کی جگہ حنطۃ، ہمارا سوال گندم کا ہے۔ کہنا شروع کیا، ان کی اس روش کا نتیجہ یہ نکلا کہ) ہم نے آسمان سے ان پر عذاب بھیجا۔ اس ظلم کی وجہ سے جو وہ کیا کرتے تھے۔(162)

وَ سۡـَٔلۡہُمۡ عَنِ الۡقَرۡیَۃِ الَّتِیۡ کَانَتۡ حَاضِرَۃَ الۡبَحۡرِ ۘ اِذۡ یَعۡدُوۡنَ فِی السَّبۡتِ اِذۡ تَاۡتِیۡہِمۡ حِیۡتَانُہُمۡ یَوۡمَ سَبۡتِہِمۡ شُرَّعًا وَّ یَوۡمَ لَا یَسۡبِتُوۡنَ ۙ لَا تَاۡتِیۡہِمۡ ۚۛ کَذٰلِکَ ۚۛ نَبۡلُوۡہُمۡ بِمَا کَانُوۡا یَفۡسُقُوۡنَ ﴿۱۶۳﴾

اور (اے پیغمبرؐ) ان سے اس بستی کا حال پوچھو جو سمندر کے کنارے واقع تھی۔ جبکہ وہ (بنی اسرائیل) ہفتہ کے دن اللہ کی مقرر کردہ حد سے باہر ہو جاتے تھے۔ جبکہ ہفتہ کے دن مچھلیاں ابھرا ابھر کر سطح آب پر تیرتی ہوئی آجاتی تھیں اور جس دن ہفتہ نہیں ہوتا (باقی دنوں میں)، تو نہیں آتی تھیں۔ ان کی نافرمانی کی وجہ سے جو وہ کیا کرتے تھے۔ اس طرح ہم ان کی آزمائش کرتے تھے۔(163)

وَ اِذۡ قَالَتۡ اُمَّۃٌ مِّنۡہُمۡ لِمَ تَعِظُوۡنَ قَوۡمَۨا ۙ اللّٰہُ مُہۡلِکُہُمۡ اَوۡ مُعَذِّبُہُمۡ عَذَابًا شَدِیۡدًا ؕ قَالُوۡا مَعۡذِرَۃً اِلٰی رَبِّکُمۡ وَ لَعَلَّہُمۡ یَتَّقُوۡنَ ﴿۱۶۴﴾

اور (اس وقت کو یاد کرو) جب ان میں سے ایک گروہ نے کہا (ان لوگوں سے جو ہفتہ کے دن شکار کرنے والوں کو وعظ ونصیحت کرتے تھے) کہ تم ایسے لوگوں کو بے فائدہ کیوں نصیحت کرتے ہو۔ جن کو اللہ ہلاک کرنے والا ہے یا سخت عذاب میں مبتلا کرنے والا ہے؟ انہوں نے (جواب میں) کہا کہ ہم یہ اس لیے کرتے ہیں کہ تمہارے پروردگار کے سامنے عذر پیش کرسکیں (کہ ہم نے اپنا فریضۂ امر ونہی ادا کردیا ہے) اور اس لئے کہ شاید یہ لوگ اس روش سے پرہیزگاری اختیار کریں۔(164)

فَلَمَّا نَسُوۡا مَا ذُکِّرُوۡا بِہٖۤ اَنۡجَیۡنَا الَّذِیۡنَ یَنۡہَوۡنَ عَنِ السُّوۡٓءِ وَ اَخَذۡنَا الَّذِیۡنَ ظَلَمُوۡا بِعَذَابٍۭ بَئِیۡسٍۭ بِمَا کَانُوۡا یَفۡسُقُوۡنَ ﴿۱۶۵﴾

آخر کار جب ان لوگوں نے وہ تمام نصیحتیں بھلا دیں جو ان کو کی گئی تھیں تو ہم نے ان لوگوں کو تو بچا لیا جو برائی سے روکتے رہتے تھے اور باقی سب

ظالموں کو ان کی نافرمانیوں کی وجہ سے سخت عذاب میں گرفتار کیا۔(165)

فَلَمَّا عَتَوۡا عَنۡ مَّا نُهُوۡا عَنۡهُ قُلۡنَا لَهُمۡ كُوۡنُوۡا قِرَدَةً خٰسِـِٕيۡنَ ﴿۱۶۶﴾

(جب یہ عذاب بھی ان کو سرکشی سے باز نہ رکھ سکا) اور وہ برابر سرکشی کرتے چلے گئے ان چیزوں کے بارے میں جن سے ان کو روکا گیا تھا تو ہم نے کہا بندر بن جاؤ، ذلیل اور راندے ہوئے۔(166)

یہ بنی اسرائیل کا ایک خاص گروہ تھا جو دریا کے کنارے آباد تھا اور ان کا روزگار ماہی گیری تھا۔مگر جیسا کہ اللہ تعالی پہلے بھی بیان کر چکے ہیں کہ یہود کے ظلم اور ان کی نافرمانیوں کے سبب اللہ تعالی نے ان پر بہت سی حلال چیزیں حرام کر دیں تھیں۔اس لیے یہاں بھی معاملہ یہ نہیں تھا کہ کوئی خاص دن عبادت کے لیے مقرر کیا جائے۔کیونکہ عبادت تو روز کا عمل ہے۔بلکہ انہوں نے ابراہیمؑ کے توحید کے عقیدے میں اختلاف کیا تو اس پر ان لوگوں پر ایک دن کے شکار کی پابندی لگا دی گئی۔(سورہ النحل آیت 124)۔اور پھر ان کے حیل و حجت کے عمل کو ناپسند کرتے ہوئے اللہ تعالی نے ان کو بندر بنا دیا۔اور جو لوگ اس دن کی پابندی کر رہے تھے اور دوسروں کو بھی اس کی تلقین کر رہے تھے۔انہیں اللہ تعالی نے بچا لیا۔

وَ اِذۡ تَاَذَّنَ رَبُّكَ لَيَبۡعَثَنَّ عَلَيۡهِمۡ اِلٰى يَوۡمِ الۡقِيٰمَةِ مَنۡ يَّسُوۡمُهُمۡ سُوۡٓءَ الۡعَذَابِ ؕ اِنَّ رَبَّكَ لَسَرِيۡعُ الۡعِقَابِ ۖۚ وَ اِنَّهٗ لَغَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ﴿۱۶۷﴾

اور (اے پیغمبرؐ) یاد کرو جب تمہارے پروردگار نے اعلان کر دیا تھا (کہ اگر یہ لوگ اپنی سیاہ کاریوں سے باز نہ آئے) تو اللہ ان پر قیامت تک ایسے لوگ مسلط کرے گا جو انہیں بدترین عذاب میں گرفتار کریں گے۔یقیناً تمہارا پروردگار بہت جلد سزا دینے والا ہے اور بڑا بخشنے والا اور بڑا رحم کرنے والا بھی ہے۔(167)

وَ قَطَّعۡنٰهُمۡ فِى الۡاَرۡضِ اُمَمًا ۚ مِنۡهُمُ الصّٰلِحُوۡنَ وَ مِنۡهُمۡ دُوۡنَ ذٰلِكَ وَ بَلَوۡنٰهُمۡ بِالۡحَسَنٰتِ وَ السَّيِّاٰتِ لَعَلَّهُمۡ يَرۡجِعُوۡنَ ﴿۱۶۸﴾

اور ہم نے ان کو زمین میں مختلف فرقوں کی صورت میں ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ان میں سے کچھ لوگ تو نیک ہیں اور کچھ اس کے خلاف اور طرح کے (بدکار) ہیں۔اور ہم ان کو اچھے اور برے حالات میں مبتلا کر کے آزماتے ہیں تاکہ وہ باز آ جائیں۔(168)

فَخَلَفَ مِنۡۢ بَعۡدِهِمۡ خَلۡفٌ وَّرِثُوا الۡكِتٰبَ يَاۡخُذُوۡنَ عَرَضَ هٰذَا الۡاَدۡنٰى وَ يَقُوۡلُوۡنَ سَيُغۡفَرُ لَنَا ۚ وَ اِنۡ يَّاۡتِهِمۡ عَرَضٌ مِّثۡلُهٗ يَاۡخُذُوۡهُ ؕ اَلَمۡ يُؤۡخَذۡ عَلَيۡهِمۡ مِّيۡثَاقُ الۡكِتٰبِ اَنۡ لَّا يَقُوۡلُوۡا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الۡحَقَّ وَ دَرَسُوۡا مَا فِيۡهِ ؕ وَالدَّارُ الۡاٰخِرَةُ خَيۡرٌ لِّلَّذِيۡنَ يَتَّقُوۡنَ ؕ اَفَلَا تَعۡقِلُوۡنَ ﴿۱۶۹﴾

پھر ان کے بعد ایسے ناخلف لوگ ان کے جانشین ہوئے اور کتاب الٰہی کے وارث بنے جو (دین فروشی کر کے) دنیا کے مال و متاع اور ساز و سامان جمع کرتے اور سمیٹتے ہیں اور کہتے ہیں کہ امید ہے کہ ہم بخش دیے جائیں گے۔ اور (لوگ ایسوں پر طعن کرتے ہیں) اگر ان کے سامنے بھی ویسا ہی مال آ جاتا ہے تو وہ بھی اسے لے لیتے ہیں۔کیا ان سے کتاب (توراۃ) والا یہ عہد و پیمان نہیں لیا گیا تھا کہ وہ اللہ کی نسبت حق کے سوا اور کوئی بات نہیں کہیں گے؟ اور یہ خود کتاب میں پڑھ چکے ہیں جو اس میں لکھا ہے۔اور آخرت والا گھر پرہیز گاروں کے لیے بہتر ہے کیا تم

عقل سے کام نہیں لیتے؟(169)

وَ الَّذِيْنَ يُمَسِّكُوْنَ بِالْكِتٰبِ وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ ؕ اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ الْمُصْلِحِيْنَ ﴿۱۷۰﴾

اور جو لوگ کتاب الٰہی سے تمسک رکھتے ہیں اور نماز کی پابندی کرتے ہیں۔ بے شک ہم اصلاح کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کریں گے۔(170)

وَ اِذْ نَتَقْنَا الْجَبَلَ فَوْقَهُمْ كَاَنَّهٗ ظُلَّةٌ وَّ ظَنُّوْۤا اَنَّهٗ وَاقِعٌۢ بِهِمْ ۚ خُذُوْا مَاۤ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّ اذْكُرُوْا مَا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۱۷۱﴾

اور (وہ وقت یاد کرو) جب ہم نے پہاڑ کو ہلا کر (اور جڑ سے اکھاڑ کر) اس طرح ان کے اوپر بلند کیا۔ کہ گویا سائبان ہے اور انہوں نے گمان کیا کہ یہ ان پر گرا ہی چاہتا ہے۔ اور ان سے کہا کہ جو کچھ (کتاب) ہم نے تمہیں عطا کی ہے اسے مضبوطی کے ساتھ لے لو۔ اور جو کچھ اس میں لکھا ہے اس کی تلاوت کرو اور اس پر عمل کرو۔ تا کہ تم پرہیزگار بن جاؤ۔(171)

وَ اِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْۢ بَنِيْۤ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَ اَشْهَدَهُمْ عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ؕ قَالُوْا بَلٰى ۚ شَهِدْنَا ۚ اَنْ تَقُوْلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غٰفِلِيْنَ ﴿۱۷۲﴾ۙ

اور (وہ وقت یاد کرو) جب تمہارے پروردگار نے بنی آدم کے ایک گروہ کے پیٹ سے ان کی اولاد کو نکالا۔ اور ان کو خود ان کے اوپر گواہ بناتے ہوئے پوچھا کیا میں تمہارا پروردگار نہیں ہوں؟ سب نے جواب دیا ہاں بے شک ہم گواہی دیتے ہیں کہ تو ہمارا پروردگار ہے۔ ایسا اس لئے کیا گیا کہ کہیں تم قیامت کے دن یہ نہ کہہ دو کہ ہم تو اس سے بے خبر تھے۔(172)

اَوْ تَقُوْلُوْۤا اِنَّمَاۤ اَشْرَكَ اٰبَآؤُنَا مِنْ قَبْلُ وَ كُنَّا ذُرِّيَّةً مِّنْۢ بَعْدِهِمْ ۚ اَفَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿۱۷۳﴾

یا یہ نہ کہہ دو کہ شرک تو ہم سے پہلے ہمارے باپ دادا نے کیا تھا۔ اور ہم تو ان کے بعد ان کی نسل سے تھے (اس لئے لاچار ان کی روش پر چل پڑے)۔ تو کیا تو ہمیں اس شرک کی وجہ سے ہلاک کرے گا جو باطل پرستوں نے کیا تھا۔(173)

وَ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ وَ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۱۷۴﴾

اور اسی طرح ہم اپنی آیات کی وضاحت کرتے ہیں شاید کہ وہ رجوع کر لیں۔(174)

یہ قرآن کریم کی بڑی مشہور آیت ہے اور عہد الست کے ذکر سے جانی جاتی ہے۔ اس کی تفہیم میں مفسرین میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ کچھ کے نزدیک یہ تمام روحوں سے لیا گیا عہد ہے۔ جب اللہ تعالی نے اپنے ہاں تمام روحوں کو جمع کیا۔ اور انسان دنیا میں آ کر اس کو بھلا بیٹھا۔ کچھ مفسرین کے نزدیک یہاں انسانی فطرت کا ذکر ہے جو کہ ہر انسانی بچے میں ودیعت کر دی جاتی ہے۔ یعنی ہر انسانی بچہ پیدائش کے وقت جان چکا ہوتا ہے کہ اس کا رب کون ہے اور آخرت کا دن بھی آنا ہے۔ بہر حال دونوں گروہوں کے نزدیک یہ ایک ایسا عہد ہے جو کہ تمام انسانوں سے لیا گیا ہے۔

ہماری رائے ان دونوں گروہوں سے مختلف ہے۔ نظم کلام کی ترتیب کچھ اس طرح سے ہے۔ اسی سورہ میں وَ اِذْ کا تذکرہ اس طرح سے آیا ہے

1۔ وَإِذْ أَنجَيْنٰكُم مِّنْ ءَالِ فِرْعَوْنَ يَسُومُونَكُمْ سُوٓءَ ٱلْعَذَابِ ۖ 141۔

2۔ وَإِذْ قِيلَ لَهُمُ اسْكُنُوا هَٰذِهِ الْقَرْيَةَ۔ 161۔

3۔ وَإِذْ قَالَتْ أُمَّةٌ مِّنْهُمْ لِمَ تَعِظُونَ قَوْمًا ۙ اللَّهُ مُهْلِكُهُمْ۔ 164۔

4۔ وَإِذْ تَأَذَّنَ رَبُّكَ لَيَبْعَثَنَّ عَلَيْهِمْ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔ 167۔

5۔ وَإِذْ نَتَقْنَا الْجَبَلَ فَوْقَهُمْ كَأَنَّهُ ظُلَّةٌ وَظَنُّوا أَنَّهُ وَاقِعٌ بِهِمْ۔ 171

ان میں سے ہر ایک آیت کسی ایک گروہ کا ذکر کر رہی ہے۔ اسی ترتیب میں آیت نمبر 172 آ رہی ہے۔ وَ اِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْۢ بَنِيْٓ اٰدَمَ۔ یہاں اگر ساری انسانیت مراد ہوتی تو (بنی) کا لفظ غیر ضروری ہے۔ اور پھر بنی آدم سے پہلے لفظ (من) ظاہر کر رہا ہے کہ یہ ایک گروہ کا ذکر ہے نہ کہ ساری انسانیت۔

اور اگلی بات بڑی اہم ہے یعنی پیٹ سے اولاد پیدا کر کے پھر اللہ تعالی شہادت لے رہے ہیں۔ ظاہر بات ہے کہ یہ کچھ لوگوں کی بلوغت کے بعد کی بات ہے۔ وگرنہ شہادت کا نہ تو روحوں سے کوئی تعلق ہے اور نہ ہی نئے پیدا ہونے والے بچوں سے۔ اور اللہ تعالی ان کو برابر آگاہ کر رہے ہیں کہ ایسا نہ ہو کہ آج یہ تسلیم کر لینے کے بعد پھر قیامت والے دن انکار کر بیٹھو۔ یا قیامت والے دن دوسرا عذر کر بیٹھو کہ شرک تو ہمارے بڑوں نے کیا تھا تو اے اللہ تو نے ہمیں کیوں پکڑ لیا۔ اور یہ اس گروہ نے تسلیم کیا اور شہادت دی۔ کہ واقعی تو ہی ہمارا رب ہے۔

اور آیت نمبر 174 پھر مخاطب قوم سے اللہ فرما رہے ہیں کہ دیکھو کس طرح پہلے قوموں کے لیے اللہ تعالی نے ایسے ایسے معجزے سرانجام دیئے ہیں تاکہ انہیں یاد کر کے مخاطب قوم اپنے عقائد سے رجوع کر لے۔

یہ یاد دہانی اللہ تعالی کس لیے کروا رہے ہیں کہ انسانی نفسیات ہے کہ وہ ہدایت پا لینے کے بعد بھی شیطان کے بہکاوے میں آ کر گمراہی کا راستہ اختیار کر لیتا ہے۔ حق اس کے پاس موجود ہوتا ہے۔ مگر پھر بھی وہ دنیاوی حرص و ہوس کی زد میں آ کر شیطان کا پیروکار بن جاتا ہے۔ آنے والی آیات میں اللہ تعالی نے اس چیز کا ذکر کیا ہے۔ اگلی ہی آیت ہے۔

وَ اتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ الَّذِيْٓ اٰتَيْنٰهُ اٰيٰتِنَا فَانْسَلَخَ مِنْهَا فَاَتْبَعَهُ الشَّيْطٰنُ فَكَانَ مِنَ الْغٰوِيْنَ ﴿۱۷۵﴾

(اے رسولؐ) ان لوگوں کے سامنے اس شخص کا واقعہ بیان کرو جس کو ہم نے اپنی بعض نشانیاں عطا کی تھیں مگر وہ ان سے عاری ہو گیا۔ پس شیطان اس کے پیچھے لگ گیا۔ اور آخر کار وہ گمراہوں میں سے ہو گیا۔ (175)

اور آیت 177 میں اللہ فرماتے ہیں کہ بری ہے ایسی قوم کی مثال کہ جس نے ہماری آیات کو جھٹلا کر اپنے آپ کو ظالموں میں شمار کیا۔ اس کے بعد اسی سورہ کی آیات 189 اور 190 میں ایسی کیفیت کا ذکر ہے۔ فَلَمَّآ اَثْقَلَتْ دَّعَوَا اللّٰهَ رَبَّهُمَا لَئِنْ اٰتَيْتَنَا صَالِحًا لَّنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿۱۸۹﴾ فَلَمَّآ اٰتٰىهُمَا صَالِحًا جَعَلَا لَهٗ شُرَكَآءَ فِيْمَآ اٰتٰىهُمَا ۚ فَتَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۱۹۰﴾ اور جب وہ بوجھل ہو جاتی ہے (وضعِ حمل کا وقت آ جاتا ہے) تو دونوں (میاں بیوی) اپنے اللہ سے جو ان کا پروردگار ہے دعا مانگتے ہیں کہ اگر تو نے ہمیں صحیح و سالم اولاد دے دی تو ہم تیرے بڑے شکر گزار ہوں گے۔ (189) مگر جب وہ ان دونوں کو صحیح و سالم فرزند عطا کر دیتا ہے۔ تو یہ دونوں اس کی عطا کردہ چیز (اولاد) میں دوسروں کو اس کا شریک ٹھہرانے لگتے ہیں۔ اللہ اس سے بہت برتر ہے جو شرک کرتے ہیں۔ (190)

یہ تھی وہ ساری انسانی نفسیات جس کا اللہ تعالی نے آیت نمبر 172 میں ذکر کیا۔ کہ ایک قوم کو اللہ تعالی نے پوچھا کہ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں۔ تو انہوں نے کہا کہ کیوں نہیں۔ اور اس لیے یہ واقعہ بیان کیا کہ تم بھی بعد میں شرک کے مرتکب نہ ہو جانا۔ اور اس دنیا کی باقی زندگی میں یہ ذہن میں

رکھنا کہ ہم نے گواہی دی ہوئی ہے۔ یہ ایسا عہد ہے جس طرح اللہ سابقہ اقوام سے رسولوں کے ذریعے عہد لیتا رہا۔

وَ لَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنٰهُ بِهَا وَ لٰكِنَّهٗۤ اَخْلَدَ اِلَى الْاَرْضِ وَ اتَّبَعَ هَوٰىهُ ۚ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الْكَلْبِ ۚ اِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ اَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَثْ ؕ ذٰلِكَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ فَاقْصُصِ الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۱۷۶﴾

اور اگر ہم چاہتے تو ان نشانیوں کی وجہ سے اس کا مرتبہ بلند کرتے۔ مگر وہ تو زمین (پستی) کی طرف جھک گیا۔ اور اپنی خواہشِ نفس کا پیرو ہوگیا۔ تو اب اس کی مثال کتے کی سی ہوگئی کہ اگر تم اس پر حملہ کرو تب بھی ہانپتا ہے اور یونہی چھوڑ دو تب بھی ایسا کرتا ہے۔ یہ مثال ان لوگوں کی ہے جنہوں نے ہماری نشانیوں کو جھٹلایا (اے رسولؐ) تم یہ قصص و حکایات سناتے رہو شاید وہ غور و فکر کریں۔ (176)

سَآءَ مَثَلَا ۨالْقَوْمُ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَ اَنْفُسَهُمْ كَانُوْا يَظْلِمُوْنَ ﴿۱۷۷﴾

بڑی ہی بری مثال ہے ایسے لوگوں کی جنہوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا، اور وہ خود اپنے ہی اوپر ظلم کرتے رہے ہیں۔ (177)

مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِيْ ۚ وَ مَنْ يُّضْلِلْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۱۷۸﴾

جسے اللہ ہدایت بخشے بس وہی راہ راست پاتا ہے اور جس کو اللہ اپنی راہنمائی سے محروم کردے وہی ناکام و نامراد ہوکر رہتا ہے۔ (178)

وَ لَقَدْ ذَرَاْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيْرًا مِّنَ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ ۖ لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ بِهَا وَ لَهُمْ اَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُوْنَ بِهَا وَ لَهُمْ اٰذَانٌ لَّا يَسْمَعُوْنَ بِهَا ؕ اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ﴿۱۷۹﴾

اور یہ حقیقت ہے کہ بہت سے جن اور انسان ایسے ہیں جن کا ٹھکانہ جہنم ہے۔ ان کے پاس دل ہیں مگر وہ ان سے سوچتے نہیں۔ ان کے پاس آنکھیں ہیں مگر وہ ان سے دیکھتے نہیں۔ ان کے پاس کان ہیں مگر وہ ان سے سنتے نہیں۔ وہ جانوروں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ گئے گزرے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو غفلت میں کھوئے گئے ہیں (179)

مفسرین نے یہاں یہ معنی مراد لیے ہیں کہ اللہ تعالی نے بہت سے انسانوں اور جنوں کو جہنم کے لیے پیدا کیا ہے۔ یعنی یہاں جبر کا شائبہ پیدا ہوتا ہے۔ حالانکہ یہ نتیجہ ہے ان کے اعمال کا جو وہ دنیا میں کرتے رہے۔ یعنی سوچنے سمجھنے کی قوت رکھنے کے باوجود اس سے کام نہ لیا۔ اس لیے یہاں اللہ تعالی کی مراد یہی ہے کہ ان کا ٹھکانہ جہنم ہے۔

وَ لِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا ۪ وَ ذَرُوا الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْۤ اَسْمَآئِهٖ ؕ سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۸۰﴾

اور اللہ ہی کے لیے اچھے اچھے نام ہیں اسے انہی کے ذریعہ سے پکارو۔ اور ان لوگوں کو چھوڑ دو جو اس کے ناموں کا غلط استعمال کرتے ہیں۔ عنقریب انہیں ان کے کئے کا بدلہ مل جائے گا۔ (180)

بنیادی مقصد یہی ہے کہ اللہ کو پکارنا۔ یعنی اللہ کو اس کے کسی بھی نام سے پکارا جاسکتا ہے اپنی مشکلات میں۔ اسی کے آگے فریاد کی جاسکتی ہے۔ اور اسی سے ہی مدد مانگی جاسکتی ہے۔ مگر جو روبہ ہمارے لوگوں کا ہے وہ انتہائی غلط ہے۔ یعنی کسی بھی اسم کو لے کر اس کا اپنے پاس سے عمل بنا کر اور پھر کسی خاص چیز کے لیے اس کا استعمال۔ یعنی جادو ٹونہ اور عملیات کی دنیا میں اس کا استعمال درست نہیں ہے۔ اپنی ذاتی مشکلات کے لیے

اللہ کے حضور دعا کی جا سکتی ہے۔مگر کوئی یہ کہے کہ اللہ کا فلاں نام ایک ہزار مرتبہ پڑھ کر روٹی کے ٹکڑوں کو چھت پر ڈال دینے سے کوئی حاجت پوری ہو جائے گی تو یہ تصور غلط ہے۔

وَ مِمَّنْ خَلَقْنَآ اُمَّةٌ یَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَ بِهٖ یَعْدِلُوْنَ ﴿۱۸۱﴾

ہماری مخلوق میں سے ایک گروہ ایسا بھی ہے جو حق کے مطابق ہدایت کرتا ہے اور اسی کے مطابق لوگوں کا فیصلہ کرتا ہے۔(181)

وَ الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَیْثُ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸۲﴾

اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا ہم انہیں بتدریج (ان کے انجام بد کی طرف) لے جائیں گے۔کہ انہیں اس کی خبر تک نہ ہوگی۔(182)

وَ اُمْلِیْ لَهُمْ ؕ اِنَّ كَیْدِیْ مَتِیْنٌ ﴿۱۸۳﴾

اور میں انہیں ڈھیل دیتا ہوں بے شک میری تدبیر بڑی مضبوط ہے۔(183)

اَوَ لَمْ یَتَفَكَّرُوْا ٚ مَا بِصَاحِبِهِمْ مِّنْ جِنَّةٍ ؕ اِنْ هُوَ اِلَّا نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿۱۸۴﴾

کیا ان لوگوں نے اتنا بھی نہیں سوچا کہ ان کے ساتھی (پیغمبر اسلامؐ) میں ذرا بھی جنون نہیں ہے۔وہ تو بس کھلم کھلا (خدا کے عذاب سے) ڈرانے والا ہے۔(184)

اَوَ لَمْ یَنْظُرُوْا فِیْ مَلَكُوْتِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ شَیْءٍ ۙ وَّ اَنْ عَسٰۤی اَنْ یَّكُوْنَ قَدِ اقْتَرَبَ اَجَلُهُمْ ۚ فَبِاَیِّ حَدِیْثٍۭ بَعْدَهٗ یُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۸۵﴾

کیا ان لوگوں نے آسمانوں اور زمین کی بادشاہی میں اور ان چیزوں میں جو اللہ نے پیدا کی ہیں کبھی غور و فکر نہیں کیا؟ اور کبھی نظر اٹھا کر ان کو نہیں دیکھا؟ اور اس بات پر کہ شاید ان کا (مقررہ) وقت آ گیا ہو۔تو اب وہ اس کے بعد کس بات پر ایمان لائیں گے؟(185)

مَنْ یُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَا هَادِیَ لَهٗ ؕ وَ یَذَرُهُمْ فِیْ طُغْیَانِهِمْ یَعْمَهُوْنَ ﴿۱۸۶﴾

جس کو اللہ گمراہی میں چھوڑ دے اس کو کوئی ہدایت نہیں کر سکتا اور اللہ انہیں چھوڑ دیتا ہے تاکہ اپنی سرکشی میں بھٹکتے رہیں۔(186)

یَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَیَّانَ مُرْسٰىهَا ؕ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّیْ ۚ لَا یُجَلِّیْهَا لِوَقْتِهَاۤ اِلَّا هُوَ ؕ ثَقُلَتْ فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ لَا تَاْتِیْكُمْ اِلَّا بَغْتَةً ؕ یَسْـَٔلُوْنَكَ كَاَنَّكَ حَفِیٌّ عَنْهَا ؕ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸۷﴾

(اے رسولؐ) لوگ آپؐ سے قیامت کی گھڑی کے متعلق سوال کرتے ہیں کہ اس کا وقوع کب ہوگا؟ کہہ دو کہ اس کا علم تو میرے پروردگار کے ہی پاس ہے۔اسے اس کا وقت آنے پر وہی ظاہر کرے گا۔وہ گھڑی آسمانوں اور زمین میں بڑی بھاری ہے۔وہ نہیں آئے گی تمہارے پاس مگر اچانک۔لوگ اس طرح آپ سے پوچھتے ہیں جیسے آپ اس کی تحقیق اور کاوش میں لگے ہوئے ہیں؟ کہہ دو۔کہ اس کا علم تو بس اللہ ہی کے پاس ہے۔لیکن اکثر لوگ یہ حقیقت جانتے نہیں ہیں۔(187)

اس آیت سے واضح ہے کہ قیامت کے بارے میں ہمیں جو نبی کریمؐ کی پیش گوئیاں ملتی ہیں وہ بالکل وضعی ہیں۔ نبی کریمؐ کو خود بھی علم نہیں تھا کہ قیامت کا ظہور کب ہونا ہے۔

قُلْ لَّاۤ اَمْلِكُ لِنَفْسِیْ نَفْعًا وَّ لَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ وَ لَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَیْبَ لَا سْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَیْرِ ۛۚ وَ مَا مَسَّنِیَ السُّوْٓءُ ۚ اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِیْرٌ وَّ بَشِیْرٌ لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ﴿۱۸۸﴾

(اے رسولؐ) کہہ دو۔ کہ میں اپنے نفع ونقصان پر کوئی قدرت واختیار نہیں رکھتا۔ مگر جو اللہ چاہے وہی ہوتا ہے۔ اور اگر مجھے غیب کا علم ہوتا تو بہت سا مال حاصل کر لیتا۔ اور زندگی میں مجھے کبھی کوئی نقصان نہ پہنچتا۔ میں تو بس نافرمانوں کو ڈرانے والا اور ایمانداروں کو خوشخبری دینے والا ہوں۔(188)

هُوَ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّ جَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِیَسْكُنَ اِلَیْهَا ۚ فَلَمَّا تَغَشّٰىهَا حَمَلَتْ حَمْلًا خَفِیْفًا فَمَرَّتْ بِهٖ ۚ فَلَمَّاۤ اَثْقَلَتْ دَّعَوَا اللّٰهَ رَبَّهُمَا لَىِٕنْ اٰتَیْتَنَا صَالِحًا لَّنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِیْنَ ﴿۱۸۹﴾

اللہ وہی ہے جس نے تمہیں ایک متنفس (جاندار) سے پیدا کیا۔ اور پھر اس کی جنس سے اس کا جوڑا (شریک حیات) بنایا۔ تاکہ وہ (اس کی رفاقت میں) سکون حاصل کرے۔ پھر جب مرد عورت کو ڈھانک لیتا ہے۔ تو اسے ہلکا سا حمل رہ جاتا ہے جسے لئے وہ چلتی پھرتی رہتی ہے۔ اور جب وہ بوجھل ہو جاتی ہے (وضعِ حمل کا وقت آ جاتا ہے) تو دونوں (میاں بیوی) اپنے اللہ سے جو ان کا پروردگار ہے دعا مانگتے ہیں کہ اگر تو نے ہمیں صحیح وسالم اولاد دے دی تو ہم تیرے بڑے شکر گزار ہوں گے۔(189)

فَلَمَّاۤ اٰتٰىهُمَا صَالِحًا جَعَلَا لَهٗ شُرَكَآءَ فِیْمَاۤ اٰتٰىهُمَا ۚ فَتَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ﴿۱۹۰﴾

مگر جب وہ ان دونوں کو صحیح وسالم فرزند عطا کر دیتا ہے۔ تو یہ دونوں اس کی عطا کردہ چیز (اولاد) میں دوسروں کو اس کا شریک ٹھہرانے لگتے ہیں۔ اللہ اس سے بہت برتر ہے جو مشرک کرتے ہیں۔(190)

اَیُشْرِكُوْنَ مَا لَا یَخْلُقُ شَیْـًٔا وَّ هُمْ یُخْلَقُوْنَ ﴿۱۹۱﴾ۖ

آیا یہ ان کو شریک ٹھہراتے ہیں جو کسی چیز کو پیدا نہیں کر سکتے اور وہ خود کسی کے پیدا کئے ہوئے ہیں۔(191)

وَ لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ لَهُمْ نَصْرًا وَّ لَاۤ اَنْفُسَهُمْ یَنْصُرُوْنَ ﴿۱۹۲﴾

اور وہ نہ ان کی مدد کرنے کی طاقت رکھتے ہیں اور نہ ہی اپنی مدد پر قادر ہیں۔(192)

وَ اِنْ تَدْعُوْهُمْ اِلَى الْهُدٰى لَا یَتَّبِعُوْكُمْ ؕ سَوَآءٌ عَلَیْكُمْ اَدَعَوْتُمُوْهُمْ اَمْ اَنْتُمْ صَامِتُوْنَ ﴿۱۹۳﴾

اور اگر تم ان کو سیدھے راستہ کی طرف بلاؤ تو وہ تمہارے پیچھے نہیں چلتے۔ تمہارے لئے برابر ہے کہ ان کو بلاؤ یا خاموش رہو (دونوں باتوں کا نتیجہ ایک ہی ہے)۔(193)

اِنَّ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ عِبَادٌ اَمْثَالُكُمْ فَادْعُوْهُمْ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۱۹۴﴾

یقیناً وہ جنہیں تم اللہ کو چھوڑ کر پکارتے ہو۔ وہ تمہاری ہی طرح کے بندے ہیں۔ اگر تم اس دعویٰ میں سچے ہو (کہ ان میں مافوقِ بشریت طاقتیں ہیں) تو انہیں پکارو۔ پھر تو انہیں چاہیے کہ تمہاری دعا و پکار کا جواب دیں۔(194)

اَلَهُمْ اَرْجُلٌ يَّمْشُوْنَ بِهَآ اَمْ لَهُمْ اَيْدٍ يَّبْطِشُوْنَ بِهَآ اَمْ لَهُمْ اَعْيُنٌ يُّبْصِرُوْنَ بِهَآ اَمْ لَهُمْ اٰذَانٌ يَّسْمَعُوْنَ بِهَا ؕ قُلِ ادْعُوْا شُرَكَآءَكُمْ ثُمَّ كِيْدُوْنِ فَلَا تُنْظِرُوْنِ ﴿۱۹۵﴾

آیا ان (بتوں) کے پاؤں ہیں کہ جن سے وہ چلتے ہوں۔آیا ان کے ہاتھ ہیں جن سے وہ پکڑتے ہوں۔کیا ان کی آنکھیں ہیں جن سے وہ دیکھتے ہوں۔اور کیا ان کے کان ہیں جن سے وہ سنتے ہوں۔(اے پیغمبرؐ) کہو کہ تم اپنے تمام شریکوں کو پکارو۔پھر میرے خلاف سب تدبیریں کرو اور مجھے بالکل مہلت نہ دو۔(195)

اِنَّ وَلِیِّـۧ اللّٰهُ الَّذِیْ نَزَّلَ الْكِتٰبَ ۖ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۹۶﴾

میرا ولی وسرپرست وہ اللہ ہے جس نے یہ کتاب نازل کی ہے۔اور وہ نیک بندوں کا سرپرست اور کارساز ہے۔(196)

وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَكُمْ وَلَآ اَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُوْنَ ﴿۱۹۷﴾

اور جنہیں تم اللہ کے سوا پکارتے ہو۔وہ نہ تمہاری مدد کر سکتے ہیں اور نہ خود اپنی ہی مدد کر سکتے ہیں۔(197)

وَاِنْ تَدْعُوْهُمْ اِلَى الْهُدٰى لَا يَسْمَعُوْا ؕ وَتَرٰىهُمْ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ وَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ﴿۱۹۸﴾

اور اگر انہیں سیدھے راستہ کی دعوت دو تو وہ تمہاری بات سنتے نہیں ہیں اور تم انہیں دیکھو گے کہ گویا وہ تمہاری طرف دیکھ رہے ہیں حالانکہ وہ دیکھتے نہیں ہیں۔(198)

خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ ﴿۱۹۹﴾

(اے نبیؐ) عفوو درگزر سے کام لیں۔اور نیکی کا حکم دیں اور جاہلوں سے روگردانی کریں (ان سے نہ الجھیں)۔(199)

وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۰۰﴾

اور اگر شیطان کی طرف سے جوش دلانے کی کوئی کوشش ہو۔تو اللہ سے پناہ مانگیں۔یقیناً وہ بڑا سننے والا، بڑا جاننے والا ہے۔(200)

اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ طٰٓئِفٌ مِّنَ الشَّيْطٰنِ تَذَكَّرُوْا فَاِذَا هُمْ مُّبْصِرُوْنَ ﴿۲۰۱﴾ۚ

بیشک جو لوگ اللہ سے ڈرنے والے ہیں جب ان پر شیطانی گروہ حملہ کرتا ہے تو وہ ہوشیار ہو جاتے ہیں اسی وقت ان کی آنکھیں کھل جاتی ہیں۔(201) یعنی جب شیطانی خیالات غالب آنے لگتے ہیں۔تو وہ فوراً چوکنا ہو جاتے ہیں۔

وَاِخْوَانُهُمْ يَمُدُّوْنَهُمْ فِى الْغَيِّ ثُمَّ لَا يُقْصِرُوْنَ ﴿۲۰۲﴾

اور جو شیاطین کے بھائی بند ہیں تو شیاطین ان کو گمراہی میں کھینچتے لئے جاتے ہیں اور انہیں گمراہ کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھتے۔(202)

وَاِذَا لَمْ تَاْتِهِمْ بِاٰيَةٍ قَالُوْا لَوْلَا اجْتَبَيْتَهَا ؕ قُلْ اِنَّمَآ اَتَّبِعُ مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ مِنْ رَّبِّيْ ۚ هٰذَا بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۲۰۳﴾

اور جب تم ان کے پاس کوئی آیت نہیں لاتے تو کہتے ہیں کہ تم نے اپنی طرف سے کیوں نہیں بنالی۔کہہ دو کہ میں تو اسی کی پیروی کرتا ہوں جو

میرے پروردگار کی طرف سے میرے پاس آتا ہے۔ یہ قرآن تمہارے پروردگار کی جانب سے دانش وبصیرت اور مومنوں کے لیے ہدایت اور رحمت ہے۔(203)

وَ اِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَ اَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝۲۰۴

اور جب قرآن کی تلاوت کی جائے تو خاموش ہو کر غور سے سنو۔ تاکہ تم پر رحمت نازل ہو جائے۔(204)

وَ اذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّ خِيْفَةً وَّ دُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَ الْاٰصَالِ وَ لَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِيْنَ ۝۲۰۵

اور اپنے رب کو اپنے دل ہی دل میں گڑگڑاتے ہوئے اور خوف کے ساتھ یاد کرو۔ اور بات کرنے کی آواز سے بھی کم آواز سے صبح وشام یاد کرو۔ اور خبردار غافلوں میں سے نہ ہو جانا۔(205)

اِنَّ الَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَ يُسَبِّحُوْنَهٗ وَ لَهٗ يَسْجُدُوْنَ ۝۲۰۶

جو لوگ اللہ کی بارگاہ میں مقرب ہیں وہ اس کی عبادت سے تکبر نہیں کرتے ہیں اور اسی کی بارگاہ میں سجدہ ریز رہتے ہیں۔(206)

❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀

اہم مضامین سورہ الانفال

مضمون	صفحہ نمبر
مال غنیمت کے بارے میں حکم۔	269
جنگ بدر۔	270
وما رمیت اذ رمیت کا مفہوم	273
عقل سے کام نہ لینے والے بدترین مخلوق۔	274
مال غنیمت کے مصارف۔	277
کافروں کے مقابلہ کے لیے اپنے گھوڑے	
ہر وقت تیار رکھو۔	280
فدیہ کی وصولی پر اللہ کی طرف سے تنبیہ۔	282
جہاد اور ہجرت کرنے والوں کو	
جنت کی بشارت۔	282

8۔سورہ الانفال

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

میں شروع کرتا ہوں اللہ کے نام کے ساتھ جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے۔

یَسۡـَٔلُوۡنَکَ عَنِ الۡاَنۡفَالِ ؕ قُلِ الۡاَنۡفَالُ لِلّٰہِ وَ الرَّسُوۡلِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰہَ وَ اَصۡلِحُوۡا ذَاتَ بَیۡنِکُمۡ ۪ وَ اَطِیۡعُوا اللّٰہَ وَ رَسُوۡلَہٗۤ اِنۡ کُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِیۡنَ ﴿۱﴾

(اے رسولؐ) لوگ آپ سے مال غنیمت کے بارے میں سوال کرتے ہیں۔ کہہ دیجیے کہ مال غنیمت اللہ اور اللہ کے رسول کے لئے ہیں۔ پس تم اللہ سے ڈرو۔ اور اپنے باہمی معاملات کو درست رکھو۔ اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو، اگر تم مومن ہو۔(1)

عرب جاہلیت میں مال غنیمت انفرادی ملکیت ہوتا تھا۔ مگر جنگ بدر میں اللہ تعالی نے یہ حکم دے دیا کہ یہ مال اللہ اور اس کے رسول کی ملکیت ہے۔ یعنی اب یہ مال مملکت کی مرضی اور منشاء سے تقسیم ہوگا۔ اور جو پکے سچے مومن ہیں وہ اس تقسیم پر راضی رہیں گے۔ اور مزید ایمان والوں کو پابند کر دیا گیا کہ ہر حال میں اللہ اور اس کے رسول کا حکم ماننا ہے۔

اِنَّمَا الۡمُؤۡمِنُوۡنَ الَّذِیۡنَ اِذَا ذُکِرَ اللّٰہُ وَجِلَتۡ قُلُوۡبُہُمۡ وَ اِذَا تُلِیَتۡ عَلَیۡہِمۡ اٰیٰتُہٗ زَادَتۡہُمۡ اِیۡمَانًا وَّ عَلٰی رَبِّہِمۡ یَتَوَکَّلُوۡنَ ﴿۲﴾ۚۖ

کامل ایمان والے تو بس وہ ہیں کہ جب اللہ کا ذکر کیا جائے تو ان کے دل دہل جاتے ہیں اور جب ان کے سامنے اس کی آیتوں کی تلاوت کی جائے تو ان کے ایمان بڑھ جاتے ہیں۔ اور وہ ہر حال میں اپنے پروردگار پر توکل رکھتے ہیں۔(2)

الَّذِیۡنَ یُقِیۡمُوۡنَ الصَّلٰوۃَ وَ مِمَّا رَزَقۡنٰہُمۡ یُنۡفِقُوۡنَ ؕ﴿۳﴾

جو نماز کی پابندی کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے ہماری راہ میں خرچ کرتے ہیں۔(3)

اُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ حَقًّا ؕ لَہُمۡ دَرَجٰتٌ عِنۡدَ رَبِّہِمۡ وَ مَغۡفِرَۃٌ وَّ رِزۡقٌ کَرِیۡمٌ ۚ﴿۴﴾

بے شک ایسے لوگ حقیقی مؤمن ہیں۔ ان کے لئے ان کے پروردگار کے ہاں بلند درجات ہیں۔ اور بخشش ہے اور بہترین رزق ہے۔(4)

کَمَاۤ اَخۡرَجَکَ رَبُّکَ مِنۡۢ بَیۡتِکَ بِالۡحَقِّ ۪ وَ اِنَّ فَرِیۡقًا مِّنَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ لَکٰرِہُوۡنَ ۙ﴿۵﴾

(یہ مال غنیمت کا معاملہ ایسا ہی ہے) جیسا کہ آپ کے پروردگار نے جنگ بدر میں حق کے ساتھ آپ کو آپؐ کے گھر (مدینہ) سے نکالا۔ اور اہل

ایمان کا ایک گروہ اس کو ناپسند کر رہا تھا۔(5)

يُجَادِلُوْنَكَ فِي الْحَقِّ بَعْدَ مَا تَبَيَّنَ كَاَنَّمَا يُسَاقُوْنَ اِلَى الْمَوْتِ وَ هُمْ يَنْظُرُوْنَ ۞

اس کے باوجود کہ حق واضح ہو گیا تھا مگر وہ گروہ آپ سے اس امرِ حق میں یوں جھگڑ رہا تھا۔ کہ گویا اسے موت کی طرف ہانک کر لے جایا جا رہا ہے اور وہ اپنی آنکھوں سے موت کو دیکھ رہا ہے۔(6)

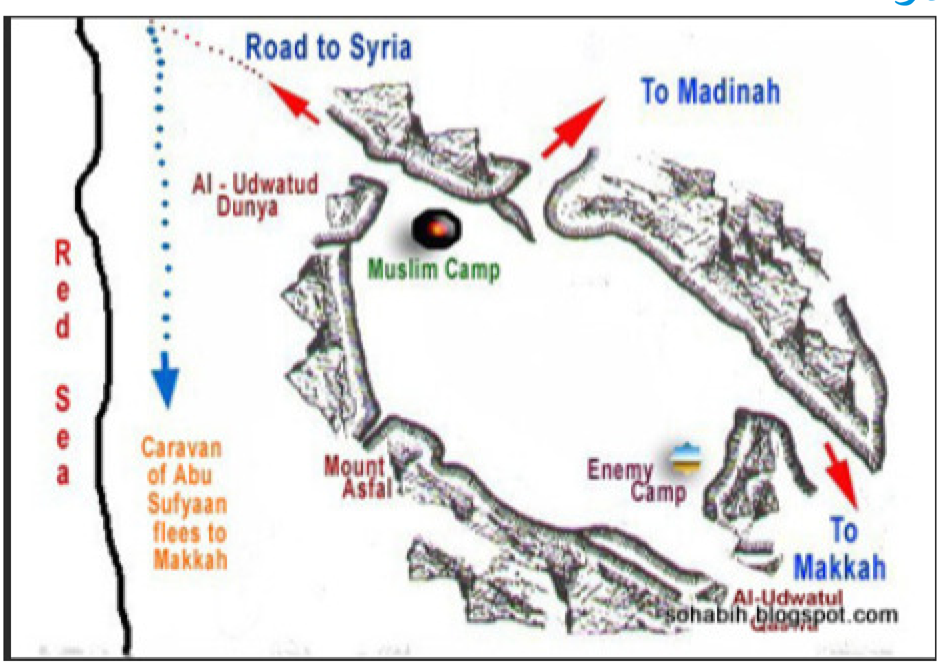
وَ اِذْ يَعِدُكُمُ اللّٰهُ اِحْدَى الطَّآىِٕفَتَيْنِ اَنَّهَا لَكُمْ وَ تَوَدُّوْنَ اَنَّ غَيْرَ ذَاتِ الشَّوْكَةِ تَكُوْنُ لَكُمْ وَ يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّحِقَّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَ يَقْطَعَ دَابِرَ الْكٰفِرِيْنَ ۞

اور یاد کرو وہ وقت کہ جب اللہ نے تم سے دو گروہوں میں سے ایک کا وعدہ کیا تھا کہ وہ تمہارے لئے ہے (تمہارے ہاتھ آئے گا)۔ اور تم یہ چاہتے تھے کہ غیر مسلح گروہ (تجارتی قافلہ) تمہارے ہاتھ آ جائے۔ اور اللہ یہ چاہتا تھا کہ اپنے احکام کے ذریعہ سے حق کو ثابت کر دے۔ اور کافروں کی جڑ کاٹ دے۔(7)

لِيُحِقَّ الْحَقَّ وَ يُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَ لَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ۞

تا کہ حق کو حق کر کے اور باطل کو باطل کر کے دکھا دے۔ اگرچہ مجرم لوگ اس بات کو کتنا ہی ناپسند کریں (یعنی خدا چاہتا تھا کہ تمہاری مسلح گروہ سے مڈبھیڑ ہو)۔(8)

جنگ بدر۔



مسلمان جب ہجرت کر کے مدینہ چلے گئے تو قریش کو یہ بات ہضم نہیں ہو رہی تھی۔ اس سے ان کو شک پیدا ہوا کہ اس طرح سے مسلمانوں کی قوت بڑھ سکتی ہے۔ چنانچہ وہ دن رات منصوبہ بندی کرنے لگے کہ کس طرح سے مسلمانوں کا تعاقب کر کے ان کو ختم کیا جائے۔ سنہ 2 ہجری میں ابوجہل مکہ والوں کو تیار کرنے میں کامیاب ہو گیا کہ مسلمانوں پر حملہ کر دیا جائے۔ ہوا یوں کہ قریش کے مال کا ایک قافلہ ابوسفیان کی قیادت میں

شام سے واپس آ رہا تھا تو اس کو کسی نے بتایا کہ مسلمان تمہارا قافلہ لوٹنا چاہتے ہیں۔تو اس نے قریش کو پیغام بھیجا کہ اس کی مدد کی جائے۔ چونکہ تمام اہل مکہ کے امیر لوگوں کا سامان قافلہ میں موجود تھا اس لیے وہ فوراً تیار ہو گئے۔ اور ایک فوج اسلحہ اور گھوڑوں سے لیس لے کر نکل پڑے۔
ادھر مسلمان اس اہم شاہراہ کے زیادہ قریب تھے جہاں سے ابوسفیان کا قافلہ گزرنا تھا۔یعنی اب قریش کے تمام قافلے مسلمانوں کے حملوں کی زد میں تھے۔ تیرہ سالہ مظالم اور گھروں اور مال واسباب سے محرومی کے ازالہ کے لیے یہ مسلمانوں کے پاس آسان ہتھیار تھا۔ چنانچہ مسلمان بھی نکل پڑے۔اور ان کا ارادہ یہی تھا کہ سامان کا قافلہ ان کے قابو میں آ جائے۔مگر ان کے مقررہ جگہ پہنچنے سے پہلے ہی قافلہ وہاں سے جا چکا تھا۔اب قریش کو اطلاع ہو چکی تھی کہ قافلہ صحیح سلامت پہنچ گیا ہے مگر پھر بھی ضد اور ذاتی عناد کی خاطر انہوں نے اپنا سفر مدینہ کی جانب جاری رکھا۔ادھر مسلمانوں کو بھی اطلاع ہو چکی تھی کہ قریش کا لشکر آ رہا ہے۔تو کچھ مسلمانوں نے اس سے بچنا چاہا۔مگر اللہ تعالیٰ یہ فیصلہ کر چکے تھے کہ اب مسلمانوں اور کافروں کے درمیاں جنگ لازمی ہے۔جس سے اللہ تعالیٰ حق کو غالب کر کے دکھانا چاہتے تھے۔اور کافروں کو ان کی نافرمانی اور سرکشی کی سزا دینا چاہتے تھے۔

موافق حالات۔

مسلمان ایک تو اسلحہ اور سواری کی کمی کا شکار تھے اور دوسرا تعداد کے لحاظ سے بھی کفار کے مقابلے میں انتہائی کم تھے۔کفار کی تعداد تقریباً 1000 تھی اور مسلمان 313 تھے۔ پھر سفر کی تھکاوٹ کا شکار تھے اور دوسرا زمین ریتلی تھی جہاں پر پاؤں جمتے نہیں تھے بلکہ دھنس جاتے تھے۔اب جب رات کے وقت بدر کے مقام پر دونوں فریق پہنچتے ہیں۔تو سب سے پہلے تو اللہ تعالیٰ مسلمانوں پر نیند طاری کر دیتے ہیں۔اور اس سے ان کی تھکاوٹ دور ہو جاتی ہے۔ دوسرا بارش برسا دیتے ہیں۔جس سے مسلمان نہا دھو کر تازہ دم ہو جاتے ہیں اور بارش کی وجہ سے ریتلی زمین سخت ہو جاتی ہے جو کہ اب پاؤں جمنے کے قابل ہو جاتی ہے۔
چونکہ اس جنگ کو اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف منسوب کیا۔اس لیے اس جنگ کے جیتنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے تمام سازگار حالات پیدا کر دیئے۔اور اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبرؐ کو یقین دہانی کروائی کہ فرشتوں کے ذریعے ان کی مدد کی جائے گی۔
عرب کے دستور کے مطابق پہلے انفرادی مقابلے ہوئے۔سب سے پہلے عمر بن الحضرمی کا بھائی عامر میدان میں نکلا اور مدمقابل طلب کیا۔
مقابلے پر حضرت عمرؓ کا ایک غلام نکلا اور اس نے چشم زدن میں اس مغرور کا خاتمہ کر دیا۔ جو اپنے بھائی کا انتقام لینے کے لیے آیا تھا۔اس کے بعد عتبہ بن ربیعہ اس کا بھائی شیبہ اور اس کا بیٹا ولید بن عتبہ میدان میں نکلے اور مبارز طلب کیے۔تین انصاری صحابہ میدان میں نکلے لیکن ان تینوں نے یہ کہہ کر ان سے مقابلہ کرنے سے انکار کر دیا کہ یہ ہمارے ہم پلہ نہیں ہیں اور پکار کر کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے مقابلے پر قریشی بھیجو۔ہم عرب کے چرواہوں سے مقابلے کرنے کے لیے تیار نہیں ہیں۔ چنانچہ آپ کے ارشاد پر حضرت حمزہؓ ،حضرت علیؓ اور حضرت عبیدہؓ مقابلے کے لیے نکلے۔مغرور قریشی سرداروں نے ان کے نام پوچھے اور کہا۔''ہاں تم ہمارے ہم پلہ ہو'' مقابلہ شروع ہوا۔ چند لمحوں میں حضرت حمزہؓ نے شیبہ کو جہنم رسید کر دیا اور حضرت علیؓ نے ولید کو قتل کر ڈالا اور لشکر اسلام سے تکبیر کی آواز بلند ہوئی۔اس دوران میں عتبہ اور حضرت عبیدہؓ نے ایک دوسرے پر بھرپور وار کیا اور دونوں زخمی ہو کر گر پڑے۔حضرت علیؓ اپنے مدمقابل سے فارغ ہو کر عتبہ کی طرف لپکے اور ایک ہی

ضرب سے اس کا کام تمام کر کے حضرت عبیدہ رض کو لشکر میں اٹھا لائے۔ قریش نے اپنے نامور سرداروں کو یوں کٹتے دیکھا تو یکبارگی حملہ کر دیا تاکہ اکثریت کے بل بوتے پر لشکر اسلام کو شکست دیں۔

اس جنگ کا نتیجہ یہ ہوا کہ مسلمان جنگ جیت گئے۔ اور کفار کے 70 کے قریب سردار مارے گئے۔ اور یہ اللہ کی قدرت تھی کہ یہی سردار اسلام کے سب سے بڑے مخالف تھے۔ صرف دو سردار ایک ابولہب جو کہ بیماری کی وجہ سے جنگ میں شرکت نہ کر سکا، مگر اس نے اپنی جگہ ایک اور شخص کو مال و اسباب اور اسلحہ دے کر جنگ لڑنے بھیجا۔ ابولہب اس جنگ میں مرنے سے بچ گیا مگر بعد میں بیماری کے حالت میں ہی تڑپ تڑپ کر مر گیا۔ اور دوسرا سردار ابوسفیان رض تھا جو اس جنگ میں بچ گیا۔ شاید قدرت کو اس کو مہلت مقصود تھی جس کے نتیجہ میں فتح مکہ کے بعد ابو سفیان رض مسلمان ہو گئے اور نبی کریم ﷺ نے قرار دیا کہ جو بھی ابوسفیان رض کے گھر پناہ لے لے، اس کو کچھ نہ کہا جائے۔

اِذۡ تَسۡتَغِيۡثُوۡنَ رَبَّكُمۡ فَاسۡتَجَابَ لَـكُمۡ اَنِّىۡ مُمِدُّكُمۡ بِاَلۡفٍ مِّنَ الۡمَلٰۤـئِكَةِ مُرۡدِفِيۡنَ ﴿۹﴾

اس وقت کو یاد کرو جب تم اپنے پروردگار سے فریاد کر رہے تھے اور اس نے تمہاری فریاد سن لی اور فرمایا کہ تمہاری مدد کے لیے یکے بعد دیگرے ایک ہزار فرشتے بھیج رہا ہوں۔ (9)

وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشۡرٰى وَلِتَطۡمَـئِنَّ بِهٖ قُلُوۡبُكُمۡ‌ ۚ وَمَا النَّصۡرُ اِلَّا مِنۡ عِنۡدِ اللّٰهِ‌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيۡزٌ حَكِيۡمٌ ﴿۱۰﴾

اور اللہ نے ایسا اس لئے کیا کہ تمہارے لئے خوشخبری ہو اور تمہارے مضطرب دلوں کو اطمینان ہو۔ ورنہ مدد تو بہر حال اللہ ہی کی طرف سے ہے۔ یقیناً اللہ زبردست اور حکمت والا ہے۔ (10)

اِذۡ يُغَشِّيۡكُمُ النُّعَاسَ اَمَنَةً مِّنۡهُ وَيُنَزِّلُ عَلَيۡكُمۡ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً لِّيُطَهِّرَكُمۡ بِهٖ وَيُذۡهِبَ عَنۡكُمۡ رِجۡزَ الشَّيۡطٰنِ وَلِيَرۡبِطَ عَلٰى قُلُوۡبِكُمۡ وَيُثَبِّتَ بِهِ الۡاَقۡدَامَ ؕ ﴿۱۱﴾

اور وہ وقت بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ جب اللہ نے تمہیں نیند سے ڈھانپ دیا تھا تاکہ اس کی طرف سے تمہیں امن و سکون حاصل ہو۔ اور آسمان سے تم پر پانی برسا رہا تھا۔ تاکہ تمہیں پاک صاف کر دے اور تم سے شیطان کی نجاست و ناپاکی دور کرے۔ اور تمہارے دلوں کو مضبوط کرے۔ تمہاری ڈھارس بندھائے اور تمہارے قدموں کو جمائے۔ (11)

اِذۡ يُوۡحِىۡ رَبُّكَ اِلَى الۡمَلٰۤـئِكَةِ اَنِّىۡ مَعَكُمۡ فَثَبِّتُوا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا‌ ؕ سَاُلۡقِىۡ فِىۡ قُلُوۡبِ الَّذِيۡنَ كَفَرُوا الرُّعۡبَ فَاضۡرِبُوۡا فَوۡقَ الۡاَعۡنَاقِ وَاضۡرِبُوۡا مِنۡهُمۡ كُلَّ بَنَانٍ ؕ ﴿۱۲﴾

اور وہ وقت بھی یاد رکھنے کے قابل ہے جب تمہارا پروردگار فرشتوں کو وحی کر رہا تھا کہ میں تمہارے ساتھ ہوں۔ تم اہلِ ایمان کو ثابت قدم رکھو۔ میں عنقریب کافروں کے دلوں میں مؤمنوں کا رعب ڈال دوں گا۔ سو اے مسلمانو! تم کافروں کی گردنوں پر ضرب لگاؤ اور جوڑ جوڑ پر چوٹ لگاؤ۔ (12)

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمۡ شَآقُّوا اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ‌ ۚ وَمَنۡ يُّشَاقِقِ اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيۡدُ الۡعِقَابِ ﴿۱۳﴾

یہ اس لئے ہے کہ ان لوگوں نے اللہ اور رسولؐ کی مخالفت کی۔ یادرکھو کہ جو کوئی بھی اللہ اور رسول کی مخالفت کرے گا تو اللہ مکافات عمل میں سخت سزا دینے والا ہے۔(13)

ذٰلِكُمْ فَذُوْقُوْهُ وَ اَنَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابَ النَّارِ ﴿۱۴﴾

اے مخالفین حق! دنیا میں تمہاری یہ سزا ہے۔پس اس کا مزہ چکھو۔اور آخرت میں دوزخ کا عذاب بھی ہے۔(14)

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا زَحْفًا فَلَا تُوَلُّوْهُمُ الْاَدْبَارَ ﴿۱۵﴾

اے ایمان والو! جب کافروں کے لشکر سے تمہاری مڈبھیڑ ہو جائے تو خبردار! ان کے مقابلہ میں ان کو پیٹھ نہ دکھانا بلکہ سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی طرح جم کر لڑنا۔(15)

وَ مَنْ يُّوَلِّهِمْ يَوْمَىِٕذٍ دُبُرَهٗۤ اِلَّا مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ اَوْ مُتَحَيِّزًا اِلٰى فِئَةٍ فَقَدْ بَآءَ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ مَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ ؕ وَ بِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۱۶﴾

اور جو ایسے جنگ والے موقع پر ان کو پیٹھ دکھائے گا۔سوائے اس کے جو جنگی چال کے طور پر ہٹ جائے۔ یا کسی اپنے فوجی دستہ کے پاس جگہ لینے کے لیے ایسا کرے، تو پیچھے آنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔وہ اللہ کے قہر وغضب میں آجائے گا۔اور اس کا ٹھکانہ دوزخ ہوگا۔اور وہ بہت برا ٹھکانہ ہے۔(16)

فَلَمْ تَقْتُلُوْهُمْ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ قَتَلَهُمْ ۪ وَ مَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى ۚ وَ لِيُبْلِيَ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْهُ بَلَآءً حَسَنًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۷﴾

اے مسلمانو! تم نے ان کفار کو قتل نہیں کیا بلکہ اللہ نے قتل کیا۔اور ان پر تیر تم نے نہیں برسائے بلکہ اللہ نے برسائے۔ یہ سب کچھ اس لئے ہوا کہ اللہ اہل ایمان پر خوب احسان فرمائے یا اللہ اس کے ذریعہ سے ایمان والوں کو بہترین آزمائش میں ڈال کر آزمائے۔ یقیناً اللہ بڑا سننے والا، بڑا جاننے والا ہے۔(17)

ہمارے ہاں بیان کیا جاتا ہے کہ نبی کریمؐ نے ایک مٹھی کنکروں پر کچھ پڑھ کر کفار پر پھینک دی تھی جس سے وہ اندھے ہو گئے تھے اس طرح سے مسلمان یہ جنگ جیت گئے۔مگر یہ بات درست نہیں ہے۔ یہاں اللہ تعالیٰ تیر چلانے کی بات کر رہے ہیں۔اگر کنکروں والی بات ہوتی تو مسلمانوں کی طرف سے ایک بھی شہادت نہ ہوتی۔اور کفار کا ایک بھی فرد باقی نہ بچتا۔اور جنگ کے آغاز میں جو تین کفار اور تین مسلمان آمنے سامنے آئے۔وہ بھی نہ ہوتا۔اللہ تعالیٰ ایسا کام نہیں کرتے کہ کسی کو زبردستی اندھا کر کے تو مسلمانوں سے حملہ کروا دیتے۔ بلکہ یہ تو حق و باطل کا معرکہ تھا اور مسلمانوں کے پاس ایمان کی طاقت تھی اور اللہ کی مدد ان کو حاصل تھی۔اس بنا پر مسلمان یہ جنگ جیت گئے۔اور کفار کی اہم ترین قیادت یعنی ان کے تقریباً سبھی سردار اس جنگ میں مارے گئے۔

ذٰلِكُمْ وَ اَنَّ اللّٰهَ مُوْهِنُ كَيْدِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۸﴾

یہ معاملہ تو تمہارے ساتھ ہو چکا ہے اور کفار کے ساتھ معاملہ یہ ہے کہ اللہ ان کی مخفی تدبیروں کو کمزور کرنے والا ہے۔(18)

اِنْ تَسْتَفْتِحُوْا فَقَدْ جَآءَكُمُ الْفَتْحُ ۚ وَ اِنْ تَنْتَهُوْا فَهُوَ خَیْرٌ لَّكُمْ ۚ وَ اِنْ تَعُوْدُوْا نَعُدْ ۚ وَ لَنْ
تُغْنِیَ عَنْكُمْ فِئَتُكُمْ شَیْــٴًـا وَّ لَوْ كَثُرَتْ ۙ وَ اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۱۹﴾

اور اے کفارِ مکہ! اگر تم فتح کے طلبگار ہو کہ جو حق پر ہے اس کی فتح ہو۔ تو مسلمانوں کی فتح تمہارے سامنے آ گئی! اور اگر تم اب بھی جنگ و جدال سے باز آ جاؤ تو یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ اور اگر پلٹ کر پھر وہی شرارت کرو گے تو ہم بھی وہی کریں گے کہ مسلمانوں کی مدد کریں گے اور تمہیں سزا دیں گے۔ اور تمہاری تعداد چاہے کتنی ہی زیادہ ہو تمہیں کوئی فائدہ نہ دے گی۔ بے شک اللہ ایمان والوں کے ساتھ ہے۔(19)

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ لَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَ اَنْتُمْ تَسْمَعُوْنَ ﴿۲۰﴾

اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔ اور اس سے روگردانی نہ کرو حالانکہ تم سن رہے ہو۔(20)

وَ لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِیْنَ قَالُوْا سَمِعْنَا وَ هُمْ لَا یَسْمَعُوْنَ ﴿۲۱﴾

اور ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جو کہتے تو ہیں کہ ہم نے سن لیا حالانکہ وہ کچھ بھی سنتے نہیں ہیں۔(21)

اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِیْنَ لَا یَعْقِلُوْنَ ﴿۲۲﴾

بے شک اللہ کے نزدیک بدترین مخلوق وہ انسان ہیں جو بہرے گونگے ہیں جو عقل سے ذرا کام نہیں لیتے۔(22)

وَ لَوْ عَلِمَ اللّٰهُ فِیْهِمْ خَیْرًا لَّاَسْمَعَهُمْ ؕ وَ لَوْ اَسْمَعَهُمْ لَتَوَلَّوْا وَّ هُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۲۳﴾

اگر اللہ جانتا کہ ان میں کچھ بھی بھلائی ہے تو ضرور انہیں سنوا دیتا۔ اور اگر اس بھلائی کے بغیر انہیں سنواتا۔ تو وہ بے رخی کرتے ہوئے پیٹھ پھیر دیتے۔(23)

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِیْبُوْا لِلّٰهِ وَ لِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا یُحْیِیْكُمْ ۚ وَ اعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ یَحُوْلُ بَیْنَ
الْمَرْءِ وَ قَلْبِهٖ وَ اَنَّهٗۤ اِلَیْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۲۴﴾

اے ایمان والو! اللہ اور رسولؐ کی آواز پر لبیک کہو۔ جب کہ وہ تمہیں بلائیں اس چیز کی طرف جو تمہیں زندگی بخشنے والی ہے۔ اور جان لو کہ اللہ انسان اور اس کے دل کے درمیان حائل ہو جاتا ہے۔ اور یہ بھی جان لو کہ تم سب اسی کے حضور جمع کئے جاؤ گے۔(24)

اس آیت میں ایمان والوں سے کہا جا رہا ہے کہ وہ خوشدلی کے ساتھ اللہ اور رسول کی آواز پر لبیک کہیں۔ اور جان لیں کہ اللہ کی مرضی سے ہی کوئی ایمان کا راستہ اختیار کرتا ہے۔ اور جس کو وہ ایمان کا راستہ نہیں دکھاتا وہ اپنے کفر پر اڑا رہتا ہے۔

وَ اتَّقُوْا فِتْنَةً لَّا تُصِیْبَنَّ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا مِنْكُمْ خَآصَّةً ۚ وَ اعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ ﴿۲۵﴾

اور اس فتنہ سے بچو جو صرف انہی تک محدود نہیں رہے گا جنہوں نے تم میں سے ظلم و سرکشی کی بلکہ سب اس کی لپیٹ میں آ جائیں گے۔ اور جان لو کہ اللہ سخت سزا دینے والا ہے۔(25)

وَ اذْكُرُوْۤا اِذْ اَنْتُمْ قَلِیْلٌ مُّسْتَضْعَفُوْنَ فِی الْاَرْضِ تَخَافُوْنَ اَنْ یَّتَخَطَّفَكُمُ النَّاسُ فَاٰوٰىكُمْ وَ

اَيَّدَكُمْ بِنَصْرِهٖ وَ رَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۲۶﴾

اور وہ وقت یاد کرو۔ جب تم تھوڑے تھے اور ملک میں کمزور سمجھے جاتے تھے اور ڈرتے رہتے تھے کہ کہیں لوگ تمہیں اچک نہ لے جائیں۔تو اللہ نے تمہیں مدینہ میں پناہ دی۔اور اپنی نصرت سے تمہاری تائید کی۔اور تمہیں پاکیزہ چیزیں دے کر رزق کا سامان مہیا کر دیا۔تاکہ تم شکرگزار بنو۔(26)

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ وَ تَخُوْنُوْۤا اَمٰنٰتِكُمْ وَ اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۷﴾

اے ایمان والو! جانتے بوجھتے ہوئے اللہ اور رسول سے خیانت نہ کرو۔اور نہ ہی اپنی امانتوں میں خیانت کرو۔(27)

اللہ اور اس کے رسول سے خیانت سے مراد یہ کہ جو تم نے ایمان کی صورت میں اپنا عہد کیا ہے۔اس سے روگردانی نہ کرو۔اور جب بھی ضرورت ہو، جہاد یا انفاق کی تو رسول کی آواز پر فوراً لبیک کہو۔اور اس کے ساتھ ہی فرمایا کہ اپنی ذاتی امانتوں میں خیانت نہ کرو۔

وَ اعْلَمُوْۤا اَنَّمَاۤ اَمْوَالُكُمْ وَ اَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۙ وَّ اَنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗۤ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿۲۸﴾

اور جان لو کہ تمہارے مال اور تمہاری اولاد تمہارے لئے ایک آزمائش ہیں اور یہ بھی کہ اللہ ہی کے پاس بڑا اجر ہے۔(28)

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا وَّ يُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَ يَغْفِرْ لَكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿۲۹﴾

اے ایمان والو! اگر تم اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔تو اللہ تمہیں حق و باطل میں فرق کرنے کی صلاحیت عطا فرمائے گا۔اور تمہاری برائیوں کو دور کر دے گا۔اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔اور اللہ بڑا فضل و کرم والا ہے۔(29)

وَ اِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِيُثْبِتُوْكَ اَوْ يَقْتُلُوْكَ اَوْ يُخْرِجُوْكَ ؕ وَ يَمْكُرُوْنَ وَ يَمْكُرُ اللّٰهُ ؕ وَ اللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ﴿۳۰﴾

اور (اے رسولؐ)! وہ وقت یاد کرو جب کافر آپ کے خلاف منصوبے بنا رہے تھے کہ آپ کو قید کر دیں۔ یا قتل کریں۔ یا شہر بدر کر دیں۔ وہ بھی تدبیریں کر رہے تھے۔اور اللہ بھی تدبیر کر رہا تھا۔اور اللہ بہترین تدبیر کرنے والا ہے۔(30)

وَ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا قَالُوْا قَدْ سَمِعْنَا لَوْ نَشَآءُ لَقُلْنَا مِثْلَ هٰذَاۤ ۙ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّاۤ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۳۱﴾

اور جب ان کے سامنے ہماری آیات پڑھی جاتی ہیں تو کہتے ہیں ہاں ہم نے سن لیا۔اگر ہم چاہیں تو ہم بھی ایسا کلام پیش کر سکتے ہیں۔ یہ تو صرف گزرے ہوئے لوگوں کی داستانیں ہیں۔(31)

وَ اِذْ قَالُوا اللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَاَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَآءِ اَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۳۲﴾

(اے رسولؐ) وہ وقت یاد کرو۔ جب انہوں نے کہا۔اے اللہ! اگر یہ قرآن تیری طرف سے برحق ہے۔تو ہم پر آسمان سے پتھر برسا یا کوئی اور دردناک عذاب ہم پر لا۔(32)

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ ؕ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ﴿۳۳﴾

اور اللہ ایسا نہیں ہے کہ ان پر عذاب نازل کرے جبکہ آپؐ ان کے درمیان موجود ہیں۔اور اللہ ایسا بھی نہیں ہے کہ ان پر عذاب نازل کرے جبکہ وہ استغفار کر رہے ہیں۔(33)

وَمَا لَهُمْ اَلَّا يُعَذِّبَهُمُ اللّٰهُ وَهُمْ يَصُدُّوْنَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَا كَانُوْٓا اَوْلِيَآءَهٗ ؕ اِنْ اَوْلِيَآؤُهٗٓ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۴﴾

لیکن اللہ کیوں نہ ان پر عذاب نازل کرے جبکہ وہ مسجد الحرام سے مسلمانوں کو روک رہے ہیں حالانکہ وہ اس کے متولی نہیں ہیں۔اس کے متولی تو صرف پرہیزگار لوگ ہیں۔لیکن اکثر لوگ علم نہیں رکھتے۔(34)

وَمَا كَانَ صَلَاتُهُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ اِلَّا مُكَآءً وَّتَصْدِيَةً ؕ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿۳۵﴾

اور خانہ کعبہ کے پاس ان کی نماز نہیں تھی مگر سیٹیاں اور تالیاں بجانا۔سو اب عذاب کا مزہ چکھو۔یہ تمہارے کفر کی پاداش میں ہے جو تم کیا کرتے تھے۔(35)

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ لِيَصُدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ فَسَيُنْفِقُوْنَهَا ثُمَّ تَكُوْنُ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً ثُمَّ يُغْلَبُوْنَ ؕ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى جَهَنَّمَ يُحْشَرُوْنَ ﴿۳۶﴾

بے شک جو لوگ کافر ہیں وہ اس لئے اپنے مال خرچ کرتے ہیں کہ لوگوں کو اللہ کی راہ سے روکیں۔یہ آئندہ بھی اسی طرح خرچ کریں گے اور پھر انجام کار یہ مال خرچ کرنا ان کے لئے حسرت اور پچھتاوے کا باعث بن جائے گا۔اور بالآخر وہ مغلوب ہو جائیں گے۔اور جو کافر ہیں وہ گھیر گھار کر جہنم کی طرف جمع کئے جائیں گے۔(36)

لِيَمِيْزَ اللّٰهُ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ وَيَجْعَلَ الْخَبِيْثَ بَعْضَهٗ عَلٰى بَعْضٍ فَيَرْكُمَهٗ جَمِيْعًا فَيَجْعَلَهٗ فِيْ جَهَنَّمَ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۳۷﴾

اور یہ سب کچھ اس لئے ہوگا کہ اللہ ناپاک لوگوں کو پاک لوگوں سے جدا کر دے۔اور جو ناپاک ہیں ان کو ایک دوسرے پر تہ بہ تہ رکھ کر ڈھیر بنائے۔اور پھر اس سارے ڈھیر کو جہنم میں جھونک دے۔یہی وہ لوگ ہیں جو خسارہ اٹھانے والے ہیں۔(37)

قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ يَّنْتَهُوْا يُغْفَرْ لَهُمْ مَّا قَدْ سَلَفَ ۚ وَاِنْ يَّعُوْدُوْا فَقَدْ مَضَتْ سُنَّتُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۳۸﴾

(اے رسولؐ) کافروں سے کہہ دو کہ اگر وہ اب بھی شرارت سے باز آجائیں۔تو جو کچھ گزر چکا وہ انہیں معاف کر دیا جائے گا۔اور اگر وہ اپنی سابقہ روش کا اعادہ کریں گے تو پھر گزشتہ نافرمان قوموں کے ساتھ خدا کی روش بھی گزر چکی ہے۔ان کے ساتھ بھی وہی ہوگا۔(38)

وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ ۚ فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۳۹﴾

(اے مسلمانو) ان کفار سے جنگ جاری رکھو یہاں تک کہ فتنہ وفساد ختم ہوجائے۔اوردین پورے کا پورا صرف اللہ کے لئے ہوجائے۔پھراگروہ کفروفتنہ پردازی سے باز آجائیں۔تووہ جوکچھ کررہے ہیں اللہ اس کوخوب دیکھنے والا ہے۔(39)

وَ اِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ مَوْلٰىكُمْ ؕ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَ نِعْمَ النَّصِيْرُ ﴿۴۰﴾

توپھرجان لوکہ اللہ تمہاراسرپرست وکارساز ہے۔وہ کیاہی اچھاسرپرست ہے۔کیاہی اچھایار و مددگار ہے۔(40)

وَ اعْلَمُوْۤا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَ لِلرَّسُوْلِ وَ لِذِي الْقُرْبٰى وَ الْيَتٰمٰى وَ الْمَسٰكِيْنِ وَ ابْنِ السَّبِيْلِ ۙ اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ وَ مَاۤ اَنْزَلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا يَوْمَ الْفُرْقَانِ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ ؕ وَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۴۱﴾

اور جان لوکہ جو چیزبھی تمہیں بطورغنیمت حاصل ہو۔اس کا پانچواں حصہ اللہ کے لئے،رسول کے لئے،رشتے داروں،یتیموں،مسکینوں اور مسافروں کے لئے ہے۔یہ واجب ہے اگرتم اللہ پراوراس غیبی نصرت پرایمان رکھتے ہوجوہم نے اپنے بندۂ خاص پرحق وباطل کافیصلہ کردینے والے دن نازل کی تھی۔جس دن مسلمانوں اورکافروں کی دوجماعتوں میں مڈبھیڑہوئی تھی اوراللہ ہرچیزپرقادرہے۔(41)

سورہ کی پہلی آیت میں اللہ تعالی نے واضح کردیا تھا کہ مال غنیمت صرف ذاتی تصرف کے لیے نہیں ہے۔بلکہ اللہ اوررسول یعنی موجوداتھارٹی اس چیزکاتعین کرےگی۔اس آیت میں اللہ تعالی نے مومنوں کوواضح حکم دےدیا ہے کہ وہ پانچواں حصہ یعنی 20 فیصداللہ کی راہ میں خرچ کرکے باقی مال ذاتی تصرف میں لاسکتے ہیں۔اورمصارف کاتعین بھی اللہ تعالی نے کردیاہے۔اس میں دین کے کام کے سلسلہ میں بھی آپشن موجود ہے اورمحتاج اورضرورت مندوں کابھی لحاظ رکھاگیاہے۔

اِذْ اَنْتُمْ بِالْعُدْوَةِ الدُّنْيَا وَ هُمْ بِالْعُدْوَةِ الْقُصْوٰى وَ الرَّكْبُ اَسْفَلَ مِنْكُمْ ؕ وَ لَوْ تَوَاعَدْتُّمْ لَاخْتَلَفْتُمْ فِي الْمِيْعٰدِ ۙ وَ لٰكِنْ لِّيَقْضِيَ اللّٰهُ اَمْرًا كَانَ مَفْعُوْلًا ۙ۬ لِّيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَنْۢ بَيِّنَةٍ وَّ يَحْيٰى مَنْ حَيَّ عَنْۢ بَيِّنَةٍ ؕ وَ اِنَّ اللّٰهَ لَسَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۴۲﴾ۙ

جب کہ تم وادی کے قریبی محاذ پر تھے اوروہ لوگ دور والے محاذ پر تھے اورقافلہ تم سے نیچے اترچکا تھا(یعنی تمہارے راستے سے نکل چکا تھا۔) اوراگرمسلمان اورکفارمکہ جنگ کا کوئی وقت مقررکرکے نکلتے توکوئی بھی مقابلہ کو نہ پہنچتا۔لیکن اللہ مقررہونے والے کام کا فیصلہ کرنا چاہتا تھا تاکہ جوہلاک ہو وہ دلیل کے ساتھ اورجوزندہ رہے وہ بھی دلیل کے ساتھ۔اوراللہ سب کی سننے والااورسب کے دلوں کا حال جاننے والا ہے(42)

جیسا کہ پہلے آیات میں بیان کیا گیا ہے کہ اللہ تعالی چاہتے تھے کہ مسلمانوں کا کفارمکہ سے مقابلہ ہوجائے۔اس لیے اللہ تعالی مقررہ وقت پر مسلمانوں کومیدان جنگ میں لے آئے۔جبکہ اس وقت تجارتی قافلہ نکل چکا تھا۔اورمسلمان اپنی کمزوری اورناتوانی سے بخوبی آگاہ تھے۔اور کفارکی کثرت اورقوت سے بھی واقف تھے،اس لیے اگران کوپہلے سے ہی جنگ کا بتایا جاتا تووہ انکارکردیتے۔وہ توصرف تجارتی قافلہ کو پکڑنے نکلے تھے۔مگراللہ تعالی نے اپنی حکمت سے مسلمانوں کومیدان جنگ میں لاکھڑا کیا۔اسی بات کواللہ تعالی نے اسی سورہ کی آیات 5 تا 7 میں واضح کیا ہے۔

اِذۡ يُرِيۡكَهُمُ اللّٰهُ فِىۡ مَنَامِكَ قَلِيۡلًا ؕ وَلَوۡ اَرٰٮكَهُمۡ كَثِيۡرًا لَّـفَشِلۡتُمۡ وَلَتَـنَازَعۡتُمۡ فِى الۡاَمۡرِ وَلٰـكِنَّ اللّٰهَ سَلَّمَ ؕ اِنَّهٗ عَلِيۡمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوۡرِ ﴿۴۳﴾

(اور اے نبیؐ) وہ وقت یاد کرو۔ جب اللہ نے خواب میں آپ کو ان کفار کی تعداد تھوڑی کر کے دکھائی تھی اور اگر وہ انہیں زیادہ کر کے دکھا تا تو تم ہمت ہار جاتے۔ اور آپس میں جھگڑنے لگتے۔ لیکن اللہ نے اس سے بچایا۔ بے شک اللہ سینوں کے اندر والی باتوں کا خوب جاننے والا ہے۔ (43)

وَاِذۡ يُرِيۡكُمُوۡهُمۡ اِذِ الۡتَقَيۡتُمۡ فِىۡۤ اَعۡيُنِكُمۡ قَلِيۡلًا وَّيُقَلِّلُكُمۡ فِىۡۤ اَعۡيُنِهِمۡ لِيَـقۡضِىَ اللّٰهُ اَمۡرًا كَانَ مَفۡعُوۡلًا ؕ وَاِلَى اللّٰهِ تُرۡجَعُ الۡاُمُوۡرُ ﴿۴۴﴾

وہ وقت یاد کرو۔ کہ جب اللہ نے انہیں تمہاری نگاہوں میں کم کر کے دکھایا۔ اور تمہاری تعداد کو ان کی نظروں میں کم کر کے دکھایا۔ تا کہ اللہ اس کو پورا کرے جو ہو کر رہنا تھا۔ اور تمام معاملات اللہ ہی کی طرف لوٹائے جاتے ہیں۔ (44)

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِذَا لَقِيۡتُمۡ فِئَةً فَاثۡبُتُوۡا وَاذۡكُرُوا اللّٰهَ كَثِيۡرًا لَّعَلَّكُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ‌ۚ ﴿۴۵﴾

اے ایمان والو! جب کسی جماعت سے تمہارا مقابلہ ہو جائے تو ثابت قدم رہا کرو۔ اور اللہ کو کثرت سے یاد کرو۔ تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔ (45)

وَاَطِيۡعُوا اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ وَلَا تَنَازَعُوۡا فَتَفۡشَلُوۡا وَتَذۡهَبَ رِيۡحُكُمۡ‌ وَاصۡبِرُوۡا ؕ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيۡنَ‌ۚ ﴿۴۶﴾

اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔ اور آپس میں جھگڑا نہ کرو۔ ورنہ کمزور پڑ جاؤ گے اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی۔ اور ہر قسم کی مصیبت اور تکلیف میں صبر سے کام لو۔ بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ (46)

وَلَا تَكُوۡنُوۡا كَالَّذِيۡنَ خَرَجُوۡا مِنۡ دِيَارِهِمۡ بَطَرًا وَّرِئَآءَ النَّاسِ وَيَصُدُّوۡنَ عَنۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ‌ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا يَعۡمَلُوۡنَ مُحِيۡطٌ ﴿۴۷﴾

اور ان لوگوں کی مانند نہ ہو جاؤ جو اپنے گھروں سے اتراتے ہوئے اور لوگوں کو اپنی شان و شوکت دکھاتے ہوئے نکلے۔ اور ان کا حال یہ ہے کہ وہ اللہ کی راہ سے روکتے ہیں۔ اور وہ جو کچھ کرتے ہیں اللہ اپنے علم و قدرت سے اس کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔ (47)

وَاِذۡ زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيۡطٰنُ اَعۡمَالَهُمۡ وَقَالَ لَا غَالِبَ لَـكُمُ الۡيَوۡمَ مِنَ النَّاسِ وَاِنِّىۡ جَارٌ لَّـكُمۡ‌ ۚ فَلَمَّا تَرَآءَتِ الۡفِئَتٰنِ نَكَصَ عَلٰى عَقِبَيۡهِ وَقَالَ اِنِّىۡ بَرِىۡٓءٌ مِّنۡكُمۡ اِنِّىۡۤ اَرٰى مَا لَا تَرَوۡنَ اِنِّىۡۤ اَخَافُ اللّٰهَ‌ ؕ وَاللّٰهُ شَدِيۡدُ الۡعِقَابِ ﴿۴۸﴾

اور وہ وقت یاد کرو جب شیطان نے ان کے اعمال ان کے لئے آراستہ کر دیئے (انہیں خوشنما کر کے دکھایا)۔ اور کہا آج کے دن لوگوں میں سے کوئی بھی تم پر غالب آنے والا نہیں ہے۔ اور میں تمہارا حامی ہوں۔ پھر جب دونوں جماعتیں آمنے سامنے ہوئیں تو وہ الٹے پاؤں واپس ہوا اور کہا میں تم سے بری الذمہ ہوں۔ میں وہ کچھ دیکھ رہا ہوں جو تم نہیں دیکھ رہے۔ میں اللہ سے ڈرتا ہوں۔ اور اللہ بڑی سخت سزا دینے والا ہے۔ (48)

اِذۡ يَقُوۡلُ الۡمُنٰفِقُوۡنَ وَالَّذِيۡنَ فِىۡ قُلُوۡبِهِمۡ مَّرَضٌ غَرَّ هٰٓؤُلَۤاءِ دِيۡنُهُمۡ‌ ؕ وَمَنۡ يَّتَوَكَّلۡ عَلَى اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ

عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿٤٩﴾

اور (وہ وقت بھی یاد کرو) جب منافق اور وہ لوگ جن کے دلوں میں نفاق کی بیماری ہے کہہ رہے تھے کہ ان لوگوں (مسلمانوں) کو ان کے دین نے فریب اور خبط میں مبتلا کر دیا ہے۔اور جو کوئی اللہ پر توکل (بھروسہ) کرتا ہے۔سو اللہ بڑا زبردست، بڑا حکمت والا ہے۔(49)

وَ لَوْ تَرٰٓى اِذْ يَتَوَفَّى الَّذِيْنَ كَفَرُوا ۙ الْمَلٰٓئِكَةُ يَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَ اَدْبَارَهُمْ ۚ وَ ذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ ﴿٥٠﴾

اور کاش تم وہ موقع دیکھو کہ جب فرشتے کافروں کی روحیں قبض کرتے ہیں اور ان کے چہروں اور پیٹھوں پر ضربیں لگاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اب آگ کے عذاب کا مزہ چکھو۔(50)

ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْكُمْ وَ اَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ۙ﴿٥١﴾

(اے دشمنانِ حق!) یہ سزا ہے اس کی جو تمہارے ہاتھ پہلے بھیج چکے ہیں۔اور اللہ اپنے بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں ہے۔(51)

كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿٥٢﴾

ان کا حال قومِ فرعون اور ان لوگوں جیسا ہے۔جو ان سے پہلے گزر چکے۔جنہوں نے آیاتِ الٰہی کا انکار کیا اور اللہ نے انہیں گناہوں پر پکڑ لیا۔ بے شک اللہ بڑا طاقتور ہے اور بڑی سزا دینے والا ہے۔(52)

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ لَمْ يَكُ مُغَيِّرًا نِّعْمَةً اَنْعَمَهَا عَلٰى قَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ۙ وَ اَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۙ﴿٥٣﴾

یہ اس بنا پر ہے کہ اللہ کبھی اس نعمت کو تبدیل نہیں کرتا جو اس نے کسی قوم کو عطا کی ہے جب تک وہ خود اپنی حالت تبدیل نہ کر دیں۔اللہ بڑا سننے والا، بڑا جاننے والا ہے۔(53)

كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ فَاَهْلَكْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ وَ اَغْرَقْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ ۚ وَ كُلٌّ كَانُوْا ظٰلِمِيْنَ ﴿٥٤﴾

کفارِ مکہ کا حال قومِ فرعون اور ان سے پہلے گزرے ہوئے سرکشوں کا سا ہے۔جنہوں نے آیاتِ الٰہی کو جھٹلایا اور ہم نے انہیں ان کے گناہوں کی وجہ سے ہلاک کر دیا اور فرعونیوں کو سمندر میں غرق کر دیا۔اور وہ سب کے سب ظالم تھے۔(54)

اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۖۚ﴿٥٥﴾

بے شک زمین پر چلنے والی سب مخلوق میں سے بدترین وہ لوگ ہیں جو کافر ہیں۔اور اب وہ کسی طرح بھی ایمان لانے والے نہیں ہیں۔(55)

اَلَّذِيْنَ عٰهَدْتَّ مِنْهُمْ ثُمَّ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَهُمْ فِيْ كُلِّ مَرَّةٍ وَّ هُمْ لَا يَتَّقُوْنَ ﴿٥٦﴾

(اے رسولؐ) جن لوگوں سے آپ نے کئی بار صلح کا معاہدہ کیا۔اور انہوں نے ہر بار اسے توڑا۔اور وہ اللہ سے نہیں ڈرتے۔(56)

فَاِمَّا تَثْقَفَنَّهُمْ فِي الْحَرْبِ فَشَرِّدْ بِهِمْ مَّنْ خَلْفَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ﴿٥٧﴾

پس اگر وہ جنگ میں آپ کے ہاتھ آ جائیں تو انہیں ایسی عبرتناک سزا دیں کہ جو ان کے بعد والے ہیں (ان کے پشت پناہ ہیں) ان کو منتشر کر دے۔تا کہ وہ اس سے عبرت حاصل کریں۔(57)

وَ اِمَّا تَخَافَنَّ مِنْ قَوْمٍ خِيَانَةً فَانْۢبِذْ اِلَيْهِمْ عَلٰى سَوَآءٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْخَآئِنِيْنَ ۝۵۸

اور اگر آپ کو کسی جماعت کی طرف سے خیانت (عہد شکنی کا) اندیشہ ہو تو پھر ان کا معاہدہ اس طرح ان کی طرف پھینک دیں کہ معاملہ برابر ہو جائے۔بے شک اللہ خیانت کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔(58)

وَ لَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَبَقُوْا ؕ اِنَّهُمْ لَا يُعْجِزُوْنَ ۝۵۹

اور کافر لوگ یہ خیال نہ کریں کہ وہ بازی لے گئے (بچ گئے)۔یقیناوہ اللہ کو عاجز نہیں کر سکتے۔(59)

وَ اَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّ مِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَ عَدُوَّكُمْ وَ اٰخَرِيْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ ۚ اَللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ ؕ وَ مَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يُوَفَّ اِلَيْكُمْ وَ اَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ۝۶۰

(اے مسلمانو!) تم جس قدر استطاعت رکھتے ہو ان (کفار) کے لئے قوت و طاقت اور بندھے ہوئے گھوڑے تیار رکھو۔تا کہ تم اس (جنگی تیاری) سے خدا کے دشمن اور اپنے دشمن کو۔اور ان کھلے دشمنوں کے علاوہ دوسرے لوگوں (منافقوں) کو خوفزدہ کر سکو۔جن کو تم نہیں جانتے البتہ اللہ ان کو جانتا ہے۔اور تم جو کچھ اللہ کی راہ (جہاد) میں خرچ کرو گے تمہیں اس کا پورا پورا اجر عطا کیا جائے گا اور تمہارے ساتھ کسی طرح ظلم نہیں کیا جائے گا۔(60)

وَ اِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَ تَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝۶۱

اور اگر وہ صلح کی طرف مائل ہوں تو آپ بھی اس کی طرف مائل ہو جائیں۔اور اللہ پر بھروسہ رکھیں بے شک وہ بڑا سننے والا، بڑا علم والا ہے۔(61)

وَ اِنْ يُّرِيْدُوْۤا اَنْ يَّخْدَعُوْكَ فَاِنَّ حَسْبَكَ اللّٰهُ ؕ هُوَ الَّذِيْۤ اَيَّدَكَ بِنَصْرِهٖ وَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ ۝۶۲

اور اگر ان کا ارادہ یہ ہو کہ آپ کو دھوکہ دیں۔تو (فکر نہ کریں) اللہ تمہارے لئے کافی ہے۔وہ وہی ہے جس نے اپنی نصرت اور مؤمنین کی جماعت سے آپ کی تائید کی۔(62)

وَ اَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ ؕ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مَّاۤ اَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَيْنَهُمْ ؕ اِنَّهٗ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝۶۳

اور اسی نے ان (اہل ایمان) کے دلوں میں الفت پیدا کی۔اگر آپ تمام روئے زمین کی دولت بھی خرچ کر دیتے تو ان کے دلوں میں الفت پیدا نہیں کر سکتے تھے۔مگر اللہ نے اپنی قدرت کاملہ سے ان کے درمیان الفت پیدا کر دی۔بے شک وہ غالب اور بڑا حکمت والا ہے۔(63)

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَ مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝۶۴

اے نبیؐ! آپ کے لئے اللہ اور وہ اہل ایمان کافی ہیں جو آپ کے پیرو کار ہیں۔(64)

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَى الْقِتَالِ ؕ اِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ عِشْرُوْنَ صٰبِرُوْنَ يَغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ ۚ وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ يَّغْلِبُوْۤا اَلْفًا مِّنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ ﴿۶۵﴾

اے نبیؐ! اہل ایمان کو جنگ پر آمادہ کرو۔اگر تم میں سے بیس صابر (ثابت قدم) آدمی ہوئے تو وہ دوسو (کافروں) پر غالب آئیں گے اور اگر تم میں سے ایک سو ہوئے تو کافروں کے ایک ہزار پر غالب آ جائیں گے کیونکہ یہ وہ لوگ ہیں جو سمجھ بوجھ نہیں رکھتے۔(65)

اَلْـٰٔنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ وَعَلِمَ اَنَّ فِيْكُمْ ضَعْفًا ؕ فَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ صَابِرَةٌ يَّغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ ۚ وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ اَلْفٌ يَّغْلِبُوْۤا اَلْفَيْنِ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۶۶﴾

اب اللہ نے تم پر بوجھ ہلکا کر دیا اور اسے معلوم ہو گیا کہ تم میں کمزوری ہے۔تو اب اگر تم میں سے ایک سو صبر کرنے والے (ثابت قدم) ہوں گے تو دوسو پر غالب آئیں گے اور اگر تم میں سے ایک ہزار ہوں گے تو وہ اللہ کے حکم سے دو ہزار پر غالب آئیں گے۔اور اللہ تو صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔(66)

مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗۤ اَسْرٰى حَتّٰى يُثْخِنَ فِى الْاَرْضِ ؕ تُرِيْدُوْنَ عَرَضَ الدُّنْيَا ۖۗ وَاللّٰهُ يُرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۶۷﴾

اور یہ بات نبیؐ کے شایانِ شان نہیں ہے کہ اس کے قبضے میں قیدی ہوں۔جب تک وہ زمین میں خوب خون ریزی نہ کرے (فتنہ کو کچل نہ دے)۔تم دنیا کا مال ومتاع چاہتے ہو اور اللہ آخرت چاہتا ہے۔اور اللہ زبردست حکمت والا ہے۔(67)

لَوْلَا كِتٰبٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيْمَاۤ اَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۶۸﴾

اگر اللہ کی جانب سے پہلے ایک حکم موجود نہ ہوتا۔تو تم نے جو کچھ کیا ہے اس کی پاداش میں ضرور تمہیں بڑا عذاب پہنچتا۔(68)

فَكُلُوْا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلٰلًا طَيِّبًا ۖ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۶۹﴾

بہر کیف جو کچھ تمہیں بطورِ غنیمت حاصل ہوا، اسے حلال اور پاکیزہ سمجھ کر کھاؤ اور اللہ سے ڈرو۔بے شک اللہ بڑا بخشنے والا، بڑا رحم کرنے والا ہے۔(69)

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّمَنْ فِىْۤ اَيْدِيْكُمْ مِّنَ الْاَسْرٰى ۙ اِنْ يَّعْلَمِ اللّٰهُ فِىْ قُلُوْبِكُمْ خَيْرًا يُّؤْتِكُمْ خَيْرًا مِّمَّاۤ اُخِذَ مِنْكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۷۰﴾

اے نبی! ان قیدیوں سے کہو جو آپ کے قبضہ میں ہیں کہ اگر اللہ نے تمہارے دلوں میں کچھ نیکی اور بھلائی پائی تو جو کچھ تم سے لیا گیا ہے اس سے بہتر تمہیں عطا فرمائے گا۔اور تمہیں بخش بھی دے گا کیونکہ وہ بڑا بخشنے والا، بڑا رحم کرنے والا ہے۔(70)

وَاِنْ يُّرِيْدُوْا خِيَانَتَكَ فَقَدْ خَانُوا اللّٰهَ مِنْ قَبْلُ فَاَمْكَنَ مِنْهُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۷۱﴾

اور اگر انہوں نے آپ کو فریب دینا چاہا۔تو وہ اس سے پہلے اللہ کو فریب دے چکے ہیں اور (اس کی پاداش میں) اللہ نے (آپ کو) ان پر قابو

دے دیا۔ کیونکہ خدا بڑا علم والا، بڑا حکمت والا ہے۔(71)

فدیہ کی وصولی پر اللہ کی طرف سے تنبیہ۔ اللہ تعالی یہاں چاہتے تھے کہ جو قیدی ہاتھ آئے ہیں ان کو بطور احسان چھوڑ اجائے اور اس کے ساتھ ان کو اسلام کی تبلیغ کی جائے۔ تا کہ وہ قیدی خود جا کر غور سے قرآن پڑھیں اور پھر دین کے بارے میں فیصلہ کریں۔ اب مسلمانوں نے ان قیدیوں سے فدیہ وصول کیا جبکہ اس رقم کی ضرورت نہیں تھی۔ اس پر اللہ کی طرف سے کہا گیا کہ تم دنیا کی زندگی کو عزیز رکھتے ہو۔ ظاہر ہے کہ ہر انسان چاہتا ہے کہ اس کا مال و دولت بڑھے۔ جبکہ اللہ تعالی یہ چاہتے ہیں کہ مسلمانوں کو اصل صلہ آخرت میں عطا کیا جائے۔ اگر ان قیدیوں کو احسان رکھ کر چھوڑ اجاتا تو ہوسکتا ہے کہ وہ اپنے دین کے بارے میں غور وفکر کرتے۔ مگر جب انہوں نے رقم دے کر اپنی جان چھڑائی تو اب وہ کسی بھی طرح اخلاقی حوالے سے پابند نہیں کہ وہ اس پر غور کریں۔

اس پر اللہ تعالی نے شدید ناراضگی کا اظہار کیا اور فرمایا کہ اگر اللہ اس بارے پہلے سے حکم نہ دے چکے ہوتے تو ضرور اس کام کی سزا دیتے۔ جیسا کہ ہمیں معلوم ہے کہ سورہ محمد میں اللہ تعالی فرما چکے ہیں کہ قیدیوں کو بطور احسان یا فدیہ کے رہا کرنا ہے۔ مگر جو ہونا تھا وہ ہو چکا تھا۔ اب اللہ تعالی نے فرمایا کہ جو کچھ تم ان سے وصول کر چکے ہو اس کو کھاؤ اور اس سے فائدہ اٹھاؤ۔ مگر آئندہ کے لیے اللہ سے ڈرتے رہو۔ اس کے بعد اللہ تعالی نے ان قیدیوں کے بارے میں حکم دیا کہ اب ان قیدیوں سے کہو کہ جو ہم تم سے وصول کر چکے ہیں اگر اللہ تمہارے دلوں میں اچھائی دیکھے گا تو ضرور اس سے زیادہ تمہیں عطا کرے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ هَاجَرُوْا وَ جٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ الَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّ نَصَرُوْۤا اُولٰٓىِٕكَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ؕ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ لَمْ يُهَاجِرُوْا مَا لَكُمْ مِّنْ وَّلَايَتِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ حَتّٰى يُهَاجِرُوْا ۚ وَ اِنِ اسْتَنْصَرُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ فَعَلَيْكُمُ النَّصْرُ اِلَّا عَلٰى قَوْمٍۭ بَيْنَكُمْ وَ بَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝۷۲

یقیناً جو لوگ ایمان لائے اور ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں اپنے مال و جان سے جہاد کیا۔ اور جنہوں نے مہاجرین کو پناہ دی اور امداد کی۔ یہ لوگ آپس میں ایک دوسرے کے مددگار رہیں۔ اور وہ لوگ جو ایمان تو لائے مگر ہجرت نہیں کی تو ان سے تمہارا دوستی کا کوئی تعلق نہیں ہے یہاں تک کہ ہجرت کریں۔ اور اگر وہ کسی دینی معاملہ میں تم سے مدد چاہیں تو تم پر ان کی مدد کرنا فرض ہے۔ سوائے اس صورت کے کہ یہ مدد اس قوم کے خلاف مانگیں جس سے تمہارا معاہدۂ امن ہو۔ اور تم جو کچھ کرتے ہو اللہ اسے دیکھنے والا ہے۔(72)

وَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ؕ اِلَّا تَفْعَلُوْهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْاَرْضِ وَ فَسَادٌ كَبِيْرٌ ؕ۝۷۳

اور جو کافر ہیں وہ آپس میں ایک دوسرے کے مددگار رہیں۔ اگر تم ایسا نہیں کرو گے تو زمین میں بڑا فتنہ اور فساد پھیل جائے گا۔(73)

یعنی باہمی بھائی چارے اور مسلمانوں کی مدد کرنے کا جو حکم دیا گیا ہے اس پر کاربند نہ رہو گے تو بہت بڑا فتنہ پیدا ہو جائے گا۔

وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ هَاجَرُوْا وَ جٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ الَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّ نَصَرُوْۤا اُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ؕ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ رِزْقٌ كَرِيْمٌ ۝۷۴

جولوگ ایمان لائے ،ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور جنہوں نے پناہ دی اور امداد کی یہی لوگ سچے مؤمن ہیں۔ان کے لئے بخشش ہے اور عزت کی روزی۔(74)

وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَ هَاجَرُوْا وَ جٰهَدُوْا مَعَكُمْ فَاُولٰٓئِكَ مِنْكُمْ ؕ وَ اُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۷۵﴾

اور جولوگ بعد میں ایمان لائے اور ہجرت کی اور تمہارے ساتھ مل کر جہاد کیا تو وہ بھی تمہارے ساتھی ہیں۔اور جو قریبی رشتہ دار ہیں۔وہ اللہ کی کتاب میں (میراث کے سلسلہ میں) ایک دوسرے کے زیادہ حقدار ہیں۔بے شک اللہ ہر چیز کا بڑا جاننے والا ہے۔(75)

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

اہم مضامین سورہ التوبہ

مضمون	صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر
مشرکین کو 4 ماہ کی مہلت۔	286	غار میں نبیؐ کی نصرت۔	296
عہد کی پاسداری۔	286	کمزور ہو یا طاقتور، جہاد کے لیے نکلو۔	296
مشرکین سے جنگ کا حکم۔	288	نبیؐ کو تنبیہ۔	297
مشرکین مساجد کی آبادکاری نہیں کر سکتے	288	نماز میں سستی، منافقین کی نشانی۔	299
ایمان والوں کے لیے بشارت۔	288	صدقات کے مصارف۔	299
اولین ایمان والوں کو والدین اور بھائیوں سے قطع تعلق کی ہدایت۔	290	منافقین کی حالت کا ذکر۔	300
ایمان کی ترجیحات۔	290	منافقین کے لیے استغفار کی ممانعت۔	303
ظاہری کثرت نہیں، بلکہ فتح کے لیے اللہ کی مدد ضروری ہے۔ (غزوۂ حنین)	290	منافقین کا جنازہ پڑھانے کی ممانعت۔	303
مشرکین نجس ہیں۔	291	مہاجرین اور انصار کے لیے جنت کی بشارت۔	304
اللہ کو چھوڑ کر رب بنانا۔	292	توبہ کی قبولیت۔	307
دین کا غالب کرنا۔	293	تین صحابہؓ کا معاملہ۔	307
مال کھانے والے علماء اور راہب۔	293	مسجد ضرار۔	307
سونا چاندی جمع کرنے والوں کے لیے وعید۔	293	مومنوں کے لیے جنت کی بشارت۔	307
حرمت والے مہینے۔	293	ابراہیمؑ کا اپنے والد کے لیے استغفار۔	308
غزوۂ تبوک	294	تین صحابہؓ کی توبہ قبول ہونا۔	309
		رسولؐ کا مشفق ہونا۔	311
		توکل علی اللہ۔	311

9۔سورہ التوبہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

میں شروع کرتا ہوں اللہ کے نام کے ساتھ جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے۔

تمہید۔

قریش مکہ نے جس طرح ظلم وتعدی میں کمی نہیں کی اسی طرح بدعہدی میں بھی اپنی مثال چھوڑ گئے۔آخری معاملہ حدیبیہ کی صلح کا تھا۔اس میں ایک طرف مسلمان اوران کے حلیف تھے۔دوسری طرف قریش اوران کے حلیف۔مسلمانوں کے ساتھ قبیلہ خزاعہ شریک ہوا۔قریش کے ساتھ بنوبکر۔صلح کی بنیادی شرط یہ تھی کہ دس برس تک دونوں فریق صلح وامن پر قائم رہیں گے۔لیکن ابھی دو برس بھی نہیں گزرے تھے کہ بنوبکر نے خزاعہ پرحملہ کردیا اورقریش نے ان کی مدد کی۔حتی کہ خود سہیل بن عمرو حملہ میں شریک ہوا جس نے معاہدہ حدیبیہ پر دستخط کئے۔بنوخزاعہ نے خانہ کعبہ میں پناہ لی اورخدا کے نام پرامان مانگی تھی۔اس پربھی بے دریغ قتل کئے گئے تھے۔چالیس آدمی بچ کر مدینہ پہنچے اورپیغمبراسلام کواپنا حال زارسنایا۔اب معاہدہ کی رو سے پیغمبراسلامؐ کا فرض ہوگیا کہ قریش کی عہدشکنی برداشت نہ کریں۔چنانچہ دس ہزارمسلمانوں کے ساتھ انہوں نے کوچ کیااوربغیرکسی قابل ذکرخونریزی کے مکہ کی فتح مبین ظہور میں آگئی۔

فتح کے بعد 9 ہجری میں اس سورت کی ابتدائی آیتیں تیس یا چالیس تک نازل ہوئیں اورپیغمبراسلامؐ نے حضرت ابوبکرؓ اورحضرت علیؓ کو ذیقعدہ میں مکہ بھیجا کہ حج کے موقع پر بطوراعلان عام کے یہ آیات مشتہر کردیں۔یعنی

1۔جن جماعتوں نے بدعہدی کی ان کے ساتھ اب کوئی معاہدہ نہیں رہا۔تاہم اچانک ان پرحملہ نہیں کیا جاتا۔چار ماہ کی مہلت دی جاتی ہے جو حج کے دن سے شروع ہوگی اور 10 ربیع الآخرکوختم ہوگی۔اس عرصہ میں انہیں نقل وحرکت کا پورا امن حاصل ہوگا۔لیکن اس کے بعد جنگ کی حالت تصور کی جائے گی۔

2۔لیکن جن جماعتوں نے بدعہدی نہیں کی، توان کا معاہدہ اپنی جگہ پرقائم ہے۔

3۔حرم کعبہ اب شرک کی تمام آلودگیوں سے پاک کردیا گیا ہے جومشرکین عرب نے پیدا کردی تھیں۔پس آئندہ یہ عبادت گاہ صرف اہل توحید و ایمان کے لیے ہوگئی۔کوئی مشرک آئندہ سال سے اس کا قصد نہ کرے۔(آیت 28)

سورت کا بقیہ حصہ بھی 9 ہجری ہی میں غزوہ تبوک کے اثنا میں اوراس کے بعد نازل ہوا تھا۔

یہ بات یادرکھنی چاہیے کہ یہاں لڑائی کا جوحکم دیا گیا ہے اس کا تعلق صرف ان مشرک جماعتوں سے جوعرب میں دعوت اسلام کی پامالی کے لیے لڑ رہی تھیں نہ کہ دنیا جہان کے تمام مشرکین کے لیے۔چنانچہ اول سے لے کرآخر تک خطاب خاص جماعتوں سے ہے اورصاف لفظوں میں واضح کردیا ہے کہ ان جماعتوں نے کس طرح عہدشکنی کی اورکس طرح خود ہی جنگ کے اعادہ کا باعث ہوئے۔نیزظلم و جنگ کی ابتدا کرنے والے بھی وہی ہیں۔ (ترجمان القرآن از مولانا ابوالکلام آزادؒ)

بَرَآءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖٓ اِلَى الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝١

اے مسلمانو! اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے اعلانِ برأت ہے ان مشرکین سے جن سے تم نے صلح کا معاہدہ کیا تھا۔(1)

فَسِيْحُوْا فِى الْاَرْضِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّ اعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِى اللّٰهِ ۙ وَ اَنَّ اللّٰهَ مُخْزِى الْكٰفِرِيْنَ ۝٢

اے مشرکو! اب تم صرف چار ماہ تک اس سرزمین پر چل پھر لو۔ اور جان لو کہ تم اللہ کو عاجز نہیں کر سکتے۔ اور یہ کہ اللہ کافروں کو ذلیل و رسوا کرنے والا ہے۔(2)

یہاں چند آیات میں ان مشرکین کا بیان ہے جن سے رسولؐ اللہ نے معاہدے کئے تھے مگر وہ مسلسل ان معاہدوں کی خلاف ورزی کے مرتکب ہو رہے تھے۔ چنانچہ اللہ تعالی نے ان آیات کے ذریعے اعلان کر دیا کہ اگر مشرک لوگ ان معاہدوں کی پیروی نہیں کر رہے تو پھر ان کے لیے چار ماہ کی مہلت ہے۔ ایک تو حرمت والے مہینے گزر جائیں۔ اور اس دوران حج کے دنوں میں چونکہ بہت سے لوگ مکہ کا سفر کرتے ہیں تو اس لیے یہ خبر تمام دور دراز لوگوں تک پہنچ جائے۔ کہ جب مشرک معاہدہ کی پیروی نہیں کریں گے تو پھر مسلمانوں پر بھی کوئی پابندی نہیں ہوگی۔ اور ان کی سازشوں اور ان پر سزا کا اگلی آیات میں ذکر آ رہا ہے۔

وَ اَذَانٌ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖٓ اِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ اَنَّ اللّٰهَ بَرِىْٓءٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۙ وَ رَسُوْلُهٗ فَاِنْ تُبْتُمْ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِى اللّٰهِ ؕ وَ بَشِّرِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۙ۝٣

اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے تمام لوگوں کو حج اکبر والے دن اعلانِ عام ہے کہ اللہ اور اس کا رسول مشرکین سے بیزار ہیں۔ اب اگر تم کفر و شرارت سے توبہ کر لو۔ تو یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ اور اگر تم نے اس سے روگردانی کی تو پھر جان لو کہ تم اللہ کو عاجز نہیں کر سکتے۔ اور (اے نبیؐ) کافروں کو دردناک عذاب کی بشارت دے دو۔(3)

یہاں حج اکبر کا ذکر حج کے بڑے اجتماع کے طور پر کیا گیا ہے۔ وگرنہ کوئی حج بڑا یا چھوٹا نہیں ہوتا۔ جیسا کہ ہمارے لوگوں نے بنا لیا کہ اگر جمعہ والے دن وقوف عرفات ہوگا تو حج اکبر ہوگا۔

اِلَّا الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ثُمَّ لَمْ يَنْقُصُوْكُمْ شَيْـًٔا وَّ لَمْ يُظَاهِرُوْا عَلَيْكُمْ اَحَدًا فَاَتِمُّوْٓا اِلَيْهِمْ عَهْدَهُمْ اِلٰى مُدَّتِهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ۝٤

سوائے ان مشرکین کے کہ جن سے تم نے معاہدہ کیا تھا اور انہوں نے اپنا قول و قرار نبھانے میں کوئی کمی نہیں کی۔ اور نہ تمہارے خلاف کسی کی امداد کی۔ سو تم ان سے کیا ہوا معاہدہ اس کی مقررہ مدت تک پورا کرو۔ بے شک اللہ پرہیزگاروں کو دوست رکھتا ہے۔(4)

فَاِذَا انْسَلَخَ الْاَشْهُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ وَ خُذُوْهُمْ وَ احْصُرُوْهُمْ وَ اقْعُدُوْا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ ۚ فَاِنْ تَابُوْا وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَخَلُّوْا سَبِيْلَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝٥

پس جب حرمت والے مہینے گزر جائیں تو مشرکوں کو جہاں کہیں بھی پاؤ قتل کرو اور انہیں گرفتار کرو۔ اور ان کا گھیراؤ کرو اور ہر گھات میں ان کی تاک میں بیٹھو۔ پھر اگر وہ توبہ کر لیں، نماز پڑھنے لگیں اور زکوٰۃ ادا کرنے لگیں تو ان کا راستہ چھوڑ دو۔ بے شک اللہ بڑا بخشنے والا، بڑا رحم کرنے والا ہے۔(5)

وَ اِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ اسْتَجَارَكَ فَاَجِرْهُ حَتّٰى يَسْمَعَ كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ اَبْلِغْهُ مَاْمَنَهٗ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ
قَوْمٌ لَّا يَعْلَمُوْنَ ۝٦

اور اے رسولؐ! اگر مشرکین میں سے کوئی آپؐ سے پناہ مانگے تو اسے پناہ دے دو۔ تاکہ وہ اللہ کا کلام سنے اور پھر اسے اس کی امن کی جگہ پہنچا دو۔ یہ حکم اس لئے ہے کہ یہ لوگ حق کا علم نہیں رکھتے۔(6)

كَيْفَ يَكُوْنُ لِلْمُشْرِكِيْنَ عَهْدٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَ عِنْدَ رَسُوْلِهٖۤ اِلَّا الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ
فَمَا اسْتَقَامُوْا لَكُمْ فَاسْتَقِيْمُوْا لَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ۝٧

بھلا ان مشرکوں کا اللہ اور اس کے رسولؐ کے ہاں کس طرح کوئی عہد و پیمان ہو سکتا ہے بجز ان لوگوں کے جن سے تم نے مسجد حرام کے پاس (بمقامِ حدیبیہ) معاہدہ کیا تھا۔ سو جب تک وہ لوگ معاہدہ پر قائم رہیں تو تم بھی قائم رہو۔ بے شک اللہ پرہیزگاروں کو دوست رکھتا ہے۔(7)

كَيْفَ وَ اِنْ يَّظْهَرُوْا عَلَيْكُمْ لَا يَرْقُبُوْا فِيْكُمْ اِلًّا وَّ لَا ذِمَّةً ؕ يُرْضُوْنَكُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ وَ تَاْبٰى قُلُوْبُهُمْ
وَ اَكْثَرُهُمْ فٰسِقُوْنَ ۚ۝٨

(ان کے سوا دوسرے مشرکین سے کس طرح کوئی معاہدہ ہو سکتا ہے؟) حالانکہ اگر وہ تم پر غلبہ پا جائیں تو وہ تمہارے بارے میں نہ کسی قرابت کا لحاظ رکھیں اور نہ کسی عہد و پیمان کی ذمہ داری کا۔ وہ صرف تمہیں اپنے منہ کی باتوں سے راضی کرنا چاہتے ہیں اور ان کے دل انکار کرتے ہیں۔ اور ان میں سے زیادہ تر لوگ فاسق ہیں۔(8)

اِشْتَرَوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِهٖ ؕ اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝٩

انہوں نے تھوڑی سی قیمت پر آیات الٰہی فروخت کر دی ہیں۔ اور لوگوں کو اللہ کی راہ سے روکنے لگے۔ بہت ہی برا ہے وہ کام جو یہ کر رہے ہیں۔(9)

لَا يَرْقُبُوْنَ فِيْ مُؤْمِنٍ اِلًّا وَّ لَا ذِمَّةً ؕ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُعْتَدُوْنَ ۝١٠

وہ کسی مؤمن کے بارے میں نہ قرابت کا لحاظ کرتے ہیں۔ اور نہ کسی عہد و پیمان کی ذمہ داری کا۔ اور یہی لوگ ہیں جو ظلم و تعدی کرنے والے ہیں۔(10)

فَاِنْ تَابُوْا وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ ؕ وَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝١١

بہرحال اب بھی اگر یہ لوگ توبہ کر لیں۔ اور نماز کی پابندی کریں اور زکوٰۃ دیں تو تمہارے دینی بھائی ہیں۔ ہم اپنی آیات کھول کھول کر بیان کرتے ہیں ان لوگوں کے لئے جو علم رکھتے ہیں۔(11)

وَ اِنْ نَّكَثُوْۤا اَيْمَانَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَ طَعَنُوْا فِیْ دِيْنِكُمْ فَقَاتِلُوْۤا اَئِمَّةَ الْكُفْرِ ۙ اِنَّهُمْ لَاۤ اَيْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَنْتَهُوْنَ ﴿۱۲﴾

اور اگر یہ لوگ اپنے عہد و پیمان کے بعد اپنی قسموں کو توڑ دیں۔ اور تمہارے دین پر طعن و تشنیع کریں تو تم کفر کے ان سرغنوں سے جنگ کرو۔ ان کی قسموں کا کوئی اعتبار نہیں تا کہ یہ باز آجائیں۔(12)

اَلَا تُقَاتِلُوْنَ قَوْمًا نَّكَثُوْۤا اَيْمَانَهُمْ وَ هَمُّوْا بِاِخْرَاجِ الرَّسُوْلِ وَ هُمْ بَدَءُوْكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ ؕ اَتَخْشَوْنَهُمْ ۚ فَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشَوْهُ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۳﴾

تم ان لوگوں سے کیوں جنگ نہیں کرتے جنہوں نے اپنی قسموں کو توڑ ڈالا۔ پیغمبرؐ کو وطن سے نکالنے کا ارادہ کیا۔ اور پھر تمہارے خلاف لڑائی میں پہل بھی کی۔ تم ان سے ڈرتے ہو؟ اللہ زیادہ حقدار ہے اس بات کا کہ اس سے ڈرو اگر تم مؤمن ہو۔(13)

قَاتِلُوْهُمْ يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ بِاَيْدِيْكُمْ وَ يُخْزِهِمْ وَ يَنْصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ وَ يَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ ۙ﴿۱۴﴾

ان سے جنگ کرو۔ اللہ انہیں تمہارے ہاتھوں سے سزا دلوائے گا۔ اور انہیں ذلیل وخوار کرے گا اور ان کے مقابلہ میں تمہاری مدد کرے گا اور جماعتِ مؤمنین کے دلوں کو شفا دے گا (ان کے سارے دکھ دور کر دے گا)۔(14)

وَ يُذْهِبْ غَيْظَ قُلُوْبِهِمْ ؕ وَ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۱۵﴾

اور ان کے دلوں کے غم و غصہ کو دور کرے گا۔ اور جسے چاہے گا توبہ کی توفیق دے گا (اور اس کی توبہ کو قبول کرے گا)۔ اور اللہ بڑا جاننے والا، بڑا حکمت والا ہے۔(15)

اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تُتْرَكُوْا وَ لَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جٰهَدُوْا مِنْكُمْ وَ لَمْ يَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَ لَا رَسُوْلِهٖ وَ لَا الْمُؤْمِنِيْنَ وَلِيْجَةً ؕ وَ اللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۶﴾

اے مسلمانو! کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ تم یونہی چھوڑ دیے جاؤ گے حالانکہ ابھی تک اللہ نے ان لوگوں کی آزمائش نہیں کی۔ کہ تم میں سے جہاد کس نے کیا۔ اور اللہ اور رسولؐ اور اہل ایمان کو چھوڑ کر کسی کو اپنا جگری دوست تو نہیں بنایا۔ اور اللہ اس سے باخبر ہے جو کچھ تم کرتے ہو۔(16)

مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِيْنَ اَنْ يَّعْمُرُوْا مَسٰجِدَ اللّٰهِ شٰهِدِيْنَ عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ بِالْكُفْرِ ؕ اُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ ۚۖ وَ فِی النَّارِ هُمْ خٰلِدُوْنَ ﴿۱۷﴾

اور مشرکین کے لئے روا نہیں ہے کہ وہ مسجدوں کو آباد کریں۔ جبکہ وہ خود اپنے اوپر اپنے کفر کی گواہی دے رہے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے سب اعمال ضائع ہو گئے اور وہ ہمیشہ آتشِ دوزخ میں رہیں گے۔(17)

قریش مکہ کو خانہ کعبہ کی مجاوری اور حاجیوں کے کاروبار کے منصرم ہونے کا بڑا غرور تھا۔ اور جب ایک جماعت اعتقاد و عمل کی حقیقت سے محروم ہو جاتی ہے تو اسی طرح کے رسوم و مظاہر کو ہر طرح کی بزرگی و سعادت کا ذریعہ سمجھنے لگتی ہے۔ چنانچہ آج کل مسلمانوں کا بھی یہی حال ہے۔ کسی

بزرگ کی سجادہ نشینی، کسی مزار کی مجاوری، کسی زیارت گاہ کا متولی ہونا جو اثر ورسوخ رکھتا ہے وہ بڑے سے بڑے اور بہتر سے بہتر مومن و متقی کو بھی حاصل نہیں ہوسکتا۔ ایک صالح و متقی مسلمان کو کوئی نہیں پوچھے گا، لیکن ایک فاسق و فاجر مجاور یا متولی درگاہ کی ہزاروں آدمی قدم بوسی کریں گے۔ یہاں اسی گمراہی کا ازالہ کیا ہے۔ فرمایا اصلی نیکی یہ نہیں ہے کہ حاجیوں کو پانی پلانے کی سبیل لگادی یا خانہ کعبہ میں روشنی کردی۔ اصلی نیکی تو اس کی ہے جو ایمان لایا اور جس نے اعمال حسنہ انجام دیے۔

نیز یہ حقیقت بھی واضح کردی کہ خدا کی عبادت گاہ کی تولیت کا حق متقی مسلمانوں کو پہنچتا ہے اور وہی اسے آباد رکھنے والے ہوسکتے ہیں۔ یہاں سے یہ بات معلوم ہوگئی کہ فاسق و فاجر آدمی مساجد کا متولی نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ دونوں میں کوئی مناسبت باقی نہیں رہتی۔ بلکہ متضاد باتیں جمع ہوجاتی ہیں۔ مسجد خدا پرستی کا مقام ہے اور متولی خدا پرستی سے نفور۔

یہاں سے معلوم ہوا کہ آج کل مسلمانوں کی عام مذہبی ذہنیت کس درجہ اسلام سے دور ہوگئی ہے۔ جاہلیت عرب کی طرح وہ بھی رواجی نیکیوں کو حقیقی اسلامی نیکیوں پر ترجیح دینے لگے ہیں۔ اگر ایک فاسق و فاجر امیر محرم میں سبیل لگا دیتا ہے یا ربیع الاول میں دھوم دھام سے مولود کی مجلس کر دیتا ہے یا کسی مسجد اور درگاہ میں بجلی کی روشنی کرا دیتا ہے تو تمام مسلمان اس کی حمد و ثناء کا غلغلہ مچا دیتے ہیں اور کوئی یہ نہیں دیکھتا کہ اس کے ایمان و عمل اور ایثار فی اللہ کا کیا حال ہے۔ سو یاد رکھنا چاہیے کہ رواجی نیکیاں اللہ کے نزدیک نیکیاں نہیں ہیں۔ نیکی کا معیار صرف ایمان و عمل اور ایمان و عمل کی راہ میں ایثار ہے۔ (ترجمان القرآن از مولانا ابوالکلام آزادؒ)

إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ اَقَامَ الصَّلٰوةَ وَ اٰتَى الزَّكٰوةَ وَ لَمْ يَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ فَعَسٰى اُولٰٓئِكَ اَنْ يَّكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ ﴿۱۸﴾

درحقیقت مسجدوں کو آباد وہ کرتا ہے جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے، نماز کی پابندی کرتا ہے اور زکوٰۃ ادا کرتا ہے اور اللہ کے سوا اور کسی سے نہیں ڈرتا۔ انہی کے متعلق یہ امید کی جاسکتی ہے کہ وہ ہدایت یافتہ لوگوں میں سے ہوں گے۔(18)

اَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَآجِّ وَ عِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ جٰهَدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ لَا يَسْتَوٗنَ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۹﴾ۘ

کیا تم نے حاجیوں کو پانی پلانے اور مسجد الحرام کی خدمت کو اس شخص کے کام کے برابر قرار دیا ہے جو اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان لایا۔ اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا۔ یہ دونوں اللہ کے نزدیک برابر نہیں ہیں۔ اور اللہ ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا۔(19)

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ هَاجَرُوْا وَ جٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ ۙ اَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ﴿۲۰﴾

جو لوگ ایمان لائے اور ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں اپنے جان و مال سے جہاد کیا، اللہ کے نزدیک وہ درجہ میں بہت بڑے ہیں اور یہی لوگ ہیں جو کامیاب ہونے والے ہیں۔(20)

يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَ رِضْوَانٍ وَّ جَنّٰتٍ لَّهُمْ فِيْهَا نَعِيْمٌ مُّقِيْمٌ ﴿۲۱﴾ۙ

ان کا پروردگار انہیں اپنی رحمت خاص اور خوشنودی اور ایسے باغات کی خوشخبری دیتا ہے جن میں دائمی نعمت ہوگی۔(21)

خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗۤ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿۲۲﴾

ان میں وہ ہمیشہ رہیں گے بے شک اللہ ہی کے پاس بہت بڑا اجر ہے۔(22)

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْۤا اٰبَآءَكُمْ وَ اِخْوَانَكُمْ اَوْلِيَآءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْاِيْمَانِ ؕ وَ مَنْ
يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۳﴾

اے ایمان والو! اگر تمہارے باپ اور تمہارے بھائی ایمان کے مقابلہ میں کفر کو ترجیح دیں تو پھر ان کو اپنا رفیق اور کارساز نہ بناؤ۔اور جو کوئی ان کو رفیق اور کارساز بنائے گا تو وہی لوگ ظالم ہیں۔(23)

قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَ اَبْنَآؤُكُمْ وَ اِخْوَانُكُمْ وَ اَزْوَاجُكُمْ وَ عَشِيْرَتُكُمْ وَ اَمْوَالُ ِاقْتَرَفْتُمُوْهَا وَ
تِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَ مَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَاۤ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ جِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ
فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ؕ وَ اللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۲۴﴾

اے رسولؐ! کہہ دو کہ اگر تمہارے باپ، تمہارے بیٹے، تمہارے بھائی، تمہاری بیویاں اور تمہارا کنبہ قبیلہ اور تمہارا وہ مال جو تم نے کمایا ہے۔اور تمہاری وہ تجارت جس کے مندا پڑ جانے سے ڈرتے ہو، اور تمہارے وہ رہائشی مکانات جن کو تم پسند کرتے ہو۔تم کو اللہ، اس کے رسول اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنے سے زیادہ عزیز ہیں۔تو پھر انتظار کرو۔ یہاں تک کہ اللہ اپنا فیصلہ تمہارے سامنے لے آئے۔اور اللہ فاسق و فاجر قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔(24)

لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ فِيْ مَوَاطِنَ كَثِيْرَةٍ ۙ وَّ يَوْمَ حُنَيْنٍ ۙ اِذْ اَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ تُغْنِ عَنْكُمْ
شَيْـًٔا وَّ ضَاقَتْ عَلَيْكُمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ وَلَّيْتُمْ مُّدْبِرِيْنَ ﴿۲۵﴾ۚ

بے شک اللہ نے بہت سے مقامات پر تمہاری مدد فرمائی ہے۔اور حنین کے موقع پر بھی۔جب تمہاری کثرت تعداد نے تمہیں مغرور کر دیا تھا مگر اس کثرت نے تمہیں کوئی فائدہ نہ پہنچایا اور زمین اپنی ساری وسعت کے باوجود تم پر تنگ ہوگئی پھر تم پیٹھ دکھا کر بھاگ کھڑے ہوئے۔(25)

ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَ اَنْزَلَ جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا وَ عَذَّبَ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا ؕ وَ ذٰلِكَ جَزَآءُ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۶﴾

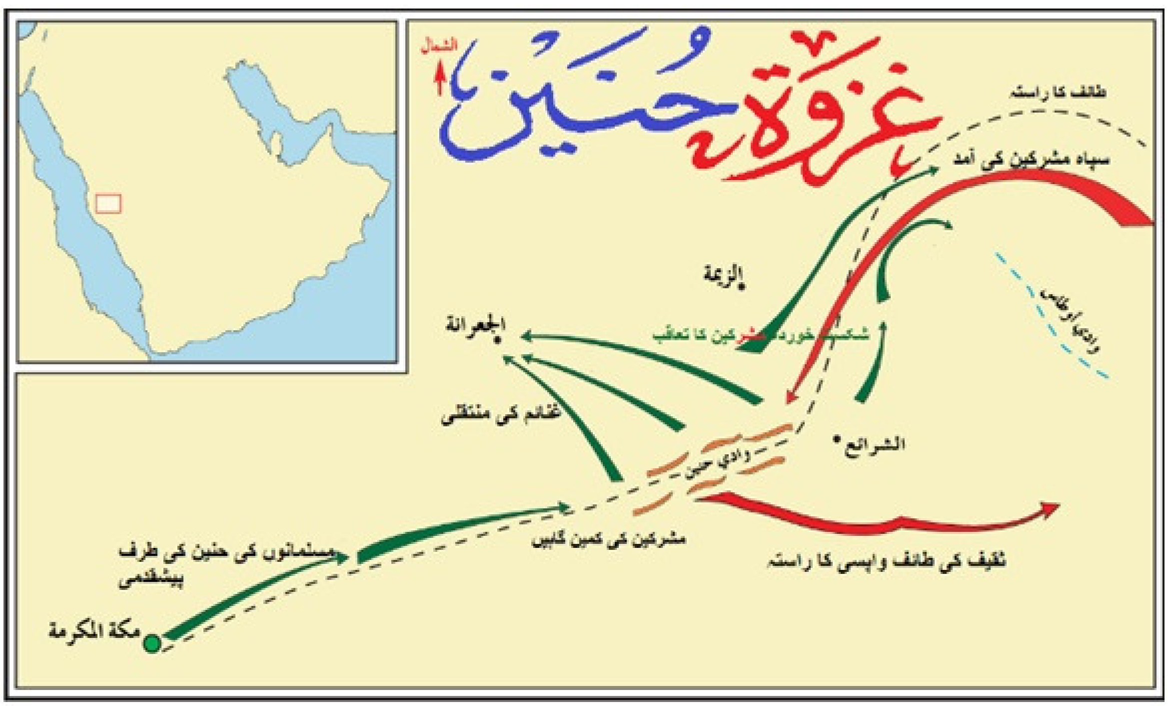
پھر اللہ نے اپنی طرف سے اپنے رسول اور اہل ایمان پر سکون واطمینان نازل کیا۔اور ایسے لشکر نازل کئے جو تمہیں نظر نہیں آئے۔اور اللہ نے کافروں کو سزا دی اور یہی کافروں کا بدلہ ہے۔(26)

8ہجری میں فتح مکہ کے بعد قبیلہ ہوازن اور ثقیف نے بنی نصر اور بنی ہلال کے ساتھ مل کر مسلمانوں پر حملہ کر دیا تو پیغمبر اسلامؐ مکہ سے نکلے اور حنین نامی وادی میں مقابلہ ہوا۔اس جنگ میں مسلمانوں کی تعداد دشمن سے تین گنا زیادہ تھی۔اس لیے لوگوں کو اپنی کثرت تعداد کا گھمنڈ ہو گیا تھا۔

کہتے تھے اب وہ دن نہیں رہا کہ تعداد کی کمی کی وجہ سے مغلوب ہو جائیں۔نتیجہ یہ نکلا کہ وقت پر تعداد کی کثرت کچھ کام نہ آئی، اور فتح مندی ہوئی تو محض پیغمبر اسلامؐ اور ان کے ساتھ مٹھی بھر مسلمانوں کے عزم و ہمت سے۔

مسلمانوں کو پہاڑ کی ایک تنگ گھاٹی سے گزرنا تھا۔ وہاں دشمنوں کے تیر انداز گھات لگائے بیٹھے تھے۔ مسلمانوں کی فوج میں دو ہزار مکہ کے نومسلم اور بعض معاہد مشرک بھی تھے۔ جونہی انہوں نے قدم بڑھایا دشمنوں نے تیروں پر رکھ لیا اور اچانک ان کے قدم اکھڑ گئے۔ انہیں بھاگتا دیکھ کر تمام لشکر نے بھی بھاگنا شروع کر دیا۔ قریب تھا کہ شکست ہو جائے مگر اللہ نے پیغمبر اسلامؐ کے قلب مبارک کو اپنے سکون و قرار کی روح سے معمور کر دیا۔ آپؐ نے حضرت عباسؓ کو حکم دیا کہ اصحاب سمرہؓ کو پکاریں۔ یعنی صلح حدیبیہ کے موقع پر بیعت رضوان کرنے والوں کو۔ ان کی ندا کا بلند ہونا تھا کہ ہمت و شجاعت کی نئی لہر سب کے دلوں میں دوڑ گئی۔ اور پھر لوٹ کر اس بے جگری سے حملہ کیا کہ دشمنوں کے قدم اکھاڑ دیئے۔

(ترجمان القرآن از مولانا ابوالکلام آزادؒ)



ثُمَّ يَتُوبُ اللّٰهُ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۷﴾

اس کے بعد اللہ جس کی چاہتا ہے توبہ قبول کرتا ہے۔ اور اللہ بڑا بخشنے والا، بڑا رحم کرنے والا ہے۔(27)

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا ۚ وَاِنْ
خِفْتُمْ عَيْلَةً فَسَوْفَ يُغْنِيْكُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖۤ اِنْ شَآءَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۸﴾

اے ایمان والو! مشرکین سراسر نجس و ناپاک ہیں۔ سو وہ اس سال (سنہ ۹ ہجری) کے بعد مسجد الحرام کے قریب بھی نہ آنے پائیں۔ اور اگر تمہیں ان کی آمد و رفت کے بند ہونے سے تنگدستی کا اندیشہ ہے تو عنقریب اللہ اپنے فضل و کرم سے تمہیں غنی کر دے گا۔ بے شک اللہ تعالیٰ بڑا

جاننے والا، بڑا حکمت والا ہے۔(28)

یہ اس اعلان براءت کے سلسلہ کی آخری ہدایت ہے جس کا ذکر شروع سے چلا آ رہا ہے۔فرمایا کہ یہ مشرکین نجس ہیں اس وجہ سے اس سال کے بعد سے یہ مسجد حرام کے پاس پھٹکنے نہ پائیں۔نجاست سے مراد ظاہر ہے کہ یہاں وہ عقائدی نجاست مراد ہے جس کی تفصیلات دوسرے مقامات پر بیان ہو چکی ہیں۔فتح مکہ کے بعد بیت اللہ پر سے مشرکین کا تسلط تو ختم ہو چکا تھا لیکن 9 ہجری کے حج تک ان کو یہ مہلت حاصل رہی کہ وہ حج کے لیے آتے اور اپنے جاہل طریقے کے مطابق حج کے مراسم بھی ادا کرتے اور تجارتی خرید و فروخت بھی کرتے۔لیکن اسی حج کے موقع پر اعلان براءت کی عام منادی کے ساتھ ساتھ اس حکم کے بموجب یہ اعلان بھی کر دیا گیا کہ آئندہ سے مشرکین حج کے لیے نہ آئیں۔یہ گویا حجۃ الوداع کی تیاریوں کی تمہید تھی کہ 10 ہجری میں جب خود نبی کریمؐ حج ادا فرمائیں تو کعبۃ اللہ شرک و کفر کی ہر آلائش سے بالکل پاک ہو۔

حج کو جس طرح ایک بہت بڑی مذہبی عبادت کی حیثیت حاصل تھی اسی طرح تجارتی اور کاروباری پہلو سے بھی اس کی بڑی اہمیت تھی۔اس موسم میں باہر کا مال مکہ پہنچتا اور مکہ کی چیزیں باہر کے تاجر خریدتے۔زمانہء جاہلیت میں اس کے کاروباری پہلو کو اتنی اہمیت حاصل ہو گئی تھی کہ قریش نے نسیئ کا قاعدہ ایجاد کر کے حج کو ایک خاص موسم میں کر دیا تھا تا کہ موسموں کا تغیر تجارتی چہل پہل پر اثر انداز نہ ہو۔اب اسلام کے دور میں آ کر جب یہ اعلان ہوا کہ آئندہ مشرکین حج کے لیے نہیں آ سکتے تو ان لوگوں کو تشویش لاحق ہوئی جو کاروباری زندگی سے تعلق رکھتے تھے۔انھوں نے خیال کیا کہ مشرکین کو روک دینے سے کاروبار اور تجارت پر بڑا اثر پڑے گا جس سے مسلمانوں کی معاشی حالت خراب سے خراب تر ہو جائے گی۔ان لوگوں کو مطمئن کرنے کے لیے فرمایا کہ معاشی بدحالی کا غم نہ کرو۔اللہ اگر چاہے گا تو اپنے فضل سے تمہیں غنی کر دے گا۔

(تدبر قرآن از مولانا امین احسن اصلاحیؒ)

قَاتِلُوا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَلَا يُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَلَا يَدِيْنُوْنَ دِيْنَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حَتّٰى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَّدٍ وَّهُمْ صٰغِرُوْنَ ﴿۲۹﴾

اے مسلمانو! اہل کتاب میں سے جو لوگ اللہ اور روز آخرت پر ایمان نہیں رکھتے اور اللہ اور رسول کی حرام کردہ چیزوں کو حرام نہیں مانتے اور دین حق (اسلام) کو اختیار نہیں کرتے۔ان سے جنگ کرو یہاں تک کہ وہ ذلیل ہو کر ہاتھ سے جزیہ دیں۔(29)

وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ عُزَيْرُ ابْنُ اللّٰهِ وَقَالَتِ النَّصٰرَى الْمَسِيْحُ ابْنُ اللّٰهِ ۭ ذٰلِكَ قَوْلُهُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ ۚ يُضَاهِـُٔوْنَ قَوْلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ ۭ قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ ۚ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ﴿۳۰﴾

یہودی کہتے ہیں کہ عزیرؑ اللہ کا بیٹا ہے اور نصرانی کہتے ہیں کہ عیسیٰؑ اللہ کے بیٹے ہیں۔یہ ان کی باتیں ہیں (بغیر سوچے سمجھے) ان کے منہ سے نکالی ہوئی۔یہ لوگ بھی ان جیسی باتیں کرنے لگے ہیں جو ان سے پہلے کفر کر چکے ہیں۔اللہ ان کو ہلاک کرے۔یہ کدھر بہکے جا رہے ہیں۔(30)

اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَالْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ ۚ وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوْٓا اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ سُبْحٰنَهٗ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۳۱﴾

انہوں نے اللہ کو چھوڑ کر اپنے علماء اور راہبوں (دنیا چھوڑنے والے) کو رب بنا لیا، اور مریمؑ کے فرزند مسیحؑ کو بھی۔حالانکہ ان کو صرف یہ حکم دیا گیا تھا کہ وہ ایک ہی معبود کی عبادت کریں۔اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں ہے۔وہ پاک ہے ان مشرکانہ باتوں سے جو یہ کرتے ہیں۔(31)

يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَ يَاْبَى اللّٰهُ اِلَّاۤ اَنْ يُّتِمَّ نُوْرَهٗ وَ لَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۳۲﴾

وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو اپنے منہ سے (پھونک مار کر) بجھا دیں۔اور اللہ انکاری ہے ہر بات سے،سوائے اس کے کہ وہ اپنے نور کو کمال تک پہنچائے۔اگر چہ کافر اس کو ناپسند کریں۔(32)

هُوَ الَّذِيْۤ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَ دِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ۙ وَ لَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ﴿۳۳﴾

اللہ وہی ہے جس نے ہدایت اور دین حق دے کر اپنے رسول کو بھیجا۔تا کہ اسے تمام ادیان پر غالب کر دے۔اگر چہ مشرک اسے ناپسند ہی کریں۔(33)

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ الْاَحْبَارِ وَ الرُّهْبَانِ لَيَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ وَ الَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَ الْفِضَّةَ وَ لَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۙ﴿۳۴﴾

اے ایمان والو! بہت سے عالم اور راہب لوگوں کا مال ناجائز طریقہ پر کھاتے ہیں اور لوگوں کو اللہ کی راہ سے روکتے ہیں۔اور جو لوگ سونا چاندی جمع کر کے رکھتے رہتے ہیں اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے،انہیں دردناک عذاب کی بشارت دے دو۔(34)

يَّوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَ جُنُوْبُهُمْ وَ ظُهُوْرُهُمْ ؕ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ ﴿۳۵﴾

اس دن اس سونے چاندی کو دوزخ کی آگ میں تپایا جائے گا۔اور پھر اس سے ان کی پیشانیوں، پہلوؤں اور پشتوں کو داغا جائے گا (اور انہیں بتایا جائے گا کہ) یہ ہے وہ جو تم نے اپنے لئے جمع کر کے رکھا تھا تو اب مزا چکھو اس کا جو تم نے جمع کر کے رکھا تھا۔(35)

اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ مِنْهَاۤ اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ؕ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ ۙ فَلَا تَظْلِمُوْا فِيْهِنَّ اَنْفُسَكُمْ وَ قَاتِلُوا الْمُشْرِكِيْنَ كَآفَّةً كَمَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ كَآفَّةً ؕ وَ اعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۳۶﴾

بیشک اللہ کے نزدیک مہینوں کی گنتی اللہ کی کتاب میں بارہ مہینے لکھی ہے جس دن سے اس نے آسمانوں اور زمین کے نظام کو پیدا فرمایا تھا ان میں سے چار مہینے (رجب، ذوالقعدہ، ذوالحجہ اور محرم) حرمت والے ہیں۔یہی سیدھا دین ہے سو تم ان مہینوں میں از خود جنگ وقتال میں ملوث ہو کر اپنی جانوں پر ظلم نہ کرنا۔اور تم بھی تمام مشرکین سے اسی طرح جوابی جنگ کیا کرو جس طرح وہ سب کے سب اکٹھے ہو کر تم سے جنگ کرتے ہیں۔ اور جان لو کہ بیشک اللہ پرہیز گاروں کے ساتھ ہے۔(36)

اللہ تعالیٰ نے جب یہ کائنات بنائی تو نظام شمسی میں یہ قانون رکھا کہ زمین سورج کے گرد ایک سال میں اپنا چکر پورا کرتی ہے۔اور چاند کے مہینے 29 یا 30 دن کے ہوتے ہیں تو اس طرح سے یہ 12 مہینے ایک سال کے مقرر ہو گئے۔اب اس دور میں چونکہ سفر آج کا سا نہیں ہوتا تھا۔بلکہ

مہینوں لگ جاتے تھے۔اب بہت سے لوگ رمضان میں عمرہ کے لیے نکلتے،تو اس کے لیے رجب کو محترم مہینہ ٹھہرایا۔تاکہ سفر کے لیے نکلنے والے راہزنی سے محفوظ رہیں۔اسی طرح بعد کے مہینے محترم اس لیے ٹھہرائے کہ لوگ حج کے لیے نکلیں تو ان راہزنوں کی لوٹ مار سے محفوظ رہیں۔اور اس کے تسلسل میں یہ بات کہی کہ ان مہینوں میں جنگ کرنا بھی حرام ہے۔تاکہ لوگ امن سے اللہ کی عبادت (حج اور عمرہ) ادا کرسکیں۔

إِنَّمَا النَّسِيٓءُ زِيَادَةٌ فِي الْكُفْرِ يُضَلُّ بِهِ الَّذِينَ كَفَرُوا يُحِلُّونَهُ عَامًا وَيُحَرِّمُونَهُ عَامًا لِيُوَاطِئُوا عِدَّةَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ فَيُحِلُّوا مَا حَرَّمَ اللَّهُ ۚ زُيِّنَ لَهُمْ سُوءُ أَعْمَالِهِمْ ۗ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ ﴿٣٧﴾

نسیئ (حرمت والے مہینوں کو مؤخر کرنا) کفر میں زیادتی کا موجب ہے۔اس سے وہ لوگ گمراہ کئے جاتے ہیں جو کافر ہیں۔وہ اسے ایک سال حلال قرار دیتے ہیں (یعنی اس میں لڑائی جائز کردیتے ہیں) اور اسی کو دوسرے سال حرام قرار دیتے ہیں (یعنی اس میں لڑائی ناجائز کردیتے ہیں۔) تاکہ ان مہینوں کی گنتی پوری کریں جنہیں اللہ نے حرام کیا ہے تاکہ اس (حیلے) سے اللہ کی حرام کردہ کو اپنے لئے حلال قرار دیں۔ان کے برے اعمال ان کے لئے آراستہ کردیے گئے ہیں اور اللہ کافروں کو ہدایت نہیں دیتا۔ (37)

غزوہ تبوک۔



اس سورت کی بقیہ آیات غزوہ تبوک سے متعلق ہیں۔تبوک، مدینہ اور دمشق کے درمیان ایک مقام کا نام ہے جس کا فاصلہ آج کل مدینہ سے 610 کلومیٹر حساب کیا گیا ہے۔ 9 ہجری میں پیغمبر اسلامؐ کو خبر ملی کہ قیصر روم نے یعنی قسطنطنیہ کی مشرقی رومی حکومت نے مدینہ پر حملہ کا حکم دے دیا ہے اور عرب کے عیسائی قبائل بھی شامل ہو گئے ہیں۔یہ مسلمانوں کے لیے پہلا موقع تھا کہ عرب سے باہر کی ایک سب سے بڑی طاقتور شہنشاہیت آمادہ پیکار ہوئی تھی۔اس لیے ضروری تھا کہ بروقت مدافعت کا پورا سامان کیا جاتا۔چنانچہ پیغمبر اسلامؐ نے تیاری اور کوچ کا اعلان کردیا۔

لیکن ایک طرف ضرورت ناگزیر تھی تو دوسری طرف وقت کی ساری باتیں ناموافق ہو رہی تھیں۔مسلمان چند ماہ پہلے جنگ حنین وطائف کی لڑائی

میں چکنا چور ہو چکے تھے۔ اور اس سے پہلے فتح مکہ کا معاملہ پیش آ چکا تھا۔ پھر اچانک مسلمانوں کی تعداد بہت بڑھ گئی تھی اور چونکہ مالی وسائل محدود تھے اور باہمی اشتراک و معاونت کی زندگی تھی اس لیے تنگی و عسرت سب پر چھائی ہوئی تھی۔ پھر موسم بڑی ہی گرمی کا تھا اور فصل کاٹنے کا وقت سر پر آ گیا تھا۔ نیز سفر ملک کے اندر نہ تھا۔ اس سے باہر چودہ مرحلوں کا تھا۔ ان سب باتوں نے مل جل کر مسلمانوں کے لیے بڑی مشکلیں پیدا کر دیں۔ اور قدرتی طور پر ان کے قدم رک رک کر اٹھنے لگے۔ حالت بلا شبہ مجبوری کی تھی لیکن جب دفاع ملت کی گھڑی آ جائے تو اس طرح کی کوئی مجبوری، مجبوری تسلیم نہیں کی جا سکتی اور ادائے فرض کی راہ بہر حال آسانیوں اور راحتوں کی راہ نہیں ہے۔ اس میں مشکلیں اور مصیبتیں جھیلنی ہی پڑیں گی۔ البتہ عارضی ہونگی اور نتائج کی کامرانیاں دوامی۔

تیس ہزار مسلمانوں نے پیغمبر اسلامؐ کے ساتھ کوچ کیا تھا۔ اور انفاق مال کی فداکاریوں کا یہ حال تھا کہ اگر ایک طرف حضرت عثمانؓ نے نوسو اونٹ پیش کر دیے تھے تو دوسری طرف ابو عقیل انصاریؓ نے رات بھر ایک کھیت میں آب پاشی کر کے دو سیر چھوہارے مزدوری میں حاصل کیے تھے اور وہ لا کر اللہ کے رسول کے قدموں پر رکھ دیے تھے۔ اسی فوجی تیاری کا یہ واقعہ ہے کہ حضرت ابو بکرؓ نے اپنا تمام مال و متاع پیش کر دیا تھا اور جب اللہ کے رسولؐ نے پوچھا تھا کہ بیوی بچوں کے لیے کیا چھوڑ کر آئے ہو؟ تو اس پیکر صدق و وفا نے جواب دیا تھا کہ اللہ اور اس کا رسولؐ۔ (ترجمان القرآن از مولانا ابوالکلام آزادؒ)

حضور اقدسؐ نے تبوک میں پہنچ کر لشکر کو پڑاؤ کا حکم دیا۔ مگر دور دور تک رومی لشکروں کا کوئی پتا نہیں چلا۔ واقعہ یہ ہوا کہ جب رومیوں کے جاسوسوں نے قیصر کو خبر دی کہ رسولؐ اللہ تیس ہزار کا لشکر لے کر تبوک میں آ رہے ہیں تو رومیوں کے دلوں پر اس قدر ہیبت چھا گئی کہ وہ جنگ سے ہمت ہار گئے اور اپنے گھروں سے باہر نہ نکل سکے۔ رسولؐ اللہ نے بیس دن تبوک میں قیام فرمایا اور اطراف و جوانب میں افواج الٰہی کا جلال دکھا کر اور کفار کے دلوں پر اسلام کا رعب بٹھا کر مدینہ واپس تشریف لائے اور تبوک میں کوئی جنگ نہیں ہوئی۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَا لَكُمْ اِذَا قِيْلَ لَكُمُ انْفِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اثَّاقَلْتُمْ اِلَى الْاَرْضِ ؕ اَرَضِيْتُمْ بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا مِنَ الْاٰخِرَةِ ۚ فَمَا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا قَلِيْلٌ ﴿۳۸﴾

اے ایمان والو! تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ جب تم سے کہا جاتا ہے کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے لیے نکلو۔ تو تم بوجھل ہو کر زمین سے چپک جاتے ہو۔ کیا تم نے آخرت کے بدلے دنیا کی زندگی کو پسند کر لیا ہے؟ (اگر ایسا ہی ہے تو یاد رکھو کہ) دنیا کا ساز و سامان آخرت کے مقابلہ میں بالکل تھوڑا ہے۔ (38)

اِلَّا تَنْفِرُوْا يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۙ وَّ يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ وَ لَا تَضُرُّوْهُ شَيْـًٔا ؕ وَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۳۹﴾

اگر تم نہیں نکلو گے تو اللہ تمہیں دردناک عذاب کے ساتھ سزا دے گا اور تمہاری جگہ کسی دوسری قوم کو لا کھڑا کرے گا۔ اور تم اسے کچھ بھی نقصان نہیں پہنچا سکو گے۔ اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ (39)

اِلَّا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ اِذْ اَخْرَجَهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ثَانِيَ اثْنَيْنِ اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ اِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ

لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا ۚ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلَيْهِ وَ اَيَّدَهٗ بِجُنُوْدٍ لَّمْ تَرَوْهَا وَ جَعَلَ كَلِمَةَ الَّذِيْنَ كَفَرُوا السُّفْلٰى ؕ وَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۴۰﴾

اور اگر تم ان (رسولؐ) کی نصرت نہیں کرو گے (تو نہ کرو)۔ اللہ نے ان کی اس وقت نصرت کی جب کافروں نے ان کو وطن سے نکال دیا تھا۔ اور آپ دو میں سے دوسرے تھے۔ جب دونوں غار میں تھے اس وقت وہ اپنے ساتھی سے کہہ رہے تھے کہ غمگین نہ ہو یقیناً اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ سو اللہ نے ان (رسولؐ) پر اپنی تسکین نازل کی اور ان کی ایسے لشکروں سے مدد کی جن کو تم نے نہیں دیکھا۔ اور اللہ نے کافروں کے بول کو نیچا کر دیا اور اللہ کا بول ہی بالا ہے۔ اور اللہ زبردست ہے بڑا حکمت والا ہے۔(40)

اوپر والی آیت میں منافقین سے جس بے نیازی کا اظہار فرمایا ہے اسی بے نیازی کی دلائل کی روشنی میں مزید وضاحت ہے۔ فرمایا کہ پیغمبرؐ جس اعلائے کلمۃ اللہ کے لیے اٹھے ہیں اگر اس کام میں تم نے ان کا ساتھ نہ دیا تو یہ نہ سمجھو کہ یہ کام رک جائے گا۔ جس خدا نے ہجرت سے لے کر اب تک ہر قدم پر اس کی مدد فرمائی ہے وہ اب بھی اس کی مدد کو موجود ہے۔ یاد کرو کہ ایک دن وہ تھا جب کفار نے اس حال میں اس کو گھر سے نکالا کہ وہ صرف دو کا دوسرا تھا، کوئی تیسرا اس کے ساتھ نہ تھا (یہ اشارہ ہے سفر ہجرت کی طرف جس میں صرف حضرت ابوبکر صدیقؓ آپؐ کے ساتھ تھے اور سارا قریش آپؐ کے خون کا پیاسا تھا لیکن آپؐ سب کی آنکھوں میں دھول جھونک کر نکل آئے اور کوئی آپؐ کا بال بیکا نہ کر سکا) پھر یاد کرو اس وقت کو جب نبیؐ اور حضرت ابوبکر صدیقؓ دونوں غار ثور میں پناہ گیر تھے اور دشمن تعاقب میں نقش قدم کی ٹوہ لگاتے ہوئے غار کے دہانے تک پہنچ گئے۔ یہاں تک کہ نبیؐ کے واحد ساتھی کو یہ اندیشہ پیدا ہو گیا کہ اب ہم دشمن کے نرغے میں ہیں اور خدانخواستہ پیغمبرؐ کی زندگی کے لیے آخری خطرہ سامنے آ گیا ہے لیکن پیغمبرؐ نے اپنے ساتھی کو تسلی دی کہ تم ذرا غم نہ کرو، اللہ ہمارے ساتھ ہے، وہ ہماری حفاظت فرمائے گا۔ چنانچہ اللہ نے اس پر اپنی جانب سے سکینت و طمانیت نازل فرمائی۔ پھر یاد کرو کہ کتنی جنگیں ان کفار کے ساتھ ہو چکی ہیں جن میں خدا کی غیر مرئی فوجیں پیغمبرؐ کی مدد و نصرت کے لیے اس کے ہم رکاب رہی ہیں یہاں تک کہ کفر سرنگوں اور دین کا بول بالا ہو گیا۔ غور کرو کہ کیا یہ پیغمبرؐ جس کی نصرت کے لیے خدا کی یہ شانیں ظاہر ہوئی ہیں وہ تم جیسے لوگوں کی مدد کا محتاج ہو سکتا ہے۔ اس کا خدا عزیز بھی ہے اور حکیم بھی۔ وہ جس کام کو کرنا چاہے کسی کی طاقت نہیں کہ کوئی اس میں مزاحم ہو سکے اور اس کے ہر کام میں ایسی حکمت ہوتی ہے کہ کوئی اس حکمت کو پا نہیں سکتا۔

(تدبر قرآن از مولانا امین احسن اصلاحیؒ)

اِنْفِرُوْا خِفَافًا وَّ ثِقَالًا وَّ جَاهِدُوْا بِاَمْوَالِكُمْ وَ اَنْفُسِكُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۴۱﴾

اے مسلمانو! ہلکے ہو یا بھاری بوجھل، ہر حال میں نکل پڑو۔ اور اللہ کی راہ میں اپنے مال و جان کے ساتھ جہاد کرو۔ یہ بات تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم علم رکھتے ہو۔(41)

لَوْ كَانَ عَرَضًا قَرِيْبًا وَّ سَفَرًا قَاصِدًا لَّاتَّبَعُوْكَ وَ لٰكِنْۢ بَعُدَتْ عَلَيْهِمُ الشُّقَّةُ ؕ وَ سَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَوِ اسْتَطَعْنَا لَخَرَجْنَا مَعَكُمْ ۚ يُهْلِكُوْنَ اَنْفُسَهُمْ ۚ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۴۲﴾

(اے رسولؐ) اگر فائدہ قریب اور سفر آسان ہوتا تو یہ منافق ضرور تمہارے پیچھے چلتے۔ لیکن انہیں راہ دور کی دکھائی دی۔ اس لئے قطعِ مسافت

دشوار ہوگئی۔ وہ عنقریب اللہ کے نام کی قسمیں کھا کھا کر کہیں گے کہ اگر ہم طاقت رکھتے تو ضرور آپ کے ساتھ نکلتے۔ یہ لوگ جھوٹی قسمیں کھا کر اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈال رہے ہیں اور اللہ جانتا ہے کہ وہ قطعاً جھوٹے ہیں۔(42)

ان آیات میں منافقین کی ان کمزوریوں پر ان کو تنبیہ کی جا رہی ہے جو غزوۂ تبوک کے موقع پر ظاہر ہوئیں اس لیے کہ یہی غزوہ ہے جس میں موسم کی ناسازگاری کے ساتھ طویل مسافت کی آزمائش سے بھی مجاہدین کو سابقہ پیش آیا۔ یہ غزوہ رجب 9 ہجری میں پیش آیا۔ موسم گرم تھا۔ فصل پک کر تیار تھی۔ مسافت طویل تھی پھر مقابلہ بھی ایک منظم اور کثیر التعداد فوج سے تھا اس وجہ سے منافقین کی کمزوری اس موقع پر بالکل ہی بے نقاب ہوگئی۔ انھوں نے بے سروسامانی کا عذر اور دوسرے جھوٹے بہانے تراش کر اس جنگ کے لیے نکلنے سے گریز کیا۔ اگرچہ ان لوگوں کی بہانہ بازی آپؐ سے مخفی نہیں تھی لیکن آپؐ نے اپنی کریم النفسی کے سبب سے ان سے اغماض فرمایا۔ لیکن اللہ تعالی نے ان کے چہروں سے نقاب الٹ دی تاکہ جو اپنی اصلاح کرنا چاہیں وہ اصلاح کر لیں ورنہ کم از کم مسلمان ان کی چھوت سے اپنے آپ کو محفوظ رکھیں۔ فرمایا کہ اگر ان کو توقع ہوتی کہ صعوبتِ سفر اور کسی خطرے کے بغیر مالِ غنیمت ہاتھ آ جائے گا تو تمہارے ساتھ ہو لیتے لیکن سامنے کٹھن منزل تھی اس وجہ سے ان کی ہمتیں پست ہو گئیں لیکن یہ اپنی کمزوری کا اعتراف کرنے کے بجائے ایک ایک کو قسمیں کھا کھا کے اطمینان دلانے کی کوشش کریں گے کہ اس جہاد میں ان کی عدم شرکت کا باعث بزدلی نہیں بلکہ یہ ہے کہ وہ اس کے لیے سامان نہیں کر پائے۔ اگر سامان کر پاتے تو پیچھے رہنے والے نہیں تھے۔ فرمایا کہ ان جھوٹے عذرات سے وہ اپنے آپ کو اپنی دانست میں بچانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ لیکن حقیقت میں وہ اپنے کو بچا نہیں رہے ہیں۔ بلکہ ہلاکت کے گڑھے میں جھونک رہے ہیں۔ اس لیے کہ نفیرِ عام کی صورت میں جہاد سے فرار کی سزا بڑی ہی سخت ہے۔

(تدبر قرآن از مولانا امین احسن اصلاحیؒ)

عَفَا اللّٰهُ عَنْكَ ۚ لِمَ اَذِنْتَ لَهُمْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَتَعْلَمَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿۴۳﴾

(اے رسولؐ) اللہ آپ کو معاف کرے۔ آپ نے انہیں کیوں پیچھے رہ جانے کی اجازت دے دی۔ جب تک آپ پر واضح نہ ہو جاتا کہ سچے کون ہیں اور معلوم نہ ہو جاتا کہ جھوٹے کون؟(43)

لَا يَسْتَاْذِنُكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ يُّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالْمُتَّقِيْنَ ﴿۴۴﴾

جو لوگ اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں وہ کبھی آپ سے اجازت طلب نہیں کریں گے کہ وہ اپنے جان و مال سے اللہ کی راہ میں جہاد کریں۔ اور اللہ پرہیزگاروں کو خوب جانتا ہے۔(44)

اِنَّمَا يَسْتَاْذِنُكَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَارْتَابَتْ قُلُوْبُهُمْ فَهُمْ فِيْ رَيْبِهِمْ يَتَرَدَّدُوْنَ ﴿۴۵﴾

اس قسم کی اجازت وہی لوگ طلب کرتے ہیں جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان نہیں رکھتے۔ اور ان کے دل شک میں پڑ گئے ہیں اور وہ اپنے شک میں بھٹک رہے ہیں۔(45)

وَلَوْ اَرَادُوا الْخُرُوْجَ لَاَعَدُّوْا لَهٗ عُدَّةً وَّلٰكِنْ كَرِهَ اللّٰهُ انْۢبِعَاثَهُمْ فَثَبَّطَهُمْ وَقِيْلَ اقْعُدُوْا مَعَ الْقٰعِدِيْنَ ﴿۴۶﴾

اگر ان لوگوں نے نکلنے کا ارادہ کیا ہوتا تو اس کے لئے کچھ نہ کچھ ساز و سامان کی تیاری ضرور کرتے۔ لیکن حقیقت تو یہ ہے کہ اللہ کو ان کا اٹھنا اور نکلنا ناپسند تھا۔ اس لئے اس نے ان کو کاہل اور سست کر دیا۔ اور گویا ان سے کہہ دیا گیا کہ بیٹھے رہو بیٹھنے والوں کے ساتھ۔(46)

لَوْ خَرَجُوْا فِيْكُمْ مَّا زَادُوْكُمْ اِلَّا خَبَالًا وَّ لَاْ اَوْضَعُوْا خِلٰلَكُمْ يَبْغُوْنَكُمُ الْفِتْنَةَ ۚ وَ فِيْكُمْ سَمّٰعُوْنَ
لَهُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿٤٧﴾

اگر وہ تمہارے ساتھ نکلتے تو تمہاری خرابی میں اضافہ ہی کرتے اور فتنہ پردازی کے لئے دوڑ دھوپ کرتے ۔اور تمہارے اندر ایسے لوگ (جاسوس) موجود ہیں جو ان کی باتوں پر کان دھرنے والے ہیں (جاسوسی کرتے ہیں)۔اور اللہ ظالموں کو خوب جانتا ہے۔(47)

لَقَدِ ابْتَغَوُا الْفِتْنَةَ مِنْ قَبْلُ وَ قَلَّبُوْا لَكَ الْاُمُوْرَ حَتّٰى جَآءَ الْحَقُّ وَ ظَهَرَ اَمْرُ اللّٰهِ وَ هُمْ كٰرِهُوْنَ ﴿٤٨﴾

وہ لوگ اس سے پہلے بھی فتنہ پردازی میں کوشاں رہے ہیں۔اور آپ کے معاملات کو درہم برہم اور الٹ پلٹ کرتے رہے ہیں یہاں تک کہ حق سامنے آگیا (نمایاں ہوگیا)۔اور اللہ کا حکم غالب ہوا۔جبکہ وہ ناپسند کرتے تھے۔(48)

وَ مِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ ائْذَنْ لِّيْ وَ لَا تَفْتِنِّيْ ؕ اَلَا فِي الْفِتْنَةِ سَقَطُوْا ؕ وَ اِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيْطَةٌۢ بِالْكٰفِرِيْنَ ﴿٤٩﴾

اور ان میں کچھ ایسے بھی ہیں جو کہتے ہیں کہ مجھے گھر میں ہی رہنے کی اجازت دے دیں۔اور مجھے فتنہ میں نہ ڈالیں۔خبردار! وہ فتنہ میں تو خود پڑ ہی چکے ہیں۔اور بلاشبہ جہنم کافروں کو گھیرے ہوئے ہے۔(49)

اِنْ تُصِبْكَ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ ۚ وَ اِنْ تُصِبْكَ مُصِيْبَةٌ يَّقُوْلُوْا قَدْ اَخَذْنَاۤ اَمْرَنَا مِنْ قَبْلُ وَ يَتَوَلَّوْا وَّ هُمْ فَرِحُوْنَ ﴿٥٠﴾

اگر آپ کو کوئی بھلائی پہنچے تو ان کو بری لگتی ہے۔اور اگر آپ پر کوئی مصیبت آجائے تو کہتے ہیں کہ ہم نے تو پہلے ہی اپنا معاملہ ٹھیک کرلیا تھا۔اور وہ یہ کہہ کر خوش خوش واپس لوٹ جاتے ہیں۔(50)

قُلْ لَّنْ يُّصِيْبَنَاۤ اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا ۚ هُوَ مَوْلٰىنَا ۚ وَ عَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿٥١﴾

(اے پیغمبرؐ) کہہ دیجیے! کہ ہمیں ہرگز کوئی بھلائی یا برائی نہیں پہنچتی مگر وہی جو اللہ نے ہمارے لئے لکھ دی ہے وہی ہمارا مولیٰ وسرپرست ہے۔ اور اللہ ہی پر اہلِ ایمان کو بھروسہ کرنا چاہیے۔(51)

قُلْ هَلْ تَرَبَّصُوْنَ بِنَاۤ اِلَّاۤ اِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ ؕ وَ نَحْنُ نَتَرَبَّصُ بِكُمْ اَنْ يُّصِيْبَكُمُ اللّٰهُ بِعَذَابٍ
مِّنْ عِنْدِهٖۤ اَوْ بِاَيْدِيْنَا ۖ فَتَرَبَّصُوْۤا اِنَّا مَعَكُمْ مُّتَرَبِّصُوْنَ ﴿٥٢﴾

اے پیغمبرؐ کہہ دیجیے! کہ تم ہمارے بارے میں دو بھلائیوں (فتح یا شہادت) میں سے ایک کے سوا اور کس چیز کا انتظار کررہے ہو؟ اور ہم تمہارے بارے میں اس بات کا انتظار کررہے ہیں کہ اللہ تمہیں سزا دے۔خواہ اپنی طرف سے دے یا ہمارے ہاتھوں سے؟ سو تم انتظار کرو۔ اور ہم بھی تمہارے ساتھ انتظار کررہے ہیں۔(52)

قُلْ اَنْفِقُوْا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا لَّنْ يُّتَقَبَّلَ مِنْكُمْ ؕ اِنَّكُمْ كُنْتُمْ قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ﴿٥٣﴾

کہہ دیجیے! کہ تم خوشی سے (اپنا مال) خرچ کرو یا ناخوشی سے۔بہرحال وہ قبول نہیں کیا جائے گا۔کیونکہ تم فاسق (نافرمان) لوگ ہو۔(53)
(انما یتقبل اللہ من المتقین یعنی اللہ تو صرف متقیوں کا عمل قبول کرتا ہے)۔

وَ مَا مَنَعَهُمْ اَنْ تُقْبَلَ مِنْهُمْ نَفَقٰتُهُمْ اِلَّاۤ اَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَ بِرَسُوْلِهٖ وَ لَا يَاْتُوْنَ الصَّلٰوةَ اِلَّا وَ هُمْ

كُسَالٰى وَلَا يُنْفِقُوْنَ اِلَّا وَهُمْ كٰرِهُوْنَ ﴿۵۴﴾

اوران کی خیرات کے قبول کئے جانے میں اس کے سوا اور کوئی امر مانع نہیں ہے کہ انہوں نے اللہ اور رسول کے ساتھ کفر کیا ہے (ان کا انکار کیا ہے)۔اور نماز کی طرف نہیں آتے مگر کاہلی اور سستی سے۔اور خیرات نہیں کرتے مگر بادل ناخواستہ۔(54)

فَلَا تُعْجِبْكَ اَمْوَالُهُمْ وَلَاۤ اَوْلَادُهُمْ ؕ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ بِهَا فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَتَزْهَقَ اَنْفُسُهُمْ وَهُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۵۵﴾

سو ان کے مال اور اولاد تمہیں حیرت میں نہ ڈالیں۔(اللہ تو یہ چاہتا ہے کہ)ان کو انہی چیزوں کے ذریعہ سے دنیاوی زندگی میں سزا دے۔ اوران کی جانیں ایسی حالت میں نکلیں کہ وہ کافر ہوں۔(55)

وَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ اِنَّهُمْ لَمِنْكُمْ ؕ وَمَا هُمْ مِّنْكُمْ وَلٰـكِنَّهُمْ قَوْمٌ يَّفْرَقُوْنَ ﴿۵۶﴾

اور وہ اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں کہ وہ تم ہی میں سے ہیں۔حالانکہ وہ تم میں سے نہیں ہیں۔لیکن وہ بہت ڈرپوک ہیں۔(56)

لَوْ يَجِدُوْنَ مَلْجَاً اَوْ مَغٰرٰتٍ اَوْ مُدَّخَلًا لَّوَلَّوْا اِلَيْهِ وَهُمْ يَجْمَحُوْنَ ﴿۵۷﴾

اگر وہ کوئی جائے پناہ پالیں یا کوئی غار یا گھس بیٹھنے کی کوئی جگہ، تو فوراً ادھر کا رخ کریں۔منہ زوری کرتے ہوئے (اور رسیاں تڑاتے ہوئے)۔(57)

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّلْمِزُكَ فِى الصَّدَقٰتِ‌ ۚ فَاِنْ اُعْطُوْا مِنْهَا رَضُوْا وَاِنْ لَّمْ يُعْطَوْا مِنْهَاۤ اِذَا هُمْ يَسْخَطُوْنَ ﴿۵۸﴾

اوران میں کچھ ایسے بھی ہیں جو صدقات کی تقسیم کے بارے میں آپؐ پر الزام لگاتے ہیں۔پھر اگر اس سے کچھ معقول مقدار انہیں دے دی جائے تو راضی ہو جاتے ہیں۔اور اگر کچھ نہ دیا جائے تو وہ ایک دم ناراض ہو جاتے ہیں۔(58)

وَلَوْ اَنَّهُمْ رَضُوْا مَاۤ اٰتٰٮهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ ۙ وَقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ سَيُؤْتِيْنَا اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَرَسُوْلُهٗۤ ۙ اِنَّاۤ اِلَى اللّٰهِ رٰغِبُوْنَ ﴿۵۹﴾

اور اگر وہ اس پر راضی رہتے جو کچھ اللہ اور اس کے رسول نے انہیں دیا تھا۔اور کہتے کہ ہمارے لئے اللہ ہی کافی ہے۔وہ عنقریب ہمیں اپنے فضل وکرم سے عطا فرمائے گا۔اور اس کا رسول بھی۔ہم تو بس اللہ کی طرف ہی رغبت کرنے والے ہیں۔(59)

اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْعٰمِلِيْنَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّـفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَفِى الرِّقَابِ وَالْغٰرِمِيْنَ وَفِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ‌ ؕ فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ‌ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۶۰﴾

صدقات (مالِ زکوٰۃ) تو اور کسی کے لئے نہیں، صرف فقیروں کے لئے ہے مسکینوں کے لئے ہے اوران کارکنوں کے لئے ہے جو اس کی وصولی کے لئے مقرر ہیں۔اوران کے لئے ہے جن کی دلجوئی مطلوب ہے۔(جنہوں نے کفر چھوڑ کر اسلام قبول کیا ہو۔) نیز غلاموں اور کنیزوں کی گردنیں چھڑانے کے لئے ہے۔اور مقروضوں کا قرض ادا کرنے کے لئے ہے۔اور اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کے لئے ہے اور مسافروں کی مدد کے لئے ہے۔یہ اللہ کی طرف سے فرض ہے اور اللہ بڑا جاننے والا، بڑا حکمت والا ہے۔(60)

وَ مِنْهُمُ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ النَّبِيَّ وَ يَقُوْلُوْنَ هُوَ اُذُنٌ ؕ قُلْ اُذُنُ خَيْرٍ لَّكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ يُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَ رَحْمَةٌ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ؕ وَ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٦١﴾

اوران میں کچھ ایسے بھی ہیں جو نبیؐ کو اذیت پہنچاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ وہ تو کان کے کچے ہیں۔ کہہ دیجیے! وہ تمہارے لئے بہتری کا کان ہیں (ان کے ایسا ہونے میں تمہارا ہی بھلا ہے)۔ جو اللہ پر ایمان رکھتے ہیں اور اہل ایمان پر اعتماد کرتے ہیں۔ اور جو تم میں سے ایمان لائے ہیں ان کے لئے سراپا رحمت ہیں۔ اور جو لوگ اللہ کے رسول کو اذیت پہنچاتے ہیں۔ ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔(61)

يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ لِيُرْضُوْكُمْ ۚ وَ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗۤ اَحَقُّ اَنْ يُّرْضُوْهُ اِنْ كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ ﴿٦٢﴾

وہ تمہارے سامنے اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں تاکہ تمہیں راضی کریں۔ حالانکہ اگر وہ ایمان والے ہوتے تو اللہ اور اس کا رسول اس کے زیادہ حقدار ہیں کہ ان کو راضی کیا جائے۔(62)

اَلَمْ يَعْلَمُوْۤا اَنَّهٗ مَنْ يُّحَادِدِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَاَنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدًا فِيْهَا ؕ ذٰلِكَ الْخِزْيُ الْعَظِيْمُ ﴿٦٣﴾

کیا انہیں معلوم نہیں ہے کہ جو شخص اللہ اور رسول کی مخالفت کرے گا۔ اس کے لئے دوزخ کی آگ ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا۔ یہ بہت بڑی رسوائی ہے۔(63)

يَحْذَرُ الْمُنٰفِقُوْنَ اَنْ تُنَزَّلَ عَلَيْهِمْ سُوْرَةٌ تُنَبِّئُهُمْ بِمَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ ؕ قُلِ اسْتَهْزِءُوْا ۚ اِنَّ اللّٰهَ مُخْرِجٌ مَّا تَحْذَرُوْنَ ﴿٦٤﴾

منافق لوگ ڈرتے رہتے ہیں کہ مبادا ان کے بارے میں کوئی ایسی سورت نازل نہ ہو جائے، جو انہیں بتلا دے جو کچھ ان کے دلوں میں چھپا ہوا ہے۔ آپ کہہ دیجیے! کہ تم مذاق اڑاؤ۔ یقیناً اب اللہ اس بات کا ظاہر کرنے والا ہے جس کے آشکار ہونے سے تم ڈرتے ہو۔ (تمہارے نفاق کا پردہ چاک ہونے والا ہے)۔(64)

وَ لَئِنْ سَاَلْتَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّمَا كُنَّا نَخُوْضُ وَ نَلْعَبُ ؕ قُلْ اَبِاللّٰهِ وَ اٰيٰتِهٖ وَ رَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿٦٥﴾

(اے رسولؐ) اگر آپ ان سے پوچھ گچھ کریں تو وہ ضرور کہیں گے کہ ہم تو صرف بحث کر رہے تھے اور تفریح طبع کر رہے تھے۔ کیا تم اللہ، اس کے رسول اور اس کی آیات سے تمسخر کرتے ہو؟(65)

لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ ؕ اِنْ نَّعْفُ عَنْ طَآئِفَةٍ مِّنْكُمْ نُعَذِّبْ طَآئِفَةًۢ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ﴿٦٦﴾

اب عذر مت کرو! تم نے ایمان کے بعد کفر اختیار کیا ہے۔ اگر ہم تم میں سے ایک گروہ سے درگزر بھی کریں گے تو دوسرے گروہ کو تو ضرور سزا دیں گے۔ کیونکہ وہ مجرم ہیں۔(66)

اَلْمُنٰفِقُوْنَ وَ الْمُنٰفِقٰتُ بَعْضُهُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۘ يَاْمُرُوْنَ بِالْمُنْكَرِ وَ يَنْهَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوْفِ وَ يَقْبِضُوْنَ اَيْدِيَهُمْ ؕ نَسُوا اللّٰهَ فَنَسِيَهُمْ ؕ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿٦٧﴾

منافق مرد اور منافق عورتیں آپس میں ایک ہی ہیں۔ برائی کا حکم دیتے ہیں اور اچھائی سے روکتے ہیں۔ اور راہِ حق پر خرچ کرنے سے اپنے ہاتھ بند رکھتے ہیں۔ دراصل انہوں نے اللہ کو بھلا دیا ہے اور اللہ نے ان کو بھلا دیا ہے۔ اور انہیں نظر انداز کر دیا ہے۔ بے شک منافق ہی بڑے

نافرمان ہیں۔(67)

وَعَدَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِیْنَ وَ الْمُنٰفِقٰتِ وَ الْكُفَّارَ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ؕ هِیَ حَسْبُهُمْ ۚ وَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ ۚ
وَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّقِیْمٌ ۟ۙ

اللہ تعالیٰ ان منافق مردوں، عورتوں اور کافروں سے جہنم کی آگ کا وعدہ کر چکا ہے جہاں یہ ہمیشہ رہنے والے ہیں، وہی انہیں کافی ہے ان پر اللہ کی پھٹکار ہے، اور انہی کے لئے دائمی عذاب ہے۔(68)

كَالَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ كَانُوْۤا اَشَدَّ مِنْكُمْ قُوَّةً وَّ اَكْثَرَ اَمْوَالًا وَّ اَوْلَادًا ؕ فَاسْتَمْتَعُوْا بِخَلَاقِهِمْ
فَاسْتَمْتَعْتُمْ بِخَلَاقِكُمْ كَمَا اسْتَمْتَعَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ بِخَلَاقِهِمْ وَ خُضْتُمْ كَالَّذِیْ خَاضُوْا ؕ
اُولٰٓىِٕكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ ۚ وَ اُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۟

انہی لوگوں کی طرح جو تم سے پہلے تھے، تم سے وہ زیادہ قوت والے تھے۔ اور زیادہ مال اور اولاد والے تھے۔ پس انہوں نے دنیاوی آسائشوں سے خوب فائدہ اٹھایا۔ پھر تم نے بھی ویسے ہی دنیاوی آسائشوں سے فائدہ اٹھایا جیسا تم سے پہلے کے لوگ اپنے حصے سے فائدہ اٹھا چکے تھے۔ اور تم نے بھی اسی طرح بحث کی جیسا کہ انہوں نے کی تھی۔ ان کے اعمال دنیا اور آخرت میں غارت ہو گئے۔ یہی لوگ نقصان پانے والے ہیں(69)

اَلَمْ یَاْتِهِمْ نَبَاُ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ قَوْمِ نُوْحٍ وَّ عَادٍ وَّ ثَمُوْدَ ۙ۬ وَ قَوْمِ اِبْرٰهِیْمَ وَ اَصْحٰبِ مَدْیَنَ وَ
الْمُؤْتَفِكٰتِ ؕ اَتَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَیِّنٰتِ ۚ فَمَا كَانَ اللّٰهُ لِیَظْلِمَهُمْ وَ لٰكِنْ كَانُوْۤا اَنْفُسَهُمْ یَظْلِمُوْنَ ۟

کیا اِن لوگوں کو اپنے سے پہلے لوگوں کی خبر نہیں پہنچی؟ نوحؑ کی قوم، عاد، ثمود، ابراہیمؑ کی قوم، مدین کے لوگ اور وہ بستیاں جنہیں الٹ دیا گیا۔ اُن کے رسول ان کے پاس کھلی نشانیاں لے کر آئے۔ اللہ نے ان پر ظلم نہیں کیا مگر وہ خود ہی اپنے اوپر ظلم کرنے والے تھے۔(70)

وَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ ۘ یَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ یَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ یُقِیْمُوْنَ
الصَّلٰوةَ وَ یُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ یُطِیْعُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ ؕ اُولٰٓىِٕكَ سَیَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ ۟

مومن مرد اور مومن عورتیں، یہ سب ایک دوسرے کے دوست ہیں، نیکی کا حکم دیتے اور برائی سے روکتے ہیں، نماز کی پابندی کرتے ہیں، زکوٰۃ دیتے ہیں۔ اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جن پر اللہ کی رحمت نازل ہو کر رہے گی، یقیناً اللہ غالب، حکمت والا ہے۔(71)

وَعَدَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا وَ مَسٰكِنَ طَیِّبَةً
فِیْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ؕ وَ رِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ۟

ان مومن مردوں اور عورتوں سے اللہ کا وعدہ ہے کہ انہیں ایسے باغات دے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی۔ اور وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔ ان سدا بہار باغات میں ان کے لیے پاکیزہ قیام گاہیں ہوں گی، اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اللہ کی خوشنودی انہیں حاصل ہوگی یہی بڑی کامیابی ہے۔(72)

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ ؕ وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۷۳﴾

اے نبیؐ! کفار اور منافقین دونوں کا پوری قوت سے مقابلہ کرو اور ان کے ساتھ سختی سے پیش آؤ۔ آخر کار ان کا ٹھکانا جہنم ہے اور وہ بدترین جائے قرار ہے۔(73)

يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ مَا قَالُوْا ؕ وَلَقَدْ قَالُوْا كَلِمَةَ الْكُفْرِ وَكَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ وَهَمُّوْا بِمَا لَمْ يَنَالُوْا ۚ وَمَا نَقَمُوْٓا اِلَّآ اَنْ اَغْنٰىهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ فَاِنْ يَّتُوْبُوْا يَكُ خَيْرًا لَّهُمْ ۚ وَاِنْ يَّتَوَلَّوْا يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ عَذَابًا اَلِيْمًا ۙ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَمَا لَهُمْ فِي الْاَرْضِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿۷۴﴾

یہ لوگ اللہ کی قسم کھا کر کہتے ہیں کہ ہم نے وہ بات نہیں کہی، حالانکہ انہوں نے ضرور وہ کافرانہ بات کہی ہے وہ اسلام لانے کے بعد کفر کے مرتکب ہوئے۔اور انہوں نے وہ کچھ کرنے کا ارادہ کیا جسے کر نہ سکے۔(یعنی نبی کریمؐ کو شہید کرنے کا منصوبہ بنایا)۔ان کا سارا غصہ اسی بات پر ہے نا کہ اللہ تعالی نے مسلمانوں اور اپنے رسول کو اپنے فضل سے غنی کر دیا ہے۔اب اگر یہ اپنی اس روش سے باز آ جائیں تو ان کے لیے بہتر ہے۔اور اگر یہ باز نہ آئے تو اللہ ان کو نہایت دردناک سزا دے گا، دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔اور زمین میں کوئی نہیں جو ان کا حمایتی اور مددگار رہو۔(74)

وَمِنْهُمْ مَّنْ عٰهَدَ اللّٰهَ لَئِنْ اٰتٰىنَا مِنْ فَضْلِهٖ لَنَصَّدَّقَنَّ وَلَنَكُوْنَنَّ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۷۵﴾

اور ان میں سے کچھ ایسے بھی ہیں جنہوں نے اللہ سے عہد کیا تھا کہ اگر اس نے ہمیں اپنے فضل سے کچھ مال و دولت سے نوازا تو ہم ضرور خیرات کریں گے۔اور ضرور نیک بندوں میں سے ہو جائیں گے۔(75)

فَلَمَّآ اٰتٰىهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ بَخِلُوْا بِهٖ وَتَوَلَّوْا وَّهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۷۶﴾

پھر جب اللہ نے انہیں اپنے فضل سے نوازا۔تو وہ اس میں بخل کرنے لگے۔اور روگردانی کرتے ہوئے (اپنے عہد سے) پھر گئے۔(76)

فَاَعْقَبَهُمْ نِفَاقًا فِيْ قُلُوْبِهِمْ اِلٰى يَوْمِ يَلْقَوْنَهٗ بِمَآ اَخْلَفُوا اللّٰهَ مَا وَعَدُوْهُ وَبِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ ﴿۷۷﴾

پس (اس روش کا نتیجہ یہ نکلا کہ) اللہ نے ان کے وعدہ خلافی کرنے اور جھوٹ بولنے کی وجہ سے قیامت تک ان کے دلوں میں نفاق قائم کر دیا۔(77)

اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ سِرَّهُمْ وَنَجْوٰىهُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ﴿۷۸﴾

کیا یہ لوگ نہیں جانتے کہ اللہ ان کے دلی راز اور ان کی سرگوشی کو جانتا ہے اور وہ غیب کی تمام باتوں کا بڑا جاننے والا ہے۔(78)

اَلَّذِيْنَ يَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي الصَّدَقٰتِ وَالَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ اِلَّا جُهْدَهُمْ فَيَسْخَرُوْنَ مِنْهُمْ ؕ سَخِرَ اللّٰهُ مِنْهُمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۷۹﴾

یہ ایسے ہیں کہ خوش دلی سے خیرات کرنے والے مؤمنین پر ریاکاری کا الزام لگاتے ہیں۔اور جو اپنی محنت مزدوری کے سوا اور کچھ نہیں رکھتے (اس لئے راہِ خدا میں تھوڑا مال دیتے ہیں) یہ ان کا مذاق اڑاتے ہیں۔اللہ ان کا مذاق اڑائے گا (اس کی سزا دے گا)۔اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔(79)

اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ؕ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ؕ ذٰلِكَ
بِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝٨٠

(اے رسولؐ) آپ ان کے لئے مغفرت طلب کریں اور خواہ نہ کریں۔اگر آپ ان کے لئے ستر بار بھی مغفرت طلب کریں جب بھی اللہ انہیں ہرگز نہیں بخشے گا۔یہ اس لئے ہے کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ کفر کیا۔اور اللہ نافرمان لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔(80)

فَرِحَ الْمُخَلَّفُوْنَ بِمَقْعَدِهِمْ خِلٰفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَ كَرِهُوْٓا اَنْ يُّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ فِيْ
سَبِيْلِ اللّٰهِ وَقَالُوْا لَا تَنْفِرُوْا فِى الْحَرِّ ؕ قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ اَشَدُّ حَرًّا ؕ لَوْ كَانُوْا يَفْقَهُوْنَ ۝٨١

جو (منافق جنگ تبوک میں) پیچھے چھوڑ دیے گئے وہ رسولؐ اللہ کے پیچھے (ان کی خواہش کے خلاف) اپنے گھروں میں بیٹھے رہنے پر خوش ہوئے۔اور اللہ کی راہ میں اپنے جان و مال سے جہاد کرنے کو ناپسند کیا۔اور دوسروں سے بھی کہا کہ گرمی میں سفر نہ کرو۔کہہ دیجیے! کہ دوزخ کی آگ اس سے زیادہ گرم ہے۔کاش وہ یہ بات سمجھتے۔(81)

فَلْيَضْحَكُوْا قَلِيْلًا وَّ لْيَبْكُوْا كَثِيْرًا ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝٨٢

ان برے کاموں کے بدلہ میں جو یہ لوگ کرتے ہیں انہیں چاہیے کہ اب وہ ہنسیں کم اور روئیں زیادہ۔(82)

فَاِنْ رَّجَعَكَ اللّٰهُ اِلٰى طَآئِفَةٍ مِّنْهُمْ فَاسْتَاْذَنُوْكَ لِلْخُرُوْجِ فَقُلْ لَّنْ تَخْرُجُوْا مَعِىَ اَبَدًا وَّ لَنْ تُقَاتِلُوْا
مَعِىَ عَدُوًّا ؕ اِنَّكُمْ رَضِيْتُمْ بِالْقُعُوْدِ اَوَّلَ مَرَّةٍ فَاقْعُدُوْا مَعَ الْخٰلِفِيْنَ ۝٨٣

(اے نبیؐ) اگر اللہ آپ کو واپس لائے ان کے کسی گروہ کی طرف۔اور وہ آپ سے جہاد کے لیے نکلنے کی اجازت مانگے تو کہہ دیجیے۔کہ اب تم میرے ساتھ کبھی نہیں نکل سکتے۔اور میرے ہمراہ ہو کر کبھی دشمن سے جنگ نہیں کر سکتے۔تم نے پہلی بار گھر میں بیٹھ رہنا پسند کیا۔تو اب بھی بیٹھے رہو، پیچھے رہ جانے والوں (بچوں اور عورتوں) کے ساتھ۔(83)

وَ لَا تُصَلِّ عَلٰٓى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّ لَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ ؕ اِنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ مَاتُوْا وَ
هُمْ فٰسِقُوْنَ ۝٨٤

اور ان میں سے جو کوئی مر جائے تو اس کی نمازِ جنازہ نہ پڑھیں۔اور نہ ہی اس کی قبر پر دعا کے لیے کھڑے ہوں۔بلاشبہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسولؐ کے ساتھ کفر کیا اور وہ نافرمانی کی حالت میں مرے ہیں۔(84)

وَ لَا تُعْجِبْكَ اَمْوَالُهُمْ وَ اَوْلَادُهُمْ ؕ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّعَذِّبَهُمْ بِهَا فِى الدُّنْيَا وَ تَزْهَقَ اَنْفُسُهُمْ وَ
هُمْ كٰفِرُوْنَ ۝٨٥

اور ان کے مال اور اولاد آپ کو حیرت میں نہ ڈالیں۔اللہ چاہتا ہے کہ انہی چیزوں کے ذریعہ سے انہیں دنیا میں سزا دے۔اور ان کی جانیں اس حال میں نکلیں کہ وہ کافر ہوں۔(85)

وَ اِذَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ اَنْ اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ جَاهِدُوْا مَعَ رَسُوْلِهِ اسْتَاْذَنَكَ اُولُوا الطَّوْلِ مِنْهُمْ وَ قَالُوْا ذَرْنَا
نَكُنْ مَّعَ الْقٰعِدِيْنَ ﴿۸۶﴾

جب کوئی اس قسم کی سورت نازل ہوتی ہے کہ اللہ پر ایمان لاؤ اور اس کے رسول کے ہمراہ جہاد کرو۔تو ان میں سے جو طاقت رکھنے والے لوگ ہیں وہ آپ سے رخصت مانگتے ہیں۔اور کہتے ہیں کہ ہمیں چھوڑ دیں تا کہ ہم گھر میں بیٹھ رہنے والوں کے ساتھ بیٹھے رہیں۔(86)

رَضُوْا بِاَنْ يَّكُوْنُوْا مَعَ الْخَوَالِفِ وَ طُبِعَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ ﴿۸۷﴾

ان لوگوں نے یہ بات پسند کی کہ گھر میں پیچھے رہ جانے والی عورتوں کے ساتھ رہیں اور ان کے نفاق وکفر کی وجہ سے ان کے دلوں پر مہر لگ گئی ہے۔بس یہ کچھ سمجھتے ہی نہیں ہیں۔(87)

لٰكِنِ الرَّسُوْلُ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ جٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ ؕ وَ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْخَيْرٰتُ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۸۸﴾

لیکن اللہ کے رسول اور جو ان کے ساتھ ایمان لائے ہیں انہوں نے اپنے مال اور اپنی جان کے ساتھ جہاد کیا۔اور یہی وہ ہیں جن کے لئے ساری بھلائیاں ہیں۔اور یہی کامیاب ہونے والے ہیں۔(88)

اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۸۹﴾

اللہ نے ان کے لئے ایسے باغات تیار کر رکھے ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔(89)

وَ جَآءَ الْمُعَذِّرُوْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ لِيُؤْذَنَ لَهُمْ وَ قَعَدَ الَّذِيْنَ كَذَبُوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ ؕ سَيُصِيْبُ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۹۰﴾

اور صحرائی بدوؤں میں عذر کرنے والے آپ کے پاس آئے۔کہ انہیں پیچھے رہ جانے کی اجازت دے دی جائے۔اور جنہوں نے (اسلام کا اظہار کر کے) اللہ اور رسول سے جھوٹ بولا تھا وہ بلا اجازت گھروں میں بیٹھے رہے۔ان میں سے جنہوں نے کفر اختیار کیا ہے انہیں عنقریب دردناک عذاب پہنچے گا۔(90)

لَيْسَ عَلَى الضُّعَفَآءِ وَ لَا عَلَى الْمَرْضٰى وَ لَا عَلَى الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ مَا يُنْفِقُوْنَ حَرَجٌ اِذَا نَصَحُوْا لِلّٰهِ وَ
رَسُوْلِهٖ ؕ مَا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ مِنْ سَبِيْلٍ ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۹۱﴾

کمزوروں، بیماروں پر اور ان ناداروں پر جن کے پاس خرچ کرنے کے لیے کچھ نہیں، کوئی گناہ نہیں ہے اگر جہاد میں شریک نہ ہوں۔بشرطیکہ وہ خلوصِ دل سے اللہ اور رسول کے وفادار ہوں۔نیک لوگوں پر کوئی الزام نہیں ہے اور اللہ بڑا بخشنے والا، بڑا رحم کرنے والا ہے۔(91)

وَّ لَا عَلَى الَّذِيْنَ اِذَا مَآ اَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ قُلْتَ لَآ اَجِدُ مَآ اَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ ۪ تَوَلَّوْا وَّ اَعْيُنُهُمْ تَفِيْضُ
مِنَ الدَّمْعِ حَزَنًا اَلَّا يَجِدُوْا مَا يُنْفِقُوْنَ ﴿۹۲﴾

اور نہ ہی ان لوگوں پر کوئی گناہ ہے جو آپؐ کے پاس آتے ہیں کہ آپؐ ان کے لئے سواری کا کوئی انتظام کریں۔اور آپؐ نے کہا کہ میرے پاس

سواری کے لئے کچھ نہیں ہے۔ تو وہ اس حال میں مجبوراً واپس گئے کہ ان کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ اس رنج میں کہ ان کے پاس (راہِ خدا میں) خرچ کرنے کے لیے کچھ میسر نہیں ہے۔ (92)

اِنَّمَا السَّبِيۡلُ عَلَى الَّذِيۡنَ يَسۡتَاۡذِنُوۡنَكَ وَهُمۡ اَغۡنِيَآءُ‌ ۚ رَضُوۡا بِاَنۡ يَّكُوۡنُوۡا مَعَ الۡخَـوَالِفِ ۙ وَطَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوۡبِهِمۡ فَهُمۡ لَا يَعۡلَمُوۡنَ ﴿۹۳﴾

ہاں البتہ الزام اور اعتراض ان لوگوں پر ہے کہ باوجود دولت مند ہونے کے آپؐ سے پیچھے رہنے کی اجازت مانگتے ہیں۔ انہوں نے اس بات کو پسند کیا کہ وہ پیچھے رہ جانے والوں کے ساتھ رہیں اور اللہ نے ان کے دلوں پر مہر لگا دی ہے اس لئے وہ کچھ جانتے نہیں ہیں۔ (93)

يَعۡتَذِرُوۡنَ اِلَيۡكُمۡ اِذَا رَجَعۡتُمۡ اِلَيۡهِمۡ‌ ؕ قُلْ لَّا تَعۡتَذِرُوۡا لَنۡ نُّـؤۡمِنَ لَـكُمۡ قَدۡ نَـبَّاَنَا اللّٰهُ مِنۡ اَخۡبَارِكُمۡ‌ ؕ وَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَـكُمۡ وَرَسُوۡلُهٗ ثُمَّ تُرَدُّوۡنَ اِلٰى عٰلِمِ الۡغَيۡبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمۡ بِمَا كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ‏ ﴿۹۴﴾

جب تم لوگ جہاد سے لوٹ کر ان کے پاس جاؤ گے تو وہ منافقین طرح طرح کے عذر پیش کریں گے۔ اے رسولؐ تم کہہ دو بہانے نہ بناؤ۔ ہم ہرگز تمہاری کسی بات پر اعتبار نہیں کریں گے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں تمہارے حالات بتا دیئے ہیں۔ اب آئندہ اللہ تمہارا طرز عمل دیکھے گا اور اس کا رسولؐ بھی۔ پھر تم غائب اور حاضر کے جاننے والے (اللہ) کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔ وہ تمہیں بتلائے گا جو کچھ تم دنیا میں کرتے رہے ہو۔ (94)

سَيَحۡلِفُوۡنَ بِاللّٰهِ لَـكُمۡ اِذَا انْقَلَبۡتُمۡ اِلَيۡهِمۡ لِتُعۡرِضُوۡا عَنۡهُمۡ‌ ؕ فَاَعۡرِضُوۡا عَنۡهُمۡ‌ ؕ اِنَّهُمۡ رِجۡسٌ‌ وَّمَاۡوٰٮهُمۡ جَهَـنَّمُ‌ ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوۡا يَكۡسِبُوۡنَ‏ ﴿۹۵﴾

جب تم ان کے پاس لوٹ جاؤ گے تو وہ ضرور تمہارے سامنے اللہ کی قسمیں کھائیں گے۔ تاکہ تم ان سے اعراض کرو۔ سو تم ان سے رخ پھیر ہی لو۔ یہ ناپاک ہیں اور ان کا ٹھکانہ جہنم ہے یہ ان کے کئے کی سزا ہے۔ جو وہ کرتے رہے ہیں۔ (95)

يَحۡلِفُوۡنَ لَـكُمۡ لِتَرۡضَوۡا عَنۡهُمۡ‌ ۚ فَاِنۡ تَرۡضَوۡا عَنۡهُمۡ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَرۡضٰى عَنِ الۡقَوۡمِ الۡفٰسِقِيۡنَ‏ ﴿۹۶﴾

یہ لوگ تمہارے سامنے قسمیں کھائیں گے تاکہ تم ان سے راضی ہو جاؤ۔ سو تم اگر ان سے راضی بھی ہو جاؤ تو اللہ تو کبھی نافرمان قوم سے راضی ہونے والا نہیں ہے۔ (96)

اَلۡاَعۡرَابُ اَشَدُّ كُفۡرًا وَّنِفَاقًا وَّاَجۡدَرُ اَلَّا يَعۡلَمُوۡا حُدُوۡدَ مَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوۡلِهٖ‌ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيۡمٌ حَكِيۡمٌ‏ ﴿۹۷﴾

صحرائی عرب کفر و نفاق میں سب سے زیادہ سخت ہیں۔ اور اسی قابل ہیں کہ ان احکام کے حدود و قیود کو نہ سمجھیں جو اللہ نے اپنے رسولؐ پر نازل کئے ہیں۔ اور اللہ بڑا جاننے والا، بڑا حکمت والا ہے۔ (97)

وَمِنَ الۡاَعۡرَابِ مَنۡ يَّتَّخِذُ مَا يُنۡفِقُ مَغۡرَمًا وَّيَتَرَبَّصُ بِكُمُ الدَّوَآئِرَ‌ ؕ عَلَيۡهِمۡ دَآئِرَةُ السَّوۡءِ‌ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيۡعٌ عَلِيۡمٌ‏ ﴿۹۸﴾

صحرائی عربوں میں سے کچھ ایسے لوگ ہیں کہ (راہ خدا میں) جو کچھ خرچ کرتے ہیں اسے جرمانہ سمجھتے ہیں۔ اور تمہارے بارے میں زمانہ کی گردشوں کے منتظر ہیں۔ (کہ تم پر کوئی گردش آ جائے اور وہ اسلام سے گلوخلاصی کرائیں) حالانکہ بڑی گردش انہی (منافقین) کے لیے ہے۔

اللہ سب کچھ جاننے والا ہے۔(98)

وَ مِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ يَتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ قُرُبٰتٍ عِنْدَ اللّٰهِ وَ صَلَوٰتِ الرَّسُوْلِ
اَلَاۤ اِنَّهَا قُرْبَةٌ لَّهُمْ ؕ سَيُدْخِلُهُمُ اللّٰهُ فِيْ رَحْمَتِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۹۹﴾

اور انہی بدوؤں میں کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جو اللہ اور روزِ آخرت پر ایمان رکھتے ہیں اور جو کچھ (راہِ خدا میں) خرچ کرتے ہیں اسے اللہ کے قُرب اور رسول کی دعاؤں کا وسیلہ سمجھتے ہیں۔ بے شک وہ خرچ کرنا ان کے لیے تقرب کا ذریعہ ہے۔ اللہ ضرور ان کو اپنی رحمت میں داخل کرے گا۔ بے شک اللہ بڑا بخشنے والا، بڑا رحم کرنے والا ہے۔(99)

وَ السّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَ الْاَنْصَارِ وَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ ۙ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ
رَضُوْا عَنْهُ وَ اَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَاۤ اَبَدًا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۱۰۰﴾

اور مہاجرین اور انصار میں سے جو ایمان لانے میں سبقت کرنے والے ہیں اور جن لوگوں نے حسنِ عمل میں ان کی پیروی کی۔ اللہ ان سے راضی ہے۔ اور وہ اللہ سے راضی ہیں۔ اور اس نے ان کے لیے ایسے باغات تیار کر رکھے ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں۔ اور وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔ یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔(100)

وَ مِمَّنْ حَوْلَكُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ مُنٰفِقُوْنَ ۛؕ وَ مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ۛؔ مَرَدُوْا عَلَى النِّفَاقِ ۫ لَا تَعْلَمُهُمْ ؕ
نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ ؕ سَنُعَذِّبُهُمْ مَّرَّتَيْنِ ثُمَّ يُرَدُّوْنَ اِلٰى عَذَابٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۰۱﴾ۚ

اور جو تمہارے اردگرد صحرائی عرب بستے ہیں ان میں کچھ منافق ہیں۔ اور خود مدینہ کے باشندوں میں بھی منافق موجود ہیں۔ جو نفاق پر اڑ گئے ہیں۔ (اے رسولؐ) آپ انہیں نہیں جانتے۔ لیکن ہم جانتے ہیں۔ ہم ان کو دنیا میں دوہری سزا دیں گے۔ پھر وہ بہت بڑے عذاب کی طرف لوٹائے جائیں گے۔(101)

وَ اٰخَرُوْنَ اعْتَرَفُوْا بِذُنُوْبِهِمْ خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَّ اٰخَرَ سَيِّئًا ؕ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ
غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۰۲﴾

دوسرے کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جنہوں نے اپنے گناہوں کا اعتراف کیا ہے۔ مگر انہوں نے نیک اور برے عمل خلط ملط کر دیے ہیں۔ بہت ممکن ہے کہ اللہ ان کی توبہ قبول کرے۔ (اور ان پر رحمت کی نظر ڈالے) بے شک اللہ بڑا بخشنے والا، بڑا رحم کرنے والا ہے۔(102)

خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَ تُزَكِّيْهِمْ بِهَا وَ صَلِّ عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ ؕ وَ اللّٰهُ
سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۰۳﴾

اے رسولؐ! ان لوگوں کے مال سے صدقہ (زکوٰۃ) لیں اور اس کے ذریعہ سے انہیں پاک کریں۔ اور ان کے لیے دعائے خیر کریں کیونکہ آپؐ کی دعا ان کے لیے تسکین کا باعث ہے اور اللہ بڑا سننے والا، بڑا جاننے والا ہے۔(103)

اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ هُوَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَ يَاْخُذُ الصَّدَقٰتِ وَ اَنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۰۴﴾

کیا انہیں معلوم نہیں ہے کہ اللہ ہی ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور وہی صدقات کو قبول کرتا ہے یقیناً اللہ ہی توبہ کا بڑا قبول کرنے والا، بڑا رحم کرنے والا ہے۔(104)

وَ قُلِ اعْمَلُوْا فَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ وَ رَسُوْلُهٗ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ ؕ وَ سَتُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۰۵﴾

(اے رسولؐ) ان لوگوں سے کہہ دو کہ تم عمل کیے جاؤ۔ اللہ، اس کا رسول اور مؤمنین تمہارے عمل کو دیکھیں گے (کہ تم کیسے عمل کرتے ہو)۔ اور پھر غائب اور حاضر کے جاننے والے (اللہ) کی طرف لوٹائے جاؤ گے بس وہ تمہیں بتلائے گا تم کیا عمل کرتے رہے ہو۔(105)

وَ اٰخَرُوْنَ مُرْجَوْنَ لِاَمْرِ اللّٰهِ اِمَّا يُعَذِّبُهُمْ وَ اِمَّا يَتُوْبُ عَلَيْهِمْ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۱۰۶﴾

اور کچھ اور لوگ ایسے بھی ہیں جن کا معاملہ اللہ کے حکم پر موقوف ہے وہ انہیں سزا دے یا ان کی توبہ قبول کرے۔ اور اللہ بڑا جاننے والا، بڑا حکمت والا ہے۔(106)

یہ تین اصحاب کا معاملہ ہے جو کہ مرارہ بن الربیع، کعب بن مالک اور ھلال بن امیۃ ہیں۔ یہ غزوہ تبوک میں سستی کی وجہ سے شامل نہیں ہوئے اور پیچھے رہنے والوں کے ساتھ رہ گئے۔ مگر یہ سچے مومن تھے۔ اب یہ معذرت کے لیے پہنچے تو اللہ تعالی نے ان کا معاملہ موقوف کر دیا۔ آگے آیت نمبر 118 میں پھر حکم ہوا کہ ان کی توبہ اللہ تعالی نے قبول کر لی ہے۔ مگر یہ پچاس دن تقریباً اکیلے ہی رہے۔ یہاں تک کہ ان کے بیوی بچوں تک نے ان سے منہ پھیر لیا۔ اور وہ خود بھی اپنی اس حرکت پر بہت پشیمان ہوئے۔

وَ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مَسْجِدًا ضِرَارًا وَّ كُفْرًا وَّ تَفْرِيْقًا بَيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ اِرْصَادًا لِّمَنْ حَارَبَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ مِنْ قَبْلُ ؕ وَ لَيَحْلِفُنَّ اِنْ اَرَدْنَآ اِلَّا الْحُسْنٰى ؕ وَ اللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۱۰۷﴾

اور (منافقین میں سے) وہ لوگ بھی ہیں۔ جنہوں نے اس غرض سے ایک مسجد بنائی کہ مسلمانوں کو نقصان پہنچائیں، کفر کریں اور مؤمنین میں تفرقہ ڈالیں۔ اور ان لوگوں کے لیے کمین گاہ بنائیں جو اس سے پہلے خدا و رسول سے جنگ کر چکے ہیں۔ وہ ضرور قسمیں کھائیں گے کہ بھلائی کے سوا ہمارا کوئی مقصد نہیں ہے۔ اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ یہ جھوٹے ہیں۔(107)

لَا تَقُمْ فِيْهِ اَبَدًا ؕ لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِيْهِ ؕ فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا ؕ وَ اللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ ﴿۱۰۸﴾

(اے رسولؐ) تم ہرگز اس عمارت میں کھڑے نہ ہونا۔ بے شک وہ مسجد جس کی اول دن سے تقویٰ پر بنیاد رکھی گئی ہے اس کی زیادہ مستحق ہے کہ آپ اس میں کھڑے ہوں (مسجد قبا و مسجد نبوی)۔ اس میں ایسے لوگ ہیں جو پاک صاف رہنا پسند کرتے ہیں اور اللہ پاک صاف رہنے والوں کو ہی پسند کرتا ہے(108)

اَفَمَنْ اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ عَلٰى تَقْوٰى مِنَ اللّٰهِ وَ رِضْوَانٍ خَيْرٌ اَمْ مَّنْ اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ عَلٰى شَفَا جُرُفٍ هَارٍ

فَانْهَارَ بِهٖ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٠٩﴾

آیا وہ شخص بہتر ہے جو اپنی عمارت کی بنیاد خوف خدا اور اس کی خوشنودی پر رکھے۔ یا وہ جس نے اپنی عمارت کی بنیاد ایک کھائی کے گرتے ہوئے کنارے پر رکھی۔ اور پھر وہ اسے لے کر دوزخ کی آگ میں جا گری۔ اور اللہ ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا۔(109)

لَا يَزَالُ بُنْيَانُهُمُ الَّذِيْ بَنَوْا رِيْبَةً فِيْ قُلُوْبِهِمْ اِلَّآ اَنْ تَقَطَّعَ قُلُوْبُهُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿١١٠﴾

یہ عمارت جو ان لوگوں نے بنائی ہے (مسجد ضرار) یہ ہمیشہ ان کے دلوں کو مضطرب رکھے گی۔ مگر یہ کہ ان کے دل ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں۔ بلاشبہ اللہ بڑا جاننے والا، بڑا حکمت والا ہے۔(110)

اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَ اَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ؕ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُوْنَ وَ يُقْتَلُوْنَ ۫ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْقُرْاٰنِ ؕ وَمَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ مِنَ اللّٰهِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَيْعِكُمُ الَّذِيْ بَايَعْتُمْ بِهٖ ؕ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿١١١﴾

بے شک اللہ تعالیٰ نے مؤمنین سے ان کی جانیں اور ان کے مال جنت کے بدلہ میں خرید لیے ہیں۔ وہ اللہ کی راہ میں جنگ کرتے ہیں پس وہ مارتے بھی ہیں اور خود بھی مارے جاتے ہیں۔ ان سے یہ وعدہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے تورات، انجیل اور قرآن میں۔ اور اللہ سے بڑھ کر کون اپنے وعدہ کا پورا کرنے والا ہے؟ پس اے مسلمانو! تم اس سودے پر جو تم نے اللہ سے کیا ہے خوشیاں مناؤ۔ یہی تو بڑی کامیابی ہے۔(111)

اَلتَّآئِبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ السَّآئِحُوْنَ الرّٰكِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ النَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ ؕ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١١٢﴾

(ان لوگوں کے اوصاف یہ ہیں کہ) یہ توبہ کرنے والے، اللہ کی عبادت کرنے والے، اس کی حمد و ثنا کرنے والے، روزہ رکھنے والے، رکوع و سجود کرنے والے، نیکی کا حکم دینے والے، برائی سے روکنے والے اور اللہ کی مقررہ حدود کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ اور (اے رسولؐ) مؤمنوں کو خوشخبری دے دو (اور یہی وہ مؤمن ہیں)۔(112)

مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ وَ لَوْ كَانُوْٓا اُولِيْ قُرْبٰى مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ﴿١١٣﴾

نبیؐ کو اور ان لوگوں کو جو ایمان لائے ہیں یہ زیبا نہیں ہے کہ مشرکین کے لیے مغفرت طلب کریں۔ اگرچہ وہ ان کے عزیز و اقارب ہی کیوں نہ ہوں۔ جبکہ ان پر واضح ہو گیا کہ وہ دوزخی ہیں۔(113)

وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ اِبْرٰهِيْمَ لِاَبِيْهِ اِلَّا عَنْ مَّوْعِدَةٍ وَّعَدَهَآ اِيَّاهُ ۚ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗٓ اَنَّهٗ عَدُوٌّ لِّلّٰهِ تَبَرَّاَ مِنْهُ ؕ اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ لَاَوَّاهٌ حَلِيْمٌ ﴿١١٤﴾

اور ابراہیمؑ نے جو اپنے باپ کے لیے دعائے مغفرت کی تھی تو وہ ایک وعدہ کی بنا پر تھی جو وہ کر چکے تھے۔ مگر جب ان پر واضح ہو گیا کہ وہ اللہ کا

دشمن ہے تو آپؑ اس سے بیزار ہو گئے بے شک جناب ابراہیمؑ بڑے ہی دردمند اور غمخوار و بردبار انسان تھے۔(114)

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِلَّ قَوْمًا بَعْدَ اِذْ هَدٰىهُمْ حَتّٰى يُبَيِّنَ لَهُمْ مَّا يَتَّقُوْنَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۱۱۵﴾

اور اللہ کی شان نہیں کہ کسی قوم کو ہدایت دے کر گمراہ فرمائے۔ جب تک انہیں صاف نہ بتادے کہ کسی چیز سے انہیں بچنا ہے۔ بیشک اللہ سب کچھ جانتا ہے۔(115)

اِنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ يُحْىٖ وَيُمِيْتُ ؕ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِىٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿۱۱۶﴾

اللہ ہی کے لئے زمین و آسمان کی حکومت ہے اور وہی زندگی اور موت کا دینے والا ہے اس کے علاوہ تمہارا نہ کوئی سر پرست ہے نہ مددگار۔(116)

لَقَدْ تَّابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِىِّ وَالْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ فِىْ سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِنْ بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيْغُ قُلُوْبُ فَرِيْقٍ مِّنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّهٗ بِهِمْ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۱۷﴾

بیشک اللہ نے پیغمبر اور ان مہاجرین وانصار پر رحم کیا ہے جنہوں نے تنگی کے وقت میں پیغمبر کا ساتھ دیا ہے۔ جب کہ ایک جماعت کے دلوں میں کجی پیدا ہو رہی تھی۔ پھر اللہ نے ان کی توبہ کو قبول کر لیا۔ کہ وہ ان پر بڑا ترس کھانے والا اور مہربانی کرنے والا ہے۔(117)

وَّعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا ؕ حَتّٰۤى اِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ اَنْفُسُهُمْ وَظَنُّوْۤا اَنْ لَّا مَلْجَاَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّاۤ اِلَيْهِ ؕ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوْبُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۱۸﴾

اور اللہ نے ان تینوں پر بھی رحم کیا جو جہاد سے پیچھے رہ گئے تھے۔ یہاں تک کہ زمین جب اپنی وسعت کے باوجود ان پر تنگ ہوگئی اور ان کی جان پر بن گئی اور انہوں نے یہ سمجھ لیا کہ اب اللہ کے علاوہ کوئی پناہ گاہ نہیں ہے۔ تو اللہ نے ان کی طرف توجہ فرمائی کہ وہ توبہ کر لیں۔ اس لئے کہ وہ بڑا توبہ قبول کرنے والا اور مہربان ہے۔(118)

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۱۱۹﴾

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ۔(119)

مَا كَانَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَمَنْ حَوْلَهُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ اَنْ يَّتَخَلَّفُوْا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ وَلَا يَرْغَبُوْا بِاَنْفُسِهِمْ عَنْ نَّفْسِهٖ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ لَا يُصِيْبُهُمْ ظَمَاٌ وَّلَا نَصَبٌ وَّلَا مَخْمَصَةٌ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَطَئُوْنَ مَوْطِئًا يَّغِيْظُ الْكُفَّارَ وَلَا يَنَالُوْنَ مِنْ عَدُوٍّ نَّيْلًا اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ بِهٖ عَمَلٌ صَالِحٌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۲۰﴾

مدینہ کے باشندوں اور صحرائی عربوں کے لیے یہ درست نہیں ہے کہ پیغمبرؐ خدا کا ساتھ چھوڑ کر پیچھے بیٹھیں۔ اور ان کی جان کی پرواہ نہ کر کے اپنی جانوں کی فکر میں لگ جائیں۔ یہ اس لیے ہے کہ ان (مجاہدین) کو راہ خدا میں (جو بھی مصیبت پیش آتی ہے۔ وہ خواہ) پیاس ہو، جسمانی زحمت و مشقت ہو، بھوک ہو۔ یا کسی ایسے راستہ پر چلنا جو کافروں کے غم وغصہ کا باعث ہو۔ یا دشمن کے مقابلہ میں کوئی کامیابی حاصل کرنا۔ مگر یہ کہ ان تمام تکلیفوں کے عوض ان کے لیے ان کے نامۂ اعمال میں نیک عمل لکھا جاتا ہے۔ یقیناً اللہ نیک لوگوں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔(120)

وَ لَا یُنۡفِقُوۡنَ نَفَقَۃً صَغِیۡرَۃً وَّ لَا کَبِیۡرَۃً وَّ لَا یَقۡطَعُوۡنَ وَادِیًا اِلَّا کُتِبَ لَہُمۡ لِیَجۡزِیَہُمُ اللّٰہُ اَحۡسَنَ مَا کَانُوۡا یَعۡمَلُوۡنَ ﴿۱۲۱﴾

اسی طرح وہ راہِ خدا میں کوئی تھوڑا یا بہت مال خرچ نہیں کرتے۔اور نہ کوئی وادی (میدان) طے کرتے ہیں مگر یہ کہ ان کے لئے اجر لکھ لیا جاتا ہے۔تا کہ اللہ ان کے اعمال کا اچھے سے اچھا بدلہ دے۔(121)

وَ مَا کَانَ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ لِیَنۡفِرُوۡا کَآفَّۃً ؕ فَلَوۡ لَا نَفَرَ مِنۡ کُلِّ فِرۡقَۃٍ مِّنۡہُمۡ طَآئِفَۃٌ لِّیَتَفَقَّہُوۡا فِی الدِّیۡنِ وَ لِیُنۡذِرُوۡا قَوۡمَہُمۡ اِذَا رَجَعُوۡۤا اِلَیۡہِمۡ لَعَلَّہُمۡ یَحۡذَرُوۡنَ ﴿۱۲۲﴾

اور یہ تو نہیں ہوسکتا کہ تمام اہل ایمان نکل کھڑے ہوں۔تو ایسا کیوں نہیں ہوسکتا کہ ہر جماعت میں سے کچھ لوگ نکل آئیں تا کہ وہ دین میں تفقہ (دین کی سمجھ بوجھ) حاصل کریں۔اور جب تعلیم وتربیت کے بعد اپنی قوم کے پاس لوٹ کر آئیں۔تو اسے (جہالت بے ایمانی اور بدعملی کے نتائج سے) ڈرائیں تا کہ وہ ڈریں۔(122)

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا قَاتِلُوا الَّذِیۡنَ یَلُوۡنَکُمۡ مِّنَ الۡکُفَّارِ وَ لۡیَجِدُوۡا فِیۡکُمۡ غِلۡظَۃً ؕ وَ اعۡلَمُوۡۤا اَنَّ اللّٰہَ مَعَ الۡمُتَّقِیۡنَ ﴿۱۲۳﴾

اے ایمان والو! ان کافروں سے جنگ کرو جو تمہارے آس پاس ہیں اور چاہیے کہ وہ جنگ میں تمہارے اندر سختی محسوس کریں۔اور جان لو کہ اللہ پرہیزگاروں کے ساتھ ہے۔(123)

وَ اِذَا مَاۤ اُنۡزِلَتۡ سُوۡرَۃٌ فَمِنۡہُمۡ مَّنۡ یَّقُوۡلُ اَیُّکُمۡ زَادَتۡہُ ہٰذِہٖۤ اِیۡمَانًا ۚ فَاَمَّا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا فَزَادَتۡہُمۡ اِیۡمَانًا وَّ ہُمۡ یَسۡتَبۡشِرُوۡنَ ﴿۱۲۴﴾

اور جب کوئی سورت نازل ہوتی ہے تو ان منافقوں میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں جو طنزیہ طور پر کہتے ہیں کہ اس نے تم لوگوں میں سے کس کا ایمان زیادہ کیا ہے؟ پس جو لوگ ایمان والے ہیں اس نے ان کا ایمان تو زیادہ کر دیا ہے اور وہ خوش ہو رہے ہیں۔(124)

وَ اَمَّا الَّذِیۡنَ فِیۡ قُلُوۡبِہِمۡ مَّرَضٌ فَزَادَتۡہُمۡ رِجۡسًا اِلٰی رِجۡسِہِمۡ وَ مَاتُوۡا وَ ہُمۡ کٰفِرُوۡنَ ﴿۱۲۵﴾

اور جن لوگوں کے دلوں میں (نفاق کی) بیماری ہے تو یہ سورت ان کی موجودہ نجاست وخباثت میں اور اضافہ کر دیتی ہے اور وہ کفر کی حالت میں مرجاتے ہیں۔(125)

اَوَ لَا یَرَوۡنَ اَنَّہُمۡ یُفۡتَنُوۡنَ فِیۡ کُلِّ عَامٍ مَّرَّۃً اَوۡ مَرَّتَیۡنِ ثُمَّ لَا یَتُوۡبُوۡنَ وَ لَا ہُمۡ یَذَّکَّرُوۡنَ ﴿۱۲۶﴾

کیا یہ لوگ نہیں دیکھتے کہ وہ ہر سال ایک یا دومرتبہ آزمائش میں ڈالے جاتے ہیں۔پھر بھی یہ نہ توبہ کرتے ہیں اور نہ نصیحت حاصل کرتے ہیں۔(126)

وَ اِذَا مَاۤ اُنۡزِلَتۡ سُوۡرَۃٌ نَّظَرَ بَعۡضُہُمۡ اِلٰی بَعۡضٍ ؕ ہَلۡ یَرٰىکُمۡ مِّنۡ اَحَدٍ ثُمَّ انۡصَرَفُوۡا ؕ صَرَفَ اللّٰہُ قُلُوۡبَہُمۡ بِاَنَّہُمۡ قَوۡمٌ لَّا یَفۡقَہُوۡنَ ﴿۱۲۷﴾

اور جب کوئی سورت نازل ہوتی ہے (جس میں منافقوں کا تذکرہ ہوتا ہے) تو وہ ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگتے ہیں۔اور (آنکھوں کے

اشارہ سے) کہتے ہیں تمہیں کوئی دیکھ تو نہیں رہا؟ (پھر چپکے سے) پلٹ جاتے ہیں دراصل اللہ نے ان کے دلوں کو پھیر دیا ہے کیونکہ یہ بالکل ناسمجھ لوگ ہیں۔(127)

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٢٨﴾

(اے لوگو!) تمہارے پاس اللہ کا ایک ایسا رسول آ گیا ہے جو تم ہی میں سے ہے۔جس پر تمہارا زحمت میں پڑنا شاق گزرتا ہے۔تمہاری بھلائی کا حریص ہے اور ایمان والوں کے ساتھ بڑی شفقت اور مہربانی کرنے والا ہے۔(128)

فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ ۖ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ﴿١٢٩﴾

(اے رسولؐ) اگر اس پر بھی یہ لوگ منہ پھیرتے ہیں۔تو کہہ دیجیے کہ میرے لیے اللہ کافی ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔اسی پر میرا بھروسہ ہے اور وہی عرشِ عظیم کا مالک ہے۔(129)

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

اہم مضامین سورہ یونس

مضمون	صفحہ نمبر
دنیاوی زندگی پر مطمئن لوگوں کا بیان۔	314
کفار کا مطالبہ کہ قرآن میں تبدیلی کردو۔	315
دنیاوی زندگی کی مثال۔	316
معبودوں کا مشرکین کی طرف سے عبادت کا انکار۔	317
تخلیق ارض وسما۔	318
عذاب کب آئے گا۔	320
عذاب کے وقت کا ایمان قابل قبول نہیں۔	320
قرآن نصیحت، ہدایت، رحمت اور شفا ہے۔	321
قرآن ملنے پر خوشی منانے کا حکم۔	321
تم جس حال میں بھی ہو، اللہ دیکھ رہا ہے۔	322
لوگوں نے اللہ کے لیے بیٹا بنالیا۔	322
نوحؑ کا ذکر۔	323
موسیٰؑ اور ہارونؑ کا ذکر۔	324
گھروں کو قبلہ بنانے کا حکم۔	325
فرعون کی لاش کا محفوظ کیا جانا۔	326
قرآن کے مخاطب کو سمجھنا۔	326
شرک کی ممانعت۔	328
وحی کی پیروی کا حکم۔	328

10۔سورہ یونس

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

میں شروع کرتا ہوں اللہ کے نام کے ساتھ جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے۔

الٓرٰ ‌ۚ

(الف) اللہ تعالیٰ کا ذکر، عظمتِ الٰہی، اللہ تعالیٰ کی شان، اللہ کی قدرتیں۔(ل) لقاءاللہ۔اللہ تعالیٰ سے ملاقات۔یوم آخرت کا ذکر۔مرنے کے بعد دوبارہ اٹھایا جانا۔(ر) رسول۔گذشتہ رسولوں کا ذکر۔

تِلۡكَ اٰيٰتُ الۡكِتٰبِ الۡحَكِيۡمِ ۝١

یہ حکمت والی کتاب کی آیتیں ہیں۔(1)

اَكَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا اَنۡ اَوۡحَيۡنَاۤ اِلٰى رَجُلٍ مِّنۡهُمۡ اَنۡ اَنۡذِرِ النَّاسَ وَبَشِّرِ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَنَّ لَهُمۡ قَدَمَ صِدۡقٍ عِنۡدَ رَبِّهِمۡ‌ ؕ قَالَ الۡكٰفِرُوۡنَ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ مُّبِيۡنٌ ۝٢

کیا یہ بات لوگوں کے لئے تعجب کا باعث ہے کہ ہم نے خود انہی میں سے ایک آدمی پر وحی بھیجی کہ بے ایمان اور بدکردار لوگوں کو ڈراؤ۔اور ایمان لانے والوں کو خوشخبری دے دو کہ ان کے لیے ان کے پروردگار کے ہاں اچھا مقام و مرتبہ ہے۔لیکن کافروں نے کہا کہ یہ شخص تو کھلا جادوگر ہے۔(2)

اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِىۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ فِىۡ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسۡتَوٰى عَلَى الۡعَرۡشِ‌ يُدَبِّرُ الۡاَمۡرَ‌ ؕ مَا مِنۡ شَفِيۡعٍ اِلَّا مِنۡۢ بَعۡدِ اِذۡنِهٖ‌ ؕ ذٰ لِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمۡ فَاعۡبُدُوۡهُ‌ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوۡنَ ۝٣

بے شک تمہارا پروردگار اللہ ہے۔جس نے آسمانوں اور زمینوں کو چھ دنوں میں پیدا کیا ہے۔پھر عرش پر متمکن ہوا۔وہی کائنات کے ہر کام کی تدبیر اور اس کا بندوبست کرتا ہے۔اس کی بارگاہ میں کوئی سفارشی نہیں ہوسکتا مگر اس کی اجازت کے بعد۔یہ ہے اللہ تمہارا پروردگار، پس اسی کی عبادت کرو۔کیا تم غوروفکر نہیں کرتے (اور نصیحت قبول نہیں کرتے)۔(3)

شفاعت کے موضوع پر تفصیل سورہ بقرۃ آیت 48 کے ذیل میں دیکھی جاسکتی ہے۔

اِلَيۡهِ مَرۡجِعُكُمۡ جَمِيۡعًا‌ ؕ وَعۡدَ اللّٰهِ حَقًّا‌ ؕ اِنَّهٗ يَبۡدَؤُا الۡخَـلۡقَ ثُمَّ يُعِيۡدُهٗ لِيَجۡزِىَ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ بِالۡقِسۡطِ‌ ؕ وَالَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا لَهُمۡ شَرَابٌ مِّنۡ حَمِيۡمٍ وَّعَذَابٌ اَلِيۡمٌۢ بِمَا كَانُوۡا يَكۡفُرُوۡنَ ۝٤

تم سب نے اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے یہ اللہ کا سچا وعدہ ہے بے شک وہی مخلوق کی پیدائش کی ابتداء کرتا ہے پھر وہی دوبارہ اسے زندہ کرے

گا۔تا کہ جولوگ ایمان لائیں اور نیک عمل کریں انہیں انصاف کے ساتھ بدلہ دے۔اور جنہوں نے کفر کیا انہیں ان کے کفر کی پاداش میں کھولتا ہوا پانی پینے کو ملے گا۔اوران کے لئے دردناک عذاب ہے۔(4)

هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ الشَّمْسَ ضِيَآءً وَّ الْقَمَرَ نُوْرًا وَّ قَدَّرَهٗ مَنَازِلَ لِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِيْنَ وَ الْحِسَابَ ؕ مَا خَلَقَ اللّٰهُ ذٰلِكَ اِلَّا بِالْحَقِّ ۚ يُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝

اللہ وہی ہے جس نے سورج کو چمکدار اور چاند کو نور (روشن) بنایا۔اور پھر چاند کے لئے مختلف منزلیں قرار دیں تا کہ تم برسوں کی گنتی اور دوسرے حساب معلوم کرسکو۔اللہ نے یہ سب کچھ حکمت کے ساتھ پیدا کیا ہے وہ ان لوگوں کے لیے جو سمجھنا اور جاننا چاہیں اپنی آیتیں کھول کھول کر بیان کرتا ہے۔(5)

اِنَّ فِي اخْتِلَافِ الَّيْلِ وَ النَّهَارِ وَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَّقُوْنَ ۝

بے شک رات اور دن کے بدلنے میں اوران چیزوں میں جو اللہ نے آسمانوں اور زمین میں پیدا کی ہیں پرہیزگاروں کے لیے اللہ کی قدرت و حکمت کی نشانیاں ہیں۔(6)

اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا وَ رَضُوْا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ اطْمَاَنُّوْا بِهَا وَ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ اٰيٰتِنَا غٰفِلُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمُ النَّارُ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝

بے شک جولوگ مرنے کے بعد ہم سے ملاقات کی امید نہیں رکھتے اور صرف دنیاوی زندگی میں مگن ہیں اوراس پر مطمئن ہیں۔اور جولوگ ہماری آیتوں سے غافل ہیں۔(7) یہ وہ ہیں جن کا ٹھکانا دوزخ ہے ان اعمال کی پاداش میں، جو وہ دنیا میں کرتے رہے ہیں۔(8)

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ يَهْدِيْهِمْ رَبُّهُمْ بِاِيْمَانِهِمْ ۚ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۝

بے شک جولوگ ایمان لائے اور نیک عمل کئے۔ان کا پروردگار ان کے ایمان کی بدولت انہیں ہدایت دے گا۔یعنی وہ نعمت الٰہی کے ان باغات میں ہوں گے جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی۔(9)

دَعْوٰىهُمْ فِيْهَا سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَ تَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلٰمٌ ۚ وَ اٰخِرُ دَعْوٰىهُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

وہاں ان کی پکار یہ ہوگی،اے اللہ! پاک ہے تیری ذات۔اوران کی باہمی ملاقات سلام سے ہوگی۔اوران کی آخری دعا و پکار یہ ہوگی کہ ہر قسم کی تعریف اور شکر اللہ کے لئے ہے جو سب جہانوں کا رب ہے۔(10)

وَ لَوْ يُعَجِّلُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ الشَّرَّ اسْتِعْجَالَهُمْ بِالْخَيْرِ لَقُضِيَ اِلَيْهِمْ اَجَلُهُمْ ؕ فَنَذَرُ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ۝

اگر اللہ لوگوں کو عذاب دینے میں اس طرح جلدی کرتا جس طرح یہ لوگ اپنی بھلائی کے لئے جلدی کرتے ہیں یعنی اگر ہر برائی کا برا نتیجہ فوراً سامنے آجاتا تو ان کی مدت (عمر) کبھی کی پوری ہوچکی ہوتی۔مگر ہمارے قانونِ سزا میں ڈھیل ہے۔اس لئے ہم تو ان لوگوں کو بھی اپنی سرکشی میں بھٹکنے کے لئے چھوڑ دیتے ہیں جو مرنے کے بعد ہم سے ملاقات کی امید نہیں رکھتے۔(11)

وَ اِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ الضُّرُّ دَعَانَا لِجَنْۢبِهٖۤ اَوْ قَاعِدًا اَوْ قَآىِٕمًا ۚ فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُ ضُرَّهٗ مَرَّ كَاَنْ لَّمْ
يَدْعُنَاۤ اِلٰى ضُرٍّ مَّسَّهٗ ؕ كَذٰلِكَ زُيِّنَ لِلْمُسْرِفِيْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲﴾

جب انسان کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ کروٹ کے بل لیٹے یا بیٹھے یا کھڑے ہوئے (ہر حال میں) ہمیں پکارتا ہے۔اور جب ہم اس کی تکلیف دور کر دیتے ہیں تو وہ اس طرح منہ موڑ کے چل دیتا ہے جیسے اس نے کسی تکلیف میں جو اسے پہنچی تھی کبھی ہمیں پکارا ہی نہ تھا۔اسی طرح حد سے گزرنے والوں کے لیے ان کے وہ عمل خوشنما بنا دیئے گئے ہیں جو وہ کرتے رہے ہیں۔(12)

وَ لَقَدْ اَهْلَكْنَا الْقُرُوْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَمَّا ظَلَمُوْا ۙ وَ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ وَ مَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا ؕ
كَذٰلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۱۳﴾

اور یقیناً ہم تم سے پہلے بہت سی نسلوں کو ہلاک کر چکے ہیں جب انہوں نے ظلم کی روش اختیار کی۔اور ان کے رسول ان کے پاس کھلی نشانیاں (معجزے) لے آئے۔مگر وہ ایسے تھے ہی نہیں کہ ایمان لاتے۔ہم اسی طرح مجرم لوگوں کو سزا دیتے ہیں۔(13)

ثُمَّ جَعَلْنٰكُمْ خَلٰٓىِٕفَ فِي الْاَرْضِ مِنْۢ بَعْدِهِمْ لِنَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴﴾

پھر ہم نے ان نسلوں کے بعد تمہیں روئے زمین پر ان کا جانشین بنایا۔تا کہ ہم دیکھیں کہ تم کیسے کام کرتے ہو؟(14)

وَ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيَاتُنَا بَيِّنٰتٍ ۙ قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا ائْتِ بِقُرْاٰنٍ غَيْرِ هٰذَاۤ اَوْ بَدِّلْهُ ؕ قُلْ مَا
يَكُوْنُ لِيْۤ اَنْ اُبَدِّلَهٗ مِنْ تِلْقَآئِ نَفْسِيْ ۚ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰۤى اِلَيَّ ۚ اِنِّيْۤ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ رَبِّيْ
عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۵﴾

اور جب انہیں ہماری واضح آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو جو لوگ مرنے کے بعد ہم سے ملاقات کی توقع نہیں رکھتے وہ کہتے ہیں کہ اس کے علاوہ کوئی اور قرآن لاؤ یا اس میں ردوبدل کر دو۔آپ کہہ دیجیے! کہ مجھے یہ حق نہیں ہے کہ میں اپنی طرف سے اس میں کچھ ردوبدل کر دوں! میں تو بس اسی کی پیروی کرتا ہوں جو میری طرف وحی کی جاتی ہے۔اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں تو میں ایک بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔(15)

قُلْ لَّوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا تَلَوْتُهٗ عَلَيْكُمْ وَ لَاۤ اَدْرٰىكُمْ بِهٖ ۖ فَقَدْ لَبِثْتُ فِيْكُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهٖ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۶﴾

(اے رسولؐ) کہہ دیجیے! اگر اللہ چاہتا تو میں تمہیں قرآن پڑھ کر نہ سناتا۔اور نہ ہی وہ تمہیں اس پر مطلع کرتا۔آخر میں تو اس سے پہلے تمہارے درمیان ایک عمر گزار چکا ہوں۔کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے۔(16)

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۱۷﴾

پھر اس سے بڑھ کر کون ظالم ہو سکتا ہے جو اللہ پر جھوٹ باندھے؟ یا اس کی آیتوں کو جھٹلائے۔یقیناً مجرم کبھی کامیاب نہیں ہوتے۔(17)

وَ يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَ لَا يَنْفَعُهُمْ وَ يَقُوْلُوْنَ هٰۤؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ ؕ قُلْ
اَتُنَبِّـُٔوْنَ اللّٰهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي السَّمٰوٰتِ وَ لَا فِي الْاَرْضِ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَ تَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۱۸﴾

اور یہ لوگ اللہ کے سوا ایسی چیزوں کی پرستش کرتے ہیں جو نہ ان کا کچھ نقصان کرسکتی ہیں اور نہ کچھ فائدہ کرسکتی ہیں۔اور کہتے ہیں کہ یہ اللہ کے پاس ہماری سفارش کرنے والے ہیں۔کہہ دو کہ کیا تم اللہ کو ایسی چیز بتاتے ہو جس کا وجود اسے نہ آسمانوں میں ملتا ہے اور نہ زمین میں۔وہ پاک ہے اور اس کی شان ان کے شرک کرنے سے بہت بلند ہے(18)

وَ مَا كَانَ النَّاسُ اِلَّاۤ اُمَّةً وَّاحِدَةً فَاخْتَلَفُوْا ؕ وَ لَوْ لَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ فِيْمَا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۹﴾

اور سب لوگ پہلے ایک ہی اُمت (یعنی ایک ہی ملت پر) تھے۔پھر انھوں نے آپس میں اختلاف پیدا کرلیا۔اور اگر ایک بات جو تمہارے پروردگار کی طرف سے پہلے طے نہ ہو چکی ہوتی۔تو جن باتوں میں وہ اختلاف کرتے ہیں ان میں فیصلہ کردیا جاتا۔(19)

وَ يَقُوْلُوْنَ لَوْ لَاۤ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ۚ فَقُلْ اِنَّمَا الْغَيْبُ لِلّٰهِ فَانْتَظِرُوْا ۚ اِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ﴿۲۰﴾

اور کہتے ہیں کہ اس پر اس کے پروردگار کی طرف سے کوئی نشانی کیوں نازل نہیں ہوئی۔کہہ دو کہ غیب کا علم تو اللہ کو ہے۔سو تم انتظار کرو۔میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتا ہوں۔(20)

وَ اِذَاۤ اَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً مِّنْۢ بَعْدِ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُمْ اِذَا لَهُمْ مَّكْرٌ فِيْۤ اٰيَاتِنَا ؕ قُلِ اللّٰهُ اَسْرَعُ مَكْرًا ؕ اِنَّ رُسُلَنَا يَكْتُبُوْنَ مَا تَمْكُرُوْنَ ﴿۲۱﴾

اور جب ہم لوگوں کو تکلیف پہنچنے کے بعد اپنی رحمت سے آسائش کا مزہ چکھاتے ہیں تو وہ ہماری آیتوں میں حیلے کرنے لگتے ہیں۔کہہ دو کہ اللہ بہت جلد حیلہ کرنے والا ہے۔اور جو حیلے تم کرتے ہو ہمارے فرشتے ان کو لکھتے جاتے ہیں۔(21)

هُوَ الَّذِيْ يُسَيِّرُكُمْ فِي الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ ؕ حَتّٰۤى اِذَا كُنْتُمْ فِي الْفُلْكِ ۚ وَ جَرَيْنَ بِهِمْ بِرِيْحٍ طَيِّبَةٍ وَّ فَرِحُوْا بِهَا جَآءَتْهَا رِيْحٌ عَاصِفٌ وَّ جَآءَهُمُ الْمَوْجُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّ ظَنُّوْۤا اَنَّهُمْ اُحِيْطَ بِهِمْ ۙ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۚ لَئِنْ اَنْجَيْتَنَا مِنْ هٰذِهٖ لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿۲۲﴾

وہی تو ہے جو تم کو خشکی اور تری میں چلاتا ہے۔یہاں تک کہ جب تم کشتیوں میں ہوتے ہو،اور کشتیاں ہوا کے نرم نرم جھونکوں سے سواروں کو لے کر چلنے لگتی ہیں اور وہ ان سے خوش ہوتے ہیں۔تو ناگہاں زناٹے کی ہوا چل پڑتی ہے اور لہریں ہر طرف سے ان پر جوش مارتی ہوئی آنے لگتی ہیں۔اور وہ خیال کرتے ہیں کہ اب تو لہروں میں پھنس گئے۔تو اس وقت خالص اللہ ہی کی عبادت گزار ہو کر اس سے دعا مانگنے لگتے ہیں کہ (اے اللہ) اگر تو ہم کو اس سے نجات بخشے تو ہم تیرے بہت ہی شکرگزار ہوں گے۔(22)

فَلَمَّاۤ اَنْجٰىهُمْ اِذَا هُمْ يَبْغُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ؕ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا بَغْيُكُمْ عَلٰۤى اَنْفُسِكُمْ ۙ مَّتَاعَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ثُمَّ اِلَيْنَا مَرْجِعُكُمْ فَنُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۳﴾

لیکن جب وہ ان کو نجات دے دیتا ہے تو ملک میں ناحق شرارت کرنے لگتے ہیں۔لوگو! تمہاری شرارت کا وبال تمہاری ہی جانوں پر ہوگا تم دنیا کی زندگی کے فائدے اُٹھالو۔پھر تم کو ہمارے پاس لوٹ کر آنا ہے۔اس وقت ہم تم کو بتائیں گے جو کچھ تم کیا کرتے تھے۔(23)

اِنَّمَا مَثَلُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ مِمَّا يَاْكُلُ النَّاسُ وَ

الْاَنْعَامُ ؕ حَتّٰۤى اِذَاۤ اَخَذَتِ الْاَرْضُ زُخْرُفَهَا وَ ازَّیَّنَتْ وَ ظَنَّ اَهْلُهَاۤ اَنَّهُمْ قٰدِرُوْنَ عَلَیْهَاۤ ۙ اَتٰىهَاۤ اَمْرُنَا
لَیْلًا اَوْ نَهَارًا فَجَعَلْنٰهَا حَصِیْدًا كَاَنْ لَّمْ تَغْنَ بِالْاَمْسِ ؕ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ ۝۲۴

دنیاوی زندگی کی مثال تو اس پانی جیسی ہے جسے ہم نے آسمان سے برسایا اور زمین سے وہ نباتات پیدا ہوئیں جن کو انسان اور مویشی سب کھاتے ہیں۔ یہاں تک کہ زمین سبزے سے خوشنما اور آراستہ ہوگئی اور زمین والوں نے خیال کیا کہ وہ اس پر پوری دسترس رکھتے ہیں ناگہاں رات کو یا دن کو ہمارا حکم (عذاب) آپہنچا تو ہم نے اس کو کاٹ کر ایسا کر ڈالا کہ گویا کل وہاں کچھ تھا ہی نہیں۔ جو لوگ غور کرنے والے ہیں ان کے لیے ہم اپنی قدرت کی نشانیاں اسی طرح کھول کھول کر بیان کرتے ہیں (24)

وَ اللّٰهُ یَدْعُوْۤا اِلٰى دَارِ السَّلٰمِ ؕ وَ یَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۝۲۵

اور اللہ سلامتی کے گھر (جنت) کی طرف بلاتا ہے۔ اور جس کو چاہتا ہے سیدھا راستہ دکھاتا ہے۔ (25)

لِلَّذِیْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَ زِیَادَةٌ ؕ وَ لَا یَرْهَقُ وُجُوْهَهُمْ قَتَرٌ وَّ لَا ذِلَّةٌ ؕ اُولٰٓىِٕكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ
فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ۝۲۶

جن لوگوں نے دنیا میں بھلائی کی ہوگی ان کیلئے آخرت میں بھلائی ہوگی اور اس سے بھی کچھ زیادہ۔ ان کے چہروں پر نہ غبار چھائے گا اور نہ ذلت ورسوائی۔ یہی لوگ جنتی ہیں جو اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ (26)

وَ الَّذِیْنَ كَسَبُوا السَّیِّاٰتِ جَزَآءُ سَیِّئَةٍۭ بِمِثْلِهَا ۙ وَ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ؕ مَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ ۚ كَاَنَّمَاۤ
اُغْشِیَتْ وُجُوْهُهُمْ قِطَعًا مِّنَ الَّیْلِ مُظْلِمًا ؕ اُولٰٓىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ۝۲۷

اور جن لوگوں نے برائیاں کمائیں تو برائی کی سزا بھی ویسی ہی برائی ہے۔ اور ان پر ذلت وخواری چھا جائے گی۔ ان کو اللہ کے قانون مکافات عمل سے کوئی بچانے والا نہ ہوگا۔ ان کے چہرے سیاہ ہوں گے کہ گویا ان کے چہروں کو اندھیری رات کے ٹکڑوں سے ڈھانپ دیا گیا ہے۔ یہی لوگ دوزخی ہیں جو اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ (27)

وَ یَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِیْعًا ثُمَّ نَقُوْلُ لِلَّذِیْنَ اَشْرَكُوْا مَكَانَكُمْ اَنْتُمْ وَ شُرَكَآؤُكُمْ ۚ فَزَیَّلْنَا بَیْنَهُمْ وَ
قَالَ شُرَكَآؤُهُمْ مَّا كُنْتُمْ اِیَّانَا تَعْبُدُوْنَ ۝۲۸

جس دن ہم سب کو اکٹھا کریں گے۔ پھر ان لوگوں سے جنہوں نے شرک کیا تھا کہیں گے کہ تم اور جو تمہارے بنائے ہوئے شریک ہیں اپنی جگہ پر ٹھہر جاؤ۔ پھر ہم ان میں پھوٹ پیدا کردیں گے۔ اس وقت ان کے خود ساختہ شریک کہیں گے کہ تم ہماری عبادت نہیں کیا کرتے تھے۔ (28)

فَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِیْدًۢا بَیْنَنَا وَ بَیْنَكُمْ اِنْ كُنَّا عَنْ عِبَادَتِكُمْ لَغٰفِلِیْنَ ۝۲۹

آج ہمارے اور تمہارے درمیان گواہی کیلئے اللہ کافی ہے کہ ہم تمہاری عبادت سے بالکل غافل و بے خبر تھے۔ (29)

هُنَالِكَ تَبْلُوْا كُلُّ نَفْسٍ مَّاۤ اَسْلَفَتْ وَ رُدُّوْۤا اِلَى اللّٰهِ مَوْلٰىهُمُ الْحَقِّ وَ ضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا یَفْتَرُوْنَ ۝۳۰

اس موقع پر ہر شخص اسے جانچ لے گا جو کچھ اس نے آگے بھیجا ہے (کہ اس کا نتیجہ کیا ہے؟)۔اور سب اللہ کی بارگاہ میں لوٹائے جائیں گے جو ان کا حقیقی مالک ہے۔اور جو شریک انہوں نے گھڑ رکھے تھے وہ سب غائب ہو جائیں گے (اور ان کے کچھ کام نہ آئیں گے)۔(30)

قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ اَمَّنْ يَّمْلِكُ السَّمْعَ وَ الْاَبْصَارَ وَ مَنْ يُّخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَ يُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَ مَنْ يُّدَبِّرُ الْاَمْرَ ؕ فَسَيَقُوْلُوْنَ اللّٰهُ ۚ فَقُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ۝۳۱

اے پیغمبر! ان لوگوں سے پوچھو! وہ کون ہے جو تمہیں زمین و آسمان سے روزی دیتا ہے؟ وہ کون ہے جو سمع و بصر (سننے اور دیکھنے کی طاقت) کا مالک ہے؟ وہ کون ہے جو زندہ کو مردہ سے نکالتا ہے اور مردہ کو زندہ سے؟ اور وہ کون ہے جو کائنات کا انتظام چلا رہا ہے؟ اس سوال پر وہ ضرور کہیں گے کہ! اللہ۔پس تم کہو کہ اگر حقیقت حال یہی ہے تو تم کیوں نہیں ڈرتے۔(31)

فَذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمُ الْحَقُّ ۚ فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ اِلَّا الضَّلٰلُ ۖۚ فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ ۝۳۲

یہی اللہ ہے جو تمہارا حقیقی پروردگار ہے۔پھر حق کے بعد گمراہی کے سوا کیا ہے؟ تمہیں حق سے کدھر غلط سمت موڑا جا رہا ہے۔(32)

كَذٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِيْنَ فَسَقُوْۤا اَنَّهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝۳۳

اسی طرح تمہارے پروردگار کی بات فاسقوں (نافرمانوں) پر سچی ثابت ہو کر رہی کہ وہ ایمان نہیں لائیں گے۔(33)

قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ يَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ؕ قُلِ اللّٰهُ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ۝۳۴

(اے پیغمبرؐ) آپ کہہ دیں! تمہارے خود ساختہ شریکوں میں سے کوئی ہے جو تخلیق کائنات کا آغاز بھی کرے اور (فنا کے بعد) اسے دوبارہ زندہ کرے؟ کہہ دیجئے! اللہ وہ ہے جو کائنات کو پہلے پیدا بھی کرتا ہے اور پھر اسے دوبارہ زندہ بھی کرے گا۔تم کدھر الٹے جا رہے ہو؟(34)

قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ يَّهْدِيْۤ اِلَى الْحَقِّ ؕ قُلِ اللّٰهُ يَهْدِيْ لِلْحَقِّ ؕ اَفَمَنْ يَّهْدِيْۤ اِلَى الْحَقِّ اَحَقُّ اَنْ يُّتَّبَعَ اَمَّنْ لَّا يَهِدِّيْۤ اِلَّاۤ اَنْ يُّهْدٰى ۚ فَمَا لَكُمْ ۫ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ۝۳۵

اے پیغمبرؐ! ان سے پوچھئے! کہ تمہارے بنائے ہوئے شریکوں میں سے کوئی ایسا ہے جو حق کی طرف راہنمائی کرتا ہو؟ کہئے! وہ اللہ ہی ہے جو حق کی طرف راہنمائی کرتا ہے۔پھر بتاؤ جو حق کی طرف راہنمائی کرتا ہے وہ اس کا زیادہ حقدار ہے کہ اس کی پیروی کی جائے یا وہ جو خود اس وقت تک راہ نہیں پا سکتا جب تک اسے راہ نہ دکھائی جائے؟ تمہیں کیا ہو گیا تم کیسے فیصلے کرتے ہو؟(35)

وَ مَا يَتَّبِعُ اَكْثَرُهُمْ اِلَّا ظَنًّا ؕ اِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِيْ مِنَ الْحَقِّ شَيْـًٔا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ۝۳۶

لوگوں میں اکثر ایسے ہیں جو صرف گمان کی پیروی کرتے ہیں حالانکہ گمان، حق کی پہچان اور اس تک رسائی حاصل کرنے میں کچھ فائدہ نہیں دیتا۔ بے شک اللہ اسے خوب جانتا ہے جو کچھ لوگ کر رہے ہیں۔(36)

وَ مَا كَانَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ اَنْ يُّفْتَرٰى مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَ لٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَ تَفْصِيْلَ الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ فِيْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝۳۷

اور یہ قرآن ایسا نہیں ہے کہ اللہ کے سوا کسی اور کی طرف سے گھڑ لیا جائے۔ بلکہ اس سے تمام سابقہ کتابوں اور وحی کی جانچ پرکھ ہوتی ہے۔اور اس میں کتاب کی تعلیم کی تفصیل ہے جس میں کچھ شک وشبہ نہیں ہے کہ یہ تمام جہانوں کے پروردگار کی طرف سے ہے۔(37)

اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ؕ قُلْ فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۳۸﴾

کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ اس شخص (پیغمبر اسلامؐ) نے اسے خود گھڑ لیا ہے؟ آپ کہہ دیں! اگر تم اپنے اس الزام میں سچے ہو تو تم اللہ کے سوا اپنی مدد کے لئے جس جس کو بلا سکتے ہو بلا لو۔اور پھر قرآن کی مانند ایک ہی سورۃ لے آؤ۔(38)

بَلْ كَذَّبُوْا بِمَا لَمْ يُحِيْطُوْا بِعِلْمِهٖ وَلَمَّا يَاْتِهِمْ تَاْوِيْلُهٗ ؕ كَذٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۳۹﴾

بلکہ یہ لوگ اس چیز کو جھٹلا دیتے ہیں جس کا ان کا علم احاطہ نہ کر سکے اور جس کی تاویل ابھی ان کے سامنے نہیں آئی ہے۔اسی طرح ان لوگوں نے بھی حقائق کو جھٹلایا تھا جو ان سے پہلے تھے۔تو دیکھو کہ ظلم کرنے والوں کا کیا انجام ہوا؟(39)

وَمِنْهُمْ مَّنْ يُّؤْمِنُ بِهٖ وَمِنْهُمْ مَّنْ لَّا يُؤْمِنُ بِهٖ ؕ وَرَبُّكَ اَعْلَمُ بِالْمُفْسِدِيْنَ ﴿۴۰﴾

ان لوگوں میں کچھ تو ایسے ہیں جو اس قرآن پر ایمان لاتے ہیں اور کچھ ایسے بھی ہیں جو ایمان نہیں لاتے۔اور آپ کا پروردگار فساد کرنے والوں کو خوب جانتا ہے۔(40)

وَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقُلْ لِّيْ عَمَلِيْ وَلَكُمْ عَمَلُكُمْ ۚ اَنْتُمْ بَرِيْٓـُٔوْنَ مِمَّاۤ اَعْمَلُ وَاَنَا بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۴۱﴾

اور اگر وہ آپ کو جھٹلائیں تو فرما دیجیے! میرا عمل میرے لئے ہے اور تمہارا تمہارے لئے۔جو کچھ میں کرتا ہوں اس سے تم بری الذمہ ہو۔اور جو کچھ تم کرتے ہو اس سے میں بری الذمہ ہوں۔(41)

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُوْنَ اِلَيْكَ ؕ اَفَاَنْتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ وَلَوْ كَانُوْا لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۴۲﴾

اور (اے رسولؐ) ان لوگوں میں کچھ ایسے بھی ہیں جو آپ کی باتوں کی طرف کان لگاتے ہیں (حالانکہ سنتے نہیں ہیں)۔تو کیا آپ بہروں کو سنائیں گے اگرچہ وہ عقل سے کام نہ لیتے ہوں؟(42)

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْظُرُ اِلَيْكَ ؕ اَفَاَنْتَ تَهْدِى الْعُمْىَ وَلَوْ كَانُوْا لَا يُبْصِرُوْنَ ﴿۴۳﴾

اور ان میں سے کچھ ایسے ہیں جو (بظاہر) آپ کی طرف دیکھتے ہیں (حالانکہ وہ دیکھتے نہیں ہیں)۔تو کیا آپ اندھوں کو راہ دکھائیں گے چاہے وہ کچھ نہ دیکھتے ہوں؟(43)

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ النَّاسَ شَيْـًٔا وَّلٰكِنَّ النَّاسَ اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۴۴﴾

یقیناً اللہ لوگوں پر ذرہ برابر بھی ظلم نہیں کرتا۔مگر لوگ خود اپنے اوپر ظلم کرتے ہیں۔(44)

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ كَاَنْ لَّمْ يَلْبَثُوْۤا اِلَّا سَاعَةً مِّنَ النَّهَارِ يَتَعَارَفُوْنَ بَيْنَهُمْ ؕ قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا

بِلِقَآءِ اللّٰهِ وَ مَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ﴿٤٥﴾

اور جس دن وہ انہیں جمع کرے گا (وہ محسوس کریں گے) گویا وہ دن کی ایک گھڑی کے سوا دنیا میں ٹھہرے ہی نہ تھے۔ وہ ایک دوسرے کو جانتے ہوں گے۔ بیشک وہ لوگ خسارے میں رہے جنہوں نے اللہ سے ملاقات کو جھٹلایا تھا اور وہ ہدایت یافتہ نہ ہوئے۔(45)

وَ اِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِيْ نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ ثُمَّ اللّٰهُ شَهِيْدٌ عَلٰى مَا يَفْعَلُوْنَ ﴿٤٦﴾

اور (اے رسولؐ) خواہ ہم آپ کو ابھی عذاب کا کچھ حصہ دکھا دیں۔ جن کا ان منکرین سے وعدہ کیا جاتا ہے۔ یا اس سے پہلے آپ کو دنیا سے اٹھا لیں (پھر ان پر عذاب بھیجیں۔)۔ بہرحال انہیں لوٹ کر آنا تو ہماری ہی طرف ہے۔ پھر اللہ گواہ ہے اس پر جو کچھ وہ کر رہے ہیں۔(46)

وَ لِكُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلٌ ۚ فَاِذَا جَآءَ رَسُوْلُهُمْ قُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ وَ هُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿٤٧﴾

اور ہر امت کے لئے ایک رسول ہوتا ہے۔ تو جب ان کا رسول ان کے پاس آجاتا ہے تو پورے انصاف کے ساتھ ان کے درمیان فیصلہ کر دیا جاتا ہے۔ اور ان پر ظلم نہیں کیا جاتا۔(47)

وَ يَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٤٨﴾

اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ اگر تم سچے ہو تو پھر بتاؤ عذاب الٰہی کا وہ وعدہ کب پورا ہوگا؟(48)

قُلْ لَّاۤ اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ ضَرًّا وَّ لَا نَفْعًا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ لِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ ؕ اِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ فَلَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّ لَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿٤٩﴾

(اے رسولؐ) کہہ دیجیے! (یہ معاملہ میرے ہاتھ میں نہیں ہے) میں تو خود اپنے نفع و نقصان کا مالک نہیں ہوں۔ مگر جو اللہ چاہے (وہی ہوتا ہے)۔ ہر قوم کیلئے مہلت کی ایک مدت ہوتی ہے جب وہ مدت پوری ہو جاتی ہے اور مقررہ وقت آجاتا ہے تو پھر ایک گھڑی کی بھی نہ تاخیر ہو سکتی ہے اور نہ تقدیم۔(49)

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُهٗ بَيَاتًا اَوْ نَهَارًا مَّاذَا يَسْتَعْجِلُ مِنْهُ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿٥٠﴾

(اے رسولؐ) ان لوگوں سے کہیے کیا تم نے اس بات پر غور کیا ہے کہ اگر اس کا عذاب اچانک رات کے وقت تم پر آجائے یا دن دہاڑے، تو تم کیا کرو گے؟ آخر وہ کون سی چیز ہے جس کی مجرم جلدی کر رہے ہیں؟(50)

اَثُمَّ اِذَا مَا وَقَعَ اٰمَنْتُمْ بِهٖ ؕ آٰلْـٰٔنَ وَ قَدْ كُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿٥١﴾

کیا جب وہ عذاب واقع ہو جائے گا تو تب اس پر تم ایمان لاؤ گے؟ (اس وقت تو کہا جائے گا) اب؟ حالانکہ تم ہی اس کی جلدی کر رہے تھے۔(51)

ثُمَّ قِيْلَ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ذُوْقُوْا عَذَابَ الْخُلْدِ ۚ هَلْ تُجْزَوْنَ اِلَّا بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ﴿٥٢﴾

پھر ظالموں سے کہا جائے گا کہ اب دائمی عذاب کا مزہ چکھو۔ تم جو کچھ کرتوت کیا کرتے تھے۔ اس دائمی عذاب کے سوا تمہیں اور کیا بدلہ دیا جا سکتا ہے؟(52)

وَ يَسْتَنْۢبِئُوْنَكَ اَحَقٌّ هُوَ ؕ قُلْ اِيْ وَ رَبِّيْۤ اِنَّهٗ لَحَقٌّ ؕۚ وَ مَاۤ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ﴿٥٣﴾

اور وہ آپ سے پوچھتے ہیں کہ کیا یہ سچ ہے؟ (جو آپ کہتے ہیں؟) کہہ دیجئے! ہاں میرے رب کی قسم یہ بالکل سچ ہے۔ اور تم (خدا کو) عاجز و بے بس نہیں بنا سکتے۔(53)

وَ لَوْ اَنَّ لِكُلِّ نَفْسٍ ظَلَمَتْ مَا فِي الْاَرْضِ لَافْتَدَتْ بِهٖ ؕ وَ اَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ ۚ وَ قُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ وَ هُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝۵۴

اگر ہر ظالم شخص کی ملکیت میں وہ ساری دولت ہو جو زمین میں ہے تو وہ یقیناً اسے اپنی جان چھڑانے کے لئے عذاب کے بدلہ میں دے ڈالے۔ اور ایسے لوگ جب عذاب کو دیکھیں گے تو اپنی ندامت چھپائے پھریں گے۔ اور ان کے درمیان انصاف کے ساتھ فیصلہ کر دیا جائے گا اور ان پر ظلم نہیں ہوگا،(54)

اَلَآ اِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ اَلَآ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّ لٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝۵۵

جان لو! جو کچھ بھی آسمانوں اور زمین میں ہے سب اللہ ہی کا ہے۔ خبردار ہو جاؤ! بیشک اللہ کا وعدہ سچا ہے لیکن ان میں سے اکثر لوگ نہیں جانتے۔(55)

هُوَ يُحْيٖ وَ يُمِيْتُ وَ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝۵۶

وہی زندگی دیتا ہے اور وہی موت دیتا ہے اور اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔(56)

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ شِفَآءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ ۙ وَ هُدًى وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۝۵۷

لوگو! تمہارے پروردگار کی طرف سے نصیحت اور دلوں کی بیماریوں کی شفا اور مومنوں کے لیے ہدایت اور رحمت آ پہنچی ہے۔(57)

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَ بِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا ؕ هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ۝۵۸

(اے رسولؐ) کہہ دیجئے کہ یہ سب کچھ اللہ کے خاص فضل اور اس کی خصوصی رحمت کا نتیجہ ہے۔ اس لئے چاہئے کہ لوگ خوشی منائیں۔ یہ چیز اس دنیا کی دولت سے بہتر ہے جسے وہ جمع کرتے ہیں۔(58)

قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ لَكُمْ مِّنْ رِّزْقٍ فَجَعَلْتُمْ مِّنْهُ حَرَامًا وَّ حَلٰلًا ؕ قُلْ آٰللّٰهُ اَذِنَ لَكُمْ اَمْ عَلَى اللّٰهِ تَفْتَرُوْنَ ۝۵۹

(اے رسولؐ) ان سے پوچھو! ذرا یہ تو بتاؤ کہ تم نے غور کیا ہے کہ اللہ نے تمہارے لئے جو رزق اتارا ہے تو تم نے خود (اپنی خواہش نفس سے) کسی کو حرام اور کسی کو حلال قرار دے دیا ہے۔ ان سے پوچھو! کیا اللہ نے تمہیں اس کی اجازت دی ہے یا تم اللہ پر بہتان باندھ رہے ہو؟(59)

وَ مَا ظَنُّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُوْنَ ۝۶۰

جو لوگ اللہ پر افترا پردازی کرتے ہیں ان کا قیامت کے دن کے بارے میں کیا گمان ہے؟ (یعنی وہ قیامت کے دن اللہ کو کیا جواب دیں گے۔) بے شک اللہ لوگوں پر فضل و کرم کرنے والا ہے لیکن اکثر لوگ شکر گزاری نہیں کرتے۔(60)

وَ مَا تَكُوْنُ فِیْ شَاْنٍ وَّ مَا تَتْلُوْا مِنْهُ مِنْ قُرْاٰنٍ وَّ لَا تَعْمَلُوْنَ مِنْ عَمَلٍ اِلَّا كُنَّا عَلَیْكُمْ شُهُوْدًا اِذْ تُفِیْضُوْنَ فِیْهِ ؕ وَ مَا یَعْزُبُ عَنْ رَّبِّكَ مِنْ مِّثْقَالِ ذَرَّةٍ فِی الْاَرْضِ وَ لَا فِی السَّمَآءِ وَ لَاۤ اَصْغَرَ مِنْ ذٰلِكَ وَ لَاۤ اَكْبَرَ اِلَّا فِیْ كِتٰبٍ مُّبِیْنٍ ﴿۶۱﴾

اے نبیؐ، تم جس حال میں بھی ہوتے ہواور قرآن میں سے جو کچھ بھی سناتے ہو، اور لوگو! تم بھی جو کچھ کرتے ہو۔ اس سب کے دوران میں ہم تم کو دیکھتے رہتے ہیں۔ کوئی ذرہ برابر چیز آسمان اور زمین میں ایسی نہیں ہے، نہ چھوٹی نہ بڑی، جو تیرے رب کی نظر سے پوشیدہ ہو۔ اور ایک واضح کتاب میں درج نہ ہو۔ (61)

اَلَاۤ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَ لَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ﴿۶۲﴾

آگاہ ہو جاؤ۔ کہ جو اللہ کے دوست ہیں ان کے لئے نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ (62)

الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ كَانُوْا یَتَّقُوْنَ ﴿۶۳﴾

یہ (اللہ کے دوست) وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے اور تقویٰ اختیار کیا۔ (63)

لَهُمُ الْبُشْرٰی فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَ فِی الْاٰخِرَةِ ؕ لَا تَبْدِیْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ﴿۶۴﴾

ان کے لئے دنیا کی زندگی میں بھی بشارت ہے اور آخرت میں بھی۔ اللہ کے کلمات میں کوئی تبدیلی نہیں ہوسکتی یہی بڑی کامیابی ہے۔ (64)

وَ لَا یَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ ۘ اِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِیْعًا ؕ هُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ﴿۶۵﴾

اور (اے رسولؐ) ان کافروں کی باتیں آپ کو غمزدہ نہ کریں۔ یقیناً تمام کی تمام عزت اللہ کے لئے ہے (وہ جسے چاہے عزت وذلت دے) وہ بڑا سننے والا، بڑا جاننے والا ہے۔ (65)

اَلَاۤ اِنَّ لِلّٰهِ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَنْ فِی الْاَرْضِ ؕ وَ مَا یَتَّبِعُ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ شُرَكَآءَ ؕ اِنْ یَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَ اِنْ هُمْ اِلَّا یَخْرُصُوْنَ ﴿۶۶﴾

آگاہ ہو جاؤ وہ تمام ہستیاں جو آسمان میں ہیں اور وہ سب جو زمین میں ہیں اللہ ہی کے تابع فرمان ہیں۔ اور جو لوگ اللہ کے سوا خود ساختہ شریکوں کو پکارتے ہیں وہ محض اپنے گمان کی پیروی کر رہے ہیں اور صرف اپنی اٹکلیں دوڑا رہے ہیں۔ (66)

هُوَ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الَّیْلَ لِتَسْكُنُوْا فِیْهِ وَ النَّهَارَ مُبْصِرًا ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّسْمَعُوْنَ ﴿۶۷﴾

اللہ وہی ہے جس نے تمہارے لئے رات بنائی تا کہ اس میں آرام کرو۔ اور دیکھنے کے لئے دن کو روشن بنایا (تا کہ اس میں کام کرو)۔ بے شک اس میں ان لوگوں کیلئے خدا کی قدرت کی نشانیاں ہیں جو سنتے ہیں۔ تو جہ دیتے ہیں۔ (67)

قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ ؕ هُوَ الْغَنِیُّ ؕ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ ؕ اِنْ عِنْدَكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍۭ بِهٰذَا ؕ اَتَقُوْلُوْنَ عَلَی اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۶۸﴾

یہ لوگ کہتے ہیں کہ اللہ نے اپنا کوئی بیٹا بنایا ہے حالانکہ وہ پاک و بے نیاز ہے۔ اور اس کیلئے زمین و آسمان کی ساری کائنات ہے۔ تمہارے پاس تو تمہاری بات کی کوئی دلیل بھی نہیں ہے۔ کیا تم لوگ اللہ پر وہ الزام لگاتے ہو جس کا تمہیں علم بھی نہیں ہے۔(68)

قُلْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُوْنَ ۝٦٩

(اے رسولؐ) کہہ دیجئے جو لوگ اللہ پر جھوٹا بہتان باندھتے ہیں وہ کبھی فلاح نہیں پائیں گے۔(69)

مَتَاعٌ فِي الدُّنْيَا ثُمَّ اِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ ثُمَّ نُذِيْقُهُمُ الْعَذَابَ الشَّدِيْدَ بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ ۝٧٠

(ان کے لئے صرف) دنیا میں تھوڑا سا فائدہ ہے پھر ان کو ہماری طرف ہی لوٹنا ہے۔ پھر ہم ان کو ان کے کفر کی پاداش میں سخت عذاب کا مزہ چکھائیں گے۔(70)

وَ اتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ نُوْحٍ ۘ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكُمْ مَّقَامِيْ وَ تَذْكِيْرِيْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَعَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ فَاَجْمِعُوْۤا اَمْرَكُمْ وَ شُرَكَآءَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُنْ اَمْرُكُمْ عَلَيْكُمْ غُمَّةً ثُمَّ اقْضُوْۤا اِلَيَّ وَ لَا تُنْظِرُوْنِ ۝٧١

اور (اے رسولؐ) انہیں نوحؑ کا حال سنائیں جب کہ انہوں نے اپنی قوم سے کہا تھا کہ اے میری قوم! اگر تمہارے درمیان میرا قیام کرنا اور آیات الٰہی کا یاد دلانا اور ان کے ساتھ نصیحت کرنا گراں گزرتا ہے تو میرا بھروسہ صرف اللہ پر ہے تو تم میرے خلاف اپنے خود ساختہ شریکوں کو بھی ساتھ ملا کر کوئی متفقہ فیصلہ کرلو۔ اور پھر خوب سوچ سمجھ لو تا کہ تمہارا فیصلہ تم پر پوشیدہ نہ رہے اور تمہیں اس میں کوئی تذبذب باقی نہ رہے پھر میرے ساتھ جو کرنا ہے کر گزرو۔ اور مجھے ذرا بھی مہلت نہ دو۔(71)

فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَمَا سَاَلْتُكُمْ مِّنْ اَجْرٍ ۭ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ ۙ وَ اُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝٧٢

اب اگر اس کے باوجود تم روگردانی کرتے ہو (تو تمہارا ہی نقصان ہے میرا کیا نقصان ہے) میں نے تم سے کوئی اجر تو نہیں مانگا۔ میرا اجر تو اللہ کے ذمے ہے۔ مجھے تو حکم دیا گیا ہے کہ میں اس کے فرمانبردار بندوں سے ہو کر رہوں۔(72)

فَكَذَّبُوْهُ فَنَجَّيْنٰهُ وَ مَنْ مَّعَهٗ فِي الْفُلْكِ وَ جَعَلْنٰهُمْ خَلٰٓئِفَ وَ اَغْرَقْنَا الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِيْنَ ۝٧٣

پس ان لوگوں نے انہیں جھٹلایا۔ پس ہم نے انہیں اور جو کشتی میں ان کے ساتھ سوار تھے نجات دی۔ اور انہیں (غرق ہونے والوں کا) جانشین بنایا۔ اور جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا تھا ان سب کو غرق کر دیا۔ تو دیکھو جن کو متنبہ کیا گیا تھا اور ڈرایا گیا تھا (مگر وہ نہ مانے) ان کا کیا انجام ہوا؟(73)

ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ رُسُلًا اِلٰى قَوْمِهِمْ فَجَآءُوْهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَمَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا بِمَا كَذَّبُوْا بِهٖ مِنْ قَبْلُ ۭ كَذٰلِكَ نَطْبَعُ عَلٰى قُلُوْبِ الْمُعْتَدِيْنَ ۝٧٤

پھر ہم نے ان (نوحؑ) کے بعد متعدد رسولوں کو ان کی قوموں کی طرف بھیجا۔ اور وہ ان کے پاس کھلی کھلی نشانیاں (معجزے) لے کر آئے۔ اس پر بھی وہ تیار نہ تھے کہ جس چیز کو وہ پہلے جھٹلا چکے ہیں (اب معجزے دیکھ کر) اس پر ایمان لائیں۔ ہم یونہی ظلم و سرکشی کرنے والوں کے دلوں پر مہر لگا دیتے ہیں۔(74)

ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ مُّوْسٰى وَ هٰرُوْنَ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَ مَلَا۟ئِهٖ بِاٰيٰتِنَا فَاسْتَكْبَرُوْا وَ كَانُوْا قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ﴿۷۵﴾

پھر ہم نے ان رسولوں کے بعد موسیٰؑ وہارونؑ کو اپنی نشانیوں (معجزوں) کے ساتھ فرعون اور اس کے سرداروں کی طرف بھیجا۔تو انہوں نے تکبر کیا اور وہ لوگ (عادی) مجرم تھے۔(75)

فَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوْۤا اِنَّ هٰذَا لَسِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۷۶﴾

اور جب ہماری طرف سے ان کے پاس حق آیا (اور حقیقت واضح ہوگئی) تو انہوں نے کہہ دیا کہ یہ تو کھلا ہوا جادو ہے۔(76)

قَالَ مُوْسٰۤى اَتَقُوْلُوْنَ لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَكُمْ ؕ اَسِحْرٌ هٰذَا ؕ وَ لَا يُفْلِحُ السّٰحِرُوْنَ ﴿۷۷﴾

موسیٰؑ نے کہا کیا تم حق کے بارے میں ایسی بات کہتے ہو جبکہ وہ تمہارے پاس آیا؟ کیا یہ جادو ہے؟ حالانکہ جادوگر کبھی فلاح وکامیابی نہیں پاسکتے۔(77)

قَالُوْۤا اَجِئْتَنَا لِتَلْفِتَنَا عَمَّا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا وَ تَكُوْنَ لَكُمَا الْكِبْرِيَآءُ فِي الْاَرْضِ ؕ وَ مَا نَحْنُ لَكُمَا بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿۷۸﴾

انہوں نے جواب میں کہا کہ کیا تم اس لئے ہمارے پاس آئے ہو کہ ہمیں اس راہ سے ہٹادو جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا ہے۔اور اس سرزمین میں تم دونوں بھائیوں کی بڑائی (سرداری) قائم ہوجائے۔اور ہم، تم دونوں کی بات تسلیم کرنے والے نہیں ہے۔(78)

وَ قَالَ فِرْعَوْنُ ائْتُوْنِيْ بِكُلِّ سٰحِرٍ عَلِيْمٍ ﴿۷۹﴾

اور فرعون نے کہا (میرے ملک کے) تمام ماہر جادوگروں کو میرے پاس لاؤ۔(79)

فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَةُ قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰۤى اَلْقُوْا مَاۤ اَنْتُمْ مُّلْقُوْنَ ﴿۸۰﴾

اور جب جادوگر آگئے تو موسیٰؑ نے ان سے کہا (جادو کے سامان سے) تمہیں جو کچھ پھینکنا ہے پھینکو۔(80)

فَلَمَّاۤ اَلْقَوْا قَالَ مُوْسٰى مَا جِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۸۱﴾

جب وہ رسیاں وغیرہ پھینک چکے۔تو موسیٰؑ نے کہا جو کچھ تم لائے ہو یہ جادو ہے یقیناً اللہ اسے ملیا میٹ کردے گا۔کیونکہ قانون قدرت ہے کہ اللہ مفسدین کے کام کو بننے نہیں دیتا۔(81)

وَ يُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَ لَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۸۲﴾

اور اللہ حق کو اپنے کلمات کے ذریعہ سے ضرور حق ثابت کردکھاتا ہے اگرچہ مجرموں کو ناپسند ہی ہو۔(82)

فَمَاۤ اٰمَنَ لِمُوْسٰۤى اِلَّا ذُرِّيَّةٌ مِّنْ قَوْمِهٖ عَلٰى خَوْفٍ مِّنْ فِرْعَوْنَ وَ مَلَا۟ئِهِمْ اَنْ يَّفْتِنَهُمْ ؕ وَ اِنَّ فِرْعَوْنَ لَعَالٍ فِي الْاَرْضِ ۚ وَ اِنَّهٗ لَمِنَ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿۸۳﴾

پس موسیٰؑ پر ان کی قوم کے چند نوجوانوں کے ایک گروہ کے سوا اور کوئی ایمان نہیں لایا۔اور وہ ایمان لانے والے بھی فرعون اور اپنی قوم کے سرداروں سے ڈرتے ہوئے ایمان لائے۔کہ کہیں وہ انہیں آزمائش اور مصیبت میں نہ ڈال دے۔اور بے شک فرعون بڑا سرکش (بادشاہ) تھا اور حد سے بڑھ جانے والوں میں سے تھا۔(83)

وَ قَالَ مُوْسٰى يٰقَوْمِ اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ فَعَلَيْهِ تَوَكَّلُوْۤا اِنْ كُنْتُمْ مُّسْلِمِيْنَ ﴿۸۴﴾

اور موسیٰؑ نے کہا اے میری قوم! اگر تم واقعی اللہ پر ایمان لائے ہو تو پھر اسی پر بھروسہ کرو۔ اگر تم فی الحقیقت مسلمان ہو۔(84)

فَقَالُوْا عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا ۚ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۸۵﴾

انہوں نے جواب میں کہا ہم اللہ ہی پر بھروسہ کرتے ہیں۔(اور دعا کرتے ہیں) اے ہمارے پروردگار ہمیں ظالم لوگوں کیلئے آزمائش کا موجب نہ بنا (ان کے ظلم کا تختہ مشق نہ بنا)۔(85)

وَ نَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۸۶﴾

اور ہمیں اپنی رحمت سے ظالموں (کے پنجۂ ظلم) سے نجات عطا فرما۔(86)

وَ اَوْحَيْنَاۤ اِلٰى مُوْسٰى وَ اَخِيْهِ اَنْ تَبَوَّاٰ لِقَوْمِكُمَا بِمِصْرَ بُيُوْتًا وَّ اجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ قِبْلَةً وَّ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ؕ وَ بَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۸۷﴾

اور ہم نے موسیٰؑ اور ان کے بھائی ہارونؑ کی طرف وحی کی کہ مصر میں اپنی قوم کے لئے چند گھر مہیا کریں (بنائیں)۔ اور اپنے گھروں کو ہی قبلہ بنائیں۔ اور نماز قائم کریں اور (اے موسیٰؑ اہل ایمان کو) کامیابی کی بشارت دیں۔(87)

وَ قَالَ مُوْسٰى رَبَّنَاۤ اِنَّكَ اٰتَيْتَ فِرْعَوْنَ وَ مَلَاَهٗ زِيْنَةً وَّ اَمْوَالًا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ رَبَّنَا لِيُضِلُّوْا عَنْ سَبِيْلِكَ ۚ رَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰۤى اَمْوَالِهِمْ وَ اشْدُدْ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْا حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ﴿۸۸﴾

اور موسیٰؑ نے (دعا مانگتے ہوئے) کہا اے ہمارے پروردگار! تو نے فرعون اور اس کے سرداروں کو دنیاوی زندگی میں زیب وزینت کی چیزوں اور بہت سے مال ودولت سے نوازا ہے۔ اے پروردگار! اس کا نتیجہ اور انجام یہ ہے کہ وہ تیرے بندوں کو تیرے راستہ سے بہکاتے ہیں۔ اے ہمارے مالک، ان کے مال کو تباہ کردے۔ اور ان کے دلوں کو سخت کردے۔ تاکہ جب تک دردناک عذاب نہ دیکھ لیں ایمان نہ لائیں۔(88)

قَالَ قَدْ اُجِيْبَتْ دَّعْوَتُكُمَا فَاسْتَقِيْمَا وَ لَا تَتَّبِعٰٓنِّ سَبِيْلَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۸۹﴾

اللہ تعالیٰ نے فرمایا تم دونوں کی دعا قبول کرلی گئی ہے سو تم ثابت قدم رہو۔ اور ان لوگوں کی پیروی نہ کرو۔ جو حقیقت کا علم نہیں رکھتے۔(89)

وَ جٰوَزْنَا بِبَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ الْبَحْرَ فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ وَ جُنُوْدُهٗ بَغْيًا وَّ عَدْوًا ؕ حَتّٰۤى اِذَاۤ اَدْرَكَهُ الْغَرَقُ قَالَ اٰمَنْتُ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا الَّذِيْۤ اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْۤا اِسْرَآءِيْلَ وَ اَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۹۰﴾

اور ہم نے بنی اسرائیل کو دریا سے پار اتار دیا۔ پھر فرعون اور اس کے لشکر نے سرکشی اور ظلم سے ان کا پیچھا کیا۔ یہاں تک کہ جب وہ (فرعون) دریا میں غرق ہونے لگا تو کہنے لگا کہ میں ایمان لاتا ہوں کہ اس ہستی کے سوا کوئی معبود نہیں ہے جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے ہیں اور میں مسلمانوں (فرمانبرداروں) میں سے ہوں۔(90)

آٰلْـٰٔنَ وَ قَدْ عَصَيْتَ قَبْلُ وَ كُنْتَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۹۱﴾

(اس سے کہا گیا) اب ایمان لاتا ہے؟ حالانکہ اس سے پہلے تو مسلسل نافرمانی کرتا رہا ہے۔اور تو فسادیوں میں سے ایک بڑا مفسد تھا۔(91)

فَالْيَوْمَ نُنَجِّيْكَ بِبَدَنِكَ لِتَكُوْنَ لِمَنْ خَلْفَكَ اٰيَةً ۭ وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ عَنْ اٰيٰتِنَا لَغٰفِلُوْنَ ۝

پس آج ہم صرف تیرے بدن (لاش) کو بچائیں گے تاکہ تو اپنے بعد آنے والوں کے لئے عبرت کی ایک نشانی بن جائے۔اگرچہ لوگوں کی اکثریت ہماری نشانیوں سے غافل ہی رہتی ہے۔(92)

وَلَقَدْ بَوَّاْنَا بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ مُبَوَّاَ صِدْقٍ وَّرَزَقْنٰھُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ۚ فَمَا اخْتَلَفُوْا حَتّٰى جَاۗءَھُمُ الْعِلْمُ ۭ اِنَّ رَبَّكَ يَقْضِيْ بَيْنَھُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ۝

اور ہم نے (حسب وعدہ) بنی اسرائیل کو رہنے کے لئے بہت اچھا ٹھکانا دیا۔اور پاکیزہ چیزوں سے ان کی روزی کا انتظام کیا۔پس جب تک ان کے پاس توراۃ وغیرہ کی شکل میں علم نہیں آ گیا تب تک انہوں نے باہم اختلاف نہیں کیا۔(پھر جان بوجھ کر اختلاف کیا)۔یقیناً آپ کا پروردگار قیامت کے دن ان کے درمیان فیصلہ کرے گا۔ان باتوں میں جن میں وہ اختلاف کیا کرتے تھے۔(93)

فَاِنْ كُنْتَ فِيْ شَكٍّ مِّمَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ فَسْــــَٔـلِ الَّذِيْنَ يَقْرَءُوْنَ الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ لَقَدْ جَاۗءَكَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ۝

اگر (بالفرض) تم لوگوں کو اس قرآن میں کچھ شک ہے جو ہم نے آپؐ کی طرف نازل کیا ہے تو پھر ان لوگوں (اہل کتاب) سے پوچھ لو جو تم سے پہلے کتابیں (توراۃ و انجیل وغیرہ) پڑھتے رہتے ہیں۔بے شک تمہاری طرف تمہارے رب کے پاس سے حق (قرآن) آ پہنچا۔لہٰذا ہرگز شک کرنے والوں میں سے نہ ہونا۔(94)

وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَتَكُوْنَ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝

اور نہ ہی ان لوگوں میں سے ہونا جنھوں نے آیاتِ الٰہی کو جھٹلایا ورنہ نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جاؤ گے۔(95)

مخاطب کو سمجھنا۔

قرآن کریم کا یہ عمومی انداز ہے کہ بہت سی جگہوں پر خطاب نبی کریمؐ سے ہوتا ہے اور قرآن کریم واحد مخاطب کا صیغہ استعمال کرتا ہے۔مگر اس سے مقصود لوگوں کو یہ پیغام دینا ہوتا ہے۔اس لیے یہ سمجھنا ضروری ہے کہ ان آیات میں (كَ) کی ضمیر نبی کریم کی طرف راجع ہے۔مگر ان دونوں آیات میں اصل بات عام لوگوں سے کی جا رہی ہے۔اس کی اور بھی قرآن میں مثالیں موجود ہیں۔ہم یہاں صرف دو مثالیں بیان کرتے ہیں۔

1۔إِمَّا يَبْلُغَنَّ عِندَكَ ٱلْكِبَرَ أَحَدُهُمَآ أَوْ كِلَاهُمَا ۔سورہ بنی اسرائیل آیت نمبر 23۔

اب یہ بات تو واضح ہے کہ نبی کریمؐ کے والدین تو بچپن ہی میں وفات پا گئے تھے۔

2۔يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ ٱلنِّسَآءَ فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَأَحْصُوا۟ ٱلْعِدَّةَ ۖ۔ سورہ طلاق آیت نمبر 1۔

یہ بھی ہم جانتے ہیں کہ نبی کریمؐ نے اپنی کسی بیوی کو طلاق نہیں دی۔

اِنَّ الَّذِيۡنَ حَقَّتۡ عَلَيۡهِمۡ كَلِمَتُ رَبِّكَ لَا يُؤۡمِنُوۡنَۙ‏ ﴿۹۶﴾ وَلَوۡ جَآءَتۡهُمۡ كُلُّ اٰيَةٍ حَتّٰى يَرَوُا الۡعَذَابَ الۡاَلِيۡمَ‏ ﴿۹۷﴾

بے شک وہ لوگ جن پر آپ ؐ کے پروردگار کی بات ثابت ہو چکی ہے۔سو اگرچہ دنیا جہان کی تمام نشانیاں (معجزات) ان کے سامنے آجائیں مگر وہ جب تک دردناک عذاب اپنی آنکھوں سے نہ دیکھ لیں، تب تک وہ کبھی ایمان نہیں لائیں گے۔(97-96)

فَلَوۡلَا كَانَتۡ قَرۡيَةٌ اٰمَنَتۡ فَنَفَعَهَاۤ اِيۡمَانُهَاۤ اِلَّا قَوۡمَ يُوۡنُسَؕ لَمَّاۤ اٰمَنُوۡا كَشَفۡنَا عَنۡهُمۡ عَذَابَ الۡخِزۡىِ فِى الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا وَمَتَّعۡنٰهُمۡ اِلٰى حِيۡنٍ‏ ﴿۹۸﴾

قومِ یونسؑ کے سوا کیوں کوئی ایسی بستی نہیں ہوئی جو عذاب دیکھ کر ایمان لائی ہو اور اس کے ایمان نے اسے فائدہ بھی پہنچایا ہو؟ جب قومِ یونسؑ والے ایمان لائے تو ہم نے اس دنیاوی زندگی میں ان سے رسوائی والا عذاب ٹال دیا۔اور ان کو ایک مدت تک زندگی کے سروسامان سے فائدہ اٹھانے کی مہلت دے دی۔(98)

وَلَوۡ شَآءَ رَبُّكَ لَاٰمَنَ مَنۡ فِى الۡاَرۡضِ كُلُّهُمۡ جَمِيۡعًا‌ ؕ اَفَاَنۡتَ تُكۡرِهُ النَّاسَ حَتّٰى يَكُوۡنُوۡا مُؤۡمِنِيۡنَ‏ ﴿۹۹﴾

اگر آپ ؐ کا پروردگار چاہتا تو روئے زمین کے سب لوگ ایمان لے آتے۔تو کیا آپ ؐ لوگوں کو مجبور کرتے ہیں کہ وہ مؤمن ہو جائیں۔(99)

وَمَا كَانَ لِنَفۡسٍ اَنۡ تُؤۡمِنَ اِلَّا بِاِذۡنِ اللّٰهِ‌ؕ وَيَجۡعَلُ الرِّجۡسَ عَلَى الَّذِيۡنَ لَا يَعۡقِلُوۡنَ‏ ﴿۱۰۰﴾

کوئی بھی متنفس ایسا نہیں ہے جو اللہ کے اذن کے بغیر ایمان لے آئے۔اور اللہ ان لوگوں پر (کفروشرک) کی نجاست ڈال دیتا ہے جو عقل سے کام نہیں لیتے۔(100)

قُلِ انْظُرُوۡا مَاذَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ‌ؕ وَمَا تُغۡنِى الۡاٰيٰتُ وَالنُّذُرُ عَنۡ قَوۡمٍ لَّا يُؤۡمِنُوۡنَ‏ ﴿۱۰۱﴾

(اے رسولؐ) کہہ دیجئے! اے لوگو! غور سے دیکھو آسمانوں اور زمین میں کیا کیا عجائبات قدرت موجود ہیں (اور کس بات کی گواہی دے رہے ہیں؟) مگر جو لوگ ایمان نہیں لاتے۔ان کو نہ نشانیاں کوئی فائدہ دیتی ہیں اور نہ ڈرانے والوں کی تنبیہ۔(101)

فَهَلۡ يَنۡتَظِرُوۡنَ اِلَّا مِثۡلَ اَيَّامِ الَّذِيۡنَ خَلَوۡا مِنۡ قَبۡلِهِمۡ‌ؕ قُلۡ فَانْتَظِرُوۡۤا اِنِّىۡ مَعَكُمۡ مِّنَ الۡمُنۡتَظِرِيۡنَ‏ ﴿۱۰۲﴾

کیا یہ لوگ ان جیسے (عذاب کے) دنوں کا انتظار کر رہے ہیں جو ان لوگوں پر آئے۔جو ان سے پہلے تھے (کہ ایسے ہی ان پر بھی آئیں؟) ان سے کہہ دیجئے کہ پھر تم انتظار کرو۔میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرنے والوں میں سے ہوں۔(102)

ثُمَّ نُنَجِّىۡ رُسُلَنَا وَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا‌ كَذٰلِكَ‌ۚ حَقًّا عَلَيۡنَا نُـنۡجِ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ‏ ﴿۱۰۳﴾

پھر (جب ایسے دن آتے ہیں) تو ہم اپنے رسولوں کو اور ایمان لانے والوں کو نجات دے دیتے ہیں۔اسی طرح ہمارے ذمہ حق ہے کہ ہم اہل ایمان کو نجات دیا کریں۔(103)

قُلۡ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنۡ كُنۡتُمۡ فِىۡ شَكٍّ مِّنۡ دِيۡنِىۡ فَلَاۤ اَعۡبُدُ الَّذِيۡنَ تَعۡبُدُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ وَلٰـكِنۡ اَعۡبُدُ اللّٰهَ الَّذِىۡ يَتَوَفّٰٮكُمۡ‌ ‌ۖۚ وَاُمِرۡتُ اَنۡ اَكُوۡنَ مِنَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَۙ‏ ﴿۱۰۴﴾

کہہ دیجئے! اے لوگو! اگر تمہیں میرے دین کے بارے میں کچھ شک ہے۔تو سن لو میں ان بتوں کی عبادت نہیں کرتا جن کی تم اللہ کو چھوڑ کر عبادت

کرتے ہو۔ بلکہ میں اس اللہ کی عبادت کرتا ہوں جو تمہاری روح قبض کرتا ہے اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں اہل ایمان میں سے ہو جاؤں۔(104)

وَ اَنْ اَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا ۚ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۰۵﴾

نیز (مجھے حکم دیا گیا ہے کہ) ہر طرف سے اپنا رخ موڑ کر سیدھا دین کی طرف رکھوں۔ اور مشرکوں میں سے نہ ہوں۔(105)

وَلَا تَدْعُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ ۚ فَاِنْ فَعَلْتَ فَاِنَّكَ اِذًا مِّنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۰۶﴾

نیز (مجھے حکم دیا گیا ہے کہ) اللہ کے سوا کسی ایسی ہستی کو نہ پکاروں جو تمہیں نہ فائدہ پہنچا سکے اور نہ نقصان۔ اور اگر ایسا کیا تو پھر ظالموں میں سے ہو جاؤ گے۔(106)

وَ اِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗۤ اِلَّا هُوَ ۚ وَ اِنْ يُّرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ ؕ يُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۰۷﴾

اور اگر اللہ تمہیں کوئی نقصان پہنچانا چاہے تو اس کے سوا کوئی اس کا دور کرنے والا نہیں ہے۔ اور اگر وہ تمہارے ساتھ بھلائی کرنا چاہے تو اس کے فضل کو کوئی روکنے والا نہیں ہے۔ وہ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہے اپنا فضل و کرم فرمائے۔ وہ بڑا بخشنے والا، رحم کرنے والا ہے۔(107)

قُلْ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۚ وَمَاۤ اَنَا عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ ﴿۱۰۸﴾ؕ

(اے رسولؐ) کہہ دیجئے! اے لوگو تمہارے پروردگار کی طرف سے حق آ چکا ہے۔ پس جو ہدایت حاصل کرے گا تو وہ اپنے فائدہ کے لئے کرے گا۔ اور جو گمراہ ہو گا اس کا نقصان بھی اسی کو ہو گا میں تم پر نگہبان و نگران نہیں ہوں۔(108)

وَاتَّبِعْ مَا يُوْحٰۤى اِلَيْكَ وَاصْبِرْ حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ ۚۖ وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ﴿۱۰۹﴾

اور (اے رسولؐ) آپ اس وحی کی پیروی کریں جو آپ کی طرف کی جاتی ہے اور (مخالفین کی ایذا رسانیوں پر) صبر کریں یہاں تک کہ اللہ (آپ کے اور ان کے درمیان) فیصلہ کر دے۔ جو فیصلہ کرنے والوں میں سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔(109)

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

اہم مضامین سورہ ہود

مضمون	صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر
اللہ کے سوا کسی اور کی عبادت نہیں ہو سکتی۔	330	قومِ عاد پر عذاب کا ذکر۔	339
ہر ذی روح کا رزق اللہ کے ذمہ ہے۔	331	صالحؑ کا واقعہ۔ (قوم ثمود)	339
دنیاوی زندگی کو چاہنے والوں کو اسی دنیا میں ہی		اللہ کا اونٹنی کو بطور معجزہ بھیجنا۔	340
بدلہ مل جاتا ہے۔	332	قومِ ثمود پر عذاب کا ذکر۔	341
وَيَتْلُوْهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ کی تعبیر۔	332	ابراہیمؑ کا واقعہ۔	341
اگر یہ قرآن نبیؐ نے خود لکھا ہے تو تم		اسحٰقؑ اور یعقوبؑ کی بشارت۔	341
بھی لکھ کر دکھا دو۔	332	لوطؑ کا واقعہ۔	342
نوحؑ کا واقعہ۔	334	قوم لوط پر عذاب کا ذکر۔	342
نوحؑ کا اقرار کہ میں غیب نہیں جانتا۔	335	شعیبؑ کا واقعہ۔ (قوم مدین)	342
نوحؑ کو کشتی بنانے کا حکم۔	336	ناپ تول پورا رکھنے کا حکم۔	343
قومِ نوح پر عذاب کا ذکر۔	337	قوم مدین پر عذاب کا ذکر۔	344
نبی کا بیٹا ہونا کسی کام نہ آیا۔	337	موسیٰؑ کا واقعہ	344
نوحؑ کو تنبیہ۔	337	نماز کا حکم۔ نیکیاں برائیوں کو ختم کر دیتی ہیں۔	346
ہودؑ کا واقعہ (قوم عاد)۔	338	انسان کی پیدائش۔ بطور آزمائش۔	347

11۔سورہ ھود

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

میں شروع کرتا ہوں اللہ کے نام کے ساتھ جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے۔

الۤرٰ ‌ۚ

(الف) اللہ تعالیٰ کا ذکر، عظمتِ الٰہی، اللہ تعالیٰ کی شان، اللہ کی قدرتیں۔(ل) لقاءاللہ۔اللہ تعالیٰ سے ملاقات۔یوم آخرت کا ذکر۔مرنے کے بعد دوبارہ اٹھایا جانا۔(ر) رسول۔گذشتہ رسولوں کا ذکر۔

كِتٰبٌ اُحۡكِمَتۡ اٰيٰتُهٗ ثُمَّ فُصِّلَتۡ مِنۡ لَّدُنۡ حَكِيۡمٍ خَبِيۡرٍۙ ‏۱

یہ وہ کتاب ہے جس کی آیتیں محکم اور مضبوط بنائی گئی ہیں اور پھر تفصیل کے ساتھ کھول کھول کر بیان کی گئی ہیں۔یہ اس کی طرف سے ہے جو بڑا حکمت والا، بڑا باخبر ہے۔(1)

اَلَّا تَعۡبُدُوۡۤا اِلَّا اللّٰهَ‌ ؕ اِنَّنِىۡ لَـكُمۡ مِّنۡهُ نَذِيۡرٌ وَّبَشِيۡرٌۙ‏ ۲

اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔بلاشبہ میں اس کی طرف سے تمہیں ڈرانے والا اور خوشخبری دینے والا ہوں۔(2)

وَّاَنِ اسۡتَغۡفِرُوۡا رَبَّكُمۡ ثُمَّ تُوۡبُوۡۤا اِلَيۡهِ يُمَتِّعۡكُمۡ مَّتَاعًا حَسَنًا اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّيُؤۡتِ كُلَّ ذِىۡ
فَضۡلٍ فَضۡلَهٗ‌ ؕ وَاِنۡ تَوَلَّوۡا فَاِنِّىۡۤ اَخَافُ عَلَيۡكُمۡ عَذَابَ يَوۡمٍ كَبِيۡرٍ‏ ۳

اور یہ کہ اپنے پروردگار سے مغفرت طلب کرو۔پھر اس کی بارگاہ میں توبہ کرو (اس کی طرف رجوع کرو)۔وہ تمہیں مقررہ مدت تک (زندگی کے) اچھے فوائد سے نوازے گا۔اور ہر صاحب فضل (زیادہ عمل کرنے والے) کو اس کے درجہ کے مطابق عطا فرمائے گا۔اور اگر تم نے روگردانی کی تو میں تمہارے بارے میں ایک بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔(3)

اِلَى اللّٰهِ مَرۡجِعُكُمۡ‌ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ‏ ۴

تم سب کو اللہ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔اور وہ ہر چیز پر پوری قدرت رکھنے والا ہے۔(4)

اَلَاۤ اِنَّهُمۡ يَثۡنُوۡنَ صُدُوۡرَهُمۡ لِيَسۡتَخۡفُوۡا مِنۡهُ‌ ؕ اَلَا حِيۡنَ يَسۡتَغۡشُوۡنَ ثِيَابَهُمۡ ۙ يَعۡلَمُ مَا يُسِرُّوۡنَ
وَمَا يُعۡلِنُوۡنَ‌ ۚ اِنَّهٗ عَلِيۡمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوۡرِ‏ ۵

آ گاہ ہو جاؤ! یہ منافق لوگ اپنے سینوں کو دوہرا کر رہے ہیں (اپنے دل کا حال چھپا رہے ہیں۔) تا کہ اللہ سے چھپ جائیں۔مگر یاد رکھو جب یہ لوگ اپنے کپڑے اپنے اوپر اوڑھ لیتے ہیں تو تب بھی اللہ جانتا ہے جو کچھ وہ چھپاتے ہیں اور وہ بھی جو کچھ وہ ظاہر کرتے ہیں۔ بے شک وہ تو ان رازوں سے بھی خوب واقف ہے جو سینوں کے اندر ہیں۔(5)

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا وَيَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا ؕ كُلٌّ فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ۝۶

اور زمین میں کوئی چلنے پھرنے والا نہیں ہے مگر یہ کہ اس کا رزق اللہ کے ذمے ہے۔اور وہ جانتا ہے اس کا زمین میں قیام اور اس کے بعد آخرت میں انجام کی جگہ کہاں ہے؟ سب کچھ ایک واضح کتاب میں محفوظ ہے۔(6)

ہر ذی روح کا رزق اللہ نے پیدا کر دیا ہے۔اور اس کے لیے وسائل و اسباب مہیا کر دیئے ہیں۔ چونکہ دنیا اسباب کی ہے اس لیے ہر نفس نے اپنے لیے رزق تلاش کرنا ہے۔اس آیت کا یہ مطلب نہیں ہے کہ انسان کچھ بھی نہ کرے تو پھر بھی اسے رزق دینا اللہ کی ذمہ داری ہے۔رزق کے لیے جدو جہد شرط ہے۔اور اس کی بسط و کشادا للہ کی رضا سے ہے۔

مستقر کا مطلب ہے کہ انسان جہاں قیام کرتا ہے۔ ماں کے پیٹ سے لے کر دنیا میں جہاں کہیں بھی رہتا ہے وہ اللہ کے علم میں ہے۔اور مستودع کا مطلب یہ ہے کہ اس دنیا سے جانے کے بعد قبر سے لے کر آخرت کے نتائج یعنی جنت اور جہنم تک کا علم اللہ کے پاس ہے۔اور وہ اس پر قدرت رکھتا ہے۔

وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ وَّكَانَ عَرْشُهٗ عَلَى الْمَآءِ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ؕ
وَلَئِنْ قُلْتَ اِنَّكُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ مِنْۢ بَعْدِ الْمَوْتِ لَيَقُوْلَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝۷

اور وہی ذات ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں پیدا کیا۔اور اس کا عرش پانی پر تھا تا کہ تمہیں آزمائے کہ تم میں سب سے بہتر عمل کرنے والا کون ہے؟ اور (اے رسولؐ) اگر آپ ان سے کہیں کہ تم مرنے کے بعد دوبارہ اٹھائے جاؤ گے تو کافر لوگ ضرور کہیں گے یہ تو کھلا ہوا جادو ہے۔(7)

عرش کی ماہیت اور کیفیت کے بارے میں ہم اپنے ذہن کی موجودہ سطح پر کچھ نہیں جان سکتے۔اس لیے ہم اس کے بارے میں کچھ بھی کہنے سے قاصر ہیں۔

وَلَئِنْ اَخَّرْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ اِلٰٓى اُمَّةٍ مَّعْدُوْدَةٍ لَّيَقُوْلُنَّ مَا يَحْبِسُهٗ ؕ اَلَا يَوْمَ يَاْتِيْهِمْ لَيْسَ مَصْرُوْفًا عَنْهُمْ وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝۸

اور اگر ہم ان پر عذاب نازل کرنے میں ایک مقررہ مدت تک تاخیر بھی کر دیں تو وہ ضرور یہ کہیں گے کہ کون سی چیز نے اسے روک رکھا ہے؟ یاد رکھو جس دن ان پر وہ عذاب آئے گا تو پھر اسے پھیرا نہ جا سکے گا۔اور انہیں وہ عذاب گھیر لے گا جس کا وہ مذاق اڑایا کرتے تھے۔(8)

وَلَئِنْ اَذَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً ثُمَّ نَزَعْنٰهَا مِنْهُ ۚ اِنَّهٗ لَيَئُوْسٌ كَفُوْرٌ ۝۹

اور اگر ہم انسان کو اپنی طرف سے رحمت کا مزہ چکھائیں (کسی نعمت سے نوازیں) اور پھر اسے اس سے چھین لیں تو وہ بڑا مایوس اور بڑا ناشکرا ہو جاتا ہے۔(9)

وَلَئِنْ اَذَقْنٰهُ نَعْمَآءَ بَعْدَ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُ لَيَقُوْلَنَّ ذَهَبَ السَّيِّاٰتُ عَنِّيْ ؕ اِنَّهٗ لَفَرِحٌ فَخُوْرٌ ۝۱۰

اور اگر ہم کسی سختی و تکلیف کے پہنچنے کے بعد کسی نعمت و راحت کا مزہ چکھائیں تو غافل ہو کر کہہ اٹھتا ہے کہ میرے تمام دکھ درد دور ہو گئے۔

یقیناً وہ بڑا خوش ہونے والا، بڑا فخر کرنے والا ہے۔(10)

إِلَّا الَّذِينَ صَبَرُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أُولَٰئِكَ لَهُم مَّغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ كَبِيرٌ ﴿١١﴾

مگر ہاں جولوگ صبر کرتے ہیں اور نیک عمل کرتے ہیں وہ ایسے نہیں ہیں۔ بلکہ یہی وہ ہیں جن کے لئے بخشش ہے اور بہت بڑا اجر ہے۔(11)

فَلَعَلَّكَ تَارِكٌ بَعْضَ مَا يُوحَىٰ إِلَيْكَ وَضَائِقٌ بِهِ صَدْرُكَ أَن يَقُولُوا لَوْلَا أُنزِلَ عَلَيْهِ كَنزٌ أَوْ جَاءَ مَعَهُ مَلَكٌ إِنَّمَا أَنتَ نَذِيرٌ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ وَكِيلٌ ﴿١٢﴾

(اے پیغمبرؐ) آپ کی طرف جو وحی کی جاتی ہے تو کیا آپ (کفار کی باتوں سے متاثر ہوکر) اس کا کچھ حصہ چھوڑ دیں گے اور کیا آپ کا سینہ تنگ ہوجائے گا کیونکہ وہ کہتے ہیں کہ ان پر کوئی خزانہ کیوں نہیں اتارا گیا؟ یا ان کے ساتھ کوئی فرشتہ کیوں نہیں آیا؟ (آپ ہرگز ایسا نہیں کرسکتے اور نہ ہی کرنا چاہیئے کیونکہ) آپ تو بس ڈرانے والے ہیں اور اللہ ہی ہر چیز پر نگہبان ہے۔(12)

أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ قُلْ فَأْتُوا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِهِ مُفْتَرَيَاتٍ وَادْعُوا مَنِ اسْتَطَعْتُم مِّن دُونِ اللَّهِ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ﴿١٣﴾

یا وہ یہ کہتے ہیں کہ آپؐ نے یہ قرآن خود گھڑلیا ہے؟ آپؐ فرمایئے اگر تم اس دعویٰ میں سچے ہو تو تم بھی اس جیسی گھڑی ہوئی دس سورتیں لے آؤ۔ اور بے شک اللہ کے سوا جس کو اپنی مدد کیلئے بلانا چاہتے ہو بلا لو۔(13)

فَإِلَّمْ يَسْتَجِيبُوا لَكُمْ فَاعْلَمُوا أَنَّمَا أُنزِلَ بِعِلْمِ اللَّهِ وَأَن لَّا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ فَهَلْ أَنتُم مُّسْلِمُونَ ﴿١٤﴾

اے مسلمانو! اب اگر کفار تمہاری دعوت پر لبیک نہ کہیں تو پھر سمجھ لو کہ جو کچھ (قرآن) نازل کیا گیا ہے وہ اللہ کے علم وقدرت سے اتارا گیا ہے اور یہ بھی سمجھ لو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔(اے کفار بتاؤ) کیا اب اسلام لاؤ گے۔اور یہ حقیقت تسلیم کروگے؟(14)

مَن كَانَ يُرِيدُ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا نُوَفِّ إِلَيْهِمْ أَعْمَالَهُمْ فِيهَا وَهُمْ فِيهَا لَا يُبْخَسُونَ ﴿١٥﴾

اور جو صرف دنیا کی زندگی اور اس کی زیب وزینت چاہتے ہیں تو ہم انہیں ان کی سعی وعمل کی پوری پوری جزا دیتے ہیں۔اور ان کے ساتھ کوئی کمی نہیں کی جاتی۔(15)

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ إِلَّا النَّارُ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوا فِيهَا وَبَاطِلٌ مَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿١٦﴾

یہ وہ بدنصیب لوگ ہیں جن کیلئے آخرت کی زندگی میں دوزخ کی آگ کے سوا کچھ نہیں ہے۔اور انہوں نے اس دنیا میں جو اعمال کئے تھے وہ سب ضائع ہوجائیں گے۔اور وہ جو کچھ کرتے تھے وہ سب ختم ہوجائے گا۔(16)

أَفَمَن كَانَ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّهِ وَيَتْلُوهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ وَمِن قَبْلِهِ كِتَابُ مُوسَىٰ إِمَامًا وَرَحْمَةً أُولَٰئِكَ يُؤْمِنُونَ بِهِ وَمَن يَكْفُرْ بِهِ مِنَ الْأَحْزَابِ فَالنَّارُ مَوْعِدُهُ فَلَا تَكُ فِي مِرْيَةٍ مِّنْهُ إِنَّهُ الْحَقُّ مِن رَّبِّكَ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿١٧﴾

کیا بھلا جو شخص اپنے رب کی طرف سے کھلی ہوئی دلیل (قرآن) پر ہو۔اور ان کے سامنے اسی قرآن کی تلاوت کرتا ہو۔اور یہی کام اس سے پہلے موسیٰ کی کتاب کر رہی تھی۔ جو کہ راہنما تھی اور اس کی تلاوت باعث رحمت تھی۔تو جو لوگ پہلی کتابوں پر ایمان رکھتے ہیں وہ اس قرآن پر بھی ایمان لے آئیں گے۔اور مختلف گروہوں میں سے جو اس کا انکار کرے گا اس کے لیے دوزخ کی آگ کا وعدہ ہے۔پس تم قرآن کے بارے میں شک میں نہ پڑنا۔بے شک یہ آپ کے رب کی طرف سے برحق ہے۔مگر اکثر لوگ حق پر ایمان نہیں لاتے۔ (17)

علما نے یہاں شاہد کے معنی آسمانی گواہ کے کیے ہیں۔ جو کہ میری نظر میں درست نہیں ہیں۔ کیونکہ ایسا کبھی بھی نہیں دیکھا گیا کہ نبی کے ساتھ کوئی آسمانی گواہ بھی تلاوت کرتا ہو۔ بلکہ ان لوگوں کا تو مطالبہ ہی یہی تھا کہ اس کے ساتھ کوئی فرشتہ کیوں نہیں اترتا۔اس کو قرآن کریم نے کئی مقامات پر بیان کیا ہے۔

سورہ انعام میں بڑی وضاحت کے ساتھ فرمادیا۔

وَقَالُوا لَوْلَا أُنزِلَ عَلَيْهِ مَلَكٌ ۖ وَلَوْ أَنزَلْنَا مَلَكًا لَّقُضِيَ الْأَمْرُ ثُمَّ لَا يُنظَرُونَ ﴿٨﴾ وَلَوْ جَعَلْنَاهُ مَلَكًا لَّجَعَلْنَاهُ رَجُلًا وَلَلَبَسْنَا عَلَيْهِم مَّا يَلْبِسُونَ ﴿٩﴾ (سورہ انعام ۔ آیت 7-8)

اور وہ کہتے ہیں کہ اس (نبیؐ) پر کوئی فرشتہ کیوں نہیں اتارا گیا؟ اور اگر ہم فرشتہ اتارتے تو پھر فیصلہ ہو چکا ہوتا۔ پھر انہیں مہلت نہ دی جاتی۔(8)اور اگر ہم کوئی فرشتہ اتارتے تو اسے بھی آدمی کی شکل میں اتارتے اور اس طرح گویا ہم انہیں وہ شبہ کرنے کا موقع دیتے جو اب وہ کر رہے ہیں۔(9)

سورہ حجر میں فرمایا۔

لَّوْ مَا تَأْتِينَا بِالْمَلَائِكَةِ إِن كُنتَ مِنَ الصَّادِقِينَ ﴿٧﴾ مَا نُنَزِّلُ الْمَلَائِكَةَ إِلَّا بِالْحَقِّ وَمَا كَانُوا إِذًا مُّنظَرِينَ ﴿٨﴾

اگر تم سچے ہو تو پھر ہمارے پاس فرشتوں کو کیوں نہیں لے آتے ؟ (7) ہم فرشتوں کو نہیں اتارتے مگر حق کے ساتھ اور پھر لوگوں کو مہلت نہیں دی جاتی۔(8)

پھر سورہ فرقان میں فرمایا۔

لَوْلَا أُنزِلَ إِلَيْهِ مَلَكٌ فَيَكُونَ مَعَهُ نَذِيرًا ﴿٧﴾

اس پر کوئی فرشتہ کیوں نہ اتارا گیا۔ جو اس کے ساتھ ڈرانے والا ہوتا؟ (7)

سورہ مزمل میں اسی بات کو بیان کیا گیا ہے کہ اللہ تعالی نے فرعون کی طرف ایک رسول بھیجا۔جس نے پیغام وحی اس کے سامنے پیش کیا۔

إِنَّا أَرْسَلْنَا إِلَيْكُمْ رَسُولًا شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَا أَرْسَلْنَا إِلَىٰ فِرْعَوْنَ رَسُولًا ﴿١٥﴾

ہم نے تمہاری طرف ایک رسولؐ بھیجا ہے جو تم پر وحی پیش کرتا ہے۔جس طرح ہم نے فرعون کی طرف ایک رسولؑ بھیجا تھا۔(15)

ان آیات میں بھی مخاطب قوم اور فرعون کی طرف گواہ بنا کر بھیجنا کچھ معنی نہیں رکھتا۔ بلکہ سبھی جانتے ہیں کہ رسولوں نے فرعون کو دعوت حق دی۔

اسی طرح سورہ فتح میں فرمایا۔

إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا ﴿٨﴾

اور ہم نے (اے محمد ﷺ) تم کو حق ظاہر کرنے والا اور خوشخبری سنانے والا اور خوف دلانے والا (بنا کر) بھیجا ہے۔(8)

یہاں شَاهِدًا کا ترجمہ فتح محمد جالندھری صاحب نے " حق ظاہر کرنے والا " کیا ہے۔ جو ہم نے من وعن پیش کر دیا ہے۔حالانکہ باقی تمام مترجمین نے اس کا ترجمہ " گواہ " ہی کیا ہے۔

اس لیے شاہد کے معنی ہیں ان لوگوں کے سامنے تلاوت کرنا، ان کے سامنے پیغام وحی پیش کرنا۔

اس مادہ سے تفصیل میں نے سورہ بقرہ آیت 143 کے ذیل میں درج کر دی ہے۔

وَ مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ؕ اُولٰٓئِكَ يُعْرَضُوْنَ عَلٰى رَبِّهِمْ وَ يَقُوْلُ الْاَشْهَادُ هٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ ۚ اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ﴿18﴾

اوراس شخص سے بڑھ کر کون ظالم ہوگا جو اللہ پر جھوٹ باندھے؟ ایسے لوگ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں پیش کئے جائیں گے۔اور گواہ (فرشتے) گواہی دیں گے کہ یہ ہیں وہ لوگ جنہوں نے اپنے رب پر جھوٹ باندھا۔خبردار! ان ظالموں پر اللہ کی لعنت ہے۔(18)

الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ يَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ؕ وَ هُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿19﴾

جو اللہ کی راہ سے اس کے بندوں کو روکتے ہیں اور اس میں ٹیڑھ پن تلاش کرتے ہیں۔اور آخرت کا انکار کرتے ہیں۔(19)

اُولٰٓئِكَ لَمْ يَكُوْنُوْا مُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ وَ مَا كَانَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِيَآءَ ۘ يُضٰعَفُ لَهُمُ الْعَذَابُ ؕ مَا كَانُوْا يَسْتَطِيْعُوْنَ السَّمْعَ وَ مَا كَانُوْا يُبْصِرُوْنَ ﴿20﴾

یہ لوگ زمین میں اللہ تعالیٰ کو عاجز کرنے والے نہیں ہیں۔اور نہ اللہ کے علاوہ ان کا کوئی مددگار اور کارساز ہے۔ان کو دوگنا عذاب ہوگا۔کیونکہ یہ نہ (حق بات) سن سکتے ہیں۔اور نہ (حقیقت) دیکھ سکتے ہیں۔(20)

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَ ضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿21﴾

یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو خسارے میں مبتلا کیا۔اور جو جھوٹ باندھا کرتے تھے وہ سب ان سے گم ہو گئے۔(21)

لَا جَرَمَ اَنَّهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ ﴿22﴾

بلاشبہ یہی لوگ آخرت میں سب سے زیادہ خسارہ پانے والے ہوں گے۔(22)

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ اَخْبَتُوْٓا اِلٰى رَبِّهِمْ ۙ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿23﴾

بے شک جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کئے۔اور عاجزی کے ساتھ اپنے پروردگار کے حضور جھک گئے یہی لوگ جنتی ہیں جو ہمیشہ ہمیشہ اس میں رہیں گے۔(23)

مَثَلُ الْفَرِيْقَيْنِ كَالْاَعْمٰى وَ الْاَصَمِّ وَ الْبَصِيْرِ وَ السَّمِيْعِ ؕ هَلْ يَسْتَوِيٰنِ مَثَلًا ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿24﴾

ان دونوں فریقوں کی مثال ایسی ہے جیسے ایک اندھا بہرا ہو، اور دوسرا دیکھنے اور سننے والا ہو۔بتاؤ یہ دونوں برابر ہو سکتے ہیں؟ کیا تم غور وفکر نہیں کرتے (اور نصیحت حاصل نہیں کرتے؟)۔(24)

وَ لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖٓ اِنِّيْ لَكُمْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿25﴾

بے شک ہم نے نوحؑ کو ان کی قوم کی طرف بھیجا (انہوں نے کہا لوگو!) میں تمہیں واضح (عذابِ الٰہی سے) ڈرانے والا ہوں۔(25)

اَنْ لَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ؕ اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ اَلِيْمٍ ﴿26﴾

اور یہ کہ اللہ کے سوا کسی اور کی عبادت نہ کرو۔ ورنہ میں تمہارے بارے میں ایک ہولناک دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔(26)

فَقَالَ الْمَلَاُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ مَا نَرٰىكَ اِلَّا بَشَرًا مِّثْلَنَا وَ مَا نَرٰىكَ اتَّبَعَكَ اِلَّا الَّذِیْنَ هُمْ اَرَاذِلُنَا بَادِیَ الرَّاْیِ ۚ وَ مَا نَرٰى لَكُمْ عَلَیْنَا مِنْ فَضْلٍۭ بَلْ نَظُنُّكُمْ كٰذِبِیْنَ ﴿۲۷﴾

اس پر ان کی قوم کے سردار جو کافر تھے کہنے لگے کہ (اے نوحؑ) ہم تو تمہیں اس کے سوا کچھ نہیں دیکھتے کہ تم ہم جیسے ایک انسان ہو۔ اور ہم تو یہی دیکھ رہے ہیں کہ جن لوگوں نے آپ کی پیروی کی ہے وہ ہم میں سے بالکل رذیل لوگ ہیں۔ اور ہم تم میں اپنے اوپر کوئی برتری نہیں دیکھتے۔ بلکہ تم لوگوں کو جھوٹا خیال کرتے ہیں۔(27)

قَالَ یٰقَوْمِ اَرَءَیْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَیِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّیْ وَ اٰتٰىنِیْ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِهٖ فَعُمِّیَتْ عَلَیْكُمْ ؕ اَنُلْزِمُكُمُوْهَا وَ اَنْتُمْ لَهَا كٰرِهُوْنَ ﴿۲۸﴾

نوحؑ نے کہا اے میری قوم! کیا تم نے اس بات پر غور کیا ہے کہ اگر میں اپنے پروردگار کی طرف سے روشن دلیل رکھتا ہوں؟ اور اس نے مجھے اپنی رحمت (نبوت) بھی عطا فرمائی ہے۔ جو تم سے پوشیدہ رکھی۔ تو کیا ہم زبردستی (ایمان کو) تمہارے اوپر مسلط کر سکتے ہیں۔ جبکہ تم اسے ناپسند کرتے ہو؟(28)

وَ یٰقَوْمِ لَاۤ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَیْهِ مَالًا ؕ اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ وَ مَاۤ اَنَا بِطَارِدِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ؕ اِنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَ لٰكِنِّیْۤ اَرٰىكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُوْنَ ﴿۲۹﴾

اور اے میری قوم! میں اس (نصیحت) کے بدلے تم سے مال و زر کا خواہاں نہیں ہوں، میرا اجر تو اللہ کے ذمے ہے اور جو لوگ ایمان لائے ہیں، میں ان کو نکالنے والا بھی نہیں ہوں۔ وہ تو اپنے پروردگار سے ملنے والے ہیں لیکن میں دیکھتا ہوں کہ تم لوگ نادانی کر رہے ہو۔(29)

وَ یٰقَوْمِ مَنْ یَّنْصُرُنِیْ مِنَ اللّٰهِ اِنْ طَرَدْتُّهُمْ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۳۰﴾

اور اے میری قوم! اگر میں ان کو نکال دوں تو اللہ کے عذاب سے بچانے کے لیے کون میری مدد کر سکتا ہے۔ بھلا تم غور کیوں نہیں کرتے؟(30)

وَ لَاۤ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِیْ خَزَآىِٕنُ اللّٰهِ وَ لَاۤ اَعْلَمُ الْغَیْبَ وَ لَاۤ اَقُوْلُ اِنِّیْ مَلَكٌ وَّ لَاۤ اَقُوْلُ لِلَّذِیْنَ تَزْدَرِیْۤ اَعْیُنُكُمْ لَنْ یُّؤْتِیَهُمُ اللّٰهُ خَیْرًا ؕ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا فِیْۤ اَنْفُسِهِمْ ۚۖ اِنِّیْۤ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۳۱﴾

میں نہ تم سے یہ کہتا ہوں کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ یہ کہ میں غیب جانتا ہوں۔ اور نہ یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں۔ اور نہ ان لوگوں کی نسبت جن کو تم حقارت کی نظر سے دیکھتے ہو یہ کہتا ہوں کہ اللہ ان کو بھلائی (یعنی اعمال کی جزا) نہیں دے گا۔ اللہ اسے خوب جانتا ہے جو کچھ ان کے دلوں میں ہے۔ اگر میں اوپر بیان کی ہوئی باتیں کہوں تو میں ظالموں میں سے ہونگا۔(31)

قَالُوْا یٰنُوْحُ قَدْ جٰدَلْتَنَا فَاَكْثَرْتَ جِدَالَنَا فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَاۤ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ ﴿۳۲﴾

انہوں نے کہا کہ اے نوحؑ! تم نے ہم سے جھگڑا کیا، اور جھگڑا بھی بہت کیا۔ لیکن اگر سچے ہو تو جس چیز سے ہمیں ڈراتے ہو، وہ لے آؤ۔(32)

قَالَ اِنَّمَا يَاْتِيْكُمْ بِهِ اللّٰهُ اِنْ شَآءَ وَ مَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ﴿۳۳﴾

نوحؑ نے کہا کہ اس کو اللہ ہی چاہے گا تو لے آئے گا (یعنی عذاب کو)۔اور تم (اُس کو کسی طرح) عاجز نہیں کر سکتے۔(33)

وَ لَا يَنْفَعُكُمْ نُصْحِيْٓ اِنْ اَرَدْتُّ اَنْ اَنْصَحَ لَكُمْ اِنْ كَانَ اللّٰهُ يُرِيْدُ اَنْ يُّغْوِيَكُمْ ؕ هُوَ رَبُّكُمْ ۟ وَ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ؕ﴿۳۴﴾

اور اگر میں یہ چاہوں کہ تمہاری خیر خواہی کروں اور اللہ یہ چاہے کہ تمہیں گمراہ کرے تو میری خیر خواہی تم کو کچھ فائدہ نہیں دے سکتی۔وہی تمہارا پروردگار ہے (وہ جانتا ہے کہ کون ہدایت لینا چاہتا ہے اور کون گمراہ رہنا چاہتا ہے)۔اور تمہیں اس کی طرف لوٹ کر جانا ہے(34)

اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ؕ قُلْ اِنِ افْتَرَيْتُهٗ فَعَلَيَّ اِجْرَامِيْ وَ اَنَا بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُجْرِمُوْنَ ﴿۳۵﴾

کیا یہ کہتے ہیں کہ اس (پیغمبرؐ) نے یہ قرآن اپنی طرف سے بنا لیا ہے۔کہہ دو کہ اگر میں نے اپنی طرف سے بنا لیا ہے تو میرے گناہ کا وبال مجھ پر ہوگا۔اور جو گناہ تم کرتے ہو، اس سے میں بری الذمہ ہوں۔(35)

وَ اُوْحِيَ اِلٰى نُوْحٍ اَنَّهٗ لَنْ يُّؤْمِنَ مِنْ قَوْمِكَ اِلَّا مَنْ قَدْ اٰمَنَ فَلَا تَبْتَىِٕسْ بِمَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ۚ﴿۳۶﴾

اور نوحؑ کی طرف وحی کی گئی کہ تمہاری قوم میں سے جو ایمان لا چکے ہیں۔ان لوگوں کے سوا اور کوئی ایمان نہیں لائے گا۔پس تم اس پر غمگین نہ ہو جو کچھ یہ لوگ کر رہے ہیں۔(36)

وَ اصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْيُنِنَا وَ وَحْيِنَا وَ لَا تُخَاطِبْنِيْ فِي الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۚ اِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ ﴿۳۷﴾

اور ہماری نگرانی اور ہماری وحی کے مطابق ایک کشتی بناؤ۔اور ظالموں کے بارے میں مجھ سے کوئی سفارش نہ کرنا۔کیونکہ یقیناً یہ سب لوگ غرق ہو جانے والے ہیں۔(37)

وَ يَصْنَعُ الْفُلْكَ ۫ وَ كُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ مَلَاٌ مِّنْ قَوْمِهٖ سَخِرُوْا مِنْهُ ؕ قَالَ اِنْ تَسْخَرُوْا مِنَّا فَاِنَّا نَسْخَرُ مِنْكُمْ كَمَا تَسْخَرُوْنَ ؕ﴿۳۸﴾

چنانچہ نوحؑ کشتی بنانے لگے اور جب بھی ان کی قوم کے سردار ان کے پاس سے گزرتے تو وہ ان کا مذاق اڑاتے۔نوحؑ کہتے اگر آج تم ہمارا مذاق اڑاتے ہو۔تو کل ہم بھی تمہارا اسی طرح مذاق اڑائیں گے جس طرح تم اڑا رہے ہو۔(38)

فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ وَ يَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ﴿۳۹﴾

عنقریب تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ کس پر رسوا کرنے والا عذاب آتا ہے۔اور کس پر دائمی عذاب نازل ہوتا ہے۔(39)

حَتّٰٓى اِذَا جَآءَ اَمْرُنَا وَ فَارَ التَّنُّوْرُ ۙ قُلْنَا احْمِلْ فِيْهَا مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ وَ اَهْلَكَ اِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ وَ مَنْ اٰمَنَ ؕ وَ مَآ اٰمَنَ مَعَهٗٓ اِلَّا قَلِيْلٌ ﴿۴۰﴾

یہاں تک کہ جب ہمارا حکم آ گیا۔اور تنور نے جوش مارا (ابل پڑا)۔تو ہم نے (نوحؑ) سے کہا کہ ہر قسم کے جوڑوں میں سے دو دو (نر و مادہ) کو

اس کشتی میں سوار کرلو۔اور اپنے گھر والوں کو بھی۔سوائے ان کے جن کی ہلاکت کی بات طے ہو چکی ہے۔نیز ان کو بھی سوار کرلو جو ایمان لا چکے ہیں۔ اور بہت ہی تھوڑے لوگ ان کے ساتھ ایمان لائے تھے۔(40)

وَ قَالَ ارْكَبُوْا فِيْهَا بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَ مُرْسٰىهَا ؕ اِنَّ رَبِّيْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۴۱﴾

نوحؑ نے کہا! کشتی میں سوار ہو جاؤ۔اللہ کے نام کے سہارے اس کا چلنا بھی ہے اور اس کا ٹھہرنا بھی۔بے شک میرا پروردگار بڑا بخشنے والا، بڑا رحم کرنے والا ہے۔(41)

وَ هِيَ تَجْرِيْ بِهِمْ فِيْ مَوْجٍ كَالْجِبَالِ ۫ وَ نَادٰى نُوْحُ ۨابْنَهٗ وَ كَانَ فِيْ مَعْزِلٍ يّٰبُنَيَّ ارْكَبْ مَّعَنَا وَ لَا تَكُنْ مَّعَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۴۲﴾

اور کشتی انہیں ایسی لہروں میں سے لئے جا رہی تھی جو پہاڑوں جیسی تھیں۔اور نوحؑ نے اپنے بیٹے کو آواز دی جو کہ الگ ایک گوشہ میں کھڑا تھا۔ اے میرے بیٹے! ہمارے ساتھ کشتی میں سوار ہو جا۔اور کافروں کے ساتھ نہ شامل ہو۔(42)

قَالَ سَاٰوِيْۤ اِلٰى جَبَلٍ يَّعْصِمُنِيْ مِنَ الْمَآءِ ؕ قَالَ لَا عَاصِمَ الْيَوْمَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ ۚ وَ حَالَ بَيْنَهُمَا الْمَوْجُ فَكَانَ مِنَ الْمُغْرَقِيْنَ ﴿۴۳﴾

اس نے کہا میں ابھی کسی پہاڑ پر پناہ لے لوں گا جو مجھے پانی سے بچائے گا۔نوحؑ نے کہا بیٹا! آج اللہ کے عذاب سے کوئی بچانے والا نہیں ہے۔سوائے اس کے جس پر وہ رحم فرمائے۔اور پھر اچانک ان کے درمیان موج حائل ہو گئی۔پس وہ ڈوبنے والوں میں سے ہو گیا۔(43)

وَ قِيْلَ يٰۤاَرْضُ ابْلَعِيْ مَآءَكِ وَ يٰسَمَآءُ اَقْلِعِيْ وَ غِيْضَ الْمَآءُ وَ قُضِيَ الْاَمْرُ وَ اسْتَوَتْ عَلَى الْجُوْدِيِّ وَ قِيْلَ بُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۴﴾

اور ارشاد ہوا، اے زمین! اپنا پانی نگل لے اور اے آسمان تھم جا۔اور پانی اتر گیا اور فیصلہ کر دیا گیا۔اور کشتی جودی نامی پہاڑ پر ٹھہر گئی اور کہا گیا ہلاکت ہو ظلم کرنے والوں کے لئے۔(44)

وَ نَادٰى نُوْحٌ رَّبَّهٗ فَقَالَ رَبِّ اِنَّ ابْنِيْ مِنْ اَهْلِيْ وَ اِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ وَ اَنْتَ اَحْكَمُ الْحٰكِمِيْنَ ﴿۴۵﴾

اور نوحؑ نے اپنے پروردگار کو پکارا اور کہا۔اے میرے رب! میرا بیٹا میرے اہل میں سے ہے اور یقیناً تیرا وعدہ سچا ہے اور تو سب فیصلہ کرنے والوں سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔(45)

قَالَ يٰنُوْحُ اِنَّهٗ لَيْسَ مِنْ اَهْلِكَ ۚ اِنَّهٗ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ ۖ فَلَا تَسْـَٔلْنِ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ؕ اِنِّيْۤ اَعِظُكَ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ﴿۴۶﴾

ارشاد ہوا۔اے نوحؑ! وہ تیرے اہل میں سے نہیں ہے اس کے اعمال صالح نہیں ہیں۔پس جس چیز کا تمہیں علم نہیں ہے اس کے بارے میں مجھ سے سوال نہ کر۔میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ جاہلوں میں سے نہ ہو جانا۔(46)

اَن کے بعد یہاں لا محذوف ہے۔اس لیے یہاں مطلب یہ بنے گا کہ جاہلوں میں سے نہ ہوجانا۔

قَالَ رَبِّ اِنِّیْۤ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَسْـَٔلَكَ مَا لَیْسَ لِیْ بِهٖ عِلْمٌ ؕ وَ اِلَّا تَغْفِرْ لِیْ وَ تَرْحَمْنِیْۤ اَكُنْ مِّنَ الْخٰسِرِیْنَ ﴿۴۷﴾

عرض کیا اے میرے رب! میں اس بات سے تیری بارگاہ میں پناہ مانگتا ہوں کہ میں تجھ سے ایسی چیز کا سوال کروں جس کا مجھے علم نہیں ہے۔اور اگر تو نے مجھے نہ بخشا اور مجھ پر رحم نہ کیا تو میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوجاؤں گا۔(47)

قِیْلَ یٰنُوْحُ اهْبِطْ بِسَلٰمٍ مِّنَّا وَ بَرَكٰتٍ عَلَیْكَ وَ عَلٰۤى اُمَمٍ مِّمَّنْ مَّعَكَ ؕ وَ اُمَمٌ سَنُمَتِّعُهُمْ ثُمَّ یَمَسُّهُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۴۸﴾

ارشاد ہوا۔اے نوحؑ اترو۔ ہماری طرف سے سلامتی اور برکتیں ہوں تم پر۔اور ان گروہوں پر جو تمہارے ساتھ ہیں اور تمہارے بعد کچھ ایسے گروہ بھی ہوں گے جنہیں ہم کچھ مدت کیلئے دنیاوی فائدہ اٹھانے کا موقع دیں گے۔ پھر انجام کار انہیں ہماری طرف سے دردناک عذاب پہنچے گا۔(48)

تِلْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَیْبِ نُوْحِیْهَاۤ اِلَیْكَ ۚ مَا كُنْتَ تَعْلَمُهَاۤ اَنْتَ وَ لَا قَوْمُكَ مِنْ قَبْلِ هٰذَا ؕۛ فَاصْبِرْ ؕۛ اِنَّ الْعَاقِبَةَ لِلْمُتَّقِیْنَ ﴿۴۹﴾

یہ قصہ ان غیب کی خبروں میں سے ہے جسے ہم وحی کے ذریعہ سے آپؐ تک پہنچا رہے ہیں۔اس سے پہلے نہ آپؐ کو ان کا تفصیلی علم تھا اور نہ آپؐ کی قوم کو۔پس آپؐ صبر کریں۔بے شک پرہیزگاروں کے لیے اچھا انجام ہے۔(49)

وَ اِلٰى عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا ؕ قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ ؕ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا مُفْتَرُوْنَ ﴿۵۰﴾

اور ہم نے قومِ عاد کی طرف ان کے بھائی ہودؑ کو بھیجا۔انہوں نے کہا! اے میری قوم! اللہ ہی کی عبادت کرو۔اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں ہے۔تم اللہ کو چھوڑ کر جو دوسرے معبود بنا رہے ہو۔وہ صرف جھوٹ گھڑ رہے ہو۔(50)

یٰقَوْمِ لَاۤ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَیْهِ اَجْرًا ؕ اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلَى الَّذِیْ فَطَرَنِیْ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۵۱﴾

اے میری قوم! میں اس (تبلیغ) پر تم سے کوئی مالی معاوضہ نہیں مانگتا۔میرا معاوضہ تو اس کے ذمے ہے جس نے مجھے پیدا کیا ہے تم کیوں عقل سے کام نہیں لیتے۔(51)

وَ یٰقَوْمِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْۤا اِلَیْهِ یُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَیْكُمْ مِّدْرَارًا وَّ یَزِدْكُمْ قُوَّةً اِلٰى قُوَّتِكُمْ وَ لَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِیْنَ ﴿۵۲﴾

اور اے میری قوم! اپنے پروردگار سے مغفرت طلب کرو۔اور اس کی بارگاہ میں توبہ کرو (اس کی طرف رجوع کرو)۔وہ تم پر آسمان سے موسلا دھار بارش برسائے گا۔اور تمہاری موجودہ قوت میں مزید اضافہ کردے گا۔اور میری دعوت سے جرم کرتے ہوئے منہ نہ موڑو۔(52)

قَالُوْا یٰهُوْدُ مَا جِئْتَنَا بِبَیِّنَةٍ وَّ مَا نَحْنُ بِتَارِكِیْۤ اٰلِهَتِنَا عَنْ قَوْلِكَ وَ مَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِیْنَ ﴿۵۳﴾

انہوں نے کہا اے ہودؑ! تم ہمارے پاس کوئی کھلی ہوئی دلیل (معجزہ) لے کر نہیں آئے۔اور ہم تمہارے کہنے سے اپنے معبود چھوڑنے والے

نہیں ہیں۔اور نہ ہی ہم آپ کی بات تسلیم کرنے والے ہیں۔(53)

اِنۡ نَّقُوۡلُ اِلَّا اعۡتَرٰىكَ بَعۡضُ اٰلِهَتِنَا بِسُوۡٓءٍ‌ ؕ قَالَ اِنِّىۡۤ اُشۡهِدُ اللّٰهَ وَاشۡهَدُوۡۤا اَنِّىۡ بَرِىۡٓءٌ مِّمَّا تُشۡرِكُوۡنَ ۙ‏ ﴿۵۴﴾

ہم تو بس یہی کہتے ہیں کہ ہمارے معبودوں میں سے کسی نے آپ کو کچھ دماغی نقصان پہنچا دیا ہے۔ہودؑ نے ان لوگوں کو کہا کہ میں اللہ کو گواہ ٹھہراتا ہوں۔اور تم بھی گواہ رہو۔کہ میں ان سے بیزار ہوں جن کو تم نے اس کا شریک بنا رکھا ہے۔(54)

مِنۡ دُوۡنِهٖ‌ فَكِيۡدُوۡنِىۡ جَمِيۡعًا ثُمَّ لَا تُنۡظِرُوۡنِ‏ ﴿۵۵﴾

اللہ کو چھوڑ کر۔تم سب مل کر میرے خلاف اپنی تدبیریں کرلو۔اور مجھے ذرا بھی مہلت نہ دو۔(55)

اِنِّىۡ تَوَكَّلۡتُ عَلَى اللّٰهِ رَبِّىۡ وَرَبِّكُمۡ‌ ؕ مَا مِنۡ دَآ بَّةٍ اِلَّا هُوَ اٰخِذٌۢ بِنَاصِيَتِهَا‌ ؕ اِنَّ رَبِّىۡ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسۡتَقِيۡمٍ‏ ﴿۵۶﴾

بیشک میں نے اللہ پر توکل کرلیا ہے جو میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے۔کوئی چلنے والا جاندار ایسا نہیں مگر وہ اسے اس کی چوٹی سے پکڑے ہوئے ہے(یعنی مکمل طور پر اس کے قبضہء قدرت میں ہے)۔بیشک میرا رب سیدھی راہ پر چلنے سے ملتا ہے۔(56)

فَاِنۡ تَوَلَّوۡا فَقَدۡ اَبۡلَغۡتُكُمۡ مَّاۤ اُرۡسِلۡتُ بِهٖۤ اِلَيۡكُمۡ‌ؕ وَيَسۡتَخۡلِفُ رَبِّىۡ قَوۡمًا غَيۡرَكُمۡ‌ۚ وَلَا تَضُرُّوۡنَهٗ شَيۡـئًا‌ ؕ اِنَّ رَبِّىۡ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ حَفِيۡظٌ‏ ﴿۵۷﴾

اس پر بھی اگر تم روگردانی کرو تو جو پیغام دے کر مجھے تمہاری طرف بھیجا گیا تھا وہ میں نے تمہیں پہنچا دیا ہے(اور حجت تمام کردی ہے)۔اب اگر تم نے یہ پیغام قبول نہ کیا تو میرا پروردگار تمہاری جگہ کسی اور قوم کو لائے گا۔اور تم اس کو کچھ بھی نقصان نہیں پہنچا سکو گے۔بے شک میرا پروردگار ہر چیز پر نگہبان ونگران ہے۔(57)

وَلَمَّا جَآءَ اَمۡرُنَا نَجَّيۡنَا هُوۡدًا وَّالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا مَعَهٗ بِرَحۡمَةٍ مِّنَّا‌ ۚ وَنَجَّيۡنٰهُمۡ مِّنۡ عَذَابٍ غَلِيۡظٍ‏ ﴿۵۸﴾

اور جب ہمارا عذاب آ گیا تو ہم نے اپنی خاص رحمت سے ہودؑ کو اور ان لوگوں کو جو ان کے ساتھ ایمان لائے تھے نجات دے دی اور انہیں ایک سخت عذاب سے بچالیا۔(58)

وَتِلۡكَ عَادٌ ‌ۖ جَحَدُوۡا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمۡ وَعَصَوۡا رُسُلَهٗ وَاتَّبَعُوۡۤا اَمۡرَ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيۡدٍ‏ ﴿۵۹﴾

اور یہ ہے قومِ عاد۔جس نے جان بوجھ کر اپنے پروردگار کی آیتوں (نشانیوں) کا انکار کیا۔اور اس کے رسولوں کی نافرمانی کی۔اور ہر سرکش اور دشمن حق کی اطاعت کی۔(59)

وَاُتۡبِعُوۡا فِىۡ هٰذِهِ الدُّنۡيَا لَعۡنَةً وَّيَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ‌ ؕ اَلَاۤ اِنَّ عَادًا كَفَرُوۡا رَبَّهُمۡ‌ ؕ اَلَا بُعۡدًا لِّعَادٍ قَوۡمِ هُوۡدٍ‏ ﴿۶۰﴾

(اس کی پاداش میں) اس دنیا میں ان کے پیچھے لعنت لگا دی گئی، اور آخرت میں بھی۔آگاہ ہو جاؤ کہ قوم عاد نے اپنے رب کا انکار کیا۔سو ہلاکت وبربادی ہے ہودؑ کی قومِ عاد کے لئے۔(60)

وَاِلٰى ثَمُوۡدَ اَخَاهُمۡ صٰلِحًا‌ ۘ قَالَ يٰقَوۡمِ اعۡبُدُوا اللّٰهَ مَا لَـكُمۡ مِّنۡ اِلٰهٍ غَيۡرُهٗ‌ ؕ هُوَ اَنۡشَاَكُمۡ مِّنَ

الۡاَرۡضِ وَ اسۡتَعۡمَرَکُمۡ فِیۡهَا فَاسۡتَغۡفِرُوۡهُ ثُمَّ تُوۡبُوۡۤا اِلَیۡهِ ؕ اِنَّ رَبِّیۡ قَرِیۡبٌ مُّجِیۡبٌ ﴿۶۱﴾

اور ہم نے قومِ ثمود کی طرف ان کے بھائی صالحؑ کو بھیجا۔ انہوں نے کہا! اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں ہے۔ اسی نے تمہیں زمین سے پیدا کیا۔ اور اسی نے تمہیں اس میں آباد کیا۔ لہٰذا اس سے مغفرت طلب کرو۔ اور اس کی جناب میں توبہ کرو۔ بے شک میرا پروردگار قریب بھی ہے اور دعاؤں کا قبول کرنے والا بھی۔ (61)

قَالُوۡا یٰصٰلِحُ قَدۡ کُنۡتَ فِیۡنَا مَرۡجُوًّا قَبۡلَ هٰذَاۤ اَتَنۡهٰىنَاۤ اَنۡ نَّعۡبُدَ مَا یَعۡبُدُ اٰبَآؤُنَا وَ اِنَّنَا لَفِیۡ شَکٍّ مِّمَّا تَدۡعُوۡنَاۤ اِلَیۡهِ مُرِیۡبٍ ﴿۶۲﴾

انہوں نے کہا اے صالحؑ! اس سے پہلے تو تُو ہمارے اندر ایک ایسا شخص تھا جس سے ہمیں بڑی امیدیں وابستہ تھیں۔ کیا تم ہمیں ان معبودوں کی پرستش سے روکتے ہو جن کی پرستش ہمارے باپ دادا کرتے آئے ہیں؟ اور ہمیں تو اس بات میں بڑا ہی شک ہے جس کی طرف تم ہمیں دعوت دیتے ہو۔ (62)

قَالَ یٰقَوۡمِ اَرَءَیۡتُمۡ اِنۡ کُنۡتُ عَلٰی بَیِّنَةٍ مِّنۡ رَّبِّیۡ وَ اٰتٰىنِیۡ مِنۡهُ رَحۡمَةً فَمَنۡ یَّنۡصُرُنِیۡ مِنَ اللّٰهِ اِنۡ عَصَیۡتُهٗ ۟ فَمَا تَزِیۡدُوۡنَنِیۡ غَیۡرَ تَخۡسِیۡرٍ ﴿۶۳﴾

صالحؑ نے کہا اے میری قوم! کیا تم نے کبھی اس بات پر غور کیا ہے کہ اگر میں اپنے پروردگار کی طرف سے ایک روشن دلیل پر ہوں۔ اور اس نے مجھے اپنی خاص رحمت (نبوت) بھی عطا فرمائی ہے۔ تو اگر میں اس کی نافرمانی کروں تو اس کے مقابلہ میں کون میری مدد کرے گا؟ تم میرے کس کام آسکتے ہو سوائے اس کے کہ مجھے اور زیادہ خسارے میں ڈال دو۔ (63)

وَ یٰقَوۡمِ هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ لَکُمۡ اٰیَةً فَذَرُوۡهَا تَاۡکُلۡ فِیۡۤ اَرۡضِ اللّٰهِ وَ لَا تَمَسُّوۡهَا بِسُوۡٓءٍ فَیَاۡخُذَکُمۡ عَذَابٌ قَرِیۡبٌ ﴿۶۴﴾

اور اے میری قوم! یہ اللہ کی خاص اونٹنی ہے جو تمہارے لئے ایک خاص نشانی (معجزہ) ہے۔ پس اسے آزاد چھوڑ دو۔ تاکہ اللہ کی زمین سے کھائے، اور خبردار اسے کسی قسم کی اذیت نہ پہنچانا۔ ورنہ بہت جلد عذاب تمہیں آ پکڑے گا۔ (64)

فَعَقَرُوۡهَا فَقَالَ تَمَتَّعُوۡا فِیۡ دَارِکُمۡ ثَلٰثَةَ اَیَّامٍ ؕ ذٰلِکَ وَعۡدٌ غَیۡرُ مَکۡذُوۡبٍ ﴿۶۵﴾

پس ان لوگوں نے اونٹنی کے پاؤں کاٹ ڈالے۔ تب صالحؑ نے کہا کہ اب تین دن تک اپنے گھروں میں فائدہ اٹھالو (کھا پی لو)۔ یہ وہ وعدہ ہے جو جھوٹا نہیں ہے۔ (65)

فَلَمَّا جَآءَ اَمۡرُنَا نَجَّیۡنَا صٰلِحًا وَّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا مَعَهٗ بِرَحۡمَةٍ مِّنَّا وَ مِنۡ خِزۡیِ یَوۡمِئِذٍ ؕ اِنَّ رَبَّکَ هُوَ الۡقَوِیُّ الۡعَزِیۡزُ ﴿۶۶﴾

پس جب ہمارا عذاب آ گیا تو ہم نے اپنی رحمت سے صالحؑ اور اس کے ساتھ ایمان لانے والوں کو نجات دے دی۔ اور اس دن کی رسوائی سے بچا لیا۔ بے شک تیرا پروردگار بڑا طاقتور، بڑا زبردست ہے۔ (66)

وَ اَخَذَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دِيَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ﴿٦٧﴾

اور وہ لوگ جنہوں نے ظلم کیا تھا ان کو ایک زوردار کڑک نے آ پکڑا۔ وہ اس طرح اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے۔(67)

كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا ؕ اَلَاۤ اِنَّ ثَمُوْدَاۡ كَفَرُوْا رَبَّهُمْ ؕ اَلَا بُعْدًا لِّثَمُوْدَ ﴿٦٨﴾

کہ گویا وہ کبھی ان گھروں میں بسے ہی نہ تھے۔ آگاہ ہو جاؤ! قوم ثمود نے اپنے رب کا انکار کیا۔ آگاہ ہو جاؤ کہ ہلاکت ہے قوم ثمود کے لئے۔(68)

وَ لَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُنَاۤ اِبْرٰهِيْمَ بِالْبُشْرٰى قَالُوْا سَلٰمًا ؕ قَالَ سَلٰمٌ فَمَا لَبِثَ اَنْ جَآءَ بِعِجْلٍ حَنِيْذٍ ﴿٦٩﴾

بے شک ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے ابراہیمؑ کے پاس خوشخبری لے کر آئے۔ اور سلام کیا۔ انہوں نے سلام کا جواب دیا۔ پھر ذرا دیر نہیں لگائی کہ ایک بھنا ہوا بچھڑا لے آئے۔(69)

فَلَمَّا رَاٰۤ اَيْدِيَهُمْ لَا تَصِلُ اِلَيْهِ نَكِرَهُمْ وَ اَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيْفَةً ؕ قَالُوْا لَا تَخَفْ اِنَّاۤ اُرْسِلْنَاۤ اِلٰى قَوْمِ لُوْطٍ ﴿٧٠﴾ؕ

مگر جب دیکھا کہ ان کے ہاتھ اس کھانے کی طرف نہیں بڑھ رہے۔ تو انہیں اجنبی خیال کیا اور دل ہی دل میں ان سے خوف محسوس کیا۔ انہوں نے کہا آپ ڈریں نہیں۔ ہم تو اللہ کی طرف سے قوم لوطؑ کی طرف بھیجے گئے ہیں۔(70)

وَ امْرَاَتُهٗ قَآىِٕمَةٌ فَضَحِكَتْ فَبَشَّرْنٰهَا بِاِسْحٰقَ ۙ وَ مِنْ وَّرَآءِ اِسْحٰقَ يَعْقُوْبَ ﴿٧١﴾

اور ان کی بیوی پاس کھڑی ہوئی تھیں وہ ہنس پڑیں۔ بس ہم نے انہیں اسحاقؑ کی خوشخبری دی۔ اور اسحاق کے بعد یعقوبؑ کی۔(71)

قَالَتْ يٰوَيْلَتٰۤى ءَاَلِدُ وَ اَنَا عَجُوْزٌ وَّ هٰذَا بَعْلِيْ شَيْخًا ؕ اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ عَجِيْبٌ ﴿٧٢﴾

اس پر وہ کہنے لگیں ہائے میری مصیبت! کیا اب میرے ہاں اولاد ہوگی جبکہ میں بوڑھی ہوگئی ہوں۔ اور یہ میرے شوہر بھی بوڑھے ہو چکے ہیں۔ یہ تو بڑی عجیب بات ہے۔(72)

قَالُوْۤا اَتَعْجَبِيْنَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ رَحْمَتُ اللّٰهِ وَ بَرَكٰتُهٗ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ ؕ اِنَّهٗ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ﴿٧٣﴾

فرشتوں نے کہا! کیا تم اللہ کے حکم پر تعجب کرتی ہو؟ اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں تم پر اے گھر والو۔ بے شک وہ بڑا تعریف کیا ہوا ہے، بڑی شان والا ہے۔(73)

فَلَمَّا ذَهَبَ عَنْ اِبْرٰهِيْمَ الرَّوْعُ وَ جَآءَتْهُ الْبُشْرٰى يُجَادِلُنَا فِيْ قَوْمِ لُوْطٍ ﴿٧٤﴾ؕ

جب ابراہیمؑ کا خوف دور ہو گیا اور انہیں خوشخبری مل گئی تو قوم لوط کے بارے میں ہم سے جھگڑنے لگے۔(74)

اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ لَحَلِيْمٌ اَوَّاهٌ مُّنِيْبٌ ﴿٧٥﴾

بے شک ابراہیمؑ بڑے بردبار، بڑے نرم دل اور ہر حال میں ہماری طرف رجوع کرنے والے تھے۔(75)

يٰۤاِبْرٰهِيْمُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا ۚ اِنَّهٗ قَدْ جَآءَ اَمْرُ رَبِّكَ ۚ وَ اِنَّهُمْ اٰتِيْهِمْ عَذَابٌ غَيْرُ مَرْدُوْدٍ ﴿٧٦﴾

فرشتوں نے کہا! اے ابراہیمؑ اس بات کو چھوڑ دیں، تمہارے رب کا حکم آ چکا ہے۔ یقیناً ان لوگوں پر وہ عذاب آ کے رہے گا۔ جو پلٹایا نہیں جا سکتا۔(76)

وَ لَمَّا جَآءَتۡ رُسُلُنَا لُوۡطًا سِیۡٓءَ بِہِمۡ وَ ضَاقَ بِہِمۡ ذَرۡعًا وَّ قَالَ ہٰذَا یَوۡمٌ عَصِیۡبٌ ﴿۷۷﴾

اور جب ہمارے فرشتے لوطؑ کے پاس آئے تو وہ ان کی وجہ سے مغموم ہوئے اور تنگدل ہو گئے اور کہا آج بڑا سخت دن ہے۔(77)

وَ جَآءَہٗ قَوۡمُہٗ یُہۡرَعُوۡنَ اِلَیۡہِ ؕ وَ مِنۡ قَبۡلُ کَانُوۡا یَعۡمَلُوۡنَ السَّیِّاٰتِ ؕ قَالَ یٰقَوۡمِ ہٰۤؤُلَآءِ بَنَاتِیۡ ہُنَّ اَطۡہَرُ لَکُمۡ فَاتَّقُوا اللّٰہَ وَ لَا تُخۡزُوۡنِ فِیۡ ضَیۡفِیۡ ؕ اَلَیۡسَ مِنۡکُمۡ رَجُلٌ رَّشِیۡدٌ ﴿۷۸﴾

ان کی قوم کے لوگ (نوخیز مہمانوں کی آمد کی خبر سن کر) دوڑتے ہوئے ان کے پاس آئے۔ وہ پہلے سے ہی ایسی بدکاریوں کے عادی ہو رہے تھے۔لوطؑ نے کہا! اے میری قوم! یہ میری قوم کی بیٹیاں موجود ہیں یہ تمہارے لئے جائز ہیں سو اللہ سے ڈرو۔اور میرے مہمانوں کے معاملہ میں مجھے رسوا نہ کرو۔کیا تم میں کوئی بھی اچھا شخص نہیں ہے۔(78)

قَالُوۡا لَقَدۡ عَلِمۡتَ مَا لَنَا فِیۡ بَنٰتِکَ مِنۡ حَقٍّ ۚ وَ اِنَّکَ لَتَعۡلَمُ مَا نُرِیۡدُ ﴿۷۹﴾

ان لوگوں نے کہا تمہیں معلوم ہے کہ ہمیں تمہاری قوم کی بیٹیوں سے کوئی سروکار نہیں ہے اور تم اچھی طرح جانتے ہو کہ ہم کیا چاہتے ہیں؟(79)

قَالَ لَوۡ اَنَّ لِیۡ بِکُمۡ قُوَّۃً اَوۡ اٰوِیۡۤ اِلٰی رُکۡنٍ شَدِیۡدٍ ﴿۸۰﴾

لوطؑ نے کہا! کاش مجھے تمہارے مقابلہ کی طاقت ہوتی۔ یا میں کسی مضبوط سہارے کی پناہ لے سکتا۔(80)

قَالُوۡا یٰلُوۡطُ اِنَّا رُسُلُ رَبِّکَ لَنۡ یَّصِلُوۡۤا اِلَیۡکَ فَاَسۡرِ بِاَہۡلِکَ بِقِطۡعٍ مِّنَ الَّیۡلِ وَ لَا یَلۡتَفِتۡ مِنۡکُمۡ اَحَدٌ اِلَّا امۡرَاَتَکَ ؕ اِنَّہٗ مُصِیۡبُہَا مَاۤ اَصَابَہُمۡ ؕ اِنَّ مَوۡعِدَہُمُ الصُّبۡحُ ؕ اَلَیۡسَ الصُّبۡحُ بِقَرِیۡبٍ ﴿۸۱﴾

تب ان مہمانوں نے کہا! اے لوطؑ! ہم آپؑ کے پروردگار کے بھیجے ہوئے (فرشتے) ہیں۔ یہ لوگ ہرگز آپ تک نہیں پہنچ سکیں گے۔پس آپؑ رات کے کسی حصہ میں اپنے اہل وعیال کو لے کر نکل جاؤ سوائے اپنی بیوی کے۔اور خبردار تم میں سے کوئی پیچھے مڑ کر نہ دیکھے۔کیونکہ اس بیوی پر وہی عذاب نازل ہونے والا ہے جو ان لوگوں پر نازل ہونے والا ہے۔اور انکے عذاب کا مقررہ وقت صبح ہے۔کیا صبح بالکل قریب نہیں ہے؟(81)

فَلَمَّا جَآءَ اَمۡرُنَا جَعَلۡنَا عَالِیَہَا سَافِلَہَا وَ اَمۡطَرۡنَا عَلَیۡہَا حِجَارَۃً مِّنۡ سِجِّیۡلٍ ۬ۙ مَّنۡضُوۡدٍ ﴿۸۲﴾

پھر جب ہمارا عذاب آ پہنچا۔تو ہم نے اس سرزمین کو تہہ و بالا کر دیا۔اور اس پر پکی ہوئی مٹی کے پتھر مسلسل برسائے۔(82)

مُّسَوَّمَۃً عِنۡدَ رَبِّکَ ؕ وَ مَا ہِیَ مِنَ الظّٰلِمِیۡنَ بِبَعِیۡدٍ ﴿۸۳﴾

جن میں سے ہر کنکر تمہارے رب کے ہاں سے نشان زدہ تھا۔یعنی ہر پتھر ہر شخص کے لیے مختص تھا۔اور یہ بستی ان کفار قریش سے کچھ زیادہ دور نہیں ہے۔(83)

وَ اِلٰی مَدۡیَنَ اَخَاہُمۡ شُعَیۡبًا ؕ قَالَ یٰقَوۡمِ اعۡبُدُوا اللّٰہَ مَا لَکُمۡ مِّنۡ اِلٰہٍ غَیۡرُہٗ ؕ وَ لَا تَنۡقُصُوا الۡمِکۡیَالَ وَ الۡمِیۡزَانَ اِنِّیۡۤ اَرٰىکُمۡ بِخَیۡرٍ وَّ اِنِّیۡۤ اَخَافُ عَلَیۡکُمۡ عَذَابَ یَوۡمٍ مُّحِیۡطٍ ﴿۸۴﴾

اور ہم نے اہل مدین کی طرف ان کے بھائی شعیبؑ کو بھیجا۔انہوں نے کہا اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو۔اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں

ہے اور ناپ تول میں کمی نہ کرو۔ میں تمہیں اچھے حال میں دیکھ رہا ہوں۔ مجھے اندیشہ ہے کہ (کفرانِ نعمت اور غلط کاری سے) عذاب کا ایسا دن نہ آجائے جو سب کو گھیر لے۔(84)

وَ یٰقَوۡمِ اَوۡفُوا الۡمِكۡیَالَ وَ الۡمِیۡزَانَ بِالۡقِسۡطِ وَ لَا تَبۡخَسُوا النَّاسَ اَشۡیَآءَهُمۡ وَ لَا تَعۡثَوۡا فِی الۡاَرۡضِ مُفۡسِدِیۡنَ ﴿۸۵﴾

اور اے میری قوم! انصاف کے ساتھ ناپ تول پورا کیا کرو۔ اور لوگوں کو ان کی چیزیں کم نہ دو۔ اور زمین میں فساد نہ پھیلاتے پھرو۔(85)

بَقِیَّتُ اللّٰهِ خَیۡرٌ لَّكُمۡ اِنۡ كُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِیۡنَ ۚ۬ وَ مَاۤ اَنَا عَلَیۡكُمۡ بِحَفِیۡظٍ ﴿۸۶﴾

جائز حلال منافع ہی تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم ایماندار ہو؟ اور میں تم پر نگران ونگہبان نہیں ہوں۔(86)

قَالُوۡا یٰشُعَیۡبُ اَصَلٰوتُكَ تَاۡمُرُكَ اَنۡ نَّتۡرُكَ مَا یَعۡبُدُ اٰبَآؤُنَاۤ اَوۡ اَنۡ نَّفۡعَلَ فِیۡۤ اَمۡوَالِنَا مَا نَشٰٓؤُا ؕ اِنَّكَ لَاَنۡتَ الۡحَلِیۡمُ الرَّشِیۡدُ ﴿۸۷﴾

ان لوگوں نے کہا اے شعیبؑ! کیا تمہاری نماز تمہیں حکم دیتی ہے کہ ہم ان معبودوں کو چھوڑ دیں جن کی ہمارے باپ دادا پرستش کرتے آئے ہیں۔ یا اپنے کاروبار میں اپنی مرضی کے مطابق بے ایمانی نہ کریں؟ بس تم ہی بڑے نرم دل اور راست باز ہو؟(87)

قَالَ یٰقَوۡمِ اَرَءَیۡتُمۡ اِنۡ كُنۡتُ عَلٰی بَیِّنَةٍ مِّنۡ رَّبِّیۡ وَ رَزَقَنِیۡ مِنۡهُ رِزۡقًا حَسَنًا ؕ وَ مَاۤ اُرِیۡدُ اَنۡ اُخَالِفَكُمۡ اِلٰی مَاۤ اَنۡهٰىكُمۡ عَنۡهُ ؕ اِنۡ اُرِیۡدُ اِلَّا الۡاِصۡلَاحَ مَا اسۡتَطَعۡتُ ؕ وَ مَا تَوۡفِیۡقِیۡۤ اِلَّا بِاللّٰهِ ؕ عَلَیۡهِ تَوَكَّلۡتُ وَ اِلَیۡهِ اُنِیۡبُ ﴿۸۸﴾

انہوں نے کہا کہ اے میری قوم! کیا تم نے کبھی اس بات پر غور کیا ہے کہ اگر میں اپنے پروردگار کی طرف سے ایک روشن دلیل پر ہوں اور اس نے اپنے ہاں سے مجھے نیک روزی دی ہو (تو کیا میں اس کے خلاف کروں گا؟) اور میں نہیں چاہتا کہ جس کام سے میں تمہیں منع کروں خود اس کو کرنے لگ جاؤں۔ میں تو جہاں تک مجھ سے ہو سکے تمہارے معاملات کی اصلاح چاہتا ہوں۔ اور اس بارے میں مجھے توفیق کا ملنا اللہ ہی کے فضل سے ہے۔ میں اسی پر بھروسہ رکھتا ہوں اور اس کی طرف رجوع کرتا ہوں۔(88)

وَ یٰقَوۡمِ لَا یَجۡرِمَنَّكُمۡ شِقَاقِیۡۤ اَنۡ یُّصِیۡبَكُمۡ مِّثۡلُ مَاۤ اَصَابَ قَوۡمَ نُوۡحٍ اَوۡ قَوۡمَ هُوۡدٍ اَوۡ قَوۡمَ صٰلِحٍ ؕ وَ مَا قَوۡمُ لُوۡطٍ مِّنۡكُمۡ بِبَعِیۡدٍ ﴿۸۹﴾

اور اے میری قوم! میری مخالفت تم سے کوئی ایسا کام نہ کروا دے کہ جیسی مصیبت نوحؑ کی قوم یا ہودؑ کی قوم یا صالحؑ کی قوم پر واقع ہوئی تھی ویسی ہی مصیبت تم پر واقع ہو جائے۔ اور لوطؑ کی قوم کا زمانہ تو تم سے کچھ دور نہیں۔(89)

وَ اسۡتَغۡفِرُوۡا رَبَّكُمۡ ثُمَّ تُوۡبُوۡۤا اِلَیۡهِ ؕ اِنَّ رَبِّیۡ رَحِیۡمٌ وَّدُوۡدٌ ﴿۹۰﴾

اور اپنے پروردگار سے معافی مانگو اور اس کے حضور توبہ کرو۔ بےشک میرا پروردگار رحم والا اور محبت والا ہے۔(90)

قَالُوۡا یٰشُعَیۡبُ مَا نَفۡقَهُ كَثِیۡرًا مِّمَّا تَقُوۡلُ وَ اِنَّا لَنَرٰىكَ فِیۡنَا ضَعِیۡفًا ۚ وَ لَوۡ لَا رَهۡطُكَ لَرَجَمۡنٰكَ وَ مَاۤ

اَنْتَ عَلَيْنَا بِعَزِيْزٍ ﴿٩١﴾

اُنہوں نے کہا کہ اے شعیبؑ! تمہاری بہت سی باتیں ہماری سمجھ میں نہیں آتیں۔ اور ہم دیکھتے ہیں کہ تم ہم میں کمزور بھی ہو۔ اور اگر تمہارا خاندان نہ ہوتا، تو ہم تم کو سنگسار کر دیتے۔ اور تم ہم پر کسی طرح بھی غالب نہیں ہو۔(91)

قَالَ يٰقَوْمِ اَرَهْطِيْۤ اَعَزُّ عَلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاتَّخَذْتُمُوْهُ وَرَآءَكُمْ ظِهْرِيًّا ؕ اِنَّ رَبِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ﴿٩٢﴾

انہوں نے کہا کہ اے میری قوم! کیا میرے خاندان کا دباؤ تم پر اللہ سے زیادہ ہے۔ اور اس کو تم نے پیٹھ پیچھے ڈال رکھا ہے۔ میرا پروردگار تو تمہارے سب اعمال کا احاطہ کیے ہوئے ہے(92)

وَ يٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّيْ عَامِلٌ ؕ سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ وَ مَنْ هُوَ كَاذِبٌ ؕ وَ ارْتَقِبُوْۤا اِنِّيْ مَعَكُمْ رَقِيْبٌ ﴿٩٣﴾

اور اے میری قوم! تم اپنی جگہ کام کیے جاؤ۔ میں اپنی جگہ کام کیے جاتا ہوں۔ تم کو عنقریب معلوم ہو جائے گا کہ رسوا کرنے والا عذاب کس پر آتا ہے اور جھوٹا کون ہے؟ اور تم بھی انتظار کرو، میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتا ہوں۔(93)

وَ لَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا شُعَيْبًا وَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَ اَخَذَتِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دِيَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ۙ﴿٩٤﴾

اور جب ہمارا عذاب آپہنچا تو ہم نے شعیبؑ کو اور جو لوگ ان کے ساتھ ایمان لائے تھے ان کو تو اپنی رحمت سے بچا لیا۔ اور جو لوگ ظالم تھے، ان کو چنگھاڑ نے آ دبوچا۔ تو وہ اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے۔(94)

كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا ؕ اَلَا بُعْدًا لِّمَدْيَنَ كَمَا بَعِدَتْ ثَمُوْدُ ﴿٩٥﴾

گویا ان میں کبھی بسے ہی نہ تھے۔ سن رکھو کہ مدین پر ویسی ہی پھٹکار ہے جیسی ثمود پر پھٹکار تھی۔(95)

وَ لَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَا وَ سُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۙ﴿٩٦﴾

اور ہم نے موسیٰؑ کو اپنی نشانیاں (معجزات) اور روشن دلیل دے کر بھیجا۔(96)

اِلٰى فِرْعَوْنَ وَ مَلَا۠ئِهٖ فَاتَّبَعُوْۤا اَمْرَ فِرْعَوْنَ ۚ وَ مَاۤ اَمْرُ فِرْعَوْنَ بِرَشِيْدٍ ﴿٩٧﴾

فرعون اور اس کے سرداروں کی طرف۔ تو وہ فرعون ہی کے حکم پر چلے۔ اور فرعون کا حکم درست نہیں تھا۔(97)

يَقْدُمُ قَوْمَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَاَوْرَدَهُمُ النَّارَ ؕ وَ بِئْسَ الْوِرْدُ الْمَوْرُوْدُ ﴿٩٨﴾

وہ قیامت کے دن اپنی قوم کے آگے آگے چلے گا اور ان کو دوزخ میں جا اُتارے گا۔ اور جس مقام پر وہ اُتارے جائیں گے وہ برا ہے(98)

وَ اُتْبِعُوْا فِيْ هٰذِهٖ لَعْنَةً وَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ بِئْسَ الرِّفْدُ الْمَرْفُوْدُ ﴿٩٩﴾

اور اس جہان میں بھی لعنت ان کے پیچھے لگا دی گئی اور قیامت کے دن بھی پیچھے لگی رہے گی۔ جو انعام ان کو ملا ہے برا ہے۔(99)

ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْقُرٰى نَقُصُّهٗ عَلَيْكَ مِنْهَا قَآىِٕمٌ وَّ حَصِيْدٌ ۝۱۰۰

یہ (پرانی) بستیوں کے تھوڑے سے حالات ہیں جو ہم تم سے بیان کرتے ہیں۔ ان میں سے بعض تو باقی ہیں اور بعض کا تہس نہس ہو گیا (100)

وَ مَا ظَلَمْنٰهُمْ وَ لٰكِنْ ظَلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ فَمَاۤ اَغْنَتْ عَنْهُمْ اٰلِهَتُهُمُ الَّتِيْ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ لَّمَّا جَآءَ اَمْرُ رَبِّكَ ؕ وَ مَا زَادُوْهُمْ غَيْرَ تَتْبِيْبٍ ۝۱۰۱

اور ہم نے ان پر ظلم نہیں کیا بلکہ خود انہوں نے اپنے اوپر ظلم کیا۔ اور جب آپ کے پروردگار کا حکم (عذاب) آ گیا تو نہیں ان کے ان خداؤں نے کچھ بھی فائدہ نہ پہنچایا، جنہیں وہ اللہ کو چھوڑ کر پکارا کرتے تھے۔ اورانہوں نے ان کی ہلاکت میں اضافہ کے سوا اور کچھ نہ کیا۔ (101)

وَ كَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَاۤ اَخَذَ الْقُرٰى وَ هِيَ ظَالِمَةٌ ؕ اِنَّ اَخْذَهٗۤ اَلِيْمٌ شَدِيْدٌ ۝۱۰۲

اور آپ کا پروردگار جب ظالم بستیوں کو پکڑتا ہے (یعنی ان کے باشندوں کو ان کے ظلم وتعدی کی وجہ سے پکڑتا ہے) تو اس کی پکڑ ایسی ہی ہوتی ہے۔ بے شک اس کی پکڑ بڑی دردناک اور سخت ہوتی ہے۔ (102)

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّمَنْ خَافَ عَذَابَ الْاٰخِرَةِ ؕ ذٰلِكَ يَوْمٌ مَّجْمُوْعٌ ۙ لَّهُ النَّاسُ وَ ذٰلِكَ يَوْمٌ مَّشْهُوْدٌ ۝۱۰۳

ان واقعات میں ہر اس شخص کے لیے عبرت ہے جو عذاب آخرت سے ڈرتا ہو۔ یہ وہ دن ہو گا جس میں سب لوگ اکٹھے کیے جائیں گے اور یہی وہ دن ہو گا جس میں سب کچھ ظاہر ہو جائے گا، عیاں ہو جائے گا۔ (103)

یعنی اس دن لوگوں کے اعمال سب کے سامنے واضح طور پر دکھلا دیئے جائیں گے۔

وَ مَا نُؤَخِّرُهٗۤ اِلَّا لِاَجَلٍ مَّعْدُوْدٍ ۝۱۰۴

اور ہم اس دن کے لانے کو اس لیے موخر کر رہے ہیں کیونکہ اس کا ایک وقت متعین کیا ہوا ہے۔ (104)

يَوْمَ يَاْتِ لَا تَكَلَّمُ نَفْسٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۚ فَمِنْهُمْ شَقِيٌّ وَّ سَعِيْدٌ ۝۱۰۵

جب وہ دن آ جائے گا تو کوئی متنفس خدا کے حکم کے بغیر بول بھی نہیں سکے گا۔ پھر ان میں سے کچھ بدبخت ہوں گے اور کچھ نیک بخت۔ (105)

فَاَمَّا الَّذِيْنَ شَقُوْا فَفِي النَّارِ لَهُمْ فِيْهَا زَفِيْرٌ وَّ شَهِيْقٌ ۝۱۰۶

تو جو بدبخت ہوں گے وہ دوزخ میں ڈال دیئے جائیں گے۔ اس میں وہ چلائیں گے اور دھاڑیں گے۔ (106)

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَ الْاَرْضُ اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ ۝۱۰۷

وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے جب تک آسمان اور زمین قائم ہیں۔ اِلّا یہ کہ آپ کا پروردگار (کچھ اور) چاہے بے شک آپ کا پروردگار (قادرِ مختار ہے) جو چاہتا ہے کر گزرتا ہے۔ (107)

وَ اَمَّا الَّذِيْنَ سُعِدُوْا فَفِي الْجَنَّةِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَ الْاَرْضُ اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ ؕ عَطَآءً غَيْرَ مَجْذُوْذٍ ۝۱۰۸

اور جو نیک بخت ہیں وہ بہشت میں ہوں گے وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے جب تک آسمان اور زمین قائم ہیں۔اِلّا یہ کہ آپ کا پروردگار (کچھ اور) چاہے۔ یہ وہ عطیہ ہے جو کبھی منقطع نہ ہوگا۔(108)

فَلَا تَكُ فِيْ مِرْيَةٍ مِّمَّا يَعْبُدُ هٰۤؤُلَآءِ ۭ مَا يَعْبُدُوْنَ اِلَّا كَمَا يَعْبُدُ اٰبَآؤُهُمْ مِّنْ قَبْلُ ۭ وَ اِنَّا لَمُوَفُّوْهُمْ نَصِيْبَهُمْ غَيْرَ مَنْقُوْصٍ ۝١٠٩

(اے رسولؐ) جن کی یہ مشرک لوگ عبادت کرتے ہیں آپ ان کے باطل پرست ہونے میں کسی شک میں نہ رہیں۔ یہ اسی طرح عبادت کررہے ہیں جس طرح ان سے پہلے ان کے باپ دادا کرتے تھے۔اور ہم ان کو ان کے اعمال کے نتائج کا پورا پورا حصہ دیں گے جس میں کوئی کمی نہیں کی جائے گی۔(109)

وَ لَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ فَاخْتُلِفَ فِيْهِ ۭ وَ لَوْ لَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ۭ وَ اِنَّهُمْ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ ۝١١٠

اور بے شک ہم نے موسیٰؑ کو کتاب عطا کی تو اس میں اختلاف کیا گیا۔اور اگر آپ کے پروردگار کی طرف سے ایک بات پہلے سے طے نہ کر دی گئی ہوتی تو کبھی کا ان کے درمیان فیصلہ کر دیا جاتا۔اور وہ اس عذاب کے بارے میں شک میں مبتلا ہیں۔(110)

وَ اِنَّ كُلًّا لَّمَّا لَيُوَفِّيَنَّهُمْ رَبُّكَ اَعْمَالَهُمْ ۭ اِنَّهٗ بِمَا يَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝١١١

اور یقیناً آپ کا پروردگار ان سب کو ان کے اعمال کا پورا پورا بدلہ دے گا۔بے شک جو کچھ یہ لوگ کر رہے ہیں خدا اس سے پوری طرح باخبر ہے۔(111)

فَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ وَ مَنْ تَابَ مَعَكَ وَ لَا تَطْغَوْا ۭ اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝١١٢

پس (اے رسولؐ) جس طرح آپ کو حکم دیا گیا ہے آپ خود اور وہ لوگ بھی جنہوں نے (کفر و عصیان سے) توبہ کر لی ہے اور آپ کے ساتھ ہیں (راہِ راست پر) ثابت قدم رہیں۔اور حد سے نہ بڑھیں۔(یقین کرو کہ) تم جو کچھ کرتے ہو، اللہ اسے دیکھ رہا ہے۔(112)

وَ لَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ ۙ وَ مَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِيَآءَ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ۝١١٣

اور خبردار! ظالموں کی طرف مائل نہ ہونا ورنہ ان کی طرح تمہیں بھی دوزخ کی آگ چھوئے گی۔اور اللہ کے سوا تمہارا کوئی سرپرست نہ ہوگا اور نہ ہی تمہاری کوئی مدد کی جائے گی۔(113)

وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَ زُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ ۭ اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ۭ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ ۝١١٤ۚ

(اے نبیؐ) دن کے دونوں کناروں (صبح و شام) اور رات کے کچھ حصوں میں نماز قائم کریں۔بے شک نیکیاں برائیوں کو دور کر دیتی ہیں یہ نصیحت ہے ان لوگوں کیلئے جو نصیحت حاصل کرتے ہیں۔(114)

وَ اصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝١١٥

اور آپؐ صبر کیجئے! بے شک اللہ نیک لوگوں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔(115)

فَلَوْ لَا كَانَ مِنَ الْقُرُوْنِ مِنْ قَبْلِكُمْ اُولُوْا بَقِيَّةٍ يَّنْهَوْنَ عَنِ الْفَسَادِ فِي الْاَرْضِ اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّنْ
اَنْجَيْنَا مِنْهُمْ ۚ وَاتَّبَعَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَآ اُتْرِفُوْا فِيْهِ وَكَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ﴿۱۱۶﴾

ان قوموں اور نسلوں میں جو تم سے پہلے گزر چکی ہیں چند افراد کے سوا جن کو ہم نے نجات دی تھی ایسے سمجھدار اور نیک لوگ کیوں نہ ہوئے جو لوگوں کو زمین میں فساد پھیلانے سے روکتے۔ اور ظالم لوگ تو اسی عیش وعشرت کے پیچھے پڑے رہے جوان کو دی گئی تھی۔ اور یہ سب لوگ مجرم تھے۔ (116)

وَمَا كَانَ رَبُّكَ لِيُهْلِكَ الْقُرٰى بِظُلْمٍ وَّ اَهْلُهَا مُصْلِحُوْنَ ﴿۱۱۷﴾

اور آپ کا رب ایسا نہیں ہے کہ وہ ظلم کر کے بستیوں کو ہلاک کر دے۔ جبکہ ان کے باشندے نیک اور اصلاح کرنے والے ہوں۔ (117)

وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ لَجَعَلَ النَّاسَ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلَا يَزَالُوْنَ مُخْتَلِفِيْنَ ﴿۱۱۸﴾

اگر آپ کا رب چاہتا تو سب لوگوں کو ایک ہی امت بنا دیتا۔ مگر اپنی حکمتِ کاملہ سے اس نے ایسا نہیں کیا لہٰذا یہ لوگ ہمیشہ آپس میں اختلاف کرتے رہیں گے۔ (118)

اِلَّا مَنْ رَّحِمَ رَبُّكَ ۭ وَلِذٰلِكَ خَلَقَهُمْ ۭ وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۱۹﴾

سوائے اس کے جس پر آپؐ کا پروردگار رحم فرمائے۔ اِسی (آزادی انتخاب واختیار یعنی آزمائش) کے لیے ہی تو اس نے انہیں پیدا کیا تھا۔ اور آپؐ کے پروردگار کی بات پوری ہوگئی کہ میں جہنم کو تمام جنوں اور انسانوں سے بھر دوں گا۔ (119)

وَكُلًّا نَّقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهٖ فُؤَادَكَ ۚ وَجَآءَكَ فِيْ هٰذِهِ الْحَقُّ وَمَوْعِظَةٌ وَّ
ذِكْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۲۰﴾

اور (اے رسولؐ)! انبیاءؑ کے قصوں میں سے یہ سب قصے جو ہم آپ کو سناتے ہیں (یہ اس لئے ہے کہ) ہم آپؐ کے دل کو مضبوط کر دیں۔ اور پھر ان قصوں کے اندر تمہارے پاس سچائی آ گئی۔ اور اہل ایمان کیلئے نصیحت اور یاد دہانی ہے۔ (120)

وَقُلْ لِّلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ ۭ اِنَّا عٰمِلُوْنَ ﴿۱۲۱﴾

اور (اے پیغمبرؐ) جو لوگ ایمان نہیں لاتے ان سے کہہ دیجیے! تم اپنی جگہ اور اپنے طور پر کام کرو۔ اور ہم اپنی جگہ اور اپنے طور پر کام کر رہے ہیں۔ (121)

وَانْتَظِرُوْا ۚ اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ ﴿۱۲۲﴾

تم بھی (نتیجہ کا) انتظار کرو، ہم بھی انتظار کرتے ہیں۔ (122)

وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاِلَيْهِ يُرْجَعُ الْاَمْرُ كُلُّهٗ فَاعْبُدْهُ وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ ۭ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۳﴾

اور آسمانوں اور زمین کا علمِ غیب اللہ ہی سے مخصوص ہے۔ اور اسی کی طرف تمام معاملات لوٹائے جاتے ہیں۔ تو آپؐ اسی کی عبادت کریں اور اسی پر بھروسہ کریں۔ اور آپؐ کا پروردگار اس سے غافل نہیں ہے جو کچھ تم لوگ کرتے ہو۔ (123)

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

اہم مضامین سورہ یوسف

مضمون	صفحہ نمبر
یوسفؑ کا خواب دیکھنا۔	349
بھائیوں کا یوسفؑ کو کنویں میں پھینکنا۔	351
یعقوبؑ کا صبر۔	351
یوسفؑ کا مصر پہنچنا۔	351
مالک کی بیوی کا یوسفؑ کو پھنسانا۔	352
یوسفؑ کا بچ نکلنا۔	352
عورتوں کا اپنے ہاتھ کاٹ لینا۔	353
یوسفؑ کا جیل جانا۔	353
دو قیدیوں کا خواب کی تعبیر پوچھنا۔	354
قیدیوں کو توحید کی دعوت۔	354
بادشاہِ وقت کا خواب دیکھنا۔	355
یوسفؑ کا تعبیر بتانا۔	356
دربار میں معاملہ اٹھانا اور مالک کی بیوی کا اپنے قصور کا اعتراف کرنا۔	356
یوسفؑ کا عاجزی کا اظہار۔	356
بادشاہ کا یوسفؑ کو وزیر بنانا۔	357
یوسفؑ کے بھائیوں کا مصر آنا۔	357

مضمون	صفحہ نمبر
یوسفؑ کا بنیامین کے لانے کا مطالبہ۔	358
یعقوبؑ کا بیٹوں سے وعدہ لینا۔	358
یعقوبؑ کے خاص علم کا تذکرہ۔	358
بن یامین کا مصر پہنچنا۔	359
بن یامین کو اپنے پاس رکھنے کی تدبیر	359
بھائیوں کا خود ہی اپنی بات کے جال میں پھنس جانا۔	359
بھائیوں کا یوسفؑ کی منت سماجت کرنا۔	360
یعقوبؑ کو بن یامین کی چوری کی اطلاع۔	360
یعقوبؑ کا صبر۔	361
یعقوبؑ کا بھائیوں کو دوبارہ مصر بھیجنا۔	361
یوسفؑ کا اپنے آپ کو ظاہر کرنا۔	362
یوسفؑ کا اپنی قمیض بھیجنا۔	362
یعقوبؑ کو پیشگی علم ہو جانا۔	362
یعقوبؑ کی بینائی کی واپسی۔	362
یوسفؑ کے خواب کا پورا ہونا۔	363
لفظ ظَنُّوْا کی وضاحت۔	364
کُذِبُوْا اور کُذِّبُوْا کی تشریح۔	365

12۔سورہ یوسف

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

میں شروع کرتا ہوں اللہ کے نام کے ساتھ جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے۔

الٓرٰ ۟ قف

(الف) اللہ تعالی کا ذکر، عظمتِ الٰہی، اللہ تعالی کی شان، اللہ کی قدرتیں۔(ل) لقاءاللہ۔اللہ تعالی سے ملاقات۔یوم آخرت کا ذکر۔مرنے کے بعد دوبارہ اٹھایا جانا۔(ر) رسول۔گذشتہ رسولوں کا ذکر۔

تِلۡکَ اٰیٰتُ الۡکِتٰبِ الۡمُبِیۡنِ ۟﴿۱﴾

یہ ایک واضح کتاب کی آیتیں ہیں۔(1)

اِنَّاۤ اَنۡزَلۡنٰہُ قُرۡءٰنًا عَرَبِیًّا لَّعَلَّکُمۡ تَعۡقِلُوۡنَ ﴿۲﴾

بے شک ہم نے قرآن کو عربی زبان میں نازل کیا ہے تاکہ تم اسے سمجھ سکو۔(2)

نَحۡنُ نَقُصُّ عَلَیۡکَ اَحۡسَنَ الۡقَصَصِ بِمَاۤ اَوۡحَیۡنَاۤ اِلَیۡکَ ہٰذَا الۡقُرۡاٰنَ ٭ۖ وَ اِنۡ کُنۡتَ مِنۡ قَبۡلِہٖ لَمِنَ الۡغٰفِلِیۡنَ ﴿۳﴾

ہم اس قرآن کے ذریعہ سے جو ہم نے آپؐ کی طرف وحی کیا ہے ایک بہترین قصہ بیان کرتے ہیں اگرچہ اس سے پہلے آپؐ بے خبر تھے۔(3)

اِذۡ قَالَ یُوۡسُفُ لِاَبِیۡہِ یٰۤاَبَتِ اِنِّیۡ رَاَیۡتُ اَحَدَ عَشَرَ کَوۡکَبًا وَّ الشَّمۡسَ وَ الۡقَمَرَ رَاَیۡتُہُمۡ لِیۡ سٰجِدِیۡنَ ﴿۴﴾

جب یوسفؑ نے اپنے باپ سے کہا کہ میں خواب میں گیارہ ستاروں اور سورج و چاند کو دیکھتا ہوں کہ مجھے سجدہ کر رہے ہیں۔(4)

قَالَ یٰبُنَیَّ لَا تَقۡصُصۡ رُءۡیَاکَ عَلٰۤی اِخۡوَتِکَ فَیَکِیۡدُوۡا لَکَ کَیۡدًا ؕ اِنَّ الشَّیۡطٰنَ لِلۡاِنۡسَانِ عَدُوٌّ مُّبِیۡنٌ ﴿۵﴾

یعقوبؑ نے کہا! اے میرے بیٹے! اپنا یہ خواب اپنے بھائیوں کے سامنے بیان نہ کرنا۔کہیں وہ (تمہیں تکلیف پہنچانے کے لئے) کوئی سازش نہ کرنے لگ جائیں۔بے شک شیطان انسان کا کھلا ہوا دشمن ہے۔(5)

وَ کَذٰلِکَ یَجۡتَبِیۡکَ رَبُّکَ وَ یُعَلِّمُکَ مِنۡ تَاۡوِیۡلِ الۡاَحَادِیۡثِ وَ یُتِمُّ نِعۡمَتَہٗ عَلَیۡکَ وَ عَلٰۤی اٰلِ یَعۡقُوۡبَ کَمَاۤ اَتَمَّہَا عَلٰۤی اَبَوَیۡکَ مِنۡ قَبۡلُ اِبۡرٰہِیۡمَ وَ اِسۡحٰقَ ؕ اِنَّ رَبَّکَ عَلِیۡمٌ حَکِیۡمٌ ﴿۶﴾

اور اسی طرح تمہارا پروردگار تمہیں چن لے گا اور تمہیں خوابوں کی تعبیر کا علم عطا فرمائے گا۔اور تم پر نیز آلِ یعقوبؑ پر اسی طرح اپنی نعمت پوری

کرے گا جس طرح اس سے پہلے تمہارے آباؤ اجداد ابراہیمؑ اور اسحاقؑ پر اپنی نعمت پوری کر چکا ہے بے شک آپ کا پروردگار بڑا علم والا، بڑا حکمت والا ہے۔(6)

لَقَدْ كَانَ فِيْ يُوْسُفَ وَ اِخْوَتِهٖٓ اٰيٰتٌ لِّلسَّآئِلِيْنَ ﴿٧﴾

بے شک یوسفؑ اور اس کے بھائیوں کے قصہ میں پوچھنے والوں کے لیے بڑی نشانیاں ہیں۔(7)

اِذْ قَالُوْا لَيُوْسُفُ وَ اَخُوْهُ اَحَبُّ اِلٰٓى اَبِيْنَا مِنَّا وَ نَحْنُ عُصْبَةٌ ؕ اِنَّ اَبَانَا لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنِۚ ﴿٨﴾

جب انہوں (یوسفؑ کے سوتیلے بھائیوں) نے آپس میں کہا کہ اس کے باوجود کہ ہم پوری جماعت ہیں مگر یوسفؑ اور اس کا (سگا) بھائی (بنیامینؑ) ہمارے باپ کو زیادہ پیارے ہیں۔ بے شک ہمارے باپ کھلی ہوئی غلطی پر ہیں۔(8)

اقْتُلُوْا يُوْسُفَ اَوِ اطْرَحُوْهُ اَرْضًا يَّخْلُ لَكُمْ وَجْهُ اَبِيْكُمْ وَ تَكُوْنُوْا مِنْۢ بَعْدِهٖ قَوْمًا صٰلِحِيْنَ ﴿٩﴾

تم یوسفؑ کو قتل کر ڈالو یا دور کسی غیر معلوم علاقہ میں پھینک آؤ۔ اس طرح تمہارے باپ کی توجہ خالصتاً تمہاری طرف ہو جائے گی اور اس گناہ کے بعد تم (توبہ کر کے) نیک و صالح بن جانا۔(9)

قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ لَا تَقْتُلُوْا يُوْسُفَ وَ اَلْقُوْهُ فِيْ غَيٰبَتِ الْجُبِّ يَلْتَقِطْهُ بَعْضُ السَّيَّارَةِ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ﴿١٠﴾

ان میں سے ایک کہنے والے نے کہا: یوسفؑ کو قتل مت کرو۔ اور اسے کسی تاریک کنویں کی گہرائی میں ڈال دو۔ اسے کوئی راہ گیر مسافر اٹھا لے جائے گا۔ اگر تم کچھ کرنے والے ہو (تو یہ کرو)۔(10)

قَالُوْا يٰٓاَبَانَا مَا لَكَ لَا تَاْمَنَّا عَلٰى يُوْسُفَ وَ اِنَّا لَهٗ لَنٰصِحُوْنَ ﴿١١﴾

انہوں نے کہا: اے ہمارے باپ! آپ کو کیا ہو گیا ہے آپ یوسفؑ کے بارے میں ہم پر اعتبار نہیں کرتے۔ حالانکہ ہم یقینی طور پر اس کے خیر خواہ ہیں۔(11)

اَرْسِلْهُ مَعَنَا غَدًا يَّرْتَعْ وَ يَلْعَبْ وَ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ﴿١٢﴾

آپ اسے کل ہمارے ساتھ بھیج دیجئے وہ خوب کھائے اور کھیلے۔ اور بیشک ہم اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔(12)

قَالَ اِنِّيْ لَيَحْزُنُنِيْٓ اَنْ تَذْهَبُوْا بِهٖ وَ اَخَافُ اَنْ يَّاْكُلَهُ الذِّئْبُ وَ اَنْتُمْ عَنْهُ غٰفِلُوْنَ ﴿١٣﴾

یعقوبؑ نے کہا! تمہارا اسے اپنے ہمراہ لے جانا مجھے غمگین کرتا ہے۔ اور مجھے یہ اندیشہ بھی ہے کہ تم اس سے غفلت کرو اور اسے کوئی بھیڑیا کھا جائے۔(13)

قَالُوْا لَئِنْ اَكَلَهُ الذِّئْبُ وَ نَحْنُ عُصْبَةٌ اِنَّآ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ﴿١٤﴾

انہوں نے جواب دیا کہ ہم جیسی (زور آور) جماعت کی موجودگی میں بھی اگر اسے بھیڑیا کھا جائے تو ہم بالکل نکمے ہی ہوئے۔(14)

فَلَمَّا ذَهَبُوْا بِهٖ وَ اَجْمَعُوْٓا اَنْ يَّجْعَلُوْهُ فِيْ غَيٰبَتِ الْجُبِّ ۚ وَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْهِ لَتُنَبِّئَنَّهُمْ بِاَمْرِهِمْ هٰذَا وَ هُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿١٥﴾

پھر جب اسے لے چلے اور سب نے مل کر ٹھان لیا کہ اسے غیر آباد گہرے کنوئیں کی تہہ میں پھینک دیں۔ ہم نے یوسفؑ کی طرف وحی کی کہ یقیناً

(وقت آئے گا) تو انہیں اس ماجرا کی خبر اس حال میں دے گا کہ وہ جانتے ہی نہ ہوں گے۔(15)

وَ جَآءُوْٓ اَبَاهُمْ عِشَآءً يَّبْكُوْنَ ﴿١٦﴾

اور رات کے وقت وہ سب اپنے باپ کے پاس روتے ہوئے پہنچے۔(16)

قَالُوْا يٰٓاَبَانَآ اِنَّا ذَهَبْنَا نَسْتَبِقُ وَ تَرَكْنَا يُوْسُفَ عِنْدَ مَتَاعِنَا فَاَكَلَهُ الذِّئْبُ ۚ وَ مَآ اَنْتَ بِمُؤْمِنٍ لَّنَا وَ لَوْ كُنَّا صٰدِقِيْنَ ﴿١٧﴾

اور کہنے لگے کہ ابا جان! ہم تو آپس میں دوڑ میں لگ گئے اور یوسفؑ کو ہم نے اپنے سامان کے پاس چھوڑا۔ پس اسے بھیڑیا کھا گیا، آپ تو ہماری بات نہیں مانیں گے، گو ہم بالکل سچے ہی ہوں۔(17)

وَ جَآءُوْ عَلٰى قَمِيْصِهٖ بِدَمٍ كَذِبٍ ؕ قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا ؕ فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ ؕ وَ اللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ ﴿١٨﴾

اور وہ یوسفؑ کے کُرتے پر جھوٹا خون لگا کر لائے۔ آپؑ نے کہا (یہ جھوٹ ہے) بلکہ تمہارے نفس نے (اپنے بچاؤ کیلئے) یہ بات گھڑ کر تمہیں خوشنما دکھادی ہے۔ (بہر حال اس سانحہ پر) صبر کرنا ہی بہتر ہے اور جو کچھ تم بیان کر رہے ہو اس سلسلہ میں اللہ ہی سے مدد مانگی جاسکتی ہے۔(18)

وَ جَآءَتْ سَيَّارَةٌ فَاَرْسَلُوْا وَارِدَهُمْ فَاَدْلٰى دَلْوَهٗ ؕ قَالَ يٰبُشْرٰى هٰذَا غُلٰمٌ ؕ وَ اَسَرُّوْهُ بِضَاعَةً ؕ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٩﴾

اور ایک قافلہ آیا (اور وہاں اترا) تو انہوں نے (پانی لانے کیلئے) اپنا سقا بھیجا۔ پس اس نے جونہی اپنا ڈول ڈالا۔ (تو یوسفؑ اس میں بیٹھ گئے۔ جب ڈول کھینچا) تو وہ پکار اٹھا۔ مبارک ہو! یہ تو ایک لڑکا ہے۔ اور ان لوگوں نے اسے سرمایۂ تجارت سمجھ کر چھپا رکھا۔ اور وہ لوگ جو کچھ کر رہے تھے اللہ اس سے خوب واقف تھا۔(19)

وَ شَرَوْهُ بِثَمَنٍۭ بَخْسٍ دَرَاهِمَ مَعْدُوْدَةٍ ۚ وَ كَانُوْا فِيْهِ مِنَ الزّٰهِدِيْنَ ﴿٢٠﴾

اور بالکل کم قیمت پر یعنی گنتی کے چند درہم کے عوض بیچ ڈالا۔ اور ان کو اس میں کوئی دلچسپی نہ تھی (بلکہ اس سے بیزار تھے)۔(20)

وَ قَالَ الَّذِى اشْتَرٰىهُ مِنْ مِّصْرَ لِامْرَاَتِهٖۤ اَكْرِمِىْ مَثْوٰىهُ عَسٰٓى اَنْ يَّنْفَعَنَآ اَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا ؕ وَ كَذٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوْسُفَ فِى الْاَرْضِ وَ لِنُعَلِّمَهٗ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ ؕ وَ اللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰٓى اَمْرِهٖ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٢١﴾

اور پھر (اس قافلہ والوں سے) مصر کے جس شخص (عزیزِ مصر) نے اسے خریدا تھا، اس نے اپنی بیوی سے کہا! اسے عزت کے ساتھ رکھنا ہو سکتا ہے کہ ہمیں کچھ فائدہ پہنچائے یا ہم اسے اپنا بیٹا بنا لیں۔ اور اس طرح اپنی حکمت سے ہم نے اس یوسفؑ کو سرزمینِ مصر میں بسا دیا۔ اور تاکہ ہم اسے خوابوں کی تعبیر کا علم عطا کریں۔ اور اللہ اپنے ہر کام پر غالب ہے۔ لیکن اکثر لوگ یہ حقیقت نہیں جانتے۔(21)

وَ لَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗۤ اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّ عِلْمًا ؕ وَ كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۲۲﴾

اور جب یوسفؑ پوری جوانی کو پہنچے۔تو ہم نے اس کو علم اور حکمت عطا کی ۔اور ہم اسی طرح نیک لوگوں کو بدلہ دیا کرتے ہیں ۔(22)

وَ رَاوَدَتْهُ الَّتِیْ هُوَ فِیْ بَیْتِهَا عَنْ نَّفْسِهٖ وَ غَلَّقَتِ الْاَبْوَابَ وَ قَالَتْ هَیْتَ لَكَ ؕ قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اِنَّهٗ رَبِّیْۤ اَحْسَنَ مَثْوَایَ ؕ اِنَّهٗ لَا یُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۳﴾

اور پھر یوسفؑ جس عورت کے گھر میں تھے وہ اپنی مطلب براری کے لئے اس پر ڈورے ڈالنے لگی ۔ چنانچہ ایک دن سب دروازے بند کر دیے اور کہا! آ جاؤ، یوسفؑ نے کہا معاذ اللہ! (اللہ کی پناہ) تیرا شوہر میرا امر بی ومحسن ہے اس نے مجھے بڑی عزت سے اپنے گھر میں ٹھہرایا ہے۔تو اس کے بدلے میں اس کی امانت میں خیانت کروں؟ بے شک ظالم کبھی فلاح نہیں پاتے ۔(23)

وَ لَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ ۚ وَ هَمَّ بِهَا لَوْ لَاۤ اَنْ رَّاٰ بُرْهَانَ رَبِّهٖ ؕ كَذٰلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوْٓءَ وَ الْفَحْشَآءَ ؕ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِیْنَ ﴿۲۴﴾

اس عورت نے گناہ کرنے کا ارادہ کر لیا تھا۔اور یوسفؑ بھی اس کا ارادہ کر لیتے اگر اپنے پروردگار کی نشانی نہ دیکھ لیتے ۔ایسا اس لیے ہوا تا کہ ہم یوسفؑ سے برائی اور بے حیائی کو دور رکھیں ۔ بے شک وہ ہمارے برگزیدہ بندوں میں سے تھا۔(24)

وَ اسْتَبَقَا الْبَابَ وَ قَدَّتْ قَمِیْصَهٗ مِنْ دُبُرٍ وَّ اَلْفَیَا سَیِّدَهَا لَدَا الْبَابِ ؕ قَالَتْ مَا جَزَآءُ مَنْ اَرَادَ بِاَهْلِكَ سُوْٓءًا اِلَّاۤ اَنْ یُّسْجَنَ اَوْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۲۵﴾

اور وہ دونوں ایک دوسرے سے پہلے دروازہ تک پہنچنے کے لئے دوڑے ۔اور اس عورت نے یوسفؑ کا کرتہ پیچھے سے کھینچ کر پھاڑ دیا۔اور پھر دونوں نے اس عورت کے خاوند کو دروازے کے پاس کھڑا ہوا پایا۔اسے دیکھتے ہی اپنی بے گناہی ثابت کرنے کے لیے اس عورت نے بات بنائی اور کہا جو شخص تمہاری بیوی کے ساتھ بدکاری کرنے کا ارادہ کرے اس کی سزا اس کے سوا اور کیا ہے کہ اسے قید کر دیا جائے یا کوئی دردناک عذاب دیا جائے ۔(25)

قَالَ هِیَ رَاوَدَتْنِیْ عَنْ نَّفْسِیْ وَ شَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ اَهْلِهَا ۚ اِنْ كَانَ قَمِیْصُهٗ قُدَّ مِنْ قُبُلٍ فَصَدَقَتْ وَ هُوَ مِنَ الْكٰذِبِیْنَ ﴿۲۶﴾

یوسفؑ نے کہا اسی نے مجھ کو اپنی طرف مائل کرنا چاہا تھا۔اس عورت کے اہل خانہ میں سے ایک فیصلہ کرنے والے نے فیصلہ کیا کہ اگر اس کا کرتہ آگے سے پھٹا تو یہ سچی اور یوسفؑ جھوٹا ہے۔(26)

شَهِدَ شَاهِدٌ کے معنی لوگوں نے گواہ کے لکھے ہیں ۔مگر یہ اس سیاق میں درست نہیں ہیں ۔ کیونکہ وہاں اس وقت کوئی بھی موجود نہیں تھا۔ بلکہ یہ معاملہ جب خاندان کے لوگوں تک پہنچا ہے تو پھر یہ کسی نے فیصلہ سنایا ہے۔مفردات القرآن، امام راغب اصفہانی۔

وَ اِنْ كَانَ قَمِیْصُهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ فَكَذَبَتْ وَ هُوَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ ﴿۲۷﴾

اور اگر اس کا کرتہ پیچھے سے پھٹا ہوا ہے تو یہ عورت جھوٹی ہے اور یوسفؑ سچا ہے۔(27)

فَلَمَّا رَاٰ قَمِيْصَهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ قَالَ اِنَّهٗ مِنْ كَيْدِكُنَّ ؕ اِنَّ كَيْدَكُنَّ عَظِيْمٌ ﴿۲۸﴾

پس جب عورت کے خاوند نے یوسفؑ کا کرتہ دیکھا کہ پیچھے سے پھٹا ہوا ہے تو عورت سے کہا یہ تمہاری مکاریوں میں سے ایک مکاری ہے بے شک تمہاری مکاریاں بڑی سخت ہوتی ہیں۔(28)

يُوْسُفُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا ٚ وَاسْتَغْفِرِيْ لِذَنْۢبِكِ ۖۚ اِنَّكِ كُنْتِ مِنَ الْخٰطِـِٕيْنَ ﴿۲۹﴾

پھر یوسفؑ سے کہا! اے یوسفؑ! اس بات سے درگزر کر (اسے جانے دے) اور بیوی سے کہا! اپنے گناہ کی معافی مانگ یقیناً تو خطا کاروں میں سے ہے۔(29)

وَقَالَ نِسْوَةٌ فِى الْمَدِيْنَةِ امْرَاَتُ الْعَزِيْزِ تُرَاوِدُ فَتٰىهَا عَنْ نَّفْسِهٖ ۚ قَدْ شَغَفَهَا حُبًّا ؕ اِنَّا لَنَرٰىهَا فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۳۰﴾

پھر (جب اس واقعہ کا چرچا ہوا تو) شہر کی عورتیں کہنے لگیں کہ عزیز کی بیوی اپنے غلام پر ڈورے ڈال رہی ہے۔اس کی محبت اس کے دل کی گہرائیوں میں اتر گئی ہے۔ہم تو اسے صریح غلطی میں مبتلا دیکھتی ہیں۔(30)

فَلَمَّا سَمِعَتْ بِمَكْرِهِنَّ اَرْسَلَتْ اِلَيْهِنَّ وَاَعْتَدَتْ لَهُنَّ مُتَّكَاً وَّاٰتَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ سِكِّيْنًا وَّقَالَتِ اخْرُجْ عَلَيْهِنَّ ۚ فَلَمَّا رَاَيْنَهٗۤ اَكْبَرْنَهٗ وَقَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ وَقُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا هٰذَا بَشَرًا ؕ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا مَلَكٌ كَرِيْمٌ ﴿۳۱﴾

جب اس عورت نے ان عورتوں کی طعن وتشنیع کی یہ باتیں سنیں، تو اس نے انہیں دعوت کے لیے بلوا بھیجا۔اور ان کے لئے مسندیں لگا دیں۔اور ہر ایک کو پھل کاٹنے کیلئے ایک چھری دے دی۔پھر جب وہ پھل کاٹ کر کھانے لگیں تو اس نے یوسفؑ سے کہا ذرا ان کے سامنے نکل آ۔پس جب انہوں نے دیکھا تو انہیں بڑا بارعب پایا۔اور اس کو پھسلانے کے لیے اپنے ہاتھ کاٹ لیے۔(مگر یوسفؑ ان کی محفل میں بھی پاکیزگی کا پیکر بنے رہے۔) تو وہ بے ساختہ کہہ اٹھیں ماشاءاللہ۔یہ انسان نہیں ہے بلکہ کوئی معزز فرشتہ ہے۔(کہ عورتوں کی محفل میں بھی اپنی نظر کو قابو میں رکھا ہوا ہے۔)(31)

قَالَتْ فَذٰلِكُنَّ الَّذِيْ لُمْتُنَّنِيْ فِيْهِ ؕ وَلَقَدْ رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ فَاسْتَعْصَمَ ؕ وَلَئِنْ لَّمْ يَفْعَلْ مَاۤ اٰمُرُهٗ لَيُسْجَنَنَّ وَلَيَكُوْنًا مِّنَ الصّٰغِرِيْنَ ﴿۳۲﴾

عزیز کی بیوی نے کہا! یہی وہ ہے جس کے بارے میں تم مجھے ملامت کرتی تھیں۔(تم نے بھی اب کوشش کر دیکھی ہے اور ناکام رہی ہو۔) بے شک میں نے اس پر ڈورے ڈالے اور پھسلانے کی کوشش کی مگر وہ بچا ہی رہا۔اور اگر اس نے وہ نہ کیا جس کا میں اسے حکم دیتی ہوں تو پھر اسے ضرور قید کر دیا جائے گا۔اور ضرور ذلیل بھی ہوگا۔(32)

قَالَ رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا يَدْعُوْنَنِيْۤ اِلَيْهِ ۚ وَاِلَّا تَصْرِفْ عَنِّيْ كَيْدَهُنَّ اَصْبُ اِلَيْهِنَّ وَاَكُنْ مِّنَ الْجٰهِلِيْنَ ﴿۳۳﴾

یوسفؑ نے بات سن کر کہا! اے میرے پروردگار! اس کام کی نسبت جس کی یہ مجھے دعوت دے رہی ہیں مجھے قید خانہ پسند ہے اور اگر تو مجھ سے ان

کے مکروفریب کو دور نہ کرے تو ہوسکتا ہے کہ میں ان کی طرف مائل ہو جاؤں۔ اور اس طرح جاہلوں میں سے ہو جاؤں۔(33)

فَاسْتَجَابَ لَهٗ رَبُّهٗ فَصَرَفَ عَنْهُ كَيْدَهُنَّ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۳۴﴾

پس اس کے پروردگار نے اس کی دعا قبول کر لی اور اس سے ان عورتوں کے مکروفریب کو دور کر دیا۔ بے شک وہ بڑا سننے والا، بڑا جاننے والا ہے۔(34)

ثُمَّ بَدَا لَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا رَاَوُا الْاٰيٰتِ لَيَسْجُنُنَّهٗ حَتّٰى حِيْنٍ ﴿۳۵﴾

پھر اس کے باوجود کہ وہ یوسفؑ کی پاکدامنی کی نشانیاں دیکھ چکے تھے۔ تاہم انہیں یہی مناسب معلوم ہوا کہ ایک مدت تک اسے قید کر دیں۔ (اس سے ایک تو بدنامی میں کمی ہوگی کہ لوگوں کو یقین آئے گا کہ یوسفؑ ہی گناہگار ہے۔ اور دوسرا عورت بھی اپنا خیال اس سے ہٹا لے گی۔)(35)

وَدَخَلَ مَعَهُ السِّجْنَ فَتَيٰنِ ؕ قَالَ اَحَدُهُمَآ اِنِّيْٓ اَرٰىنِيْٓ اَعْصِرُ خَمْرًا ۚ وَقَالَ الْاٰخَرُ اِنِّيْٓ اَرٰىنِيْٓ اَحْمِلُ فَوْقَ رَاْسِيْ خُبْزًا تَاْكُلُ الطَّيْرُ مِنْهُ ؕ نَبِّئْنَا بِتَاْوِيْلِهٖ ۚ اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۳۶﴾

اور یوسفؑ کے ساتھ دو اور جوان آدمی بھی قید خانہ میں داخل ہوئے۔ ان میں سے ایک نے کہا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں شراب (بنانے کے لیے انگور کا رس) نچوڑ رہا ہوں۔ اور دوسرے نے کہا کہ میں نے دیکھا ہے کہ سر پر کچھ روٹیاں اٹھائے ہوں۔ جن میں سے پرندے کھا رہے ہیں۔ ہمیں ذرا اس کی تعبیر بتائیے۔ ہم آپ کو نیک لوگوں میں سے دیکھتے ہیں۔(36)

قَالَ لَا يَاْتِيْكُمَا طَعَامٌ تُرْزَقٰنِهٖٓ اِلَّا نَبَّاْتُكُمَا بِتَاْوِيْلِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّاْتِيَكُمَا ؕ ذٰلِكُمَا مِمَّا عَلَّمَنِيْ رَبِّيْ ؕ اِنِّيْ تَرَكْتُ مِلَّةَ قَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۳۷﴾

یوسفؑ نے کہا جو مقررہ کھانا تمہیں دیا جاتا ہے اس کے آنے سے پہلے میں تمہیں تمہارے خوابوں کی تعبیر بتا دوں گا۔ یہ (تعبیرِ خواب) بھی منجملہ ان علوم کے ہے جو میرے پروردگار نے مجھے تعلیم کیے ہیں۔ میں ان لوگوں کا دین چھوڑے ہوئے ہوں جو اللہ پر ایمان نہیں رکھتے اور آخرت کے بھی منکر ہیں۔(37)

وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ اٰبَآءِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ؕ مَا كَانَ لَنَآ اَنْ نُّشْرِكَ بِاللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ؕ ذٰلِكَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ عَلَيْنَا وَعَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ ﴿۳۸﴾

اور میں تو اپنے باپ دادا ابراہیمؑ، اسحاقؑ اور یعقوبؑ کے مذہب کا پیرو ہوں۔ ہمیں یہ زیبا نہیں ہے کہ ہم کسی چیز کو بھی اللہ کا شریک ٹھہرائیں۔ یہ اللہ کا فضل ہے جو اس نے ہم پر اور سب لوگوں پر کیا ہے لیکن اکثر لوگ شکر ادا نہیں کرتے۔(38)

يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ ءَاَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ خَيْرٌ اَمِ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿۳۹﴾

اے قید خانہ کے میرے دونوں ساتھیو! کیا بہت سے الگ الگ خدا اچھے ہیں یا اللہ جو واحد بھی ہے اور سب پر غالب بھی؟(39)

مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلَّآ اَسْمَآءً سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ؕ اِنِ

الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ اَمَرَ اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّاۤ اِيَّاهُ ؕ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۰﴾

اللہ کو چھوڑ کر تم جن کی پرستش کرتے ہو۔ان کی حقیقت اس کے سوا اور کیا ہے؟ کہ وہ چند نام ہیں۔جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے رکھ لئے ہیں۔اللہ نے ان کے لئے کوئی سند نہیں اتاری ہے۔حکم کا حق صرف اللہ ہی کے لیے ہے۔اسی نے حکم دیا ہے کہ اس کے سوا اور کسی کی عبادت نہ کرو۔یہی سیدھا دین ہے مگر اکثر لوگ جانتے نہیں ہیں۔(40)

يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ اَمَّاۤ اَحَدُكُمَا فَيَسْقِيْ رَبَّهٗ خَمْرًا ۚ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَيُصْلَبُ فَتَاْكُلُ الطَّيْرُ مِنْ رَّاْسِهٖ ؕ قُضِيَ
الْاَمْرُ الَّذِيْ فِيْهِ تَسْتَفْتِيٰنِ ﴿۴۱﴾

اے قید خانہ کے میرے دونوں ساتھیو! تم میں سے ایک تو وہ ہے جو اپنے مالک (شاہِ مصر) کو شراب پلائے گا۔اور جو دوسرا ہے اسے سولی پر لٹکایا جائے گا اور پرندے اس کے سر کو نوچ نوچ کر کھائیں گے۔اس بات کا فیصلہ ہو چکا جس کے بارے میں تم دریافت کرتے ہو۔(41)

وَقَالَ لِلَّذِيْ ظَنَّ اَنَّهٗ نَاجٍ مِّنْهُمَا اذْكُرْنِيْ عِنْدَ رَبِّكَ فَاَنْسٰىهُ الشَّيْطٰنُ ذِكْرَ رَبِّهٖ فَلَبِثَ فِي السِّجْنِ بِضْعَ سِنِيْنَ ﴿۴۲﴾

اور یوسفؑ نے اس شخص سے کہا جس کے متعلق وہ سمجھتے تھے کہ وہ ان دونوں میں سے رہا ہو جائے گا۔کہ اپنے مالک سے میرا تذکرہ بھی کر دینا۔لیکن شیطان نے اسے اپنے مالک سے یہ تذکرہ کرنا بھلا دیا۔پس یوسفؑ کئی سال قید خانہ میں پڑا رہا۔(42)

وَقَالَ الْمَلِكُ اِنِّيْۤ اَرٰى سَبْعَ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ يَّاْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَّسَبْعَ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ وَّاُخَرَ يٰبِسٰتٍ ؕ
يٰۤاَيُّهَا الْمَلَاُ اَفْتُوْنِيْ فِيْ رُءْيَايَ اِنْ كُنْتُمْ لِلرُّءْيَا تَعْبُرُوْنَ ﴿۴۳﴾

اور بادشاہ نے کہا میں نے خواب میں سات موٹی تازی گائیں دیکھی ہیں جنہیں سات دبلی پتلی گائیں کھا رہی ہیں۔اور سات بالیاں ہری ہیں اور سات دوسری سوکھی۔اے درباریو! اگر تم خواب کی تعبیر دے سکتے ہو تو پھر مجھے میرے خواب کی تعبیر بتاؤ۔(43)

قَالُوْۤا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ ۚ وَمَا نَحْنُ بِتَاْوِيْلِ الْاَحْلَامِ بِعٰلِمِيْنَ ﴿۴۴﴾

انہوں نے کہا یہ تو پریشان خیالات ہیں۔ اور ہم پریشان خوابوں کی تعبیر نہیں جانتے۔(44)

وَقَالَ الَّذِيْ نَجَا مِنْهُمَا وَادَّكَرَ بَعْدَ اُمَّةٍ اَنَا اُنَبِّئُكُمْ بِتَاْوِيْلِهٖ فَاَرْسِلُوْنِ ﴿۴۵﴾

اس وقت وہ شخص جو ان دو قیدیوں میں سے رہا ہوا تھا۔اور مدت کے بعد اسے (یوسفؑ کا پیغام) یاد آیا تھا۔بولا! میں تمہیں اس خواب کی تعبیر بتاتا ہوں۔ذرا مجھے ایک جگہ بھیج دو۔(45)

يُوْسُفُ اَيُّهَا الصِّدِّيْقُ اَفْتِنَا فِيْ سَبْعِ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ يَّاْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَّسَبْعِ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ وَّاُخَرَ
يٰبِسٰتٍ ۙ لَّعَلِّيْۤ اَرْجِعُ اِلَى النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۶﴾

(چنانچہ وہ سیدھا قید خانہ گیا اور کہا) اے یوسفؑ! اے میرے دوست! ذرا ہمیں اس خواب کی تعبیر بتاؤ کہ سات موٹی تازی گائیں ہیں جنہیں سات دبلی پتلی گائیں کھا رہی ہیں۔اور سات بالیاں ہری ہیں اور سات سوکھی۔تا کہ میں ان لوگوں کے پاس جاؤں (اور انہیں جا کر

بتاؤں)۔تا کہ وہ تعبیر جان لیں۔(46)

قَالَ تَزْرَعُوْنَ سَبْعَ سِنِيْنَ دَاَبًا ۚ فَمَا حَصَدْتُّمْ فَذَرُوْهُ فِيْ سُنْۢبُلِهٖٓ اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّا تَاْكُلُوْنَ ﴿٤٧﴾

یوسفؑ نے کہا!(اس خواب کی تعبیر یہ ہے) کہ تم متواتر سات سال کاشتکاری کرو گے۔ پھر جو فصل کاٹو اسے اس کی بالی میں رہنے دو۔ ہاں البتہ تھوڑا سا حصہ نکال لو جسے تم کھاؤ۔(47)

ثُمَّ يَاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ سَبْعٌ شِدَادٌ يَّاْكُلْنَ مَا قَدَّمْتُمْ لَهُنَّ اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّا تُحْصِنُوْنَ ﴿٤٨﴾

پھر اس کے بعد سات بڑے سخت سال آئیں گے۔جس میں لوگ وہ سارا غلہ کھائیں گے جو تم نے ان کے لئے ذخیرہ کیا تھا۔مگر تھوڑا سا بچے گا جسے تم محفوظ کرلو گے۔(48)

ثُمَّ يَاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ عَامٌ فِيْهِ يُغَاثُ النَّاسُ وَفِيْهِ يَعْصِرُوْنَ ﴿٤٩﴾

پھر اس کے بعد ایک سال ایسا آئے گا جس میں لوگوں پر خوب بارش برسائی جائے گی۔ اور جس میں وہ پھلوں کا رس نچوڑیں گے۔(49)

وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُوْنِيْ بِهٖ ۚ فَلَمَّا جَآءَهُ الرَّسُوْلُ قَالَ ارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ فَسْـَٔلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ الّٰتِيْ قَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ ۭ اِنَّ رَبِّيْ بِكَيْدِهِنَّ عَلِيْمٌ ﴿٥٠﴾

(یہ تعبیر سن کر) بادشاہ نے کہا اس شخص (یوسفؑ) کو میرے پاس لاؤ۔پس جب قاصد اس کے پاس آیا تو انہوں نے کہا! اپنے بادشاہ کے پاس واپس جاؤ۔اور اس سے پوچھو کہ ان عورتوں کے معاملہ کی حقیقت کیا ہے جنہوں نے اپنے ہاتھ کاٹ ڈالے تھے؟ بے شک میرا پروردگار ان کے مکر وفریب سے خوب واقف ہے۔(50)

قَالَ مَا خَطْبُكُنَّ اِذْ رَاوَدْتُّنَّ يُوْسُفَ عَنْ نَّفْسِهٖ ۭ قُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ مِنْ سُوْۗءٍ ۭ قَالَتِ امْرَاَتُ الْعَزِيْزِ الْـٰٔنَ حَصْحَصَ الْحَقُّ ۡ اَنَا رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ وَاِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿٥١﴾

(چنانچہ بادشاہ نے ان سب عورتوں کو بلایا اور) پوچھا۔تمہارا کیا معاملہ تھا جب تم نے اپنی مطلب براری کے لئے یوسفؑ پر ڈورے ڈالے تھے اور اسے پھسلانا چاہا تھا؟ سب نے (بیک زبان) کہا حاشا للہ! ہمیں تو اس کی ذرہ بھر کوئی برائی معلوم نہیں ہوئی (اس وقت) عزیز مصر کی بیوی نے کہا اب جبکہ حق ظاہر ہو گیا (اور حقیقت حال بالکل آشکارا ہوگئی) تو وہ میں تھی جس نے یوسفؑ پر ڈورے ڈالے تھے۔بے شک وہ سچے لوگوں میں سے ہے۔(51)

ذٰلِكَ لِيَعْلَمَ اَنِّيْ لَمْ اَخُنْهُ بِالْغَيْبِ وَاَنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ كَيْدَ الْخَاۗىِٕنِيْنَ ﴿٥٢﴾

(یوسفؑ نے کہا) یہ سب کچھ اس لئے کیا تا کہ عزیز مصر کو یقین ہو جائے کہ میں نے اس کی پس پشت اس کی امانت میں خیانت نہیں کی۔اور یقینا اللہ خیانت کاروں کے مکر وفریب کو کامیاب نہیں ہونے دیتا۔(52)

وَمَآ اُبَرِّئُ نَفْسِيْ ۚ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌۢ بِالسُّوْۗءِ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّيْ ۭ اِنَّ رَبِّيْ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٥٣﴾

میں اپنے نفس کو بھی بری قرار نہیں دیتا۔بے شک نفس تو برائی کا بڑا حکم دینے والا (اور اس پر اکسانے والا) ہے مگر یہ کہ میرا پروردگار کسی کے حال

پر رحم کرے۔یقیناً میرا پروردگار بڑا بخشنے والا، بڑا رحم کرنے والا۔(53)

وَ قَالَ الْمَلِكُ ائْتُوْنِيْ بِهٖۤ اَسْتَخْلِصْهُ لِنَفْسِيْ ۚ فَلَمَّا كَلَّمَهٗ قَالَ اِنَّكَ الْيَوْمَ لَدَيْنَا مَكِيْنٌ اَمِيْنٌ ﴿۵۴﴾

اور بادشاہ نے کہا کہ اسے میرے پاس بلاؤ تا کہ میں اسے اپنے ذاتی کاموں کی انجام دہی کے لیے مخصوص کرلوں۔پس جب یوسفؑ آئے اور بادشاہ نے اس سے گفتگو کی تو متاثر ہوکر کہا آج سے تم ہمارے ہاں صاحب مرتبہ اور معزز ہو۔(54)

قَالَ اجْعَلْنِيْ عَلٰى خَزَآىِٕنِ الْاَرْضِ ۚ اِنِّيْ حَفِيْظٌ عَلِيْمٌ ﴿۵۵﴾

یوسفؑ نے کہا مجھے زمین کے خزانوں پر نگران مقرر کردیجئے۔بیشک میں اس کا علم رکھتا ہوں اور اس کی حفاظت جانتا ہوں۔(55)

وَ كَذٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوْسُفَ فِي الْاَرْضِ ۚ يَتَبَوَّاُ مِنْهَا حَيْثُ يَشَآءُ ؕ نُصِيْبُ بِرَحْمَتِنَا مَنْ نَّشَآءُ وَ لَا نُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۵۶﴾

اور یوں ہم نے یوسفؑ کو اس ملک پر قدرت بخشی۔اس میں جہاں چاہے رہے۔ہم اپنی رحمت جسے چاہیں پہنچائیں اور ہم نیک لوگوں کا اَجر ضائع نہیں کرتے۔(56)

وَ لَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ كَانُوْا يَتَّقُوْنَ ﴿۵۷﴾

اور بیشک آخرت کا ثواب ان کے لیے بہتر ہے۔جو ایمان لائے اور پرہیز گار رہے۔(57)

وَ جَآءَ اِخْوَةُ يُوْسُفَ فَدَخَلُوْا عَلَيْهِ فَعَرَفَهُمْ وَ هُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ﴿۵۸﴾

اور یوسفؑ کے بھائی آئے تو اس کے پاس حاضر ہوئے۔تو یوسفؑ نے انہیں پہچان لیا اور وہ اس سے انجان رہے۔(58)

وَ لَمَّا جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ قَالَ ائْتُوْنِيْ بِاَخٍ لَّكُمْ مِّنْ اَبِيْكُمْ ۚ اَلَا تَرَوْنَ اَنِّيْۤ اُوْفِي الْكَيْلَ وَ اَنَا خَيْرُ الْمُنْزِلِيْنَ ﴿۵۹﴾

اور جب ان کا سامان مہیا کر دیا پھر کہا کہ اپنا سوتیلا بھائی میرے پاس لے آؤ۔کیا نہیں دیکھتے کہ میں پورا پورا غلہ دیتا ہوں اور میں سب سے بہتر مہمان نواز ہوں۔(59)

فَاِنْ لَّمْ تَاْتُوْنِيْ بِهٖ فَلَا كَيْلَ لَكُمْ عِنْدِيْ وَ لَا تَقْرَبُوْنِ ﴿۶۰﴾

پھر اگر اسے میرے پاس نہ لاؤ گے۔تو تمہارے لیے میرے یہاں غلہ بھی نہیں ہے۔اور میرے قریب بھی نہ آؤ گے۔(60)

قَالُوْا سَنُرَاوِدُ عَنْهُ اَبَاهُ وَ اِنَّا لَفٰعِلُوْنَ ﴿۶۱﴾

بولے کہ ہم اس کے باپ کو اس پر راضی کریں گے۔اور اسے ضرور لے کر آئیں گے۔(61)

وَ قَالَ لِفِتْيٰنِهِ اجْعَلُوْا بِضَاعَتَهُمْ فِيْ رِحَالِهِمْ لَعَلَّهُمْ يَعْرِفُوْنَهَاۤ اِذَا انْقَلَبُوْۤا اِلٰۤى اَهْلِهِمْ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۶۲﴾

اور یوسفؑ نے اپنے غلاموں سے کہا ان کی رقم ان کی بوریوں میں ہی رکھ دو۔تا کہ جب وہ اپنے گھر کی طرف لوٹ جائیں تو اسے پالیں۔اور شاید اس طرح جلدی لوٹ آئیں۔(62)

فَلَمَّا رَجَعُوْٓا اِلٰٓى اَبِيْهِمْ قَالُوْا يٰٓاَبَانَا مُنِعَ مِنَّا الْكَيْلُ فَاَرْسِلْ مَعَنَآ اَخَانَا نَكْتَلْ وَ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ﴿۶۳﴾

پھر جب وہ اپنے باپ کی طرف لوٹ کر گئے بولے! اے ہمارے باپ ہمیں غلہ لینے سے روک دیا گیا ہے۔ ہمارے بھائی کو ہمارے ساتھ بھیج دیجئے تا کہ ہم غلہ لائیں۔اور ہم ضرور اپنے بھائی کی حفاظت کریں گے۔(63)

قَالَ هَلْ اٰمَنُكُمْ عَلَيْهِ اِلَّا كَمَآ اَمِنْتُكُمْ عَلٰٓى اَخِيْهِ مِنْ قَبْلُ ؕ فَاللّٰهُ خَيْرٌ حٰفِظًا ۪ وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۶۴﴾

آپؑ نے کہا! کیا میں اس کے بارے میں تم پر اسی طرح اعتماد کروں۔جس طرح اس سے پہلے اس کے بھائی کے بارے میں کیا تھا؟ بہر حال اللہ سب سے بہتر حفاظت کرنے والا ہے اور وہی سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔(64)

وَ لَمَّا فَتَحُوْا مَتَاعَهُمْ وَجَدُوْا بِضَاعَتَهُمْ رُدَّتْ اِلَيْهِمْ ؕ قَالُوْا يٰٓاَبَانَا مَا نَبْغِيْ ؕ هٰذِهٖ بِضَاعَتُنَا رُدَّتْ اِلَيْنَا ۚ وَ نَمِيْرُ اَهْلَنَا وَ نَحْفَظُ اَخَانَا وَ نَزْدَادُ كَيْلَ بَعِيْرٍ ؕ ذٰلِكَ كَيْلٌ يَّسِيْرٌ ﴿۶۵﴾

اور جب انہوں نے اپنا سامان کھولا تو دیکھا کہ ان کی رقم انہیں واپس کر دی گئی ہے تو کہنے لگے ابا جان! ہمیں اور کیا چاہیے؟ (دیکھیں) یہ ہماری رقم ہے جو ہمیں واپس کر دی گئی ہے (اب کی بار جو بھائی کو اپنے ساتھ لے جائیں گے) تو جہاں اپنے گھر والوں کے لیے غلہ لائیں گے اپنے بھائی کی حفاظت کریں گے۔وہاں ایک اونٹ کا بار اور زیادہ بھی لائیں گے۔اور یہ غلہ جو اب کی بار ہم لائے ہیں بہت تھوڑا ہے۔(65)

قَالَ لَنْ اُرْسِلَهٗ مَعَكُمْ حَتّٰى تُؤْتُوْنِ مَوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ لَتَاْتُنَّنِيْ بِهٖٓ اِلَّآ اَنْ يُّحَاطَ بِكُمْ ۚ فَلَمَّآ اٰتَوْهُ مَوْثِقَهُمْ قَالَ اللّٰهُ عَلٰى مَا نَقُوْلُ وَكِيْلٌ ﴿۶۶﴾

آپؑ نے کہا میں اسے کبھی تمہارے ساتھ نہیں بھیجوں گا جب تک اللہ کی قسم کھا کر مجھ سے عہد نہ کرو کہ تم اسے ضرور اپنے ساتھ واپس لاؤ گے۔ سوائے اس کے کہ تم سب ہی گھیر لئے جاؤ (اور بے بس ہو جاؤ)۔پھر جب انہوں نے قسم کھا کر اپنا قول دے دیا تو آپ نے کہا اللہ ہمارے قول و قرار پر نگہبان ہے۔(66)

وَ قَالَ يٰبَنِيَّ لَا تَدْخُلُوْا مِنْۢ بَابٍ وَّاحِدٍ وَّ ادْخُلُوْا مِنْ اَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ ؕ وَ مَآ اُغْنِيْ عَنْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ؕ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ۚ وَ عَلَيْهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ﴿۶۷﴾

اور آپؑ نے کہا! اے میرے بیٹو (جب مصر پہنچو) تو ایک دروازے سے شہر میں داخل نہ ہونا۔ بلکہ مختلف دروازوں سے داخل ہونا۔اور میں تمہیں اللہ (کی مشیت اور اس کی قضا و قدر) سے بچا تو نہیں سکتا۔ ہر قسم کا حکم اور فیصلہ اللہ کے قبضہ قدرت میں ہے۔اسی پر میرا بھروسہ ہے اور اسی پر سب بھروسہ کرنے والوں کو بھروسہ کرنا چاہیے۔(67)

وَ لَمَّا دَخَلُوْا مِنْ حَيْثُ اَمَرَهُمْ اَبُوْهُمْ ؕ مَا كَانَ يُغْنِيْ عَنْهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا حَاجَةً فِيْ نَفْسِ يَعْقُوْبَ قَضٰىهَا ؕ وَ اِنَّهٗ لَذُوْ عِلْمٍ لِّمَا عَلَّمْنٰهُ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۶۸﴾

اور جب وہ لوگ (مصر میں) اسی طرح داخل ہوئے جس طرح ان کے باپ نے انہیں حکم دیا تھا۔ان کا اس طرح داخل ہونا انہیں خدا (کی

مشیت اور اس کی تقدیر) سے بچا تو نہیں سکتا تھا مگر یہ یعقوبؑ کے دل میں ایک تمنا تھی جسے انہوں نے پورا کر لیا۔ بے شک اس کے پاس کچھ خاص علم تھا جو کہ ہمارا دیا ہوا تھا۔لیکن اکثر لوگ اس حقیقت کو نہیں جانتے۔(68)

وَ لَمَّا دَخَلُوْا عَلٰى يُوْسُفَ اٰوٰۤى اِلَيْهِ اَخَاهُ قَالَ اِنِّیْۤ اَنَا اَخُوْكَ فَلَا تَبْتَىٕسْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۶۹﴾

اور جب یہ لوگ یوسفؑ کے پاس پہنچے تو اس نے اپنے حقیقی بھائی (بنیامین) کو اپنے پاس جگہ دی۔اور کہا میں تیرا بھائی یوسفؑ ہوں۔بس تو اس پر غمگین نہ ہو جو کچھ یہ لوگ سلوک کرتے رہے ہیں۔(69)

فَلَمَّا جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ جَعَلَ السِّقَايَةَ فِیْ رَحْلِ اَخِيْهِ ثُمَّ اَذَّنَ مُؤَذِّنٌ اَيَّتُهَا الْعِيْرُ اِنَّكُمْ لَسٰرِقُوْنَ ﴿۷۰﴾

پھر جب یوسفؑ نے ان کا سامان تیار کرا یا تو پانی پینے کا کٹورا اپنے بھائی (بنیامین) کے سامان میں رکھوا دیا۔پھر ایک منادی نے آواز دی کہ اے قافلہ والو! تم چور ہو۔(70)

قَالُوْا وَ اَقْبَلُوْا عَلَيْهِمْ مَّاذَا تَفْقِدُوْنَ ﴿۷۱﴾

وہ لوگ ان کی طرف متوجہ ہوئے اور (پریشان ہو کر) کہا! تمہاری کون سی چیز گم ہوگئی ہے؟(71)

قَالُوْا نَفْقِدُ صُوَاعَ الْمَلِكِ وَ لِمَنْ جَآءَ بِهٖ حِمْلُ بَعِيْرٍ وَّ اَنَا بِهٖ زَعِيْمٌ ﴿۷۲﴾

انہوں نے کہا کہ ہم سے بادشاہ کے پینے کا کٹورا گم ہو گیا ہے۔اور جو اسے لائے گا اسے ایک بار شتر (غلہ) انعام دیا جائے گا۔اور میں اس بات کا ضامن ہوں۔(72)

قَالُوْا تَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتُمْ مَّا جِئْنَا لِنُفْسِدَ فِی الْاَرْضِ وَ مَا كُنَّا سٰرِقِيْنَ ﴿۷۳﴾

انہوں نے کہا کہ تم جانتے ہو کہ ہم اس لئے نہیں آئے کہ زمین میں فساد برپا کریں۔اور نہ ہی ہم چور ہیں۔(73)

قَالُوْا فَمَا جَزَآؤُهٗۤ اِنْ كُنْتُمْ كٰذِبِيْنَ ﴿۷۴﴾

انہوں نے کہا! اگر تم جھوٹے نکلے تو اس چوری کی سزا کیا ہے؟(74)

قَالُوْا جَزَآؤُهٗ مَنْ وُّجِدَ فِیْ رَحْلِهٖ فَهُوَ جَزَآؤُهٗ ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِی الظّٰلِمِيْنَ ﴿۷۵﴾

انہوں نے کہا اس کی سزا یہ ہے کہ جس کے سامان سے مل جائے وہ خود ہی اس کی سزا ہے۔ہم اسی طرح ظلم کرنے والوں کو سزا دیتے ہیں۔(75)

فَبَدَاَ بِاَوْعِيَتِهِمْ قَبْلَ وِعَآءِ اَخِيْهِ ثُمَّ اسْتَخْرَجَهَا مِنْ وِّعَآءِ اَخِيْهِ ؕ كَذٰلِكَ كِدْنَا لِيُوْسُفَ ؕ مَا كَانَ لِيَاْخُذَ اَخَاهُ فِیْ دِيْنِ الْمَلِكِ اِلَّاۤ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ؕ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ ؕ وَ فَوْقَ كُلِّ ذِیْ عِلْمٍ عَلِيْمٌ ﴿۷۶﴾

تب یوسفؑ نے اپنے (سگے) بھائی کے سامان سے پہلے دوسروں کے سامان کی تلاشی لینا شروع کی۔پھر اپنے بھائی کے سامان سے وہ گم شدہ کٹورا نکال لیا۔ہم نے اس طرح (بنیامین کو اپنے پاس رکھنے کیلئے) یوسفؑ کے لیے تدبیر کی۔کیونکہ وہ بادشاہ کے قانون کے مطابق اپنے بھائی کو نہیں رکھ سکتے تھے۔مگر یہ کہ اللہ جو چاہتا ہے وہی کرتا ہے۔ہم جس کے چاہتے ہیں درجے بلند کر دیتے ہیں اور ہر صاحبِ علم سے بڑھ کر ایک علم والا ہوتا ہے۔(76)

قَالُوْٓا اِنْ يَّسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ اَخٌ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ ۚ فَاَسَرَّهَا يُوْسُفُ فِيْ نَفْسِهٖ وَ لَمْ يُبْدِهَا لَهُمْ ۚ قَالَ اَنْتُمْ شَرٌّ مَّكَانًا ۚ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا تَصِفُوْنَ ﴿۷۷﴾

ان لوگوں (برادران یوسفؑ) نے کہا! اگر اس نے چوری کی ہے تو اس پر کیا تعجب؟ اس سے پہلے اس کے ایک حقیقی بھائی نے بھی چوری کی تھی۔ یوسفؑ نے اس بات کو اپنے دل میں پوشیدہ رکھا اور ان پر ظاہر نہیں کیا اور کہا! تم بہت ہی برے لوگ ہو۔ اور جو کچھ تم بیان کر رہے ہو۔ اسے اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔(77)

قَالُوْا يٰٓاَيُّهَا الْعَزِيْزُ اِنَّ لَهٗٓ اَبًا شَيْخًا كَبِيْرًا فَخُذْ اَحَدَنَا مَكَانَهٗ ۚ اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۷۸﴾

انہوں نے کہا اے امیر! اس کا ایک بہت بوڑھا باپ ہے (وہ اس کی جدائی برداشت نہیں کر سکے گا)۔ اس لئے اس کی جگہ ہم میں سے کسی کو رکھ لیجئے۔ ہم آپ کو احسان کرنے والوں میں سے دیکھتے ہیں۔(78)

قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اَنْ نَّاْخُذَ اِلَّا مَنْ وَّجَدْنَا مَتَاعَنَا عِنْدَهٗٓ ۙ اِنَّآ اِذًا لَّظٰلِمُوْنَ ﴿۷۹﴾

یوسفؑ نے کہا! اللہ کی پناہ، کہ ہم اس آدمی کے سوا جس کے پاس ہم نے اپنا مال پایا ہے کسی اور شخص کو پکڑیں؟ اس صورت میں تو ہم ظالم قرار پائیں گے۔(79)

فَلَمَّا اسْتَيْئَسُوْا مِنْهُ خَلَصُوْا نَجِيًّا ۗ قَالَ كَبِيْرُهُمْ اَلَمْ تَعْلَمُوْٓا اَنَّ اَبَاكُمْ قَدْ اَخَذَ عَلَيْكُمْ مَّوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ وَ مِنْ قَبْلُ مَا فَرَّطْتُّمْ فِيْ يُوْسُفَ ۚ فَلَنْ اَبْرَحَ الْاَرْضَ حَتّٰى يَاْذَنَ لِيْٓ اَبِيْٓ اَوْ يَحْكُمَ اللّٰهُ لِيْ ۚ وَ هُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ﴿۸۰﴾

پھر جب وہ لوگ یوسفؑ سے مایوس ہو گئے۔ تو علیحدہ جا کر باہم مشورہ کرنے لگے۔ جو ان میں سب سے بڑا تھا اس نے کہا کیا تم نہیں جانتے کہ تمہارے والد (بنیامین کے بارے میں) اللہ کے نام پر تم سے عہد لے چکے ہیں۔ اور اس سے پہلے یوسفؑ کے بارے میں جو گناہ تم کر چکے ہو (وہ بھی تم جانتے ہو)۔ اس لئے میں تو اس سرزمین کو نہیں چھوڑوں گا جب تک میرا باپ مجھے اجازت نہ دے۔ یا پھر اللہ میرے لئے کوئی فیصلہ نہ کر دے۔ اور وہ بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔(80)

اِرْجِعُوْٓا اِلٰٓى اَبِيْكُمْ فَقُوْلُوْا يٰٓاَبَانَآ اِنَّ ابْنَكَ سَرَقَ ۚ وَمَا شَهِدْنَآ اِلَّا بِمَا عَلِمْنَا وَمَا كُنَّا لِلْغَيْبِ حٰفِظِيْنَ ﴿۸۱﴾

تم سب والد صاحب کے پاس واپس جاؤ اور کہو کہ ابا جان آپ کے بیٹے نے وہاں جا کر چوری کی ہے۔ ہم تو وہی بیان کر رہے ہیں جو کچھ ہمیں معلوم ہوا ہے۔ اور غیب کی نگہبانی تو ہم نہ کر سکتے تھے۔(81)

یعنی جب تک وہ ہمارے سامنے رہا تو ہم اس کے ذمہ دار تھے۔ مگر جب ہم سے الگ بادشاہ سے ملاقات کے لیے گیا یا ہم سے اوجھل رہا تو پھر ہم اس کے اعمال کے ذمہ دار نہیں ہو سکتے۔ اور نہ ہی ہم اس وقت اس کی نگرانی کر سکتے تھے۔ امام راغب اصفہانی کے مطابق یہاں شَهِدْنَا بمعنی اَخْبَرْنَا ہے۔

وَسْئَلِ الْقَرْيَةَ الَّتِيْ كُنَّا فِيْهَا وَالْعِيْرَ الَّتِيْٓ اَقْبَلْنَا فِيْهَا ۭ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ﴿۸۲﴾

اور آپؑ اس بستی کے لوگوں سے پوچھ لیجئے جس میں ہم تھے۔اور قافلہ والوں سے دریافت کیجئے جس کے ساتھ ہم آئے ہیں۔اور بے شک ہم سچے ہیں۔(82)

اس آیت میں وسئل القریۃ کا استعمال کر کے ظرف بول کر مظروف مراد لی گئی ہے۔یعنی بستی کا کہہ کر بستی کے لوگ مراد ہیں۔

قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا ؕ فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ ؕ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِيَنِيْ بِهِمْ جَمِيْعًا ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ﴿۸۳﴾

آپؑ نے یہ قصہ سن کر کہا! ایسا نہیں ہے بلکہ تمہارے نفس نے یہ بات تمہارے لئے گھڑ لی ہے۔تو اب میرے لئے صبر ہی بہتر ہے۔امید ہے کہ اللہ تعالیٰ سب کو میرے پاس لے آئے۔بے شک وہ بڑا علم والا، بڑا حکمت والا ہے۔(83)

وَ تَوَلّٰى عَنْهُمْ وَ قَالَ يٰۤاَسَفٰى عَلٰى يُوْسُفَ وَ ابْيَضَّتْ عَيْنٰهُ مِنَ الْحُزْنِ فَهُوَ كَظِيْمٌ ﴿۸۴﴾

(یہ کہہ کر) ان لوگوں کی طرف سے منہ پھیر لیا۔اور کہا ہائے یوسف۔اور رنج وغم کی شدت سے رو رو کر ان کی دونوں آنکھیں سفید ہو گئیں۔اور وہ بہت ہی غمزدہ تھے۔(84)

قَالُوْا تَاللّٰهِ تَفْتَؤُا تَذْكُرُ يُوْسُفَ حَتّٰى تَكُوْنَ حَرَضًا اَوْ تَكُوْنَ مِنَ الْهٰلِكِيْنَ ﴿۸۵﴾

بیٹوں نے کہا! اللہ کی قسم! معلوم ہوتا ہے کہ آپ برابر یوسفؑ کو یاد کرتے رہیں گے یہاں تک کہ سخت بیمار ہو جائیں گے یا ہلاک ہو جائیں گے۔(85)

قَالَ اِنَّمَاۤ اَشْكُوْا بَثِّيْ وَ حُزْنِيْۤ اِلَى اللّٰهِ وَ اَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۸۶﴾

آپؑ نے کہا کہ میں اپنے رنج وغم کی شکایت بس اللہ ہی سے کرتا ہوں۔اور میں اللہ کی طرف سے وہ کچھ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔(86)

يٰبَنِيَّ اذْهَبُوْا فَتَحَسَّسُوْا مِنْ يُّوْسُفَ وَ اَخِيْهِ وَ لَا تَايْـَٔسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ لَا يَايْـَٔسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۸۷﴾

اے میرے بیٹو! (ایک بار پھر مصر) جاؤ اور یوسفؑ اور اس کے بھائی کی تلاش کرو۔اور اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو۔بے شک اللہ کی رحمت سے صرف کافر لوگ ہی مایوس ہوتے ہیں۔(87)

فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلَيْهِ قَالُوْا يٰۤاَيُّهَا الْعَزِيْزُ مَسَّنَا وَ اَهْلَنَا الضُّرُّ وَ جِئْنَا بِبِضَاعَةٍ مُّزْجٰىةٍ فَاَوْفِ لَنَا الْكَيْلَ وَ تَصَدَّقْ عَلَيْنَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَجْزِي الْمُتَصَدِّقِيْنَ ﴿۸۸﴾

چنانچہ حسب الحکم جب یہ لوگ مصر گئے اور یوسفؑ کے پاس پہنچے تو کہنے لگے اے امیر! ہمیں اور ہمارے گھر والوں کو بڑی تکلیف پہنچی ہے اس لئے اب کی بار ہم بالکل تھوڑی سی رقم لائے ہیں اسے قبول کریں اور ہمیں پیمانہ پورا ناپ کر دیجئے (بھرپور غلہ دیجئے)۔اور مزید برآں ہم کو صدقہ وخیرات بھی دیجئے۔بے شک اللہ صدقہ خیرات کرنے والوں کو جزائے خیر دیتا ہے۔(88)

قَالَ هَلْ عَلِمْتُمْ مَّا فَعَلْتُمْ بِيُوْسُفَ وَ اَخِيْهِ اِذْ اَنْتُمْ جٰهِلُوْنَ ﴿۸۹﴾

آپؑ نے کہا تمہیں کچھ معلوم ہے کہ تم نے یوسف اور اس کے (سگے) بھائی کے ساتھ کیا سلوک کیا تھا جبکہ تم جاہل ونادان تھے؟(89)

قَالُوْٓا ءَاِنَّكَ لَاَنْتَ يُوْسُفُ ۭ قَالَ اَنَا يُوْسُفُ وَهٰذَآ اَخِيْ ۡ قَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا ۭ اِنَّهٗ مَنْ يَّتَّقِ وَيَصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝۹۰

اس پر وہ لوگ چونکے اور کہا کیا تم یوسف ہو؟ کہا ہاں میں یوسف ہوں اور یہ میرا بھائی ہے۔ اللہ نے ہم پر احسان کیا۔ بے شک جو پرہیزگاری اختیار کرتا ہے اور صبر سے کام لیتا ہے (وہ بالآخر ضرور کامیاب ہوتا ہے کیونکہ) اللہ نیک لوگوں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔(90)

قَالُوْا تَاللّٰهِ لَقَدْ اٰثَرَكَ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَاِنْ كُنَّا لَخٰطِــِٕيْنَ ۝۹۱

بھائیوں نے کہا! بے شک اللہ نے تمہیں ہم پر برتری عطا فرمائی ہے اور بے شک ہم خطاکار ہیں۔(91)

قَالَ لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ ۭ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ ۡ وَهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ۝۹۲

آپؑ نے کہا! آج تم پر کوئی ملامت نہیں ہے اللہ تمہیں معاف کرے اور وہ سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔(92)

اِذْهَبُوْا بِقَمِيْصِيْ هٰذَا فَاَلْقُوْهُ عَلٰي وَجْهِ اَبِيْ يَاْتِ بَصِيْرًا ۚ وَاْتُوْنِيْ بِاَهْلِكُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝۹۳

اور کہا کہ میری یہ قمیض لے جاؤ اور اسے میرے والد کے چہرے پر ڈال دو۔ ان کی بینائی پلٹ آئے گی۔ اور پھر اپنے سب اہل وعیال کو یہاں میرے پاس لے آؤ۔(93)

وَلَمَّا فَصَلَتِ الْعِيْرُ قَالَ اَبُوْهُمْ اِنِّىْ لَاَجِدُ رِيْحَ يُوْسُفَ لَوْلَآ اَنْ تُفَنِّدُوْنِ ۝۹۴

اور جب (مصر سے) قافلہ روانہ ہوا تو ان کے باپ نے (کنعان میں) کہا اگر تم مجھے مخبوط الحواس نہ سمجھو تو میں یوسفؑ کی خوشبو محسوس کر رہا ہوں۔(94)

قَالُوْا تَاللّٰهِ اِنَّكَ لَفِيْ ضَلٰلِكَ الْقَدِيْمِ ۝۹۵

گھر والوں نے کہا! اللہ کی قسم آپ اپنی پرانی غلط فہمی میں مبتلا ہیں۔(95)

فَلَمَّآ اَنْ جَاۗءَ الْبَشِيْرُ اَلْقٰىهُ عَلٰي وَجْهِهٖ فَارْتَدَّ بَصِيْرًا ۚ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ ۚ اِنِّىْٓ اَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝۹۶

پھر جب خوشخبری دینے والا آیا اور وہ قمیض ان کے چہرہ پر ڈالی تو فوراً ان کی بینائی واپس آ گئی۔ اور کہا کیا میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ میں اللہ کی طرف سے وہ کچھ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔(96)

قَالُوْا يٰٓاَبَانَا اسْتَغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَآ اِنَّا كُنَّا خٰطِــِٕيْنَ ۝۹۷

بیٹوں نے کہا! اے ہمارے باپ (اللہ سے) ہمارے گناہوں کی مغفرت طلب کریں یقیناً ہم خطاکار تھے۔(97)

قَالَ سَوْفَ اَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّيْ ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝۹۸

یعقوبؑ نے کہا! میں عنقریب تمہارے لئے اپنے پروردگار سے مغفرت طلب کروں گا بے شک وہ بڑا بخشنے والا، بڑا رحم کرنے والا ہے۔(98)

فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلٰى يُوْسُفَ اٰوٰۤى اِلَيْهِ اَبَوَيْهِ وَ قَالَ ادْخُلُوْا مِصْرَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ ﴿۹۹﴾

پھر یعقوبؑ نے کہا کہ تم سب مصر میں داخل ہوجاؤ امن کے ساتھ اگر اللہ نے چاہا۔ پھر جب سب مصر پہنچ گئے تو یوسفؑ نے اپنے والدین کو اپنے ہاں رہائش دی۔(99)

اس آیت میں تقدیم وتاخیر کا اصول موجود ہے۔ جو کہ قرآن کریم کی بلاغت کا اسلوب ہے۔ یعنی پہلا ٹکڑا قرآن نے بعد میں بیان کیا ہے اور بعد والا ٹکڑا پہلے بیان کر دیا ہے۔ میں نے مفہوم اصل ترتیب کے لحاظ سے لکھا ہے۔

وَ رَفَعَ اَبَوَيْهِ عَلَى الْعَرْشِ وَ خَرُّوْا لَهٗ سُجَّدًا ۚ وَ قَالَ يٰۤاَبَتِ هٰذَا تَاْوِيْلُ رُءْيَايَ مِنْ قَبْلُ ۫ قَدْ جَعَلَهَا رَبِّيْ حَقًّا ؕ وَ قَدْ اَحْسَنَ بِيْۤ اِذْ اَخْرَجَنِيْ مِنَ السِّجْنِ وَ جَآءَ بِكُمْ مِّنَ الْبَدْوِ مِنْۢ بَعْدِ اَنْ نَّزَغَ الشَّيْطٰنُ بَيْنِيْ وَ بَيْنَ اِخْوَتِيْ ؕ اِنَّ رَبِّيْ لَطِيْفٌ لِّمَا يَشَآءُ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ﴿۱۰۰﴾

اور اپنے ماں باپ کو تختِ شاہی پر بٹھایا۔ اور سب اس کے سامنے سجدہ میں جھک گئے۔ (اس وقت) یوسفؑ نے کہا! اے ابا جان! یہ میرے اس خواب کی تعبیر ہے جو بہت عرصہ پہلے میں نے دیکھا تھا جسے میرے پروردگار نے سچ کر دکھایا ہے۔ اور اس نے مجھ پر بڑا احسان کیا کہ مجھے قید خانہ سے نکالا اور آپ لوگوں کو صحراء (گاؤں) سے یہاں (شہر میں) لایا۔ بعد اس کے کہ شیطان نے میرے اور میرے بھائیوں کے درمیان اختلاف وفساد ڈال دیا تھا۔ بے شک میرا پروردگار جو کام کرنا چاہتا ہے اس کی بہترین تدبیر کرنے والا ہے بلاشبہ وہ بڑا جاننے والا، بڑا حکمت والا ہے۔(100)

رَبِّ قَدْ اٰتَيْتَنِيْ مِنَ الْمُلْكِ وَ عَلَّمْتَنِيْ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ ۚ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۫ اَنْتَ وَلِيّٖ فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ ۚ تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَّ اَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۰۱﴾

اے میرے پروردگار! تو نے مجھے سلطنت عطا فرمائی ہے اور خوابوں کی تعبیر کا علم بھی تو نے ہی مجھے بخشا ہے۔ اے آسمانوں اور زمین کے خالق! تو دنیا وآخرت میں میرا سرپرست اور کارساز ہے۔ میرا خاتمہ اسلام اور فرمانبرداری پر کر اور مجھے اپنے نیک بندوں میں داخل فرما۔(101)

ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ ۚ وَ مَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ اَجْمَعُوْۤا اَمْرَهُمْ وَ هُمْ يَمْكُرُوْنَ ﴿۱۰۲﴾

(اے پیغمبرؐ) یہ قصہ غیب کی خبروں میں سے ہے جس کی ہم آپؐ کی طرف وحی کر رہے ہیں۔ اور آپ ان (برادرانِ یوسفؑ) کے پاس اس وقت موجود نہیں تھے جب کہ وہ آپس میں اتفاق کر کے یوسفؑ کے خلاف سازش کر رہے تھے۔(102)

وَ مَاۤ اَكْثَرُ النَّاسِ وَ لَوْ حَرَصْتَ بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۰۳﴾

اور آپ کتنا ہی کیوں نہ چاہیں مگر اکثر لوگ ایمان نہیں لائیں گے۔(103)

وَ مَا تَسْـَٔلُهُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ؕ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۰۴﴾

حالانکہ آپ اس تبلیغ پر ان سے کوئی اجرت بھی نہیں مانگتے۔ یہ قرآن تو تمام جہانوں کے لئے نصیحت ہے۔(104)

وَ كَاَيِّنْ مِّنْ اٰيَةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ يَمُرُّوْنَ عَلَيْهَا وَ هُمْ عَنْهَا مُعْرِضُوْنَ ﴿۱۰۵﴾

اورآسمانوں اور زمین میں (خدا کے وجود اور اس کی قدرت کی) کتنی ہی نشانیاں موجود ہیں مگر یہ لوگ ان سے روگردانی کرتے ہوئے گزر جاتے ہیں (اور کوئی توجہ نہیں کرتے)۔(105)

وَ مَا يُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا وَ هُمْ مُّشْرِكُوْنَ ﴿۱۰۶﴾

اوران میں سے اکثر اللہ پر ایمان بھی لاتے ہیں تو اس حالت میں کہ (عملی طور پر) برابر شرک بھی کئے جاتے ہیں۔(106)

اَفَاَمِنُوْۤا اَنْ تَاْتِيَهُمْ غَاشِيَةٌ مِّنْ عَذَابِ اللّٰهِ اَوْ تَاْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً وَّ هُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۱۰۷﴾

کیا وہ اس بات سے مطمئن ہو گئے ہیں کہ ان پر اللہ کی طرف سے عذاب آجائے اوران کو لپیٹ لے۔ یا اچانک ان کے سامنے اس حال میں قیامت آجائے کہ انہیں خبر بھی نہ ہو۔(107)

قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْۤ اَدْعُوْۤا اِلَى اللّٰهِ ؔ عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَ مَنِ اتَّبَعَنِيْ ؕ وَ سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَ مَاۤ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۰۸﴾

(اے پیغمبرؐ) آپ کہہ دیجئے! کہ میرا راستہ تو یہ ہے کہ میں اور جو میرا پیروکار ہے ہم اللہ کی طرف بلاتے ہیں۔اس حال میں کہ ہم واضح دلیل پر ہیں۔اور اللہ ہر نقص وعیب سے پاک ہے۔اور میں شرک کرنے والوں میں سے نہیں ہوں۔(108)

وَ مَاۤ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْۤ اِلَيْهِمْ مِّنْ اَهْلِ الْقُرٰى ؕ اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ وَ لَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ اتَّقَوْا ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۰۹﴾

(اے رسولؐ) ہم نے آپ سے پہلے جن کو بھی رسول بنا کر بھیجا وہ مرد تھے اور آبادیوں کے باشندے تھے۔جن کی طرف ہم وحی کیا کرتے تھے۔کیا یہ لوگ زمین میں چلے پھرے نہیں کہ دیکھتے کہ ان لوگوں کا انجام کیسا ہوا جو ان سے پہلے تھے۔یقیناً آخرت کا گھر پرہیزگاروں کے لئے بہتر ہے۔کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے؟(109)

حَتّٰۤى اِذَا اسْتَيْـَٔسَ الرُّسُلُ وَ ظَنُّوْۤا اَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوْا جَآءَهُمْ نَصْرُنَا فَنُجِّيَ مَنْ نَّشَآءُ ؕ وَ لَا يُرَدُّ بَاْسُنَا عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۱۱۰﴾

یہاں تک کہ جب رسول مایوس ہونے لگے اور خیال کرنے لگے کہ ان کو تو جھٹلا دیا گیا ہے۔تو اچانک ان کے پاس ہماری مدد پہنچ گئی۔پس جسے ہم نے چاہا نجات دے دی۔اور مجرموں سے ہمارا عذاب ٹالا نہیں جا سکتا۔(110)

اس آیت میں لفظ کُذِبُوْا نے مفسرین کے ہاں ایک اشکال پیدا کر دیا۔جس کو حل کرنے کے لیے علماء کے ایک بہت بڑے طبقے نے ایک ایسی تاویل کا سہارا لیا جو کہ قرینہ سے بالکل ہٹ کر ہے۔انہوں نے اس کو حل کرنے کے لیے ظَنُّوْا کا معنی کیا کہ قوم کے لوگوں نے گمان کیا۔یعنی لوگوں نے یہ گمان کیا کہ جو وعدہ اللہ نے پیغمبروں کی مدد کا کیا تھا وہ جھوٹ تھا۔حالانکہ لفظ اکٹھا استعمال ہوا ہے اِذَا اسْتَيْـَٔسَ الرُّسُلُ وَ ظَنُّوْۤا یعنی جب رسول مایوس ہو گئے اور انہوں نے گمان کر لیا۔اس لیے ایک بات تو یہ طے ہے کہ ظَنُّوْا کا فاعل لوگ نہیں ہیں۔ بلکہ رسول ہی ہیں۔جسے تبدیل نہیں کیا جا سکتا۔یہاں میں یہ واضح کر دوں کہ کچھ مفسرین ہیں جنہوں نے حقیقت کے مطابق ہی اس چیز کو بیان کیا ہے۔جن

میں شاہ عبدالقادر، فتح محمد جالندھری، محمد حسین نجفی نے یہاں یہی ترجمہ کیا ہے کہ رسولوں نے گمان کرلیا۔اس کے علاوہ مارماڈیوک محمد پکتھال نے بھی ایسا ہی لکھا ہے۔

when the messengers despaired and thought that they were denied.

اس کے علاوہ تفسیر المیسر میں بھی یہی ترجمہ موجود ہے۔

حتى إذا يئس الرسل من قومهم، وأيقنوا أن قومهم قد كذبوهم ولا أمل في إيمانهم،

اب آتے ہیں دوسری بات کی طرف۔کہ لفظ كُذِبُوْا کی کیا صورت ہے۔اس کا مطلب یہ بنتا ہے کہ ان سے جھوٹ بولا گیا۔جب کہ "ذ" کی تشدید کے ساتھ یعنی كُذِّبُوْا کا مطلب ہوتا ہے کہ ان کو جھٹلایا گیا۔

پہلی صورت میں ترجمہ یہ بنے گا کہ جب رسول مایوس ہوگئے اور انہوں نے گمان کیا کہ ان کے ساتھ جھوٹ بولا گیا۔اللہ کی مدد کے بارے میں۔ دوسری صورت میں یعنی تشدید کے ساتھ یہ مطلب بنے گا کہ جب رسول مایوس ہوگئے اور انہوں نے گمان کرلیا کہ ان کو جھٹلا دیا گیا ہے۔اور انہیں اپنی قوم میں سے مزید کسی کے ایمان کی امید نہ رہی۔

میں نے اس معاملہ پر حدیثِ رسولؐ سے راہنمائی لی ہے۔بخاری شریف کی روایت نمبر 4695 ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قالَتْ له وهو يَسْأَلُهَا عن قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {حتَّى إِذَا اسْتَيْأَسَ الرُّسُلُ} قالَ: قُلتُ: أَكُذِبُوا أَمْ كُذِّبُوا؟ قالَتْ عَائِشَةُ: كُذِّبُوا قُلتُ: فَقَدِ اسْتَيْقَنُوا أنَّ قَوْمَهُمْ كَذَّبُوهُمْ فَما هو بالظَّنِّ؟ قالَتْ: أَجَلْ لَعَمْرِي لَقَدِ اسْتَيْقَنُوا بذلكَ فَقُلتُ لَهَا: وظَنُّوا أنَّهُمْ قدْ كُذِبُوا، قالَتْ: مَعاذَ اللَّهِ لَمْ تَكُنِ الرُّسُلُ تَظُنُّ ذلكَ برَبِّهَا قُلتُ: فَما هذِه الآيَةُ؟ قالَتْ: هُمْ أَتْبَاعُ الرُّسُلِ الَّذِينَ آمَنُوا برَبِّهِمْ، وصَدَّقُوهُمْ فَطَالَ عليهمُ البَلَاءُ، واسْتَأْخَرَ عنْهمُ النَّصْرُ حتَّى إِذَا اسْتَيْأَسَ الرُّسُلُ مِمَّنْ كَذَّبَهُمْ مِن قَوْمِهِمْ، وظَنَّتِ الرُّسُلُ أنَّ أَتْبَاعَهُمْ قدْ كَذَّبُوهُمْ، جَاءَهُمْ نَصْرُ اللَّهِ عِنْدَ ذلكَ.

ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ اویس نے بیان کیا، کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے بیان کیا، ان سے صالح بن کیسان نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، انہیں عروہ بن زبیر نے خبر دی اور ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا عروہ نے ان سے آیت حتیٰ اذا استیاس الرسل کے متعلق پوچھا تھا۔عروہ نے بیان کیا کہ میں نے پوچھا تھا (آیت میں) كُذِبُوْا (تخفیف کے ساتھ) یا كُذِّبُوْا (تشدید کے ساتھ) اس پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ كُذِّبُوْا (تشدید کے ساتھ) اس پر میں نے ان سے کہا کہ انبیاء تو یقین کے ساتھ جانتے تھے کہ ان کی قوم انہیں جھٹلا رہی ہے۔پھر ظَنُّوْا سے کیا مراد ہے، انہوں نے کہا اپنی زندگی کی قسم بیشک پیغمبروں کو اس کا یقین تھا۔میں نے کہا كذبوا تخفیف ذال کے ساتھ پڑھیں تو کیا قباحت ہے۔انہوں نے کہا معاذ اللہ! کیا پیغمبر اپنے پروردگار کی نسبت ایسا گمان کرسکتے ہیں؟ میں نے کہا اچھا اس آیت کا مطلب کیا ہے؟ انہوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ پیغمبروں کو جن لوگوں نے مانا ان کی تصدیق کی جب ان پر ایک مدت دراز تک آفت اور مصیبت آتی رہی اور اللہ کی مدد آنے میں دیر ہوئی اور پیغمبر ان کے ایمان لانے سے ناامید ہوگئے جنہوں نے ان کو جھٹلایا تھا اور یہ گمان کرنے لگے کہ جو لوگ ایمان لائے ہیں اب وہ بھی ہم کو جھوٹا سمجھنے لگیں گے، اس وقت اللہ کی مدد آن پہنچی۔

یعنی اس آیت میں اس لفظ کو كُذِّبُوْا پڑھا جائے گا۔اس کی مزید وضاحت سورہ انعام کی آیت 34 سے ہوتی ہے۔ وَلَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ

مِّن قَبْلِكَ فَصَبَرُوا عَلَىٰ مَا كُذِّبُوا وَأُوذُوا حَتَّىٰ أَتَاهُمْ نَصْرُنَا ۚ وَلَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِ اللَّهِ ۚ وَلَقَدْ جَاءَكَ مِن نَّبَإِ الْمُرْسَلِينَ ﴿٣٤﴾

بے شک آپ سے پہلے بھی بہت سے پیغمبروں کو جھٹلایا گیا۔تو انہوں نے جھٹلائے جانے اوراذیت پہنچائے جانے پر صبر کیا۔ یہاں تک کہ ہماری مددان کے پاس آئی اوراللہ کی باتوں کوکوئی بدلنے والانہیں ہےاور پیغمبروں کی کچھ خبریں توآپ کوپہنچ ہی چکی ہیں۔(34)

لَقَدْ كَانَ فِي قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِّأُولِي الْأَلْبَابِ ۗ مَا كَانَ حَدِيثًا يُفْتَرَىٰ وَلَٰكِن تَصْدِيقَ الَّذِي بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيلَ كُلِّ شَيْءٍ وَهُدًى وَرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ﴿١١١﴾

یقیناًان لوگوں کے(عروج وزوال کے) قصہ میں صاحبانِ عقل کے لئے بڑی عبرت ونصیحت ہے۔قرآن کوئی گھڑی ہوئی بات نہیں ہے بلکہ یہ تو اس کی تصدیق کرنے والا ہے جواس سے پہلے موجود ہےاور ہر چیز کی تفصیل ہےاورایمان لانے والوں کے لئے سراسر ہدایت ورحمت ہے۔(111)

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

13۔سورہ الرعد

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

میں شروع کرتا ہوں اللہ کے نام کے ساتھ جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے۔

الٓمّٓرٰ ۚ قف

(الف) اللہ تعالیٰ کا ذکر، عظمتِ الٰہی، اللہ تعالیٰ کی شان، اللہ کی قدرتیں۔(ل) لقاء اللہ۔ اللہ تعالیٰ سے ملاقات۔ یوم آخرت کا ذکر۔ مرنے کے بعد دوبارہ اٹھایا جانا۔(م) مخاطب مثلاً نبی کریمؐ، صحابہ کرامؓ اور آج کے مومن۔(ر) رسول۔ گذشتہ رسولوں کا ذکر۔

تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ ۭ وَالَّذِيْٓ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ ①

یہ الکتاب (قرآن) کی آیتیں ہیں۔ اور جو کچھ آپؐ پر آپؐ کے پروردگار کی طرف سے نازل کیا گیا ہے وہ سب بالکل حق ہے۔ لیکن اکثر لوگ اس پر ایمان نہیں لاتے۔(1)

اَللّٰهُ الَّذِيْ رَفَعَ السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَي الْعَرْشِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۭ كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ۭ يُدَبِّرُ الْاَمْرَ يُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ بِلِقَاۗءِ رَبِّكُمْ تُوْقِنُوْنَ ②

اللہ وہی تو ہے جس نے آسمانوں کو بلند کیا ہے بغیر کسی ستون کے۔ جسے تم دیکھتے ہو۔ پھر وہ عرش پر متمکن ہوا۔ اور سورج اور چاند کو (اپنے قانون قدرت کا) پابند بنایا۔ چنانچہ ہر ایک معینہ مدت تک رواں دواں ہے۔ وہی (اس کارخانۂ قدرت کے) ہر کام کا انتظام کر رہا ہے اور اپنی قدرت کی نشانیاں کھول کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ تم اپنے پروردگار سے ملاقات کا یقین کرلو۔(2)

وَهُوَ الَّذِيْ مَدَّ الْاَرْضَ وَجَعَلَ فِيْهَا رَوَاسِيَ وَاَنْهٰرًا ۭ وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ جَعَلَ فِيْهَا زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ③

اور وہی ہے جس نے زمین کو پھیلایا اور اس میں مضبوط پہاڑ بنا دیے اور نہریں جاری کر دیں۔ اور اس میں ہر ایک پھل کے جوڑے دو قسم کے پیدا کر دیئے۔ وہ رات سے دن کو ڈھانپ دیتا ہے بے شک ان سب چیزوں میں غور و فکر کرنے والوں کے لئے بڑی نشانیاں ہیں۔(3)

وَفِي الْاَرْضِ قِطَعٌ مُّتَجٰوِرٰتٌ وَّجَنّٰتٌ مِّنْ اَعْنَابٍ وَّزَرْعٌ وَّنَخِيْلٌ صِنْوَانٌ وَّغَيْرُ صِنْوَانٍ يُّسْقٰى بِمَاۗءٍ وَّاحِدٍ ۣ قف وَنُفَضِّلُ بَعْضَهَا عَلٰي بَعْضٍ فِي الْاُكُلِ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ④

اورخودزمین میں مختلف ٹکڑے آس پاس واقع ہیں۔ پھران میں انگوروں کے باغ ہیں کھیتیاں ہیں اور کھجور کے درخت ہیں کچھ ایسے جو ایک ہی
جڑ سے کئی درخت نکلے ہیں اور کچھ وہ جو ایسے نہیں ہیں۔سب ایک ہی پانی سے سیراب کئے جاتے ہیں۔مگر ہم ذائقہ میں بعض کو بعض پر برتری
دیتے ہیں۔یقیناًان امور میں ان لوگوں کیلئے بڑی نشانیاں ہیں جو عقل سے کام لیتے ہیں۔(4)

وَ اِنْ تَعْجَبْ فَعَجَبٌ قَوْلُهُمْ ءَاِذَا كُنَّا تُرٰبًا ءَاِنَّا لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ ۚ
وَ اُولٰٓئِكَ الْاَغْلٰلُ فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ ۚ وَ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝٥

اگر تمہیں تعجب کرنا ہے تو تعجب کے قابل ان (کفار) کا یہ قول ہے کہ جب ہم مر کر خاک ہو جائیں گے تو کیا ہم از سر نو پیدا ہوں گے؟ یہی وہ لوگ
ہیں جنہوں نے اپنے رب کا انکار کیا۔اور یہ ہیں جن کی گردنوں میں طوق پڑے ہوں گے۔اور یہی جہنمی ہیں جو ہمیشہ اس میں رہیں گے۔(5)

وَ يَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ وَ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمُ الْمَثُلٰتُ ؕ وَ اِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ
لِّلنَّاسِ عَلٰى ظُلْمِهِمْ ۚ وَ اِنَّ رَبَّكَ لَشَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝٦

اور (اے رسولؐ) یہ لوگ آپؐ سے اچھائی سے پہلے عذاب کے لئے جلدی کرتے ہیں۔حالانکہ ان سے پہلے (ایسے لوگوں پر) خدائی سزاؤں
کے نمونے گزر چکے ہیں۔اور آپؐ کا پروردگار لوگوں کو ان کے ظلم و زیادتی کے باوجود بڑا بخشنے والا ہے۔اور یقیناً آپ کا پروردگار سخت سزا
دینے والا بھی ہے۔(6)

وَ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ لَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرٌ وَّ لِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ ۝٧

اور کافر لوگ کہتے ہیں ان (پیغمبر اسلامؐ) پر ان کے پروردگار کی طرف سے کوئی نشانی کیوں نہیں اتاری جاتی؟ حالانکہ تم تو بس (اللہ کے عذاب
سے) ڈرانے والے ہو۔اور ہر قوم کے لئے ایک راہنما ہوتا ہے۔(7)

اَللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ اُنْثٰى وَ مَا تَغِيْضُ الْاَرْحَامُ وَ مَا تَزْدَادُ ؕ وَ كُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهٗ بِمِقْدَارٍ ۝٨

اللہ ہی جانتا ہے کہ ہر مادہ (اپنے پیٹ میں) کیا اٹھائے پھرتی ہے؟ اور اس کو بھی جانتا ہے جو کچھ رحموں میں کمی یا بیشی ہوتی رہتی ہے۔اور اس
کے نزدیک ہر چیز کی ایک مقدار مقرر ہے۔(8)

عٰلِمُ الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ الْكَبِيْرُ الْمُتَعَالِ ۝٩

وہ ہر پوشیدہ اور ظاہر سب چیزوں کا جاننے والا ہے وہ بزرگ ہے اور عالی شان ہے۔(9)

سَوَآءٌ مِّنْكُمْ مَّنْ اَسَرَّ الْقَوْلَ وَ مَنْ جَهَرَ بِهٖ وَ مَنْ هُوَ مُسْتَخْفٍۭ بِالَّيْلِ وَ سَارِبٌۢ بِالنَّهَارِ ۝١٠

تم میں سے کوئی چپکے سے کوئی بات کرے یا اونچی آواز میں کرے۔اور جو رات کے وقت چھپا رہتا ہے یا دن کے وقت (صاف ظاہر) چلتا
ہے۔اس کے علم میں سب برابر ہیں۔(10)

لَهٗ مُعَقِّبٰتٌ مِّنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَ مِنْ خَلْفِهٖ يَحْفَظُوْنَهٗ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى

يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ؕ وَ اِذَاۤ اَرَادَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ سُوْٓءًا فَلَا مَرَدَّ لَهٗ ۚ وَ مَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّالٍ ﴿۱۱﴾

انسان کے آگے اور پیچھے (خدا کے مقرر کردہ) نگہبان ہیں جو اللہ کے حکم سے اس کی حفاظت کرتے ہیں بے شک اللہ کسی قوم کی اس حالت کو نہیں بدلتا جب تک قوم خود اپنی حالت کو نہ بدلے۔ اور جب اللہ کسی قوم کو (اس کے عمل کی پاداش میں) کوئی تکلیف پہنچانا چاہتا ہے تو وہ ٹل نہیں سکتی (پہنچ کر ہی رہتی ہے)۔ اور نہ ہی اللہ کے سوا ان کا کوئی حامی و مددگار ہے۔(11)

هُوَ الَّذِيْ يُرِيْكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَّ طَمَعًا وَّ يُنْشِئُ السَّحَابَ الثِّقَالَ ﴿ۚ۱۲﴾

اللہ وہی ہے جو ڈرانے اور امید دلانے کے لئے بجلی کی چمک دکھاتا ہے۔ اور بوجھل بادل پیدا کرتا ہے۔(12)

وَ يُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَ الْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ خِيْفَتِهٖ ۚ وَ يُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ فَيُصِيْبُ بِهَا مَنْ يَّشَآءُ وَ هُمْ يُجَادِلُوْنَ فِي اللّٰهِ ۚ وَ هُوَ شَدِيْدُ الْمِحَالِ ﴿ؕ۱۳﴾

بادل کی گرج اور فرشتے بھی اس کے خوف سے اس کی حمد وثنا کے ساتھ اس کی تسبیح کرتے ہیں۔ اور وہ آسمانی بجلیاں گراتا ہے اور جسے چاہتا ہے ان کی زد میں لاتا ہے۔ جبکہ وہ لوگ اللہ کے بارے میں جھگڑ رہے ہوتے ہیں۔ وہ بڑا زبردست قوت والا ہے۔(13)

لَهٗ دَعْوَةُ الْحَقِّ ؕ وَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَسْتَجِيْبُوْنَ لَهُمْ بِشَيْءٍ اِلَّا كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ اِلَى الْمَآءِ لِيَبْلُغَ فَاهُ وَ مَا هُوَ بِبَالِغِهٖ ؕ وَ مَا دُعَآءُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ﴿۱۴﴾

(تکلیف کے وقت) اسی کو پکارنا برحق ہے۔ اور اسے چھوڑ کر جنہیں یہ لوگ پکارتے ہیں وہ انہیں کچھ بھی جواب نہیں دے سکتے۔ ان کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی پیاسا اپنے دونوں ہاتھ پانی کی طرف پھیلائے کہ وہ پانی اس کے منہ تک پہنچ جائے۔ حالانکہ وہ اس تک پہنچنے والا نہیں ہے۔ اور کافروں کی پکار گمراہی میں بھٹکتی پھرتی ہے۔(14)

وَ لِلّٰهِ يَسْجُدُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ طَوْعًا وَّ كَرْهًا وَّ ظِلٰلُهُمْ بِالْغُدُوِّ وَ الْاٰصَالِ ﴿۱۵﴾

اور جو آسمانوں اور زمینوں میں ہیں وہ سب خوشی یا ناخوشی سے اللہ کو ہی سجدہ کررہے ہیں۔ اور ان کے سائے بھی صبح وشام۔(15)

قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ قُلِ اللّٰهُ ؕ قُلْ اَفَاتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖۤ اَوْلِيَآءَ لَا يَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ نَفْعًا وَّ لَا ضَرًّا ؕ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَ الْبَصِيْرُ ۙ اَمْ هَلْ تَسْتَوِي الظُّلُمٰتُ وَ النُّوْرُ ۚ اَمْ جَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ خَلَقُوْا كَخَلْقِهٖ فَتَشَابَهَ الْخَلْقُ عَلَيْهِمْ ؕ قُلِ اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَّ هُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿۱۶﴾

(اے رسولؐ) ان سے پوچھو! آسمانوں اور زمین کا پروردگار کون ہے؟ (خود ہی) بتائیے کہ اللہ، (نیز) ان سے پوچھو۔ کیا تم نے اللہ کو چھوڑ کر اور کارساز بنا لئے ہیں؟ جو اپنے نفع ونقصان کا اختیار نہیں رکھتے۔ کہہ دیجئے کہ کیا اندھا اور آنکھوں والا دونوں برابر ہیں؟ اور کیا اجالا اور اندھیرا برابر ہیں؟ کیا ان لوگوں نے اللہ کے کچھ ایسے شریک بنائے ہیں جنہوں نے اللہ کی طرح کوئی مخلوق پیدا کی ہے؟ جس کی وجہ سے تخلیق کا یہ معاملہ ان پر مشتبہ ہوگیا ہے؟ کہہ دیجئے کہ ہر چیز کا خالق اللہ ہی ہے وہ یکتا ہے اور سب پر غالب ہے۔(16)

أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَسَالَتْ أَوْدِيَةٌ بِقَدَرِهَا فَاحْتَمَلَ السَّيْلُ زَبَدًا رَابِيًا ۚ وَمِمَّا يُوقِدُونَ عَلَيْهِ فِي
النَّارِ ابْتِغَاءَ حِلْيَةٍ أَوْ مَتَاعٍ زَبَدٌ مِثْلُهُ ۚ كَذَٰلِكَ يَضْرِبُ اللَّهُ الْحَقَّ وَالْبَاطِلَ ۚ فَأَمَّا الزَّبَدُ فَيَذْهَبُ
جُفَاءً ۖ وَأَمَّا مَا يَنْفَعُ النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِي الْأَرْضِ ۚ كَذَٰلِكَ يَضْرِبُ اللَّهُ الْأَمْثَالَ ﴿١٧﴾

اللہ نے آسمان سے پانی برسایا۔جس سے ندی نالے اپنی مقدار کے مطابق بہنے لگے۔اور (میل کچیل سے جھاگ اٹھا تو) سیلاب کی لہر نے اس ابھرے ہوئے جھاگ کو اٹھا لیا۔اور جن چیزوں (دھاتوں) کو لوگ زیور یا کوئی اور چیز (برتن وغیرہ) بنانے کے لیے آگ کے اندر تپاتے ہیں ان سے بھی ایسا ہی جھاگ اٹھتا ہے۔اسی طرح اللہ تعالیٰ حق و باطل کی مثال بیان کرتا ہے پس جو جھاگ ہے وہ تو رائیگاں چلا جاتا ہے۔اور جو چیز (پانی اور دھات) لوگوں کو فائدہ پہنچاتی ہے وہ زمین میں باقی رہ جاتی ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ سمجھانے کے لیے مثالیں بیان کرتا ہے۔(17)

لِلَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِرَبِّهِمُ الْحُسْنَىٰ ۚ وَالَّذِينَ لَمْ يَسْتَجِيبُوا لَهُ لَوْ أَنَّ لَهُمْ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا وَ
مِثْلَهُ مَعَهُ لَافْتَدَوْا بِهِ ۚ أُولَٰئِكَ لَهُمْ سُوءُ الْحِسَابِ ۙ وَمَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ ۖ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿١٨﴾

جن لوگوں نے اپنے پروردگار کی دعوت پر لبیک کہا، ان کے لئے بھلائی ہی بھلائی ہے۔اور جنہوں نے اسے قبول نہیں کیا۔تو اگر ان کو روئے زمین کی سب دولت مل جائے اور اس کے ساتھ اتنی ہی اور ان کے پاس آ جائے تو یہ لوگ عذاب سے بچنے کے لیے بطور فدیہ دے دیں (مگر یہ فدیہ قبول نہ کیا جائے گا)۔یہی لوگ ہیں جن کا سخت حساب ہوگا۔اور ان کا ٹھکانا جہنم ہے اور کیا ہی برا ٹھکانا ہے۔(18)

أَفَمَنْ يَعْلَمُ أَنَّمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ الْحَقُّ كَمَنْ هُوَ أَعْمَىٰ ۚ إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولُو الْأَلْبَابِ ﴿١٩﴾

کیا جو شخص یہ جانتا ہے کہ جو کچھ آپؐ پر آپؐ کے پروردگار کی طرف سے نازل کیا گیا ہے وہ حق ہے۔وہ اس شخص کی طرح ہوسکتا ہے جو بالکل اندھا ہے؟ نصیحت تو بس وہی قبول کرتے ہیں جو عقل والے ہیں۔(19)

الَّذِينَ يُوفُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَلَا يَنْقُضُونَ الْمِيثَاقَ ﴿٢٠﴾

وہ جو اللہ سے کئے ہوئے عہد و پیمان کو پورا کرتے ہیں اور عہد شکنی نہیں کرتے۔(20)

وَالَّذِينَ يَصِلُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَيَخَافُونَ سُوءَ الْحِسَابِ ﴿٢١﴾

اور جو ان رشتوں کو جوڑے رکھتے ہیں جن کے جوڑنے کا اللہ نے حکم دیا ہے (صلہ رحمی کرتے ہیں)۔اور اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں اور سخت حساب سے خائف رہتے ہیں۔(21)

وَالَّذِينَ صَبَرُوا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَأَنْفَقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً وَيَدْرَءُونَ
بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ أُولَٰئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ ﴿٢٢﴾

اور جو اپنے پروردگار کی خوشنودی کے لیے صبر کرتے ہیں، نماز کی پابندی کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دیا ہے اس میں سے اعلانیہ اور پوشیدہ طور پر (ہماری راہ میں) خرچ کرتے ہیں۔اور جو برائی کو بھلائی سے دور کرتے ہیں عاقبت کا گھر انہی کیلئے ہے۔(22)

جَنّٰتُ عَدۡنٍ یَّدۡخُلُوۡنَهَا وَ مَنۡ صَلَحَ مِنۡ اٰبَآئِهِمۡ وَ اَزۡوَاجِهِمۡ وَ ذُرِّیّٰتِهِمۡ وَ الۡمَلٰٓئِكَةُ یَدۡخُلُوۡنَ عَلَیۡهِمۡ مِّنۡ كُلِّ بَابٍ ﴿۲۳﴾ سَلٰمٌ عَلَیۡكُمۡ بِمَا صَبَرۡتُمۡ فَنِعۡمَ عُقۡبَی الدَّارِ ﴿۲۴﴾

یعنی ہمیشگی کے باغ ہیں۔ جن میں وہ خود بھی داخل ہوں گے۔ اور ان کے آباء واجداد، بیویوں اور اولاد میں سے جو صالح اور نیک ہوں گے۔ وہ بھی (ان کے ہمراہ داخل ہوں گے)۔ اور فرشتے ہر دروازہ سے ان کے پاس آئیں گے۔(23) اور اُن سے کہیں گے! تم پر سلامتی ہے، تم نے دنیا میں جس طرح صبر سے کام لیا اُس کی بدولت آج تم اِس کے مستحق ہوئے ہو۔ پس کیا ہی خوب ہے یہ آخرت کا گھر۔(24)

وَ الَّذِیۡنَ یَنۡقُضُوۡنَ عَهۡدَ اللّٰهِ مِنۡۢ بَعۡدِ مِیۡثَاقِهٖ وَ یَقۡطَعُوۡنَ مَاۤ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖۤ اَنۡ یُّوۡصَلَ وَ یُفۡسِدُوۡنَ فِی الۡاَرۡضِ ۙ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ اللَّعۡنَةُ وَ لَهُمۡ سُوۡٓءُ الدَّارِ ﴿۲۵﴾

رہے وہ لوگ جو اللہ کے عہد کو مضبوط باندھ لینے کے بعد توڑ ڈالتے ہیں، جو اُن رابطوں کو کاٹتے ہیں جنہیں اللہ نے جوڑنے کا حکم دیا ہے، اور جو زمین میں فساد پھیلاتے ہیں، وہ لعنت کے مستحق ہیں اور ان کے لیے آخرت میں بہت برا ٹھکانا ہے۔(25)

اَللّٰهُ یَبۡسُطُ الرِّزۡقَ لِمَنۡ یَّشَآءُ وَ یَقۡدِرُ ؕ وَ فَرِحُوۡا بِالۡحَیٰوةِ الدُّنۡیَا ؕ وَ مَا الۡحَیٰوةُ الدُّنۡیَا فِی الۡاٰخِرَةِ اِلَّا مَتَاعٌ ﴿۲۶﴾

اللہ جس کو چاہتا ہے رزق کی فراخی بخشتا ہے اور جسے چاہتا ہے نپا تلا رزق دیتا ہے۔ یہ لوگ دنیا کی زندگی میں مگن ہیں، حالانکہ دنیا کی زندگی آخرت کے مقابلے میں ایک متاعِ قلیل کے سوا کچھ بھی نہیں۔(26)

وَ یَقُوۡلُ الَّذِیۡنَ كَفَرُوۡا لَوۡ لَاۤ اُنۡزِلَ عَلَیۡهِ اٰیَةٌ مِّنۡ رَّبِّهٖ ؕ قُلۡ اِنَّ اللّٰهَ یُضِلُّ مَنۡ یَّشَآءُ وَ یَهۡدِیۡۤ اِلَیۡهِ مَنۡ اَنَابَ ﴿۲۷﴾

یہ لوگ جنہوں نے کفر کیا، کہتے ہیں! اِس شخص پر اس کے رب کی طرف سے کوئی نشانی کیوں نہ اتری۔ کہو، اللہ جسے چاہتا ہے گمراہ کر دیتا ہے اور وہ اپنی طرف آنے کا راستہ اُسی کو دکھاتا ہے جو اُس کی طرف رجوع کرے۔(27)

اَلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ تَطۡمَئِنُّ قُلُوۡبُهُمۡ بِذِكۡرِ اللّٰهِ ؕ اَلَا بِذِكۡرِ اللّٰهِ تَطۡمَئِنُّ الۡقُلُوۡبُ ﴿۲۸﴾

جو لوگ ایمان لائے اور ان کے دل اللہ کے ذکر سے مطمئن ہوتے ہیں۔ جان لو کہ اللہ ہی کے ذکر سے دلوں کو اطمینان نصیب ہوتا ہے۔(28)

اَلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ طُوۡبٰی لَهُمۡ وَ حُسۡنُ مَاٰبٍ ﴿۲۹﴾

پھر جن لوگوں نے دعوتِ حق کو مانا اور نیک عمل کیے وہ خوش نصیب ہیں اور ان کے لیے اچھا انجام ہے۔(29)

كَذٰلِكَ اَرۡسَلۡنٰكَ فِیۡۤ اُمَّةٍ قَدۡ خَلَتۡ مِنۡ قَبۡلِهَاۤ اُمَمٌ لِّتَتۡلُوَا۠ عَلَیۡهِمُ الَّذِیۡۤ اَوۡحَیۡنَاۤ اِلَیۡكَ وَ هُمۡ یَكۡفُرُوۡنَ بِالرَّحۡمٰنِ ؕ قُلۡ هُوَ رَبِّیۡ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عَلَیۡهِ تَوَكَّلۡتُ وَ اِلَیۡهِ مَتَابِ ﴿۳۰﴾

اِسی طرح سے ہم نے تم کو رسول بنا کر بھیجا ہے، ایک ایسی قوم میں جس سے پہلے بہت سی قومیں گزر چکی ہیں، تاکہ تم اِن لوگوں کو وہ پیغام سناؤ جو ہم نے تم پر نازل کیا ہے، اِس حال میں کہ یہ رحمٰن کا کفر کر رہے ہیں۔ اِن سے کہو کہ وہی میرا رب ہے، اُس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، اُسی پر میں نے بھروسہ کیا اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔(30)

وَ لَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ اَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الْاَرْضُ اَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتٰى ؕ بَلْ لِّلّٰهِ الْاَمْرُ جَمِيْعًا ؕ
اَفَلَمْ يَايْــٴَسِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْ لَّوْ يَشَآءُ اللّٰهُ لَهَدَى النَّاسَ جَمِيْعًا ؕ وَ لَا يَزَالُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا تُصِيْبُهُمْ
بِمَا صَنَعُوْا قَارِعَةٌ اَوْ تَحُلُّ قَرِيْبًا مِّنْ دَارِهِمْ حَتّٰى يَاْتِيَ وَعْدُ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ﴿۳۱﴾

اور اگر کوئی ایسا قرآن ہوتا جس کے ذریعہ سے پہاڑ چلنے لگتے، یا زمین ٹکڑے ٹکڑے کردی جاتی، یا مردوں سے کلام کیا جا سکتا (تو وہ یہی قرآن ہوتا مگر وہ پھر بھی ایمان نہ لاتے)۔ بلکہ یہ سب کام اللہ کے اختیار میں ہیں۔ کیا ایمان لانے والے اس بات سے مایوس نہیں ہو گئے اگر اللہ چاہتا تو سب لوگوں کو ہدایت دے دیتا۔ اور کافروں پر ان کے اعمال کی پاداش میں کوئی نہ کوئی آفت آتی ہی رہے گی۔ یا ان کے گھروں کے آس پاس آتی رہے گی۔ یہاں تک کہ اللہ کے وعدہ قیامت کا وقت آجائے۔ بے شک اللہ کبھی وعدہ خلافی نہیں کرتا۔(31)

وَ لَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَاَمْلَيْتُ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا ثُمَّ اَخَذْتُهُمْ ۫ فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ ﴿۳۲﴾

اور تحقیق آپؐ سے پہلے بھی بہت سے پیغمبروں کا مذاق اڑایا گیا ہے۔ مگر میں نے کافروں کو کچھ مدت تک مہلت دی۔ پھر میں نے انہیں پکڑ لیا۔ تو دیکھو میرا عذاب کیسا تھا؟(32)

اَفَمَنْ هُوَ قَآئِمٌ عَلٰى كُلِّ نَفْسٍۭ بِمَا كَسَبَتْ ۚ وَ جَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ ؕ قُلْ سَمُّوْهُمْ ؕ اَمْ تُنَبِّـــٴُـوْنَهٗ بِمَا
لَا يَعْلَمُ فِى الْاَرْضِ اَمْ بِظَاهِرٍ مِّنَ الْقَوْلِ ؕ بَلْ زُيِّنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مَكْرُهُمْ وَ صُدُّوْا عَنِ السَّبِيْلِ ؕ
وَ مَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ﴿۳۳﴾

کیا وہ ذات جو ہر نفس کے اعمال پر نگران ہے کہ اس نے کس طرح کے اعمال کئے ہیں؟ (وہ ان کے خود ساختہ معبودوں جیسا ہے؟) ان لوگوں نے اللہ کے کچھ شریک بنا لئے ہیں؟ اے رسولؐ ان سے کہو کہ آخر ان کے نام تو بتاؤ۔ یا تم اللہ کو ایسی چیز کی خبر دیتے ہو جس کا وجود اسے زمین میں نہیں ملتا۔ یا یونہی یہ ظاہری الفاظ ہیں (جن کا کوئی مقصد نہیں ہے)۔ بلکہ کافروں کے لئے ان کا مکر و فریب خوشنما بنا دیا گیا ہے اور وہ راہ راست سے روک دیئے گئے ہیں۔ اور جسے اللہ گمراہی میں چھوڑ دے، تو اسے کوئی ہدایت کرنے والا نہیں ہے۔(33)

لَهُمْ عَذَابٌ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ لَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَشَقُّ ۚ وَ مَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ وَّاقٍ ﴿۳۴﴾

ان کے لئے دنیا کی زندگی میں بھی عذاب ہے اور آخرت کا عذاب تو اور بھی زیادہ سخت ہے۔ اور کوئی نہیں ہے جو انہیں اللہ کی گرفت سے بچائے۔(34)

مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِىْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ؕ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ اُكُلُهَا دَآئِمٌ وَّ ظِلُّهَا ؕ تِلْكَ عُقْبَى
الَّذِيْنَ اتَّقَوْا ۖ ۗ وَّ عُقْبَى الْكٰفِرِيْنَ النَّارُ ﴿۳۵﴾

جس جنت کا پرہیزگاروں سے وعدہ کیا گیا ہے اس کی صفت یہ ہے کہ اس کے نیچے سے نہریں جاری ہیں اس کے پھل دائمی ہیں اور اس کا سایہ بھی لازوال ہے۔ یہ پرہیزگاروں کا بدلہ ہے۔ اور کافروں کا انجام دوزخ کی آگ ہے۔(35)

وَ الَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَفْرَحُوْنَ بِمَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَ مِنَ الْاَحْزَابِ مَنْ يُّنْكِرُ بَعْضَهٗ ؕ قُلْ اِنَّمَاۤ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ وَ لَاۤ اُشْرِكَ بِهٖ ؕ اِلَيْهِ اَدْعُوْا وَ اِلَيْهِ مَاٰبِ ۝۳۶

اور جن کو ہم نے پہلے کتاب دی ہے وہ اِس کتاب سے خوش ہوتے ہیں جو ہم نے آپؐ پر نازل کی ہے۔اور ان جماعتوں میں کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جو اس کتاب کے بعض حصوں کا انکار کرتے ہیں۔آپؐ کہہ دیجئے کہ مجھے تو صرف یہی حکم دیا گیا ہے کہ میں اللہ کی عبادت کروں اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤں۔میں اسی کی طرف دعوت دیتا ہوں اور اسی کی طرف ہی ٹھکانا ہے۔(36)

وَ كَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ حُكْمًا عَرَبِيًّا ؕ وَ لَىِٕنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ بَعْدَ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّ لَا وَاقٍ ۝۳۷

اسی طرح ہم نے اس قرآن کو عربی زبان میں نازل کیا ہے تاکہ تو اس کے مطابق لوگوں میں فیصلے کرے۔اور اگر آپ بھی اپنے پاس علم (قرآن) کے آجانے کے بعد بھی انکی خواہشات کی پیروی کریں گے تو اللہ کے مقابلہ میں آپ کا نہ کوئی سرپرست ہوگا اور نہ کوئی بچانے والا۔(37)

وَ لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ وَ جَعَلْنَا لَهُمْ اَزْوَاجًا وَّ ذُرِّيَّةً ؕ وَ مَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ لِكُلِّ اَجَلٍ كِتَابٌ ۝۳۸

اور بےشک ہم نے آپ سے پہلے بہت سے رسول بھیجے ہیں اور ان کے لئے بیوی بچے بنا دیئے۔اور کسی رسول کے لیے یہ ممکن نہیں ہے کہ وہ اللہ کے حکم کے بغیر کوئی معجزہ پیش کرے۔ہر حکم کا ایک وقت مقرر ہے۔(38)

يَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَآءُ وَ يُثْبِتُ ۖۚ وَ عِنْدَهٗۤ اُمُّ الْكِتٰبِ ۝۳۹

اللہ جو چاہتا ہے وہ (لکھا ہوا) مٹا دیتا ہے اور (جو چاہتا ہے) برقرار رکھتا ہے۔اور اس کے پاس ام الکتاب (اصل کتاب یعنی لوح محفوظ) ہے۔(39)

وَ اِنْ مَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِيْ نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ وَ عَلَيْنَا الْحِسَابُ ۝۴۰

اور اگر ہم آپ کو عذاب کا کچھ حصہ دکھا دیں جن کا ہم ان (کفار) سے وعدہ کر رہے ہیں۔یا ہم آپ کو وفات دے دیں۔(اور بعد میں ان کے لیے عذاب بھیج دیں)۔بہرحال ہمارا پیغام پہنچانا آپ کا کام ہے اور حساب لینا ہمارا کام ہے۔(40)

اَوَ لَمْ يَرَوْا اَنَّا نَاْتِي الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا ؕ وَ اللّٰهُ يَحْكُمُ لَا مُعَقِّبَ لِحُكْمِهٖ ؕ وَ هُوَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝۴۱

کیا یہ لوگ نہیں دیکھتے کہ ہم زمین کے مختلف علاقوں سے ان کا تسلط ختم کر کے مسلمانوں کے قبضے میں دے رہے ہیں۔اور اللہ ہی حکم دینے والا (اور فیصلہ کرنے والا) ہے اس کے حکم کو کوئی ٹالنے والا نہیں ہے۔اور وہ بہت جلد حساب لینے والا ہے۔(41)

وَ قَدْ مَكَرَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلِلّٰهِ الْمَكْرُ جَمِيْعًا ؕ يَعْلَمُ مَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ ؕ وَ سَيَعْلَمُ الْكُفّٰرُ لِمَنْ عُقْبَى الدَّارِ ۝۴۲

جو لوگ ان سے پہلے گزر چکے ہیں انہوں نے بڑی مخفی تدبیریں کیں سو ہر قسم کی تدبیریں اور ترکیبیں اللہ ہی کے قبضہ قدرت میں ہیں۔وہی جانتا

ہے کہ ہر شخص کیا اعمال کر رہا ہے۔اور عنقریب یہ منکرین حق دیکھ لیں گے کہ انجام کس کا بخیر ہوتا ہے۔(42)

وَ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَسْتَ مُرْسَلًا ؕ قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًۢا بَيْنِيْ وَ بَيْنَكُمْ ۙ وَ مَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتٰبِ ﴿۴۳﴾

یہ منکرین کہتے ہیں کہ تم خدا کے بھیجے ہوئے نہیں ہو۔کہو! میرے اور تمہارے درمیان اللہ کی گواہی کافی ہے۔اور پھر ہر اُس شخص کی گواہی جو کتاب آسمانی کا علم رکھتا ہے۔(43)

وَ مَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتٰبِ۔ کفار مکہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رسول ماننے سے انکار کیا تو پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہا گیا ان سے کہہ دو کہ اللہ بھی گواہ ہے۔اور وہ یہودی بھی گواہ ہیں جو تورٰۃ پڑھتے ہیں۔اور وہ عیسائی بھی گواہ ہیں جو انجیل پڑھتے ہیں۔کیونکہ پہلی کتابوں میں آپ ؐ کے آنے ذکر موجود ہے۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁

14.سورہ ابراھیم

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

میں شروع کرتا ہوں اللہ کے نام کے ساتھ جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے۔

الٓرٰ ۟

(الف) اللہ تعالیٰ کا ذکر، عظمتِ الٰہی، اللہ تعالیٰ کی شان، اللہ کی قدرتیں۔(ل) لقاءاللہ۔اللہ تعالیٰ سے ملاقات۔یوم آخرت کا ذکر۔مرنے کے بعد دوبارہ اٹھایا جانا۔(ر) رسول۔گذشتہ رسولوں کا ذکر۔

کِتٰبٌ اَنۡزَلۡنٰہُ اِلَیۡکَ لِتُخۡرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوۡرِ ۬ۙ بِاِذۡنِ رَبِّہِمۡ اِلٰی صِرَاطِ الۡعَزِیۡزِ الۡحَمِیۡدِ ۙ﴿۱﴾

یہ ایک کتاب ہے جو ہم نے آپؐ پر اس لئے نازل کی ہے کہ آپ لوگوں کو ان کے پروردگار کے حکم سے (کفر کی) تاریکیوں سے نکال کر (ایمان کی) روشنی کی طرف لائیں۔ اس خدا کے راستہ کی طرف جو غالب اور قابل تعریف ہے۔(1)

باذن ربھم پر ہم مولانا وحیدالدین خان صاحبؒ کی تفسیر سے ایک پیرا یہاں درج کرتے ہیں تا کہ یہ بات واضح ہوجائے۔

" اللہ کے اذن سے ہدایت ملنا، بظاہر ہدایت کے معاملہ کو اللہ کی طرف منسوب کرنا ہے۔مگر اس ارشاد کا رخ حقیقۃً خود انسان کی طرف ہے۔ اذن سے مراد خدا کا وہ مقررہ قانون ہے جو اس انسان کی ہدایت وضلالت کے لیے مقرر کیا ہے۔اس قانون کے مطابق آدمی کی اپنی سنجیدہ طلب واحد شرط ہے جو اس کو ہدایت تک پہنچاتی ہے۔اس دنیا میں جس شخص کو ہدایت ملتی ہے وہ محض کسی داعی کی داعیانہ کوششوں سے نہیں ملتی بلکہ خدا کے قانون کے تحت ملتی ہے۔اور خدا کا قانون یہ ہے کہ ہدایت کی نعمت کو صرف وہ شخص پائے گا جو خود ہدایت کا طالب ہو۔ذاتی طلب کے بغیر کسی کو ہدایت نہیں مل سکتی۔" تذکیرالقرآن۔صفحہ نمبر 667۔"

اللّٰہِ الَّذِیۡ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الۡاَرۡضِ ؕ وَ وَیۡلٌ لِّلۡکٰفِرِیۡنَ مِنۡ عَذَابٍ شَدِیۡدِۣ ۙ﴿۲﴾

وہ اللہ کہ جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب اسی کا ہے۔اور کافروں کے لیے سخت عذاب کی وجہ سے ہلاکت ہے۔(2)

ۣالَّذِیۡنَ یَسۡتَحِبُّوۡنَ الۡحَیٰوۃَ الدُّنۡیَا عَلَی الۡاٰخِرَۃِ وَ یَصُدُّوۡنَ عَنۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ وَ یَبۡغُوۡنَہَا عِوَجًا ؕ اُولٰٓئِکَ فِیۡ ضَلٰلٍۭ بَعِیۡدٍ ﴿۳﴾

جو دنیا کی زندگی کو آخرت کی زندگی پر ترجیح دیتے ہیں اور جو اللہ کی راہ سے لوگوں کو روکتے ہیں اور اس میں ٹیڑھ پن تلاش کرتے ہیں۔یہ لوگ بڑی دور کی گمراہی میں ہیں۔(3)

وَ مَاۤ اَرۡسَلۡنَا مِنۡ رَّسُوۡلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوۡمِہٖ لِیُبَیِّنَ لَہُمۡ ؕ فَیُضِلُّ اللّٰہُ مَنۡ یَّشَآءُ وَ یَہۡدِیۡ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ

وَ هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝۴

اور ہم نے جب بھی کوئی رسول بھیجا ہے تو اس کی قوم کی زبان میں تا کہ وہ ان کیلئے پیغامِ خداوندی کھول کر بیان کرے۔پس اللہ جسے چاہتا ہے (توفیق سلب کرکے) گمراہی میں چھوڑ دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت دے دیتا ہے۔وہ سب پر غالب ہے، بڑا حکمت والا ہے۔(4)

ہدایت اور گمراہی کا تعلق انسان کے کردار سے ہے۔اس چیز کو قرآن نے کئی مقامات پر بیان کیا ہے۔

وَ لَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَاۤ اَنْ اَخْرِجْ قَوْمَكَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۙ۬ وَ ذَكِّرْهُمْ بِاَيّٰىمِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ۝۵

اور بے شک ہم نے موسیٰؑ کو اپنی نشانیوں کے ساتھ بھیجا تھا۔(اور حکم دیا) کہ اپنی قوم کو (کفر کے) اندھیروں سے نکال کر (ایمان کی) روشنی میں لائے۔اور انہیں اللہ سے ملاقات کے دن یاد دلاؤ۔اس (یاددہانی) میں ہر بڑے صبر وشکر کرنے والے کیلئے بڑی نشانیاں ہیں۔(5)

ایام اللہ کا پیرایہ وہی ہے جو لقاء اللہ کا ہے۔اس لیے یہاں مراد اللہ سے ملاقات کے دن ہیں۔سورہ جاثیہ میں اللہ تعالی نے ایام اللہ کو واضح کردیا: قُلْ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَغْفِرُوْا لِلَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ اَيَّامَ اللّٰهِ لِيَجْزِيَ قَوْمًۢا بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝۱۴ (اے رسولؐ) ایمان والوں سے کہیے! کہ وہ ان لوگوں کا بھی دھیان کریں جو اللہ سے ملاقات کی امید نہیں رکھتے۔تا کہ اللہ ایک قوم کو اس کے ان سارے اعمال کا بدلہ دے جو وہ کیا کرتے تھے۔(14)

وَ اِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ اَنْجٰىكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ وَ يُذَبِّحُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَ يَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ ؕ وَ فِيْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ۝۶

اور یاد کرو جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا اللہ کے اس احسان کو یاد کرو جو اس نے تم پر کیا۔یعنی اس نے تمہیں قوم فرعون سے نجات دی۔جو تمہیں سخت عذاب پہنچاتے تھے اور وہ تمہارے لڑکوں کو ذبح کر ڈالتے تھے اور لڑکیوں کو زندہ چھوڑ دیتے تھے اور اس میں تمہارے پروردگار کی طرف سے تمہاری بڑی آزمائش تھی۔(6)

وَ اِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكُمْ لَىِٕنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ وَ لَىِٕنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ ۝۷

اور یاد کرو جب تمہارے پروردگار نے تمہیں مطلع کردیا تھا کہ اگر میرا شکر ادا کرو گے تو میں تمہیں اور زیادہ دوں گا۔اور اگر ناشکری کرو گے تو میرا عذاب بھی بڑا سخت ہے۔(7)

وَ قَالَ مُوْسٰۤى اِنْ تَكْفُرُوْۤا اَنْتُمْ وَ مَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ حَمِيْدٌ ۝۸

اور موسیٰؑ نے کہا کہ اگر تم اور زمین کے سب لوگ کفر اختیار کرلیں تو اللہ کو اس کی کیا پرواہ ہے۔وہ یقیناً بے نیاز اور قابلِ ستائش ہے۔(8)

اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَبَؤُا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ قَوْمِ نُوْحٍ وَّ عَادٍ وَّ ثَمُوْدَ ؕ۬ وَ الَّذِيْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ؕ لَا يَعْلَمُهُمْ اِلَّا اللّٰهُ ؕ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَرَدُّوْۤا اَيْدِيَهُمْ فِيْۤ اَفْوَاهِهِمْ وَ قَالُوْۤا اِنَّا كَفَرْنَا بِمَاۤ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ

وَ اِنَّا لَفِیۡ شَکٍّ مِّمَّا تَدۡعُوۡنَنَاۤ اِلَیۡهِ مُرِیۡبٍ ﴿۹﴾

کیا تمہیں ان لوگوں کی خبر نہیں پہنچی جو تم سے پہلے گزر چکے۔یعنی قوم نوحؑ اور عاد اور ثمود۔اور وہ لوگ جو ان کے بعد ہوئے ہیں جنہیں اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔کہ جب ان کے رسول ان کے پاس روشن دلیلیں (معجزے) لے کر آئے تو،انہوں نے اپنے ہاتھ ان پیغمبروں کے منہ پر رکھ دیئے۔اور کہا کہ جس پیغام کے ساتھ تم بھیجے گئے ہو ہم اس کا انکار کرتے ہیں۔اور تم جس (دین) کی طرف ہمیں دعوت دیتے ہو ہم اس کی طرف سے شک میں ہیں۔(9)

فَرَدُّوۡۤا اَیۡدِیَهُمۡ فِیۡۤ اَفۡوَاهِهِمۡ یہ جملہ بطور مجاز کے استعمال ہوا ہے۔یعنی پہلے لوگوں نے انبیاءؑ کی دعوت کو قبول کرنے سے انکار کر دیا اور ان پر واضح کر دیا کہ ہم آپ کی رسالت اور وحی کا انکار کرتے ہیں۔

قَالَتۡ رُسُلُهُمۡ اَفِی اللّٰهِ شَکٌّ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ ؕ یَدۡعُوۡکُمۡ لِیَغۡفِرَ لَکُمۡ مِّنۡ ذُنُوۡبِکُمۡ وَ یُؤَخِّرَکُمۡ اِلٰۤی اَجَلٍ مُّسَمًّی ؕ قَالُوۡۤا اِنۡ اَنۡتُمۡ اِلَّا بَشَرٌ مِّثۡلُنَا ؕ تُرِیۡدُوۡنَ اَنۡ تَصُدُّوۡنَا عَمَّا کَانَ یَعۡبُدُ اٰبَآؤُنَا فَاۡتُوۡنَا بِسُلۡطٰنٍ مُّبِیۡنٍ ﴿۱۰﴾

ان کے رسولوں نے کہا کیا تمہیں اللہ کے بارے میں شک ہے جو آسمانوں اور زمین کا خالق ہے؟ وہ تمہیں اس لئے بلا رہا ہے کہ تمہارے گناہ بخش دے اور تمہیں ایک مقررہ وقت تک مہلت دے۔اس پر ان لوگوں نے کہا تم نہیں ہو مگر ہمارے جیسے بشر۔تم چاہتے ہو کہ جن کی ہمارے باپ دادا عبادت کرتے آئے ہیں ہمیں ان کی عبادت سے روکو! سو ہمارے پاس کوئی کھلا ہوا معجزہ لاؤ۔(10)

قَالَتۡ لَهُمۡ رُسُلُهُمۡ اِنۡ نَّحۡنُ اِلَّا بَشَرٌ مِّثۡلُکُمۡ وَ لٰکِنَّ اللّٰهَ یَمُنُّ عَلٰی مَنۡ یَّشَآءُ مِنۡ عِبَادِهٖ ؕ وَ مَا کَانَ لَنَاۤ اَنۡ نَّاۡتِیَکُمۡ بِسُلۡطٰنٍ اِلَّا بِاِذۡنِ اللّٰهِ ؕ وَ عَلَی اللّٰهِ فَلۡیَتَوَکَّلِ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۱۱﴾

ان کے رسولوں نے ان سے کہا کہ بے شک ہم نہیں ہیں مگر تمہارے جیسے بشر۔مگر اللہ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے اپنا احسان فرماتا ہے اور ہمارے لئے یہ ممکن نہیں ہے کہ ہم تمہیں کوئی کھلی ہوئی دلیل (معجزہ) پیش کریں مگر اللہ کے حکم سے۔اور اللہ پر ہی اہل ایمان کو بھروسہ کرنا چاہیے۔(11)

وَ مَا لَنَاۤ اَلَّا نَتَوَکَّلَ عَلَی اللّٰهِ وَ قَدۡ هَدٰىنَا سُبُلَنَا ؕ وَ لَنَصۡبِرَنَّ عَلٰی مَاۤ اٰذَیۡتُمُوۡنَا ؕ وَ عَلَی اللّٰهِ فَلۡیَتَوَکَّلِ الۡمُتَوَکِّلُوۡنَ ﴿۱۲﴾

آخر ہمیں کیا ہے کہ ہم اللہ پر بھروسہ نہ کریں حالانکہ اسی نے ہمیں ہماری (زندگی کی) راہوں کی راہنمائی کی ہے اور تم ہمیں جو ایذائیں پہنچا رہے ہو۔ہم ان پر صبر کریں گے۔اور اللہ ہی پر بھروسہ کرنے والوں کو بھروسہ کرنا چاہیے۔(12)

وَ قَالَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا لِرُسُلِهِمۡ لَنُخۡرِجَنَّکُمۡ مِّنۡ اَرۡضِنَاۤ اَوۡ لَتَعُوۡدُنَّ فِیۡ مِلَّتِنَا ؕ فَاَوۡحٰۤی اِلَیۡهِمۡ رَبُّهُمۡ لَنُهۡلِکَنَّ الظّٰلِمِیۡنَ ﴿ۙ۱۳﴾

اور کافروں نے اپنے رسولوں سے کہا کہ ہم تمہیں اپنی سرزمین سے نکال دیں گے یا پھر تم ہمارے مذہب میں لوٹ آؤ۔اور تب ان کے پروردگار نے ان پر وحی بھیجی کہ ہم ان ظالموں کو ضرور ہلاک کر دیں گے۔(13)

وَ لَنُسْكِنَنَّكُمُ الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ خَافَ مَقَامِیْ وَ خَافَ وَعِیْدِ ﴿۱۴﴾

اوران کے بعد ہم تمہیں اس سرزمین میں آباد کریں گے۔ یہ وعدہ ہر اس شخص کے لئے ہے جو میرے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرے۔ اور میری نصیحت سے ڈرتا ہو۔(14)

وَ اسْتَفْتَحُوْا وَ خَابَ كُلُّ جَبَّارٍ عَنِیْدٍ ﴿۱۵﴾ۙ

اور رسولوں نے ہم سے فتح طلب کی (جو قبول ہوئی)۔اور ہر سرکش ضدی نامراد ہوا۔(15)

مِّنْ وَّرَآىٕهٖ جَهَنَّمُ وَ یُسْقٰى مِنْ مَّآءٍ صَدِیْدٍ ﴿۱۶﴾ۙ

اس کے پیچھے جہنم ہے۔اور اسے پیپ کا پانی پلایا جائے گا۔(16)

یَّتَجَرَّعُهٗ وَ لَا یَكَادُ یُسِیْغُهٗ وَ یَاْتِیْهِ الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّ مَا هُوَ بِمَیِّتٍ ؕ وَ مِنْ وَّرَآىٕهٖ عَذَابٌ غَلِیْظٌ ﴿۱۷﴾

جسے وہ گھونٹ گھونٹ کر کے پئے گا اور گلے سے اتار نہ سکے گا۔ اور ہر طرف سے اس کے پاس موت آئے گی مگر وہ مرے گا نہیں۔ اور اس کے پیچھے ایک اور سخت عذاب ہوگا۔(17)

مَثَلُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ اَعْمَالُهُمْ كَرَمَادِ ﹰاشْتَدَّتْ بِهِ الرِّیْحُ فِیْ یَوْمٍ عَاصِفٍ ؕ لَا یَقْدِرُوْنَ مِمَّا كَسَبُوْا عَلٰى شَیْءٍ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِیْدُ ﴿۱۸﴾

جن لوگوں نے اپنے پروردگار کا انکار کیا ان کے اعمال کی حالت اس راکھ جیسی ہے جسے سخت آندھی والے دن ہوا اڑا لے جائے۔ جو کچھ انہوں نے کمایا، اس سے کچھ بھی ان کے ہاتھ نہ آئے گا۔ یہی بہت بڑی گمراہی ہے۔(18)

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ بِالْحَقِّ ؕ اِنْ یَّشَاْ یُذْهِبْكُمْ وَ یَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِیْدٍ ﴿۱۹﴾ۙ

کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے آسمانوں اور زمین کو حق کے ساتھ پیدا کیا ہے، وہ چاہے تو تم سب کو لے جائے۔ (فنا کردے)، اور نئی مخلوق کو لے آئے۔(19)

وَّ مَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِیْزٍ ﴿۲۰﴾

اور یہ بات اللہ کے لئے کچھ بھی مشکل نہیں ہے۔(20)

وَ بَرَزُوْا لِلّٰهِ جَمِیْعًا فَقَالَ الضُّعَفٰٓؤُا لِلَّذِیْنَ اسْتَكْبَرُوْۤا اِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ اَنْتُمْ مُّغْنُوْنَ عَنَّا مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ مِنْ شَیْءٍ ؕ قَالُوْا لَوْ هَدٰىنَا اللّٰهُ لَهَدَیْنٰكُمْ ؕ سَوَآءٌ عَلَیْنَاۤ اَجَزِعْنَاۤ اَمْ صَبَرْنَا مَا لَنَا مِنْ مَّحِیْصٍ ﴿۲۱﴾

اور (قیامت کے دن) وہ سب ایک ساتھ اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے۔ تو جو کمزور (پیروکار) ہوں گے وہ ان سے کہیں گے جو بڑے (سردار) بنے ہوئے تھے کہ ہم تو زندگی بھر تمہارے پیروکار رہے تھے تو تم آج ہمیں اللہ کے عذاب سے کچھ بچا سکتے ہو؟ وہ (بڑے) کہیں گے اگر اللہ ہمیں ہدایت دیتا تو ہم بھی تمہیں ہدایت دے دیتے۔ اب ہمارے لئے برابر ہے کہ چیخیں چلائیں یا صبر کریں۔ آج ہمارے لئے چھٹکارا حاصل کرنے کی کوئی سبیل نہیں ہے۔(21)

وَ قَالَ الشَّيْطٰنُ لَمَّا قُضِيَ الْاَمْرُ اِنَّ اللّٰهَ وَعَدَكُمْ وَعْدَ الْحَقِّ وَ وَعَدْتُّكُمْ فَاَخْلَفْتُكُمْ ؕ وَ مَا كَانَ لِيَ عَلَيْكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ اِلَّاۤ اَنْ دَعَوْتُكُمْ فَاسْتَجَبْتُمْ لِيْ ۚ فَلَا تَلُوْمُوْنِيْ وَ لُوْمُوْۤا اَنْفُسَكُمْ ؕ مَاۤ اَنَا بِمُصْرِخِكُمْ وَ مَاۤ اَنْتُمْ بِمُصْرِخِيَّ ؕ اِنِّيْ كَفَرْتُ بِمَاۤ اَشْرَكْتُمُوْنِ مِنْ قَبْلُ ؕ اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۲۲﴾

اور جب (ہر قسم کا) فیصلہ ہو جائے گا تو اس وقت شیطان کہے گا کہ بے شک اللہ نے تم سے جو وعدہ کیا تھا وہ سچا تھا۔ اور میں نے بھی تم سے وعدہ کیا تھا مگر میں نے تم سے وعدہ خلافی کی۔ اور مجھے تم پر کوئی زور تو تھا نہیں، سوائے اس کے کہ میں نے تمہیں (کفر اور گناہ کی) دعوت دی اور تم نے میری دعوت قبول کر لی۔ پس تم مجھے ملامت نہ کرو بلکہ خود اپنے آپ کو ملامت کرو۔ آج نہ میں تمہاری فریاد رسی کر سکتا ہوں۔ اور نہ تم میری فریاد رسی کر سکتے ہو۔ اس سے پہلے دنیا میں جو تم نے مجھے خدا کا شریک بنایا تھا میں اس سے بیزار ہوں۔ بے شک ظالموں کے لئے دردناک عذاب ہے۔(22)

وَ اُدْخِلَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ؕ تَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلٰمٌ ﴿۲۳﴾

جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کئے وہ ان باغات میں داخل کئے جائیں گے۔ جن کے نیچے سے نہریں بہہ رہی ہوں گی اور اپنے پروردگار کے حکم سے ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ اس میں ان کی باہمی دعا (بوقت ملاقات) سلام ہوگا۔ (السلام علیکم! تم پر سلامتی ہو)۔(23)

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّ فَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ ﴿۲۴﴾

کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے کس طرح اچھی مثال بیان کی ہے کہ کلمۂ طیبہ (پاک کلمہ) شجرۂ طیبہ (پاک درخت) کی مانند ہے۔ جس کی جڑ مضبوط ہے اور اس کی شاخ آسمان تک پہنچی ہوئی ہے۔(24)

یہاں کلمہ طیبہ سے مراد کلمہ توحید ہے۔ یعنی لا الہ الا اللہ۔ جس کی جڑ مومن کے دل میں علمی اور اعتقادی مضبوطی ہے۔ اور اس کا نتیجہ اعمال صالحہ اور اخلاق حسنہ ہیں جو اللہ کی طرف بڑھتے ہیں۔ اور وہاں اس کا ثواب ہر وقت مرتب ہوتا رہتا ہے۔

تُؤْتِيْۤ اُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍۭ بِاِذْنِ رَبِّهَا ؕ وَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۵﴾

جو اپنے پروردگار کے حکم سے ہر وقت پھل دے رہا ہے اور اللہ لوگوں کے لئے مثالیں پیش کرتا ہے تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں۔(25)

وَ مَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيْثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِيْثَةِ ِۨاجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْاَرْضِ مَا لَهَا مِنْ قَرَارٍ ﴿۲۶﴾

اور کلمۂ خبیثہ (ناپاک کلمہ) کی مثال شجرۂ خبیثہ (ناپاک درخت) کی سی ہے جسے زمین کے اوپر سے اکھاڑ لیا جائے اور اس کے لئے قرار نہ ہو۔(26)

کلمہ خبیثہ سے مراد یہاں کلمہ کفر و شرک ہے۔ جس کا نتیجہ دنیاوی عیش و عشرت کا حصول ہے۔ جس کی نہ کوئی اصل ہے اور نہ ہی کوئی سربلندی۔ اسی لیے کوئی نتیجہ اور ثواب بھی نہیں ہے۔ بلکہ گناہ اور عذاب کا باعث ہے۔

يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ فِي الْاٰخِرَةِ ۚ وَ يُضِلُّ اللّٰهُ الظّٰلِمِيْنَ ۙ وَ يَفْعَلُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ ﴿۲۷﴾

اللہ ایمان والوں کو قولِ ثابت پر ثابت قدم رکھتا ہے دنیا کی زندگی میں بھی اور آخرت میں بھی۔ اور ظالموں کو گمراہی میں چھوڑ دیتا ہے اور اللہ جو

چاہتا ہے وہ کرتا ہے۔(27)

اَلَمۡ تَرَ اِلَی الَّذِیۡنَ بَدَّلُوۡا نِعۡمَتَ اللّٰہِ کُفۡرًا وَّ اَحَلُّوۡا قَوۡمَہُمۡ دَارَ الۡبَوَارِ ﴿۲۸﴾ جَہَنَّمَ ۚ یَصۡلَوۡنَہَا ؕ وَ بِئۡسَ الۡقَرَارُ ﴿۲۹﴾

کیا تم نے ان لوگوں کی طرف نہیں دیکھا جنھوں نے اللہ کی عطا کردہ نعمت کو ناشکری سے بدل دیا۔ اور اپنی قوم کو ہلاکت کے گھر میں یعنی دوزخ میں جا اتارا۔(28) جس میں وہ داخل ہوں گے اور وہ کیسا برا ٹھکانا ہے۔(29)

وَ جَعَلُوۡا لِلّٰہِ اَنۡدَادًا لِّیُضِلُّوۡا عَنۡ سَبِیۡلِہٖ ؕ قُلۡ تَمَتَّعُوۡا فَاِنَّ مَصِیۡرَکُمۡ اِلَی النَّارِ ﴿۳۰﴾

اور انہوں نے اللہ کے لئے کچھ ہمسر (شریک) بنا لئے ہیں۔ تا کہ لوگوں کو اس کے راستے سے بھٹکائیں۔ (اے رسولؐ) آپؐ کہہ دیجیے کہ چند دن عیش کرلو۔ آخر یقیناً تمہارا ٹھکانا دوزخ کی آگ کی طرف ہے۔(30)

قُلۡ لِّعِبَادِیَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا یُقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ وَ یُنۡفِقُوۡا مِمَّا رَزَقۡنٰہُمۡ سِرًّا وَّ عَلَانِیَۃً مِّنۡ قَبۡلِ اَنۡ یَّاۡتِیَ یَوۡمٌ لَّا بَیۡعٌ فِیۡہِ وَ لَا خِلٰلٌ ﴿۳۱﴾

آپؐ میرے ان بندوں سے کہہ دیجیے جو ایمان لائے ہیں کہ نماز کی پابندی کریں۔ اور جو کچھ ہم نے انہیں دیا ہے اس سے پوشیدہ اور علانیہ خرچ کریں۔ اس سے پہلے کہ وہ دن آئے کہ جس میں نہ خرید و فروخت ہوگی اور نہ مخلصانہ دوستی کام آئے گی۔(31)

اَللّٰہُ الَّذِیۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضَ وَ اَنۡزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخۡرَجَ بِہٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزۡقًا لَّکُمۡ ۚ وَ سَخَّرَ لَکُمُ الۡفُلۡکَ لِتَجۡرِیَ فِی الۡبَحۡرِ بِاَمۡرِہٖ ۚ وَ سَخَّرَ لَکُمُ الۡاَنۡہٰرَ ﴿۳۲﴾

اللہ وہی تو ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور آسمان سے پانی برسایا، پھر اس کے ذریعہ سے تمہاری رزق رسانی کے لیے طرح طرح کے پھل پیدا کیے۔ جس نے کشتی کو تمہارے لیے مسخر کیا کہ سمندر میں اُس کے حکم سے چلے۔ اور دریاؤں کو تمہارے لیے مسخر کیا۔(32)

وَ سَخَّرَ لَکُمُ الشَّمۡسَ وَ الۡقَمَرَ دَآئِبَیۡنِ ۚ وَ سَخَّرَ لَکُمُ الَّیۡلَ وَ النَّہَارَ ﴿ۚ۳۳﴾

اور تمہارے لئے سورج اور چاند کو بھی کام پر لگا دیا جو برابر چلے جا رہے ہیں۔ اور رات اور دن کو بھی تمہارے لئے کام پر لگا دیا۔(33)

وَ اٰتٰىکُمۡ مِّنۡ کُلِّ مَا سَاَلۡتُمُوۡہُ ؕ وَ اِنۡ تَعُدُّوۡا نِعۡمَتَ اللّٰہِ لَا تُحۡصُوۡہَا ؕ اِنَّ الۡاِنۡسَانَ لَظَلُوۡمٌ کَفَّارٌ ﴿۳۴﴾

اور جس نے تمہیں ہر چیز عطا کی جو تم نے مانگی۔ اور اگر تم اللہ کی نعمتوں کو شمار کرنا چاہو تو شمار نہیں کر سکتے۔ بے شک انسان بڑا ظالم اور بڑا ناشکرا ہے۔(34)

وَ اِذۡ قَالَ اِبۡرٰہِیۡمُ رَبِّ اجۡعَلۡ ہٰذَا الۡبَلَدَ اٰمِنًا وَّ اجۡنُبۡنِیۡ وَ بَنِیَّ اَنۡ نَّعۡبُدَ الۡاَصۡنَامَ ﴿ؕ۳۵﴾

اور جب ابراہیمؑ نے دعا کی تھی اے میرے رب! اس شہر (مکہ) کو امن کی جگہ بنا۔ اور مجھے اور میری اولاد کو اس بات سے بچا کہ ہم بتوں کی پرستش کریں۔(35)

رَبِّ اِنَّہُنَّ اَضۡلَلۡنَ کَثِیۡرًا مِّنَ النَّاسِ ۚ فَمَنۡ تَبِعَنِیۡ فَاِنَّہٗ مِنِّیۡ ۚ وَ مَنۡ عَصَانِیۡ فَاِنَّکَ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ ﴿۳۶﴾

اے میرے رب! ان بتوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کر دیا ہے۔ سو جو میری پیروی کرے گا وہ مجھ سے ہوگا اور جو میری نافرمانی کرے تو یقیناً تو بڑا بخشنے والا، بڑا رحم کرنے والا ہے۔(36)

رَبَّنَآ اِنِّيْٓ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِيْ بِوَادٍ غَيْرِ ذِيْ زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ ۙ رَبَّنَا لِيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ فَاجْعَلْ
اَفْـِٕدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِيْٓ اِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُوْنَ ۝٣٧

اے ہمارے پروردگار! میں نے اپنی کچھ اولاد کو تیرے محترم گھر کے پاس بے آب وگیاہ میدان میں آباد کیا ہے۔ اے ہمارے مالک تاکہ وہ یہاں پابندی سے نماز ادا کریں۔ اب تو کچھ لوگوں کے دلوں کو ایسا کردے کہ وہ ان کی طرف مائل ہوں۔ اور ان کو پھلوں سے رزق عطا فرما تاکہ وہ تیرا شکر ادا کریں۔(37)

رَبَّنَآ اِنَّكَ تَعْلَمُ مَا نُخْفِيْ وَمَا نُعْلِنُ ۭ وَمَا يَخْفٰى عَلَي اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاۗءِ ۝٣٨

اے ہمارے پروردگار! بے شک جو کچھ ہم چھپاتے ہیں تو اسے بھی جانتا ہے اور جو ظاہر کرتے ہیں اسے بھی۔ اور زمین وآسمان کی کوئی چیز اللہ سے پوشیدہ نہیں ہے۔(38)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ وَهَبَ لِيْ عَلَي الْكِبَرِ اِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ ۭ اِنَّ رَبِّيْ لَسَمِيْعُ الدُّعَاۗءِ ۝٣٩

ساری تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے باوجود بڑھاپے کے مجھے اسماعیلؑ اور اسحاقؑ (دو بیٹے) عطا فرمائے۔ بے شک میرا پروردگار دعا کا بڑا سننے والا ہے۔(39)

رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ ڰ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاۗءِ ۝٤٠

اے میرے پروردگار! مجھے نماز کی پابندی کرنے والا بنا۔ اور میری اولاد کو بھی۔ اے ہمارے پروردگار! اور میری دعا کو قبول فرما۔(40)

رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ ۝٤١

اے ہمارے پروردگار! مجھے اور میرے والدین کو اور سب ایمان لانے والوں کو حساب والے دن بخش دے۔(41)

وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ ڛ اِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ لِيَوْمٍ تَشْخَصُ فِيْهِ الْاَبْصَارُ ۝٤٢

جو کچھ یہ ظالم لوگ کررہے ہیں تم اللہ کو اس سے غافل نہ سمجھو۔ وہ تو انہیں اس دن کے لئے مہلت دے رہا ہے جس میں (شدتِ خوف وحیرت سے) آنکھیں کھلی کی کھلی رہ جائیں گی۔(42)

مُهْطِعِيْنَ مُقْنِعِيْ رُءُوْسِهِمْ لَا يَرْتَدُّ اِلَيْهِمْ طَرْفُهُمْ ۚ وَاَفْـِٕدَتُهُمْ هَوَاۗءٌ ۝٤٣

وہ تیزی سے دوڑ رہے ہوں گے اپنے سر اوپر اٹھاتے ہوئے۔ اس حال میں کہ ان کی نگاہ خود ان کی طرف نہیں پلٹے گی۔ اور ان کے دل (خوف و دہشت کے سوا ہر خیال سے) خالی ہو رہے ہوں گے۔(43)

وَاَنْذِرِ النَّاسَ يَوْمَ يَاْتِيْهِمُ الْعَذَابُ فَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا رَبَّنَآ اَخِّرْنَآ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ۙ نُّجِبْ
دَعْوَتَكَ وَنَتَّبِعِ الرُّسُلَ ۭ اَوَلَمْ تَكُوْنُوْٓا اَقْسَمْتُمْ مِّنْ قَبْلُ مَا لَكُمْ مِّنْ زَوَالٍ ۝٤٤

(اے رسولؐ) لوگوں کو اس دن سے ڈراؤ جب ان پر عذاب آئے گا تو ظالم لوگ کہیں گے اے ہمارے رب! تھوڑی سی مدت کے لئے ہمیں

مہلت دے دے۔ہم تیری دعوت پر لبیک کہیں گے اور رسولوں کی پیروی کریں گے۔(انہیں جواب دیا جائے گا) کیا تم نے اس سے پہلے قسمیں نہیں کھائی تھیں کہ تمہیں کبھی زوال نہ ہوگا۔(44)

وَّ سَکَنۡتُمۡ فِیۡ مَسٰکِنِ الَّذِیۡنَ ظَلَمُوۡۤا اَنۡفُسَہُمۡ وَ تَبَیَّنَ لَکُمۡ کَیۡفَ فَعَلۡنَا بِہِمۡ وَ ضَرَبۡنَا لَکُمُ الۡاَمۡثَالَ ﴿۴۵﴾

حالانکہ تم انہی لوگوں کی آبادیوں میں آباد تھے جنہوں نے اپنے اوپر ظلم کیا تھا۔اور تم پر واضح ہو گیا تھا کہ ہم نے ان کے ساتھ کیا سلوک کیا تھا۔ اور ہم نے (تمہیں سمجھانے کے لئے) مثالیں بھی بیان کر دیں تھیں۔(45)

وَ قَدۡ مَکَرُوۡا مَکۡرَہُمۡ وَ عِنۡدَ اللّٰہِ مَکۡرُہُمۡ ؕ وَ اِنۡ کَانَ مَکۡرُہُمۡ لِتَزُوۡلَ مِنۡہُ الۡجِبَالُ ﴿۴۶﴾

اورانہوں نے اپنی ساری تدبیریں کیں (اور چالیں چلیں)۔اوراللہ کے پاس ان کی ہر تدبیر اور چال کا جواب ہے۔اگر چہ ان کی تدبیریں اور ترکیبیں ایسی تھیں کہ ان سے پہاڑ بھی اپنی جگہ سے ہٹ جائیں۔(46)

فَلَا تَحۡسَبَنَّ اللّٰہَ مُخۡلِفَ وَعۡدِہٖ رُسُلَہٗ ؕ اِنَّ اللّٰہَ عَزِیۡزٌ ذُو انۡتِقَامٍ ﴿ؕ۴۷﴾

خبردار! یہ خیال نہ کرنا کہ اللہ نے اپنے رسولوں سے جو وعدہ کیا ہے وہ اس کے خلاف کرے گا۔بے شک اللہ سب پر غالب ہے۔اور انتقام لینے والا ہے۔(47)

یَوۡمَ تُبَدَّلُ الۡاَرۡضُ غَیۡرَ الۡاَرۡضِ وَ السَّمٰوٰتُ وَ بَرَزُوۡا لِلّٰہِ الۡوَاحِدِ الۡقَہَّارِ ﴿۴۸﴾

(اور یہ اس دن ہوگا) جس دن یہ زمین دوسری قسم کی زمین سے بدل دی جائے گی۔اور آسمان بھی (بدل جائیں گے)۔اور سب لوگ اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہو جائیں گے جو ایک ہے اور سب پر غالب ہے۔(48)

وَ تَرَی الۡمُجۡرِمِیۡنَ یَوۡمَئِذٍ مُّقَرَّنِیۡنَ فِی الۡاَصۡفَادِ ﴿ۚ۴۹﴾

اور تم اس دن مجرموں کو دیکھو گے کہ زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہوں گے۔(49)

سَرَابِیۡلُہُمۡ مِّنۡ قَطِرَانٍ وَّ تَغۡشٰی وُجُوۡہَہُمُ النَّارُ ﴿ۙ۵۰﴾

ان کے لباس گندھک کے ہوں گے۔اور آگ ان کے چہروں پر کوڈھانپ رہی ہوگی۔(50)

لِیَجۡزِیَ اللّٰہُ کُلَّ نَفۡسٍ مَّا کَسَبَتۡ ؕ اِنَّ اللّٰہَ سَرِیۡعُ الۡحِسَابِ ﴿۵۱﴾

یہ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ ہر شخص کو اس کے کیے ہوئے اعمال کا بدلہ دے۔بیشک اللہ تعالیٰ بہت جلد حساب کرنے والا ہے۔(51)

ہٰذَا بَلٰغٌ لِّلنَّاسِ وَ لِیُنۡذَرُوۡا بِہٖ وَ لِیَعۡلَمُوۡۤا اَنَّمَا ہُوَ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ وَّ لِیَذَّکَّرَ اُولُوا الۡاَلۡبَابِ ﴿۵۲﴾

یہ قرآن لوگوں کے نام خدا کا پیغام ہے۔تاکہ ان کو اس سے ڈرایا جائے۔اور تاکہ وہ جان لیں کہ وہی اکیلا معبود ہے۔اور تاکہ اہل عقل نصیحت پکڑیں(52)

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

اہم مضامین سورہ حجر

مضمون	صفحہ نمبر
عذاب کا وقت مقرر ہے۔	384
قرآن کی حفاظت کا ذمہ اللہ نے خود لیا ہے۔	385
شیاطین کا آسمان پر جانا۔	385
انسان اور جن کی پیدائش۔	386
ابلیس کا سجدہ سے انکار۔	387
شیطان کا تکبر۔	387
جنت اور جہنم کا بیان۔	388
ابراھیمؑ کی طرف فرشتوں کا آنا۔	388
لوطؑ کی طرف فرشتوں کا آنا۔	389
وادی حجر کا ذکر۔	390
سبعاً من المثانی سے کیا مراد ہے۔	391
قرآن کو ٹکڑے کرنے والوں کا ذکر۔	393

15۔ سورہ الحجر

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

میں شروع کرتا ہوں اللہ کے نام کے ساتھ جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے۔

الٓرٰ ۚ

(الف) اللہ تعالی کا ذکر، عظمتِ الٰہی، اللہ تعالی کی شان، اللہ کی قدرتیں۔(ل) لقاءاللہ۔اللہ تعالی سے ملاقات۔یوم آخرت کا ذکر۔مرنے کے بعد دوبارہ اٹھایا جانا۔(ر) رسول۔گذشتہ رسولوں کا ذکر۔

تِلۡكَ اٰيٰتُ الۡكِتٰبِ وَقُرۡاٰنٍ مُّبِيۡنٍ ۝١

یہ کتابِ الٰہی اور قرآن کی واضح آیتیں ہیں۔(1)

رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا لَوۡ كَانُوۡا مُسۡلِمِيۡنَ ۝٢

جن لوگوں نے کفر اختیار کیا ہے وہ بہت تمنا کریں گے کہ کاش وہ مسلمان ہوتے۔(2)

ذَرۡهُمۡ يَاۡكُلُوۡا وَيَتَمَتَّعُوۡا وَيُلۡهِهِمُ الۡاَمَلُ فَسَوۡفَ يَعۡلَمُوۡنَ ۝٣

(اے رسولؐ) انہیں چھوڑ دو کہ وہ کھائیں پئیں اور عیاشی کریں۔اور جھوٹی امید انہیں غفلت میں رکھے۔عنقریب انہیں سب کچھ معلوم ہو جائے گا۔(3)

وَمَاۤ اَهۡلَكۡنَا مِنۡ قَرۡيَةٍ اِلَّا وَلَهَا كِتَابٌ مَّعۡلُوۡمٌ ۝٤

اور ہم نے کبھی کوئی بستی ہلاک نہیں کی مگر یہ کہ اس کے لئے مقررہ وقت لکھا ہوا تھا۔(4)

مَا تَسۡبِقُ مِنۡ اُمَّةٍ اَجَلَهَا وَمَا يَسۡتَاۡخِرُوۡنَ ۝٥

کوئی قوم اپنے مقررہ وقت سے نہ آگے بڑھ سکتی ہے اور نہ پیچھے ہٹ سکتی ہے۔(5)

وَقَالُوۡا يٰۤاَيُّهَا الَّذِىۡ نُزِّلَ عَلَيۡهِ الذِّكۡرُ اِنَّكَ لَمَجۡنُوۡنٌ ۝٦ؕ

اور وہ (کفار) کہتے ہیں: اے وہ جس پر ذکر (قرآن) اتارا گیا ہے۔یقیناً تم دیوانے ہو۔(6)

لَوۡ مَا تَاۡتِيۡنَا بِالۡمَلٰٓئِكَةِ اِنۡ كُنۡتَ مِنَ الصّٰدِقِيۡنَ ۝٧

اگر تم سچے ہو تو پھر ہمارے پاس فرشتوں کو کیوں نہیں لے آتے؟(7)

مَا نُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ اِلَّا بِالْحَقِّ وَ مَا كَانُوْٓا اِذًا مُّنْظَرِيْنَ ﴿۸﴾

ہم فرشتوں کونہیں اتارتے مگر (عذاب کے وقت یا قیامت کے وقت) حق کے ساتھ۔اور پھر لوگوں کو مہلت نہیں دی جاتی۔(8)

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ﴿۹﴾

بے شک ہم نے ہی ذکر (قرآن) اتارا ہے۔اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔(9)

چونکہ پہلی کتابوں میں لوگ اپنے پاس سے تحریف کر دیا کرتے تھے۔اور بعد میں آنے والا پیغمبران کی درستگی کر دیا کرتا تھا۔اب آخری پیغمبر کے بعد کسی اور نبی نے تو آنا نہیں۔اس لیے اللہ تعالی نے اس کی حفاظت کا ذمہ خود لے لیا۔اور یہ کہہ دیا کہ شیطان اس کے آگے اور اس کے پیچھے سے نہیں آسکتے۔اس لیے قیامت تک کے لیے یہ کتاب محفوظ ہوگئی ہے۔جو بھی چاہے خالص وحی الٰہی سے ہدایت حاصل کر سکتا ہے۔

وَ لَقَدْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِيْ شِيَعِ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۰﴾

اور ہم نے آپ ؐ سے پہلے مختلف جماعتوں میں رسول بھیجے۔(10)

وَ مَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۱۱﴾

اور ان کے پاس کوئی ایسا رسول نہیں آیا جس کا انہوں نے مذاق نہ اڑایا ہو۔(11)

كَذٰلِكَ نَسْلُكُهٗ فِيْ قُلُوْبِ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۱۲﴾

اسی طرح ہم اس (تمسخر اور استہزاء) کو مجرموں کے دلوں میں داخل کر دیتے ہیں۔(12)

لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَ قَدْ خَلَتْ سُنَّةُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۳﴾

مگر وہ اس (قرآن) پر ایمان نہیں لاتے۔اور جو پہلے گزر چکے ہیں ان کا رویہ بھی یہی رہ چکا ہے۔(13)

وَ لَوْ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا مِّنَ السَّمَآءِ فَظَلُّوْا فِيْهِ يَعْرُجُوْنَ ﴿۱۴﴾

اور اگر ہم آسمان کا کوئی دروازہ اُن پر کھول دیں اور وہ اس میں چڑھنے بھی لگیں۔(14)

لَقَالُوْٓا اِنَّمَا سُكِّرَتْ اَبْصَارُنَا بَلْ نَحْنُ قَوْمٌ مَّسْحُوْرُوْنَ ﴿۱۵﴾

تو پھر بھی وہ یہی کہیں گے کہ ہماری آنکھوں کو مدہوش کر دیا گیا ہے بلکہ ہم پر جادو کر دیا گیا ہے۔(15)

وَ لَقَدْ جَعَلْنَا فِي السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّ زَيَّنّٰهَا لِلنّٰظِرِيْنَ ﴿۱۶﴾

اور بے شک ہم نے آسمان میں بہت سے برج بنا دیئے۔اور آسمان کو دیکھنے والوں کے لئے خوشنما بنا دیا۔(16)

وَ حَفِظْنٰهَا مِنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ رَّجِيْمٍ ﴿۱۷﴾

اور ہم نے اسے ہر مردود شیطان سے محفوظ کر دیا۔(17)

اِلَّا مَنِ اسْتَرَقَ السَّمْعَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۸﴾

مگر یہ کہ کوئی (شیطان) چوری چھپے کچھ سن لے تو (اس صورت میں) ایک دہکتا ہوا شعلہ اس کا پیچھا کرتا ہے۔(18)

وَ الۡاَرۡضَ مَدَدۡنٰہَا وَ اَلۡقَیۡنَا فِیۡہَا رَوَاسِیَ وَ اَنۡۢبَتۡنَا فِیۡہَا مِنۡ کُلِّ شَیۡءٍ مَّوۡزُوۡنٍ ﴿۱۹﴾

اور ہم نے زمین کو پھیلا دیا اور اس میں پہاڑ جما دیے۔ اور اس میں ہر قسم کی چیزیں نپی تلی اگا ئیں۔(19)

وَ جَعَلۡنَا لَکُمۡ فِیۡہَا مَعَایِشَ وَ مَنۡ لَّسۡتُمۡ لَہٗ بِرٰزِقِیۡنَ ﴿۲۰﴾

اور ہم نے اس میں تمہارے لئے بھی معاش کے وسائل بنائے۔ اور ان کیلئے بھی جن کے روزی رساں تم نہیں ہو۔(20)

وَ اِنۡ مِّنۡ شَیۡءٍ اِلَّا عِنۡدَنَا خَزَآئِنُہٗ ۫ وَ مَا نُنَزِّلُہٗۤ اِلَّا بِقَدَرٍ مَّعۡلُوۡمٍ ﴿۲۱﴾

اور کوئی چیز ایسی نہیں ہے جس کے خزانے ہمارے پاس نہ ہوں۔ اور ہم اسے نہیں اتارتے مگر ایک معیّن مقدار میں۔(21)

وَ اَرۡسَلۡنَا الرِّیٰحَ لَوَاقِحَ فَاَنۡزَلۡنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَسۡقَیۡنٰکُمُوۡہُ ۚ وَ مَاۤ اَنۡتُمۡ لَہٗ بِخٰزِنِیۡنَ ﴿۲۲﴾

اور ہم نے بادل اٹھانے والی ہوائیں بھیجیں پھر ہم نے آسمان سے پانی نازل کیا پھر وہ تمہیں پلایا اور تمہارے پاس اس کا خزانہ نہیں ہے۔(22)

وَ اِنَّا لَنَحۡنُ نُحۡیٖ وَ نُمِیۡتُ وَ نَحۡنُ الۡوٰرِثُوۡنَ ﴿۲۳﴾

اور بلاشبہ ہم ہی زندہ کرتے ہیں اور ہم ہی مارتے ہیں اور ہم ہی (سب کے) وارث ہیں۔(23)

وَ لَقَدۡ عَلِمۡنَا الۡمُسۡتَقۡدِمِیۡنَ مِنۡکُمۡ وَ لَقَدۡ عَلِمۡنَا الۡمُسۡتَاۡخِرِیۡنَ ﴿۲۴﴾

اور یقیناً ہم ان کو بھی جانتے ہیں جو تم سے پہلے ہو گزرے۔ اور ان کو بھی جانتے ہیں جو بعد میں آنے والے ہیں۔(24)

وَ اِنَّ رَبَّکَ ہُوَ یَحۡشُرُہُمۡ ؕ اِنَّہٗ حَکِیۡمٌ عَلِیۡمٌ ﴿۲۵﴾

بے شک تمہارا پروردگار (روزِ قیامت) سب کو جمع کرے گا۔ وہ بڑا حکمت والا، بڑا علم والا ہے۔(25)

وَ لَقَدۡ خَلَقۡنَا الۡاِنۡسَانَ مِنۡ صَلۡصَالٍ مِّنۡ حَمَاٍ مَّسۡنُوۡنٍ ﴿ۚ۲۶﴾

اور بلاشبہ ہم نے انسان کو سڑے ہوئے گارے کی کھنکھناتی مٹی سے پیدا کیا ہے۔(26)

وَ الۡجَآنَّ خَلَقۡنٰہُ مِنۡ قَبۡلُ مِنۡ نَّارِ السَّمُوۡمِ ﴿۲۷﴾

اور اس سے پہلے ہم نے جنوں کو تیز گرم آگ سے پیدا کیا۔(27)

کچھ لوگ یہاں سے استدلال کرتے ہیں کہ جن انسان سے پہلے کی مخلوق ہے۔ جو کہ اب ختم ہو چکی ہے۔ حالانکہ یہاں اللہ تعالیٰ انسان کی پیدائش اور جنات کی پیدائش کا ذکر کر رہے ہیں۔ نہ کہ ان کے معدوم ہونے کا۔ تفصیل کے لیے آپ سورہ جن اور سورہ احقاف کا مطالعہ کر سکتے ہیں۔

وَ اِذۡ قَالَ رَبُّکَ لِلۡمَلٰٓئِکَۃِ اِنِّیۡ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنۡ صَلۡصَالٍ مِّنۡ حَمَاٍ مَّسۡنُوۡنٍ ﴿۲۸﴾

اور جب آپ کے پروردگار نے فرشتوں سے کہا کہ میں سڑے ہوئے گارے کی کھنکھناتی ہوئی مٹی سے ایک بشر پیدا کرنے والا ہوں۔(28)

فَإِذَا سَوَّيْتُهُ وَنَفَخْتُ فِيهِ مِن رُّوحِي فَقَعُوا لَهُ سَاجِدِينَ ﴿٢٩﴾

پس جب میں اسے مکمل درست کرلوں اوراس میں اپنی روح پھونک دوں، توتم اس کے سامنے سجدہ میں گر جانا۔(29)

فَسَجَدَ الْمَلَائِكَةُ كُلُّهُمْ أَجْمَعُونَ ﴿٣٠﴾ إِلَّا إِبْلِيسَ أَبَىٰ أَن يَكُونَ مَعَ السَّاجِدِينَ ﴿٣١﴾

چنانچہ سب کے سب فرشتوں نے سجدہ کیا۔(30) سوائے ابلیس کے۔کہ اس نے سجدہ کرنے والوں کے ساتھ ہونے سے انکار کیا۔(31)

قَالَ يَا إِبْلِيسُ مَا لَكَ أَلَّا تَكُونَ مَعَ السَّاجِدِينَ ﴿٣٢﴾

ارشاد ہوا: اے ابلیس! تجھے کیا ہوا کہ تو سجدہ کرنے والوں میں سے نہ ہوا۔(32)

قَالَ لَمْ أَكُن لِّأَسْجُدَ لِبَشَرٍ خَلَقْتَهُ مِن صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَإٍ مَّسْنُونٍ ﴿٣٣﴾

اس نے کہا میں ایسے بشر کو سجدہ نہیں کرسکتا جسے تو نے سڑے ہوئے گارے کی کھنکھناتی ہوئی مٹی سے پیدا کیا ہے۔(33)

قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَإِنَّكَ رَجِيمٌ ﴿٣٤﴾ وَإِنَّ عَلَيْكَ اللَّعْنَةَ إِلَىٰ يَوْمِ الدِّينِ ﴿٣٥﴾

ارشاد ہوا یہاں سے نکل جا۔کہ تو مردود ہے۔(34) اور روزِ جزا (قیامت) تک تجھ پر لعنت ہے۔(35)

قَالَ رَبِّ فَأَنظِرْنِي إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ ﴿٣٦﴾

اس نے کہا کہ اے میرے رب! مجھے اس دن تک مہلت دے جب لوگ دوبارہ اٹھائے جائیں گے۔(36)

قَالَ فَإِنَّكَ مِنَ الْمُنظَرِينَ ﴿٣٧﴾ إِلَىٰ يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُومِ ﴿٣٨﴾

فرمایا بے شک تو مہلت پانے والوں میں سے ہے۔(37) جنہیں وقت معلوم تک مہلت دی گئی ہے۔(38)

قَالَ رَبِّ بِمَا أَغْوَيْتَنِي لَأُزَيِّنَنَّ لَهُمْ فِي الْأَرْضِ وَلَأُغْوِيَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿٣٩﴾

اس نے کہا! اے میرے رب! چونکہ تو نے مجھے گمراہ کیا ہے تو میں بھی زمین میں ان (بندوں) کے لئے گناہوں کو خوشنما بناؤں گا۔اورسب کو گمراہ کروں گا۔(39)

یہ ایک واضح فرق تھا آدمؑ اور شیطان کے رویے میں۔یعنی آدمؑ سے غلطی ہوئی تو وہ فوراً اس پر نادم ہو گئے اور اپنی غلطی تسلیم کرتے ہوئے توبہ کرلی۔ چنانچہ اللہ تعالی نے ان کی توبہ قبول کرلی۔مگر شیطان نے ایک تو حکم نہ مانا اور دوسرا اس پر اکڑ گیا۔اور اپنی غلطی ماننے سے انکار کر دیا۔ الٹا الزام اللہ پر لگا دیا۔کہ تو نے مجھے گمراہ کیا ہے۔اس لیے ہمیں اس شیطانی روش سے بچنے کی ضرورت ہے۔اور اپنے معاملات میں تکبر کی بجائے عاجزی دکھائیں۔تاکہ ہم صحیح معنوں میں ہدایت حاصل کرسکیں۔

إِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِينَ ﴿٤٠﴾ قَالَ هَٰذَا صِرَاطٌ عَلَيَّ مُسْتَقِيمٌ ﴿٤١﴾

سوائے تیرے مخلص بندوں کے۔(40) اللہ نے فرمایا! ان کے لیے سیدھا راستہ میرے ذمہ ہے۔(41)

اِنَّ عِبَادِيْ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنٌ اِلَّا مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْغٰوِيْنَ ﴿۴۲﴾

جو میرے خاص بندے ہیں ان پر تیرا کوئی بس نہیں چلے گا۔ سوائے ان گمراہوں کے جو تیری پیروی کریں گے۔(42)

وَ اِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۴۳﴾

اور بے شک جہنم ان سب کا ٹھکانا ہے۔(43)

لَهَا سَبْعَةُ اَبْوَابٍ ؕ لِكُلِّ بَابٍ مِّنْهُمْ جُزْءٌ مَّقْسُوْمٌ ﴿۴۴﴾

اس کے سات دروازے ہیں اور ہر دروازے کے لیے گروہوں کو تقسیم کر دیا گیا ہے۔

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّ عُيُوْنٍ ﴿۴۵﴾ اُدْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ اٰمِنِيْنَ ﴿۴۶﴾

بے شک پرہیزگار لوگ باغات اور چشموں میں ہوں گے۔(45) (ان سے کہا جائے گا) کہ تم سلامتی اور امن کے ساتھ ان میں داخل ہو جاؤ۔(46)

وَ نَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ اِخْوَانًا عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ ﴿۴۷﴾

اور ہم ان کے سینوں سے ہر قسم کی کدورت نکال دیں گے۔ اور وہ بھائیوں کی طرح تختوں پر آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے۔(47)

لَا يَمَسُّهُمْ فِيْهَا نَصَبٌ وَّ مَا هُمْ مِّنْهَا بِمُخْرَجِيْنَ ﴿۴۸﴾

ان کے اندر انہیں کوئی تکلیف و زحمت چھوئے گی بھی نہیں۔ اور نہ ہی وہ وہاں سے نکالے جائیں گے۔(48)

نَبِّئْ عِبَادِيْۤ اَنِّيْۤ اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿۴۹﴾

(اے رسولؐ) میرے بندوں کو آگاہ کر دو کہ میں بڑا بخشنے والا، بڑا رحم کرنے والا ہوں۔(49)

وَ اَنَّ عَذَابِيْ هُوَ الْعَذَابُ الْاَلِيْمُ ﴿۵۰﴾

اور یہ بھی (بتا دو) کہ میرا عذاب بھی بڑا دردناک عذاب ہے۔(50)

وَ نَبِّئْهُمْ عَنْ ضَيْفِ اِبْرٰهِيْمَ ﴿۵۱﴾

اور انہیں ابراہیمؑ کے مہمانوں کا واقعہ بھی سنا دو۔(51)

اِذْ دَخَلُوْا عَلَيْهِ فَقَالُوْا سَلٰمًا ؕ قَالَ اِنَّا مِنْكُمْ وَجِلُوْنَ ﴿۵۲﴾

جبکہ وہ ان کے پاس آئے اور سلام کیا۔ اور انہوں نے (جوابِ سلام کے بعد) کہا ہم کو تم سے ڈر لگ رہا ہے۔(52)

قَالُوْا لَا تَوْجَلْ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمٍ عَلِيْمٍ ﴿۵۳﴾

مہمانوں نے کہا کہ ڈرو نہیں۔ ہم آپ کو ایک صاحبِ علم بچہ کی (ولادت کی) بشارت دیتے ہیں۔(53)

قَالَ اَبَشَّرْتُمُوْنِيْ عَلٰۤى اَنْ مَّسَّنِيَ الْكِبَرُ فَبِمَ تُبَشِّرُوْنَ ﴿۵۴﴾

ابراہیمؑ نے کہا تم مجھے اس حال میں بشارت دیتے ہو۔ کہ مجھ پر بڑھاپا آ چکا ہے یہ کیسی بشارت ہے جو تم مجھے دیتے ہو؟(54)

قَالُوْا بَشَّرْنٰكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُنْ مِّنَ الْقٰنِطِيْنَ ۝۵۵

انہوں نے کہا ہم آپ کو بالکل سچی بشارت دے رہے ہیں تو آپ ناامید ہونے والوں میں سے نہ ہوں۔(55)

قَالَ وَمَنْ يَّقْنَطُ مِنْ رَّحْمَةِ رَبِّهٖۤ اِلَّا الضَّآلُّوْنَ ۝۵۶

ابراہیمؑ نے کہا اپنے پروردگار کی رحمت سے تو گمراہوں کے سوا کون مایوس ہوتا ہے؟(56)

قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ اَيُّهَا الْمُرْسَلُوْنَ ۝۵۷

پھر آپؑ نے پوچھا! اے اللہ کے فرشتو! تمہارا آنے کا مقصد کیا ہے؟(57)

قَالُوْۤا اِنَّاۤ اُرْسِلْنَاۤ اِلٰى قَوْمٍ مُّجْرِمِيْنَ ۝۵۸ ۙ

انہوں نے کہا کہ ہم ایک مجرم قوم کی طرف بھیجے گئے ہیں (تاکہ انہیں عذاب دیں)۔(58)

اِلَّاۤ اٰلَ لُوْطٍ ؕ اِنَّا لَمُنَجُّوْهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝۵۹ ۙ

سوائے لوطؑ کے گھر والوں کے۔کہ ہم ان سب کو بچالیں گے۔(59)

اِلَّا امْرَاَتَهٗ قَدَّرْنَاۤ ۙ اِنَّهَا لَمِنَ الْغٰبِرِيْنَ ۝۶۰

سوائے اس کی بیوی کے۔اس کی نسبت ہم نے یہ طے کیا ہے کہ وہ پیچھے رہ جانے والوں میں سے ہوگی۔(60)

فَلَمَّا جَآءَ اٰلَ لُوْطِ ِۨالْمُرْسَلُوْنَ ۝۶۱ ۙ قَالَ اِنَّكُمْ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ ۝۶۲

پس جب اللہ کے بھیجے ہوئے خاندانِ لوطؑ کے پاس آئے۔(61) تو لوطؑ نے کہا کہ تم تو اجنبی لوگ معلوم ہوتے ہو۔(62)

قَالُوْا بَلْ جِئْنٰكَ بِمَا كَانُوْا فِيْهِ يَمْتَرُوْنَ ۝۶۳

انہوں نے کہا نہیں بلکہ ہم تمہارے پاس وہ چیز (عذاب) لے کر آئے ہیں جس میں یہ لوگ شک کیا کرتے تھے۔(63)

وَ اَتَيْنٰكَ بِالْحَقِّ وَ اِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ۝۶۴

اور ہم تیرے پاس پکی بات لائے ہیں۔اور بے شک ہم سچ کہتے ہیں۔(64)

فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ الَّيْلِ وَاتَّبِعْ اَدْبَارَهُمْ وَلَا يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ اَحَدٌ وَّامْضُوْا حَيْثُ تُؤْمَرُوْنَ ۝۶۵

تو آپؑ رات کے کسی حصہ میں اپنے اہل وعیال کو لے کر نکل جائیں۔اور خود آپؑ ان کے پیچھے پیچھے چلیں۔اور آپؑ میں سے کوئی پیچھے مڑ کر نہ دیکھے۔اور جدھر جانے کا آپؑ کو حکم دیا گیا ہے ادھر ہی چلے جائیں۔(65)

وَقَضَيْنَاۤ اِلَيْهِ ذٰلِكَ الْاَمْرَ اَنَّ دَابِرَ هٰۤؤُلَآءِ مَقْطُوْعٌ مُّصْبِحِيْنَ ۝۶۶

اور ہم نے لوطؑ کو بذریعۂ وحی اس فیصلہ سے آگاہ کر دیا کہ صبح ہوتے ہی اس قوم کی جڑ بالکل کاٹ دی جائے گی۔(66)

وَجَآءَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ يَسْتَبْشِرُوْنَ ۝۶۷

اور شہر والے (نوجوان اور خوبصورت مہمانوں کو دیکھ کر) خوشیاں مناتے ہوئے آ گئے۔(67)

قَالَ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ ضَيْفِيْ فَلَا تَفْضَحُوْنِ ۙ﴿۶۸﴾ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَلَا تُخْزُوْنِ ﴿۶۹﴾

لوطؑ نے کہا یہ لوگ میرے مہمان ہیں تم مجھے شرمسار نہ کرو۔(68) اللہ سے ڈرو اور مجھے رسوا نہ کرو۔(69)

قَالُوْٓا اَوَلَمْ نَنْهَكَ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۷۰﴾

وہ بولے! کیا ہم بارہا تمہیں منع نہیں کر چکے کہ دنیا بھر کے ٹھیکے دار نہ بنو؟(70)

قَالَ هٰٓؤُلَآءِ بَنٰتِيْٓ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ؕ﴿۷۱﴾

آپؑ نے کہا اگر تم نے اپنی خواہش پوری کرنی ہے تو پھر یہ میری قوم کی بیٹیاں موجود ہیں۔(جائز طریقہ سے ان کو اختیار کرو۔)(71)

لَعَمْرُكَ اِنَّهُمْ لَفِيْ سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿۷۲﴾

(فرشتوں نے کہا اے لوطؑ)! تیری زندگی گواہ ہے یہ لوگ اپنے نشہ میں بالکل اندھے ہو رہے ہیں۔(72)

فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ مُشْرِقِيْنَ ۙ﴿۷۳﴾

آخر کار سورج نکلتے ہی انہیں ایک ہولناک چیخ نے آلیا۔(73)

فَجَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيْلٍ ؕ﴿۷۴﴾

پس ہم نے اس بستی کو تہہ و بالا کر دیا (اوپر کا حصہ نیچے کر دیا)۔اور ان پر پکی ہوئی مٹی کے پتھروں کی بارش کر دی۔(74)

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِيْنَ ﴿۷۵﴾

بے شک اس واقعہ میں حقیقت کی پہچان رکھنے والوں کے لئے بڑی نشانیاں ہیں۔(75)

وَاِنَّهَا لَبِسَبِيْلٍ مُّقِيْمٍ ﴿۷۶﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ؕ﴿۷۷﴾

اور وہ بستی ایک عام گزرگاہ پر واقع ہے جو اب تک قائم ہے۔(76) بے شک اس واقعہ میں اہلِ ایمان کے لئے بڑی نشانی ہے۔(77)

وَاِنْ كَانَ اَصْحٰبُ الْاَيْكَةِ لَظٰلِمِيْنَ ۙ﴿۷۸﴾

اور بَن کے رہنے والے (یعنی قوم شعیبؑ کے لوگ) بھی گنہگار تھے۔(78)

فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ ۘ وَاِنَّهُمَا لَبِاِمَامٍ مُّبِيْنٍ ؕ﴿۷۹﴾

تو ہم نے ان سے بھی بدلہ لیا۔اور یہ دونوں شہر کھلے راستے پر موجود ہیں۔(79)

وَلَقَدْ كَذَّبَ اَصْحٰبُ الْحِجْرِ الْمُرْسَلِيْنَ ۙ﴿۸۰﴾

اور وادی حجر کے رہنے والوں نے بھی پیغمبروں کی تکذیب کی۔(80)

وَ اٰتَيْنٰهُمْ اٰيٰتِنَا فَكَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ ﴿۸۱﴾

ہم نے ان کو اپنی نشانیاں دیں۔اور وہ ان سے منہ پھیرتے رہے۔(81)

وَ كَانُوْا يَنْحِتُوْنَ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا اٰمِنِيْنَ ﴿۸۲﴾

اور وہ پہاڑوں کو تراش تراش کر گھر بناتے تھے کہ امن واطمینان سے رہیں گے۔(82)

فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ مُصْبِحِيْنَ ﴿۸۳﴾ فَمَاۤ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۸۴﴾

تو چیخ نے ان کو صبح ہوتے ہی آ پکڑا۔(83) اور جو گھر انہوں نے بنائے تھے وہ ان کے کچھ بھی کام نہ آئے۔(84)

وَ مَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَ مَا بَيْنَهُمَاۤ اِلَّا بِالْحَقِّ ؕ وَ اِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِيَةٌ فَاصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَمِيْلَ ﴿۸۵﴾

اور ہم نے آسمانوں اور زمین کو نیز جو کچھ ان کے درمیان ہے اس کو پیدا نہیں کیا مگر حق کے ساتھ۔اور قیامت یقیناً آنے والی ہے پس آپؐ شائستہ طریقہ سے درگزر کریں۔(85)

اِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِيْمُ ﴿۸۶﴾

بیشک آپ کا رب ہی سب کو پیدا کرنے والا، خوب جاننے والا ہے۔(86)

وَ لَقَدْ اٰتَيْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِيْ وَ الْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ ﴿۸۷﴾

اور بلاشبہ ہم نے آپ کو مثانی میں سے سات عطا کئے ہیں اور قرآنِ عظیم بھی۔(87)

سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِيْ: اس بارے میں معروف قول یہی ہے کہ یہ سورہ فاتحہ سے متعلق ہے۔اور مثانی کا معنی کیا جاتا ہے دہرائی جانے والی۔ مگر اصل کے لحاظ سے سورہ فاتحہ کی چھ آیات ہیں لیکن لوگوں نے سات کا عدد پورا کرنے کے لیے بسم اللہ کو بھی ساتھ ملا دیا ہے۔ جو کہ درست نہیں ہے۔حالانکہ باقی سورتوں میں بسم اللہ کو آیات کی تعداد میں شمار نہیں کیا جاتا۔اس کے علاوہ علماء نے من المثانی کی وضاحت ہی نہیں کی۔یعنی مثانی میں سے سات۔لیکن ہمارے ہاں دہرائی جانے والی سات ہی ترجمہ کر دیا گیا۔

دوسری بات یہ کہ مثانی کا معنی دہرائی جانے والی نہیں بنتا۔مولانا امین احسن اصلاحیؒ کے بقول مثانی ،مثنی کی جمع ہے۔ مثنی بار بار دہرائی جانے والی چیز کو نہیں کہتے۔ بلکہ اس چیز کو کہتے ہیں جو دو دو کرکے ہو۔قرآن کریم میں یہ لفظ کئی جگہ استعمال ہوا ہے۔اور ہر جگہ اس کے معنی یہی ہیں۔مثلاً

فَٱنكِحُواْ مَا طَابَ لَكُم مِّنَ ٱلنِّسَآءِ مَثۡنَىٰ وَثُلَٰثَ وَرُبَٰعَ ۖ ۔سورہ النساء۔آیت 3۔

تو جو عورتیں تمہیں پسند ہوں ان سے نکاح کرلو دو دو، تین تین، چار چار سے۔

أَن تَقُومُواْ لِلَّهِ مَثۡنَىٰ وَفُرَٰدَىٰ ثُمَّ تَتَفَكَّرُواْ ۚ ۔سورہ سبا۔آیت 46۔

کہ تم دو، دو اور ایک ایک ہو کر خدا کیلئے کھڑے ہو جاؤ اور پھر غور و فکر کرو۔ (تدبر قرآن ،صفحہ 377)

اصلاحی علیہ الرحمۃ کے نزدیک اس سے مراد یہ ہے کہ قرآن کی سورتیں جوڑا جوڑا ہیں۔اور سات کا تعلق اس طرح سے ہے کہ قرآن کریم کو سات

بڑے گروپس میں تقسیم کیا گیا ہے۔

لیکن میں نے الشیخ امین صبری (مصر) کی رائے کو فوقیت دی ہے۔ان کا نقطہ نظر کچھ یوں ہے۔

مثانی کا معنی دو چیزوں کے اکٹھا آنے کو کہتے ہیں۔جیسے الذکر والانثی۔لیل ونھار۔ھدی ونور۔یہ ذہن میں رہے کہ الغفور الرحیم اسم واحد ہے اور مثنی نہیں ہے۔مثنی کے لیے عطف کا آنا ضروری ہے۔اب کچھ مثالیں قرآن کریم سے دیکھتے ہیں۔

وَإِذْ ءَاتَيْنَا مُوسَى ٱلْكِتَٰبَ وَٱلْفُرْقَانَ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ﴿٥٣﴾ البقرہ

وَقَتَلَ دَاوُۥدُ جَالُوتَ وَءَاتَىٰهُ ٱللَّهُ ٱلْمُلْكَ وَٱلْحِكْمَةَ وَعَلَّمَهُۥ مِمَّا يَشَآءُ ﴿٢٥١﴾ البقرہ

فَقَدْ ءَاتَيْنَآ ءَالَ إِبْرَٰهِيمَ ٱلْكِتَٰبَ وَٱلْحِكْمَةَ وَءَاتَيْنَٰهُم مُّلْكًا عَظِيمًا ﴿٥٤﴾ النساء

وَلَقَدْ ءَاتَيْنَا مُوسَىٰ وَهَٰرُونَ ٱلْفُرْقَانَ وَضِيَآءً وَذِكْرًا لِّلْمُتَّقِينَ ﴿٤٨﴾ الانبیاء

وَشَدَدْنَا مُلْكَهُۥ وَءَاتَيْنَٰهُ ٱلْحِكْمَةَ وَفَصْلَ ٱلْخِطَابِ ﴿٢٠﴾ ص

یہ سب مثانی کی مثالیں ہیں۔مزید دیکھیے۔

وَلَقَدْ ءَاتَيْنَا بَنِىٓ إِسْرَٰٓءِيلَ ٱلْكِتَٰبَ وَٱلْحُكْمَ وَٱلنُّبُوَّةَ ..... ﴿١٦﴾ جاثیہ۔ یہ مثانی نہیں بلکہ (ثلاث) ہے۔

وَيُعَلِّمُهُ ٱلْكِتَٰبَ وَٱلْحِكْمَةَ وَٱلتَّوْرَىٰةَ وَٱلْإِنجِيلَ ﴿٤٨﴾ ال عمران۔ یہ بھی مثانی نہیں بلکہ (رباع) ہے۔

اب ہم دیکھتے ہیں کہ نبی کریمؐ کو کونسے سات مثانی عطا کئے گئے۔یہ بات ذہن میں رہے کہ مثانی بہت سے ہیں۔ان میں سے کچھ پہلے انبیاءؑ کو عطا کئے گئے۔اوران میں سے نبی کریمؐ کو سات مثانی عطا کئے گئے۔اور ان مثانی کے ساتھ قرآن عظیم بھی عطا فرمایا۔

1۔ ٱلْكِتَٰبَ وَٱلْحِكْمَةَ۔ سورہ النساء۔113

2۔ نُورٌ وَّ كِتَٰبٌ سورہ المائدہ۔15

3۔ شِفَآءٌ وَّ رَحْمَةٌ سورہ بنی اسرائیل۔82

4۔ هُدًى وَّ بُشْرَىٰ سورہ النمل۔2

5۔ هُدًى وَّ رَحْمَةٌ۔ سورہ النمل۔77

6۔ رَحْمَةً وَّ ذِكْرَىٰ سورہ عنکبوت۔51

7۔ ٱلْكِتَٰبَ وَٱلْمِيزَانَ سورہ الشوری۔17

بنیادی طور پر یہ سات مثانی ہیں اور قرآن میں بعض مقامات پر ایک سے زیادہ مرتبہ ان کا ذکر کیا گیا ہے۔اور دوسری بات یہ کہ اللہ تعالی نے یہ نبیؐ کو خطاب کر کے ساری امت کے لیے عطا کئے ہیں۔یعنی نبی کریمؐ کی رحلت کے بعد یہ امت کی ذمہ داری ہے کہ ان کا علم حاصل کرے اور ان سے ہدایت حاصل کرے۔

اس آیت کا تعلق آنے والی آیت سے ہے۔کہ لوگ آپ کے بارے میں باتیں کرتے ہیں جو کہ آپؐ کو رنجیدہ کرتی ہیں۔اور مشرک لوگ آپؐ

کی تنگ دستی کی وجہ سے آپ کا مذاق اڑاتے ہیں۔ مگر اللہ تعالی کی طرف سے نبیؐ اور مومنینؓ کو تسلی دی جارہی ہے کہ جو اللہ تعالی نے ان مشرکین کو دیا ہے آپ لوگوں نے ان چیزوں کی چمک دمک کی طرف ہرگز نہیں دیکھنا۔ بلکہ اس کے مقابلے میں جو اللہ نے آپ کو سبع مثانی کی صورت میں نعمتیں عطا کی ہیں۔ اپنی توجہ ان کی طرف مرکوز کرنی ہے۔ اور ان نعمتوں کے ساتھ قرآن کریم عطا کرنے پر اللہ کا شکر گزار بننا ہے۔

لَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖۤ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۸۸﴾

آپ اپنی آنکھ اٹھا کر بھی ان چیزوں کی طرف نہ دیکھیں جن سے ہم نے مختلف قسم کے لوگوں کو بہرہ مند کیا ہے اور نہ ہی ان کے بارے میں غمگین ہوں۔ اور اہلِ ایمان کے لئے اپنے بازو پھیلا دیں (ان کے ساتھ شفقت سے پیش آئیں)۔(88)

وَقُلْ اِنِّيْۤ اَنَا النَّذِيْرُ الْمُبِيْنُ ﴿۸۹﴾ۚ

اور کہہ دیجیے کہ میں تو عذاب سے کھلا ہوا ڈرانے والا ہوں۔(89)

كَمَاۤ اَنْزَلْنَا عَلَى الْمُقْتَسِمِيْنَ ﴿۹۰﴾ۙ الَّذِيْنَ جَعَلُوا الْقُرْاٰنَ عِضِيْنَ ﴿۹۱﴾

جس طرح کا عذاب ہم نے وحی کی تعلیم کو تقسیم کرنے والوں پر اتارا۔(90) جنہوں نے قرآن کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے تقسیم کر ڈالا۔(یعنی موافق آیتوں کو مان لیا اور غیر موافق کو نہ مانا)۔(91)

فَوَرَبِّكَ لَنَسْـَٔلَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۹۲﴾ۙ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۹۳﴾

آپ کے پروردگار کی قسم! ہم ان سے اس کی بابت ضرور سوال کریں گے۔(92) جو کچھ وہ کیا کرتے تھے۔(93)

فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۹۴﴾ اِنَّا كَفَيْنٰكَ الْمُسْتَهْزِءِيْنَ ﴿۹۵﴾ۙ

پس جس چیز کا آپ کو حکم دیا گیا ہے اس کا واضح اعلان کر دیں اور مشرکوں سے اعراض کریں۔(94) جو آپ کا مذاق اڑاتے ہیں ہم ان کے لئے کافی ہیں۔(95)

الَّذِيْنَ يَجْعَلُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۚ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿۹۶﴾

جو اللہ کے ساتھ دوسرا معبود قرار دیتے ہیں۔ انہیں عنقریب اپنا انجام معلوم ہو جائے گا۔(96)

وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّكَ يَضِيْقُ صَدْرُكَ بِمَا يَقُوْلُوْنَ ﴿۹۷﴾ۙ

اور بے شک ہم جانتے ہیں کہ جو کچھ یہ لوگ کہتے رہتے ہیں اس سے آپ کا دل تنگ ہوتا ہے۔(97)

فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ ﴿۹۸﴾ۙ وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ ﴿۹۹﴾

تو آپ اپنے پروردگار کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح کریں۔ اور سجدہ کرنے والوں میں سے رہیں۔(98) اور آخر دم تک اپنے رب کی عبادت پر قائم رہیں۔(99)

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

اہم مضامین سورہ النحل

مضمون	صفحہ نمبر
شرک کی ممانعت	395
ظالم لوگوں کی روح کا قبض ہونا	398
متقی لوگوں کی روح کا قبض ہونا	398
مشرکین کا بیان (مسئلہ جبر)	399
اگر نبیؐ بھی چاہے تو وہ ہدایت پانے کے نہیں	399
ہجرت کرنے والوں کو خوشخبری	400
آپؐ سے پہلے صرف مرد ہی رسول بن کر آئے	400
اللہ کے لیے بیٹیاں قرار دے دیں	401
اللہ فوری پکڑ کرتے تو زمین پر کوئی باقی نہ رہتا	402
بارش، جانور اور پھلوں کی نعمتوں کا ذکر	403
شہد کی مکھی کی طرف وحی	403
شہد میں شفا	403
تقسیم رزق کی مثال	403
غلام کی مثال	404
ہر امت میں سے گواہ	406
عدل واحسان کا حکم	407
وعدہ پورا کرنے کا حکم	407
سوت کاتنے والی بڑھیا کی مثال	408
مطمئن بستی کی ناشکری	410
حرام چیزوں کا بیان	411
ابراھیمؑ کی ملت کے اتباع کا حکم	412
یوم سبت کا بیان	412
اللہ کے راستے کی طرف حکمت سے بلانا	412

16۔سورۃ النحل

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

میں شروع کرتا ہوں اللہ کے نام کے ساتھ جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے۔

اَتٰۤی اَمۡرُ اللّٰہِ فَلَا تَسۡتَعۡجِلُوۡہُ ؕ سُبۡحٰنَہٗ وَ تَعٰلٰی عَمَّا یُشۡرِکُوۡنَ ﴿۱﴾

اللہ کا حکم یعنی عذاب قریب آ گیا ہے پس تم اس کے لئے جلدی نہ کرو۔ وہ پاک اور برتر ہے ان چیزوں سے جن کو وہ اس کا شریک ٹھہراتے ہیں۔(1)

یُنَزِّلُ الۡمَلٰٓئِکَۃَ بِالرُّوۡحِ مِنۡ اَمۡرِہٖ عَلٰی مَنۡ یَّشَآءُ مِنۡ عِبَادِہٖۤ اَنۡ اَنۡذِرُوۡۤا اَنَّہٗ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّاۤ اَنَا فَاتَّقُوۡنِ ﴿۲﴾

وہی فرشتوں کو وحی کے ساتھ اپنے حکم سے اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے نازل فرماتا ہے کہ لوگوں کو ڈرسناؤ کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں۔ پس مجھ سے ہی ڈرو۔(2)

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضَ بِالۡحَقِّ ؕ تَعٰلٰی عَمَّا یُشۡرِکُوۡنَ ﴿۳﴾

اس نے آسمانوں اور زمین کو حق کے ساتھ پیدا کیا ہے۔ وہ جن چیزوں کو اس کا شریک قرار دیتے ہیں اللہ ان سے بلند و بالا ہے۔(3)

خَلَقَ الۡاِنۡسَانَ مِنۡ نُّطۡفَۃٍ فَاِذَا ہُوَ خَصِیۡمٌ مُّبِیۡنٌ ﴿۴﴾

اس نے انسان کو نطفہ (پانی کی ایک بوند) سے پیدا کیا پھر وہ ایک دم کھلم کھلا جھگڑالو بن گیا۔(4)

وَ الۡاَنۡعَامَ خَلَقَہَا ۚ لَکُمۡ فِیۡہَا دِفۡءٌ وَّ مَنَافِعُ وَ مِنۡہَا تَاۡکُلُوۡنَ ﴿۵﴾

اور اسی نے تمہارے لئے چوپائے پیدا کئے۔ جن میں تمہارے لئے گرم لباس بھی ہے اور دوسرے فائدے بھی۔ اور انہی میں سے بعض کا تم گوشت کھاتے ہو۔(5)

وَ لَکُمۡ فِیۡہَا جَمَالٌ حِیۡنَ تُرِیۡحُوۡنَ وَ حِیۡنَ تَسۡرَحُوۡنَ ﴿۶﴾

اور ان چوپاؤں میں تمہارے لئے زیب و زینت بھی ہے جب شام کو واپس لاتے ہو اور صبح جب چراگاہ کی طرف لے جاتے ہو۔ (اس وقت ان کا منظر کیسا خوش آئند ہوتا ہے)۔(6)

وَ تَحۡمِلُ اَثۡقَالَکُمۡ اِلٰی بَلَدٍ لَّمۡ تَکُوۡنُوۡا بٰلِغِیۡہِ اِلَّا بِشِقِّ الۡاَنۡفُسِ ؕ اِنَّ رَبَّکُمۡ لَرَءُوۡفٌ رَّحِیۡمٌ ۙ﴿۷﴾

اور یہ جانور تمہارے بوجھ کو اٹھاتے ہیں۔ اور ان کو دور دراز شہروں تک پہنچاتے ہیں جن تک تم بڑی مشقت کے بغیر نہیں پہنچ سکتے تھے۔ بے شک تمہارا پروردگار شفیق اور بڑا مہربان ہے۔(7)

وَّ الۡخَیۡلَ وَ الۡبِغَالَ وَ الۡحَمِیۡرَ لِتَرۡکَبُوۡہَا وَ زِیۡنَۃً ؕ وَ یَخۡلُقُ مَا لَا تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۸﴾

اوراس نے گھوڑے، خچراور گدھے پیدا کئے تا کہ تم ان پر سوار ہو۔اور تا کہ تمہیں ان سے خوشی محسوس ہو۔اور خدا وہ کچھ پیدا کرتا ہے(اور کرے گا) جو تم نہیں جانتے۔(8)

وَ عَلَی اللّٰہِ قَصۡدُ السَّبِیۡلِ وَ مِنۡہَا جَآئِرٌ ؕ وَ لَوۡ شَآءَ لَہَدٰىکُمۡ اَجۡمَعِیۡنَ ﴿۹﴾

اور سیدھے راستے کی طرف راہنمائی کرنا اللہ کی ذمہ داری ہے۔اوران میں کچھ راستے ٹیڑھے بھی ہوتے ہیں اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو تم سب کو ہدایت دے دیتا۔(9)

ہُوَ الَّذِیۡۤ اَنۡزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً لَّکُمۡ مِّنۡہُ شَرَابٌ وَّ مِنۡہُ شَجَرٌ فِیۡہِ تُسِیۡمُوۡنَ ﴿۱۰﴾

اللہ وہی ہے جس نے تمہارے فائدے کے لئے آسمان سے پانی برسایا۔جس سے تم پیتے بھی ہواور جس سے وہ درخت اور سبزے اگتے ہیں جن میں تم اپنے جانور چراتے ہو۔(10)

یُنۡۢبِتُ لَکُمۡ بِہِ الزَّرۡعَ وَ الزَّیۡتُوۡنَ وَ النَّخِیۡلَ وَ الۡاَعۡنَابَ وَ مِنۡ کُلِّ الثَّمَرٰتِ ؕ اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیَۃً لِّقَوۡمٍ یَّتَفَکَّرُوۡنَ ﴿۱۱﴾

اسی پانی سے وہ خدا تمہارے لئے کھیتی، زیتون، کھجور، انگور اور ہر قسم کے پھل پیدا کرتا ہے۔بے شک اس میں غور وفکر کرنے والوں کے لئے ایک بڑی نشانی ہے۔(11)

وَ سَخَّرَ لَکُمُ الَّیۡلَ وَ النَّہَارَ ۙ وَ الشَّمۡسَ وَ الۡقَمَرَ ؕ وَ النُّجُوۡمُ مُسَخَّرٰتٌۢ بِاَمۡرِہٖ ؕ اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوۡمٍ یَّعۡقِلُوۡنَ ﴿ۙ۱۲﴾

اوراسی نے تمہارے لئے رات، دن، سورج اور چاند کو کام میں لگا دیا ہے۔اور ستارے بھی اسی کے حکم سے کام میں لگے ہیں۔بے شک اس میں عقل سے کام لینے والوں کے لئے بہت سی نشانیاں موجود ہیں۔(12)

وَ مَا ذَرَاَ لَکُمۡ فِی الۡاَرۡضِ مُخۡتَلِفًا اَلۡوَانُہٗ ؕ اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیَۃً لِّقَوۡمٍ یَّذَّکَّرُوۡنَ ﴿۱۳﴾

اوراس نے تمہارے لئے زمین میں جو رنگ برنگ کی چیزیں پیدا کی ہیں۔اس میں سوچنے سمجھنے اور نصیحت حاصل کرنے والوں کے لئے ایک بڑی نشانی ہے۔(13)

وَ ہُوَ الَّذِیۡ سَخَّرَ الۡبَحۡرَ لِتَاۡکُلُوۡا مِنۡہُ لَحۡمًا طَرِیًّا وَّ تَسۡتَخۡرِجُوۡا مِنۡہُ حِلۡیَۃً تَلۡبَسُوۡنَہَا ۚ وَ تَرَی الۡفُلۡکَ مَوَاخِرَ فِیۡہِ وَ لِتَبۡتَغُوۡا مِنۡ فَضۡلِہٖ وَ لَعَلَّکُمۡ تَشۡکُرُوۡنَ ﴿۱۴﴾

وہی ہے جس نے تمہارے لیے سمندر کو مسخر کر رکھا ہے تا کہ تم اس سے تر وتازہ گوشت لے کر کھاؤ۔اوراس سے زینت کی وہ چیزیں نکالو جنہیں تم پہنتے ہو۔تم دیکھتے ہو کہ کشتی سمندر کا سینہ چیرتی ہوئی چلتی ہے یہ سب کچھ اس لیے ہے کہ تم اپنے رب کا فضل تلاش کرو اوراس کے شکر گزار بنو۔(14)

وَ اَلۡقٰی فِی الۡاَرۡضِ رَوَاسِیَ اَنۡ تَمِیۡدَ بِکُمۡ وَ اَنۡہٰرًا وَّ سُبُلًا لَّعَلَّکُمۡ تَہۡتَدُوۡنَ ﴿ۙ۱۵﴾

اوراسی نے زمین پر پہاڑ بطور میخیں بنا کر گاڑھ دیئے تا کہ تم کو لے کر کہیں ایک ہی طرف کو جھک نہ جائے۔اور نہریں اور راستے بنا دیئے۔تا کہ

ایک مقام سے دوسرے مقام تک آسانی سے جا سکو۔(15)

وَ عَلٰمٰتٍ ؕ وَ بِالنَّجْمِ هُمْ یَهْتَدُوْنَ ﴿۱۶﴾

اور اس نے مختلف علامتیں مقرر کیں اور ستاروں سے بھی لوگ راستہ پاتے ہیں۔(16)

اَفَمَنْ یَّخْلُقُ كَمَنْ لَّا یَخْلُقُ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۱۷﴾

کیا وہ (اللہ) جو پیدا کرتا ہے، اس کی مانند ہے جو کچھ بھی پیدا نہیں کرتا؟ کیا تم اتنا بھی غور نہیں کرتے اور نصیحت حاصل نہیں کرتے؟(17)

وَ اِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۸﴾

اور اگر تم اللہ کی نعمتوں کو شمار کرنا چاہو تو شمار نہیں کر سکتے۔ بے شک اللہ بڑا ہی بخشنے والا اور بڑا مہربان ہے۔(18)

وَ اللّٰهُ یَعْلَمُ مَا تُسِرُّوْنَ وَ مَا تُعْلِنُوْنَ ﴿۱۹﴾

اللہ وہ سب کچھ جانتا ہے جو کچھ تم چھپاتے ہو اور جو کچھ ظاہر کرتے ہو۔(19)

وَ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا یَخْلُقُوْنَ شَیْـًٔا وَّ هُمْ یُخْلَقُوْنَ ﴿۲۰﴾ؕ

اور اللہ کو چھوڑ کر جن کو یہ (مشرک) لوگ پکارتے ہیں وہ کوئی چیز پیدا نہیں کر سکتے بلکہ وہ خود پیدا کئے ہوئے ہیں۔(20)

اَمْوَاتٌ غَیْرُ اَحْیَآءٍ ۚ وَ مَا یَشْعُرُوْنَ ۙ اَیَّانَ یُبْعَثُوْنَ ﴿۲۱﴾

وہ مردہ ہیں زندہ نہیں ہیں۔ انہیں تو یہ بھی خبر نہیں ہے کہ انہیں کب اٹھایا جائے گا؟(21)

اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَالَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ قُلُوْبُهُمْ مُّنْكِرَةٌ وَّ هُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۲۲﴾

تمہارا معبود بس ایک ہی معبود ہے۔ سو جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے۔ ان کے دل منکر ہیں اور وہ بڑے مغرور ہیں۔(22)

لَا جَرَمَ اَنَّ اللّٰهَ یَعْلَمُ مَا یُسِرُّوْنَ وَ مَا یُعْلِنُوْنَ ؕ اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِیْنَ ﴿۲۳﴾

یقیناً اللہ وہ سب کچھ جانتا ہے جو وہ (دلوں میں) چھپاتے ہیں اور اسے بھی جو وہ ظاہر کرتے ہیں۔ بے شک وہ تکبر کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔(23)

وَ اِذَا قِیْلَ لَهُمْ مَّا ذَاۤ اَنْزَلَ رَبُّكُمْ ۙ قَالُوْۤا اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ ﴿۲۴﴾ۙ

اور جب ان سے پوچھا جاتا ہے کہ تمہارے پروردگار نے کیا نازل کیا ہے؟ تو وہ کہتے ہیں بس پہلے لوگوں کی داستانیں ہیں۔(24)

لِیَحْمِلُوْۤا اَوْزَارَهُمْ كَامِلَةً یَّوْمَ الْقِیٰمَةِ ۙ وَ مِنْ اَوْزَارِ الَّذِیْنَ یُضِلُّوْنَهُمْ بِغَیْرِ عِلْمٍ ؕ اَلَا سَآءَ مَا یَزِرُوْنَ ﴿۲۵﴾

اس کا انجام یہ ہے کہ قیامت کے دن یہ اپنے گناہوں کا بھی پورا پورا بوجھ اٹھائیں گے۔ اور کچھ بوجھ ان کا بھی اٹھائیں گے جنہیں یہ بے سمجھے گمراہ کر رہے ہیں۔ دیکھو! کیا ہی برا بوجھ ہے وہ جو یہ اٹھا رہے ہیں؟(25)

قَدْ مَكَرَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَاَتَى اللّٰهُ بُنْیَانَهُمْ مِّنَ الْقَوَاعِدِ فَخَرَّ عَلَیْهِمُ السَّقْفُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَ اَتٰىهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَیْثُ لَا یَشْعُرُوْنَ ﴿۲۶﴾

جولوگ ان سے پہلے گزر چکے ہیں انہوں نے بھی (دعوتِ حق کے خلاف) مکاریاں کی تھیں تو اللہ تعالیٰ نے ان کی (مکاریوں والی) عمارت بنیاد سے اکھیڑ دی۔ اور اس کی چھت اوپر سے ان پر آ پڑی، اور ان پر اس طرف سے عذاب آیا جدھر سے ان کو وہم وگمان بھی نہ تھا۔(26)

ثُمَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُخْزِيْهِمْ وَ يَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تُشَآقُّوْنَ فِيْهِمْ ؕ قَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ اِنَّ الْخِزْيَ الْيَوْمَ وَ السُّوْٓءَ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۙ﴿۲۷﴾

پھر قیامت کے دن اللہ انہیں ذلیل وخوار کرے گا اور کہے گا کہ بتاؤ کہاں ہیں وہ میرے شریک جن کے بارے میں تم (اہلِ حق سے) جھگڑا کرتے تھے؟ اس وقت وہ لوگ جو علم رکھتے ہیں کہیں گے کہ آج کے دن رسوائی اور برائی ان کافروں کے لئے ہے۔(27)

الَّذِيْنَ تَتَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ ۪ فَاَلْقَوُا السَّلَمَ مَا كُنَّا نَعْمَلُ مِنْ سُوْٓءٍ ؕ بَلٰٓى اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۸﴾

جب ان کی روحیں فرشتے قبض کر رہے ہوتے ہیں جنہوں نے اپنے آپ پر ظلم کیا، تو وہ فوراً فرمانبردار بن جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم تو کوئی بھی غلط کام نہیں کیا کرتے تھے۔ فرشتے ان کو جواب دیں گے، کیوں نہیں۔ بے شک اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو کچھ تم کرتے رہے ہو۔ (28)

فَادْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ فَلَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ﴿۲۹﴾

پس اب جہنم کے دروازوں میں سے داخل ہو جاؤ۔ اب تمہیں ہمیشہ کے لئے اسی میں رہنا ہے پس کیا ہی برا ٹھکانہ ہے تکبر کرنے والوں کا۔(29)

وَ قِيْلَ لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا مَا ذَآ اَنْزَلَ رَبُّكُمْ ؕ قَالُوْا خَيْرًا ؕ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ؕ وَ لَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ ؕ وَ لَنِعْمَ دَارُ الْمُتَّقِيْنَ ۙ﴿۳۰﴾

اور جب متقی لوگوں سے کہا جاتا ہے کہ تمہارے پروردگار نے کیا نازل کیا ہے؟ تو وہ کہتے ہیں کہ سراسر خیر نازل کی ہے۔ جن لوگوں نے اس دنیا میں نیکی اور بھلائی کی، ان کے لئے یہاں بھی بھلائی ہے اور آخرت کا گھر تو یقیناً اور بھی بہتر ہے اور متقیوں کا گھر کیا ہی خوب ہے؟(30)

جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ لَهُمْ فِيْهَا مَا يَشَآءُوْنَ ؕ كَذٰلِكَ يَجْزِي اللّٰهُ الْمُتَّقِيْنَ ۙ﴿۳۱﴾

وہاں ہمیشہ رہنے والے باغات ہیں جن میں وہ داخل ہوں گے جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی وہاں وہ جو کچھ چاہیں گے ان کو مل جائے گا۔ اللہ اسی طرح پرہیزگاروں کو جزا دیتا ہے۔(31)

الَّذِيْنَ تَتَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ طَيِّبِيْنَ ۙ يَقُوْلُوْنَ سَلٰمٌ عَلَيْكُمُ ۙ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۳۲﴾

وہ متقی جن کی روحیں فرشتے انتہائی نرمی کے ساتھ نکالتے ہیں۔ اس وقت فرشتے کہتے ہیں تم پر سلام ہو، بہشت میں داخل ہو جاؤ۔ ان اعمال کی بدولت جو تم کیا کرتے تھے۔(32)

هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ يَاْتِيَ اَمْرُ رَبِّكَ ؕ كَذٰلِكَ فَعَلَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ وَ مَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَ لٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۳۳﴾

یہ منکرین کیا صرف اس بات کا انتظار کر رہے ہیں کہ ان کے پاس عذاب والے فرشتے آجائیں یا آپؐ کے پروردگار کا حکم (عذاب) آجائے؟ اسی طرح اُن لوگوں نے کیا تھا جو اُن سے پہلے تھے۔ اور اللہ نے اُن پر ظلم نہیں کیا بلکہ وہ خود اپنے آپ پر ظلم کرتے تھے۔(33)

فَاَصَابَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا عَمِلُوْا وَ حَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝۳۴

تو ان کو ان کے اعمال کے برے بدلے ملے۔ اور جس چیز کے ساتھ وہ مذاق کیا کرتے تھے اس نے ان کو ہر طرف سے گھیر لیا۔(34)

وَ قَالَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا عَبَدْنَا مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَيْءٍ نَّحْنُ وَ لَاۤ اٰبَآؤُنَا وَ لَا حَرَّمْنَا مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَيْءٍ ؕ كَذٰلِكَ فَعَلَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ فَهَلْ عَلَى الرُّسُلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ۝۳۵

اور مشرک کہتے ہیں کہ اگر اللہ چاہتا تو نہ ہم اس کے سوا کسی چیز کو پوجتے۔ اور نہ ہمارے بڑے ہی پوجتے۔ اور نہ اس کے حکم کے بغیر ہم کسی چیز کو حرام ٹھہراتے۔ اسی طرح ان سے پہلے لوگوں نے کیا تھا۔ تو پیغمبروں کے ذمے (اللہ کے احکام کو) کھول کر سنا دینے کے سوا اور کچھ نہیں۔(35)

یعنی ان لوگوں نے اپنے اعمال کا ذمہ دار بھی اللہ کو ہی قرار دے دیا۔ اور مسئلہ جبر کے قائل ہو گئے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اختیار و ارادہ کی دولت سے نوازا ہے۔ اور جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ ہر امت میں رسول بھیجے، جنھوں نے شرک اور توحید کو واضح کر دیا۔ اب یہ لوگ ظلم بھی کر رہے ہیں اور اس کی ذمہ داری بھی اللہ پر ڈال رہے ہیں۔

وَ لَقَدْ بَعَثْنَا فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَ اجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ هَدَى اللّٰهُ وَ مِنْهُمْ مَّنْ حَقَّتْ عَلَيْهِ الضَّلٰلَةُ ؕ فَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ۝۳۶

اور یقیناً ہم نے ہر ایک امت میں کوئی نہ کوئی رسول (یہ پیغام دے کر) ضرور بھیجا ہے کہ اللہ کی عبادت کرو اور طاغوت (کی پیروی) سے بچو۔ پس ان امتوں میں سے بعض کو اللہ نے ہدایت دی۔ اور بعض پر گمراہی ثابت ہو گئی۔ پس تم زمین پر چلو پھرو اور دیکھو کہ جھٹلانے والوں کا کیا انجام ہوا؟(36)

اِنْ تَحْرِصْ عَلٰى هُدٰىهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ يُّضِلُّ وَ مَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ۝۳۷

آپؐ ان کے ہدایت پانے کے کتنے ہی حریص ہوں مگر (یہ ہدایت پانے والے نہیں)۔ کیونکہ اللہ جس کو (اس کے کفر و سرکشی کی وجہ سے) گمراہی میں چھوڑ دیتا ہے اس کو ہدایت نہیں کرتا۔ اور ان کے لئے کوئی مددگار نہیں ہے۔(37)

وَ اَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ ۙ لَا يَبْعَثُ اللّٰهُ مَنْ يَّمُوْتُ ؕ بَلٰى وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا وَّ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝۳۸ۙ

وہ اللہ کی سخت قسمیں کھا کر کہتے ہیں کہ جو مر گیا اللہ اسے ہرگز دوبارہ نہیں اٹھائے گا۔ ہاں ضرور اٹھائے گا، یہ اس کا وعدہ ہے جس کا پورا کرنا اس پر لازم ہے۔ لیکن اکثر لوگ اس کا علم نہیں رکھتے۔(38)

لِيُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِيْ يَخْتَلِفُوْنَ فِيْهِ وَ لِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰذِبِيْنَ ۝۳۹

(یہ دوبارہ اٹھانا اس لئے ضروری ہے) تاکہ جن باتوں میں یہ لوگ اختلاف کرتے ہیں ان کے سامنے ان کی حقیقت کھول دے۔ اور تاکہ

کافروں کو معلوم ہو جائے کہ وہ جھوٹے تھے۔(39)

اِنَّمَا قَوۡلُنَا لِشَیۡءٍ اِذَاۤ اَرَدۡنٰهُ اَنۡ نَّقُوۡلَ لَهٗ كُنۡ فَيَكُوۡنُ ۝٤٠

ہم جب کسی چیز کے پیدا کرنے کا ارادہ کرتے ہیں تو ہمارا کہنا بس اتنا ہی ہوتا ہے کہ اس سے کہتے ہیں کہ "ہو جا" بس وہ ہو جاتی ہے۔(40)

وَالَّذِيۡنَ هَاجَرُوۡا فِى اللّٰهِ مِنۡۢ بَعۡدِ مَا ظُلِمُوۡا لَـنُبَوِّئَنَّهُمۡ فِى الدُّنۡيَا حَسَنَةً ‌ؕ وَلَاَجۡرُ الۡاٰخِرَةِ اَكۡبَرُ‌ ۘ لَوۡ كَانُوۡا يَعۡلَمُوۡنَ ۝٤١

اور جن لوگوں نے اللہ کے راستے میں ہجرت کی۔اس کے بعد کہ (ایمان لانے کی وجہ سے) ان پر ظلم کئے گئے۔ہم ان کو دنیا میں بھی اچھا ٹھکانا دیں گے۔اور آخرت کا اجر تو بہت بڑا ہے کاش یہ لوگ جان لیتے۔(41)

الَّذِيۡنَ صَبَرُوۡا وَعَلٰى رَبِّهِمۡ يَتَوَكَّلُوۡنَ ۝٤٢

یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے صبر کیا اور اپنے پروردگار پر بھروسہ کرتے ہیں۔(42)

وَمَاۤ اَرۡسَلۡنَا مِنۡ قَبۡلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوۡحِىۡۤ اِلَيۡهِمۡ‌ فَسۡـئَلُوۡۤا اَهۡلَ الذِّكۡرِ اِنۡ كُنۡتُمۡ لَا تَعۡلَمُوۡنَ ۝٤٣

ہم نے آپؐ سے پہلے مردوں کو ہی رسول بنا کر بھیجا، کھلی ہوئی دلیلوں اور کتابوں کے ساتھ۔جن کی طرف ہم وحی کرتے تھے۔اگر تم لوگ نہیں جانتے تو اہل ذکر (اہل علم) سے پوچھ لو۔(43)

بِالۡبَيِّنٰتِ وَالزُّبُرِ‌ؕ وَاَنۡزَلۡنَاۤ اِلَيۡكَ الذِّكۡرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيۡهِمۡ وَلَعَلَّهُمۡ يَتَفَكَّرُوۡنَ ۝٤٤

اور ہم نے آپ پر ذکر (قرآن مجید) اس لئے نازل کیا ہے کہ آپ لوگوں کے لئے (وہ احکام) کھول کر بیان کریں جو ان کی طرف نازل کئے گئے ہیں۔تا کہ وہ غور وفکر کریں۔(44)

اَفَاَمِنَ الَّذِيۡنَ مَكَرُوا السَّيِّاٰتِ اَنۡ يَّخۡسِفَ اللّٰهُ بِهِمُ الۡاَرۡضَ اَوۡ يَاۡتِيَهُمُ الۡعَذَابُ مِنۡ حَيۡثُ لَا يَشۡعُرُوۡنَ ۝٤٥

کیا وہ لوگ جو (پیغمبرؐ کے خلاف) بری تدبیریں کر رہے ہیں وہ اس بات سے مطمئن ہو گئے ہیں کہ اللہ انہیں زمین میں دھنسا دے۔یا ان پر ایسی جگہ سے عذاب آ جائے جہاں سے انہیں وہم وگمان بھی نہ ہو؟(45)

اَوۡ يَاۡخُذَهُمۡ فِىۡ تَقَلُّبِهِمۡ فَمَا هُمۡ بِمُعۡجِزِيۡنَ ۝٤٦

یا انہیں اپنے کاروبار میں ان کے چلتے پھرتے وقت آ پکڑے۔پس وہ اپنی چالبازیوں سے اللہ کو عاجز نہیں کر سکتے۔(46)

اَوۡ يَاۡخُذَهُمۡ عَلٰى تَخَوُّفٍ ؕ فَاِنَّ رَبَّكُمۡ لَرَءُوۡفٌ رَّحِيۡمٌ ۝٤٧

یا انہیں اس وقت پکڑے جب وہ اس سے خوف زدہ ہوں۔بلاشبہ تمہارا پروردگار بڑا شفیق اور بڑا مہربان ہے۔(47)

اَوَلَمۡ يَرَوۡا اِلٰى مَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنۡ شَىۡءٍ يَّتَفَيَّؤُا ظِلٰلُهٗ عَنِ الۡيَمِيۡنِ وَالشَّمَآئِلِ سُجَّدًا لِّلّٰهِ وَهُمۡ دٰخِرُوۡنَ ۝٤٨

کیا ان لوگوں نے کبھی اللہ کی پیدا کی ہوئی مختلف چیزوں میں غور نہیں کیا کہ ان کے سائے کس طرح اللہ کو سجدہ کرتے ہوئے دائیں بائیں جھکتے

ہیں۔اس طرح وہ سب اپنے عجز کا اظہار کر رہے ہیں۔(48)

وَ لِلّٰهِ یَسۡجُدُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الۡاَرۡضِ مِنۡ دَآبَّۃٍ وَّ الۡمَلٰٓئِکَۃُ وَ ہُمۡ لَا یَسۡتَکۡبِرُوۡنَ ﴿۴۹﴾

اور جو چیزیں آسمانوں میں ہیں اور زمین میں جتنے چلنے والے ہیں اور فرشتے بھی۔سب اللہ کے لئے سربسجود ہیں اور وہ سرکشی نہیں کرتے۔(49)

یَخَافُوۡنَ رَبَّہُمۡ مِّنۡ فَوۡقِہِمۡ وَ یَفۡعَلُوۡنَ مَا یُؤۡمَرُوۡنَ ﴿۵۰﴾

وہ اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں جو ان پر بالا دست ہے۔اور انہیں جو کچھ حکم دیا جاتا ہے وہ وہی کرتے ہیں۔(50)

وَ قَالَ اللّٰہُ لَا تَتَّخِذُوۡۤا اِلٰـہَیۡنِ اثۡنَیۡنِ ۚ اِنَّمَا ہُوَ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ ۚ فَاِیَّایَ فَارۡہَبُوۡنِ ﴿۵۱﴾

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ دو خدا نہ بناؤ۔خدا تو صرف ایک ہی ہے۔سو تم صرف مجھ ہی سے ڈرو۔(51)

وَ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ وَ لَہُ الدِّیۡنُ وَاصِبًا ؕ اَفَغَیۡرَ اللّٰہِ تَتَّقُوۡنَ ﴿۵۲﴾

اور اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے۔اور اسی کا دین دائمی اور واجب الاطاعت ہے۔تو کیا تم اللہ کے سوا غیروں سے ڈرتے ہو؟(52)

وَ مَا بِکُمۡ مِّنۡ نِّعۡمَۃٍ فَمِنَ اللّٰہِ ثُمَّ اِذَا مَسَّکُمُ الضُّرُّ فَاِلَیۡہِ تَجۡـَٔرُوۡنَ ﴿ۚ۵۳﴾

اور تمہارے پاس جو بھی نعمت ہے وہ سب اللہ ہی کی طرف سے ہے پھر جب تمہیں کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اسی کی جناب میں داد و فریاد کرتے ہو۔(53)

ثُمَّ اِذَا کَشَفَ الضُّرَّ عَنۡکُمۡ اِذَا فَرِیۡقٌ مِّنۡکُمۡ بِرَبِّہِمۡ یُشۡرِکُوۡنَ ﴿ۙ۵۴﴾

پھر جب وہ تکلیف کو دور کر دیتا ہے تو ایک دم تم میں سے ایک گروہ اپنے پروردگار کے ساتھ شرک کرنے لگتا ہے۔(54)

لِیَکۡفُرُوۡا بِمَاۤ اٰتَیۡنٰہُمۡ ؕ فَتَمَتَّعُوۡا ۟ فَسَوۡفَ تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۵۵﴾

تاکہ جو کچھ ہم نے انہیں عطا کیا ہے اس کا کفر کریں۔سو (اے ناشکرو) چند روزہ فائدہ اٹھا لو۔عنقریب تمہیں اپنا انجام معلوم ہو جائے گا۔(55)

وَ یَجۡعَلُوۡنَ لِمَا لَا یَعۡلَمُوۡنَ نَصِیۡبًا مِّمَّا رَزَقۡنٰہُمۡ ؕ تَاللّٰہِ لَتُسۡـَٔلُنَّ عَمَّا کُنۡتُمۡ تَفۡتَرُوۡنَ ﴿۵۶﴾

یہ لوگ ہمارے دیے ہوئے رزق میں سے ان (بتوں وغیرہ) کے لئے حصہ مقرر کرتے ہیں جن کو یہ جانتے بھی نہیں ہیں۔خدا کی قسم تم سے ضرور پوچھا جائے گا کہ تم کیسے جھوٹ گھڑتے تھے۔(56)

وَ یَجۡعَلُوۡنَ لِلّٰہِ الۡبَنٰتِ سُبۡحٰنَہٗ ۙ وَ لَہُمۡ مَّا یَشۡتَہُوۡنَ ﴿۵۷﴾

اور یہ اللہ کے لئے لڑکیاں قرار دیتے ہیں، پاک ہے اس کی ذات۔اور خود ان کے لئے وہ ہے جس کے یہ خواہشمند ہیں (یعنی بیٹے)۔(57)

وَ اِذَا بُشِّرَ اَحَدُہُمۡ بِالۡاُنۡثٰی ظَلَّ وَجۡہُہٗ مُسۡوَدًّا وَّ ہُوَ کَظِیۡمٌ ﴿ۚ۵۸﴾

اور جب ان میں سے کسی کو بیٹی کے پیدا ہونے کی اطلاع دی جاتی ہے تو اس کا چہرہ سیاہ پڑ جاتا ہے اور وہ رنج و غم سے بھر جاتا ہے۔(58)

یَتَوَارٰی مِنَ الۡقَوۡمِ مِنۡ سُوۡٓءِ مَا بُشِّرَ بِہٖ ؕ اَیُمۡسِکُہٗ عَلٰی ہُوۡنٍ اَمۡ یَدُسُّہٗ فِی التُّرَابِ ؕ اَلَا سَآءَ مَا یَحۡکُمُوۡنَ ﴿۵۹﴾

وہ اس بری خبر سے جو اسے دی گئی ہے لوگوں سے چھپتا پھرتا ہے۔(اور سوچتا ہے) کہ ذلت کے ساتھ اسے لئے رہے یا اسے مٹی کے نیچے گاڑھ دے؟ کیا ہی بُرا فیصلہ ہے جو یہ کرتے ہیں۔(59)

لِلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ مَثَلُ السَّوْءِ ۚ وَلِلّٰهِ الْمَثَلُ الْاَعْلٰى ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝

جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے ان کا برا حال ہے، اور اللہ کی شان سب سے بلند، اور وہی غالب، حکمت والا ہے۔(60)

وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِظُلْمِهِمْ مَّا تَرَكَ عَلَيْهَا مِنْ دَاۗبَّةٍ وَّلٰكِنْ يُّؤَخِّرُهُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ فَاِذَا جَاۗءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ۝

اگر اللہ لوگوں کو ان کی زیادتی پر فوراً پکڑ لیا کرتا۔تو پھر روئے زمین پر کسی چلنے والے کو نہ چھوڑتا مگر وہ انہیں ایک مقررہ مدت تک مہلت دیتا ہے۔ پھر جب وہ مقررہ وقت آ جاتا ہے تو اس سے وہ ایک گھڑی پیچھے یا آگے نہیں ہو سکتے۔(61)

وَيَجْعَلُوْنَ لِلّٰهِ مَا يَكْرَهُوْنَ وَتَصِفُ اَلْسِنَتُهُمُ الْكَذِبَ اَنَّ لَهُمُ الْحُسْنٰى ۭ لَا جَرَمَ اَنَّ لَهُمُ النَّارَ وَاَنَّهُمْ مُّفْرَطُوْنَ ۝

اور وہ اللہ کے لئے وہ چیزیں (بیٹیاں) قرار دیتے ہیں جن کو اپنے لئے ناپسند کرتے ہیں اور ان کی زبانیں غلط بیانی کرتی ہیں کہ ان کے لئے بہر حال بھلائی ہی بھلائی ہے۔(نہیں) البتہ ان کے لئے دوزخ کی آگ ہے اور بے شک یہ سب سے پہلے اس میں پہنچائے جائیں گے۔(62)

تَاللّٰهِ لَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰٓى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَهُوَ وَلِيُّهُمُ الْيَوْمَ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝

اللہ کی قسم! ہم نے آپؐ سے پہلے کئی امتوں کی طرف رسول بھیجے ہیں۔پس شیطان نے ان کے (برے) اعمال خوشنما کر کے انہیں دکھائے۔سو وہی آج ان کا سرپرست ہے اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔(63)

وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ اِلَّا لِتُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِي اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ۙ وَهُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝

اور ہم نے آپؐ پر یہ کتاب نہیں اتاری مگر اس لئے کہ آپ ان باتوں کو کھول کر بیان کر دیں جن میں وہ اختلاف کر رہے ہیں اور یہ کتاب ایمان لانے والوں کے لئے سراسر ہدایت اور رحمت ہے۔(64)

وَاللّٰهُ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ ۝

اور اللہ ہی آسمان سے پانی اتارتا ہے اور اس کے ذریعہ سے زمین کو اس کے مردہ (بنجر) ہو جانے کے بعد زندہ کر دیتا ہے۔بے شک اس میں سننے یعنی سوچنے والوں کے لئے بڑی نشانی ہے۔(65)

وَاِنَّ لَكُمْ فِي الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً ۭ نُسْقِيْكُمْ مِّمَّا فِيْ بُطُوْنِهٖ مِنْۢ بَيْنِ فَرْثٍ وَّدَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا سَاۗىِٕغًا لِّلشّٰرِبِيْنَ ۝

اور بے شک تمہارے لئے چوپایوں میں عبرت کا سامان موجود ہے ہم ان کے پیٹ سے گوبر اور خون کے درمیان سے نکال کر تمہیں خالص دودھ پلاتے ہیں جو پینے والوں کے لئے خوشگوار ہے۔(66)

وَمِنۡ ثَمَرٰتِ النَّخِيۡلِ وَالۡاَعۡنَابِ تَتَّخِذُوۡنَ مِنۡهُ سَكَرًا وَّرِزۡقًا حَسَنًا ؕ اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوۡمٍ يَّعۡقِلُوۡنَ ﴿۶۷﴾

اور کھجور اور انگور کے پھل جن سے تم نشہ آور مشروب بھی بنا لیتے ہو اور بہترین رزق بھی۔ یقیناً اس میں ایک نشانی ہے ان لوگوں کے لئے جو عقل سے کام لیتے ہیں۔(67)

وَاَوۡحٰى رَبُّكَ اِلَى النَّحۡلِ اَنِ اتَّخِذِىۡ مِنَ الۡجِبَالِ بُيُوۡتًا وَّمِنَ الشَّجَرِ وَمِمَّا يَعۡرِشُوۡنَ ۙ﴿۶۸﴾

اور آپ کے پروردگار نے شہد کی مکھی کو یہ وحی کی کہ پہاڑوں میں، درختوں میں اور ان چھپروں میں جن پر لوگ بیلیں چڑھاتے ہیں، گھر (چھتے) بنایا کر۔(68)

یعنی شہد کی مکھی کے دماغ میں ایک پروگرام انسٹال کر دیا۔ اور اس کے مطابق وہ اپنے سارے دن کے کام کرتی ہے۔

ثُمَّ كُلِىۡ مِنۡ كُلِّ الثَّمَرٰتِ فَاسۡلُكِىۡ سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلًا ؕ يَخۡرُجُ مِنۡۢ بُطُوۡنِهَا شَرَابٌ مُّخۡتَلِفٌ اَلۡوَانُهٗ فِيۡهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ ؕ اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوۡمٍ يَّتَفَكَّرُوۡنَ ﴿۶۹﴾

پھر ہر قسم کے پھلوں اور پھولوں کا رس چوس کر اپنے پروردگار کی ہموار کردہ راہوں پر چلتی رہ۔ شہد کی ان مکھیوں کے پیٹ سے مختلف رنگوں کا وہ مشروب نکلتا ہے جس میں لوگوں کے لئے شفا ہے۔ اس میں ان لوگوں کے لئے نشانی ہے جو غور و فکر کرتے ہیں۔(69)

اللہ تعالی نے فرمایا کہ شہد میں شفاء ہے۔ مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہر کوئی اپنی مرضی سے جتنا چاہے شہد استعمال کرنا شروع کر دے۔ ڈاکٹر یا طبیب ہی کسی بھی شخص کے مزاج کے مطابق اس کی مقدار کا تعین کریں گے۔

وَاللّٰهُ خَلَقَكُمۡ ثُمَّ يَتَوَفّٰٮكُمۡ ۙ وَمِنۡكُمۡ مَّنۡ يُّرَدُّ اِلٰۤى اَرۡذَلِ الۡعُمُرِ لِكَىۡ لَا يَعۡلَمَ بَعۡدَ عِلۡمٍ شَيۡـــًٔا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيۡمٌ قَدِيۡرٌ ﴿۷۰﴾

اور اللہ نے تمہیں پیدا کیا ہے پھر وہی تمہیں وفات دے گا۔ اور تم میں سے بعض ایسے بھی ہیں کہ جن کو (بڑھاپے کی) بدترین عمر تک لوٹا دیا جاتا ہے۔ تا کہ بہت کچھ جاننے کے بعد کچھ بھی نہ جان پائے۔ بے شک اللہ بڑا جاننے والا، بڑا قدرت والا ہے۔(70)

وَاللّٰهُ فَضَّلَ بَعۡضَكُمۡ عَلٰى بَعۡضٍ فِى الرِّزۡقِ ۚ فَمَا الَّذِيۡنَ فُضِّلُوۡا بِرَآدِّىۡ رِزۡقِهِمۡ عَلٰى مَا مَلَكَتۡ اَيۡمَانُهُمۡ فَهُمۡ فِيۡهِ سَوَآءٌ ؕ اَفَبِنِعۡمَةِ اللّٰهِ يَجۡحَدُوۡنَ ﴿۷۱﴾

اور اللہ نے تم میں سے بعض کو بعض پر رزق کے معاملہ میں فضیلت (برتری) دی ہے پھر جن لوگوں کو یہ فضیلت دی گئی ہے وہ اپنا رزق اپنے غلاموں (ماتحتوں) کو دینے والے نہیں ہیں تا کہ وہ سب اس میں برابر ہو جائیں۔ (اور اللہ کے ساتھ اور طرح کے شریک ٹھہراتے ہیں۔) تو کیا وہ اللہ کی نعمت کا انکار کرتے ہیں؟(71)

یعنی وہ لوگ اپنے ساتھ اپنے ماتحتوں کو کبھی بھی برابر کا حصہ دار نہیں بنائیں گے۔ مگر اللہ تعالی کی ذات کے ساتھ اور طرح کے شرکاء کو برابر کر دیتے ہیں۔ اور اللہ کے واحد اور یکتا ہونے کی نعمت کا انکار کرتے ہیں۔ اسی بات کو سورہ روم کی آیت نمبر 28 میں ایسے بیان کیا ہے۔

ضَرَبَ لَكُم مَّثَلًا مِّنۡ أَنفُسِكُمۡ ۖ هَل لَّكُم مِّن مَّا مَلَكَتۡ أَيۡمَانُكُم مِّن شُرَكَآءَ فِي مَا رَزَقۡنَٰكُمۡ فَأَنتُمۡ فِيهِ سَوَآءٌ

تَخَافُوْنَهُمْ كَخِيفَتِكُمْ أَنفُسَكُمْ ۚ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿۲۸﴾

اللہ تمہارے لئے تمہاری اپنی ذات سے ایک مثال بیان کرتا ہے کہ تمہارے غلاموں میں سے کوئی تمہارا اس طرح شریک ہے ان چیزوں میں جو ہم نے تمہیں عطا کر رکھی ہیں کہ تم اور وہ برابر کے حصہ دار بن جاؤ؟ کہ تم ان سے اس طرح ڈرنے لگو۔ جس طرح تم آپس میں ایک دوسرے (برابر والے) سے ڈرتے ہو؟ ہم عقل سے کام لینے والوں کیلئے اسی طرح آیتیں کھول کر بیان کرتے ہیں۔ (28)

وَ اللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا وَّ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ بَنِيْنَ وَ حَفَدَةً وَّ رَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ؕ اَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُوْنَ وَ بِنِعْمَتِ اللّٰهِ هُمْ يَكْفُرُوْنَ ﴿۷۲﴾

اور اللہ نے ہی تمہاری جنس سے تمہارے لئے بیویاں بنائیں اور پھر ان بیویوں سے بیٹے اور پوتے عنایت فرمائے اور تمہاری روزی کیلئے تمہیں پاکیزہ چیزیں عطا فرمائیں۔ تو کیا (پھر بھی) یہ لوگ باطل کو مانتے رہیں گے اور اللہ کی نعمتوں کا انکار کرتے رہیں گے؟ (72)

وَ يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَهُمْ رِزْقًا مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ شَيْـًٔا وَّ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ﴿۷۳﴾

اور یہ اللہ کو چھوڑ کر ایسوں کی عبادت کرتے ہیں جو ان کو آسمان و زمین سے روزی پہنچانے کا کوئی اختیار نہیں رکھتے۔ اور نہ ہی وہ اس چیز کی استطاعت رکھتے ہیں۔ (73)

فَلَا تَضْرِبُوْا لِلّٰهِ الْاَمْثَالَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ وَ اَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۷۴﴾

پس تم اللہ کے لئے مثالیں نہ دیا کرو۔ بے شک اللہ بہتر جانتا ہے۔ اور تم نہیں جانتے۔ (74)

ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا عَبْدًا مَّمْلُوْكًا لَّا يَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ وَّ مَنْ رَّزَقْنٰهُ مِنَّا رِزْقًا حَسَنًا فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ سِرًّا وَّ جَهْرًا ؕ هَلْ يَسْتَوٗنَ ؕ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۷۵﴾

اللہ ایک مثال پیش کرتا ہے کہ ایک غلام ہے جو دوسرے کا مملوک ہے اور کسی چیز پر اختیار نہیں رکھتا۔ اور ایک آزاد ہے جسے ہم نے بہترین رزق عطا کر رکھا ہے اور وہ اس میں سے پوشیدہ اور اعلانیہ طور پر خرچ بھی کرتا ہے۔ کیا وہ برابر ہو سکتے ہیں؟ الحمد للہ (سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں) مگر اکثر لوگ (اتنی سیدھی بات بھی) نہیں جانتے۔ (75)

وَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلَيْنِ اَحَدُهُمَاۤ اَبْكَمُ لَا يَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ وَّ هُوَ كَلٌّ عَلٰى مَوْلٰىهُ ۙ اَيْنَمَا يُوَجِّهْهُّ لَا يَاْتِ بِخَيْرٍ ؕ هَلْ يَسْتَوِيْ هُوَ ۙ وَ مَنْ يَّاْمُرُ بِالْعَدْلِ ۙ وَ هُوَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۷۶﴾

اور اللہ نے دو ایسے آدمیوں کی مثال بیان فرمائی ہے جن میں سے ایک گونگا ہے وہ کسی چیز پر قدرت نہیں رکھتا۔ اور وہ اپنے مالک پر بوجھ ہے۔ وہ مالک اسے جدھر بھی بھیجتا ہے کوئی بھلائی لے کر نہیں آتا۔ کیا وہ گونگا اور دوسرا وہ شخص جو صاحب فراست ہے کہ لوگوں کو عدل و انصاف کا حکم دیتا ہے اور وہ خود بھی سیدھی راہ پر گامزن ہے دونوں برابر ہو سکتے ہیں؟ (76)

وَ لِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ وَ مَاۤ اَمْرُ السَّاعَةِ اِلَّا كَلَمْحِ الْبَصَرِ اَوْ هُوَ اَقْرَبُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ

شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ ﴿۷۷﴾

آسمان وزمین کا سارا غیب اللہ ہی کو معلوم ہے۔اور قیامت کا حکم توصرف ایک پلک جھپکنے کے برابر یا اس سے بھی قریب تر ہے۔اور یقیناً اللہ ہر شے پر قدرت رکھنے والا ہے۔(77)

وَ اللّٰہُ اَخۡرَجَکُمۡ مِّنۡۢ بُطُوۡنِ اُمَّہٰتِکُمۡ لَا تَعۡلَمُوۡنَ شَیۡئًا ۙ وَّ جَعَلَ لَکُمُ السَّمۡعَ وَ الۡاَبۡصَارَ وَ الۡاَفۡـِٕدَۃَ ۙ لَعَلَّکُمۡ تَشۡکُرُوۡنَ ﴿۷۸﴾

اوراللہ ہی نے تمہیں ماں کے پیٹ سے اس طرح نکالا ہے کہ تم کچھ نہیں جانتے تھے۔اوراسی نے تمہارے لئے کان، آنکھ اور دل بنائے ہیں کہ شاید تم شکرگزار بن جاؤ۔(78)

اَلَمۡ یَرَوۡا اِلَی الطَّیۡرِ مُسَخَّرٰتٍ فِیۡ جَوِّ السَّمَآءِ ؕ مَا یُمۡسِکُہُنَّ اِلَّا اللّٰہُ ؕ اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوۡمٍ یُّؤۡمِنُوۡنَ ﴿۷۹﴾

کیا ان لوگوں نے پرندوں کی طرف نہیں دیکھا کہ وہ کس طرح فضائے آسمان میں مسخر ہیں کہ اللہ کے علاوہ انہیں کوئی روکنے والا اور سنبھالنے والا نہیں ہے بے شک اس میں بھی اس قوم کے لئے بہت سی نشانیاں ہیں جو ایمان رکھنے والی قوم ہے۔(79)

وَ اللّٰہُ جَعَلَ لَکُمۡ مِّنۡۢ بُیُوۡتِکُمۡ سَکَنًا وَّ جَعَلَ لَکُمۡ مِّنۡ جُلُوۡدِ الۡاَنۡعَامِ بُیُوۡتًا تَسۡتَخِفُّوۡنَہَا یَوۡمَ ظَعۡنِکُمۡ وَ یَوۡمَ اِقَامَتِکُمۡ ۙ وَ مِنۡ اَصۡوَافِہَا وَ اَوۡبَارِہَا وَ اَشۡعَارِہَاۤ اَثَاثًا وَّ مَتَاعًا اِلٰی حِیۡنٍ ﴿۸۰﴾

اور اللہ نے تمہارے لئے تمہارے گھروں کو مستقل سکونت کی جگہ بنایا۔اور تمہارے لئے چوپایوں کی کھالوں سے عارضی گھر (یعنی خیمے) بنائے۔جنہیں تم اپنے سفر کے وقت اور دورانِ سفر منزلوں پر اپنے ٹھہرنے کے وقت ہلکا پھلکا پاتے ہو۔اور(اسی اللہ نے تمہارے لئے) بھیڑوں اور دنبوں کی اون اور اونٹوں کی پشم اور بکریوں کے بالوں سے گھریلو استعمال اور (معیشت وتجارت میں) فائدہ اٹھانے کے اسباب بنائے۔جو مقررہ مدت تک کے لیے ہیں۔(80)

وَ اللّٰہُ جَعَلَ لَکُمۡ مِّمَّا خَلَقَ ظِلٰلًا وَّ جَعَلَ لَکُمۡ مِّنَ الۡجِبَالِ اَکۡنَانًا وَّ جَعَلَ لَکُمۡ سَرَابِیۡلَ تَقِیۡکُمُ الۡحَرَّ وَ سَرَابِیۡلَ تَقِیۡکُمۡ بَاۡسَکُمۡ ؕ کَذٰلِکَ یُتِمُّ نِعۡمَتَہٗ عَلَیۡکُمۡ لَعَلَّکُمۡ تُسۡلِمُوۡنَ ﴿۸۱﴾

اس نے اپنی پیدا کی ہوئی بہت سی چیزوں سے تمہارے لیے سائے کا انتظام کیا، پہاڑوں میں تمہارے لیے پناہ گاہیں بنائیں، اور تمہیں ایسی پوشاکیں بخشیں جو تمہیں گرمی سے بچاتی ہیں اور کچھ دوسری پوشاکیں جو آپس کی جنگ میں تمہاری حفاظت کرتی ہیں اس طرح وہ تم پر اپنی نعمتوں کی تکمیل کرتا ہے شاید کہ تم فرماں بردار بنو۔(81)

فَاِنۡ تَوَلَّوۡا فَاِنَّمَا عَلَیۡکَ الۡبَلٰغُ الۡمُبِیۡنُ ﴿۸۲﴾

اب اگر یہ لوگ منہ موڑتے ہیں تو اے محمدؐ تم پر صاف صاف پیغامِ حق پہنچا دینے کے سوا، اور کوئی ذمہ داری نہیں ہے۔(82)

یَعۡرِفُوۡنَ نِعۡمَتَ اللّٰہِ ثُمَّ یُنۡکِرُوۡنَہَا وَ اَکۡثَرُہُمُ الۡکٰفِرُوۡنَ ﴿۸۳﴾

یہ اللہ کے احسان کو پہچانتے ہیں، پھر اس کا انکار کرتے ہیں اور ان میں بیشتر لوگ ایسے ہیں جو حق ماننے کے لیے تیار نہیں ہیں۔(83)

وَ يَوْمَ نَبْعَثُ مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا ثُمَّ لَا يُؤْذَنُ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ لَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ﴿٨٤﴾

اور جس دن ہم ہر قوم میں سے ایک گواہ کھڑا کریں گے پھر نہ کافروں کو اجازت دی جائے گی اور نہ ان کا کوئی عذر قبول کیا جائے گا۔(84)

یہ گواہی اللہ کا پیغام انسانوں تک پہنچانے کی ہے۔کسی کے اعمال کی گواہی نہیں ہے۔تفصیل کے لیے دیکھئے سورہ بقرہ آیت 143۔

وَ اِذَا رَاَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الْعَذَابَ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ وَ لَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿٨٥﴾

اور جب ظالم عذاب دیکھیں گے، پھر نہ ان سے ہلکا کیا جائے گا اور نہ ہی انہیں مہلت دی جائے گی۔(85)

وَ اِذَا رَاَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا شُرَكَآءَهُمْ قَالُوْا رَبَّنَا هٰۤؤُلَآءِ شُرَكَآؤُنَا الَّذِيْنَ كُنَّا نَدْعُوْا مِنْ دُوْنِكَ ۚ فَاَلْقَوْا اِلَيْهِمُ الْقَوْلَ اِنَّكُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿٨٦﴾

اور جب مشرک اپنے شریکوں کو دیکھیں گے تو کہیں گے اے ہمارے رب! یہی ہمارے شریک ہیں جنہیں ہم تیرے سوا پکارتے تھے۔ پھر وہ انہیں جواب دیں گے کہ تم سراسر جھوٹے ہو۔(86)

وَ اَلْقَوْا اِلَى اللّٰهِ يَوْمَئِذِ ِ السَّلَمَ وَ ضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿٨٧﴾

اور وہ اس دن اللہ کے سامنے سر جھکا دیں گے اور جو جھوٹ بناتے تھے وہ سب بھول جائیں گے۔(87)

اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ صَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ زِدْنٰهُمْ عَذَابًا فَوْقَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا يُفْسِدُوْنَ ﴿٨٨﴾

جن لوگوں نے کفر کیا اور لوگوں کو اللہ کی راہ سے روکا۔تو ہم ان کے فساد پھیلانے کی پاداش میں ان کے عذاب پر ایک اور عذاب کا اضافہ کر دیں گے۔(88)

وَ يَوْمَ نَبْعَثُ فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا عَلَيْهِمْ مِّنْ اَنْفُسِهِمْ وَجِئْنَا بِكَ شَهِيْدًا عَلٰى هٰۤؤُلَآءِ ؕ وَ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّ هُدًى وَّ رَحْمَةً وَّ بُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ ﴿٨٩﴾

اور جس دن ہم ہر امت میں سے ایک گواہ کھڑا کریں گے جو اُن پر گواہی دے گا۔اور آپ کو ان لوگوں پر گواہ ٹھہرائیں گے (جن کی طرف آپ کو مبعوث کیا گیا)۔اور ہم نے آپ پر وہ کتاب نازل کی ہے جو ہر بات کو وضاحت سے بیان کرتی ہے۔اور فرمانبرداری کرنے والوں کے لئے سراسر ہدایت، رحمت اور بشارت ہے۔(89)

بات یہ ہو رہی ہے کہ اللہ تعالی جس امت کو اٹھائیں گے ان کے ساتھ ان کی طرف مبعوث انبیاء کو بھی لائیں گے۔تا کہ کسی بھی فرد کو اعتراض نہ رہے کہ اس کی طرف ہدایت نہیں پہنچی۔اور پیغمبر کی غیر موجودگی میں کتاب یہ فریضہ انجام دے گی۔

یہ گواہی ہدایت کے پہنچنے کی ہے نا کہ کسی کے اعمال کی گواہی۔قرآن میں کئی مقامات پر اس چیز کا ذکر ہے۔

وَاللّٰهُ شَهِيْدٌ عَلٰى مَا تَعْمَلُوْنَ۔ آل عمران۔ 98

اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدًا۔ النساء۔ 33

وَ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ۔ النساء۔ 79

قُلِ اللّٰهُ ۙ شَهِيْدٌۢ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ۔ الانعام۔ 19

انسان کے اعمال کے سلسلہ میں پروردگار کا اپنا ایک نظام ہے۔جس سے کسی کو مفر ممکن نہیں ہے۔اس لیے قرآن نے دیگر بھی کئی مقامات پر اس چیز کو دہرایا ہے۔کہ اللہ ہی گواہ کافی ہے۔لہذا متذکرہ بالا آیات میں اس چیز کی وضاحت کی جارہی ہے کہ کوئی بھی فرد اعتراض نہ اٹھا سکے کہ اس تک ہدایت نہیں پہنچی۔سورہ انعام میں اس کی واضح طور پر تشریح موجود ہے۔

يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ وَيُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ؕ قَالُوْا شَهِدْنَا عَلٰٓى اَنْفُسِنَا ۖ وَغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَشَهِدُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ ﴿١٣٠﴾

اے گروہِ جن وانس! کیا تمہارے پاس تم میں سے کچھ رسول نہیں آئے تھے جو تمہیں میری آیتیں سناتے تھے۔اور تمہیں اس دن کی پیشی سے ڈراتے تھے؟ وہ جواب میں کہیں گے کہ ہم اپنے خلاف گواہی دیتے ہیں ان کو دنیا کی زندگی نے دھوکہ میں مبتلا کر دیا تھا اور اب وہ اپنے خلاف گواہی دیں گے کہ وہ بے شک کافر تھے۔(130)

یہاں اللہ تعالی نے بتا دیا کہ جن اور انسان دونوں گروہ ہی اپنے اوپر گواہی دے دیں گے۔اور اس کو بیان کرنے کی وجہ اللہ تعالی نے اگلی آیت میں بتا دی۔

ذٰلِكَ اَنْ لَّمْ يَكُنْ رَّبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰى بِظُلْمٍ وَّاَهْلُهَا غٰفِلُوْنَ ﴿١٣١﴾

یہ(گواہی) اس لئے ہے کہ تمہارا پروردگار بستیوں کو ظلم سے ہلاک نہیں کرتا۔جبکہ ان کے رہنے والے بے خبر ہوں۔(131)

اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَ الْاِحْسَانِ وَ اِيْتَآئِ ذِي الْقُرْبٰى وَ يَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْكَرِ وَ الْبَغْيِ ۚ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿٩٠﴾

بے شک اللہ عدل، احسان اور رشتے داروں کو (ان کا حق اور صدقہ) دینے کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی، برائی اور ظلم وزیادتی کرنے سے منع کرتا ہے اور تمہیں نصیحت کرتا ہے تاکہ تم نصیحت قبول کرو۔(90)

وَ اَوْفُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ اِذَا عٰهَدْتُّمْ وَ لَا تَنْقُضُوا الْاَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيْدِهَا وَ قَدْ جَعَلْتُمُ اللّٰهَ عَلَيْكُمْ كَفِيْلًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ﴿٩١﴾

اور اللہ کے عہد کو پورا کرو جب تم کوئی عہد کر چکو۔اور اپنی قسموں کو پختہ کرنے کے بعد نہ توڑو۔جبکہ تم اللہ کو ضامن بنا چکے ہو بے شک اللہ جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو۔(91)

یہاں اللہ تعالی نے مسلمانوں کے باہمی عہد و پیمان کو اور دیگر مذاہب کے لوگوں کے ساتھ معاہدات کو اللہ کے ساتھ عہد سے تعبیر کیا ہے۔اور ان کی پاسداری کی تلقین کی ہے۔اور دوسرا جب لوگ قسم کھاتے ہیں کہ وہ ہرگز فلاں غلط کام نہیں کریں گے جو ایمان لانے سے پہلے کر رہے ہوتے تھے۔اور اس پر اللہ کو ضامن بنا چکے ہوتے ہیں۔تو اس پر بھی اللہ تعالی نے حکم دیا کہ اپنی قسموں کو ہرگز مت توڑو۔

وَ لَا تَكُوْنُوْا كَالَّتِيْ نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِنْۢ بَعْدِ قُوَّةٍ اَنْكَاثًا ؕ تَتَّخِذُوْنَ اَيْمَانَكُمْ دَخَلًاۢ بَيْنَكُمْ اَنْ تَكُوْنَ

اُمَّةٌ هِيَ اَرْبٰى مِنْ اُمَّةٍ ۭ اِنَّمَا يَبْلُوْكُمُ اللّٰهُ بِهٖ ۭ وَ لَيُبَيِّنَنَّ لَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿۹۲﴾

خبردار تم اس عورت کی مانند نہ ہو جانا جس نے بڑی مضبوطی سے سوت کاتنے کے بعد اسے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ تم اپنی قسموں کو اپنے درمیان دھوکہ دینے کا ذریعہ بناتے ہو۔ تاکہ ایک گروہ دوسرے گروہ پر برتری حاصل کر لے اور اس پر غالب آجائے۔ اور اللہ اس بات سے تمہاری آزمائش کرتا ہے۔ اور یقیناً قیامت کے دن وہ تمہارے لئے واضح کر دے گا جس میں تم اختلاف کرتے ہو۔(92)

یعنی جب ایک گروہ کسی دوسرے گروہ سے عہد و پیمان کرتا ہے تو کمزور ہونے کی صورت میں کچھ شرائط تسلیم کرتا ہے۔ مگر جب تعداد میں اور طاقت میں بڑھ جاتا ہے تو پھر وہ عہد سے مکر جاتا ہے۔ یعنی وقتی طور پر عہد کر لیا جاتا ہے اور یہ ذہن میں ہوتا ہے کہ جب وقت بدلے گا تو عہد شکنی کر لی جائے گی۔ اس چیز کو اللہ تعالیٰ نے ایک آزمائش قرار دیا ہے۔

وَ لَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّ لٰكِنْ يُّضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ۭ وَ لَتُسْـَٔلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۳﴾

اور اگر اللہ چاہتا تو تم سب کو ایک امت بنا دیتا لیکن وہ جسے چاہتا ہے گمراہی میں چھوڑ دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے اور تم جو کچھ کر رہے ہو اس کے بارے میں تم سے ضرور سوال کیا جائے گا۔(93)

وَ لَا تَتَّخِذُوْٓا اَيْمَانَكُمْ دَخَلًۢا بَيْنَكُمْ فَتَزِلَّ قَدَمٌۢ بَعْدَ ثُبُوْتِهَا وَ تَذُوْقُوا السُّوْٓءَ بِمَا صَدَدْتُّمْ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ وَ لَكُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۹۴﴾

اور تم اپنے درمیان اپنی قسموں کو دھوکہ دینے کا ذریعہ نہ بناؤ۔ کہیں کوئی قدم جم جانے کے بعد پھسل نہ جائے۔ اور اس طرح تمہیں اللہ کی راہ سے روکنے کی پاداش میں برائی کا مزہ چکھنا پڑے۔ اور تمہارے لئے عذاب عظیم ہے۔(94)

اب اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو وعید سنا رہے ہیں کہ جب تم عہد شکنی کرو گے تو پھر نئے مسلمان ہونے والے دوبارہ سے یہ مذہب چھوڑ دیں گے اور جو کافر ہیں وہ تمہارا رویہ دیکھ کر اسلام لانے سے گریز کریں گے۔ تو اس چیز کا وبال ان لوگوں پر پڑے گا جن کی وجہ سے لوگ اسلام لانے سے رک گئے یا واپس پلٹ گئے۔

وَ لَا تَشْتَرُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۭ اِنَّمَا عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۹۵﴾

اور اللہ کے عہد کو تھوڑی سی قیمت کے عوض فروخت نہ کرو۔ بے شک جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانتے ہو۔(95)

یعنی مالی مفادات کی وجہ سے عہد شکنی نہ کرو۔ کوئی بھی معاہدہ ہے تو ایسا نہیں ہونا چاہیے کہ کسی طرف سے کوئی رقم کی پیش کش ہو تو اسے قبول کر کے، متعلقہ فریق سے معاہدہ توڑ دیا جائے۔ عہد و پیمان کی پابندی انتہائی ضروری ہے چاہے اس کی وجہ سے مالی نقصان ہی کیوں نہ ہو رہا ہو۔ اور اگلی آیت میں اللہ تعالیٰ نے وضاحت کر دی کہ اگر کوئی نقصان پر صبر کرے گا تو ضرور اللہ تعالیٰ اس کو اس کا اجر دے گا۔

مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَ مَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ ۭ وَ لَنَجْزِيَنَّ الَّذِيْنَ صَبَرُوْٓا اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۹۶﴾

جو کچھ تمہارے پاس ہے وہ ختم ہو جائے گا اور جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ باقی رہنے والا ہے۔ اور ہم یقیناً صبر کرنے والوں کو ان کا اجر ان کے بہترین اعمال کے مطابق عطا کریں گے۔(96)

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ۚ وَ لَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۹۷﴾

جو کوئی بھی نیک عمل کرے خواہ مرد ہو یا عورت بشرطیکہ وہ مؤمن ہو، تو ہم اسے دنیا میں اچھی زندگی بسر کرائیں گے۔ اور آخرت میں ان کا اجر ان کے بہترین اعمال کے مطابق عطا کریں گے۔(97)

فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ﴿۹۸﴾

سو جب آپ قرآن پڑھنے لگیں تو شیطان مردود (کی وسوسہ اندازیوں) سے اللہ کی پناہ طلب کر لیا کریں۔(98)

اِنَّهٗ لَيْسَ لَهٗ سُلْطٰنٌ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿۹۹﴾

جو لوگ ایمان والے ہیں اور اپنے پروردگار پر بھروسہ کرتے ہیں۔ ان پر اس (شیطان) کا کوئی زور نہیں ہے۔(99)

اِنَّمَا سُلْطٰنُهٗ عَلَى الَّذِيْنَ يَتَوَلَّوْنَهٗ وَ الَّذِيْنَ هُمْ بِهٖ مُشْرِكُوْنَ ﴿۱۰۰﴾

اس کا زور تو صرف ان لوگوں پر چلتا ہے جو اسے اپنا دوست بناتے ہیں اور اس کی وجہ سے شرک کرتے ہیں۔(100)

وَ اِذَا بَدَّلْنَاۤ اٰيَةً مَّكَانَ اٰيَةٍ ۙ وَّ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يُنَزِّلُ قَالُوْۤا اِنَّمَاۤ اَنْتَ مُفْتَرٍ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۱﴾

اور جب ہم ایک آیت کو کسی اور آیت سے بدلتے ہیں تو اللہ بہتر جانتا ہے کہ وہ کیا نازل کر رہا ہے۔ تو یہ لوگ کہتے ہیں کہ تم نے یہ کلام اپنے دل سے گھڑ لیا ہے۔ حالانکہ ان میں سے اکثر لوگ (حقیقت حال کو) نہیں جانتے۔(101)

اس آیت کی تشریح ہم سورہ بقرہ کی آیت نمبر 106 کے تحت ناسخ و منسوخ میں کر چکے ہیں۔

قُلْ نَزَّلَهٗ رُوْحُ الْقُدُسِ مِنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ لِيُثَبِّتَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ هُدًى وَّ بُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ ﴿۱۰۲﴾

آپؐ کہہ دیجیے کہ اس (قرآن) کو تمہارے پروردگار کی طرف سے روح القدس (جبریلؑ) نے حق کے ساتھ اتارا ہے تاکہ ایمان لانے والوں کو ثابت قدم رکھے۔ اور اطاعت گزاروں کے لئے ہدایت اور نجات کی خوشخبری ثابت ہو۔(102)

وَ لَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ اِنَّمَا يُعَلِّمُهٗ بَشَرٌ ؕ لِسَانُ الَّذِيْ يُلْحِدُوْنَ اِلَيْهِ اَعْجَمِيٌّ وَّ هٰذَا لِسَانٌ عَرَبِيٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۱۰۳﴾

اور بے شک ہم جانتے ہیں کہ وہ (قرآن کے بارے میں) کہتے ہیں کہ اس شخص (پیغمبرؐ) کو ایک آدمی سکھاتا ہے حالانکہ جس شخص کی طرف یہ نسبت دیتے ہیں اس کی زبان عجمی ہے اور یہ قرآن تو فصیح عربی زبان میں ہے۔(103)

اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۙ لَا يَهْدِيْهِمُ اللّٰهُ وَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۰۴﴾

جو لوگ آیاتِ الٰہی پر ایمان نہیں لاتے۔ اللہ کبھی انہیں ہدایت نہیں دیتا۔ اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔(104)

اِنَّمَا يَفْتَرِي الْكَذِبَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۚ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ﴿۱۰۵﴾

جھوٹ تو صرف وہی لوگ گھڑتے ہیں جو اللہ کی آیتوں پر ایمان نہیں رکھتے۔ اور یہی لوگ جھوٹے ہیں۔(105)

مَنۡ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنۡۢ بَعۡدِ اِيۡمَانِهٖۤ اِلَّا مَنۡ اُكۡرِهَ وَ قَلۡبُهٗ مُطۡمَٮِٕنٌّۢ بِالۡاِيۡمَانِ وَ لٰـكِنۡ مَّنۡ شَرَحَ بِالۡكُفۡرِ صَدۡرًا فَعَلَيۡهِمۡ غَضَبٌ مِّنَ اللّٰهِ‌ ۚ وَلَهُمۡ عَذَابٌ عَظِيۡمٌ ۝١٠٦

جو کوئی اللہ پر ایمان لانے کے بعد کفر کرے سوائے اس صورت کے کہ اسے مجبور کیا جائے۔ جبکہ اس کا دل ایمان پر مطمئن ہو (کہ اس پر کوئی مؤاخذہ نہیں ہے)۔ لیکن جو کشادہ دلی سے کفر اختیار کرے (زبان سے کفر کرے اور اس کا دل اس کفر پر رضامند ہو) تو ایسے لوگوں پر اللہ کا غضب ہے۔ اور ان کے لئے بڑا عذاب ہے۔(106)

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ اسۡتَحَبُّوا الۡحَيٰوةَ الدُّنۡيَا عَلَى الۡاٰخِرَةِ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ لَا يَهۡدِى الۡقَوۡمَ الۡكٰفِرِيۡنَ ۝١٠٧

یہ اس لئے ہے کہ انہوں نے دنیا کی زندگی کو آخرت پر ترجیح دی ہے۔ اور اللہ کافروں کو ہدایت نہیں کیا کرتا۔(107)

اُولٰۤٮِٕكَ الَّذِيۡنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوۡبِهِمۡ وَسَمۡعِهِمۡ وَاَبۡصَارِهِمۡ‌ ۚ وَاُولٰۤٮِٕكَ هُمُ الۡغٰفِلُوۡنَ ۝١٠٨

یہی وہ لوگ ہیں کہ جن کے دلوں، کانوں اور آنکھوں پر اللہ نے مہر لگا دی۔ اور یہی لوگ بالکل غافل ہیں۔(108)

لَا جَرَمَ اَنَّهُمۡ فِى الۡاٰخِرَةِ هُمُ الۡخٰسِرُوۡنَ ۝١٠٩

اور یقیناً یہی لوگ آخرت میں نقصان اٹھانے والے ہیں۔(109)

ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيۡنَ هَاجَرُوۡا مِنۡۢ بَعۡدِ مَا فُتِنُوۡا ثُمَّ جٰهَدُوۡا وَصَبَرُوۡۤا ۙ اِنَّ رَبَّكَ مِنۡۢ بَعۡدِهَا لَـغَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ۝١١٠

پھر آپ کا پروردگار ان لوگوں کے لئے جنہوں نے سخت آزمائش میں مبتلا ہونے کے بعد ہجرت کی۔ پھر جہاد کیا اور صبر سے کام لیا۔ یقیناً آپ کا پروردگار ان اعمال کے بعد بڑا بخشنے والا، بڑا رحم کرنے والا ہے۔(110)

يَوۡمَ تَاۡتِىۡ كُلُّ نَفۡسٍ تُجَادِلُ عَنۡ نَّـفۡسِهَا وَتُوَفّٰى كُلُّ نَفۡسٍ مَّا عَمِلَتۡ وَهُمۡ لَا يُظۡلَمُوۡنَ ۝١١١

جس دن ہر شخص اپنی ذات کی خاطر جھگڑا کرتا ہوا آئے گا اور ہر شخص کو اس کے عمل کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا اور ان پر کوئی ظلم نہیں کیا جائے گا۔(111)

وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا قَرۡيَةً كَانَتۡ اٰمِنَةً مُّطۡمَٮِٕنَّةً يَّاۡتِيۡهَا رِزۡقُهَا رَغَدًا مِّنۡ كُلِّ مَكَانٍ فَكَفَرَتۡ بِاَنۡعُمِ اللّٰهِ فَاَذَاقَهَا اللّٰهُ لِبَاسَ الۡجُـوۡعِ وَالۡخَـوۡفِ بِمَا كَانُوۡا يَصۡنَعُوۡنَ ۝١١٢

اور اللہ نے ایک بستی کی مثال بیان کی ہے جو اطمینان سے آباد تھی۔ اس کی روزی فراغت سے آ رہی تھی۔ پس اس نے کفرانِ نعمت شروع کیا۔ تو اللہ نے اس کے باشندوں کے کرتوتوں کی پاداش میں اسے یہ مزہ چکھایا کہ بھوک اور خوف کو اس کا اوڑھنا بنا دیا۔(112)

یعنی ہر وقت ان پر بھوک اور خوف کا سایہ رہتا۔

وَلَقَدۡ جَآءَهُمۡ رَسُوۡلٌ مِّنۡهُمۡ فَكَذَّبُوۡهُ فَاَخَذَهُمُ الۡعَذَابُ وَهُمۡ ظٰلِمُوۡنَ ۝١١٣

اور پھر خود انہی میں سے ایک رسول ان کے پاس آیا مگر انہوں نے اسے جھٹلا دیا۔ پس عذاب نے انہیں اس حال میں آ پکڑا کہ وہ ظالم تھے۔(113)

فَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا ۠ وَّاشْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ﴿۱۱۴﴾

اے لوگو! اللہ نے تمہیں جو حلال اور پاکیزہ رزق دیا ہے اس میں سے کھاؤ پیو۔ اور اس کے ساتھ ساتھ اللہ کی نعمت کا شکر بھی ادا کرو، اگر تم صرف اسی کی عبادت کرتے ہو۔(114)

اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۱۵﴾

اس نے تم پر صرف مردار، خون، خنزیر کا گوشت اور وہ جس پر ذبح کے وقت اللہ کے علاوہ کسی اور کا نام لیا گیا ہو حرام کیا ہے۔ پس جو ان کے کھانے پر مجبور ہو جائے، نہ باغی ہو اور نہ حد سے تجاوز کرنے والا تو کوئی مضائقہ نہیں۔ بے شک اللہ بڑا بخشنے والا، بڑا مہربان ہے۔(115)

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَا تَصِفُ اَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هٰذَا حَلٰلٌ وَّهٰذَا حَرَامٌ لِّتَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُوْنَ ﴿۱۱۶﴾ؕ

کسی چیز کو اپنی زبان سے جھوٹ موٹ نہ کہہ دیا کرو کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے کہ اللہ پر بہتان باندھ لو، سمجھ لو کہ اللہ تعالیٰ پر بہتان بازی کرنے والے کامیابی سے محروم ہی رہتے ہیں(116)

مَتَاعٌ قَلِيْلٌ ۠ وَّلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۱۷﴾

اس افترا پردازی کا چندروزہ فائدہ ہے آخر کار ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔(117)

وَعَلَى الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا مَا قَصَصْنَا عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ ۚ وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۱۱۸﴾

اور ہم نے یہودیوں پر وہ چیزیں حرام کر دیں جن کا ذکر ہم اس سے پہلے (سورہ انعام میں) آپ سے کر چکے ہیں اور ہم نے ان پر کوئی ظلم نہیں کیا تھا بلکہ وہ خود ہی اپنے اوپر ظلم کرتے تھے۔(118)

ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيْنَ عَمِلُوا السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْٓا ۙ اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۱۹﴾

بے شک آپ کا پروردگار ان لوگوں کے لئے جو جہالت و نادانی سے برائی کر گزرتے ہیں اور پھر اس کے بعد توبہ کر لیتے ہیں اور اپنی اصلاح کر لیتے ہیں۔ یقیناً آپ کا پروردگار اس کے بعد بڑا بخشنے والا، بڑا رحم کرنے والا ہے۔(119)

اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ كَانَ اُمَّةً قَانِتًا لِّلّٰهِ حَنِيْفًا ؕ وَلَمْ يَكُ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۲۰﴾ۙ

بے شک ابراہیمؑ ایک پوری امت تھے اللہ کے مطیع فرمان تھے۔ سب سے کٹ کر یکسوئی سے اللہ کی طرف مائل تھے۔ اور ہرگز مشرکوں میں سے نہیں تھے۔(120)

شَاكِرًا لِّاَنْعُمِهٖ ؕ اِجْتَبٰىهُ وَهَدٰىهُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۱۲۱﴾

وہ اللہ کی نعمتوں کے شکر گزار تھے اللہ نے انہیں منتخب کر لیا تھا اور انہیں سیدھے راستہ کی طرف ہدایت دی تھی۔(121)

وَاٰتَيْنٰهُ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً ۭ وَاِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ١٢٢ۭ

ہم نے انہیں دنیا میں بھی بھلائی دی اور آخرت میں تو وہ صالحین میں سے ہی ہیں۔(122)

ثُمَّ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ اَنِ اتَّبِعْ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ۭ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ١٢٣

اے رسولؐ! پھر ہم نے آپؐ کی طرف وحی کی کہ ابراہیمؑ کی ملت (طریقہ) کی پیروی کریں جو ہر طرف سے یکسو ہوکر توحید پر عمل پیرا تھے۔ جو یقیناً مشرکوں میں سے نہیں تھے۔(123)

اِنَّمَا جُعِلَ السَّبْتُ عَلَي الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ۭ وَاِنَّ رَبَّكَ لَيَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ١٢٤

سبت کی پابندی تو صرف ان لوگوں پر عائد کی گئی تھی جنھوں نے ابراھیمؑ کے بارے میں اختلاف کیا تھا۔ اور اللہ قیامت کے دن ان کے درمیان فیصلہ کرے گا ان باتوں کے بارے میں جن میں وہ باہم اختلاف کرتے تھے۔(124)

یہ بنی اسرائیل کا ایک خاص گروہ تھا جو دریا کے کنارے آباد تھا اور ان کا روزگار ماہی گیری تھا۔ مگر جیسا کہ اللہ تعالی پہلے بھی بیان کر چکے ہیں کہ یہود کے ظلم اور ان کی نافرمانیوں کے سبب اللہ تعالی نے ان پر بہت سی حلال چیزیں حرام کر دیں تھیں۔ اس لیے یہاں بھی معاملہ یہ نہیں تھا کہ کوئی خاص دن عبادت کے لیے مقرر کیا جائے۔ کیونکہ عبادت تو روز کا عمل ہے۔ بلکہ انہوں نے ابراہیمؑ کے توحید کے عقیدے میں اختلاف کیا تو اس پر ان لوگوں پر ایک دن کے شکار کی پابندی لگا دی گئی۔ اور پھر ان کے حیل و حجت کے عمل کو ناپسند کرتے ہوئے اللہ تعالی نے ان کو بندر بنا دیا۔ اور جو لوگ اس دن کی پابندی کر رہے تھے اور دوسروں کو بھی اس کی تلقین کر رہے تھے۔ انہیں اللہ تعالی نے بچا لیا۔(سورہ اعراف آیت 163)

اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِىَ اَحْسَنُ ۭ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ١٢٥

آپ اپنے پروردگار کے راستے کی طرف لوگوں کو بلائیں حکمت اور عمدہ نصیحت کے ساتھ۔ اور لوگوں سے بہترین انداز میں بحث و مباحثہ کریں۔ آپ کا پروردگار ہی بہتر جانتا ہے کہ اس کے راستہ سے بھٹکا ہوا کون ہے اور وہی بہتر جانتا ہے کہ ہدایت یافتہ کون ہے؟(125)

وَاِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ ۭ وَلَىِٕنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصّٰبِرِيْنَ ١٢٦

اور اگر تم بدلہ لینا چاہو تو اس قدر لو جس قدر تم پر زیادتی کی گئی ہے اور اگر تم صبر کرو تو وہ صبر کرنے والوں کے حق میں بہتر ہے۔(126)

وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ فِيْ ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ ١٢٧

اور آپ صبر کیجئے اور آپ کا صبر کرنا تو محض اللہ کے لیے ہے اور آپ ان لوگوں کے حال پر غم نہ کیجئے اور نہ ہی ان کی مکاریوں سے دل پر بوجھ لیں۔(127)

اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ ١٢٨

بے شک اللہ ان لوگوں کے ساتھ ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور جو (خلقِ خدا سے) حسنِ سلوک کرتے ہیں۔(128)

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

اہم مضامین سورہ بنی اسرائیل

مضمون	صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر
واقعہ معراج کی حقیقت	414	کفار کی نبی کریمؐ کو پھسلانے کی کوشش۔	426
بنی اسرائیل کے دو فساد۔	416	نبی کریمؐ کو مکہ سے نکالنے کی کوشش۔	426
قوموں کی تباہی کا سبب، عیاش طبقہ۔	417	پانچ وقت نماز اور تہجد کا حکم۔	426
والدین کے بارے سلوک کا حکم۔	418	دلوك کا مفہوم	427
اسراف وتبذیر کی ممانعت	419	مشهودا کا مفہوم۔	427
معاشرتی احکام	419	مقام محمود سے کیا مراد ہے۔	427
عقل وشعور کے استعمال کی ہدایت۔	420	ادخلنی مدخل صدق کا مفہوم۔	428
صرف اللہ کو اِلٰہ ماننے کا حکم۔	420	قرآن سراسر رحمت اور شفا ہے۔	428
کن لوگوں پر قرآن کا فہم نہیں کھلتا۔	421	روح کے متعلق بیان۔	429
نبی کریمؐ پر ہرگز جادو نہیں ہوا۔	421	جنوں اور انسانوں کو قرآن جیسی کتاب	
اللہ تعالیٰ نے معجزہ بھیجنا کیوں بند کر دیا۔	423	لانے کا چیلنج۔	429
رسول کریمؐ کو کونسا خواب دکھلایا گیا۔	424	نبی کریمؐ سے معجزات کا مطالبہ۔	430
شیطان کا چیلنج	425	بنی اسرائیل کا تذکرہ۔	431
اللہ تعالیٰ کی نشانیاں	425	بالحق انزلناه و بالحق نزل کا مفہوم۔	432
		خاتمہ سورۃ۔ حمد صرف اللہ ہی کے لیے۔	432

17-۔سورہ بنی اسرائیل

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

میں شروع کرتا ہوں اللہ کے نام کے ساتھ جو بڑا مہربان،نہایت رحم کرنے والا ہے۔

سُبۡحٰنَ الَّذِیۡۤ اَسۡرٰی بِعَبۡدِہٖ لَیۡلًا مِّنَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ اِلَی الۡمَسۡجِدِ الۡاَقۡصَا الَّذِیۡ بٰرَکۡنَا حَوۡلَہٗ لِنُرِیَہٗ مِنۡ اٰیٰتِنَا ؕ اِنَّہٗ ہُوَ السَّمِیۡعُ الۡبَصِیۡرُ ﴿۱﴾

پاک ہے وہ اللہ جو اپنے بندہ (محمدؐ) کو رات کے ایک حصہ میں مسجد الحرام سے اس مسجدِ اقصیٰ تک لے گیا۔جس کے گردو پیش ہم نے برکت رکھ دی ہے تا کہ ہم انہیں اپنی قدرت کی کچھ نشانیاں دکھائیں۔بے شک وہ بڑا سننے والا، بڑا دیکھنے والا ہے۔(1)

واقعہ معراج۔ قرآن کی اس آیت کو ہمارے ہاں واقعہ معراج سے جوڑا جاتا ہے جس میں بیان کیا گیا ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالی نے محمدؐ کو اپنے پاس آسمان پر بلایا تھا۔اور اس بارے میں بہت سی روایات اور بہت سے قصے موجود ہیں۔بعض لوگوں نے اسے خواب سے تعبیر کیا۔(حالانکہ جہاں انبیاءؑ کے خواب کا ذکر ہے وہ اللہ تعالی نے وضاحت سے بیان کر دیا ہے۔ابراہیمؑ اور یوسفؑ اس کی واضح مثال ہیں۔) کچھ لوگوں نے اس سے ہجرت کا مفہوم نکالا ہے۔حالانکہ یہ واقعہ ہجرت سے پہلے کا ہے اور یہ سورت مکی ہے۔اور اس سورہ کا سنِ نزول 641ء ہے۔جبکہ ہجرت 642ء میں ہوئی۔

لیکن قرآن نے جو بیان کیا ہے وہ صرف اتنا ہے کہ اللہ نے اپنے بندے (محمدؐ) کو مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک کا سفر کرایا۔اور اپنی قدرت کی کچھ نشانیاں دکھلائیں۔اس لیے ہمیں صرف اسی پر ہی اکتفا کرنا چاہئے۔اور یہ چیز ذہن میں رہے کہ یہ واقعہ لوگوں کے لیے بطور معجزہ نہیں تھا۔

میری رائے میں نبی کریمؐ نے آسمان کا سفر نہیں کیا۔اور نہ ہی اللہ تعالی سے ملاقات کی۔اور نہ ہی ہم اس چیز پر بحث کرنا چاہتے ہیں کہ اللہ تعالی نے کونسی نشانیاں اپنے نبیؐ کو دکھلائیں۔اللہ تعالی ہمیں ایک واقعہ کی اطلاع دے رہے ہیں تو ہمیں صرف اتنا ہی مان لینا چاہیے۔نا کہ اس پر اس قدر غلو کا مظاہرہ کیا جائے کہ جو اللہ اور اس کے رسول پر افترٰی کے زمرہ میں آئے۔اس ضمن میں جس قدر تفصیلات کتب روایات اور تاریخ میں مذکور ہیں وہ وضعی اور من گھڑت ہیں۔نظر بظاہر یہی آتا ہے کہ اپنے اپنے پیغمبر کی تعریف وتوصیف اور مرتبہ کے لیے ایسے واقعات وضع کیے گئے۔اس واقعہ میں بھی نماز کے بارے میں موسیٰؑ کی مداخلت اللہ کے پروگرام کی نفی کرتی ہے۔اور یہ اس لیے کہ یہودی مسلمانوں پر احسان جتا سکیں کہ ان کے پیغمبر کی وجہ سے یہ نمازیں کم ہوگئیں۔مگر جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے یہ صرف وضعی قصے ہیں۔

اللہ تعالی نے سورہ بقرہ میں بیان کیا ہے کہ تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ ۘ مِّنْهُم مَّن كَلَّمَ اللَّهُ ۖ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجَاتٍ ۚ وَآتَيْنَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنَاتِ وَأَيَّدْنَاهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ ۔ (253)

یہ سب پیغمبر ہیں جن میں سے ہم نے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے۔ان میں سے بعض وہ ہیں جن سے خدا نے کلام کیا۔اوران میں سے بعض کے درجے بلند کئے۔اور ہم نے عیسیٰ بن مریمؑ کو کئی معجزے دیئے۔اور روح القدس کے ذریعہ سے ان کی تائید کی۔

ایک اور جگہ پر اللہ فرماتے ہیں۔

وَرُسُلًا قَدْ قَصَصْنَاهُمْ عَلَيْكَ مِن قَبْلُ وَرُسُلًا لَّمْ نَقْصُصْهُمْ عَلَيْكَ ۚ وَكَلَّمَ اللَّهُ مُوسَىٰ تَكْلِيمًا ﴿١٦٤﴾

کچھ پیغمبر وہ ہیں جن کے حالات ہم نے آپ سے پہلے بیان کر دیئے ہیں اور کچھ وہ ہیں جن کے واقعات ہم نے آپ سے بیان نہیں کئے اور اللہ نے موسیٰؑ سے اس طرح کلام کیا جیسا کہ کلام کرنے کا حق ہے۔(164)

ان دو مقامات سے واضح ہے کہ اگر اللہ تعالی نے نبی کریمؐ کو آسمان پر بلایا ہوتا۔تو اللہ ضرور اس احسان کا ذکر کرتے۔

اس کے بعد لوگوں نے کہا کہ سورہ النجم میں واقعہ معراج کی تفصیل بیان ہوئی ہے۔حالانکہ وہاں جبریلؑ سے ملاقات اوران سے وحی لینے کا ذکر ہے۔(اس کی تفصیل سورہ النجم کے ساتھ بیان کی جائے گی۔)

اس کے علاوہ کچھ لوگوں نے اعتراض کیا کہ جس وقت کا یہ واقعہ ہے اس وقت تو مسجد اقصی وہاں پر موجود نہیں تھی۔تو اس کی بھی تفصیل ہم سورہ البقرہ آیت 151 کے تحت بیان کر چکے ہیں۔مختصراً یہاں یہ بیان کیے دیتے ہیں کہ:

مسجد اقصی کی موجودہ عمارت اموی خلیفہ عبدالملک بن مروانؒ نے تعمیر کروانا شروع کی۔اوران کے بیٹے ولید بن عبدالملکؒ نے تقریباً 705 عیسوی میں تعمیر مکمل کروائی۔نبی کریمؐ کی بعثت کے وقت یہ عمارت موجود نہ تھی۔مرورِ زمانہ سے عبادت کی جگہیں گرتی رہیں اور تعمیر ہوتی رہیں۔مدینہ کے یہودی اور عیسائی اپنی عبادات بیت المقدس کی طرف رخ کر کے ہی ادا کرتے تھے۔مدینہ تشریف لانے کے بعد نبی کریمؐ نے بھی بیت المقدس کی طرف رخ کر کے ہی نماز کی ادائیگی شروع کی۔اسی لیے اسے قبلہ اول کہا جاتا ہے۔چونکہ یروشلم کا سارا علاقہ ہی بیت المقدس میں شامل ہے اور اللہ تعالی نے اسے مسجد اقصی کہہ کر پکارا ہے تو ہمارے لیے یہی دلیل کافی ہے۔جس طرح مسجد الحرام میں منیٰ ،مزدلفہ سے عرفات تک،اور حدیبیہ تک کا سارا علاقہ شامل ہے۔

مسجد اقصی کا علاقہ انبیاء علیہم السلام کی سرزمین ہے۔بے شمار پیغمبرؑ وہاں مبعوث ہوئے۔اس کے علاوہ موسیٰؑ بنی اسرائیل کو مصر سے نکال کر یروشلم میں لے کر گئے۔جہاں سے ان کے جد امجد یعقوبؑ ہجرت کر کے مصر گئے تھے۔یہ تاریخی حقیقت ہے کہ بہت سے پیغمبر مکہ کی طرف نہیں آئے۔مگر وہ اپنی عبادات مسجد اقصی میں ہی ادا کرتے رہے۔اس لیے یہ مقدس جگہ ہے۔اور بہت سے مذاہب اس جگہ پر اپنا حق مانتے ہیں۔اوراس پر تسلط کے لیے بے شمار جنگیں بھی ہو چکی ہیں۔یہودیوں کا دعوی ہے کہ اس جگہ پر ہیکل سلیمانی تھا۔

چنانچہ ان تصریحات کی روشنی میں یہ واضح ہو گیا کہ اللہ تعالی نے وہاں کی کچھ نشانیاں اپنے نبی محمدؐ کو دکھلائیں۔اور یہ سارا سفر ایک ہی رات میں ہو گیا۔قدرت الہی کے لیے یہ ناممکن نہیں ہے۔

اور دوسری آیت میں ہی موسیٰؑ کا ذکر اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ سفر مسجد اقصیٰ ہی کا تھا۔

وَآتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ وَجَعَلْنَاهُ هُدًى لِّبَنِي إِسْرَائِيلَ أَلَّا تَتَّخِذُوا مِن دُونِي وَكِيلًا ﴿٢﴾

اور ہم نے موسیٰؑ کو کتاب دی اور اسے بنی اسرائیل کے لئے ذریعۂ ہدایت بنایا۔ کہ دیکھو میرے سوا کسی کو اپنا کارساز نہ بنانا۔(2)

ذُرِّيَّةَ مَنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوحٍ ۚ إِنَّهُ كَانَ عَبْدًا شَكُورًا ﴿٣﴾

ان لوگوں کی اولاد۔ جن کو ہم نے نوحؑ کے ساتھ کشتی میں سوار کر لیا تھا۔ بے شک نوحؑ ایک شکر گزار بندہ تھا۔(3)

وَقَضَيْنَا إِلَىٰ بَنِي إِسْرَائِيلَ فِي الْكِتَابِ لَتُفْسِدُنَّ فِي الْأَرْضِ مَرَّتَيْنِ وَلَتَعْلُنَّ عُلُوًّا كَبِيرًا ﴿٤﴾

اور ہم نے اس کتاب (توراۃ) میں بنی اسرائیل کو آگاہ کر دیا تھا کہ تم ضرور زمین میں دو مرتبہ فساد برپا کرو گے اور بڑی سرکشی کرو گے۔(4)

فَإِذَا جَاءَ وَعْدُ أُولَاهُمَا بَعَثْنَا عَلَيْكُمْ عِبَادًا لَّنَا أُولِي بَأْسٍ شَدِيدٍ فَجَاسُوا خِلَالَ الدِّيَارِ ۚ وَكَانَ وَعْدًا مَّفْعُولًا ﴿٥﴾

چنانچہ جب ان دونوں میں سے پہلے وعدہ کا وقت آ گیا تو ہم نے (تمہاری سرکوبی کیلئے) اپنے کچھ ایسے سخت جنگجو بندے بھیج دیئے جو تمہاری آبادیوں کے اندر گھس گئے اور خدا کا وعدہ پورا ہو کر رہا۔(5)

تاریخ میں اس فساد کا ذکر ملتا ہے جب پہلی مرتبہ تقریباً 586 ق م میں بخت نصر نے یروشلم پر حملہ کیا اور ہر چیز کو تباہ و برباد کر دیا۔ اور دوسری مرتبہ تقریباً 70 عیسوی میں رومی فوجی کمانڈر ٹائٹس نے بھی ایسا ہی حملہ کیا اور ایسی ہی تباہی پھیری۔

ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ الْكَرَّةَ عَلَيْهِمْ وَأَمْدَدْنَاكُم بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَجَعَلْنَاكُمْ أَكْثَرَ نَفِيرًا ﴿٦﴾

اور پھر ہم نے تمہیں دشمنوں پر غلبہ دے دیا۔ دوبارہ سے تمہیں مالک بنا دیا۔ اور مال اور اولاد سے تمہاری مدد کی اور تمہیں کثیر التعداد بنا دیا۔(6)

إِنْ أَحْسَنتُمْ أَحْسَنتُمْ لِأَنفُسِكُمْ ۖ وَإِنْ أَسَأْتُمْ فَلَهَا ۚ فَإِذَا جَاءَ وَعْدُ الْآخِرَةِ لِيَسُوءُوا وُجُوهَكُمْ وَلِيَدْخُلُوا الْمَسْجِدَ كَمَا دَخَلُوهُ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَلِيُتَبِّرُوا مَا عَلَوْا تَتْبِيرًا ﴿٧﴾

اگر تم اچھے کام کرو گے تو اپنے لئے ہی کرو گے اور اگر برے کام کرو گے تو وہ بھی اپنے لئے کرو گے۔ پس جب دوسرا وعدہ آ گیا (تو ہم نے اور بندوں کو مسلط کر دیا) تاکہ تمہارے چہروں کو بگاڑ دیں۔ اور مسجد (بیت المقدس) میں اسی طرح (جبراً) داخل ہو جائیں جس طرح پہلی بار (حملہ آور) داخل ہوئے تھے اور تاکہ جس جس چیز پر وہ قابو پائیں اسے تباہ و برباد کر دیں۔(7)

عَسَىٰ رَبُّكُمْ أَن يَرْحَمَكُمْ ۚ وَإِنْ عُدتُّمْ عُدْنَا ۘ وَجَعَلْنَا جَهَنَّمَ لِلْكَافِرِينَ حَصِيرًا ﴿٨﴾

ہو سکتا ہے کہ تمہارا پروردگار تم پر رحم فرمائے۔ اور اگر تم پھر (فساد و سرکشی کی طرف) لوٹے تو پھر ہم بھی تمہارے ساتھ ویسا ہی سلوک کریں گے۔ اور ہم نے جہنم کو کافروں کے لئے قید خانہ بنا دیا ہے۔(8)

إِنَّ هَٰذَا الْقُرْآنَ يَهْدِي لِلَّتِي هِيَ أَقْوَمُ وَيُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِينَ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ الصَّالِحَاتِ أَنَّ لَهُمْ أَجْرًا كَبِيرًا ﴿٩﴾

یقیناً یہ قرآن اس راستہ کی طرف راہنمائی کرتا ہے جو سب سے زیادہ سیدھا ہے۔ اور خوشخبری دیتا ہے ان اہل ایمان کو جو نیک عمل کرتے ہیں کہ ان کے لئے بہت بڑا اجر ہے۔(9)

وَأَنَّ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ أَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ﴿١٠﴾

اور جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے۔ ان کے لئے ہم نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔(10)

وَ يَدۡعُ الۡاِنۡسَانُ بِالشَّرِّ دُعَآءَهٗ بِالۡخَيۡرِ ؕ وَ كَانَ الۡاِنۡسَانُ عَجُوۡلًا ﴿۱۱﴾

اورانسان برائی کی دعا اسی طرح کرتا ہے جس طرح اچھائی کی دعا کرتا ہے۔دراصل انسان بڑا ہی جلد باز ہے۔(11)

وَ جَعَلۡنَا الَّيۡلَ وَ النَّهَارَ اٰيَتَيۡنِ فَمَحَوۡنَاۤ اٰيَةَ الَّيۡلِ وَ جَعَلۡنَاۤ اٰيَةَ النَّهَارِ مُبۡصِرَةً لِّتَبۡتَغُوۡا فَضۡلًا مِّنۡ رَّبِّكُمۡ وَ لِتَعۡلَمُوۡا عَدَدَ السِّنِيۡنَ وَ الۡحِسَابَ ؕ وَ كُلَّ شَىۡءٍ فَصَّلۡنٰهُ تَفۡصِيۡلًا ﴿۱۲﴾

اور ہم نے رات اور دن کو (اپنی قدرت کی) دونشانیاں بنایا۔ پھر ہم نے رات کی نشانی کو تاریک بنایا۔اور ہم نے دن کی نشانی کو روشن بنایا تا کہ تم اپنے رب کا فضل (رزق) تلاش کرسکو۔اور تا کہ تم برسوں کا شمار اور حساب معلوم کرسکو۔اور ہم نے ہر چیز کو پوری تفصیل سے واضح کر دیا ہے۔(12)

وَ كُلَّ اِنۡسَانٍ اَلۡزَمۡنٰهُ طٰٓئِرَهٗ فِىۡ عُنُقِهٖ ؕ وَ نُخۡرِجُ لَهٗ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ كِتٰبًا يَّلۡقٰٮهُ مَنۡشُوۡرًا ﴿۱۳﴾

اور ہم نے ہر انسان کے اعمال کا نوشتہ اس کی گردن میں لٹکا دیا ہے۔اور ہم اس کے لئے قیامت کے دن یہ نامۂ اعمال نکالیں گے جسے وہ اپنے سامنے کھلا ہوا پائے گا۔(13)

اِقۡرَاۡ كِتٰبَكَ ؕ كَفٰى بِنَفۡسِكَ الۡيَوۡمَ عَلَيۡكَ حَسِيۡبًا ﴿ؕ۱۴﴾

(اس سے کہا جائے گا:) اپنا اعمال نامہ پڑھ لے۔آج تو اپنا حساب جانچنے کے لئے خود ہی کافی ہے۔(14)

مَنِ اهۡتَدٰى فَاِنَّمَا يَهۡتَدِىۡ لِنَفۡسِهٖ ۚ وَمَنۡ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيۡهَا ؕ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزۡرَ اُخۡرٰى ؕ وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيۡنَ حَتّٰى نَبۡعَثَ رَسُوۡلًا ﴿۱۵﴾

جو کوئی راہِ ہدایت اختیار کرتا ہے تو وہ اپنے فائدہ کے لئے ہدایت پر چلتا ہے۔اور جو شخص گمراہ ہوتا ہے تو اس کی گمراہی کا وبال (بھی) اسی پر ہے۔اور کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کے گناہوں کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔اور ہم ہرگز عذاب دینے والے نہیں ہیں یہاں تک کہ ہم اس قوم میں کسی رسول کو بھیج دیں۔(15)

وَ اِذَاۤ اَرَدۡنَاۤ اَنۡ نُّهۡلِكَ قَرۡيَةً اَمَرۡنَا مُتۡرَفِيۡهَا فَفَسَقُوۡا فِيۡهَا فَحَقَّ عَلَيۡهَا الۡقَوۡلُ فَدَمَّرۡنٰهَا تَدۡمِيۡرًا ﴿۱۶﴾

اور جب ہم کسی بستی کو ہلاک کرنے کا ارادہ کرتے ہیں تو ہم وہاں عیاش پرست طبقہ کی کثرت کر دیتے ہیں جو وہاں فساد برپا کر دیتے ہیں۔تب ہمارا عذاب لازم ہوجاتا ہے۔اور ہم اسے تباہ وبرباد کر دیتے ہیں۔(16)

اس آیت کا عام ترجمہ یہ کیا جاتا ہے کہ اور جب ہم کسی بستی کو ہلاک کرنے کا ارادہ کرتے ہیں تو وہاں کے خوشحال لوگوں کو (اپنی اطاعت کا) حکم دیتے ہیں اور وہ نافرمانی کرنے لگتے ہیں۔تب اس پر (عذاب کی) بات ثابت ہوجاتی ہے اور ہم اسے تباہ وبرباد کر دیتے ہیں۔

امر کا معنی صرف حکم یا کام ہی نہیں ہوتا۔بلکہ اس کے معنی کسی چیز کی کثرت ہونے کے بھی ہیں۔علمائے لغت نے اس پر بحث کی ہے۔حوالہ کے لیے آپ امام راغب اصفہانیؒ کی مفردات القرآن صفحہ 68 (اردو ترجمہ) دیکھ سکتے ہیں۔اس کے علاوہ ایک قرات میں اَمَّرۡنَا بمعنی اَكۡثَرۡنَا بھی ثابت ہے۔

وَ كَمْ اَهْلَكْنَا مِنَ الْقُرُوْنِ مِنْۢ بَعْدِ نُوْحٍ ؕ وَ كَفٰى بِرَبِّكَ بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ خَبِيْرًاۢ بَصِيْرًا ﴿۱۷﴾

اورہم نے نوحؑ کے بعد کتنی ہی قوموں کو (ان کے گناہوں کی پاداش میں) ہلاک کیا۔اورآپ کا پروردگار اپنے بندوں کے گناہوں سے باخبر ہونے اور دیکھنے کی حیثیت سے کافی ہے۔(17)

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعَاجِلَةَ عَجَّلْنَا لَهٗ فِيْهَا مَا نَشَآءُ لِمَنْ نُّرِيْدُ ثُمَّ جَعَلْنَا لَهٗ جَهَنَّمَ ۚ يَصْلٰىهَا مَذْمُوْمًا مَّدْحُوْرًا ﴿۱۸﴾

جوکوئی دنیا کا خواہشمند ہوتو ہم جسے جتنا دینا چاہتے ہیں اسی دنیا میں جلدی دے دیتے ہیں۔پھراس کے لئے دوزخ قرار دیتے ہیں جس میں وہ ملامت زدہ اور راندہ ہوا داخل ہوگا۔(18)

وَ مَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ وَ سَعٰى لَهَا سَعْيَهَا وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ كَانَ سَعْيُهُمْ مَّشْكُوْرًا ﴿۱۹﴾

اور جوکوئی آخرت کا طلبگار رہتا ہے اوراس کے لئے ایسی کوشش بھی کرے۔جیسی کہ کرنی چاہیے حالانکہ وہ مؤمن بھی ہو۔تو یہ وہ ہیں جن کی کوشش قبول ہوگی۔(19)

كُلًّا نُّمِدُّ هٰٓؤُلَآءِ وَ هٰٓؤُلَآءِ مِنْ عَطَآءِ رَبِّكَ ؕ وَ مَا كَانَ عَطَآءُ رَبِّكَ مَحْظُوْرًا ﴿۲۰﴾

ہم ہرایک کو کھلا رزق دیتے ہیں۔اِن کو بھی (جو دنیا چاہتے ہیں)،اوراُن کو بھی (جو آخرت چاہتے ہیں)،آپ کے پروردگار کی عطا و بخشش سے۔اورآپ کے پروردگار کی عطا کسی پر بند نہیں ہے۔(20)

اُنْظُرْ كَيْفَ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ وَ لَلْاٰخِرَةُ اَكْبَرُ دَرَجٰتٍ وَّ اَكْبَرُ تَفْضِيْلًا ﴿۲۱﴾

دیکھو ہم نے یہاں کس طرح بعض لوگوں کو بعض پر فضیلت دی ہے۔اورآخرت تو درجات کے اعتبار سے بہت بڑی ہے اورفضیلت کے لحاظ سے بھی بہت بڑی ہے۔(21)

لَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتَقْعُدَ مَذْمُوْمًا مَّخْذُوْلًا ﴿۲۲﴾

اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود نہ ٹھہراؤ۔ورنہ ملامت زدہ ہوکر اور بے یارومددگار ہوکر بیٹھے رہوگے۔(22)

وَ قَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّاۤ اِيَّاهُ وَ بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ؕ اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَاۤ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَاۤ اُفٍّ وَّ لَا تَنْهَرْهُمَا وَ قُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا ﴿۲۳﴾

اورآپ کے پروردگار نے فیصلہ کردیا ہے کہ تم اس کے سوا اور کسی کی عبادت نہ کرو۔اور ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرو۔اگر تمہارے پاس ان میں سے ایک یا دونوں بڑھاپے تک پہنچ جائیں۔تو انہیں اف تک نہ کہو،اورنہ انہیں جھڑکو۔اوران سے احترام کے ساتھ بات کرو۔(23)

وَ اخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَ قُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا ﴿۲۴﴾

اوران کے سامنے مہربانی کے ساتھ انکساری کا پہلو جھکائے رکھو۔اور کہو اے پروردگار! تو ان دونوں پر اسی طرح رحم وکرم فرما جس طرح انہوں نے میرے بچپن میں مجھے پالا (اور میری پرورش کی)۔(24)

رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا فِيْ نُفُوْسِكُمْ ؕ اِنْ تَكُوْنُوْا صٰلِحِيْنَ فَاِنَّهٗ كَانَ لِلْاَوَّابِيْنَ غَفُوْرًا ۝۲۵

تمہارا رب بہتر جانتا ہے جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے۔ اگر تم صالح اور نیک ہوئے ،تو وہ رجوع کرنے والوں کے لئے بڑا ہی بخشنے والا ہے۔(25)

وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا ۝۲۶

اور رشتہ داروں اور محتاجوں اور مسافروں کو ان کا حق ادا کرو۔ اور فضول خرچی سے مال نہ اُڑاؤ۔(26)

اسراف کا مطلب ہوتا ہے کہ کسی جگہ پر ضرورت سے بہت زیادہ خرچ کر دینا۔ اور تبذیر کہتے ہیں جہاں بالکل بھی ضرورت نہ ہو، وہاں خرچ کرنا۔

اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْۤا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ ؕ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا ۝۲۷

بے شک فضول خرچی کرنے والے تو شیطان کے بھائی ہیں۔ اور شیطان اپنے پروردگار کا ناشکرا ہے۔(27)

وَاِمَّا تُعْرِضَنَّ عَنْهُمُ ابْتِغَآءَ رَحْمَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ تَرْجُوْهَا فَقُلْ لَّهُمْ قَوْلًا مَّيْسُوْرًا ۝۲۸

اور اگر تمہیں والدین سے پہلو تہی کرنی پڑے۔ اس انتظار میں کہ تمہارے پروردگار کی طرف سے کشائش آ جائے ، جس کے تم امیدوار ہو۔
تو ان سے نرم انداز میں بات کرو۔(28)

وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُوْلَةً اِلٰى عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُوْمًا مَّحْسُوْرًا ۝۲۹

اور نہ تو اپنا ہاتھ اپنی گردن سے باندھ لو(کنجوس ہو جاؤ۔) اور نہ ہی اسے بالکل کھول دو کہ ملامت زدہ اور تنگ دست ہو کر بیٹھ جاؤ گے۔(29)

اِنَّ رَبَّكَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرًۢا بَصِيْرًا ۝۳۰

تمہارا پروردگار جس کسی کی چاہتا ہے روزی فراخ کر دیتا ہے اور جس کی چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے بے شک وہ اپنے بندوں کے حال سے بڑا باخبر
ہے اور بڑا نگاہ رکھنے والا ہے۔(30)

وَلَا تَقْتُلُوْۤا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ ؕ نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَاِيَّاكُمْ ؕ اِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْاً كَبِيْرًا ۝۳۱

اور فقر و فاقہ کے خوف سے اپنی اولاد کو قتل نہ کرو۔ ہم ہی انہیں اور تمہیں روزی دیتے ہیں بے شک انہیں قتل کرنا بڑا جرم ہے۔(31)

وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰۤى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً ؕ وَسَآءَ سَبِيْلًا ۝۳۲

اور زنا کے قریب بھی نہ جاؤ۔ یقیناً وہ بہت بڑی بے حیائی ہے اور بہت برا راستہ ہے۔(32)

وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ؕ وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُوْمًا فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِيِّهٖ سُلْطٰنًا فَلَا
يُسْرِفْ فِّي الْقَتْلِ ؕ اِنَّهٗ كَانَ مَنْصُوْرًا ۝۳۳

اور جس جان کا مارنا اللہ نے حرام قرار دیا ہے اس کو قتل نہ کرو۔ مگر حق کے ساتھ۔ اور جو شخص ناحق قتل کیا جائے تو ہم نے اس کے وارث کو (قصاص
کا) اختیار دے دیا ہے۔ پس چاہیے کہ وہ قتل میں حد سے آگے نہ بڑھے۔ ضرور اس کی مدد کی جائے گی۔(33)

وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ ۪ وَاَوْفُوْا بِالْعَهْدِ ۚ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْـُٔوْلًا ۝۳۴

اور یتیم کے مال کے قریب بھی نہ جاؤ سوائے احسن طریقہ کے۔ یہاں تک کہ وہ اپنی جوانی تک پہنچ جائے۔اور اپنے عہد کو پورا کرو۔ بے شک عہد کے بارے میں تم سے باز پرس کی جائے گی۔(34)

وَ اَوۡفُوا الۡكَيۡلَ اِذَا كِلۡتُمۡ وَ زِنُوۡا بِالۡقِسۡطَاسِ الۡمُسۡتَقِيۡمِ ؕ ذٰلِكَ خَيۡرٌ وَّ اَحۡسَنُ تَاۡوِيۡلًا ۝۳۵

اور جب وزن کرو تو ناپ پوری پوری رکھا کرو۔اور جب وزن کرو تو صحیح ترازو سے کرو، یہی بہتر ہے۔اور انجام کے اعتبار سے بھی بہت اچھا ہے۔(35)

وَ لَا تَقۡفُ مَا لَيۡسَ لَكَ بِهٖ عِلۡمٌ ؕ اِنَّ السَّمۡعَ وَ الۡبَصَرَ وَ الۡفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنۡهُ مَسۡـُٔوۡلًا ۝۳۶

اور جس چیز کا تمہیں علم نہیں ہے اس کے پیچھے نہ پڑو۔ یقیناً کان، آنکھ اور دل ان سب کے بارے میں تم سے باز پرس کی جائے گی۔(36)

انسان کو فرشتوں پر فضیلت علم کی بنیاد پر حاصل ہے۔اور قرآن نے بے شمار مقامات پر غور وفکر کرنے کی تاکید کی ہے۔ بلکہ اللہ تعالی کا بات کرنے کا سب سے اہم طریقہ لوگوں کی عقل کو اپیل کرنے کا ہے۔اس میں سے کچھ دلائل لوگوں کے روز و شب سے متعلق ہوتے ہیں۔اور کچھ دلائل خارجی کائنات کے بارے میں۔

ہر قوم کا یہ المیہ رہا ہے کہ جو کچھ بھی معاشرے میں مذہب کے نام پر ہو رہا ہوتا ہے یہی سمجھا جاتا ہے کہ وہی خدا اور اس کے رسول کی تعلیم ہے۔ اور کچھ استحصالی طبقات ان تصورات کا ڈھنڈورا اس طرح پیٹتے ہیں کہ حق و سچ کہیں گم ہو کر رہ جاتا ہے۔اسی لیے جب بھی کسی قوم میں کوئی پیغمبر آتا تو وہ ان کو بتاتا کہ درست راہ کونسی ہے۔مگر سب سے بڑی مشکل ان لوگوں کو یہ قائل کرنا ہوتا تھا کہ وہ غلط راہ پر چل رہے ہیں۔

آج بھی یہی معاملہ ہے کہ جو اعتقادات و تصورات ہمارے معاشرے میں رائج ہیں ان کو ہی اللہ کا منشا سمجھا جاتا ہے۔اور کوئی رک کر نہیں سوچتا کہ ان تصورات کے پیچھے کیا دلائل ہیں۔کیا ہمارے نبیؐ کی یہی تعلیمات تھیں۔؟اسی لیے قرآن نے عقل و شعور کے استعمال پر زور دیا اور فرمایا کہ جس چیز کا علم نہ ہو اس کے پیچھے نہ چلو۔ بلکہ کتاب الہی ہمارے پاس موجود ہے۔ہم اپنے ہر تصور کو اس پر پرکھ سکتے ہیں۔اس سے دین واضح ہو کر ہمارے سامنے آجائے گا۔اور ہم گمراہی سے بچ جائیں گے۔

وَ لَا تَمۡشِ فِى الۡاَرۡضِ مَرَحًا ۚ اِنَّكَ لَنۡ تَخۡرِقَ الۡاَرۡضَ وَ لَنۡ تَبۡلُغَ الۡجِبَالَ طُوۡلًا ۝۳۷

اور زمین میں اکڑتے ہوئے نہ چلو۔ کیونکہ تم (اس طرح چلنے سے) نہ زمین کو پھاڑ سکتے ہو۔اور نہ لمبائی میں پہاڑوں تک پہنچ سکتے ہو۔(37)

كُلُّ ذٰلِكَ كَانَ سَيِّئُهٗ عِنۡدَ رَبِّكَ مَكۡرُوۡهًا ۝۳۸

ان سب باتوں میں سے ہر بری بات اللہ کو سخت ناپسند ہے۔(38)

ذٰلِكَ مِمَّاۤ اَوۡحٰۤى اِلَيۡكَ رَبُّكَ مِنَ الۡحِكۡمَةِ ؕ وَلَا تَجۡعَلۡ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتُلۡقٰى فِىۡ جَهَنَّمَ مَلُوۡمًا مَّدۡحُوۡرًا ۝۳۹

یہ سب باتیں حکمت و دانائی کی ان باتوں میں سے ہیں جو آپ کے پروردگار کی طرف سے آپ پر وحی کی گئی ہیں۔ اللہ کے ساتھ کوئی دوسرا معبود نہ ٹھہراؤ۔ ورنہ اس حال میں جہنم میں ڈالے جاؤ گے کہ تم ملامت زدہ اور راندۂ بارگاہ ہو گے۔(39)

اَفَاَصۡفٰٮكُمۡ رَبُّكُمۡ بِالۡبَنِيۡنَ وَ اتَّخَذَ مِنَ الۡمَلٰٓئِكَةِ اِنَاثًا ؕ اِنَّكُمۡ لَتَقُوۡلُوۡنَ قَوۡلًا عَظِيۡمًا ۝۴۰

کیا تمہارے پروردگار نے تمہیں تو بیٹوں کے لئے منتخب کر لیا اور خود اپنے لئے فرشتوں کو بیٹیاں بنالیا؟ اس میں شک نہیں ہے کہ تم بڑی سخت بات کہتے ہو۔(40)

وَ لَقَدۡ صَرَّفۡنَا فِیۡ هٰذَا الۡقُرۡاٰنِ لِیَذَّکَّرُوۡا ؕ وَ مَا یَزِیۡدُهُمۡ اِلَّا نُفُوۡرًا ﴿۴۱﴾

اور بیشک ہم نے اس قرآن میں (حقائق اور نصائح کو) انداز بدل کر بار بار بیان کیا ہے تا کہ لوگ نصیحت حاصل کریں۔مگر (منکرین کا عالم یہ ہے کہ) اس سے ان کی نفرت ہی مزید بڑھتی جاتی ہے۔(41)

قُلۡ لَّوۡ کَانَ مَعَهٗۤ اٰلِهَۃٌ کَمَا یَقُوۡلُوۡنَ اِذًا لَّابۡتَغَوۡا اِلٰی ذِی الۡعَرۡشِ سَبِیۡلًا ﴿۴۲﴾

فرما دیجئے: اگر اس کے ساتھ کچھ اور بھی معبود ہوتے جیسا کہ وہ (کفار و مشرکین) کہتے ہیں تو وہ مالکِ عرش تک پہنچنے کا کوئی راستہ ضرور تلاش کر لیتے۔(42)

سُبۡحٰنَهٗ وَ تَعٰلٰی عَمَّا یَقُوۡلُوۡنَ عُلُوًّا کَبِیۡرًا ﴿۴۳﴾

وہ پاک ہے اور کہیں برتر و بالا ہے ان باتوں سے جو یہ لوگ کہتے ہیں۔(43)

تُسَبِّحُ لَهُ السَّمٰوٰتُ السَّبۡعُ وَ الۡاَرۡضُ وَ مَنۡ فِیۡهِنَّ ؕ وَ اِنۡ مِّنۡ شَیۡءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمۡدِهٖ وَ لٰکِنۡ لَّا تَفۡقَهُوۡنَ تَسۡبِیۡحَهُمۡ ؕ اِنَّهٗ کَانَ حَلِیۡمًا غَفُوۡرًا ﴿۴۴﴾

ساتوں آسمان اور زمین اور جو کچھ بھی ان میں موجود ہے سب اس کی تسبیح کرتے ہیں۔اور کوئی بھی چیز ایسی نہیں ہے جو اس کی حمد کی تسبیح نہ کرتی ہو۔لیکن تم ان کی تسبیح کو سمجھتے نہیں ہو۔بے شک وہ بڑا بردبار، بڑا بخشنے والا ہے۔(44)

وَ اِذَا قَرَاۡتَ الۡقُرۡاٰنَ جَعَلۡنَا بَیۡنَکَ وَ بَیۡنَ الَّذِیۡنَ لَا یُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡاٰخِرَۃِ حِجَابًا مَّسۡتُوۡرًا ﴿ۙ۴۵﴾

جب آپ قرآن پڑھتے ہیں تو ہم آپ کے اور ان لوگوں کے درمیان جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ایک پوشیدہ پردہ ڈال دیتے ہیں۔(45)

وَّ جَعَلۡنَا عَلٰی قُلُوۡبِهِمۡ اَکِنَّۃً اَنۡ یَّفۡقَهُوۡهُ وَ فِیۡۤ اٰذَانِهِمۡ وَقۡرًا ؕ وَ اِذَا ذَکَرۡتَ رَبَّکَ فِی الۡقُرۡاٰنِ وَحۡدَهٗ وَلَّوۡا عَلٰۤی اَدۡبَارِهِمۡ نُفُوۡرًا ﴿۴۶﴾

اور ہم نے ان کے دلوں پر پردے ڈال دیے ہیں۔تا کہ وہ اسے سمجھ نہ سکیں۔اور کانوں میں ڈاٹ لگا دیتے ہیں۔اور جب آپ قرآن میں اپنے واحد و یکتا پروردگار کا ذکر کرتے ہیں تو وہ لوگ نفرت کرتے ہوئے پچھلے پاؤں پلٹ جاتے ہیں۔(46)

یہ دونوں آیات واضح کر رہی ہیں کہ قرآن کا فہم صرف اللہ کی مرضی سے ہی ہوگا۔اور غلط کار لوگ اسے نہیں سمجھ سکیں گے۔اس لیے کہ قرآن باقی کتابوں کی طرح ایک عام کتاب نہیں ہے۔اس کا علم اللہ تعالی صرف تقوی شعار لوگوں میں سے جسے چاہے عطا کرتا ہے۔اس لیے اگر لوگ قرآن کی آیات سے غلط مفہوم اخذ کریں گے تو وہ اللہ کا کچھ نہیں بگاڑیں گے بلکہ اپنے اور اپنے پیروکاروں کے لیے گمراہی کا دروازہ کھولیں گے۔اسی بات کو اسی سورہ کی آیت نمبر 82 میں بیان کیا گیا ہے۔ وَلَا یَزِیۡدُ الظّٰلِمِیۡنَ اِلَّا خَسَارًا۔

نَحۡنُ اَعۡلَمُ بِمَا یَسۡتَمِعُوۡنَ بِهٖۤ اِذۡ یَسۡتَمِعُوۡنَ اِلَیۡکَ وَ اِذۡ هُمۡ نَجۡوٰۤی اِذۡ یَقُوۡلُ الظّٰلِمُوۡنَ اِنۡ تَتَّبِعُوۡنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسۡحُوۡرًا ﴿۴۷﴾

ہم خوب جانتے ہیں کہ وہ غور سے کیا سنتے ہیں؟ جب یہ آپ کی طرف کان لگاتے ہیں اور (ہم خوب جانتے ہیں) جب یہ ظالم سرگوشیاں کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ تم تو ایک سحر زدہ آدمی کی پیروی کرر ہے ہو۔(47)

جو لوگ کہتے ہیں کہ نبی کریمؐ پر معاذ اللہ جادو ہو گیا ہے اللہ تعالی انہیں ظالم کہہ رہا ہے۔مگر افسوس کی بات ہے کہ ہماری کتب روایات میں ایسی چیزیں موجود ہیں جن کے مطابق آپؐ پر جادو ہونے کو تسلیم کیا گیا۔اور جس سے آپ کو یہ بھی پتا نہ چلتا تھا کہ وحی آ گئی ہے یا نہیں۔ یہ سب خرافات ہیں ان کا حقیقت سے دور کا بھی تعلق نہیں ہے۔

جادو کے بارے میں جتنے بھی نظریات ہیں ان کے مطابق جو شخص نمازی، پرہیز گار اور حلال روزی کمانے والا ہو۔اس پر جادو کا وار نہیں ہوسکتا۔

انْظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوا لَكَ الْأَمْثَالَ فَضَلُّوا فَلَا يَسْتَطِيعُونَ سَبِيلًا ﴿٤٨﴾

دیکھیے یہ کیسی کیسی مثالیں آپؐ کے لئے بناتے ہیں جس کی وجہ سے وہ ایسے گمراہ ہو گئے ہیں کہ راستہ پا ہی نہیں سکتے۔(48)

وَقَالُوا أَإِذَا كُنَّا عِظَامًا وَرُفَاتًا أَإِنَّا لَمَبْعُوثُونَ خَلْقًا جَدِيدًا ﴿٤٩﴾

اور وہ کہتے ہیں کہ جب ہم مرکر ہڈیاں اور چُورا ہو جائیں گے۔ تو کیا ازسرِ نو پیدا کر کے اٹھائے جائیں گے؟(49)

قُلْ كُونُوا حِجَارَةً أَوْ حَدِيدًا ﴿٥٠﴾

کہہ دیجیے! کہ تم پتھر ہو جاؤ یا لوہا۔(50)

أَوْ خَلْقًا مِمَّا يَكْبُرُ فِي صُدُورِكُمْ ۚ فَسَيَقُولُونَ مَنْ يُعِيدُنَا ۖ قُلِ الَّذِي فَطَرَكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ ۚ فَسَيُنْغِضُونَ إِلَيْكَ رُءُوسَهُمْ وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هُوَ ۖ قُلْ عَسَىٰ أَنْ يَكُونَ قَرِيبًا ﴿٥١﴾

یا کوئی اور ایسی چیز (جس کا دوبارہ پیدا ہونا) تمہارے خیال میں بڑا مشکل ہو، (بہرحال تمہیں دوبارہ زندہ کیا جائے گا)۔وہ یہ سن کر ضرور کہیں گے کہ کون ہمیں دوبارہ زندہ کر کے لائے گا؟ کہہ دیجیے! وہی جس نے تمہیں پہلی بار پیدا کیا۔پس وہ اپنے سر جھکا کر کہیں گے کہ کب ایسا ہوگا؟ کہہ دیجئے! کہ شاید بالکل قریب ہو۔(51)

يَوْمَ يَدْعُوكُمْ فَتَسْتَجِيبُونَ بِحَمْدِهِ وَتَظُنُّونَ إِنْ لَبِثْتُمْ إِلَّا قَلِيلًا ﴿٥٢﴾

وہی دن کہ جب (اللہ) تمہیں بلائے گا تو تم اس کی حمد کرتے ہوئے لبیک کہو گے۔اور خیال کرو گے تم دنیا میں بہت تھوڑی مدت رہے ہو۔(52)

وَقُلْ لِعِبَادِي يَقُولُوا الَّتِي هِيَ أَحْسَنُ ۚ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْزَغُ بَيْنَهُمْ ۚ إِنَّ الشَّيْطَانَ كَانَ لِلْإِنْسَانِ عَدُوًّا مُبِينًا ﴿٥٣﴾

اور میرے بندوں سے کہہ دو کہ وہ لوگوں سے ایسی بات کریں جو بہترین ہو۔ بے شک شیطان ان کے درمیان فساد ڈالتا ہے۔ یقیناً شیطان انسان کا کھلا ہوا دشمن ہے۔(53)

رَبُّكُمْ أَعْلَمُ بِكُمْ ۖ إِنْ يَشَأْ يَرْحَمْكُمْ أَوْ إِنْ يَشَأْ يُعَذِّبْكُمْ ۚ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ وَكِيلًا ﴿٥٤﴾

تمہارا پروردگار تمہیں خوب جانتا ہے وہ اگر چاہے تو تم پر رحم کرے اور اگر چاہے تو تمہیں سزا دے۔ہم نے آپؐ کو ان پر داروغہ بنا کر نہیں بھیجا۔(54)

یشاء کا یہاں معنی یہ ہرگز نہیں ہوگا کہ اس میں ناانصافی کا کوئی عنصر موجود ہو۔آیت کے پہلے ٹکڑے نے وضاحت کر دی ہے کہ اللہ تمہارے

حال کو بہت بہتر جانتا ہے اور اس لیے اسے معلوم ہے کہ کون رحمت کا طلبگار ہے اور کون عذاب کا حقدار ہے۔

وَ رَبُّكَ اَعْلَمُ بِمَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ وَ لَقَدْ فَضَّلْنَا بَعْضَ النَّبِيّٖنَ عَلٰى بَعْضٍ وَّ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا ﴿۵۵﴾

آپ کا پروردگار خوب جانتا ہے ان کو جو آسمانوں اور زمین میں ہیں اور ہم نے بعض نبیوںؑ کو بعض پر فضیلت دی ہے اور ہم نے داؤدؑ کو زبور عطا کی۔(55)

قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ فَلَا يَمْلِكُوْنَ كَشْفَ الضُّرِّ عَنْكُمْ وَ لَا تَحْوِيْلًا ﴿۵۶﴾

ان لوگوں سے کہو کہ جنہیں تم اللہ کے سوا کارساز سمجھتے ہو۔ذرا انہیں پکار کر دیکھو۔وہ نہ تو تم سے تکلیف دور کر سکتے ہیں اور نہ ہی اسے تم سے ہٹا کر کسی اور پر ڈال سکتے ہیں۔(56)

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ يَبْتَغُوْنَ اِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ وَ يَرْجُوْنَ رَحْمَتَهٗ وَ يَخَافُوْنَ عَذَابَهٗ ؕ اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ مَحْذُوْرًا ﴿۵۷﴾

جن کو یہ لوگ پکارتے ہیں وہ تو خود اپنے پروردگار کی بارگاہ میں وسیلہ تلاش کر رہے ہیں کہ کون زیادہ قرب رکھنے والا ہے؟ اور وہ اللہ کی رحمت کی امید رکھتے ہیں اور اس کے عذاب سے ڈرتے ہیں۔بے شک تمہارے پروردگار کا عذاب ڈرنے کے قابل ہے۔(57)

وَ اِنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اِلَّا نَحْنُ مُهْلِكُوْهَا قَبْلَ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ اَوْ مُعَذِّبُوْهَا عَذَابًا شَدِيْدًا ؕ كَانَ ذٰلِكَ فِي الْكِتٰبِ مَسْطُوْرًا ﴿۵۸﴾

اور (کفر کرنے والوں کی) کوئی بستی نہیں مگر قیامت کے دن سے پہلے ہم اسے ہلاک کر دیں گے یا سخت عذاب سے دوچار کریں گے۔یہ کتاب (یعنی تقدیر) میں لکھا جا چکا ہے۔(58)

وَ مَا مَنَعَنَاۤ اَنْ نُّرْسِلَ بِالْاٰيٰتِ اِلَّاۤ اَنْ كَذَّبَ بِهَا الْاَوَّلُوْنَ ؕ وَ اٰتَيْنَا ثَمُوْدَ النَّاقَةَ مُبْصِرَةً فَظَلَمُوْا بِهَا ؕ وَ مَا نُرْسِلُ بِالْاٰيٰتِ اِلَّا تَخْوِيْفًا ﴿۵۹﴾

اور ہم نے اس لیے معجزات بھیجنے بند کر دیے کہ پہلے لوگوں نے انہیں جھٹلایا تھا۔اور ہم نے قومِ ثمود کو اونٹنی کا کھلا ہوا معجزہ دیا تھا پھر بھی انہوں نے اس پر ظلم کیا۔اور یہ معجزات تو ہم محض ڈرانے کے لیے بھیجتے ہیں۔(59)

اس آیت نے واضح کر دیا کہ نبی کریمؐ کو کوئی بھی حسی معجزہ نہیں دیا گیا۔اور آپ سے منسوب جو بھی واقعات تاریخ یا روایات کی کتابوں میں مذکور ہیں ان کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔نبی کریمؐ کو ایک ہی معجزہ دیا گیا اور وہ قرآن کریم ہے۔اور سب انسانوں اور جنوں کو چیلنج دیا گیا کہ اس جیسی کوئی ایک سورت ہی بنا لاؤ۔مگر سارے عرب کی فصاحت وبلاغت نے قرآن کے آگے ہتھیار ڈال دیئے۔

شق قمر کے بارے میں سورہ قمر میں وضاحت کر دی گئی ہے۔سیاق وسباق کسی بھی ایسے معجزہ کا انکار کرتے ہیں جو ہماری کتب میں رواج پا چکے ہیں۔خود اسی سورہ یعنی بنی اسرائیل کی آخری آیات میں کفار کی جانب سے ایسے مطالبات کے جواب میں نبی کریمؐ نے فرمایا کہ میں تو ایک بشر ہوں اور معجزہ میرا نہیں ہے بلکہ وہ میرے رب کا اختیار ہے۔

وَ اِذْ قُلْنَا لَكَ اِنَّ رَبَّكَ اَحَاطَ بِالنَّاسِ ؕ وَ مَا جَعَلْنَا الرُّءْيَا الَّتِيْۤ اَرَيْنٰكَ اِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ وَ الشَّجَرَةَ

الْمَلْعُوْنَةَ فِي الْقُرْاٰنِ ۭ وَنُخَوِّفُهُمْ ۙ فَمَا يَزِيْدُهُمْ اِلَّا طُغْيَانًا كَبِيْرًا ۝۶۰

جب ہم نے آپؐ سے کہا تھا کہ آپؐ کے پروردگار نے لوگوں کو گھیرے میں لے رکھا ہے۔اور جو خواب ہم نے آپؐ کو دکھایا تھا۔اس کو اور اس درخت کو جس پر قرآن میں لعنت کی گئی ہے، ہم نے لوگوں کیلئے آزمائش کا ذریعہ بنایا ہے۔اور ہم انہیں ڈراتے ہیں مگر یہ ڈرانا ان کی سرکشی میں اضافہ ہی کر رہا ہے۔(60)

کچھ علماء کے نزدیک یہ خواب واقعہ اسراء کے بارے میں ہے۔جبکہ ہمارے نزدیک واقعہ اسراء خواب نہیں بلکہ حقیقت تھا۔ایک لفظ **رویة** ہوتا ہے جس کو **رویه بصریه** کہا جاتا ہے یعنی حقیقت کی آنکھ سے دیکھنا۔اور ایک لفظ رویا (الف) کے ساتھ ہوتا ہے اسے **رویا منامیه** کہتے ہیں یعنی خواب کی حالت میں دیکھنا۔

جبکہ اس آیت میں جس خواب کا ذکر ہے اس کا تعلق فتح مکہ سے ہے۔

ابن عباس سے منقول ہے کہ "رؤیا" اس خواب کی طرف اشارہ ہے جو آپ نے (ہجرت کے چھٹے برس) حدیبیہ کے سال میں مدینہ میں دیکھا تھا اور لوگوں کو بشارت دی تھی کہ تم جلدی ہی قریش پر فتح پاؤ گے اور بڑے امن و آرام سے مسجد الحرام میں داخل ہو جاؤ گے۔لیکن ہم جانتے ہیں کہ اس سال اس خواب نے عملی صورت اختیار نہ کی بلکہ دو سال بعد فتح مکہ کے موقع پر صورت پذیر ہوا۔لیکن اتنی تاخیر کی وجہ سے مومنین آزمائش میں سے گزرے اور کمزور ایمان والے شک میں پڑ گئے حالانکہ رسول اللہ نے ان سے بالصراحت فرمایا کہ میں نے تم سے یہ نہیں کہا تھا کہ تم اس سال مکّہ جاؤ گے بلکہ مَیں نے کہا تھا کہ جلد ایسا ہوگا (اور اسی طرح ہوا)۔

اس خواب کا ذکر سورہ فتح میں ہے۔

لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّؤْيَا بِالْحَقِّ ۚ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ مُحَلِّقِيْنَ رُءُوْسَكُمْ وَمُقَصِّرِيْنَ لَا تَخَافُوْنَ ۭ فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوْا فَجَعَلَ مِنْ دُوْنِ ذٰلِكَ فَتْحًا قَرِيْبًا ﴿۲۷﴾

بے شک اللہ نے اپنے پیغمبر کو سچا خواب دکھایا۔کہ اللہ نے چاہا تو تم مسجد حرام میں اپنے سر منڈوا کر اور اپنے بال کتر وا کر، امن و امان سے داخل ہو گے۔اور کسی طرح کا خوف نہ کرو گے۔جو بات تم نہیں جانتے تھے اللہ کو معلوم تھی سو اس نے اس سے پہلے ہی جلد فتح کرا دی۔(27)

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ۭ قَالَ ءَاَسْجُدُ لِمَنْ خَلَقْتَ طِيْنًا ۝۶۱

اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا تھا کہ آدم کے سامنے سجدہ ریز ہو جاؤ۔تو سب نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے۔اس نے کہا! کیا میں اس کو سجدہ کروں جسے تو نے مٹی سے پیدا کیا ہے؟(61)

قَالَ اَرَءَيْتَكَ هٰذَا الَّذِيْ كَرَّمْتَ عَلَيَّ ۡ لَىِٕنْ اَخَّرْتَنِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَاَحْتَنِكَنَّ ذُرِّيَّتَهٗٓ اِلَّا قَلِيْلًا ۝۶۲

نیز اس نے کہا بھلا مجھے بتا تو سہی یہ شخص جس کو تو نے مجھ پر فضیلت دی ہے (آخر کیوں افضل ہے)۔اگر تو مجھے قیامت کے دن تک مہلت دے دے، تو میں چند افراد کے سوا اس کی پوری اولاد کی بیخ کنی کر ڈالوں گا۔(62)

قَالَ اذْهَبْ فَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ فَاِنَّ جَهَنَّمَ جَزَاۗؤُكُمْ جَزَاۗءً مَّوْفُوْرًا ۝۶۳

ارشاد ہوا چل نکل جا! ان میں سے جو کوئی بھی تیری پیروی کرے گا تو بے شک جہنم تم سب کی پوری پوری سزا ہے۔(63)

وَ اسۡتَفۡزِزۡ مَنِ اسۡتَطَعۡتَ مِنۡهُمۡ بِصَوۡتِكَ وَ اَجۡلِبۡ عَلَيۡهِمۡ بِخَيۡلِكَ وَ رَجِلِكَ وَ شَارِكۡهُمۡ فِى الۡاَمۡوَالِ وَ
الۡاَوۡلَادِ وَعِدۡهُمۡ ‌ؕ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيۡطٰنُ اِلَّا غُرُوۡرًا ۝۶۴

اوران میں سے جس پر تیرا قابو چلتا ہے اپنی پکار سے اسے ورغلا۔ اوران پر اپنے سواروں اور پیادوں سے چڑھائی کر۔ اوران کے مال اوراولاد میں شریک ہوجا۔ اوران سے وعدے کر۔ اورشیطان تو دھوکے اورفریب کے سوا ان سے کوئی وعدہ کرتا ہی نہیں ہے۔(64)

اِنَّ عِبَادِىۡ لَيۡسَ لَكَ عَلَيۡهِمۡ سُلۡطٰنٌ‌ ؕ وَكَفٰى بِرَبِّكَ وَكِيۡلًا ۝۶۵

بے شک جو میرے خاص بندے ہیں ان پر تیرا کوئی قابو نہیں ہے اور کارسازی کیلئے آپ کا پروردگار کافی ہے۔(65)

رَبُّكُمُ الَّذِىۡ يُزۡجِىۡ لَـكُمُ الۡـفُلۡكَ فِى الۡبَحۡرِ لِتَبۡتَغُوۡا مِنۡ فَضۡلِهٖ‌ ؕ اِنَّهٗ كَانَ بِكُمۡ رَحِيۡمًا‏ ۝۶۶

تمہارا پروردگار وہ ہے جو سمندر میں تمہارے لئے کشتی چلاتا ہے تاکہ تم اس کا فضل (رزق) تلاش کرو یقیناً وہ تم پر بڑا مہربان ہے۔(66)

وَ اِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فِى الۡبَحۡرِ ضَلَّ مَنۡ تَدۡعُوۡنَ اِلَّاۤ اِيَّاهُ‌ ۚ فَلَمَّا نَجّٰٮكُمۡ اِلَى الۡبَـرِّ اَعۡرَضۡتُمۡ‌ ؕ وَكَانَ
الۡاِنۡسَانُ كَفُوۡرًا‏ ۝۶۷

اور جب تمہیں سمندر میں کوئی تکلیف پہنچتی ہے۔ تو اللہ کے سوا جس جس کو تم پکارتے ہو، وہ سب غائب ہوجاتے ہیں۔ اور جب وہ تمہیں خیریت سے خشکی پر پہنچادیتا ہے تو تم روگردانی کرنے لگتے ہو۔ اور انسان بڑا ہی ناشکرا ہے۔(67)

اَفَاَمِنۡتُمۡ اَنۡ يَّخۡسِفَ بِكُمۡ جَانِبَ الۡبَـرِّ اَوۡ يُرۡسِلَ عَلَيۡكُمۡ حَاصِبًا ثُمَّ لَا تَجِدُوۡا لَـكُمۡ وَكِيۡلًا ۙ‏ ۝۶۸

کیا تم اس بات سے بے فکر ہوگئے ہو کہ وہ تمہیں خشکی کے کسی گوشے میں زمین کے اندر دھنسا دے، یا تم پر کوئی پتھر برسانے والی آندھی بھیج دے۔ پھر تم کسی کو بھی اپنا کارساز نہیں پاؤ گے۔(68)

اَمۡ اَمِنۡتُمۡ اَنۡ يُّعِيۡدَكُمۡ فِيۡهِ تَارَةً اُخۡرٰى فَيُرۡسِلَ عَلَيۡكُمۡ قَاصِفًا مِّنَ الرِّيۡحِ فَيُغۡرِقَكُمۡ بِمَا كَفَرۡتُمۡ‌ ۙ
ثُمَّ لَا تَجِدُوۡا لَـكُمۡ عَلَيۡنَا بِهٖ تَبِيۡعًا‏ ۝۶۹

کیا تم اس بات سے بے فکر ہوگئے ہو کہ وہ تمہیں دوبارہ اسی (سمندر) میں پہنچائے اور پھر تم پر طوفانی ہوا چلا کر تمہارے کفر کی وجہ سے دریا میں غرق کردے۔ پھر تم کوئی بھی نہ پاؤ جو ہم سے باز پرس کرسکے۔(69)

وَلَقَدۡ كَرَّمۡنَا بَنِىۡۤ اٰدَمَ وَحَمَلۡنٰهُمۡ فِى الۡبَرِّ وَالۡبَحۡرِ وَرَزَقۡنٰهُمۡ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ وَفَضَّلۡنٰهُمۡ عَلٰى كَثِيۡرٍ
مِّمَّنۡ خَلَقۡنَا تَفۡضِيۡلًا ۝۷۰

بے شک ہم نے اولادِ آدم کو بڑی عزت وبزرگی دی ہے۔ اور ہم نے انہیں خشکی اور تری میں سوار کیا۔ پاکیزہ چیزوں سے رزق دیا۔ اور انہیں اپنی بہت سی مخلوقات پر فضیلت دی۔(70)

يَوۡمَ نَدۡعُوۡا كُلَّ اُنَاسٍۢ بِاِمَامِهِمۡ‌ ۚ فَمَنۡ اُوۡتِىَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيۡنِهٖ فَاُولٰۤـئِكَ يَقۡرَءُوۡنَ كِتٰبَهُمۡ وَلَا يُظۡلَمُوۡنَ فَتِيۡلًا‏ ۝۷۱

اس دن (کو یاد کرو) جب ہم تمام انسانوں کو انکے اعمال نامہ کے ساتھ بلائیں گے۔پس جس کسی کو اس کا اعمال نامہ دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا۔تو یہ لوگ اپنا اعمال نامہ (خوش خوش) پڑھیں گے۔اوران پر ذرہ برابر بھی ظلم نہیں کیا جائے گا۔(71)

بِإِمَامِهِمْ کا معنی یہاں یہ ہے کہ جو کچھ انہوں نے آگے بھیجا۔اور آگے کا سیاق اس بات کی تائید کررہا ہے۔اس لیے یہاں کسی امام اور پیشوا کا تذکرہ نہیں ہورہا۔

وَمَنْ كَانَ فِي هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى وَاَضَلُّ سَبِيْلًا ﴿۷۲﴾

اور جو کوئی اس دنیا میں اندھا بنا رہا۔وہ آخرت میں بھی اندھا ہی ہوگا۔اور بڑا بھٹکا ہوا ہوگا۔(72)

وَاِنْ كَادُوْا لَيَفْتِنُوْنَكَ عَنِ الَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ لِتَفْتَرِيَ عَلَيْنَا غَيْرَهٗ ۖ وَاِذًا لَّاتَّخَذُوْكَ خَلِيْلًا ﴿۷۳﴾

اور کافروں نے اس بات کا ارادہ کرلیا تھا کہ آپ کو اس کتاب سے پھیر دیں۔جو ہم نے آپ کی طرف بذریعۂ وحی بھیجی ہے۔تا کہ آپ اس کے خلاف کوئی بات گھڑ کر ہماری طرف منسوب کریں۔اوراس صورت میں وہ ضرور آپ کو اپنا گہرا دوست بنا لیتے۔(73)

وَلَوْلَآ اَنْ ثَبَّتْنٰكَ لَقَدْ كِدْتَّ تَرْكَنُ اِلَيْهِمْ شَيْـًٔا قَلِيْلًا ﴿۷۴﴾

اوراگر ہم آپ کو ثابت قدم نہ رکھتے تو آپ کچھ نہ کچھ ضرور ان کی طرف جھک جاتے۔(74)

اِذًا لَّاَذَقْنٰكَ ضِعْفَ الْحَيٰوةِ وَضِعْفَ الْمَمَاتِ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ عَلَيْنَا نَصِيْرًا ﴿۷۵﴾

اوراگر آپ ایسا کرتے تو ہم آپ کو دنیا میں عذاب کا مزہ چکھاتے۔اور مرنے پر بھی دوہرے عذاب کا مزہ چکھاتے۔پھر آپ ہمارے مقابلہ میں کوئی یار و مددگار نہ پاتے۔(75)

ان آیات میں اللہ تعالی نے نبی کریم ؐ کی اتھارٹی کی وضاحت کردی ہے۔یعنی جو لوگ کہتے ہیں کہ یہ کائنات صرف آخری نبیؐ کے لیے بنی ہے۔ان کے لیے یہاں ایک سبق موجود ہے کہ نبیؐ صرف اور صرف اللہ سبحانہ وتعالی کا پیغام انسانوں تک پہنچانے کا ذمہ دار ہے۔اور نبی کی ذات دین کا مقصد اور مطلوب نہیں ہے۔بلکہ اصل مطلوب وحی پر عمل ہے۔مگر ہمارے ہاں نبیؐ کی ذات کے بارے میں بہت ہی زیادہ غلو کا مظاہرہ کیا گیا ہے۔اور انہیں مافوق الفطرت بیان کیا گیا ہے۔اور وہ صفات بھی ان سے منسوب کی گئی ہیں جن کی اللہ تعالی نے کوئی سند نازل نہیں کی۔

وَاِنْ كَادُوْا لَيَسْتَفِزُّوْنَكَ مِنَ الْاَرْضِ لِيُخْرِجُوْكَ مِنْهَا وَاِذًا لَّا يَلْبَثُوْنَ خِلٰفَكَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۷۶﴾

اور یہ لوگ اس بات میں بھی کوشاں تھے کہ اس سرزمین سے آپ کے قدم اکھیڑ دیں۔اوراس طرح آپ کو مکہ سے نکال دیں۔اوراگر وہ ایسا کریں گے تو وہ خود بھی آپ کے بعد زیادہ دیر نہیں ٹھہریں گے۔(76)

سُنَّةَ مَنْ قَدْ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنْ رُّسُلِنَا وَلَا تَجِدُ لِسُنَّتِنَا تَحْوِيْلًا ﴿۷۷﴾

یہی ہمارا دستور رہا ہے ان رسولوں کے بارے میں جنہیں ہم نے پہلے بھیجا ہے۔اور آپ ہمارے اس دستور میں کوئی تبدیلی نہیں پائیں گے۔(77)

اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ اِلٰى غَسَقِ الَّيْلِ وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ ۭ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا ﴿۷۸﴾

دلوکِ شمس سے لے کر رات کے اندھیرے تک نماز قائم کرو۔ اور فجر کے وقت قرآن کی تلاوت کا بھی معمول بناؤ۔ کیونکہ فجر کے وقت بھرپور توجہ ہوتی ہے جس سے قرآن خوب سمجھ آتا ہے۔(78)

دلوك کا مطلب ہوتا ہے سورج کے زوال کا وقت۔ یعنی صبح جب سورج طلوع ہوتا ہے اور اوپر چلتا ہوا بالکل سیدھا ہوجاتا ہے یعنی ظہر کا وقت، اس کے بعد عصر کا وقت اور پھر مغرب کا وقت۔ یعنی سورج کی ایک حرکت سے دوسرے وقت کی حرکت کو" دلوک " کہتے ہیں۔ یعنی اس آیت میں نماز کے پانچ اوقات پائے جاتے ہیں۔

اور اس کے بعد مشھودا کا مطلب ہوتا ہے سامنے آنا۔ علماء کرام نے اس کا مطلب یہ لکھا ہے کہ اس وقت فرشتوں کی حاضری ہوتی ہے۔ تو ہم یہ کہتے ہیں کہ فرشتے تو ہر وقت حاضر ہوتے ہیں۔ اور جب کوئی انسان قرآن کھولتا ہے چاہے کسی بھی وقت۔ تو وہ وقت بھی فرشتوں کی حاضری کا ہوتا ہے۔ مگر اللہ یہاں کہہ رہے ہیں کہ خاص طور پر فجر کے وقت قرآن پر غور و فکر اور تدبر کیا کرو۔ کیونکہ مکمل خاموشی اور سکون سے توجہ کا ارتکاز بہتر ہوتا ہے۔ اور انسان قرآن پر غور و تدبر کی بہتر پوزیشن میں ہوتا ہے۔ یعنی اس وقت قرآن اچھے سے سمجھ میں آسکتا ہے۔

وَمِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ ۖ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ﴿٧٩﴾

رات کے کچھ حصے میں تہجد کی نماز میں قرآن کی تلاوت کریں یہ پابندی صرف آپؐ کے لئے ہے۔ ہوسکتا ہے آپ کا رب آپ کو ایک اچھی جگہ کی طرف نکال بھیجے۔(یعنی مدینہ کی طرف)(79)

مقام محمود۔ اس آیت میں مقام محمود کے بارے میں علماء کی مختلف آرا ہیں۔ جن سے یہ مترشح ہوتا ہے کہ یہ کوئی آخرت کا خاص مقام ہے یا کوئی قابل تعریف عہدہ ہے۔ چونکہ یہ لفظ تعریف (حمد) سے نکلا ہے اس لیے زیادہ تر لوگوں کا خیال یہی ہے کہ ایسا مقام جہاں نبیؐ کی بہت زیادہ تعریف ہو۔ یا کچھ علماء کے نزدیک روز محشر اللہ تعالی آپ کو سب کا شفیع بنادے گا۔

میں نے ان آیات کا مفہوم متذکرہ بالا سیاق کی روشنی میں کیا ہے۔ جس کے مطابق پہلے کفار نے آپ کو قرآن کریم سے پھیرنے کی کوشش کی۔(آیت 73)۔ مگر اللہ تعالی نے نبیؐ کو ثابت قدم رکھا۔ پھر قریش مکہ نے پوری کوشش کی کہ آپ کو اس علاقہ سے نکال دیا جائے۔ اور اگر ایسا ہوتا تو وہ خود بھی وہاں نہ رہتے۔(اور ایسا ہی ہوا کہ ڈیڑھ سال بعد ہی وہ لڑائی کے لیے بدر پہنچ گئے اور ان کے بہت سے سردار واصل جہنم ہوئے۔)

یعنی قریشِ مکہ نے حالات اتنے تنگ کر دیئے کہ نبیؐ کی جان کو خطرات لاحق ہو گئے۔ اس پر اللہ تعالی نے آپؐ کو تسلی دیتے ہوئے فرمایا کہ آپؐ رنجیدہ خاطر نہ ہوں۔ بلکہ پانچ وقت کی نماز ادا کریں۔ قرآن کی تلاوت کریں۔ اور تہجد کا اہتمام کریں۔ اور اس طرح اپنے دل کو اطمینان دیں۔

اب یہاں جو لفظ استعمال ہو رہا ہے یعنی يَبْعَثَكَ کہ اللہ آپ کو نکال کر لے جائے گا۔ بَعَثَ کا بنیادی معنی ہوتا ہے کسی کو ابھارنا اور کسی طرف بھیجنا۔ اور استعمال کے لحاظ سے اس کے مختلف معانی بنتے ہیں۔ یعنی قرآن میں یہ لفظ نیند سے بیدار ہونے کے معنی میں بھی آیا ہے۔ اس کے علاوہ مردوں کے دوبارہ زندہ ہونے کے معنوں میں بھی آیا ہے۔ یعنی روز محشر۔ ہم یہاں کچھ آیات پیش کرتے ہیں۔

فَبَعَثَ اللّٰهُ غُرَابًا يَّبْحَثُ فِي الْاَرْضِ لِيُرِيَهٗ كَيْفَ يُوَارِيْ سَوْءَةَ اَخِيْهِ۔ سورہ المائدہ آیت نمبر 31۔

پھر اللہ نے ایک کوا بھیجا جو زمین کھودتا تھا تا کہ اسے دکھائے کہ وہ کیسے اپنے بھائی کی لاش چھپائے۔

وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ۔ سورہ النحل آیت نمبر 36۔

اور یقیناً ہم نے ہر ایک امت میں کوئی نہ کوئی رسول (یہ پیغام دے کر) ضرور بھیجا ہے کہ اللہ کی عبادت کرو اور طاغوت (کی بندگی) سے بچو۔

كَانَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِيّٖنَ مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ۔سورہ البقرہ آیت نمبر 213۔

پہلے سب انسان ایک ہی دین پر تھے، (پھر جب ان میں باہمی اختلاف پیدا ہوئے) تو خدا نے انبیاء بھیجے۔

ان آیات میں بَعَثَ کا معنی بھیجنا ہی بیان کیا گیا ہے۔اسی طرح سورہ توبہ کی ایک آیت میں اس لفظ کا مطلب کچھ یوں ہے۔

وَلَوْ اَرَادُوا الْخُرُوْجَ لَاَعَدُّوْا لَهٗ عُدَّةً وَّلٰكِنْ كَرِهَ اللّٰهُ انْۢبِعَاثَهُمْ۔سورہ توبہ آیت نمبر 46۔

اگر ان لوگوں نے نکلنے کا ارادہ کیا ہوتا تو اس کے لئے کچھ نہ کچھ ساز وسامان کی تیاری ضرور کرتے۔لیکن (حقیقت تو یہ ہے کہ) اللہ کو ان کا اٹھنا اور نکلنا ہی ناپسند تھا۔

یعنی آیت نمبر 79 میں اللہ تعالی کی طرف سے نبیؐ کو تسلی دی جا رہی ہے کہ ہوسکتا ہے کہ آپ کا رب آپ کو کسی اچھی جگہ نکال کر لے جائے۔جہاں آپ کے لیے دین کا کام کرنا زیادہ آسان ہو۔اور اسی بات کو ایک اور آیت میں بیان کیا گیا۔

اِلَّا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ اِذْ اَخْرَجَهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ثَانِيَ اثْنَيْنِ اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ اِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا ۚ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلَيْهِ وَاَيَّدَهٗ بِجُنُوْدٍ لَّمْ تَرَوْهَا وَجَعَلَ كَلِمَةَ الَّذِيْنَ كَفَرُوا السُّفْلٰى ۗ وَكَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا ۗ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۴۰﴾

اور اگر تم ان (رسولؐ) کی مدد نہیں کرو گے (تو نہ کرو)۔اللہ نے ان کی اس وقت مدد کی جب کافروں نے ان کو وطن سے نکال دیا تھا۔اور آپ دو میں سے دوسرے تھے۔جب دونوں غار میں تھے اس وقت وہ اپنے ساتھی سے کہہ رہے تھے کہ غمگین نہ ہو یقیناً اللہ ہمارے ساتھ ہے۔سو اللہ نے ان (رسولؐ) پر اپنی تسکین نازل کی اور ان کی ایسے لشکروں سے مدد کی جن کو تم نے نہیں دیکھا۔اور اللہ نے کافروں کے بول کو نیچا کر دیا اور اللہ کا بول ہی بالا ہے۔اور اللہ زبردست ہے بڑا حکمت والا ہے۔(40)

اور اس تصور کی تائید آنے والی آیت میں بھی ہو رہی ہے کہ نبیؐ کو کہا گیا کہ اس کے لیے آپ یہ دعا کریں۔

وَقُلْ رَّبِّ اَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِيْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّيْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا ﴿۸۰﴾

اور دعا کریں! اے میرے پروردگار! مجھے (مدینہ میں) خیر وعافیت کے ساتھ داخل کر۔اور یہاں سے بھی خیر وعافیت کے ساتھ نکال۔اور میرے لئے اپنی جانب سے قوت والا مددگار مقرر کر دیجئے۔(80)

وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ۭ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا ﴿۸۱﴾

اور کہیے! کہ حق آ گیا اور باطل مٹ گیا۔یقیناً باطل تو تھا ہی مٹنے والا۔(81)

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۙ وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا ﴿۸۲﴾

اور قرآن میں وہ کچھ نازل کر رہے ہیں جو اہل ایمان کے لئے شفاء اور رحمت ہے۔اور ظالموں کے لئے گمراہی کے سوا اور کسی چیز میں اضافہ نہیں کرتا۔(82)

قرآن کا انداز عام کتابوں کا سا نہیں ہے۔جیسا کہ ریاضی یا بائیالوجی وغیرہ کا ہے کہ جس کو ساری دنیا میں پڑھا جائے تو ایک جیسا ہی سمجھا جائے گا۔مگر قرآن کی تفہیم کو اللہ تعالی نے اپنے کنٹرول میں رکھا ہے۔اور جس کو وہ جتنا دینا چاہتا ہے اس میں سے علم دے دیتا ہے۔جبکہ ظالم لوگ اس

سے گمراہی ہی حاصل کریں گے۔اور یوں وہ اپنے ساتھ اپنے پیروکاروں کو بھی جہنم میں داخل کردیں گے۔جیسا کہ اسی سورہ کی آیات 45-46 میں اللہ تعالی نے واضح طور پر کہہ دیا کہ جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے۔اللہ تعالی ان کے دلوں پر پردہ ڈال دیتا ہے اور ان کے کانوں پر ڈاٹ، تاکہ وہ لوگ قرآن کو سمجھ نہ سکیں۔

اب رہی یہ بات کہ اللہ تعالی کن لوگوں کو قرآن کا فہم دیتا ہے تو اس میں یہ فیصلہ اللہ تعالی کی ذات ہی کو کرنا ہوتا ہے۔فرد کی کوشش، جستجو اور سب سے بڑھ کر تقوی شعاری کو بہت زیادہ عمل دخل ہے۔اور اس کے ساتھ ہی وقت یعنی زمانے کا بھی عمل دخل ہے۔کہ بہت سی آیات اللہ نے پہلے لوگوں پر نہیں کھولیں۔جو اس زمانے کی مفسرین پر کھولی ہیں۔تو یہ اللہ تعالی کا علم ہے جو جس کو جتنا چاہتا ہے عطا کرتا ہے۔**وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ۔**

وَ اِذَآ اَنْعَمْنَا عَلَى الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ وَ نَا بِجَانِبِهٖ ۚ وَ اِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ كَانَ يَـُٔوْسًا ۝٨٣

اور جب ہم انسان کو کوئی نعمت عطا کرتے ہیں تو وہ منہ پھیر لیتا ہے اور پہلو تہی کرتا ہے اور جب اسے کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو مایوس ہو جاتا ہے۔(83)

قُلْ كُلٌّ يَّعْمَلُ عَلٰى شَاكِلَتِهٖ ۭ فَرَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَنْ هُوَ اَهْدٰى سَبِيْلًا ۝٨٤

کہہ دیجیے! ہر شخص اپنے اپنے طریقہ پر عمل پیرا ہے۔اب یہ تو تمہارا پروردگار ہی بہتر جانتا ہے کہ ہدایت کی راہ پر کون ہے؟(84)

وَ يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ ۭ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّيْ وَ مَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا ۝٨٥

لوگ آپؐ سے روح کے بارے میں سوال کرتے ہیں۔کہہ دیجئے کہ روح میرے پروردگار کے امر سے ہے اور تمہیں بہت ہی تھوڑا سا علم دیا گیا ہے۔(85)

وَ لَىِٕنْ شِئْنَا لَنَذْهَبَنَّ بِالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ بِهٖ عَلَيْنَا وَكِيْلًا ۝٨٦

اور اگر ہم چاہیں تو وہ سب کچھ سلب کر لیں جو ہم نے آپ کی طرف وحی کی ہے۔اور پھر آپ ہمارے مقابلہ میں کوئی وکیل (حمایتی) بھی نہ پائیں (جو اسے واپس دلا سکے)۔(86)

اِلَّا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ۭ اِنَّ فَضْلَهٗ كَانَ عَلَيْكَ كَبِيْرًا ۝٨٧

مگر یہ آپ کے پروردگار کی خاص رحمت ہے (کہ وہ ایسا نہیں کرتا)۔بے شک آپ پر اس کا بہت بڑا فضل ہے۔(87)

قُلْ لَّىِٕنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَ الْجِنُّ عَلٰٓى اَنْ يَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا يَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَ لَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيْرًا ۝٨٨

کہہ دیجئے کہ اگر سارے انسان اور جن اکٹھے ہو جائیں (اور چاہیں) اس جیسا قرآن لے آئیں، تو بھی اس جیسا نہیں لاسکیں گے۔اگرچہ ایک دوسرے کے مددگار بھی بن جائیں۔(88)

وَ لَقَدْ صَرَّفْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ فَاَبٰٓى اَكْثَرُ النَّاسِ اِلَّا كُفُوْرًا ۝٨٩

اور یقیناً ہم نے اس قرآن میں ہر طرح کی مثالیں (بار بار) ادل بدل کر بیان کی ہیں لوگوں کے لئے (تاکہ وہ سمجھیں)۔مگر اکثر لوگ انکار کئے بغیر نہ رہے۔(89)

وَ قَالُوۡا لَنۡ نُّؤۡمِنَ لَکَ حَتّٰی تَفۡجُرَ لَنَا مِنَ الۡاَرۡضِ یَنۡۢبُوۡعًا ﴿۹۰﴾

اورانہوں نے کہا ہم اس وقت تک آپ کی بات نہیں مانیں گے جب تک آپ یہ کام کر کے نہ دکھا دیں مثلاً ہمارے لئے زمین سے چشمہ جاری کریں۔(90)

اَوۡ تَکُوۡنَ لَکَ جَنَّۃٌ مِّنۡ نَّخِیۡلٍ وَّ عِنَبٍ فَتُفَجِّرَ الۡاَنۡہٰرَ خِلٰلَہَا تَفۡجِیۡرًا ﴿۹۱﴾

یا آپؐ کے لئے کھجوروں اورانگوروں کا ایک باغ ہو۔اورآپؐ اس کے درمیان بہت سی نہریں جاری کریں۔(91)

اَوۡ تُسۡقِطَ السَّمَآءَ کَمَا زَعَمۡتَ عَلَیۡنَا کِسَفًا اَوۡ تَاۡتِیَ بِاللّٰہِ وَ الۡمَلٰٓئِکَۃِ قَبِیۡلًا ﴿۹۲﴾

یا جیسا کہ آپ کا خیال ہے آسمان کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے ہم پر گرادیں۔یا پھر اللہ اور فرشتوں کو ظاہراً ہمارے سامنے لے آئیں۔(92)

اَوۡ یَکُوۡنَ لَکَ بَیۡتٌ مِّنۡ زُخۡرُفٍ اَوۡ تَرۡقٰی فِی السَّمَآءِ ؕ وَ لَنۡ نُّؤۡمِنَ لِرُقِیِّکَ حَتّٰی تُنَزِّلَ عَلَیۡنَا کِتٰبًا نَّقۡرَؤُہٗ ؕ قُلۡ سُبۡحَانَ رَبِّیۡ ہَلۡ کُنۡتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُوۡلًا ﴿۹۳﴾

یا آپ کا خالص سونے کا ایک گھر ہو۔یا پھر آپ آسمان پر چڑھ جائیں اور ہم آپ کے آسمان پر چڑھنے کو بھی اس وقت تک نہیں مانیں گے جب تک ایک لکھی لکھائی کتاب اتار کے نہ لے آئیں جسے ہم خود پڑھیں۔کہہ دیجئے! پاک ہے میرا پروردگار! میں توصرف بشر رسول ہوں۔(93)

وَ مَا مَنَعَ النَّاسَ اَنۡ یُّؤۡمِنُوۡۤا اِذۡ جَآءَہُمُ الۡہُدٰۤی اِلَّاۤ اَنۡ قَالُوۡۤا اَبَعَثَ اللّٰہُ بَشَرًا رَّسُوۡلًا ﴿۹۴﴾

جب کبھی لوگوں کے پاس ہدایت پہنچی توان کو ایمان لانے سے نہیں روکا مگر اس بات نے کہ کہنے لگے کیا اللہ نے کسی بشر کو رسول بنا کر بھیجا ہے؟(94)

قُلۡ لَّوۡ کَانَ فِی الۡاَرۡضِ مَلٰٓئِکَۃٌ یَّمۡشُوۡنَ مُطۡمَئِنِّیۡنَ لَنَزَّلۡنَا عَلَیۡہِمۡ مِّنَ السَّمَآءِ مَلَکًا رَّسُوۡلًا ﴿۹۵﴾

کہہ دیجئے! کہ اگر زمین میں (انسان کی بجائے) فرشتے ہوتے جو اطمینان وآرام سے چلتے پھرتے۔تو ہم ضروران پر آسمان سے کسی فرشتہ کو رسولؐ بنا کر بھیجتے۔(95)

قُلۡ کَفٰی بِاللّٰہِ شَہِیۡدًۢا بَیۡنِیۡ وَ بَیۡنَکُمۡ ؕ اِنَّہٗ کَانَ بِعِبَادِہٖ خَبِیۡرًۢا بَصِیۡرًا ﴿۹۶﴾

کہہ دیجئے! کہ میرے اور تمہارے درمیان گواہی کیلئے اللہ ہی کافی ہے۔بے شک وہ اپنے بندوں کو خوب جانتا ہے۔خوب دیکھتا ہے۔(96)

وَ مَنۡ یَّہۡدِ اللّٰہُ فَہُوَ الۡمُہۡتَدِ ۚ وَ مَنۡ یُّضۡلِلۡ فَلَنۡ تَجِدَ لَہُمۡ اَوۡلِیَآءَ مِنۡ دُوۡنِہٖ ؕ وَ نَحۡشُرُہُمۡ یَوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ عَلٰی وُجُوۡہِہِمۡ عُمۡیًا وَّ بُکۡمًا وَّ صُمًّا ؕ مَاۡوٰىہُمۡ جَہَنَّمُ ؕ کُلَّمَا خَبَتۡ زِدۡنٰہُمۡ سَعِیۡرًا ﴿۹۷﴾

اور جس کو اللہ ہدایت دے دے وہی ہدایت یافتہ ہے۔اور جسے (وہ اپنی توفیق سلب کر کے) گمراہی میں چھوڑ دے،تو تم اللہ کے سوا اس کا کوئی حامی و مددگار نہیں پاؤ گے۔اور قیامت کے دن ہم ایسے لوگوں کو منہ کے بل اس حال میں اٹھائیں گے کہ وہ اندھے، گونگے اور بہرے ہوں گے۔ان کا ٹھکانہ جہنم ہے جب بھی وہ بجھنے لگے گی تو ہم اسے اور بھڑکا دیں گے۔(97)

ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمۡ بِاَنَّهُمۡ كَفَرُوۡا بِاٰيٰتِنَا وَ قَالُوۡۤا ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا وَّ رُفَاتًا ءَاِنَّا لَمَبۡعُوۡثُوۡنَ خَلۡقًا جَدِيۡدًا ﴿۹۸﴾

یہ ان کی سزا ہے کیونکہ انہوں نے ہماری آیتوں کا انکار کیا۔ اور کہا کہ جب ہم (گل سڑ کر) ہڈیاں اور چورہ ہو جائیں گے تو کیا ہم از سرِ نو پیدا کر کے اٹھائے جائیں گے؟ (98)

اَوَ لَمۡ يَرَوۡا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِىۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضَ قَادِرٌ عَلٰٓى اَنۡ يَّخۡلُقَ مِثۡلَهُمۡ وَ جَعَلَ لَهُمۡ اَجَلًا لَّا رَيۡبَ فِيۡهِ ؕ فَاَبَى الظّٰلِمُوۡنَ اِلَّا كُفُوۡرًا ﴿۹۹﴾

کیا انہوں نے (اس بات پر) غور نہیں کیا کہ وہ اللہ جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے وہ اس پر بھی ضرور قادر ہے کہ ان جیسوں کو (دوبارہ) پیدا کر دے۔ اور اس نے ان کے اکٹھا کرنے کے لئے ایک میعاد مقرر کر رکھی ہے جس میں کوئی شک نہیں ہے مگر اس امر میں ظالم انکار کئے بغیر نہ رہے۔ (99)

قُلۡ لَّوۡ اَنۡتُمۡ تَمۡلِكُوۡنَ خَزَآئِنَ رَحۡمَةِ رَبِّىۡۤ اِذًا لَّاَمۡسَكۡتُمۡ خَشۡيَةَ الۡاِنۡفَاقِ ؕ وَكَانَ الۡاِنۡسَانُ قَتُوۡرًا ﴿۱۰۰﴾

کہہ دیجئے! کہ اگر تم میرے پروردگار کی رحمت کے خزانوں کے مالک بھی ہوتے تو تم ان کے خرچ ہو جانے کے خوف سے ہاتھ روک لیتے۔ اور انسان بڑا بخیل ہے۔ (100)

وَ لَقَدۡ اٰتَيۡنَا مُوۡسٰى تِسۡعَ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ فَسۡـئَلۡ بَنِىۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ اِذۡ جَآءَهُمۡ فَقَالَ لَهٗ فِرۡعَوۡنُ اِنِّىۡ لَاَظُنُّكَ يٰمُوۡسٰى مَسۡحُوۡرًا ﴿۱۰۱﴾

اور ہم نے موسیٰؑ کو نو کھلی نشانیاں عطا فرمائیں۔ آپ بنی اسرائیل سے پوچھ لیں جب کہ موسیٰؑ ان کے پاس آئے تھے! تو فرعون نے اس سے کہا۔ اے موسیٰ! میں تو تمہیں سحر زدہ خیال کرتا ہوں۔ (101)

قَالَ لَقَدۡ عَلِمۡتَ مَاۤ اَنۡزَلَ هٰٓؤُلَاۤءِ اِلَّا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ بَصَآئِرَ ۚ وَ اِنِّىۡ لَاَظُنُّكَ يٰفِرۡعَوۡنُ مَثۡبُوۡرًا ﴿۱۰۲﴾

موسیٰؑ نے کہا اے فرعون تو یقیناً جانتا ہے کہ یہ نشانیاں آسمانوں اور زمین کے پروردگار نے بصیرت کا سامان بنا کر نازل کی ہیں۔ اور اے فرعون! میں سمجھتا ہوں کہ تو ایک ہلاکت زدہ آدمی ہے۔ (102)

فَاَرَادَ اَنۡ يَّسۡتَفِزَّهُمۡ مِّنَ الۡاَرۡضِ فَاَغۡرَقۡنٰهُ وَمَنۡ مَّعَهٗ جَمِيۡعًا ۙ ﴿۱۰۳﴾

فرعون نے ارادہ کیا کہ وہ (موسیٰؑ اور بنی اسرائیل) کو اس سرزمین سے نکال باہر کرے۔ لیکن ہم نے اسے اور اس کے سب ساتھیوں کو غرق کر دیا۔ (103)

وَّقُلۡنَا مِنۡۢ بَعۡدِهٖ لِبَنِىۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ اسۡكُنُوا الۡاَرۡضَ فَاِذَا جَآءَ وَعۡدُ الۡاٰخِرَةِ جِئۡنَا بِكُمۡ لَفِيۡفًا ؕ ﴿۱۰۴﴾

اور اس واقعہ کے بعد ہم نے بنی اسرائیل سے کہا کہ تم زمین میں سکونت اختیار کرو۔ پس جب آخرت کا وعدہ آ جائے گا تو ہم تم سب کو اپنے پاس سمیٹ لائیں گے۔ (104)

وَبِالۡحَـقِّ اَنۡزَلۡنٰهُ وَبِالۡحَـقِّ نَزَلَ ؕ وَمَاۤ اَرۡسَلۡنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِيۡرًا ﴿۱۰۵﴾

اور ہم نے قرآن کو حق کے ساتھ (یعنی بالکل مناسب وقت پر) نازل کیا ہے۔اور وہ حق کے ساتھ (یعنی درست احکام وعقائد لے کر) نازل ہوا ہے۔اور ہم نے آپ کو بشارت دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔(105)

وَ قُرْاٰنًا فَرَقْنٰهُ لِتَقْرَاَهٗ عَلَى النَّاسِ عَلٰى مُكْثٍ وَّ نَزَّلْنٰهُ تَنْزِیْلًا ﴿۱۰۶﴾

اور ہم نے قرآن کو متفرق طور پر (جدا جدا کر کے) نازل کیا ہے تا کہ آپ اسے لوگوں کے سامنے ٹھہر ٹھہر کر پڑھیں۔اور ہم نے اسے (موقع بموقع) بتدریج نازل کیا ہے۔(106)

قُلْ اٰمِنُوْا بِهٖۤ اَوْ لَا تُؤْمِنُوْا ؕ اِنَّ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهٖۤ اِذَا یُتْلٰى عَلَیْهِمْ یَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ سُجَّدًا ۙ﴿۱۰۷﴾

کہہ دیجیے! کہ تم لوگ اس پر ایمان لاؤ یا نہ لاؤ۔لیکن جن کو اس سے پہلے علم دیا گیا ہے جب اسے ان کے سامنے پڑھا جاتا ہے تو وہ منہ کے بل سجدہ میں گر پڑتے ہیں۔(107)

وَّ یَقُوْلُوْنَ سُبْحٰنَ رَبِّنَاۤ اِنْ كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلًا ﴿۱۰۸﴾

اور کہتے ہیں کہ پاک ہے ہمارا پروردگار! بے شک ہمارے پروردگار کا وعدہ تو پورا ہو کر ہی رہتا ہے۔(108)

وَ یَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ یَبْكُوْنَ وَ یَزِیْدُهُمْ خُشُوْعًا ﴿۱۰۹﴾

اور وہ ٹھوڑیوں کے بل گر پڑتے ہیں اور روتے جاتے ہیں۔اور اس سے ان کو اور زیادہ عاجزی پیدا ہوتی ہے۔(109)

قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ ؕ اَیًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ۚ وَ لَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَ لَا تُخَافِتْ بِهَا وَ ابْتَغِ بَیْنَ ذٰلِكَ سَبِیْلًا ﴿۱۱۰﴾

کہہ دو کہ تم (خدا کو) اللہ کے نام سے پکارو یا رحمٰن (کے نام سے)۔جس نام سے پکارو اس کے سب اچھے نام ہیں۔اور نماز نہ بلند آواز سے پڑھو اور نہ آہستہ۔بلکہ اس کے درمیان کا طریقہ اختیار کرو۔(110)

میں پہلے بھی بیان کر چکا ہوں کہ اسماء حسنی کا مطلب یہ ہرگز نہیں کہ آپ کسی بھی نام کو لے کر اس کا کوئی وظیفہ یا کوئی جادو ٹو نے جیسا عمل بنالیں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ ہمیں سکھا رہے ہیں کہ اس کے سب اچھے نام ہیں کسی بھی نام سے اس کو پکارا جاسکتا ہے۔

وَ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّ لَمْ یَكُنْ لَّهٗ شَرِیْكٌ فِی الْمُلْكِ وَ لَمْ یَكُنْ لَّهٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَ كَبِّرْهُ تَكْبِیْرًا ﴿۱۱۱﴾

اور کہو کہ سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جس نے نہ تو کسی کو بیٹا بنایا ہے اور نہ اس کی بادشاہی میں کوئی شریک ہے اور نہ اس وجہ سے کہ وہ عاجز و ناتواں ہے کوئی اس کا مددگار ہے۔اور اس کو بڑا جان کر اس کی بڑائی کرتے رہو۔(111)

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

اہم مضامین سورہ کہف

مضمون	صفحہ نمبر
اصحاب کہف کا واقعہ	435
اصحاب کہف کا اٹھایا جانا	436
اصحاب کہف کی تعداد	437
کتاب کی تلاوت کی ہدایت	437
عقیدۂ جبر کی نفی	438
باغ والے کی مثال	438
دنیا کی زندگی کی مثال	440
اعمال نامہ کا کھلنا	440
موسیٰؑ کا اپنے خادم کے ساتھ سفر	442
اللہ کے بندے سے ملاقات	443
خاص علم کے حصول کے لیے اس بندے کے ساتھ سفر	443
ذوالقرنینؑ کا ذکر	445
یاجوج ماجوج کا ذکر	446
خسارے والے لوگ	447
اللہ تعالیٰ کا تعارف	448
پیغمبرؐ کا تعارف	448

18۔ سورہ کہف

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

میں شروع کرتا ہوں اللہ کے نام کے ساتھ جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ عَلٰي عَبْدِهِ الْكِتٰبَ وَلَمْ يَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجًا ۝۱

ہر طرح کی تعریف اس اللہ کے لئے ہے جس نے اپنے بندہ (محمدؐ) پر کتاب نازل کی اور اس میں کسی طرح کی کوئی پیچیدگی نہیں رکھی۔

قَيِّمًا لِّيُنْذِرَ بَاْسًا شَدِيْدًا مِّنْ لَّدُنْهُ وَيُبَشِّرَ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا حَسَنًا ۝۲

بالکل سیدھی اور ہموار، تا کہ وہ (جھٹلانے والوں کو) اللہ کی طرف سے آنے والے سخت عذاب سے ڈرائے۔ اور ان اہل ایمان کو خوشخبری دے جو نیک عمل کرتے ہیں کہ ان کے لئے بہترین اجر (جنت) ہے۔(2)

مَّاكِثِيْنَ فِيْهِ اَبَدًا ۝۳

جس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔(3)

وَّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ۝۴

اور تا کہ وہ ان لوگوں کو ڈرائے، جو کہتے ہیں کہ اللہ نے کسی کو اپنا بیٹا بنالیا ہے۔(4)

مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ وَّلَا لِاٰبَآئِهِمْ ۭ كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ۭ اِنْ يَّقُوْلُوْنَ اِلَّا كَذِبًا ۝۵

اس بارے میں نہ انہیں کوئی علم ہے اور نہ ان کے آباؤ اجداد کو کوئی علم تھا۔ یہ بہت بڑی بات ہے جو ان کے منہ سے نکلتی ہے۔ یہ لوگ بالکل جھوٹ بولتے ہیں۔(5)

فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلٰٓي اٰثَارِهِمْ اِنْ لَّمْ يُؤْمِنُوْا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَسَفًا ۝۶

شاید آپؐ ان کے پیچھے اس افسوس میں اپنی جان دے دیں گے کہ وہ اس کلام پر ایمان نہیں لائے۔(6)

اِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى الْاَرْضِ زِيْنَةً لَّهَا لِنَبْلُوَهُمْ اَيُّهُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ۝۷

بے شک جو کچھ زمین پر ہے ہم نے اسے زمین کی زینت بنایا ہے۔ تا کہ ہم ان لوگوں کو آزمائیں کہ عمل کے لحاظ سے کون بہتر ہے۔(7)

وَ اِنَّا لَجٰعِلُوۡنَ مَا عَلَيۡهَا صَعِيۡدًا جُرُزًا ؕ﴿۸﴾

اور جو کچھ زمین پر ہے ہم اسے ایک دن چٹیل میدان بنانے والے ہیں۔(8)

اَمۡ حَسِبۡتَ اَنَّ اَصۡحٰبَ الۡكَهۡفِ وَ الرَّقِيۡمِ ۙ كَانُوۡا مِنۡ اٰيٰتِنَا عَجَبًا ﴿۹﴾

کیا آپ خیال کرتے ہیں کہ کہف و رقیم (غار اور کتبے) والے ہماری نشانیوں میں سے کوئی عجیب نشانی تھے؟(9)

اِذۡ اَوَى الۡفِتۡيَةُ اِلَى الۡكَهۡفِ فَقَالُوۡا رَبَّنَاۤ اٰتِنَا مِنۡ لَّدُنۡكَ رَحۡمَةً وَّهَيِّئۡ لَنَا مِنۡ اَمۡرِنَا رَشَدًا ﴿۱۰﴾

جب ان جوانوں نے غار میں پناہ لی اور کہا! اے ہمارے رب! ہمیں اپنی بارگاہ سے رحمت عطا فرما۔ اور ہمارے معاملے میں ہدایت عطا فرما۔(10)

فَضَرَبۡنَا عَلٰۤى اٰذَانِهِمۡ فِى الۡكَهۡفِ سِنِيۡنَ عَدَدًا ۙ﴿۱۱﴾

پس ہم نے ان کے کانوں پر گنتی کے کئی سال تک اسی غار میں پردے ڈال دیئے۔(11)

یعنی کئی سال تک ان کو نیند کی حالت میں رکھا۔

ثُمَّ بَعَثۡنٰهُمۡ لِنَعۡلَمَ اَىُّ الۡحِزۡبَيۡنِ اَحۡصٰى لِمَا لَبِثُوۡۤا اَمَدًا ﴿۱۲﴾

پھر ہم نے انہیں اٹھا کھڑا کیا کہ ہم یہ معلوم کرلیں کہ دونوں گروہوں میں سے اس انتہائی مدت کو جو انہوں نے گزاری۔ کس نے زیادہ یاد رکھا ہے(12)

نَحۡنُ نَقُصُّ عَلَيۡكَ نَبَاَهُمۡ بِالۡحَـقِّ‌ ؕ اِنَّهُمۡ فِتۡيَةٌ اٰمَنُوۡا بِرَبِّهِمۡ وَزِدۡنٰهُمۡ هُدًى ۖ ﴿۱۳﴾

ہم آپ کو ان کا اصل قصہ سناتے ہیں۔ وہ چند نوجوان تھے جو اپنے پروردگار پر ایمان لائے۔ اور ہم نے ان کی ہدایت میں اضافہ کر دیا۔(13)

وَّرَبَطۡنَا عَلٰى قُلُوۡبِهِمۡ اِذۡ قَامُوۡا فَقَالُوۡا رَبُّنَا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ لَنۡ نَّدۡعُوَا۟ مِنۡ دُوۡنِهٖۤ اِلٰهًا‌ لَّقَدۡ قُلۡنَاۤ اِذًا شَطَطًا ﴿۱۴﴾

اور ہم نے ان کے دل اس وقت اور مضبوط کر دیئے جب وہ کھڑے ہو کر کہنے لگے کہ ہمارا پروردگار وہ ہے جو آسمانوں اور زمین کا رب ہے۔ ہم اس کے سوا اور کسی کو معبود ہرگز نہیں پکاریں گے۔ اگر ہم نے ایسا کیا تو ہم بالکل ناحق بات کے مرتکب ہوں گے۔(14)

هٰۤؤُلَاۤءِ قَوۡمُنَا اتَّخَذُوۡا مِنۡ دُوۡنِهٖۤ اٰلِهَةً‌ ؕ لَوۡلَا يَاۡتُوۡنَ عَلَيۡهِمۡ بِسُلۡطٰنٍۢ بَيِّنٍ‌ ؕ فَمَنۡ اَظۡلَمُ مِمَّنِ افۡتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ؕ﴿۱۵﴾

یہ ہماری قوم ہے جنہوں نے اللہ کو چھوڑ کر اور خدا اپنا لئے ہیں، یہ لوگ ان کی خدائی پر کوئی واضح دلیل کیوں نہیں لاتے؟ پس اس شخص سے بڑا ظالم کون ہوگا جو اللہ پر جھوٹ باندھے۔(15)

وَاِذِ اعۡتَزَلۡتُمُوۡهُمۡ وَمَا يَعۡبُدُوۡنَ اِلَّا اللّٰهَ فَاۡوٗۤا اِلَى الۡـكَهۡفِ يَنۡشُرۡ لَـكُمۡ رَبُّكُمۡ مِّنۡ رَّحۡمَتِهٖ وَيُهَيِّئۡ لَـكُمۡ مِّنۡ اَمۡرِكُمۡ مِّرۡفَقًا ﴿۱۶﴾

اور (پھر آپس میں کہنے لگے) اب جب کہ تم نے ان لوگوں سے اور ان کے ان معبودوں سے جن کی وہ اللہ کے سوا عبادت کرتے ہیں علیحدگی اختیار کر لی ہے تو غار میں چل کر پناہ لو۔ تمہارا پروردگار اپنی رحمت کا سایہ تم پر پھیلائے گا۔ اور تمہارے اس کام کے لئے ساز و سامان مہیا کر دے گا۔(16)

وَ تَرَى الشَّمْسَ اِذَا طَلَعَتْ تَّزٰوَرُ عَنْ كَهْفِهِمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَ اِذَا غَرَبَتْ تَّقْرِضُهُمْ ذَاتَ الشِّمَالِ وَ هُمْ فِيْ فَجْوَةٍ مِّنْهُ ؕ ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ ؕ مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ ۚ وَ مَنْ يُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ وَلِيًّا مُّرْشِدًا ﴿۱۷﴾

اور تم دیکھو گے کہ جب سورج طلوع ہوتا ہے تو ان کے غار سے دائیں طرف سرک جاتا ہے اور جب ڈوبتا ہے تو ان سے بائیں طرف کترا کر نکل جاتا ہے۔ اور وہ ایک کشادہ جگہ پر (سوئے ہوئے) ہیں۔ یہ اللہ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے۔ جسے اللہ ہدایت دے وہی ہدایت یافتہ ہے۔ اور جسے وہ گمراہی میں چھوڑ دے تو تم اس کے لئے کوئی یار و مددگار اور راہنما نہیں پاؤ گے۔(17)

وَ تَحْسَبُهُمْ اَيْقَاظًا وَّ هُمْ رُقُوْدٌ ۖ ۗ وَّ نُقَلِّبُهُمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَ ذَاتَ الشِّمَالِ ۖ ۗ وَ كَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيْدِ ؕ لَوِ اطَّلَعْتَ عَلَيْهِمْ لَوَلَّيْتَ مِنْهُمْ فِرَارًا وَّ لَمُلِئْتَ مِنْهُمْ رُعْبًا ﴿۱۸﴾

اور اگر تم انہیں دیکھو تو خیال کرو کہ وہ جاگ رہے ہیں حالانکہ وہ سوئے ہوئے ہیں۔ اور ہم انہیں دائیں اور بائیں کروٹ بدلواتے رہتے ہیں۔ اور ان کا کتا غار کے منہ پر اپنے دونوں بازو پھیلائے بیٹھا ہے۔ اگر تم انہیں جھانک کر دیکھو تو تم الٹے پاؤں بھاگ کھڑے ہو۔ اور تمہارے دل میں دہشت سما جائے۔(18)

وَ كَذٰلِكَ بَعَثْنٰهُمْ لِيَتَسَآءَلُوْا بَيْنَهُمْ ؕ قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ كَمْ لَبِثْتُمْ ؕ قَالُوْا لَبِثْنَا يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ ؕ قَالُوْا رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا لَبِثْتُمْ ؕ فَابْعَثُوْۤا اَحَدَكُمْ بِوَرِقِكُمْ هٰذِهٖۤ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَلْيَنْظُرْ اَيُّهَاۤ اَزْكٰى طَعَامًا فَلْيَاْتِكُمْ بِرِزْقٍ مِّنْهُ وَلْيَتَلَطَّفْ وَ لَا يُشْعِرَنَّ بِكُمْ اَحَدًا ﴿۱۹﴾

اور (جس طرح انہیں اپنی قدرت سے سلایا تھا) اسی طرح ہم نے انہیں اٹھایا۔ تاکہ آپس میں سوال و جواب کریں۔ چنانچہ ان میں سے ایک کہنے والے نے کہا کہ تم کتنی دیر ٹھہرے ہو گے؟ دوسروں نے کہا ہم ایک دن ٹھہرے ہوں گے یا دن کا کچھ حصہ۔ پھر بولے تمہارا پروردگار ہی بہتر جانتا ہے کہ تم کتنا ٹھہرے؟ اچھا اب اپنے میں سے کسی کو یہ رقم دے کر شہر میں بھیجو۔ وہ جا کر دیکھے کہ کون سا کھانا زیادہ اچھا ہے۔ تو وہ اس میں سے کچھ کھانا تمہارے لئے لائے۔ اور اسے چاہیے کہ ہوش و تدبر سے کام لے اور کسی کو تمہاری خبر نہ ہونے دے۔(19)

اِنَّهُمْ اِنْ يَّظْهَرُوْا عَلَيْكُمْ يَرْجُمُوْكُمْ اَوْ يُعِيْدُوْكُمْ فِيْ مِلَّتِهِمْ وَ لَنْ تُفْلِحُوْۤا اِذًا اَبَدًا ﴿۲۰﴾

یقیناً اگر ان لوگوں کو تمہاری اطلاع ہوگئی تو وہ تمہیں سنگسار کر دیں گے۔ یا پھر زبردستی تمہیں اپنے دین کی طرف واپس لے جائیں گے۔ اور اس طرح تم کبھی بھی فلاح نہیں پاسکو گے۔(20)

وَ كَذٰلِكَ اَعْثَرْنَا عَلَيْهِمْ لِيَعْلَمُوْۤا اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّ اَنَّ السَّاعَةَ لَا رَيْبَ فِيْهَا ۗ ۚ اِذْ يَتَنَازَعُوْنَ بَيْنَهُمْ اَمْرَهُمْ فَقَالُوا ابْنُوْا عَلَيْهِمْ بُنْيَانًا ؕ رَبُّهُمْ اَعْلَمُ بِهِمْ ؕ قَالَ الَّذِيْنَ غَلَبُوْا عَلٰۤى اَمْرِهِمْ لَنَتَّخِذَنَّ عَلَيْهِمْ مَّسْجِدًا ﴿۲۱﴾

اور اس طرح ہم نے ان کا حال ان لوگوں پر (جو چند صدیاں بعد کے تھے) ظاہر کر دیا۔ تاکہ وہ جان لیں کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے اور یہ بھی کہ

قیامت کے آنے میں کوئی شک نہیں ہے۔جب وہ (بستی والے) آپس میں ان کے معاملہ میں جھگڑا کرنے لگے۔(جب اصحابِ کہف وفات پا گئے) تو انہوں نے کہا کہ انکے غار پر ایک عمارت (بطور یادگار) بنا دو۔ان کا رب ان کے حال سے خوب واقف ہے۔ان (ایمان والوں) نے کہا جنہیں ان کے معاملہ پر غلبہ حاصل تھا کہ ہم ان (کے دروازہ) پر ضرور ایک مسجد بنائیں گے۔(21)

سَيَقُوْلُوْنَ ثَلٰثَةٌ رَّابِعُهُمْ كَلْبُهُمْ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ خَمْسَةٌ سَادِسُهُمْ كَلْبُهُمْ رَجْمًۢا بِالْغَيْبِ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ سَبْعَةٌ وَّ ثَامِنُهُمْ كَلْبُهُمْ ؕ قُلْ رَّبِّيْٓ اَعْلَمُ بِعِدَّتِهِمْ مَّا يَعْلَمُهُمْ اِلَّا قَلِيْلٌ ۬ فَلَا تُمَارِ فِيْهِمْ اِلَّا مِرَآءً ظَاهِرًا ۪ وَّلَا تَسْتَفْتِ فِيْهِمْ مِّنْهُمْ اَحَدًا ﴿۲۲﴾

عنقریب کچھ لوگ کہہ دیں گے کہ وہ تین تھے اور چوتھا ان کا کتا تھا۔اور کچھ کہہ دیں گے کہ وہ پانچ تھے اور چھٹا ان کا کتا تھا۔(اے رسولؐ) کہہ دیجئے کہ میرا پروردگار ہی ان کی تعداد کو بہتر جانتا ہے۔اور بہت کم لوگوں کو ان کا علم ہے۔سو ان کے بارے میں سوائے سرسری گفتگو کے لوگوں سے زیادہ بحث نہ کریں۔اور نہ ہی ان کے بارے میں ان میں سے کسی سے کچھ پوچھیں۔(22)

وَلَا تَقُوْلَنَّ لِشَايْءٍ اِنِّيْ فَاعِلٌ ذٰلِكَ غَدًا ۙ﴿۲۳﴾

اور آپ کسی چیز کے بارے میں یہ نہ کہیں کہ میں کل اسے ضرور کروں گا۔(23)

اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ۚ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ اِذَا نَسِيْتَ وَقُلْ عَسٰٓى اَنْ يَّهْدِيَنِ رَبِّيْ لِاَقْرَبَ مِنْ هٰذَا رَشَدًا ﴿۲۴﴾

مگر یہ کہ اللہ چاہے (یعنی اس کے ساتھ انشاء اللہ کہا کرو)۔اور جب بھی بھول جائیں تو اپنے پروردگار کو یاد کریں۔اور آپؐ کہہ دیجئے! کہ امید ہے کہ میرا پروردگار ایسی بات کی مجھے راہنمائی کرے جو ہدایت میں اس سے بھی زیادہ قریب ہو۔(24)

وَلَبِثُوْا فِيْ كَهْفِهِمْ ثَلٰثَ مِائَةٍ سِنِيْنَ وَازْدَادُوْا تِسْعًا ﴿۲۵﴾

اور وہ لوگ غار میں رہے تین سو نو سال (309 سال)۔(25)

قُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا لَبِثُوْا ۚ لَهٗ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ اَبْصِرْ بِهٖ وَاَسْمِعْ ؕ مَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّلِيٍّ ۫ وَّلَا يُشْرِكُ فِيْ حُكْمِهٖٓ اَحَدًا ﴿۲۶﴾

کہہ دیجئے! کہ اللہ سب سے بہتر جانتا ہے کہ وہ کتنا عرصہ رہے؟ تمام آسمانوں اور زمین کا غیب اسی کے لئے ہے۔کیا ہی خوب دیکھنے والا اور کیا خوب سننے والا ہے۔اللہ کے سوا ان لوگوں کا کوئی سرپرست نہیں ہے اور نہ وہ کسی کو اپنے حکم میں شریک کرتا ہے۔(26)

وَاتْلُ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنْ كِتَابِ رَبِّكَ ۚؕ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ۚ۫ وَلَنْ تَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا ﴿۲۷﴾

آپ کے پروردگار کی طرف سے قرآن کے ذریعہ جو وحی کی گئی ہے۔اس کی تلاوت کیا کریں۔اس کی باتوں کو کوئی بدلنے والا نہیں ہے۔اور آپ اس کے سوا کوئی جائے پناہ نہیں پائیں گے۔(27)

وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَلَا تَعْدُ عَيْنٰكَ عَنْهُمْ ۚ

تُرِيْدُ زِيْنَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ وَكَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا ﴿۲۸﴾

جو لوگ صبح وشام اپنے پروردگار کو پکارتے ہیں اور اس کی رضا کے طلب گار رہیں آپ بھی ان کے ساتھ صبر کریں۔ ان کی طرف سے آپ کی آنکھیں نہ پھر جائیں۔ کیا آپ دنیا کی زندگی کی آسائش چاہتے ہیں۔ اور اس شخص کے پیچھے نہ چلیں جس کے دل کو ہم نے اپنی یاد سے غافل کر دیا ہے۔ اور وہ اپنی خواہش نفس کی پیروی کرتا ہے اور اس کا معاملہ حد سے گزر گیا ہے۔ (28)

وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ ۗ فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ ۙ اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ نَارًا ۙ اَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا ۭ وَاِنْ يَّسْتَغِيْثُوْا يُغَاثُوْا بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوْهَ ۭ بِئْسَ الشَّرَابُ ۭ وَسَآءَتْ مُرْتَفَقًا ﴿۲۹﴾

اور آپؐ کہہ دیجئے کہ حق تمہارے پروردگار کی طرف سے آ گیا ہے تو جس کا دل چاہے ایمان لائے اور جس کا دل چاہے تو کفر اختیار کرے۔ بے شک ہم نے ظالموں کیلئے ایسی آگ تیار کر رکھی ہے جس کی قناطیں انہیں گھیر لیں گی۔ اور اگر وہ فریاد کریں گے تو ان کی فریاد رسی ایسے پانی سے کی جائے گی جو پگھلے ہوئے تانبے کی طرح ہوگا۔ جو چہروں کو بھون ڈالے گا۔ کیا بری چیز ہے پینے کی۔ اور کیا بری آرام گاہ ہے۔ (29)

چونکہ کائنات کا سارا سلسلہ آزمائش پر مبنی ہے اس لیے اس میں کسی بھی طرح جبر کو دخل نہیں ہے۔ یعنی آپ زبردستی کسی کو مسلمان نہیں بنا سکتے۔ اور نہ ہی زبردستی کسی کو کافر۔ پورے قرآن میں اللہ تعالی نے انسان کی عقل کو اپیل کیا ہے۔ یعنی وہ خود سوچے، سمجھے اور غور کرے۔ اور پھر بغیر کسی جبر و اکراہ کے فیصلہ کرے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ مَنْ اَحْسَنَ عَمَلًا ﴿۳۰﴾ۚ

بے شک جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کئے۔ یقیناً ہم نیک لوگوں کا اجر ضائع نہیں کرتے۔ (30)

اُولٰٓئِكَ لَهُمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّيَلْبَسُوْنَ ثِيَابًا خُضْرًا مِّنْ سُنْدُسٍ وَّاِسْتَبْرَقٍ مُّتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا عَلَى الْاَرَآئِكِ ۭ نِعْمَ الثَّوَابُ ۭ وَحَسُنَتْ مُرْتَفَقًا ﴿۳۱﴾

یہ وہ لوگ ہیں جن کے لئے ہمیشگی کے باغات ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی۔ انہیں وہاں سونے کے کنگن پہنائے جائیں گے۔ سبز ریشم کے باریک اور دبیز کپڑے پہنیں گے۔ اور وہ ان میں گاؤ تکیہ لگائے تخت نشین ہوں گے۔ کیا ہی اچھا ہے ان کا ثواب اور کیا ہی اچھی ہے ان کی آرام گاہ۔ (31)

وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا رَّجُلَيْنِ جَعَلْنَا لِاَحَدِهِمَا جَنَّتَيْنِ مِنْ اَعْنَابٍ وَّحَفَفْنٰهُمَا بِنَخْلٍ وَّجَعَلْنَا بَيْنَهُمَا زَرْعًا ﴿۳۲﴾ؕ

ان لوگوں کے سامنے ان دو آدمیوں کی مثال پیش کریں کہ ہم نے ان میں سے ایک کو انگور کے دو باغ دے رکھے تھے۔ اور انہیں کھجور کے درختوں سے گھیر رکھا تھا۔ اور ان کے درمیان کھیتی اگا دی تھی۔ (32)

كِلْتَا الْجَنَّتَيْنِ اٰتَتْ اُكُلَهَا وَلَمْ تَظْلِمْ مِّنْهُ شَيْـًٔا ۙ وَّفَجَّرْنَا خِلٰلَهُمَا نَهَرًا ﴿۳۳﴾ۙ

دونوں باغ کثرت سے پھل لاتے۔ اور اس کی پیداوار میں کسی طرح کی کمی نہ ہوتی۔ اور دونوں میں ہم نے ایک نہر بھی جاری کر رکھی تھی (33)

وَّ كَانَ لَهٗ ثَمَرٌ ۚ فَقَالَ لِصَاحِبِهٖ وَهُوَ يُحَاوِرُهٗۤ اَنَا اَكْثَرُ مِنْكَ مَالًا وَّ اَعَزُّ نَفَرًا ﴿۳۴﴾

اوراس طرح اس شخص کوان کی پیداوار ملتی رہتی تھی۔ تو ایک دن جب کہ وہ اپنے دوست سے باتیں کر رہا تھا، کہنے لگا کہ میں تم سے مال ودولت میں بھی زیادہ ہوں۔ اور جتھے جماعت (یعنی تعداد) کے لحاظ سے بھی زیادہ عزت والا ہوں۔(34)

وَدَخَلَ جَنَّتَهٗ وَهُوَ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ ۚ قَالَ مَاۤ اَظُنُّ اَنْ تَبِيْدَ هٰذِهٖۤ اَبَدًا ﴿۳۵﴾

اور (ایسی شیخیوں) سے اپنے حق میں ظلم کرتا ہوا اپنے باغ میں داخل ہوا۔ کہنے لگا کہ میں نہیں خیال کرتا کہ یہ باغ کبھی تباہ ہوگا۔(35)

وَّمَاۤ اَظُنُّ السَّاعَةَ قَآئِمَةً ۙ وَّلَئِنْ رُّدِدْتُّ اِلٰى رَبِّيْ لَاَجِدَنَّ خَيْرًا مِّنْهَا مُنْقَلَبًا ﴿۳۶﴾

اور میرا نہیں خیال کہ قیامت برپا ہوگی۔ اور اگر میں اپنے پروردگار کی طرف لوٹایا بھی گیا تو وہاں ضرور اس سے بھی اچھی جگہ پاؤں گا۔(36)

قَالَ لَهٗ صَاحِبُهٗ وَهُوَ يُحَاوِرُهٗۤ اَكَفَرْتَ بِالَّذِيْ خَلَقَكَ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ سَوّٰىكَ رَجُلًا ﴿۳۷﴾

اس کے ساتھی نے اس سے باتیں کرتے ہوئے کہا کہ کیا تو اس ہستی کا انکار کرتا ہے جس نے تجھے پہلے مٹی سے اور پھر نطفہ سے پیدا کیا۔ پھر تجھے پورا آدمی بنادیا۔(37)

لٰكِنَّا۠ هُوَ اللّٰهُ رَبِّيْ وَلَاۤ اُشْرِكُ بِرَبِّيْۤ اَحَدًا ﴿۳۸﴾

رہا میں، تو میرا رب تو وہی اللہ ہے اور میں اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا۔(38)

وَلَوْلَاۤ اِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا شَآءَ اللّٰهُ ۙ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۚ اِنْ تَرَنِ اَنَا اَقَلَّ مِنْكَ مَالًا وَّوَلَدًا ﴿۳۹﴾

اور تو جب اپنے باغ میں داخل ہوا تو کیوں نہ کہا؟ ماشاءاللہ لاقوۃ الا باللہ (جو اللہ چاہتا ہے وہی ہوتا ہے اور خدا کی قوت کے بغیر کوئی قوت نہیں ہے)۔ اور اگر تو مجھے مال واولاد میں اپنے سے کمتر دیکھتا ہے۔(39)

فَعَسٰى رَبِّيْۤ اَنْ يُّؤْتِيَنِ خَيْرًا مِّنْ جَنَّتِكَ وَيُرْسِلَ عَلَيْهَا حُسْبَانًا مِّنَ السَّمَآءِ فَتُصْبِحَ صَعِيْدًا زَلَقًا ﴿۴۰﴾

تو قریب ہے کہ میرا پروردگار مجھے تیرے باغ سے بہتر باغ عطا فرمائے۔ اور تیرے باغ پر آسمان سے بجلیاں بھیج دے، جس سے وہ چٹیل چکنا میدان بن کر رہ جائے۔(40)

اَوْ يُصْبِحَ مَآؤُهَا غَوْرًا فَلَنْ تَسْتَطِيْعَ لَهٗ طَلَبًا ﴿۴۱﴾

یا اس کا پانی اس طرح نیچے اتر جائے کہ تو کسی طرح بھی اسے حاصل نہ کر سکے۔(41)

وَاُحِيْطَ بِثَمَرِهٖ فَاَصْبَحَ يُقَلِّبُ كَفَّيْهِ عَلٰى مَاۤ اَنْفَقَ فِيْهَا وَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا وَيَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ لَمْ اُشْرِكْ بِرَبِّيْۤ اَحَدًا ﴿۴۲﴾

چنانچہ اس کے پھلوں کو گھیرے میں لے لیا گیا (ان پر آفت آگئی)۔ تو اس نے باغ پر جو کچھ خرچ کیا تھا اس پر کفِ افسوس ملتا تھا۔ اور وہ باغ اپنے چھپروں پر گرا پڑا تھا۔ اور وہ کہتا تھا کہ اے کاش کہ میں نے کسی کو اپنے پروردگار کا شریک نہ بنایا ہوتا۔(42)

وَ لَمْ تَكُنْ لَّهٗ فِئَةٌ يَّنْصُرُوْنَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَ مَا كَانَ مُنْتَصِرًا ؕ﴿۴۳﴾

اب اس کے پاس کوئی ایسا گروہ بھی نہیں تھا جو اللہ کے مقابلہ میں اس کی مدد کرتا۔ اور نہ ہی وہ بدلہ لینے کے قابل تھا۔(43)

هُنَالِكَ الْوَلَايَةُ لِلّٰهِ الْحَقِّ ؕ هُوَ خَيْرٌ ثَوَابًا وَّ خَيْرٌ عُقْبًا ﴿۴۴﴾

(ثابت ہوا) کہ ہر قسم کا اختیار خدائے برحق کیلئے ہے۔ وہی بہتر ثواب دینے والا اور وہی بہترین انجام والا ہے۔(44)

وَ اضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ فَاَصْبَحَ هَشِيْمًا تَذْرُوْهُ الرِّيٰحُ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مُّقْتَدِرًا ﴿۴۵﴾

اور آپ ان لوگوں کے سامنے دنیا کی زندگی کی مثال پیش کریں کہ وہ ایسی ہے جیسے ہم نے آسمان سے پانی برسایا تو اس سے زمین کی نباتات مل گئی (اور خوب پھلی پھولی)۔ پھر وہ ریزہ ریزہ ہوگئی۔ جسے ہوائیں اڑائے پھرتی ہیں اور اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔(45)

اَلْمَالُ وَ الْبَنُوْنَ زِيْنَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَ الْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّ خَيْرٌ اَمَلًا ﴿۴۶﴾

مال اور اولاد دنیا کی زندگی کی زینت ہیں۔ اور باقی رہنے والی نیکیاں تمہارے پروردگار کے نزدیک ثواب کے لحاظ سے بھی اور امید کے اعتبار سے بھی کہیں بہتر ہیں۔(46)

وَ يَوْمَ نُسَيِّرُ الْجِبَالَ وَ تَرَى الْاَرْضَ بَارِزَةً ۙ وَّ حَشَرْنٰهُمْ فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ اَحَدًا ۚ﴿۴۷﴾

اور وہ دن یاد کرو، جب ہم پہاڑوں کو چلائیں گے اور تم زمین کو دیکھو گے کہ وہ کھلا ہوا میدان ہے۔ اور ہم اس طرح سب لوگوں کو جمع کریں گے کہ کسی ایک کو بھی نہیں چھوڑیں گے۔(47)

وَ عُرِضُوْا عَلٰى رَبِّكَ صَفًّا ؕ لَقَدْ جِئْتُمُوْنَا كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ ۚ بَلْ زَعَمْتُمْ اَلَّنْ نَّجْعَلَ لَكُمْ مَّوْعِدًا ﴿۴۸﴾

اور وہ تمہارے پروردگار کے حضور صف باندھے پیش کئے جائیں گے۔(تب ان سے کہا جائے گا) آخر تم اسی طرح ہمارے پاس آگئے ہو جس طرح ہم نے تمہیں پہلی مرتبہ پیدا کیا تھا۔ ہاں البتہ تم نے یہ خیال کیا تھا کہ ہم نے تمہارے لئے (دوبارہ پیدا کرنے کا) کوئی وعدہ مقرر نہیں کیا ہے۔(48)

وَ وُضِعَ الْكِتٰبُ فَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ مُشْفِقِيْنَ مِمَّا فِيْهِ وَ يَقُوْلُوْنَ يٰوَيْلَتَنَا مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ لَا يُغَادِرُ صَغِيْرَةً وَّ لَا كَبِيْرَةً اِلَّآ اَحْصٰهَا ۚ وَ وَجَدُوْا مَا عَمِلُوْا حَاضِرًا ؕ وَ لَا يَظْلِمُ رَبُّكَ اَحَدًا ﴿۴۹﴾

اور اعمال نامہ سامنے رکھ دیا جائے گا۔ اور تم دیکھو گے کہ مجرم لوگ اس کے مندرجات سے ڈر رہے ہوں گے۔ اور کہتے ہوں گے۔ ہائے ہماری کم بختی! یہ کیسا اعمال نامہ ہے؟ جس نے کوئی چھوٹا بڑا عمل نہیں چھوڑا، مگر سب کو درج کر لیا ہے۔ اور جو کچھ ان لوگوں نے کیا تھا وہ سب اپنے سامنے پائیں گے۔ اور تمہارا پروردگار کسی پر ظلم نہیں کرتا۔(49)

وَ اِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ كَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ اَمْرِ رَبِّهٖ ؕ اَفَتَتَّخِذُوْنَهٗ وَ ذُرِّيَّتَهٗٓ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِيْ وَ هُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ ؕ بِئْسَ لِلظّٰلِمِيْنَ بَدَلًا ﴿۵۰﴾

اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم کے سامنے سجدہ ریز ہو جاؤ۔ تو سب نے سجدہ کیا، سوائے ابلیس کے۔ وہ جنات میں سے تھا۔ اس نے اپنے پروردگار کے حکم کی نافرمانی کی۔ کیا تم مجھے چھوڑ کر اس کو اور اس کی اولاد کو اپنا سرپرست و کارساز بناتے ہو؟ حالانکہ وہ تمہارا دشمن ہے۔ ظالموں کیلئے کیا ہی برا بدل ہے۔ (50)

مَآ اَشْهَدْتُّهُمْ خَلْقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ لَا خَلْقَ اَنْفُسِهِمْ ۪ وَ مَا كُنْتُ مُتَّخِذَ الْمُضِلِّيْنَ عَضُدًا ﴿۵۱﴾

اور میں نے انہیں آسمان و زمین کی پیدائش کے وقت حاضر نہیں کیا اور نہ ہی ان کی اپنی خلقت کے وقت۔ اور میں ایسا نہیں ہوں کہ گمراہ کرنے والوں کو اپنا دست و بازو بناؤں۔ (51)

وَ يَوْمَ يَقُوْلُ نَادُوْا شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهُمْ وَ جَعَلْنَا بَيْنَهُمْ مَّوْبِقًا ﴿۵۲﴾

اور وہ دن یاد رکھو! جب اللہ مشرکین سے فرمائے گا کہ بلاؤ میرے ان شریکوں کو جن کو تم میرا شریک خیال کرتے تھے۔ چنانچہ وہ انہیں پکاریں گے لیکن وہ انہیں کوئی جواب نہیں دیں گے۔ اور ہم ان کے درمیان ایک آڑ مقرر کر دیں گے کہ وہ ایک دوسرے کی بات نہیں سن سکتے۔ (52)

وَ رَاَ الْمُجْرِمُوْنَ النَّارَ فَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ مُّوَاقِعُوْهَا وَ لَمْ يَجِدُوْا عَنْهَا مَصْرِفًا ﴿۵۳﴾

اور جب مجرم لوگ دوزخ کی آگ دیکھیں گے، تو وہ خیال کریں گے کہ وہ اس میں گرنے والے ہیں اور وہ اس سے بچنے کی کوئی راہ نہیں پائیں گے۔ (53)

وَ لَقَدْ صَرَّفْنَا فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِلنَّاسِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ؕ وَ كَانَ الْاِنْسَانُ اَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا ﴿۵۴﴾

اور ہم نے اس قرآن میں لوگوں کی ہدایت کے لئے ہر قسم کی مثالیں پھیر پھیر کر بیان کر دی ہیں۔ مگر انسان ہر چیز سے بڑھ کر جھگڑالو ہے۔ (54)

وَ مَا مَنَعَ النَّاسَ اَنْ يُّؤْمِنُوْٓا اِذْ جَآءَهُمُ الْهُدٰى وَ يَسْتَغْفِرُوْا رَبَّهُمْ اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمْ سُنَّةُ الْاَوَّلِيْنَ اَوْ يَاْتِيَهُمُ الْعَذَابُ قُبُلًا ﴿۵۵﴾

اُن کے سامنے جب ہدایت آئی تو اسے ماننے اور اپنے رب کے حضور معافی چاہنے سے آخر اُن کو کس چیز نے روک دیا؟ اِس کے سوا اور کچھ نہیں کہ وہ منتظر ہیں کہ اُن کے ساتھ بھی وہی کچھ ہو جو پچھلی قوموں کے ساتھ ہو چکا ہے۔ یا یہ کہ وہ عذاب کو سامنے آتا دیکھ لیں۔ (55)

ان لوگوں کا حال یہ ہے کہ وہ نبی کریمؐ کی تبلیغ کو حجت ماننا نہیں چاہتے۔ بلکہ ان کا دماغ اسی طرح کی نشانی چاہتا ہے جیسی پچھلی اقوام پر آئی (معجزات کی صورت میں)۔ اور دوسری صورت یہ ہے کہ بالکل مغلوب ہو جائیں۔ مومن ان کے ساتھ جنگ کریں اور یہ لوگ اپنے ساتھیوں کو اپنے سامنے قتل ہوتا دیکھ لیں۔ تو پھر یہ ہار مان کر ایمان لے آئیں گے۔

وَ مَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّا مُبَشِّرِيْنَ وَ مُنْذِرِيْنَ ۚ وَ يُجَادِلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوْا بِهِ الْحَقَّ وَ اتَّخَذُوْٓا اٰيٰتِيْ وَ مَآ اُنْذِرُوْا هُزُوًا ﴿۵۶﴾

اور ہم رسولوں کو نہیں بھیجتے مگر خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر۔ اور جو کافر ہیں وہ باطل کے (ہتھیار سے) جھگڑتے ہیں تا کہ اس کے ذریعہ سے حق کو مٹا دیں۔ اور انہوں نے میری آیتوں کو اور جس چیز (عذاب) سے انہیں ڈرایا گیا تھا اس کو مذاق بنا رکھا ہے۔ (56)

وَ مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ فَاَعْرَضَ عَنْهَا وَ نَسِيَ مَا قَدَّمَتْ يَدٰهُ ؕ اِنَّا جَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ

اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ؕ وَ اِنْ تَدْعُهُمْ اِلَى الْهُدٰى فَلَنْ يَّهْتَدُوْٓا اِذًا اَبَدًا ﴿۵۷﴾

اور اس شخص سے بڑھ کر ظالم کون ہے جسے اس کے پروردگار کی نشانیوں کے ذریعہ سے نصیحت کی جائے۔ مگر وہ ان سے روگردانی کرے اور اپنے ان اعمال کو بھول جائے جو وہ اپنے ہاتھوں پہلے بھیج چکا ہے۔ ہم نے ان کے دلوں پر پردے ڈال دیئے ہیں کہ اس کو سمجھیں اور ان کے کانوں میں گرانی ڈال دی ہے کہ اس کو سنیں (یہ حق سے اعراض کرنے کی سزا ہے)۔ اور اگر آپؐ انہیں ہدایت کی طرف بلائیں تو وہ اس حالت میں کبھی راہِ راست پر نہیں آئیں گے۔(57)

وَ رَبُّكَ الْغَفُوْرُ ذُو الرَّحْمَةِ ؕ لَوْ يُؤَاخِذُهُمْ بِمَا كَسَبُوْا لَعَجَّلَ لَهُمُ الْعَذَابَ ؕ بَلْ لَّهُمْ مَّوْعِدٌ لَّنْ يَّجِدُوْا مِنْ دُوْنِهٖ مَوْئِلًا ﴿۵۸﴾

تیرا رب بڑا درگزر کرنے والا، رحم کرنے والا ہے۔ وہ ان کے کرتوتوں پر انہیں پکڑنا چاہتا تو جلدی ہی عذاب بھیج دیتا۔ مگر ان کے لیے وعدے کا ایک وقت مقرر ہے اور اس سے بچ کر بھاگ نکلنے کی یہ کوئی راہ نہ پائیں گے۔(58)

وَ تِلْكَ الْقُرٰٓى اَهْلَكْنٰهُمْ لَمَّا ظَلَمُوْا وَ جَعَلْنَا لِمَهْلِكِهِمْ مَّوْعِدًا ﴿۵۹﴾

اور یہ بستیاں ہیں جب (ان کے باشندوں نے) ظلم و زیادتی کی تو ہم نے انہیں ہلاک کر ڈالا۔ اور ہم نے ان کی ہلاکت کے لئے ایک میعاد مقرر کر دی تھی۔(59)

وَ اِذْ قَالَ مُوْسٰى لِفَتٰىهُ لَآ اَبْرَحُ حَتّٰٓى اَبْلُغَ مَجْمَعَ الْبَحْرَيْنِ اَوْ اَمْضِيَ حُقُبًا ﴿۶۰﴾

اور جب موسیٰؑ نے اپنے خادم سے کہا کہ میں برابر سفر جاری رکھوں گا یہاں تک کہ اس جگہ پہنچوں جہاں دو دریا اکٹھے ہوتے ہیں۔ یا پھر یونہی مدتوں چلتا رہوں گا۔(60)

فَلَمَّا بَلَغَا مَجْمَعَ بَيْنِهِمَا نَسِيَا حُوْتَهُمَا فَاتَّخَذَ سَبِيْلَهٗ فِي الْبَحْرِ سَرَبًا ﴿۶۱﴾

تو جب وہ دونوں ان دو دریاؤں کے اکٹھا ہونے کی جگہ پر پہنچے، تو وہ دونوں اپنی مچھلی کو بھول گئے۔ اور اس نے دریا میں داخل ہونے کے لئے سرنگ کی طرح اپنا راستہ بنا لیا۔(61)

فَلَمَّا جَاوَزَا قَالَ لِفَتٰىهُ اٰتِنَا غَدَآءَنَا ؗ لَقَدْ لَقِيْنَا مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا ﴿۶۲﴾

جب وہ دونوں وہاں سے آگے بڑھ گئے۔ تو موسیٰؑ نے اپنے جوان سے کہا ہمارا صبح کا کھانا لاؤ۔ یقیناً ہمیں اس سفر میں بڑی مشقت اٹھانا پڑی ہے۔(ہم بہت تھک گئے ہیں)۔(62)

قَالَ اَرَءَيْتَ اِذْ اَوَيْنَآ اِلَى الصَّخْرَةِ فَاِنِّيْ نَسِيْتُ الْحُوْتَ ؗ وَ مَآ اَنْسٰنِيْهُ اِلَّا الشَّيْطٰنُ اَنْ اَذْكُرَهٗ ۚ وَ اتَّخَذَ سَبِيْلَهٗ فِي الْبَحْرِ ۖۗ عَجَبًا ﴿۶۳﴾

اس جوان نے کہا کیا آپ نے دیکھا تھا؟ کہ جب ہم اس چٹان کے پاس ستانے کیلئے ٹھہرے ہوئے تھے تو میں مچھلی کو بھول گیا۔ اور شیطان نے مجھے ایسا غافل کیا کہ میں آپ سے اس کا ذکر کرنا بھی بھول گیا۔ اور اس نے عجیب طریقہ سے دریا میں اپنا راستہ بنا لیا۔(63)

قَالَ ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ ۖ فَارْتَدَّا عَلٰٓى اٰثَارِهِمَا قَصَصًا ﴿٦٤﴾

موسیٰؑ نے کہا یہی تو وہ مقام تھا جس کی ہمیں تلاش تھی۔ چنانچہ وہ دونوں اپنے پاؤں کے نشان دیکھتے ہوئے واپس ہوئے۔(64)

فَوَجَدَا عَبْدًا مِّنْ عِبَادِنَآ اٰتَيْنٰهُ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَعَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا ﴿٦٥﴾

سوانہوں نے وہاں ہمارے بندوں میں سے ایک خاص بندہ کو پایا۔ جسے ہم نے اپنی خاص رحمت سے نوازا تھا۔اور اسے اپنی طرف سے خاص علم عطا کیا تھا۔(65)

قَالَ لَهٗ مُوْسٰى هَلْ اَتَّبِعُكَ عَلٰٓى اَنْ تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا ﴿٦٦﴾

موسیٰؑ نے اس سے کہا! کیا میں آپ کے ساتھ رہ سکتا ہوں بشرطیکہ ہدایت کا وہ خصوصی علم جو آپ کو سکھایا گیا ہے اس میں سے کچھ مجھے بھی سکھا دیں۔(66)

قَالَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا ﴿٦٧﴾

اس نے جواب میں کہا! کہ آپ میرے ساتھ رہ کر صبر نہیں کر سکتے۔(67)

وَكَيْفَ تَصْبِرُ عَلٰى مَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ خُبْرًا ﴿٦٨﴾

اور بھلا ان باتوں پر آپ صبر کر بھی کیسے سکتے ہیں جو تمہارے احاطہ علم سے باہر ہیں؟(68)

قَالَ سَتَجِدُنِيْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ صَابِرًا وَّلَآ اَعْصِيْ لَكَ اَمْرًا ﴿٦٩﴾

موسیٰؑ نے کہا انشاءاللہ! آپ مجھے صابر پائیں گے اور میں آپ کے کسی حکم کی خلاف ورزی نہیں کروں گا۔(69)

قَالَ فَاِنِ اتَّبَعْتَنِيْ فَلَا تَسْـَٔلْنِيْ عَنْ شَيْءٍ حَتّٰٓى اُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا ﴿٧٠﴾

اس نے کہا کہ اگر آپ میرے ساتھ رہنا چاہتے ہیں تو آپ کسی چیز کے بارے میں مجھ سے سوال نہ کریں۔ جب تک میں خود آپ سے اس کا ذکر نہ کروں۔(70)

فَانْطَلَقَا ۫ حَتّٰٓى اِذَا رَكِبَا فِي السَّفِيْنَةِ خَرَقَهَا ۭ قَالَ اَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ اَهْلَهَا ۚ لَقَدْ جِئْتَ شَيْـًٔا اِمْرًا ﴿٧١﴾

اس کے بعد دونوں چل پڑے۔ یہاں تک کہ جب کشتی میں سوار ہو گئے تو اس اللہ کے بندے نے اس میں سوراخ کر دیا۔ موسیٰؑ نے کہا! آپ نے اس لئے کشتی میں سوراخ کیا ہے کہ سب کشتی والوں کو ڈبو دیں؟ آپ نے بڑی عجیب حرکت کی ہے۔(71)

قَالَ اَلَمْ اَقُلْ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا ﴿٧٢﴾

اس اللہ کے بندے نے کہا۔ کیا میں نے نہیں کہا تھا کہ آپ میرے ساتھ رہ کر صبر نہیں کر سکیں گے؟(72)

قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِيْ بِمَا نَسِيْتُ وَلَا تُرْهِقْنِيْ مِنْ اَمْرِيْ عُسْرًا ﴿٧٣﴾

موسیٰؑ نے کہا جو بھول ہو گئی اس پر مجھ سے مؤاخذہ نہ کریں اور اس معاملہ میں مجھ سے زیادہ سختی نہ کریں۔(73)

فَانْطَلَقَا ۫ حَتّٰٓى اِذَا لَقِيَا غُلٰمًا فَقَتَلَهٗ ۙ قَالَ اَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةًۢ بِغَيْرِ نَفْسٍ ۭ لَقَدْ جِئْتَ شَيْـًٔا نُّكْرًا ﴿٧٤﴾

چنانچہ پھر دونوں چل پڑے۔ یہاں تک کہ ایک لڑکے سے ملے تو اس بندہ نے اسے قتل کر دیا۔ موسیٰؑ نے کہا آپ نے ایک بے گناہ کو قصاص کے بغیر قتل کر دیا۔ یہ تو آپ نے سخت برا کام کیا۔(74)

قَالَ اَلَمۡ اَقُلۡ لَّكَ اِنَّكَ لَنۡ تَسۡتَطِيۡعَ مَعِىَ صَبۡرًا ۝٧٥

اس اللہ کے بندے نے کہا۔ کیا میں نے نہیں کہا تھا کہ آپ میرے ساتھ رہ کر صبر نہیں کر سکیں گے؟(75)

قَالَ اِنۡ سَاَلۡتُكَ عَنۡ شَىۡءٍۢ بَعۡدَهَا فَلَا تُصٰحِبۡنِىۡ‌ ۚ قَدۡ بَلَغۡتَ مِنۡ لَّدُنِّىۡ عُذۡرًا ۝٧٦

موسیٰؑ نے کہا(اچھا) اگر اس کے بعد آپ سے کسی چیز کے متعلق پوچھوں تو آپ مجھے اپنے ساتھ نہ رکھیں۔ بے شک آپ کے پاس اس کے لیے کافی دلیل موجود ہے۔(76)

فَانْطَلَقَا ٚ حَتّٰٓى اِذَاۤ اَتَيَاۤ اَهۡلَ قَرۡيَةِ ۨاسۡتَطۡعَمَاۤ اَهۡلَهَا فَاَبَوۡا اَنۡ يُّضَيِّفُوۡهُمَا فَوَجَدَا فِيۡهَا جِدَارًا يُّرِيۡدُ اَنۡ يَّنۡقَضَّ فَاَقَامَهٗ‌ ؕ قَالَ لَوۡ شِئۡتَ لَتَّخَذۡتَ عَلَيۡهِ اَجۡرًا ۝٧٧

اس کے بعد وہ دونوں آگے چلے یہاں تک کہ ایک گاؤں والوں کے پاس پہنچے اور ان سے کھانا طلب کیا۔ مگر انہوں نے ان کی مہمانداری کرنے سے انکار کر دیا۔ پھر ان دونوں نے وہاں ایک دیوار دیکھی جو گرنے والی تھی۔ تو اس اللہ کے بندے نے اسے تعمیر کر کے سیدھا کھڑا کر دیا۔ اس پر موسیٰؑ نے کہا! اگر آپ چاہتے تو اس کام کی ان لوگوں سے کچھ اجرت ہی لے لیتے۔(77)

قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَيۡنِىۡ وَبَيۡنِكَ‌ ۚ سَاُنَبِّئُكَ بِتَاۡوِيۡلِ مَا لَمۡ تَسۡتَطِعْ عَّلَيۡهِ صَبۡرًا ۝٧٨

اس اللہ کے بندے نے کہا! اب میری اور تمہاری جدائی ہے۔ اب میں تمہیں ان باتوں کی حقیقت بتاتا ہوں جن پر تم صبر نہ کر سکے۔(78)

اَمَّا السَّفِيۡنَةُ فَكَانَتۡ لِمَسٰكِيۡنَ يَعۡمَلُوۡنَ فِى الۡبَحۡرِ فَاَرَدْتُّ اَنۡ اَعِيۡبَهَا وَكَانَ وَرَآءَهُمۡ مَّلِكٌ يَّاۡخُذُ كُلَّ سَفِيۡنَةٍ غَصۡبًا ۝٧٩

جہاں تک کشتی کا معاملہ ہے تو وہ چند مسکینوں کی تھی جو دریا پر کام کرتے تھے۔ میں نے چاہا کہ اس میں عیب ڈال دوں۔ کیونکہ دریا کے پار ایک بادشاہ تھا۔ جو ہر (پائیدار) کشتی پر زبردستی قبضہ کر لیتا تھا۔(79)

كُلَّ سَفِيۡنَةٍ کے بعد صالحة کا لفظ محذوف ہے۔ یعنی بادشاہ ہر کشتی نہیں پکڑ رہا تھا۔ بلکہ جو صاف ستھری اور پائیدار تھیں وہی پکڑ رہا تھا۔ اسی لیے عیب ڈالا گیا کہ بادشاہ اسے چھوڑ دے۔

وَاَمَّا الۡغُلٰمُ فَكَانَ اَبَوٰهُ مُؤۡمِنَيۡنِ فَخَشِيۡنَاۤ اَنۡ يُّرۡهِقَهُمَا طُغۡيَانًا وَّكُفۡرًا‌ ۝٨٠

اور جہاں تک اس بچے کا معاملہ ہے تو اس کے ماں باپ مؤمن تھے۔ ہمیں اندیشہ ہوا کہ یہ (بڑا ہو کر) ان کو بھی سرکشی اور کفر میں مبتلا کر دے گا۔(80)

فَاَرَدۡنَاۤ اَنۡ يُّبۡدِلَهُمَا رَبُّهُمَا خَيۡرًا مِّنۡهُ زَكٰوةً وَّاَقۡرَبَ رُحۡمًا ۝٨١

تو ہم نے چاہا کہ ان کا پروردگار اس کے عوض انہیں ایسی اولاد دے جو پاکیزگی میں اس سے بہتر ہو، اور محبت میں اس سے بڑھ کر ہو۔(81)

وَ اَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلٰمَیْنِ یَتِیْمَیْنِ فِی الْمَدِیْنَةِ وَ كَانَ تَحْتَهٗ كَنْزٌ لَّهُمَا وَ كَانَ اَبُوْهُمَا صَالِحًا ۚ
فَاَرَادَ رَبُّكَ اَنْ یَّبْلُغَاۤ اَشُدَّهُمَا وَ یَسْتَخْرِجَا كَنْزَهُمَا ۖۗ رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ۚ وَ مَا فَعَلْتُهٗ عَنْ اَمْرِیْ ؕ
ذٰلِكَ تَاْوِیْلُ مَا لَمْ تَسْطِعْ عَّلَیْهِ صَبْرًا ؕ﴿۸۲﴾

باقی رہا دیوار کا معاملہ، تو وہ اس شہر کے دو یتیم بچوں کی تھی اور اس کے نیچے ان بچوں کا خزانہ دفن تھا۔ اور ان کا باپ نیک آدمی تھا۔ تو تمہارے پروردگار نے چاہا کہ وہ بچے اپنی جوانی کو پہنچیں اور اپنا خزانہ نکال لیں۔ اور یہ سب کچھ پروردگار کی رحمت کی بناء پر ہوا ہے۔ اور میں نے جو کچھ کیا ہے اپنی مرضی سے نہیں کیا (بلکہ اللہ کے حکم سے کیا)۔ یہ ہے حقیقت ان باتوں کی جن پر تم صبر نہ کر سکے۔ (82)

وَ یَسْـَٔلُوْنَكَ عَنْ ذِی الْقَرْنَیْنِ ؕ قُلْ سَاَتْلُوْا عَلَیْكُمْ مِّنْهُ ذِكْرًا ؕ﴿۸۳﴾

لوگ آپؐ سے ذوالقرنین کے بارے میں سوال کرتے ہیں۔ آپؐ کہہ دیجئے کہ میں ابھی ان کا کچھ حال تمہیں سناتا ہوں۔ (83)

اِنَّا مَكَّنَّا لَهٗ فِی الْاَرْضِ وَ اٰتَیْنٰهُ مِنْ كُلِّ شَیْءٍ سَبَبًا ۙ﴿۸۴﴾ فَاَتْبَعَ سَبَبًا ﴿۸۵﴾

ہم نے اسے زمین میں اقتدار عطا کیا تھا۔ اور اسے ہر طرح کا ساز و سامان مہیا کر دیا تھا۔ (84) پھر اس نے ایک مہم کا ارادہ کیا۔ (85)

حَتّٰۤى اِذَا بَلَغَ مَغْرِبَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَغْرُبُ فِیْ عَیْنٍ حَمِئَةٍ وَّ وَجَدَ عِنْدَهَا قَوْمًا ؕ قُلْنَا یٰذَا
الْقَرْنَیْنِ اِمَّاۤ اَنْ تُعَذِّبَ وَ اِمَّاۤ اَنْ تَتَّخِذَ فِیْهِمْ حُسْنًا ﴿۸۶﴾

یہاں تک کہ وہ چلتے چلتے غروبِ آفتاب کے مقام پر پہنچ گیا تو اسے ایک سیاہ کیچڑ کے چشمے میں غروب ہوتا ہوا پایا۔ اور اس کے پاس ایک قوم کو آباد پایا۔ ہم نے کہا اے ذوالقرنین! (تمہیں اختیار ہے) خواہ انہیں سزا دو یا ان کے ساتھ حسن سلوک کا رویہ اختیار کرو۔ (86)

قَالَ اَمَّا مَنْ ظَلَمَ فَسَوْفَ نُعَذِّبُهٗ ثُمَّ یُرَدُّ اِلٰى رَبِّهٖ فَیُعَذِّبُهٗ عَذَابًا نُّكْرًا ﴿۸۷﴾

ذوالقرنینؑ نے کہا کہ (ہم بے انصافی نہیں کریں گے) جو ظلم و سرکشی کرے گا ہم اسے ضرور سزا دیں گے۔ اور پھر وہ اپنے پروردگار کی طرف لوٹایا جائے گا تو وہ اسے سخت سزا دے گا۔ (87)

وَ اَمَّا مَنْ اٰمَنَ وَ عَمِلَ صَالِحًا فَلَهٗ جَزَآءَ ِ الْحُسْنٰى ۚ وَ سَنَقُوْلُ لَهٗ مِنْ اَمْرِنَا یُسْرًا ؕ﴿۸۸﴾

اور جو کوئی ایمان لائے گا اور نیک عمل کرے گا اس کیلئے اچھی جزا ہے۔ اور ہم بھی اس کے ساتھ معاملہ میں نرمی کریں گے۔ (88)

ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا ﴿۸۹﴾

پھر اس نے ایک اور مہم کا ارادہ کیا۔ (89)

حَتّٰۤى اِذَا بَلَغَ مَطْلِعَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَطْلُعُ عَلٰى قَوْمٍ لَّمْ نَجْعَلْ لَّهُمْ مِّنْ دُوْنِهَا سِتْرًا ۙ﴿۹۰﴾

یہاں تک کہ چلتے چلتے وہ طلوعِ آفتاب کی جگہ پہنچا۔ تو اسے ایک ایسی قوم پر طلوع ہوتا ہوا پایا کہ جس کیلئے ہم نے دھوپ سے بچنے کے لیے کوئی آڑ نہیں رکھی تھی۔ (91)

یعنی وہاں سایہ کے لیے نہ کوئی پہاڑ تھے اور نہ ہی جنگل۔ یعنی کھلا میدان تھا۔

كَذٰلِكَ ۭ وَقَدْ اَحَطْنَا بِمَا لَدَيْهِ خُبْرًا ۝۹۱ ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا ۝۹۲

ایسا ہی تھا اور جو کچھ ذوالقرنینؑ کے پاس تھا اس کی ہم کو پوری خبر تھی۔(92) پھر ایک اور مہم کا ارادہ کیا۔(92)

حَتّٰٓي اِذَا بَلَغَ بَيْنَ السَّدَّيْنِ وَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمَا قَوْمًا ۙ لَّا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ قَوْلًا ۝۹۳

یہاں تک کہ جب چلتے چلتے وہ دو پہاڑوں کے درمیان میں پہنچا، تو ادھر ایک ایسی قوم کو پایا۔ جو ان کی زبان مشکل ہی سے سمجھتی تھی۔(93)

قَالُوْا يٰذَا الْقَرْنَيْنِ اِنَّ يَاْجُوْجَ وَ مَاْجُوْجَ مُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ فَهَلْ نَجْعَلُ لَكَ خَرْجًا عَلٰٓي اَنْ تَجْعَلَ بَيْنَنَا وَ بَيْنَهُمْ سَدًّا ۝۹۴

انہوں نے کہا اے ذوالقرنینؑ! یاجوج اور ماجوج اس سرزمین میں فساد کرتے ہیں تو کیا یہ ممکن ہے کہ ہم آپ کیلئے اجرت کا کچھ انتظام کر دیں تا کہ آپ ہمارے اور ان کے درمیان کوئی دیوار تعمیر کر دیں۔(94)

یاجوج و ماجوج کوئی علیحدہ مخلوق نہیں ہیں بلکہ یہ انسان ہی ہیں۔ مفسدون فی الارض کا لفظ وضاحت کر رہا ہے کہ یہ لوگ ساتھ والے لوگوں کو آ کر تنگ کرتے تھے۔ اس لیے انہوں نے ذوالقرنینؑ سے درخواست کی کہ ان سے محفوظ رہنے کا پکا بندوبست کیا جائے۔

قَالَ مَا مَكَّنِّيْ فِيْهِ رَبِّيْ خَيْرٌ فَاَعِيْنُوْنِيْ بِقُوَّةٍ اَجْعَلْ بَيْنَكُمْ وَ بَيْنَهُمْ رَدْمًا ۝۹۵

ذوالقرنینؑ نے کہا! جو طاقت اور رزق میرے پروردگار نے مجھے دے رکھا ہے وہ تمہاری اجرت سے کہیں بڑھ کر ہے۔ تم بس اپنی (افرادی) قوت سے میری مدد کرو۔ تو میں تمہارے اور ان کے درمیان بند باندھ دوں گا۔(95)

اٰتُوْنِيْ زُبَرَ الْحَدِيْدِ ۭ حَتّٰٓي اِذَا سَاوٰى بَيْنَ الصَّدَفَيْنِ قَالَ انْفُخُوْا ۭ حَتّٰٓي اِذَا جَعَلَهٗ نَارًا ۙ قَالَ اٰتُوْنِيْٓ اُفْرِغْ عَلَيْهِ قِطْرًا ۝۹۶

میرے پاس لوہے کے بڑے بڑے ٹکڑے لاؤ (چنانچہ وہ لائے)۔ یہاں تک کہ جب دو پہاڑوں کے (درمیانی خلا کو پُر کر کے) دونوں کے کناروں کے درمیان کو برابر کر دیا۔ تو کہا آگ پھونکو۔ یہاں تک کہ جب اس آہنی دیوار کو بالکل آگ بنا دیا تو کہا اب پگھلا ہوا تانبا لاؤ تا کہ اس پر انڈیل دوں۔(96)

فَمَا اسْطَاعُوْٓا اَنْ يَّظْهَرُوْهُ وَمَا اسْتَطَاعُوْا لَهٗ نَقْبًا ۝۹۷

پھر وہ نہ اس پر چڑھ سکتے تھے اور نہ اس میں نقب لگا سکتے تھے۔(97)

قَالَ هٰذَا رَحْمَةٌ مِّنْ رَّبِّيْ ۚ فَاِذَا جَاۗءَ وَعْدُ رَبِّيْ جَعَلَهٗ دَكَّاۗءَ ۚ وَكَانَ وَعْدُ رَبِّيْ حَقًّا ۝۹۸

ذوالقرنینؑ نے کہا! یہ میرے رب کی رحمت ہے۔ پھر جب میرے رب کا وعدہ آئے گا تو اسے ریزہ ریزہ کر دے گا۔ اور میرے رب کا وعدہ سچا ہے(98)

وَ تَرَكْنَا بَعْضَهُمْ يَوْمَىِٕذٍ يَّمُوْجُ فِيْ بَعْضٍ وَّ نُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَجَمَعْنٰهُمْ جَمْعًا ۝۹۹

اور قیامت کے دن تک ہم اس طرح ان کو چھوڑ دیں گے کہ دریا کی لہروں کی طرح گڈمڈ ہو جائیں گے۔ اور صور پھونکا جائے گا۔ اور پھر ہم سب کو پوری طرح جمع کر دیں گے۔(99)

یعنی عرصہ دراز کے بعد وہ وہاں سے نکل کر باقی انسانوں میں گھل مل جائیں گے۔ اور قیامت کے روز سب کے ساتھ جمع ہو جائیں گے۔

وَّعَرَضْنَا جَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لِّلْكٰفِرِيْنَ عَرْضَا ۙ﴿١٠٠﴾

اور اس دن ہم دوزخ کو کافروں کے سامنے پیش کر دیں گے۔(100)

الَّذِيْنَ كَانَتْ اَعْيُنُهُمْ فِيْ غِطَآءٍ عَنْ ذِكْرِيْ وَكَانُوْا لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَمْعًا ﴿١٠١﴾

جن کی آنکھوں پر میری یاد سے پردہ پڑا ہوا تھا (کہ میری آیات نہیں دیکھتے تھے) اور نہ ہی وہ سن سکتے تھے۔(101)

اَفَحَسِبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اَنْ يَّتَّخِذُوْا عِبَادِيْ مِنْ دُوْنِيْٓ اَوْلِيَآءَ ۭ اِنَّآ اَعْتَدْنَا جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِيْنَ نُزُلًا ﴿١٠٢﴾

کیا کافروں کا یہ خیال ہے کہ وہ مجھے چھوڑ کر میرے بندوں کو اپنا کارساز اور سرپرست بنا لیں گے ا (اور ہم باز پرس نہیں کریں گے)۔ بے شک ہم نے دوزخ کو کافروں کی مہمانی کیلئے تیار کر رکھا ہے۔(102)

قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْاَخْسَرِيْنَ اَعْمَالًا ۭ﴿١٠٣﴾

آپؐ کہہ دیجئے (اے لوگو!) کیا ہم تمہیں بتا دیں کہ اعمال کے اعتبار سے سب سے زیادہ خسارے میں کون ہیں۔(103)

اَلَّذِيْنَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا ﴿١٠٤﴾

جن کی دنیا کی زندگی کی تمام سعی و کوشش ضائع ہوگئی (یعنی اعمال)۔ حالانکہ وہ یہ خیال کرتے ہیں کہ وہ بڑے اچھے کام کر رہے ہیں۔(104)

آج بھی مسلمانوں کے مختلف طرح کے فرقے مختلف انداز کے اعمال کرتے ہیں۔ اس لیے یہ ذہن میں رکھنا ضروری ہے کہ عمل وہی درست ہے جس کے پیچھے قرآن کریم کی دلیل ہوگی۔ روز محشر تمام اعمال قرآن کریم کے مطابق تولے جائیں گے۔ کیوں کہ اللہ تعالی نے اسی کو ہی بطور وحی نازل کیا ہے۔ اور اس کی حفاظت کی ذمہ داری لی ہے۔ اس لیے جو اعمال قرآن کے مطابق نہیں ہونگے وہ اس قابل نہیں ہونگے کہ ان کا وزن کیا جائے۔

اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ وَلِقَاۗىِٕهٖ فَحَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِيْمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَزْنًا ﴿١٠٥﴾

یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے پروردگار کی آیتوں کا اور اس سے ملاقات کا انکار کیا۔ پس ان کے سارے اعمال ضائع ہو گئے۔ اس لئے ہم قیامت کے دن ان کے لئے کوئی وزن قائم نہیں کریں گے۔(105)

ذٰلِكَ جَزَاۗؤُهُمْ جَهَنَّمُ بِمَا كَفَرُوْا وَاتَّخَذُوْٓا اٰيٰتِيْ وَرُسُلِيْ هُزُوًا ﴿١٠٦﴾

ایسے لوگوں کی سزا ہے جہنم۔ ان کے کفر کرنے اور میری آیات اور میرے رسولوں کا مذاق اڑانے کی پاداش میں۔(106)

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا ۙ﴿١٠٧﴾

بے شک جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل بھی کئے تو ان کی مہمان نوازی کیلئے فردوس کے باغات ہیں۔(107)

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا لَا يَبْغُوْنَ عَنْهَا حِوَلًا ﴿١٠٨﴾

جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے وہاں سے منتقل ہونا پسند نہیں کریں گے۔(108)

قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّيْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّيْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا ﴿١٠٩﴾

کہہ دیجئے! کہ اگر میرے پروردگار کے کلمات لکھنے کیلئے سمندر سیاہی بن جائے تو وہ ختم ہو جائے گا قبل اس کے کہ میرے پروردگار کے کلمات ختم ہوں۔ اگرچہ ہم اس سمندر کے ساتھ ایک اور سمندر بھی ملا دیں۔(109)

قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا ﴿١١٠﴾

(اے رسولؐ) کہہ دیجئے! کہ میں بھی تمہاری طرح ایک بشر ہوں البتہ میری طرف وحی کی جاتی ہے۔ کہ تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے پس جو کوئی اپنے رب سے ملاقات کرنے کا امیدوار ہے۔ اسے چاہیے کہ نیک عمل کرتا رہے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو بھی شریک نہ کرے۔(110)

آیت 109 میں اللہ تعالیٰ کا تعارف ہے کہ اس کی صفات کا ہم احاطہ نہیں کر سکتے۔ اور آیت 110 میں نبیؐ کا تعارف ہے جو فرما رہے ہیں کہ میں تمہارے ہی جیسا بشر ہوں یعنی ہر طرح کے مادی قوانین جس طرح سے تمہارے اوپر اثر انداز ہوتے ہیں ویسے ہی مجھ پر ہوتے ہیں۔ تم میں اور مجھ میں صرف وحی کا فرق ہے۔

اس سے یہ بات ذہن میں رکھنی چاہیے کہ پیغمبر کو ان صفات کا حامل نہیں سمجھنا چاہیے جو صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی ہیں۔

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

اہم مضامین سورہ مریم

مضمون	صفحہ نمبر
کھیعص کا مفہوم۔	450
ذکریاؑ کا ذکر۔	450
یحیؑ کی معجزانہ پیدائش۔	451
مریمؑ کا ذکر۔	451
عیسیؑ کی معجزانہ پیدائش۔	452
عیسیؑ کی بن باپ کے پیدائش۔	453
ابراھیمؑ کا ذکر۔	455
موسیؑ اور ہارونؑ کا ذکر۔	456
اسمعیلؑ کا ذکر	457
ادریسؑ کا ذکر	457
مکاناً علیا کا مفہوم	457
جنت کے وارث پرہیزگار ہونگے	458
پل صراط کی حقیقت۔	459
مشرکین کا عقیدہ کہ رحمن کے بیٹا ہے۔	461
قرآن مخاطب قوم کی زبان میں آسان کیا گیا	462

19۔سورہ مریم

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

میں شروع کرتا ہوں اللہ کے نام کے ساتھ جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے۔

كٓهٰيٰعٓصٓ ۚ ﴿١﴾

(ک) کذلك۔(ھ) وھبنا۔(ی) یحیٰؑ۔(ع) عیسیٰؑ۔(ص) صدیق نبیوں کا بیان۔(ابراھیمؑ، اسمٰعیلؑ، ادریسؑ)۔پورا مطلب اس طرح سے ہے کہ " کس طرح سے اللہ تعالی نے غیر معمولی پیدائش سے یحیٰؑ اور عیسیٰؑ عطا کئے۔اور کچھ بات صدیق انبیاء کے بارے میں۔"

ذِكۡرُ رَحۡمَتِ رَبِّكَ عَبۡدَهٗ زَكَرِيَّا ۚۖ ﴿٢﴾

آپؐ کے پروردگار نے اپنے بندے زکریاؑ پر جو رحمت کی تھی آگے اس کا تذکرہ ہے۔(2)

اِذۡ نَادٰى رَبَّهٗ نِدَآءً خَفِيًّا ﴿٣﴾

جب انہوں نے اپنے پروردگار کو آہستہ سے پکارا۔(3)

قَالَ رَبِّ اِنِّىۡ وَهَنَ الۡعَظۡمُ مِنِّىۡ وَاشۡتَعَلَ الرَّاۡسُ شَيۡبًا وَّلَمۡ اَكُنۡۢ بِدُعَآئِكَ رَبِّ شَقِيًّا ﴿٤﴾

کہا! اے میرے پروردگار! میری ہڈیاں کمزور ہوگئی ہیں اور سر کے بال سفید ہو گئے ہیں۔اور میرے پروردگار میں کبھی تجھ سے دعا مانگ کر محروم نہیں رہا ہوں۔(4)

وَاِنِّىۡ خِفۡتُ الۡمَوَالِىَ مِنۡ وَّرَآءِىۡ وَكَانَتِ امۡرَاَتِىۡ عَاقِرًا فَهَبۡ لِىۡ مِنۡ لَّدُنۡكَ وَلِيًّا ۙ ﴿٥﴾

اور میں اپنے بعد بھائی بندوں سے ڈرتا ہوں۔اور میری بیوی بانجھ ہے۔سو تو ہی مجھے اپنے پاس سے ایک وارث عطا کر۔(5)

يَّرِثُنِىۡ وَيَرِثُ مِنۡ اٰلِ يَعۡقُوۡبَ ۖ وَاجۡعَلۡهُ رَبِّ رَضِيًّا ﴿٦﴾

جو میرا بھی وارث بنے۔اور آل یعقوبؑ کا بھی۔اور اے میرے پروردگار! تو اسے پسندیدہ بنا۔(6)

يٰزَكَرِيَّاۤ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمِ ۨاسۡمُهٗ يَحۡيٰى ۙ لَمۡ نَجۡعَلۡ لَّهٗ مِنۡ قَبۡلُ سَمِيًّا ﴿٧﴾

(ارشاد ہوا) اے زکریاؑ! ہم تمہیں ایک لڑکے کی بشارت دیتے ہیں۔جس کا نام یحیٰؑ ہوگا۔اس سے پہلے ہم نے یہ نام کسی کو نہیں دیا۔(7)

قَالَ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّ كَانَتِ امْرَاَتِيْ عَاقِرًا وَّ قَدْ بَلَغْتُ مِنَ الْكِبَرِ عِتِيًّا ۝۸

زکریاؑ نے کہا! اے میرے پروردگار! میرے ہاں لڑکا کیسے ہوگا؟ جبکہ میری بیوی بانجھ ہے اور میں بڑھاپے کی انتہا کو پہنچا ہوا ہوں۔(8)

قَالَ كَذٰلِكَ ۚ قَالَ رَبُّكَ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ وَّ قَدْ خَلَقْتُكَ مِنْ قَبْلُ وَ لَمْ تَكُ شَيْئًا ۝۹

ارشاد ہوا: ایسا ہی ہوگا۔تمہارا پروردگار فرماتا ہے کہ وہ مجھ پر آسان ہے اور میں نے ہی اس سے پہلے تمہیں پیدا کیا جبکہ تم کچھ بھی نہ تھے۔(9)

كذلك کا معنی یہ کہ جو رکاوٹیں آپ کے ذہن میں ہیں وہ اللہ کے علم میں ہیں۔اور اس سب کے باوجود وہ قدرت رکھتا ہے۔

قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّيْۤ اٰيَةً ؕ قَالَ اٰيَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَ لَيَالٍ سَوِيًّا ۝۱۰

زکریاؑ نے عرض کیا: اے میرے پروردگار! میرے لئے کوئی نشانی عطا کر دے۔ارشاد ہوا! تمہارے لئے نشانی یہ ہے کہ تم تندرست ہوتے ہوئے بھی برابر تین رات دن تک لوگوں سے بات نہیں کرو گے۔(مگر اشارہ سے)(10)

فَخَرَجَ عَلٰى قَوْمِهٖ مِنَ الْمِحْرَابِ فَاَوْحٰۤى اِلَيْهِمْ اَنْ سَبِّحُوْا بُكْرَةً وَّ عَشِيًّا ۝۱۱

پس وہ مسجد سے نکل کر اپنی قوم کے پاس آئے۔اور انہیں اشارہ سے کہا کہ صبح و شام اللہ کی تسبیح و تقدیس کرو۔(11)

يٰيَحْيٰى خُذِ الْكِتٰبَ بِقُوَّةٍ ؕ وَ اٰتَيْنٰهُ الْحُكْمَ صَبِيًّا ۝۱۲

(جب حکم خدا کے مطابق وہ لڑکا پیدا ہوا تو اللہ نے فرمایا) اے یحییٰؑ! کتاب کو مضبوطی سے پکڑو۔اور ہم نے اسے بچپن ہی میں علم و حکمت سے نوازا۔(12)

وَّ حَنَانًا مِّنْ لَّدُنَّا وَ زَكٰوةً ؕ وَ كَانَ تَقِيًّا ۝۱۳

اور اپنی طرف سے اس کو نرم دلی اور پاکیزگی عطا کی۔اور وہ بڑا پرہیز گار تھا۔(13)

وَّ بَرًّۢا بِوَالِدَيْهِ وَ لَمْ يَكُنْ جَبَّارًا عَصِيًّا ۝۱۴

اور وہ اپنے والدین (ماں اور باپ دونوں) سے نیکی کرنے والا تھا۔وہ سخت طبیعت والا اور نافرمانی کرنے والا نہیں تھا۔(14)

وَ سَلٰمٌ عَلَيْهِ يَوْمَ وُلِدَ وَ يَوْمَ يَمُوْتُ وَ يَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا ۝۱۵

سلام ہو اس پر جس دن وہ پیدا ہوا۔اور جس دن وفات پائے گا اور جس دن وہ زندہ کر کے اٹھایا جائے گا۔(15)

وَ اذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ مَرْيَمَ ۘ اِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ اَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِيًّا ۝۱۶

(اے رسولؐ) اس کتاب میں مریمؑ کا جو بیان ہوا ہے۔اس کا لوگوں سے ذکر کیجئے (یعنی لوگوں کو بتایئے)۔جب کہ وہ اپنے گھر والوں سے الگ ہو کر ایک مشرقی مکان میں گئیں۔(16)

فَاتَّخَذَتْ مِنْ دُوْنِهِمْ حِجَابًا ۫ فَاَرْسَلْنَاۤ اِلَيْهَا رُوْحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا ۝۱۷

پھر اس نے ان لوگوں کی طرف سے پردہ کر لیا۔پس ہم نے اس کی طرف اپنی جانب سے روح (یعنی فرشتہ) کو بھیجا۔تو وہ اس کے سامنے ایک پورے انسان کی صورت میں نمودار ہوا۔(17)

قَالَتۡ اِنِّیۡۤ اَعُوۡذُ بِالرَّحۡمٰنِ مِنۡكَ اِنۡ كُنۡتَ تَقِيًّا ۝۱۸

مریمؑ نے گھبرا کر کہا کہ میں رحمن سے پناہ چاہتی ہوں تجھ سے بچنے کے لیے۔ اگر تو رحمن سے ڈرنے والا ہے۔(18)

قَالَ اِنَّمَاۤ اَنَا رَسُوۡلُ رَبِّكِ ‌ۖ لِاَهَبَ لَـكِ غُلٰمًا زَكِيًّا ۝۱۹

اس (فرشتہ) نے کہا میں تو تمہارے پروردگار کا بھیجا ہوا ہوں۔ تا کہ تمہیں ایک تندرست لڑکا عطا کردوں۔(اس لیے ڈرنے کی ضرورت نہیں)۔(19)

قَالَتۡ اَنّٰى يَكُوۡنُ لِىۡ غُلٰمٌ وَّلَمۡ يَمۡسَسۡنِىۡ بَشَرٌ وَّلَمۡ اَكُ بَغِيًّا‏ ۝۲۰

مریمؑ نے کہا میرے ہاں لڑکا کیسے ہوسکتا ہے جبکہ کسی بشر نے مجھے چھوا تک نہیں ہے اور نہ ہی میں بدکردار ہوں۔(20)

قَالَ كَذٰلِكِ ۚ قَالَ رَبُّكِ هُوَ عَلَىَّ هَيِّنٌ ۚ وَلِنَجۡعَلَهٗۤ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَرَحۡمَةً مِّنَّا ۚ وَكَانَ اَمۡرًا مَّقۡضِيًّا ۝۲۱

فرشتے نے کہا ایسا ہی ہے (یعنی یہ سب ہمارے علم میں ہے۔) تمہارا رب کہتا ہے کہ ایسا کرنا میرے لئے آسان ہے۔اور یہ اس لئے بھی کہ ہم اسے لوگوں کے لئے اپنی قدرت کی ایک نشانی بنائیں۔اور اپنی طرف سے رحمت والا بنائیں۔اور اس بات کا فیصلہ ہو چکا ہے۔(21)

فَحَمَلَـتۡهُ فَانۡتَبَذَتۡ بِهٖ مَكَانًا قَصِيًّا ۝۲۲

پھر وہ حاملہ ہوگئیں اور لوگوں سے دور ایک جگہ چلی گئیں۔(22)

فَاَجَآءَهَا الۡمَخَاضُ اِلٰى جِذۡعِ النَّخۡلَةِ‌ ۚ قَالَتۡ يٰلَيۡتَنِىۡ مِتُّ قَبۡلَ هٰذَا وَكُنۡتُ نَسۡيًا مَّنۡسِيًّا ۝۲۳

اس کے بعد زچگی کا درد اسے کھجور کے درخت کے تنا کے پاس لے گیا۔اور اس نے کہا! کاش میں اس سے پہلے مرگئی ہوتی اور بالکل نسیاً منسیاً (بھولی بسری) ہوتی۔(یعنی کوئی عام سی لڑکی ہوتی)۔(23)

فَنَادٰٮهَا مِنۡ تَحۡتِهَاۤ اَلَّا تَحۡزَنِىۡ قَدۡ جَعَلَ رَبُّكِ تَحۡتَكِ سَرِيًّا ۝۲۴

تو فرشتہ نے درخت کے نیچے سے آواز دی کہ آپ پریشان نہ ہوں۔تیرے رب نے تیرے قدموں میں چشمہ جاری کر دیا ہے۔(24)

وَهُزِّىۡۤ اِلَيۡكِ بِجِذۡعِ النَّخۡلَةِ تُسٰقِطۡ عَلَيۡكِ رُطَبًا جَنِيًّا ۝۲۵

اور کھجور کے تنا کو پکڑ کر اپنی طرف ہلاؤ۔ وہ تم پر تر و تازہ اور پکی ہوئی کھجوریں گرائے گا۔(25)

فَكُلِىۡ وَاشۡرَبِىۡ وَقَرِّىۡ عَيۡنًا ۚ فَاِمَّا تَرَيِنَّ مِنَ الۡبَشَرِ اَحَدًا ۙ فَقُوۡلِىۡۤ اِنِّىۡ نَذَرۡتُ لِلرَّحۡمٰنِ صَوۡمًا فَلَنۡ اُكَلِّمَ الۡيَوۡمَ اِنۡسِيًّا ۝۲۶ ۚ

پس تو کھجوریں کھا اور پانی پی۔اور بیٹے کو دیکھ کر اپنی آنکھیں ٹھنڈی کر۔ پھر اگر کسی آدمی کو دیکھے اور وہ تم سے کچھ پوچھے تو اشارہ سے کہہ دینا کہ میں نے رحمن کے لئے چپ کے روزہ کی منت مانی ہے۔تو میں آج کسی سے بھولے سے بھی بات نہیں کروں گی۔(26)

فَاَتَتۡ بِهٖ قَوۡمَهَا تَحۡمِلُهٗ‌ ؕ قَالُوۡا يٰمَرۡيَمُ لَقَدۡ جِئۡتِ شَيۡـًٔـا فَرِيًّا ۝۲۷

اس کے بعد وہ بچہ کو گود میں اٹھائے اپنی قوم کے پاس لائی۔انہوں نے کہا اے مریمؑ تو نے بڑا برا کام کیا ہے۔(27)

يَاُخْتَ هٰرُوْنَ مَا كَانَ اَبُوْكِ امْرَاَ سَوْءٍ وَّ مَا كَانَتْ اُمُّكِ بَغِيًّا ﴿٢٨﴾

اے ہارون کی بہن! نہ تیرا باپ برا آدمی تھا اور نہ ہی تیری ماں بدکار تھی۔(28)

فَاَشَارَتْ اِلَيْهِ ۗ قَالُوْا كَيْفَ نُكَلِّمُ مَنْ كَانَ فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا ﴿٢٩﴾

انہوں نے اس بچہ کی طرف اشارہ کر دیا تو قوم نے کہا کہ ہم اس سے کیسے بات کریں جو گھوارے کا بچہ ہے۔(29)

قَالَ اِنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ ۗ اٰتٰنِيَ الْكِتٰبَ وَ جَعَلَنِيْ نَبِيًّا ﴿٣٠﴾

بچہ نے آواز دی کہ میں اللہ کا بندہ ہوں۔اس نے مجھے کتاب دی ہے اور مجھے نبی بنایا ہے۔(30)

وَّ جَعَلَنِيْ مُبٰرَكًا اَيْنَ مَا كُنْتُ ۪ وَ اَوْصٰنِيْ بِالصَّلٰوةِ وَ الزَّكٰوةِ مَا دُمْتُ حَيًّا ﴿٣١﴾

اور جہاں بھی رہوں مجھے بابرکت قرار دیا ہے۔اور جب تک زندہ رہوں مجھے نماز کی پابندی اور زکوۃ کی ادائیگی کا حکم دیا ہے۔(31)

وَّ بَرًّاۢ بِوَالِدَتِيْ وَ لَمْ يَجْعَلْنِيْ جَبَّارًا شَقِيًّا ﴿٣٢﴾

اور اس نے مجھے اپنی ماں کے ساتھ نیک سلوک کرنے والا بنایا ہے۔اور مجھے سخت طبیعت والا اور شقی القلب (بدمزاج) نہیں بنایا۔(32)

عیسیٰؑ کی بن باپ کے پیدائش۔ بہت سے لوگ یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ عیسیٰؑ کے والد موجود تھے۔یعنی آپ کی پیدائش عام طریقہ کے مطابق ہی ہوئی ہے۔تو اس سلسلہ میں ہم چند نکات بیان کر دیتے ہیں۔

1۔سب سے پہلے تو جب فرشتے نے کہا کہ آپ کے ہاں بیٹا ہوگا تو مریمؑ نے کہا لَمْ يَمْسَسْنِيْ بَشَرٌ وَّ لَمْ اَكُ بَغِيًّا ﴿٢٠﴾ اس پر فرشتہ نے یہ نہیں کہا کہ آپ کی شادی ہوگی اور پھر بچہ ہوگا۔بلکہ اس نے جواب دیا کہ ایسا کرنا اللہ کے لیے بہت آسان ہے۔اور اس سے اللہ تعالی نے لوگوں کو ایک معجزہ دکھلانا ہے۔ قَالَ رَبُّكِ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ ۚ وَ لِنَجْعَلَهٗۤ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَ رَحْمَةً مِّنَّا ۚ یعنی قانون تو یہ ہے کہ مرد اور عورت کے اختلاط سے ہی بچہ پیدا ہوگا۔اور مریمؑ کی حیرانگی کی وجہ بھی یہی ہے کہ اس عمل کے بغیر کیسے بچہ ہوسکتا ہے۔مگر ان کو اللہ کی طرف سے تسلی دی جا رہی ہے۔

2۔اس کے بعد جب وہ کھجور کے تنا کے پاس پہنچتی ہیں تو کہتی ہیں قَالَتْ يٰلَيْتَنِيْ مِتُّ قَبْلَ هٰذَا وَ كُنْتُ نَسْيًا مَّنْسِيًّا ﴿٢٣﴾
معمول کے حالات میں کسی بھی عورت کے لیے بچہ کی ولادت خوشی کا لمحہ ہوتا ہے۔مگر تکلیف اور آنے والے وقت کے احساس سے آپؑ نے یہ الفاظ ادا کیے تو یہ حالات ظاہر کر رہے ہیں کہ یہ پیدائش معمول کے مطابق نہیں ہے۔

3۔آیت (32) میں لفظ **بوالدتی** استعمال ہوا ہے۔یعنی عیسیٰؑ صرف ماں کے ساتھ حسن سلوک کا کہہ رہے ہیں۔جبکہ یحیٰؑ کے سلسلہ میں آیت نمبر 14 میں **بوالدیه** کا لفظ استعمال ہوا۔جو کہ تثنیہ کا صیغہ ہے اور ماں اور باپ دونوں کے لیے استعمال ہوا ہے۔چنانچہ یہ ایک واضح دلیل ہے کہ عیسیٰؑ کی پیدائش بن باپ کے ہوئی ہے۔

4۔اسکے علاوہ آیت نمبر 27 میں جب قوم نے اعتراض کیا تو مریمؑ آسانی سے جواب دے سکتی تھیں کہ میں نے شادی کی ہے۔مگر انہوں نے

ایسانہیں کہا۔ بلکہ معجزانہ طور پر عیسیٰؑ نے اپنی والدہ کی جگہ قوم کو جواب دیا۔

5۔سورہ نساء آیت نمبر 156 میں جہاں اللہ تعالی بنی اسرائیل کے گناہوں کا ذکر کررہے ہیں وہاں یہ جرم بھی بتا رہے ہیں کہ انہوں نے مریمؑ پر بہت بڑا بہتان لگایا۔ وَبِكُفْرِهِمْ وَقَوْلِهِمْ عَلَىٰ مَرْيَمَ بُهْتَانًا عَظِيمًا ﴿۱۵۶﴾ یعنی اللہ کہہ رہا ہے کہ بنی اسرائیل مریمؑ پر بہتان لگاتے تھے کہ یہ بچہ (معاذ اللہ) مریمؑ کے کسی غلط عمل کا نتیجہ ہے۔ حیرت ہے کہ اس وقت کے بنی اسرائیل تو الزام لگارہے ہیں مگر آج کے کچھ لوگ یہ کہہ رہے ہیں کہ مریمؑ نے شادی کی تھی۔

6۔اب اس سارے قصہ میں مریمؑ کی شادی کا کوئی ذکر نہیں اور نہ ہی ان کے کسی خاوند کا کوئی ذکر ہے۔ بلکہ پورے قرآن میں عیسیٰؑ کو والدہ کی طرف ہی منسوب کیا گیا ہے۔

7۔ یہاں ہم دو آیات پیش کررہے ہیں جن میں خاص طور پر مریمؑ اور عیسیٰؑ کا ذکر ہے۔ حالانکہ اگر مریمؑ کے شوہر ہوتے یا عیسیٰؑ کے والد ہوتے تو ان کا بھی ذکر ہونا چاہئے تھا۔

مَّا الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهِ الرُّسُلُ وَأُمُّهُ صِدِّيقَةٌ ۖ كَانَا يَأْكُلَانِ الطَّعَامَ انظُرْ كَيْفَ نُبَيِّنُ لَهُمُ الْآيَاتِ ثُمَّ انظُرْ أَنَّىٰ يُؤْفَكُونَ ﴿۷۵﴾ سورہ المائدہ

مسیح ابن مریمؑ اِس کے سوا کچھ نہیں کہ بس ایک رسول تھا، اُس سے پہلے اور بھی بہت سے رسول گزر چکے تھے، اس کی ماں ایک راستباز عورت تھی، اور وہ دونوں کھانا کھاتے تھے، دیکھو ہم کس طرح ان کے سامنے حقیقت واضح کرتے ہیں، پھر دیکھو یہ کدھر الٹے پھرے جاتے ہیں (75)

إِذْ قَالَ اللَّهُ يَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ اذْكُرْ نِعْمَتِي عَلَيْكَ وَعَلَىٰ وَالِدَتِكَ۔۔۔(110)

پھر تصور کرو اس موقع کا جب اللہ فرمائے گا کہ "اے مریم کے بیٹے عیسیٰؑ! یاد کر میری اس نعمت کو جو میں نے تجھے اور تیری ماں کو عطا کی تھی۔۔۔

متذکرہ بالا دو آیات میں وضاحت کے ساتھ صرف حضرت عیسیٰؑ اور ان کی والدہ محترمہ (مریمؑ) کا ذکر ہے۔(5/75) میں تو بالکل ہی بات واضح ہوگئی کہ صرف ماں بیٹا ہی کھانا کھایا کرتے تھے۔ والد کا تذکرہ نہیں ہے۔اور (5/110) میں خاص طور پر عیسیٰؑ اور مریمؑ کو جتلایا جارہا ہے کہ وہ نعمت جو رب کریم نے ان دونوں پر کی۔ حالانکہ اگر مریمؑ راہبانہ روش زندگی ترک کر کے کسی فرد کے ساتھ شادی کرنے جارہی ہوتیں تو اتنے بڑے اقدام پر عیسیٰؑ کے والد کا تذکرہ بھی ہونا چاہیے تھا اور اللہ تعالی کو ان پر بھی اپنی نعمت کا تذکرہ کرنا چاہیے۔ جس نے پوری قوم کی مخالفت کے باوجود ایسا قدم اٹھایا۔

لہذا قرائن سے صاف ظاہر ہے کہ عیسیٰؑ کی پیدائش معجزانہ طور پر بغیر باپ کے ہوئی تھی۔

وَالسَّلَامُ عَلَيَّ يَوْمَ وُلِدتُّ وَيَوْمَ أَمُوتُ وَيَوْمَ أُبْعَثُ حَيًّا ﴿۳۳﴾

اور سلام ہو مجھ پر جس دن میں پیدا ہوا۔اور جس دن وفات پاؤں گا۔اور جس دن میں زندہ کر کے اٹھایا جاؤں گا۔(15)

سورہ نساء آیت نمبر 158 میں اللہ تعالی ہمیں اطلاع دے چکے ہیں کہ عیسیٰؑ کو زندہ آسمان پر اٹھالیا گیا۔اس لیے اس آیت میں بیان کردہ موت اور دوبارہ زندہ کر کے اٹھائے جانے کی حقیقت مشتبہ ہوگئی۔ پس ہمیں اللہ تعالی کی اس اطلاع (سورہ نساء) کا یقین کرنا چاہیے۔ باقی معاملہ اللہ پر چھوڑنا چاہئے کہ وہ ہمارے متعلقہ نہیں رہتا۔

ذَٰلِكَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ ۚ قَوْلَ الْحَقِّ الَّذِي فِيهِ يَمْتَرُونَ ﴿۳۴﴾

یہ ہے عیسیٰؑ بن مریمؑ ۔اور یہ ہے اس کے بارے میں وہ سچی بات جس میں لوگ شک کرتے ہیں۔(34)

مَا كَانَ لِلّٰهِ اَنْ يَّتَّخِذَ مِنْ وَّلَدٍ ۙ سُبْحٰنَهٗ ؕ اِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ؕ﴿۳۵﴾

یہ بات اللہ کے شایانِ شان نہیں ہے کہ وہ کسی کو اپنا بیٹا بنائے۔ پاک ہے اس کی ذات۔ جب وہ کسی کام کا فیصلہ کر لیتا ہے تو اسے کہتا ہے" ہوجا"
تو وہ کام ہوجاتا ہے۔(35)

وَ اِنَّ اللّٰهَ رَبِّىْ وَ رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿۳۶﴾

(عیسیٰؑ نے کہا) بے شک میرا اور تمہارا پروردگار اللہ ہے۔پس تم اس کی عبادت کرو۔یہی سیدھا راستہ ہے۔(36)

فَاخْتَلَفَ الْاَحْزَابُ مِنْۢ بَيْنِهِمْ ۚ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ مَّشْهَدِ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۳۷﴾

پھر مختلف گروہ آپؑ کے بارے میں اختلاف کرنے لگے۔تو جن لوگوں نے کفر اختیار کیا ان کے لئے ہلاکت ہے جب وہ ایک بہت بڑے سخت
دن کو حاضر ہونگے۔(37)

یعنی ان میں سے کچھ نے کہا کہ عیسیٰؑ ہی اللہ ہے۔کچھ نے کہا کہ وہ اللہ کا بیٹا ہے۔اور کچھ نے کہا کہ وہ تین میں کا تیسرا ہے۔وغیرہ

اَسْمِعْ بِهِمْ وَ اَبْصِرْ ۙ يَوْمَ يَاْتُوْنَنَا لٰكِنِ الظّٰلِمُوْنَ الْيَوْمَ فِىْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۳۸﴾

جس دن وہ ہمارے پاس آئیں گے تو اس دن ان کے کان کیا ہی اچھا سننے والے اور آنکھیں کیا ہی اچھا دیکھنے والی ہوں گی۔مگر آج یہ ظالم کھلی
ہوئی گمراہی میں مبتلا ہیں۔(38)

وَ اَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ اِذْ قُضِىَ الْاَمْرُ ۘ وَ هُمْ فِىْ غَفْلَةٍ وَّ هُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۳۹﴾

اور (اے رسولؐ) انہیں حسرت وندامت کے دن سے ڈراؤ، جبکہ ہر بات کا فیصلہ کر دیا جائے گا۔اور یہ لوگ غفلت میں پڑے ہیں اور ایمان
نہیں لاتے۔(39)

اِنَّا نَحْنُ نَرِثُ الْاَرْضَ وَ مَنْ عَلَيْهَا وَ اِلَيْنَا يُرْجَعُوْنَ ﴿۴۰﴾

(آخرکار) ہم ہی زمین کے اور جو کچھ اس کے اوپر ہے اس کے وارث ہوں گے۔اور سب ہماری طرف ہی لوٹائے جائیں گے۔(40)

وَ اذْكُرْ فِى الْكِتٰبِ اِبْرٰهِيْمَ ؕ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا ﴿۴۱﴾

(اے رسولؐ) اس کتاب میں ابراھیمؑ کا جو بیان ہوا ہے۔اس کا لوگوں سے ذکر کیجئے۔بے شک وہ بڑے سچے نبی تھے۔(41)

اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ يٰۤاَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا يَسْمَعُ وَ لَا يُبْصِرُ وَ لَا يُغْنِىْ عَنْكَ شَيْـًٔا ﴿۴۲﴾

جب انہوں نے اپنے باپ سے کہا کہ اے ابا جان! آپ ان بتوں کی عبادت کیوں کرتے ہیں جو نہ سنتے ہیں اور نہ دیکھتے ہیں۔اور نہ ہی آپ کو
کوئی فائدہ پہنچا سکتے ہیں۔(42)

يٰۤاَبَتِ اِنِّىْ قَدْ جَآءَنِىْ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَمْ يَاْتِكَ فَاتَّبِعْنِىْۤ اَهْدِكَ صِرَاطًا سَوِيًّا ﴿۴۳﴾

اے ابا جان! میرے پاس وہ علم آیا ہے جو آپ کے پاس نہیں آیا۔آپ میری پیروی کیجئے میں آپ کو سیدھا راستہ دکھاتا ہوں۔(43)

يَآ اَبَتِ لَا تَعْبُدِ الشَّيْطٰنَ ؕ اِنَّ الشَّيْطٰنَ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ عَصِيًّا ﴿٤٤﴾

اے ابا جان! شیطان کا کہنا مان کر ان بتوں کی پرستش نہ کیجئے۔ بے شک وہ رحمن کا نافرمان ہے۔(44)

يَآ اَبَتِ اِنِّىْٓ اَخَافُ اَنْ يَّمَسَّكَ عَذَابٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ فَتَكُوْنَ لِلشَّيْطٰنِ وَلِيًّا ﴿٤٥﴾

اے ابا جان! مجھے اندیشہ ہے کہ آپ پر رحمن کا عذاب نازل نہ ہو جائے اور آپ شیطان کے ساتھی بن جائیں۔(45)

قَالَ اَرَاغِبٌ اَنْتَ عَنْ اٰلِهَتِىْ يٰٓاِبْرٰهِيْمُ ۚ لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ لَاَرْجُمَنَّكَ وَاهْجُرْنِىْ مَلِيًّا ﴿٤٦﴾

آذر نے کہا: اے ابراہیم کیا تم میرے خداؤں سے روگردانی کرتے ہو؟ اگر تم باز نہ آئے تو میں تمہیں سنگسار کر دوں گا۔ اور تو مجھ سے ہمیشہ کے لیے دور ہو جاؤ۔(46)

قَالَ سَلٰمٌ عَلَيْكَ ۚ سَاَسْتَغْفِرُ لَكَ رَبِّىْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ بِىْ حَفِيًّا ﴿٤٧﴾

ابراہیمؑ نے کہا: (اچھا خدا حافظ) آپ پر میرا اسلام! میں عنقریب اپنے پروردگار سے آپ کے لئے مغفرت طلب کروں گا۔ بے شک وہ مجھ پر بڑا مہربان ہے۔(47)

سورہ توبہ کی آیت 114 میں اللہ تعالی نے بتا دیا ہے کہ جب ابراہیمؑ کو واضح ہو گیا کہ میرا اباپ اللہ کا دشمن ہے تو پھر انہوں نے اس کے لیے کوئی دعا نہیں کی۔

وَاَعْتَزِلُكُمْ وَمَا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَاَدْعُوْا رَبِّىْ ۖ عَسٰٓى اَلَّآ اَكُوْنَ بِدُعَآءِ رَبِّىْ شَقِيًّا ﴿٤٨﴾

اور میں آپ لوگوں سے، اور ان سے جنہیں آپ اللہ کو چھوڑ کر پکارتے ہیں کنارہ کرتا ہوں۔ میں تو اپنے پروردگار کو ہی پکاروں گا۔ مجھے امید ہے کہ میں اپنے پروردگار کی دعا و پکار کی برکت سے محروم نہیں رہوں گا۔(48)

فَلَمَّا اعْتَزَلَهُمْ وَمَا يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۙ وَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ؕ وَكُلًّا جَعَلْنَا نَبِيًّا ﴿٤٩﴾

پس جب وہ ان لوگوں سے اور جن کی وہ اللہ کو چھوڑ کر عبادت کرتے تھے ان سے کنارہ کش ہو گئے، تو ہم نے ان کو اسحاقؑ و یعقوبؑ جیسی اولاد عنایت فرمائی اور ہم نے سب کو نبی بنایا۔(49)

وَوَهَبْنَا لَهُمْ مِّنْ رَّحْمَتِنَا وَجَعَلْنَا لَهُمْ لِسَانَ صِدْقٍ عَلِيًّا ﴿٥٠﴾

اور ہم نے انہیں اپنی رحمت سے مال اور اولاد کی نعمت دی۔ اور ہم نے آنے والے تمام اہل مذاہب میں ان سب کا سچا ذکر بلند کر دیا۔(50)

وَاذْكُرْ فِى الْكِتٰبِ مُوْسٰٓى ۚ اِنَّهٗ كَانَ مُخْلَصًا وَّكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا ﴿٥١﴾

(اے رسولؐ) اس کتاب میں موسیٰؑ کا جو بیان ہوا ہے۔ اس کا لوگوں سے ذکر کیجئے۔ بے شک وہ اللہ کے برگزیدہ بندے تھے۔ اور ہم نے انہیں نبی بنا کر بھیجا تھا۔(51)

وَنَادَيْنٰهُ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ الْاَيْمَنِ وَقَرَّبْنٰهُ نَجِيًّا ﴿٥٢﴾

اور ہم نے اسے کوہِ طور کی دائیں جانب سے آواز دی۔ اور ان سے بات کرنے کیلئے انہیں اپنا مقرب بنایا۔(52)

وَ وَهَبْنَا لَهٗ مِنْ رَّحْمَتِنَاۤ اَخَاهُ هٰرُوْنَ نَبِيًّا ﴿۵۳﴾

اوران کوان کا بھائی ہارونؑ بطورِ وزیر عطا کیا، جو نبی تھا۔(53)

وَ اذْكُرْ فِى الْكِتٰبِ اِسْمٰعِيْلَ ۚ اِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَ كَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا ﴿۵۴﴾ۚ

(اے رسولؐ)اس کتاب میں اسمٰعیلؑ کا جو بیان ہوا ہے۔اس کا لوگوں سے ذکر کیجئے۔جو وعدہ کے سچے تھےاور ہم نے انہیں نبی بنا کر بھیجا تھا۔(54)

وَ كَانَ يَاْمُرُ اَهْلَهٗ بِالصَّلٰوةِ وَ الزَّكٰوةِ ۠ وَ كَانَ عِنْدَ رَبِّهٖ مَرْضِيًّا ﴿۵۵﴾

اوراپنے گھروالوں کونماز کی پابندی کرنے اور زکوٰۃ ادا کرنے کاحکم دیتے تھے۔اوروہ اپنے پروردگار کےنزدیک پسندیدہ تھے۔(55)

وَ اذْكُرْ فِى الْكِتٰبِ اِدْرِيْسَ ۚ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا ﴿۵۶﴾ۙ

(اے رسولؐ)اس کتاب میں ادریسؑ کا جو بیان ہوا ہے۔اس کا لوگوں سے ذکر کیجئے۔بے شک وہ سچے نبی تھے۔(56)

وَّ رَفَعْنٰهُ مَكَانًا عَلِيًّا ﴿۵۷﴾

اور ہم نے انہیں بڑی اونچی جگہ تک اٹھالیا تھا۔(57)

ادریسؑ کے بارے میں تاریخ میں کچھ زیادہ تفصیلات نہیں ملتیں۔کچھ لوگوں نے یہاں رفع درجات کا معنی اخذ کیا ہے جو کہ بالکل غلط ہے۔ قرآن نے جہاں بھی جس چیز کے رفع کا لفظ استعمال کیا ہے وہاں وہ چیز ساتھ بیان کردی ہے۔یعنی رفع فعل ہےاوراس کا مفعول ہرجگہ بیان ہوا ہے۔جیسے رفعنا لك ذكرك۔ ورفع بعضهم درجات۔و رفعنا فوقكم الطور۔الله الّذى رفع السموت بغير عمد۔اورعیسیٰؑ کے معاملہ میں سورہ نساء آیت 158 میں مزید وضاحت کردی۔بَل رَّفَعَهُ اللّٰهُ إِلَيْهِ0 بلکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنی طرف اٹھالیا۔یہاں (ہ) کی ضمیر کا مرجع عیسیٰؑ ہی ہیں۔نہ کہ درجات کی بلندی۔

جیسا کہ بتایا جاچکا کہ ادریسؑ کے بارے میں زیادہ تفصیلات دستیاب نہیں ہیں۔مگر قرآن کے اسلوب سے ظاہر ہوتا ہے کہ اللہ تعالی نے مخالف قوم کے رویے اور حملے سے آپؑ کومحفوظ کرنے کے لیے کسی اونچی جگہ اٹھالیا۔اوراپنے اسی احسان کا اللہ تعالی یہاں تذکرہ کررہے ہیں۔

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ مِنْ ذُرِّيَّةِ اٰدَمَ ۗ وَ مِمَّنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ وَّ مِنْ ذُرِّيَّةِ اِبْرٰهِيْمَ وَ اِسْرَآءِيْلَ وَ مِمَّنْ هَدَيْنَا وَ اجْتَبَيْنَا ؕ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُ الرَّحْمٰنِ خَرُّوْا سُجَّدًا وَّ بُكِيًّا ﴿۵۸﴾

یہ وہ انبیاء ہیں جن پر اللہ نے انعام فرمایا۔آدمؑ کی نسل سے، اوران کی نسل سے جنہیں ہم نے نوحؑ کے ساتھ کشتی میں سوار کیا تھا اور ابراہیمؑ و اسرائیل (یعقوبؑ) کی نسل سے۔اور یہ سب ان لوگوں میں سے تھے جنہیں ہم نے ہدایت کی راہ دکھائی اور منتخب کیا۔جب ان کے سامنے رحمن کی آیتیں پڑھی جاتی تھیں تو وہ روتے ہوئے سجدے میں گر پڑتے تھے۔(58)

فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَ اتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ﴿۵۹﴾ۙ

پھران کے بعد کچھ وہ ناخلف ان کے جانشین ہوئے جنہوں نے نمازوں کوضائع کیا۔(یعنی نماز کوچھوڑ دیا۔)اورخواہشات کی پیروی کی۔پس وہ عنقریب گمراہی کے انجام سے دوچار ہوں گے۔(59)

اِلَّا مَنۡ تَابَ وَ اٰمَنَ وَ عَمِلَ صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يَدۡخُلُوۡنَ الۡجَنَّةَ وَ لَا يُظۡلَمُوۡنَ شَيۡـًٔا ۙ﴿۶۰﴾

ہاں البتہ جو توبہ کر لیں، ایمان لائیں اور نیک عمل کریں تو ایسے لوگ جنت میں داخل ہوں گے۔ اور ان کے اعمال پر کچھ بھی کمی بیشی نہیں کی جائے گی۔(60)

جَنّٰتِ عَدۡنِ ِۨالَّتِىۡ وَعَدَ الرَّحۡمٰنُ عِبَادَهٗ بِالۡغَيۡبِ‌ ؕ اِنَّهٗ كَانَ وَعۡدُهٗ مَاۡتِيًّا ﴿۶۱﴾

وہ ہمیشہ رہنے والے باغات جن کا رحمن نے غائبانہ وعدہ کر رکھا ہے۔ بے شک اس کا وعدہ سامنے آنے والا ہے۔(61)

لَا يَسۡمَعُوۡنَ فِيۡهَا لَغۡوًا اِلَّا سَلٰمًا‌ ؕ وَلَهُمۡ رِزۡقُهُمۡ فِيۡهَا بُكۡرَةً وَّعَشِيًّا ﴿۶۲﴾

وہ وہاں سلامتی کی صداؤں کے سوا کوئی بے ہودہ بات نہیں سنیں گے۔ اور ان کا مقررہ رزق انہیں صبح و شام ملتا رہے گا۔(62)

تِلۡكَ الۡجَـنَّةُ الَّتِىۡ نُوۡرِثُ مِنۡ عِبَادِنَا مَنۡ كَانَ تَقِيًّا ﴿۶۳﴾

یہ ہے وہ جنت جس کا وارث ہم اپنے بندوں میں سے اس کو بنائیں گے جو پرہیزگار رہوگا۔(63)

وَمَا نَتَنَزَّلُ اِلَّا بِاَمۡرِ رَبِّكَ‌ ۚ لَهٗ مَا بَيۡنَ اَيۡدِيۡنَا وَمَا خَلۡفَنَا وَمَا بَيۡنَ ذٰ لِكَ‌ ۚ وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا ۚ﴿۶۴﴾

(فرشتے نے کہا!) ہم آپؐ کے پروردگار کے حکم کے بغیر زمین پر نازل نہیں ہوتے۔ جو کچھ ہمارے آگے ہے یا جو کچھ ہمارے پیچھے ہے اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کچھ اسی اللہ کا ہے۔ اور آپ کا پروردگار بھولنے والا نہیں ہے۔(64)

رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَمَا بَيۡنَهُمَا فَاعۡبُدۡهُ وَاصۡطَبِرۡ لِعِبَادَتِهٖ‌ ؕ هَلۡ تَعۡلَمُ لَهٗ سَمِيًّا ﴿۶۵﴾

وہ آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کا پروردگار ہے۔ پس اسی کی عبادت کرو۔ اور اس کی عبادت پر ثابت قدم رہو۔ کیا تم اس کا کوئی ہمنام و ہمسر جانتے ہو؟(65)

یعنی ایسا کوئی نہیں ہے۔

وَيَقُوۡلُ الۡاِنۡسَانُ ءَاِذَا مَا مِتُّ لَسَوۡفَ اُخۡرَجُ حَيًّا ﴿۶۶﴾

اور انسان کہتا ہے کہ جب میں مر جاؤں گا تو کیا پھر زندہ کر کے نکالا جاؤں گا؟(66)

اَوَلَا يَذۡكُرُ الۡاِنۡسَانُ اَنَّا خَلَقۡنٰهُ مِنۡ قَبۡلُ وَلَمۡ يَكُ شَيۡـًٔا ﴿۶۷﴾

کیا انسان کو یاد نہیں رہا کہ ہم ہی نے اس کو اس سے پہلے پیدا کیا جبکہ وہ کوئی چیز نہیں تھا۔(67)

فَوَرَبِّكَ لَنَحۡشُرَنَّهُمۡ وَالشَّيٰطِيۡنَ ثُمَّ لَنُحۡضِرَنَّهُمۡ حَوۡلَ جَهَنَّمَ جِثِيًّا ۚ﴿۶۸﴾

تو قسم ہے تمہارے پروردگار کی کہ ہم ان کو اور شیطانوں کو اکٹھا کریں گے پھر ان سب کو جہنم کے اردگرد گھٹنوں کے بل حاضر کریں گے۔(68)

ثُمَّ لَنَنۡزِعَنَّ مِنۡ كُلِّ شِيۡعَةٍ اَيُّهُمۡ اَشَدُّ عَلَى الرَّحۡمٰنِ عِتِيًّا ۚ﴿۶۹﴾

پھر ہم ہر گروہ میں سے اس شخص کو جدا کریں گے جو رحمن کے مقابلہ میں زیادہ سرکش تھا۔(69)

ثُمَّ لَنَحۡنُ اَعۡلَمُ بِالَّذِيۡنَ هُمۡ اَوۡلٰى بِهَا صِلِيًّا ﴿۷۰﴾

پھر ہم ہی زیادہ بہتر جانتے ہیں کہ کون جہنم میں داخل ہونے کا زیادہ حقدار ہے؟(70)

وَ اِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا ۚ كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا ﴿٧١﴾

اور تم میں سے کوئی بھی ایسا نہیں ہے جو جہنم سے نہ گزرے۔ یہ حتمی طے شدہ فیصلہ ہے جس کا پورا کرنا تمہارے پروردگار کے ذمہ ہے۔(71)

ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّ نَذَرُ الظّٰلِمِيْنَ فِيْهَا جِثِيًّا ﴿٧٢﴾

پھر جو پرہیزگار ہوں گے ہم انہیں نجات دے دیں گے۔اور ظالموں کو جہنم میں گھٹنوں کے بل گرا ہوا ہی رہنے دیں گے۔(72)

پل صراط۔

ان آیات سے پل صراط کا تصور نکالا جاتا ہے۔جبکہ یہ چیز واضح ہے کہ آیت نمبر 71 میں **ان منکم** کا مخاطب وہی انسان ہیں جو آیت نمبر 66 میں دوبارہ زندہ ہونے کا انکار کر رہے ہیں۔ اور آیت نمبر 68 میں اللہ تعالی انہی لوگوں اور شیاطین کو جہنم کے گرد اکٹھا کرنے کی وعید سنا رہے ہیں۔

آیت نمبر 68 تا آیت نمبر 71 تک بات مکمل ہو چکی ہے۔یعنی جو ان لوگوں کا مقدر تھا وہ ہو چکا ہے۔اب آیت نمبر 72 میں اللہ تعالی ایک نئی بات بتا رہے ہیں۔کہ اللہ تعالی نیک لوگوں کو نجات دلا کر جنت میں لے جائیں گے۔اور بدکرداروں کو جہنم میں ہی گرا ہوا چھوڑ دیں گے۔

قرآن کریم نے بہت سے مقامات پر اس بات کو بیان کیا ہے مثلاً

يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِيْنَ اِلَى الرَّحْمٰنِ وَفْدًا ﴿٨٥﴾ سورہ مریم

جس دن ہم پرہیزگاروں کو اپنے حضور مہمانوں کی طرح لائیں گے۔(85)

إِنَّ الَّذِينَ سَبَقَتْ لَهُم مِّنَّا الْحُسْنَىٰ أُولَٰئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُونَ ﴿١٠١﴾ لَا يَسْمَعُونَ حَسِيسَهَا ۖ وَهُمْ فِي مَا اشْتَهَتْ أَنفُسُهُمْ خَالِدُونَ ﴿١٠٢﴾ سورہ انبیاء

ہاں البتہ وہ لوگ جن کیلئے ہماری طرف سے پہلے بھلائی مقدر ہو چکی ہوگی وہ جہنم سے دور رہیں گے۔(101) وہ اس کی آہٹ بھی نہیں سنیں گے اور وہ اپنی من پسند نعمتوں میں ہمیشہ رہیں گے۔(102)

پل صراط کا تصور اللہ تعالی کے اس کائنات کو بنانے کے بنیادی پلان کے ہی خلاف ہے۔قرآن کریم کی آیات سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ جب انسان پر موت کا وقت آتا ہے تو اس وقت اس بات کا فیصلہ ہو چکا ہوتا ہے کہ اعمال کے لحاظ سے اس کا آخری ٹھکانہ کونسا ہے۔

اللہ تعالی نے انسان کی اس دنیا کی زندگی کو امتحان بنایا ہے۔اس امتحان کے بعد کسی بھی قسم کا اور امتحان نہیں ہے۔ بلکہ دنیا کے امتحان کے بعد رزلٹ ہی نکلنا ہے۔اس لیے ایسا تصور قائم کرنا لاجک کے خلاف ہے کہ جب اللہ تعالی نے ہر انسان کے ساتھ اس کے اعمال لکھنے والے فرشتے متعین کر دیئے۔تو پھر مزید پل صراط قائم کرنا کہ جو کوئی اس پر سے گزر جائے گا وہ تو بچ جائے گا۔اور جو نہ گزر سکے گا وہ پھنس جائے گا۔

اور اس کے اوپر مستزاد یہ عقیدہ بنالینا کہ آخری نبیؐ کی امت تو اس پر سے گزر جائے گی یعنی یہ کہا جاتا ہے کہ دوسری طرف نبی کریمؐ کھڑے ہونگے اور وہ اپنے کسی بھی امتی کو گرنے نہیں دیں گے۔تو باقی امتوں کا کیا قصور ہے جو پہلے پیدا ہو گئے۔

اس لیے پل صراط کا عقیدہ غیر قرآنی ہے اور اللہ تعالی کا ایسا کوئی منصوبہ نہیں ہے۔

وَ اِذَا تُتۡلٰی عَلَیۡہِمۡ اٰیٰتُنَا بَیِّنٰتٍ قَالَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا لِلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا ۙ اَیُّ الۡفَرِیۡقَیۡنِ خَیۡرٌ مَّقَامًا وَّ اَحۡسَنُ نَدِیًّا ﴿۷۳﴾

جب ان کے سامنے ہماری واضح آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو کافر لوگ ایمان لانے والوں سے کہتے ہیں کہ دیکھو ہم دونوں گروہوں میں سے رہائش گاہ کس کی اچھی ہے اور محفل کس کی زیادہ شاندار ہے؟ (73)

وَ کَمۡ اَہۡلَکۡنَا قَبۡلَہُمۡ مِّنۡ قَرۡنٍ ہُمۡ اَحۡسَنُ اَثَاثًا وَّ رِءۡیًا ﴿۷۴﴾

حالانکہ ہم ان سے پہلے کتنی ایسی قوموں کو ہلاک کر چکے ہیں جو ساز وسامان اور ظاہری شان وشوکت میں ان سے بڑھی ہوئی تھیں۔ (74)

قُلۡ مَنۡ کَانَ فِی الضَّلٰلَۃِ فَلۡیَمۡدُدۡ لَہُ الرَّحۡمٰنُ مَدًّا ۬ۚ حَتّٰۤی اِذَا رَاَوۡا مَا یُوۡعَدُوۡنَ اِمَّا الۡعَذَابَ وَ اِمَّا السَّاعَۃَ ؕ فَسَیَعۡلَمُوۡنَ مَنۡ ہُوَ شَرٌّ مَّکَانًا وَّ اَضۡعَفُ جُنۡدًا ﴿۷۵﴾

آپؐ کہہ دیجئے! کہ جو کوئی گمراہی میں مبتلا ہو تو رحمن اسے برابر ڈھیل دیتا رہتا ہے یہاں تک کہ جب یہ لوگ اسے دیکھیں گے جس کا ان سے وعدہ کیا ہوا ہے خواہ وہ یہاں کا عذاب ہو یا قیامت کی گھڑی! تب انہیں معلوم ہوگا کہ ٹھکانے کے لحاظ سے زیادہ برا کون ہے اور لشکر کے اعتبار سے زیادہ کمزور کون ہے؟ (75)

وَ یَزِیۡدُ اللّٰہُ الَّذِیۡنَ اہۡتَدَوۡا ہُدًی ؕ وَ الۡبٰقِیٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَیۡرٌ عِنۡدَ رَبِّکَ ثَوَابًا وَّ خَیۡرٌ مَّرَدًّا ﴿۷۶﴾

اور اللہ ہدایت یافتہ لوگوں کی ہدایت میں اور اضافہ کرتا ہے اور جو باقی رہنے والی نیکیاں ہیں وہ تمہارے پروردگار کے نزدیک ثواب اور انجام کے اعتبار سے بہتر ہیں۔ (76)

اَفَرَءَیۡتَ الَّذِیۡ کَفَرَ بِاٰیٰتِنَا وَ قَالَ لَاُوۡتَیَنَّ مَالًا وَّ وَلَدًا ﴿ؕ۷۷﴾

کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا ہے جس نے ہماری آیتوں کا انکار کیا ہے۔ اور کہتا ہے کہ مجھے مال ضرور دیا جائے گا اور اولاد بھی۔ (77)

اَطَّلَعَ الۡغَیۡبَ اَمِ اتَّخَذَ عِنۡدَ الرَّحۡمٰنِ عَہۡدًا ﴿ۙ۷۸﴾

کیا اس پر غیب ظاہر ہو گیا ہے؟ یا اس نے رحمن سے کوئی عہد و پیمان حاصل کر لیا ہے؟ (78)

کَلَّا ؕ سَنَکۡتُبُ مَا یَقُوۡلُ وَ نَمُدُّ لَہٗ مِنَ الۡعَذَابِ مَدًّا ﴿ۙ۷۹﴾

ہرگز ایسا نہیں ہے جو کچھ یہ کہتا ہے ہم اسے لکھ لیں گے۔ اور اس کے عذاب میں برابر اضافہ کرتے جائیں گے۔ (79)

وَّ نَرِثُہٗ مَا یَقُوۡلُ وَ یَاۡتِیۡنَا فَرۡدًا ﴿۸۰﴾

وہ جو کہتا ہے (کہ اس کے پاس مال و اولاد ہے) اس کے وارث ہم ہی ہوں گے۔ اور یہ تو اکیلا ہماری بارگاہ میں حاضر ہوگا۔ (80)

وَ اتَّخَذُوۡا مِنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ اٰلِـہَۃً لِّیَکُوۡنُوۡا لَہُمۡ عِزًّا ﴿ۙ۸۱﴾

اور ان لوگوں نے اللہ کو چھوڑ کر بہت سے خدا بنا رکھے ہیں۔ تاکہ وہ ان کیلئے عزت وقوت کا باعث ہوں۔ (81)

کَلَّا ؕ سَیَکۡفُرُوۡنَ بِعِبَادَتِہِمۡ وَ یَکُوۡنُوۡنَ عَلَیۡہِمۡ ضِدًّا ﴿۸۲﴾

ہرگز ایسا نہیں ہے۔ وہ عنقریب ان کی عبادت کا انکار کر دیں گے اور ان کے مخالف ہوں گے۔(82)
یعنی لوگوں نے جن ہستیوں کو اللہ کا مقابل قرار دے رکھا ہے۔ اور اللہ کے ساتھ ان کو بھی حاجت روا، مشکل کشا سمجھ رکھا ہے وہ ہستیاں روز محشر ایسے کسی بھی شرک کا انکار کر دیں گی۔ اور یہ کہہ دیں گی کہ یا اللہ ان لوگوں کو ہم نے بالکل بھی ایسا کرنے کا نہیں کہا تھا۔

اَلَمْ تَرَ اَنَّآ اَرْسَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ تَؤُزُّهُمْ اَزًّا ﴿٨٣﴾

کیا آپؐ نے نہیں دیکھا کہ ہم نے شیطانوں کو کافروں پر چھوڑ رکھا ہے جو انہیں برابر اکساتے رہتے ہیں۔(83)

فَلَا تَعْجَلْ عَلَيْهِمْ ۭ اِنَّمَا نَعُدُّ لَهُمْ عَدًّا ﴿٨٤﴾

آپؐ ان کے بارے میں جلدی نہ کیجئے۔ ہم تو اچھی طرح ان کے دن گن رہے ہیں۔(84)

يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِيْنَ اِلَى الرَّحْمٰنِ وَفْدًا ﴿٨٥﴾

جس دن ہم پرہیزگاروں کو اپنے ہاں مہمانوں کی طرح لائیں گے۔(85)

وَّنَسُوْقُ الْمُجْرِمِيْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ وِرْدًا ﴿٨٦﴾

اور مجرموں کو پیاسے جانوروں کی طرح جہنم کی طرف ہانک کر لے جائیں گے۔(86)

لَا يَمْلِكُوْنَ الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا ﴿٨٧﴾

انہیں شفاعت کا کوئی اختیار نہ ہوگا سوائے اس کے جس نے اللہ سے عہد لے لیا ہوگا۔(87)
شفاعت کے بارے میں سورہ بقرہ آیت نمبر 48 کے مضمون میں تفصیل سے لکھ چکے ہیں۔

وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا ﴿٨٨﴾ لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْئًا اِدًّا ﴿٨٩﴾

اور وہ (نصاریٰ) کہتے ہیں کہ خدا نے اپنا ایک بیٹا بنا رکھا ہے۔(88) تم نے یہ ایسی سخت بُری بات کہی ہے۔(89)

تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الْاَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا ﴿٩٠﴾

قریب ہے کہ آسمان پھٹ پڑیں اور زمین شق ہو جائے اور پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے ہو کر گر پڑیں۔(90)

اَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا ﴿٩١﴾ وَمَا يَنْۢبَغِيْ لِلرَّحْمٰنِ اَنْ يَّتَّخِذَ وَلَدًا ﴿٩٢﴾

کیونکہ وہ کہہ رہے ہیں کہ رحمٰن کا بیٹا ہے۔(91) اور یہ بات رحمٰن کے شایانِ شان نہیں ہے کہ وہ کسی کو اپنا بیٹا بنائے۔(92)

اِنْ كُلُّ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اِلَّآ اٰتِي الرَّحْمٰنِ عَبْدًا ﴿٩٣﴾

آسمانوں اور زمین میں جو کوئی بھی ہے وہ رحمٰن کی بارگاہ میں تابعدار بن کر حاضر ہونے والے ہیں۔(93)

لَقَدْ اَحْصٰىهُمْ وَعَدَّهُمْ عَدًّا ﴿٩٤﴾

اللہ نے ان سب کا احاطہ کر رکھا ہے اور انہیں اچھی طرح شمار کر رکھا ہے۔(94)

یعنی ان سب کا حساب کتاب لکھ کر محفوظ کر رکھا ہے۔

وَ كُلُّهُمْ اٰتِيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَرْدًا ﴿٩٥﴾

اور قیامت کے دن ان میں سے ہر کوئی ایک ایک کر کے اس کی بارگاہ میں حاضر ہوگا۔(95)

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا ﴿٩٦﴾

بے شک جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کئے۔ رحمٰن ان کیلئے عنقریب اپنی محبت ڈال دے گا۔(96)

فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لِتُبَشِّرَ بِهِ الْمُتَّقِيْنَ وَ تُنْذِرَ بِهٖ قَوْمًا لُّدًّا ﴿٩٧﴾

ہم نے اس قرآن کو آپؐ کی زبان میں آسان کر دیا ہے۔ تاکہ آپ پرہیزگاروں کو خوشخبری سنائیں۔ اور جھگڑالو قوم کو ڈرائیں۔(97)

وَ كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ ؕ هَلْ تُحِسُّ مِنْهُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَوْ تَسْمَعُ لَهُمْ رِكْزًا ﴿٩٨﴾

اور ہم نے ان سے پہلے کتنی ہی قومیں ہلاک کی ہیں کیا آپ ان میں سے کسی کا کوئی نشان پاتے ہیں۔ یا ان کی کوئی بھنک بھی سنتے ہیں۔(98)

اہم مضامین سورہ طه

مضمون	صفحہ نمبر
طه کا مفہوم۔	464
موسیٰؑ کا قصہ۔	465
عصائے موسیٰؑ کی خصوصیات۔	466
لاٹھی کا سانپ بن جانا۔	466
چمکتا ہوا سفید ہاتھ۔	466
موسیٰؑ کی دعا۔	466
موسیٰؑ کی بچپن میں مدد۔	467
موسیٰؑ اور ہارونؑ کو فرعون کے پاس بھیجنا۔	467
فرعون سے مکالمہ۔	468
موسیٰؑ اور جادوگروں کا مقابلہ۔	470
جادوگروں کا ایمان لے آنا۔	470
موسیٰؑ کا بنی اسرائیل کو بچا کر نکلنا۔	471
فرعون اور اس کے لشکر کا ڈوبنا۔	471
هُمْ اُولَآءِ عَلٰٓى اَثَرِيْ کا درست مفہوم۔	472
سامری کا بچھڑا بنانا۔	473
سامری کے جواب کا اصل مفہوم۔	473
قرآن سے روگردانی کا نتیجہ۔	474
پہاڑوں کے متعلق سوال۔	475
نبی کریمؐ کو علم میں اضافے کی دعا کی ہدایت۔	475
آدمؑ کی مثال۔	476
نماز کے پانچ اوقات۔	477
دنیا کی آسائشوں کے پیچھے نہ بھاگنے کی ہدایت۔	477
نماز کی پابندی کی ہدایت۔	477

20۔سورہ طٰہٰ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

میں شروع کرتا ہوں اللہ کے نام کے ساتھ جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے۔

طٰهٰ ۚ﴿۱﴾

(ط) سانپ کا ذکر۔ ط کی شکل سانپ کے کنڈلی مارنے کی شکل سے مشابہ۔(ہ) ھدی، یا اھتدی۔ ہدایت کی باتیں۔

مفہوم اس کا یہ کہ اس سورۃ میں سانپ کا ذکر ہوگا۔ یعنی موسیٰؑ کی لاٹھی کا سانپ بن جانا۔ اور اس کے بعد ہدایت کے بارے میں کچھ باتیں بیان کی گئی ہیں۔

مَاۤ اَنۡزَلۡنَا عَلَيۡكَ الۡقُرۡاٰنَ لِتَشۡقٰٓى ۙ﴿۲﴾

ہم نے اس لئے آپؐ پر قرآن نازل نہیں کیا کہ آپ مشقت میں پڑ جائیں۔(2)

اِلَّا تَذۡكِرَةً لِّمَنۡ يَّخۡشٰى ۙ﴿۳﴾

بلکہ اس لئے نازل کیا ہے کہ جو خدا سے ڈرنے والا ہے اس کے لیے نصیحت ہو۔(3)

تَنۡزِيۡلًا مِّمَّنۡ خَلَقَ الۡاَرۡضَ وَالسَّمٰوٰتِ الۡعُلٰى ؕ﴿۴﴾ اَلرَّحۡمٰنُ عَلَى الۡعَرۡشِ اسۡتَوٰى ﴿۵﴾

یہ اس ہستی کی طرف سے نازل ہوا ہے جس نے زمین اور بلند آسمانوں کو پیدا کیا ہے۔(4) وہ خدائے رحمن ہے جو عرش پر مستوی ہے۔(5)

یہ خبر ہمیں بعینہٖ تسلیم کرنی چاہیے۔ کیونکہ یہ آیہ مشابہ ہے۔ اس لیے ہم اس کے بارے میں مکمل خبر نہیں رکھتے کہ عرش کی ماہیت کیا ہے۔ اور اس پر کیسے اللہ مستوی ہے۔

لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الۡاَرۡضِ وَمَا بَيۡنَهُمَا وَمَا تَحۡتَ الثَّرٰى ﴿۶﴾

جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے اور جو کچھ زمین کے نیچے ہے سب اسی کا ہے۔(6)

وَاِنۡ تَجۡهَرۡ بِالۡقَوۡلِ فَاِنَّهٗ يَعۡلَمُ السِّرَّ وَاَخۡفٰى ﴿۷﴾

چاہے تم بلند آواز سے بات کرو یا سرگوشی کرو۔ وہ تو چپکے سے کہی ہوئی بات، بلکہ اس سے مخفی تر بات بھی جانتا ہے۔(7)

اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ۝۸

وہ اللہ ہے،اس کے سوا کوئی معبود نہیں،اس کے لیے بہترین نام ہیں۔(8)

اللہ کے لیے سبھی نام اچھے ہیں۔اسے کسی بھی نام سے پکارا جاسکتا ہے۔مگر ہمارے معاشرے میں اسمائے حسنیٰ کے نام پر عملیات کا جو سلسلہ شروع ہوگیا ہے۔وہ سراسر غلط ہے۔

وَ هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ مُوْسٰىۘ ۝۹

کیا آپؐ تک موسیٰؑ کا واقعہ پہنچا ہے؟(9)

اِذْ رَاٰ نَارًا فَقَالَ لِاَهْلِهِ امْكُثُوْۤا اِنِّيْۤ اٰنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّيْۤ اٰتِيْكُمْ مِّنْهَا بِقَبَسٍ اَوْ اَجِدُ عَلَى النَّارِ هُدًى ۝۱۰

جب انہوں نے آگ دیکھی تو انہوں نے اپنے گھر والوں سے کہا کہ تم یہیں ٹھہرو۔میں نے آگ دیکھی ہے شاید تمہارے لئے ایک آدھ انگارا لے آؤں۔یا آگ کے پاس راستہ کا کوئی نشان پاؤں؟(10)

فَلَمَّاۤ اَتٰىهَا نُوْدِيَ يٰمُوْسٰىؕ ۝۱۱

تو جب اس کے پاس گئے تو انہیں آواز دی گئی کہ اے موسیٰؑ!(11)

اِنِّيْۤ اَنَا رَبُّكَ فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ ۚ اِنَّكَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًىؕ ۝۱۲

میں ہی تمہارا پروردگار ہوں!پس اپنے جوتے اتار دو۔کیونکہ تم طویٰ نامی ایک مقدس وادی میں ہو۔(12)

وَ اَنَا اخْتَرْتُكَ فَاسْتَمِعْ لِمَا يُوْحٰى ۝۱۳

اور میں نے تمہیں نبوت کیلئے منتخب کیا ہے۔پس تمہیں جو کچھ وحی کی جاتی ہے اسے غور سے سنو۔(13)

اِنَّنِيْۤ اَنَا اللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنَا فَاعْبُدْنِيْ ۙ وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ ۝۱۴

بے شک میں ہی اللہ ہوں۔میرے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔پس میری عبادت کرو اور میری یاد کیلئے نماز کی پابندی کرو۔(14)

اِنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ اَكَادُ اُخْفِيْهَا لِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۭ بِمَا تَسْعٰى ۝۱۵

یقیناً قیامت آنے والی ہے۔میں اسے پوشیدہ رکھنا چاہتا ہوں تاکہ ہر شخص کو اس کی کوشش کا معاوضہ مل جائے۔(15)

فَلَا يَصُدَّنَّكَ عَنْهَا مَنْ لَّا يُؤْمِنُ بِهَا وَ اتَّبَعَ هَوٰىهُ فَتَرْدٰى ۝۱۶

پس خیال رکھنا کہیں وہ شخص جو اس پر ایمان نہیں رکھتا اور اپنے نفس کی خواہشات پر چلتا ہے تمہیں اس کی فکر سے روک نہ دے۔اس صورت میں تم تباہ ہو جاؤ گے۔(16)

وَ مَا تِلْكَ بِيَمِيْنِكَ يٰمُوْسٰى ۝۱۷

اور اے موسیٰؑ! تمہارے دائیں ہاتھ میں کیا ہے؟(17)

قَالَ هِيَ عَصَايَ ۚ أَتَوَكَّؤُا عَلَيْهَا وَأَهُشُّ بِهَا عَلَىٰ غَنَمِي وَلِيَ فِيهَا مَآرِبُ أُخْرَىٰ ﴿١٨﴾

موسیٰؑ نے کہا! وہ میرا عصا ہے میں اس پر ٹیک لگاتا ہوں اوراس سے اپنی بکریوں کیلئے درختوں سے پتے جھاڑتا ہوں۔اور میرے لئے اس میں اور بھی کئی فائدے ہیں۔(18)

قَالَ أَلْقِهَا يَا مُوسَىٰ ﴿١٩﴾ فَأَلْقَاهَا فَإِذَا هِيَ حَيَّةٌ تَسْعَىٰ ﴿٢٠﴾

اللہ نے کہا اے موسیٰؑ! اسے پھینک دو۔(19) چنانچہ موسیٰؑ نے اسے پھینک دیا تو وہ ایک دم دوڑتا ہوا سانپ بن گیا۔(20)

قَالَ خُذْهَا وَلَا تَخَفْ ۖ سَنُعِيدُهَا سِيرَتَهَا الْأُولَىٰ ﴿٢١﴾

اللہ نے کہا اسے پکڑلو۔اور ڈرو نہیں، ہم ابھی اسے اس کی پہلی حالت کی طرف لوٹا دیں گے۔(21)

وَاضْمُمْ يَدَكَ إِلَىٰ جَنَاحِكَ تَخْرُجْ بَيْضَاءَ مِنْ غَيْرِ سُوءٍ آيَةً أُخْرَىٰ ﴿٢٢﴾

اوراپنے ہاتھ کو سمیٹ کر اپنے بازو کے نیچے بغل میں کرلو۔وہ کسی داغ کے بغیر سفید چمکتا ہوا نکلے گا۔یہ دوسری نشانی ہوگی۔(22)

لِنُرِيَكَ مِنْ آيَاتِنَا الْكُبْرَى ﴿٢٣﴾ اذْهَبْ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ إِنَّهُ طَغَىٰ ﴿٢٤﴾

تاکہ ہم آپ کو اپنی بڑی نشانیوں میں سے کچھ دکھائیں۔(23) جاؤ فرعون کے پاس کہ وہ بڑا سرکش ہوگیا ہے۔(24)

قَالَ رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي ﴿٢٥﴾ وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي ﴿٢٦﴾

موسیٰؑ نے کہا اے میرے پروردگار! میرا سینہ کشادہ کردے۔(25) اور میرے کام کو میرے لئے آسان کردے۔(26)

وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِنْ لِسَانِي ﴿٢٧﴾ يَفْقَهُوا قَوْلِي ﴿٢٨﴾

اور میری زبان کی گرہ کھول دے۔(27) تاکہ لوگ میری بات سمجھ سکیں۔(28)

وَاجْعَلْ لِي وَزِيرًا مِنْ أَهْلِي ﴿٢٩﴾ هَارُونَ أَخِي ﴿٣٠﴾

اور میرے خاندان میں سے میرے بھائی ہارونؑ کو میرا وزیر بنادے۔(29-30)

اشْدُدْ بِهِ أَزْرِي ﴿٣١﴾ وَأَشْرِكْهُ فِي أَمْرِي ﴿٣٢﴾

اس کے ذریعے سے مجھے مضبوط کر۔اور اسے میرے کام (رسالت) میں میرا شریک بنا۔(31-32)

كَيْ نُسَبِّحَكَ كَثِيرًا ﴿٣٣﴾ وَنَذْكُرَكَ كَثِيرًا ﴿٣٤﴾ إِنَّكَ كُنْتَ بِنَا بَصِيرًا ﴿٣٥﴾

تاکہ ہم بکثرت تیری تسبیح بیان کریں۔(33) اور بکثرت تیرا ذکر کریں۔(34) بیشک تو ہمیں خوب دیکھنے والا ہے۔(35)

قَالَ قَدْ أُوتِيتَ سُؤْلَكَ يَا مُوسَىٰ ﴿٣٦﴾

اللہ تعالیٰ نے فرمایا! اے موسیٰؑ، جو تو نے مانگا وہ ہم نے عطا کردیا۔(36)

وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلَيْكَ مَرَّةً أُخْرَىٰ ﴿٣٧﴾

ہم نے تو تجھ پر ایک بار پہلے بھی بڑا احسان کیا تھا۔(37)

اِذْ اَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اُمِّكَ مَا يُوْحٰٓى ۝۳۸

جب ہم نے تمہاری ماں کی طرف وحی کے ذریعے ایک پیغام بھیجا۔(38)

اَنِ اقْذِفِيْهِ فِي التَّابُوْتِ فَاقْذِفِيْهِ فِي الْيَمِّ فَلْيُلْقِهِ الْيَمُّ بِالسَّاحِلِ يَاْخُذْهُ عَدُوٌّ لِّيْ وَعَدُوٌّ لَّهٗ ۭ وَ
اَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِّنِّيْ ڬ وَلِتُصْنَعَ عَلٰي عَيْنِيْ ۝۳۹

کہ موسیٰ کو صندوق میں رکھ۔اور پھر صندوق کو دریا میں ڈال دے۔پھر دریا اسے کنارہ پر پھینک دے گا۔اور اسے وہ شخص (فرعون) اٹھائے گا۔جو میرا بھی دشمن ہے اور موسیٰ کا بھی دشمن ہے۔میں نے تم پر اپنی محبت کا اثر ڈال دیا (جو دیکھتا وہ پیار کرتا)۔اور اس لئے کہ تم میری خاص نگرانی میں پرورش پاؤ۔(39)

اِذْ تَمْشِيْٓ اُخْتُكَ فَتَقُوْلُ هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰي مَنْ يَّكْفُلُهٗ ۭ فَرَجَعْنٰكَ اِلٰٓى اُمِّكَ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ ۭ ۵
وَقَتَلْتَ نَفْسًا فَنَجَّيْنٰكَ مِنَ الْغَمِّ وَفَتَنّٰكَ فُتُوْنًا ڨ فَلَبِثْتَ سِنِيْنَ فِيْٓ اَهْلِ مَدْيَنَ ڏ ثُمَّ جِئْتَ عَلٰي
قَدَرٍ يّٰمُوْسٰى ۝۴۰

جب تمہاری بہن چل رہی تھی اور (فرعون کے اہل خانہ سے) کہہ رہی تھی کہ کیا میں تم لوگوں کو ایسی (دایہ) بتاؤں جو اس کی پرورش کرے؟اور اس طرح ہم نے تمہیں تمہاری ماں کی طرف لوٹا دیا۔تا کہ اس کی آنکھ ٹھنڈی ہو اور رنجیدہ نہ ہو۔اور تم نے ایک شخص کو قتل کر دیا تھا تو ہم نے تمہیں اس غم سے نجات دی۔اور ہم نے تمہاری ہر طرح آزمائش کی۔پھر تم کئی برس تک مدین کے لوگوں میں رہے۔اور اے موسیٰ! پھر تم ہمارے پیمانے پر پورے اترے۔(40)

یعنی موسیٰ کو اس تمام اونچ نیچ سے گزار کر اس طرح سے ان کی پرورش کی کہ تب وہ اس قابل ہوئے کہ فرعون کے پاس جا سکیں۔اور اپنی قوم کو فرعون سے نجات دلا کر آئندہ کی جدوجہد کے لیے تیار کر سکیں۔

وَاصْطَنَعْتُكَ لِنَفْسِيْ ۝۴۱ۚ

اور میں نے تمہیں اپنے ایک خاص مقصد کیلئے منتخب کرلیا ہے۔(41)

اِذْهَبْ اَنْتَ وَاَخُوْكَ بِاٰيٰتِيْ وَلَا تَنِيَا فِيْ ذِكْرِيْ ۝۴۲ۚ

سو اب تم اور تمہارا بھائی میری نشانیوں کے ساتھ فرعون کے پاس جاؤ۔اور میرا ذکر کرنے میں سستی نہ کرنا۔(42)

اِذْهَبَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ۝۴۳ښ

تم دونوں فرعون کے پاس جاؤ۔بے شک وہ سرکش ہو گیا ہے۔(43)

فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّيِّنًا لَّعَلَّهٗ يَتَذَكَّرُ اَوْ يَخْشٰى ۝۴۴

اس سے نرمی کے ساتھ بات کرنا کہ شاید وہ نصیحت قبول کرے۔ یا ڈر جائے۔(44)

قَالَا رَبَّنَآ اِنَّنَا نَخَافُ اَنْ يَّفْرُطَ عَلَيْنَآ اَوْ اَنْ يَّطْغٰى ﴿٤٥﴾

ان دونوں نے کہا! اے ہمارے پروردگار! ہمیں اندیشہ ہے کہ وہ ہم پر زیادتی کرے۔ یا سرکشی کرے؟(45)

قَالَ لَا تَخَافَآ اِنَّنِيْ مَعَكُمَآ اَسْمَعُ وَاَرٰى ﴿٤٦﴾

اللہ تعالی نے کہا! تم ڈرو نہیں، میں تمہارے ساتھ ہوں۔ سب کچھ سن رہا ہوں اور دیکھ رہا ہوں۔(46)

فَاْتِيٰهُ فَقُوْلَآ اِنَّا رَسُوْلَا رَبِّكَ فَاَرْسِلْ مَعَنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۙ وَلَا تُعَذِّبْهُمْ ۭ قَدْ جِئْنٰكَ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ ۭ وَالسَّلٰمُ عَلٰي مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى ﴿٤٧﴾

تم بے دھڑک اس کے پاس جاؤ۔ اور کہو کہ ہم تیرے پروردگار کے بھیجے ہوئے ہیں۔ سو تو بنی اسرائیل کو ہمارے ساتھ روانہ کر دے۔ اور ان کو تکلیف نہ پہنچا۔ ہم تیرے پاس تیرے پروردگار کی طرف سے معجزہ لے کر آئے ہیں۔ اور سلامتی ہے اس پر جو ہدایت کی پیروی کرے۔(47)

اِنَّا قَدْ اُوْحِيَ اِلَيْنَآ اَنَّ الْعَذَابَ عَلٰي مَنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ﴿٤٨﴾

بے شک ہماری طرف یہ وحی کی گئی ہے کہ عذاب اس کیلئے ہے جو اللہ کی آیات کو جھٹلائے۔ اور اس کے احکام سے منہ پھیرے۔(48)

قَالَ فَمَنْ رَّبُّكُمَا يٰمُوْسٰى ﴿٤٩﴾

(چنانچہ وہ گئے) اور فرعون نے پوچھا! اے موسیٰ! تمہارا پروردگار کون ہے؟(49)

قَالَ رَبُّنَا الَّذِيْٓ اَعْطٰي كُلَّ شَيْءٍ خَلْقَهٗ ثُمَّ هَدٰى ﴿٥٠﴾

موسیٰ نے کہا! ہمارا پروردگار وہ ہے جس نے ہر چیز کو پیدا کیا ہے۔ اور ہدایت دی ہے۔(50)

یعنی اس کائنات کی ہر چیز اپنے دیئے گئے پروگرام پر عمل پیرا ہے۔ سورج چاند ستارے، بارش، فصلیں، دریا، موسم سب چیزیں اللہ تعالی کی پیدا کردہ ہیں اور اللہ کی دی گئی ہدایات کے مطابق ہی جاری وساری ہیں۔

قَالَ فَمَا بَالُ الْقُرُوْنِ الْاُوْلٰى ﴿٥١﴾

فرعون نے کہا پھر ان نسلوں کا کیا ہوگا جو پہلے گزر چکی ہیں؟(51)

قَالَ عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّيْ فِيْ كِتٰبٍ ۚ لَا يَضِلُّ رَبِّيْ وَلَا يَنْسَى ﴿٥٢﴾

موسیٰ نے کہا ان کا علم میرے پروردگار کے پاس ایک کتاب میں ہے۔ میرا پروردگار نہ بھٹکتا ہے اور نہ بھولتا ہے۔(52)

فرعون بڑا زیرک انسان تھا، اس نے چالاکی اور ہوشیاری سے پوری کوشش کی کہ کسی طرح موسیٰ کو زیر کر سکے۔ مگر موسیٰ نے اس کی یہ چالاکی ناکام بنا دی۔ اب ہمارے ہاں بھی سب سے بڑا مسئلہ یہ ہوتا ہے کہ کسی کو کچھ سمجھایا جائے تو فوراً یہ سوال ہوتا ہے کہ پچھلے جو کرتے آئے ہیں تو کیا وہ غلط کرتے آئے ہیں۔ حالانکہ ہم نے اپنا حساب کتاب وحی کے مطابق دینا ہے نا کہ پچھلے لوگوں کے اعمال کے مطابق۔ قرآن نے ایک آیت بیان کر کے پچھلے لوگوں کا سارا بوجھ ہم سے ٹال دیا ہے۔ سورہ بقرہ،

تِلْكَ أُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ۖ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ ۖ وَلَا تُسْأَلُونَ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿١٣٤﴾

وہ ایک جماعت تھی جو گزر گئی اس کے لئے وہ ہے جو اس نے کمایا۔اور تمہارے لئے وہ ہے جو تم کماؤ گے۔اور وہ جو کچھ کرتے تھے اس کے بارے میں تم سے سوال نہیں ہوگا۔(134)

الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ مَهْدًا وَّ سَلَكَ لَكُمْ فِيْهَا سُبُلًا وَّ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۭ فَاَخْرَجْنَا بِهٖٓ اَزْوَاجًا مِّنْ نَّبَاتٍ شَتّٰى ﴿٥٣﴾

وہ ذات وہی ہے جس نے تمہارے لئے زمین کو فرش بنایا ہے۔اور اس میں تمہارے لئے راستے بنائے۔اور آسمان سے پانی برسایا۔تو ہم نے اس سے مختلف اقسام کے نباتات کے جوڑے پیدا کئے۔(53)

كُلُوْا وَارْعَوْا اَنْعَامَكُمْ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي النُّهٰى ﴿٥٤﴾

خود بھی کھاؤ اور اپنے مویشیوں کو بھی چراؤ۔بے شک اس (نظام قدرت) میں عقل والوں کیلئے بہت سی نشانیاں ہیں۔(54)

مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَ فِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَ مِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى ﴿٥٥﴾

اسی زمین سے ہم نے تمہیں پیدا کیا ہے۔اور اسی میں ہم تمہیں لوٹائیں گے۔اور اسی سے دوبارہ تمہیں نکالیں گے۔(55)

وَ لَقَدْ اَرَيْنٰهُ اٰيٰتِنَا كُلَّهَا فَكَذَّبَ وَ اَبٰى ﴿٥٦﴾

اور ہم نے فرعون کو اپنی سب نشانیاں دکھائیں۔مگر اس پر بھی اس نے جھٹلایا اور انکار کیا۔(56)

قَالَ اَجِئْتَنَا لِتُخْرِجَنَا مِنْ اَرْضِنَا بِسِحْرِكَ يٰمُوْسٰى ﴿٥٧﴾

اور کہا اے موسیٰ! کیا تم اس لئے ہمارے پاس آئے ہو کہ اپنے جادو کے زور سے ہمیں ہماری سرزمین سے نکال دو؟(57)

فَلَنَاْتِيَنَّكَ بِسِحْرٍ مِّثْلِهٖ فَاجْعَلْ بَيْنَنَا وَ بَيْنَكَ مَوْعِدًا لَّا نُخْلِفُهٗ نَحْنُ وَ لَآ اَنْتَ مَكَانًا سُوًى ﴿٥٨﴾

سو ہم بھی تمہارے مقابلہ میں ویسا ہی جادو لائیں گے۔لہٰذا تم مقابلہ کیلئے ہمارے اور اپنے درمیان جگہ اور وقت مقرر کردو۔جس کی نہ ہم خلاف ورزی کریں گے اور نہ تم۔اور وہ جگہ ہو بھی ہموار اور کھلے میدان میں۔(58)

قَالَ مَوْعِدُكُمْ يَوْمُ الزِّيْنَةِ وَ اَنْ يُّحْشَرَ النَّاسُ ضُحًى ﴿٥٩﴾

موسیٰ نے کہا تمہارے لئے وعدہ کا دن جشن والا دن ہے اور یہ کہ دن چڑھے لوگ جمع کر لئے جائیں۔(59)

فَتَوَلّٰى فِرْعَوْنُ فَجَمَعَ كَيْدَهٗ ثُمَّ اَتٰى ﴿٦٠﴾

فرعون نے پلٹ کر اپنے سارے ہتھکنڈے جمع کیے اور مقابلے میں آ گیا۔(60)

قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰى وَيْلَكُمْ لَا تَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا فَيُسْحِتَكُمْ بِعَذَابٍ ۚ وَ قَدْ خَابَ مَنِ افْتَرٰى ﴿٦١﴾

موسیٰ نے (فرعونیوں سے) کہا! افسوس ہے تم پر۔اللہ پر جھوٹا بہتان نہ باندھو، ورنہ وہ کسی عذاب سے تمہارا قلع قمع کردے گا۔اور جو کوئی

بہتان باندھتا ہے وہ ناکام ونامراد ہوتا ہے۔(61)

فَتَنَازَعُوْٓا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ وَ اَسَرُّوا النَّجْوٰى ﴿٦٢﴾

پھر وہ اپنے معاملہ میں باہم جھگڑنے لگے۔اور پوشیدہ سرگوشیاں کرنے لگے۔(62)

قَالُوْٓا اِنْ هٰذٰنِ لَسٰحِرٰنِ يُرِيْدٰنِ اَنْ يُّخْرِجٰكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ بِسِحْرِهِمَا وَيَذْهَبَا بِطَرِيْقَتِكُمُ الْمُثْلٰى ﴿٦٣﴾

آخرکار انہوں نے کہا کہ یہ دونوں جادوگر ہیں جو چاہتے ہیں کہ اپنے جادو کے زور سے تمہیں تمہاری سرزمین سے نکال دیں۔اور تمہارے اعلیٰ و مثالی مذہب کو مٹادیں۔(63)

فَاَجْمِعُوْا كَيْدَكُمْ ثُمَّ ائْتُوْا صَفًّا ۚ وَقَدْ اَفْلَحَ الْيَوْمَ مَنِ اسْتَعْلٰى ﴿٦٤﴾

لہٰذا تم اپنی سب تدبیریں (داؤ پیچ) جمع کرو۔اور صف باندھ کر مقابلہ میں آجاؤ۔یقیناً فلاح وہی پائے گا جو غالب آئے گا۔(64)

قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِمَّآ اَنْ تُلْقِيَ وَاِمَّآ اَنْ نَّكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَلْقٰى ﴿٦٥﴾

ان جادوگروں نے کہا! اے موسیٰؑ ! تم پہلے پھینکو گے یا پہلے ہم پھینکیں؟(65)

قَالَ بَلْ اَلْقُوْا ۚ فَاِذَا حِبَالُهُمْ وَعِصِيُّهُمْ يُخَيَّلُ اِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ اَنَّهَا تَسْعٰى ﴿٦٦﴾

موسیٰؑ نے کہا: نہیں۔بلکہ تم ہی پہلے پھینکو! پس اچانک ان کی رسیاں اور لاٹھیاں ان کے جادو کی وجہ سے موسیٰؑ کو دوڑتی ہوئی محسوس ہوئیں۔(66)

فَاَوْجَسَ فِيْ نَفْسِهٖ خِيْفَةً مُّوْسٰى ﴿٦٧﴾

(یہ منظر دیکھ کر) موسیٰؑ نے اپنے دل میں کچھ خوف محسوس کیا۔(67)

قُلْنَا لَا تَخَفْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰى ﴿٦٨﴾

ہم نے کہا (اے موسیٰؑ) ڈرو نہیں، بے شک تم ہی غالب رہو گے۔(68)

وَاَلْقِ مَا فِيْ يَمِيْنِكَ تَلْقَفْ مَا صَنَعُوْا ۭ اِنَّمَا صَنَعُوْا كَيْدُ سٰحِرٍ ۭ وَلَا يُفْلِحُ السَّاحِرُ حَيْثُ اَتٰى ﴿٦٩﴾

اور جو تمہارے دائیں ہاتھ میں (عصا) ہے اسے پھینک دو۔یہ ان کی سب بناوٹی چیزوں کو نگل جائے گا۔جو کچھ انہوں نے بنایا ہے وہ جادوگر کا فریب ہے۔اور جادوگر کہیں سے بھی آجائے، کبھی کامیاب نہیں ہوسکتا۔(69)

فَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ سُجَّدًا قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ هٰرُوْنَ وَمُوْسٰى ﴿٧٠﴾

چنانچہ سب جادوگر بے ساختہ سجدے میں گرادیئے گئے۔اور کہنے لگے کہ ہم ہارونؑ اور موسیٰؑ کے پروردگار پر ایمان لاتے ہیں۔(70)

قَالَ اٰمَنْتُمْ لَهٗ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ۭ اِنَّهٗ لَكَبِيْرُكُمُ الَّذِيْ عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ ۚ فَلَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَ
اَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ وَّلَاُصَلِّبَنَّكُمْ فِيْ جُذُوْعِ النَّخْلِ وَلَتَعْلَمُنَّ اَيُّنَآ اَشَدُّ عَذَابًا وَّاَبْقٰى ﴿٧١﴾

فرعون نے کہا تم اس پر ایمان لے آئے قبل اس کے کہ میں تمہیں اجازت دیتا؟ یہی تمہارا وہ بڑا جادوگر ہے جس نے تمہیں جادو سکھایا ہے۔اب

میں ضرور تمہارے ہاتھ پاؤں مخالف سمت سے کٹواتا ہوں۔ اور تمہیں کھجور کے تنوں پر سولی دیتا ہوں۔ پھر تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ ہم میں اور موسیٰ میں سے کس کا عذاب سخت اور دیر پا ہے؟ (71)

قَالُوْا لَنْ نُّؤْثِرَكَ عَلٰى مَا جَآءَنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَالَّذِيْ فَطَرَنَا فَاقْضِ مَآ اَنْتَ قَاضٍ ۭ اِنَّمَا تَقْضِيْ هٰذِهِ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ۝ؕ

جادوگروں نے کہا ہمارے پاس جو کھلی نشانیاں آ چکی ہیں ہم ان پر اور اس ذات پر جس نے ہمیں پیدا کیا ہے۔ کبھی تجھے ترجیح نہیں دیں گے۔ تو جو کرنا چاہتا ہے کر لے۔ بے شک تو جو کرے گا وہ تو زیادہ سے زیادہ اسی دنیاوی زندگی کے ختم کرنے کا فیصلہ کر سکتا ہے۔ (72)

اِنَّآ اٰمَنَّا بِرَبِّنَا لِيَغْفِرَ لَنَا خَطٰيٰنَا وَمَآ اَكْرَهْتَنَا عَلَيْهِ مِنَ السِّحْرِ ۭ وَاللّٰهُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ۝

ہم تو اپنے پروردگار پر ایمان لا چکے ہیں تا کہ وہ ہماری خطاؤں کو اور اس جادوگری کو جس پر تو نے ہمیں مجبور کیا تھا معاف کر دے۔ ہمارے لئے اللہ ہی بہتر ہے اور وہی باقی رہنے والا ہے۔ (73)

اِنَّهٗ مَنْ يَّاْتِ رَبَّهٗ مُجْرِمًا فَاِنَّ لَهٗ جَهَنَّمَ ۭ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَلَا يَحْيٰى ۝

بے شک جو کوئی مجرم بن کر اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضر ہوگا۔ اس کیلئے وہ جہنم ہے جس میں وہ نہ مرے گا اور نہ جیئے گا۔ (74)

وَمَنْ يَّاْتِهٖ مُؤْمِنًا قَدْ عَمِلَ الصّٰلِحٰتِ فَاُولٰۗىِٕكَ لَهُمُ الدَّرَجٰتُ الْعُلٰى ۝ۙ

اور جو کوئی مؤمن بن کر اس کی بارگاہ میں حاضر ہوگا۔ جب کہ اس نے نیک عمل بھی کئے ہوں گے۔ ان کے لئے بڑے بلند درجے ہیں۔ (75)

جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ وَذٰلِكَ جَزٰۗؤُا مَنْ تَزَكّٰى ۝

اور ہمیشہ رہنے والے باغات، جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی۔ وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔ یہ اس کی جزاء ہے جو پاکباز رہا۔ (76)

وَلَقَدْ اَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى ڏ اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِيْ فَاضْرِبْ لَهُمْ طَرِيْقًا فِي الْبَحْرِ يَبَسًا ۙ لَّا تَخٰفُ دَرَكًا وَّلَا تَخْشٰى ۝

اور ہم نے موسیٰ کی طرف وحی کی کہ میرے بندوں (بنی اسرائیل) کو لے کر نکل جاؤ۔ پھر (عصا مار کر) ان کیلئے سمندر سے خشک راستہ بناؤ۔ نہ تمہیں پیچھے سے ان کے پکڑے جانے کا خطرہ ہو۔ اور نہ ہی (غرق ہونے کا) کوئی اندیشہ۔ (77)

فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ بِجُنُوْدِهٖ فَغَشِيَهُمْ مِّنَ الْيَمِّ مَا غَشِيَهُمْ ۝ۭ

پھر فرعون نے اپنی فوجوں کے ساتھ ان کا پیچھا کیا تو انہیں سمندر نے ڈھانپ لیا جیسا کہ ڈھانپنے کا حق تھا۔ (78)

وَاَضَلَّ فِرْعَوْنُ قَوْمَهٗ وَمَا هَدٰى ۝

اور فرعون نے اپنی قوم کو گمراہ ہی کیا۔ اور انہیں سیدھا راستہ نہ دکھایا۔ (79)

يٰبَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ قَدْ اَنْجَيْنٰكُمْ مِّنْ عَدُوِّكُمْ وَوٰعَدْنٰكُمْ جَانِبَ الطُّوْرِ الْاَيْمَنَ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى ۝

اے بنی اسرائیل! ہم نے تمہیں تمہارے دشمن سے نجات دی۔ اور تم سے کوہ طور کی دائیں جانب توریت دینے کا قول وقرار کیا۔ اور تم پر من و سلویٰ نازل کیا۔(80)

كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَلَا تَطْغَوْا فِيْهِ فَيَحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبِيْ ۚ وَمَنْ يَّحْلِلْ عَلَيْهِ غَضَبِيْ فَقَدْ هَوٰى ﴿٨١﴾

تم سے کہا گیا کہ جو پاکیزہ روزی تمہیں دی گئی ہے اس سے کھاؤ۔ اور اس کے بارے میں سرکشی نہ کرو(حد سے نہ گزرو)۔ ورنہ تم پر میرا غضب نازل ہوگا۔ اور جس پر میرا غضب نازل ہوجائے وہ ہلاک ہی ہوگیا۔(81)

وَاِنِّيْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدٰى ﴿٨٢﴾

اور جو کوئی توبہ کرے اور ایمان لائے اور نیک عمل بجالائے اور پھر راہِ راست پر قائم رہے تو میں اس کو بہت ہی بخشنے والا ہوں۔(82)

وَمَآ اَعْجَلَكَ عَنْ قَوْمِكَ يٰمُوْسٰى ﴿٨٣﴾

اے موسیٰؑ! کیا ماجرا ہوا کہ تو اپنی قوم کو چھوڑ کر اتنی جلدی آ گیا؟(83)

قَالَ هُمْ اُولَآءِ عَلٰٓى اَثَرِيْ وَعَجِلْتُ اِلَيْكَ رَبِّ لِتَرْضٰى ﴿٨٤﴾

موسیٰؑ نے کہا: وہ لوگ میرے طریقے پر چل رہے ہیں (یعنی دین کا جو طریقہ میں نے انہیں بتایا وہ اس پر قائم ہیں)۔ اور اے میرے پروردگار! میں اس لئے جلدی تیری بارگاہ میں حاضر ہوگیا ہوں کہ تو خوش ہوجائے۔(84)

سورہ اعراف آیت نمبر 142 میں اللہ تعالی بتا رہے ہیں کہ اللہ نے موسیٰؑ کو تیس راتوں کے لیے بلایا تھا اور پھر اس مدت کو بڑھا کر چالیس راتیں کر دیا۔ اور موسیٰؑ نے ہارونؑ کو ہدایت کی کہ میرے بعد میری جانشینی کرنا اور قوم کا خیال رکھنا۔ اب اس مدت کے دوران سامری نے بچھڑا بنا ڈالا۔ یہ بات اللہ تعالی سورہ اعراف کی آیت نمبر 148 میں بیان کر رہے ہیں۔ اب موسیٰؑ واپس تشریف لائے اور سارے معاملات سنبھالے اور توریت کی تختیاں قوم کے حوالے کیں۔ اس کے بعد پھر 70 آدمیوں کو لے کر کوہ طور گئے۔ جس کو سورہ اعراف کی آیت نمبر 155 میں بیان کیا گیا۔ یعنی ساری قوم نے کوہ طور پر نہیں جانا تھا۔ صرف چند منتخب اشخاص نے جانا تھا۔

اس لیے یہاں آیت 84 کا یہ مطلب نہیں بنتا کہ وہ میرے پیچھے آ رہے ہیں۔ یہاں ایک اور حیران کن بات یہ ہے کہ اگر یہ مطلب لیا جائے تو 40 راتوں تک موسیٰؑ کوہ طور پر رہے۔ تو میرے پیچھے آنے والی بات منطقی نہیں ہے۔(لفظ آثرِی کی مزید وضاحت سورہ الزخرف آیت 23-22)

قَالَ فَاِنَّا قَدْ فَتَنَّا قَوْمَكَ مِنْۢ بَعْدِكَ وَاَضَلَّهُمُ السَّامِرِيُّ ﴿٨٥﴾

اللہ تعالی نے کہا۔ ہم نے تمہارے بعد تمہاری قوم کو آزمائش میں ڈال دیا ہے۔ اور سامری نے انہیں گمراہ کر دیا ہے۔(85)

فَرَجَعَ مُوْسٰٓى اِلٰى قَوْمِهٖ غَضْبَانَ اَسِفًا ۚ قَالَ يٰقَوْمِ اَلَمْ يَعِدْكُمْ رَبُّكُمْ وَعْدًا حَسَنًا ۭ اَفَطَالَ عَلَيْكُمُ الْعَهْدُ اَمْ اَرَدْتُّمْ اَنْ يَّحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَخْلَفْتُمْ مَّوْعِدِيْ ﴿٨٦﴾

پس موسیٰؑ غصہ میں افسوس کرتے ہوئے اپنی قوم کی طرف لوٹے۔ اور کہا اے میری قوم! کیا تمہارے پروردگار نے تم سے اچھا وعدہ نہیں کیا تھا؟ تو کیا تمہیں وعدہ کی مدت دراز معلوم ہوئی؟ یا تم نے چاہا کہ تمہارے رب کا غضب تم پر نازل ہو؟ اس لئے تم نے مجھ سے وعدہ خلافی کی؟(86)

قَالُوۡا مَاۤ اَخۡلَفۡنَا مَوۡعِدَكَ بِمَلۡكِنَا وَلٰـكِنَّا حُمِّلۡنَاۤ اَوۡزَارًا مِّنۡ زِيۡنَةِ الۡقَوۡمِ فَقَذَفۡنٰهَا فَكَذٰلِكَ اَلۡقَى السَّامِرِىُّ ﴿۸۷﴾

انہوں نے جواب دیا! ہم نے آپ سے وعدہ خلافی کچھ اپنے اختیار سے نہیں کی، معاملہ یہ ہُوا کہ لوگوں کے زیورات کے بوجھ سے ہم لد گئے تھے اور ہم نے بس اُن کو پھینک دیا تھا۔ اور سامری نے زیورات کو آگ میں ڈال دیا تھا۔ (87)

فَاَخۡرَجَ لَهُمۡ عِجۡلًا جَسَدًا لَّهٗ خُوَارٌ فَقَالُوۡا هٰذَاۤ اِلٰهُكُمۡ وَاِلٰهُ مُوۡسٰى فَنَسِىَ ﴿۸۸﴾

تو اس نے ان کے لئے ایک بچھڑا بنا دیا یعنی اس کا قالب جس کی آواز گائے کی سی تھی۔ تو لوگوں سے کہنے لگا کہ یہی تمہارا معبود ہے اور موسیٰؑ کا بھی معبود ہے۔ مگر موسیٰؑ راستہ بھول گئے ہیں۔ (88)

اَفَلَا يَرَوۡنَ اَلَّا يَرۡجِعُ اِلَيۡهِمۡ قَوۡلًا ۙ وَّلَا يَمۡلِكُ لَهُمۡ ضَرًّا وَّلَا نَفۡعًا ﴿۸۹﴾

کیا وہ اتنا بھی نہیں دیکھتے کہ وہ (بچھڑا) ان کی کسی بات کا جواب نہیں دیتا اور نہ ہی وہ ان کو نقصان یا نفع پہنچانے کا کوئی اختیار رکھتا ہے۔ (89)

وَلَقَدۡ قَالَ لَهُمۡ هٰرُوۡنُ مِنۡ قَبۡلُ يٰقَوۡمِ اِنَّمَا فُتِنۡتُمۡ بِهٖ ۚ وَاِنَّ رَبَّكُمُ الرَّحۡمٰنُ فَاتَّبِعُوۡنِىۡ وَاَطِيۡعُوۡۤا اَمۡرِىۡ ﴿۹۰﴾

اور ہارونؑ نے اس سے پہلے ہی ان سے کہہ دیا تھا کہ اے میری قوم! تم اس (بچھڑے) کی وجہ سے آزمائش میں پڑ گئے ہو۔ اور یقیناً تمہارا پروردگار رحمن ہے سو تم میری پیروی کرو۔ اور میرے حکم کی تعمیل کرو۔ (90)

قَالُوۡا لَنۡ نَّبۡرَحَ عَلَيۡهِ عٰكِفِيۡنَ حَتّٰى يَرۡجِعَ اِلَيۡنَا مُوۡسٰى ﴿۹۱﴾

مگر قوم نے کہا کہ ہم تو برابر اس کی عبادت پر جمے رہیں گے۔ یہاں تک کہ موسیٰؑ ہماری طرف آ جائیں۔ (91)

قَالَ يٰهٰرُوۡنُ مَا مَنَعَكَ اِذۡ رَاَيۡتَهُمۡ ضَلُّوۡۤا ۙ﴿۹۲﴾ اَلَّا تَتَّبِعَنِ ؕ اَفَعَصَيۡتَ اَمۡرِىۡ ﴿۹۳﴾

موسیٰؑ نے کہا اے ہارونؑ! جب تم نے دیکھا کہ یہ لوگ گمراہ ہو گئے ہیں تو میری بات پر عمل کرنے میں تجھے کس چیز نے منع کیا؟ یا تو نے خود سے میرے حکم کی خلاف ورزی کی؟ (92-93)

قَالَ يَبۡنَؤُمَّ لَا تَاۡخُذۡ بِلِحۡيَتِىۡ وَلَا بِرَاۡسِىۡ ۚ اِنِّىۡ خَشِيۡتُ اَنۡ تَقُوۡلَ فَرَّقۡتَ بَيۡنَ بَنِىۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ وَلَمۡ تَرۡقُبۡ قَوۡلِىۡ ﴿۹۴﴾

ہارونؑ نے کہا: اے میرے ماں جائے! میری ڈاڑھی اور میرا سر نہ پکڑیئے! مجھے تو یہ ڈر تھا کہ کہیں آپ یہ نہ کہہ دیں کہ تم نے بنی اسرائیل میں تفرقہ ڈال دیا۔ اور میرے حکم کا انتظار نہ کیا؟ (94)

قَالَ فَمَا خَطۡبُكَ يٰسَامِرِىُّ ﴿۹۵﴾

(بعد ازاں) کہا اے سامری! تیرا کیا معاملہ ہے؟ (95)

قَالَ بَصُرۡتُ بِمَا لَمۡ يَبۡصُرُوۡا بِهٖ فَقَبَضۡتُ قَبۡضَةً مِّنۡ اَثَرِ الرَّسُوۡلِ فَنَبَذۡتُهَا وَكَذٰلِكَ سَوَّلَتۡ لِىۡ نَفۡسِىۡ ﴿۹۶﴾

اس نے کہا کہ میں نے جو کچھ سمجھا ہے وہ کسی اور نے نہیں سمجھا۔ پس میں نے رسول (موسیٰؑ) کے طریقہ کار سے قوم کو کھینچ لیا۔ اور اس کا طریق کار چھوڑ دیا۔ اور میرے نفس نے یہی بات مجھے سجھائی۔ (96) (لفظ آثرِیٔ کی مزید وضاحت سورہ الزخرف آیت 23-22)

اس آیت کی تفسیر میں علماء نے جو کچھ لکھا ہے میرے خیال میں وہ درست نہیں ہے۔ یعنی جبرائیلؑ اور ان کا گھوڑا سامری کو تو نظر آ گیا مگر ہارونؑ

اور موسیٰؑ کو نظر نہیں آیا۔ پھر سوچنے کی بات یہ ہے کہ موسیٰؑ نے سامری سے اس کی کوئی دلیل طلب نہیں کی۔ بلکہ اپنا فیصلہ سنا دیا۔ اور اگر ایسی بات ہوتی تو موسیٰؑ سامری کو جھوٹا ثابت کر دیتے۔ کیونکہ اللہ کی آیات (معجزات) تو موسیٰؑ کے ذریعے سے ہی آرہی تھیں۔

بَصُرْتُ بِمَا لَمْ يَبْصُرُوْا بِهٖ میں دیکھنے سے مراد نظر بالعین نہیں ہے بلکہ اس کا تعلق فہم سے ہے۔ اسی طرح قَبْضَةً کا معنی روکنے اور کھینچنے کا بھی موجود ہے۔ اور اَثَرِ الرَّسُوْلِ ظاہر ہے کہ اس وقت رسول کون تھا (موسیٰؑ اور ہارونؑ)۔ اس لیے یہاں مراد رسول کا طریقہ، اس کی شریعت ہے۔ نا کہ نقش پا۔

قَالَ فَاذْهَبْ فَاِنَّ لَكَ فِى الْحَيٰوةِ اَنْ تَقُوْلَ لَا مِسَاسَ ۖ وَاِنَّ لَكَ مَوْعِدًا لَّنْ تُخْلَفَهٗ ۚ وَانْظُرْ اِلٰٓى اِلٰهِكَ الَّذِىْ ظَلْتَ عَلَيْهِ عَاكِفًا ۗ لَنُحَرِّقَنَّهٗ ثُمَّ لَنَنْسِفَنَّهٗ فِى الْيَمِّ نَسْفًا ﴿٩٧﴾

موسیٰؑ نے کہا جا چلا جا! تیرے لئے اس زندگی میں یہ سزا ہے کہ تو کہتا رہے گا کہ مجھے کوئی نہ چھوئے (کہ میں اچھوت ہوں)۔ اور تیرے لئے آخرت میں عذاب کا ایک وعدہ ہے جو تجھ سے ٹلنے والا نہیں ہے۔ اور اب دیکھ اپنے اس معبود کو جس کی پرستش پر تو جما بیٹھا رہا۔ ہم پہلے اسے جلائیں گے اور پھر اس کی راکھ کو اڑا کر سمندر میں بہا ئیں گے۔(97)

اِنَّمَآ اِلٰهُكُمُ اللّٰهُ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۗ وَسِعَ كُلَّ شَىْءٍ عِلْمًا ﴿٩٨﴾

اے لوگو! تمہارا معبود تو بس اللہ ہی ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ اس کا علم ہر چیز کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔(98)

كَذٰلِكَ نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ مَا قَدْ سَبَقَ ۚ وَقَدْ اٰتَيْنٰكَ مِنْ لَّدُنَّا ذِكْرًا ﴿٩٩﴾

ہم اسی طرح گزرے ہوئے واقعات کی کچھ خبریں آپؐ سے بیان کرتے ہیں۔ اور ہم نے اپنی طرف سے آپؐ کو ایک نصیحت نامہ (قرآن) عطا کیا ہے۔(99)

مَنْ اَعْرَضَ عَنْهُ فَاِنَّهٗ يَحْمِلُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وِزْرًا ﴿١٠٠﴾

جو کوئی اس سے روگردانی کرے گا تو وہ قیامت کے دن (اپنے اس جرم کا) بوجھ خود اٹھائے گا۔(100)

خٰلِدِيْنَ فِيْهِ ۗ وَسَآءَ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حِمْلًا ﴿١٠١﴾

ایسے لوگ ہمیشہ اسی حالت میں گرفتار رہیں گے اور قیامت کے دن یہ بوجھ بڑا برا بوجھ ہوگا۔(101)

يَّوْمَ يُنْفَخُ فِى الصُّوْرِ وَنَحْشُرُ الْمُجْرِمِيْنَ يَوْمَئِذٍ زُرْقًا ﴿١٠٢﴾

جس دن صور پھونکا جائے گا تو ہم مجرموں کو اس طرح اکٹھا کریں گے کہ ان کی آنکھیں نیلی ہوں گی۔(102)

يَّتَخَافَتُوْنَ بَيْنَهُمْ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا عَشْرًا ﴿١٠٣﴾

وہ آپس میں چپکے چپکے کہیں گے کہ تم (دنیا میں) کوئی دس دن ہی رہے ہوگے۔(103)

نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَقُوْلُوْنَ اِذْ يَقُوْلُ اَمْثَلُهُمْ طَرِيْقَةً اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا يَوْمًا ﴿١٠٤﴾

ہم خوب جانتے ہیں جو وہ کہہ رہے ہوں گے جبکہ ان کا سب سے زیادہ صائب الرائے یہ کہتا ہوگا کہ تم تو بس ایک دن رہے ہو۔(104)

وَ يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ يَنْسِفُهَا رَبِّيْ نَسْفًا ﴿۱۰۵﴾

(اے رسولؐ) لوگ آپ سے پہاڑوں کے بارے میں پوچھتے ہیں کہ (قیامت کے دن کہاں جائیں گے)؟ تو آپؐ کہہ دیجئے! کہ میرا پروردگار ان کو ریزہ ریزہ کر کے اڑا دے گا۔(105)

فَيَذَرُهَا قَاعًا صَفْصَفًا ﴿۱۰۶﴾ لَّا تَرٰى فِيْهَا عِوَجًا وَّ لَاۤ اَمْتًا ﴿۱۰۷﴾

پھر ان کی جگہ زمین کو اس طرح چٹیل میدان بنا دے گا۔ کہ تم اس میں نہ کوئی ناہمواری دیکھو گے اور نہ بلندی۔(106-107)

يَوْمَىِٕذٍ يَّتَّبِعُوْنَ الدَّاعِيَ لَا عِوَجَ لَهٗ ۚ وَ خَشَعَتِ الْاَصْوَاتُ لِلرَّحْمٰنِ فَلَا تَسْمَعُ اِلَّا هَمْسًا ﴿۱۰۸﴾

اس روز لوگ ایک پکارنے والے کے پیچھے اس طرح سیدھے آئیں گے جس میں کوئی کجی نہ ہوگی۔ اور رحمن کے سامنے اور سب آوازیں دب جائیں گی۔ پس تم سرسراہٹ کے سوا کچھ نہیں سنو گے۔(108)

يَوْمَىِٕذٍ لَّا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَ رَضِيَ لَهٗ قَوْلًا ﴿۱۰۹﴾

اُس روز شفاعت کا کوئی فائدہ نہ ہوگا۔ مگر یہ کہ کسی کو رحمن اس کی اجازت دے اور اس کی بات پر راضی ہو۔(109)

يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَ مَا خَلْفَهُمْ وَ لَا يُحِيْطُوْنَ بِهٖ عِلْمًا ﴿۱۱۰﴾

جو کچھ لوگوں کے آگے ہے (آنے والے حالات) اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے (گزرے ہوئے واقعات) وہ سب کچھ جانتا ہے مگر لوگ اپنے علم سے اس کا احاطہ نہیں کر سکتے۔(110)

وَ عَنَتِ الْوُجُوْهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّوْمِ ؕ وَ قَدْ خَابَ مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا ﴿۱۱۱﴾

سب کے چہرے حی و قیوم کے سامنے جھکے ہوئے ہوں گے۔ اور جو شخص ظلم کا بوجھ اٹھائے گا وہ ناکام و نامراد ہو جائے گا۔(111)

وَ مَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا يَخٰفُ ظُلْمًا وَّ لَا هَضْمًا ﴿۱۱۲﴾

اور جو کوئی نیک کام کرے جبکہ وہ مؤمن بھی ہو۔ تو اسے نہ ظلم و زیادتی کا اندیشہ ہوگا اور نہ کسی حق تلفی کا۔(112)

وَ كَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا وَّ صَرَّفْنَا فِيْهِ مِنَ الْوَعِيْدِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ اَوْ يُحْدِثُ لَهُمْ ذِكْرًا ﴿۱۱۳﴾

اور اس طرح ہم نے اس قرآن کو عربی زبان میں نازل کیا ہے۔ اور اس میں طرح طرح سے وعید بیان کی ہے تا کہ وہ پرہیزگار بن جائیں یا وہ ان میں نصیحت پذیری پیدا کر دے۔(113)

فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ وَ لَا تَعْجَلْ بِالْقُرْاٰنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يُّقْضٰۤى اِلَيْكَ وَحْيُهٗ ۫ وَ قُلْ رَّبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا ﴿۱۱۴﴾

بلند و برتر ہے اللہ جو حقیقی بادشاہ ہے۔ اور (اے پیغمبرؐ) جب تک قرآن کی وحی آپؐ پر پوری نہ ہو جائے اس کے پڑھنے میں جلدی نہ کیا کیجئے۔ اور دعا کیجئے کہ اے میرے پروردگار میرے علم میں اور اضافہ فرما۔(114)

ان دو آیات میں اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ قرآن چونکہ عربی زبان میں نازل کیا گیا ہے اور اس میں مختلف طریقوں سے بات واضح کی گئی ہے۔

کچھ چیزیں بالکل واضح طور پر سیدھے سادھے بیان کر دی گئی ہیں۔اور کچھ چیزیں غور و تدبر کی متقاضی ہیں تا کہ ان میں موجود حکمت کو تلاش کیا جا سکے۔اس کے لیے نبی کریمؐ کو ہدایت دی جا رہی ہے کہ اللہ تعالی سے دعا کیجئے کہ میرے علم میں اضافہ فرما۔تا کہ قرآن میں موجود احکام کی حکمت و معرفت کو پا سکوں۔قرآن کے کچھ مقامات ایسے ہیں جن پر بہت زیادہ غور و فکر کی ضرورت ہے۔انہی مقامات کے بارے میں سورہ مزمل میں فرمایا کہ ہم آپ پر پر حکمت چیزیں نازل کرنے والے ہیں (**قولاً ثقیلا**)۔اور یہی وہ چیز تھی جس کے آگے جن و انس ہتھیار پھینک گئے اور کسی نے بھی اس جیسی کتاب لانے کا چیلنج قبول نہ کیا۔ورنہ سادہ لکھی ہوئی عبارت کی طرح کوئی بھی عبارت بنائی جا سکتی ہے۔

وَ لَقَدْ عَهِدْنَاۤ اِلٰۤى اٰدَمَ مِنْ قَبْلُ فَنَسِیَ وَ لَمْ نَجِدْ لَهٗ عَزْمًا ﴿۱۱۵﴾

اور ہم نے اس سے پہلے آدم سے عہد لیا تھا مگر وہ بھول گئے اور ہم نے ان میں عزم و ثبات نہ پایا۔(115)

وَ اِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓىِٕكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْۤا اِلَّاۤ اِبْلِیْسَ اَبٰى ﴿۱۱۶﴾

اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدمؑ کے سامنے سجدہ میں گر جاؤ۔چنانچہ ابلیس کے سوا سب سجدے میں گر گئے۔اس نے انکار کر دیا۔(116)

فَقُلْنَا یٰۤاٰدَمُ اِنَّ هٰذَا عَدُوٌّ لَّكَ وَ لِزَوْجِكَ فَلَا یُخْرِجَنَّكُمَا مِنَ الْجَنَّةِ فَتَشْقٰى ﴿۱۱۷﴾

سو ہم نے کہا اے آدمؑ! یہ آپ کا اور آپ کی زوجہ کا دشمن ہے۔یہ کہیں آپ دونوں کو جنت سے نکلوا نہ دے؟ پھر آپ مشقت میں پڑ جائیں گے۔(117)

اِنَّ لَكَ اَلَّا تَجُوْعَ فِیْهَا وَ لَا تَعْرٰى ﴿۱۱۸﴾ وَ اَنَّكَ لَا تَظْمَؤُا فِیْهَا وَ لَا تَضْحٰى ﴿۱۱۹﴾

بیشک تم اس میں نہ کبھی بھوکے رہو گے اور نہ ننگے۔اور نہ یہاں پیاسے رہو گے اور نہ دھوپ کھاؤ گے۔(118-119)

فَوَسْوَسَ اِلَیْهِ الشَّیْطٰنُ قَالَ یٰۤاٰدَمُ هَلْ اَدُلُّكَ عَلٰى شَجَرَةِ الْخُلْدِ وَ مُلْكٍ لَّا یَبْلٰى ﴿۱۲۰﴾

پھر شیطان نے ان کے دل میں وسوسہ ڈالا اور کہا اے آدم! کیا میں تمہیں بتاؤں ہمیشگی والا درخت اور نہ ختم ہونے والی سلطنت؟(120)

فَاَكَلَا مِنْهَا فَبَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَ طَفِقَا یَخْصِفٰنِ عَلَیْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ وَ عَصٰۤى اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰى ﴿۱۲۱﴾

پس ان دونوں نے اس (درخت) میں سے کچھ کھایا۔(یعنی جنسی عمل کر لیا) تو ان پر ان کے پوشیدہ مقامات ظاہر ہو گئے اور وہ اپنے اوپر جنت کے پتے چپکانے لگے اور آدم نے اپنے پروردگار کے حکم کی خلاف ورزی کی۔اور اپنے مقصد میں ناکام ہوئے۔(121)

<u>سورہ بقرہ میں ہم تفصیل سے اس واقعہ پر لکھ چکے ہیں۔اس لیے آپ سورہ بقرہ آیت نمبر 30 سے 35 تک دیکھ سکتے ہیں۔</u>

ثُمَّ اجْتَبٰهُ رَبُّهٗ فَتَابَ عَلَیْهِ وَ هَدٰى ﴿۱۲۲﴾

اس کے بعد ان کے پروردگار نے انہیں برگزیدہ کیا۔چنانچہ ان کی توبہ قبول کی اور ہدایت بخشی۔(122)

قَالَ اهْبِطَا مِنْهَا جَمِیْعًۢا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ فَاِمَّا یَاْتِیَنَّكُمْ مِّنِّیْ هُدًى ۙ۬ فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَایَ فَلَا یَضِلُّ وَ لَا یَشْقٰى ﴿۱۲۳﴾

فرمایا اب تم زمین پر اتر جاؤ۔ایک دوسرے کے دشمن ہو کر۔پھر اگر تمہارے پاس میری طرف سے کوئی ہدایت پہنچے تو جو کوئی میری ہدایت کی پیروی کرے گا وہ نہ گمراہ ہو گا اور نہ مشقت میں پڑے گا۔(123)

وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّنَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى ﴿۱۲۴﴾

اور جوکوئی میرے ذکر (قرآن) سے روگردانی کرے گا تو اس کے لئے تنگ زندگی ہوگی۔ اور ہم اسے قیامت کے دن اندھا اٹھائیں گے۔ (124)

قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِيْٓ اَعْمٰى وَقَدْ كُنْتُ بَصِيْرًا ﴿۱۲۵﴾

وہ کہے گا اے میرے پروردگار! تو نے مجھے اندھا کیوں اٹھایا ہے حالانکہ میں آنکھوں والا تھا؟ (125)

قَالَ كَذٰلِكَ اَتَتْكَ اٰيٰتُنَا فَنَسِيْتَهَا ۚ وَكَذٰلِكَ الْيَوْمَ تُنْسٰى ﴿۱۲۶﴾

ارشاد ہوگا اسی طرح ہماری آیات تیرے پاس آئی تھیں اور تو نے انہیں بھلا دیا تھا۔ اسی طرح آج تجھے بھی بھلا دیا جائے گا۔ (126)

وَكَذٰلِكَ نَجْزِيْ مَنْ اَسْرَفَ وَلَمْ يُؤْمِنْۢ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ ۭ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَشَدُّ وَاَبْقٰى ﴿۱۲۷﴾

اور جوکوئی حد سے تجاوز کرے اور اپنے پروردگار کی بات پر ایمان نہ لائے۔ تو ہم اسے اسی طرح دنیا میں سزا دیتے ہیں۔ اور آخرت کا عذاب تو اور بھی بڑا سخت اور ہمیشہ کے لیے ہے۔ (127)

اَفَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ يَمْشُوْنَ فِيْ مَسٰكِنِهِمْ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي النُّهٰى ﴿۱۲۸﴾

کیا اس بات سے بھی انہیں ہدایت نہ ملی کہ ہم نے ان سے پہلے کتنی نسلیں (ان گناہوں کی پاداش میں) ہلاک کردیں۔ جن کے مکانوں میں آج یہ چلتے پھرتے ہیں بے شک اس میں عقل والوں کیلئے خدا کی قدرت کی بڑی نشانیاں ہیں۔ (128)

وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَكَانَ لِزَامًا وَّاَجَلٌ مُّسَمًّى ﴿۱۲۹﴾ؕ

اور اگر آپؐ کے پروردگار کی طرف سے ایک مہلت کی مدت مقرر نہ ہو چکی ہوتی۔ تو عذاب لازمی طور پر آچکا ہوتا۔ (129)

فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا ۚ وَمِنْ اٰنَآئِ الَّيْلِ فَسَبِّحْ وَاَطْرَافَ النَّهَارِ لَعَلَّكَ تَرْضٰى ﴿۱۳۰﴾

سو آپؐ ان کی باتوں پر صبر کیجئے اور طلوع آفتاب سے پہلے اور غروب آفتاب سے پہلے اور رات کے اوقات میں بھی اور دن کے کناروں پر بھی اپنے پروردگار کی حمد وثناء کے ساتھ تسبیح کیجئے تا کہ آپ راضی ہو جائیں۔ (130)

اس آیت میں نماز کے پانچ اوقات آ گئے۔

وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖٓ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ڏ لِنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ ۭ وَرِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ﴿۱۳۱﴾

اور جو کچھ ہم نے مختلف لوگوں کو دنیا کی زیب وزینت اور آرائش دے رکھی ہے اس کی طرف نگاہیں اٹھا کر بھی نہ دیکھیں۔ یہ سب کچھ ان کی آزمائش کے لیے ہے۔ اور آپؐ کے پروردگار کا دیا ہوا رزق بہتر ہے اور ہمیشہ رہنے والا ہے۔ (131)

وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا ۭ لَا نَسْــَٔــلُكَ رِزْقًا ۭ نَحْنُ نَرْزُقُكَ ۭ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى ﴿۱۳۲﴾

اور اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دیں اور خود بھی اس کی پابندی کریں۔ہم آپ سے روزی طلب نہیں کرتے۔ہم تو خود آپ کو روزی دیتے ہیں اور اور آخرت تو ہے ہی پرہیزگاروں کے لیے۔(132)

وَ قَالُوْا لَوْ لَا يَاْتِيْنَا بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ اَوَ لَمْ تَاْتِهِمْ بَيِّنَةُ مَا فِى الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ۝۱۳۳

اور یہ لوگ (اہل مکہ) کہتے ہیں کہ یہ (رسولؐ) ہمارے پاس اپنے پروردگار کی طرف سے کوئی نشانی (معجزہ) کیوں نہیں لاتے۔کیا ان کے پاس اگلی کتابوں کا کھلا ہوا ثبوت نہیں آیا؟(133)

وَ لَوْ اَنَّاۤ اَهْلَكْنٰهُمْ بِعَذَابٍ مِّنْ قَبْلِهٖ لَقَالُوْا رَبَّنَا لَوْ لَاۤ اَرْسَلْتَ اِلَيْنَا رَسُوْلًا فَنَتَّبِعَ اٰيٰتِكَ مِنْ قَبْلِ اَنْ نَّذِلَّ وَ نَخْزٰى ۝۱۳۴

اور اگر ہم اس (رسولؐ) سے پہلے انہیں عذاب سے ہلاک کر دیتے۔تو یہ کہتے اے ہمارے پروردگار! تو نے ہماری طرف کوئی رسول کیوں نہ بھیجا؟ کہ ہم ذلیل ورسوا ہونے سے پہلے تیری آیتوں کی پیروی کرتے۔(134)

قُلْ كُلٌّ مُّتَرَبِّصٌ فَتَرَبَّصُوْا ۚ فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ اَصْحٰبُ الصِّرَاطِ السَّوِيِّ وَ مَنِ اهْتَدٰى ۝۱۳۵

آپؐ کہہ دیجئے! کہ ہر ایک اپنے (انجام کا) انتظار کر رہا ہے سو تم بھی انتظار کرو۔عنقریب تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ سیدھی راہ والے کون ہیں؟ اور ہدایت یافتہ کون ہیں۔(135)

❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁

اہم مضامین سورہ الانبیاء

مضمون	صفحہ نمبر
صرف مرد ہی رسول بنائے گئے۔	481
مقصد حیات حق و باطل کا معرکہ۔	481
زمین و آسمان کے ایک ہونے کا تصور۔	483
قصہ ابراہیمؑ۔	485
ابراہیمؑ کا بت توڑنے کا اقرار۔	486
ابراہیمؑ کا آگ میں ڈالا جانا اور آگ کا ٹھنڈا ہو جانا۔	487
داوٴدؑ اور سلیمانؑ کا کھیتی کے مقدمہ کا فیصلہ کرنا۔	488
پہاڑوں اور پرندوں کا داوٴدؑ کے ساتھ مل کر کتاب کی تلاوت کرنا۔	488
سلیمانؑ کے لیے ہوا کا مسخر ہونا۔	488
ایوبؑ کی تکلیف کی دوری۔	489
یونسؑ کی پکار۔	489
زکریاؑ کی فریاد۔	489
یاجوج اور ماجوج کا نکلنا۔	490
وما ارسلنك الا رحمة اللعالمين کا مفہوم۔	491
حمد باری تعالی۔	492

21۔سورہ الانبیاء

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

میں شروع کرتا ہوں اللہ کے نام کے ساتھ جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے۔

اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِيْ غَفْلَةٍ مُّعْرِضُوْنَ ۚ ١

لوگوں کے حساب کتاب کا وقت قریب آ گیا ہے اور وہ غفلت میں پڑے منہ پھیرے ہوئے ہیں۔(1)

مَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ مِّنْ رَّبِّهِمْ مُّحْدَثٍ اِلَّا اسْتَمَعُوْهُ وَهُمْ يَلْعَبُوْنَ ۙ ٢

ان کے پروردگار کی طرف سے کوئی نئی نصیحت ان کے پاس آتی ہے۔تو وہ اسے کھیل کود میں لگے ہوئے سنتے ہیں۔(2)

لَاهِيَةً قُلُوْبُهُمْ ۭ وَاَسَرُّوا النَّجْوَى ڰ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ڰ هَلْ هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۚ اَفَتَاْتُوْنَ السِّحْرَ وَاَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ ٣

ان کے دل بالکل غافل ہو گئے ہیں اور یہ ظالم اس طرح آپس میں راز و نیاز کی باتیں کیا کرتے ہیں کہ! یہ بھی تو تمہاری ہی طرح کے ایک انسان ہیں۔کیا تم کھلی آنکھوں سے دیکھنے کے باوجود بھی ان کے جادو کے چکر میں آ رہے ہو؟(3)

آخری بات مکہ کے لوگ اپنے دوسرے ساتھیوں سے کہہ رہے ہیں۔

قٰلَ رَبِّيْ يَعْلَمُ الْقَوْلَ فِي السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ٤

پیغمبرؐ نے کہا کہ میرا پروردگار آسمان اور زمین کی ہر بات کو جانتا ہے۔کیونکہ وہ بڑا سننے والا اور بڑا جاننے والا ہے۔(4)

بَلْ قَالُوْٓا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍۢ بَلِ افْتَرٰىهُ بَلْ هُوَ شَاعِرٌ ښ فَلْيَاْتِنَا بِاٰيَةٍ كَمَآ اُرْسِلَ الْاَوَّلُوْنَ ٥

بلکہ یہ لوگ کہتے ہیں کہ یہ(قرآن) صرف پریشان خواب ہیں۔بلکہ یہ اس نے خود گھڑ لیا ہے۔بلکہ وہ تو ایک شاعر ہے۔(اور اگر ایسا نہیں ہے) تو پھر ہمارے پاس کوئی معجزہ لائے جس طرح پہلے رسول معجزات کے ساتھ بھیجے گئے تھے۔(5)

مَآ اٰمَنَتْ قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا ۚ اَفَهُمْ يُؤْمِنُوْنَ ٦

ان سے پہلے کوئی بستی بھی جسے ہم نے ہلاک کیا۔وہ تو ایمان لائی نہیں۔تو کیا یہ ایمان لائیں گے؟(6)

وَ مَاۤ اَرۡسَلۡنَا قَبۡلَكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوۡحِیۡۤ اِلَیۡهِمۡ فَسۡـَٔلُوۡۤا اَهۡلَ الذِّكۡرِ اِنۡ كُنۡتُمۡ لَا تَعۡلَمُوۡنَ ۝٧

اورہم نے آپؐ سے پہلے بھی مردوں کو ہی رسول بنا کر بھیجا تھا جن کی طرف وحی کیا کرتے تھے۔اگر تم لوگ نہیں جانتے تو علم والوں سے پوچھ لو۔(7)

وَ مَا جَعَلۡنٰهُمۡ جَسَدًا لَّا یَاۡكُلُوۡنَ الطَّعَامَ وَ مَا كَانُوۡا خٰلِدِیۡنَ ۝٨

اورہم نے ان رسولوں کو کبھی ایسے جسم کا نہیں بنایا کہ وہ کھانا نہ کھاتے ہوں۔اور نہ وہ ہمیشہ زندہ رہنے والے تھے۔(8)

ثُمَّ صَدَقۡنٰهُمُ الۡوَعۡدَ فَاَنۡجَیۡنٰهُمۡ وَ مَنۡ نَّشَآءُ وَ اَهۡلَكۡنَا الۡمُسۡرِفِیۡنَ ۝٩

پھر ہم نے ان سے جو وعدہ کیا تھا اسے سچا کر دکھایا۔اور انہیں اور ان کے ساتھ جن کو چاہا،بچالیا اور زیادتی کرنے والوں کو تباہ و برباد کر دیا۔(9)

لَقَدۡ اَنۡزَلۡنَاۤ اِلَیۡكُمۡ كِتٰبًا فِیۡهِ ذِكۡرُكُمۡ ؕ اَفَلَا تَعۡقِلُوۡنَ ۝١٠

بے شک ہم نے تمہاری طرف ایک ایسی کتاب نازل کی ہے جس میں تمہارا ہی ذکر ہے کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے ؟(نہیں سمجھتے ؟)۔(10)

وَ كَمۡ قَصَمۡنَا مِنۡ قَرۡیَةٍ كَانَتۡ ظَالِمَةً وَّ اَنۡشَاۡنَا بَعۡدَهَا قَوۡمًا اٰخَرِیۡنَ ۝١١

اور کتنی ہی بستیاں ہیں جو ہم نے برباد کر دیں۔کیونکہ وہ ظالم تھیں(ان کے باشندے ظالم تھے)اور ان کی جگہ دیگر اقوام کو پیدا کر دیا۔(11)

فَلَمَّاۤ اَحَسُّوۡا بَاۡسَنَاۤ اِذَا هُمۡ مِّنۡهَا یَرۡكُضُوۡنَ ۝ؕ١٢

جب انہوں نے ہمارا عذاب محسوس کیا تو ایک دم وہاں سے بھاگنے لگے۔(12)

لَا تَرۡكُضُوۡا وَ ارۡجِعُوۡۤا اِلٰى مَاۤ اُتۡرِفۡتُمۡ فِیۡهِ وَ مَسٰكِنِكُمۡ لَعَلَّكُمۡ تُسۡـَٔلُوۡنَ ۝١٣

(ان سے کہا گیا) بھاگو نہیں بلکہ اپنی تعیّشات کی طرف پلٹو، جو تمہیں دی گئی تھیں۔اور اپنے محلات کی طرف پلٹو۔تاکہ تم سے پوچھ گچھ کی جائے۔(13)

قَالُوۡا یٰوَیۡلَنَاۤ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِیۡنَ ۝١٤

ان لوگوں نے کہا! ہائے ہماری بدبختی بے شک ہم ہی ظالم تھے۔(14)

فَمَا زَالَتۡ تِّلۡكَ دَعۡوٰىهُمۡ حَتّٰى جَعَلۡنٰهُمۡ حَصِیۡدًا خٰمِدِیۡنَ ۝١٥

وہ برابر یہی پکارتے رہے۔یہاں تک کہ ہم نے انہیں کٹی ہوئی کھیتی کی طرح اور بجھی ہوئی آگ کی طرح کر دیا۔(15)

وَ مَا خَلَقۡنَا السَّمَآءَ وَ الۡاَرۡضَ وَ مَا بَیۡنَهُمَا لٰعِبِیۡنَ ۝١٦

اورہم نے آسمان اور زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے ان کو کھیل تماشے کے طور پر پیدا نہیں کیا۔(16)

لَوۡ اَرَدۡنَاۤ اَنۡ نَّتَّخِذَ لَهۡوًا لَّاتَّخَذۡنٰهُ مِنۡ لَّدُنَّاۤ ٭ۖ اِنۡ كُنَّا فٰعِلِیۡنَ ۝١٧

اگر ہم کوئی دل لگی کا سامان چاہتے تو اپنے پاس ہی کر لیتے۔مگر ہم ایسا کرنے والے نہیں ہیں۔(17)

بَلۡ نَقۡذِفُ بِالۡحَقِّ عَلَى الۡبَاطِلِ فَیَدۡمَغُهٗ فَاِذَا هُوَ زَاهِقٌ ؕ وَ لَكُمُ الۡوَیۡلُ مِمَّا تَصِفُوۡنَ ۝١٨

بلکہ ہم حق کو باطل پر کھینچ مارتے ہیں جس سے اس کا سر کچل جاتا ہے۔ پھر یکایک باطل مٹ جاتا ہے۔افسوس ہے تم پر ان باتوں کی وجہ سے جو

تم بناتے ہو۔(18)

وَلَهُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَمَنْ عِنْدَهٗ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَلَا يَسْتَحْسِرُوْنَ ۚ﴿۱۹﴾

جوکوئی آسمانوں میں ہے اور جوکوئی زمین میں ہے سب اسی اللہ کا ہے۔اور جو فرشتے اس کی بارگاہ میں ہیں وہ اس کی عبادت سے تکبر و سرکشی نہیں کرتے۔اور نہ ہی تھکتے ہیں۔(19)

يُسَبِّحُوْنَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ لَا يَفْتُرُوْنَ ﴿۲۰﴾

وہ دن رات اسی کی تسبیح کرتے ہیں اور سستی کا بھی شکار نہیں ہوتے ہیں۔(20)

اَمِ اتَّخَذُوْٓا اٰلِهَةً مِّنَ الْاَرْضِ هُمْ يُنْشِرُوْنَ ﴿۲۱﴾

کیاان لوگوں نے زمین میں ایسے خدا بنا لئے ہیں جوان کوزندہ کرنے والے ہیں۔(21)

لَوْ كَانَ فِيْهِمَآ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا ۚ فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۲۲﴾

اگر زمین و آسمان میں اللہ کے سوا کوئی اور خدا ہوتا تو دونوں کا نظام برباد ہو جاتا۔پس پاک ہے اللہ جو عرش کا مالک ہے ان باتوں سے جو لوگ بناتے ہیں۔(22)

لَا يُسْـَٔلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْـَٔلُوْنَ ﴿۲۳﴾

وہ جو کچھ کرتا ہے اس کے بارے میں اس سے پوچھا نہیں جا سکتا۔بلکہ لوگوں سے ان کے اعمال کا سوال کیا جائے گا۔(23)

اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً ؕ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ ۚ هٰذَا ذِكْرُ مَنْ مَّعِيَ وَذِكْرُ مَنْ قَبْلِيْ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۙ الْحَقَّ فَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۲۴﴾

کیاان لوگوں نے اللہ کے علاوہ اور خدا بنائے ہیں؟ کہہ دیجئے کہ اپنی دلیل پیش کرو۔یہ قرآن میرے ساتھ والوں کی کتاب ہے۔اور مجھ سے پہلے والوں کی کتابیں بھی ہیں۔(ان سب سے کوئی بھی دلیل پیش کریں۔) بلکہ اکثر لوگ حق کو نہیں جانتے اس لئے اس سے روگردانی کرتے ہیں۔(24)

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِيْٓ اِلَيْهِ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ ﴿۲۵﴾

اور ہم نے آپ سے پہلے کوئی ایسا رسول نہیں بھیجا جس کی طرف یہ وحی نہ کی ہو کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔پس تم میری ہی عبادت کرو۔(25)

وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ ؕ بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ ۙ﴿۲۶﴾

اور وہ کہتے ہیں کہ رحمن نے اولاد بنا رکھی ہے وہ اس سے پاک ہے۔بلکہ وہ معزز فرشتے اس کے بندگی کرنے والے ہیں۔(26)

لَا يَسْبِقُوْنَهٗ بِالْقَوْلِ وَهُمْ بِاَمْرِهٖ يَعْمَلُوْنَ ﴿۲۷﴾

بات میں اس سے سبقت نہیں کرتے۔اور وہ اسی کے حکم پر عمل کرتے ہیں۔(27)

يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يَشْفَعُوْنَ ۙ اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰى وَهُمْ مِّنْ خَشْيَتِهٖ مُشْفِقُوْنَ ﴿۲۸﴾

اللہ جانتا ہے جو کچھ ان کے آگے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے۔ اور وہ کسی کی سفارش نہیں کرتے۔ سوائے اس کے جس سے اللہ راضی ہو۔ اور وہ اس کے خوف سے ڈرتے رہتے ہیں۔(28)

وَمَنْ يَّقُلْ مِنْهُمْ اِنِّىْٓ اِلٰهٌ مِّنْ دُوْنِهٖ فَذٰلِكَ نَجْزِيْهِ جَهَنَّمَ ۭ كَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ ۝۲۹

اور جو ان میں سے یہ کہہ دے کہ اللہ کے علاوہ میں خدا ہوں۔ تو ہم اسے جہنم کی سزا دیں گے۔ ہم ظالموں کو ایسی ہی سزا دیا کرتے ہیں۔(29)

اَوَلَمْ يَرَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا ۭ وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاۗءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ ۭ اَفَلَا يُؤْمِنُوْنَ ۝۳۰

کیا کافر اس بات پر غور نہیں کرتے کہ آسمان اور زمین پہلے بند تھے تو پھر ہم نے دونوں کو کھول دیا۔ اور ہم نے ہر زندہ چیز کو پانی سے پیدا کیا ہے۔ کیا یہ لوگ پھر بھی ایمان نہیں لاتے؟(30)

یعنی بارش سے پہلے آسمان بند اور اس کی وجہ سے زمین قحط سالی کا شکار۔ پھر بارش کے ذریعے آسمان کو کھولا اور اس بارش سے کھیتی اگا دی۔ اور اس طرح زمین کو بھی کھول دیا۔ اور ہر چیز کو ہم نے پانی سے پیدا کیا ہے۔

سب سے پہلی بات یہ کہ کافروں کے سامنے وہی چیلنج رکھا جا سکتا ہے جو ان کے سامنے ہو۔ اگر یہ سمجھا جائے کہ زمین اور آسمان ایک تھے تو 1400 سال پہلے کے کافروں کو اس قسم کا چیلنج سمجھ سے بالا ہے۔ کیونکہ کسی نے بھی ایسا مشاہدہ نہیں کیا۔

اکثر مترجمین نے ترجمہ کرتے ہوئے آسمان اور زمین کو بطور ایک یونٹ پیش کر دیا ہے۔ جبکہ امین احسن اصلاحی صاحبؒ اور احمد رضا خان صاحبؒ نے اس بات کی درست تشریح کی ہے۔

وَجَعَلْنَا فِي الْاَرْضِ رَوَاسِيَ اَنْ تَمِيْدَ بِهِمْ ۠ وَجَعَلْنَا فِيْهَا فِجَاجًا سُبُلًا لَّعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ ۝۳۱

اور ہم نے زمین میں پہاڑ رکھ دیئے تا کہ وہ لوگوں کو لے کر ایک ہی طرف نہ جھک جائے۔ اور ہم نے زمین میں کشادہ راستے بنائے تا کہ وہ راستہ پائیں (اور منزل مقصود تک پہنچ جائیں)۔(31)

وَجَعَلْنَا السَّمَاۗءَ سَقْفًا مَّحْفُوْظًا ښ وَّهُمْ عَنْ اٰيٰتِهَا مُعْرِضُوْنَ ۝۳۲

اور ہم نے آسمان کو محفوظ چھت بنایا۔ مگر یہ لوگ پھر بھی اس کی نشانیوں سے منہ پھیرے ہوئے ہیں۔(32)

وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۭ كُلٌّ فِيْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ ۝۳۳

اور اللہ ہی ہے جس نے رات اور دن، اور سورج اور چاند کو پیدا کیا۔ سب اپنے اپنے مدار میں تیر رہے ہیں۔(33)

وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ ۭ اَفَا۟ىِٕنْ مِّتَّ فَهُمُ الْخٰلِدُوْنَ ۝۳۴

اور ہم نے آپؐ سے پہلے کسی آدمی کو ہمیشگی نہیں دی۔ تو اگر آپؐ انتقال کر جائیں تو کیا یہ لوگ ہمیشہ یہاں رہیں گے؟(34)

كُلُّ نَفْسٍ ذَاۗىِٕقَةُ الْمَوْتِ ۭ وَنَبْلُوْكُمْ بِالشَّرِّ وَالْخَيْرِ فِتْنَةً ۭ وَاِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ ۝۳۵

ہر جاندار موت کا مزہ چکھنے والا ہے اور ہم تمہیں برائی اور اچھائی کے ساتھ آزماتے ہیں۔ آخر کار تم ہماری ہی طرف لوٹائے جاؤ گے۔(35)

وَ اِذَا رَاٰكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اِنْ يَّتَّخِذُوْنَكَ اِلَّا هُزُوًا ؕ اَهٰذَا الَّذِيْ يَذْكُرُ اٰلِهَتَكُمْ ۚ وَ هُمْ بِذِكْرِ الرَّحْمٰنِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۳۶﴾

اور جب کافر آپؐ کو دیکھتے ہیں تو بس وہ آپؐ کا مذاق اڑاتے ہیں۔اور کہتے ہیں کیا یہی وہ شخص ہے جو تمہارے خداؤں کو برا کہتا ہے؟ حالانکہ وہ خود رحمن کے ذکر کے منکر ہیں۔(36)

خُلِقَ الْاِنْسَانُ مِنْ عَجَلٍ ؕ سَاُورِيْكُمْ اٰيٰتِيْ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْنِ ﴿۳۷﴾

انسان جلد بازی کی فطرت پر پیدا ہوا ہے۔میں عنقریب تمہیں اپنی قدرت کی نشانیاں دکھلاؤں گا۔پس تم مجھ سے جلدی کا مطالبہ نہ کرو۔(37)

وَ يَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۳۸﴾

اور وہ کہتے ہیں کہ اگر آپ سچے ہیں تو یہ قیامت کا وعدہ کب پورا ہوگا؟(38)

لَوْ يَعْلَمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا حِيْنَ لَا يَكُفُّوْنَ عَنْ وُّجُوْهِهِمُ النَّارَ وَ لَا عَنْ ظُهُوْرِهِمْ وَ لَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿۳۹﴾

کاش ان کافروں کو اس کا کچھ علم ہوتا۔جب یہ لوگ آگ کو نہیں روک سکیں گے نہ اپنے چہروں سے اور نہ اپنی پیٹھوں سے۔اور نہ ہی ان کی کوئی مدد کی جائے گی۔(39)

بَلْ تَاْتِيْهِمْ بَغْتَةً فَتَبْهَتُهُمْ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ رَدَّهَا وَ لَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿۴۰﴾

بلکہ وہ گھڑی اچانک ان پر آجائے گی۔اور انہیں مبہوت کردے گی پھر نہ تو وہ اسے ہٹا سکیں گے اور نہ ہی انہیں مہلت دی جائے گی۔(40)

وَ لَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِيْنَ سَخِرُوْا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۴۱﴾

بے شک ان پیغمبروں کا مذاق اڑایا گیا جو آپ سے پہلے تھے۔تو اسی عذاب نے ان مذاق اڑانے والوں کو گھیر لیا جس کا وہ مذاق اڑایا کرتے تھے۔(41)

قُلْ مَنْ يَّكْلَؤُكُمْ بِالَّيْلِ وَ النَّهَارِ مِنَ الرَّحْمٰنِ ؕ بَلْ هُمْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهِمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۴۲﴾

اے رسولؐ کہہ دیجئے! کون ہے جو رات میں یا دن میں رحمن کے عذاب سے تمہاری حفاظت کرسکتا ہے؟ بلکہ یہ لوگ اپنے پروردگار کے ذکر سے منہ موڑے ہوئے ہیں۔(42)

اَمْ لَهُمْ اٰلِهَةٌ تَمْنَعُهُمْ مِّنْ دُوْنِنَا ؕ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَ اَنْفُسِهِمْ وَ لَا هُمْ مِّنَّا يُصْحَبُوْنَ ﴿۴۳﴾

کیا ہمارے علاوہ ان کے ایسے خدا ہیں جو ان کی حفاظت کرسکیں؟ وہ خود ساختہ خدا تو خود اپنی مدد نہیں کرسکتے اور نہ ہی ہماری طرف سے ان کو پناہ دی جائے گی (اور نہ تائید کی جائے گی)۔(43)

بَلْ مَتَّعْنَا هٰۤؤُلَآءِ وَ اٰبَآءَهُمْ حَتّٰى طَالَ عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ ؕ اَفَلَا يَرَوْنَ اَنَّا نَاْتِي الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا ؕ اَفَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ ﴿۴۴﴾

بلکہ ہم نے انہیں اور ان کے آباءواجداد کو زندگی کا سروسامان دیا۔یہاں تک کہ ان کی لمبی لمبی عمریں گزر گئیں (عرصہ دراز گزر گیا) کیا وہ نہیں

دیکھتے کہ ہم زمین کے مختلف علاقوں سے ان کا تسلط ختم کر کے مسلمانوں کے قبضے میں دے رہے ہیں۔ تو کیا وہ غالب آ سکتے ہیں؟ (44)

قُلْ اِنَّمَآ اُنْذِرُكُمْ بِالْوَحْيِ ۖ وَلَا يَسْمَعُ الصُّمُّ الدُّعَآءَ اِذَا مَا يُنْذَرُوْنَ ﴿۴۵﴾

آپ کہہ دیجئے کہ میں تو تمہیں صرف وحی کی بناء پر عذاب سے ڈراتا ہوں۔ مگر جو بہرے ہوتے ہیں وہ پکار نہیں سنتے جب انہیں ڈرایا جائے۔ (45)

وَلَئِنْ مَّسَّتْهُمْ نَفْحَةٌ مِّنْ عَذَابِ رَبِّكَ لَيَقُوْلُنَّ يٰوَيْلَنَآ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿۴۶﴾

اور جب انہیں تمہارے پروردگار کے عذاب کا ایک جھونکا بھی چھو جائے تو وہ کہہ اٹھیں گے کہ ہائے افسوس بے شک ہم ہی ظالم تھے۔ (46)

وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْـًٔا ۖ وَاِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ اَتَيْنَا بِهَا ۖ وَكَفٰى بِنَا حٰسِبِيْنَ ﴿۴۷﴾

ہم قیامت کے دن صحیح تولنے والے میزان (ترازو) قائم کر دیں گے۔ پس کسی شخص پر ذرا بھی ظلم نہیں کیا جائے گا۔ اور اگر کوئی عمل رائی کے دانہ کے برابر بھی ہوگا۔ تو ہم اسے وزن میں لے آئیں گے۔ اور حساب لینے والے ہم ہی کافی ہیں۔ (47)

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ الْفُرْقَانَ وَضِيَآءً وَّذِكْرًا لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿۴۸﴾

بے شک ہم نے موسیٰؑ اور ہارونؑ کو فرقان، روشنی اور پرہیز گاروں کیلئے نصیحت نامہ عطا کیا۔ (48)

الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ وَهُمْ مِّنَ السَّاعَةِ مُشْفِقُوْنَ ﴿۴۹﴾

جو بن دیکھے اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں نیز جو قیامت سے بھی خوف زدہ رہتے ہیں۔ (49)

وَهٰذَا ذِكْرٌ مُّبٰرَكٌ اَنْزَلْنٰهُ ۖ اَفَاَنْتُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ﴿۵۰﴾

اور یہ قرآن بابرکت نصیحت نامہ ہے جسے ہم نے نازل کیا ہے۔ کیا تم اس کا انکار کرتے ہو؟ (50)

وَلَقَدْ اٰتَيْنَآ اِبْرٰهِيْمَ رُشْدَهٗ مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا بِهٖ عٰلِمِيْنَ ﴿۵۱﴾

اور یقیناً ہم نے اس (عہد موسوی) سے پہلے ابراہیمؑ کو سوجھ بوجھ عطا فرمائی تھی۔ اور ہم ان کو خوب جانتے تھے۔ (51)

اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَا هٰذِهِ التَّمَاثِيْلُ الَّتِيْٓ اَنْتُمْ لَهَا عٰكِفُوْنَ ﴿۵۲﴾

جب آپؑ نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے کہا کہ یہ مورتیں کیسی ہیں جن کی عبادت پر تم جمے بیٹھے ہو۔ (52)

قَالُوْا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا لَهَا عٰبِدِيْنَ ﴿۵۳﴾

انہوں نے کہا کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو ان کی عبادت کرتے ہوئے پایا ہے۔ (53)

قَالَ لَقَدْ كُنْتُمْ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۵۴﴾

آپؑ نے کہا تم بھی اور تمہارے باپ دادا بھی کھلی ہوئی گمراہی میں تھے۔ (54)

قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا بِالْحَقِّ اَمْ اَنْتَ مِنَ اللّٰعِبِيْنَ ﴿۵۵﴾

انہوں نے کہا کیا تم ہمارے پاس کوئی حق بات (سچا پیغام) لے کر آئے ہو۔ یا صرف دل لگی کر رہے ہو؟(55)

قَالَ بَلْ رَّبُّكُمْ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الَّذِيْ فَطَرَهُنَّ ۖ وَاَنَا عَلٰى ذٰلِكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿٥٦﴾

آپؑ نے کہا دل لگی نہیں، بلکہ تمہارا پروردگار وہ ہے جو آسمانوں اور زمین کا پروردگار ہے جس نے انہیں پیدا کیا ہے اور میں اس بات کے گواہوں میں سے ایک گواہ ہوں۔(56)

وَتَاللّٰهِ لَاَكِيْدَنَّ اَصْنَامَكُمْ بَعْدَ اَنْ تُوَلُّوْا مُدْبِرِيْنَ ﴿٥٧﴾

اور بخدا میں تمہارے بتوں کے ساتھ کوئی نہ کوئی چال ضرور چلوں گا جب تم پیٹھ پھیر کر چلے جاؤ گے۔(57)

فَجَعَلَهُمْ جُذٰذًا اِلَّا كَبِيْرًا لَّهُمْ لَعَلَّهُمْ اِلَيْهِ يَرْجِعُوْنَ ﴿٥٨﴾

چنانچہ آپؑ نے ان کے ایک بڑے بت کے سوا باقی سب کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے۔ تاکہ وہ اس بڑے کی طرف رجوع کریں۔(58)

قَالُوْا مَنْ فَعَلَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَآ اِنَّهٗ لَمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٥٩﴾

انہوں نے کہا ہمارے خداؤں کے ساتھ کس نے یہ سلوک کیا ہے؟ بے شک وہ ظالموں میں سے ہے۔(59)

قَالُوْا سَمِعْنَا فَتًى يَّذْكُرُهُمْ يُقَالُ لَهٗٓ اِبْرٰهِيْمُ ﴿٦٠﴾

بعض لوگ کہنے لگے کہ ہم نے ایک نوجوان کو سنا ہے جو ان کا ذکر کیا کرتا ہے جسے ابراہیمؑ کہہ کر پکارا جاتا ہے۔(60)

قَالُوْا فَاْتُوْا بِهٖ عَلٰٓى اَعْيُنِ النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَشْهَدُوْنَ ﴿٦١﴾

انہوں نے کہا تو پھر اسے سب لوگوں کے سامنے لاؤ تاکہ وہ دیکھ سکیں۔(61)

قَالُوْٓا ءَاَنْتَ فَعَلْتَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَا يٰٓاِبْرٰهِيْمُ ﴿٦٢﴾

(چنانچہ آپ لائے گئے) ان لوگوں نے کہا اے ابراہیمؑ! کیا تم نے ہمارے خداؤں کے ساتھ یہ سلوک کیا ہے؟(62)

قَالَ بَلْ فَعَلَهٗ ۖ ق كَبِيْرُهُمْ هٰذَا فَسْـَٔلُوْهُمْ اِنْ كَانُوْا يَنْطِقُوْنَ ﴿٦٣﴾

ابراہیمؑ نے کہا: بلکہ ان کے بڑے بت نے یہ سب کارروائی کی ہے ان بتوں سے ہی پوچھ لو اگر وہ بول سکتے ہیں؟(63)

ہمارے ہاں لوگوں نے اس بات کو ابراہیمؑ کے جھوٹ بولنے سے تعبیر کیا ہے۔ جب کہ ان کا جواب اپنے فعل کے اقرار کی تائید کرتا ہے۔ آیت نمبر 57 میں ابراہیمؑ کہہ چکے ہیں کہ میں تمہارے بتوں کو ضرور نقصان پہنچاؤں گا۔ اور اب ایسا کر کے وہ الزام سے بچ نہیں رہے۔ بلکہ اگلی ساری گفتگو اور واقعہ آپ کے اس عمل کا نتیجہ ہے۔

فَرَجَعُوْٓا اِلٰٓى اَنْفُسِهِمْ فَقَالُوْٓا اِنَّكُمْ اَنْتُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿٦٤﴾

وہ لوگ (ابراہیمؑ کا یہ جواب سن کر) اپنے دلوں میں سوچنے لگے اور آپس میں کہنے لگے واقعی تم خود ہی ظالم ہو۔(64)

ثُمَّ نُكِسُوْا عَلٰى رُءُوْسِهِمْ ۚ لَقَدْ عَلِمْتَ مَا هٰٓؤُلَآءِ يَنْطِقُوْنَ ﴿٦٥﴾

پھر انہوں نے خجالت سے سر جھکا کر کہا! کہ تم جانتے ہو کہ یہ بت بات نہیں کرتے۔(65)

قَالَ اَفَتَعۡبُدُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنۡفَعُكُمۡ شَيۡـًٔـا وَّلَا يَضُرُّكُمۡ ؕ ۝٦٦

آپؑ نے کہا تو پھر تم اللہ کو چھوڑ کر ایسی چیزوں کی عبادت کرتے ہو جو نہ تمہیں فائدہ پہنچا سکتی ہیں اور نہ نقصان پہنچا سکتی ہیں۔(66)

اُفٍّ لَّـكُمۡ وَلِمَا تَعۡبُدُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ‌ ؕ اَفَلَا تَعۡقِلُوۡنَ‏ ۝٦٧

تف ہے تم پر اور ان بتوں پر جن کی تم اللہ کو چھوڑ کر پرستش کرتے ہو۔ کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے ؟(67)

قَالُوۡا حَرِّقُوۡهُ وَانْصُرُوۡۤا اٰلِهَتَكُمۡ اِنۡ كُنۡتُمۡ فٰعِلِيۡنَ‏ ۝٦٨

ان لوگوں نے کہا اگر کچھ کرنا چاہتے ہو تو اسے آگ میں جلا دو۔ اور اپنے خداؤں کی مدد کرو۔(68)

قُلۡنَا يٰنَارُ كُوۡنِىۡ بَرۡدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓى اِبۡرٰهِيۡمَۙ‏ ۝٦٩

(چنانچہ انہوں نے آپؑ کو آگ میں ڈال دیا تو) ہم نے کہا اے آگ! ٹھنڈی ہو جا اور ابراہیمؑ کے لئے سلامتی کا باعث بن جا۔(69)

وَاَرَادُوۡا بِهٖ كَيۡدًا فَجَعَلۡنٰهُمُ الۡاَخۡسَرِيۡنَ‌ۚ‏ ۝٧٠

ان لوگوں نے ابراہیمؑ کے ساتھ چالبازی کرنا چاہی تھی مگر ہم نے انہیں ناکام کر دیا۔(70)

وَنَجَّيۡنٰهُ وَلُوۡطًا اِلَى الۡاَرۡضِ الَّتِىۡ بٰرَكۡنَا فِيۡهَا لِلۡعٰلَمِيۡنَ‏ ۝٧١

اور ہم نے انہیں اور لوطؑ کو نجات دی۔ اور اس سرزمین (شام) کی طرف لے گئے جسے ہم نے دنیا جہان والوں کیلئے بابرکت بنایا ہے۔(71)

وَوَهَبۡنَا لَهٗۤ اِسۡحٰقَ ؕ وَيَعۡقُوۡبَ نَافِلَةً‌ ؕ وَكُلًّا جَعَلۡنَا صٰلِحِيۡنَ‏ ۝٧٢

اور ہم نے ابراہیمؑ کو بیٹا اسحٰقؑ عطا کیا۔ اور پوتا یعقوبؑ بھی عطا کیا۔ اور سب کو صالح بنایا۔(72)

وَجَعَلۡنٰهُمۡ اَئِمَّةً يَّهۡدُوۡنَ بِاَمۡرِنَا وَاَوۡحَيۡنَاۤ اِلَيۡهِمۡ فِعۡلَ الۡخَيۡرٰتِ وَاِقَامَ الصَّلٰوةِ وَاِيۡتَآءَ الزَّكٰوةِ‌ ۚ
وَكَانُوۡا لَنَا عٰبِدِيۡنَ ۙ‏ ۝٧٣

اور ہم نے انہیں ایسا امام (پیشوا) بنایا جو ہمارے حکم سے لوگوں کو ہدایت کرتے تھے۔ اور ہم نے انہیں نیک کام کرنے، نماز کی پابندی کرنے اور زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم دیا۔ اور وہ ہمارے عبادت گزار بندے تھے۔(73)

وَلُوۡطًا اٰتَيۡنٰهُ حُكۡمًا وَّعِلۡمًا وَّنَجَّيۡنٰهُ مِنَ الۡقَرۡيَةِ الَّتِىۡ كَانَتۡ تَّعۡمَلُ الۡخَبٰٓئِثَ‌ ؕ اِنَّهُمۡ كَانُوۡا قَوۡمَ سَوۡءٍ فٰسِقِيۡنَۙ‏ ۝٧٤

اور ہم نے لوطؑ کو حکمت اور علم عطا کیا۔ اور انہیں اس بستی سے نجات دی جس کے باشندے غلیظ کام کیا کرتے تھے۔ واقعی وہ قوم بڑی بری اور نافرمان تھی۔(74)

وَاَدۡخَلۡنٰهُ فِىۡ رَحۡمَتِنَا‌ ؕ اِنَّهٗ مِنَ الصّٰلِحِيۡنَ ۝٧٥

اور ہم نے لوطؑ کو اپنی رحمت میں داخل کیا۔ بے شک وہ صالح لوگوں میں سے تھے۔(75)

وَ نُوْحًا اِذْ نَادٰى مِنْ قَبْلُ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَنَجَّيْنٰهُ وَ اَهْلَهٗ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ﴿٧٦﴾

اور نوحؑ (کا ذکر کیجئے) جب انہوں نے ان سے پہلے ہمیں پکارا۔ اور ہم نے ان کی دعا و پکار قبول کی۔ اور انہیں اور ان کے اہل خانہ کو سخت غم اور کرب سے نجات دی۔(76)

وَ نَصَرْنٰهُ مِنَ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿٧٧﴾

اور ہم نے نوحؑ کی مدد کی ان لوگوں کے مقابلہ میں جو ہماری آیتوں کو جھٹلاتے تھے۔ بے شک وہ بڑے برے لوگ تھے۔ پس ہم نے ان سب کو غرق کر دیا۔(77)

وَ دَاوٗدَ وَ سُلَيْمٰنَ اِذْ يَحْكُمٰنِ فِى الْحَرْثِ اِذْ نَفَشَتْ فِيْهِ غَنَمُ الْقَوْمِ ۚ وَ كُنَّا لِحُكْمِهِمْ شٰهِدِيْنَ ﴿٧٨﴾

اور داؤدؑ اور سلیمانؑ کا تذکرہ کیجئے۔ جب وہ کھیت کے بارے میں فیصلہ کر رہے تھے جب ایک گروہ کی بکریاں رات کے وقت اس میں گھس گئی تھیں۔ اور ہم ان کے فیصلہ کا مشاہدہ کر رہے تھے۔(78)

فَفَهَّمْنٰهَا سُلَيْمٰنَ ۚ وَ كُلًّا اٰتَيْنَا حُكْمًا وَّ عِلْمًا ؗ وَّ سَخَّرْنَا مَعَ دَاوٗدَ الْجِبَالَ يُسَبِّحْنَ وَ الطَّيْرَ ؕ وَ كُنَّا فٰعِلِيْنَ ﴿٧٩﴾

اور ہم نے اس کا فیصلہ سلیمانؑ کو سمجھا دیا تھا اور ہم نے ہر ایک کو حکمت اور علم عطا کیا تھا۔ اور ہم نے داؤدؑ کے ساتھ پہاڑوں اور پرندوں کو مسخر کر دیا تھا۔ جو ان کے ساتھ تسبیح کیا کرتے تھے اور یہ کام کروانے والے ہم ہی تھے۔(79)

تسبیح سے مراد یہاں کتاب کی تلاوت ہے۔

وَ عَلَّمْنٰهُ صَنْعَةَ لَبُوْسٍ لَّكُمْ لِتُحْصِنَكُمْ مِّنْۢ بَاْسِكُمْ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ شٰكِرُوْنَ ﴿٨٠﴾

اور ہم نے انہیں تمہارے فائدہ کیلئے زرہ بنانے کی صنعت سکھائی تھی تاکہ وہ تمہیں تمہاری لڑائی میں ایک دوسرے کی زد سے بچائے۔ کیا تم اس احسان کے شکر گزار ہو؟(80)

وَ لِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ عَاصِفَةً تَجْرِيْ بِاَمْرِهٖۤ اِلَى الْاَرْضِ الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا ؕ وَ كُنَّا بِكُلِّ شَيْءٍ عٰلِمِيْنَ ﴿٨١﴾

اور ہم نے تیز و تند ہوا کو سلیمانؑ کیلئے مسخر کر دیا تھا جو ان کے حکم سے اس سرزمین کی طرف چلتی تھی جس میں ہم نے برکت رکھی تھی۔ اور ہم ہر چیز کا علم رکھنے والے تھے۔(81)

وَ مِنَ الشَّيٰطِيْنِ مَنْ يَّغُوْصُوْنَ لَهٗ وَ يَعْمَلُوْنَ عَمَلًا دُوْنَ ذٰلِكَ ۚ وَ كُنَّا لَهُمْ حٰفِظِيْنَ ﴿٨٢﴾

اور ہم نے کچھ شیاطین (جنات) کو ان کے ماتحت کر دیا تھا جو ان کے لئے غوطہ خوری کرتے تھے۔ اور اس کے علاوہ اور کام بھی کرتے تھے۔ اور ہم ہی ان کے نگہبان تھے۔(82)

وَ اَيُّوْبَ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗۤ اَنِّيْ مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَ اَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿٨٣﴾

اور ایوبؑ کا ذکر کیجئے، جب انہوں نے اپنے پروردگار کو پکارا! مجھے (بیماری کی) تکلیف پہنچ رہی ہے اور تو سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔ (میرے حال پر رحم فرما)۔(83)

فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَكَشَفْنَا مَا بِهٖ مِنْ ضُرٍّ وَّاٰتَيْنٰهُ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَذِكْرٰى لِلْعٰبِدِيْنَ ﴿۸۴﴾

ہم نے ان کی دعا قبول کی اوران کو جو تکلیف تھی وہ دور کر دی۔ اور اپنی خاص رحمت سے ہم نے اُن کو اُن کے اہل وعیال عطا کئے۔ اوران کی تعداد میں اضافہ کیا۔ اور بہت سا مال بھی دیا۔ اس لئے یہ عبادت گزاروں کیلئے یادرکھنے کی چیز ہے۔(84)

وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِدْرِيْسَ وَذَا الْكِفْلِ ؕ كُلٌّ مِّنَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۸۵﴾

اوراسماعیلؑ، ادریسؑ اور ذوالکفلؑ کا تذکرہ کیجئے، یہ سب صبر کرنے والوں میں سے تھے۔(85)

وَاَدْخَلْنٰهُمْ فِيْ رَحْمَتِنَا ؕ اِنَّهُمْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۸۶﴾

اور ہم نے ان سب کو اپنی خاص رحمت میں داخل کر لیا تھا۔ یقیناً وہ نیک بندوں میں سے تھے۔(86)

وَذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادٰى فِي الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۸۷﴾

اور ذوالنون (مچھلی والے) کا ذکر کیجئے (حضرت یونسؑ)۔ جب وہ غصہ ہو کر چلے گئے اور وہ سمجھے کہ ہم ان پر قابو نہیں پا سکیں گے۔ پھر انہوں نے اندھیروں میں سے پکارا۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ پاک ہے تیری ذات، بے شک میں ہی ظالموں میں سے ہوں۔ (پس تو میری مدد فرما)۔(87)

فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۙ وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ ؕ وَكَذٰلِكَ نُــْۨجِي الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۸۸﴾

ہم نے ان کی دعا قبول کی۔ اور انہیں غم سے نجات دی۔ اور ہم اسی طرح ایمان والوں کو نجات دیا کرتے ہیں۔(88)

وَزَكَرِيَّآ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ رَبِّ لَا تَذَرْنِيْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْوٰرِثِيْنَ ﴿۸۹﴾

اور زکریاؑ کا ذکر کیجئے، جب انہوں نے پکارا! اے میرے پروردگار! مجھے اکیلا نہ چھوڑ۔ جبکہ تو خود بہترین وارث ہے۔(89)

فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَوَهَبْنَا لَهٗ يَحْيٰى وَاَصْلَحْنَا لَهٗ زَوْجَهٗ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا يُسٰرِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ وَيَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّرَهَبًا ؕ وَكَانُوْا لَنَا خٰشِعِيْنَ ﴿۹۰﴾

ہم نے ان کی دعا قبول کی اور انہیں یحییٰؑ عطا کیا۔ اور ان کی بیوی کو ان کیلئے تندرست کر دیا۔ یہ لوگ نیک کاموں میں جلدی کرتے تھے۔ اور ہم کو امید اور خوف کے ساتھ پکارتے تھے۔ اور وہ ہمارے سامنے عجز و نیاز سے جھکے ہوئے تھے۔(90)

وَالَّتِيْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهَا مِنْ رُّوْحِنَا وَجَعَلْنٰهَا وَابْنَهَآ اٰيَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۹۱﴾

اور اس خاتون (کا ذکر کیجئے) جس نے اپنے ناموس کی حفاظت کی تو ہم نے اس میں اپنی روح پھونک دی۔ اور انہیں اور ان کے بیٹے (عیسیٰؑ) کو جہان والوں کیلئے (اپنی قدرت کی) نشانی بنا دیا۔(91)

اِنَّ هٰذِهٖٓ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً ۖ وَّاَنَا رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْنِ ﴿۹۲﴾

(اے ایمان والو) یہ تمہاری ملت ہے جو درحقیقت ملت واحدہ ہے۔ اور میں تمہارا پروردگار ہوں۔ پس تم میری ہی عبادت کرو۔(92)

وَ تَقَطَّعُوۡۤا اَمۡرَهُمۡ بَیۡنَهُمۡ ؕ كُلٌّ اِلَیۡنَا رٰجِعُوۡنَ ﴿۹۳﴾

لیکن لوگوں نے اپنے دینی معاملات کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا۔ انجام کار سب ہماری ہی طرف لوٹ کر آنے والے ہیں۔(93)

فَمَنۡ یَّعۡمَلۡ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَ هُوَ مُؤۡمِنٌ فَلَا كُفۡرَانَ لِسَعۡیِهٖ ۚ وَ اِنَّا لَهٗ كٰتِبُوۡنَ ﴿۹۴﴾

پس جو کوئی نیک کام کرے جبکہ وہ مؤمن ہو۔تو اس کی کوشش کی ناقدری نہ ہوگی اور ہم اسے لکھ رہے ہیں۔(94)

وَ حَرٰمٌ عَلٰی قَرۡیَةٍ اَهۡلَكۡنٰهَاۤ اَنَّهُمۡ لَا یَرۡجِعُوۡنَ ﴿۹۵﴾

اور ممکن نہیں ہے کہ جس بستی کو ہم نے ہلاک کر دیا ہو وہ پھر واپس پلٹ سکے۔(95)

حَتّٰۤی اِذَا فُتِحَتۡ یَاۡجُوۡجُ وَ مَاۡجُوۡجُ وَ هُمۡ مِّنۡ كُلِّ حَدَبٍ یَّنۡسِلُوۡنَ ﴿۹۶﴾

یہاں تک کہ جب فسادی پھیل جائیں گے اور وہ ہر بلندی سے نکل آئیں گے۔(96)

یاجوج وماجوج۔

فتح کا لفظ واسع کے معنی بھی استعمال ہوتا ہے۔مفردات القرآن۔از امام راغب اصفہانی،صفحہ 220،جلد 2۔

اور یاجوج وماجوج کا لفظ یہاں فسادی لوگوں کے استعارہ کے طور پر استعمال ہوا ہے۔جیسا کہ میں نے سورہ کہف میں بتایا کہ یہ کوئی الگ سے مخلوق نہیں ہے بلکہ اولاد آدمؑ ہی ہے۔اور حضرت ذوالقرنینؑ کے دور کے یاجوج اور ماجوج ختم ہو گئے۔اور ان کی اولاد باقی دنیا کے ساتھ گھل مل گئی۔(الکہف۔آیت 99)

ایسی کوئی مخلوق نہیں ہے جو ابھی تک دیوار کے پار بند ہے۔اگر ایسا ہوتا تو قرآن یہ نہ کہتا کہ **ہر بلندی** سے نکل آئیں گے۔

میں نے جو یہاں مطلب فسادی لکھا ہے تو قرآن کریم نے ایسا اسلوب استعمال کیا ہے۔اسکی دو مثالیں ہم یہاں بیان کر دیتے ہیں۔

سورہ لہب میں اللہ تعالی نے ابی لہب کا لفظ استعمال کیا اور اس کا اصل نام عبدالعزیٰ استعمال نہیں کیا۔یعنی جو کوئی بھی اسلام کی اس طرح سے مخالفت کرے گا تو ویسا ہی قانون اس پر لاگو ہو جائے گا۔اس کے بعد اللہ تعالی نے لفظ فرعون استعمال کیا،اور اس کا اصل نام رعمیس استعمال نہیں کیا۔اور ایسی ذہنیت کو ہم آج بھی فرعون کہہ کر استعمال کرتے ہیں۔

اس لیے یہاں بات ہو رہی ہے کہ جب فسادی لوگوں کی کثرت ہو جائے گی تو وہ قیامت کا وقت ہوگا اور اسی وقت ہی عذاب سے ہلاک شدہ قومیں اللہ کی طرف واپس پلٹ جائیں گی۔(آیت نمبر 95)۔اگلی آیت میں وضاحت ہو رہی ہے۔

وَ اقۡتَرَبَ الۡوَعۡدُ الۡحَقُّ فَاِذَا هِیَ شَاخِصَةٌ اَبۡصَارُ الَّذِیۡنَ كَفَرُوۡا ؕ یٰوَیۡلَنَا قَدۡ كُنَّا فِیۡ غَفۡلَةٍ مِّنۡ هٰذَا بَلۡ كُنَّا ظٰلِمِیۡنَ ﴿۹۷﴾

اور جب اللہ کا سچا وعدہ (قیامت کا وقت) قریب آجائے گا۔تو ایک دم کافروں کی آنکھیں پھٹی رہ جائیں گی (اور کہیں گے) ہائے افسوس! ہم اس سے غفلت میں رہے۔بلکہ ہم ظالم تھے۔(97)

اِنَّكُمۡ وَ مَا تَعۡبُدُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ ؕ اَنۡتُمۡ لَهَا وٰرِدُوۡنَ ﴿۹۸﴾

بے شک تم اور وہ چیزیں جن کی تم اللہ کو چھوڑ کر عبادت کرتے تھے جہنم کا ایندھن ہیں۔اس میں تم سب کو داخل ہونا ہے۔(98)

لَوْ كَانَ هٰٓؤُلَآءِ اٰلِهَةً مَّا وَرَدُوْهَا ؕ وَ كُلٌّ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٩٩﴾

اگر یہ چیزیں برحق خدا ہوتیں تو جہنم میں نہ جاتیں۔اب تم سب کو اس میں ہمیشہ رہنا ہے۔(99)

لَهُمْ فِيْهَا زَفِيْرٌ وَّ هُمْ فِيْهَا لَا يَسْمَعُوْنَ ﴿١٠٠﴾

ان کی اس میں چیخ وپکار ہو گی۔اور وہ اس میں کچھ نہیں سنیں گے۔(100)

اِنَّ الَّذِيْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰٓى ۙ اُولٰٓئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُوْنَ ﴿١٠١﴾ۙ

ہاں البتہ وہ لوگ جن کیلئے ہماری طرف سے پہلے بھلائی طے ہو چکی ہو گی۔وہ اس سے دور رہیں گے۔(101)

لَا يَسْمَعُوْنَ حَسِيْسَهَا ۚ وَ هُمْ فِيْ مَا اشْتَهَتْ اَنْفُسُهُمْ خٰلِدُوْنَ ﴿١٠٢﴾ۚ

وہ اس کی آہٹ بھی نہیں سنیں گے۔اور وہ اپنی من پسند نعمتوں میں ہمیشہ رہیں گے۔(102)

لَا يَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْاَكْبَرُ وَ تَتَلَقّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ؕ هٰذَا يَوْمُكُمُ الَّذِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ﴿١٠٣﴾

ان کو بڑی گھبراہٹ بھی غمزدہ نہیں کر سکے گی اور فرشتے ان کا استقبال کریں گے(اور بتائیں گے کہ) یہ ہے آپ کا وہ دن جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا۔(103)

يَوْمَ نَطْوِي السَّمَآءَ كَطَيِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ ؕ كَمَا بَدَاْنَاۤ اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيْدُهٗ ؕ وَعْدًا عَلَيْنَا ؕ اِنَّا كُنَّا فٰعِلِيْنَ ﴿١٠٤﴾

جس دن ہم آسمان کو اس طرح لپیٹ دیں گے جس طرح لکھے ہوئے خطوط لپیٹے جاتے ہیں۔جس طرح ہم نے پہلے تخلیق کی ابتداء کی تھی اسی طرح ہم اسے واپس لے آئیں گے۔یہ ہمارے ذمہ وعدہ ہے یقیناً ہم اسے پورا کر کے رہیں گے۔(104)

وَ لَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُوْرِ مِنْۢ بَعْدِ الذِّكْرِ اَنَّ الْاَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصّٰلِحُوْنَ ﴿١٠٥﴾

اور ہم نے زبور میں احکامات دینے کے بعد لکھ دیا تھا کہ ہماری زمین کے وارث ہمارے نیک بندے ہی ہوں گے۔(105)

اِنَّ فِيْ هٰذَا لَبَلٰغًا لِّقَوْمٍ عٰبِدِيْنَ ﴿١٠٦﴾ؕ

یقیناً اس میں عبادت گزار قوم کے لئے ایک پیغام ہے۔(106)

وَ مَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿١٠٧﴾

اور ہم نے آپ کو نہیں بھیجا مگر یہ ایک رحمت ہے تمام جہانوں کے لیے۔(107)

عربی گرائمر کی رو سے اس آیت میں لفظ (رحمت) مفعول لاجلہ ہے۔جو فعل واقع ہونے کا سبب بتاتا ہے۔یعنی اللہ کی مخلوق پر رحمت کے سبب سے رسول اللہ ﷺ کی بعثت واقع ہوئی۔اس لیے اس آیت کی تفسیر میں ابن عثیمین نے کہا:

اس آیت میں رحمت سے مراد رسول اللہ ﷺ کی ذات نہیں ہے۔بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ ہم نے تمہیں لوگوں کی طرف بھیجا ہے تا کہ ہم تمام جہانوں پر رحم کریں۔(ثمرات التدوین مسالۃ 6:)

یہاں علم میں یہ مخفی نہ رہے کہ اس آیت میں تمام جہانوں سے مراد کل کائنات نہیں ہے بلکہ اس سے مراد ہر آنے والے زمانے کے لوگ ہیں۔ جیسے کہ اس کی وضاحت سورہ فرقان کی آیت نمبر 1 سے ملتی ہے۔ تَبٰرَكَ الَّذِيْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرَا ۔ ہمارے ہاں نبی کریمؐ کی ذات کو ہی رحمت اللعالمین سمجھ لیا گیا اور اس کے بعد ایک طرح سے خود نبی کریمؐ ہی دین کا مقصد بن گئے۔ جب کہ نبی کا کام اللہ کا پیغام انسانوں تک پہنچانا ہوتا ہے۔ اور اس کے بعد ایسے ایسے عقائد وضع کئے گئے کہ الامان والحفیظ۔

قرآن نے بے شمار مقامات پر اپنے آپ کو رحمت کہا ہے۔ دوسری بات یہ کہ شخصیت پرستی دین کا مطمع نظر نہیں ہوتی۔ ہمارے ہاں دین صرف اور صرف نبی کی ذات کے گرد گھومتا ہے۔ اور آپؐ سے منسوب بہت سی رسومات اور عقائد معاشرے میں رائج ہو چکے ہیں۔ مگر اللہ تعالی نے شخصیت پرستی کو جڑ سے ختم کر دیا ہے۔ اگر شخصیات کو ہی منبع و مرکز بنانا مقصود ہوتا تو کبھی بھی نبوت کا سلسلہ ختم نہ ہوتا۔

اس لیے یہاں اس آیت سے مراد یہ ہے کہ نبی کریمؐ کی طرف جو وحی قرآن کی صورت میں بھیجی گئی وہ سراسر رحمت ہے۔ اس دور کے لوگوں کے لیے بھی اور قیامت تک آنے والوں کے لیے بھی۔

(رحمۃ اللعالمین کے موضوع پر تفصیل جاننے کے لیے میری کتاب **مَآ اَنْزَلَ اللّٰہ** میں باب اطاعت رسول کا مطالعہ کیا جا سکتا ہے۔)

قُلْ اِنَّمَا يُوْحٰۤى اِلَيَّ اَنَّمَاۤ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝١٠٨

آپؐ کہہ دیجئے! کہ میری طرف جو وحی کی گئی ہے وہ یہ ہے کہ تمہارا معبود بس ایک ہی ہے۔ تو کیا تم اس کی فرمانبرداری کرتے ہو؟(108)

فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ اٰذَنْتُكُمْ عَلٰى سَوَآءٍ ؕ وَاِنْ اَدْرِيْۤ اَقَرِيْبٌ اَمْ بَعِيْدٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ ۝١٠٩

پس اگر وہ اس سے روگردانی کریں تو آپؐ کہہ دیجئے! کہ میں نے برابر تم لوگوں کو خبردار کر دیا ہے اب مجھے معلوم نہیں ہے کہ وہ دن جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے وہ قریب ہے یا دور؟(109)

اس آیت سے صاف واضح ہے کہ نبی کریمؐ کو بھی خبر نہیں کہ قیامت کب آنی ہے۔ اس لیے ہمارے ہاں جو نبی کریمؐ سے منسوب قیامت کی نشانیاں بیان کی جاتی ہیں ان کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔

اِنَّهٗ يَعْلَمُ الْجَهْرَ مِنَ الْقَوْلِ وَيَعْلَمُ مَا تَكْتُمُوْنَ ۝١١٠

بے شک اللہ بلند آواز سے کہی گئی بات کو بھی جانتا ہے اور اسے بھی جسے تم چھپاتے ہو۔(110)

وَاِنْ اَدْرِيْ لَعَلَّهٗ فِتْنَةٌ لَّكُمْ وَمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ۝١١١

اور میں نہیں جانتا کہ یہ تاخیر تمہارے لئے آزمائش ہے یا ایک خاص وقت تک زندگی کا لطف اٹھانے کی مہلت ہے؟(111)

قٰلَ رَبِّ احْكُمْ بِالْحَقِّ ؕ وَرَبُّنَا الرَّحْمٰنُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ ۝١١٢

(آخر کار رسولؐ نے) کہا اے میرے پروردگار! تو حق کے ساتھ فیصلہ کر دے۔ (اے لوگو) ہمارا پروردگار وہی رحمن ہے جس سے ان باتوں کے خلاف مدد مانگی جاتی ہے جو تم بنا رہے ہو۔(112)

❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁

اہم مضامین سورہ حج

مضمون	صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر
قیامت کا ڈراوا	494	حرمت اللہ۔	499
موت کے بعد جی اٹھنے کا ذکر	494	قربانی کی حقیقت۔	500
مختلف مذاہب والوں کے بارے اللہ کا فیصلہ۔	496	نسک کا مفہوم۔	502
عذاب جہنم کا ذکر۔	497	کیا اقتدار حاصل کرنے کے بعد نماز کی پابندی اورزکوۃ کی ادائیگی کا حکم ہے۔	503
جنت یا جہنم ہمیشہ کے لیے ہے۔	497	دن کا شمار ہزار سال کیسے۔	504
ابراھیمؑ کو بیت اللہ کی صفائی رکھنے کا حکم۔	498	تمنی القی الشیطن کا مفہوم۔	504
نبی کریمؐ کو حکم کہ لوگوں کو حج کے لیے بلائیں۔	498	شرک کرنے والوں کے لیے مثال۔	507
لیشھدوا منافع لھم کا مفہوم۔	498	شھیدا علیکم کا مفہوم۔	508
یذکروا اسم اللہ کا مفہوم۔	499		
نذر کا ماننا۔	499		

22۔ سورۃ الحج

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

میں شروع کرتا ہوں اللہ کے نام کے ساتھ جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے۔

یٰۤاَیُّہَا النَّاسُ اتَّقُوۡا رَبَّکُمۡ ۚ اِنَّ زَلۡزَلَۃَ السَّاعَۃِ شَیۡءٌ عَظِیۡمٌ ﴿۱﴾

اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو۔ بیشک قیامت کا زلزلہ بہت بڑی شے ہے۔(1)

یَوۡمَ تَرَوۡنَہَا تَذۡہَلُ کُلُّ مُرۡضِعَۃٍ عَمَّاۤ اَرۡضَعَتۡ وَ تَضَعُ کُلُّ ذَاتِ حَمۡلٍ حَمۡلَہَا وَ تَرَی النَّاسَ سُکٰرٰی وَ مَا ہُمۡ بِسُکٰرٰی وَ لٰکِنَّ عَذَابَ اللّٰہِ شَدِیۡدٌ ﴿۲﴾

جس دن تم دیکھو گے کہ ہر دودھ پلانے والی ماں اس بچہ سے غافل ہو جائے گی جسے وہ دودھ پلاتی ہے۔ اور ہر حاملہ عورت اپنا حمل گرا دے گی۔ اور تم لوگوں کو مدہوش دیکھو گے۔ حالانکہ وہ مدہوش نہیں ہوں گے۔ مگر اللہ کا عذاب بڑا سخت ہوگا۔(2)

وَ مِنَ النَّاسِ مَنۡ یُّجَادِلُ فِی اللّٰہِ بِغَیۡرِ عِلۡمٍ وَّ یَتَّبِعُ کُلَّ شَیۡطٰنٍ مَّرِیۡدٍ ۙ﴿۳﴾

اور لوگوں میں سے کچھ ایسے بھی ہیں کہ جو اللہ کے بارے میں علم کے بغیر کج بحثی کرتے ہیں۔ اور ہر سرکش شیطان کی پیروی کرتے ہیں۔(3)

کُتِبَ عَلَیۡہِ اَنَّہٗ مَنۡ تَوَلَّاہُ فَاَنَّہٗ یُضِلُّہٗ وَ یَہۡدِیۡہِ اِلٰی عَذَابِ السَّعِیۡرِ ﴿۴﴾

جس (مردود) کے بارے میں لکھا جا چکا ہے کہ جو کوئی اس کو دوست بنائے گا وہ ضرور اسے گمراہ کرے گا۔ اور اسے بھڑکتی ہوئی آگ کے عذاب کا راستہ دکھائے گا۔(4)

یٰۤاَیُّہَا النَّاسُ اِنۡ کُنۡتُمۡ فِیۡ رَیۡبٍ مِّنَ الۡبَعۡثِ فَاِنَّا خَلَقۡنٰکُمۡ مِّنۡ تُرَابٍ ثُمَّ مِنۡ نُّطۡفَۃٍ ثُمَّ مِنۡ عَلَقَۃٍ ثُمَّ مِنۡ مُّضۡغَۃٍ مُّخَلَّقَۃٍ وَّ غَیۡرِ مُخَلَّقَۃٍ لِّنُبَیِّنَ لَکُمۡ ؕ وَ نُقِرُّ فِی الۡاَرۡحَامِ مَا نَشَآءُ اِلٰۤی اَجَلٍ مُّسَمًّی ثُمَّ نُخۡرِجُکُمۡ طِفۡلًا ثُمَّ لِتَبۡلُغُوۡۤا اَشُدَّکُمۡ ۚ وَ مِنۡکُمۡ مَّنۡ یُّتَوَفّٰی وَ مِنۡکُمۡ مَّنۡ یُّرَدُّ اِلٰۤی

اَرۡذَلِ الۡعُمُرِ لِكَيۡلَا يَعۡلَمَ مِنۡۢ بَعۡدِ عِلۡمٍ شَيۡـًٔا ؕ وَتَرَى الۡاَرۡضَ هَامِدَةً فَاِذَاۤ اَنۡزَلۡنَا عَلَيۡهَا الۡمَآءَ اهۡتَزَّتۡ وَرَبَتۡ وَاَنۢۡبَتَتۡ مِنۡ كُلِّ زَوۡجٍۢ بَهِيۡجٍ ﴿۵﴾

اے لوگو! اگر تمہیں دوبارہ اٹھائے جانے میں شک ہے تو (اس میں تو کوئی شک نہیں کہ) ہم نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا ہے پھر نطفہ سے، پھر جمے ہوئے خون سے، پھر گوشت کے لوتھڑے سے جو متشکل (مکمل تخلیق والا) بھی ہوتا ہے اور غیر متشکل (نامکمل تخلیق والا) بھی۔ اور یہ اس لئے ہے کہ ہم تم پر (اپنی قدرت کی کارفرمائی) واضح کریں۔ اور ہم جس (نطفے) کو چاہتے ہیں ایک مقررہ مدت تک رحم میں ٹھہرائے رکھتے ہیں پھر تمہیں بچے کی صورت میں باہر نکالتے ہیں۔ پھر (تمہاری پرورش کرتے ہیں) تاکہ اپنی پوری قوت کی منزل (جوانی) تک پہنچو۔ پھر تم میں سے بعض کو تو (بڑھاپے سے پہلے) اٹھالیا جاتا ہے اور بعض کو پست ترین عمر کی طرف لوٹا دیا جاتا ہے تاکہ جاننے کے باوجود بھی سب کچھ بھول جائے۔ اور تم دیکھتے ہو کہ زمین خشک پڑی ہے تو جب ہم اس پر پانی برساتے ہیں تو وہ لہلہانے اور ابھرنے لگتی ہے اور ہر قسم کی خوشنما نباتات اگاتی ہے۔(5)

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الۡحَقُّ وَاَنَّهٗ يُحۡىِ الۡمَوۡتٰى وَاَنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ ۙ‏ ﴿۶﴾

یہ سب کچھ اس لئے بتایا ہے کہ اللہ ہی کی ذات حق ہے۔ اور بے شک وہی مردوں کو زندہ کرتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔(6)

وَّاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّا رَيۡبَ فِيۡهَا ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ يَبۡعَثُ مَنۡ فِى الۡقُبُوۡرِ ﴿۷﴾

اور قیامت ضرور آنے والی ہے۔ جس میں کوئی شک نہیں ہے۔ اور یقیناً اللہ انہیں زندہ کرے گا جو قبروں میں ہیں۔(7)

وَمِنَ النَّاسِ مَنۡ يُّجَادِلُ فِى اللّٰهِ بِغَيۡرِ عِلۡمٍ وَّلَا هُدًى وَّلَا كِتٰبٍ مُّنِيۡرٍ ۙ‏ ﴿۸﴾

اور لوگوں میں سے کچھ ایسے بھی ہیں جو اللہ کے بارے میں بغیر کسی علم کے، بغیر کسی ہدایت کے اور بغیر کسی روشن کتاب کے کج بحثی کرتے ہیں۔(8)

ثَانِىَ عِطۡفِهٖ لِيُضِلَّ عَنۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ ؕ لَهٗ فِى الدُّنۡيَا خِزۡىٌ وَّنُذِيۡقُهٗ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ عَذَابَ الۡحَرِيۡقِ ﴿۹﴾

اور تکبر سے گردن موڑ لیتا ہے تاکہ لوگوں کو اللہ کے راستے سے گمراہ کر دے۔ اس کے لئے دنیا میں ذلت ہے۔ اور قیامت کے دن ہم اسے آگ کے عذاب کا مزہ چکھائیں گے(9)

ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتۡ يَدٰكَ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيۡسَ بِظَلَّامٍ لِّلۡعَبِيۡدِ ﴿۱۰﴾

تب اسے بتایا جائے گا کہ یہ سب کچھ سزا ہے اس کی جو تیرے دونوں ہاتھوں نے آگے بھیجا ہے۔ اور اللہ ہرگز اپنے بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں ہے۔(10)

وَمِنَ النَّاسِ مَنۡ يَّعۡبُدُ اللّٰهَ عَلٰى حَرۡفٍ ۚ فَاِنۡ اَصَابَهٗ خَيۡرُ ۨاطۡمَاَنَّ بِهٖ ۚ وَاِنۡ اَصَابَتۡهُ فِتۡنَةُ ۨانقَلَبَ عَلٰى وَجۡهِهٖ ۚ خَسِرَ الدُّنۡيَا وَالۡاٰخِرَةَ ‌ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الۡخُسۡرَانُ الۡمُبِيۡنُ ﴿۱۱﴾

اور لوگوں میں کوئی ایسا بھی ہوتا ہے جو کنارہ پر رہ کر اللہ کی عبادت کرتا ہے۔ سو اگر اسے کوئی فائدہ پہنچ جائے تو وہ اس سے مطمئن ہو جاتا ہے اور اگر اسے کوئی آزمائش پیش آجائے یا کوئی مصیبت پہنچ جائے تو فوراً اسلام سے منہ موڑ لیتا ہے۔ اس نے دنیا و آخرت کا خسارہ اٹھایا اور یہ کھلا ہوا خسارہ ہے۔(11)

يَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهٗ وَ مَا لَا يَنْفَعُهٗ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِيْدُ ۟ۚ﴿۱۲﴾

وہ اللہ کو چھوڑ کر اس کو پکارتا ہے جو نہ اسے نقصان پہنچاتا ہے اور نہ نفع۔ یہی تو انتہائی گمراہی ہے۔(12)

يَدْعُوْا لَمَنْ ضَرُّهٗۤ اَقْرَبُ مِنْ نَّفْعِهٖ ؕ لَبِئْسَ الْمَوْلٰى وَ لَبِئْسَ الْعَشِيْرُ ﴿۱۳﴾

وہ ایسے کو پکارتا ہے جس کا نقصان اس کے فائدہ سے زیادہ ممکن ہے۔ کیا ہی برا ہے آقا اور کیا ہی برا ہے ساتھی۔(13)

اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ﴿۱۴﴾

بے شک اللہ ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور نیک عمل بھی کئے ان باغات میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی۔ بیشک اللہ وہ کرتا ہے جو کچھ وہ چاہتا ہے۔(14)

مَنْ كَانَ يَظُنُّ اَنْ لَّنْ يَّنْصُرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ فَلْيَمْدُدْ بِسَبَبٍ اِلَى السَّمَآءِ ثُمَّ لْيَقْطَعْ فَلْيَنْظُرْ هَلْ يُذْهِبَنَّ كَيْدُهٗ مَا يَغِيْظُ ﴿۱۵﴾

جو شخص یہ گمان کرتا ہے کہ اللہ اس کی دنیا اور آخرت میں مدد نہیں کرے گا تو اس کو چاہئے کہ اوپر کی طرف یعنی اپنے گھر کی چھت میں ایک رسی باندھے، پھر اس سے اپنے آپ کو پھانسی دے لے۔ پھر دیکھے کہ آیا یہ تدبیر اس کے غصے کو دور کرتی ہے۔(15)

وَ كَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ ۙ وَّ اَنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يُّرِيْدُ ﴿۱۶﴾

اور اسی طرح ہم نے اس قرآن کو نازل کیا ہے روشن دلیلوں کی صورت میں۔ اور بے شک اللہ جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے۔(16)

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ الَّذِيْنَ هَادُوْا وَ الصّٰبِـِٕيْنَ وَ النَّصٰرٰى وَ الْمَجُوْسَ وَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْۤا ۖۗ اِنَّ اللّٰهَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ﴿۱۷﴾

بے شک جو اہلِ ایمان ہیں، جو یہودی ہیں، جو صابی ہیں، جو عیسائی ہیں، جو مجوسی ہیں اور جو مشرک ہیں یقیناً قیامت کے دن اللہ ان کے درمیان فیصلہ کرے گا۔ بیشک اللہ ہر چیز پر گواہ ہے۔(17)

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَسْجُدُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَنْ فِي الْاَرْضِ وَ الشَّمْسُ وَ الْقَمَرُ وَ النُّجُوْمُ وَ الْجِبَالُ وَ الشَّجَرُ وَ الدَّوَآبُّ وَ كَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ ؕ وَ كَثِيْرٌ حَقَّ عَلَيْهِ الْعَذَابُ ؕ وَ مَنْ يُّهِنِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّكْرِمٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ ؕ۩﴿۱۸﴾

کیا تم نے نہیں دیکھا کہ ہر چیز اللہ کو سجدہ کر رہی ہے خواہ وہ آسمانوں میں ہے یا زمین میں۔ سورج، چاند، ستارے، پہاڑ، درخت، چوپائے اور بہت سارے انسان بھی اور بہت سے انسان وہ ہیں جن پر عذاب واجب ہو چکا ہے۔ اور جس کو اللہ ذلیل کر دے اسے کوئی عزت دینے والا نہیں ہے بیشک اللہ کرتا ہے جو وہ چاہتا ہے۔(18)

هٰذٰنِ خَصْمٰنِ اخْتَصَمُوْا فِيْ رَبِّهِمْ ؗ فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا قُطِّعَتْ لَهُمْ ثِيَابٌ مِّنْ نَّارٍ ؕ يُصَبُّ مِنْ فَوْقِ

رُءُوۡسِهِمُ الۡحَمِيۡمُ ﴿۱۹﴾

یہ دو فریق ہیں جو اپنے پروردگار کے بارے میں باہم جھگڑ رہے ہیں تو ان میں سے جو لوگ کافر ہیں ان کیلئے آگ کے کپڑے کاٹے جائیں گے۔ان کے سروں پر کھولتا ہوا پانی انڈیلا جائے گا۔(19)

يُصۡهَرُ بِهٖ مَا فِىۡ بُطُوۡنِهِمۡ وَالۡجُلُوۡدُ ﴿۲۰﴾ وَلَهُمۡ مَّقَامِعُ مِنۡ حَدِيۡدٍ ﴿۲۱﴾

اور جس سے ان کے پیٹ کے اندر کی چیزیں اور کھالیں گل جائیں گی۔(20) اور ان کے لئے لوہے کے ہتھوڑے ہوں گے۔(21)

كُلَّمَاۤ اَرَادُوۡۤا اَنۡ يَّخۡرُجُوۡا مِنۡهَا مِنۡ غَمٍّ اُعِيۡدُوۡا فِيۡهَا ۖ وَذُوۡقُوۡا عَذَابَ الۡحَرِيۡقِ ﴿۲۲﴾

جب وہ چاہیں گے کہ اس رنج وتکلیف کی وجہ سے دوزخ سے نکل جائیں تو پھر اسی میں لوٹا دیئے جائیں گے۔اور کہا جائے گا کہ جلنے کے عذاب کا مزہ چکھتے رہو۔(22)

ان اور دیگر کئی مقامات سے ظاہر ہے کہ جنت اور جہنم ہمیشہ کے لیے ہے۔یعنی جیسا کہ ہمارے ہاں ایک تصور رائج ہے کہ لوگوں نے جہنم سے نکل کر پھر سے جنت کی طرف آ جانا ہے۔پہلی بات تو یہ کہ ایسا تصور ہی باطل ہے جس کی قرآن میں کوئی دلیل نہیں ہے۔اور دوسرا یہ کہ ایسا تصور اس کائنات کے مقصد اور آزمائش کے پروگرام کے بالکل خلاف ہے۔ ایک مقام پر اللہ تعالی فرماتے ہیں أَفَنَجۡعَلُ الۡمُسۡلِمِيۡنَ كَالۡمُجۡرِمِيۡنَ ﴿۳۵﴾ مَا لَكُمۡ كَيۡفَ تَحۡكُمُوۡنَ ﴿۳۶﴾ ۔کیا ہم فرمانبرداروں کو مجرموں کی مانند کر دیں گے؟(35) تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ تم کیسے فیصلے کرتے ہو؟(36) سورہ القلم۔

ایسا تصور یہودیوں کے ہاں پایا جاتا تھا جب وہ کہتے کہ وہ صرف گنتی کے چند دن ہی آگ میں رہیں گے۔تو اس پر اللہ تعالی نے ان سے پوچھا کہ کیا اللہ تعالی سے انہوں نے کوئی عہد لیا ہے؟ اس لیے اس بارے میں اپنا عقیدہ درست رکھنا چاہیے کہ جنت یا جہنم صرف اور صرف ایک مرتبہ کے لیے ہے اس کے بعد جگہ ادلی بدلی کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ يُدۡخِلُ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ يُحَلَّوۡنَ فِيۡهَا مِنۡ اَسَاوِرَ مِنۡ ذَهَبٍ وَّلُـؤۡلُـؤًا ‌ؕ وَلِبَاسُهُمۡ فِيۡهَا حَرِيۡرٌ ﴿۲۳﴾

جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے۔اللہ ان کو باغات میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں۔وہاں ان کو سونے کے کنگن اور موتی پہنائے جائیں گے۔اور وہاں ان کا لباس ریشمی ہوگا۔(23)

وَهُدُوۡۤا اِلَى الطَّيِّبِ مِنَ الۡقَوۡلِ ۖۚ وَهُدُوۡۤا اِلٰى صِرَاطِ الۡحَمِيۡدِ ﴿۲۴﴾

یہ اس لئے ہے کہ انہیں پاکیزہ گفتگو کی طرف ہدایت دی گئی۔اور انہیں قابلِ تعریف (اللہ) کی راہ کی طرف راہنمائی کی گئی۔(24)

اِنَّ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا وَيَصُدُّوۡنَ عَنۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ وَالۡمَسۡجِدِ الۡحَـرَامِ الَّذِىۡ جَعَلۡنٰهُ لِلنَّاسِ سَوَآءَ ۟ اۨلۡعَاكِفُ فِيۡهِ وَالۡبَادِ ‌ؕ وَمَنۡ يُّرِدۡ فِيۡهِ بِاِلۡحَـادٍۢ بِظُلۡمٍ نُّذِقۡهُ مِنۡ عَذَابٍ اَلِيۡمٍ ﴿۲۵﴾

جن لوگوں نے کفر اختیار کیا اور لوگوں کو اللہ کے راستے (عبادت اور دین پر عمل) سے روکتے ہیں اور مسجد حرام میں داخل ہونے سے روکتے ہیں،

جسے ہم نے بلا امتیاز سب لوگوں کیلئے عبادت گاہ بنایا ہے۔ چاہے وہاں کے مقامی رہنے والے ہوں۔ یا باہر سے حج اور عمرہ کی ادائیگی کے لیے آنے والے۔ اور جو بھی اس میں ظلم وزیادتی کے ساتھ غلط روی کا ارادہ کرے گا تو ہم اسے دردناک عذاب کا مزہ چکھائیں گے۔(25)

وَ اِذْ بَوَّاْنَا لِاِبْرٰهِيْمَ مَكَانَ الْبَيْتِ اَنْ لَّا تُشْرِكْ بِيْ شَيْـًٔا وَّ طَهِّرْ بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَ الْقَآئِمِيْنَ وَ الرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ﴿۲۶﴾

اور وہ وقت یاد کرو، جب ہم نے ابراہیمؑ کیلئے خانہ کعبہ کی جگہ معین کردی۔ اور حکم دیا کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا۔ اور میرے گھر کو طواف کرنے والوں، قیام کرنے والوں اور رکوع وسجود کرنے والوں (نماز پڑھنے) کیلئے پاک صاف رکھنا۔(26)

رکوع وسجود نماز کے ارکان ہیں۔ قرآن میں اللہ تعالی نے کافی مقامات پر نماز کی پابندی کا حکم دیا۔ اور کچھ مقامات پر نماز کے مختلف ارکان کا ہی ذکر کیا۔ تو یہ عربوں کا اسلوب تھا کہ وہ جزو بول کر کل مراد لیتے تھے۔ اس لیے جہاں ان ارکان کا اکیلے ذکر ہے تو وہاں نماز ہی مراد ہے۔

وَ اَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَاْتُوْكَ رِجَالًا وَّ عَلٰى كُلِّ ضَامِرٍ يَّاْتِيْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ ﴿۲۷﴾

اور لوگوں میں حج کا اعلان کردو۔ کہ لوگ (آپ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے) حج کے لیے آئیں۔ دور دراز علاقوں سے پیدل اور ایسے اونٹوں پر جو سفر کی وجہ سے تھکے ہوئے ہوں۔(27)

یہ حج کے احکام ہیں۔ چونکہ حج کا سلسلہ ابراھیمؑ کے دور سے چلا آرہا ہے۔ اور اس بارے میں ابراھیمؑ کی اللہ سے دعا ہے۔ وَأَرِنَا مَنَاسِكَنَا۔ اے اللہ ہمیں ہماری عبادات کے طریقے سکھا۔ (سورہ بقرہ آیت 128) اور تمام اہل مذاہب صدیوں سے اس طریقہ کار کے پابند ہیں۔ اور جہاں اللہ کی ذات مناسب سمجھتی ہے ان احکامات میں کمی بیشی کرتی رہی ہے۔ اس لیے قرآن کریم میں ان تمام جزئیات کی تفاصیل مذکور نہیں ہیں۔ اور آپؐ نے بھی اللہ کے گھر کو خالص اللہ کی عبادت کے لیے خاص کر دیا۔ اور بتوں سے پاک کر دیا۔ تاکہ شرک کا شائبہ بھی باقی نہ رہے۔ عبادات کی جو بھی شکلیں اس وقت موجود تھیں مشرکین مکہ اللہ کے ساتھ اپنے دیگر بتوں اور کچھ بزرگ ہستیوں کو بھی اللہ کی صفات میں شریک ٹھہراتے تھے جس کی قرآن کریم نے سختی کے ساتھ ممانعت کی۔

لِّيَشْهَدُوْا مَنَافِعَ لَهُمْ وَ يَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْلُوْمٰتٍ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْۢ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ ۚ فَكُلُوْا مِنْهَا وَ اَطْعِمُوا الْبَآئِسَ الْفَقِيْرَ ﴿۲۸﴾

تاکہ وہ اپنے فائدوں کیلئے حاضر ہوں اور مقررہ دنوں میں اللہ کا نام لیں ان چوپایوں پر (ذبح کے وقت) جو اللہ نے انہیں عنایت فرمائے۔ پس خود بھی ان سے کھاؤ اور حاجت مند فقیر کو بھی کھلاؤ۔(28)

لِّيَشْهَدُوْا مَنَافِعَ لَهُمْ: یہاں ہم امام امین احسن اصلاحیؒ کی رائے درج کرتے ہیں تاکہ ان آیات کی افادیت لوگوں پر واضح ہو جائے۔

- "حج کے مہینے اہل عرب کی تجارتی سرگرمیوں کے لیے بھی موسم بہار کا حکم رکھتے تھے۔ اسی زمانے میں باہر سے اہل مکہ کی ضرورت کی تمام چیزیں مکہ کے بازاروں میں پہنچتی تھیں اور مکہ کا مال باہر کی منڈیوں کے لیے نکلتا تھا۔ اگر حج کے اصل مقصود کے ساتھ ساتھ اس قسم کے جائز دنیوی منافع حاصل کئے جائیں تو یہ چیز اس دین قیم کے مزاج کے منافی نہیں ہے جس کی تعلیم حضرت ابراھیمؑ نے دی ہے۔ بلکہ یہ اس امر کی شہادت ہے کہ یہ دین فطرت رہبانیت کے ہر شائبہ سے پاک ہے۔ یہاں تک کہ اس نے اپنی اس عبادت میں بھی دین ودنیا کی باہم آمیزی کا اعتدال

قائم رکھا ہے جس میں بظاہر سب سے زیادہ ترکِ دنیا کی نمود ہے۔ بس اصل چیز صحیح توازن کو قائم رکھنا ہے کہ حج صرف تجارتی یا سیاسی سفر بن کے نہ رہ جائے۔" تدبرقرآن۔جلد5، صفحہ 243۔

وَ يَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ : اس جملے کے ذیل میں امام امین احسن اصلاحیؒ فرماتے ہیں۔

" اس آیت اور آگے کی آیات میں بھی ذبح اور نحر کو "ذکر اسم اللہ"، سے تعبیر فرمایا ہے۔ اس اہتمام خاص کی وجہ یہ ہے کہ جاہلیت میں مشرکین کی تمام قربانیاں ان کے اصنام کے لیے ہوتی تھیں۔ اس فتنہ کے سد باب کے لیے اللہ تعالی نے تمام چوپایوں کی جانوں پر اپنے نام کا قفل لگا دیا جو صرف اسی کے نام کی کنجی سے کھولا جا سکتا ہے۔ اس کے بغیر کسی چوپایہ کی جان لینا دین میں حرام ٹھہرا۔ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْۢ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ ۚ اس بات کی دلیل ہے کیوں کہ چوپایوں کو خدا ہی کے نام پر ذبح کرنا ضروری ہے۔ یہ اس لیے ضروری ہے کہ یہ خدا ہی کے عطا کردہ ہیں اس وجہ سے کسی غیر اللہ کے نام پر ان کو ذبح کرنا خدا کی بھی ناشکری ہے۔ اور جانوروں کی بھی تحقیر ہے۔ اس اسلوب میں اللہ تعالی کے شکر کی ترغیب وتشویق بھی ہے۔ یعنی اللہ تعالی نے بندوں کو چوپائے اپنے فضل ورحمت سے عطا فرمائے ہیں ان کا حق یہ ہے کہ بندے اس نعمت کے شکر کے طور پر ان کا نذرانہ اپنے رب کے حضور میں پیش کریں۔" تدبرقرآن۔جلد5، صفحہ 244۔

ثُمَّ لْيَقْضُوْا تَفَثَهُمْ وَلْيُوْفُوْا نُذُوْرَهُمْ وَلْيَطَّوَّفُوْا بِالْبَيْتِ الْعَتِيْقِ ﴿۲۹﴾

پھر لوگوں کو چاہیے کہ اپنی میل کچیل دور کریں۔ اور اپنی نذریں پوری کریں اور قدیم گھر (خانہ کعبہ) کا طواف کریں۔(29)

جس طرح اللہ تعالی نے قربانی کو اپنے لیے خاص کر لیا۔ اسی طریقے سے نذر ماننے کو بھی اپنا ہی حق قرار دیا۔ تاکہ کسی بھی بت اور کسی بزرگ ہستی کے نام کی نذر نہ مانی جا سکے۔ لوگ اپنی جائز حاجات کے لیے اللہ کے حضور نذر مان سکتے ہیں یہ بھی دعا ہی کی ایک قسم ہے۔

ذٰلِكَ ۗ وَمَنْ يُّعَظِّمْ حُرُمٰتِ اللّٰهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ؕ وَاُحِلَّتْ لَكُمُ الْاَنْعَامُ اِلَّا مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ ۙ﴿۳۰﴾

یہ ہے حج اور اس کے مناسک کے احکام ! اور جو اللہ کی محترم چیزوں کی تعظیم کرتا ہے تو یہ اس کے پروردگار کے ہاں بہتر ہے۔ اور تمہارے لئے چوپائے حلال ہیں۔ سوائے ان کے جو تمہیں بتا دیئے گئے ہیں۔ پس تم بتوں کی گندگی سے پرہیز کرو۔ اور جھوٹی بات سے بچو۔(30)

حُرُمٰتِ اللّٰهِ میں حرم پاک، حرمت والا شہر، حرمت والے مہینے، اور قربانی کے جانور، اور پٹہ ڈالے جانور اور بیت اللہ کا قصد کئے ہوئے جانور۔ سبھی چیزیں شامل ہیں۔ اور یہ سب اس لیے کہ تمام مناسک اللہ کے لیے خاص ہو جائیں۔ اور اس کے ساتھ کسی قسم کے بت اور بزرگ ہستیوں کو نہ پکارا جائے۔

حُنَفَآءَ لِلّٰهِ غَيْرَ مُشْرِكِيْنَ بِهٖ ؕ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَكَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ اَوْ تَهْوِيْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ مَكَانٍ سَحِيْقٍ ﴿۳۱﴾

صرف اللہ ہی کیلئے ہو کر رہو۔ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتے ہوئے۔ اور جو کوئی اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراتا ہے تو گویا وہ آسمان سے گرا تو اسے کسی پرندہ نے اچک لیا۔ یا ہوا نے اسے کسی دور دراز جگہ پر پھینک دیا۔(31)

ذٰلِكَ ۗ وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ ۳۲

یہ ہے حقیقت حال! اور جو کوئی شعائر اللہ کی تعظیم کرے تو یہ دلوں کے تقویٰ سے ہے۔(32)

لَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ مَحِلُّهَآ اِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيْقِ ۳۳

تمہارے لیے ان جانوروں میں ایک مقررہ مدت تک فائدے ہیں۔ پھر ان کے ذبح کرنے کا مقام اسی قدیم گھر کی طرف ہے۔(33)

ذبح سے پہلے تک ان تمام جانوروں سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔یعنی ان سے کام بھی لیا جا سکتا ہے سواری اور کھیتی باڑی کا۔جیسا کہ مشرکین کچھ جانوروں کو اپنے بتوں کے نام سے چھوڑ رکھتے تھے اور ان سے کام لینے کو معیوب سمجھتے تھے۔اس لیے اللہ تعالی نے اس تصور کو ختم کر دیا۔اور بتوں سے منسوب کرنے کو حرام ٹھہرادیا۔

اب یہاں بات ہو رہی ہے ان جانوروں کی جن کو اللہ کے نام پر چھوڑ رکھا جاتا ہے۔ یا ان کی نذر اللہ کی بارگاہ میں مان لی جاتی ہے۔تو ان کے لیے ذبح ہونے کی جگہ بیت اللہ قرار دے دی جاتی ہے۔مگر اس کے علاوہ جو بھی جانور ہیں وہ اپنے علاقوں میں ہی ذبح کئے جاتے ہیں۔

قربانی کا قدیم تصور۔ جب سے انسان نے دنیا میں قدم رکھا ہے اسی وقت سے عبادات کا سلسلہ شروع ہوا۔اور اس کی ایک کڑی اللہ تعالی کی بارگاہ میں جانوروں کی قربانی ہے۔ویسے تو ہر ذبیحہ پر اللہ تعالی کا نام مبارک لینے کا حکم ہے۔مگر ایسی قربانی جو صرف اور صرف اللہ تعالی کی رضا جوئی کے لیے ہو۔اور اس کا گوشت فروخت کے لیے نہ ہو۔ بلکہ اس سے اعزہ و اقارب اور غرباء و مساکین کو بھی کھانا مہیا کیا جائے۔

قرآن کریم میں آدمؑ کے دو بیٹوں کا ذکر ہے جہاں قربانی کا تذکرہ ملتا ہے۔

''وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ ابْنَيْ اٰدَمَ بِالْحَقِّ ۘ اِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنْ اَحَدِهِمَا وَلَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الْاٰخَرِ''۔ سورہ المائدہ آیت 27۔

ترجمہ:۔اور آپؐ اہل کتاب کو آدمؑ کے دو بیٹوں کا واقعہ صحیح طور پر پڑھ کر سنا دیجئے، جب اُن میں سے ہر ایک نے اللہ کے لیے کچھ قربانی پیش کی تو اُن میں سے ایک کی قربانی قبول ہوگئی، اور دُوسرے کی قبول نہیں کی گئی۔

اس کے بعد گزرتے وقت کے ساتھ جس طرح اللہ تعالی کی ذات کے ساتھ دیگر بت اور بزرگ ہستیاں شریک کی گئیں تو عبادات کے سارے لوازمات بھی ان بتوں اور بزرگ ہستیوں کی طرف منسوب ہو گئے۔اسی طرح سے قربانی بھی دیوی، دیوتاؤں کے لیے ہونے لگی۔ بلکہ تاریخ میں یہاں تک ملتا ہے کہ جوان لڑکے اور لڑکیاں ان دیوتاؤں کو خوش کرنے کے لیے ذبح ہونے لگے۔اس کے علاوہ قحط سالی کے خاتمہ کے لیے بھی ایسی قربانیاں ہونے لگیں۔

قربانی کے مختلف احکام روایات اور فقہ کی کتابوں میں مذکور ہیں مگر ہم یہاں صرف وہ مقام سامنے لائیں گے جو صرف قرآن میں بیان ہوئے ہیں۔اب دیکھئے سورہ انعام کی یہ آیت۔

''قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔(۱۶۲)''

(اے رسولؐ) کہو! میری نماز اور میری قربانی اور میری زندگی اور میری موت صرف اللہ کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔(162)

آیت بالا کے تحت امام جصاص رازی علیہ الصلوٰۃ والسلام لکھتے ہیں:

"ونسكي: الاضحية، لانها تسمى نسكاً، وكذلك كل ذبيحة على وجه القرابة إلى الله تعالىٰ فهي نسك، قال الله تعالى: ففدية من صيام وصدقة ونسك"۔

ترجمہ:۔"نسک" سے مراد قربانی ہے؛اس لیے کہ اُس کا نام"نسک" بھی ہے، اِسی طرح ہر وہ جانور جو اللہ تعالیٰ کا تقرب حاصل کرنے کی نیت سے ذبح کیا جائے وہ"نسک" کہلاتا ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ''۔ البقرہ آیت 196۔

قربانی کے اس حکم کو اللہ تعالیٰ نے ایک اور انداز سے نماز کے تتمے کے طور پر یوں ذِکر فرمایا"فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ "۔ابن کثیر اِس آیت کے تحت رقمطراز ہیں:

"قال ابن عباس وعطاء ومجاهد وعكرمة والحسن: يعني بذلك نحر البدن ونحوها، وكذا قال قتادة ومحمد بن كعب القرظي، والضحاك والربيع وعطاء الخراساني والحكم وإسماعيل بن أبي خالد وغير واحد من السلف"۔

"حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت عطاء، مجاہد، عکرمہ رحمہم اللہ سمیت متعدد مفسرین فرماتے ہیں کہ"وانحر" سے اُونٹ کا"نحر" ہی مطلوب ہے جو قربانی کے لیے جانے والے جانور میں سے بڑا جانور ہے"۔

اس سلسلہ میں ایک آیت قرآن میں ایسی بھی ملتی ہے جو پہلے کے لوگوں کے بارے میں ہے جہاں قربانی کا ذکر موجود ہے۔

الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ عَهِدَ إِلَيْنَا أَلَّا نُؤْمِنَ لِرَسُولٍ حَتَّىٰ يَأْتِيَنَا بِقُرْبَانٍ تَأْكُلُهُ النَّارُ۔ سورہ آل عمران۔آیت183۔

یہ وہ لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ اللہ نے ہم سے عہد واقرار لیا ہے کہ ہم اس وقت تک کسی رسول پر ایمان نہ لائیں۔جب تک وہ ہمارے سامنے ایسی قربانی پیش نہ کرے جسے آگ آ کر کھالے۔

اس کے بعد تذکرہ ہے اس عظیم قربانی کا جو ابراھیمؑ نے اپنے بیٹے کی صورت میں پیش کی۔سیاق وسباق واضح کررہا ہے کہ ابراھیمؑ نے اپنے بیٹے کو لٹادیا تھا۔اور آیت نمبر 107 سے صاف ظاہر ہورہا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں ہم نے اس بچے کو چھڑوالیا اور اس کے بدلہ میں ایک جانور کی قربانی رکھ دی۔اور ابراھیمؑ سے کہا کہ بے شک تو نے اپنے خواب کو پورا کردیا ہے۔

فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ قَالَ يَا بُنَيَّ إِنِّي أَرَىٰ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَذْبَحُكَ فَانظُرْ مَاذَا تَرَىٰ ۚ قَالَ يَا أَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ ۖ سَتَجِدُنِي إِن شَاءَ اللَّهُ مِنَ الصَّابِرِينَ ﴿١٠٢﴾ فَلَمَّا أَسْلَمَا وَتَلَّهُ لِلْجَبِينِ ﴿١٠٣﴾ وَنَادَيْنَاهُ أَن يَا إِبْرَاهِيمُ ﴿١٠٤﴾ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّؤْيَا ۚ إِنَّا كَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ﴿١٠٥﴾ إِنَّ هَٰذَا لَهُوَ الْبَلَاءُ الْمُبِينُ ﴿١٠٦﴾ وَفَدَيْنَاهُ بِذِبْحٍ عَظِيمٍ ﴿١٠٧﴾ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْآخِرِينَ ﴿١٠٨﴾ سَلَامٌ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ ﴿١٠٩﴾ كَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ﴿١١٠﴾ إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِينَ ﴿١١١﴾ سورہ الصفت

پس جب وہ لڑکا ان کے ساتھ چلنے پھرنے کے قابل ہوا تو آپؑ نے فرمایا (اے بیٹا) میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں تمہیں ذبح کررہا ہوں۔تم بتاؤ کہ تمہاری رائے کیا ہے؟ عرض کیا بابا جان! آپ کو جو حکم دیا گیا ہے وہ بجالایئے۔اللہ نے چاہا تو آپ مجھے صبر کرنے والوں میں سے پائیں گے۔(102) پس جب دونوں (باپ بیٹے) نے سرِ تسلیم خم کردیا اور باپ نے بیٹے کو پیشانی کے بل لٹا دیا۔(103) تو ہم نے آواز دی اے ابراہیمؑ!(104) تم نے اپنے خواب کو سچ کردکھایا۔بے شک ہم نیک لوگوں کو اسی طرح جزا دیتے ہیں۔(105) بے شک یہ ایک کھلی ہوئی آزمائش تھی۔(106) اور ہم نے ایک بڑی قربانی فدیے میں دے کر اس بچے کو چھڑا لیا۔(107) اور ہم نے اس کا ذکر خیر آنے والوں میں چھوڑا۔(108) سلام ہو ابراہیمؑ پر۔(109) ہم اسی طرح نیک لوگوں کو جزا دیتے ہیں۔(110) یقیناً وہ ہمارے مومن بندوں میں سے تھے۔(111)

ان سب مقامات کے سامنے لانے کے بعد ہم سورہ حج کی اگلی آیت پر آتے ہیں جہاں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم نے ہر ایک امت کے لیے

قربانی واجب کردی ہے تاکہ جانوروں پر اللہ کا نام لیں ان کو ذبح کرتے وقت۔ اب اس آیت سے واضح ہے کہ ہر امت بیت اللہ پہنچ کر قربانی نہیں کر سکتی۔ کیونکہ حج یا عمرہ کا حکم صرف ان لوگوں کے لیے ہے جو اس سفر کی استطاعت رکھتے ہوں۔ مگر قربانی ہر جگہ ممکن ہے۔

وَ لِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا لِّيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْۢ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ ؕ فَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَلَهٗۤ اَسْلِمُوْا ؕ وَ بَشِّرِ الْمُخْبِتِيْنَ ﴿۳۴﴾

اور ہم نے ہر قوم کیلئے قربانی کا ایک طریقہ مقرر کیا ہے۔ تاکہ وہ ان چوپایوں پر (ذبح کے وقت) اللہ کا نام لیں، جو اس نے انہیں عطا کئے ہیں۔ (الغرض) تمہارا اللہ ایک ہی ہے لہٰذا تم اس کی بارگاہ میں سر جھکاؤ۔ اور ان عاجزی کرنے والوں کو خوشخبری دے دو۔(34)

نسک عبادت کو کہتے ہیں۔ قرآن نے احکام شریعت اور مختلف مناسک کی ادائیگی کے لیے بھی یہ لفظ استعمال کیا ہے۔ مگر اس آیت میں منسکا کے ساتھ قربانی کے ذکر نے اس کو قربانی کے لیے خاص کر دیا ہے۔

الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَ جِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَ الصّٰبِرِيْنَ عَلٰى مَاۤ اَصَابَهُمْ وَ الْمُقِيْمِي الصَّلٰوةِ ۙ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿۳۵﴾

کہ جب ان کے سامنے اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دل لرز جاتے ہیں۔ اور جو ان مصائب و آلام پر جو انہیں پہنچتے ہیں صبر کرنے والے ہیں۔ اور جو پابندی سے نماز ادا کرتے ہیں۔ اور ہم نے انہیں جو کچھ عطا کیا ہے اس میں سے اللہ کی راہ میں خرچ کرتے رہتے ہیں۔(35)

وَ الْبُدْنَ جَعَلْنٰهَا لَكُمْ مِّنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ لَكُمْ فِيْهَا خَيْرٌ ۖۗ فَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا صَوَآفَّ ۚ فَاِذَا وَجَبَتْ جُنُوْبُهَا فَكُلُوْا مِنْهَا وَ اَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَ الْمُعْتَرَّ ؕ كَذٰلِكَ سَخَّرْنٰهَا لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۳۶﴾

اور ہم نے قربانی کے اونٹوں کو تمہارے لئے شعائر اللہ میں سے قرار دیا ہے۔ ان میں تمہارے لئے فائدہ ہے۔ پس تم ان کو صف بستہ کھڑا کر کے اللہ کا نام لو۔ اور جب وہ کروٹ کے بل گر پڑیں تو ان میں سے خود بھی کھاؤ اور سوال کرنے والے اور جو سوال نہ کر سکیں ان کو بھی کھلاؤ۔ اسی طرح ہم نے ان جانوروں کو تمہارے لئے مسخر کیا ہے تاکہ تم شکر گزار بندے بن جاؤ۔(36)

لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَ لَا دِمَآؤُهَا وَ لٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ ؕ كَذٰلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ ؕ وَ بَشِّرِ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۳۷﴾

نہ ان کا گوشت اللہ تک پہنچتا ہے اور نہ ان کا خون۔ ہاں البتہ اس تک تمہارا تقویٰ پہنچتا ہے۔ اسی طرح ہم نے انہیں تمہارے لئے مسخر کیا ہے تاکہ تم اس کی دی ہوئی ہدایت پر اس کی کبریائی و بڑائی بیان کرو۔ اور (اے رسولؐ) احسان کرنے والوں کو خوشخبری دے دو۔(37)

اِنَّ اللّٰهَ يُدٰفِعُ عَنِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ خَوَّانٍ كَفُوْرٍ ﴿۳۸﴾

بیشک اللہ ایمان والوں سے دشمنوں کا فتنہ وشر دور کرتا رہتا ہے۔ یقیناً اللہ کسی خیانت کار کفرانِ نعمت کرنے والے کو دوست نہیں رکھتا۔(38)

اُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا ؕ وَ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرُ ۙ ﴿۳۹﴾

ان لوگوں کو جہاد کی اجازت دے دی گئی ہے جن سے ناحق جنگ کی جارہی ہے۔اس وجہ سے کہ ان پر ظلم کیا گیا، اور بیشک اللہ ان مظلوموں کی مدد پر بڑا قادر ہے۔(39)

الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ اِلَّآ اَنْ يَّقُوْلُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ۭ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَّصَلَوٰتٌ وَّمَسٰجِدُ يُذْكَرُ فِيْهَا اسْمُ اللّٰهِ كَثِيْرًا ۭ وَلَيَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ ﴿40﴾

یہ وہ مظلوم ہیں جو ناحق اپنے گھروں سے نکال دیئے گئے صرف اتنی بات پر کہ وہ کہتے تھے کہ ہمارا رب اللہ ہے۔اور اگر اللہ بعض لوگوں کو بعض کے ذریعہ سے دفع نہ کرتا رہتا، تو عیسائیوں کی خانقاہیں اور گرجے اور یہود کے عبادت خانے اور مسلمانوں کی مسجدیں، جن میں بکثرت اللہ کا ذکر ہوتا ہے۔سب گرادی جاتیں۔جو کوئی اللہ کے دین کی مدد کرے گا اللہ ضرور اس کی مدد کرے گا۔بیشک وہ طاقت والا اور غالب آنے والا ہے۔(40)

اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ ۭ وَلِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ﴿41﴾

یہ وہ لوگ ہیں کہ اگر ہم انہیں زمین میں اقتدار عطا کریں تو وہ نماز قائم کریں گے، زکوٰۃ دیں گے، نیکی کا حکم دیں گے اور برائی سے روکیں گے اور تمام کاموں کا انجام اللہ ہی کے اختیار میں ہے۔(41)

بندۂ مومن کے لیے یہ فرائض ہر حال میں ضروری ہیں۔ان سے یہ ہی نہ سمجھ لیا جائے کہ جب کسی کو حکومت ملے گی تو پھر وہ یہ کام کرے گا۔اللہ تعالی کی ذات جو احکام دیتی ہے تو وہ ساز گار حالات پر منحصر ہوتے ہیں۔اور آج کے دور میں انسانی حقوق میں بہت بہتری آچکی ہے۔یہ فرائض ہم بہت سی غیر مسلم حکومتوں میں بھی انجام دے سکتے ہیں۔یا اپنے ہی ملک میں اگر ہم بطور رعایا کے رہتے ہیں تو بجائے ان احکام کی پابندی کے، ہم یہ طے کر بیٹھیں کہ جب اللہ ہمیں حکومت یعنی اقتدار عطا کرے گا تو پھر ہی ہم یہ والے کام کریں گے۔دیکھنا یہ ہے کہ جہاں بھی ان احکام کی بجا آوری میں کسی قسم کی کوئی بڑی رکاوٹ نہ ہو، ان احکام کی پابندی ضروری ہے۔

وَاِنْ يُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّعَادٌ وَّثَمُوْدُ ﴿42﴾

اگر لوگ آپؐ کو جھٹلاتے ہیں تو (یہ کوئی نئی بات نہیں ہے) ان سے پہلے (کئی قومیں اپنے نبیوں کو جھٹلا چکی ہیں جیسے) قوم نوحؑ، عاد وثمود۔(42)

وَقَوْمُ اِبْرٰهِيْمَ وَقَوْمُ لُوْطٍ ﴿43﴾

اور قوم ابراہیمؑ اور قوم لوطؑ نے بھی انبیاء کو جھٹلایا۔(43)

وَّاَصْحٰبُ مَدْيَنَ ۚ وَكُذِّبَ مُوْسٰى فَاَمْلَيْتُ لِلْكٰفِرِيْنَ ثُمَّ اَخَذْتُهُمْ ۚ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ﴿44﴾

اور اہل مدین نے بھی۔اور موسیٰؑ کو بھی جھٹلایا گیا۔سو پہلے میں نے کافروں کو کچھ مہلت دی۔اور پھر انہیں پکڑ لیا۔تو دیکھو میرا عذاب کیسا تھا؟(44)

فَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا وَهِىَ ظَالِمَةٌ فَهِىَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا وَبِئْرٍ مُّعَطَّلَةٍ وَّقَصْرٍ مَّشِيْدٍ ﴿45﴾

غرض کتنی ہی بستیاں ہیں جنہیں ہم نے تباہ وبرباد کر دیا۔کیونکہ وہ ظالم تھیں چنانچہ وہ اپنی چھتوں پر گری پڑی ہیں۔اور کتنے کنویں ہیں جو بیکار

پڑے ہیں۔اور کتنے مضبوط محل ہیں (جوکھنڈر بن گئے ہیں)۔(45)

اَفَلَمْ یَسِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ فَتَكُوْنَ لَهُمْ قُلُوْبٌ یَّعْقِلُوْنَ بِهَاۤ اَوْ اٰذَانٌ یَّسْمَعُوْنَ بِهَا ۚ فَاِنَّهَا لَا تَعْمَى الْاَبْصَارُ وَ لٰكِنْ تَعْمَى الْقُلُوْبُ الَّتِیْ فِی الصُّدُوْرِ ﴿۴۶﴾

کیا یہ لوگ زمین میں چلے پھرے نہیں ہیں تاکہ یہ منظر دیکھ کر ان کے دل ایسے ہوجاتے کہ جن سے وہ حق کو سمجھ سکتے اور کان ایسے ہوجاتے جن سے آواز حق سن سکتے۔مگر حقیقت یہ ہے کہ آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں۔وہ دل اندھے ہوجاتے ہیں جو سینوں میں ہیں۔(46)

وَ یَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ وَ لَنْ یُّخْلِفَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ ؕ وَ اِنَّ یَوْمًا عِنْدَ رَبِّكَ كَاَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ ﴿۴۷﴾

یہ لوگ آپؐ سے عذاب کے مطالبہ میں جلدی کررہے ہیں اور اللہ کبھی اپنے وعدہ کی خلاف ورزی نہیں کرے گا۔اور آپؐ کے پروردگار کے نزدیک ایک دن تم لوگوں کے شمار کئے ہوئے ایک ہزار سال کے برابر ہے۔(47)

ہمارے حساب شمار کے دن، مہینے اور سال نظام شمسی کی مرہون منت ہیں۔مگر اللہ کی ذات زمان ومکان کی حدود سے ماورا ہے۔اور اس آیت میں اللہ تعالی نے یہ بتایا ہے کہ اس کے نزدیک ایک دن ہمارے حساب شمار کے ایک ہزار سال کے برابر ہے۔یعنی اس کا حکم اور امر ہمارے ایک دن سے ہزار گنا زیادہ تیز ہے۔اس لیے وہ جس عذاب کا جلدی مطالبہ کررہے ہیں تو بےفکر رہیں اللہ کا نظام ان کی سوچ سے زیادہ تیز ہے۔

وَ كَاَیِّنْ مِّنْ قَرْیَةٍ اَمْلَیْتُ لَهَا وَ هِیَ ظَالِمَةٌ ثُمَّ اَخَذْتُهَا ۚ وَ اِلَیَّ الْمَصِیْرُ ﴿۴۸﴾

اور کتنی ہی ایسی بستیاں ہیں جن کو میں نے مہلت دی۔حالانکہ وہ ظالم تھیں۔پھر میں نے انہیں پکڑ لیا اور آخر کار میری طرف لوٹ کر آنا ہے۔(48)

قُلْ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّمَاۤ اَنَا لَكُمْ نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿۴۹﴾ۚ

آپؐ کہہ دیجئے! اے لوگو! میں تو صرف تمہیں ایک کھلا ہوا آگاہ کرنے والا ہوں۔(49)

فَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ رِزْقٌ كَرِیْمٌ ﴿۵۰﴾

پس جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کئے، ان کیلئے گناہوں کی بخشش بھی ہے اور عزت کی روزی بھی۔(50)

وَ الَّذِیْنَ سَعَوْا فِیْۤ اٰیٰتِنَا مُعٰجِزِیْنَ اُولٰٓىِٕكَ اَصْحٰبُ الْجَحِیْمِ ﴿۵۱﴾

اور جو لوگ ہماری آیتوں کے بارے میں ہمیں عاجز کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔وہی لوگ دوزخی ہیں۔(51)

وَ مَاۤ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ وَّ لَا نَبِیٍّ اِلَّاۤ اِذَا تَمَنّٰۤى اَلْقَى الشَّیْطٰنُ فِیْۤ اُمْنِیَّتِهٖ ۚ فَیَنْسَخُ اللّٰهُ مَا یُلْقِی الشَّیْطٰنُ ثُمَّ یُحْكِمُ اللّٰهُ اٰیٰتِهٖ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِیْمٌ حَكِیْمٌ ﴿۵۲﴾ۙ

اور ہم نے آپؐ سے پہلے کوئی رسول نہیں بھیجا اور نہ کوئی نبی مگر (سب کے ساتھ یہ واقعہ گزرا کہ) جب اس (رسول یا نبی) نے لوگوں پر کلامِ الٰہی پڑھا تو شیطان نے اس نبی کے پڑھے ہوئے یعنی تلاوت شدہ کلام میں اپنی طرف سے باطل شبہات اور فاسد خیالات کو ملا دیا۔پس شیطان جو اللہ کے کلام میں اپنی طرف سے ملاتا ہے اللہ انہیں زائل فرما دیتا ہے۔پھر اللہ اپنی آیتوں کو نہایت مضبوط کردیتا ہے، اور اللہ خوب جاننے والا بڑی حکمت والا ہے۔(52)

لِّيَجْعَلَ مَا يُلْقِي الشَّيْطٰنُ فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّ الْقَاسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ ؕ وَ اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَفِيْ شِقَاقٍۢ بَعِيْدٍۙ ﴿۵۳﴾

(یہ سب اس لئے ہے) تاکہ اللہ شیطانوں کی خلل اندازی کو ان لوگوں کیلئے آزمائش کا ذریعہ بنائے جن کے دلوں میں بیماری ہے اور جن کے دل سخت ہیں۔ بے شک ظالم لوگ بڑی گہری مخالفت میں پڑے ہوئے ہیں۔(53)

ان دو آیات سے ایک بہت بڑی حقیقت آشکار کی گئی ہے کہ اللہ تعالی جو وحی اور احکام اپنے انبیاء کو دیتے ہیں۔ پھر شیطان ان میں اپنے پاس سے کچھ داخل کر دیتے ہیں۔ جیسا کہ اس وقت ہمارے ساتھ ہوا ہے۔ کہ اللہ تعالی نے قرآن میں احکام عطا کئے ہیں تا کہ ان پر عمل کر کے دنیا اور آخرت کے لیے اچھا اجر حاصل کیا جا سکے، مگر ہم جس چیز سے برسرِ پیکار ہیں وہ یہ ہے کہ ہمیں اچھی طرح سے سمجھا دیا گیا ہے کہ قرآن کے صرف الفاظ پڑھنے سے ثواب حاصل ہوتا ہے۔ اور احکام اور ان کی تفاصیل قرآن سے ہٹ کر دیگر کتب میں ملے گی۔ جن میں سے بہت کچھ قرآن کے ساتھ بالواسطہ ٹکراؤ کی حالت میں ہے۔

اس کے علاوہ بھی بہت سے لوگ اس کام پر لگ گئے ہیں کہ وہ لوگوں کے استحصال کے لیے اعمال قرآنی کے نام پر اپنا کاروبار چمکا رہے ہیں۔ اور ایسے ایسے وظائف گھڑ لیے گئے ہیں تا کہ لوگ اپنے مسائل کے حل کے لیے ان کا ورد کرتے رہیں۔ یعنی یہ پڑھ لو تو یہ ہو جائے گا۔ اور یہ پڑھ لو تو یہ مسئلہ حل ہو جائے گا۔ اور اس کو منسوب کر دیا کہ اللہ اور اس کے رسول نے ایسا ہی حکم دیا ہے۔ اسی لیے دوسری آیت میں اللہ تعالی نے بیان کر دیا کہ ایسے نظریات کو اللہ تعالی نے غلط لوگوں کے لیے آزمائش بنا دیا۔

وَّ لِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَيُؤْمِنُوْا بِهٖ فَتُخْبِتَ لَهٗ قُلُوْبُهُمْ ؕ وَ اِنَّ اللّٰهَ لَهَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۵۴﴾

اور اس میں یہ مصلحت بھی ہے کہ وہ لوگ جنہیں علم عطا کیا گیا ہے۔ جان لیں کہ یہ وحی آپؐ کے پروردگار کی طرف سے برحق ہے۔ تا کہ وہ اس پر ایمان لائیں اور ان کے دلوں میں اس کیلئے عجز و نیاز پیدا ہو جائے۔ بے شک اللہ تعالی ایمان لانے والوں کو سیدھے راستہ تک پہنچانے والا ہے۔(54)

وَلَا يَزَالُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْهُ حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً اَوْ يَاْتِيَهُمْ عَذَابُ يَوْمٍ عَقِيْمٍ ﴿۵۵﴾

اور جو کافر ہیں وہ تو ہمیشہ اس کی طرف سے شک میں پڑے رہیں گے یہاں تک کہ اچانک قیامت ان پر آ جائے۔ یا پھر منحوس دن کا عذاب ان پر آ جائے۔(55)

اَلْمُلْكُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ ؕ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ ؕ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿۵۶﴾

اس دن بادشاہی صرف اللہ ہی کی ہوگی۔ لہٰذا وہی لوگوں کے درمیان فیصلہ کرے گا۔ پس جو ایمان لائے اور نیک عمل کریں، وہ نعمتوں والے باغات میں ہوں گے۔(56)

وَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا فَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۵۷﴾

اور جنہوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا ان کیلئے رسوا کن عذاب ہے۔(57)

وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ قُتِلُوْٓا اَوْ مَاتُوْا لَيَرْزُقَنَّهُمُ اللّٰهُ رِزْقًا حَسَنًا ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۝٥٨

اور جن لوگوں نے اللہ کی راہ میں ہجرت کی پھر قتل کر دیئے گئے۔ یا اپنی موت مر گئے (دونوں صورتوں میں) اللہ ضرور انہیں اچھی روزی عطا فرمائے گا۔ کیونکہ وہ بہترین روزی عطا کرنے والا ہے۔(58)

لَيُدْخِلَنَّهُمْ مُّدْخَلًا يَّرْضَوْنَهٗ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَعَلِيْمٌ حَلِيْمٌ ۝٥٩

اور وہ ضرور انہیں ایسی جگہ داخل کرے گا جسے وہ پسند کریں گے۔ بے شک وہ بڑا جاننے والا، بڑا بردبار ہے۔(59)

ذٰلِكَ ۚ وَمَنْ عَاقَبَ بِمِثْلِ مَا عُوْقِبَ بِهٖ ثُمَّ بُغِيَ عَلَيْهِ لَيَنْصُرَنَّهُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ ۝٦٠

یہ بات تو ہو چکی۔ اور جو شخص ویسا ہی انتقام لے جیسی اسے تکلیف پہنچی ہے پھر اس پر زیادتی کی جائے تو اللہ ضرور اس کی مدد کرے گا۔ بے شک اللہ بڑا معاف کرنے والا، بڑا بخشنے والا ہے۔(60)

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ۝٦١

یہ اس لئے ہے کہ اللہ رات کو دن میں اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے۔ اور بے شک اللہ بڑا سننے والا، بڑا دیکھنے والا ہے۔(61)

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ هُوَ الْبَاطِلُ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ ۝٦٢

اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ ہی حق ہے اور اس کے علاوہ جسے وہ پکارتے ہیں وہ باطل ہے۔ اور بے شک اللہ ہی بلند مرتبہ، بزرگ ہے۔(62)

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَتُصْبِحُ الْاَرْضُ مُخْضَرَّةً ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ ۝٦٣ۚ

کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ آسمان سے پانی برساتا ہے تو خشک زمین سرسبز و شاداب ہو جاتی ہے۔ بے شک اللہ بڑا لطف و کرم کرنے والا اور بڑا خبر رکھنے والا ہے۔(63)

لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ۝٦٤

جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب اسی کا ہے اور بے شک اللہ سب سے بے نیاز اور ہر تعریف کا حقدار ہے۔(64)

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ وَالْفُلْكَ تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ ؕ وَيُمْسِكُ السَّمَآءَ اَنْ تَقَعَ عَلَى الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝٦٥

کیا تم نہیں دیکھتے کہ جو کچھ زمین میں ہے۔ اللہ نے وہ سب کچھ تمہارے لئے مسخر کر دیا ہے اور کشتی کو بھی جو سمندر میں اس کے حکم سے چلتی ہے۔ اور وہی آسمان کو روکے ہوئے ہے کہ اس کے حکم کے بغیر زمین پر نہ گر پڑے۔ بے شک اللہ لوگوں پر بڑا شفقت والا، بڑا رحم کرنے والا ہے۔(65)

وَهُوَ الَّذِيْٓ اَحْيَاكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ؕ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَكَفُوْرٌ ۝٦٦

وہ ذات وہی ہے جس نے تمہیں زندگی عطا کی ہے پھر وہی تمہیں موت دے گا اور پھر دوبارہ زندہ کرے گا۔ بے شک انسان بڑا ناشکرا ہے۔(66)

لِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا هُمْ نَاسِكُوْهُ فَلَا يُنَازِعُنَّكَ فِي الْاَمْرِ وَادْعُ اِلٰى رَبِّكَ ؕ اِنَّكَ لَعَلٰى هُدًى مُّسْتَقِيْمٍ ۝٦٧

ہم نے ہر ایک اُمت کے لئے ایک شریعت مقرر کر دی ہے جس پر وہ چلتے ہیں تو یہ لوگ تم سے اس امر میں جھگڑا نہ کریں اور تم لوگوں کو اپنے پروردگار کی طرف بلاتے رہو۔ بے شک تم سیدھے رستے پر ہو۔(67)

وَ اِنْ جٰدَلُوْكَ فَقُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝۶۸

اور اگر وہ لوگ (خواہ مخواہ) آپؐ سے بحث کریں تو آپؐ کہہ دیجئے! کہ اللہ بہتر جانتا ہے جو کچھ تم کر رہے ہو۔(68)

اَللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ۝۶۹

قیامت کے دن اللہ تمہارے درمیان ان باتوں کے بارے میں فیصلہ کر دے گا جن میں تم باہم اختلاف کرتے ہو۔(69)

اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ فِيْ كِتٰبٍ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ۝۷۰

کیا تم نہیں جانتے کہ اللہ وہ سب کچھ جانتا ہے جو آسمان اور زمین میں ہے۔ بے شک یہ سب کچھ ایک کتاب میں درج ہے۔ اور یہ بات اللہ کے لیے آسان ہے۔(70)

وَ يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَّ مَا لَيْسَ لَهُمْ بِهٖ عِلْمٌ ؕ وَ مَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ نَّصِيْرٍ ۝۷۱

اور یہ لوگ اللہ کو چھوڑ کر اور شخصیات یا بتوں کی عبادت کرتے ہیں جن کیلئے نہ تو اللہ نے کوئی دلیل نازل کی ہے اور نہ ہی انہیں ان کے بارے میں کوئی علم ہے۔ اور ان ظالموں کیلئے کوئی مددگار نہیں ہے۔(71)

وَ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ تَعْرِفُ فِيْ وُجُوْهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الْمُنْكَرَ ؕ يَكَادُوْنَ يَسْطُوْنَ بِالَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا ؕ قُلْ اَفَاُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكُمْ ؕ اَلنَّارُ ؕ وَعَدَهَا اللّٰهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ وَ بِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝۷۲

اور جب ان کے سامنے ہماری واضح آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو تم کافروں کے چہروں پر ناگواری کے آثار واضح محسوس کرتے ہو۔ قریب ہے وہ ان پر حملہ کر دیں جو ان کے سامنے ہماری آیتیں پڑھ کر سناتے ہیں۔ ان سے کہیے! کیا میں تمہیں بتاؤں کہ اس سے بڑھ کر ناگوار چیز کیا ہے؟ وہ دوزخ کی آگ ہے۔ جس کا اللہ نے کافروں سے وعدہ کر رکھا ہے۔ اور وہ بڑا برا ٹھکانہ ہے۔(72)

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَنْ يَّخْلُقُوْا ذُبَابًا وَّ لَوِ اجْتَمَعُوْا لَهٗ ؕ وَ اِنْ يَّسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَيْـًٔا لَّا يَسْتَنْقِذُوْهُ مِنْهُ ؕ ضَعُفَ الطَّالِبُ وَ الْمَطْلُوْبُ ۝۷۳

اے لوگو! ایک مثال دی جاتی ہے اسے غور سے سنو۔ اللہ کو چھوڑ کر تم جن معبودوں کو پکارتے ہو وہ ایک مکھی بھی پیدا نہیں کر سکتے۔ اگرچہ وہ سب کے سب اس کام کے لئے اکٹھے ہو جائیں۔ اور اگر ایک مکھی ان سے کوئی چیز چھین کر لے جائے، تو وہ اسے بھی چھڑا نہیں سکتے۔ طالب و مطلوب دونوں ہی کمزور و ناتواں ہیں۔(73)

مَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ ۝۷۴

ان لوگوں نے اللہ کی اس طرح قدر نہیں کی جس طرح قدر کرنی چاہیے۔ بے شک اللہ بڑا طاقتور ہے اور سب پر غالب ہے۔(74)

اَللّٰهُ يَصْطَفِيْ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا وَّ مِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ۝۷۵ ج

اللہ فرشتوں میں سے بھی اور انسانوں میں سے بھی اپنا پیغام پہنچانے والوں کو منتخب فرما لیتا ہے۔ بیشک اللہ خوب سننے والا خوب دیکھنے والا ہے۔(75)

يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۭ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝

وہ ان چیزوں کو خوب جانتا ہے جو ان کے آگے ہیں اور جو ان کے پیچھے ہیں، اور تمام کام اسی کی طرف لوٹائے جاتے ہیں،(76)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ارْكَعُوْا وَاسْجُدُوْا وَاعْبُدُوْا رَبَّكُمْ وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝

اے ایمان والو! رکوع کرو اور سجدہ کرو۔ اور اپنے پروردگار کی عبادت کرو۔ اور نیک کام کرو۔ تاکہ تم فلاح پاؤ۔(77)

وَجَاهِدُوْا فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ ۭ هُوَ اجْتَبٰىكُمْ وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ ۭ مِلَّةَ اَبِيْكُمْ اِبْرٰهِيْمَ ۭ هُوَ سَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ ڏ مِنْ قَبْلُ وَفِيْ هٰذَا لِيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ شَهِيْدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُوْنُوْا شُهَدَاۗءَ عَلَي النَّاسِ ښ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاعْتَصِمُوْا بِاللّٰهِ ۭ هُوَ مَوْلٰىكُمْ ۚ فَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ۝

اور اللہ کی راہ میں جہاد کرو۔ جیسا کہ جہاد کرنے کا حق ہے اس نے تمہیں منتخب کیا ہے۔ اور دین کے معاملہ میں اس نے تمہارے لئے کوئی تنگی روا نہیں رکھی۔ اپنے باپ (مورث اعلیٰ) ابراہیمؑ کی ملت کی پیروی کرو۔ اسی اللہ نے اس سے پہلے بھی تمہارا نام مسلمان رکھا۔ اور اس (قرآن) میں بھی۔ تاکہ پیغمبر تم پر گواہ ہوں۔ اور تم لوگوں پر گواہ ہو (کہ اللہ کا پیغام پہنچا دیا گیا ہے۔) پس تم نماز قائم کرو۔ اور زکوٰۃ ادا کرو۔ اور اللہ سے وابستہ ہو جاؤ۔ وہی تمہارا مولا ہے۔ سو کیسا اچھا مولا ہے اور کیسا اچھا مددگار ہے۔(78)

یہ گواہی اللہ کا پیغام انسانوں تک پہنچانے کی ہے۔ کسی کے اعمال کی گواہی نہیں ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھئے سورہ بقرہ آیت 143۔

اہم مضامین سورہ المومنون

مضمون	صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر
ایمان والوں کے اوصاف۔	510	شیاطین سے پناہ کی دعا۔	518
انسان کی تخلیق کے مراحل۔	510	عالم برزخ۔	519
اللہ کی پیدا کردہ نشانیاں۔	511	صور کا پھونکا جانا۔	519
نوحؑ کا ذکر۔	511	نجات کی واحد صورت اعمال کے وزن پر۔	519
کشتی کی تیاری کا حکم۔	512	جہنمیوں کی چیخ وپکار۔	519
موسیٰؑ اور ہارونؑ کا ذکر۔	514	زمین پر قیام کا عرصہ۔	520
مریمؑ اور عیسیٰؑ کا ذکر۔	514	اللہ کے ساتھ کسی اور کو پکارنے کی ممانعت۔	520
ایمان والوں کے اوصاف۔	515	دعا کی تلقین۔	520
اللہ کی پیدا کردہ نشانیاں۔	517		
مرنے کے بعد جی اٹھنے کا ذکر۔	517		
مشرکین سے سوالات۔	517		
اللہ کے ہاں اولاد نہیں۔	518		

23۔ سورہ المومنون

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

میں شروع کرتا ہوں اللہ کے نام کے ساتھ جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے۔

قَدۡ اَفۡلَحَ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ ۙ﴿۱﴾ الَّذِیۡنَ ہُمۡ فِیۡ صَلَاتِہِمۡ خٰشِعُوۡنَ ۙ﴿۲﴾ وَ الَّذِیۡنَ ہُمۡ عَنِ اللَّغۡوِ مُعۡرِضُوۡنَ ﴿۳﴾

یقیناً وہ اہل ایمان فلاح پا گئے۔(1) جو اپنی نمازوں میں خشوع وخضوع کرتے ہیں۔(2) اور جو بیہودہ باتوں سے منہ موڑتے ہیں۔(3)

وَ الَّذِیۡنَ ہُمۡ لِلزَّکٰوۃِ فٰعِلُوۡنَ ۙ﴿۴﴾ وَ الَّذِیۡنَ ہُمۡ لِفُرُوۡجِہِمۡ حٰفِظُوۡنَ ۙ﴿۵﴾

اور جو زکوٰۃ ادا کرتے ہیں۔(4) اور جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں۔(5)

اِلَّا عَلٰۤی اَزۡوَاجِہِمۡ اَوۡ مَا مَلَکَتۡ اَیۡمَانُہُمۡ فَاِنَّہُمۡ غَیۡرُ مَلُوۡمِیۡنَ ۚ﴿۶﴾

سوائے اپنی بیویوں کے اوران کنیزوں کے جو ان کی ملکیت ہیں کہ اس صورت میں وہ قابل ملامت نہیں ہیں۔(6)

نوٹ: لونڈیوں کے بارے میں سورہ النساء آیت نمبر 3 میں تفصیل کے ساتھ لکھا جا چکا۔

فَمَنِ ابۡتَغٰی وَرَآءَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡعٰدُوۡنَ ۚ﴿۷﴾

اور جو اس (دوطرح) کے علاوہ کوئی خواہش کرے۔ تو ایسے ہی لوگ حد سے تجاوز کرنے والے ہیں۔(7)

وَ الَّذِیۡنَ ہُمۡ لِاَمٰنٰتِہِمۡ وَ عَہۡدِہِمۡ رٰعُوۡنَ ۙ﴿۸﴾ وَ الَّذِیۡنَ ہُمۡ عَلٰی صَلَوٰتِہِمۡ یُحَافِظُوۡنَ ۘ﴿۹﴾

اور جو اپنی امانتوں اور اپنے عہد و پیمان کا لحاظ رکھتے ہیں۔(8) اور جو اپنی نمازوں کی پوری حفاظت کرتے ہیں۔(9)

اُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡوٰرِثُوۡنَ ﴿ۙ۱۰﴾ الَّذِیۡنَ یَرِثُوۡنَ الۡفِرۡدَوۡسَ ؕ ہُمۡ فِیۡہَا خٰلِدُوۡنَ ﴿۱۱﴾

یہی لوگ وارث ہیں۔(10) جو جنت کے وارث ہوں گے۔ اور وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔(11)

وَ لَقَدۡ خَلَقۡنَا الۡاِنۡسَانَ مِنۡ سُلٰلَۃٍ مِّنۡ طِیۡنٍ ۚ﴿۱۲﴾

یقیناً ہم نے انسان کو مٹی کے خلاصہ سے پیدا کیا۔(12)

ثُمَّ جَعَلۡنٰهُ نُطۡفَةً فِیۡ قَرَارٍ مَّكِیۡنٍ ۪﴿۱۳﴾

پھر ہم نے اسے نطفہ کی صورت میں ایک محفوظ مقام (رحم) میں رکھا۔(13)

ثُمَّ خَلَقۡنَا النُّطۡفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقۡنَا الۡعَلَقَةَ مُضۡغَةً فَخَلَقۡنَا الۡمُضۡغَةَ عِظٰمًا فَكَسَوۡنَا الۡعِظٰمَ لَحۡمًا ٭ ثُمَّ اَنۡشَاۡنٰهُ خَلۡقًا اٰخَرَ ؕ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحۡسَنُ الۡخٰلِقِیۡنَ ﴿ؕ۱۴﴾

پھر ہم نے نطفہ کو منجمد خون بنایا۔اور پھر ہم نے اس منجمد خون کو گوشت کا لوتھڑا بنایا۔پھر اس لوتھڑے سے ہڈیاں پیدا کیں پھر ان ہڈیوں پر گوشت چڑھایا۔پھر ہم نے (اس میں روح ڈال کر) ایک دوسری مخلوق بنا دیا۔پس بڑا بابرکت ہے وہ اللہ جو بہترین خالق ہے۔(14)

ثُمَّ اِنَّكُمۡ بَعۡدَ ذٰلِكَ لَمَیِّتُوۡنَ ﴿ؕ۱۵﴾ ثُمَّ اِنَّكُمۡ یَوۡمَ الۡقِیٰمَةِ تُبۡعَثُوۡنَ ﴿۱۶﴾

پھر تم اس کے بعد ضرور مرنے والے ہو۔(15) پھر اس کے بعد تم قیامت کے دن اٹھائے جاؤ گے۔(16)

وَ لَقَدۡ خَلَقۡنَا فَوۡقَكُمۡ سَبۡعَ طَرَآئِقَ ٭ۖ وَ مَا كُنَّا عَنِ الۡخَلۡقِ غٰفِلِیۡنَ ﴿۱۷﴾

اور یقیناً ہم نے تمہارے اوپر سات آسمان پیدا کئے ہیں۔اور ہم اپنی مخلوق سے غافل نہیں ہیں۔(17)

وَ اَنۡزَلۡنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءًۢ بِقَدَرٍ فَاَسۡكَنّٰهُ فِی الۡاَرۡضِ ٭ۖ وَ اِنَّا عَلٰی ذَهَابٍۭ بِهٖ لَقٰدِرُوۡنَ ﴿ۚ۱۸﴾

اور ہم نے ایک خاص اندازہ کے ساتھ آسمان سے پانی برسایا۔اور اسے زمین میں ٹھہرایا اور یقیناً ہم اسے واپس لے جانے پر بھی قادر ہیں۔(18)

فَاَنۡشَاۡنَا لَكُمۡ بِهٖ جَنّٰتٍ مِّنۡ نَّخِیۡلٍ وَّ اَعۡنَابٍ ۘ لَكُمۡ فِیۡهَا فَوَاكِهُ كَثِیۡرَةٌ وَّ مِنۡهَا تَاۡكُلُوۡنَ ﴿ۙ۱۹﴾

پھر ہم نے اس کے ذریعہ سے تمہارے لئے کھجوروں اور انگوروں کے باغات اگائے۔ان باغوں میں تمہارے لئے بہت سے پھل ہیں اور ان میں سے تم کھاتے بھی ہو۔(19)

وَ شَجَرَةً تَخۡرُجُ مِنۡ طُوۡرِ سَیۡنَآءَ تَنۡۢبُتُ بِالدُّهۡنِ وَ صِبۡغٍ لِّلۡاٰكِلِیۡنَ ﴿۲۰﴾

اور ہم نے ایک درخت ایسا بھی پیدا کیا جو طور سینا سے نکلتا ہے (زیتون کا درخت) جو کھانے والوں کیلئے تیل اور سالن لے کر اگتا ہے۔(20)

وَ اِنَّ لَكُمۡ فِی الۡاَنۡعَامِ لَعِبۡرَةً ؕ نُسۡقِیۡكُمۡ مِّمَّا فِیۡ بُطُوۡنِهَا وَ لَكُمۡ فِیۡهَا مَنَافِعُ كَثِیۡرَةٌ وَّ مِنۡهَا تَاۡكُلُوۡنَ ﴿ۙ۲۱﴾

اور تمہارے لئے چوپایوں میں بڑا سامانِ عبرت ہے۔ہم تمہیں اس سے دودھ پلاتے ہیں جو ان کے پیٹ میں ہے اور تمہارے لئے ان میں اور بہت سے فائدے ہیں۔اور انہی کے گوشت سے تم کھاتے بھی ہو۔(21)

وَ عَلَیۡهَا وَ عَلَی الۡفُلۡكِ تُحۡمَلُوۡنَ ﴿۲۲﴾

اور ان پر اور کشتیوں پر تمہیں سوار کیا جاتا ہے۔(22)

وَ لَقَدۡ اَرۡسَلۡنَا نُوۡحًا اِلٰی قَوۡمِهٖ فَقَالَ یٰقَوۡمِ اعۡبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمۡ مِّنۡ اِلٰهٍ غَیۡرُهٗ ؕ اَفَلَا تَتَّقُوۡنَ ﴿۲۳﴾

اور بے شک ہم نے نوحؑ کو ان کی قوم کی طرف ہدایت کیلئے بھیجا۔تو آپؑ نے کہا اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو۔اس کے سوا کوئی معبود

نہیں ہے۔کیا تم اس سے ڈرتے نہیں ہو؟(23)

فَقَالَ الْمَلَؤُا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ مَا هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۙ يُرِيْدُ اَنْ يَّتَفَضَّلَ عَلَيْكُمْ ؕ وَ لَوْ شَآءَ
اللّٰهُ لَاَنْزَلَ مَلٰٓئِكَةً ۖۚ مَّا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِيْٓ اٰبَآئِنَا الْاَوَّلِيْنَ ۚ﴿۲۴﴾

تو ان کی قوم کے کافر سرداروں نے کہا کہ یہ (نوحؑ) نہیں ہے مگر تم ہی جیسا ایک بشر ہے۔ جو تم پر بڑائی حاصل کرنا چاہتا ہے۔اور اگر اللہ چاہتا تو وہ ضرور فرشتوں کو بھیجتا۔ہم نے تو یہ بات اپنے پہلے آباؤ اجداد سے نہیں سنی۔(24)

اِنْ هُوَ اِلَّا رَجُلٌۢ بِهٖ جِنَّةٌ فَتَرَبَّصُوْا بِهٖ حَتّٰى حِيْنٍ ﴿۲۵﴾

بس یہ ایک آدمی ہے۔ جسے کچھ جنون ہو گیا ہے۔پس تم اس کے بارے میں کچھ مدت تک انتظار کرو۔(25)

قَالَ رَبِّ انْصُرْنِيْ بِمَا كَذَّبُوْنِ ﴿۲۶﴾

نوحؑ نے کہا! اے میرے پروردگار! تو میری مدد کر کیونکہ انہوں نے مجھے جھٹلایا ہے۔(26)

فَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِ اَنِ اصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْيُنِنَا وَ وَحْيِنَا فَاِذَا جَآءَ اَمْرُنَا وَ فَارَ التَّنُّوْرُ ۙ فَاسْلُكْ فِيْهَا مِنْ كُلٍّ
زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ وَ اَهْلَكَ اِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ مِنْهُمْ ۚ وَلَا تُخَاطِبْنِيْ فِي الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۚ اِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ ﴿۲۷﴾

سو ہم نے ان کی طرف وحی بھیجی کہ تم ہماری نگرانی اور ہماری وحی کے مطابق کشتی بناؤ۔پس جب ہمارا عذاب آ جائے۔اور تنور سے پانی ابلنے لگے تو ہر قسم کے نر اور مادہ (جانوروں) میں سے جوڑا جوڑا اس میں داخل کر لو۔اور اپنے گھر والوں کو بھی، سوائے ان کے جن کے خلاف پہلے سے فیصلہ ہو چکا ہے۔اور ظالموں کے بارے میں مجھ سے کوئی بات نہ کرنا۔کیونکہ یہ اب یقیناً غرق ہونے والے ہیں۔(27)

فَاِذَا اسْتَوَيْتَ اَنْتَ وَ مَنْ مَّعَكَ عَلَى الْفُلْكِ فَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ نَجّٰنَا مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۲۸﴾

اور جب تم اور تمہارے ساتھی کشتی پر سوار ہو جائیں تو کہنا۔الحمدللہ۔سب تعریفیں اس اللہ کیلئے ہیں۔جس نے ہمیں ظالم قوم سے نجات دی ہے۔(28)

وَ قُلْ رَّبِّ اَنْزِلْنِيْ مُنْزَلًا مُّبٰرَكًا وَّ اَنْتَ خَيْرُ الْمُنْزِلِيْنَ ﴿۲۹﴾

اور دعا مانگنا! اے میرے پروردگار! مجھے بابرکت طریقے سے اتار۔تو سب سے بہتر اتارنے والا ہے۔(29)

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ وَّ اِنْ كُنَّا لَمُبْتَلِيْنَ ﴿۳۰﴾ ثُمَّ اَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ قَرْنًا اٰخَرِيْنَ ۚ﴿۳۱﴾

بے شک اس واقعہ میں بڑی نشانیاں ہیں۔اور ہم لوگوں کی آزمائش کیا کرتے ہیں۔(30) پھر ہم نے ان کے بعد ایک اور نسل پیدا کی۔(31)

فَاَرْسَلْنَا فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۳۲﴾

پھر ہم نے انہی میں سے ایک پیغمبر بھیجا (جس نے ان سے کہا) اللہ کی عبادت کرو۔اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں ہے۔کیا تم اس سے ڈرتے نہیں ہو؟(32)

وَ قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ كَذَّبُوْا بِلِقَآءِ الْاٰخِرَةِ وَ اَتْرَفْنٰهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ مَا هٰذَآ

اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۙ يَاْكُلُ مِمَّا تَاْكُلُوْنَ مِنْهُ وَ يَشْرَبُ مِمَّا تَشْرَبُوْنَ ﴿۳۳﴾

اوراس کی قوم کے وہ سردار جو کافر تھے اور آخرت کی حاضری کو جھٹلاتے تھے اور جنہیں ہم نے دنیاوی زندگی میں خوشحالی دے رکھی تھی۔ وہ کہنے لگے کہ یہ نہیں ہے مگر تمہارے ہی جیسا ایک بشر ہے۔ یہ وہی کھاتا ہے جو تم کھاتے ہو۔ اور وہی پیتا ہے جو تم پیتے ہو۔(33)

وَ لَئِنْ اَطَعْتُمْ بَشَرًا مِّثْلَكُمْ اِنَّكُمْ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ﴿۳۴﴾

اور اگر تم نے اپنے ہی جیسے ایک بشر کی اطاعت کر لی تو تم خسارے میں رہو گے۔(34)

اَيَعِدُكُمْ اَنَّكُمْ اِذَا مِتُّمْ وَ كُنْتُمْ تُرَابًا وَّ عِظَامًا اَنَّكُمْ مُّخْرَجُوْنَ ﴿۳۵﴾

کیا وہ تم سے وعدہ کرتا ہے کہ جب تم مر جاؤ گے اور مٹی اور ہڈیاں ہو جاؤ گے تو پھر تم قبروں سے نکالے جاؤ گے؟(35)

هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ لِمَا تُوْعَدُوْنَ ﴿۳۶﴾

بہت بعید ہے۔ بہت بعید ہے وہ بات جس کا تم سے وعدہ کیا جا رہا ہے۔(36)

اِنْ هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوْتُ وَ نَحْيَا وَ مَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِيْنَ ﴿۳۷﴾

کوئی اور زندگی نہیں سوائے اس دنیاوی زندگی کے۔ جس میں ہمیں مرنا بھی ہے اور جینا بھی۔ اور ہمیں دوبارہ نہیں اٹھایا جائے گا۔(37)

اِنْ هُوَ اِلَّا رَجُلُ ۨافْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا وَّ مَا نَحْنُ لَهٗ بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿۳۸﴾

وہ نہیں ہے مگر ایک ایسا شخص جس نے اللہ پر جھوٹا بہتان باندھا ہے۔ اور ہم تو اس کو ماننے والے نہیں ہیں۔(38)

قَالَ رَبِّ انْصُرْنِيْ بِمَا كَذَّبُوْنِ ﴿۳۹﴾

رسولؐ نے کہا! اے میرے رب! تو میری مدد کر! کیونکہ ان لوگوں نے مجھے جھٹلایا ہے۔(39)

قَالَ عَمَّا قَلِيْلٍ لَّيُصْبِحُنَّ نٰدِمِيْنَ ﴿۴۰﴾

ارشاد ہوا کہ عنقریب یہ لوگ اپنے کئے پر پشیمان ہوں گے۔(40)

فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ بِالْحَقِّ فَجَعَلْنٰهُمْ غُثَآءً ۚ فَبُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۱﴾

چنانچہ بجا طور پر انہیں ایک سخت آواز نے آ پکڑا۔ اور ہم نے انہیں خس و خاشاک بنا دیا۔ سو ہلاکت ہے ظالم قوم کیلئے۔(41)

ثُمَّ اَنْشَاْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ قُرُوْنًا اٰخَرِيْنَ ﴿۴۲﴾

پھر ہم نے ان کے بعد دوسری قومیں پیدا کیں۔(42)

مَا تَسْبِقُ مِنْ اُمَّةٍ اَجَلَهَا وَ مَا يَسْتَاْخِرُوْنَ ﴿۴۳﴾

کوئی قوم اپنے مقررہ وقت سے نہ آگے بڑھ سکتی ہے۔ اور نہ پیچھے ہٹ سکتی ہے۔(43)

ثُمَّ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا تَتْرَا ؕ كُلَّمَا جَآءَ اُمَّةً رَّسُوْلُهَا كَذَّبُوْهُ فَاَتْبَعْنَا بَعْضَهُمْ بَعْضًا وَّ جَعَلْنٰهُمْ اَحَادِيْثَ ۚ

فَبُعْدًا لِّقَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٤٤﴾

پھر ہم نے لگا تار اپنے رسول بھیجے۔ جب بھی کسی امت کے پاس اس کا رسول آیا۔ تو انہوں نے اسے جھٹلایا۔ تو ہم بھی ایک کے بعد دوسرے کو ہلاک کرتے رہے۔ اور ہم نے انہیں قصہ پارینہ اور افسانہ بنا دیا۔ پس تباہی ہو اس قوم کیلئے جو ایمان نہیں لاتے۔(44)

ثُمَّ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى وَ اَخَاهُ هٰرُوْنَ ۙ بِاٰيٰتِنَا وَ سُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿٤٥﴾

پھر ہم نے موسیٰؑ اور ان کے بھائی ہارونؑ کو اپنی نشانیوں اور کھلی ہوئی دلیل کے ساتھ بھیجا۔(45)

اِلٰى فِرْعَوْنَ وَ مَلَا۟ئِهٖ فَاسْتَكْبَرُوْا وَ كَانُوْا قَوْمًا عَالِيْنَ ﴿٤٦﴾

فرعون اور اس کے سرداروں کی طرف بھیجا۔ تو انہوں نے تکبر کیا اور وہ لوگ بڑے سرکش لوگ تھے۔(46)

فَقَالُوْۤا اَنُؤْمِنُ لِبَشَرَيْنِ مِثْلِنَا وَ قَوْمُهُمَا لَنَا عٰبِدُوْنَ ﴿٤٧﴾

چنانچہ وہ کہنے لگے کہ کیا ہم اپنے ہی جیسے دو آدمیوں پر ایمان لائیں حالانکہ ان کی قوم ہماری غلام ہے۔(47)

فَكَذَّبُوْهُمَا فَكَانُوْا مِنَ الْمُهْلَكِيْنَ ﴿٤٨﴾

پس ان لوگوں نے ان دونوں کو جھٹلایا۔ (نتیجہ یہ نکلا کہ) وہ بھی ہلاک ہونے والوں میں شامل ہو گئے۔(48)

وَ لَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ ﴿٤٩﴾

اور ہم نے موسیٰؑ کو کتاب (توراۃ) عطا کی تا کہ وہ لوگ ہدایت پائیں۔(49)

وَ جَعَلْنَا ابْنَ مَرْيَمَ وَ اُمَّهٗۤ اٰيَةً وَّ اٰوَيْنٰهُمَاۤ اِلٰى رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّ مَعِيْنٍ ﴿٥٠﴾

اور ہم نے ابن مریمؑ اور اس کی ماں کو اپنی قدرت کی نشانی بنایا۔ اور ان دونوں کو ایک بلند مقام پر پناہ دی۔ جو ٹھہرنے کے قابل بھی تھا اور جہاں چشمے جاری تھے۔(50)

يٰۤاَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ وَ اعْمَلُوْا صَالِحًا ؕ اِنِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ﴿٥١﴾

اے پیغمبرؑو! حلال و پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور نیک عمل کرو۔ بیشک تم جو کچھ کرتے ہو میں اسے خوب جانتا ہوں۔(51)

وَ اِنَّ هٰذِهٖۤ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّ اَنَا رَبُّكُمْ فَاتَّقُوْنِ ﴿٥٢﴾

اور یہ تمہاری امت، ایک ہی امت ہے اور میں تمہارا پروردگار ہوں۔ سو تم مجھ ہی سے ڈرو۔(52)

فَتَقَطَّعُوْۤا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ زُبُرًا ؕ كُلُّ حِزْبٍۭ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ ﴿٥٣﴾

مگر ان لوگوں نے اپنے دینی معاملہ کو آپس میں تقسیم کر ڈالا۔ پس ہر گروہ کے پاس جو دین ہے وہ اس پر خوش ہے۔(53)

فَذَرْهُمْ فِيْ غَمْرَتِهِمْ حَتّٰى حِيْنٍ ﴿٥٤﴾

پس آپؐ ان کو ایک خاص وقت تک اپنی غفلت و مدہوشی میں پڑا رہنے دیجئے۔(54)

اَيَحْسَبُوْنَ اَنَّمَا نُمِدُّهُمْ بِهٖ مِنْ مَّالٍ وَّ بَنِيْنَ ﴿55﴾ نُسَارِعُ لَهُمْ فِي الْخَيْرٰتِ ؕ بَلْ لَّا يَشْعُرُوْنَ ﴿56﴾

کیا یہ لوگ خیال کرتے ہیں کہ ہم جو مال واولاد (کی فراوانی) سے ان کی امداد کررہے ہیں۔(55) تو ہم ان کے ساتھ بھلائیاں کرنے میں جلدی کررہے ہیں؟ ایسا نہیں بلکہ انہیں (اصل حقیقت کا) شعور نہیں ہے۔(56)

اِنَّ الَّذِيْنَ هُمْ مِّنْ خَشْيَةِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ ﴿57﴾ وَ الَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُوْنَ ﴿58﴾

بے شک جو لوگ اپنے پروردگار کے خوف سے ڈرتے ہیں۔(57) اور جو اپنے پروردگار کی آیتوں پر ایمان لاتے ہیں۔(58)

وَ الَّذِيْنَ هُمْ بِرَبِّهِمْ لَا يُشْرِكُوْنَ ﴿59﴾

اور جو اپنے پروردگار کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتے۔(59)

وَ الَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ مَاۤ اٰتَوْا وَّ قُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ اَنَّهُمْ اِلٰى رَبِّهِمْ رٰجِعُوْنَ ﴿60﴾

اور وہ جو اللہ کی راہ میں دیتے ہیں۔ جتنا دے سکتے ہیں۔ (پھر بھی) ان کے دل اس خیال سے کانپتے رہتے ہیں کہ انہوں نے اپنے پروردگار کی طرف پلٹ کر جانا ہے۔(60)

اُولٰٓئِكَ يُسٰرِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ وَ هُمْ لَهَا سٰبِقُوْنَ ﴿61﴾

یہی لوگ بھلائیاں کرنے میں جلدی کیا کرتے ہیں اور بھلائیوں میں سبقت لے جانے والے ہیں۔(61)

وَ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا وَ لَدَيْنَا كِتٰبٌ يَّنْطِقُ بِالْحَقِّ وَ هُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿62﴾

ہم کسی شخص کو اس کی وسعت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتے۔ اور ہمارے پاس وہ کتاب (نامۂ اعمال) ہے جو بالکل حق بولتی ہے اور ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔(62)

بَلْ قُلُوْبُهُمْ فِيْ غَمْرَةٍ مِّنْ هٰذَا وَ لَهُمْ اَعْمَالٌ مِّنْ دُوْنِ ذٰلِكَ هُمْ لَهَا عٰمِلُوْنَ ﴿63﴾

بلکہ ان کے دل اس دینی معاملہ میں غفلت میں پڑے ہیں۔ اور اس دین کے علاوہ ان کے کچھ اعمال ہیں جو یہ کرتے رہتے ہیں۔(63)

حَتّٰۤى اِذَاۤ اَخَذْنَا مُتْرَفِيْهِمْ بِالْعَذَابِ اِذَا هُمْ يَجْـَٔرُوْنَ ﴿64﴾

یہاں تک کہ جب ہم ان کے خوشحال لوگوں کو عذاب کی گرفت میں لیتے ہیں تو وہ چیخنے چلانے لگتے ہیں۔(64)

لَا تَجْـَٔرُوا الْيَوْمَ ۫ اِنَّكُمْ مِّنَّا لَا تُنْصَرُوْنَ ﴿65﴾

آج کے دن چیخ و پکار مت کرو۔ آج ہماری طرف سے تمہاری کوئی مدد نہیں کی جائے گی۔(65)

قَدْ كَانَتْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَكُنْتُمْ عَلٰۤى اَعْقَابِكُمْ تَنْكِصُوْنَ ﴿66﴾

(وہ وقت یاد کرو جب) میری آیتیں تمہارے سامنے پڑھی جاتی تھیں۔ تو تم سنتے ہی الٹے پاؤں پلٹ جایا کرتے تھے۔(66)

مُسْتَكْبِرِيْنَ ۖۚ بِهٖ سٰمِرًا تَهْجُرُوْنَ ﴿67﴾

اس سے غرور وتکبّر کرتے ہوئے رات کے اندھیرے میں بے ہودہ گوئی کرتے تھے۔(67)

اَفَلَمۡ يَدَّبَّرُوا الۡقَوۡلَ اَمۡ جَآءَهُمۡ مَّا لَمۡ يَاۡتِ اٰبَآءَهُمُ الۡاَوَّلِيۡنَ ۝٦٨

کیاان لوگوں نے اس کلام میں کبھی غور نہیں کیا۔ یاان کے پاس ایسی چیز آئی ہے جوان کے پہلے آباؤاجداد کے پاس نہیں آئی تھی؟(68)

اَمۡ لَمۡ يَعۡرِفُوۡا رَسُوۡلَهُمۡ فَهُمۡ لَهٗ مُنۡكِرُوۡنَ ۝٦٩

یا کیاانہوں نے اپنے رسول کو پہچانا نہیں ہے؟ اس لئے منکر ہو گئے۔(69)

اَمۡ يَقُوۡلُوۡنَ بِهٖ جِنَّةٌ ؕ بَلۡ جَآءَهُمۡ بِالۡحَـقِّ وَاَكۡثَرُهُمۡ لِلۡحَقِّ كٰرِهُوۡنَ ۝٧٠

یاوہ کہتے ہیں کہ یہ مجنون ہے؟ بلکہ وہ توان کے پاس حق لے کر آیا ہے اور اکثر لوگ حق کو ناپسند کرتے ہیں۔(70)

وَلَوِ اتَّبَعَ الۡحَـقُّ اَهۡوَآءَهُمۡ لَفَسَدَتِ السَّمٰوٰتُ وَالۡاَرۡضُ وَمَنۡ فِيۡهِنَّ ؕ بَلۡ اَتَيۡنٰهُمۡ بِذِكۡرِهِمۡ فَهُمۡ عَنۡ ذِكۡرِهِمۡ مُّعۡرِضُوۡنَ ۝٧١ؕ

اور اگر حق لوگوں کی خواہشات کی پیروی کرتا تو آسمان وزمین اور جوان کے اندر ہے سب درہم برہم ہو جاتے۔ بلکہ ہم توان کے پاس نصیحت لے کر آئے۔ مگر وہ اپنی نصیحت سے ہی روگردانی کرتے ہیں۔(71)

اَمۡ تَسۡـئَلُهُمۡ خَرۡجًا فَخَرَاجُ رَبِّكَ خَيۡرٌ ۖ وَّهُوَ خَيۡرُ الرّٰزِقِيۡنَ ۝٧٢

کیا آپؐ ان سے کوئی معاوضہ طلب کرتے ہیں؟ تمہارے لئے تو تمہارے پروردگار کا معاوضہ بہت بہتر ہے اور وہ بہترین رزق دینے والا ہے۔(72)

وَاِنَّكَ لَتَدۡعُوۡهُمۡ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسۡتَقِيۡمٍ ۝٧٣

اور بے شک آپؐ ان لوگوں کو سیدھے راستے کی طرف بلاتے ہیں۔(73)

وَاِنَّ الَّذِيۡنَ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡاٰخِرَةِ عَنِ الصِّرَاطِ لَنٰكِبُوۡنَ ۝٧٤

اور جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے وہ راہ سے ہٹے ہوئے ہیں۔(74)

وَلَوۡ رَحِمۡنٰهُمۡ وَكَشَفۡنَا مَا بِهِمۡ مِّنۡ ضُرٍّ لَّـلَجُّوۡا فِىۡ طُغۡيَانِهِمۡ يَعۡمَهُوۡنَ ۝٧٥

اور اگر ہم ان پر رحم کریں اور جس تکلیف میں مبتلا ہیں وہ بھی دور کر دیں تو بھی یہ لوگ اپنی سرکشی میں اندھادھند بڑھتے جائیں گے۔(75)

وَلَقَدۡ اَخَذۡنٰهُمۡ بِالۡعَذَابِ فَمَا اسۡتَكَانُوۡا لِرَبِّهِمۡ وَمَا يَتَضَرَّعُوۡنَ ۝٧٦

اِن کا حال تو یہ ہے کہ ہم نے انہیں تکلیف میں مبتلا کیا، پھر بھی یہ اپنے رب کے آگے نہ جھکے اور نہ عاجزی اختیار کی۔(76)

حَتّٰۤى اِذَا فَتَحۡنَا عَلَيۡهِمۡ بَابًا ذَا عَذَابٍ شَدِيۡدٍ اِذَا هُمۡ فِيۡهِ مُبۡلِسُوۡنَ ۝٧٧

یہاں تک کہ جب ہم ان پر سخت عذاب کا دروازہ کھول دیں گے تو وہ ایک دم ناامید ہو جائیں گے۔(77)

وَهُوَ الَّذِىۡۤ اَنۡشَاَ لَـكُمُ السَّمۡعَ وَالۡاَبۡصَارَ وَالۡاَفۡـئِدَةَ ؕ قَلِيۡلًا مَّا تَشۡكُرُوۡنَ ۝٧٨

اور اللہ ہی ہے جس نے تمہارے لئے کان، آنکھیں اور دل بنائے۔ لیکن تم لوگ بہت کم شکر ادا کرتے ہو۔(78)

وَهُوَ الَّذِيْ ذَرَاَكُمْ فِي الْاَرْضِ وَاِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝٧٩

اور اللہ ہی ہے جس نے تمہیں روئے زمین پر پھیلا دیا ہے اور اسی کی طرف تم اکٹھے کئے جاؤ گے۔(79)

وَهُوَ الَّذِيْ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ وَلَهُ اخْتِلَافُ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝٨٠

اور اللہ ہی ہے جو زندہ کرتا ہے اور موت دیتا ہے اور رات اور دن کی آمد و رفت اسی کے قبضۂ قدرت میں ہے۔ کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے ؟(80)

بَلْ قَالُوْا مِثْلَ مَا قَالَ الْاَوَّلُوْنَ ۝٨١

ان لوگوں نے وہی بات کہی ہے جو ان کے پہلے لوگ کہتے رہے ہیں۔(81)

قَالُوْٓا ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ۝٨٢

کہتے ہیں کہ جب ہم مر جائیں گے اور خاک اور ہڈیاں ہو جائیں گے تو کیا ہم دوبارہ اٹھائے جائیں گے۔(82)

لَقَدْ وُعِدْنَا نَحْنُ وَاٰبَاۗؤُنَا هٰذَا مِنْ قَبْلُ اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ۝٨٣

ہم سے بھی اور اس سے پہلے ہمارے آباؤ اجداد سے بھی یہ وعدہ ہوتا آیا ہے۔ یہ کچھ بھی نہیں صرف پہلے زمانے کے افسانے ہیں۔(83)

قُلْ لِّمَنِ الْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهَآ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝٨٤

آپؐ کہہ دیجیے! اگر تم جانتے ہو تو بتاؤ کہ زمین اور جو کچھ اس میں موجود ہے وہ سب کس کا ہے؟(84)

سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ۭ قُلْ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝٨٥

وہ ضرور کہیں گے کہ اللہ ہی کا ہے۔ تو کہہ دیجئے کہ تم غور کیوں نہیں کرتے ؟(85)

قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ۝٨٦

آپؐ کہہ دیجئے کہ سات آسمانوں اور اس عرش عظیم کا پروردگار کون ہے؟(86)

سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ۭ قُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ۝٨٧

وہ ضرور کہیں گے کہ اللہ ہے! آپؐ کہہ دیجئے کیا تم پھر بھی اس سے نہیں ڈرتے ؟۔(87)

قُلْ مَنْۢ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ يُجِيْرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝٨٨

آپؐ کہہ دیجئے کہ اگر جانتے ہو تو بتاؤ کہ ہر چیز کی بادشاہی کس کے قبضہ میں ہے۔ جو سب کو پناہ دیتا ہے مگر اس کے مقابلہ میں پناہ نہیں دی جاسکتی۔(88)

سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ۭ قُلْ فَاَنّٰى تُسْحَرُوْنَ ۝٨٩

وہ ضرور کہیں گے کہ اللہ کے قبضہ میں ہے! تو آپؐ کہہ دیجئے! کہ پھر تم پر کہاں سے جادو کیا جا رہا ہے؟(89)

بَلْ اَتَيْنٰهُمْ بِالْحَقِّ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۝٩٠

بلکہ ہم ان کے سامنے حق لے کر آئے ہیں۔ اور یقیناً وہ جھوٹے ہیں۔(90)

مَا اتَّخَذَ اللّٰهُ مِنْ وَّلَدٍ وَّ مَا كَانَ مَعَهٗ مِنْ اِلٰهٍ اِذًا لَّذَهَبَ كُلُّ اِلٰهٍۭ بِمَا خَلَقَ وَ لَعَلَا بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۙ﴿۹۱﴾

اللہ نے کسی کو اپنی اولاد نہیں بنایا اور نہ ہی اس کے ساتھ کوئی معبود ہے۔ اگر ایسا ہوتا تو ہر خدا اپنی مخلوق کو لے کر الگ ہو جاتا۔ اور پھر ایک خدا دوسرے خدا پر چڑھ دوڑتا۔ پاک ہے اللہ ان باتوں سے جو لوگ بیان کرتے ہیں۔(91)

عٰلِمِ الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ فَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۹۲﴾

وہ پوشیدہ اور ظاہر سب کا جاننے والا ہے۔ اور وہ اس شرک سے بلند و بالا ہے جو یہ لوگ کرتے ہیں۔(92)

قُلْ رَّبِّ اِمَّا تُرِيَنِّيْ مَا يُوْعَدُوْنَ ۙ﴿۹۳﴾

آپؐ کہہ دیجئے! کہ اے میرے رب! اگر تو مجھے وہ عذاب دکھا دے جس کا ان لوگوں سے وعدہ کیا جا رہا ہے۔(93)

رَبِّ فَلَا تَجْعَلْنِيْ فِي الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۹۴﴾

تو اے میرے پروردگار! مجھے ظالم لوگوں میں شامل نہ کرنا۔(94)

وَ اِنَّا عَلٰٓى اَنْ نُّرِيَكَ مَا نَعِدُهُمْ لَقٰدِرُوْنَ ﴿۹۵﴾

اور ہم اس عذاب کے آپ کو دکھانے پر قادر ہیں جس کا ان سے وعدہ کیا جا رہا ہے۔(95)

اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ السَّيِّئَةَ ؕ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَصِفُوْنَ ﴿۹۶﴾

آپؐ برائی کو احسن طریقہ سے دور کریں۔ ہم خوب جانتے ہیں جو وہ آپؐ کی نسبت بیان کرتے ہیں۔(96)

وَ قُلْ رَّبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ ۙ﴿۹۷﴾

اور آپؐ کہہ دیجئے! اے میرے پروردگار! میں شیاطین کے وسوسوں سے تجھ سے پناہ مانگتا ہوں۔(97)

وَ اَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ ﴿۹۸﴾

اور اے میرے پروردگار! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ وہ (شیطان) میرے پاس آئیں۔(98)

حَتّٰٓى اِذَا جَآءَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ رَبِّ ارْجِعُوْنِ ۙ﴿۹۹﴾

(کافروں کی یہی حالت رہتی ہے) یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کے پاس موت آ کھڑی ہوتی ہے تو تب کہتا ہے کہ اے میرے پروردگار! مجھے ایک بار اسی دنیا میں واپس بھیج دے۔(99)

لَعَلِّيْٓ اَعْمَلُ صَالِحًا فِيْمَا تَرَكْتُ كَلَّا ؕ اِنَّهَا كَلِمَةٌ هُوَ قَآئِلُهَا ؕ وَ مِنْ وَّرَآئِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴿۱۰۰﴾

تاکہ میں نیک عمل کر سکوں اس میں جو میں چھوڑ آیا ہوں۔ ارشاد ہو گا ہرگز نہیں! یہ محض ایک فضول بات ہے جو وہ کہہ رہا ہے۔ اور ان کے مرنے

کے بعد دنیا اور ان کے درمیان ایک برزخ ہے ان کے دوبارہ اٹھائے جانے تک۔(100)

عالم برزخ۔ قرآن نے برزخ کو ایک آڑ اور ایک پردہ قرار دیا ہے۔یعنی برزخ اس دنیا کی زندگی اور آخرت کی زندگی کے درمیان حد فاصل ہے۔موت کے بعد روح، اللہ کی طرف پلٹ جاتی ہے جبکہ مادی جسم مٹی میں مل جاتا ہے۔اور اللہ تعالی نے فرمایا ہے کہ روز محشر وہ ان اجسام کو روحوں سے ملا کر دوبارہ اٹھا دے گا۔اس درمیانی مدت کو برزخ کہا جاتا ہے۔اس میں کیا ہوگا کیسے ہوگا۔اس کی حقیقت کا کچھ پتا نہیں۔ اور موت کے بعد روح کا قیام کہاں ہے۔اس بارے میں بھی اللہ تعالی نے کچھ نہیں بتایا۔

اس کی کیفیت اور ماہیت ہم اس حال میں نہیں سمجھ سکتے۔اور پھر جب قیامت کا دن آئے گا۔تو اللہ تعالی ان مادی اجسام کو روحوں کے ساتھ پھر سے ملا دے گا۔وَإِذَا النُّفُوْسُ زُوِّجَتْ ﴿۷﴾اور جب روحیں(جسموں سے) ملا دی جائیں گی۔(7)التکویر

فَإِذَا نُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَلَآ أَنْسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَّلَا يَتَسَآءَلُوْنَ ﴿۱۰۱﴾

پھر جب صور پھونکا جائے گا تو اس دن نہ تو ان کے درمیان رشتے ناطے رہیں گے۔اور نہ ہی ایک دوسرے کو پوچھیں گے۔(101)

فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۱۰۲﴾

جن کے اعمال کے پلڑے بھاری ہوں گے تو وہی کامیاب ہوں گے۔(102)

وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَأُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا أَنْفُسَهُمْ فِيْ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ ﴿۱۰۳﴾

اور جن کے اعمال کے پلڑے ہلکے ہوں گے تو یہ وہی لوگ ہوں گے جنہوں نے اپنے آپ کو خسارہ پہنچایا۔اور وہ ہمیشہ جہنم میں رہیں گے۔(103)

تَلْفَحُ وُجُوْهَهُمُ النَّارُ وَهُمْ فِيْهَا كٰلِحُوْنَ ﴿۱۰۴﴾

آگ ان کے چہروں کو جھلسا رہی ہوگی اور ان کی شکلیں اس میں بگڑ گئی ہوں گی۔(104)

أَلَمْ تَكُنْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَكُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ﴿۱۰۵﴾

(ان سے کہا جائے گا) کیا تمہارے سامنے ہماری آیتیں نہیں پڑھی جاتی تھیں اور تم انہیں جھٹلاتے تھے؟(105)

قَالُوْا رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَكُنَّا قَوْمًا ضَآلِّيْنَ ﴿۱۰۶﴾

(وہ اس وقت) کہیں گے اے ہمارے پروردگار! ہم پر ہماری بدبختی غالب آ گئی تھی۔اور واقعی ہم گمراہ لوگ تھے۔(106)

رَبَّنَآ أَخْرِجْنَا مِنْهَا فَإِنْ عُدْنَا فَإِنَّا ظٰلِمُوْنَ ﴿۱۰۷﴾

اے ہمارے پروردگار! ہمیں اس سے نکال دے۔پھر اگر ہم ایسا کریں گے تو بے شک ہم سراسر ظالم ہوں گے۔(107)

قَالَ اخْسَئُوْا فِيْهَا وَلَا تُكَلِّمُوْنِ ﴿۱۰۸﴾

اللہ تعالیٰ فرمائے گا پھٹکارے ہوئے یہیں پڑے رہو۔اور مجھ سے کلام نہ کرو۔(108)

إِنَّهٗ كَانَ فَرِيْقٌ مِّنْ عِبَادِيْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَأَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۱۰۹﴾

کہ بے شک میرے بندوں میں ایک گروہ ایسا بھی تھا جو کہتا تھا: اے ہمارے پروردگار! ہم ایمان لائے ہیں! پس تو ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم کر اور تو بہترین رحم کرنے والا ہے۔(109)

فَاتَّخَذْتُمُوْهُمْ سِخْرِيًّا حَتّٰٓى اَنْسَوْكُمْ ذِكْرِيْ وَ كُنْتُمْ مِّنْهُمْ تَضْحَكُوْنَ ﴿۱۱۰﴾

تو تم ان کا مذاق اڑاتے تھے یہاں تک کہ انہوں نے تمہیں میری یاد بھی بھلا دی اور تم ان پر ہنستے تھے۔(110)

اِنِّيْ جَزَيْتُهُمُ الْيَوْمَ بِمَا صَبَرُوْٓا ۙ اَنَّهُمْ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ﴿۱۱۱﴾

آج میں نے انہیں ان کے صبر کی جزا دی ہے۔ وہی کامیاب و کامران ہیں۔(111)

قٰلَ كَمْ لَبِثْتُمْ فِي الْاَرْضِ عَدَدَ سِنِيْنَ ﴿۱۱۲﴾

پوچھا جائے گا کہ تم کتنے برس تک زمین میں رہے ہو؟(112)

قَالُوْا لَبِثْنَا يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ فَسْـَٔلِ الْعَآدِّيْنَ ﴿۱۱۳﴾

وہ کہیں گے: ایک دن یا ایک دن کا بھی کچھ حصہ۔ سو تو گننے والوں سے پوچھ لے۔(113)

قٰلَ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا لَّوْ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۱۴﴾

ارشاد ہوگا: تم نہیں رہے۔ مگر تھوڑا عرصہ۔ کاش تم نے یہ بات سمجھی ہوتی۔(114)

اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّ اَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۱۵﴾

کیا تمہارا یہ خیال تھا کہ ہم نے تمہیں بلا مقصد پیدا کیا ہے اور تم نے کبھی ہماری طرف پلٹ کر نہیں آنا ہے؟(115)

فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ ﴿۱۱۶﴾

اللہ جو حقیقی بادشاہ ہے۔(ایسی بات سے) بلند و برتر ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ وہ عزت و عظمت والے عرش کا مالک ہے۔(116)

وَمَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۙ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ ۙ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۭ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۱۱۷﴾

اور جو کوئی اللہ کے سوا کسی دوسرے معبود کو پکارتا ہے تو اس کے پاس اس کے لئے کوئی دلیل نہیں ہے۔ تو اس کا حساب و کتاب پروردگار کے پاس ہے۔ اور جو کافر ہیں وہ کبھی فلاح نہیں پائیں گے۔(117)

وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَ ارْحَمْ وَ اَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۱۱۸﴾

اور آپؐ کہہ دیجئے! اے میرے پروردگار! تو بخش دے اور رحم فرما۔ اور تو بہترین رحم کرنے والا ہے۔(118)

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

اہم مضامین سورہ نور

مضمون	صفحہ نمبر
زنا کی سزا۔	522
تہمت زنا کی سزا۔	522
بیویوں پر تہمت کا ازالہ۔	522
واقعہ افک۔	523
حسن ظن رکھنے کا حکم۔	524
بلا تحقیق یقین نہ کرنے کا حکم۔	525
مومنوں میں فحاشی پھیلانے کی سزا۔	525
حضرت ابوبکر صدیقؓ کو حکم۔	525
معاشرتی احکام۔	526
مومن مردوں اور مومنہ عورتوں کو نگاہیں نیچے رکھنے کا حکم۔	527
رنڈوا اور بیوہ کے نکاح کا حکم۔	527
غلام اور لونڈی سے مکاتبت کا حکم۔	528
آیات الٰہیہ۔ (قدرت کی نشانیاں)	529
اطاعت رسول کا حکم۔	531
مزید معاشرتی احکام۔	531
پردے کے احکام۔	532
حمد باری تعالی۔	533

24- سورہ نور

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

میں شروع کرتا ہوں اللہ کے نام کے ساتھ، جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے۔

سُوۡرَۃٌ اَنۡزَلۡنٰہَا وَ فَرَضۡنٰہَا وَ اَنۡزَلۡنَا فِیۡہَاۤ اٰیٰتٍۭ بَیِّنٰتٍ لَّعَلَّکُمۡ تَذَکَّرُوۡنَ ﴿۱﴾

یہ ایک سورہ ہے جسے ہم نے نازل کیا ہے اور ہم نے ہی اسکے احکام کو فرض کیا ہے۔ اور ہم نے ہی اس میں واضح آیات نازل کی ہیں۔ تاکہ تم نصیحت حاصل کرو۔(1)

اَلزَّانِیَۃُ وَ الزَّانِیۡ فَاجۡلِدُوۡا کُلَّ وَاحِدٍ مِّنۡہُمَا مِائَۃَ جَلۡدَۃٍ ۪ وَّ لَا تَاۡخُذۡکُمۡ بِہِمَا رَاۡفَۃٌ فِیۡ دِیۡنِ اللّٰہِ اِنۡ کُنۡتُمۡ تُؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰہِ وَ الۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ ۚ وَ لۡیَشۡہَدۡ عَذَابَہُمَا طَآئِفَۃٌ مِّنَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ ﴿۲﴾

زانیہ عورت اور زانی مرد ان دونوں میں سے ہر ایک کو سو سو کوڑے لگاؤ۔ اور اللہ کے دین کے نافذ کرنے میں تمہیں ان پر ترس نہ آئے اگر تم اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہو۔ اور ان دونوں کو سزا دیتے وقت اہل ایمان کی ایک جماعت موجود ہو۔(2)

اَلزَّانِیۡ لَا یَنۡکِحُ اِلَّا زَانِیَۃً اَوۡ مُشۡرِکَۃً ۫ وَّ الزَّانِیَۃُ لَا یَنۡکِحُہَاۤ اِلَّا زَانٍ اَوۡ مُشۡرِکٌ ۚ وَ حُرِّمَ ذٰلِکَ عَلَی الۡمُؤۡمِنِیۡنَ ﴿۳﴾

زانی مرد نکاح نہیں کرتا مگر زانیہ عورت یا مشرکہ عورت کے ساتھ۔ اور زانیہ عورت نکاح نہیں کرتی مگر زانی مرد یا مشرک مرد کے ساتھ۔ اور یہ (زنا) اہل ایمان پر حرام قرار دے دیا گیا ہے۔(3)

وَ الَّذِیۡنَ یَرۡمُوۡنَ الۡمُحۡصَنٰتِ ثُمَّ لَمۡ یَاۡتُوۡا بِاَرۡبَعَۃِ شُہَدَآءَ فَاجۡلِدُوۡہُمۡ ثَمٰنِیۡنَ جَلۡدَۃً وَّ لَا تَقۡبَلُوۡا لَہُمۡ شَہَادَۃً اَبَدًا ۚ وَ اُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡفٰسِقُوۡنَ ۙ﴿۴﴾

اور جو لوگ پاکدامن عورتوں پر زنا کی تہمت لگائیں اور پھر چار گواہ پیش نہ کریں تو انہیں اسّی (80) کوڑے لگاؤ۔ اور کبھی ان کی کوئی گواہی قبول نہ کرو۔ اور یہ لوگ فاسق ہیں۔(4)

اِلَّا الَّذِیۡنَ تَابُوۡا مِنۡۢ بَعۡدِ ذٰلِکَ وَ اَصۡلَحُوۡا ۚ فَاِنَّ اللّٰہَ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ ﴿۵﴾

سوائے ان کے جو اس کے بعد توبہ کر لیں اور اپنی اصلاح کر لیں۔ تو بے شک اللہ بڑا بخشنے والا، بڑا رحم کرنے والا ہے۔(5)

وَ الَّذِیۡنَ یَرۡمُوۡنَ اَزۡوَاجَہُمۡ وَ لَمۡ یَکُنۡ لَّہُمۡ شُہَدَآءُ اِلَّاۤ اَنۡفُسُہُمۡ فَشَہَادَۃُ اَحَدِہِمۡ اَرۡبَعُ شَہٰدٰتٍۭ

بِاللّٰهِ ۙ اِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝

اور جو خاوند اپنی بیویوں پر زنا کی تہمت لگائیں۔ اور (ثبوت کیلئے) ان کے پاس خود ان کے سوا کوئی گواہ نہ ہو۔ تو ان میں سے کسی کی گواہی اس طرح معتبر ہوگی کہ وہ چار مرتبہ اللہ کی قسم کھائے کہ وہ اپنے دعوی میں سچا ہے۔ (6)

وَالْخَامِسَةُ اَنَّ لَعْنَتَ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كَانَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۝

اور پانچویں مرتبہ یوں کہے کہ اس پر اللہ کی لعنت ہو اگر وہ اپنے دعوی میں جھوٹا ہے۔ (7)

وَيَدْرَؤُا عَنْهَا الْعَذَابَ اَنْ تَشْهَدَ اَرْبَعَ شَهٰدٰتٍۢ بِاللّٰهِ ۙ اِنَّهٗ لَمِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۝

اور اس عورت سے یہ صورت شرعی حد کو ٹال سکتی ہے کہ وہ چار بار اللہ کی قسم کھا کر کہے کہ وہ (اس کا خاوند) جھوٹا ہے۔ (8)

وَالْخَامِسَةَ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَآ اِنْ كَانَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝

اور پانچویں بار یوں قسم کھائے کہ اس پر اللہ کا غضب ہو اگر وہ (مرد) سچا ہے۔ (9)

وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ وَاَنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ حَكِيْمٌ ۝

اگر اللہ کا فضل و کرم اور اس کا رحم نہ ہوتا اور یہ بات نہ ہوتی کہ اللہ بڑا توبہ قبول کرنے والا، بڑا حکمت والا ہے (تو اس الزام تراشی کا انجام بڑا دردناک ہوتا)۔ (10)

واقعہ افک۔ آیت نمبر 11 تا 22 واقعہ افک کے بارے میں ہیں۔ اس کا پس منظر کچھ یوں ہے

" حضرت عائشہؓ بیان فرماتی ہیں کہ آنحضرتؐ جب کسی مہم پر جاتے تو قرعہ اندازی سے فیصلہ فرماتے کہ آپؐ کی بیویوں میں سے کون آپؐ کے ساتھ جائے۔ چنانچہ "غزوہَ بنی المصطلق" کی مہم کے موقع پر قرعہ میرے نام نکلا اور میں آپؐ کے ساتھ چلی گئی۔ واپسی پر جب ہم نے مدینہ کے قریب ایک مقام پر پڑاؤ کیا اور رات کے آخری حصہ میں جب لشکر نے کُوچ کی تیاری شروع کی تو میں رفع حاجت کے لیے باہر چلی گئی۔ اور جب پلٹنے لگی تو مجھے محسوس ہوا کہ میرے گلے کا ہار ٹوٹ کر کہیں گر پڑا ہے۔ میں اس کی تلاش میں لگ گئی اور قافلہ روانہ ہو گیا اور محافظوں نے میرا ہودج اٹھا کر اونٹ پر رکھ دیا۔ میں جب ہار لے کر پلٹی تو دیکھا کہ قافلہ روانہ ہو گیا ہے اور میرا ہودج اونٹ پر چلا گیا ہے۔ میں ناچار کپڑا اوڑھ کر لیٹ گئی اور سوچا کہ آگے چل کر جب مجھے نہ پائیں گے تو میری تلاش میں خود ہی واپس آجائیں گے۔ اسی حالت میں مجھے نیند آگئی۔ صبح کے وقت صفوان بن معطل سلمیؓ وہاں سے گزرے اور مجھے دیکھتے ہی پہچان گئے کیونکہ نزول حجاب سے قبل وہ بارہا مجھے دیکھ چکے تھے۔ انہوں نے اپنا اونٹ روک لیا اور لا کر میرے پاس بٹھا دیا۔ میں اونٹ پر سوار ہو گئی اور وہ نکیل پکڑ کر روانہ ہو گئے اور دوپہر کے وقت قافلہ قیام کر رہا تھا کہ ہم وہاں پہنچ گئے۔

اس پر ابن ابی منافق اور اس کے ساتھیوں نے مجھ پر تہمت لگا دی۔ اس بہتان کی خبریں اڑیں اور آنحضرتؐ کے کانوں تک بھی پہنچ گئیں اور آپؐ پریشان ہو گئے۔ اور افواہوں کا یہ سلسلہ ایک مہینے تک جاری رہا۔" (ترجمان القرآن۔ مولانا ابوالکلام آزاد، جلد سوم صفحہ 81)

کچھ مزید تفصیل دیگر کتب تاریخ میں مذکور ہے وہ یہ کہ یہاں تک کہ حضورؐ نے حضرت عائشہؓ کو ان کے والد حضرت ابوبکر صدیقؓ کے گھر

بھجوا دیا۔ اور ایک روز جب نبی کریمؐ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے گھر بیٹھے ہوئے تھے کہ اللہ کی طرف سے وحی آ گئی اور حضرت عائشہؓ کی بریت میں پوری دس آیات نازل ہوئیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے حضرت عائشہؓ کی عصمت وعفت کی گواہی دی۔

اس پر حضرت ابوبکر صدیقؓ نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا کہ عائشہؓ نبی کریمؐ کا شکریہ ادا کرو۔ تو آپؓ نے فرمایا کہ میں اس خالق و مالک کا شکریہ کیوں نہ ادا کروں۔ جس نے قرآن کریم میں میری عصمت کی گواہی دے دی۔

ان آیات میں مومنوں کو سخت الفاظ سے تنبیہہ کی گئی اور آئندہ کے لیے محتاط رہنے کا حکم دیا گیا۔ اور کہا گیا کہ کسی نے نہ سوچا کہ خاتون کا تعلق ایک معزز گھرانے سے ہے اور بہت سارے لوگوں نے الزام تراشی کی۔ اور کیوں نہ یہ لوگ چار گواہ لے کر آئے۔

افواہ پھیلانے والوں میں حضرت ابوبکر صدیقؓ کا ایک قریبی عزیز بھی شامل تھا جس کی سرپرستی آپؓ کرتے تھے۔ تو انہوں نے فوری فیصلہ کیا کہ وہ اب اس کی کبھی مدد نہیں کریں گے اور اس کا خرچ نہیں اٹھائیں گے۔ مگر آیت نمبر 22 میں اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکرؓ کو اپنے فیصلہ سے رجوع کرنے کا حکم دیا۔ اور فرمایا کہ جس طرح سے پہلے اس کا خرچ اٹھا رہے تھے ویسے ہی اس کی مدد کرنی ہے۔ اب آتے ہیں آیات قرآنیہ کی طرف۔

اِنَّ الَّذِيْنَ جَآءُوْ بِالْاِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ ؕ لَا تَحْسَبُوْهُ شَرًّا لَّكُمْ ؕ بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ؕ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ مَّا اكْتَسَبَ مِنَ الْاِثْمِ ۚ وَالَّذِيْ تَوَلّٰى كِبْرَهٗ مِنْهُمْ لَهٗ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۱﴾

بے شک جو لوگ جھوٹا بہتان گھڑ کر لائے ہیں وہ تم ہی میں سے ایک گروہ ہے۔ تم اسے اپنے حق میں برا نہ سمجھو۔ بلکہ وہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ اس (گروہ) میں سے ہر آدمی کیلئے اتنا حصہ ہے جتنا اس نے گناہ کمایا ہے۔ اور جو ان میں سے اس (گناہ) کے بڑے حصہ کا ذمہ دار ہے اس کیلئے عذاب بھی بہت بڑا ہے۔ (11)

لَوْلَآ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بِاَنْفُسِهِمْ خَيْرًا ۙ وَّقَالُوْا هٰذَآ اِفْكٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۲﴾

ایسا کیوں نہ ہوا کہ جب تم لوگوں نے یہ بہتان سنا تھا تو مؤمن مرد اور مؤمن عورتیں اپنوں کے حق میں نیک گمان کرتے۔ اور کہتے کہ یہ تو ایک کھلا ہوا بہتان ہے۔ (12)

لَوْلَا جَآءُوْ عَلَيْهِ بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ ۚ فَاِذْ لَمْ يَاْتُوْا بِالشُّهَدَآءِ فَاُولٰٓئِكَ عِنْدَ اللّٰهِ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ﴿۱۳﴾

وہ اس پر چار گواہ کیوں نہیں لائے؟ سو جب یہ لوگ گواہ نہیں لائے تو یہ اللہ کے نزدیک جھوٹے ہی ہیں۔ (13)

وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ لَمَسَّكُمْ فِيْ مَآ اَفَضْتُمْ فِيْهِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۚ﴿۱۴﴾

اور اگر تم پر دنیا و آخرت میں اللہ کا فضل و کرم اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو جس بات میں تم پڑ گئے تھے (اور اس کا چرچا کیا تھا) تمہیں سخت عذاب پہنچتا۔ (14)

اِذْ تَلَقَّوْنَهٗ بِاَلْسِنَتِكُمْ وَتَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِكُمْ مَّا لَيْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ وَّتَحْسَبُوْنَهٗ هَيِّنًا ۖ وَّهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمٌ ﴿۱۵﴾

جب تم لوگ اس بہتان کو ایک دوسرے کی زبان سے نقل کر رہے تھے اور اپنے منہ سے وہ بات کہہ رہے تھے جس کا خود تمہیں علم نہیں تھا۔ اور تم

اسے ایک معمولی بات سمجھ رہے تھے۔ حالانکہ اللہ کے نزدیک وہ بہت بڑی بات تھی۔(15)

وَ لَوْ لَاۤ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ قُلْتُمْ مَّا یَكُوْنُ لَنَاۤ اَنْ نَّتَكَلَّمَ بِهٰذَا ۖ سُبْحٰنَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِیْمٌ ﴿۱۶﴾

اور ایسا کیوں نہ ہوا کہ جب تم نے یہ افواہ سنی تھی تو کہہ دیتے کہ ہمارے لئے زیبا نہیں ہے کہ یہ بات منہ سے نکالیں۔ سبحان اللہ! یہ تو بڑا بہتان ہے۔(16)

یَعِظُكُمُ اللّٰهُ اَنْ تَعُوْدُوْا لِمِثْلِهٖۤ اَبَدًا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ﴿۱۷﴾

اللہ تمہیں نصیحت کرتا ہے کہ تم مومن ہو تو آئندہ کبھی اس قسم کی بات نہ کرنا۔(17)

وَ یُبَیِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰیٰتِ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِیْمٌ حَكِیْمٌ ﴿۱۸﴾

اور اللہ تمہارے لئے اپنی آیتیں کھول کر بیان کرتا ہے۔ اور اللہ بڑا جاننے والا، بڑا حکمت والا ہے۔(18)

اِنَّ الَّذِیْنَ یُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِیْعَ الْفَاحِشَةُ فِی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۙ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ ؕ وَ اللّٰهُ یَعْلَمُ وَ اَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۹﴾

اور جو لوگ چاہتے ہیں کہ اہل ایمان میں بے حیائی اور برائی کی اشاعت ہو (اور اس کا چرچا ہو) ان کیلئے دنیا و آخرت میں دردناک عذاب ہے۔ اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔(19)

وَ لَوْ لَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ وَ رَحْمَتُهٗ وَ اَنَّ اللّٰهَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ﴿۲۰﴾

اور اگر تم پر اللہ کا فضل و کرم اور اس کی رحمت نہ ہوتی (تو تم دیکھ لیتے کہ اس بہتان تراشی کا کیا انجام ہوتا)۔ اور یہ کہ اللہ بڑا اشفقت والا، بڑا رحم کرنے والا ہے۔(20)

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ ؕ وَ مَنْ یَّتَّبِعْ خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ فَاِنَّهٗ یَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْكَرِ ؕ وَ لَوْ لَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ وَ رَحْمَتُهٗ مَا زَكٰی مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَبَدًا ۙ وَّ لٰكِنَّ اللّٰهَ یُزَكِّیْ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ﴿۲۱﴾

اے ایمان والو! شیطان کے نقش قدم پر نہ چلو۔ اور جو کوئی شیطان کے نقش قدم پر چلتا ہے تو وہ اسے بے حیائی اور ہر طرح کی برائی کا حکم دیتا ہے اور اگر تم پر اللہ کا فضل و کرم اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو تم میں سے کوئی بھی کبھی پاک صاف نہ ہوتا۔ لیکن اللہ جسے چاہتا ہے اسے پاک صاف کر دیتا ہے اور اللہ بڑا سننے والا، بڑا جاننے والا ہے۔(21)

وَ لَا یَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَ السَّعَةِ اَنْ یُّؤْتُوْۤا اُولِی الْقُرْبٰی وَ الْمَسٰكِیْنَ وَ الْمُهٰجِرِیْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ۖ وَ لْیَعْفُوْا وَ لْیَصْفَحُوْا ؕ اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ یَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۲۲﴾

اور جو لوگ تم میں سے مال و دولت اور وسعت والے ہیں وہ قسم نہ کھائیں کہ وہ قرابتداروں، مسکینوں اور اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو کچھ نہیں دیں گے۔ چاہیئے کہ یہ لوگ معاف کر دیں اور درگزر کریں۔ کیا تم یہ نہیں چاہتے کہ اللہ تمہیں بخش دے؟ اور اللہ بڑا بخشنے والا، بڑا رحم

کرنے والا ہے۔(22)

واقعہ افک میں منافقین کے علاوہ کچھ اور لوگ بھی یہ معاملہ اٹھانے میں شامل تھے جن میں ابوبکر صدیقؓ کے خالہ زاد بھائی مسطح بن ثابت بھی شامل تھے جو کہ آپؓ کی کفالت میں تھے۔ اور اس واقعہ کے بعد حضرت ابوبکر صدیقؓ نے ان کا خرچہ بند کر دیا۔ حضرت عائشہؓ کی برات کے بعد اس آیت میں اللہ تعالی نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو حکم دیا کہ ان کا خرچہ نہ روکا جائے۔ اور ان سے کہا کہ اپنے خالہ زاد بھائی کو معاف کر دیں۔ جس پر آپؓ نے ان کا خرچہ بحال کر دیا۔

اِنَّ الَّذِیۡنَ یَرۡمُوۡنَ الۡمُحۡصَنٰتِ الۡغٰفِلٰتِ الۡمُؤۡمِنٰتِ لُعِنُوۡا فِی الدُّنۡیَا وَ الۡاٰخِرَۃِ ۪ وَ لَہُمۡ عَذَابٌ عَظِیۡمٌ ﴿ۙ۲۳﴾

جولوگ پاکدامن، بھولی بھالی اور ایماندار عورتوں پر تہمت لگاتے ہیں ان پر دنیا و آخرت میں لعنت ہے اور ان کیلئے بہت بڑا عذاب ہے۔(23)

یَّوۡمَ تَشۡہَدُ عَلَیۡہِمۡ اَلۡسِنَتُہُمۡ وَ اَیۡدِیۡہِمۡ وَ اَرۡجُلُہُمۡ بِمَا کَانُوۡا یَعۡمَلُوۡنَ ﴿۲۴﴾

جس دن ان کی زبانیں اور ان کے ہاتھ پاؤں ان کے خلاف گواہی دیں گے۔ ان کے اعمال کے متعلق جو وہ کیا کرتے تھے۔(24)

یَوۡمَئِذٍ یُّوَفِّیۡہِمُ اللّٰہُ دِیۡنَہُمُ الۡحَقَّ وَ یَعۡلَمُوۡنَ اَنَّ اللّٰہَ ہُوَ الۡحَقُّ الۡمُبِیۡنُ ﴿۲۵﴾

اس دن اللہ انہیں پورا پورا بدلہ دے گا جس کے وہ حقدار ہیں اور انہیں معلوم ہو جائے گا کہ اللہ ہی حق ہے جو نمایاں ہے (اور حق کا ظاہر کرنے والا ہے)۔(25)

اَلۡخَبِیۡثٰتُ لِلۡخَبِیۡثِیۡنَ وَ الۡخَبِیۡثُوۡنَ لِلۡخَبِیۡثٰتِ ۚ وَ الطَّیِّبٰتُ لِلطَّیِّبِیۡنَ وَ الطَّیِّبُوۡنَ لِلطَّیِّبٰتِ ۚ اُولٰٓئِکَ مُبَرَّءُوۡنَ مِمَّا یَقُوۡلُوۡنَ ؕ لَہُمۡ مَّغۡفِرَۃٌ وَّ رِزۡقٌ کَرِیۡمٌ ﴿۲۶﴾

خبیث عورتیں خبیث مردوں کے لیے ہیں اور خبیث مرد خبیث عورتوں کے لیے۔ پاکیزہ عورتیں پاکیزہ مردوں کے لیے ہیں اور پاکیزہ مرد پاکیزہ عورتوں کے لیے۔ ان کا دامن پاک ہے اُن تہمتوں سے جو لگانے والے لگاتے ہیں۔ ان کے لیے مغفرت ہے اور رزق کریم۔(26)

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَدۡخُلُوۡا بُیُوۡتًا غَیۡرَ بُیُوۡتِکُمۡ حَتّٰی تَسۡتَاۡنِسُوۡا وَ تُسَلِّمُوۡا عَلٰۤی اَہۡلِہَا ؕ ذٰلِکُمۡ خَیۡرٌ لَّکُمۡ لَعَلَّکُمۡ تَذَکَّرُوۡنَ ﴿۲۷﴾

اے لوگو جو ایمان لائے ہو، اپنے گھروں کے سوا دوسرے گھروں میں داخل نہ ہوا کرو۔ جب تک کہ گھر والوں سے اجازت نہ لے لو اور گھر والوں پر سلام نہ بھیج لو، یہ طریقہ تمہارے لیے بہتر ہے توقع ہے کہ تم اس کا خیال رکھو گے۔(27)

فَاِنۡ لَّمۡ تَجِدُوۡا فِیۡہَاۤ اَحَدًا فَلَا تَدۡخُلُوۡہَا حَتّٰی یُؤۡذَنَ لَکُمۡ ۚ وَ اِنۡ قِیۡلَ لَکُمُ ارۡجِعُوۡا فَارۡجِعُوۡا ہُوَ اَزۡکٰی لَکُمۡ ؕ وَ اللّٰہُ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ عَلِیۡمٌ ﴿۲۸﴾

پھر اگر ان گھروں میں کسی کو نہ پاؤ تو ان میں داخل نہ ہو جب تک کہ تمہیں اجازت نہ مل جائے۔ اور اگر تم سے کہا جائے کہ واپس چلے جاؤ تو واپس چلے جاؤ۔ یہ طریقہ کار تمہارے لئے زیادہ پاکیزہ ہے۔ اور تم جو کچھ کرتے ہو اللہ اسے خوب جانتا ہے۔(28)

لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ مَسْكُوْنَةٍ فِيْهَا مَتَاعٌ لَّكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا تَكْتُمُوْنَ ﴿۲۹﴾

البتہ تمہارے لیے اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے کہ ایسے گھروں میں داخل ہو جاؤ جو کسی کے رہنے کی جگہ نہ ہوں اور جن میں تمہارے فائدے (یا کام) کی کوئی چیز ہو، تم جو کچھ ظاہر کرتے ہو اور جو کچھ چھپاتے ہو سب کی اللہ کو خبر ہے۔(29)

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ؕ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ﴿۳۰﴾

آپؐ مؤمن مردوں سے کہہ دیجئے! کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں۔ اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔ یہ طریقہ ان کیلئے زیادہ پاکیزگی کا باعث ہے۔ بے شک لوگ جو کچھ کیا کرتے ہیں اللہ اس سے خوب واقف ہے۔(30)

وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ ۪ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اٰبَآئِهِنَّ اَوْ اٰبَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اَبْنَآئِهِنَّ اَوْ اَبْنَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْۤ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْۤ اَخَوٰتِهِنَّ اَوْ نِسَآئِهِنَّ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ اَوِ التّٰبِعِيْنَ غَيْرِ اُولِي الْاِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ اَوِ الطِّفْلِ الَّذِيْنَ لَمْ يَظْهَرُوْا عَلٰى عَوْرٰتِ النِّسَآءِ ۪ وَلَا يَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ مِنْ زِيْنَتِهِنَّ ؕ وَتُوْبُوْۤا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۳۱﴾

اور آپؐ مؤمن عورتوں سے کہہ دیجئے! کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں اور اپنی زینت و آرائش کو ظاہر نہ کریں سوائے اس کے جو خود ظاہر ہو۔ اور چاہیے کہ وہ اپنی چادریں اپنے گریبانوں پر ڈالے رہیں۔ اور اپنی زیبائش و آرائش ظاہر نہ کریں۔ سوائے اپنے شوہروں کے، یا اپنے باپ دادا کے، یا اپنے شوہروں کے باپ دادا کے، یا اپنے بیٹوں کے یا اپنے شوہروں کے بیٹوں کے، یا اپنے بھائیوں کے یا اپنے بھتیجوں کے یا اپنے بھانجوں کے یا اپنی گھریلو عورتوں کے یا اپنے غلاموں یا لونڈیوں کے یا اپنے نوکروں چاکروں کے جو جنسی خواہش نہ رکھتے ہوں۔ یا ان بچوں کے جو ابھی عورتوں کے پوشیدہ حصوں سے واقف نہیں ہیں۔ اور وہ اپنے پاؤں زمین پر اس طرح نہ ماریں کہ جس سے ان کی وہ زیبائش و آرائش معلوم ہو جائے جسے وہ چھپائے ہوئے ہیں۔ اے اہل ایمان! تم سب مل کر اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرو۔ تاکہ تم فلاح پاؤ۔(31)

وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ وَالصّٰلِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَاِمَآئِكُمْ ؕ اِنْ يَّكُوْنُوْا فُقَرَآءَ يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۳۲﴾

اور تم میں سے جو (مرد و زن) رنڈوا یا بیوہ ہو جائے۔ ان کا نکاح کرو۔ نیز اپنے غلاموں اور لونڈیوں میں سے بھی جو نکاح کے قابل ہوں۔ ان کا بھی نکاح کرو۔ اگر وہ غریب و نادار ہوں گے تو اللہ انہیں اپنے فضل و کرم سے مالدار بنا دے گا۔ اور اللہ بڑی وسعت والا، بڑا علم والا ہے۔(32)

ایامیٰ، ایم کی جمع ہے۔ جس کا معنی رنڈوا یا بیوہ ہونا ہے۔(المنجد)

وَلْيَسْتَعْفِفِ الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ نِكَاحًا حَتّٰى يُغْنِيَهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ وَالَّذِيْنَ يَبْتَغُوْنَ الْكِتٰبَ مِمَّا

مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ فَكَاتِبُوْهُمْ اِنْ عَلِمْتُمْ فِيْهِمْ خَيْرًا ۖ وَّ اٰتُوْهُمْ مِّنْ مَّالِ اللّٰهِ الَّذِيْٓ اٰتٰىكُمْ ؕ وَلَا
تُكْرِهُوْا فَتَيٰتِكُمْ عَلَى الْبِغَآءِ اِنْ اَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِّتَبْتَغُوْا عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ وَمَنْ يُّكْرِهْهُّنَّ فَاِنَّ اللّٰهَ
مِنْۢ بَعْدِ اِكْرَاهِهِنَّ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۳۳﴾

اور جو لوگ نکاح کرنے کی قدرت نہیں رکھتے انہیں چاہئے کہ عفت اور ضبط نفس سے کام لیں۔ یہاں تک کہ اللہ انہیں اپنے فضل سے غنی کر دے۔ اور تمہارے مملوکہ غلاموں اور لونڈیوں میں سے جو مکاتبت کے خواہشمند ہوں۔ تو اگر تمہیں ان میں کوئی بھلائی معلوم ہو تو ان سے مکاتبت کر لو۔ اور تم اللہ کے مال میں سے انہیں عطا کرو۔ اور اپنی جوان لونڈیوں کو محض دنیوی زندگی کا کچھ سامان حاصل کرنے کیلئے بدکاری پر مجبور نہ کرو۔ جبکہ وہ پاکدامن رہنا چاہتی ہوں۔ اگر کوئی انہیں مجبور کرے تو بیشک ان کو مجبور کرنے کے بعد بھی اللہ بڑا بخشنے والا، بڑا رحم کرنے والا ہے۔(33)

وَلَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ اٰيٰتٍ مُّبَيِّنٰتٍ وَّمَثَلًا مِّنَ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿۳۴﴾

بے شک ہم نے تم لوگوں کی طرف واضح آیتیں نازل کی ہیں اور تم سے پہلے گزرے ہوئے لوگوں کی مثالیں بھی۔ اور پرہیزگاروں کیلئے نصیحت بھی۔(34)

اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ ؕ اَلْمِصْبَاحُ فِيْ زُجَاجَةٍ ؕ اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا
كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَّلَا غَرْبِيَّةٍ ۙ يَّكَادُ زَيْتُهَا يُضِيْٓءُ وَلَوْ لَمْ
تَمْسَسْهُ نَارٌ ؕ نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ ؕ يَهْدِى اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ ؕ وَاللّٰهُ
بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِيْمٌ ۙ﴿۳۵﴾

اللہ آسمانوں اور زمین کا نور ہے۔ اس کے نور کی مثال یہ ہے جیسے ایک طاق میں چراغ رکھا ہوا ہو۔ اور چراغ شیشہ کی قندیل میں ہو۔ اور وہ قندیل گویا موتی کی طرح چمکتا ہوا ایک ستارہ ہے۔ (اور وہ چراغ) زیتون کے بابرکت درخت کے تیل سے روشن کیا جاتا ہے۔ جو نہ شرقی ہے نہ غربی۔ قریب ہے کہ اس کا تیل خود بخود دھڑک اٹھے اگرچہ آگ نے اسے چھوا بھی نہ ہو۔ یہ نور بالائے نور ہے۔ اللہ جس کو چاہتا ہے اپنے نور کی طرف ہدایت فرماتا ہے۔ اور اللہ لوگوں کیلئے مثالیں بیان کرتا ہے۔ اور اللہ ہر چیز کا بڑا جاننے والا ہے۔(35)

فِيْ بُيُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ ۙ يُسَبِّحُ لَهٗ فِيْهَا بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ ۙ﴿۳۶﴾

(یہ ہدایت پانے والے) ایسے گھروں میں ہیں جن کے بارے میں اللہ نے حکم دیا ہے کہ ان میں اللہ کا ذکر کیا جائے۔ اور اس کا نام بلند کیا جائے۔ ان میں ایسے لوگ صبح و شام اس کی تسبیح کرتے ہیں۔(36)

رِجَالٌ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ ۙ يَخَافُوْنَ يَوْمًا
تَتَقَلَّبُ فِيْهِ الْقُلُوْبُ وَالْاَبْصَارُ ۙ﴿۳۷﴾

جنہیں کوئی تجارت اور خرید و فروخت اللہ کی یاد سے، نماز پڑھنے سے اور زکوٰۃ دینے سے غافل نہیں کرتی۔ کیونکہ وہ اس دن سے ڈرتے ہیں جس میں دل اور نگاہیں الٹ پلٹ ہو جائیں گی۔(37)

لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَ يَزِيْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۳۸﴾

تا کہ اللہ ان کو ان کے بہترین اعمال کی جزا دے اور اپنے فضل سے مزید نوازے۔ اور اللہ جسے چاہتا ہے اسے بے حساب رزق عطا کرتا ہے۔(38)

وَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَعْمَالُهُمْ كَسَرَابٍۭ بِقِيْعَةٍ يَّحْسَبُهُ الظَّمْاٰنُ مَآءً ؕ حَتّٰٓى اِذَا جَآءَهٗ لَمْ يَجِدْهُ شَيْـًٔا وَّ وَجَدَ اللّٰهَ عِنْدَهٗ فَوَفّٰىهُ حِسَابَهٗ ؕ وَاللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۳۹﴾ۙ

اور جن لوگوں نے کفر اختیار کیا ان کے اعمال سراب کی مانند ہیں جو ایک چٹیل میدان میں ہو۔ جسے آدمی پانی خیال کرتا ہے یہاں تک کہ جب اس کے پاس جاتا ہے تو وہاں کچھ نہیں پاتا بلکہ وہاں اللہ کو موجود پاتا ہے۔ جس نے اس کا پورا پورا حساب چکا دیا۔ اور اللہ بہت جلدی حساب لینے والا ہے۔(39)

اَوْ كَظُلُمٰتٍ فِيْ بَحْرٍ لُّجِّيٍّ يَّغْشٰىهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ سَحَابٌ ؕ ظُلُمٰتٌۢ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ ؕ اِذَآ اَخْرَجَ يَدَهٗ لَمْ يَكَدْ يَرٰىهَا ؕ وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ ﴿۴۰﴾

یا پھر ان کی مثال ایسی ہے جیسے گہرے سمندر میں اندھیرا۔ کہ اسے ایک موج ڈھانپ لے۔ پھر اس موج کے اوپر ایک اور موج ہو۔ اور پھر اس کے اوپر بادل ہو۔ الغرض اندھیروں پر اندھیرا کہ اگر کوئی اپنا ہاتھ نکالے تو اسے دیکھ نہ پائے۔ اور جسے اللہ نور (ہدایت) نہ دے تو اس کے لئے کوئی نور نہیں ہے۔(40)

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُسَبِّحُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالطَّيْرُ صٰٓفّٰتٍ ؕ كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهٗ وَتَسْبِيْحَهٗ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ﴿۴۱﴾

کیا تم نے نہیں دیکھا کہ جو کوئی آسمانوں اور زمین میں ہیں اللہ کی تسبیح کرتے ہیں اور پَر پھیلائے ہوئے پرندے بھی ہر ایک اپنی اپنی نماز و تسبیح کو جانتا ہے۔(41)

وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ﴿۴۲﴾

اور آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اللہ ہی کیلئے ہے اور اللہ ہی کی طرف سب کا لوٹنا ہے۔(42)

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُزْجِيْ سَحَابًا ثُمَّ يُؤَلِّفُ بَيْنَهٗ ثُمَّ يَجْعَلُهٗ رُكَامًا فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ ۚ وَيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ جِبَالٍ فِيْهَا مِنْۢ بَرَدٍ فَيُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ وَيَصْرِفُهٗ عَنْ مَّنْ يَّشَآءُ ؕ يَكَادُ سَنَا بَرْقِهٖ يَذْهَبُ بِالْاَبْصَارِ ﴿۴۳﴾ؕ

کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ بادل کو آہستہ آہستہ چلاتا ہے۔ پھر اس کے ٹکڑوں کو باہم ملاتا ہے۔ پھر اسے تہ بہ تہ کر دیتا ہے۔ پھر تم دیکھتے ہو کہ اس کے درمیان سے بارش نکلواتا ہے۔ اور اللہ آسمان سے پہاڑوں کی شکل کے بادلوں سے برف یعنی اولے برساتا ہے۔ پھر ان کو جس پر چاہتا ہے گرا دیتا ہے۔ اور جس سے چاہتا ہے ہٹا دیتا ہے۔ قریب ہے کہ اس کی بجلی کی چمک آنکھوں (کی بینائی) کو لے جائے۔(43)

يُقَلِّبُ اللّٰهُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّاُولِي الْاَبْصَارِ ﴿۴۴﴾

اور اللہ ہی رات اور دن کو بدلتا رہتا ہے۔ اہل بصارت کے لئے اس میں بڑی عبرت ہے۔(44)

وَاللّٰهُ خَلَقَ كُلَّ دَآبَّةٍ مِّنْ مَّآءٍ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰى بَطْنِهٖ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰى رِجْلَيْنِ ۚ
وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰٓى اَرْبَعٍ ؕ يَخْلُقُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۴۵﴾

اور اللہ ہی نے زمین پر چلنے والے ہر جاندار کو پانی سے پیدا کیا ہے۔ تو ان میں سے کوئی پیٹ کے بل چلتا ہے۔ اور کوئی دو ٹانگوں پر چلتا ہے اور کوئی چار ٹانگوں پر۔ اللہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔ بے شک اللہ ہر شئے پر پوری قدرت رکھتا ہے۔(45)

لَقَدْ اَنْزَلْنَآ اٰيٰتٍ مُّبَيِّنٰتٍ ؕ وَاللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۴۶﴾

یقیناً ہم نے حقیقت واضح کرنے والی آیتیں نازل کر دی ہیں۔ اور اللہ جسے چاہتا ہے سیدھے راستے کی طرف راہنمائی کر دیتا ہے۔(46)

وَيَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالرَّسُوْلِ وَاَطَعْنَا ثُمَّ يَتَوَلّٰى فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ؕ وَمَآ اُولٰٓئِكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۴۷﴾

اور وہ کہتے ہیں کہ ہم اللہ اور رسول پر ایمان لائے ہیں۔ اور ہم نے اطاعت بھی کی۔ مگر اس کے بعد ان میں سے ایک گروہ منہ پھر لیتا ہے اور ایسے لوگ ہرگز مؤمن نہیں ہیں۔(47)

وَاِذَا دُعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۴۸﴾

اور جب انہیں اللہ اور اس کے رسول کی طرف بلایا جاتا ہے تاکہ رسول ان کے درمیان فیصلہ کر دیں تو ایک دم ان میں سے ایک گروہ منہ پھیر لیتا ہے۔(48)

وَاِنْ يَّكُنْ لَّهُمُ الْحَقُّ يَاْتُوْٓا اِلَيْهِ مُذْعِنِيْنَ ﴿۴۹﴾ؕ

اور اگر فیصلہ ان کے موافق ہو (اس میں ان کا فائدہ ہو) تو پھر سر تسلیم خم کئے اس (رسول) کی طرف آ جاتے ہیں۔(49)

اَفِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ اَمِ ارْتَابُوْٓا اَمْ يَخَافُوْنَ اَنْ يَّحِيْفَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَرَسُوْلُهٗ ؕ بَلْ اُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۵۰﴾

ان کے دلوں میں (نفاق وغیرہ) کی کوئی بیماری ہے یا (اسلام کے متعلق) شک میں مبتلا ہیں یا پھر ڈرتے ہیں کہ اللہ اور اس کا رسول ان کے ساتھ زیادتی کریں گے؟ (نہیں) بلکہ یہ لوگ خود ظلم و زیادتی کرنے والے ہیں۔(50)

اِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذَا دُعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اَنْ يَّقُوْلُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ؕ وَ
اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۵۱﴾

اہل ایمان کو جب اللہ اور رسول کی طرف بلایا جائے کہ رسول ان کے درمیان فیصلہ کریں تو ان کا قول یہ ہوتا ہے کہ وہ کہتے ہیں ہم نے سنا اور اطاعت کی۔ اور یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔(51)

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَخْشَ اللّٰهَ وَيَتَّقْهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ﴿۵۲﴾

اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے۔ اور اللہ سے ڈرے اور پرہیزگاری اختیار کرے (اس کی نافرمانی سے بچے)۔ تو ایسے ہی

لوگ کامیاب ہونے والے ہیں۔(52)

وَ اَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَیْمَانِهِمْ لَىٕنْ اَمَرْتَهُمْ لَیَخْرُجُنَّ ؕ قُلْ لَّا تُقْسِمُوْا ۚ طَاعَةٌ مَّعْرُوْفَةٌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِیْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۵۳﴾

اور یہ (منافق) اپنے مقدور بھر اللہ کی قسمیں کھا کر کہتے ہیں کہ اگر آپ انہیں حکم دیں گے تو وہ (اپنے گھروں سے بھی) نکل کھڑے ہوں گے آپؐ کہہ دیجئے کہ تم قسمیں نہ کھاؤ۔ پس معروف ومعلوم فرمانبرداری مطلوب ہے۔ بے شک جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے خوب واقف ہے۔(53)

قُلْ اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَیْهِ مَا حُمِّلَ وَ عَلَیْكُمْ مَّا حُمِّلْتُمْ ؕ وَ اِنْ تُطِیْعُوْهُ تَهْتَدُوْا ؕ وَ مَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ ﴿۵۴﴾

آپؐ کہہ دیجئے! کہ تم اللہ کی اطاعت کرو۔ اور رسول کی اطاعت کرو۔ اور اگر تم روگردانی کرو گے تو رسول کے ذمہ وہی ہے جو ذمہ داری اس پر ڈالی گئی ہے اور تمہارے ذمہ وہ ہے جو ذمہ داری تم پر ڈالی گئی ہے۔ اور تم اگر اس کی اطاعت کرو گے تو خود ہی ہدایت پاؤ گے۔ ورنہ رسول کے ذمہ واضح طور پر پیغام پہنچانے کے سوا کچھ نہیں ہے۔(54)

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِی الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۪ وَ لَیُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِیْنَهُمُ الَّذِی ارْتَضٰى لَهُمْ وَ لَیُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ؕ یَعْبُدُوْنَنِیْ لَا یُشْرِكُوْنَ بِیْ شَیْــٴًـا ؕ وَ مَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۵۵﴾

جو لوگ تم میں سے ایمان لائے اور نیک عمل کئے اللہ نے ان سے وعدہ کیا ہے کہ وہ انہیں زمین میں اسی طرح اقتدار عطا کرے گا جس طرح ان سے پہلے گزرے ہوئے لوگوں کو عطا کیا تھا۔ اور جس دین کو اللہ نے ان کے لیے پسند کیا ہے وہ ضرور اس دین کو ان کے لیے غالب کر دے گا۔ اور ان کے خوف کو امن سے بدل دے گا۔ پس وہ میری عبادت کریں اور کسی کو میرا شریک نہ بنائیں۔ اور جو اس کے بعد کفر اختیار کرے۔ وہی لوگ فاسق ہیں۔(55)

وَ اَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۵۶﴾

اور نماز کی پابندی کرو اور زکوٰۃ ادا کرو۔ اور رسولؐ کی اطاعت کرو۔ تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔(56)

لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مُعْجِزِیْنَ فِی الْاَرْضِ ۚ وَ مَاْوٰىهُمُ النَّارُ ؕ وَ لَبِئْسَ الْمَصِیْرُ ﴿۵۷﴾

جو لوگ کافر ہیں ان کے بارے میں خیال نہ کرو کہ وہ زمین میں خدا کو عاجز کر دیں گے۔ ان کا ٹھکانہ جہنم ہے اور وہ بہت ہی برا ٹھکانہ ہے۔(57)

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لِیَسْتَاْذِنْكُمُ الَّذِیْنَ مَلَكَتْ اَیْمَانُكُمْ وَ الَّذِیْنَ لَمْ یَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ ثَلٰثَ مَرّٰتٍ ؕ مِنْ قَبْلِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَ حِیْنَ تَضَعُوْنَ ثِیَابَكُمْ مِّنَ الظَّهِیْرَةِ وَ مِنْۢ بَعْدِ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ ؕ۫ ثَلٰثُ عَوْرٰتٍ لَّكُمْ ؕ لَیْسَ عَلَیْكُمْ وَ لَا عَلَیْهِمْ جُنَاحٌۢ بَعْدَهُنَّ ؕ طَوّٰفُوْنَ عَلَیْكُمْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ كَذٰلِكَ

يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ ۗ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿٥٨﴾

اے ایمان والو! چاہیے کہ تمہارے غلام اور وہ بچے جو ابھی بلوغت کو نہیں پہنچے (گھروں میں داخل ہوتے وقت) تین بار تم سے اجازت طلب کریں۔ فجر کی نماز سے پہلے، اور جس وقت تم دوپہر کو اپنے کپڑے اتار دیتے ہو اور نماز عشاء کے بعد۔ یہ تین وقت (آرام کرنے کیلئے) تمہارے لئے پردے کے وقت ہیں۔ ان اوقات کے علاوہ تم پر اور ان پر کوئی حرج نہیں ہے تم لوگ ایک دوسرے کے پاس بار بار چکر لگاتے رہتے ہو۔ اسی طرح اللہ آیتوں کو کھول کر بیان کرتا ہے اور اللہ بڑا جاننے والا، بڑا حکمت والا ہے۔(58)

وَاِذَا بَلَغَ الْاَطْفَالُ مِنْكُمُ الْحُلُمَ فَلْيَسْتَاْذِنُوْا كَمَا اسْتَاْذَنَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۗ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ
لَكُمْ اٰيٰتِهٖ ۗ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿٥٩﴾

اور جب تمہارے لڑکے بلوغت کو پہنچ جائیں تو انہیں بھی اسی طرح اجازت لینی چاہیے۔ جس طرح ان سے پہلے لوگ (اپنے بڑوں سے) اجازت لیتے رہے ہیں اسی طرح اللہ تعالیٰ تمہارے لئے اپنی آیتیں کھول کر بیان کرتا ہے۔ اور اللہ بڑا جاننے والا، بڑا حکمت والا ہے۔(59)

وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَاءِ اللَّاتِي لَا يَرْجُونَ نِكَاحًا فَلَيْسَ عَلَيْهِنَّ جُنَاحٌ أَنْ يَضَعْنَ ثِيَابَهُنَّ غَيْرَ
مُتَبَرِّجَاتٍ بِزِينَةٍ ۖ وَأَنْ يَسْتَعْفِفْنَ خَيْرٌ لَهُنَّ ۗ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿٦٠﴾

اور وہ عورتیں جو (بڑھاپے کی وجہ سے) خانہ نشین ہوگئی ہوں جنہیں نکاح کی کوئی آرزو نہ ہو۔ ان کیلئے کوئی حرج نہیں ہے کہ وہ اپنے (پردہ کے) کپڑے اتار کر رکھ دیں بشرطیکہ زینت کی نمائش کرنے والیاں نہ ہوں۔ اور اگر اس سے بھی باز رہیں (اور پاکدامنی سے کام لیں) تو یہ اور بہتر ہے۔ اور اللہ بڑا سننے والا، بڑا جاننے والا ہے۔(60)

لَيْسَ عَلَى الْاَعْمٰى حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْاَعْرَجِ حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْمَرِيْضِ حَرَجٌ وَّلَا عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ اَنْ تَاْكُلُوْا
مِنْۢ بُيُوْتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اٰبَآئِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اُمَّهٰتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اِخْوَانِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اَخَوٰتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ
اَعْمَامِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ عَمّٰتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اَخْوَالِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ خٰلٰتِكُمْ اَوْ مَا مَلَكْتُمْ مَّفَاتِحَهٗٓ اَوْ صَدِيْقِكُمْ ۗ
لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَاْكُلُوْا جَمِيْعًا اَوْ اَشْتَاتًا ۗ فَاِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ تَحِيَّةً
مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُبٰرَكَةً طَيِّبَةً ۗ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿٦١﴾

اور اندھے کیلئے کوئی مضائقہ نہیں ہے اور نہ ہی لنگڑے کیلئے کوئی مضائقہ ہے اور نہ بیمار کیلئے اور نہ خود تمہارے لئے کوئی حرج ہے کہ تم اپنے گھروں سے کھاؤ۔ یا اپنے باپ دادا کے گھروں سے یا اپنی ماؤں کے گھروں سے یا اپنے بھائیوں یا اپنی بہنوں کے گھروں سے یا اپنے چچاؤں کے گھروں سے یا اپنی پھوپھیوں کے گھروں سے یا اپنے ماموؤں کے گھروں سے یا اپنی خالاؤں کے گھروں سے یا ان کے گھروں سے جن کی کنجیاں تمہارے اختیار میں ہیں یا اپنے دوستوں کے گھروں سے۔ تمہارے لئے کوئی مضائقہ نہیں ہے کہ اکٹھے ہو کر کھاؤ۔ یا الگ الگ (ہاں البتہ) جب گھروں میں داخل ہونے لگو تو اپنے لوگوں کو سلام کرلیا کرو۔ یہ اللہ کی طرف سے پاکیزہ اور بابرکت ہدیہ ہے اللہ اسی طرح آیتیں

کھول کر بیان کرتا ہے تا کہ تم عقل سے کام لو۔(61)

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَإِذَا كَانُوا مَعَهُ عَلَىٰ أَمْرٍ جَامِعٍ لَّمْ يَذْهَبُوا حَتَّىٰ يَسْتَأْذِنُوهُ ۚ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَأْذِنُونَكَ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ ۚ فَإِذَا اسْتَأْذَنُوكَ لِبَعْضِ شَأْنِهِمْ فَأْذَن لِّمَن شِئْتَ مِنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمُ اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٦٢﴾

مؤمن تو صرف وہ لوگ ہیں جو اللہ اور اس کے رسولؐ پر ایمان رکھتے ہیں اور جب کسی اجتماعی معاملہ میں رسول کے ساتھ ہوتے ہیں تو جب تک آپؐ سے اجازت نہیں لیتے کہیں نہیں جاتے۔ بے شک جو لوگ آپؐ سے اجازت مانگتے ہیں وہی اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتے ہیں۔ پس جب وہ آپؐ سے اپنے کسی کام کیلئے اجازت مانگیں تو آپؐ ان میں سے جسے چاہیں اجازت دے دیں اور ان کیلئے اللہ سے مغفرت طلب کریں۔ بیشک اللہ بڑا بخشنے والا، بڑا رحم کرنے والا ہے۔(62)

لَّا تَجْعَلُوا دُعَاءَ الرَّسُولِ بَيْنَكُمْ كَدُعَاءِ بَعْضِكُم بَعْضًا ۚ قَدْ يَعْلَمُ اللَّهُ الَّذِينَ يَتَسَلَّلُونَ مِنكُمْ لِوَاذًا ۚ فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَن تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٦٣﴾

اے ایمان والو! اپنے درمیان رسول کے بلانے کو آپس میں ایک دوسرے کو بلانے کی طرح نہ بناؤ۔ اللہ ان لوگوں کو خوب جانتا ہے جو تم میں سے ایک دوسرے کی آڑ لے کر چپکے سے چلے جاتے ہیں۔ جو لوگ حکمِ الٰہی سے انحراف کرتے ہیں ان کو اس بات سے ڈرنا چاہیے کہ وہ کسی فتنہ میں مبتلا نہ ہو جائیں یا انہیں کوئی دردناک عذاب نہ پہنچ جائے۔(63)

أَلَا إِنَّ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ قَدْ يَعْلَمُ مَا أَنتُمْ عَلَيْهِ وَيَوْمَ يُرْجَعُونَ إِلَيْهِ فَيُنَبِّئُهُم بِمَا عَمِلُوا ۗ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿٦٤﴾

خبردار! جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے وہ اللہ ہی کا ہے۔ تم جس حال میں ہو اللہ اسے خوب جانتا ہے اور اس دن کو بھی جب لوگ اس کی بارگاہ میں لوٹائے جائیں گے تو وہ انہیں بتائے گا جو اعمال وہ کرتے رہے تھے۔ اور اللہ ہر چیز کا بڑا جاننے والا ہے۔(64)

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

اہم مضامین سورہ فرقان

مضمون	صفحہ نمبر
لیکون للعالمین نذیرا سے مراد۔	535
مشرکین کے خدا کسی چیز کی قدرت نہیں رکھتے۔	535
کفار کے نبی کریمؐ پر اعتراضات اور اللہ کی طرف سے ان کا جواب۔	535
ظالم لوگ کہتے ہیں کہ آپؐ پر جادو ہوا۔	536
جنت اور دوزخ کا ذکر۔	536
مشرکین کے خودساختہ خداؤں سے قیامت کے روز اللہ کا سوال۔	537
کفار کا مطالبہ کہ نبی کریمؐ پر فرشتہ کیوں نہ اتارا گیا۔	538
قیامت کا ذکر۔	538

مضمون	صفحہ نمبر
کفار کی حسرت۔	538
قرآن کا مہجور بنا دیا جانا۔	538
قوم موسیٰؑ اور قوم نوحؑ کا ذکر۔	539
قوم عاد، قوم ثمود اور اصحاب الرس کا ذکر۔	539
اللہ تعالیٰ کی نشانیوں کا ذکر۔	540
عباد الرحمن کے اوصاف۔	541

25۔سورہ فرقان

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

میں شروع کرتا ہوں اللہ کے نام کے ساتھ، جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے۔

تَبٰرَکَ الَّذِیۡ نَزَّلَ الۡفُرۡقَانَ عَلٰی عَبۡدِہٖ لِیَکُوۡنَ لِلۡعٰلَمِیۡنَ نَذِیۡرَا ۙ﴿۱﴾

بابرکت ہے وہ ذات جس نے اپنے بندہ پر قرآن نازل کیا ہے تاکہ وہ تمام جہانوں کیلئے ڈرانے والا بن جائے۔(1)

تمام جہانوں سے مراد مخاطب قوم اور قیامت تک آنے والے افراد ہیں۔

الَّذِیۡ لَہٗ مُلۡکُ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ وَ لَمۡ یَتَّخِذۡ وَلَدًا وَّ لَمۡ یَکُنۡ لَّہٗ شَرِیۡکٌ فِی الۡمُلۡکِ وَ خَلَقَ کُلَّ شَیۡءٍ فَقَدَّرَہٗ تَقۡدِیۡرًا ﴿۲﴾

جس کیلئے آسمانوں اور زمین کی بادشاہی ہے اور اس نے کسی کو بیٹا نہیں بنایا۔ اور نہ بادشاہی میں اس کا کوئی شریک ہے۔ اور اس نے ہر چیز کو پیدا کیا ہے اور ہر چیز کا ایک اندازہ (پیمانہ) مقرر کیا ہے۔(2)

وَ اتَّخَذُوۡا مِنۡ دُوۡنِہٖۤ اٰلِـہَۃً لَّا یَخۡلُقُوۡنَ شَیۡئًا وَّ ہُمۡ یُخۡلَقُوۡنَ وَ لَا یَمۡلِکُوۡنَ لِاَنۡفُسِہِمۡ ضَرًّا وَّ لَا نَفۡعًا وَّ لَا یَمۡلِکُوۡنَ مَوۡتًا وَّ لَا حَیٰوۃً وَّ لَا نُشُوۡرًا ﴿۳﴾

اور ان (مشرکوں) نے اللہ کو چھوڑ کر ایسے خدا بنائے ہیں جو کوئی چیز پیدا نہیں کر سکتے اور وہ خود پیدا کئے ہوئے ہیں۔ اور وہ خود اپنے لئے نقصان یا نفع کے مالک و مختار نہیں ہیں۔ جو نہ مار سکتے ہیں نہ زندہ کر سکتے ہیں۔ اور نہ ہی کسی مرے ہوئے کو دوبارہ اٹھا سکتے ہیں۔(3)

وَ قَالَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡۤا اِنۡ ہٰذَاۤ اِلَّاۤ اِفۡکُ ۣ افۡتَرٰىہُ وَ اَعَانَہٗ عَلَیۡہِ قَوۡمٌ اٰخَرُوۡنَ ۚۛ فَقَدۡ جَآءُوۡ ظُلۡمًا وَّ زُوۡرًا ۚ﴿۴﴾

اور جو لوگ کافر ہیں وہ کہتے ہیں کہ یہ (قرآن) محض ایک جھوٹ ہے جسے اس شخص نے گھڑ لیا ہے اور کچھ دوسرے لوگوں نے اس کام میں اس کی مدد کی ہے۔ (یہ بات کہہ کر) خود یہ لوگ بڑے ظلم اور جھوٹ کے مرتکب ہوئے ہیں۔(4)

وَ قَالُوۡۤا اَسَاطِیۡرُ الۡاَوَّلِیۡنَ اکۡتَتَبَہَا فَہِیَ تُمۡلٰی عَلَیۡہِ بُکۡرَۃً وَّ اَصِیۡلًا ﴿۵﴾

اور کہتے ہیں کہ یہ تو پہلے لوگوں کی لکھی ہوئی داستانیں ہیں جو اس شخص نے لکھوائی ہیں اور وہ صبح و شام اس کے سامنے پڑھی جاتی ہیں۔(5)

قُلۡ اَنۡزَلَہُ الَّذِیۡ یَعۡلَمُ السِّرَّ فِی السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ ؕ اِنَّہٗ کَانَ غَفُوۡرًا رَّحِیۡمًا ﴿۶﴾

آپؐ کہہ دیجئے! کہ اس (قرآن) کو اس اللہ نے نازل کیا ہے جو آسمانوں اور زمین کی پوشیدہ باتوں کو جانتا ہے۔ بے شک وہ بڑا بخشنے والا، بڑا رحم کرنے والا ہے۔(6)

وَقَالُوْا مَالِ هٰذَا الرَّسُوْلِ يَاْكُلُ الطَّعَامَ وَيَمْشِيْ فِي الْاَسْوَاقِ ۭ لَوْلَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَلَكٌ فَيَكُوْنَ مَعَهٗ نَذِيْرًا ۙ﴿۷﴾

اور وہ کہتے ہیں کہ یہ کیسا رسول ہے جو کھانا کھاتا ہے اور بازاروں میں چلتا پھرتا ہے؟ اس پر کوئی فرشتہ کیوں نہ اتارا گیا جو اس کے ساتھ ڈرانے والا ہوتا؟(7)

اَوْ يُلْقٰٓى اِلَيْهِ كَنْزٌ اَوْ تَكُوْنُ لَهٗ جَنَّةٌ يَّاْكُلُ مِنْهَا ۭ وَقَالَ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا ﴿۸﴾

یا اس پر کوئی خزانہ اتارا جاتا یا اس کے لئے کوئی باغ ہی ہوتا جس سے یہ کھاتا؟ اور ظالموں نے تو (یہاں تک) کہہ دیا کہ تم ایک ایسے شخص کی پیروی کر رہے ہو جس پر جادو کیا گیا ہے۔(8)

یعنی جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ نبی کریمؐ پر جادو کیا گیا اللہ تعالی انہیں ظالم کہہ رہے ہیں۔ مگر ہمارے ہاں کچھ لوگوں کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ ایسا ہوا تھا۔ حالانکہ جادو اور اس کے اثرات کے حامل لوگ (یعنی اس فن کے ماہر) یہ تسلیم کرتے ہیں کہ مضبوط قوت ارادی اور اعلی اخلاق و کردار والے شخص پر جادو نہیں کیا جا سکتا۔ نبی براہ راست اللہ کی نگرانی میں ہوتا ہے۔ اس کے بارے ایسا تصور رکھنا باطل ہے۔

اُنْظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوْا لَكَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَبِيْلًا ﴿۹﴾

دیکھئے! یہ لوگ آپ کے متعلق کیسی کیسی باتیں بیان کرتے ہیں سو وہ گمراہ ہو گئے ہیں سو اب وہ راہ نہیں پا سکتے۔(9)

تَبٰرَكَ الَّذِيْٓ اِنْ شَاۗءَ جَعَلَ لَكَ خَيْرًا مِّنْ ذٰلِكَ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ وَيَجْعَلْ لَّكَ قُصُوْرًا ﴿۱۰﴾

بڑا بابرکت ہے وہ اللہ جو اگر چاہے تو آپ کو اس (کفار کی بیان کردہ چیزوں) سے بہتر دے دے۔ یعنی ایسے باغات کہ جن کے نیچے نہریں جاری ہوں۔ اور آپ کیلئے عالیشان محل بنوا دے۔(10)

بَلْ كَذَّبُوْا بِالسَّاعَةِ ۣ وَاَعْتَدْنَا لِمَنْ كَذَّبَ بِالسَّاعَةِ سَعِيْرًا ﴿۱۱﴾ۚ

اصل میں یہ لوگ قیامت کو جھٹلاتے ہیں اور جو لوگ قیامت کو جھٹلاتے ہیں ہم نے ان کیلئے بھڑکتی ہوئی آگ تیار کر رکھی ہے۔(11)

اِذَا رَاَتْهُمْ مِّنْ مَّكَانٍۢ بَعِيْدٍ سَمِعُوْا لَهَا تَغَيُّظًا وَّزَفِيْرًا ﴿۱۲﴾

اور وہ آگ جب انہیں دور سے دیکھے گی تو وہ اس کا جوش مارنا اور چنگھاڑنا سنیں گے۔(12)

وَاِذَآ اُلْقُوْا مِنْهَا مَكَانًا ضَيِّقًا مُّقَرَّنِيْنَ دَعَوْا هُنَالِكَ ثُبُوْرًا ﴿۱۳﴾ۭ

اور جب انہیں زنجیروں میں جکڑ کر کسی تنگ راستہ سے دوزخ میں ڈال دیا جائے گا تو وہاں اپنی موت کو پکاریں گے۔(13)

لَا تَدْعُوا الْيَوْمَ ثُبُوْرًا وَّاحِدًا وَّادْعُوْا ثُبُوْرًا كَثِيْرًا ﴿۱۴﴾

(ان سے کہا جائے گا کہ) آج ایک موت کو نہ پکارو، بلکہ بہت سی اموات کو پکارو۔(14)

قُلْ اَذٰلِكَ خَيْرٌ اَمْ جَنَّةُ الْخُلْدِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ۭ كَانَتْ لَهُمْ جَزَاۗءً وَّمَصِيْرًا ﴿۱۵﴾

آپؐ ان سے کہیے کہ آیا یہ دوزخ کی آگ اچھی ہے یا وہ دائمی جنت جس کا پرہیزگاروں سے وعدہ کیا گیا ہے۔ یہ ان کے اعمال کا صلہ ہے اور آخری ٹھکانا۔(15)

لَهُمْ فِيهَا مَا يَشَآءُوْنَ خٰلِدِيْنَ ؕ كَانَ عَلٰى رَبِّكَ وَعْدًا مَّسْـُٔوْلًا ﴿١٦﴾

اس میں ان کیلئے وہ سب کچھ ہوگا جو وہ چاہیں گے وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ یہ ایک وعدہ ہے جو آپؐ کے رب کے ذمہ ہے جس کے متعلق رب سے سوال کیا جا سکتا ہے۔(16)

وَ يَوْمَ يَحْشُرُهُمْ وَ مَا يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَقُوْلُ ءَاَنْتُمْ اَضْلَلْتُمْ عِبَادِيْ هٰٓؤُلَآءِ اَمْ هُمْ ضَلُّوا السَّبِيْلَ ﴿١٧﴾ؕ

اور جس دن اللہ ان لوگوں کو اور ان کے ان معبودوں کو جنہیں وہ اللہ کو چھوڑ کر پوجتے رہے ہیں۔ اکٹھا کرے گا تو اللہ ان معبودوں سے پوچھے گا کہ آیا تم نے میرے ان بندوں کو گمراہ کیا تھا؟ یا وہ خود ہی سیدھے راستہ سے بھٹک گئے تھے؟(17)

قَالُوْا سُبْحٰنَكَ مَا كَانَ يَنْۢبَغِيْ لَنَآ اَنْ نَّتَّخِذَ مِنْ دُوْنِكَ مِنْ اَوْلِيَآءَ وَ لٰكِنْ مَّتَّعْتَهُمْ وَ اٰبَآءَهُمْ حَتّٰى نَسُوا الذِّكْرَ ۚ وَ كَانُوْا قَوْمًۢا بُوْرًا ﴿١٨﴾

وہ کہیں گے کہ پاک ہے تیری ذات۔ ہمیں یہ حق نہیں تھا کہ ہم تجھے چھوڑ کر کسی اور کو اپنا مولا بنائیں۔ لیکن تو نے انہیں اور ان کے باپ دادا کو خوب آسودگی اور آسائش عطا کی۔ یہاں تک کہ انہوں نے تیری یاد بھلادی۔ اور اس طرح تباہ وبرباد ہو گئے۔(18)

فَقَدْ كَذَّبُوْكُمْ بِمَا تَقُوْلُوْنَ ۙ فَمَا تَسْتَطِيْعُوْنَ صَرْفًا وَّ لَا نَصْرًا ۚ وَ مَنْ يَّظْلِمْ مِّنْكُمْ نُذِقْهُ عَذَابًا كَبِيْرًا ﴿١٩﴾

اے کافرو! اس طرح وہ (تمہارے معبود) تمہاری ان باتوں کو جھٹلا دیں گے جو تم کرتے ہو۔ پھر نہ تو تم عذاب کو ٹال سکو گے اور نہ ہی اپنی کوئی مدد کر سکو گے۔ اور تم میں سے جو ظلم کرے گا ہم اسے بڑے عذاب کا مزہ چکھائیں گے۔(19)

وَ مَآ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّآ اِنَّهُمْ لَيَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَ يَمْشُوْنَ فِي الْاَسْوَاقِ ؕ وَ جَعَلْنَا بَعْضَكُمْ لِبَعْضٍ فِتْنَةً ؕ اَتَصْبِرُوْنَ ۚ وَ كَانَ رَبُّكَ بَصِيْرًا ﴿٢٠﴾

ہم نے آپؐ سے پہلے جتنے رسول بھیجے ہیں وہ سب کھانا بھی کھاتے تھے اور بازاروں میں چلتے پھرتے بھی تھے۔ اور ہم نے تم انسانوں کو ایک دوسرے کیلئے ذریعہ آزمائش بنایا ہے تو کیا تم ثابت قدم رہو گے؟ اور آپ کا پروردگار بڑا دیکھنے والا ہے۔(20)

وَ قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا لَوْ لَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ نَرٰى رَبَّنَا ؕ لَقَدِ اسْتَكْبَرُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ وَ عَتَوْ عُتُوًّا كَبِيْرًا ﴿٢١﴾

اور جو لوگ ہمارے پاس آنے کی امید نہیں رکھتے وہ کہتے ہیں کہ ہمارے اوپر فرشتے کیوں نہیں اتارے گئے؟ یا ہم اپنے پروردگار کو ہی دیکھ

لیتے! انہوں نے اپنے دلوں میں اپنے آپ کو بہت بڑا سمجھا اور سرکشی میں حد سے گزر گئے ہیں۔(21)

يَوْمَ يَرَوْنَ الْمَلٰٓئِكَةَ لَا بُشْرٰى يَوْمَئِذٍ لِّلْمُجْرِمِيْنَ وَ يَقُوْلُوْنَ حِجْرًا مَّحْجُوْرًا ﴿٢٢﴾

یہ لوگ جس دن فرشتوں کو دیکھیں گے تو اس دن مجرموں کیلئے کوئی خوشی نہیں ہوگی اور وہ کہیں گے کہ کاش ان میں اور ہم میں کوئی روک دینے والی آڑ ہوتی۔(22)

وَ قَدِمْنَآ اِلٰى مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰهُ هَبَآءً مَّنْثُوْرًا ﴿٢٣﴾

اور ہم ان کے اعمال کی طرف متوجہ ہوں گے جو انہوں نے کئے ہوں گے۔ اور انہیں اڑتی ہوئی خاک بنا دیں گے۔(23)

اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ مُّسْتَقَرًّا وَّ اَحْسَنُ مَقِيْلًا ﴿٢٤﴾

اس دن بہشت والوں کا ٹھکانہ بہترین ہوگا۔ اور دوپہر کی آرام گاہ بھی عمدہ ہوگی۔(24)

وَ يَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَآءُ بِالْغَمَامِ وَ نُزِّلَ الْمَلٰٓئِكَةُ تَنْزِيْلًا ﴿٢٥﴾

اور جس دن بادل کے ساتھ آسمان شق ہوجائے گا۔ اور فرشتے جوق در جوق اتارے جائیں گے۔(25)

اَلْمُلْكُ يَوْمَئِذِ ۨالْحَقُّ لِلرَّحْمٰنِ ؕ وَ كَانَ يَوْمًا عَلَى الْكٰفِرِيْنَ عَسِيْرًا ﴿٢٦﴾

اس دن حقیقی بادشاہی رحمن کی ہوگی۔ اور وہ دن کافروں کیلئے بڑا سخت ہوگا۔(26)

وَ يَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى يَدَيْهِ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِى اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِيْلًا ﴿٢٧﴾

اور اس دن ظالم حسرت سے اپنے ہاتھوں کو کاٹے گا۔ اور کہے گا: کاش! میں نے رسول کے ساتھ سیدھا راستہ اختیار کیا ہوتا۔(27)

يٰوَيْلَتٰى لَيْتَنِىْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيْلًا ﴿٢٨﴾

ہائے میری بدبختی! کاش میں نے فلاں شخص کو اپنا دوست نہ بنایا ہوتا۔(28)

لَقَدْ اَضَلَّنِىْ عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ اِذْ جَآءَنِىْ ؕ وَ كَانَ الشَّيْطٰنُ لِلْاِنْسَانِ خَذُوْلًا ﴿٢٩﴾

اس نے قرآن کے میرے پاس آجانے کے بعد مجھے اس کے قبول کرنے سے بہکا دیا۔ اور شیطان تو ہے ہی مشکل وقت میں بے یار و مددگار چھوڑ دینے والا دغاباز۔(29)

وَ قَالَ الرَّسُوْلُ يٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِى اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا ﴿٣٠﴾

اور رسولؐ کہیں گے اے میرے پروردگار! میری قوم (امت) نے اس قرآن کو بالکل چھوڑ دیا تھا۔(30)

یعنی قیامت والے دن نبی کریمؐ اپنی امت کے ایسے غلط کار لوگوں کی حالت دیکھ کر کہیں گے کہ انہوں نے قرآنی تعلیمات سے بالکل بھی فائدہ نہیں اٹھایا۔ اسی کا نتیجہ ہے کہ یہ سزا بھگت رہے ہیں۔

وَ كَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِىٍّ عَدُوًّا مِّنَ الْمُجْرِمِيْنَ ؕ وَ كَفٰى بِرَبِّكَ هَادِيًا وَّ نَصِيْرًا ﴿٣١﴾

اوراسی طرح ہم نے ہر نبی کیلئے مجرموں میں سے بعض کودشمن بنادیا۔اورآپؐ کا پروردگار راہنمائی اورمدد کیلئے کافی ہے۔(31)

وَ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ لَا نُزِّلَ عَلَيْهِ الْقُرْاٰنُ جُمْلَةً وَّاحِدَةً ۛۚ كَذٰلِكَ ۛۚ لِنُثَبِّتَ بِهٖ فُؤَادَكَ وَ رَتَّلْنٰهُ تَرْتِيْلًا ﴿۳۲﴾

اورکافرلوگ کہتے ہیں کہ اس شخص پر پورا قرآن ایک ہی مرتبہ کیوں نہیں نازل کیا گیا؟ ہاں اس طرح اس لئے کیا کہ ہم تمہارے دل کوتقویت دیں۔اوراسی لئے اسے عمدہ ترتیب کے ساتھ ٹھہر ٹھہر کرنازل کیا ہے۔(32)

وَ لَا يَاْتُوْنَكَ بِمَثَلٍ اِلَّا جِئْنٰكَ بِالْحَقِّ وَ اَحْسَنَ تَفْسِيْرًا ﴿ؕ۳۳﴾

اور یہ لوگ جب بھی کوئی نیااعتراض اٹھاتے ہیں تو ہم اس کا صحیح جواب اورعمدہ تشریح آپؐ کے سامنے لے آتے ہیں۔(33)

اَلَّذِيْنَ يُحْشَرُوْنَ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ اِلٰى جَهَنَّمَ ۙ اُولٰٓئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّ اَضَلُّ سَبِيْلًا ﴿۳۴﴾

وہ لوگ جو اپنے منہ کے بل جہنم کی طرف لے جائے جائیں گے۔وہ ٹھکانے کے لحاظ سے بدتر اور راستہ کے اعتبار سے گمراہ تر ہیں۔(34)

وَ لَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَ جَعَلْنَا مَعَهٗۤ اَخَاهُ هٰرُوْنَ وَزِيْرًا ﴿ۚۖ۳۵﴾

بے شک ہم نے موسیٰؑ کو کتاب عطا کی۔اوران کے ساتھ ان کے بھائی ہارونؑ کوان کا وزیرمقررکیا۔(35)

فَقُلْنَا اذْهَبَاۤ اِلَى الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ؕ فَدَمَّرْنٰهُمْ تَدْمِيْرًا ﴿ؕ۳۶﴾

پھر ہم نے ان سے کہا کہ تم دونوں جاؤ اس قوم کی طرف جنہوں نے ہماری آیتوں کوجھٹلایا ہے۔(جب اس قوم نے نہ مانا) تو ہم نے ان کو بالکل ہلاک وبربادکردیا۔(36)

وَ قَوْمَ نُوْحٍ لَّمَّا كَذَّبُوا الرُّسُلَ اَغْرَقْنٰهُمْ وَ جَعَلْنٰهُمْ لِلنَّاسِ اٰيَةً ؕ وَ اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿ۚۖ۳۷﴾

اورنوحؑ کی قوم کوبھی ہم نے غرق کردیا جب انہوں نے رسولوں کوجھٹلایا۔اورانہیں لوگوں کیلئے نشانِ عبرت بنادیا اور ہم نے ظالموں کیلئے دردناک عذاب تیارکررکھا ہے۔(37)

وَّ عَادًا وَّ ثَمُوْدَاۡ وَ اَصْحٰبَ الرَّسِّ وَ قُرُوْنًۢا بَيْنَ ذٰلِكَ كَثِيْرًا ﴿۳۸﴾

اوراسی طرح ہم نے قومِ عاد وثمود اوراصحاب الرس کواوران کے درمیان، بہت سی نسلوں اور قوموں کوبھی ہلاک کیا۔(38)

وَ كُلًّا ضَرَبْنَا لَهُ الْاَمْثَالَ وَ كُلًّا تَبَّرْنَا تَتْبِيْرًا ﴿۳۹﴾

اورہم نے ہرایک کیلئے (پہلے برباد ہونے والوں) کی مثالیں بیان کیں۔اورآخرکارہم نے سب کونیست ونابودکردیا۔(39)

وَ لَقَدْ اَتَوْا عَلَى الْقَرْيَةِ الَّتِيْۤ اُمْطِرَتْ مَطَرَ السَّوْءِ ؕ اَفَلَمْ يَكُوْنُوْا يَرَوْنَهَا ۚ بَلْ كَانُوْا لَا يَرْجُوْنَ نُشُوْرًا ﴿۴۰﴾

اور یہ لوگ اس بستی سے گزرے ہیں! جس پر پتھروں کی بڑی بارش برسائی گئی تھی۔کیا (وہاں سے گزرتے ہوئے) اسے دیکھتے نہیں رہتے بلکہ (دراصل بات یہ ہے کہ) یہ دوبارہ اٹھنے کی امید ہی نہیں رکھتے۔(40)

وَ اِذَا رَاَوْكَ اِنْ يَّتَّخِذُوْنَكَ اِلَّا هُزُوًا ؕ اَهٰذَا الَّذِيْ بَعَثَ اللّٰهُ رَسُوْلًا ﴿۴۱﴾

اوروہ جب بھی آپؐ کودیکھتے ہیں توآپؐ کا مذاق اڑانے لگتے ہیں (اورکہتے ہیں) کیا یہ وہ ہے جسے اللہ نے رسول بنا کر بھیجا ہے؟(41)

اِنۡ كَادَ لَيُضِلُّنَا عَنۡ اٰلِهَتِنَا لَوۡ لَاۤ اَنۡ صَبَرۡنَا عَلَيۡهَا‌ ؕ وَسَوۡفَ يَعۡلَمُوۡنَ حِيۡنَ يَرَوۡنَ الۡعَذَابَ مَنۡ اَضَلُّ سَبِيۡلًا ﴿۴۲﴾

قریب تھا کہ یہ شخص ہمارے معبودوں سے ہمیں بہکا دے اگر ہم ان کی پرستش پر ثابت قدم نہ رہتے۔ تو عنقریب جب وہ عذاب الٰہی کو دیکھیں گے تو انہیں معلوم ہو جائے گا کہ راہِ راست سے کون زیادہ بھٹکا ہوا ہے؟ (42)

اَرَءَيۡتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰٮهُ ؕ اَفَاَنۡتَ تَكُوۡنُ عَلَيۡهِ وَكِيۡلًا ۙ﴿۴۳﴾

کیا آپؐ نے وہ شخص دیکھا ہے جس نے اپنی خواہش نفس کو اپنا خدا بنا رکھا ہے؟ کیا آپؐ اس کو کچھ سمجھا سکتے ہیں؟ (43)

اَمۡ تَحۡسَبُ اَنَّ اَكۡثَرَهُمۡ يَسۡمَعُوۡنَ اَوۡ يَعۡقِلُوۡنَ‌ ؕ اِنۡ هُمۡ اِلَّا كَالۡاَنۡعَامِ‌ بَلۡ هُمۡ اَضَلُّ سَبِيۡلًا ﴿۴۴﴾

کیا آپؐ خیال کرتے ہیں کہ ان میں سے اکثر سنتے یا سمجھتے ہیں؟ یہ تو محض چوپایوں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ گمراہ ہیں۔ (44)

اَلَمۡ تَرَ اِلٰى رَبِّكَ كَيۡفَ مَدَّ الظِّلَّ‌ ۚ وَلَوۡ شَآءَ لَجَعَلَهٗ سَاكِنًا‌ ۚ ثُمَّ جَعَلۡنَا الشَّمۡسَ عَلَيۡهِ دَلِيۡلًا ۙ﴿۴۵﴾

کیا تم نے اپنے پروردگار کی قدرت کی طرف نہیں دیکھا کہ اس نے سایہ کو کیسے پھیلایا ہے؟ اور اگر وہ چاہتا تو اسے ایک جگہ ٹھہرا ہوا بنا دیتا۔ پھر ہم نے سورج کو اس پر دلیل بنا دیا۔ (45)

ثُمَّ قَبَضۡنٰهُ اِلَيۡنَا قَبۡضًا يَّسِيۡرًا ﴿۴۶﴾

پھر ہم اس سایہ کو تھوڑا تھوڑا کر کے اپنی طرف سمیٹتے جاتے ہیں۔ (46)

وَهُوَ الَّذِىۡ جَعَلَ لَـكُمُ الَّيۡلَ لِبَاسًا وَّالنَّوۡمَ سُبَاتًا وَّجَعَلَ النَّهَارَ نُشُوۡرًا ﴿۴۷﴾

اور اللہ وہی ہے جس نے تمہارے لئے رات کو پردہ پوش اور نیند کو باعث راحت۔ اور دن کو اٹھ کھڑے ہونے کا وقت بنایا۔ (47)

وَهُوَ الَّذِىۡۤ اَرۡسَلَ الرِّيٰحَ بُشۡرًۢا بَيۡنَ يَدَىۡ رَحۡمَتِهٖ‌ ۚ وَاَنۡزَلۡنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً طَهُوۡرًا ۙ﴿۴۸﴾

اور وہ ذات وہی ہے جو ہواؤں کو اپنی رحمت (بارش) سے پہلے خوشخبری بنا کر بھیجتا ہے۔ اور ہم آسمان سے پاک کرنے والا پانی برساتے ہیں۔ (48)

لِّنُحۡیِۦَ بِهٖ بَلۡدَةً مَّيۡتًا وَّنُسۡقِيَهٗ مِمَّا خَلَقۡنَاۤ اَنۡعَامًا وَّاَنَاسِىَّ كَثِيۡرًا ﴿۴۹﴾

تا کہ اس کے ذریعہ کسی مردہ شہر (قحط کا شکار) کو زندہ کریں۔ اور اپنی مخلوق میں سے بہت سے جانوروں اور انسانوں کو پلائیں۔

وَلَقَدۡ صَرَّفۡنٰهُ بَيۡنَهُمۡ لِيَذَّكَّرُوۡا ۖ فَاَبٰٓى اَكۡثَرُ النَّاسِ اِلَّا كُفُوۡرًا ﴿۵۰﴾

اور ہم نے اس (قرآن کی آیتوں) کو مختلف طرح سے لوگوں میں بیان کیا تا کہ نصیحت پکڑیں۔ مگر بہت سے لوگوں نے انکار کے سوا قبول نہ کیا۔ (50)

وَلَوۡ شِئۡنَا لَبَـعَثۡنَا فِىۡ كُلِّ قَرۡيَةٍ نَّذِيۡرًا ۖ﴿۵۱﴾

اور اگر ہم چاہتے تو ہر بستی میں ڈرانے والا بھیج دیتے۔ (51)

فَلَا تُطِعِ الۡكٰفِرِيۡنَ وَجَاهِدۡهُمۡ بِهٖ جِهَادًا كَبِيۡرًا ﴿۵۲﴾

پس تو کافروں کا کہنا نہ مان۔اور تو اس (قرآن کی دعوت اور دلائل) کے ذریعے ان کے ساتھ بڑا جہاد کر۔(52)

وَهُوَ الَّذِيْ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ وَّ هٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ ۚ وَ جَعَلَ بَيْنَهُمَا بَرْزَخًا وَّ حِجْرًا مَّحْجُوْرًا ۝٥٣

اور اللہ وہی ہے جس نے دو دریاؤں کو آپس میں ملا دیا ہے یہ شیریں وخوشگوار ہے اور یہ سخت کھاری وتلخ ہے۔اور ان دونوں کے درمیان ایک حد فاصل اور مضبوط رکاوٹ بنا دی ہے۔(53)

وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ مِنَ الْمَآءِ بَشَرًا فَجَعَلَهٗ نَسَبًا وَّ صِهْرًا ؕ وَ كَانَ رَبُّكَ قَدِيْرًا ۝٥٤

اور اللہ وہی ہے جس نے پانی سے انسان کو پیدا کیا اور پھر اس کو خاندان والا اور سسرال والا بنایا۔اور تمہارا پروردگار بڑی قدرت والا ہے۔(54)

وَ يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُهُمْ وَ لَا يَضُرُّهُمْ ؕ وَ كَانَ الْكَافِرُ عَلٰى رَبِّهٖ ظَهِيْرًا ۝٥٥

اور وہ (مشرک) اللہ کو چھوڑ کر ان کی پرستش کرتے ہیں جو ان کو نہ نفع پہنچا سکتے ہیں نہ نقصان۔اور کافر تو ہمیشہ اپنے پروردگار کے مقابلے میں مخالفوں کی پشت پناہی کرتا ہے۔(55)

وَ مَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّ نَذِيْرًا ۝٥٦

اور ہم نے آپ ؐ کو نہیں بھیجا مگر خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر۔(56)

قُلْ مَاۤ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ اِلَّا مَنْ شَآءَ اَنْ يَّتَّخِذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ۝٥٧

اور آپ ؐ کہہ دیجئے! کہ میں اس (کار رسالت) پر تم سے کوئی معاوضہ نہیں مانگتا سوائے اس کے کہ جو چاہے اپنے پروردگار کا راستہ اختیار کرے۔(57)

وَ تَوَكَّلْ عَلَى الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ وَ سَبِّحْ بِحَمْدِهٖ ؕ وَ كَفٰى بِهٖ بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ خَبِيْرًا ۚۛ ۝٥٨

آپ ؐ اس زندہ خدا پر بھروسہ کیجئے جس کے لئے موت نہیں ہے۔اور اس کی حمد کی تسبیح کیجئے۔اور وہ اپنے بندوں کے گناہوں کی خبر رکھنے کیلئے خود کافی ہے۔(58)

اِۨلَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَ مَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۚ اَلرَّحْمٰنُ فَسْـَٔلْ بِهٖ خَبِيْرًا ۝٥٩

وہ اللہ جس نے آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کو چھ (6) دن میں پیدا کیا۔پھر عرش پر مستوی ہوا۔وہی رحمن ہے اس کے بارے میں کسی باخبر سے پوچھو۔(59)

وَ اِذَا قِيْلَ لَهُمُ اسْجُدُوْا لِلرَّحْمٰنِ قَالُوْا وَ مَا الرَّحْمٰنُ ۗ اَنَسْجُدُ لِمَا تَاْمُرُنَا وَ زَادَهُمْ نُفُوْرًا ۝٦٠

اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ رحمن کو سجدہ کرو۔تو وہ کہتے ہیں کہ یہ رحمن کیا چیز ہے؟ کیا ہم اسے سجدہ کریں جس کے بارے میں تم ہمیں حکم دو؟ اور یہ چیز ان کی نفرت میں اور اضافہ کر دیتی ہے۔(60)

تَبٰرَكَ الَّذِيْ جَعَلَ فِي السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّ جَعَلَ فِيْهَا سِرٰجًا وَّ قَمَرًا مُّنِيْرًا ۝٦١

بڑا بابرکت ہے وہ اللہ جس نے آسمان میں برج بنائے۔اور ان میں ایک چراغ (سورج) اور ایک چمکتا ہوا چاند بنایا۔(61)

وَ هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ الَّيْلَ وَ النَّهَارَ خِلْفَةً لِّمَنْ اَرَادَ اَنْ يَّذَّكَّرَ اَوْ اَرَادَ شُكُوْرًا ۝٦٢

اور اللہ وہی ہے جس نے رات اور دن کو ایک دوسرے کے پیچھے آنے والا بنایا ہے اس شخص کیلئے جو نصیحت حاصل کرنا چاہے یا شکر ادا کرنا چاہے۔(62)

وَ عِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِیْنَ یَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا وَّ اِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا ﴿۶۳﴾

اور رحمن کے بندے وہ ہیں جو زمین پر آہستہ آہستہ (عاجزی کے ساتھ) چلتے ہیں۔ اور جب جاہل لوگ ان سے خطاب کرتے ہیں تو وہ کہتے ہیں تم پر سلام ہو۔ (63)

وَ الَّذِیْنَ یَبِیْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّ قِیَامًا ﴿۶۴﴾

اور جو اپنے پروردگار کی بارگاہ میں سجدہ اور قیام کرتے ہوئے رات گزارتے ہیں۔ (64)

وَ الَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ ﴿ۖۗ﴾ اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ﴿۶۵﴾

اور جو کہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار! ہم سے جہنم کا عذاب دور رکھ۔ بے شک اس کا عذاب پوری ہلاکت ہے۔ (65)

اِنَّهَا سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّ مُقَامًا ﴿۶۶﴾

وہ (جہنم) بہت برا ٹھکانا ہے اور بہت بری جگہ ہے۔ (66)

وَ الَّذِیْنَ اِذَاۤ اَنْفَقُوْا لَمْ یُسْرِفُوْا وَ لَمْ یَقْتُرُوْا وَ كَانَ بَیْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا ﴿۶۷﴾

اور وہ جب خرچ کرتے ہیں تو نہ فضول خرچی کرتے ہیں اور نہ کنجوسی۔ بلکہ ان کا خرچ کرنا ان دونوں کے درمیان حد اعتدال پر ہوتا ہے۔ (67)

وَ الَّذِیْنَ لَا یَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَ لَا یَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَ لَا یَزْنُوْنَ ۚ وَ مَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِكَ یَلْقَ اَثَامًا ﴿۶۸﴾

اور وہ اللہ کے ساتھ کسی اور خدا کو نہیں پکارتے۔ اور جس جان (کے مارنے) کو اللہ نے حرام قرار دیا ہے اسے ناحق قتل نہیں کرتے۔ اور نہ زنا کرتے ہیں اور جو کوئی ایسا کرے گا تو وہ گناہ کی سزا پائے گا۔ (68)

یُّضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَ یَخْلُدْ فِیْهٖ مُهَانًا ﴿۶۹﴾

قیامت کے دن اس کا عذاب دوگنا کر دیا جائے گا۔ اور وہ اس میں ذلیل وخوار ہو کر ہمیشہ رہے گا۔ (69)

اِلَّا مَنْ تَابَ وَ اٰمَنَ وَ عَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓىِٕكَ یُبَدِّلُ اللّٰهُ سَیِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ﴿۷۰﴾

سوائے اس کے جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور نیک عمل کرے۔ کہ اللہ ایسے لوگوں کی برائیوں کو بھلائیوں سے بدل دے گا۔ اور اللہ بڑا بخشنے والا، بڑا رحم کرنے والا ہے۔ (70)

وَ مَنْ تَابَ وَ عَمِلَ صَالِحًا فَاِنَّهٗ یَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ مَتَابًا ﴿۷۱﴾

اور جو کوئی توبہ کرے اور نیک عمل کرے تو وہ اللہ کی طرف اس طرح رجوع کرتا ہے جو رجوع کرنے کا حق ہے۔ (71)

وَ الَّذِیْنَ لَا یَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ ۙ وَ اِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا ﴿۷۲﴾

اور جو جھوٹی گواہی نہیں دیتے۔ اور جو جب کسی بیہودہ کام کے پاس سے گزرتے ہیں تو شریفانہ انداز میں گزر جاتے ہیں۔ (72)

وَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَمْ يَخِرُّوْا عَلَيْهَا صُمًّا وَّ عُمْيَانًا ﴿۷۳﴾

اور جب انہیں ان کے پروردگار کی آیتوں کے ذریعہ سے نصیحت کی جاتی ہے تو وہ بہرے اور اندھے ہو کر ان پر گر نہیں پڑتے ۔(73)

یعنی وہ لوگ قرآن کو محض اعتراض اور نکتہ چینی کرنے کے لیے نہیں سنتے ۔ بلکہ اس سے فائدہ حاصل کرنے کے لیے سنتے ہیں ۔ اور اس کی آیات پر غور و فکر کرتے ہیں ۔

وَ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَ ذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّ اجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا ﴿۷۴﴾

اور وہ کہتے ہیں اے ہمارے رب! ہمیں ہماری بیویوں اور ہماری اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں پرہیزگاروں کا امام بنا۔(74)

اُولٰٓئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوْا وَ يُلَقَّوْنَ فِيْهَا تَحِيَّةً وَّ سَلٰمًا ﴿۷۵﴾

یہ وہ ہیں جنہیں ان کے صبر کے صلہ میں جنت میں بالا خانہ عطا کیا جائے گا ۔ اور وہاں ان کا دعا و سلام سے استقبال کیا جائے گا ۔(75)

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا وَّ مُقَامًا ﴿۷۶﴾

یہ اس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں ۔ وہ (بلند محلاتِ جنت) بہترین قرار گاہ اور عمدہ قیام گاہ ہیں ۔(76)

قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّيْ لَوْ لَا دُعَآؤُكُمْ ۚ فَقَدْ كَذَّبْتُمْ فَسَوْفَ يَكُوْنُ لِزَامًا ﴿۷۷﴾

فرما دیجئے: میرے رب کو تمہاری کوئی پرواہ نہیں اگر تم اس کی عبادت نہ کرو، پس واقعی تم نے اسے جھٹلایا ہے تو اب یہ (جھٹلانا تمہارے لئے) دائمی عذاب بنا رہے گا ۔(77)

❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁

اہم مضامین سورہ الشعراء

مضمون	صفحہ نمبر
طسم سے مراد۔	545
قصہ موسیٰؑ۔	546
فرعون کو معجزات کا دکھایا جانا۔	547
لاٹھی کا سانپ بن جانا۔اور	547
موسیٰؑ کے ہاتھ کا سفید چمکدار ہو جانا۔	547
جادوگروں سے مقابلہ۔	548
جادوگروں کا ایمان لے آنا۔	548
موسیٰؑ کو حکم کہ بنی اسرائیل کو لے کر نکل جاؤ۔	549
دریا کا پھٹ جانا۔	549
فرعون اور اس کی قوم کا غرق ہو جانا۔	550
قصہ ابراہیمؑ۔	550
قصہ نوحؑ۔	552
قصہ ھودؑ (قوم عاد)۔	553
قصہ صالحؑ (قوم ثمود)۔	554
اونٹنی کا بطور نشانی بھیجا جانا۔	555
قصہ لوطؑ۔	555
ایکہ والوں کا ذکر۔	556
قرآن جبریلؑ نے آپؐ کے قلب پر اتارا۔	557
ایک نشانی یہ بھی کہ علمائے بنی اسرائیل اس قرآن بارے جانتے ہیں۔	558
شیاطین قرآن نہیں سن سکتے۔	558
شرک کی ممانعت۔	559
شاعروں کی گمراہی۔	559

26- سورہ الشعرآء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

میں شروع کرتا ہوں اللہ کے نام کے ساتھ، جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے۔

طٰسٓمّٓ ﴿۱﴾

(ط) سانپ کا ذکر (قصہ موسیٰ)، (ط) کی شکل کے لحاظ سے (ط) سانپ کے کنڈلی مارنے کی شکل۔ (س) مرسلین، سابقہ رسولوں کا ذکر۔ (م) مخاطب، نبی کریمؐ کو ہدایات۔

تِلۡکَ اٰیٰتُ الۡکِتٰبِ الۡمُبِیۡنِ ﴿۲﴾ لَعَلَّکَ بَاخِعٌ نَّفۡسَکَ اَلَّا یَکُوۡنُوۡا مُؤۡمِنِیۡنَ ﴿۳﴾

یہ ایک واضح کتاب کی آیتیں ہیں۔(2) شاید آپ اس غم میں جان دے دیں گے کہ یہ لوگ ایمان نہیں لاتے۔(3)

اِنۡ نَّشَاۡ نُنَزِّلۡ عَلَیۡہِمۡ مِّنَ السَّمَآءِ اٰیَۃً فَظَلَّتۡ اَعۡنَاقُہُمۡ لَہَا خٰضِعِیۡنَ ﴿۴﴾

اگر ہم چاہیں تو ان پر آسمان سے کوئی ایسی نشانی اتاریں جس کے آگے ان کی گردنیں جھک جائیں۔(4)

وَ مَا یَاۡتِیۡہِمۡ مِّنۡ ذِکۡرٍ مِّنَ الرَّحۡمٰنِ مُحۡدَثٍ اِلَّا کَانُوۡا عَنۡہُ مُعۡرِضِیۡنَ ﴿۵﴾

اور جب بھی ان کے پاس رحمن کی طرف سے کوئی نئی نصیحت آتی ہے تو یہ اس سے منہ پھیر لیتے ہیں۔(5)

فَقَدۡ کَذَّبُوۡا فَسَیَاۡتِیۡہِمۡ اَنۡۢبٰٓؤُا مَا کَانُوۡا بِہٖ یَسۡتَہۡزِءُوۡنَ ﴿۶﴾

بے شک یہ جھٹلا چکے ہیں تو عنقریب ان کے سامنے اس چیز کی خبریں آئیں گی جس کا یہ مذاق اڑاتے رہے ہیں۔(6)

اَوَ لَمۡ یَرَوۡا اِلَی الۡاَرۡضِ کَمۡ اَنۡۢبَتۡنَا فِیۡہَا مِنۡ کُلِّ زَوۡجٍ کَرِیۡمٍ ﴿۷﴾

کیا انہوں نے زمین کی طرف غور سے نہیں دیکھا کہ ہم نے اس میں کتنی کثرت سے عمدہ نباتات اگائی ہیں۔(7)

اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیَۃً ؕ وَ مَا کَانَ اَکۡثَرُہُمۡ مُّؤۡمِنِیۡنَ ﴿۸﴾

بے شک اس کے اندر ایک بڑی نشانی ہے لیکن ان میں سے اکثر ایمان لانے والے نہیں ہیں۔(8)

وَ اِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿٩﴾

اور بے شک آپؐ کا پروردگار بڑا غالب، بڑا رحم کرنے والا ہے۔(9)

وَ اِذْ نَادٰى رَبُّكَ مُوْسٰٓى اَنِ ائْتِ الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٠﴾

اور جب آپ کے پروردگار نے موسیٰؑ کو حکم دیا کہ ظالم قوم کے پاس جاؤ۔(10)

قَوْمَ فِرْعَوْنَ ؕ اَلَا يَتَّقُوْنَ ﴿١١﴾ قَالَ رَبِّ اِنِّيْٓ اَخَافُ اَنْ يُّكَذِّبُوْنِ ﴿١٢﴾

یعنی فرعون کی قوم کے پاس۔کیا وہ نہیں ڈرتے؟(11) موسیٰؑ نے کہا اے میرے پروردگار! میں ڈرتا ہوں کہ وہ مجھے جھٹلائیں گے۔(12)

وَ يَضِيْقُ صَدْرِيْ وَ لَا يَنْطَلِقُ لِسَانِيْ فَاَرْسِلْ اِلٰى هٰرُوْنَ ﴿١٣﴾

اور میرا سینہ تنگ ہوتا ہے اور میری زبان نہیں چلتی۔سو ہارونؑ کے پاس بھی حکم بھیج (کہ وہ میرا ساتھ دے)۔(13)

وَ لَهُمْ عَلَيَّ ذَنْۢبٌ فَاَخَافُ اَنْ يَّقْتُلُوْنِ ﴿١٤﴾

اور ان لوگوں کا مجھ پر ایک گناہ (یعنی قبطی کے خون کا دعویٰ) بھی ہے۔سو مجھے یہ بھی خوف ہے کہ مجھ کو مار ہی ڈالیں گے۔(14)

قَالَ كَلَّا ۚ فَاذْهَبَا بِاٰيٰتِنَآ اِنَّا مَعَكُمْ مُّسْتَمِعُوْنَ ﴿١٥﴾

ارشاد ہوا ہرگز نہیں! تم دونوں ہماری نشانیاں لے کر جاؤ۔ہم تمہارے ساتھ ہیں۔سب کچھ سن رہے ہیں۔(15)

فَاْتِيَا فِرْعَوْنَ فَقُوْلَآ اِنَّا رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٦﴾

پس تم دونوں فرعون کے پاس جاؤ۔اور اس سے کہو کہ ہم تمام جہانوں کے پروردگار کے بھیجے ہوئے ہیں۔(16)

اَنْ اَرْسِلْ مَعَنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿١٧﴾

اور یہ بھی کہو کہ بنی اسرائیل کو ہمارے ساتھ بھیج دے۔(17)

قَالَ اَلَمْ نُرَبِّكَ فِيْنَا وَلِيْدًا وَّ لَبِثْتَ فِيْنَا مِنْ عُمُرِكَ سِنِيْنَ ﴿١٨﴾

فرعون نے کہا (اے موسیٰؑ) کیا تمہارے بچپن میں ہم نے تمہاری پرورش نہیں کی ہے؟ اور تو نے اپنی عمر کے کئی سال ہم میں گزارے ہیں۔(18)

وَ فَعَلْتَ فَعْلَتَكَ الَّتِيْ فَعَلْتَ وَ اَنْتَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿١٩﴾ قَالَ فَعَلْتُهَآ اِذًا وَّ اَنَا مِنَ الضَّآلِّيْنَ ﴿٢٠﴾

اور پھر تم نے اپنا وہ کام کر ڈالا جو تمہیں نہیں کرنا چاہیے تھا۔(یعنی ایک قبطی کو قتل کر دیا) اور تم ناشکری کرنے والوں میں سے ہو۔(ہماری پرورش اور احسانات کو بھول گئے ہو)۔(19) موسیٰؑ نے جواب دیا۔اُس وقت وہ کام میں نے نادانستگی میں کر دیا تھا۔(20)

فَفَرَرْتُ مِنْكُمْ لَمَّا خِفْتُكُمْ فَوَهَبَ لِيْ رَبِّيْ حُكْمًا وَّ جَعَلَنِيْ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿٢١﴾

پھر میں تمہارے خوف سے بھاگ گیا۔اس کے بعد میرے رب نے مجھے نبوت عطا کی۔اور مجھے رسولوں میں شامل کر لیا۔(21)

وَ تِلْكَ نِعْمَةٌ تَمُنُّهَا عَلَيَّ اَنْ عَبَّدْتَّ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿۲۲﴾

اور میری پرورش کا وہ احسان جو تو مجھے جتلا رہا ہے۔اس کا یہ مطلب نہیں کہ تو بنی اسرائیل کو غلام بنائے رکھے۔(22)
یعنی تیرے احسان جتلانے کی وجہ سے میں اپنے مقصد سے نہیں ہٹ جاؤں گا۔

قَالَ فِرْعَوْنُ وَمَا رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۳﴾

فرعون نے کہا! اور یہ رب العالمین کیا چیز ہے۔(23)

قَالَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ؕ اِنْ كُنْتُمْ مُّوْقِنِيْنَ ﴿۲۴﴾

موسیٰ نے کہا وہ آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کا پروردگار ہے۔اگر تم یقین کرنے والے ہو۔(24)

قَالَ لِمَنْ حَوْلَهٗٓ اَلَا تَسْتَمِعُوْنَ ﴿۲۵﴾ قَالَ رَبُّكُمْ وَرَبُّ اٰبَآىِٕكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۲۶﴾

فرعون نے اپنے اردگرد والوں سے کہا! کیا تم سنتے نہیں ہو؟(25) موسیٰ نے کہا وہ تمہارا بھی رب ہے۔اور تمہارے پہلے آباؤاجداد کا بھی رب۔(26)

قَالَ اِنَّ رَسُوْلَكُمُ الَّذِيْٓ اُرْسِلَ اِلَيْكُمْ لَمَجْنُوْنٌ ﴿۲۷﴾

فرعون نے کہا تمہارا یہ رسول جو تمہاری طرف بھیجا گیا ہے یہ تو بالکل دیوانہ ہے۔(27)

قَالَ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَمَا بَيْنَهُمَا ؕ اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۲۸﴾

موسیٰ نے کہا کہ وہ مشرق ومغرب اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کا پروردگار ہے اگر تم عقل سے کام لو۔(28)

قَالَ لَىِٕنِ اتَّخَذْتَ اِلٰهًا غَيْرِيْ لَاَجْعَلَنَّكَ مِنَ الْمَسْجُوْنِيْنَ ﴿۲۹﴾

فرعون نے کہا کہ اگر تو نے میرے سوا کوئی معبود بنایا تو میں تمہیں قید کر دوں گا۔(29)

قَالَ اَوَلَوْ جِئْتُكَ بِشَيْءٍ مُّبِيْنٍ ﴿۳۰﴾ قَالَ فَاْتِ بِهٖٓ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۳۱﴾

موسیٰ نے کہا: اگرچہ میں تیرے پاس کوئی واضح نشانی بھی لے کر آؤں؟(30) فرعون نے کہا: اچھا تو لے آ۔اگر تو سچا ہے۔(31)

فَاَلْقٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ مُّبِيْنٌ ﴿۳۲﴾ وَّنَزَعَ يَدَهٗ فَاِذَا هِيَ بَيْضَآءُ لِلنّٰظِرِيْنَ ﴿۳۳﴾

اس پر موسیٰ نے اپنا عصا پھینک دیا تو ایک دم وہ واضح نظر آنے والا اژدھا بن گیا۔(32) اور پھر اپنا ہاتھ نکالا تو وہ ایک دم دیکھنے والوں کیلئے سفید چمک رہا تھا۔(33)

قَالَ لِلْمَلَاِ حَوْلَهٗٓ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ عَلِيْمٌ ﴿۳۴﴾ يُّرِيْدُ اَنْ يُّخْرِجَكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ بِسِحْرِهٖ ۖ فَمَاذَا تَاْمُرُوْنَ ﴿۳۵﴾

فرعون نے اپنے اردگرد سرداروں سے کہا کہ یہ تو بڑا ماہر جادوگر ہے۔(34) یہ اپنے جادو کے زور سے تمہیں اپنے ملک سے باہر نکالنا چاہتا ہے۔اب تم کیا رائے دیتے ہو؟(35)

قَالُوْٓا اَرْجِهْ وَاَخَاهُ وَابْعَثْ فِي الْمَدَآئِنِ حٰشِرِيْنَ ﴿۳۶﴾ يَاْتُوْكَ بِكُلِّ سَحَّارٍ عَلِيْمٍ ﴿۳۷﴾

انہوں نے کہا اس سے اوراس کے بھائی سے کچھ وقت لیجئے۔اور تمام شہروں میں جمع کرنے والے آدمی (ہرکارے) بھیجئے۔(36) جو ہر بڑے جادوگر کو تمہارے پاس لے آئیں۔(37)

فَجُمِعَ السَّحَرَةُ لِمِيْقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿۳۸﴾ وَّقِيْلَ لِلنَّاسِ هَلْ اَنْتُمْ مُّجْتَمِعُوْنَ ﴿۳۹﴾

چنانچہ تمام جادوگر ایک خاص مقررہ وقت پر جمع کر لئے گئے۔(38) اور عام لوگوں سے کہا گیا۔کیا تم لوگ بھی (مقابلہ دیکھنے کیلئے) جمع ہو گے؟(39)

لَعَلَّنَا نَتَّبِعُ السَّحَرَةَ اِنْ كَانُوْا هُمُ الْغٰلِبِيْنَ ﴿۴۰﴾

تاکہ اگر جادوگر غالب آجائیں تو ہم سب ان کی پیروی کریں۔(40)

فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَةُ قَالُوْا لِفِرْعَوْنَ اَئِنَّ لَنَا لَاَجْرًا اِنْ كُنَّا نَحْنُ الْغٰلِبِيْنَ ﴿۴۱﴾

تو جب جادوگر (میدان میں) آگئے تو انہوں نے فرعون سے کہا کہ اگر ہم غالب آگئے تو ہمیں کچھ انعام تو ملے گا۔(41)

قَالَ نَعَمْ وَاِنَّكُمْ اِذًا لَّمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿۴۲﴾

فرعون نے کہا: ہاں ضرور! اور تم اس وقت میرے قریب ہو جاؤ گے۔(42)

یعنی تمہیں اپنا خاص درباری یا وزیر بنالوں گا۔

قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰٓى اَلْقُوْا مَآ اَنْتُمْ مُّلْقُوْنَ ﴿۴۳﴾

موسیٰؑ نے ان سے کہا کہ تم پھینکو جو کچھ تمہیں پھینکنا ہے۔(43)

فَاَلْقَوْا حِبَالَهُمْ وَعِصِيَّهُمْ وَقَالُوْا بِعِزَّةِ فِرْعَوْنَ اِنَّا لَنَحْنُ الْغٰلِبُوْنَ ﴿۴۴﴾

چنانچہ انہوں نے اپنی رسیاں اور اپنی لاٹھیاں پھینک دیں۔اور کہا کہ فرعون کے جلال واقبال کی قسم! ہم ہی غالب آئیں گے۔(44)

فَاَلْقٰى مُوْسٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَاْفِكُوْنَ ﴿۴۵﴾ فَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ سٰجِدِيْنَ ﴿۴۶﴾

پھر موسیٰؑ نے اپنا عصا پھینکا تو وہ ایک دم ان کے بنائے ہوئے جھوٹ کو نگلنے لگا۔(45) (یہ معجزہ دیکھ کر) سب جادوگر سجدہ میں گر پڑے۔(46)

قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴۷﴾ رَبِّ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ﴿۴۸﴾

اور کہنے لگے کہ ہم رب العالمین پر ایمان لائے۔(47) جو موسیٰؑ اور ہارونؑ کا رب ہے۔(48)

قَالَ اٰمَنْتُمْ لَهٗ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ۚ اِنَّهٗ لَكَبِيْرُكُمُ الَّذِيْ عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ ۚ فَلَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۥ ط ۵
لَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ وَّلَاُصَلِّبَنَّكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۴۹﴾

فرعون نے کہا تم اس پر ایمان لائے قبل اس کے کہ میں تمہیں اجازت دوں۔یقیناً یہ تمہارا بڑا (جادوگر) ہے۔جس نے تمہیں جادو سکھایا ہے۔

ابھی تمہیں (اس کا انجام) معلوم ہو جائے گا کہ میں تمہارے ہاتھ پاؤں کو مخالف سمتوں سے کٹوا دوں گا۔ اور تم سب کو سولی چڑھا دوں گا۔ (49)

قَالُوْا لَا ضَيْرَ اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا مُنْقَلِبُوْنَ ﴿۵۰﴾

انہوں نے کہا کوئی پرواہ نہیں۔ ہم اپنے پروردگار کی بارگاہ میں لوٹ کر جانے والے ہیں۔ (50)

اِنَّا نَطْمَعُ اَنْ يَّغْفِرَ لَنَا رَبُّنَا خَطٰيٰنَآ اَنْ كُنَّآ اَوَّلَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۵۱﴾

ہمیں امید ہے کہ وہ ہماری خطاؤں کو معاف کرے گا کیونکہ ہم سب سے پہلے ایمان لا رہے ہیں۔ (51)

وَ اَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰى اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِيْۤ اِنَّكُمْ مُّتَّبَعُوْنَ ﴿۵۲﴾

اور ہم نے موسیٰؑ کو وحی کی کہ راتوں رات میرے بندوں کو لے کر نکل جاؤ۔ اور چوکنا رہنا کیونکہ تمہارا پیچھا کیا جائے گا۔ (52)

فَاَرْسَلَ فِرْعَوْنُ فِي الْمَدَآئِنِ حٰشِرِيْنَ ﴿۵۳﴾

پس فرعون نے تمام شہروں میں جمع کرنے والے (ہرکارے) بھیجے۔ (53)

اِنَّ هٰۤؤُلَآءِ لَشِرْذِمَةٌ قَلِيْلُوْنَ ﴿۵۴﴾ وَ اِنَّهُمْ لَنَا لَغَآئِظُوْنَ ﴿۵۵﴾

(اور کہلا بھیجا کہ) یہ لوگ ایک چھوٹی سی جماعت ہے۔ (54) اور انہوں نے ہمیں بہت غصہ دلایا ہے۔ (55)

وَ اِنَّا لَجَمِيْعٌ حٰذِرُوْنَ ﴿۵۶﴾

اور بے شک ہم پورے محتاط اور چوکنا ہیں۔ (56)

فَاَخْرَجْنٰهُمْ مِّنْ جَنّٰتٍ وَّ عُيُوْنٍ ﴿۵۷﴾ وَّ كُنُوْزٍ وَّ مَقَامٍ كَرِيْمٍ ﴿۵۸﴾

پھر ہم نے انہیں (مصر کے) باغوں اور چشموں (57) اور خزانوں اور شاندار عمدہ مکانوں سے نکال باہر کیا۔ (58)

كَذٰلِكَ ؕ وَ اَوْرَثْنٰهَا بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ ﴿۵۹﴾

ایسا ہی ہوا۔ اور ہم نے ان چیزوں کا وارث بنی اسرائیل کو بنایا۔ (59) یعنی بنی اسرائیل کو نئی جگہ پر ویسی ہی چیزیں دی گئیں۔

فَاَتْبَعُوْهُمْ مُّشْرِقِيْنَ ﴿۶۰﴾ فَلَمَّا تَرَآءَ الْجَمْعٰنِ قَالَ اَصْحٰبُ مُوْسٰۤى اِنَّا لَمُدْرَكُوْنَ ﴿۶۱﴾

چنانچہ صبح تڑکے وہ لوگ (فرعونی) ان کے تعاقب میں نکلے۔ (60) پس جب دونوں جماعتیں ایک دوسرے کو دیکھنے لگیں (آمنے سامنے ہوئیں) تو موسیٰ کے ساتھیوں نے (گھبرا کر) کہا کہ بس ہم تو پکڑے گئے۔ (61)

قَالَ كَلَّا ۚ اِنَّ مَعِيَ رَبِّيْ سَيَهْدِيْنِ ﴿۶۲﴾

موسیٰؑ نے کہا ہرگز نہیں! یقیناً میرا پروردگار میرے ساتھ ہے جو ضرور مجھے راستہ دکھائے گا۔ (62)

فَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰۤى اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْبَحْرَ ؕ فَانْفَلَقَ فَكَانَ كُلُّ فِرْقٍ كَالطَّوْدِ الْعَظِيْمِ ﴿۶۳﴾

سو ہم نے موسیٰؑ کو وحی کی کہ اپنا عصا دریا پر مارو۔ چنانچہ وہ دریا پھٹ گیا اور (پانی کا) ہر حصہ ایک بڑے پہاڑ کی طرح ہو گیا۔ (63)

وَ اَزۡلَفۡنَا ثَمَّ الۡاٰخَرِیۡنَ ﴿۶۴﴾ۚ

اور ہم وہاں دوسرے فریق کو بھی نزدیک لے آئے۔(64)

وَ اَنۡجَیۡنَا مُوۡسٰی وَ مَنۡ مَّعَہٗۤ اَجۡمَعِیۡنَ ﴿۶۵﴾ۚ ثُمَّ اَغۡرَقۡنَا الۡاٰخَرِیۡنَ ﴿۶۶﴾ؕ

اور ہم نے موسیٰؑ اور ان کے ساتھیوں کو نجات دی۔(65) اور پھر ہم نے دوسرے فریق کو غرق کر دیا۔(66)

اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیَۃً ؕ وَ مَا کَانَ اَکۡثَرُہُمۡ مُّؤۡمِنِیۡنَ ﴿۶۷﴾

بے شک اس واقعہ میں ایک بڑی نشانی ہے۔مگر ان میں سے اکثر لوگ ایمان لانے والے نہیں ہیں۔(67)

وَ اِنَّ رَبَّکَ لَہُوَ الۡعَزِیۡزُ الرَّحِیۡمُ ﴿۶۸﴾

اور بے شک آپ کا پروردگار بڑا غالب آنے والا، بڑا رحم کرنے والا ہے۔(68)

وَ اتۡلُ عَلَیۡہِمۡ نَبَاَ اِبۡرٰہِیۡمَ ﴿۶۹﴾ۘ

اور آپؐ ان لوگوں کے سامنے ابراہیمؑ کا قصہ بیان کیجئے۔(69)

اِذۡ قَالَ لِاَبِیۡہِ وَ قَوۡمِہٖ مَا تَعۡبُدُوۡنَ ﴿۷۰﴾

جب انہوں نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے کہا کہ تم کس چیز کی پرستش کرتے ہو؟(70)

قَالُوۡا نَعۡبُدُ اَصۡنَامًا فَنَظَلُّ لَہَا عٰکِفِیۡنَ ﴿۷۱﴾

بولے ہم بتوں کو پوجتے ہیں پھر ان کے سامنے آسن مارے رہتے ہیں۔(71)

یعنی ہم بتوں ہی کی پرستش کرتے ہیں۔اور پھر سر جھکائے، حالت تشہد میں ان کے سامنے بیٹھ رہتے ہیں۔

قَالَ ہَلۡ یَسۡمَعُوۡنَکُمۡ اِذۡ تَدۡعُوۡنَ ﴿۷۲﴾ۙ اَوۡ یَنۡفَعُوۡنَکُمۡ اَوۡ یَضُرُّوۡنَ ﴿۷۳﴾

ابراہیمؑ نے کہا کہ جب تم انہیں پکارتے ہو تو کیا یہ تمہاری پکار سنتے ہیں۔(72) یا تمہیں کچھ نفع یا نقصان پہنچاتے ہیں؟(73)

قَالُوۡا بَلۡ وَجَدۡنَاۤ اٰبَآءَنَا کَذٰلِکَ یَفۡعَلُوۡنَ ﴿۷۴﴾

انہوں نے کہا بلکہ ہم نے اپنے باپ دادا کو ایسا ہی کرتے ہوئے پایا ہے۔(74)

قَالَ اَفَرَءَیۡتُمۡ مَّا کُنۡتُمۡ تَعۡبُدُوۡنَ ﴿۷۵﴾ۙ اَنۡتُمۡ وَ اٰبَآؤُکُمُ الۡاَقۡدَمُوۡنَ ﴿۷۶﴾ۚ

ابراہیمؑ نے کہا کیا تم نے ان چیزوں کی (اصل حقیقت) دیکھی ہے کہ جن کی تم (75) اور تمہارے باپ دادا پرستش کرتے رہے ہیں؟ (کہ وہ کیا ہے؟)(76)

فَاِنَّہُمۡ عَدُوٌّ لِّیۡۤ اِلَّا رَبَّ الۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۷۷﴾ۙ

بہر کیف یہ سب میرے دشمن ہیں سوائے رب العالمین کے۔(77)

الَّذِیۡ خَلَقَنِیۡ فَہُوَ یَہۡدِیۡنِ ﴿ۙ۷۸﴾ وَ الَّذِیۡ ہُوَ یُطۡعِمُنِیۡ وَ یَسۡقِیۡنِ ﴿ۙ۷۹﴾ وَ اِذَا مَرِضۡتُ فَہُوَ یَشۡفِیۡنِ ﴿۪ۙ۸۰﴾

جس نے مجھے پیدا کیا ہے۔ پھر وہی مجھے ہدایت دیتا ہے۔(78) اور وہ جو مجھے کھلاتا ہے اور پلاتا بھی ہے۔(79) اور جب میں بیمار ہوتا ہوں تو وہ مجھے شفا دیتا ہے۔(80)

وَ الَّذِیۡ یُمِیۡتُنِیۡ ثُمَّ یُحۡیِیۡنِ ﴿ۙ۸۱﴾ وَ الَّذِیۡۤ اَطۡمَعُ اَنۡ یَّغۡفِرَ لِیۡ خَطِیۡٓئَتِیۡ یَوۡمَ الدِّیۡنِ ﴿ؕ۸۲﴾

اور جو مجھے موت دے گا اور پھر مجھے (دوبارہ) زندہ کرے گا۔(81) اور جس سے میں امید رکھتا ہوں کہ وہ جزا و سزا کے دن میری خطائیں معاف کر دے گا۔(82)

رَبِّ ہَبۡ لِیۡ حُکۡمًا وَّ اَلۡحِقۡنِیۡ بِالصّٰلِحِیۡنَ ﴿ۙ۸۳﴾

اے میرے پروردگار! مجھے دانائی عطا فرما۔ اور مجھے نیک لوگوں میں شامل فرما۔(83)

وَ اجۡعَلۡ لِّیۡ لِسَانَ صِدۡقٍ فِی الۡاٰخِرِیۡنَ ﴿ۙ۸۴﴾ وَ اجۡعَلۡنِیۡ مِنۡ وَّرَثَۃِ جَنَّۃِ النَّعِیۡمِ ﴿ۙ۸۵﴾

اور آئندہ آنے والوں میں میرا ذکرِ خیر جاری رکھ۔(84) اور مجھے نعمت والی جنت کے وارثوں میں شامل فرما۔(85)

وَ اغۡفِرۡ لِاَبِیۡۤ اِنَّہٗ کَانَ مِنَ الضَّآلِّیۡنَ ﴿ۙ۸۶﴾

اور میرے باپ کی مغفرت فرما۔ بے شک وہ گمراہوں میں سے تھا۔(86)

وَ لَا تُخۡزِنِیۡ یَوۡمَ یُبۡعَثُوۡنَ ﴿ۙ۸۷﴾ یَوۡمَ لَا یَنۡفَعُ مَالٌ وَّ لَا بَنُوۡنَ ﴿ۙ۸۸﴾ اِلَّا مَنۡ اَتَی اللّٰہَ بِقَلۡبٍ سَلِیۡمٍ ﴿ؕ۸۹﴾

اور جس دن لوگ قبروں سے اٹھائے جائیں گے اس دن مجھے رسوا نہ کرنا۔(87) جس دن نہ مال فائدہ دے گا اور نہ اولاد۔(88) مگر صرف اسے فائدہ ہوگا جو اللہ کی بارگاہ میں قلبِ سلیم کے ساتھ حاضر ہوگا۔(89)

وَ اُزۡلِفَتِ الۡجَنَّۃُ لِلۡمُتَّقِیۡنَ ﴿ۙ۹۰﴾ وَ بُرِّزَتِ الۡجَحِیۡمُ لِلۡغٰوِیۡنَ ﴿ۙ۹۱﴾

اور جنت پرہیزگاروں کے قریب کر دی جائے گی۔(90) اور دوزخ گمراہوں کے سامنے ظاہر کر دی جائے گی۔(91)

وَ قِیۡلَ لَہُمۡ اَیۡنَمَا کُنۡتُمۡ تَعۡبُدُوۡنَ ﴿ۙ۹۲﴾ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ ؕ ہَلۡ یَنۡصُرُوۡنَکُمۡ اَوۡ یَنۡتَصِرُوۡنَ ﴿ؕ۹۳﴾

اور ان سے کہا جائے گا کہ تمہارے وہ معبود کہاں ہیں جن کی تم اللہ کو چھوڑ کر عبادت کرتے تھے؟(92) کیا وہ آج تمہاری کچھ مدد کرتے ہیں یا وہ اپنا ہی بچاؤ کر سکتے ہیں؟(93)

فَکُبۡکِبُوۡا فِیۡہَا ہُمۡ وَ الۡغَاوٗنَ ﴿ۙ۹۴﴾ وَ جُنُوۡدُ اِبۡلِیۡسَ اَجۡمَعُوۡنَ ﴿ؕ۹۵﴾

پھر وہ معبود اور یہ گمراہ لوگ۔(94) اور ابلیس اور اس کے سارے لشکر اس دوزخ میں اوندھے منہ ڈال دیئے جائیں گے۔(95)

قَالُوۡا وَ ہُمۡ فِیۡہَا یَخۡتَصِمُوۡنَ ﴿ۙ۹۶﴾ تَاللّٰہِ اِنۡ کُنَّا لَفِیۡ ضَلٰلٍ مُّبِیۡنٍ ﴿ۙ۹۷﴾

اور وہ دوزخ میں باہم جھگڑتے ہوئے کہیں گے۔(96) اللہ کی قسم ہم کھلی ہوئی گمراہی میں تھے۔(97)

اِذۡ نُسَوِّيۡكُمۡ بِرَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۹۸﴾

جب تمہیں رب العالمین کے برابر قرار دیتے تھے۔(98)

وَمَاۤ اَضَلَّنَاۤ اِلَّا الۡمُجۡرِمُوۡنَ ﴿۹۹﴾ فَمَا لَنَا مِنۡ شَافِعِيۡنَ ۙ﴿۱۰۰﴾ وَلَا صَدِيۡقٍ حَمِيۡمٍ ﴿۱۰۱﴾

اور ہم کو تو بس بڑے مجرموں نے گمراہ کیا تھا۔(99) نہ اب ہمارا کوئی سفارشی ہے۔(100) اور نہ کوئی مخلص دوست۔(101)

فَلَوۡ اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَكُوۡنَ مِنَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ﴿۱۰۲﴾

کاش! ہم دوبارہ (دنیا میں) بھیجے جاتے۔ تو ضرور ہم اہل ایمان سے ہو جاتے۔(102)

اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَمَا كَانَ اَكۡثَرُهُمۡ مُّؤۡمِنِيۡنَ ﴿۱۰۳﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الۡعَزِيۡزُ الرَّحِيۡمُ ﴿۱۰۴﴾

بے شک اس میں بڑی نشانی ہے مگر ان میں سے اکثر ایمان لانے والے نہیں ہیں۔(103) اور یقیناً آپ کا پروردگار بڑا غالب اور بڑا رحم کرنے والا ہے۔(104)

كَذَّبَتۡ قَوۡمُ نُوۡحِ ۨالۡمُرۡسَلِيۡنَ ۖ ۚ﴿۱۰۵﴾ اِذۡ قَالَ لَهُمۡ اَخُوۡهُمۡ نُوۡحٌ اَلَا تَتَّقُوۡنَ ۚ﴿۱۰۶﴾

نوحؑ کی قوم نے پیغمبروں کو جھٹلایا۔(105) جب کہ ان کے بھائی نوحؑ نے ان سے کہا! کیا تم ڈرتے نہیں ہو؟۔(106)

اِنِّىۡ لَكُمۡ رَسُوۡلٌ اَمِيۡنٌ ۙ﴿۱۰۷﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيۡعُوۡنِ ۚ﴿۱۰۸﴾

بے شک میں تمہارے لئے امانت دار رسول ہوں۔(107) سو تم اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔(108)

وَمَاۤ اَسۡـئَلُكُمۡ عَلَيۡهِ مِنۡ اَجۡرٍ ۚ اِنۡ اَجۡرِىَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ۚ﴿۱۰۹﴾

اور میں تم سے اس تبلیغ پر کوئی اجرت نہیں مانگتا۔ میری اجرت تو رب العالمین کے ذمہ ہے۔(109)

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيۡعُوۡنِ ؕ﴿۱۱۰﴾ قَالُوۡۤا اَنُؤۡمِنُ لَكَ وَاتَّبَعَكَ الۡاَرۡذَلُوۡنَ ؕ﴿۱۱۱﴾

پس تم اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔(110) انہوں نے کہا ہم کس طرح تجھے مان لیں (اور اطاعت کریں) جبکہ رذیل لوگ تمہاری پیروی کر رہے ہیں۔(111)

قَالَ وَمَا عِلۡمِىۡ بِمَا كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ ۚ﴿۱۱۲﴾ اِنۡ حِسَابُهُمۡ اِلَّا عَلٰى رَبِّىۡ لَوۡ تَشۡعُرُوۡنَ ۚ﴿۱۱۳﴾

آپ نے کہا مجھے اس کی کیا خبر (اور کیا غرض؟) جو وہ کرتے رہے ہیں؟(112) ان کا حساب کتاب کرنا تو میرے پروردگار ہی کا کام ہے کاش تم شعور سے کام لیتے۔(113)

وَمَاۤ اَنَا بِطَارِدِ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ۚ﴿۱۱۴﴾ اِنۡ اَنَا اِلَّا نَذِيۡرٌ مُّبِيۡنٌ ؕ﴿۱۱۵﴾

اور میں اہل ایمان کو دھتکارنے والا نہیں ہوں۔(114) میں تو صرف ایک واضح ڈرانے والا ہوں۔(115)

قَالُوۡا لَـئِنۡ لَّمۡ تَنۡتَهِ يٰنُوۡحُ لَتَكُوۡنَنَّ مِنَ الۡمَرۡجُوۡمِيۡنَ ؕ﴿۱۱۶﴾

ان لوگوں نے کہا اے نوحؑ! اگر تم باز نہ آئے تو تم ضرور سنگسار کر دیئے جاؤ گے۔(116)

قَالَ رَبِّ اِنَّ قَوْمِيْ كَذَّبُوْنِ ۚ۝١١٧

آپؑ نے کہا اے میرے پروردگار! میری قوم نے تو مجھے جھٹلا دیا ہے۔(117)

فَافْتَحْ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُمْ فَتْحًا وَّنَجِّنِيْ وَمَنْ مَّعِيَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝١١٨

پس اب تو ہی میرے اور ان کے درمیان فیصلہ فرما۔ اور مجھے اور میرے ساتھ ایمان لانے والوں کو نجات دے۔(118)

فَاَنْجَيْنٰهُ وَمَنْ مَّعَهٗ فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ۚ۝١١٩ ثُمَّ اَغْرَقْنَا بَعْدُ الْبٰقِيْنَ ۭ۝١٢٠

پس ہم نے انہیں اور جو اس بھری ہوئی کشتی میں ان کے ساتھ تھے سب کو نجات دی۔(119) پھر اس کے بعد باقی لوگوں کو غرق کر دیا۔(120)

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۭ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝١٢١ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۝١٢٢

بے شک اس میں ایک بڑی نشانی ہے مگر ان میں سے اکثر لوگ ایمان لانے والے نہیں ہیں۔(121) اور آپ کا پروردگار بڑا غالب ہے، بڑا رحم کرنے والا ہے۔(122)

كَذَّبَتْ عَادُ ۨ الْمُرْسَلِيْنَ ۚ۝١٢٣ اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ هُوْدٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ۚ۝١٢٤

اسی طرح قوم عاد نے بھی رسولوں کو جھٹلایا۔(123) جبکہ ان کے بھائی ہودؑ نے ان سے کہا کیا تم ڈرتے نہیں ہو؟(124)

اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ۙ۝١٢٥ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ۚ۝١٢٦

بے شک میں تمہارے لئے امانت دار رسول ہوں۔(125) سو تم اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔(126)

وَمَآ اَسْـَٔــلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰي رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۭ۝١٢٧

اور میں تم سے اس تبلیغ پر کوئی اجرت نہیں مانگتا۔ میری اجرت تو رب العالمین کے ذمہ ہے۔(127)

اَتَبْنُوْنَ بِكُلِّ رِيْعٍ اٰيَةً تَعْبَثُوْنَ ۝١٢٨ وَتَتَّخِذُوْنَ مَصَانِعَ لَعَلَّكُمْ تَخْلُدُوْنَ ۚ۝١٢٩

کیا تم ہر بلندی پر بے فائدہ ایک یادگار تعمیر کرتے ہو؟(128) اور تم بڑے بڑے محل تعمیر کرتے ہو شاید کہ تم ہمیشہ زندہ رہو گے۔(129)

وَاِذَا بَطَشْتُمْ بَطَشْتُمْ جَبَّارِيْنَ ۚ۝١٣٠ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ۚ۝١٣١

اور جب تم کسی پر حملہ کرتے ہو تو جبار و سرکش بن کر حملہ کرتے ہو؟(130) پس تم اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔(131)

وَاتَّقُوا الَّذِيْٓ اَمَدَّكُمْ بِمَا تَعْلَمُوْنَ ۚ۝١٣٢ اَمَدَّكُمْ بِاَنْعَامٍ وَّبَنِيْنَ ۙ۝١٣٣ وَجَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ۚ۝١٣٤

اور اس ذات سے ڈرو جس نے ان چیزوں سے تمہاری مدد کی ہے جنہیں تم جانتے ہو۔(132) (یعنی) اس نے مویشیوں اور اولاد سے تمہاری مدد فرمائی۔(133) اور باغات اور چشموں سے۔(134)

اِنِّىْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۭ۝١٣٥

میں تمہارے متعلق ایک بہت بڑے (سخت) دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔(135)

قَالُوْا سَوَآءٌ عَلَيْنَآ اَوَعَظْتَ اَمْ لَمْ تَكُنْ مِّنَ الْوٰعِظِيْنَ ﴿١٣٦﴾

ان لوگوں نے کہا کہ تم نصیحت کرو یا نہ کرو۔ ہمارے لئے برابر ہے۔(136)

اِنْ هٰذَآ اِلَّا خُلُقُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿١٣٧﴾ وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ ﴿١٣٨﴾

یہ (ڈراوا) تو بس پہلے لوگوں کی عادت ہے۔(137) اور ہم کبھی عذاب میں مبتلا ہونے والے نہیں ہیں۔(138)

فَكَذَّبُوْهُ فَاَهْلَكْنٰهُمْ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٣٩﴾

پس انہوں نے اس (ہودؑ) کو جھٹلایا۔ اور ہم نے انہیں ہلاک کر دیا۔ بے شک اس میں ایک بڑی نشانی ہے مگر ان میں سے اکثر لوگ ایمان نہیں لائے تھے۔(139)

وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿١٤٠﴾

اور یقیناً آپ کا پروردگار بڑا غالب، بڑا رحم کرنے والا ہے۔(140)

كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿١٤١﴾ اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ صٰلِحٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿١٤٢﴾

قومِ ثمود نے رسولوں کو جھٹلایا۔(141) جبکہ ان کے بھائی صالحؑ نے ان سے کہا کیا تم ڈرتے نہیں ہو؟(142)

اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿١٤٣﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿١٤٤﴾

میں تمہارے لئے امانت دار رسول ہوں۔(143) سو تم اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔(144)

وَمَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٤٥﴾

اور میں تم سے اس (تبلیغ رسالت) پر کوئی اجرت نہیں مانگتا۔ میری اجرت تو رب العالمین کے ذمہ ہے۔(145)

اَتُتْرَكُوْنَ فِيْ مَا هٰهُنَآ اٰمِنِيْنَ ﴿١٤٦﴾ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿١٤٧﴾ وَّزُرُوْعٍ وَّنَخْلٍ طَلْعُهَا هَضِيْمٌ ﴿١٤٨﴾

کیا تمہیں ان چیزوں میں جو یہاں ہیں امن و اطمینان سے چھوڑ دیا جائے گا۔(146) (یعنی) باغوں اور چشموں میں۔(147) اور ان کھجوروں میں جن کے خوشے نرم اور خوب بھرے ہوئے ہیں۔(148)

وَتَنْحِتُوْنَ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا فٰرِهِيْنَ ﴿١٤٩﴾

اور تم پہاڑوں کو تراش تراش کر اِتراتے ہوئے، مکانات بناتے ہو۔(149)

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿١٥٠﴾ وَلَا تُطِيْعُوْٓا اَمْرَ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿١٥١﴾

پس اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔(150) اور ان حد سے تجاوز کرنے والوں کے حکم کی اطاعت نہ کرو۔(151)

الَّذِيْنَ يُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ وَلَا يُصْلِحُوْنَ ﴿١٥٢﴾

جو زمین میں فساد پھیلاتے ہیں۔ اور اصلاح نہیں کرتے۔(152)

قَالُوْٓا اِنَّمَآ اَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِيْنَ ﴿۱۵۳﴾

ان لوگوں نے کہا: (اے صالحؑ) تم ان لوگوں میں سے ہو جن پر سخت جادو کر دیا گیا ہے۔(153)

مَآ اَنْتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۚ فَاْتِ بِاٰيَةٍ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۱۵۴﴾

تم تو بس ہمارے جیسے ایک آدمی ہو۔ اگر تم سچے ہو تو کوئی معجزہ لاؤ۔(154)

قَالَ هٰذِهٖ نَاقَةٌ لَّهَا شِرْبٌ وَّ لَكُمْ شِرْبُ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿۱۵۵﴾

صالحؑ نے کہا یہ ایک اونٹنی ہے۔ ایک دن اس کے پانی پینے کا ہوگا اور ایک مقررہ دن کا پانی تمہارے پینے کیلئے ہوگا۔(155)

وَ لَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابُ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۵۶﴾

اور خبردار! اسے کوئی تکلیف نہ پہنچانا۔ ورنہ تمہیں ایک بڑے دن کا (سخت) عذاب آ پکڑے گا۔(156)

فَعَقَرُوْهَا فَاَصْبَحُوْا نٰدِمِيْنَ ﴿۱۵۷﴾

پس انہوں نے اس کے پاؤں کاٹ دیئے۔ پھر پشیمان ہوئے۔(157)

فَاَخَذَهُمُ الْعَذَابُ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۵۸﴾

پھر ان کو عذاب نے آ پکڑا۔ بے شک اس (واقعہ) میں ایک بڑی نشانی ہے مگر ان میں سے اکثر لوگ ایمان لانے والے نہیں تھے۔(158)

وَ اِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۵۹﴾

اور یقیناً آپ کا پروردگار بڑا غالب ہے، بڑا رحم کرنے والا ہے۔(159)

كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوْطِ ۣ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۶۰﴾ اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ لُوْطٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۱۶۱﴾

قومِ لوطؑ نے رسولوں کو جھٹلایا۔(160) جبکہ ان کے بھائی لوطؑ نے ان سے کہا کیا تم ڈرتے نہیں ہو۔(161)

اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿۱۶۲﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوْنِ ﴿۱۶۳﴾

میں تمہارے لئے امانت دار رسول ہوں۔(162) پس تم اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔(163)

وَمَآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۶۴﴾

اور میں تم سے اس (تبلیغ رسالت) پر کوئی اجرت نہیں مانگتا۔ میری اجرت تو بس رب العالمین کے ذمہ ہے۔(164)

اَتَاْتُوْنَ الذُّكْرَانَ مِنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۶۵﴾

کیا تم دنیا جہان والوں میں سے (جنسی تسکین کے لیے) مردوں کے پاس ہی جاتے ہو۔(165)

وَ تَذَرُوْنَ مَا خَلَقَ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ ؕ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ عٰدُوْنَ ﴿۱۶۶﴾

اورتمہارے پروردگار نے تمہارے لئے جو بیویاں پیدا کی ہیں انہیں چھوڑ دیتے ہو۔ بلکہ تم حد سے گزر جانے والے لوگ ہو۔(166)

قَالُوْا لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ يٰلُوْطُ لَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُخْرَجِيْنَ ﴿١٦٧﴾

ان لوگوں نے کہا: اے لوطؑ! (اگر تم ان باتوں سے) باز نہ آئے۔ تو تمہیں ضرور باہر نکال دیا جائے گا۔(167)

قَالَ اِنِّيْ لِعَمَلِكُمْ مِّنَ الْقَالِيْنَ ﴿١٦٨﴾ رَبِّ نَجِّنِيْ وَ اَهْلِيْ مِمَّا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٦٩﴾

آپؑ نے کہا میں تمہارے اس کردار سے سخت نفرت کرنے والوں میں سے ہوں۔(168) اے میرے پروردگار! مجھے اور میرے گھر والوں کو اس عمل (کے وبال) سے جو یہ کرتے ہیں نجات عطا فرما۔(169)

فَنَجَّيْنٰهُ وَ اَهْلَهٗۤ اَجْمَعِيْنَ ﴿١٧٠﴾ اِلَّا عَجُوْزًا فِي الْغٰبِرِيْنَ ﴿١٧١﴾ ثُمَّ دَمَّرْنَا الْاٰخَرِيْنَ ﴿١٧٢﴾

چنانچہ ہم نے انہیں اور ان کے گھر والوں کو نجات عطا کی ہے۔(170) سوائے ایک بڑھیا کے جو پیچھے رہ جانے والوں میں سے تھی۔(171) پھر ہم نے دوسرے سب لوگوں کو تباہ و برباد کر دیا۔(172)

وَ اَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ۚ فَسَآءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿١٧٣﴾

اور ہم نے ان پر (پتھروں کی) بارش برسائی۔ سو کیا بری بارش تھی جو ان پر برسی جنہیں آگاہ کیا جا چکا تھا۔(173)

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَ مَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٧٤﴾

بے شک اس میں ایک بڑی نشانی ہے۔ مگر ان میں سے اکثر لوگ ایمان لانے والے نہیں تھے۔(174)

وَ اِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿١٧٥﴾

اور یقیناً آپ کا پروردگار بڑا غالب ہے، بڑا رحم کرنے والا ہے۔(175)

كَذَّبَ اَصْحٰبُ لْـَٔيْكَةِ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿١٧٦﴾ اِذْ قَالَ لَهُمْ شُعَيْبٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿١٧٧﴾

ایکہ والوں نے رسولوں کو جھٹلایا۔(176) جبکہ ان کے بھائی شعیبؑ نے کہا! کیا تم ڈرتے نہیں ہو؟(177)

اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿١٧٨﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوْنِ ﴿١٧٩﴾

بے شک میں تمہارے لئے امانت دار رسول ہوں۔(178) سو تم اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔(179)

وَ مَاۤ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٨٠﴾

میں تم سے اس (تبلیغ رسالت) پر کوئی اجرت نہیں مانگتا۔ میری اجرت تو بس رب العالمین کے ذمہ ہے۔(180)

اَوْفُوا الْكَيْلَ وَ لَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُخْسِرِيْنَ ﴿١٨١﴾ وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ ﴿١٨٢﴾

ناپ اور تول پورا رکھا کرو۔ اور نقصان پہنچانے والوں میں سے نہ ہو۔(181) اور صحیح ترازو سے تولا کرو (ڈنڈی سیدھی رکھا کرو)۔(182)

وَ لَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ وَ لَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ﴿١٨٣﴾

اور لوگوں کو ان کی چیزیں کم نہ دیا کرو۔ اور زمین میں فساد پھیلاتے نہ پھرو۔ (183)

وَ اتَّقُوا الَّذِیْ خَلَقَكُمْ وَ الْجِبِلَّةَ الْاَوَّلِیْنَ ﴿۱۸۴﴾

اور اس (اللہ) سے ڈرو جس نے تمہیں اور پہلی مخلوق کو پیدا کیا ہے۔ (184)

قَالُوْۤا اِنَّمَاۤ اَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِیْنَ ﴿۱۸۵﴾

ان لوگوں نے کہا کہ تم تو بس سخت سحر زدہ آدمی ہو۔ (185)

وَ مَاۤ اَنْتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا وَ اِنْ نَّظُنُّكَ لَمِنَ الْكٰذِبِیْنَ ﴿۱۸۶﴾

اور تم ہمارے ہی جیسے ایک انسان ہو اور ہمیں تو جھوٹے بھی معلوم ہوتے ہو۔ (186)

فَاَسْقِطْ عَلَیْنَا كِسَفًا مِّنَ السَّمَآءِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ ﴿۱۸۷﴾

اگر تم سچے ہو تو ہم پر آسمان کا کوئی ٹکڑا گرا دو۔ (187)

قَالَ رَبِّیْۤ اَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۸۸﴾

آپ نے کہا میرا پروردگار بہتر جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو۔ (188)

فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَهُمْ عَذَابُ یَوْمِ الظُّلَّةِ ؕ اِنَّهٗ كَانَ عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ ﴿۱۸۹﴾

پس ان لوگوں نے ان (شعیبؑ) کو جھٹلایا تو سائبان والے دن کے عذاب نے انہیں اپنی گرفت میں لے لیا۔ بے شک وہ ایک بڑے سخت دن کا عذاب تھا۔ (189)

اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً ؕ وَ مَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ﴿۱۹۰﴾

بے شک اس میں ایک بڑی نشانی ہے۔ مگر ان میں سے اکثر لوگ ایمان لانے والے نہیں تھے۔ (190)

وَ اِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِیْزُ الرَّحِیْمُ ﴿۱۹۱﴾

اور بے شک آپ کا پروردگار بڑا غالب ہے، بڑا رحم کرنے والا ہے۔ (191)

وَ اِنَّهٗ لَتَنْزِیْلُ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۹۲﴾ نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِیْنُ ﴿۱۹۳﴾ عَلٰى قَلْبِكَ لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِیْنَ ﴿۱۹۴﴾

اور بے شک یہ قرآن رب العالمین کا نازل کردہ ہے۔ (192) جسے روح الامین (جبرائیل) نے آپ کے دل پر اتارا ہے۔ (193) تاکہ آپ (عذابِ الٰہی سے) ڈرانے والوں میں سے ہو جائیں۔ (194)

بِلِسَانٍ عَرَبِیٍّ مُّبِیْنٍ ﴿۱۹۵﴾ وَ اِنَّهٗ لَفِیْ زُبُرِ الْاَوَّلِیْنَ ﴿۱۹۶﴾

یہ واضح عربی زبان میں ہے۔ (195) اور یہ پہلے لوگوں کی کتابوں میں بھی ہے۔ (196)

اَوَ لَمْ یَكُنْ لَّهُمْ اٰیَةً اَنْ یَّعْلَمَهٗ عُلَمٰٓؤُا بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ ﴿۱۹۷﴾

کیا یہ نشانی ان (اہل مکہ) کیلئے کافی نہیں ہے کہ اس (قرآن) کو بنی اسرائیل کے علماء جانتے ہیں۔(197)

وَ لَوْ نَزَّلْنٰهُ عَلٰى بَعْضِ الْاَعْجَمِيْنَ ﴿١٩٨﴾ فَقَرَاَهٗ عَلَيْهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ مُؤْمِنِيْنَ ﴿١٩٩﴾

اور اگر ہم اسے کسی عجمی (غیر عرب) پر نازل کرتے۔(198) پھر وہ اسے پڑھ کر ان کو سناتا تب وہ اس پر ایمان ہی نہ لاتے۔(199)

كَذٰلِكَ سَلَكْنٰهُ فِىْ قُلُوْبِ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿٢٠٠﴾

اسی طرح ہم نے اس (انکار) کو مجرموں کے دلوں میں داخل کر دیا ہے۔(200)

لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ﴿٢٠١﴾

یہ اس پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک دردناک عذاب کو نہیں دیکھ لیں گے۔(201)

فَيَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً وَّ هُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿٢٠٢﴾

چنانچہ وہ (عذاب) اس طرح اچانک ان پر آجائے گا کہ انہیں احساس بھی نہ ہوگا۔(202)

فَيَقُوْلُوْا هَلْ نَحْنُ مُنْظَرُوْنَ ﴿٢٠٣﴾ اَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿٢٠٤﴾

تب وہ کہیں گے کیا ہمیں مہلت مل سکتی ہے؟(203) کیا یہ لوگ ہمارے عذاب کیلئے جلدی کر رہے ہیں۔(204)

اَفَرَءَيْتَ اِنْ مَّتَّعْنٰهُمْ سِنِيْنَ ﴿٢٠٥﴾ ثُمَّ جَآءَهُمْ مَّا كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ ﴿٢٠٦﴾

کیا تم دیکھتے ہو کہ اگر ہم انہیں کئی سال تک فائدہ اٹھانے کا موقع دیں۔(205) پھر ان پر وہ عذاب آجائے جس سے انہیں ڈرایا جاتا تھا۔(206)

مَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يُمَتَّعُوْنَ ﴿٢٠٧﴾ وَمَآ اَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍ اِلَّا لَهَا مُنْذِرُوْنَ ﴿٢٠٨﴾

تو وہ سب ساز وسامان جس سے وہ فائدہ اٹھاتے رہے تھے انہیں کوئی فائدہ نہ دے گا۔(207) اور ہم نے کبھی کسی بستی کو اس وقت تک ہلاک نہیں کیا جب تک اس کے پاس عذاب الٰہی سے ڈرانے والے نہ آچکے ہوں۔(208)

ذِكْرٰى ۛ وَمَا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿٢٠٩﴾ وَمَا تَنَزَّلَتْ بِهِ الشَّيٰطِيْنُ ﴿٢١٠﴾

نصیحت اور یاددہانی کیلئے! اور ہم کبھی ظالم نہیں تھے۔(209) اور اس (قرآن) کو شیطانوں نے نہیں اتارا۔(210)

وَمَا يَنْۢبَغِىْ لَهُمْ وَمَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ﴿٢١١﴾

اور نہ ہی یہ ان کیلئے مناسب ہے۔ اور نہ ہی وہ اس کی طاقت رکھتے ہیں۔(211)

اِنَّهُمْ عَنِ السَّمْعِ لَمَعْزُوْلُوْنَ ﴿٢١٢﴾

وہ تو اس (وحی) کے سننے سے بھی معزول کئے جاچکے ہیں۔(212)

فَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتَكُوْنَ مِنَ الْمُعَذَّبِيْنَ ﴿٢١٣﴾

پس آپ اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کو نہ پکاریں۔ ورنہ آپ بھی سزا پانے والوں میں شامل ہوجائیں گے۔(213)

وَ اَنۡذِرۡ عَشِیۡرَتَکَ الۡاَقۡرَبِیۡنَ ﴿۲۱۴﴾

اور (اے رسول) اپنے قریب ترین رشتہ داروں کو (عذاب سے) ڈراؤ۔(214)

وَ اخۡفِضۡ جَنَاحَکَ لِمَنِ اتَّبَعَکَ مِنَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ ﴿۲۱۵﴾

اور جو اہل ایمان آپ کی پیروی کریں ان کیلئے اپنا بازو جھکاؤ (ان کے ساتھ تواضع سے پیش آؤ)۔(215)

فَاِنۡ عَصَوۡکَ فَقُلۡ اِنِّیۡ بَرِیۡٓءٌ مِّمَّا تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۲۱۶﴾ وَ تَوَکَّلۡ عَلَی الۡعَزِیۡزِ الرَّحِیۡمِ ﴿۲۱۷﴾

اور اگر وہ تمہاری نافرمانی کریں تو کہہ دو کہ میں اس سے بیزار ہوں جو کچھ تم کرتے ہو۔(216) اور اس (پروردگار) پر بھروسہ کیجئے جو غالب ہے اور بڑا رحم کرنے والا ہے۔(217)

الَّذِیۡ یَرٰىکَ حِیۡنَ تَقُوۡمُ ﴿۲۱۸﴾ وَ تَقَلُّبَکَ فِی السّٰجِدِیۡنَ ﴿۲۱۹﴾ اِنَّہٗ ہُوَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ ﴿۲۲۰﴾

جو آپؐ کو اس وقت دیکھتا ہے جب آپؐ (نماز کے لیے) کھڑے ہوتے ہیں۔(218) اور جب آپؐ سجدہ کرنے والوں میں چلتے پھرتے ہیں تب بھی دیکھتا ہے۔(219) بے شک وہ بڑا سننے والا، بڑا علم والا ہے۔(220)

ہَلۡ اُنَبِّئُکُمۡ عَلٰی مَنۡ تَنَزَّلُ الشَّیٰطِیۡنُ ﴿۲۲۱﴾ تَنَزَّلُ عَلٰی کُلِّ اَفَّاکٍ اَثِیۡمٍ ﴿۲۲۲﴾

کیا میں تمہیں بتاؤں کہ شیاطین کس پر اترتے ہیں۔(221) وہ ہر جھوٹ گھڑنے والے گنہگار پر اترتے ہیں۔(222)

یُّلۡقُوۡنَ السَّمۡعَ وَ اَکۡثَرُہُمۡ کٰذِبُوۡنَ ﴿۲۲۳﴾

جو ان (شیاطین) کی طرف کان لگائے رہتے ہیں۔ اور ان میں اکثر جھوٹے ہوتے ہیں۔(223)

وَ الشُّعَرَآءُ یَتَّبِعُہُمُ الۡغَاوٗنَ ﴿۲۲۴﴾ اَلَمۡ تَرَ اَنَّہُمۡ فِیۡ کُلِّ وَادٍ یَّہِیۡمُوۡنَ ﴿۲۲۵﴾

اور جو شعراء ہیں ان کی پیروی گمراہ لوگ کرتے ہیں۔(224) کیا تم نہیں دیکھتے کہ وہ ہر وادی میں حیران و سرگرداں پھرا کرتے ہیں۔(225)

وَ اَنَّہُمۡ یَقُوۡلُوۡنَ مَا لَا یَفۡعَلُوۡنَ ﴿۲۲۶﴾

اور وہ کہتے ہیں ایسی باتیں جو کرتے نہیں ہیں۔(226)

اِلَّا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ ذَکَرُوا اللّٰہَ کَثِیۡرًا وَّ انۡتَصَرُوۡا مِنۡۢ بَعۡدِ مَا ظُلِمُوۡا ؕ وَ سَیَعۡلَمُ الَّذِیۡنَ ظَلَمُوۡۤا اَیَّ مُنۡقَلَبٍ یَّنۡقَلِبُوۡنَ ﴿۲۲۷﴾

سوائے ان کے جو ایمان لائے اور نیک عمل کئے۔ اور بکثرت اللہ کا ذکر کیا۔ اور بعد اس کے کہ ان پر ظلم ہوا انہوں نے بدلہ لیا۔ اور جن لوگوں نے ظلم کیا انہیں عنقریب معلوم ہو جائے گا کہ وہ کس جگہ لوٹ کر جا رہے ہیں؟(227)

اہم مضامین سورہ النمل

مضمون	صفحہ نمبر
طٰسٓ سے مراد۔	561
قصہ موسیٰؑ۔	561
لاٹھی کا سانپ بن جانا۔	562
موسیٰؑ کے ہاتھ کا سفید چمکدار ہو جانا۔	562
داؤدؑ اور سلیمانؑ کا قصہ۔	562
چیونٹی کا بات کرنا۔	563
ہد ہد کا ذکر۔	563
سلیمانؑ کا ملکہ کو خط بھیجنا۔	564
ملکہ کا اپنے درباریوں سے مشورہ۔	565
سلیمانؑ کا ملکہ کا تخت منگوانا۔	565
طاقتور جن کا ملکہ کا تخت لانے کا اعلان۔	565
اللہ کے ایک علم والے بندے کا آنکھ جھپکنے سے پہلے تخت کا لے آنا۔	565
ملکہ سبا کا اسلام لانا۔	565

مضمون	صفحہ نمبر
صالحؑ کا ذکر۔ (قوم ثمود)	566
لوطؑ کا ذکر۔	567
توحید کے دلائل۔	567
دابۃ الارض کا مفہوم۔	570
صور کا پھونکا جانا۔	573

27۔ سورہ النمل

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

میں شروع کرتا ہوں اللہ کے نام کے ساتھ، جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے۔

طٰسٓ ۟

(ط) سانپ کا ذکر (قصہ موسیٰؑ)، (ط) کی شکل کے لحاظ سے (ط) سانپ کے کنڈلی مارنے کی شکل۔ (س) مرسلین، سابقہ رسولوں کا ذکر۔

تِلۡکَ اٰیٰتُ الۡقُرۡاٰنِ وَ کِتَابٍ مُّبِیۡنٍ ۙ﴿۱﴾

یہ قرآن کی آیتیں ہیں جو کہ واضح اور خود مکتفی کتاب ہے۔(1)

ہُدًی وَّ بُشۡرٰی لِلۡمُؤۡمِنِیۡنَ ۙ﴿۲﴾

جو ان ایمان والوں کیلئے سراسر ہدایت اور خوشخبری ہیں۔(2)

الَّذِیۡنَ یُقِیۡمُوۡنَ الصَّلٰوۃَ وَ یُؤۡتُوۡنَ الزَّکٰوۃَ وَ ہُمۡ بِالۡاٰخِرَۃِ ہُمۡ یُوۡقِنُوۡنَ ﴿۳﴾

جو نماز کی پابندی کرتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔(3)

اِنَّ الَّذِیۡنَ لَا یُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡاٰخِرَۃِ زَیَّنَّا لَہُمۡ اَعۡمَالَہُمۡ فَہُمۡ یَعۡمَہُوۡنَ ؕ﴿۴﴾

جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے۔ ہم نے ان کے اعمال ان کی نظر میں خوشنما بنا دیئے ہیں۔ پس وہ سرگرداں پھر رہے ہیں۔(4)

اُولٰٓئِکَ الَّذِیۡنَ لَہُمۡ سُوۡٓءُ الۡعَذَابِ وَ ہُمۡ فِی الۡاٰخِرَۃِ ہُمُ الۡاَخۡسَرُوۡنَ ﴿۵﴾

یہ وہ لوگ ہیں جن کیلئے (دنیا میں) بڑا عذاب ہے اور وہ آخرت میں سب سے زیادہ نقصان اٹھانے والے ہیں۔(5)

وَ اِنَّکَ لَتُلَقَّی الۡقُرۡاٰنَ مِنۡ لَّدُنۡ حَکِیۡمٍ عَلِیۡمٍ ﴿۶﴾

بے شک آپؐ کو یہ قرآن ایک بڑے حکمت والے، بڑے علم والے کی طرف سے عطا کیا جا رہا ہے۔(6)

اِذۡ قَالَ مُوۡسٰی لِاَہۡلِہٖۤ اِنِّیۡۤ اٰنَسۡتُ نَارًا ؕ سَاٰتِیۡکُمۡ مِّنۡہَا بِخَبَرٍ اَوۡ اٰتِیۡکُمۡ بِشِہَابٍ قَبَسٍ لَّعَلَّکُمۡ تَصۡطَلُوۡنَ ﴿۷﴾

جب موسیٰؑ نے اپنے گھر والوں سے کہا کہ مجھے آگ محسوس ہوتی ہے۔ تو میں ابھی وہاں سے کوئی خبر لاتا ہوں یا آگ کا کوئی انگارہ لاتا ہوں تا کہ تم تاپ سکو۔(7)

فَلَمَّا جَآءَهَا نُوْدِيَ اَنْۢ بُوْرِكَ مَنْ فِي النَّارِ وَمَنْ حَوْلَهَا ؕ وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝۸

پھر جب وہ اس کے پاس آئے تو انہیں آواز دی گئی کہ مبارک ہے وہ جس کا جلوہ آگ میں ہے۔ اور جس کا جلوہ اس کے اردگرد ہے۔ اور پاک ہے اللہ جو رب العالمین ہے۔(8)

يٰمُوْسٰۤى اِنَّهٗۤ اَنَا اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝۹ۙ

اے موسیٰؑ! (جو جلوہ تم دیکھ رہے ہو۔) وہ میں اللہ ہوں، زبردست حکمت والا۔(9)

وَاَلْقِ عَصَاكَ ؕ فَلَمَّا رَاٰهَا تَهْتَزُّ كَاَنَّهَا جَآنٌّ وَّلّٰى مُدْبِرًا وَّلَمْ يُعَقِّبْ ؕ يٰمُوْسٰى لَا تَخَفْ ۫ اِنِّيْ لَا يَخَافُ لَدَيَّ الْمُرْسَلُوْنَ ۝۱۰ۖۗ

اور تم اپنا عصا پھینکو۔ پھر جب انہوں نے اسے دیکھا کہ وہ حرکت کر رہا ہے جیسے کہ وہ ایک سانپ ہے تو وہ پیٹھ پھیر کر مڑے اور پیچھے پلٹ کر بھی نہ دیکھا۔ (ہم نے آواز دی) اے موسیٰؑ خوف نہ کرو۔ بے شک میرے پاس پیغمبر خوف نہیں کیا کرتے۔(10)

اِلَّا مَنْ ظَلَمَ ثُمَّ بَدَّلَ حُسْنًۢا بَعْدَ سُوْٓءٍ فَاِنِّيْ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۱۱

سوائے اس کے جو کوئی زیادتی کرے پھر وہ برائی کو اچھائی سے بدل دے۔ تو بے شک میں بڑا بخشنے والا، بڑا رحم کرنے والا ہوں۔(11)

وَاَدْخِلْ يَدَكَ فِيْ جَيْبِكَ تَخْرُجْ بَيْضَآءَ مِنْ غَيْرِ سُوْٓءٍ ۫ فِيْ تِسْعِ اٰيٰتٍ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَقَوْمِهٖ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ۝۱۲

اور اپنا ہاتھ اپنے گریبان میں ڈالو تو وہ کسی نقص کے بغیر سفید چمکتا ہوا نکلے گا۔ (یہ دو معجزے ہیں) ان نو معجزات میں سے جنہیں لے کر آپ نے فرعون اور اس کی قوم کے پاس جانا ہے۔ وہ بڑے ہی نافرمان لوگ ہیں۔(12)

فَلَمَّا جَآءَتْهُمْ اٰيٰتُنَا مُبْصِرَةً قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝۱۳ۚ

سو جب ان کے پاس ہمارے واضح معجزات پہنچے تو انہوں نے کہا کہ یہ تو کھلا ہوا جادو ہے۔(13)

وَجَحَدُوْا بِهَا وَاسْتَيْقَنَتْهَاۤ اَنْفُسُهُمْ ظُلْمًا وَّعُلُوًّا ؕ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ۝۱۴

اور ان لوگوں نے ظلم و تکبر کی راہ سے ان معجزات کا انکار کر دیا۔ حالانکہ ان کے دلوں کو ان کا یقین تھا۔ اب دیکھو کہ فساد کرنے والوں کا انجام کیا ہوا؟(14)

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ عِلْمًا ۚ وَقَالَا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ فَضَّلَنَا عَلٰى كَثِيْرٍ مِّنْ عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝۱۵

اور ہم نے داؤدؑ اور سلیمانؑ کو خاص علم عطا فرمایا۔ اور ان دونوں نے کہا کہ ہر قسم کی تعریف اس اللہ کے لئے ہے جس نے ہمیں اپنے بہت سے مؤمن بندوں پر فضیلت عطا کی ہے۔(15)

وَوَرِثَ سُلَيْمٰنُ دَاوٗدَ وَقَالَ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ عُلِّمْنَا مَنْطِقَ الطَّيْرِ وَاُوْتِيْنَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ ؕ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْفَضْلُ الْمُبِيْنُ ۝۱۶

اور سلیمانؑ، داوٗدؑ کے وارث ہوئے اور کہا اے لوگو! ہمیں پرندوں کی بولی سکھائی گئی ہے۔ اور ہمیں ہر قسم کی چیزیں عطا کی گئی ہیں۔ بے شک یہ اللہ کا واضح فضل و کرم ہے۔(16)

وَ حُشِرَ لِسُلَيْمٰنَ جُنُوْدُهٗ مِنَ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ وَ الطَّيْرِ فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ﴿١٧﴾

اور سلیمانؑ کے لئے جنوں، انسانوں اور پرندوں میں سے لشکر جمع کئے گئے۔ پس ان کی ترتیب وار صف بندی کی جاتی تھی۔(17)

حَتّٰۤى اِذَاۤ اَتَوْا عَلٰى وَادِ النَّمْلِ ۙ قَالَتْ نَمْلَةٌ يّٰۤاَيُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوْا مَسٰكِنَكُمْ ۚ لَا يَحْطِمَنَّكُمْ سُلَيْمٰنُ وَ جُنُوْدُهٗ ۙ وَ هُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿١٨﴾

یہاں تک کہ جب وہ چیونٹیوں کی وادی میں پہنچے تو ایک چیونٹی نے کہا اے چیونٹیو! اپنے اپنے بلوں میں گھس جاؤ۔ ایسا نہ ہو کہ سلیمانؑ اور ان کا لشکر تمہیں کچل ڈالے اور انہیں خبر بھی نہ ہو۔(18)

فَتَبَسَّمَ ضَاحِكًا مِّنْ قَوْلِهَا وَ قَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِيْۤ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْۤ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَ عَلٰى وَالِدَيَّ وَ اَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَ اَدْخِلْنِيْ بِرَحْمَتِكَ فِيْ عِبَادِكَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿١٩﴾

سلیمانؑ اس کی بات پر مسکرا کر ہنس پڑے۔ اور کہا اے میرے رب! مجھے توفیق دے کہ میں تیری ان نعمتوں کا شکر یہ ادا کرسکوں جن سے تُو نے مجھے اور میرے والدین کو نوازا ہے۔ اور ایسا نیک عمل کروں جسے تو پسند کرے اور مجھے اپنی رحمت سے اپنے نیک بندوں میں داخل کر۔(19)

وَ تَفَقَّدَ الطَّيْرَ فَقَالَ مَا لِيَ لَاۤ اَرَى الْهُدْهُدَ ۖ اَمْ كَانَ مِنَ الْغَآئِبِيْنَ ﴿٢٠﴾

اور سلیمانؑ نے ایک دن پرندوں کا جائزہ لیا تو کہا کیا بات ہے کہ میں ہُدہُد کو نہیں دیکھ رہا ہوں۔ کیا وہ کہیں غائب ہے؟(20)

لَاُعَذِّبَنَّهٗ عَذَابًا شَدِيْدًا اَوْ لَاَاذْبَحَنَّهٗۤ اَوْ لَيَاْتِيَنِّيْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿٢١﴾

(اگر ایسا ہی ہے) تو میں اسے سخت سزا دوں گا۔ یا اسے ذبح کر دوں گا۔ یا پھر وہ کوئی واضح دلیل (عذر) میرے سامنے پیش کرے۔(21)

فَمَكَثَ غَيْرَ بَعِيْدٍ فَقَالَ اَحَطْتُّ بِمَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ وَ جِئْتُكَ مِنْ سَبَاٍۭ بِنَبَاٍ يَّقِيْنٍ ﴿٢٢﴾

پس کچھ زیادہ دیر نہیں گزری تھی کہ ہدہد نے آ کر کہا کہ میں نے وہ بات معلوم کی ہے جو آپ کو معلوم نہیں ہے۔ اور میں ملک سبا سے آپ کے پاس ایک یقینی خبر لایا ہوں۔(22)

اِنِّيْ وَجَدْتُّ امْرَاَةً تَمْلِكُهُمْ وَ اُوْتِيَتْ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَّ لَهَا عَرْشٌ عَظِيْمٌ ﴿٢٣﴾

میں نے ایک عورت کو پایا ہے جو ان لوگوں پر حکومت کرتی ہے اور اسے ہر چیز دی گئی ہے اور اس کا ایک بڑا تخت ہے۔(23)

وَجَدْتُّهَا وَ قَوْمَهَا يَسْجُدُوْنَ لِلشَّمْسِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَ زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ فَهُمْ لَا يَهْتَدُوْنَ ﴿٢٤﴾

میں نے اسے اور اس کی قوم کو پایا ہے کہ وہ اللہ کو چھوڑ کر سورج کو سجدہ کرتے ہیں۔ اور شیطان نے ان کے اعمال کو ان کی نظر میں خوشنما بنا دیا

ہے۔پس اس نے انہیں سیدھے راستہ سے ہٹا دیا ہے۔سو وہ ہدایت نہیں پاتے۔(24)

اَلَّا یَسۡجُدُوۡا لِلّٰہِ الَّذِیۡ یُخۡرِجُ الۡخَبۡءَ فِی السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ وَ یَعۡلَمُ مَا تُخۡفُوۡنَ وَ مَا تُعۡلِنُوۡنَ ﴿۲۵﴾

(شیطان نے ان کے اعمال کو خوشنما بنا دیا ہے۔) تاکہ اس اللہ کو سجدہ نہ کریں جو آسمانوں اور زمین میں پوشیدہ چیزوں کو باہر لاتا ہے اور وہ جانتا ہے جو کچھ تم چھپاتے ہو اور جو کچھ تم ظاہر کرتے ہو۔(25)

اَلَّا اصل میں لِئَلَّا ہے (تاکہ نہ کریں)۔یعنی شیطان نے انہیں ایسا بنا دیا ہے کہ وہ اللہ کو سجدہ نہ کریں۔

اَللّٰہُ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ رَبُّ الۡعَرۡشِ الۡعَظِیۡمِ ﴿۲۶﴾

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے جو عرش عظیم کا مالک ہے۔(26)

قَالَ سَنَنۡظُرُ اَصَدَقۡتَ اَمۡ کُنۡتَ مِنَ الۡکٰذِبِیۡنَ ﴿۲۷﴾

سلیمانؑ نے کہا ہم ابھی دیکھتے ہیں کہ تو نے سچ کہا ہے یا تو جھوٹ بولنے والوں میں سے ہے۔(27)

اِذۡہَبۡ بِّکِتٰبِیۡ ہٰذَا فَاَلۡقِہۡ اِلَیۡہِمۡ ثُمَّ تَوَلَّ عَنۡہُمۡ فَانۡظُرۡ مَاذَا یَرۡجِعُوۡنَ ﴿۲۸﴾

میرا یہ خط لے جا، اور اسے ان کے پاس ڈال دے۔پھر ان سے ہٹ جا۔پھر دیکھ کہ وہ کیا جواب دیتے ہیں؟(28)

قَالَتۡ یٰۤاَیُّہَا الۡمَلَؤُا اِنِّیۡۤ اُلۡقِیَ اِلَیَّ کِتٰبٌ کَرِیۡمٌ ﴿۲۹﴾

ملکہ نے کہا اے دربار کے سردارو! مجھے ایک معزز خط پہنچایا گیا ہے۔(29)

اِنَّہٗ مِنۡ سُلَیۡمٰنَ وَ اِنَّہٗ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ﴿ۙ۳۰﴾

وہ سلیمانؑ کی طرف سے ہے اور وہ یہ ہے! بسم اللہ الرحمن الرحیم۔(30)

اَلَّا تَعۡلُوۡا عَلَیَّ وَ اۡتُوۡنِیۡ مُسۡلِمِیۡنَ ﴿۳۱﴾

تم میرے مقابلہ میں سرکشی نہ کرو اور فرمانبردار ہو کر میرے پاس آجاؤ۔(31)

قَالَتۡ یٰۤاَیُّہَا الۡمَلَؤُا اَفۡتُوۡنِیۡ فِیۡۤ اَمۡرِیۡ ۚ مَا کُنۡتُ قَاطِعَۃً اَمۡرًا حَتّٰی تَشۡہَدُوۡنِ ﴿۳۲﴾

چنانچہ ملکہ نے کہا: اے سردارانِ قوم! تم مجھے میرے اس معاملہ میں رائے دو کیونکہ میں کبھی کسی معاملہ کا کوئی قطعی فیصلہ نہیں کرتی جب تک تم لوگوں سے رائے نہ لے لوں۔(32)

قَالُوۡا نَحۡنُ اُولُوۡا قُوَّۃٍ وَّ اُولُوۡا بَاۡسٍ شَدِیۡدٍ ۬ۙ وَّ الۡاَمۡرُ اِلَیۡکِ فَانۡظُرِیۡ مَاذَا تَاۡمُرِیۡنَ ﴿۳۳﴾

انہوں نے کہا ہم طاقتور اور سخت لڑنے والے ہیں لیکن اختیار آپ کو ہی ہے۔آپ غور کر لیں کہ کیا حکم دیتی ہیں؟(33)

قَالَتۡ اِنَّ الۡمُلُوۡکَ اِذَا دَخَلُوۡا قَرۡیَۃً اَفۡسَدُوۡہَا وَ جَعَلُوۡۤا اَعِزَّۃَ اَہۡلِہَاۤ اَذِلَّۃً ۚ وَ کَذٰلِکَ یَفۡعَلُوۡنَ ﴿۳۴﴾

ملکہ نے کہا بادشاہ جب کسی بستی میں داخل ہوتے ہیں تو اسے تباہ کر دیتے ہیں اور اس کے معزز باشندوں کو ذلیل کر دیتے ہیں اور ایسا ہی یہ لوگ

کریں گے۔(34)

وَ اِنِّیۡ مُرۡسِلَۃٌ اِلَیۡہِمۡ بِہَدِیَّۃٍ فَنٰظِرَۃٌۢ بِمَ یَرۡجِعُ الۡمُرۡسَلُوۡنَ ﴿۳۵﴾

(لہذا جنگ مناسب نہیں البتہ) میں ان کے پاس کچھ تحائف بھیجتی ہوں۔اور پھر دیکھتی ہوں کہ میرے قاصد کیا جواب لاتے ہیں؟(35)

فَلَمَّا جَآءَ سُلَیۡمٰنَ قَالَ اَتُمِدُّوۡنَنِ بِمَالٍ ۫ فَمَاۤ اٰتٰىنِۦَ اللّٰہُ خَیۡرٌ مِّمَّاۤ اٰتٰىکُمۡ ۚ بَلۡ اَنۡتُمۡ بِہَدِیَّتِکُمۡ تَفۡرَحُوۡنَ ﴿۳۶﴾

سو جب ملکہ کا سفیر سلیمانؑ کے پاس پہنچا تو آپؑ نے کہا کیا تم لوگ مال سے مجھے بہلانا چاہتے ہو؟ تو اللہ نے مجھے جو کچھ دے رکھا ہے وہ اس سے بہتر ہے جو تمہیں دیا ہے۔البتہ تم اپنے تحائف اپنے پاس ہی رکھو۔(36)

اِرۡجِعۡ اِلَیۡہِمۡ فَلَنَاۡتِیَنَّہُمۡ بِجُنُوۡدٍ لَّا قِبَلَ لَہُمۡ بِہَا وَ لَنُخۡرِجَنَّہُمۡ مِّنۡہَاۤ اَذِلَّۃً وَّ ہُمۡ صٰغِرُوۡنَ ﴿۳۷﴾

(اے سفیر) تو ان لوگوں کے پاس واپس لوٹ جا۔(اور ان کو بتا کہ) ہم ان کے پاس ایسے لشکر لے کر آ رہے ہیں جن کے مقابلہ کی ان میں طاقت نہ ہوگی۔اور ہم ان کو وہاں سے اس طرح ذلیل کر کے نکالیں گے کہ وہ خوار ہو چکے ہوں گے۔(37)

قَالَ یٰۤاَیُّہَا الۡمَلَؤُا اَیُّکُمۡ یَاۡتِیۡنِیۡ بِعَرۡشِہَا قَبۡلَ اَنۡ یَّاۡتُوۡنِیۡ مُسۡلِمِیۡنَ ﴿۳۸﴾

آپؑ نے کہا! اے معززین! تم میں سے کون ہے؟ جو ملکہ سبا کا تخت میرے پاس لائے۔قبل اس کے کہ وہ فرمانبردار ہو کر میرے پاس آئیں؟(38)

قَالَ عِفۡرِیۡتٌ مِّنَ الۡجِنِّ اَنَا اٰتِیۡکَ بِہٖ قَبۡلَ اَنۡ تَقُوۡمَ مِنۡ مَّقَامِکَ ۚ وَ اِنِّیۡ عَلَیۡہِ لَقَوِیٌّ اَمِیۡنٌ ﴿۳۹﴾

جنات میں سے ایک دیو جن نے کہا! کہ میں اسے آپؑ کے پاس لے آؤں گا اس سے پہلے کہ آپؑ اپنی جگہ سے اٹھیں۔بے شک میں اس کی طاقت رکھتا ہوں اور میں امانت دار بھی ہوں۔(39)

قَالَ الَّذِیۡ عِنۡدَہٗ عِلۡمٌ مِّنَ الۡکِتٰبِ اَنَا اٰتِیۡکَ بِہٖ قَبۡلَ اَنۡ یَّرۡتَدَّ اِلَیۡکَ طَرۡفُکَ ؕ فَلَمَّا رَاٰہُ مُسۡتَقِرًّا عِنۡدَہٗ قَالَ ہٰذَا مِنۡ فَضۡلِ رَبِّیۡ ۟ۖ لِیَبۡلُوَنِیۡۤ ءَاَشۡکُرُ اَمۡ اَکۡفُرُ ؕ وَ مَنۡ شَکَرَ فَاِنَّمَا یَشۡکُرُ لِنَفۡسِہٖ ۚ وَ مَنۡ کَفَرَ فَاِنَّ رَبِّیۡ غَنِیٌّ کَرِیۡمٌ ﴿۴۰﴾

اور اس شخص نے کہا جس کے پاس کتاب کا کچھ علم تھا میں اسے آپؑ کے پاس لے آؤں گا اس سے پہلے کہ آپؑ کی آنکھ جھپکے۔پھر جب سلیمانؑ نے اسے اپنے پاس رکھا ہوا دیکھا تو کہا کہ یہ میرے پروردگار کا فضل و کرم ہے تا کہ وہ مجھے آزمائے کہ میں اس کا شکر ادا کرتا ہوں یا ناشکری کرتا ہوں۔اور جو کوئی شکر کرتا ہے تو وہ اپنے فائدہ کیلئے شکر کرتا ہے اور جو ناشکری کرتا ہے تو وہ (اپنا نقصان کرتا ہے) میرا پروردگار بے نیاز اور کریم ہے۔(40)

قَالَ نَکِّرُوۡا لَہَا عَرۡشَہَا نَنۡظُرۡ اَتَہۡتَدِیۡۤ اَمۡ تَکُوۡنُ مِنَ الَّذِیۡنَ لَا یَہۡتَدُوۡنَ ﴿۴۱﴾

سلیمانؑ نے کہا کہ ملکہ کے (امتحان عقل کے) لئے اس کے تخت کی صورت بدل دو۔دیکھیں کہ وہ اسے پہچانتی ہے یا ان لوگوں میں سے ہے جو سوجھ بوجھ نہیں رکھتے۔(41)

فَلَمَّا جَآءَتۡ قِیۡلَ اَہٰکَذَا عَرۡشُکِ ؕ قَالَتۡ کَاَنَّہٗ ہُوَ ۚ وَ اُوۡتِیۡنَا الۡعِلۡمَ مِنۡ قَبۡلِہَا وَ کُنَّا مُسۡلِمِیۡنَ ﴿۴۲﴾

الغرض جب ملکہ آئی تو اس سے کہا گیا کیا تمہارا تخت ایسا ہی ہے؟ اس نے کہا یہ تو گویا وہی ہے۔ اور ہمیں تو پہلے ہی سے حقیقت معلوم ہو گئی تھی۔ اور ہم تو مسلمان (مطیع و فرمانبردار) ہو چکے ہیں۔ (42)

وَ صَدَّهَا مَا كَانَتْ تَّعْبُدُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ اِنَّهَا كَانَتْ مِنْ قَوْمٍ كٰفِرِيْنَ ۝۴۳

اور سلیمانؑ نے ملکہ کو غیر اللہ کی عبادت سے روک دیا۔ جو وہ کیا کرتی تھی۔ کیونکہ وہ کافر قوم میں سے تھی۔ (43)

قِيْلَ لَهَا ادْخُلِى الصَّرْحَ ۚ فَلَمَّا رَاَتْهُ حَسِبَتْهُ لُجَّةً وَّ كَشَفَتْ عَنْ سَاقَيْهَا ؕ قَالَ اِنَّهٗ صَرْحٌ مُّمَرَّدٌ مِّنْ قَوَارِيْرَ ؕ قَالَتْ رَبِّ اِنِّىْ ظَلَمْتُ نَفْسِىْ وَ اَسْلَمْتُ مَعَ سُلَيْمٰنَ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝۴۴

اس سے کہا گیا کہ محل میں داخل ہو جا۔ تو جب اس نے اس کو دیکھا تو (مرمر کے فرش کو گہرا) پانی خیال کیا اور (گزرنے کیلئے اس طرح پائنچے اٹھائے کہ) اپنی دونوں پنڈلیاں کھول دیں۔ آپؑ نے کہا یہ (پانی نہیں ہے بلکہ) شیشوں سے مرصع محل ہے۔ ملکہ نے کہا! اے میرے پروردگار! میں نے اپنے اوپر ظلم کیا تھا اور میں سلیمانؑ کے ساتھ **رب العالمین** پر ایمان لاتی ہوں۔ (44)

وَ لَقَدْ اَرْسَلْنَاۤ اِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ فَاِذَا هُمْ فَرِيْقٰنِ يَخْتَصِمُوْنَ ۝۴۵

اور بے شک ہم نے قوم ثمود کی طرف ان کے بھائی صالحؑ کو رسول بنا کر (اس پیغام کے ساتھ) بھیجا کہ اللہ کی عبادت کرو۔ تو وہ دو فریق (مؤمن و کافر) ہو گئے جو آپس میں جھگڑنے لگے۔ (45)

قَالَ يٰقَوْمِ لِمَ تَسْتَعْجِلُوْنَ بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ ۚ لَوْ لَا تَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝۴۶

آپؑ نے کہا اے میری قوم! تم بھلائی سے پہلے برائی کیلئے کیوں جلدی کرتے ہو؟ تم اللہ سے کیوں معافی نہیں مانگتے؟ تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔ (46)

قَالُوا اطَّيَّرْنَا بِكَ وَ بِمَنْ مَّعَكَ ؕ قَالَ طٰٓئِرُكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ تُفْتَنُوْنَ ۝۴۷

انہوں نے کہا کہ ہم تو تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو برا شگون سمجھتے ہیں۔ آپؑ نے کہا تمہاری بدشگونی تو اللہ کے پاس ہے۔ بلکہ تم وہ لوگ ہو جو آزمائے جا رہے ہو۔ (47)

وَ كَانَ فِى الْمَدِيْنَةِ تِسْعَةُ رَهْطٍ يُّفْسِدُوْنَ فِى الْاَرْضِ وَ لَا يُصْلِحُوْنَ ۝۴۸

اور اس شہر میں نو (9) جتھے (مافیا) تھے۔ جو زمین میں فساد برپا کرتے تھے اور اصلاح نہیں کرتے تھے۔ (48)

قَالُوْا تَقَاسَمُوْا بِاللّٰهِ لَنُبَيِّتَنَّهٗ وَ اَهْلَهٗ ثُمَّ لَنَقُوْلَنَّ لِوَلِيِّهٖ مَا شَهِدْنَا مَهْلِكَ اَهْلِهٖ وَ اِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ۝۴۹

ان لوگوں نے کہا کہ تم سب آپس میں خدا کی قسم کھاؤ کہ صالحؑ اور ان کے گھر والوں پر راتوں رات حملہ کر دو گے۔ اور بعد میں ان کے وارثوں سے کہہ دو گے کہ ہم ان کے گھر والوں کی ہلاکت کے وقت موجود ہی نہیں تھے۔ اور ہم اپنے بیان میں بالکل سچے ہیں۔ (49)

وَ مَكَرُوْا مَكْرًا وَّ مَكَرْنَا مَكْرًا وَّ هُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝۵۰

اور پھر انہوں نے اپنی چال چلی۔ اور ہم نے بھی اپنی تدبیر کی کہ انہیں خبر بھی نہ ہو سکی۔ (50)

فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ مَكْرِهِمْ ۙ اَنَّا دَمَّرْنٰهُمْ وَ قَوْمَهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۵۱﴾

پھراب دیکھو کہ ان کی مکاری کا انجام کیا ہوا۔ کہ ہم نے ان جتھوں کو ان کی قوم سمیت بالکل تباہ و برباد کر دیا۔(51)

فَتِلْكَ بُيُوْتُهُمْ خَاوِيَةًۢ بِمَا ظَلَمُوْا ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿۵۲﴾

سو یہ ان کے گھر ہیں جو ان کے ظلم کی وجہ سے ویران پڑے ہیں۔ بے شک اس واقعہ میں ایک بڑی نشانی ہے ان لوگوں کیلئے جو علم رکھتے ہیں۔(52)

وَ اَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ كَانُوْا يَتَّقُوْنَ ﴿۵۳﴾

اور ہم نے ان لوگوں کو نجات دی جو ایمان لائے اور تقویٰ اختیار کئے ہوئے تھے۔(53)

وَ لُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖۤ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ وَ اَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ ﴿۵۴﴾

اور جب لوط ؑ نے اپنی قوم سے کہا کہ تم بے حیائی کا کام کرتے ہو۔ حالانکہ تم دیکھ رہے ہو (جانتے بوجھتے ہو)۔(54)

اَئِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِ ؕ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ ﴿۵۵﴾

کیا تم عورتوں کو چھوڑ کر مردوں سے جنسی تسکین حاصل کرتے ہو؟ بلکہ تم بڑے ہی جاہل لوگ ہو۔(55)

فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوْۤا اَخْرِجُوْۤا اٰلَ لُوْطٍ مِّنْ قَرْيَتِكُمْ ۚ اِنَّهُمْ اُنَاسٌ يَّتَطَهَّرُوْنَ ﴿۵۶﴾

ان کی قوم کا جواب اس کے سوا کوئی نہ تھا کہ لوط ؑ کے گھرانے کو اپنی بستی سے نکال دو۔ یہ لوگ بڑے پاکباز بنتے ہیں۔(56)

فَاَنْجَيْنٰهُ وَ اَهْلَهٗۤ اِلَّا امْرَاَتَهٗ قَدَّرْنٰهَا مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿۵۷﴾

پس ہم نے لوط ؑ کو اور ان کے گھر والوں کو نجات دی۔ سوائے ان کی بیوی کے، کہ جس کے بارے میں ہم نے فیصلہ کر دیا تھا کہ وہ پیچھے رہ جانے والوں میں سے ہوگی۔(57)

وَ اَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ۚ فَسَآءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿۵۸﴾

اور ہم نے ان پر ایک خاص (پتھروں کی) بارش برسائی۔ سو کیسی بری بارش تھی ان لوگوں کیلئے جن کو ڈرایا جا چکا تھا۔(58)

قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ سَلٰمٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى ؕ آٰللّٰهُ خَيْرٌ اَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۵۹﴾

آپ کہئے! ہر قسم کی تعریف اللہ کیلئے ہے اور اس کے ان بندوں پر سلام ہو جنہیں اس نے منتخب کیا ہے۔ (ان سے پوچھو) کیا اللہ بہتر ہے یا وہ (معبود) جنہیں وہ اللہ کا شریک ٹھہراتے ہیں؟(59)

اَمَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَ اَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ حَدَآئِقَ ذَاتَ بَهْجَةٍ ۚ مَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُنْۢبِتُوْا شَجَرَهَا ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ بَلْ هُمْ قَوْمٌ يَّعْدِلُوْنَ ﴿۶۰﴾

(ان مشرکین سے پوچھو) بھلا وہ کون ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا؟ اور تمہارے لئے آسمان سے پانی اتارا؟ پھر ہم نے اس پانی سے خوش منظر (بارونق) باغات اگائے۔ ان درختوں کا اگانا تمہارے بس میں نہیں تھا۔ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود ہے؟ بلکہ یہ (راہِ حق سے

انحراف کرنے والے لوگ ہیں۔(60)

اَمَّنْ جَعَلَ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّ جَعَلَ خِلٰلَهَاۤ اَنْهٰرًا وَّ جَعَلَ لَهَا رَوَاسِیَ وَ جَعَلَ بَیْنَ الْبَحْرَیْنِ حَاجِزًا ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ ؕ﴿۶۱﴾

بھلا وہ کون ہے جس نے زمین کو قرار گاہ بنایا؟ اور اس کے درمیان نہریں جاری کیں۔ اور اس کیلئے بھاری پہاڑ بنائے اور دو دریاؤں کے درمیان پردہ حائل کر دیا۔ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود ہے؟ بلکہ ان میں سے اکثر لوگ جانتے نہیں ہیں۔(61)

اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَ یَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَ یَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ قَلِیْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ؕ﴿۶۲﴾

کون ہے جو مضطرب و بے قرار کی دعاو پکار کو قبول کرتا ہے۔ جب وہ اسے پکارتا ہے؟ اور اس کی تکلیف و مصیبت کو دور کر دیتا ہے؟ اور تمہیں زمین میں (پہلے لوگوں کا) جانشین بناتا ہے؟ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود ہے؟ نہیں۔ بلکہ یہ لوگ بہت کم نصیحت حاصل کرتے ہیں۔(62)

اَمَّنْ یَّهْدِیْكُمْ فِیْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ وَ مَنْ یُّرْسِلُ الرِّیٰحَ بُشْرًۢا بَیْنَ یَدَیْ رَحْمَتِهٖ ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ تَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ؕ﴿۶۳﴾

کون ہے جو خشکی اور تری کی تاریکیوں میں تمہاری راہنمائی کرتا ہے۔ اور اپنی باران رحمت سے پہلے ہواؤں کو خوشخبری دینے والا بنا کر بھیجتا ہے کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود ہے؟ اللہ برتر و بالا ہے ان چیزوں سے جنہیں وہ اس کا شریک ٹھہراتے ہیں۔(63)

اَمَّنْ یَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ یُعِیْدُهٗ وَ مَنْ یَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۶۴﴾

وہ کون ہے جو پیدائش کی ابتداء کرتا ہے اور پھر اسے دوبارہ پیدا کرے گا۔ اور کون ہے جو تمہیں آسمان و زمین سے روزی دیتا ہے؟ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود ہے؟ کہہ دیجئے کہ اگر تم سچے ہو تو اپنی دلیل لاؤ۔(64)

قُلْ لَّا یَعْلَمُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ الْغَیْبَ اِلَّا اللّٰهُ ؕ وَ مَا یَشْعُرُوْنَ اَیَّانَ یُبْعَثُوْنَ ﴿۶۵﴾

آپ کہہ دیجئے! کہ آسمانوں اور زمین میں جو بھی ہیں غیب کا علم نہیں رکھتے۔ مگر صرف اللہ ہی غیب کا علم جانتا ہے۔ اور نہ وہ یہ جانتے ہیں کہ وہ کب دوبارہ اٹھائے جائیں گے؟(65)

بَلِ ادّٰرَكَ عِلْمُهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ ۫ بَلْ هُمْ فِیْ شَكٍّ مِّنْهَا ۫ بَلْ هُمْ مِّنْهَا عَمُوْنَ ﴿۶۶﴾

بلکہ آخرت کے بارے میں ان کا علم ناقص رہ گیا ہے۔ بلکہ یہ اس کی طرف سے شک میں مبتلا ہیں۔ بلکہ یہ بالکل اندھے ہیں۔(66)

وَ قَالَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْٓا ءَاِذَا كُنَّا تُرٰبًا وَّ اٰبَآؤُنَآ اَىِٕنَّا لَمُخْرَجُوْنَ ﴿۶۷﴾

اور کفّار یہ کہتے ہیں کہ کیا جب ہم اور ہمارے باپ دادا سب مٹی ہو جائیں گے تو پھر دوبارہ نکالے جائیں گے(67)

لَقَدْ وُعِدْنَا هٰذَا نَحْنُ وَ اٰبَآؤُنَا مِنْ قَبْلُ ۙ اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿٦٨﴾

ایسا وعدہ ہم سے اور ہمارے باپ دادا سے بہت پہلے سے کیا جا رہا ہے۔ اور یہ سب پہلے لوگوں کی کہانیاں ہیں اور بس۔(68)

قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿٦٩﴾

آپ ان سے کہہ دیجئے کہ روئے زمین میں سیر کرو۔ اور پھر دیکھو کہ مجرمین کا انجام کیسا ہوا ہے۔(69)

وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُنْ فِيْ ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ ﴿٧٠﴾

اور آپ ان کے حال پر رنجیدہ نہ ہوں۔ اور یہ جو چالیں چل رہے ہیں ان کی طرف سے بھی تنگ دل نہ ہوں۔(70)

وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٧١﴾

اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ اگر تم سچے ہو تو یہ وعدہ آخر کب پورا ہونے والا ہے(71)

قُلْ عَسٰى اَنْ يَّكُوْنَ رَدِفَ لَكُمْ بَعْضُ الَّذِيْ تَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿٧٢﴾

تو کہہ دیجئے کہ بہت ممکن ہے کہ جس عذاب کی تم جلدی کر رہے ہو۔ اس کا کوئی حصّہ تمہارے پیچھے ہی لگا ہوا ہو۔(72)

وَاِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُوْنَ ﴿٧٣﴾

اور آپ کا پروردگار بندوں کے حق میں بہت زیادہ مہربان ہے لیکن ان کی اکثریت شکر ادا نہیں کرتی ہے(73)

وَاِنَّ رَبَّكَ لَيَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُوْرُهُمْ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ﴿٧٤﴾

اور یقیناً آپ کا پروردگار خوب جانتا ہے اسے جو ان کے سینے چھپائے ہوئے ہیں اور جو کچھ وہ ظاہر کرتے ہیں۔(74)

وَمَا مِنْ غَآئِبَةٍ فِي السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ﴿٧٥﴾

اور آسمان وزمین میں کوئی ایسی پوشیدہ چیز نہیں ہے۔ جو ایک واضح کتاب میں موجود نہ ہو۔(75)

اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَقُصُّ عَلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اَكْثَرَ الَّذِيْ هُمْ فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿٧٦﴾

بے شک یہ قرآن بنی اسرائیل کے سامنے اکثر وہ باتیں بیان کرتا ہے جن میں وہ اختلاف کیا کرتے ہیں۔(76)

وَاِنَّهٗ لَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٧٧﴾

اور یہ قرآن ایمان والوں کے لئے ہدایت اور رحمت ہے(77)

اِنَّ رَبَّكَ يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ بِحُكْمِهٖ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْعَلِيْمُ ﴿٧٨﴾

اور بے شک آپ کا پروردگار اپنے حکم سے ان کے درمیان فیصلہ کرے گا۔ وہ بڑا غالب اور بڑا جاننے والا ہے۔(78)

فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۭ اِنَّكَ عَلَى الْحَقِّ الْمُبِيْنِ ﴿٧٩﴾

سو آپ اللہ پر بھروسہ کریں۔ بے شک آپ واضح حق پر ہیں۔(79)

إِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ إِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ ﴿80﴾

آپ مُردوں کو آواز نہیں سنا سکتے۔ اور نہ بہروں کو اپنی پکار سنا سکتے ہیں جو پیٹھ پھیر کر چل دیں۔(80)

وَمَآ أَنْتَ بِهٰدِى الْعُمْىِ عَنْ ضَلٰلَتِهِمْ ؕ إِنْ تُسْمِعُ إِلَّا مَنْ يُّؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿81﴾

اور نہ ہی آپ (دل کے) اندھوں کو ان کی گمراہی سے ہٹا کر راستہ دکھا سکتے ہیں۔ آپ تو صرف انہی لوگوں کو سنا سکتے ہیں جو ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں۔ بس یہی لوگ ماننے والے ہیں۔(81)

وَإِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ أَخْرَجْنَا لَهُمْ دَآبَّةً مِّنَ الْأَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ ۙ أَنَّ النَّاسَ كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا لَا يُوْقِنُوْنَ ﴿82﴾

اور جب لوگوں پر عذاب کا وقت آئے گا تو ہم ان کے لیے زمین سے ایک موذی کیڑا نکالیں گے جو ان کو زخمی کر دے گا۔ (اس بناء پر) کہ لوگ ہماری نشانیوں پر یقین نہیں کرتے تھے۔(82)

دَآبَّةُ الْأَرْضِ۔ تقریباً تمام مترجمین نے اس کا ترجمہ یہ کیا ہے کہ قرب قیامت میں اللہ تعالی زمین سے ایک جانور نکالیں گے جو لوگوں سے کلام کرے گا۔ مگر میں اس آیت سے کچھ اور مفہوم سمجھتا ہوں۔ کلام کا معنی صرف زبان سے بولنا ہی نہیں ہوتا۔ بلکہ لغت کی کئی کتب جیسے القاموس، المنجد اور مفردات امام راغب نے کلام کا معنی زخمی کرنا بھی لیا ہے۔ القاموس کے مطابق

کلم فلاناً: جرحه، هذا مما يَكلِم العِرضَ والدين۔

(واذا وقع القول عليهم اخرجنا لهم دابة من الارض تَكلِمُهُمْ۔

یعنی اس آیت میں لفظ تُكَلِّمُهُمْ لکھا ہے۔ وہ اصل میں تَكْلِمُهُمْ ہے۔ اور اس کی مزید دلیل تفسیر کے یہ تین حوالے ہیں۔

1۔ ابن کثیر: وقال ابن عباس في رواية۔ تجرحهم۔

2۔ الطبری: وقراء ابو زرعة بن عمرو تَكْلِمُهُمْ۔ بفتح التاء و تخفيف اللام۔

3۔ البغوی: وقراء سعيد بن جبير۔ تَكْلِمُهُمْ بفتح التاء و تخفيف اللام۔ (من الكلم وهو الجرح)۔

یعنی یہاں (ت) کے اوپر زبر اور (لام) کے نیچے زیر کر کے اسے پڑھا گیا ہے۔ اس لیے کہ اللہ کی یہ سنت کبھی بھی نہیں رہی کہ اس نے لوگوں کو کسی ایسے مافوق الفطرت واقعہ سے ڈرایا ہو۔ اللہ تعالی صرف کچھ نشانیاں بھیجتے ہیں جن سے اہل عقل نتیجہ اخذ کرتے ہیں۔ معجزات کی صورت انبیاء حضراتؑ کی موجودگی سے لازم ہوتی ہے۔ بلکہ آخری نبیؐ کو کوئی بھی حسی معجزہ نہیں دیا گیا۔ سورہ بنی اسرائیل میں اللہ تعالی نے واضح طور پر فرما دیا۔

وَمَا مَنَعَنَا أَن نُّرْسِلَ بِالْاٰيَاتِ إِلَّا أَن كَذَّبَ بِهَا الْأَوَّلُونَ ۚ وَاٰتَيْنَا ثَمُودَ النَّاقَةَ مُبْصِرَةً فَظَلَمُوا بِهَا ۚ وَمَا نُرْسِلُ بِالْاٰيَاتِ إِلَّا تَخْوِيفًا ﴿59﴾

اور (منکرین کی مطلوبہ) نشانیاں بھیجنے سے ہمیں کسی چیز نے نہیں روکا۔ مگر اس بات نے کہ پہلے لوگ انہیں جھٹلا چکے ہیں۔ اور ہم نے قومِ ثمود کو ایک (خاص) اونٹنی دی جو کہ روشن نشانی تھی۔ تو انہوں نے اس پر ظلم کیا اور ہم نشانیاں صرف ڈرانے کیلئے بھیجتے ہیں۔(59)

یعنی آخری نبیؐ اور ان کے بعد اب کبھی بھی حسی معجزہ نہیں آئے گا۔ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر اللہ چاہتے تو سب کو زبردستی ہدایت دے دیتے۔ مگر اللہ

تعالیٰ صرف لوگوں کی عقل کو اپیل کرتے ہیں۔اور قرآن شاہد ہے کہ مخاطب قوم کے لوگوں نے نبی کریمؐ سے بے شمار مرتبہ حسی معجزہ کا مطالبہ کیا۔مگر اس کے جواب میں نبی کریمؐ نے فرمادیا کہ وہ اللہ کا اختیار ہے اور میں تو صرف بشر رسول ہوں۔اور ایک مقام پر اس مطالبہ کا جواب اللہ تعالیٰ نے اس طرح سے دیا۔سورہ القصص فَلَمَّا جَاءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ عِندِنَا قَالُوا لَوْلَا أُوتِيَ مِثْلَ مَا أُوتِيَ مُوسَىٰ ۚ أَوَلَمْ يَكْفُرُوا بِمَا أُوتِيَ مُوسَىٰ مِن قَبْلُ ۖ قَالُوا سِحْرَانِ تَظَاهَرَا وَقَالُوا إِنَّا بِكُلٍّ كَافِرُونَ ﴿٤٨﴾

جب ہماری طرف سے ان کے پاس حق آ گیا (آخری برحق رسول آ گیا) تو کہنے لگے اس رسول کو وہ کچھ کیوں نہ دیا گیا جو موسیٰؑ کو دیا گیا تھا؟ کیا انہوں نے اس کا انکار نہیں کیا تھا؟ وہ کہتے ہیں کہ یہ دونوں جادوگر ہیں جو ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں اور کہتے تھے کہ ہم ہر ایک کے منکر ہیں۔(48)

یعنی لوگ مطالبہ کر رہے ہیں کہ ویسی ہی نشانی آنی چاہیے اور اللہ تعالیٰ جواب دے رہے ہیں کہ ایسا کچھ ماضی میں ہو چکا۔اب نہیں ہوگا۔حیرانگی کی بات یہ ہے کہ جب مخاطب قوم کے لوگ معجزہ کا مطالبہ کر رہے ہیں تو ان کو انکار کر دیا جائے۔اور پھر ایسے معجزات کا عقیدہ رکھا جائے کہ قرب قیامت میں ایسا معجزہ ظہور پذیر ہو جائے گا۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ تم اللہ کی سنت میں تبدیلی نہ پاؤ گے۔

اب آتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کس چیز کی بات کر رہے ہیں جو لوگ خود سے عقل وفکر کا استعمال کر کے نتیجہ اخذ کریں کہ واقعی یہ اللہ کی نشانی ہے۔تو اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔سورہ حم سجدہ سَنُرِيهِمْ آيَاتِنَا فِي الْآفَاقِ وَفِي أَنفُسِهِمْ حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُ الْحَقُّ ۗ أَوَلَمْ يَكْفِ بِرَبِّكَ أَنَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ﴿٥٣﴾

ہم انہیں نشانیاں دکھائیں گے آفاق وکائنات میں بھی اور خود ان کی ذات میں بھی تاکہ ان پر واضح ہو جائے کہ وہ (اللہ) بالکل حق ہے۔کیا تمہارے پروردگار کے لئے یہ امر کافی نہیں ہے کہ وہ ہر چیز پر شاہد ہے۔(53) پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

وَقُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ سَيُرِيكُمْ آيَاتِهِ فَتَعْرِفُونَهَا ۚ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ﴿٩٣﴾

اِن سے کہو، ہر طرح کی تعریف اللہ ہی کے لیے ہے، عنقریب وہ تمہیں اپنی نشانیاں دکھا دے گا اور تم انہیں پہچان لو گے، اور تیرا رب بے خبر نہیں ہے۔اُن اعمال سے جو تم لوگ کرتے ہو۔(93) سورہ النمل۔

یہ ہے وہ بات کہ انسان کی اپنی ذاتی زندگی میں اور باہر کی کائنات میں بھی اللہ تعالیٰ انسانوں کو توجہ دلائیں گے کہ ایک ایسی ذات ہے جو خالق کائنات ہے اور اس کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔اور یہ ایسی کوئی مافوق الفطرت نشانی ہرگز نہیں ہوگی۔بلکہ یہ آیات الٰہی کونسی ہیں، اس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے سورہ روم میں کیا ہے۔

وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَكُم مِّن تُرَابٍ ثُمَّ إِذَا أَنتُم بَشَرٌ تَنتَشِرُونَ ﴿٢٠﴾ وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَ لَكُم مِّنْ أَنفُسِكُمْ أَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوا إِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُم مَّوَدَّةً وَرَحْمَةً ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ﴿٢١﴾ وَمِنْ آيَاتِهِ خَلْقُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافُ أَلْسِنَتِكُمْ وَأَلْوَانِكُمْ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّلْعَالِمِينَ ﴿٢٢﴾ وَمِنْ آيَاتِهِ مَنَامُكُم بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَابْتِغَاؤُكُم مِّن فَضْلِهِ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَسْمَعُونَ ﴿٢٣﴾ وَمِنْ آيَاتِهِ يُرِيكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَطَمَعًا وَيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَيُحْيِي بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ﴿٢٤﴾ وَمِنْ آيَاتِهِ أَن تَقُومَ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ بِأَمْرِهِ ۚ ثُمَّ إِذَا دَعَاكُمْ دَعْوَةً مِّنَ الْأَرْضِ إِذَا أَنتُمْ تَخْرُجُونَ ﴿٢٥﴾

اور اس کی قدرت کی نشانیوں سے ایک یہ بھی ہے کہ اس نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا اور پھر تم ایک دم آدمی بن کر پھیلتے جا رہے ہو۔(20) اور اس کی قدرت کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ اس نے تمہارے لئے تمہاری ہی جنس سے بیویاں پیدا کیں تاکہ تم ان سے سکون حاصل کرو۔اور

تمہارے درمیان محبت اور رحمت (نرم دلی و ہمدردی) پیدا کر دی۔ بے شک اس میں غور وفکر کرنے والوں کیلئے بہت نشانیاں ہیں۔(21) اور اس کی نشانیوں میں سے آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنا اور تمہاری زبانوں اور تمہارے رنگوں کا مختلف ہونا بھی ہے۔ بے شک اس میں اہلِ علم کے لئے بہت سی نشانیاں موجود ہیں۔(22) اور اس کی نشانیوں میں سے تمہارا رات میں سونا ہے اور دن میں اس کے فضل (روزی) کا تلاش کرنا بھی۔ بے شک اس میں (غور سے) سننے والوں کیلئے بہت سی نشانیاں ہیں۔(23) اور اس کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ وہ تمہیں ڈرانے اور امید دلانے کے لئے بجلی دکھاتا ہے اور آسمان سے پانی برساتا ہے پھر اس کے ذریعہ سے زمین کو اس کی موت (خشکی) کے بعد زندہ (شاداب) کر دیتا ہے۔ بے شک اس میں عقل سے کام لینے والے لوگوں کیلئے بہت سی نشانیاں ہیں۔(24) اور اس کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ آسمان اور زمین اس کے حکم سے قائم ہیں پھر جب وہ تمہیں زمین سے ایک ہی بار پکارے گا تو تم یکبارگی نکل پڑو گے۔(25)

اب آتے ہیں دابۃ الارض کی نشانی کی طرف، جیسے اللہ تعالی نے قوم فرعون کی طرف جوئیں، مینڈک، خون اور قحط سالی کا عذاب بھیجا۔ مگر کسی بھی چیز نے ان سے کلام نہیں کیا۔ اسی طرح سلیمانؑ کی لاٹھی کو دابۃ الارض کئی سال تک کھاتے رہے اور انہوں نے کسی سے کلام نہیں کیا۔ بلکہ جنات کو تو معلوم ہی نہ ہوا کہ سلیمانؑ وفات پا چکے ہیں۔ ویسے اللہ تعالی کے عذاب کی بہت سی شکلیں ہو سکتی ہیں سیلاب، زلزلے، قحط سالی، وبائی امراض وغیرہ۔ مگر یہاں اللہ تعالی کسی خاص کیڑے کا ذکر کر رہے ہیں اور تصریحات بالا سے ظاہر ہے کہ وہ انہیں زخمی کرے گا۔ تو میری سمجھ کے مطابق آج کے دور میں دابۃ الارض سے مراد کرونا وائرس (Corona Virus) جسے Covid-19 کہا جاتا ہے۔ ڈبلیو ایچ او کی رپورٹ کے مطابق جس سے تقریباً ڈیڑھ کروڑ انسانی جانیں ہلاکت کا شکار ہوئیں۔ اور کروڑوں لوگ اس سے متاثر ہوئے۔ اور ساری دنیا لاک ڈاؤن کا شکار ہوئی۔ عالمی معیشت کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا۔ اس سب میں اللہ تعالی کی طرف سے واضح نشانی تھی کہ لوگ اپنے برے اعمال سے توبہ کریں اور اللہ تعالی کی طرف رجوع کریں۔ اور اللہ تعالی اسی لیے ایسی نشانیاں بھیجتے ہیں کہ لوگ اللہ کی حقیقت کا ادراک نہیں کرتے۔ آیت نمبر 81 سے لے کر آیت نمبر 86 تک اللہ تعالی کی انہی نشانیوں کا تذکرہ ہے۔ سیاق و سباق سے واضح ہے کہ اللہ تعالی لوگوں کو باور کروا رہے ہیں ان نشانیوں کے بارے میں جو لوگ کھلی آنکھوں دیکھ سکتے ہیں۔ یہ ذہن میں رہے یہاں قرآنی آیات کی بات نہیں ہو رہی۔

باقی رہی یہ بات کہ قرب قیامت کی کوئی نشانیاں ہیں تو ہرگز ایسا نہیں ہے۔ اللہ تعالی واضح طور پر بیان فرما چکے ہیں کہ قیامت اچانک آئے گی۔ اور اس بارے میں معاشرے میں موجود پیش گوئیاں جو کہ نبی کریمؐ سے منسوب ہیں وہ سب وضعی ہیں۔ قرآن کریم کے مطابق نبی کریمؐ کو بھی قیامت کا علم نہیں تھا۔

وَيَوْمَ نَحْشُرُ مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ فَوْجًا مِّمَّنْ يُّكَذِّبُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ﴿٨٣﴾

اور جس دن ہم ہر امت میں سے ایک ایسا گروہ جمع کریں گے۔ جو ہماری نشانیوں کو جھٹلایا کرتا تھا۔ پھر اس کو روک کر جماعت بندی کی جائے گی۔(83)

حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْ قَالَ اَكَذَّبْتُمْ بِاٰيٰتِيْ وَلَمْ تُحِيْطُوْا بِهَا عِلْمًا اَمَّاذَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٨٤﴾

یہاں تک کہ جب سب آجائیں گے تو اللہ فرمائے گا کہ کیا تم نے میری نشانیوں کو جھٹلا دیا تھا اور تم نے ان کو سمجھنے کے لیے اپنا علم تو استعمال ہی نہ کیا تھا۔ بھلا تم کیا کرتے رہے تھے؟(84)

وَوَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ بِمَا ظَلَمُوْا فَهُمْ لَا يَنْطِقُوْنَ ﴿٨٥﴾

اور ان کے ظلم کی وجہ سے عذاب کا وعدہ ان پر پورا ہو جائے گا۔ تب وہ کچھ بھی نہ بول سکیں گے۔(85)

اَلَمْ يَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَا الَّيْلَ لِيَسْكُنُوْا فِيْهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۸۶﴾

کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ ہم نے رات (تاریک) اس لئے بنائی کہ وہ اس میں آرام کریں۔ اور دن کو روشن اس لئے بنایا (تا کہ اس میں کام کریں)۔ بے شک اس میں ایمان لانے والوں کیلئے اللہ کی قدرت کی نشانیاں ہیں۔(86)

وَيَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَفَزِعَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ؕ وَكُلٌّ اَتَوْهُ دٰخِرِيْنَ ﴿۸۷﴾

اور جس دن صور پھونکا جائے گا۔ تو جو بھی آسمانوں اور زمین میں ہیں سب گھبرا جائیں گے۔ سوائے ان کے جن کو اللہ بچانا چاہے گا۔ اور سب عاجزی کے ساتھ اس کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے۔(87)

وَتَرَى الْجِبَالَ تَحْسَبُهَا جَامِدَةً وَّهِيَ تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ ؕ صُنْعَ اللّٰهِ الَّذِيْٓ اَتْقَنَ كُلَّ شَيْءٍ ؕ اِنَّهٗ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَفْعَلُوْنَ ﴿۸۸﴾

(اس وقت) تم پہاڑوں کو دیکھو گے تو خیال کرو گے کہ وہ ساکن و برقرار ہیں حالانکہ وہ بادلوں کی مانند رواں دواں ہوں گے۔ یہ اللہ کی کاریگری ہے جس نے ہر شئے کو محکم و پائیدار بنایا ہے۔ بیشک وہ خوب جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو۔(88)

مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَيْرٌ مِّنْهَا ۚ وَهُمْ مِّنْ فَزَعٍ يَّوْمَئِذٍ اٰمِنُوْنَ ﴿۸۹﴾

جو شخص نیکی لے کر آئے گا اسے اس سے بہتر ملے گا۔ اور اس دن کی گھبراہٹ سے محفوظ ہوں گے۔(89)

وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَكُبَّتْ وُجُوْهُهُمْ فِي النَّارِ ؕ هَلْ تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۰﴾

اور جو شخص برائی لے کر آئے گا تو ان کو اوندھے منہ دوزخ کی آگ میں پھینک دیا جائے گا۔ نہیں دیا جائے گا تمہیں بدلہ مگر صرف تمہارے اعمال کے مطابق۔ (جیسا کرو گے ویسا بھرو گے)۔(90)

اِنَّمَآ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ رَبَّ هٰذِهِ الْبَلْدَةِ الَّذِيْ حَرَّمَهَا وَلَهٗ كُلُّ شَيْءٍ وَّاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۹۱﴾

(اے محمدؐ، اِن سے کہو) مجھے تو یہی حکم دیا گیا ہے کہ اِس شہر کے رب کی بندگی کروں جس نے اِسے محترم بنایا ہے اور جو ہر چیز کا مالک ہے۔ اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں فرمانبردار بن کر رہوں۔(91)

وَاَنْ اَتْلُوَا الْقُرْاٰنَ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَقُلْ اِنَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ ﴿۹۲﴾

اور یہ قرآن پڑھ کر سناؤں۔ اب جو ہدایت اختیار کرے گا وہ اپنے ہی فائدہ کے لیے ہدایت اختیار کرے گا۔ اور جو گمراہ ہوا، اُس سے کہہ دو کہ میں تو بس خبردار کر دینے والا ہوں۔(92)

وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ سَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ فَتَعْرِفُوْنَهَا ؕ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۳﴾

اِن سے کہو، ہر طرح کی تعریف اللہ ہی کے لیے ہے، عنقریب وہ تمہیں اپنی نشانیاں دکھا دے گا اور تم انہیں پہچان لو گے، اور تیرا رب بے خبر نہیں ہے۔ اُن اعمال سے جو تم لوگ کرتے ہو۔(93)

❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁

اہم مضامین سورہ القصص

مضمون	صفحہ نمبر
طٰسم سے مراد۔	575
فرعون کا طریقہ پارٹیاں بنانا۔	575
موسیٰؑ کی والدہ کو پیغام پہنچانا۔	576
موسیٰؑ کی فرعون کے محل میں پرورش کا انتظام۔	576
قبطی کا قتل۔	577
علاقہ چھوڑ کر بھاگ جانا۔	577
مدین میں شعیبؑ کے پاس پہنچنا۔	578
شعیبؑ سے معاہدہ۔	578
مدین سے واپسی۔	579
کوہ طور پر جانا۔	579
موسیٰؑ کو معجزات کا ملنا۔	579
زبان کی لکنت۔	579
فرعون کے پاس جانا۔	580
فرعون اور اس کے لشکر کا غرق ہو جانا۔	580
نبی کریمؐ سے معجزات کا مطالبہ کرنے والوں کو جواب۔	581
رسول بھی جسے چاہے ہدایت نہیں دے سکتا۔	582
خوشحالی پر فخر کرنے والی کتنی ہی قومیں تباہ ہوگئیں۔	583
شرک کی ممانعت۔	583
جعلی معبود اپنی پرستش کرنے والوں سے بیزاری کا اظہار کریں گے۔	583
قارون کا انجام۔	586
نبی کریمؐ کی ذمہ داری قرآن کی تبلیغ۔	586
قرآن کا نازل ہونا رب کریم کی رحمت۔	586
اللہ کے سوا کسی اور کو نہ پکارو۔	587

28- سورہ القصص

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

میں شروع کرتا ہوں اللہ کے نام کے ساتھ، جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے۔

طٰسٓمّٓ ﴿۱﴾

(ط) سانپ کا ذکر (قصہ موسیٰ)، (ط) کی شکل کے لحاظ سے (ط) سانپ کے کنڈلی مارنے کی شکل۔(س) مرسلین، سابقہ رسولوں کا ذکر۔(م) مخاطب، نبی کریمؐ کو ہدایات۔

تِلۡکَ اٰیٰتُ الۡکِتٰبِ الۡمُبِیۡنِ ﴿۲﴾

یہ واضح کتاب کی آیتیں ہیں۔(2)

نَتۡلُوۡا عَلَیۡکَ مِنۡ نَّبَاِ مُوۡسٰی وَ فِرۡعَوۡنَ بِالۡحَقِّ لِقَوۡمٍ یُّؤۡمِنُوۡنَ ﴿۳﴾

ہم اہلِ ایمان کیلئے موسیٰ اور فرعون کی کچھ خبریں سچائی کے ساتھ آپ کے سامنے پڑھ کر سناتے ہیں۔(3)

اِنَّ فِرۡعَوۡنَ عَلَا فِی الۡاَرۡضِ وَ جَعَلَ اَہۡلَہَا شِیَعًا یَّسۡتَضۡعِفُ طَآئِفَۃً مِّنۡہُمۡ یُذَبِّحُ اَبۡنَآءَہُمۡ وَ یَسۡتَحۡیٖ نِسَآءَہُمۡ ؕ اِنَّہٗ کَانَ مِنَ الۡمُفۡسِدِیۡنَ ﴿۴﴾

بے شک فرعون زمین (مصر) میں سرکش ہو گیا تھا اور اس کے باشندوں کو مختلف گروہوں میں تقسیم کر دیا تھا اور اس نے ان میں سے ایک گروہ کو کمزور بنا رکھا تھا چنانچہ ان کے بیٹوں کو ذبح کر دیتا تھا اور ان کی عورتوں کو زندہ چھوڑ دیتا تھا۔ بے شک وہ زمین میں فساد برپا کرنے والوں میں سے تھا۔(4)

وَ نُرِیۡدُ اَنۡ نَّمُنَّ عَلَی الَّذِیۡنَ اسۡتُضۡعِفُوۡا فِی الۡاَرۡضِ وَ نَجۡعَلَہُمۡ اَئِمَّۃً وَّ نَجۡعَلَہُمُ الۡوٰرِثِیۡنَ ﴿۵﴾

اور ہم چاہتے ہیں کہ ان لوگوں پر احسان کریں جنہیں زمین میں کمزور کر دیا گیا تھا۔ اور انہیں پیشوا بنائیں اور انہیں زمین کا وارث قرار دیں۔(5)

وَ نُمَکِّنَ لَہُمۡ فِی الۡاَرۡضِ وَ نُرِیَ فِرۡعَوۡنَ وَ ہَامٰنَ وَ جُنُوۡدَہُمَا مِنۡہُمۡ مَّا کَانُوۡا یَحۡذَرُوۡنَ ﴿۶﴾

اور انہیں زمین میں اقتدار عطا کریں۔ اور فرعون، ہامان اور ان کی فوجوں کو ان (کمزوروں) کی جانب سے وہ کچھ دکھلائیں جس سے وہ ڈرتے تھے۔(6)

وَ اَوۡحَیۡنَاۤ اِلٰۤی اُمِّ مُوۡسٰۤی اَنۡ اَرۡضِعِیۡهِ ۚ فَاِذَا خِفۡتِ عَلَیۡهِ فَاَلۡقِیۡهِ فِی الۡیَمِّ وَ لَا تَخَافِیۡ وَ لَا تَحۡزَنِیۡ ۚ اِنَّا رَآدُّوۡهُ اِلَیۡكِ وَ جَاعِلُوۡهُ مِنَ الۡمُرۡسَلِیۡنَ ﴿۷﴾

اور ہم نے موسیٰؑ کی ماں کو پیغام بھیجا کہ اس بچہ کو دودھ پلاؤ۔ اور جب اس کے متعلق خطرہ محسوس ہو تو اسے دریا میں ڈال دو۔ اور کسی قسم کا خوف اور غم نہ کرو۔ بلاشبہ ہم اسے تیری طرف واپس لوٹا دیں گے۔ اور اسے رسولوں میں سے بنائیں گے۔(7)

فَالۡتَقَطَهٗۤ اٰلُ فِرۡعَوۡنَ لِیَكُوۡنَ لَهُمۡ عَدُوًّا وَّ حَزَنًا ؕ اِنَّ فِرۡعَوۡنَ وَ هَامٰنَ وَ جُنُوۡدَهُمَا كَانُوۡا خٰطِـِٕیۡنَ ﴿۸﴾

چنانچہ فرعون کے گھر والوں نے اسے دریا سے اٹھالیا۔ تاکہ وہ ان کیلئے دشمن ہو اور رنج وغم کا باعث بنے۔ بیشک فرعون، ہامان اور دونوں کے لشکر والے غلط کار تھے۔(8)

وَ قَالَتِ امۡرَاَتُ فِرۡعَوۡنَ قُرَّتُ عَیۡنٍ لِّیۡ وَ لَكَ ؕ لَا تَقۡتُلُوۡهُ ٭ۖ عَسٰۤی اَنۡ یَّنۡفَعَنَاۤ اَوۡ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا وَّ هُمۡ لَا یَشۡعُرُوۡنَ ﴿۹﴾

اور فرعون کی بیوی نے اس سے کہا کہ یہ بچہ تو میری اور تیری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔ اسے قتل نہ کرو۔ ممکن ہے کہ ہمیں نفع پہنچائے یا ہم اسے اپنا بیٹا ہی بنالیں۔ اور انہیں انجام کی کچھ خبر نہ تھی۔(9)

وَ اَصۡبَحَ فُؤَادُ اُمِّ مُوۡسٰی فٰرِغًا ؕ اِنۡ كَادَتۡ لَتُبۡدِیۡ بِهٖ لَوۡ لَاۤ اَنۡ رَّبَطۡنَا عَلٰی قَلۡبِهَا لِتَكُوۡنَ مِنَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ ﴿۱۰﴾

اور موسیٰؑ کی ماں کا دل بے چین ہو گیا۔ اور قریب تھا کہ وہ اس بچے کا حال ظاہر کر دے اگر ہم اس کے دل کو مضبوط نہ کرتے۔ تاکہ وہ ہمارے وعدہ پر ایمان لانے والوں میں سے ہو۔(10)

وَ قَالَتۡ لِاُخۡتِهٖ قُصِّیۡهِ ۫ فَبَصُرَتۡ بِهٖ عَنۡ جُنُبٍ وَّ هُمۡ لَا یَشۡعُرُوۡنَ ﴿ۙ۱۱﴾

اور موسیٰ کی ماں نے بچے کی بہن سے کہا کہ تو اس کے پیچھے پیچھے جا۔ چنانچہ وہ دور سے اسے دیکھتی رہی جبکہ ان لوگوں کو خبر بھی نہ ہوئی۔(11)

وَ حَرَّمۡنَا عَلَیۡهِ الۡمَرَاضِعَ مِنۡ قَبۡلُ فَقَالَتۡ هَلۡ اَدُلُّكُمۡ عَلٰۤی اَهۡلِ بَیۡتٍ یَّكۡفُلُوۡنَهٗ لَكُمۡ وَ هُمۡ لَهٗ نٰصِحُوۡنَ ﴿۱۲﴾

اور ہم نے اس بچے پر دائیوں کا دودھ پہلے سے حرام کر دیا تھا۔ تو اس بچہ کی بہن نے کہا کیا میں تم لوگوں کو ایک ایسے گھرانے کا پتہ بتاؤں جو تمہارے لئے اس کی پرورش کرے؟ اور وہ اس کے خیر خواہ بھی ہوں؟(12)

فَرَدَدۡنٰهُ اِلٰۤی اُمِّهٖ كَیۡ تَقَرَّ عَیۡنُهَا وَ لَا تَحۡزَنَ وَ لِتَعۡلَمَ اَنَّ وَعۡدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّ لٰكِنَّ اَكۡثَرَهُمۡ لَا یَعۡلَمُوۡنَ ﴿۱۳﴾

اس طرح ہم نے وہ بچہ اس کی ماں کی طرف لوٹا دیا۔ تاکہ اس کی آنکھ ٹھنڈی رہے۔ اور وہ غمزدہ نہ ہو۔ اور یہ بھی جان لے کہ اللہ کا وعدہ سچا ہوتا ہے لیکن اکثر لوگ یہ بات نہیں جانتے۔(13)

وَ لَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَ اسۡتَوٰۤی اٰتَیۡنٰهُ حُكۡمًا وَّ عِلۡمًا ؕ وَ كَذٰلِكَ نَجۡزِی الۡمُحۡسِنِیۡنَ ﴿۱۴﴾

اور جب وہ بچہ اپنے پورے شباب کو پہنچ گیا۔ اور قد وقامت پورا درست ہو گیا۔ تو ہم نے اس کو دانائی اور علم عطا کیا۔ اور ہم اسی طرح نیک لوگوں کو صلہ دیتے ہیں۔(14)

وَ دَخَلَ الۡمَدِیۡنَةَ عَلٰی حِیۡنِ غَفۡلَةٍ مِّنۡ اَهۡلِهَا فَوَجَدَ فِیۡهَا رَجُلَیۡنِ یَقۡتَتِلٰنِ ٭۫ هٰذَا مِنۡ شِیۡعَتِهٖ وَ هٰذَا مِنۡ

عَدُوِّهٖ ۚ فَاسْتَغَاثَهُ الَّذِيْ مِنْ شِيْعَتِهٖ عَلَى الَّذِيْ مِنْ عَدُوِّهٖ ۙ فَوَكَزَهٗ مُوْسٰى فَقَضٰى عَلَيْهِ ۖ قَالَ
هٰذَا مِنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ ۭ اِنَّهٗ عَدُوٌّ مُّضِلٌّ مُّبِيْنٌ ۝۱۵

موسیٰؑ ایسے وقت شہر میں داخل ہوا جب کہ اس شہر کے باشندے بے خبر (سو رہے) تھے۔ تو اس نے وہاں دو آدمیوں کو آپس میں لڑتے ہوئے پایا۔ ایک ان کے گروہ میں سے تھا۔ اور دوسرا ان کے دشمنوں میں سے تھا۔ پس جو اس کے گروہ میں سے تھا اس نے (موسیٰؑ) کو اس کے خلاف جو اس کے دشمنوں میں سے تھا مدد کیلئے پکارا۔ تو موسیٰؑ نے اسے ایک مکا مارا بس اس کا کام تمام کر دیا۔ اور کہا یہ شیطانی کام ہو گیا۔ بے شک وہ کھلا ہوا گمراہ کرنے والا دشمن ہے۔(15)

قَالَ رَبِّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لِيْ فَغَفَرَ لَهٗ ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝۱۶

کہا اے میرے رب! میں نے اپنے اوپر ظلم کیا۔ تو مجھے بخش دے، تو اللہ نے اسے بخش دیا۔ بے شک وہ بڑا بخشنے والا، بڑا رحم کرنے والا ہے۔(16)

قَالَ رَبِّ بِمَآ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ فَلَنْ اَكُوْنَ ظَهِيْرًا لِّلْمُجْرِمِيْنَ ۝۱۷

پھر کہا! اے میرے پروردگار تو نے مجھے اپنی نعمت سے نوازا ہے۔ اب میں کبھی مجرموں کا پشت پناہ نہیں بنوں گا۔(17)

فَاَصْبَحَ فِي الْمَدِيْنَةِ خَاۗىِٕفًا يَّتَرَقَّبُ فَاِذَا الَّذِي اسْتَنْصَرَهٗ بِالْاَمْسِ يَسْتَصْرِخُهٗ ۭ قَالَ لَهٗ مُوْسٰٓى اِنَّكَ
لَغَوِيٌّ مُّبِيْنٌ ۝۱۸

دُوسرے روز وہ صبح سویرے ڈرتا اور ہر طرف سے خطرہ بھانپتا ہوا شہر میں جا رہا تھا کہ یکا یک کیا دیکھتا ہے کہ وہی شخص جس نے کل اسے مدد کے لیے پکارا تھا آج پھر اسے پکار رہا ہے۔ موسیٰؑ نے کہا تُو تو بڑا ہی گمراہ آدمی ہے۔(18)

فَلَمَّآ اَنْ اَرَادَ اَنْ يَّبْطِشَ بِالَّذِيْ هُوَ عَدُوٌّ لَّهُمَا ۙ قَالَ يٰمُوْسٰٓى اَتُرِيْدُ اَنْ تَقْتُلَنِيْ كَمَا قَتَلْتَ نَفْسًۢا
بِالْاَمْسِ ڰ اِنْ تُرِيْدُ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ جَبَّارًا فِي الْاَرْضِ وَمَا تُرِيْدُ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْمُصْلِحِيْنَ ۝۱۹

پھر جب موسیٰؑ نے اس شخص پر سخت ہاتھ ڈالنا چاہا جو ان دونوں کا دشمن تھا تو اس نے کہا اے موسیٰؑ تو آج مجھے اسی طرح قتل کرنا چاہتا ہے جس طرح کل ایک شخص کو قتل کیا؟ تو بس یہی چاہتا ہے کہ زمین میں سرکش بن جائے اور یہ نہیں چاہتا کہ اصلاح کرنے والوں میں سے ہو۔(19)

وَجَاۗءَ رَجُلٌ مِّنْ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ يَسْعٰى ۡ قَالَ يٰمُوْسٰٓى اِنَّ الْمَلَاَ يَاْتَمِرُوْنَ بِكَ لِيَقْتُلُوْكَ فَاخْرُجْ اِنِّىْ لَكَ
مِنَ النّٰصِحِيْنَ ۝۲۰

اور شہر کے آخری حصہ سے ایک آدمی دوڑتا ہوا آیا اور کہا اے موسیٰؑ! قوم کے بڑے لوگ تمہارے بارے میں مشورہ کر رہے ہیں کہ تجھے قتل کر دیں۔ لہٰذا یہاں سے نکل جا۔ یقیناً میں تیرے خیر خواہوں میں سے ہوں۔(20)

فَخَــرَجَ مِنْهَا خَاۗىِٕفًا يَّتَرَقَّبُ ۡ قَالَ رَبِّ نَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝۲۱

پس موسیٰؑ وہاں سے خوف زدہ ہو کر مدد الٰہی کا انتظار کرتے ہوئے نکل کھڑے ہوئے۔ اور دعا کی: اے میرے رب! مجھے ظالم قوم سے نجات عطا فرما۔(21)

وَ لَمَّا تَوَجَّهَ تِلْقَآءَ مَدْيَنَ قَالَ عَسٰى رَبِّيْٓ اَنْ يَّهْدِيَنِيْ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ﴿۲۲﴾

اور جب موسیٰؑ نے مصر سے نکل کر مدین کا رخ کیا تو کہا امید ہے کہ میرا پروردگار سیدھے راستے کی طرف میری راہنمائی کرے گا۔(22)

وَ لَمَّا وَرَدَ مَآءَ مَدْيَنَ وَجَدَ عَلَيْهِ اُمَّةً مِّنَ النَّاسِ يَسْقُوْنَ ۫ وَ وَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمُ امْرَاَتَيْنِ تَذُوْدٰنِ ۚ قَالَ مَا خَطْبُكُمَا ؕ قَالَتَا لَا نَسْقِيْ حَتّٰى يُصْدِرَ الرِّعَآءُ ٜ وَ اَبُوْنَا شَيْخٌ كَبِيْرٌ ﴿۲۳﴾

اور جب وہ مدین کے کنویں پر پہنچا تو وہاں لوگوں کا ایک مجمع پایا جو اپنے مویشیوں کو پانی پلا رہا ہے اور ان لوگوں سے الگ دو عورتوں کو پایا کہ وہ اپنے ریوڑ کو روکے ہوئے کھڑی ہیں۔ موسیٰؑ نے کہا تمہارا کیا معاملہ ہے؟ ان دونوں نے کہا ہم اس وقت تک اپنے جانوروں کو پانی نہیں پلاتیں۔ جب تک یہ چرواہے اپنے مویشیوں کو پانی پلا کر نہ لے جائیں۔ اور ہمارے والد بہت بوڑھے ہیں۔(23)

فَسَقٰى لَهُمَا ثُمَّ تَوَلّٰٓى اِلَى الظِّلِّ فَقَالَ رَبِّ اِنِّيْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيْرٌ ﴿۲۴﴾

یہ سن کر موسیٰؑ نے ان کے ریوڑ کو پانی پلا دیا۔ اور پھر وہاں سے ہٹ کر سایہ میں آ گیا اور کہا اے میرے پروردگار! تو جو خیر بھی مجھ پر اتارے، میں اس کا محتاج ہوں۔(24)

فَجَآءَتْهُ اِحْدٰىهُمَا تَمْشِيْ عَلَى اسْتِحْيَآءٍ ۫ قَالَتْ اِنَّ اَبِيْ يَدْعُوْكَ لِيَجْزِيَكَ اَجْرَ مَا سَقَيْتَ لَنَا ؕ فَلَمَّا جَآءَهٗ وَ قَصَّ عَلَيْهِ الْقَصَصَ ۙ قَالَ لَا تَخَفْ ٝ نَجَوْتَ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۲۵﴾

پس ان دو عورتوں میں سے ایک شرم و حیا کے ساتھ چلتی ہوئی اس کے پاس آئی۔ اور کہا میرے والد تمہیں بلاتے ہیں تا کہ تمہیں اس کا معاوضہ دیں، جو تم نے ہماری خاطر پانی پلایا۔ تو جب موسیٰؑ اس کے پاس پہنچے اور اسے اپنا سارا قصہ سنایا تو اس (شعیبؑ) نے تسلی دیتے ہوئے کہا خوف نہ کر اب تم ظالم لوگوں سے نجات پا گئے ہو۔(25)

قَالَتْ اِحْدٰىهُمَا يٰٓاَبَتِ اسْتَاْجِرْهُ ۫ اِنَّ خَيْرَ مَنِ اسْتَاْجَرْتَ الْقَوِيُّ الْاَمِيْنُ ﴿۲۶﴾

تو ان دو میں سے ایک لڑکی نے کہا اے ابا جان! اس کو اجرت پر رکھ لیجئے کیونکہ اچھا مزدور جسے آپ اجرت پر رکھیں وہی ہے جو طاقت ور بھی ہو اور امانت دار بھی۔(26)

قَالَ اِنِّيْٓ اُرِيْدُ اَنْ اُنْكِحَكَ اِحْدَى ابْنَتَيَّ هٰتَيْنِ عَلٰٓى اَنْ تَاْجُرَنِيْ ثَمٰنِيَ حِجَجٍ ۚ فَاِنْ اَتْمَمْتَ عَشْرًا فَمِنْ عِنْدِكَ ۚ وَ مَآ اُرِيْدُ اَنْ اَشُقَّ عَلَيْكَ ؕ سَتَجِدُنِيْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۲۷﴾

شعیبؑ نے موسیٰؑ سے کہا! میں چاہتا ہوں کہ اپنی دو بیٹیوں میں سے ایک کا نکاح تمہارے ساتھ اس شرط پر کر دوں کہ تم آٹھ سال تک میری خدمت کرو۔ اور اگر دس سال پورے کر دو تو یہ تمہاری طرف سے احسان ہے۔ اور میں تم پر کوئی سختی نہیں کرنا چاہتا۔ ان شاء اللہ تم مجھے نیک لوگوں میں سے پاؤ گے۔(27)

قَالَ ذٰلِكَ بَيْنِيْ وَ بَيْنَكَ ؕ اَيَّمَا الْاَجَلَيْنِ قَضَيْتُ فَلَا عُدْوَانَ عَلَيَّ ؕ وَ اللّٰهُ عَلٰى مَا نَقُوْلُ وَكِيْلٌ ﴿۲۸﴾

موسیٰؑ نے کہا (اچھا ٹھیک ہے۔) یہ بات میرے اور آپ کے درمیان طے ہوگئی۔ان دونوں میں سے میں جو مدت بھی پوری کردوں اس کے بعد مجھ پر کوئی زیادتی نہ ہوگی۔اور ہم جو کچھ کہہ رہے ہیں اللہ اس پر نگہبان ہے۔(28)

فَلَمَّا قَضٰى مُوْسَى الْاَجَلَ وَ سَارَ بِاَهْلِهٖۤ اٰنَسَ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ نَارًا ۚ قَالَ لِاَهْلِهِ امْكُثُوْۤا اِنِّیْۤ اٰنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّیْۤ اٰتِیْكُمْ مِّنْهَا بِخَبَرٍ اَوْ جَذْوَةٍ مِّنَ النَّارِ لَعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ ۝۲۹

پھر جب موسیٰؑ نے مقررہ مدت پوری کردی۔اور اپنے اہل وعیال کو ساتھ لے کر مصر روانہ ہوئے تو طور کی جانب سے آگ محسوس کی تو گھر والوں سے کہا کہ تم ٹھہرو میں نے آگ محسوس کی ہے شاید میں تمہارے پاس وہاں سے کوئی خبر لاؤں یا آگ کا کوئی انگارہ لاؤں تا کہ تم تاپ سکو۔(29)

فَلَمَّاۤ اَتٰىهَا نُوْدِیَ مِنْ شَاطِئِ الْوَادِ الْاَیْمَنِ فِی الْبُقْعَةِ الْمُبٰرَكَةِ مِنَ الشَّجَرَةِ اَنْ یّٰمُوْسٰۤى اِنِّیْۤ اَنَا اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ۝۳۰

تو جب آپؑ وہاں گئے تو اس وادی کے داہنے کنارے سے اس مبارک مقام پر درخت سے انہیں آواز دی گئی اے موسیٰؑ! میں ہی اللہ ہوں سارے جہانوں کا پروردگار۔(30)

وَ اَنْ اَلْقِ عَصَاكَ ؕ فَلَمَّا رَاٰهَا تَهْتَزُّ كَاَنَّهَا جَآنٌّ وَّلّٰى مُدْبِرًا وَّ لَمْ یُعَقِّبْ ؕ یٰمُوْسٰۤى اَقْبِلْ وَ لَا تَخَفْ ۫ اِنَّكَ مِنَ الْاٰمِنِیْنَ ۝۳۱

اور یہ کہ تم اپنا عصا پھینک دو۔تو جب اسے دیکھا کہ اس طرح حرکت کر رہا ہے جیسے وہ سانپ ہے تو وہ منہ موڑ کر الٹے مڑے اور پیچھے مڑ کر بھی نہ دیکھا۔(آواز آئی) اے موسیٰؑ! آگے آؤ۔اور ڈرو نہیں،تم ہر طرح امن میں ہو۔(31)

اُسْلُكْ یَدَكَ فِیْ جَیْبِكَ تَخْرُجْ بَیْضَآءَ مِنْ غَیْرِ سُوْٓءٍ وَّ اضْمُمْ اِلَیْكَ جَنَاحَكَ مِنَ الرَّهْبِ فَذٰنِكَ بُرْهَانٰنِ مِنْ رَّبِّكَ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَ مَلَا۟ئِهٖ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِیْنَ ۝۳۲

اپنا ہاتھ گریبان میں ڈالو تو بغیر کسی عیب کے سفید چمکدار نکل آئے گا۔اور بغیر کسی خوف کے اپنے بازو کو اپنی طرف باندھ لو۔یہ دو دلیلیں تمہارے پروردگار کی طرف سے ہیں۔ان کے ساتھ فرعون اور اس کے درباریوں کے پاس جاؤ کہ وہ نافرمان لوگ ہیں(32)

قَالَ رَبِّ اِنِّیْ قَتَلْتُ مِنْهُمْ نَفْسًا فَاَخَافُ اَنْ یَّقْتُلُوْنِ ۝۳۳

موسیٰؑ نے کہا اے میرے پروردگار! میں نے ان کا ایک آدمی قتل کیا تھا ڈرتا ہوں کہ وہ مجھے قتل کردیں گے۔(33)

وَ اَخِیْ هٰرُوْنُ هُوَ اَفْصَحُ مِنِّیْ لِسَانًا فَاَرْسِلْهُ مَعِیَ رِدْاً یُّصَدِّقُنِیْۤ اِنِّیْۤ اَخَافُ اَنْ یُّكَذِّبُوْنِ ۝۳۴

اور میرا بھائی ہارون جو مجھ سے زیادہ فصیح ہے تو اسے میرا مددگار بنا کر میرے ساتھ بھیج تا کہ وہ میری تصدیق کرے کیونکہ مجھے اندیشہ ہے کہ وہ مجھے جھٹلائیں گے۔(34)

چونکہ موسیٰؑ کی زبان میں لکنت تھی۔اسی لیے انہوں نے ہارونؑ کا ساتھ مانگا تا کہ وہ اچھے طریقے سے بات بیان کرسکیں۔اس چیز کی مزید تائید

سورہ الزخرف کی آیت نمبر 52 سے بھی ہوتی ہے۔ جہاں فرعون کہتا ہے أَمْ أَنَا خَيْرٌ مِّنْ هَٰذَا الَّذِي هُوَ مَهِينٌ وَلَا يَكَادُ يُبِينُ ﴿٥٢﴾ مجھے بتاؤ کیا میں اس سے بہتر نہیں ہوں جو کم تر ہے اور صاف بول بھی نہیں سکتا۔(52)

قَالَ سَنَشُدُّ عَضُدَكَ بِأَخِيكَ وَنَجْعَلُ لَكُمَا سُلْطَانًا فَلَا يَصِلُونَ إِلَيْكُمَا ۚ بِآيَاتِنَا ۚ أَنْتُمَا وَمَنِ اتَّبَعَكُمَا الْغَالِبُونَ ﴿٣٥﴾

ارشاد ہوا: ہم تمہارے بازو کو تمہارے بھائی کے ذریعہ سے مضبوط کریں گے اور ہم تم دونوں کو غلبہ عطا کریں گے کہ وہ تم تک پہنچ بھی نہیں سکیں گے۔ ہماری نشانیوں کی برکت سے تم اور تمہارے پیروکار ہی غالب آئیں گے۔(35)

فَلَمَّا جَاءَهُمْ مُوسَىٰ بِآيَاتِنَا بَيِّنَاتٍ قَالُوا مَا هَٰذَا إِلَّا سِحْرٌ مُفْتَرًى وَمَا سَمِعْنَا بِهَٰذَا فِي آبَائِنَا الْأَوَّلِينَ ﴿٣٦﴾

تو جب موسیٰؑ ان لوگوں کے پاس کھلی ہوئی نشانیوں کے ساتھ آئے تو انہوں نے کہا یہ نہیں ہے مگر گھڑا ہوا جادو۔ اور یہ باتیں تو ہم نے اپنے باپ دادا کے زمانہ میں بھی نہیں سنیں۔(36)

وَقَالَ مُوسَىٰ رَبِّي أَعْلَمُ بِمَنْ جَاءَ بِالْهُدَىٰ مِنْ عِنْدِهِ وَمَنْ تَكُونُ لَهُ عَاقِبَةُ الدَّارِ ۖ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الظَّالِمُونَ ﴿٣٧﴾

اور موسیٰؑ نے کہا میرا پروردگار بہتر جانتا ہے کہ اس کی طرف سے کون ہدایت لے کر آیا ہے۔ اور کس کیلئے آخرت کے گھر کا انجام بخیر ہے؟ بیشک ظالم لوگ کبھی فلاح نہیں پاتے۔(37)

وَقَالَ فِرْعَوْنُ يَا أَيُّهَا الْمَلَأُ مَا عَلِمْتُ لَكُمْ مِنْ إِلَٰهٍ غَيْرِي ۚ فَأَوْقِدْ لِي يَا هَامَانُ عَلَى الطِّينِ فَاجْعَلْ لِي صَرْحًا لَعَلِّي أَطَّلِعُ إِلَىٰ إِلَٰهِ مُوسَىٰ ۙ وَإِنِّي لَأَظُنُّهُ مِنَ الْكَاذِبِينَ ﴿٣٨﴾

اور فرعون نے کہا اے سردارو! میں تو اپنے سوا تمہارے لئے کوئی خدا نہیں جانتا۔ تو اے ہامان! تو میرے لئے مٹی کو آگ میں پکا (مٹی کی کچی اینٹوں کو پکوا) پھر میرے لئے ایک بلند عمارت بنوا۔ تاکہ میں اس پر چڑھ کر موسیٰؑ کے خدا کا کوئی سراغ لگا سکوں۔ اور میں تو اسے اس دعویٰ میں جھوٹا ہی خیال کرتا ہوں۔(38)

وَاسْتَكْبَرَ هُوَ وَجُنُودُهُ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَظَنُّوا أَنَّهُمْ إِلَيْنَا لَا يُرْجَعُونَ ﴿٣٩﴾

اور فرعون اور اس کی فوجوں نے زمین میں ناحق تکبر کیا۔ اور انہوں نے خیال کیا کہ وہ ہماری طرف نہیں لوٹائے جائیں گے۔(39)

فَأَخَذْنَاهُ وَجُنُودَهُ فَنَبَذْنَاهُمْ فِي الْيَمِّ ۖ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظَّالِمِينَ ﴿٤٠﴾

پس ہم نے اسے اور اس کی فوجوں کو پکڑا اور سمندر میں پھینک دیا۔ تو دیکھو ظالموں کا کیسا انجام ہوا؟(40)

وَجَعَلْنَاهُمْ أَئِمَّةً يَدْعُونَ إِلَى النَّارِ ۖ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا يُنْصَرُونَ ﴿٤١﴾

اور ہم نے انہیں ایسا پیشوا قرار دیا ہے جو لوگوں کو دوزخ کی آگ کی طرف بلاتے ہیں اور قیامت کے دن ان کی کوئی مدد نہ کی جائے گی۔(41)

وَأَتْبَعْنَاهُمْ فِي هَٰذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً ۖ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ هُمْ مِنَ الْمَقْبُوحِينَ ﴿٤٢﴾

اور ہم نے اس دنیا میں ان کے پیچھے لعنت لگا دی ہے اور قیامت کے دن بھی ان کا برا حال ہوگا۔(42)

وَ لَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ مِنْۢ بَعْدِ مَاۤ اَهْلَكْنَا الْقُرُوْنَ الْاُوْلٰى بَصَآىِٕرَ لِلنَّاسِ وَ هُدًى وَّ رَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۴۳﴾

اور پہلی امتوں کو ہلاک کرنے کے بعد ہم نے موسیٰؑ کو کتاب عطا کی۔ جولوگوں کیلئے بصیرت کا مجموعہ اور سراپا ہدایت و رحمت تھی۔تا کہ وہ نصیحت حاصل کریں۔(43)

وَ مَا كُنْتَ بِجَانِبِ الْغَرْبِيِّ اِذْ قَضَيْنَاۤ اِلٰى مُوْسَى الْاَمْرَ وَ مَا كُنْتَ مِنَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿۴۴﴾

اور آپؐ کوہِ طور کی مغربی جانب موجود نہ تھے۔جب ہم نے موسیٰؑ سے نبوت ورسالت کا معاملہ طے کیا تھا۔اور نہ ہی آپؐ وہاں حاضرین میں سے تھے۔(44)

وَ لٰكِنَّاۤ اَنْشَاْنَا قُرُوْنًا فَتَطَاوَلَ عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ ۚ وَ مَا كُنْتَ ثَاوِيًا فِيْۤ اَهْلِ مَدْيَنَ تَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا ۙ وَ لٰكِنَّا كُنَّا مُرْسِلِيْنَ ﴿۴۵﴾

لیکن ہم نے (اس اثناء میں) کئی نسلیں پیدا کیں اور ان پر زمانہ دراز گزر گیا ہے (اور ہمارے عہدو پیمان کو بھلا دیا)۔اور نہ ہی آپ مدین والوں میں مقیم تھے کہ ان کو ہماری آیتیں پڑھ کر سناتے۔لیکن ہم آپؐ کو رسول بنا کر بھیجنے والے تھے (اس لئے ان کے حالات سے آپ کو آگاہ کیا)۔(45)

وَ مَا كُنْتَ بِجَانِبِ الطُّوْرِ اِذْ نَادَيْنَا وَ لٰكِنْ رَّحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّاۤ اَتٰىهُمْ مِّنْ نَّذِيْرٍ مِّنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۴۶﴾

اور نہ آپ کوہ طور کے دامن میں موجود تھے جب ہم نے موسیٰؑ کو آواز دی تھی۔لیکن یہ (آپؐ کا مبعوث برسالت ہونا) آپؐ کے پروردگار کی رحمت ہے۔تا کہ آپؐ اس قوم کو ڈرائیں جس کے پاس آپؐ سے پہلے کوئی ڈرانے والا نہیں آیا۔تا کہ وہ نصیحت حاصل کریں۔(46)

وَ لَوْ لَاۤ اَنْ تُصِيْبَهُمْ مُّصِيْبَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ فَيَقُوْلُوْا رَبَّنَا لَوْ لَاۤ اَرْسَلْتَ اِلَيْنَا رَسُوْلًا فَنَتَّبِعَ اٰيٰتِكَ وَ نَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۴۷﴾

(اور شاید ہم رسول نہ بھیجتے) اگر یہ بات نہ ہوتی کہ ان کے اعمال کی پاداش میں انہیں کوئی مصیبت پہنچے تو وہ یہ نہ کہنے لگ جائیں کہ اے ہمارے پروردگار تو نے ہماری طرف کوئی رسول کیوں نہ بھیجا۔تا کہ ہم تیری آیتوں کی پیروی کرتے اور ہم ایمان لانے والوں میں سے ہوتے۔(47)

فَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوْا لَوْ لَاۤ اُوْتِيَ مِثْلَ مَاۤ اُوْتِيَ مُوْسٰى ؕ اَوَ لَمْ يَكْفُرُوْا بِمَاۤ اُوْتِيَ مُوْسٰى مِنْ قَبْلُ ۚ قَالُوْا سِحْرٰنِ تَظٰهَرَا ۫ وَ قَالُوْۤا اِنَّا بِكُلٍّ كٰفِرُوْنَ ﴿۴۸﴾

جب ہماری طرف سے ان کے پاس حق آ گیا (آخری برحق رسول آ گیا) تو کہنے لگے اس (رسولؐ) کو وہ کچھ کیوں نہ دیا گیا جو موسیٰؑ کو دیا گیا تھا۔کیا انہوں نے اُس کا انکار نہیں کیا تھا؟ انہوں نے کہا کہ یہ دونوں جادوگر ہیں جو ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں۔اور انہوں نے کہا کہ ہم ہر ایک کے منکر ہیں۔(48)

قُلْ فَاْتُوْا بِكِتٰبٍ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ هُوَ اَهْدٰى مِنْهُمَاۤ اَتَّبِعْهُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۴۹﴾

آپؐ کہیے! کہ تم سچے ہو تو اللہ کی طرف سے کوئی ایسی کتاب لاؤ جو ان دونوں (توراۃ، قرآن) سے زیادہ ہدایت کرنے والی ہو۔تو میں اسی کی پیروی کروں گا۔(49)

فَاِنۡ لَّمۡ يَسۡتَجِيۡبُوۡا لَكَ فَاعۡلَمۡ اَنَّمَا يَتَّبِعُوۡنَ اَهۡوَآءَهُمۡ‌ ؕ وَمَنۡ اَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوٰٮهُ بِغَيۡرِ هُدًى مِّنَ اللّٰهِ‌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهۡدِى الۡقَوۡمَ الظّٰلِمِيۡنَ ۝۵۰

اور اگر وہ آپؐ کی یہ بات قبول نہ کریں تو پھر سمجھ لیں کہ وہ صرف اپنی نفسانی خواہشوں کی پیروی کرتے ہیں اور اس شخص سے بڑھ کر گمراہ کون ہوگا جو اللہ کی ہدایت کے بغیر اپنی خواہش نفس کی پیروی کرے؟ بے شک اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں کرتا۔(50)

وَلَقَدۡ وَصَّلۡنَا لَهُمُ الۡقَوۡلَ لَعَلَّهُمۡ يَتَذَكَّرُوۡنَ ؕ ۝۵۱

اور ہم نے ان کیلئے کلام (نظام ہدایت) کا تسلسل جاری رکھا تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں۔(51)

اَلَّذِيۡنَ اٰتَيۡنٰهُمُ الۡكِتٰبَ مِنۡ قَبۡلِهٖ هُمۡ بِهٖ يُؤۡمِنُوۡنَ ۝۵۲

جن کو ہم نے اس (نزولِ قرآن) سے پہلے کتاب عطا کی وہ اس پر ایمان لاتے ہیں۔(52)

وَاِذَا يُتۡلٰى عَلَيۡهِمۡ قَالُوۡۤا اٰمَنَّا بِهٖۤ اِنَّهُ الۡحَـقُّ مِنۡ رَّبِّنَاۤ اِنَّا كُنَّا مِنۡ قَبۡلِهٖ مُسۡلِمِيۡنَ ۝۵۳

اور جب یہ قرآن ان کے سامنے پڑھا جاتا ہے تو وہ کہتے ہیں کہ ہم اس پر ایمان لائے۔ بے شک یہ ہمارے پروردگار کی طرف سے حق ہے۔ اور ہم تو اس سے پہلے ہی مسلم (اسے ماننے والے) ہیں۔(53)

اُولٰٓئِكَ يُؤۡتَوۡنَ اَجۡرَهُمۡ مَّرَّتَيۡنِ بِمَا صَبَرُوۡا وَيَدۡرَءُوۡنَ بِالۡحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ وَمِمَّا رَزَقۡنٰهُمۡ يُنۡفِقُوۡنَ ۝۵۴

یہ وہ لوگ ہیں جنہیں ان کے صبر کی وجہ سے دوہرا اجر عطا کیا جائے گا۔ اور وہ برائی کو بھلائی سے دور کرتے ہیں۔ اور ہم نے انہیں جو رزق دے رکھا ہے وہ اس میں سے (راہِ اللہ) خرچ کرتے ہیں۔(54)

وَاِذَا سَمِعُوا اللَّغۡوَ اَعۡرَضُوۡا عَنۡهُ وَقَالُوۡا لَنَاۤ اَعۡمَالُنَا وَلَـكُمۡ اَعۡمَالُكُمۡ سَلٰمٌ عَلَيۡكُمۡ لَا نَبۡتَغِى الۡجٰهِلِيۡنَ ۝۵۵

اور وہ جب کوئی فضول بات سنتے ہیں تو اس سے روگردانی کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ ہمارے اعمال ہمارے لئے ہیں اور تمہارے اعمال تمہارے لئے! تم کو سلام! ہم جاہلوں سے الجھنا نہیں چاہتے۔(55)

اِنَّكَ لَا تَهۡدِىۡ مَنۡ اَحۡبَبۡتَ وَلٰـكِنَّ اللّٰهَ يَهۡدِىۡ مَنۡ يَّشَآءُ‌ ۚ وَهُوَ اَعۡلَمُ بِالۡمُهۡتَدِيۡنَ ۝۵۶

آپؐ جسے چاہیں اسے ہدایت نہیں کر سکتے۔ لیکن اللہ جسے چاہتا ہے اسے ہدایت دے دیتا ہے اور وہ ہدایت پانے والوں کو بہتر جانتا ہے۔(56)

وَقَالُوۡۤا اِنۡ نَّتَّبِعِ الۡهُدٰى مَعَكَ نُتَخَطَّفۡ مِنۡ اَرۡضِنَا‌ ؕ اَوَلَمۡ نُمَكِّنۡ لَّهُمۡ حَرَمًا اٰمِنًا يُّجۡبٰٓى اِلَيۡهِ ثَمَرٰتُ كُلِّ شَىۡءٍ رِّزۡقًا مِّنۡ لَّدُنَّا وَلٰـكِنَّ اَكۡثَرَهُمۡ لَا يَعۡلَمُوۡنَ ۝۵۷

اور وہ (کفارِ مکہ) کہتے ہیں کہ اگر ہم آپؐ کے ساتھ ہدایت کی پیروی کریں تو ہمیں اپنی سرزمین سے اچک لیا جائے گا (یہاں سے نکال دیا جائے گا)۔ کیا ہم نے ان کو ایسے امن والے محترم مقام میں جگہ نہیں دی؟ جہاں ہماری طرف سے رزق کے طور پر ہر قسم کے پھل لائے جاتے ہیں۔ مگر ان میں سے اکثر لوگ جانتے نہیں ہیں۔(57)

وَ كَمۡ اَهۡلَكۡنَا مِنۡ قَرۡيَةٍۭ بَطِرَتۡ مَعِيۡشَتَهَا ۚ فَتِلۡكَ مَسٰكِنُهُمۡ لَمۡ تُسۡكَنۡ مِّنۡۢ بَعۡدِهِمۡ اِلَّا قَلِيۡلًا ؕ وَ كُنَّا نَحۡنُ الۡوٰرِثِيۡنَ ﴿۵۸﴾

اور ہم نے کتنی ہی ایسی بستیاں ہلاک کر دیں جو اپنی معیشت (خوشحالی) پر اترا گئی تھیں۔(دیکھو) یہ ان کے مکانات ہیں جو اجڑے پڑے ہیں جو ان کے بعد کم ہی آباد ہوئے ہیں۔آخر کار ہم ہی وارث ہیں۔(58)

وَ مَا كَانَ رَبُّكَ مُهۡلِكَ الۡقُرٰى حَتّٰى يَبۡعَثَ فِىۡۤ اُمِّهَا رَسُوۡلًا يَّتۡلُوۡا عَلَيۡهِمۡ اٰيٰتِنَا ۚ وَ مَا كُنَّا مُهۡلِكِى الۡقُرٰٓى اِلَّا وَ اَهۡلُهَا ظٰلِمُوۡنَ ﴿۵۹﴾

اور آپ کا پروردگار بستیوں کو ہلاک کرنے والا نہیں ہے جب تک ان کے مرکزی مقام میں کوئی رسول نہ بھیج دے۔جو ہماری آیتوں کی تلاوت کرے۔اور ہم بستیوں کو ہلاک کرنے والے نہیں ہیں جب تک ان کے باشندے ظالم نہ ہوں۔(59)

وَ مَاۤ اُوۡتِيۡتُمۡ مِّنۡ شَىۡءٍ فَمَتَاعُ الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا وَ زِيۡنَتُهَا ۚ وَ مَا عِنۡدَ اللّٰهِ خَيۡرٌ وَّ اَبۡقٰى ؕ اَفَلَا تَعۡقِلُوۡنَ ﴿۶۰﴾

اور تمہیں جو کچھ بھی دیا گیا ہے یہ محض دنیا کی زندگی کا سرمایہ ہے اور اسی کی زیب وزینت۔اور جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ بہتر ہے اور زیادہ پائیدار بھی۔تم عقل سے کیوں کام نہیں لیتے۔(60)

اَفَمَنۡ وَّعَدۡنٰهُ وَعۡدًا حَسَنًا فَهُوَ لَاقِيۡهِ كَمَنۡ مَّتَّعۡنٰهُ مَتَاعَ الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا ثُمَّ هُوَ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ مِنَ الۡمُحۡضَرِيۡنَ ﴿۶۱﴾

کیا وہ شخص جس سے ہم نے اچھا وعدہ کیا ہے اور وہ اسے پانے والا بھی ہے۔اس شخص کی مانند ہوسکتا ہے جسے ہم نے صرف دنیاوی زندگی کا (چند روزہ) سامان دیا ہے۔اور پھر قیامت کے دن (سزا کیلئے پکڑ کر) حاضر کیا جائے گا۔(61)

وَ يَوۡمَ يُنَادِيۡهِمۡ فَيَقُوۡلُ اَيۡنَ شُرَكَآءِىَ الَّذِيۡنَ كُنۡتُمۡ تَزۡعُمُوۡنَ ﴿۶۲﴾

اور (وہ دن یاد رکھو) جس دن اللہ انہیں پکارے گا اور فرمائے گا آج کہاں ہیں میرے وہ شریک جن کو تم (میرا شریک) گمان کرتے تھے۔(62)

قَالَ الَّذِيۡنَ حَقَّ عَلَيۡهِمُ الۡقَوۡلُ رَبَّنَا هٰٓؤُلَآءِ الَّذِيۡنَ اَغۡوَيۡنَا ۚ اَغۡوَيۡنٰهُمۡ كَمَا غَوَيۡنَا ۚ تَبَرَّاۡنَاۤ اِلَيۡكَ مَا كَانُوۡۤا اِيَّانَا يَعۡبُدُوۡنَ ﴿۶۳﴾

جن کے بارے خدا کا فیصلہ آچکا ہوگا وہ کہیں گے اے ہمارے پروردگار! یہ ہیں وہ لوگ جنہیں ہم نے گمراہ کیا تھا۔ہم نے انہیں اسی طرح گمراہ کیا تھا جیسے ہم خود گمراہ ہوئے تھے۔اب ہم تیری بارگاہ میں ان سے برأت کا اظہار کرتے ہیں کہ یہ ہماری پرستش نہیں کیا کرتے تھے۔(63)

وَ قِيۡلَ ادۡعُوۡا شُرَكَآءَكُمۡ فَدَعَوۡهُمۡ فَلَمۡ يَسۡتَجِيۡبُوۡا لَهُمۡ وَ رَاَوُا الۡعَذَابَ ۚ لَوۡ اَنَّهُمۡ كَانُوۡا يَهۡتَدُوۡنَ ﴿۶۴﴾

پھر ان سے کہا جائے گا کہ اپنے شریکوں کو بلاؤ۔چنانچہ وہ انہیں پکاریں گے مگر وہ انہیں کوئی جواب نہیں دیں گے۔اور عذاب کو دیکھیں گے (اس پر وہ تمنا کریں گے کہ) کاش وہ ہدایت یافتہ ہوتے۔(64)

وَ يَوۡمَ يُنَادِيۡهِمۡ فَيَقُوۡلُ مَاذَاۤ اَجَبۡتُمُ الۡمُرۡسَلِيۡنَ ﴿۶۵﴾

اور (وہ دن یاد کرو) جس دن اللہ انہیں پکارے گا۔ اور کہے گا کہ تم نے پیغمبروں کو کیا جواب دیا تھا؟ (65)

فَعَمِيَتْ عَلَيْهِمُ الْاَنْۢبَآءُ يَوْمَئِذٍ فَهُمْ لَا يَتَسَآءَلُوْنَ ﴿٦٦﴾

اس دن ان پر خبریں تاریک ہو جائیں گی (کوئی جواب نہ بن پڑے گا) اور نہ ہی یہ آپس میں ایک دوسرے سے پوچھ گچھ کر سکیں گے۔ (66)

فَاَمَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَعَسٰۤى اَنْ يَّكُوْنَ مِنَ الْمُفْلِحِيْنَ ﴿٦٧﴾

البتہ جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور نیک عمل کرے تو امید ہے کہ وہ فلاح پانے والوں میں سے ہوگا۔ (67)

وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ وَيَخْتَارُ ؕ مَا كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿٦٨﴾

اور آپؐ کا پروردگار جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے منتخب کرتا ہے۔ لوگوں کو کوئی اختیار نہیں ہے۔ اللہ پاک ہے اور جو وہ شرک کرتے ہیں وہ اس سے بلند و برتر ہے۔ (68)

وَرَبُّكَ يَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُوْرُهُمْ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ﴿٦٩﴾

اور آپؐ کا پروردگار وہ سب جانتا ہے جو کچھ ان کے سینے چھپائے ہوئے ہیں اور وہ بھی جانتا ہے جو وہ ظاہر کرتے ہیں۔ (69)

وَهُوَ اللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ لَهُ الْحَمْدُ فِى الْاُوْلٰى وَالْاٰخِرَةِ وَلَهُ الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿٧٠﴾

اللہ وہ ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اسی کیلئے ہر قسم کی تعریف ہے دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔ اور اسی کی حکومت ہے اور تم اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔ (70)

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ الَّيْلَ سَرْمَدًا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِضِيَآءٍ ؕ اَفَلَا تَسْمَعُوْنَ ﴿٧١﴾

آپؐ کہئے آیا تم نے کبھی غور کیا ہے کہ اگر اللہ قیامت تک تم پر رات مسلط کر دے تو اللہ کے سوا کون معبود ہے جو تمہارے پاس روشنی لائے؟ کیا تم سنتے نہیں ہو؟ (71)

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ النَّهَارَ سَرْمَدًا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِلَيْلٍ تَسْكُنُوْنَ فِيْهِ ؕ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ﴿٧٢﴾

اور کہئے! آیا تم نے کبھی غور کیا ہے کہ اگر قیامت تک تم پر دن مسلط کر دے تو اللہ کے سوا کون معبود ہے جو تمہارے پاس رات لائے؟ جس میں تم آرام کرو۔ کیا تم دیکھتے نہیں ہو؟ (72)

وَمِنْ رَّحْمَتِهٖ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿٧٣﴾

اور اس نے اپنی خاص رحمت سے تمہارے لئے رات اور دن بنائے تا کہ رات میں آرام کرو۔ اور دن میں اس کا فضل (روزی) تلاش کرو۔ اور تا کہ تم شکر گزار بنو۔ (73)

وَ يَوۡمَ يُنَادِيۡهِمۡ فَيَقُوۡلُ اَيۡنَ شُرَكَآءِىَ الَّذِيۡنَ كُنۡتُمۡ تَزۡعُمُوۡنَ ﴿۷۴﴾

اور یاد کرو وہ دن جس میں اللہ ان مشرکین کو پکارے گا۔اور کہے گا کہاں ہیں میرے شریک جن کے متعلق تم گمان کیا کرتے تھے۔(کہ وہ اللہ کی خدائی میں شریک ہیں۔)(74)

وَ نَزَعۡنَا مِنۡ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيۡدًا فَقُلۡنَا هَاتُوۡا بُرۡهَانَكُمۡ فَعَلِمُوۡۤا اَنَّ الۡحَقَّ لِلّٰهِ وَ ضَلَّ عَنۡهُمۡ مَّا كَانُوۡا يَفۡتَرُوۡنَ ﴿۷۵﴾

اور ہم ہر امت میں سے ایک گواہ نکال کر لائیں گے پھر ان سے کہیں گے کہ اپنی دلیل لاؤ۔تب انہیں معلوم ہوگا کہ حق اللہ ہی کیلئے ہے اور وہ جو افتراء پردازیاں کیا کرتے تھے وہ سب ان سے غائب ہو جائیں گی۔(75)

اِنَّ قَارُوۡنَ كَانَ مِنۡ قَوۡمِ مُوۡسٰى فَبَغٰى عَلَيۡهِمۡ‌ ۖ وَ اٰتَيۡنٰهُ مِنَ الۡكُنُوۡزِ مَاۤ اِنَّ مَفَاتِحَهٗ لَتَنُوۡٓاُ بِالۡعُصۡبَةِ اُولِى الۡقُوَّةِ ۗ اِذۡ قَالَ لَهٗ قَوۡمُهٗ لَا تَفۡرَحۡ‌ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الۡفَرِحِيۡنَ ﴿۷۶﴾

بے شک قارون موسیٰؑ کی قوم میں سے تھا۔پھر وہ ان کے خلاف سرکش ہو گیا۔اور ہم نے اسے اتنے خزانے عطا کئے تھے کہ اس کی چابیاں ایک طاقتور جماعت سے بھی مشکل سے اٹھتی تھیں۔جبکہ اس کی قوم نے اس سے کہا کہ (اپنی منزلت پر) مت اِترا۔بے شک اللہ اِترانے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔(76)

وَ ابۡتَغِ فِيۡمَاۤ اٰتٰٮكَ اللّٰهُ الدَّارَ الۡاٰخِرَةَ‌ وَ لَا تَنۡسَ نَصِيۡبَكَ مِنَ الدُّنۡيَا‌ وَ اَحۡسِنۡ كَمَاۤ اَحۡسَنَ اللّٰهُ اِلَيۡكَ‌ وَ لَا تَبۡغِ الۡفَسَادَ فِى الۡاَرۡضِ‌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الۡمُفۡسِدِيۡنَ ﴿۷۷﴾

اور اللہ نے تجھے جو کچھ مال و زر دیا ہے۔اس سے آخرت کے گھر کی جستجو کر۔اور دنیا سے بھی اپنا حصہ فراموش نہ کر۔اور جس طرح اللہ نے تیرے ساتھ احسان کیا ہے تو بھی اسی طرح (اس کے بندوں کے ساتھ) احسان کر۔اور زمین میں فساد برپا کرنے کی خواہش نہ کر۔یقیناً اللہ فساد برپا کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔(77)

قَالَ اِنَّمَاۤ اُوۡتِيۡتُهٗ عَلٰى عِلۡمٍ عِنۡدِىۡ‌ ؕ اَوَلَمۡ يَعۡلَمۡ اَنَّ اللّٰهَ قَدۡ اَهۡلَكَ مِنۡ قَبۡلِهٖ مِنَ الۡقُرُوۡنِ مَنۡ هُوَ اَشَدُّ مِنۡهُ قُوَّةً وَّ اَكۡثَرُ جَمۡعًا‌ ؕ وَلَا يُسۡـَٔـلُ عَنۡ ذُنُوۡبِهِمُ الۡمُجۡرِمُوۡنَ ﴿۷۸﴾

قارون نے کہا کہ مجھے جو کچھ (مال و دولت) ملا ہے وہ اس خاص علم کی بدولت ملا ہے جو میرے پاس ہے۔کیا وہ یہ نہیں جانتا کہ اللہ نے اس سے پہلے بہت سی ایسی نسلوں کو ہلاک کر دیا ہے جو قوت میں اس سے سخت تر اور جمعیت میں زیادہ تھیں۔اور مجرموں سے ان کے گناہوں کے بارے میں سوال نہیں کرنا پڑے گا۔(78)

فَخَرَجَ عَلٰى قَوۡمِهٖ فِىۡ زِيۡنَتِهٖ‌ ؕ قَالَ الَّذِيۡنَ يُرِيۡدُوۡنَ الۡحَيٰوةَ الدُّنۡيَا يٰلَيۡتَ لَنَا مِثۡلَ مَاۤ اُوۡتِىَ قَارُوۡنُ ۙ اِنَّهٗ لَذُوۡ حَظٍّ عَظِيۡمٍ ﴿۷۹﴾

وہ (ایک دن) اپنی قوم کے سامنے اپنی زیب و زینت کے ساتھ نکلا۔تو جو لوگ دنیاوی زندگی کے طلبگار تھے وہ کہنے لگے کہ کاش ہمیں بھی وہ

(مال ودولت) ملتا جو قارون کو دیا گیا ہے۔ بیشک وہ بڑا نصیب والا ہے۔(79)

وَ قَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ وَيْلَكُمْ ثَوَابُ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّمَنْ اٰمَنَ وَ عَمِلَ صَالِحًا ۚ وَ لَا يُلَقّٰىهَآ اِلَّا الصّٰبِرُوْنَ ﴿۸۰﴾

اور جن لوگوں کو علم دیا گیا تھا انہوں نے کہا افسوس ہو تم پر! جو شخص ایمان لائے اور نیک عمل کرے اس کیلئے اللہ کا ثواب اس سے بہتر ہے۔ اور یہ (حکمت ومنزلت) صرف صبر کرنے والوں کو ہی عطا کی جاتی ہے۔(80)

فَخَسَفْنَا بِهٖ وَ بِدَارِهِ الْاَرْضَ ۫ فَمَا كَانَ لَهٗ مِنْ فِئَةٍ يَّنْصُرُوْنَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۗ وَ مَا كَانَ مِنَ الْمُنْتَصِرِيْنَ ﴿۸۱﴾

پھر ہم نے قارون کو اور اس کے گھر کو زمین میں دھنسا دیا۔ سو نہ اس کے حامیوں کی کوئی جماعت تھی جو اللہ کے مقابلہ میں اس کی مدد کرتی۔ اور نہ ہی وہ اپنی مدد آپ کر سکا۔(81)

وَ اَصْبَحَ الَّذِيْنَ تَمَنَّوْا مَكَانَهٗ بِالْاَمْسِ يَقُوْلُوْنَ وَيْكَاَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَ يَقْدِرُ ۚ لَوْ لَآ اَنْ مَّنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا لَخَسَفَ بِنَا ؕ وَيْكَاَنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۸۲﴾

اور وہ لوگ جو کل اس کے جاہ ومرتبہ کی تمنا کر رہے تھے اب کہنے لگے افسوس (اب پتہ چلا) کہ اللہ اپنے بندوں میں سے جس کا رزق چاہتا ہے کشادہ کر دیتا ہے اور جس کا چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے۔ اگر اللہ ہم پر (تنگدست بنا کر) احسان نہ کرتا تو ہمیں بھی زمین میں دھنسا دیتا۔ اور کافر کبھی فلاح نہیں پاتے۔(82)

تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِي الْاَرْضِ وَ لَا فَسَادًا ؕ وَ الْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۸۳﴾

یہ آخرت کا گھر ہم ان لوگوں کیلئے قرار دیتے ہیں جو زمین میں تکبر وسرکشی اور فساد برپا کرنے کا ارادہ بھی نہیں کرتے اور نیک انجام تو پرہیزگاروں کے ہی لئے ہے۔(83)

مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَيْرٌ مِّنْهَا ۚ وَ مَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزَى الَّذِيْنَ عَمِلُوا السَّيِّاٰتِ اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۸۴﴾

جو کوئی بھلائی لے کر آئے گا اسے اس سے بہتر صلہ ملے گا اور جو کوئی برائی لے کر آئے گا تو ایسے لوگوں کو جو برائیاں کرتے ہیں تو انہیں بدلہ بھی اتنا ہی ملے گا جتنی وہ برائی کرتے تھے۔(84)

اِنَّ الَّذِيْ فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لَرَآدُّكَ اِلٰى مَعَادٍ ؕ قُلْ رَّبِّيْٓ اَعْلَمُ مَنْ جَآءَ بِالْهُدٰى وَ مَنْ هُوَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۸۵﴾

جس نے آپؐ پر قرآن فرض کیا ہے وہ آپؐ کو واپسی کی منزل (آخرت) تک پہنچا کر رہے گا۔ آپؐ کہئے! میرا پروردگار بہتر جانتا ہے کہ ہدایت لے کر کون آیا ہے اور کھلی ہوئی گمراہی میں کون ہے؟(85)

وَ مَا كُنْتَ تَرْجُوْٓا اَنْ يُّلْقٰٓى اِلَيْكَ الْكِتٰبُ اِلَّا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ ظَهِيْرًا لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿۸۶﴾

اور آپؐ کو اس بات کی امید نہیں تھی کہ آپؐ پر یہ کتاب نازل کی جائے گی۔ یہ تو بس آپؐ کے پروردگار کی رحمت ہے۔ لہٰذا آپؐ بھی کافروں کے

پشت پناہ نہ بنئے گا۔(86)

وَلَا يَصُدُّنَّكَ عَنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ بَعْدَ اِذْ اُنْزِلَتْ اِلَيْكَ وَادْعُ اِلٰى رَبِّكَ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿٨٧﴾

اور (خیال رکھنا) کہ یہ لوگ آپؐ کو اللہ کی آیتوں (کی تبلیغ) سے کہیں روک نہ دیں۔ بعد اس کے کہ وہ آپؐ پر نازل ہو چکی ہیں۔ اور آپؐ اپنے پروردگار کی طرف لوگوں کو بلائیں اور ہرگز مشرکوں میں سے نہ ہونا۔(87)

وَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۘ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ كُلُّ شَیْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ ؕ لَهُ الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿٨٨﴾

اور اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کو نہ پکاریں۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے ہر شے ہلاک ہونے والی ہے سوائے اس کی ذات کے۔ اسی کی حکومت ہے۔ اور اسی کی طرف تم سب لوٹائے جاؤ گے۔(88)

اہم مضامین سورہ العنکبوت

مضمون	صفحہ نمبر
الٓمٓ سے مراد۔	589
زبانی کلامی ایمان نجات کی راہ نہیں۔	589
اللہ تعالیٰ سے ملاقات۔	589
والدین سے حسن سلوک کا حکم۔	590
نوحؑ کا ذکر۔(طوفان قوم نوح)۔	590
ابراھیمؑ کا ذکر۔	591
بت رزق کے مالک نہیں ہیں۔	591
اللہ تعالیٰ کی نشانیوں کا ذکر۔	591
لوطؑ کا ذکر۔	592
قوم لوطؑ پر عذاب۔	593
شعیبؑ کا ذکر۔	593
عاد وثمود کا ذکر۔	593
قارون اور فرعون پر عذاب۔	593
اللہ کو چھوڑ کر دوسروں کو پکارنے والوں کی مثال مکڑی کے گھر جیسی۔	594
نبی کریمؐ کو نصیحت۔	594
کتاب کی تلاوت کی۔	594
نماز کی پابندی کی۔	594
اہل کتاب سے بحث۔	594
کفار کا معجزہ کا مطالبہ۔	595
اللہ تعالیٰ کا جواب، کیا قرآن کافی نہیں؟	595
مشرکین کا عذاب کی جلدی مچانا۔	595
نیک لوگوں کو جنت کی بشارت۔	596
رزق کی فراخی وتنگی کا مالک اللہ ہے۔	596
دنیاوی زندگی کے مقابلہ میں آخرت کی زندگی پائیدار ہے۔	596
مشرکین کے لیے کشتی کی مثال۔	597
اللہ تعالیٰ کی راہ میں دین کا کام کرنے والوں کے لیے اللہ اپنی راہیں کھول دیتا ہے۔	597

29۔ سورہ العنکبوت

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

میں شروع کرتا ہوں اللہ کے نام کے ساتھ، جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے۔

الٓمّٓ ۚ﴿۱﴾

(الف) اللہ تعالیٰ کا ذکر، عظمتِ الٰہی، اللہ تعالیٰ کی شان، اللہ کی قدرتیں۔(ل) لقاء اللہ۔ اللہ تعالیٰ سے ملاقات۔ یوم آخرت کا ذکر۔ مرنے کے بعد دوبارہ اٹھایا جانا۔(م) مخاطب مثلاً نبی کریمؐ، صحابہ کرامؓ اور آج کے مومن۔

اَحَسِبَ النَّاسُ اَنۡ یُّتۡرَکُوۡۤا اَنۡ یَّقُوۡلُوۡۤا اٰمَنَّا وَ ہُمۡ لَا یُفۡتَنُوۡنَ ﴿۲﴾

کیا لوگوں نے یہ گمان کر رکھا ہے کہ ان کے (زبانی) کہنے سے کہ ہم ایمان لے آئے ہیں چھوڑ دیئے جائیں گے۔ اور ان کی آزمائش نہیں کی جائیگی؟ (2)

وَ لَقَدۡ فَتَنَّا الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِہِمۡ فَلَیَعۡلَمَنَّ اللّٰہُ الَّذِیۡنَ صَدَقُوۡا وَ لَیَعۡلَمَنَّ الۡکٰذِبِیۡنَ ﴿۳﴾

حالانکہ ہم نے ان سب کی آزمائش کی تھی جو ان سے پہلے گزر چکے ہیں۔ پس اللہ ضرور معلوم کرے گا ان کو جو (دعویٰ ایمان میں) سچے ہیں۔ اور ان کو بھی معلوم کرے گا جو جھوٹے ہیں۔ (3)

اَمۡ حَسِبَ الَّذِیۡنَ یَعۡمَلُوۡنَ السَّیِّاٰتِ اَنۡ یَّسۡبِقُوۡنَا ؕ سَآءَ مَا یَحۡکُمُوۡنَ ﴿۴﴾

جو لوگ برے کام کرتے ہیں کیا انہوں نے یہ گمان کر رکھا ہے کہ وہ ہمارے ہاتھ سے نکل جائیں گے؟ وہ کتنا برا فیصلہ کرتے ہیں۔ (4)

مَنۡ کَانَ یَرۡجُوۡا لِقَآءَ اللّٰہِ فَاِنَّ اَجَلَ اللّٰہِ لَاٰتٍ ؕ وَ ہُوَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ ﴿۵﴾

جو کوئی اللہ کے ساتھ ملاقات کی امید رکھتا ہے تو بیشک اللہ کا مقررہ وقت ضرور آنے والا ہے۔ اور وہ بڑا سننے والا، بڑا جاننے والا ہے۔ (5)

وَ مَنۡ جَاہَدَ فَاِنَّمَا یُجَاہِدُ لِنَفۡسِہٖ ؕ اِنَّ اللّٰہَ لَغَنِیٌّ عَنِ الۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۶﴾

اور جو کوئی کوشش کرتا ہے تو وہ اپنے ہی لئے کوشش کرتا ہے۔ بے شک اللہ تمام جہانوں سے بے نیاز ہے۔ (6)

وَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُکَفِّرَنَّ عَنۡہُمۡ سَیِّاٰتِہِمۡ وَ لَنَجۡزِیَنَّہُمۡ اَحۡسَنَ الَّذِیۡ کَانُوۡا یَعۡمَلُوۡنَ ﴿۷﴾

اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل بھی کیئے تو ہم ان کی برائیاں دور کر دیں گے۔ اور ہم انہیں ان کے اعمال کی بہترین جزا دیں گے۔ (7)

وَ وَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا ؕ وَ اِنْ جَاهَدٰكَ لِتُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا ؕ اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝۸

اور ہم نے انسان کو وصیت کی ہے کہ وہ اپنے والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرے۔ اور یہ بھی کہ اگر وہ تجھ پر زور ڈالیں کہ تو کسی ایسی چیز کو میرا شریک بنا جس کا تجھے کوئی علم نہیں ہے تو پھر ان کی اطاعت نہ کر۔ تم سب کو میری ہی طرف لوٹنا ہے پھر میں تمہیں بتاؤں گا جو کچھ تم کیا کرتے تھے۔(8)

وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُدْخِلَنَّهُمْ فِي الصّٰلِحِيْنَ ۝۹

اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل بھی کئے۔ ہم ضرور انہیں نیک لوگوں میں داخل کریں گے۔(9)

وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ فَاِذَاۤ اُوْذِيَ فِي اللّٰهِ جَعَلَ فِتْنَةَ النَّاسِ كَعَذَابِ اللّٰهِ ؕ وَ لَئِنْ جَآءَ نَصْرٌ مِّنْ رَّبِّكَ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّا كُنَّا مَعَكُمْ ؕ اَوَ لَيْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِمَا فِيْ صُدُوْرِ الْعٰلَمِيْنَ ۝۱۰

اور لوگوں میں سے کچھ ایسے بھی ہیں جو (زبان سے) کہتے ہیں کہ ہم اللہ پر ایمان لائے۔ پھر اللہ کی راہ میں جب اسے تکلیف پہنچتی ہے تو وہ ان لوگوں کی دی ہوئی تکلیف کو اللہ کے عذاب کے مانند قرار دے دیتا ہے۔ اور اگر آپؐ کے پروردگار کی طرف سے کوئی مدد پہنچ جائے تو وہ کہتے ہیں کہ ہم بھی تو تمہارے ساتھ تھے۔ کیا جو کچھ دنیا جہان والوں کے دلوں میں ہے کیا اللہ اس کا سب سے بہتر جاننے والا نہیں ہے۔(10)

وَ لَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ لَيَعْلَمَنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ ۝۱۱

اور اللہ ضرور معلوم کرے گا کہ مؤمن کون ہیں اور منافق کون؟(11)

وَ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّبِعُوْا سَبِيْلَنَا وَ لْنَحْمِلْ خَطٰيٰكُمْ ؕ وَ مَا هُمْ بِحٰمِلِيْنَ مِنْ خَطٰيٰهُمْ مِّنْ شَيْءٍ ؕ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۝۱۲

اور کافر لوگ اہل ایمان سے کہتے ہیں کہ تم ہمارے راستہ پر چلو، تمہارے گناہوں کا بوجھ ہم اٹھائیں گے۔ حالانکہ یہ ان کے گناہوں میں سے ذرہ بھی اٹھانے والے نہیں۔ وہ بالکل جھوٹے ہیں۔(12)

وَ لَيَحْمِلُنَّ اَثْقَالَهُمْ وَ اَثْقَالًا مَّعَ اَثْقَالِهِمْ وَ لَيُسْـَٔلُنَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَمَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝۱۳

ہاں البتہ یہ لوگ اپنے بوجھ اٹھائیں گے اور اپنے بوجھوں کے ساتھ کچھ اور بوجھ بھی۔ اور قیامت کے دن ضرور ان سے پوچھ گچھ کی جائے گی ان افترا پردازیوں کے بارے میں جو وہ کرتے تھے۔(13)

وَ لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَلَبِثَ فِيْهِمْ اَلْفَ سَنَةٍ اِلَّا خَمْسِيْنَ عَامًا ؕ فَاَخَذَهُمُ الطُّوْفَانُ وَ هُمْ ظٰلِمُوْنَ ۝۱۴

اور یقیناً ہم نے نوحؑ کو ان کی قوم کی طرف بھیجا۔ اور وہ ان میں پچاس سال کم ایک ہزار سال (950) رہے۔ پھر آخر کار اس قوم کو طوفان نے آ پکڑا۔ اس حال میں کہ وہ ظالم تھے۔(14)

فَاَنْجَيْنٰهُ وَ اَصْحٰبَ السَّفِيْنَةِ وَ جَعَلْنٰهَاۤ اٰيَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝۱۵

پس ہم نے نوحؑ کو اور کشتی والوں کو نجات دی۔اور اس واقعہ کو تمام جہان والوں کیلئے اپنی ایک نشانی بنا دیا۔(15)

وَ اِبْرٰهِيْمَ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَ اتَّقُوْهُ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۶﴾

اور ہم نے ابراہیمؑ کو بھیجا۔جبکہ انہوں نے اپنی قوم سے کہا کہ اللہ کی عبادت کرو۔اور اسی سے ڈرو۔اگر تم کچھ سمجھ رکھتے ہو تو یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔(16)

اِنَّمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا وَّ تَخْلُقُوْنَ اِفْكًا ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَمْلِكُوْنَ لَكُمْ رِزْقًا فَابْتَغُوْا عِنْدَ اللّٰهِ الرِّزْقَ وَ اعْبُدُوْهُ وَ اشْكُرُوْا لَهٗ ؕ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۷﴾

تم اللہ کو چھوڑ کر محض بتوں کی عبادت کرتے ہو اور تم جھوٹ گھڑتے ہو۔بے شک یہ جن کی تم اللہ کو چھوڑ کر عبادت کرتے ہو وہ تمہاری روزی کے مالک ومختار نہیں ہیں۔پس تم اللہ سے روزی طلب کرو اور اسی کی عبادت کرو۔اور اسی کا شکر ادا کرو۔اور اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔(17)

وَ اِنْ تُكَذِّبُوْا فَقَدْ كَذَّبَ اُمَمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ ؕ وَ مَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۱۸﴾

اور اگر تم مجھے جھٹلاتے ہو (تو یہ کوئی نئی بات نہیں ہے)۔تم سے پہلے بھی کئی امتیں (اپنے پیغمبروں کو) جھٹلا چکی ہیں۔اور رسول کی ذمہ داری صرف پیغام کا پہنچا دینا ہے۔(18)

اَوَ لَمْ يَرَوْا كَيْفَ يُبْدِئُ اللّٰهُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ﴿۱۹﴾

کیا ان لوگوں نے نہیں دیکھا کہ اللہ کس طرح پہلی بار مخلوق کو پیدا کرتا ہے پھر کس طرح اسے دوبارہ لوٹاتا ہے؟ بے شک یہ بات اللہ کیلئے آسان ہے۔(19)

قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ بَدَاَ الْخَلْقَ ثُمَّ اللّٰهُ يُنْشِئُ النَّشْاَةَ الْاٰخِرَةَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۲۰﴾ۚ

آپؐ کہہ دیجئے! کہ زمین میں چلو پھرو۔پھر غور سے دیکھو کہ اللہ نے کس طرح مخلوق کو پہلی بار پیدا کیا؟ پھر اسی طرح اللہ ہی آخرت میں بھی اٹھا کھڑا کرے گا۔بے شک اللہ ہر چیز پر پوری قدرت رکھتا ہے۔(20)

يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ وَ يَرْحَمُ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَ اِلَيْهِ تُقْلَبُوْنَ ﴿۲۱﴾

وہ جسے چاہتا ہے سزا دیتا ہے اور جس پر چاہتا ہے رحم کرتا ہے اور اسی کی طرف تم سب لوٹائے جاؤ گے۔(21)

یہ سب کچھ اللہ کے مقررہ پیمانوں کے مطابق ہوتا ہے۔یعنی نیک بندہ ہی رحم کا مستحق ہے۔اور بدکار ہی عذاب کا حقدار۔

وَ مَاۤ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ وَ لَا فِي السَّمَآءِ وَ مَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّ لَا نَصِيْرٍ ﴿۲۲﴾

اور تم (اللہ کو) نہ زمین میں عاجز کر سکتے ہو اور نہ آسمان میں، اور نہ ہی اللہ کے سوا تمہارا کوئی سرپرست وکارساز ہے اور نہ ہی کوئی مددگار۔(22)

وَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَ لِقَآىِٕهٖۤ اُولٰٓىِٕكَ يَىِٕسُوْا مِنْ رَّحْمَتِيْ وَ اُولٰٓىِٕكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۲۳﴾

اور جنہوں نے اللہ کی آیتوں اور اس سے ملاقات کا انکار کیا ہے وہ میری رحمت سے مایوس ہو گئے ہیں اور ان کیلئے دردناک عذاب ہے۔(23)

فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوا اقْتُلُوْهُ اَوْ حَرِّقُوْهُ فَاَنْجٰىهُ اللّٰهُ مِنَ النَّارِ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۲۴﴾

اور ابراہیمؑ کی قوم کا جواب اس کے سوا اور کوئی نہیں تھا کہ انہیں قتل کر دو یا آگ میں جلا دو۔ تو اللہ نے انہیں آگ سے بچا لیا۔ بے شک اس میں ایمان لانے والوں کیلئے بڑی نشانیاں ہیں۔(24)

وَ قَالَ اِنَّمَا اتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا ۙ مَّوَدَّةَ بَيْنِكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ ثُمَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُ بَعْضُكُمْ بِبَعْضٍ وَّ يَلْعَنُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا وَّ مَاْوٰىكُمُ النَّارُ وَ مَا لَكُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿۲۵﴾

اور ابراہیمؑ نے اپنی قوم سے کہا کہ تم نے اللہ کو چھوڑ کر ان بتوں کو دنیا میں باہمی محبت کا ذریعہ بنالیا ہے۔ قیامت کے دن تم ایک دوسرے کا انکار کرو گے۔ اور ایک دوسرے پر لعنت کرو گے۔ اور تمہارا ٹھکانہ دوزخ ہوگا۔ اور تمہارا کوئی مددگار نہ ہوگا۔(25)

فَاٰمَنَ لَهٗ لُوْطٌ ۘ وَ قَالَ اِنِّيْ مُهَاجِرٌ اِلٰى رَبِّيْ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۲۶﴾

پس لوطؑ ابراہیمؑ پر ایمان لے آئے۔ اور ابراہیمؑ نے کہا کہ میں اپنے پروردگار کی طرف ہجرت کرنے والا ہوں۔ بیشک وہ غالب اور بڑا حکمت والا ہے۔(26)

وَ وَهَبْنَا لَهٗ اِسْحٰقَ وَ يَعْقُوْبَ وَ جَعَلْنَا فِيْ ذُرِّيَّتِهِ النُّبُوَّةَ وَ الْكِتٰبَ وَ اٰتَيْنٰهُ اَجْرَهٗ فِي الدُّنْيَا ۚ وَ اِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۲۷﴾

اور ہم نے انہیں اسحاقؑ اور یعقوبؑ عطا کئے۔ اور نبوت اور کتاب ان کی نسل میں جاری رکھی۔ اور ہم نے ان کو دنیا میں بھی ان کا صلہ دیا اور آخرت میں یقیناً وہ نیک لوگوں میں ہوں گے۔(27)

وَ لُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖۤ اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۸﴾

اور ہم نے لوطؑ کو بھیجا۔ جبکہ انہوں نے اپنی قوم سے کہا کہ تم بے حیائی کا وہ کام کرتے ہو۔ جو تم سے پہلے دنیا جہان والوں میں سے کسی نے نہیں کیا۔(28)

اَئِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ وَ تَقْطَعُوْنَ السَّبِيْلَ ۙ وَ تَاْتُوْنَ فِيْ نَادِيْكُمُ الْمُنْكَرَ ؕ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوا ائْتِنَا بِعَذَابِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۲۹﴾

کیا تم (جنسی تسکین کے لیے عورتوں کو چھوڑ کر) مردوں کے پاس جاتے ہو؟ اور فطرت کا طریقہ قطع کرتے ہو۔ اور اپنی محفلوں میں برے کام کرتے ہو۔ تو ان کی قوم کے پاس اس کے سوا کوئی جواب نہ تھا کہ انہوں نے کہا (اے لوطؑ) اگر تم سچے ہو تو ہم پر اللہ کا عذاب لاؤ۔(29)

قَالَ رَبِّ انْصُرْنِيْ عَلَى الْقَوْمِ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۳۰﴾

لوطؑ نے کہا اے میرے پروردگار! ان مفسد لوگوں کے مقابلہ میں میری مدد فرما۔(30)

وَ لَمَّا جَآءَتْ رُسُلُنَاۤ اِبْرٰهِيْمَ بِالْبُشْرٰى ۙ قَالُوْۤا اِنَّا مُهْلِكُوْۤا اَهْلِ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ ۚ اِنَّ اَهْلَهَا كَانُوْا ظٰلِمِيْنَ ﴿۳۱﴾

اور جب ہمارے بھیجے ہوئے (فرشتے) ابراہیمؑ کے پاس خوشخبری لے کر آئے۔ تو انہوں نے کہا کہ ہم اس (لوطؑ کی) بستی والوں کو ہلاک کرنے والے ہیں۔ کیونکہ اس بستی کے لوگ بڑے ظالم ہیں۔(31)

قَالَ اِنَّ فِيۡهَا لُوۡطًا ؕ قَالُوۡا نَحۡنُ اَعۡلَمُ بِمَنۡ فِيۡهَا لَنُنَجِّيَنَّهٗ وَاَهۡلَهٗۤ اِلَّا امۡرَاَتَهٗ ۖ كَانَتۡ مِنَ الۡغٰبِرِيۡنَ ﴿۳۲﴾

ابراہیمؑ نے کہا اس بستی میں تو لوطؑ بھی ہیں؟ فرشتوں نے کہا ہم بہتر جانتے ہیں کہ اس میں کون کون ہیں؟ ہم انہیں اور ان کے گھر والوں کو بچالیں گے۔سوائے ان کی بیوی کے، کہ وہ پیچھے رہ جانے والوں میں سے ہے۔(32)

وَلَمَّاۤ اَنۡ جَآءَتۡ رُسُلُنَا لُوۡطًا سِىۡٓءَ بِهِمۡ وَضَاقَ بِهِمۡ ذَرۡعًا وَّقَالُوۡا لَا تَخَفۡ وَلَا تَحۡزَنۡ ۚ اِنَّا مُنَجُّوۡكَ وَاَهۡلَكَ اِلَّا امۡرَاَتَكَ كَانَتۡ مِنَ الۡغٰبِرِيۡنَ ﴿۳۳﴾

اور جب ہمارے بھیجے ہوئے (فرشتے) لوطؑ کے پاس آئے۔تو وہ ان کی آمد سے رنجیدہ اور تنگ دل ہوئے۔اور فرشتوں نے (ان کی حالت دیکھ کر) کہا کہ نہ ڈرو اور نہ رنج کرو۔ہم آپ کو اور آپ کے گھر والوں کو بچالیں گے۔سوائے آپ کی بیوی کے، جو پیچھے رہ جانے والوں میں سے ہے۔(33)

اِنَّا مُنۡزِلُوۡنَ عَلٰٓى اَهۡلِ هٰذِهِ الۡقَرۡيَةِ رِجۡزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوۡا يَفۡسُقُوۡنَ ﴿۳۴﴾

ہم اس بستی والوں پر ان کی نافرمانیوں کی وجہ سے آسمان سے عذاب نازل کرنے والے ہیں۔(34)

وَلَقَدْ تَّرَكۡنَا مِنۡهَاۤ اٰيَةًۢ بَيِّنَةً لِّقَوۡمٍ يَّعۡقِلُوۡنَ ﴿۳۵﴾

اور ہم نے اس بستی کے کچھ نشان باقی چھوڑ دیئے۔(ان لوگوں کی عبرت کیلئے) جو عقل سے کام لیتے ہیں۔(35)

وَاِلٰى مَدۡيَنَ اَخَاهُمۡ شُعَيۡبًا ۙ فَقَالَ يٰقَوۡمِ اعۡبُدُوا اللّٰهَ وَارۡجُوا الۡيَوۡمَ الۡاٰخِرَ وَلَا تَعۡثَوۡا فِى الۡاَرۡضِ مُفۡسِدِيۡنَ ﴿۳۶﴾

اور ہم نے مدین والوں کی طرف ان کے بھائی شعیبؑ کو بھیجا۔تو انہوں نے کہا: اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو، اور روز آخرت (حساب کتاب) کی امید رکھو۔اور زمین میں فساد پھیلاتے نہ پھرو۔(36)

فَكَذَّبُوۡهُ فَاَخَذَتۡهُمُ الرَّجۡفَةُ فَاَصۡبَحُوۡا فِىۡ دَارِهِمۡ جٰثِمِيۡنَ ﴿۳۷﴾

پس ان لوگوں نے ان کو جھٹلایا تو انجام کار ایک سخت زلزلے نے انہیں آ پکڑا۔اور وہ اپنے گھروں میں گھٹنوں کے بل مردہ ہو کر گر گئے۔(37)

وَعَادًا وَّثَمُوۡدَاۡ وَقَدْ تَّبَيَّنَ لَـكُمۡ مِّنۡ مَّسٰكِنِهِمۡ ۚ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيۡطٰنُ اَعۡمَالَهُمۡ فَصَدَّهُمۡ عَنِ السَّبِيۡلِ وَكَانُوۡا مُسۡتَبۡصِرِيۡنَ ﴿۳۸﴾ۙ

اور ہم نے عاد و ثمود کو بھی ہلاک کر دیا۔اور یہ بات ان کے تباہ شدہ مکانات سے واضح ہو چکی ہے۔اور شیطان نے ان کے برے کاموں کو خوشنما کر کے پیش کیا۔اور انہیں سیدھے راستہ سے روک دیا۔حالانکہ وہ سمجھ دار تھے۔(38)

وَقَارُوۡنَ وَفِرۡعَوۡنَ وَهَامٰنَ ۚ وَلَقَدۡ جَآءَهُمۡ مُّوۡسٰى بِالۡبَيِّنٰتِ فَاسۡتَكۡبَرُوۡا فِى الۡاَرۡضِ وَمَا كَانُوۡا سٰبِقِيۡنَ ﴿۳۹﴾ۚ

اور ہم نے قارون، فرعون اور ہامان کو بھی ہلاک کیا۔اور البتہ موسیٰؑ ان کے پاس کھلی نشانیاں لے کر آئے۔مگر انہوں نے زمین میں غرور و تکبر کیا۔حالانکہ وہ ہم سے بچ کر نکل جانے والے نہیں تھے۔(39)

فَكُلًّا اَخَذۡنَا بِذَنۡۢبِهٖ ۚ فَمِنۡهُمۡ مَّنۡ اَرۡسَلۡنَا عَلَيۡهِ حَاصِبًا ۚ وَمِنۡهُمۡ مَّنۡ اَخَذَتۡهُ الصَّيۡحَةُ ۚ وَ

مِنۡهُمۡ مَّنۡ خَسَفۡنَا بِهِ الۡاَرۡضَ ۚ وَمِنۡهُمۡ مَّنۡ اَغۡرَقۡنَا ۚ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظۡلِمَهُمۡ وَلٰكِنۡ كَانُوۡۤا اَنۡفُسَهُمۡ يَظۡلِمُوۡنَ ﴿۴۰﴾

پس ہم نے ہرایک کواس کے گناہ کی پاداش میں پکڑا۔پس ان میں سے بعض پر (پتھراؤ کرنے والی) تیز آندھی بھیجی۔اور بعض کو ہولناک چنگھاڑ نے آدبایا۔ اور بعض کو ہم نے زمین میں دھنسایا۔اور بعض کو دریا میں غرق کردیا۔اور اللہ ایسا نہ تھا کہ ان پر ظلم کرتا، بلکہ وہ خود اپنے اوپر ظلم کرتے تھے۔(40)

مَثَلُ الَّذِيۡنَ اتَّخَذُوۡا مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ اَوۡلِيَآءَ كَمَثَلِ الۡعَنۡكَبُوۡتِ ۖۚ اِتَّخَذَتۡ بَيۡتًا ؕ وَاِنَّ اَوۡهَنَ الۡبُيُوۡتِ لَبَيۡتُ الۡعَنۡكَبُوۡتِ ۘ لَوۡ كَانُوۡا يَعۡلَمُوۡنَ ﴿۴۱﴾

جن لوگوں نے اللہ کو چھوڑ کر اور سرپرست اور کارساز بنالئے ہیں ان کی مثال مکڑی جیسی ہے جس نے جالے کا ایک گھر بنایا۔اور یقیناً تمام گھروں سے زیادہ کمزور مکڑی کا گھر ہے۔کاش لوگ یہ حقیقت جانتے۔(41)

اِنَّ اللّٰهَ يَعۡلَمُ مَا يَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِهٖ مِنۡ شَىۡءٍ ؕ وَهُوَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ ﴿۴۲﴾

اللہ کو چھوڑ کر یہ لوگ جس کو بھی پکارتے ہیں بے شک اللہ اسے جانتا ہے۔وہ غالب ہے، بڑا حکمت والا ہے۔(42)

وَتِلۡكَ الۡاَمۡثَالُ نَضۡرِبُهَا لِلنَّاسِ ۚ وَمَا يَعۡقِلُهَاۤ اِلَّا الۡعٰلِمُوۡنَ ﴿۴۳﴾

اور یہ مثالیں ہم پیش تو سب لوگوں کے سامنے کرتے ہیں۔مگر انہیں صرف اہل علم ہی سمجھتے ہیں۔(43)

خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ بِالۡحَقِّ ؕ اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّلۡمُؤۡمِنِيۡنَ ﴿۴۴﴾

اللہ نے آسمانوں اور زمین کو حق کے ساتھ پیدا کیا ہے۔بے شک اس میں اہل ایمان کیلئے (اس کی قدرت کی) ایک نشانی موجود ہے۔(44)

اُتۡلُ مَاۤ اُوۡحِىَ اِلَيۡكَ مِنَ الۡكِتٰبِ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ ؕ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنۡهٰى عَنِ الۡفَحۡشَآءِ وَالۡمُنۡكَرِ ؕ وَلَذِكۡرُ اللّٰهِ اَكۡبَرُ ؕ وَاللّٰهُ يَعۡلَمُ مَا تَصۡنَعُوۡنَ ﴿۴۵﴾

آپ اس کتاب کی تلاوت کریں جو آپ کی طرف وحی کی گئی ہے۔اور نماز کی پابندی کریں۔بے شک نماز بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے۔اور اللہ کا ذکر سب سے بڑی چیز ہے۔اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اسے جانتا ہے۔(45)

وَلَا تُجَادِلُوۡۤا اَهۡلَ الۡكِتٰبِ اِلَّا بِالَّتِىۡ هِىَ اَحۡسَنُ ۖ اِلَّا الَّذِيۡنَ ظَلَمُوۡا مِنۡهُمۡ وَقُوۡلُوۡۤا اٰمَنَّا بِالَّذِىۡۤ اُنۡزِلَ اِلَيۡنَا وَاُنۡزِلَ اِلَيۡكُمۡ وَاِلٰهُنَا وَاِلٰهُكُمۡ وَاحِدٌ وَّنَحۡنُ لَهٗ مُسۡلِمُوۡنَ ﴿۴۶﴾

اور (اے مسلمانو!) تم اہل کتاب سے بحث ومباحثہ نہ کرو مگر بہترین انداز سے۔سوائے ان کے جو ان میں سے ظالم ہیں۔اور ان سے کہو کہ ہم تو اس کتاب پر بھی ایمان لائے ہیں جو ہماری طرف نازل کی گئی ہے۔اور اس کتاب پر بھی جو تمہاری طرف نازل کی گئی ہے۔اور ہمارا اور تمہارا معبود ایک ہے۔اور ہم سب اسی کے فرمانبردار ہیں۔(46)

وَكَذٰلِكَ اَنۡزَلۡنَاۤ اِلَيۡكَ الۡكِتٰبَ ؕ فَالَّذِيۡنَ اٰتَيۡنٰهُمُ الۡكِتٰبَ يُؤۡمِنُوۡنَ بِهٖ ۚ وَمِنۡ هٰٓؤُلَآءِ مَنۡ يُّؤۡمِنُ

بِهٖ ؕ وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَاۤ اِلَّا الْكٰفِرُوْنَ ﴿۴۷﴾

اورہم نے اسی طرح آپؐ پر کتاب نازل کی ہے (جس طرح پہلے رسولوں پر کتابیں نازل کی تھیں)۔تو جن کو ہم نے پہلے کتاب دی تھی وہ اس قرآن پر ایمان لاتے ہیں۔اوران اہل مکہ میں سے بھی بعض اس پر ایمان لا رہے ہیں۔اور ہماری آیتوں کا کافروں کے سوا اور کوئی انکارنہیں کرتا۔(47)

وَمَا كُنْتَ تَتْلُوْا مِنْ قَبْلِهٖ مِنْ كِتٰبٍ وَّلَا تَخُطُّهٗ بِيَمِيْنِكَ اِذًا لَّارْتَابَ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿۴۸﴾

اورآپ اس (نزولِ قرآن) سے پہلے نہ کوئی کتاب پڑھتے تھے۔اور نہ ہی اپنے دائیں ہاتھ سے کچھ لکھتے تھے۔اگرایسا ہوتا تو یہ اہل باطل ضرور (آپؐ کی نبوت میں) شک کرتے۔(48)

بَلْ هُوَ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ فِيْ صُدُوْرِ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ ؕ وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَاۤ اِلَّا الظّٰلِمُوْنَ ﴿۴۹﴾

بلکہ وہ (قرآن) کھلی ہوئی آیتیں ہیں جوان لوگوں کے سینے میں ہیں جنہیں علم دیا گیا ہے۔اور ہماری آیتوں کا ظالموں کے سوا اور کوئی انکارنہیں کرتا۔(49)

وَقَالُوْا لَوْلَاۤ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيٰتٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ قُلْ اِنَّمَا الْاٰيٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَاِنَّمَاۤ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۵۰﴾

اوروہ کہتے ہیں کہ اس شخص (پیغمبراسلامؐ) پران کے پروردگار کی طرف سے معجزات کیوں نہیں اتارے گئے؟ آپؐ کہہ دیجئے! کہ معجزات تو بس اللہ کے پاس ہیں۔میں توصرف واضح طور پرڈرانے والا ہوں۔(50)

اَوَلَمْ يَكْفِهِمْ اَنَّاۤ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ يُتْلٰى عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَرَحْمَةً وَّذِكْرٰى لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۵۱﴾

کیاان کیلئے یہ (معجزہ) کافی نہیں ہے کہ ہم نے آپؐ پر یہ کتاب نازل کی ہے۔جوانہیں پڑھ کرسنائی جاتی ہے؟ بے شک اس میں ایمان والوں کیلئے رحمت اورنصیحت موجود ہے۔(51)

قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ شَهِيْدًا ۚ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْبَاطِلِ وَكَفَرُوْا بِاللّٰهِ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۵۲﴾

آپؐ کہہ دیجئے! کہ میرے اورتمہارے درمیان گواہی کیلئے اللہ کافی ہے جوکچھ آسمانوں اور زمین میں ہے وہ سب کچھ جانتا ہے۔اور جولوگ باطل پرایمان لاتے ہیں اوراللہ کاذکر کرتے ہیں وہی نقصان اٹھانے والے ہیں۔(52)

وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ ؕ وَلَوْلَاۤ اَجَلٌ مُّسَمًّى لَّجَآءَهُمُ الْعَذَابُ ؕ وَلَيَاْتِيَنَّهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۵۳﴾

اور یہ لوگ آپؐ سے جلدی عذاب لانے کا مطالبہ کرتے ہیں۔حالانکہ اگراس کیلئے ایک وقت مقرر نہ ہوتا،توان پر کبھی کا عذاب آچکا ہوتا۔اوروہ اس طرح ان پراچانک آپڑے گا کہ انہیں خبر بھی نہ ہوگی۔(53)

يَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ ؕ وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيْطَةٌۢ بِالْكٰفِرِيْنَ ﴿۵۴﴾

وہ آپؐ سے جلدی عذاب لانے کا مطالبہ کرتے ہیں۔حالانکہ جہنم کافروں کوگھیرے ہوئے ہے۔(54)

يَوْمَ يَغْشٰهُمُ الْعَذَابُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ وَيَقُوْلُ ذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۵۵﴾

جس دن عذاب ان کواوپر سے اور پاؤں کے نیچے سے ڈھانپ لے گا۔اوراللہ کہے گا کہ اب مزہ چکھواس کا جوکچھ تم دنیا میں کرتے رہے ہو۔ (55)

يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ اَرْضِيْ وَاسِعَةٌ فَاِيَّايَ فَاعْبُدُوْنِ ﴿٥٦﴾

اے میرے وہ بندو جو ایمان لائے ہو! میری زمین بہت وسیع ہے۔ پس تم میری ہی عبادت کرو۔(56)

كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ۣ ثُمَّ اِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ ﴿٥٧﴾

ہر نفس موت کا مزہ چکھنے والا ہے۔ پھر تم سب ہماری طرف لوٹائے جاؤ گے۔(57)

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُبَوِّئَنَّهُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ غُرَفًا تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ
نِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ﴿٥٨﴾

اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کئے ہم ان کو جنت کے بالا خانوں میں جگہ دیں گے جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی۔ اور وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔ کیا اچھا اجر ہے نیک عمل کرنے والوں کا۔(58)

الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَلٰي رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿٥٩﴾

جنہوں نے صبر کیا۔ اور اپنے پروردگار پر بھروسہ کرتے ہیں۔(59)

وَكَاَيِّنْ مِّنْ دَآبَّةٍ لَّا تَحْمِلُ رِزْقَهَا ڰ اَللّٰهُ يَرْزُقُهَا وَاِيَّاكُمْ ڮ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿٦٠﴾

اور کتنے زمین پر چلنے والے جانور ایسے ہیں جو اپنا رزق اٹھائے نہیں پھرتے۔ اللہ ہی انہیں رزق دیتا ہے اور تمہیں بھی۔ اور وہ بڑا سننے والا اور بڑا جاننے والا ہے۔(60)

وَلَىِٕنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ۚ فَاَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ﴿٦١﴾

اور اگر آپؐ ان مشرکوں سے پوچھیں کہ آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا ہے؟ اور سورج اور چاند کو کس نے کام پر لگایا ہے؟ تو وہ ضرور کہیں گے کہ اللہ نے۔ تو پھر وہ کدھر جا رہے ہیں؟(61)

اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَاۗءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ لَهٗ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿٦٢﴾

اللہ ہی اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے روزی کشادہ کر دیتا ہے اور جس کی چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے۔ بے شک اللہ ہر چیز کا بڑا جاننے والا ہے۔(62)

وَلَىِٕنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ نَّزَّلَ مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِ مَوْتِهَا لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ۭ قُلِ الْحَمْدُ
لِلّٰهِ ۭ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿٦٣﴾

اور اگر آپؐ ان سے پوچھیں کہ آسمان سے پانی کس نے نازل کیا؟ اور زمین کو مردہ ہونے (بنجر ہونے) کے بعد کس نے زندہ (آباد) کیا؟ تو وہ ضرور کہیں گے اللہ نے! آپؐ کہیے! الحمدللہ۔ لیکن اکثر لوگ عقل سے کام نہیں لیتے۔(63)

وَمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَهْوٌ وَّلَعِبٌ ۭ وَاِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ لَهِيَ الْحَيَوَانُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿٦٤﴾

اور یہ دنیاوی زندگی تو محض کھیل تماشہ ہے اور حقیقی زندگی تو آخرت والی ہے۔ کاش لوگوں کو اس حقیقت کا علم ہوتا۔(64)

فَاِذَا رَكِبُوْا فِي الْفُلْكِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۚ فَلَمَّا نَجّٰىهُمْ اِلَى الْبَرِّ اِذَا هُمْ يُشْرِكُوْنَ ۙ﴿٦٥﴾

پس جب یہ لوگ کشتی میں سوار ہوتے ہیں تو اپنے دین (واعتقاد) کو اللہ کیلئے خالص کر کے اس سے دعا مانگتے ہیں۔ پھر جب انہیں نجات دے کر خشکی کی طرف لے آتا ہے تو ایک دم وہ شرک کرنے لگتے ہیں۔(65)

لِيَكْفُرُوْا بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ ۚۙ وَلِيَتَمَتَّعُوْا فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿٦٦﴾

تاکہ جو نعمت ہم نے انہیں عطا کی ہے وہ اس کی ناشکری کریں۔ اور تاکہ وہ فائدہ اٹھالیں سو انہیں انجام عنقریب معلوم ہو جائے گا۔(66)

اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَا حَرَمًا اٰمِنًا وَّيُتَخَطَّفُ النَّاسُ مِنْ حَوْلِهِمْ ۭ اَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُوْنَ وَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ يَكْفُرُوْنَ ﴿٦٧﴾

کیا یہ لوگ نہیں دیکھتے کہ ہم نے ان کے شہر کو امن والا حرم بنا دیا ہے۔ حالانکہ ان کے گرد و پیش کے لوگوں کو اچک لیا جاتا ہے۔ پھر بھی یہ لوگ باطل پر ایمان لاتے ہیں۔ اور اللہ کی نعمت کی ناشکری کرتے ہیں۔(67)

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهٗ ۭ اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿٦٨﴾

اس شخص سے بڑا ظالم کون ہے جو اللہ پر جھوٹا بہتان باندھے یا حق کو جھٹلائے جبکہ وہ اس کے پاس آچکا ہے! کیا کافروں کا ٹھکانا جہنم نہیں ہے؟(68)

وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٦٩﴾

اور جو لوگ ہماری راہ میں جدوجہد کرتے ہیں۔ ہم ضرور ان کی راہنمائی اپنے راستوں کی طرف کر دیتے ہیں۔ اور بے شک اللہ محسنین کے ساتھ ہے۔(69)

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

اہم مضامین سورہ الروم

مضمون	صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر
الٓمٓ سے مراد۔	599	رزق کی تقسیم کی ہدایت۔	604
رومیوں کی شکست اور پھر فتح۔	599	سود کی ممانعت۔	604
اللہ تعالی کی نشانیاں۔	600	آیات الٰہی۔	604
جن کو شریک ٹھہرایا گیا وہ اپنے متبعین کو دھتکار دیں گے۔	601	اندھوں، بہروں کو بات نہیں سمجھائی جاسکتی۔	606
آخرت میں اللہ سے ملاقات کا انکار کرنے والے عذاب کے حقدار۔	601	یوم آخرت۔	606
دن کے مختلف اوقات میں حمد وثنا خداوندی کی ہدایت۔	601	قرآن میں ہر مثال بیان کردی گئی۔	607
کائنات میں جاری اللہ کی مختلف نشانیاں۔	602	نبی کریمؐ کو صبر کی تلقین۔	607
شرک کرنے والوں کو مثال کہ کیا تم اپنے غلام کو حصہ دے کر اپنے برابر لا سکتے ہو۔	603		
نبی کریمؐ کو دین پر قائم رہنے کی ہدایت۔	603		
فرقہ بندی کی ممانعت۔	603		

30۔ سورہ الروم

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

میں شروع کرتا ہوں اللہ کے نام کے ساتھ، جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے۔

الٓمّٓ ۚ ①

(الف) اللہ تعالی کا ذکر، عظمتِ الٰہی، اللہ تعالی کی شان، اللہ کی قدرتیں۔(ل) لقاءاللہ۔اللہ تعالی سے ملاقات۔یوم آخرت کا ذکر۔مرنے کے بعد دوبارہ اٹھایا جانا (م) مخاطب مثلاً نبی کریمؐ، صحابہ کرامؓ اور آج کے مومن۔

رومیوں کی شکست اور پھر فتح۔

سورہ کی ابتداء میں ہی دو ایسی پیش گوئیاں مذکور ہیں جو تاریخی طور پر قرآن مجید کی صداقت اور اس کے وحی الٰہی ہونے کی دلیل ہیں۔لہذا ان تاریخی واقعات کا جائزہ ضروری ہے جو ان آیات سے تعلق رکھتے ہیں۔

قیصر روم ماریس شاہ ایران خسرو پرویز کا محسن تھا۔جب اس کے خلاف بغاوت ہوئی اور فوکس نامی شخص نے روما پر قبضہ کرلیا تو شاہ ایران نے اپنے محسن کا انتقام لینے کے لیے روم پر حملہ کر دیا۔اس حملہ کا آغاز 603ء میں ہوا۔اور چند سال کے اندر اس نے معتد بہ علاقے فتح کر لیے۔ روم کے اعیان سلطنت نے جب دیکھا کہ فوکس ملک کو نہیں بچا سکتا تو وہ افریقہ کے گورنر سے مدد کے طالب ہوئے۔اور اس نے اپنے بیٹے ہرقل کو ایک طاقتور بیڑے کے ساتھ قسطنطنیہ بھیج دیا اور فوکس کو معزول کر کے خود قیصر بن گیا۔یہ واقعہ 610ء کا ہے۔اور یہ وہی سال ہے جس میں آنحضرتؐ، اللہ تعالی کی طرف سے منصب نبوت پر سرفراز ہوئے۔

اب اس جنگ نے مجوسیت اور مسیحیت کی جنگ کا رنگ اختیار کرلیا اور یہودیوں نے بھی عیسائیت کو نیست و نابود کرنے کے لیے مجوسیوں کا ساتھ دیا۔حتیٰ کہ چھبیس ہزار یہودیوں نے خسرو پرویز کی فوج میں بھرتی دی۔اور مجوسیوں نے پیش قدمی کر کے بیت المقدس پر قبضہ کرلیا۔عیسائیوں کا قتل ہوا۔اور ان کا سب سے بڑا کلیسا (کنیسۃ القیامہ) برباد کر دیا گیا۔اور پھر آگے بڑھ کر جزیرہ نمائے سینا کے پورے علاقہ پر قابض ہو کر حدود مصر تک پہنچ گئے۔

یہ وہ دور تھا جب آنحضرتؐ اور کفار قریش کے درمیان معرکہ آرائی جاری تھی، اور 615ء میں مسلمانوں کی ایک بہت بڑی تعداد ہجرت کر کے

حبش کی عیسائی سلطنت میں پناہ گزین تھی (جوروم کی حلیف تھی) مشرکین مکہ خوش تھے کہ ایران کے آتش پرست غالب ہورہے ہیں اور مذہب پرست عیسائی مغلوب ہورہے ہیں۔

ان حالات میں یہ سورہ نازل ہوئی جس میں رومیوں کے غالب ہونے کی پیش گوئی کی گئی کہ یہ چند سال کے اندر پوری ہوگی۔ حالانکہ اس وقت کے حالات کے پیش نظر کوئی شخص گمان تک نہ کرسکتا تھا کہ رومی غالب آسکتے ہیں اور اسی روز مسلمان بھی اللہ کی دی ہوئی فتح سے خوش ہونگے۔

چنانچہ 9 سال کے اندر یہ پیش گوئی اس دن پوری ہوئی جب کہ 624ء میں مسلمانوں نے معرکہ بدر سر کیا۔ اسی روز رومیوں نے بھی اپنے تمام علاقے واگزار کرا لیے تھے اور اب ایران کی سرزمین میدان جنگ بن چکی تھی۔ اور ہرقل نے آذربائیجان میں گھس کر زرتشت کے مقام پیدائش کو تباہ کر دیا، جو ایرانیوں کا سب سے بڑا آتش کدہ تھا۔ اس کے بعد رومی فوجیں مسلسل آگے بڑھتی چلی گئیں اور 627ء کو نینوی کی جنگ نے تو ایران کی کمر توڑ دی۔

اس کے بعد شاہان ایران کی قیام گاہ دستگرد کو تباہ کر دیا گیا اور رومی ایران کے دارالسلطنت طیفوں تک پہنچ گئے حتی کہ 628ء میں خسرو پرویز کے قتل کے بعد اس کے بیٹے قباد ثانی نے ہرقل سے صلح کی۔ اور یہی وہ سال ہے جس میں صلح حدیبیہ ہوئی۔ جس کو قرآن نے فتح عظیم قرار دیا ہے۔ وَيَوْمَئِذٍ يَّفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ۔ وللہ الحمد۔ (بحوالہ ترجمان القرآن از مولانا ابوالکلام آزاد جلد سوم، صفحہ 192-191۔)

غُلِبَتِ الرُّوْمُ ﴿٢﴾

رومی مغلوب ہو گئے۔(2)

فِيْٓ اَدْنَى الْاَرْضِ وَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُوْنَ ﴿٣﴾

قریب ترین زمین میں (اہلِ فارس سے) اور یہ مغلوب ہونے کے بعد عنقریب غالب آجائیں گے۔(3)

فِيْ بِضْعِ سِنِيْنَ ۭ لِلّٰهِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْۢ بَعْدُ ۭ وَيَوْمَئِذٍ يَّفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿٤﴾

چندہی سالوں میں۔ اللہ ہی کے قبضہ وقدرت میں سب کچھ ہے۔ پہلے بھی اور بعد بھی۔ اور اس دن اہل ایمان خوش ہوں گے۔(4)

بِنَصْرِ اللّٰهِ ۭ يَنْصُرُ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿٥﴾

اللہ کی نصرت سے، اللہ جسے چاہتا ہے نصرت عطا فرماتا ہے۔ اور وہ غالب ہے بڑا رحم کرنے والا ہے۔(5)

وَعْدَ اللّٰهِ ۭ لَا يُخْلِفُ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٦﴾

یہ اللہ کا وعدہ ہے اللہ اپنے وعدہ کی خلاف ورزی نہیں کرتا۔ لیکن اکثر لوگ جانتے نہیں ہیں۔(6)

يَعْلَمُوْنَ ظَاهِرًا مِّنَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ښ وَهُمْ عَنِ الْاٰخِرَةِ هُمْ غٰفِلُوْنَ ﴿٧﴾

یہ لوگ صرف دنیاوی زندگی کے ظاہر کو جانتے ہیں اور آخرت سے بالکل غافل ہیں۔(7)

اَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ ۣ مَا خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَجَلٍ مُّسَمًّى ۭ وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ بِلِقَاۗئِ رَبِّهِمْ لَكٰفِرُوْنَ ﴿٨﴾

کیا انہوں نے اپنے آپ میں کبھی غور وفکر نہیں کیا؟ اللہ نے آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کو حق کے ساتھ ایک مقررہ مدت تک کیلئے پیدا کیا ہے اور یقیناً بہت سے لوگ اپنے رب کے ساتھ ملاقات کرنے کا انکار کرتے ہیں۔(8)

اَوَ لَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَانُوْٓا اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَّ اَثَارُوا الْاَرْضَ وَ عَمَرُوْهَآ اَكْثَرَ مِمَّا عَمَرُوْهَا وَ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ؕ فَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَ لٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۟ؕ﴿۹﴾

کیا یہ لوگ زمین میں چلتے پھرتے نہیں ہیں کہ دیکھتے کہ جو لوگ ان سے پہلے تھے ان کا انجام کیا ہوا؟ وہ قوت میں ان سے زیادہ مضبوط تھے اور انہوں نے ان سے زیادہ زمین کو جوتا، بویا اور آباد کیا تھا۔ اور ان کے پاس ان کے رسول واضح نشانیاں لے کر آئے۔ تو اللہ ایسا نہ تھا کہ ان پر ظلم کرتا۔ لیکن وہ خود اپنے آپ پر ظلم کیا کرتے تھے۔(9)

ثُمَّ كَانَ عَاقِبَةَ الَّذِيْنَ اَسَآءُوا السُّوْٓاٰى اَنْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَ كَانُوْا بِهَا يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۱۰﴾

پھر ان لوگوں کا انجام برا ہی ہوا جنہوں نے برائیاں کیں۔ کیونکہ انہوں نے اللہ کی آیتوں کو جھٹلایا تھا اور ان کا مذاق اڑایا کرتے تھے۔(10)

اَللّٰهُ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۱﴾

اللہ ہی تخلیق انسانی کی ابتداء کرتا ہے۔ وہی پھر ان کو دوبارہ پیدا کرے گا۔ پھر اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔(11)

وَ يَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يُبْلِسُ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۱۲﴾

اور جس دن قیامت قائم ہوگی (اس دن) مجرم مایوس اور نا امید ہو جائیں گے۔(12)

وَ لَمْ يَكُنْ لَّهُمْ مِّنْ شُرَكَآئِهِمْ شُفَعٰٓؤُا وَ كَانُوْا بِشُرَكَآئِهِمْ كٰفِرِيْنَ ﴿۱۳﴾

اور ان کے بنائے شریکوں میں سے کوئی ان کا سفارشی نہ ہوگا۔ اور وہ شریک بھی اپنے معتقدین کے منکر ہو جائیں گے۔(13)

وَ يَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَّتَفَرَّقُوْنَ ﴿۱۴﴾

اور جس دن قیامت قائم ہوگی اس دن (مؤمن وکافر) الگ الگ ہو جائیں گے۔(14)

فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَهُمْ فِيْ رَوْضَةٍ يُّحْبَرُوْنَ ﴿۱۵﴾

پس وہ لوگ جو ایمان لائے تھے اور نیک عمل کئے تھے۔ وہ جنت میں خوش وخرم اور محترم ہوں گے۔(15)

وَ اَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَ لِقَآئِ الْاٰخِرَةِ فَاُولٰٓئِكَ فِي الْعَذَابِ مُحْضَرُوْنَ ﴿۱۶﴾

اور جنہوں نے کفر کیا۔ اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا۔ اور آخرت کے روز ہماری ملاقات کو جھٹلایا۔ وہ عذاب میں شامل ہوں گے۔(16)

فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَ حِيْنَ تُصْبِحُوْنَ ﴿۱۷﴾

پس تم جب شام کرو اور جب صبح کرو تو اللہ کی تسبیح کرو (اس کی پاکیزگی بیان کرو)۔(17)

وَ لَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ عَشِيًّا وَّ حِيْنَ تُظْهِرُوْنَ ﴿۱۸﴾

اورآسمانوں میں اور زمین میں اسی کی حمد جاری وساری ہے۔اور رات کوعشاء کے وقت اور دوپہر کے وقت،اسی کی حمدوثنا بیان کرو۔(18)

يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَ يُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَ يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ وَ كَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ ﴿۱۹﴾

وہ زندہ کومردے سے نکالتا ہےاور مردہ کوزندہ سے نکالتا ہے۔اورزمین کواس کی موت کے بعد زندہ (سرسبز) کردیتا ہے۔اسی طرح تم (مرنے کے بعد) نکالے جاؤ گے۔(19)

وَ مِنْ اٰيٰتِهٖۤ اَنْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ اِذَاۤ اَنْتُمْ بَشَرٌ تَنْتَشِرُوْنَ ﴿۲۰﴾

اوراس کی قدرت کی نشانیوں سےایک یہ بھی ہے کہ اس نے تمہیں مٹی سے پیدا کیااور پھرتم ایک دم آدمی بن کر پھیلتے جارہے ہو۔(20)

وَ مِنْ اٰيٰتِهٖۤ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْۤا اِلَيْهَا وَ جَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّ رَحْمَةً ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۱﴾

اوراس کی قدرت کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ اس نے تمہارے لئے تمہاری ہی جنس سے بیویاں پیدا کیں۔تاکہ تم ان سے سکون حاصل کرو۔اورتمہارے درمیان محبت اوررحمت (نرم دلی وہمدردی) پیدا کردی۔بےشک اس میں غوروفکر کرنے والوں کیلئے بہت نشانیاں ہیں۔(21)

وَ مِنْ اٰيٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ اخْتِلَافُ اَلْسِنَتِكُمْ وَ اَلْوَانِكُمْ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّلْعٰلِمِيْنَ ﴿۲۲﴾

اوراس کی نشانیوں میں سےآسمانوں اور زمین کا پیدا کرنااورتمہاری زبانوں اورتمہارے رنگوں کامختلف ہونا بھی ہے۔بےشک اس میں اہل علم کے لئے بہت سی نشانیاں موجود ہیں۔(22)

وَ مِنْ اٰيٰتِهٖ مَنَامُكُمْ بِالَّيْلِ وَ النَّهَارِ وَ ابْتِغَآؤُكُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ ﴿۲۳﴾

اوراس کی نشانیوں میں سےتمہارارات میں سونا ہے۔اوردن میں اس کے فضل (روزی) کا تلاش کرنا بھی۔بےشک اس میں (غور سے) سننے والوں کیلئے بہت سی نشانیاں ہیں۔(23)

وَ مِنْ اٰيٰتِهٖ يُرِيْكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَّ طَمَعًا وَّ يُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَيُحْيٖ بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿۲۴﴾

اوراس کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ وہ تمہیں ڈرانے اورامید دلانے کے لئے بجلی دکھاتا ہے۔اورآسمان سے پانی برساتا ہے پھراس کے ذریعہ سے زمین کواس کی موت (خشکی) کے بعد زندہ (شاداب) کردیتا ہے۔بےشک اس میں عقل سے کام لینے والے لوگوں کیلئے بہت سی نشانیاں ہیں۔(24)

وَ مِنْ اٰيٰتِهٖۤ اَنْ تَقُوْمَ السَّمَآءُ وَ الْاَرْضُ بِاَمْرِهٖ ؕ ثُمَّ اِذَا دَعَاكُمْ دَعْوَةً ۖ مِّنَ الْاَرْضِ ۖ اِذَاۤ اَنْتُمْ تَخْرُجُوْنَ ﴿۲۵﴾

اوراس کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ آسمان اورزمین اس کے حکم سے قائم ہیں۔پھر جب وہ تمہیں زمین سے ایک ہی بار پکارے گا توتم یکبارگی نکل پڑو گے۔(25)

وَ لَهٗ مَنۡ فِی السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ ؕ كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوۡنَ ﴿۲۶﴾

جو کچھ بھی آسمانوں اور زمین میں ہے، اسی کا ہے۔سب اسی کے تابع فرمان ہیں۔(26)

وَ هُوَ الَّذِیۡ یَبۡدَؤُا الۡخَلۡقَ ثُمَّ یُعِیۡدُهٗ وَ هُوَ اَهۡوَنُ عَلَیۡهِ ؕ وَ لَهُ الۡمَثَلُ الۡاَعۡلٰی فِی السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ ۚ وَ هُوَ الۡعَزِیۡزُ الۡحَكِیۡمُ ﴿۲۷﴾

اور اللہ وہی ہے جو تخلیق انسانی کی ابتداء کرتا ہے پھر وہی ان کو دوبارہ پیدا کرے گا۔اور یہ اس کیلئے زیادہ آسان ہے۔اور آسمانوں اور زمین میں اس کی صفت سب سے اعلیٰ ہے۔وہ غالب ہے اور بڑا حکمت والا ہے۔(27)

ضَرَبَ لَكُمۡ مَّثَلًا مِّنۡ اَنۡفُسِكُمۡ ؕ هَلۡ لَّكُمۡ مِّنۡ مَّا مَلَكَتۡ اَیۡمَانُكُمۡ مِّنۡ شُرَكَآءَ فِیۡ مَا رَزَقۡنٰكُمۡ فَاَنۡتُمۡ فِیۡهِ سَوَآءٌ تَخَافُوۡنَهُمۡ كَخِیۡفَتِكُمۡ اَنۡفُسَكُمۡ ؕ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الۡاٰیٰتِ لِقَوۡمٍ یَّعۡقِلُوۡنَ ﴿۲۸﴾

اللہ تمہارے لئے تمہاری اپنی ذات (اور تمہارے حالات) سے ایک مثال بیان کرتا ہے کہ کیا تمہارے غلاموں میں سے کوئی تمہارا اس طرح شریک ہے ان چیزوں میں جو ہم نے تمہیں عطا کر رکھی ہیں کہ تم اور وہ برابر کے حصہ دار بن جاؤ۔کہ تم ان سے اس طرح ڈرنے لگو۔جس طرح تم آپس میں ایک دوسرے (برابر والے) سے ڈرتے ہو؟ ہم عقل سے کام لینے والوں کیلئے اسی طرح آیتیں کھول کر بیان کرتے ہیں۔(28)

یعنی اللہ تعالی بیان کر رہے ہیں کہ جب انسان خود اپنے کسی ماتحت کو اپنے مال میں سے دے کر اپنے برابر نہیں لا سکتا تو کس طرح سے یہ مختلف ہستیوں اور بتوں کو اللہ کے برابر لے آتا ہے؟

بَلِ اتَّبَعَ الَّذِیۡنَ ظَلَمُوۡۤا اَهۡوَآءَهُمۡ بِغَیۡرِ عِلۡمٍ ۚ فَمَنۡ یَّهۡدِیۡ مَنۡ اَضَلَّ اللّٰهُ ؕ وَ مَا لَهُمۡ مِّنۡ نّٰصِرِیۡنَ ﴿۲۹﴾

بلکہ ظالم لوگ بلا سوچے سمجھے اپنی خواہشات کی پیروی کر رہے ہیں۔جسے اللہ (اس کی نافرمانی کی وجہ سے) گمراہی میں چھوڑ دے اسے کون ہدایت دے سکتا ہے؟ اور ان کا کوئی حامی و مددگار نہیں ہے۔(29)

فَاَقِمۡ وَجۡهَكَ لِلدِّیۡنِ حَنِیۡفًا ؕ فِطۡرَتَ اللّٰهِ الَّتِیۡ فَطَرَ النَّاسَ عَلَیۡهَا ؕ لَا تَبۡدِیۡلَ لِخَلۡقِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ الدِّیۡنُ الۡقَیِّمُ ٭ۙ وَ لٰكِنَّ اَكۡثَرَ النَّاسِ لَا یَعۡلَمُوۡنَ ﴿٭ۙ۳۰﴾

پس آپؐ باطل سے کنارہ کش ہو کر اپنا رخ دین حق کی طرف رکھیں۔یعنی اس دین فطرت کی پیروی کریں جس پر اس نے انسانوں کو پیدا کیا ہے۔اللہ کی تخلیق میں کوئی تبدیلی نہیں ہے۔یہی سیدھا دین ہے مگر اکثر لوگ جانتے نہیں ہیں۔(30)

مُنِیۡبِیۡنَ اِلَیۡهِ وَ اتَّقُوۡهُ وَ اَقِیۡمُوا الصَّلٰوةَ وَ لَا تَكُوۡنُوۡا مِنَ الۡمُشۡرِكِیۡنَ ﴿ۙ۳۱﴾

(تم اپنا رخ اسلام کی طرف رکھو) اللہ کی طرف رجوع کرتے ہوئے اور اس سے ڈرو اور نماز کی پابندی کرو۔اور ان مشرکین میں سے نہ ہو جاؤ۔(31)

مِنَ الَّذِیۡنَ فَرَّقُوۡا دِیۡنَهُمۡ وَ كَانُوۡا شِیَعًا ؕ كُلُّ حِزۡبٍۭ بِمَا لَدَیۡهِمۡ فَرِحُوۡنَ ﴿۳۲﴾

جنہوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔اور خود گروہ در گروہ ہو گئے۔پھر ہر گروہ اس پر خوش ہے جو کچھ اس کے پاس ہے۔(32)

وَ اِذَا مَسَّ النَّاسَ ضُرٌّ دَعَوْا رَبَّهُمْ مُّنِيْبِيْنَ اِلَيْهِ ثُمَّ اِذَآ اَذَاقَهُمْ مِّنْهُ رَحْمَةً اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ
بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُوْنَ ﴿۳۳﴾

اور جب لوگوں کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ اپنے پروردگار کی طرف رجوع کرتے ہوئے اسے پکارتے ہیں۔ پھر جب وہ انہیں اپنی طرف سے رحمت کا مزہ چکھاتا ہے تو یکا یک ان میں سے ایک گروہ اپنے رب کے ساتھ شرک کرنے لگتا ہے۔(33)

لِيَكْفُرُوْا بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ ؕ فَتَمَتَّعُوْا فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۴﴾

تاکہ اس (نعمت) کی ناشکری کریں جو ہم نے انہیں عطا کی ہے۔ پس کچھ دن فائدہ اٹھالو۔ عنقریب تمہیں انجام معلوم ہو جائے گا۔(34)

اَمْ اَنْزَلْنَا عَلَيْهِمْ سُلْطٰنًا فَهُوَ يَتَكَلَّمُ بِمَا كَانُوْا بِهٖ يُشْرِكُوْنَ ﴿۳۵﴾

کیا ہم نے ان پر کوئی دلیل نازل کی ہے جو انہیں شرک کرنے کو کہہ رہی ہے جو وہ کر رہے ہیں۔(35)

وَ اِذَآ اَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً فَرِحُوْا بِهَا ؕ وَ اِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ اِذَا هُمْ يَقْنَطُوْنَ ﴿۳۶﴾

اور جب ہم لوگوں کو اپنی رحمت کا مزہ چکھاتے ہیں تو وہ اس سے خوش ہو جاتے ہیں۔ اور جب ان پر ان کے اعمال کی پاداش میں جو وہ پہلے اپنے ہاتھوں کر چکے ہیں کوئی مصیبت آتی ہے تو ایک دم مایوس ہو جاتے ہیں۔(36)

اَوَ لَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَ يَقْدِرُ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۳۷﴾

کیا یہ لوگ نہیں دیکھتے کہ اللہ جس کا چاہتا ہے رزق کشادہ کر دیتا ہے۔ اور جس کا چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے۔ بے شک اس میں ایمان والوں کیلئے (اللہ کی قدرت کی) بہت سی نشانیاں ہیں۔(37)

فَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَ الْمِسْكِيْنَ وَ ابْنَ السَّبِيْلِ ؕ ذٰلِكَ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۳۸﴾

پس آپؐ اپنے رشتہ دار مسکین اور مسافر کو ان کا حق دے دیں۔ یہ ان لوگوں کیلئے بہتر ہے جو اللہ کی رضا کے طلبگار ہیں اور یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔(38)

وَ مَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ رِّبًا لِّيَرْبُوَا۠ فِيْۤ اَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا يَرْبُوْا عِنْدَ اللّٰهِ ۚ وَ مَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ زَكٰوةٍ تُرِيْدُوْنَ
وَجْهَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُضْعِفُوْنَ ﴿۳۹﴾

اور جو مال تم اس لئے سود پر دیتے ہو کہ لوگوں کے مال میں شامل ہو کر بڑھ جائے۔ تو وہ اللہ کے نزدیک نہیں بڑھتا۔ اور جو زکوۃ تم اللہ کی خوشنودی کیلئے دیتے ہو۔ ایسے ہی لوگ اپنا مال کئی گنا بڑھانے والے ہیں۔(39)

اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ؕ هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ يَّفْعَلُ مِنْ
ذٰلِكُمْ مِّنْ شَيْءٍ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَ تَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۴۰﴾

وہ اللہ ہی ہے جس نے پہلے تمہیں پیدا کیا۔ پھر تمہیں رزق دیا۔ پھر وہ تمہیں موت دے گا اور پھر تمہیں زندہ کرے گا۔ کیا تمہارے بنائے ہوئے

شریکوں میں سے کوئی ایسا ہے جو ان کاموں میں سے کوئی کام کر سکے؟ اللہ پاک ہے اور بلند و بالا ہے ان کے شرک سے جو وہ کرتے ہیں۔(40)

ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيقَهُمْ بَعْضَ الَّذِي عَمِلُوا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ﴿٤١﴾

لوگوں کے ہاتھوں کی کارستانیوں کی وجہ سے خشکی وتری (ساری دنیا) میں فساد پھیل گیا ہے۔تا کہ اللہ انہیں ان کے بعض (برے) اعمال کا مزہ چکھائے۔تا کہ وہ لوگ باز آجائیں۔(41)

قُلْ سِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِنْ قَبْلُ ۚ كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُشْرِكِينَ ﴿٤٢﴾

آپؐ کہہ دیجئے! کہ زمین میں چلو پھرو۔ پھر دیکھو کہ پہلے گزرے ہوئے لوگوں کا انجام کیسا ہوا؟ ان میں سے اکثر مشرک تھے۔(42)

فَأَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّينِ الْقَيِّمِ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ يَوْمٌ لَا مَرَدَّ لَهُ مِنَ اللَّهِ ۖ يَوْمَئِذٍ يَصَّدَّعُونَ ﴿٤٣﴾

پس آپؐ اپنا رخ دین مستقیم کی طرف رکھیں۔قبل اس کے کہ وہ دن آجائے کہ جس کا اللہ کی طرف سے ٹلنا نہ ہوگا۔اس دن لوگ الگ الگ ہو جائیں گے۔(43)

مَنْ كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهُ ۖ وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِأَنْفُسِهِمْ يَمْهَدُونَ ﴿٤٤﴾

جس نے کفر کیا۔پس اس کے کفر کا وبال اسی پر ہوگا۔اور جنہوں نے نیک عمل کئے وہ اپنے ہی لئے راہ ہموار کر رہے ہیں۔(44)

لِيَجْزِيَ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنْ فَضْلِهِ ۚ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْكَافِرِينَ ﴿٤٥﴾

تا کہ اللہ اپنے فضل وکرم سے ایمان لانے والوں اور نیک عمل کرنے والوں کو جزائے خیر دے۔بے شک وہ کافروں کو پسند نہیں کرتا۔(45)

وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ يُرْسِلَ الرِّيَاحَ مُبَشِّرَاتٍ وَلِيُذِيقَكُمْ مِنْ رَحْمَتِهِ وَلِتَجْرِيَ الْفُلْكُ بِأَمْرِهِ وَلِتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿٤٦﴾

اور اس کی قدرت کی نشانیوں میں سے ایک یہ ہے کہ وہ ہواؤں کو بارش کی خوشخبری دینے کیلئے بھیجتا ہے۔اور تا کہ وہ تمہیں اپنی رحمت کا مزہ چکھائے۔اور تا کہ اس کے حکم سے تمہاری کشتیاں چلیں۔اور تا کہ تم اس کا فضل (رزق) تلاش کرو۔اور تا کہ تم شکرادا کرو۔(46)

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ رُسُلًا إِلَىٰ قَوْمِهِمْ فَجَاءُوهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ فَانْتَقَمْنَا مِنَ الَّذِينَ أَجْرَمُوا ۖ وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِينَ ﴿٤٧﴾

بے شک ہم نے آپؐ سے پہلے بہت سے پیغمبران کی قوموں کی طرف بھیجے جو ان کے پاس کھلی ہوئی نشانیاں (معجزات) لے کر آئے۔پھر ہم نے مجرموں سے بدلہ لیا۔اور ہم پر اہل ایمان کی مدد کرنا لازم ہے۔(47)

اللَّهُ الَّذِي يُرْسِلُ الرِّيَاحَ فَتُثِيرُ سَحَابًا فَيَبْسُطُهُ فِي السَّمَاءِ كَيْفَ يَشَاءُ وَيَجْعَلُهُ كِسَفًا فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلَالِهِ ۖ فَإِذَا أَصَابَ بِهِ مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ إِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُونَ ﴿٤٨﴾

اللہ ہی ہے جو ہواؤں کو بھیجتا ہے تو وہ بادل کو اٹھاتی ہیں۔پھر اللہ جس طرح چاہتا ہے اسے آسمان پر پھیلا دیتا ہے۔اور پھر اسے ٹکڑے ٹکڑے کر دیتا ہے۔

پھر تم دیکھتے ہو کہ اس کے درمیان سے بارش نکلنے لگتی ہے۔ پھر وہ اپنے بندوں سے جسے چاہتا ہے پہنچاتا ہے۔ تو بس وہ خوش ہو جاتے ہیں۔(48)

وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلِ اَنْ يُّنَزَّلَ عَلَيْهِمْ مِّنْ قَبْلِهٖ لَمُبْلِسِيْنَ ﴿۴۹﴾

اگر چہ وہ اس کے برسنے سے پہلے بالکل مایوس ہو رہے تھے۔(49)

فَانْظُرْ اِلٰۤى اٰثٰرِ رَحْمَتِ اللّٰهِ كَيْفَ يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ اِنَّ ذٰلِكَ لَمُحْيِ الْمَوْتٰى ۚ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۵۰﴾

پس اللہ کی رحمت کے آثار کو دیکھو۔ کہ وہ زمین کو اس کے مردہ (بنجر) ہو جانے کے بعد کس طرح زندہ (سرسبز و شاداب) کرتا ہے۔ بے شک وہی مُردوں کو زندہ کرنے والا ہے اور وہ ہر چیز پر پوری قدرت رکھنے والا ہے۔(50)

وَ لَئِنْ اَرْسَلْنَا رِيْحًا فَرَاَوْهُ مُصْفَرًّا لَّظَلُّوْا مِنْۢ بَعْدِهٖ يَكْفُرُوْنَ ﴿۵۱﴾

اور اگر ہم خشک ہوا بھیج دیں اور وہ اپنی کھیتی کو زرد ہوتا ہوا دیکھ لیں۔ تو اس کے بعد وہ (پہلی تمام نعمتوں سے) کفر کرنے لگیں گے۔(51)

فَاِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى وَ لَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ اِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ ﴿۵۲﴾

(اے رسولؐ) آپؐ مُردوں کو نہیں سنا سکتے۔ اور نہ ہی بہروں کو اپنی پکار سنا سکتے ہیں جب وہ پیٹھ پھیرے چلے جا رہے ہیں۔(52)

وَ مَاۤ اَنْتَ بِهٰدِ الْعُمْيِ عَنْ ضَلٰلَتِهِمْ ؕ اِنْ تُسْمِعُ اِلَّا مَنْ يُّؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۵۳﴾

اور نہ آپؐ اندھوں کو ان کی گمراہی سے نکال کر ہدایت دے سکتے ہیں آپؐ تو بس انہی لوگوں کو سنا سکتے ہیں جو ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں پھر وہی لوگ تو ماننے والے ہیں۔(53)

اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ ضَعْفٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْۢ بَعْدِ ضَعْفٍ قُوَّةً ثُمَّ جَعَلَ مِنْۢ بَعْدِ قُوَّةٍ ضَعْفًا وَّ شَيْبَةً ؕ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ۚ وَ هُوَ الْعَلِيْمُ الْقَدِيْرُ ﴿۵۴﴾

اللہ ہی وہ ہے جس نے کمزوری کی حالت سے تمہاری پیدائش کا آغاز کیا۔ پھر کمزوری کے بعد (تمہیں جوانی کی) قوت بخشی۔ اور پھر اس نے قوت کے بعد کمزوری اور بڑھاپا پیدا کر دیا۔ وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور وہ بڑا جاننے والا، بڑی قدرت والا ہے۔(54)

وَ يَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يُقْسِمُ الْمُجْرِمُوْنَ ۙ مَا لَبِثُوْا غَيْرَ سَاعَةٍ ؕ كَذٰلِكَ كَانُوْا يُؤْفَكُوْنَ ﴿۵۵﴾

اور جس دن قیامت قائم ہوگی تو مجرم لوگ قسمیں کھائیں گے کہ وہ (دنیا) میں گھڑی بھر سے زیادہ نہیں ٹھہرے۔ یہ لوگ (دنیا میں بھی) اسی طرح الٹے چلا کرتے تھے۔(55)

وَ قَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ وَ الْاِيْمَانَ لَقَدْ لَبِثْتُمْ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ اِلٰى يَوْمِ الْبَعْثِ فَهٰذَا يَوْمُ الْبَعْثِ وَ لٰكِنَّكُمْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۵۶﴾

اور جن لوگوں کو علم و ایمان دیا گیا تھا وہ کہیں گے کہ تم اللہ کے نوشتہ کے مطابق حشر کے دن تک ٹھہرے رہے ہو۔ چنانچہ یہ وہی حشر کا دن ہے لیکن

تمہیں اس کا علم ویقین نہیں تھا۔(56)

فَيَوْمَئِذٍ لَّا يَنْفَعُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَعْذِرَتُهُمْ وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ﴿٥٧﴾

پس اس دن ظالموں کو ان کی معذرت کوئی فائدہ نہیں دے گی۔ اور نہ ہی ان سے (توبہ کر کے) اللہ کو راضی کرنے کیلئے کہا جائے گا۔(57)

وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ۭ وَلَئِنْ جِئْتَهُمْ بِاٰيَةٍ لَّيَقُوْلَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا مُبْطِلُوْنَ ﴿٥٨﴾

بے شک ہم نے اس قرآن میں لوگوں کے سمجھانے کیلئے ہر قسم کی مثال پیش کی ہے اور اگر آپ ان کے پاس کوئی نشانی (معجزہ) لے بھی آئیں تو بھی کافر لوگ یہی کہیں گے کہ تم باطل پر ہو۔(58)

كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٥٩﴾

اسی طرح اللہ ان لوگوں کے دلوں پر مہر لگا دیتا ہے جو جانتے نہیں۔(59)

فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلَا يَسْتَخِفَّنَّكَ الَّذِيْنَ لَا يُوْقِنُوْنَ ﴿٦٠﴾

آپؐ صبر واستقامت سے کام لیں۔ بے شک اللہ کا وعدہ سچا ہے اور جو لوگ یقین نہیں رکھتے وہ آپ کو (جوش دلا کر) بے صبرا نہ کر دیں۔(60)

❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁

31۔ سورہ لقمٰن

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

شروع کرتا ہوں میں اللہ کے نام کے ساتھ، جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے۔

الٓمّٓ ۚ﴿۱﴾

(الف) اللہ تعالی کا ذکر، عظمتِ الہی، اللہ تعالی کی شان، اللہ کی قدرتیں۔(ل) لقمانؑ کا ذکر، لقمانؑ کی اپنے بیٹے کو نصیحتیں۔(م) مخاطب۔ نبی کریمؐ، صحابہ کرامؓ اور آج کے مومن۔

تِلۡكَ اٰيٰتُ الۡكِتٰبِ الۡحَكِيۡمِ ۙ﴿۲﴾ هُدًى وَّ رَحۡمَةً لِّلۡمُحۡسِنِيۡنَ ۙ﴿۳﴾

یہ کتاب حکیم کی آیتیں ہیں۔(2) جو سراپا ہدایت اور رحمت ہیں ان نیک لوگوں کیلئے ہے۔(3)

الَّذِيۡنَ يُقِيۡمُوۡنَ الصَّلٰوةَ وَ يُؤۡتُوۡنَ الزَّكٰوةَ وَ هُمۡ بِالۡاٰخِرَةِ هُمۡ يُوۡقِنُوۡنَ ؕ﴿۴﴾

جو پوری پابندی سے نماز ادا کرتے ہیں اور زکوۃ ادا کرتے ہیں۔اور وہ آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔(4)

اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنۡ رَّبِّهِمۡ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ ﴿۵﴾

یہی لوگ اپنے پروردگار کی دی ہوئی ہدایت پر قائم ہیں۔اور یہی وہ ہیں جو آخرت میں فلاح پانے والے ہیں۔(5)

وَ مِنَ النَّاسِ مَنۡ يَّشۡتَرِىۡ لَهۡوَ الۡحَدِيۡثِ لِيُضِلَّ عَنۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ بِغَيۡرِ عِلۡمٍ ‌ۖ وَّ يَتَّخِذَهَا هُزُوًا ‌ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمۡ عَذَابٌ مُّهِيۡنٌ ﴿۶﴾

اور انسانوں میں سے کوئی ایسا بھی ہوتا ہے جو اللہ سے غافل کر دینے والا بے ہودہ کلام خریدتا ہے تا کہ بغیر سوچے سمجھے لوگوں کو اللہ کی راہ سے بھٹکائے۔اور اس (راہ یا آیتوں) کا مذاق اڑائے۔ایسے لوگوں کیلئے رسوا کرنے والا عذاب ہے۔(6)

آج ہم دیکھتے ہیں کہ لوگوں نے قرآن کو چھوڑ کر بہت سی دیگر کتب کا سہارا لیا ہے۔جہاں ان کو شارٹ کٹس بتائے جاتے ہیں کہ یہ وظیفہ پڑھ لو تو یہ والا کام ہو جائے گا۔اور یہ وظیفہ پڑھ لو تو سارے گناہ معاف ہو جائیں گے۔جس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ لوگ گناہ بھی کرتے جاتے ہیں اور یہ

وظائف بھی پڑھتے جاتے ہیں۔ جبکہ اخلاق و کردار سے دور ہوتے جاتے ہیں۔ اور اپنے معاملات درست نہیں کرتے۔ جبکہ قرآن کریم اور سنت رسولؐ ہمیں اپنا کردار درست کرنے پر متوجہ کرتی ہے۔

وَ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا وَلّٰى مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا كَاَنَّ فِيْٓ اُذُنَيْهِ وَقْرًا ۚ فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۷﴾

اور جب اس کے سامنے ہماری آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو وہ تکبر سے اس طرح منہ موڑ لیتا ہے کہ گویا اس نے انہیں سنا ہی نہیں۔ گویا کہ اس کے کانوں میں گرانی (بہرہ پن) ہے۔ پس اسے دردناک عذاب کی خبر سنا دیں۔(7)

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتُ النَّعِيْمِ ﴿۸﴾

بے شک جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کئے، ان کیلئے نعمت والی جنتیں ہیں۔(8)

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ؕ وَ هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۹﴾

جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ یہ اللہ کا سچا اور پکا وعدہ ہے۔ وہ بڑا غالب ہے اور بڑا حکمت والا ہے۔(9)

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا وَ اَلْقٰى فِى الْاَرْضِ رَوَاسِيَ اَنْ تَمِيْدَ بِكُمْ وَ بَثَّ فِيْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ ؕ
وَ اَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيْمٍ ﴿۱۰﴾

اس نے آسمانوں کو بغیر کسی ستون کے پیدا کیا ہے۔ جسے تم دیکھ رہے ہو۔ اور اس نے زمین میں بھاری پہاڑ گاڑ دیئے تاکہ وہ تمہیں لے کر ایک طرف نہ جھک جائے۔ اور اس میں ہر قسم کے چلنے پھرنے والے جانور پھیلا دیئے۔ اور ہم نے آسمان سے پانی برسایا اور اس سے زمین میں ہر قسم کی عمدہ چیزیں اگائیں۔(10)

هٰذَا خَلْقُ اللّٰهِ فَاَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقَ الَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖ ؕ بَلِ الظّٰلِمُوْنَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۱۱﴾

یہ تو ہے اللہ کی تخلیق! (اور اس کی پیدا کی ہوئی چیزیں)۔ اب تم مجھے دکھاؤ کہ جو اس کے علاوہ تمہارے شریک ہیں انہوں نے کیا پیدا کیا ہے؟ بلکہ ظالم لوگ کھلی ہوئی گمراہی میں ہیں۔(11)

وَ لَقَدْ اٰتَيْنَا لُقْمٰنَ الْحِكْمَةَ اَنِ اشْكُرْ لِلّٰهِ ؕ وَ مَنْ يَّشْكُرْ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ۚ وَ مَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ﴿۱۲﴾

اور ہم نے لقمانؑ کو حکمت و دانائی عطا کی۔ اور کہا کہ اللہ کا شکر ادا کرو۔ اور جو شکر ادا کرتا ہے وہ اپنے ہی فائدہ کیلئے شکر ادا کرتا ہے۔ اور جو کفرانِ نعمت (ناشکری) کرتا ہے (وہ اپنا نقصان کرتا ہے)۔ بے شک اللہ بے نیاز ہے اور لائقِ حمد وثنا ہے۔(12)

وَ اِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ وَ هُوَ يَعِظُهٗ يٰبُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۳﴾

اور جب لقمانؑ نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے کہا کہ اے بیٹے! کسی کو اللہ کا شریک نہ بنانا۔ بے شک شرک بہت بڑا ظلم ہے۔(13)

وَ وَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ ۚ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ وَهْنًا عَلٰى وَهْنٍ وَّ فِصٰلُهٗ فِيْ عَامَيْنِ اَنِ اشْكُرْ لِيْ وَ
لِوَالِدَيْكَ ؕ اِلَيَّ الْمَصِيْرُ ﴿۱۴﴾

اور ہم نے انسان کو اس کے ماں باپ کے بارے میں حسنِ سلوک کرنے کا تاکیدی حکم دیا۔ کیونکہ اس کی ماں نے کمزوری پر کمزوری سہہ کر اسے

پیٹ میں اٹھائے رکھا۔ اور دو برس میں اس کا دودھ چھڑایا۔ (وہ تاکیدی حکم یہ تھا کہ) میرا اور اپنے ماں باپ کا شکریہ ادا کرو۔ آخر کار میری ہی طرف تمہیں لوٹنا ہے۔(14)

وَ اِنْ جَاهَدٰكَ عَلٰٓى اَنْ تُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ۙ فَلَا تُطِعْهُمَا وَ صَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوْفًا وَّ اتَّبِعْ سَبِيْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَيَّ ۚ ثُمَّ اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝۱۵

اور اگر وہ تجھ پر دباؤ ڈالیں کہ تو کسی ایسی چیز کو میرا شریک ٹھہرائے جس کا تجھے کوئی علم نہیں ہے۔ تو پھر ان کی اطاعت نہ کرو۔ اور دنیا میں ان کے ساتھ نیک سلوک کرو۔ اور اس شخص کے راستہ کی پیروی کرو، جو ہر معاملہ میں میری طرف رجوع کرے۔ پھر تم سب کو میری ہی طرف لوٹنا ہے۔ تو اس وقت میں تمہیں بتاؤں گا کہ جو کچھ تم کیا کرتے تھے۔(15)

يٰبُنَيَّ اِنَّهَآ اِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِيْ صَخْرَةٍ اَوْ فِي السَّمٰوٰتِ اَوْ فِي الْاَرْضِ يَاْتِ بِهَا اللّٰهُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ ۝۱۶

اے بیٹا! اگر کوئی (نیک یا بد) عمل رائی کے دانہ کے برابر بھی ہو۔ اور کسی پتھر کے اندر ہو یا آسمانوں میں یا زمین میں، تو اللہ اسے لے ہی آئے گا۔ بے شک اللہ بڑا باریک بیں، اور بڑا باخبر ہے۔(16)

يٰبُنَيَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ وَ اْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَ انْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ اصْبِرْ عَلٰى مَآ اَصَابَكَ ۭ اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ۝۱۷

اے بیٹا! نماز کی پابندی کرو، اور نیکی کا حکم دو، اور برائی سے منع کرو۔ اور جو مصیبت پیش آئے اس پر صبر کرو۔ بے شک یہ صبر، عزم و ہمت کے کاموں میں سے ہے۔(17)

وَ لَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَ لَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ ۝۱۸

اور لوگوں سے بے رخی سے بات نہ کرو۔ اور زمین پر اکڑ کر نہ چلو۔ بے شک اللہ تکبر کرنے والے اور بہت فخر کرنے والے کو دوست نہیں رکھتا۔(18)

وَ اقْصِدْ فِيْ مَشْيِكَ وَ اغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ ۭ اِنَّ اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيْرِ ۝۱۹

اور اپنی چال میں میانہ روی اختیار کرو۔ اور اپنی آواز ہلکی رکھو۔ بے شک سب آوازوں میں سے زیادہ ناگوار آواز گدھے کی ہوتی ہے۔(19)

اَلَمْ تَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ وَ اَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعَمَهٗ ظَاهِرَةً وَّ بَاطِنَةً ۭ وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّ لَا هُدًى وَّ لَا كِتٰبٍ مُّنِيْرٍ ۝۲۰

کیا تم نہیں دیکھتے کہ جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اللہ تعالیٰ نے سب کو تمہارے لئے مسخر کر دیا ہے۔ اور اپنی سب ظاہری اور باطنی نعمتیں تم پر تمام کر دی ہیں۔ اور لوگوں میں سے کچھ ایسے بھی ہیں جو علم، ہدایت اور روشن کتاب کے بغیر اللہ کے بارے میں بحث و تکرار کرتے ہیں۔(20)

وَ اِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ۭ اَوَ لَوْ كَانَ الشَّيْطٰنُ

يَدۡعُوۡهُمۡ اِلٰى عَذَابِ السَّعِيۡرِ ﴿٢١﴾

اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اس چیز کی پیروی کرو جو اللہ نے نازل کی ہے تو وہ کہتے ہیں کہ نہیں بلکہ ہم تو اس کی پیروی کریں گے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا ہے۔ کیا (یہ جب بھی انہی کی پیروی کریں گے) اگر چہ شیطان ان کو بھڑکتی آگ کے عذاب کی طرف بلا رہا ہو؟ (21)

وَمَنۡ يُّسۡلِمۡ وَجۡهَهٗۤ اِلَى اللّٰهِ وَهُوَ مُحۡسِنٌ فَقَدِ اسۡتَمۡسَكَ بِالۡعُرۡوَةِ الۡوُثۡقٰى ؕ وَاِلَى اللّٰهِ عَاقِبَةُ الۡاُمُوۡرِ ﴿٢٢﴾

اور جو کوئی اپنا رخ اللہ کی طرف جھکا دے (اپنے آپ کو اللہ کے حوالے کر دے)، حالانکہ وہ نیکوکار بھی ہو۔ تو اس نے مضبوط کڑا تھام لیا۔ اور تمام کاموں کا انجام اللہ ہی کی مرضی سے ہوتا ہے۔ (22)

وَمَنۡ كَفَرَ فَلَا يَحۡزُنۡكَ كُفۡرُهٗ ؕ اِلَيۡنَا مَرۡجِعُهُمۡ فَنُنَبِّئُهُمۡ بِمَا عَمِلُوۡا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيۡمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوۡرِ ﴿٢٣﴾

اور جو کوئی کفر اختیار کرے تو اس کا کفر آپؐ کو غمگین نہ کرے۔ پس ہم انہیں بتائیں گے کہ جو کچھ وہ کیا کرتے تھے۔ بے شک اللہ سینوں کے اندر کی باتوں کو خوب جاننے والا ہے۔ (23)

نُمَتِّعُهُمۡ قَلِيۡلًا ثُمَّ نَضۡطَرُّهُمۡ اِلٰى عَذَابٍ غَلِيۡظٍ ﴿٢٤﴾

ہم انہیں چند روز زندگی گذارنے کا موقع دیں گے۔ اور پھر انہیں سخت عذاب کی طرف کشاں کشاں لے جائیں گے۔ (24)

وَلَئِنۡ سَاَلۡتَهُمۡ مَّنۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ لَيَقُوۡلُنَّ اللّٰهُ ؕ قُلِ الۡحَمۡدُ لِلّٰهِ ؕ بَلۡ اَكۡثَرُهُمۡ لَا يَعۡلَمُوۡنَ ﴿٢٥﴾

اگر آپؐ ان (مشرکین) سے پوچھیں کہ آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا ہے؟ تو وہ (جواب میں) ضرور کہیں گے کہ اللہ نے! آپ کہئے! الحمدللہ، مگر ان میں سے اکثر لوگ جانتے نہیں ہیں۔ (25)

لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الۡغَنِىُّ الۡحَمِيۡدُ ﴿٢٦﴾

جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے وہ سب اللہ ہی کا ہے۔ بے شک اللہ بے نیاز ہے اور لائقِ حمد وثنا ہے۔ (26)

وَلَوۡ اَنَّ مَا فِى الۡاَرۡضِ مِنۡ شَجَرَةٍ اَقۡلَامٌ وَّالۡبَحۡرُ يَمُدُّهٗ مِنۡۢ بَعۡدِهٖ سَبۡعَةُ اَبۡحُرٍ مَّا نَفِدَتۡ كَلِمٰتُ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيۡزٌ حَكِيۡمٌ ﴿٢٧﴾

زمین میں جتنے درخت ہیں اگر وہ سب کے سب قلم بن جائیں اور سمندر (سیاہی بن جائے) جسے سات مزید سمندر روشنائی مہیا کریں۔ تب بھی اللہ کی باتیں (لکھنے سے) ختم نہ ہوں گی۔ بے شک اللہ زبردست اور حکمت والا ہے۔ (27)

مَا خَلۡقُكُمۡ وَلَا بَعۡثُكُمۡ اِلَّا كَنَفۡسٍ وَّاحِدَةٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيۡعٌۢ بَصِيۡرٌ ﴿٢٨﴾

تم سب کا پیدا کرنا اور دوبارہ زندہ کر کے اٹھانا (اللہ کیلئے) ایک شخص کے پیدا کرنے اور دوبارہ اٹھانے کی مانند ہے۔ بے شک اللہ بڑا سننے والا، بڑا دیکھنے والا ہے۔ (28)

اَلَمۡ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُوۡلِجُ الَّيۡلَ فِى النَّهَارِ وَيُوۡلِجُ النَّهَارَ فِى الَّيۡلِ وَسَخَّرَ الشَّمۡسَ وَالۡقَمَرَ كُلٌّ يَّجۡرِىۡۤ

إِلَىٰٓ أَجَلٍ مُّسَمًّى وَّأَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ﴿٢٩﴾

کیا تم نہیں دیکھتے کہ اللہ رات کو دن میں اور دن کو رات میں داخل کر دیتا ہے۔ اور اس نے سورج اور چاند کو کام میں لگا رکھا ہے۔ ہر ایک اپنے مقررہ وقت تک (اپنے مدار میں) چل رہا ہے۔ اور تم جو کچھ کرتے ہو اللہ اسے خوب جانتا ہے۔ (29)

ذٰلِكَ بِأَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَأَنَّ مَا يَدْعُونَ مِن دُونِهِ الْبَاطِلُ ۙ وَأَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ ﴿٣٠﴾

یہ سب اس لئے ہے کہ اللہ ہی حق ہے اور اس کے سوا جن چیزوں کو (مشرک) پکارتے ہیں وہ سب باطل ہیں۔ اور بے شک اللہ بلند (شان والا) ہے اور بزرگ ہے۔ (30)

أَلَمْ تَرَ أَنَّ الْفُلْكَ تَجْرِي فِي الْبَحْرِ بِنِعْمَتِ اللّٰهِ لِيُرِيَكُم مِّنْ آيَاتِهِ ۚ إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُورٍ ﴿٣١﴾

کیا تم نے نہیں دیکھا کہ محض اللہ کے فضل سے سمندر میں کشتی چلتی ہے۔ تاکہ وہ تمہیں اپنی قدرت کی کچھ نشانیاں دکھائے۔ بے شک اس میں بہت سی نشانیاں ہیں ہر صبر شکر کرنے والے کیلئے۔ (31)

وَإِذَا غَشِيَهُم مَّوْجٌ كَالظُّلَلِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ ۚ فَلَمَّا نَجَّاهُمْ إِلَى الْبَرِّ فَمِنْهُم مُّقْتَصِدٌ ۚ وَمَا يَجْحَدُ بِآيَاتِنَا إِلَّا كُلُّ خَتَّارٍ كَفُورٍ ﴿٣٢﴾

اور جب انہیں ایک موج بادلوں کی طرح ڈھانپ لیتی ہے تو یہ اپنے دین کو اللہ کیلئے خالص کر کے اسے پکارتے ہیں۔ پھر جب وہ ان کو نجات دے کر خشکی تک پہنچا دیتا ہے تو پھر ان میں سے کچھ تو اعتدال پر رہتے ہیں (اور اکثر انکار کر دیتے ہیں)۔ اور ہماری نشانیوں کا انکار نہیں کرتا مگر وہی شخص جو بڑا بے وفا اور بڑا ناشکرا ہے۔ (32)

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمْ وَاخْشَوْا يَوْمًا لَّا يَجْزِي وَالِدٌ عَن وَلَدِهِ وَلَا مَوْلُودٌ هُوَ جَازٍ عَن وَالِدِهِ شَيْئًا ۚ إِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ ۖ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا وَلَا يَغُرَّنَّكُم بِاللّٰهِ الْغَرُورُ ﴿٣٣﴾

اے لوگو! اپنے پروردگار (کی نافرمانی) سے ڈرو۔ اور اس دن کا خوف کرو۔ جب نہ کوئی باپ اپنے بیٹے کو فائدہ پہنچا سکے گا اور نہ کوئی بیٹا اپنے باپ کو کوئی فائدہ پہنچا سکے گا۔ بے شک اللہ کا وعدہ سچا ہے تو تمہیں دنیا کی (عارضی) زندگی دھوکہ نہ دے۔ اور نہ ہی کوئی دھوکہ باز تمہیں اللہ کے بارے میں دھوکہ دے۔ (33)

إِنَّ اللّٰهَ عِندَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ ۖ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا ۖ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ ۚ إِنَّ اللّٰهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ ﴿٣٤﴾

بے شک اللہ ہی کے پاس قیامت کا علم ہے اور وہی بارش برساتا ہے اور وہی جانتا ہے کہ ماؤں کے رحموں میں کیا ہے؟ اور کوئی نہیں جانتا کہ وہ کل کیا کرے گا۔ اور کوئی نہیں جانتا کہ وہ کس سرزمین میں مرے گا۔ بے شک اللہ بڑا جاننے والا اور بڑا باخبر ہے۔ (34)

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

32۔ سورہ السجدہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

میں شروع کرتا ہوں اللہ کے نام کے ساتھ، جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے۔

الٓمّٓ ۚ﴿۱﴾

(الف) اللہ تعالیٰ کا ذکر، عظمتِ الٰہی، اللہ تعالیٰ کی شان، اللہ کی قدرتیں۔(ل) لقاء اللہ۔ اللہ تعالیٰ سے ملاقات۔ یوم آخرت کا ذکر۔ مرنے کے بعد دوبارہ اٹھایا جانا۔(م) موسیٰؑ کا ذکر۔

تَنۡزِیۡلُ الۡکِتٰبِ لَا رَیۡبَ فِیۡہِ مِنۡ رَّبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ؕ﴿۲﴾

بلا شک وشبہ اس کتاب (قرآن) کا اتارا جانا تمام جہانوں کے پروردگار کی طرف سے ہے۔(2)

اَمۡ یَقُوۡلُوۡنَ افۡتَرٰىہُ ۚ بَلۡ ہُوَ الۡحَقُّ مِنۡ رَّبِّکَ لِتُنۡذِرَ قَوۡمًا مَّاۤ اَتٰىہُمۡ مِّنۡ نَّذِیۡرٍ مِّنۡ قَبۡلِکَ لَعَلَّہُمۡ یَہۡتَدُوۡنَ ﴿۳﴾

کیا وہ لوگ کہتے ہیں کہ اس (رسولؐ) نے اسے خود گھڑ لیا ہے؟ (نہیں) بلکہ یہ آپؐ کے پروردگار کی طرف سے حق ہے تاکہ آپ اس قوم کو ڈرائیں جس کے پاس آپؐ سے پہلے کوئی ڈرانے والا نہیں آیا۔ شاید کہ وہ ہدایت پا جائیں۔(3)

اَللّٰہُ الَّذِیۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضَ وَ مَا بَیۡنَہُمَا فِیۡ سِتَّۃِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسۡتَوٰی عَلَی الۡعَرۡشِ ؕ مَا لَکُمۡ مِّنۡ دُوۡنِہٖ مِنۡ وَّلِیٍّ وَّ لَا شَفِیۡعٍ ؕ اَفَلَا تَتَذَکَّرُوۡنَ ﴿۴﴾

اللہ ہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین اور ان کے درمیان کی سب چیزوں کو چھ دن میں پیدا کیا۔ پھر عرش پر مستوی ہوا۔ اس کے سوا نہ تمہارا کوئی سرپرست ہے اور نہ کوئی سفارشی۔ کیا تم نصیحت حاصل نہیں کرتے؟(4)

یُدَبِّرُ الۡاَمۡرَ مِنَ السَّمَآءِ اِلَی الۡاَرۡضِ ثُمَّ یَعۡرُجُ اِلَیۡہِ فِیۡ یَوۡمٍ کَانَ مِقۡدَارُہٗۤ اَلۡفَ سَنَۃٍ مِّمَّا تَعُدُّوۡنَ ﴿۵﴾

وہ اللہ آسمان سے زمین تک کے اُمور کی تدبیر کرتا ہے پھر وہ اُمور عمل پذیر ہوتے ہیں ایک دن میں۔ جس کی مقدار تمہارے حساب کے مطابق ہزار سال کے برابر ہوتی ہے۔(5)

ہم چونکہ وقت اور مکان کی قید میں ہیں۔اسی لیے ہمارے ماہ وسال کے حساب کتاب ہمارے نظام شمشی کی مرہون منت ہیں۔اس کے علاوہ دیگر سیاروں کے دن اور رات کے اور ماہ وسال کے حساب کتاب مختلف ہیں۔

ان آیات میں اللہ تعالی نے زمین وآسمان اوران کے درمیان اپنی خلقت کا ذکر کیا ہے۔اور سائنسدان بتاتے ہیں کہ کوئی بھی شعبہ ہو، وہ اپنے پیچھے ایک مسلسل ارتقاء رکھتا ہے۔جوکہ ہزاروں بلکہ لاکھوں سال تک محیط ہوسکتا ہے۔جیسا کہ انسان اور دیگر مخلوقات کا ارتقاء ، زمین وآسمان کا اپنا ارتقاء۔(یہ بات ذہن میں رہے کہ میں ڈارون کے انسانی نظریہ ارتقاء کی حمایت نہیں کررہا۔) زمین کے مختلف قطعات سے پانی کا نکلنا۔کچھ کا کھیتی کے قابل ہونا۔کچھ کا بنجر ہونا۔کچھ حصہ مستقل سمندر ہوجانا۔ان سب کے پیچھے ارتقاء کارفرما ہے۔جس کو لاکھوں سال بھی لگ سکتے ہیں۔

یہ سب کچھ اللہ تعالی یکدم بھی کرسکتے ہیں۔مگر اللہ تعالی نے اپنی اس خلقت میں حکمت رکھی ہے۔اوراس کی ہر ہر خلقت میں اس کی رحیمیت اور رحمنیت کی صفات جھلک رہی ہیں۔مثلاً زمین سے تیل کا خزانہ دوصدیاں پہلے دریافت ہوا۔حالانکہ اس سے پہلے بھی یہ سب کچھ زمین کے سینے میں موجود تھا۔مگر جیسے ہی انسانوں کو ضرورت پڑی، تو اللہ تعالی نے وہ انتظام مہیا کردیا۔اسی طرح اللہ تعالی نے مختلف مقامات پر تخلیق آدم کے سلسلہ میں مٹی کی مختلف حالتیں بیان کی ہیں۔اللہ تعالی نے فرمایا ہے کہ جب وہ کسی چیز کے پیدا کرنے کا ارادہ کرتے ہیں تو " کن " کہتے ہیں اور وہ چیز ہوجاتی ہے۔انسانی ذہن کی حد تک ہم کہہ سکتے ہیں کہ اس کا نقطہ آغاز ہوجاتا ہے۔اور پھر وہ اپنے ارتقائی مراحل طے کرتی ہوئی پایہ تکمیل تک پہنچ جاتی ہے۔

سورہ طلاق کی آیت نمبر 12 میں اللہ تعالی فرماتے ہیں کہ اللہ تعالی نے زمین وآسمان پیدا کئے اور وہ ان کے درمیان مسلسل احکامات بھیجتا رہتا ہے۔اس لیے یہ کائنات مسلسل اللہ تعالی کے کنٹرول میں چل رہی ہے۔

ذٰلِكَ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۙ﴿۶﴾

یہ ہے ہر پوشیدہ اور ظاہر کا جاننے والا۔جو بڑا غالب ہے اور بڑا رحم کرنے والا ہے۔(6)

الَّذِيْٓ اَحْسَنَ كُلَّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ وَ بَدَاَ خَلْقَ الْاِنْسَانِ مِنْ طِيْنٍ ۚ﴿۷﴾

جس نے جو چیز بنائی بہترین بنائی ہے۔اور انسان کی خلقت کی ابتدا گیلی مٹی سے کی۔(7)

ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهٗ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ ۚ﴿۸﴾

پھر اس کی نسل کو ایک حقیر پانی (نطفہ) کے نچوڑ سے قرار دیا۔(8)

ثُمَّ سَوّٰىهُ وَ نَفَخَ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِهٖ وَ جَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَ الْاَبْصَارَ وَ الْاَفْـِٕدَةَ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ﴿۹﴾

پھر اس کو درست کیا (اس کی نوک پلک سنواری)، اور پھر اس میں اپنی روح پھونک دی۔اور تمہارے لئے کان، آنکھیں اور دل (دماغ) بنائے۔مگر تم لوگ بہت کم شکر ادا کرتے ہو۔(9)

وَ قَالُوْٓا ءَاِذَا ضَلَلْنَا فِي الْاَرْضِ ءَاِنَّا لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ؕ بَلْ هُمْ بِلِقَآئِ رَبِّهِمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۱۰﴾

اور وہ (کفار) کہتے ہیں کہ جب ہم زمین میں ناپید ہوجائیں گے۔تو کیا ہم ازسرِنو پیدا کئے جائیں گے۔بلکہ اصل بات یہ ہے کہ یہ لوگ اپنے

پروردگار سے ملاقات کا انکار کرتے ہیں۔(10)

قُلْ يَتَوَفّٰىكُمْ مَّلَكُ الْمَوْتِ الَّذِيْ وُكِّلَ بِكُمْ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ ⑪

آپؐ کہہ دیجئے! کہ موت کا وہ فرشتہ جو تم پر مقرر کیا گیا ہے وہ تمہیں پورا پورا اپنے قبضے میں لیتا ہے۔ پھر تم اپنے پروردگار کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔(11)

وَلَوْ تَرٰٓى اِذِ الْمُجْرِمُوْنَ نَاكِسُوْا رُءُوْسِهِمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۭ رَبَّنَآ اَبْصَرْنَا وَسَمِعْنَا فَارْجِعْنَا نَعْمَلْ

صَالِحًا اِنَّا مُوْقِنُوْنَ ⑫

اور کاش! تم دیکھتے جب مجرم اپنے سر جھکائے اپنے پروردگار کی بارگاہ میں کھڑے ہوں گے۔ اور عرض کریں گے اے ہمارے پروردگار! ہم نے دیکھ لیا اور سن لیا تو ایک بار دنیا میں ہمیں واپس بھیج دے۔ اب ہم نیک کام کریں گے۔ اب ہمیں یقین آ گیا ہے۔(12)

وَلَوْ شِئْنَا لَاٰتَيْنَا كُلَّ نَفْسٍ هُدٰىهَا وَلٰكِنْ حَقَّ الْقَوْلُ مِنِّيْ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ⑬

اور اگر ہم چاہتے تو ہر متنفس کو اس کی ہدایت دے دیتے۔ لیکن میری طرف سے یہ بات طے ہو چکی ہے کہ میں جہنم کو سب نافرمان جنوں اور انسانوں سے بھر دوں گا۔(13)

فَذُوْقُوْا بِمَا نَسِيْتُمْ لِقَاۗءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ۚ اِنَّا نَسِيْنٰكُمْ وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْخُلْدِ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ⑭

سو اس دن کی ملاقات کو بھلا دینے کا آج مزا چکھو۔ اب ہم نے بھی تمہیں نظر انداز کر دیا ہے۔ اور اپنے برے اعمال کی پاداش میں دائمی عذاب کا مزہ چکھو۔(14)

اِنَّمَا يُؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِهَا خَرُّوْا سُجَّدًا وَّسَبَّحُوْا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ⑮

ہماری آیتوں پر بس وہی لوگ ایمان لاتے ہیں جن کو جب بھی ان آیتوں کے ساتھ نصیحت کی جائے تو وہ سجدے میں گر جاتے ہیں اور اپنے پروردگار کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں اور وہ تکبر نہیں کرتے۔(15)

تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا ۡ وَّمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ⑯

رات کے وقت ان کے پہلو بستروں سے الگ رہتے ہیں۔ اور وہ خوف اور امید سے اپنے پروردگار کو پکارتے ہیں۔ اور جو رزق ہم نے انہیں دیا ہے۔ اس میں سے اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔(16)

فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ ۚ جَزَاۗءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ⑰

پس کوئی شخص نہیں جانتا کہ ان کے اچھے اعمال کے صلہ میں ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک کی کیا کیا نعمتیں چھپا کر رکھی گئی ہیں۔(17)

اَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا ۭ لَا يَسْتَوٗنَ ⑱

تو کیا جو مؤمن ہے وہ فاسق کی مانند ہو سکتا ہے؟ یہ برابر نہیں ہو سکتے۔(18)

اَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ جَنّٰتُ الْمَاْوٰى ۡ نُزُلًۢا بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ⑲

پس جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل بھی کئے۔ تو ان کے اچھے اعمال کے بدلہ میں مہمان نوازی کے طور پر ان کے آرام کے لئے باغات میں قیام گاہیں ہیں۔(19)

وَ اَمَّا الَّذِيْنَ فَسَقُوْا فَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ؕ كُلَّمَآ اَرَادُوْٓا اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَآ اُعِيْدُوْا فِيْهَا وَ قِيْلَ لَهُمْ ذُوْقُوْا
عَذَابَ النَّارِ الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿۲۰﴾

اور جنہوں نے نافرمانی کی ان کا ٹھکانا دوزخ کی آگ ہے۔ وہ جب بھی اس میں سے نکلنا چاہیں گے تو اسی میں لوٹا دیئے جائیں گے اور ان سے کہا جائے گا کہ اسی آگ کے عذاب کا مزہ چکھو جسے تم جھٹلاتے تھے۔(20)

قرآن کریم کی کئی آیات سے یہ بات واضح ہے کہ جنت اور جہنم ہیشگی کے مقام ہیں۔ اور ان میں ادلی بدلی کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ جیسا کہ یہودیوں کا تصور تھا کہ وہ صرف گنتی کے چند دن ہی دوزخ میں رہیں گے۔ ایسا ہی تصور مسلمانوں میں رواج پا گیا کہ ہر کوئی اپنے اعمال کی سزا بھگت کر واپس جنت میں آجائے گیا۔ قرآن کریم کے مطابق ایسا کوئی بھی تصور باطل ہے۔ اللہ تعالی نے واضح طور پر فرما دیا ہے کہ مومن اور فاسق ایک جیسے نہیں ہو سکتے۔

وَ لَنُذِيْقَنَّهُمْ مِّنَ الْعَذَابِ الْاَدْنٰى دُوْنَ الْعَذَابِ الْاَكْبَرِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۲۱﴾

اور ہم انہیں قیامت والے بڑے عذاب سے پہلے چھوٹے عذاب کا مزہ چکھائیں گے۔ تاکہ یہ باز آجائیں۔(21)

وَ مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ ثُمَّ اَعْرَضَ عَنْهَا ؕ اِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِيْنَ مُنْتَقِمُوْنَ ﴿۲۲﴾

اور اس شخص سے بڑا ظالم کون ہوگا جسے اس کے پروردگار کی آیتوں کے ذریعہ سے نصیحت کی جائے۔ اور پھر وہ ان سے روگردانی کرے۔ بے شک ہم مجرموں سے انتقام لینے والے ہیں۔(22)

وَ لَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ فَلَا تَكُنْ فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْ لِّقَآىِٕهٖ وَ جَعَلْنٰهُ هُدًى لِّبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿ۚ۲۳﴾

اور بیشک ہم نے موسیٰؑ کو کتاب (توراۃ) عطا کی تھی۔ تو آپؐ کو ایسی کتاب کے ملنے پر شک میں نہیں پڑنا چاہیے اور ہم نے اسے بنی اسرائیل کے لئے ذریعۂ ہدایت بنایا تھا۔(23)

وَ جَعَلْنَا مِنْهُمْ اَىِٕمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا لَمَّا صَبَرُوْا ؕ۟ وَ كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يُوْقِنُوْنَ ﴿۲۴﴾

اور ہم نے ان میں سے بعض کو ایسا امام و پیشوا قرار دیا تھا جو ہمارے حکم سے لوگوں کی راہنمائی کیا کرتے تھے۔ جب کہ انہوں نے صبر کیا تھا اور وہ ہماری آیتوں پر یقین رکھتے تھے۔(24)

اِنَّ رَبَّكَ هُوَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۲۵﴾

بے شک آپؐ کا پروردگار قیامت کے دن ان کے درمیان فیصلہ کرے گا۔ ان باتوں میں جن میں وہ باہم اختلاف کیا کرتے تھے۔(25)

اَوَ لَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ يَمْشُوْنَ فِيْ مَسٰكِنِهِمْ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ ؕ
اَفَلَا يَسْمَعُوْنَ ﴿۲۶﴾

کیا اس بات سے بھی اللہ نے انہیں ہدایت نہیں کی؟ کہ ہم نے ان سے پہلے کتنی قوموں کو ہلاک کر دیا ہے جن کے مکانات میں یہ آج چل پھر رہے ہیں۔ بے شک اس میں (عبرت کیلئے) بڑی نشانیاں ہیں کیا یہ لوگ سنتے نہیں ہیں۔(26)

اَوَ لَمْ يَرَوْا اَنَّا نَسُوْقُ الْمَآءَ اِلَى الْاَرْضِ الْجُرُزِ فَنُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا تَاْكُلُ مِنْهُ اَنْعَامُهُمْ وَ اَنْفُسُهُمْ ؕ اَفَلَا يُبْصِرُوْنَ ﴿۲۷﴾

کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ ہم بنجر زمین کی طرف پانی کو بہالے جاتے ہیں پھراس سے ایسی کھیتی اگاتے ہیں جس میں ان کے چوپائے بھی کھاتے ہیں اور خود بھی۔تو کیا یہ لوگ دیکھتے نہیں ہیں۔(27)

وَ يَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْفَتْحُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۲۸﴾

اور وہ لوگ یہ کہتے ہیں کہ اگر تم سچے ہوتو بتاؤ یہ فیصلہ کب ہوگا؟(28)

قُلْ يَوْمَ الْفَتْحِ لَا يَنْفَعُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اِيْمَانُهُمْ وَ لَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿۲۹﴾

آپ کہئے کہ فیصلہ والے دن کافروں کو ان کا ایمان لانا کوئی فائدہ نہ دے گا۔اور نہ ہی انہیں مہلت دی جائے گی۔(29)

فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَ انْتَظِرْ اِنَّهُمْ مُّنْتَظِرُوْنَ ﴿۳۰﴾

سو آپ ان سے اعراض کریں اور انتظار کریں۔وہ بھی انتظار کر رہے ہیں۔(30)

❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁

اہم مضامین سورہ احزاب

مضمون	صفحہ نمبر
ظہار کی رسم کا خاتمہ۔	619
منہ بولے بیٹے کی معاشرتی حیثیت۔	619
غزوۂ احزاب۔(جنگ خندق)	620
اسوۂ حسنہ۔	623
نبیؐ کی بیویوں کو معاشرتی احکامات۔	625
حضرت زیدؓ کا واقعہ۔	626
منہ بولے بیٹے کی مطلقہ سے شادی۔	626
نبی کریمؐ کسی بھی مرد کے باپ نہیں۔	627
درود شریف کی حقیقت۔	628

مضمون	صفحہ نمبر
انا ارسلنك شاھدا کا مفہوم۔	632
سراجا منیرا سے مراد۔	632
مومنین کو معاشرتی احکامات۔	633
نبی کریمؐ کو معاشرتی احکامات۔	634
مومنین کو مزید معاشرتی احکامات۔	634
ان اللہ و ملئکته یصلون علی النبی کا مفہوم۔	635
مومن عورتوں کے لیے پردے کے احکامات۔	636
علماء اور مشائخ کی اندھی تقلید کا انجام۔	637
بنی اسرائیل موسیٰؑ کو کیسے اذیت دیتے تھے۔	638
انا عرضنا الامانة کا مفہوم۔	638

33۔سورہ احزاب

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

میں شروع کرتا ہوں اللہ کے نام کے ساتھ، جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے۔

یٰۤاَیُّہَا النَّبِیُّ اتَّقِ اللّٰہَ وَ لَا تُطِعِ الۡکٰفِرِیۡنَ وَ الۡمُنٰفِقِیۡنَ ؕ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلِیۡمًا حَکِیۡمًا ۙ﴿۱﴾

اے نبیؐ! اللہ سے ڈرتے رہیں اور کافروں اور منافقوں کی اطاعت نہ کریں۔ بے شک اللہ بڑا جاننے والا، بڑا حکمت والا ہے۔(1)

وَّ اتَّبِعۡ مَا یُوۡحٰۤی اِلَیۡکَ مِنۡ رَّبِّکَ ؕ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ خَبِیۡرًا ۙ﴿۲﴾

اور جو کچھ آپؐ کے رب کی طرف سے آپؐ کو وحی کی جاتی ہے اس کی پیروی کریں۔ بے شک تم لوگ جو کچھ کرتے ہو۔ اللہ اس سے خوب باخبر ہے۔(2)

وَّ تَوَکَّلۡ عَلَی اللّٰہِ ؕ وَ کَفٰی بِاللّٰہِ وَکِیۡلًا ﴿۳﴾

اور آپؐ اپنے پروردگار پر بھروسہ رکھیں۔ بے شک اللہ تعالیٰ کارسازی کیلئے کافی ہے۔(3)

مَا جَعَلَ اللّٰہُ لِرَجُلٍ مِّنۡ قَلۡبَیۡنِ فِیۡ جَوۡفِہٖ ۚ وَ مَا جَعَلَ اَزۡوَاجَکُمُ الِّٰٓیۡٔ تُظٰہِرُوۡنَ مِنۡہُنَّ اُمَّہٰتِکُمۡ ۚ وَ مَا جَعَلَ اَدۡعِیَآءَکُمۡ اَبۡنَآءَکُمۡ ؕ ذٰلِکُمۡ قَوۡلُکُمۡ بِاَفۡوَاہِکُمۡ ؕ وَ اللّٰہُ یَقُوۡلُ الۡحَقَّ وَ ہُوَ یَہۡدِی السَّبِیۡلَ ﴿۴﴾

اور اللہ نے کسی مرد کے سینہ میں دو دل نہیں بنائے۔ اور نہ ہی تمہاری ان بیویوں کو تمہاری مائیں بنایا ہے جن سے تم ظہار کرتے ہو۔ اور نہ ہی اس نے تمہارے منہ بولے بیٹوں کو تمہارا حقیقی بیٹا بنایا ہے۔ یہ تو وہ باتیں ہیں جو تم لوگ اپنے منہ سے نکال دیتے ہو۔ مگر اللہ وہ بات کہتا ہے جو مبنی برحقیقت ہے۔ اور وہی صحیح طریقے کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔(4)

ظہار۔ عرب جاہلیت کی ایک رسم تھی کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو کہہ دیتا کہ تو میری ماں کی طرح ہے تو وہ عورت اس پر حرام ہوجاتی۔ مگر اللہ تعالیٰ نے اس قبیح رسم کا خاتمہ کر دیا۔ اور کہہ دیا کہ صرف زبان سے کچھ کہہ دینے سے کوئی بھی رشتہ نہیں بدل جایا کرتا۔ اور پھر سورہ مجادلہ میں اس روش کے خاتمہ کے لیے سزا بھی بتادی۔ کہ اگر کسی نے اپنی بیوی کو ماں پکارا ہے تو وہ ایک غلام آزاد کرے۔ یا دو ماہ کے لگا تار روزے رکھے۔ اور اگر یہ بھی نہیں کرسکتا تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دے۔ یہ شرائط قرآن نے اس لیے نافذ کردیں تا کہ لوگ ایسا کہنے سے باز آجائیں۔

اُدۡعُوۡہُمۡ لِاٰبَآئِہِمۡ ہُوَ اَقۡسَطُ عِنۡدَ اللّٰہِ ۚ فَاِنۡ لَّمۡ تَعۡلَمُوۡۤا اٰبَآءَہُمۡ فَاِخۡوَانُکُمۡ فِی الدِّیۡنِ وَ مَوَالِیۡکُمۡ ؕ وَ

لَيۡسَ عَلَيۡكُمۡ جُنَاحٌ فِيۡمَاۤ اَخۡطَاۡتُمۡ بِهٖ ۙ وَلٰكِنۡ مَّا تَعَمَّدَتۡ قُلُوۡبُكُمۡ ‌ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوۡرًا رَّحِيۡمًا ۝۵

ان (منہ بولے بیٹوں) کو ان کے حقیقی والد کے نام سے پکارا کرو۔ یہ بات اللہ کے نزدیک زیادہ قرینِ انصاف ہے۔ اور اگر تمہیں ان کے حقیقی والد کا علم نہ ہو۔ تو پھر وہ تمہارے دینی بھائی اور تمہارے دوست ہیں۔ اور تم سے جو بھول چوک ہو جائے اس کا تم پر کوئی گناہ نہیں ہے۔ ہاں البتہ (گناہ اس پر ہے) جو تم دل سے ارادہ کر کے کرو۔ اور اللہ بڑا بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔(5)

اَلنَّبِىُّ اَوۡلٰى بِالۡمُؤۡمِنِيۡنَ مِنۡ اَنۡفُسِهِمۡ وَاَزۡوَاجُهٗۤ اُمَّهٰتُهُمۡ ‌ؕ وَاُولُوا الۡاَرۡحَامِ بَعۡضُهُمۡ اَوۡلٰى بِبَعۡضٍ فِىۡ كِتٰبِ اللّٰهِ مِنَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ وَالۡمُهٰجِرِيۡنَ اِلَّاۤ اَنۡ تَفۡعَلُوۡۤا اِلٰٓى اَوۡلِيٰٓـئِكُمۡ مَّعۡرُوۡفًا ‌ؕ كَانَ ذٰلِكَ فِى الۡكِتٰبِ مَسۡطُوۡرًا ۝۶

مؤمنین کے لیے ان کی اپنی جانوں سے زیادہ عزیز نبیؐ کی ذات ہے۔ اور آپؐ کی بیویاں مؤمنین کی مائیں ہیں۔ اور کتاب اللہ کی رو سے رشتہ دار بہ نسبت عام مؤمنین اور مہاجرین کے (وراثت میں) ایک دوسرے کے زیادہ حقدار ہیں۔ مگر یہ کہ تم اپنے دوستوں کے ساتھ حسن سلوک کرنا چاہو۔ یہ حکم کتاب الٰہی میں لکھا ہوا ہے۔(6)

وَاِذۡ اَخَذۡنَا مِنَ النَّبِيّٖنَ مِيۡثَاقَهُمۡ وَمِنۡكَ وَمِنۡ نُّوۡحٍ وَّاِبۡرٰهِيۡمَ وَمُوۡسٰى وَعِيۡسَى ابۡنِ مَرۡيَمَ ۖ وَاَخَذۡنَا مِنۡهُمۡ مِّيۡثَاقًا غَلِيۡظًا ۙ‏ ۝۷

اور وہ وقت یاد کرو۔ جب ہم نے نبیوں سے عہد و پیمان لیا تھا اور آپؐ سے بھی اور نوحؑ، ابراہیمؑ، موسیٰؑ اور عیسیٰؑ بن مریمؑ سے بھی۔ اور ہم نے ان سب سے پختہ عہد لیا تھا۔(7)

لِّيَسۡـئَلَ الصّٰدِقِيۡنَ عَنۡ صِدۡقِهِمۡ‌ ۚ وَاَعَدَّ لِلۡكٰفِرِيۡنَ عَذَابًا اَلِيۡمًا ۝۸

تاکہ تمہارا پروردگار ان سچے لوگوں سے ان کی سچائی کے متعلق سوال کرے۔ اور اس نے کافروں کیلئے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔(8)

غزوۂ احزاب۔ آیات 9 تا 27 غزوۂ احزاب اور بنی قریظہ کے واقعات پر مشتمل ہیں۔ لہٰذا ان آیات کو سمجھنے کے لیے ان غزوات کے پس منظر کو سامنے رکھنا ضروری ہے۔

"جب بنی نضیر نے آنحضرتؐ کو شہید کرنے کی کوشش کی تو اس راز کے فاش ہو جانے پر آنحضرتؐ نے ان کو مدینہ سے جلاوطن کر دیا۔ اور وہ لوگ خیبر، وادی القری اور شام میں چلے گئے۔ اسی طرح اردگرد کے قبائل کے خطرات کو بھی آپؐ نے دبا دیا۔ اس طرح سارے عرب میں اسلامی ریاست کا رعب بیٹھ گیا اور لوگوں نے سمجھ لیا کہ مسلمانوں کا مقابلہ کرنے کے لیے بہت بڑے لشکر کی ضرورت ہے۔ ایک دو قبیلے مل کر ان کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ بنی نضیر کے لیڈر جو جلاوطن ہو کر شام اور خیبر چلے گئے تھے۔ انہوں نے سارے عرب میں چکر لگایا اور قریش سمیت بہت سے قبائل کو اس بات پر آمادہ کر لیا کہ ایک بڑی جمعیت کے ساتھ مدینہ پر حملہ کیا جائے۔ چنانچہ 5ھ میں ایک بہت بڑی جمعیت جس کی تعداد دس سے بارہ ہزار تھی مدینہ پر حملہ آور ہونے کے لیے روانہ ہوئی۔

آنحضرتؐ کو جب معلوم ہوا کہ تمام مخالفین مل کر مدینہ پر حملہ آور ہو رہے ہیں تو آپؐ نے مدینہ کے شمال غربی جانب ایک خندق کھدوالی اور

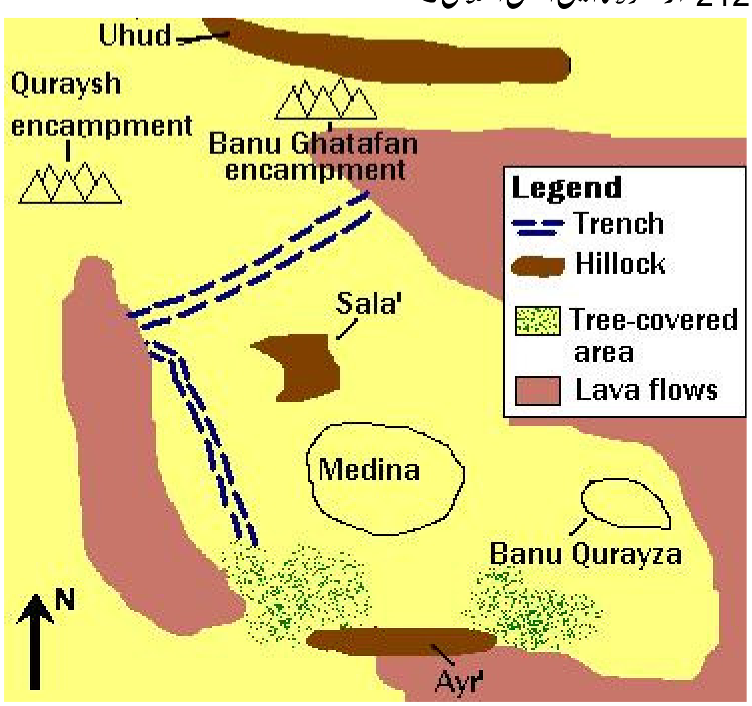
کوہ سلع کو پشت پر لے کر تین ہزار فوج کے ساتھ خندق کی آڑ میں مدافعت کے لیے تیار ہو گئے۔جس کی وجہ سے لشکر کفار کو طویل محاصرہ کے لیے تیار ہونا پڑا۔اس اثنا میں کفار نے بنو قریظہ یہودی قبیلے کو غداری پر آمادہ کیا۔جو مدینہ کے جنوب میں آباد تھے۔حالانکہ ان سے مسلمانوں کا حلیفانہ معاہدہ تھا اور اس معاہدہ کی رو سے انہیں مسلمانوں کا ساتھ دینا چاہیے تھا۔ادھر منافقین نے لشکر اسلام میں بد دلی پھیلانی شروع کر دی۔ آنحضرتؐ کو جب یہ اطلاع ہوئی تو پہلے تو بنی غطفان سے صلح کی بات چیت کی۔مگر جب انہوں نے صلح کے لیے کڑی شرطیں پیش کیں تو یہ تدبیر سامنے آئی کہ کسی طریق سے بنو قریظہ اور کفار کے لشکر کے مابین پھوٹ ڈال دی جائے۔

چنانچہ نعیم بن مسعودؓ کو اس مہم پر مقرر کیا گیا اور وہ کفار سے بنو قریظہ کو علیحدہ کرنے میں کامیاب ہو گئے۔اس طرح وہ خطرہ ٹل گیا جو بنو قریظہ کے پیچھے سے حملہ کرنے کی صورت میں نظر آ رہا تھا اور کفار پچیس دن کے محاصرہ کے بعد اچانک طوفان کی وجہ سے میدان چھوڑ کر بھاگ گئے۔"

بحوالہ ترجمان القرآن، جلد سوم، صفحہ 222 از مولانا ابوالکلام آزادؒ۔

" روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ محاذ سے واپسی کے معاً بعد نبی کریمؐ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم ہوا کہ آپ بنو قریظہ پر حملہ کریں۔آپؐ نے مسلمانوں کو فوراً حملہ کر دینے کا حکم دے دیا۔اور بنو قریظہ کا محاصرہ کر لیا گیا۔یہ محاصرہ تقریباً پچیس دن جاری رہا۔بالآخر انہوں نے مرعوب ہو کر حضرت سعد بن معاذؓ کو حکم مان لیا کہ وہ جو فیصلہ کر دیں ان کو منظور ہو گا۔حضرت سعدؓ نے فیصلہ کیا کہ ان کے تمام قابل جنگ افراد قتل کر دئے جائیں۔اور بقیہ کو لونڈی غلام بنا لیا جائے۔اس فیصلہ کی فوراً تعمیل کی گئی۔بنو قریظہ پہلے تو اپنے قلعوں میں محصور ہو گئے لیکن محاصرے سے تنگ آ کر بالآخر ان کو مجبوراً ان سے نکلنا پڑا اور اپنے آپ کو اہل وعیال سمیت مسلمانوں کے حوالے کرنا پڑا۔اور اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں اس طرح مسلمانوں کا رعب ڈال دیا کہ حضرت سعدؓ کے فیصلہ کے خلاف ان کو چوں کرنے کی بھی جرات نہ ہو سکی۔مسلمانوں نے بغیر کسی ادنیٰ مزاحمت کے، ان کے قابل جنگ افراد کو قتل کر کے بقیہ کو لونڈی غلام بنا لیا۔"

تدبر قرآن، جلد 6، صفحہ 212 از مولانا امین احسن اصلاحیؒ۔



يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَآءَتْكُمْ جُنُوْدٌ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا وَّ جُنُوْدًا لَّمْ
تَرَوْهَا ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا ۚ﴿۹﴾

اے ایمان والو! اللہ کے اس احسان کو یاد کرو جو اس نے تم پر کیا ہے۔ جب کفار کے لشکر تم پر چڑھ آئے۔ اور ہم نے تمہاری مدد کیلئے ان پر ہوا (آندھی) بھیجی۔ اور ایسے لشکر بھیجے جن کو تم نے نہیں دیکھا۔ اور جو کچھ تم کر رہے تھے۔ اللہ اسے خوب دیکھ رہا تھا۔ (9)

اِذْ جَآءُوْكُمْ مِّنْ فَوْقِكُمْ وَ مِنْ اَسْفَلَ مِنْكُمْ وَ اِذْ زَاغَتِ الْاَبْصَارُ وَ بَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ وَ تَظُنُّوْنَ
بِاللّٰهِ الظُّنُوْنَا ﴿۱۰﴾

جب وہ تم پر اوپر اور نیچے سے چڑھ آئے اور (شدتِ خوف سے) آنکھیں پتھرا گئیں۔ اور دل (کلیجے) منہ کو آ گئے۔ اور تم اللہ کی نسبت طرح طرح کے گمان کرنے لگے۔ (10)

هُنَالِكَ ابْتُلِيَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَ زُلْزِلُوْا زِلْزَالًا شَدِيْدًا ﴿۱۱﴾

اس وقت ایمان والوں کو خوب آزمایا گیا۔ اور انہیں سختی سے جھنجھوڑا گیا۔ (11)

وَ اِذْ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ مَّا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗۤ اِلَّا غُرُوْرًا ﴿۱۲﴾

اور جب منافق اور وہ لوگ جن کے دلوں میں بیماری تھی کہنے لگے کہ اللہ اور اس کے رسول نے ہم سے فتح کا جو وعدہ کیا تھا وہ دھوکہ کے سوا کچھ نہ تھا۔ (12)

وَ اِذْ قَالَتْ طَّآىِٕفَةٌ مِّنْهُمْ يٰۤاَهْلَ يَثْرِبَ لَا مُقَامَ لَكُمْ فَارْجِعُوْا ۚ وَ يَسْتَاْذِنُ فَرِيْقٌ مِّنْهُمُ النَّبِيَّ
يَقُوْلُوْنَ اِنَّ بُيُوْتَنَا عَوْرَةٌ ۛؕ وَ مَا هِيَ بِعَوْرَةٍ ۚۛ اِنْ يُّرِيْدُوْنَ اِلَّا فِرَارًا ﴿۱۳﴾

اور وہ وقت یاد کرو جب ان میں سے ایک گروہ کہنے لگا کہ اے یثرب والو! اب یہاں تمہارے ٹھہرنے کا موقع نہیں ہے سو واپس چلو۔ اور ان میں سے ایک گروہ یہ کہہ کر نبی کریمؐ سے اجازت مانگ رہا تھا کہ ہمارے گھر خالی ہیں حالانکہ وہ خالی نہیں تھے۔ وہ تو صرف محاذ سے بھاگنا چاہتے تھے۔ (13)

وَ لَوْ دُخِلَتْ عَلَيْهِمْ مِّنْ اَقْطَارِهَا ثُمَّ سُىِٕلُوا الْفِتْنَةَ لَاٰتَوْهَا وَ مَا تَلَبَّثُوْا بِهَاۤ اِلَّا يَسِيْرًا ﴿۱۴﴾

اور اگر ان پر مدینہ کے اطراف سے فوجیں حملہ کر دیتیں۔ اور پھر انہیں خانہ جنگی کے لیے کہا جاتا۔ تو یہ اس میں پڑ جاتے۔ اور اس میں ذرا توقف نہ کرتے۔ (14)

وَ لَقَدْ كَانُوْا عَاهَدُوا اللّٰهَ مِنْ قَبْلُ لَا يُوَلُّوْنَ الْاَدْبَارَ ؕ وَ كَانَ عَهْدُ اللّٰهِ مَسْـُٔوْلًا ﴿۱۵﴾

حالانکہ انہوں نے اللہ سے عہد کیا تھا کہ وہ مقابلہ میں پیٹھ نہیں پھیریں گے اور اللہ سے جو وعدہ کیا تھا اس کے متعلق باز پرس کی جائے گی۔ (15)

قُلْ لَّنْ يَّنْفَعَكُمُ الْفِرَارُ اِنْ فَرَرْتُمْ مِّنَ الْمَوْتِ اَوِ الْقَتْلِ وَ اِذًا لَّا تُمَتَّعُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۱۶﴾

آپؐ کہہ دیجئے! کہ اگر تم موت یا قتل سے بھاگو تو یہ بھاگنا تمہیں کوئی فائدہ نہ دے گا۔ اگر ایسا کیا بھی تو پھر بھی دنیا کی زندگی سے تمہیں لطف اندوز ہونے کا بہت تھوڑا موقع دیا جائے گا۔ (16)

قُلْ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَعْصِمُكُمْ مِّنَ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَ بِكُمْ سُوْٓءًا اَوْ اَرَادَ بِكُمْ رَحْمَةً ؕ وَ لَا یَجِدُوْنَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِیًّا وَّ لَا نَصِیْرًا ﴿۱۷﴾

آپ ؐ کہہ دیجئے! کون ہے جو تمہیں اللہ سے بچا سکے اگر وہ تمہیں نقصان پہنچانا چاہے۔ یا اگر وہ تم پر مہربانی کرنا چاہے (تو اسے کون روک سکتا ہے؟) اور وہ لوگ اللہ کے سوا اپنا نہ کوئی سرپرست پائیں گے اور نہ کوئی مددگار۔(17)

قَدْ یَعْلَمُ اللّٰهُ الْمُعَوِّقِیْنَ مِنْكُمْ وَ الْقَآىِٕلِیْنَ لِاِخْوَانِهِمْ هَلُمَّ اِلَیْنَا ۚ وَ لَا یَاْتُوْنَ الْبَاْسَ اِلَّا قَلِیْلًا ۙ﴿۱۸﴾

اللہ تم میں سے ان لوگوں کو خوب جانتا ہے جو جہاد سے روکتے ہیں۔ اور انہیں بھی جو اپنے بھائی بندوں سے کہتے ہیں کہ محاذِ جنگ چھوڑ کر ہماری طرف آجاؤ۔ اور یہ لوگ میدانِ جنگ میں بہت کم آتے ہیں۔(18)

اَشِحَّةً عَلَیْكُمْ ۚۖ فَاِذَا جَآءَ الْخَوْفُ رَاَیْتَهُمْ یَنْظُرُوْنَ اِلَیْكَ تَدُوْرُ اَعْیُنُهُمْ كَالَّذِیْ یُغْشٰى عَلَیْهِ مِنَ الْمَوْتِ ۚ فَاِذَا ذَهَبَ الْخَوْفُ سَلَقُوْكُمْ بِاَلْسِنَةٍ حِدَادٍ اَشِحَّةً عَلَى الْخَیْرِ ؕ اُولٰٓىِٕكَ لَمْ یُؤْمِنُوْا فَاَحْبَطَ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ ؕ وَ كَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ یَسِیْرًا ﴿۱۹﴾

وہ تم سے سخت حسد کرتے ہیں۔ اور جب خوف کا وقت آجائے تو آپ ؐ انہیں دیکھیں گے کہ وہ آپ ؐ کی طرف اس طرح دیکھتے ہیں کہ ان کی آنکھیں اس شخص کی طرح گھوم رہی ہیں جس پر موت کی غشی طاری ہو۔ پھر جب خوف جاتا رہے تو یہ لوگ اپنی تیز زبانوں سے طعنہ دیتے ہیں۔ یہ مال غنیمت کے بڑے حریص ہیں۔ دراصل یہ لوگ ایمان لائے ہی نہیں۔ چنانچہ اللہ نے ان کے اعمال اکارت کردیئے ہیں اور ایسا کرنا اللہ کیلئے بالکل آسان ہے۔(19)

یَحْسَبُوْنَ الْاَحْزَابَ لَمْ یَذْهَبُوْا ۚ وَ اِنْ یَّاْتِ الْاَحْزَابُ یَوَدُّوْا لَوْ اَنَّهُمْ بَادُوْنَ فِی الْاَعْرَابِ یَسْاَلُوْنَ عَنْ اَنْۢبَآىِٕكُمْ ؕ وَ لَوْ كَانُوْا فِیْكُمْ مَّا قٰتَلُوْٓا اِلَّا قَلِیْلًا ﴿۲۰﴾

(دشمن چلا گیا مگر) یہ لوگ خیال کرتے ہیں کہ ابھی لشکر گئے نہیں ہیں۔ اور اگر وہ لشکر دوبارہ آجائیں تو یہ پسند کریں گے کہ کاش ہم صحرا میں بدوؤں کے ساتھ جا کر رہیں۔ اور وہاں سے تمہاری خبریں پوچھتے رہیں اور اگر تم میں ہوتے تو جب بھی (دشمن سے) جنگ نہ کرتے مگر بہت کم۔(20)

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ یَرْجُوا اللّٰهَ وَ الْیَوْمَ الْاٰخِرَ وَ ذَكَرَ اللّٰهَ كَثِیْرًا ﴿۲۱﴾

بے شک تمہارے لئے پیغمبر اسلام ؐ کی ذات میں (پیروی کیلئے) بہترین نمونہ موجود ہے۔ ہر اس شخص کیلئے جو اللہ تعالیٰ سے ملاقات اور قیامت کے دن حاضری کی امید رکھتا ہے۔ اور اللہ کو بکثرت یاد کرتا ہے۔(21)

اسوۂ حسنہ پر عمل کا حکم خالص جنگ کا معاملہ تھا۔ یعنی جس طریقہ سے نبی کریم ؐ ثابت قدم رہے، بہادری دکھائی۔ صبر سے کام لیا۔ ویسے ہی اور لوگوں کو چاہیے تھا۔ مگر ہمارے ہاں یہ سمجھا جانے لگا کہ نبی کریم ؐ جیسی شباہت اختیار کرلیں۔ اور وہ انسانی حرکات جو اختیاری ہوتی ہیں وہ ان جیسی بنالیں تو اسوۂ حسنہ پر عمل ہوجاتا ہے۔ جیسے نبی کریم ؐ پانی کیسے پیتے تھے۔ کس کروٹ سوتے تھے۔ کیا چیزیں کھاتے تھے وغیرہ وغیرہ۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے ایسی کوئی پابندی نہیں لگائی۔ اللہ تعالیٰ کا مقصد انسانی کردار کی بلندی ہے۔ اخلاق کی تربیت ہے۔ نہ کہ کسی بھی طرح سے ظاہری

شباہت کی نقل کرنا۔مثلاً بہت سے پھل ہیں جو نبی کریمؐ نے کھائے ہی نہیں۔اور اسی طرح بہت سی سواریاں ہیں جن پر انہوں نے سفر ہی نہیں کیا۔ بالکل ایسا ہی لباس کا معاملہ ہے۔اللہ تعالیٰ کا مقصد انسان کو روبوٹ بنانا نہیں تھا کہ جیسی حرکات وسکنات نبی کریمؐ کرتے تو تمام مسلمانوں کے لیے وہی لازم کر دی جاتیں۔ بلکہ اصل مقصد اخلاق کی بلندی اور کردار کی تعمیر ہے۔اور مادی ضروریات کے لیے ہر زمانے میں جو چیزیں موجود ہیں وہی انسانوں نے استعمال کرنا ہیں۔مثلاً آج ہوائی جہاز کے دور میں اگر کوئی بندہ خچریا اونٹ پر بیٹھ کر حج کے لیے روانہ ہو جائے تو وہ بہت سا وقت اور انرجی ضائع کرے گا۔اس لیے اصل بات کا سمجھنا انتہائی ضروری ہے۔

وَ لَمَّا رَاَ الْمُؤْمِنُوْنَ الْاَحْزَابَ ۙ قَالُوْا هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ وَ صَدَقَ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ ۫ وَ مَا زَادَهُمْ اِلَّاۤ اِيْمَانًا وَّ تَسْلِيْمًا ﴿۲۲﴾

اور سچے اہل ایمان کا حال یہ تھا کہ جب انہوں نے لشکروں کو دیکھا تو کہنے لگے کہ یہ ہے وہ لشکر جس کا اللہ اور رسولؐ نے وعدہ کیا تھا۔اور اللہ اور رسولؐ نے سچ فرمایا تھا۔اور اس بات نے ان کے ایمان اور جذبۂ فرمانبرداری میں مزید اضافہ کر دیا۔(22)

مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَ مِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ ۖ وَ مَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا ﴿۲۳﴾

ایمان لانے والوں میں ایسے لوگ موجود ہیں جنہوں نے اللہ سے کیے ہوئے عہد کو سچا کر دکھایا ہے ان میں سے کوئی اپنی نذر پوری کر چکا اور کوئی وقت آنے کا منتظر ہے۔وہ اپنی مانی ہوئی منت پر پورے اترے اور بالکل بھی اپنے قول کی خلاف ورزی نہیں کی۔(23)

مشکل وقت یا حالات کو ٹالنے کی خاطر اللہ سے بطور دعا منت بھی مانی جا سکتی ہے۔جیسے کوئی منت مان لے کہ اگر اللہ تعالیٰ وہ مشکل حالات ٹال دے تو کوئی قربانی کی منت مان لے، یا حج یا عمرہ کی منت مان لے۔یا اسی طرح اللہ کی راہ میں صدقہ کی منت مان لے۔

لِّيَجْزِيَ اللّٰهُ الصّٰدِقِيْنَ بِصِدْقِهِمْ وَ يُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ اِنْ شَآءَ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۲۴﴾

تاکہ اللہ سچوں کو ان کی سچائی کی جزا دے۔اور منافقوں کو چاہے تو سزا دے اور چاہے تو ان کی توبہ قبول کرے۔بے شک اللہ بڑا بخشنے والا، بڑا رحم کرنے والا ہے۔(24)

وَ رَدَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِغَيْظِهِمْ لَمْ يَنَالُوْا خَيْرًا ؕ وَ كَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ قَوِيًّا عَزِيْزًا ﴿۲۵﴾

اور اللہ نے کافروں کو غم وغصہ کی حالت میں لوٹا یا کہ وہ کوئی فائدہ حاصل نہ کر سکے۔اور اللہ نے مؤمنوں کو جنگ کی زحمت سے بچا لیا۔اور اللہ بڑا طاقتور اور غالب ہے۔(25)

وَ اَنْزَلَ الَّذِيْنَ ظَاهَرُوْهُمْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ صَيَاصِيْهِمْ وَ قَذَفَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ فَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ وَ تَاْسِرُوْنَ فَرِيْقًا ﴿۲۶﴾

اور اللہ نے ان اہل کتاب کو جنہوں نے کفار کی مدد کی تھی ان کے قلعوں سے اتار دیا۔اور ان کے دلوں میں رعب ڈال دیا۔چنانچہ تم ان میں سے بعض کو قتل کرنے لگے اور بعض کو قید کر لیا۔(26)

یہ بنو قریظہ کا قصہ ہے جو کہ ہم بیان کر چکے ہیں۔

وَ اَوۡرَثَکُمۡ اَرۡضَھُمۡ وَ دِیَارَھُمۡ وَ اَمۡوَالَھُمۡ وَ اَرۡضًا لَّمۡ تَطَـُٔوۡھَا ؕ وَ کَانَ اللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرًا ﴿۲۷﴾

اور اللہ نے تمہیں ان کافروں کی زمین کا اور ان کے گھروں کا اور ان کے اموال کا اور ان کی اس زمین کا جس پر تم نے قدم بھی نہیں رکھا تھا وارث بنا دیا۔ اور اللہ ہر چیز پر پوری قدرت رکھتا ہے۔(27)

یٰۤاَیُّھَا النَّبِیُّ قُلۡ لِّاَزۡوَاجِکَ اِنۡ کُنۡتُنَّ تُرِدۡنَ الۡحَیٰوۃَ الدُّنۡیَا وَ زِیۡنَتَھَا فَتَعَالَیۡنَ اُمَتِّعۡکُنَّ وَ اُسَرِّحۡکُنَّ سَرَاحًا جَمِیۡلًا ﴿۲۸﴾

اے نبیؐ! اپنی بیویوں سے کہہ دیجئے کہ اگر تم دنیاوی زندگی اور اس کی زیب و زینت چاہتی ہو تو آؤ کہ تمہیں کچھ مال و متاع دے کر اچھے طریقے سے رخصت کروں۔(28)

وَ اِنۡ کُنۡتُنَّ تُرِدۡنَ اللّٰہَ وَ رَسُوۡلَہٗ وَ الدَّارَ الۡاٰخِرَۃَ فَاِنَّ اللّٰہَ اَعَدَّ لِلۡمُحۡسِنٰتِ مِنۡکُنَّ اَجۡرًا عَظِیۡمًا ﴿۲۹﴾

اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول اور دار آخرت کی طلبگار ہو۔ تو بے شک اللہ نے تم میں سے جو نیکوکار رہیں ان کیلئے اجرِ عظیم تیار کر رکھا ہے۔(29)

یٰنِسَآءَ النَّبِیِّ مَنۡ یَّاۡتِ مِنۡکُنَّ بِفَاحِشَۃٍ مُّبَیِّنَۃٍ یُّضٰعَفۡ لَھَا الۡعَذَابُ ضِعۡفَیۡنِ ؕ وَ کَانَ ذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ یَسِیۡرًا ﴿۳۰﴾

اے نبیؐ کی بیویو! تم میں سے جو کوئی بے حیائی اور برائی کرے گی تو اسے دوہری سزا دی جائے گی اور یہ بات اللہ کیلئے بالکل آسان ہے۔(30)

وَ مَنۡ یَّقۡنُتۡ مِنۡکُنَّ لِلّٰہِ وَ رَسُوۡلِہٖ وَ تَعۡمَلۡ صَالِحًا نُّؤۡتِھَاۤ اَجۡرَھَا مَرَّتَیۡنِ ۙ وَ اَعۡتَدۡنَا لَھَا رِزۡقًا کَرِیۡمًا ﴿۳۱﴾

اور تم میں سے جو اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرے گی اور نیک عمل کرتی رہے گی تو ہم اس کو اس کا اجر دو مرتبہ دیں گے۔ اور ہم نے اس کیلئے جنت میں عمدہ رزق تیار کر رکھا ہے۔(31)

یٰنِسَآءَ النَّبِیِّ لَسۡتُنَّ کَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَیۡتُنَّ فَلَا تَخۡضَعۡنَ بِالۡقَوۡلِ فَیَطۡمَعَ الَّذِیۡ فِیۡ قَلۡبِہٖ مَرَضٌ
وَّ قُلۡنَ قَوۡلًا مَّعۡرُوۡفًا ﴿ۚ۳۲﴾

اے نبیؐ کی بیویو! تم عام عورتوں کی طرح نہیں ہو۔ اگر تم پرہیزگاری اختیار کرو۔ پس تم ایسے نرم لہجہ میں بات نہ کرو کہ جس کے دل میں کوئی بیماری ہے وہ طمع کرنے لگے۔ اور قاعدے کے مطابق (باوقار طریقہ سے) بات کیا کرو۔(32)

وَ قَرۡنَ فِیۡ بُیُوۡتِکُنَّ وَ لَا تَبَرَّجۡنَ تَبَرُّجَ الۡجَاھِلِیَّۃِ الۡاُوۡلٰی وَ اَقِمۡنَ الصَّلٰوۃَ وَ اٰتِیۡنَ الزَّکٰوۃَ وَ اَطِعۡنَ اللّٰہَ وَ
رَسُوۡلَہٗ ؕ اِنَّمَا یُرِیۡدُ اللّٰہُ لِیُذۡھِبَ عَنۡکُمُ الرِّجۡسَ اَھۡلَ الۡبَیۡتِ وَ یُطَھِّرَکُمۡ تَطۡھِیۡرًا ﴿ۚ۳۳﴾

اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو۔ اور سابقہ زمانۂ جاہلیت کی طرح اپنی آرائش کی نمائش نہ کرتی پھرو (باہر نہ نکلا کرو)۔ اور نماز کی پابندی کرو اور زکوٰۃ ادا کرو۔ اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کیا کرو۔ اے نبیؐ کے گھر والو! اللہ تو بس یہی چاہتا ہے کہ تم سے ہر قسم کے رجس (آلودگی) کو دور رکھے۔ اور تمہیں اس طرح پاکیزہ رکھے جس طرح پاک رکھنے کا حق ہے۔(33)

وَ اذۡکُرۡنَ مَا یُتۡلٰی فِیۡ بُیُوۡتِکُنَّ مِنۡ اٰیٰتِ اللّٰہِ وَ الۡحِکۡمَۃِ ؕ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ لَطِیۡفًا خَبِیۡرًا ﴿۳۴﴾

اور اللہ کی جو آیتیں اور حکمت کی جو باتیں تمہارے گھروں میں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں ان کا ذکر کرو۔ بے شک اللہ بڑا باریک بیں، بڑا باخبر ہے۔(34)

إِنَّ الْمُسْلِمِينَ وَ الْمُسْلِمٰتِ وَ الْمُؤْمِنِينَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ وَ الْقٰنِتِينَ وَ الْقٰنِتٰتِ وَ الصّٰدِقِينَ وَ الصّٰدِقٰتِ وَ
الصّٰبِرِينَ وَ الصّٰبِرٰتِ وَ الْخٰشِعِينَ وَ الْخٰشِعٰتِ وَ الْمُتَصَدِّقِينَ وَ الْمُتَصَدِّقٰتِ وَ الصَّآئِمِينَ وَ الصّٰٓئِمٰتِ وَ
الْحٰفِظِينَ فُرُوْجَهُمْ وَ الْحٰفِظٰتِ وَ الذّٰكِرِينَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّ الذّٰكِرٰتِ ۙ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿٣٥﴾

بے شک مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں، مؤمن مرد اور مؤمن عورتیں، فرمانبردار مرد اور فرمانبردار عورتیں، سچے مرد اور سچی عورتیں، صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے والی عورتیں، عاجزی کرنے والے مرد اور عاجزی کرنے والی عورتیں، صدقہ دینے والے مرد اور صدقہ دینے والی عورتیں، روزہ دار مرد اور روزہ دار عورتیں، اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے مرد اور حفاظت کرنے والی عورتیں۔ اور اللہ کو بکثرت یاد کرنے والے مرد۔ اور یاد کرنے والی عورتیں۔ اللہ نے ان کیلئے مغفرت اور بڑا اجر وثواب تیار کر رکھا ہے۔(35)

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّ لَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗٓ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ؕ
وَ مَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا ﴿٣٦﴾

کسی مؤمن مرد اور کسی مؤمن عورت کو یہ حق نہیں ہے کہ جب اللہ اور اس کا رسول کسی معاملے کا فیصلہ کر دیں تو انہیں اپنے اس معاملے میں کوئی اختیار رہو۔ اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے گا وہ کھلی ہوئی گمراہی میں پڑے گا۔(36)

وَ اِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِيْٓ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِ اَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَ اتَّقِ اللّٰهَ وَ تُخْفِيْ فِيْ نَفْسِكَ مَا
اللّٰهُ مُبْدِيْهِ وَ تَخْشَى النَّاسَ ۚ وَ اللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشٰىهُ ؕ فَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا لِكَيْ لَا
يَكُوْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ حَرَجٌ فِيْٓ اَزْوَاجِ اَدْعِيَآئِهِمْ اِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا ؕ وَ كَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ﴿٣٧﴾

(اے رسولؐ! وہ وقت یاد کرو) جب آپؐ اس شخص سے کہہ رہے تھے جس پر اللہ نے اور آپؐ نے احسان کیا تھا کہ اپنی بیوی کو اپنے پاس رہنے دے (اسے نہ چھوڑ) اور اللہ سے ڈر۔ اور آپ وہ بات اپنے دل میں چھپا رہے تھے جسے اللہ ظاہر کرنے والا تھا۔ اور آپ لوگوں کی طعن وتشنیع سے ڈر رہے تھے۔ حالانکہ اللہ اس بات کا زیادہ حقدار ہے کہ آپ اس سے ڈریں۔ بہرحال جب حضرت زیدؓ نے اپنی بیوی (حضرت زینبؓ) کو طلاق دے دی۔ تو ہم نے اس خاتون کی شادی آپ سے کر دی۔ تاکہ اہل ایمان پر اپنے منہ بولے بیٹوں کی بیویوں سے نکاح کرنے کے معاملے میں کوئی تنگی نہ رہ جائے۔ جب وہ انہیں طلاق دے کر فارغ کر چکے ہوں۔ اور اللہ کا حکم تو بہرحال ہو کر رہتا ہے۔(37)

منہ بولے بیٹے کی مطلقہ سے شادی۔ یہ زیدؓ بن حارثہ ہیں جن کا اصل تعلق قبیلہ کلب سے تھا۔ اور ان کی والدہ سعدی بنت ثعلبہ قبیلہ طے کی شاخ بنی معن سے تھیں۔ حضرت زیدؓ کو آٹھ سال کی عمر میں بنی قین نے اٹھا لیا اور طائف کے میلہ عکاظ میں لے جا کر فروخت کر دیا۔ جسے حضرت خدیجہؓ کے بھتیجے حکیم بن حزام نے خرید لیا۔ انہوں نے مکہ لاکر اپنی پھوپھی حضرت خدیجہؓ کی خدمت میں دے دیا۔ آنحضرتؐ نے جب حضرت خدیجہؓ سے نکاح کر لیا تو حضرت زیدؓ آنحضرتؐ کی خدمت کے لیے مختص ہو گئے۔ اس وقت ان کی عمر پندرہ سال کی تھی۔ کچھ

مدت کے بعد ان کے باپ اور چچا کو پتہ چلا تو وہ حضرت زیدؓ کا فدیہ لے کر مکہ آئے تا کہ انہیں چھڑا کر لے جائیں۔مگر آپؐ نے فدیہ لینے سے انکار کر دیا۔اور حضرت زیدؓ کو اختیار دیا کہ اگر وہ اپنے خاندان میں جانا چاہیں تو ان پر کوئی پابندی نہیں ہے۔

مگر انہوں نے آنحضرتؐ کے پاس رہنا پسند کر لیا۔اس پر آپؐ نے اس وقت کے رواج کے مطابق مجمع عام میں انہیں بیٹا بنا لینے کا اعلان کر دیا۔ اس بناء پر لوگ انہیں زید بن محمدؐ کہہ کر پکارنے لگے۔اس کے بعد آنحضرتؐ مبعوث ہوئے تو حضرت زیدؓ کی عمر تیس سال تھی۔انہوں نے حضرت ابوبکرؓ، حضرت خدیجہؓ اور حضرت علیؓ کے ساتھ اسلام قبول کر لیا۔

4ھ میں آنحضرتؐ نے اپنی پھوپھی کی لڑکی حضرت زینبؓ سے حضرت زیدؓ کا نکاح کر دیا۔مگر ان کے تعلقات استوار نہ ہو سکے۔ بالآخر حضرت زیدؓ نے انہیں طلاق دے دی۔تو آنحضرتؐ نے حضرت زینبؓ سے خود نکاح کر لیا۔قرآن مجید نے اس نکاح کو "**زوجنکھا**" سے تعبیر فرمایا ہے کہ "ہم نے اسے تیری زوجیت میں دے دیا" مگر عرب سوسائٹی میں اپنے پرورده کی مطلقہ بیوی سے نکاح بہت معیوب تھا۔اس بناء پر آپؐ ہچکچا رہے تھے۔مگر اللہ تعالی کے حکم کو ماننے بغیر چارہ بھی نہ تھا۔تذبذب کی اسی کیفیت کی طرف قرآن مجید نے "**و تخشی الناس واللہ احق ان تخشه**" کے الفاظ سے اشارہ کیا ہے۔اور آئندہ کے لیے ایسے رشتہ کو قانونی تحفظ دیا ہے۔

بحوالہ ترجمان القرآن جلد سوم، صفحہ 229 از مولانا ابوالکلام آزادؒ۔

مَا كَانَ عَلَى النَّبِيِّ مِنْ حَرَجٍ فِيْمَا فَرَضَ اللّٰهُ لَهٗ ؕ سُنَّةَ اللّٰهِ فِي الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ؕ وَ كَانَ اَمْرُ اللّٰهِ قَدَرًا مَّقْدُوْرَا ۟ۙ ﴿۳۸﴾

اس کام کے کرنے میں نبیؐ پر کوئی مضائقہ نہیں ہے جو اللہ نے ان کیلئے مقرر کیا ہے جو لوگ (انبیاءؑ) اس سے پہلے گزر چکے ہیں ان کے بارے میں بھی اللہ کا یہی معمول رہا ہے۔اور اللہ کا حکم حقیقی اندازے کے مطابق مقرر کیا ہوا ہوتا ہے۔(38)

الَّذِيْنَ يُبَلِّغُوْنَ رِسٰلٰتِ اللّٰهِ وَ يَخْشَوْنَهٗ وَ لَا يَخْشَوْنَ اَحَدًا اِلَّا اللّٰهَ ؕ وَ كَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيْبًا ﴿۳۹﴾

وہ (پیغمبرؑ) ایسے لوگ ہیں جو اللہ کے پیغامات اس کے بندوں تک پہنچاتے ہیں۔اور اسی سے ڈرتے ہیں اور وہ اللہ کے سوا اور کسی سے نہیں ڈرتے۔اور محاسبہ کیلئے اللہ ہی کافی ہے۔(39)

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَ لٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ﴿۴۰﴾

محمدؐ تمہارے مردوں میں سے کسی مرد کے باپ نہیں ہیں۔ہاں البتہ وہ اللہ کے رسولؐ اور خاتم النبیینؐ (سلسلۂ انبیاء کے ختم کرنے والے اور مہرِ اختتام) ہیں اور اللہ ہر چیز کا خوب جاننے والا ہے۔(40)

اس آیت میں اللہ تعالی نے واضح طور پر ارشاد فرمادیا کہ اللہ تعالی نے محمدؐ کی نسل آگے نہیں چلائی۔اور ایک فخر و غرور کی حیثیت کو ختم کر دیا جسے آل عمرانؑ اور آل یعقوبؑ کہہ کر یہود و نصاری استعمال کرتے تھے۔مگر ہمارے لوگوں نے اس کا غلط استعمال کیا اور اس کے لیے روایت بھی بہم پہنچائی کہ نبی کریمؐ نے فرمادیا کہ ان کی آل اب حضرت علیؓ، حضرت فاطمہؓ اور حسنؓ اور حسینؓ ہیں۔اس چیز کو بنیاد بنا کر ایک گروہ نے تو اپنی

فضیلت باقی گروہوں پر قائم کردی۔حالانکہ نبی کریمؐ کی دیگر ازواج اور دیگر اولاد کو کسی بھی طور پر نظرانداز نہیں کیا جاسکتا۔حضرت علیؓ کے گھر نبی کریمؐ کی ایک بیٹی تھی،اورحضرت عثمان بن عفانؓ کے گھر یکے بعد دیگرے دو بیٹیاں آئیں۔اسی طور انہیں ذوالنورین کہا جاتا ہے۔اورحضرت ابوبکرصدیقؓ کی ایک بیٹی اورحضرت عمرفاروقؓ کی ایک بیٹی اورحضرت ابوسفیانؓ کی ایک بیٹی نبی کریمؐ کی زوجیت میں آئیں۔اس لیے ہمیں ایسی کسی بھی تفریق سے احتراز کرنا چاہیے۔اور ہمارے ایمان کا یہ حصہ ہونا چاہیے کہ تمام صحابہ کبارؓ ایک ہی لڑی ہیں۔اوراب اللہ تعالی نے یہ قرار دیا ہے کہ کوئی بھی خونی رشتہ کسی کے لیے مفید نہیں ہوسکتا۔بلکہ عزت وتکریم کا معیار صرف اورصرف تقویٰ ہے۔

اس کے بعد اللہ تعالی نے واضح کردیا کہ محمدؐ آخری نبی ہیں۔ان کے بعد نبوت کا دروازہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے بند کردیا گیا۔اوراب سلسلہ نبوت ختم ہونے کے بعد کسی بھی نبی کے آنے کی گنجائش ختم ہوگئی۔مگر ہمارے لوگوں نے ختم نبوت کی اس دیوار میں بھی دراڑ ڈالنے کی کوشش کی اور کبھی کہا گیا کہ امام مہدی آئیں گے،پھر کہا گیا کہ عیسیٰؑ تشریف لائیں گے۔اوران سب کا ماخذ ضعیف روایات ہیں۔آخری نبی اورآخری کتاب کے آنے کے بعد کسی بھی قسم کے امام یا نبوت کی کسی بھی قسم (ظلی،تشریعی،بروزی) کی آڑ لے کر یہ دروازہ دوبارہ کھولنا،ختم نبوت کے عقیدہ کا انکار تصور ہوگا۔

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا ۝٤١ وَّسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ۝٤٢

اے ایمان والو! اللہ کا ذکر کثرت سے کیا کرو۔(41) اورصبح وشام اس کی تسبیح کیا کرو۔(42)

هُوَ الَّذِيْ يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ وَمَلٰۗىِٕكَتُهٗ لِيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۭ وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَحِيْمًا ۝٤٣

وہی اللہ ہے جو تمہیں سیدھے راستے پر چلاتا ہے اوراس کے فرشتے بھی۔تاکہ تم کو جہالت کے اندھیروں سے نکال کر ہدایت کی روشنی کی طرف لے جائے۔اوراللہ مومنوں پر مہربان ہے۔(43)

درود شریف کی حقیقت۔

اس آیت کا عام طور پر یہ ترجمہ کیا جاتا ہے۔

" وہی تو ہے جو تم پر رحمت بھیجتا ہے اوراس کے فرشتے بھی۔تاکہ تم کو اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لے جائے۔اورخدا مومنوں پر مہربان ہے(43) "

اوروہ لفظ جس کا ترجمہ رحمت یا درود کیا جاتا ہے وہ اس آیت میں ہے يُصَلِّيْ،ص۔ل۔و،اوراس مادہ کے ساتھ یہ لفظ قرآن میں مختلف معانی میں استعمال ہوا ہے۔جیسا کہ یہ ایک معلوم حقیقت ہے کہ عربی زبان میں ایک لفظ کے کئی کئی معانی ہوتے ہیں۔اورسیاق وسباق میں ان کا استعمال یہ واضح کرتا ہے کہ کسی مقام پر کوئی لفظ کن معنوں میں استعمال ہورہا ہے۔مثلاً ضَرَبَ کا معنی ہے اس نے مارا۔ضرب مارنے کو کہتے ہیں۔مگر جب اللہ فرماتے ہیں ضرب اللہ مثلاً تو اس کا یہ معنی نہیں کیا جائے گا کہ اللہ مثال مارتے ہیں۔بلکہ یہی کہا جائے گا کہ اللہ تعالی مثال بیان فرماتے ہیں۔

اسی طرح یصلی سے صلوۃ،صلوۃ کے معنی نماز،رحمت،دعا،پیچھے پیچھے چلنا،داخل کرنا،لے کر چلنا وغیرہ آتے ہیں۔نماز،رحمت یا دعا کے معنی معروف ہیں لیکن لے کر چلنا کے معنوں کی کچھ مثالیں ہم قرآن سے دیکھتے ہیں۔

سورہ الحاقہ(69)۔

﴿خُذُوْهُ فَغُلُّوْهُ ۝ ثُمَّ الْجَحِيْمَ صَلُّوْهُ ۝﴾

'' اسے پکڑلواورطوق پہنادو(30) پھردوزخ کی آگ میں لے چلو(31)''

سورۃ اللیل(92)

﴿فَاَنْذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظّٰى ۝ لَا يَصْلٰىهَآ اِلَّا الْاَشْقَى ۝﴾

''سومیں نےتم کوبھڑکتی آگ سےمتنبہ کردیا(14)اس میں وہی داخل ہوگا جوبڑا بدبخت ہے(15)''

سورہ یس(36)

﴿هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۝ اِصْلَوْهَا الْيَوْمَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ۝﴾

''یہی وہ جہنم ہےجس کاتم سے وعدہ کیا جاتا ہے(63)سو، جوتم کفر کرتے رہے ہواس کے بدلے آج اس میں داخل ہوجاؤ (64)''

سورہ انفطار(82)

﴿وَ اِنَّ الْفُجَّارَ لَفِيْ جَحِيْمٍ ۝ يَّصْلَوْنَهَا يَوْمَ الدِّيْنِ ۝﴾

''اور بدکرداردوزخ میں(14)(یعنی)جزاکےدن اس میں لےجائےجائیں گے(15)''

آغازسورہ کے بیان کئے گئے احکامات اورتصریحات بالا کی روشنی میں اب دیکھئے ترجمہ آیت نمبر 43 کا۔

﴿هُوَ الَّذِيْ يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ وَ مَلٰٓئِكَتُهٗ لِيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ وَ كَانَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَحِيْمًا ۝﴾

''وہی اللہ ہےجوتمہیں سیدھےراستے پرچلاتا ہےاوراس کےفرشتے۔تاکہ تم کو جہالت کے اندھیروں سے نکال کر ہدایت کی روشنی کی طرف لےجائے۔اوراللہ مومنوں پرمہربان ہے۔''

یہی الفاظ اسی سورہ کی آیت نمبر 56 میں استعمال ہوئے ہیں۔جہاں سے اس کا معنی درود کیا جاتا ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝

''بےشک اللہ تعالیٰ اوراس کےفرشتے نبیؐ کوسیدھےراستے کی طرف لےکرچلتے ہیں۔اے ایمان والو!تم بھی ان احکامات پر چلواورفرمانبرداری سےچلو۔(56)''

لفظ ''یصلو'' کی تشریح پہلے گذرچکی ہے۔اب دیکھئے ''سلموا تسلیما'' ۔یہی لفظ قرآن نے ایک اورجگہ استعمال کیا ہے۔اسے دیکھتے ہیں۔

سورہ النساء(4)

﴿فَلَا وَ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْۤ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَ يُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝﴾

''تمہارےپروردگار کی قسم یہ لوگ جب تک اپنے تنازعات میں تمہیں منصف نہ بنائیں اورجوفیصلہ تم کردواس سے اپنے دل میں تنگ نہ ہوں بلکہ اس کوخوشی سےمان لیں تب تک مومن نہیں ہوں گے(65)''

سورہ احزاب(33)

﴿وَ لَمَّا رَاَ الْمُؤْمِنُوْنَ الْاَحْزَابَ ۙ قَالُوْا هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ وَ صَدَقَ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ ۫ وَ مَا زَادَهُمْ اِلَّاۤ اِيْمَانًا وَّ

تَسْلِيمًا ﴿٢٢﴾

''اور جب مومنوں نے کافروں کے لشکر کو دیکھا تو کہنے لگے یہ وہی ہے جس کا اللہ اور اس کے پیغمبر نے ہم سے وعدہ کیا تھا اور اللہ اور اس کے پیغمبر نے سچ کہا تھا۔ اور اس سے ان کا ایمان اور فرمانبرداری اور زیادہ ہوگئی (22)''

اب اللہ تعالی یہ چاہتے ہیں کہ ان احکام پر عمل کر کے مسلمان جہالت سے نکل کر ہدایت کی روشنی میں آ جائیں۔ اور ہمارے علماء نے ان دو آیات (33/43 اور 33/56) سے مطلب " درود" نکال کر ان اصل احکام کو پس پشت ڈال دیا۔ اور ایک بہت بڑی (Lip Service) کا آغاز ہوگیا۔ اب دیکھتے ہیں اس پر عمل سے معاشرے کی حالت کیا ہے۔

درود شریف کے بے شمار فضائل بیان کئے گئے ہیں۔ اور علماء نے اس پر بہت زیادہ کتابیں تحریر کی ہیں۔ جس میں عام طور پر بیان کیا جاتا ہے کہ جس نے ایک دفعہ درود پڑھا۔ اللہ اس پر دس رحمتیں نازل کرتا ہے، دس گناہ معاف کرتا ہے، دس درجے بڑھا دیتا ہے۔

(صحیح الجامع:6359)

اس کے پڑھنے سے اللہ دنیا و آخرت کی پریشانیوں سے بچالے گا۔ (ترمذی۔2457)

قیامت کے دن لوگوں میں سے سب سے زیادہ میرے قریب وہ ہوگا جو سب سے زیادہ مجھ پر درود بھیجے گا۔

(رواہ الترمذی وابن حبان وابو یعلی)

اس کے بعد اس تصور کی انتہا یہ ہے کہ:

((إِنَّ الدُّعَآءَ مَوْقُوفٌ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالأَرْضِ لاَ يَصْعَدُ مِنْهُ شَيْءٌ حَتّٰى تُصَلِّيَ عَلَى نَبِيِّكَ صلى الله عليه وسلم))

(ترمذی 486 اور حسن الالبانی)

''بے شک دعا آسمان اور زمین کے درمیان رکی رہتی ہے۔ اور کوئی دعا اوپر نہیں جاتی، یہاں تک کہ آپ نبیؐ پر درود بھیجیں۔''

یعنی دعا کا معاملہ خالص انسان اور اللہ کے درمیان ایک مضبوط تعلق کا اظہار تھا اس کو بھی درود کی بندش سے باندھ دیا۔ جو رب کہتا ہے کہ:

((وهوا السميع العليم، وهو السميع البصير، يعلم خائنة الاعين و ما تخفي الصدور۔ نحن اقرب اليه من حبل الوريد))

اور پھر جس نے یہ اعلان کر رکھا ہے:

((اجيب دعوة الداع اذا دعان))

ان صفات کا مظہر ہو جو رب۔ اس کے اوپر کسی طرح کی بندش نہیں لگائی جاسکتی۔

اس کے بعد یہی درود جادو ٹونا، اور عاملوں کے جوڑ توڑ کے لیے استعمال ہوا۔ تو پھر وظائف پر کتابوں کی کتابیں لکھی گئیں۔ کہیں اول آخر گیارہ مرتبہ پڑھا گیا۔ اور کہیں پوری تسبیح۔ اور انہی علماء کے ہاتھوں عوام کا استحصال شروع ہوگیا۔ اس وقت بے شمار قسم کے درود معاشرے میں چل رہے ہیں۔ درود کی چند اقسام درج ذیل ہیں۔

1۔درود شفاعت 2۔درود غوثیہ 3۔درود لکھی 4۔درود تاج

5۔درود تنجینا 6۔درود ہزارہ 7۔درود ماہی 8۔درود طوسی

9۔درود خضری 10۔درود نادیہ 11۔درود کوامل 12۔درود زیارت

یہ چند اقسام ہم نے یہاں درج کی ہیں ویسے کل درود جو مختلف لوگوں نے بنائے ہیں ان کی تعداد 100 کے قریب ہے۔

اس سے آگے کچھ لوگ بڑھے تو انہوں نے درود کی تسبیح شروع کردی۔اب ذرا تسبیح کے بارے میں دیکھئے اللہ فرماتا ہے۔

سورہ واقعہ(56)

﴿فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ﴾

''تو اپنے پروردگار بزرگ کے نام کی تسبیح کرو۔''

سورہ الحدید(57)

﴿سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴾

''آسمانوں اور زمین میں جتنی مخلوق ہے وہ اللہ کی تسبیح بیان کرتی ہے۔اور وہ غالب، حکمت والا ہے۔''

سورہ الحشر(59)

﴿سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴾

''آسمانوں اور زمین میں جتنی مخلوق ہے وہ اللہ کی تسبیح بیان کرتی ہے۔اور وہ غالب، حکمت والا ہے۔''

سورہ الصّف(61)

﴿سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴾

''آسمانوں اور زمین میں جتنی مخلوق ہے وہ اللہ کی تسبیح بیان کرتی ہے۔اور وہ غالب حکمت والا ہے۔''

سورہ الجمعہ(62)

﴿يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ﴾

''جو چیز آسمانوں میں ہے اور جو چیز زمین میں ہے سب اللہ کی تسبیح کرتی ہے جو بادشاہ حقیقی پاک ذات زبردست حکمت والا ہے (1)''

سورہ التغابن(64)

﴿يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ ۫ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴾

''جو چیز آسمانوں میں ہے اور جو چیز زمین میں ہے سب اللہ کی تسبیح کرتی ہے۔اسی کی سچی بادشاہی ہے اور اسی کی تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے (1)''

سورہ الدھر(76)

﴿وَمِنَ الَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهٗ وَسَبِّحْهُ لَيْلًا طَوِيْلًا ﴾

''اور رات کو بڑی رات تک سجدے کرو اور اس کی پاکی بیان کرتے رہو۔(26)''

سورہ الاعلیٰ(87)

﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى ﴾

''(اے پیغمبر) اپنے پروردگار جلیل الشان کے نام کی تسبیح کرو(1)''

ان آیات سے واضح ہے کہ تسبیح کے لائق صرف اور صرف اللہ تعالی کی ذات ہے۔اس کے علاوہ کسی اور چیز کی تسبیح نہیں کی جاسکتی۔اب ہونا کیا چاہیے تھا کہ اللہ کے احکام پر عمل کر کے ظلمات سے نور کی طرف آیا جاتا۔مگر آپ دیکھ لیں ان احکام کو درود میں بدل کر ہماری کیا حالت ہے۔ہر ہر فرقہ کو دیکھ لیں اور ان کے اندر کے معاملات دیکھ لیں اور ایک دوسرے کے ساتھ برتاؤ دیکھ لیں۔

اور پھر مسلمانوں کی اجتماعی سوچ، تمدن، اخلاق اور دیانتداری کا جائزہ لیں تو یہی چیز سامنے آئے گی۔ کہ یہ سارے ابھی تک جہالت کی تاریکیوں میں ہی گھرے ہوئے ہیں۔ اور دن بدن یہ جہالت بڑھتی جا رہی ہے۔

بیان کردہ معلومات سے یہ واضح ہو گیا کہ ان دو آیات (43 / 33 اور 56 / 33) میں "صلوٰ" کا لفظ بطور "سیدھے راستے کی طرف چلاتے" میں استعمال ہوا ہے۔ اور اللہ کے دیئے گئے احکامات اور وحی پر عمل کر کے ہی جہالت سے ہدایت کے نور کی طرف آیا جا سکتا ہے۔ حیرت ہے کہ اسی سورہ کی آیت نمبر 41 اور 42 میں اللہ حکم دے رہے ہیں کہ اے ایمان والو! اللہ کا کثرت سے ذکر کرو۔ اور صبح و شام اس کی تسبیح بیان کرو۔ اس حکم کے بعد اللہ تعالی یہ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ نبی کی ذات پر درود بھیجو۔

تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ يَلْقَوْنَهٗ سَلٰمٌ ۚ وَ اَعَدَّ لَهُمْ اَجْرًا كَرِيْمًا ﴿۴۴﴾

جس دن وہ اس سے ملاقات کے لیے حاضر ہوں گے تو ان کو سلام سے خوش آمدید کہا جائے گا۔ اور اس نے ان کیلئے باعزت اجر (بہشت) تیار کر رکھا ہے۔ (44)

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِيْرًا ﴿۴۵﴾

اے نبیؐ! ہم نے آپ کو حق ظاہر کرنے والا، اور خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔ (45)

یہاں علماء کرام نے شاھداً کا معنی گواہ کیا ہے۔ مگر میرے خیال میں گواہ کے طور پر نبی کی ذات کا دائرہ کار بہت محدود ہو جاتا ہے۔ گواہ کا معنی ہوتا ہے کہ کسی نے کوئی وقوعہ اپنے سامنے دیکھا ہو۔ یا کوئی کسی کے اعمال کا گواہ ہو۔ چونکہ نبی کی ذات صرف اپنے دور اور اپنے علاقہ تک محدود تھی اس لیے گواہ کے لیے وہ ہمہ گیریت ممکن نہیں جو قرآن بیان کر رہا ہے۔ یعنی ایک تو قیامت تک کے لیے حق پہنچانے کی صفت برسرکار آئے اور دوسرا تمام دنیا کے لوگوں پر یہ حق ظاہر ہو جائے۔ تو قرآن کی صورت میں یہ دونوں کام انجام پذیر ہو جاتے ہیں۔ اسی بات کو سورہ مزمل میں بیان کیا گیا ہے۔ إِنَّآ أَرۡسَلۡنَآ إِلَيۡكُمۡ رَسُولٗا شَٰهِدًا عَلَيۡكُمۡ كَمَآ أَرۡسَلۡنَآ إِلَىٰ فِرۡعَوۡنَ رَسُولٗا ﴿١٥﴾ ہم نے تمہاری طرف ایک رسولؐ بھیجا ہے جو تم پر حق ظاہر کرتا ہے جس طرح ہم نے فرعون کی طرف ایک رسولؑ بھیجا تھا۔ (15)

جہاں تک گواہ کا تعلق ہے تو اس کے بارے میں اللہ تعالی بہت سے مقامات پر فرما چکے ہیں کہ و کفی باللہ شھیدا۔

قرآن کریم میں معنی کا تعین کرتے ہوئے سیاق و سباق کی بڑی اہمیت ہے۔ اب یہی لفظ سورہ یوسف میں بیان ہوا ہے مگر وہاں اس کا معنی کیا ہے آیئے دیکھتے ہیں۔ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنۡ أَهۡلِهَآ (آیت۔26) اس کے قبیلہ میں سے ایک فیصلہ کرنے والے نے فیصلہ کیا۔ (مفردات القرآن۔ از امام راغب اصفہانی۔ جلد 1، صفحہ 584) اب دیکھا جائے تو وقوعہ کے وقت کوئی بھی گواہ موجود نہ تھا۔

وَّ دَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَ سِرَاجًا مُّنِيْرًا ﴿۴۶﴾

اور اللہ کی طرف اس کے حکم (وحی) سے بلانے والا۔ اور روشن چراغ (قرآن) دے کر بھیجا ہے۔ (46)

تمام مترجمین نے یہاں یہی لکھا کہ نبی کی ذات کو روشن چراغ بنا کر بھیجا گیا۔ مگر میری رائے کے مطابق یہاں روشن چراغ قرآن کو کہا گیا ہے۔ بلاشبہ نبی کی ذات اعلی اخلاقی اقدار کی حامل ہوتی ہے۔ اس کے ساتھ ہی نبی صبر اور استقامت کا پہاڑ ہوتے ہیں۔ مگر ہر نبی زمان و مکان کی حدود کا پابند ہوتا ہے۔ اور جہاں تک نبی کی پہنچ نہیں ہوتی وہاں اللہ کا پیغام صحابہ کبارؓ اور قرآن نے پہنچایا۔ اور جب نبی کریمؐ دنیا سے تشریف لے گئے تو وہی ابلاغ قرآن کی صورت میں دنیا کو مل گیا۔ اب اللہ فرماتے ہیں کہ نبی کی ذمہ داری صرف اس پیغام کا پہنچا دینا ہے۔ مَا عَلَى

الرَّسُولِ إِلَّا الْبَلَاغُ۔پیغمبر کی ذمہ داری صرف پیغام پہنچانا ہے(المائدہ۔99) اس کے علاوہ بھی کئی مقامات پر اسی بات کو دہرایا گیا۔ اور پھر یہ بھی کہا گیا هٰذَا بَلَاغٌ لِّلنَّاسِ وَلِيُنذَرُوا بِهِ ۔ یہ قرآن سب انسانوں کے لئے ایک پیغام ہے تاکہ انہیں اس کے ذریعہ سے ڈرایا جائے۔(ابراھیم۔52) پھر کہا وَأُوحِيَ إِلَيَّ هٰذَا الْقُرْآنُ لِأُنذِرَكُم بِهِ وَمَن بَلَغَ اور یہ قرآن بذریعہ وحی میری طرف بھیجا گیا ہے تاکہ میں اس کے ذریعہ سے تمہیں ڈراؤں اور جس تک یہ پہنچے۔وہ بھی اس کے ذریعہ سے ڈرائے۔(سورہ انعام-19) اس کے ساتھ ہی یہ بھی فرمادیا۔ إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحَىٰ إِلَيَّ ۔ میں تو صرف اس کی پیروی کرتا ہوں جس کی مجھے وحی کی جاتی ہے۔(سورہ احقاف۔9)

اس لیے یہ بات ذہن میں رہے کہ اللہ تعالی کا ہرگز مقصد یہ نہیں تھا کہ نبی کی ذات کو قائم ودائم رکھا جائے۔اگر ایسا ہوتا تو کبھی بھی نبوت کا سلسلہ ختم نہ ہوتا۔اب ہمارے لوگوں نے نبی کو ہی رب بنالیا ہے۔اور اس کی ایسی صفات بیان کی ہیں جو کہ مطلوب ہی نہ تھیں۔حالانکہ اللہ تعالی نے منع فرمایا تھا کہ وَلَا يَأْمُرَكُمْ أَن تَتَّخِذُوا الْمَلَائِكَةَ وَالنَّبِيِّينَ أَرْبَابًا اور وہ (نبی) کبھی تمہیں یہ حکم نہیں دے گا کہ تم فرشتوں اور نبیوں کو اپنا پروردگار بنالو۔(آل عمران۔80)

اب ہم کچھ مقامات دیکھتے ہیں جو ظاہر کرتے ہیں کہ نبیؐ کو بھیجا گیا قرآن دے کر۔جس کے ذریعے سے آپ نے انذار کرنا ہے۔

إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا ۖ وَلَا تُسْأَلُ عَنْ أَصْحَابِ الْجَحِيمِ ﴿١١٩﴾ (اے رسولؐ) بے شک ہم نے آپؐ کو قرآن دے کر خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔اور (اس اتمام حجت کے بعد) دوزخ میں جانے والوں کے بارے میں آپؐ سے باز پرس نہیں کی جائے گی۔(119) سورہ البقرہ۔

وَبِالْحَقِّ أَنزَلْنَاهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ ۗ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا مُبَشِّرًا وَنَذِيرًا ﴿١٠٥﴾ اور ہم نے اس (قرآن) کو حق کے ساتھ نازل کیا ہے اور وہ حق کے ساتھ نازل ہوا ہے۔اور ہم نے آپؐ کو بشارت دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔(105) سورہ بنی اسرائیل۔

إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا ۚ وَإِن مِّنْ أُمَّةٍ إِلَّا خَلَا فِيهَا نَذِيرٌ ﴿٢٤﴾ بیشک ہم نے آپؐ کو قرآن دے کر بشارت دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے اور کوئی امت ایسی نہیں (گزری) جس میں کوئی ڈرانے والا نہ گزرا ہو۔(24)

اس لیے یہ بات واضح ہے کہ چونکہ قرآن نے ہی قیامت تک کے لیے انذار کا فریضہ انجام دینا ہے۔اللہ نے اس کو ہدایت کا سرچشمہ قرار دیا ہے۔اور اس کے ساتھ ہی اس کو رحمت اور شفا قرار دیا ہے۔اور اس کے مطابق ہی اللہ تعالی نے روز محشر میزان لگانا ہے۔پس اس آیت میں سراجاً منیراً سے مراد قرآن کریم ہے۔اور اس کی تائید مزید اگلی آیت سے ہورہی ہے۔

وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ بِأَنَّ لَهُم مِّنَ اللَّهِ فَضْلًا كَبِيرًا ﴿٤٧﴾

اور ایمان والوں کو خوشخبری دیجئے کہ اللہ کی طرف سے ان کیلئے قرآن کی صورت میں بہت بڑا فضل ہے۔(47)

وَلَا تُطِعِ الْكَافِرِينَ وَالْمُنَافِقِينَ وَدَعْ أَذَاهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ ۚ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ وَكِيلًا ﴿٤٨﴾

اور کافروں اور منافقوں کی اطاعت نہ کیجئے۔اور ان کی اذیت رسانی کی پرواہ نہ کریں۔اور اللہ پر بھروسہ کیجئے اور کارسازی کیلئے اللہ کافی ہے۔(48)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنَاتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِن قَبْلِ أَن تَمَسُّوهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّونَهَا ۖ فَمَتِّعُوهُنَّ وَسَرِّحُوهُنَّ سَرَاحًا جَمِيلًا ﴿٤٩﴾

اے ایمان والو! جب تم مؤمن عورتوں سے نکاح کرو اور پھر انہیں ہاتھ لگانے (مباشرت کرنے) سے پہلے طلاق دے دو۔ تو تمہاری طرف سے ان پر کوئی عدت نہیں ہے جسے تم شمار کرو۔ لہٰذا انہیں کچھ مال دے کر اچھے طریقے سے رخصت کردو۔(49)

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّاۤ اَحْلَلْنَا لَكَ اَزْوَاجَكَ الّٰتِيْۤ اٰتَيْتَ اُجُوْرَهُنَّ وَ مَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ مِمَّاۤ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلَيْكَ وَ بَنٰتِ عَمِّكَ وَ بَنٰتِ عَمّٰتِكَ وَ بَنٰتِ خَالِكَ وَ بَنٰتِ خٰلٰتِكَ الّٰتِيْ هَاجَرْنَ مَعَكَ وَ امْرَاَةً مُّؤْمِنَةً اِنْ وَّهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ اِنْ اَرَادَ النَّبِيُّ اَنْ يَّسْتَنْكِحَهَا ۗ خَالِصَةً لَّكَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ قَدْ عَلِمْنَا مَا فَرَضْنَا عَلَيْهِمْ فِيْۤ اَزْوَاجِهِمْ وَ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ لِكَيْلَا يَكُوْنَ عَلَيْكَ حَرَجٌ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۵۰﴾

اے نبیؐ! ہم نے آپؐ کیلئے آپؐ کی وہ بیویاں حلال کردی ہیں جن کے مہر آپؐ نے ادا کر دیئے ہیں۔ اور وہ لونڈیاں جو اللہ نے بطور غنیمت آپؐ کو عطا کی ہیں۔ اور آپؐ کے چچا کی بیٹیاں اور آپؐ کی پھوپھیوں کی بیٹیاں اور آپؐ کے ماموں کی بیٹیاں اور آپؐ کی خالاؤں کی بیٹیاں جنہوں نے آپؐ کے ساتھ ہجرت کی ہے (یہ سب بھی حلال ہیں)۔ اور اس مؤمن عورت کو بھی (حلال کیا ہے) اگر وہ اپنا نفس نبیؐ کو ھبہ کردے۔ بشرطیکہ نبیؐ بھی اس سے نکاح کرنا چاہیں۔ یہ اجازت صرف آپؐ کیلئے ہے دوسرے مؤمنوں کیلئے نہیں ہے۔ ہم جانتے ہیں جو احکام ہم نے ان پر ان کی بیویوں اور لونڈیوں کے بارے میں فرض کئے ہیں۔ تاکہ آپؐ پر کسی قسم کی تنگی نہ ہو اور اللہ بڑا بخشنے والا، بڑا رحم کرنے والا ہے۔(50)

تُرْجِيْ مَنْ تَشَآءُ مِنْهُنَّ وَ تُــْٔوِيْۤ اِلَيْكَ مَنْ تَشَآءُ ؕ وَ مَنِ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ ؕ ذٰلِكَ اَدْنٰۤى اَنْ تَقَرَّ اَعْيُنُهُنَّ وَ لَا يَحْزَنَّ وَ يَرْضَيْنَ بِمَاۤ اٰتَيْتَهُنَّ كُلُّهُنَّ ؕ وَ اللّٰهُ يَعْلَمُ مَا فِيْ قُلُوْبِكُمْ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَلِيْمًا ﴿۵۱﴾

اپنی ازواج میں سے جس کو چاہیں الگ رکھیں۔ اور جس کو چاہیں اپنے پاس رکھیں۔ اور جن کو آپؐ نے علیحدہ کر دیا تھا اگر ان میں سے کسی کو طلب کرنا چاہیں تو اس میں بھی آپؐ کیلئے کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ یہ بہت بہتر ہے کہ ان (ازواج) کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور وہ رنجیدہ نہ ہوں۔ اور آپؐ انہیں جو کچھ عطا فرمائیں وہ سب کی سب اس پر خوش ہو جائیں۔ اور جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے اللہ اسے جانتا ہے اور بے شک اللہ بڑا جاننے والا، بڑا بردبار ہے۔(51)

لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَآءُ مِنْۢ بَعْدُ وَ لَاۤ اَنْ تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ اَزْوَاجٍ وَّ لَوْ اَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ اِلَّا مَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ رَّقِيْبًا ﴿۵۲﴾

اب اس کے بعد اور عورتیں آپؐ کیلئے حلال نہیں ہیں اور نہ ہی اس کی اجازت ہے کہ ان کے بدلے اور بیویاں لے آئیں۔ اگرچہ ان کا حسن و جمال آپؐ کو کتنا ہی اچھا کیوں نہ لگے۔ سوائے ان لونڈیوں کے جو آپؐ کی ملکیت میں ہیں۔ اور اللہ ہر چیز کا نگران ہے۔(52)

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِيِّ اِلَّاۤ اَنْ يُّؤْذَنَ لَكُمْ اِلٰى طَعَامٍ غَيْرَ نٰظِرِيْنَ اِنٰىهُ ۙ وَ لٰكِنْ اِذَا دُعِيْتُمْ فَادْخُلُوْا فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا وَ لَا مُسْتَاْنِسِيْنَ لِحَدِيْثٍ ؕ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ

فَيَسْتَحْيٖ مِنْكُمْ وَ اللّٰهُ لَا يَسْتَحْيٖ مِنَ الْحَقِّ ؕ وَ اِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَسْـَٔلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ ؕ ذٰلِكُمْ اَطْهَرُ لِقُلُوْبِكُمْ وَ قُلُوْبِهِنَّ ؕ وَ مَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُؤْذُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَ لَاۤ اَنْ تَنْكِحُوْۤا اَزْوَاجَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖۤ اَبَدًا ؕ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمًا ۝۵۳

اے ایمان والو! نبیؐ کے گھروں میں داخل نہ ہوا کرو۔مگر جب تمہیں کھانے کیلئے اندر آنے کی اجازت دی جائے۔اور نہ ہی اس کے پکنے کا انتظار نبیؐ کے گھر میں بیٹھ کر کیا کرو۔لیکن جب تمہیں بلایا جائے تو عین وقت پر اندر داخل ہو جاؤ۔پھر جب کھانا کھا چکو تو فوراً چلے جاؤ۔اور دل بہلانے کیلئے باتوں میں نہ لگے رہو۔کیونکہ تمہارا ایسے بیٹھنا نبیؐ کو ناگوار گزرتا ہے۔مگر وہ تم سے شرم کرتے ہیں۔اور کچھ نہیں کہتے۔اور اللہ حق بات کہنے سے نہیں شرماتا۔اور جب تم ان ازواجِ نبیؐ سے کوئی چیز مانگو تو پردے کے پیچھے سے مانگا کرو۔یہ طریقہ کار تمہارے دلوں کیلئے اور ان کے دلوں کیلئے پاکیزگی کا زیادہ باعث ہے۔اور تمہارے لئے جائز نہیں ہے کہ تم رسولؐ اللہ کو اذیت پہنچاؤ۔اور نہ یہ جائز ہے کہ ان کے بعد کبھی بھی ان کی بیویوں سے نکاح کرو۔بیشک یہ بات اللہ کے نزدیک بہت بڑی گناہ کی بات ہے۔(53)

اِنْ تُبْدُوْا شَيْـًٔا اَوْ تُخْفُوْهُ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۝۵۴

تم اگر کسی چیز کو ظاہر کرو یا اسے چھپاؤ۔بہر حال اللہ ہر چیز کا بڑا جاننے والا ہے۔(54)

لَا جُنَاحَ عَلَيْهِنَّ فِيْۤ اٰبَآىِٕهِنَّ وَ لَاۤ اَبْنَآىِٕهِنَّ وَ لَاۤ اِخْوَانِهِنَّ وَ لَاۤ اَبْنَآءِ اِخْوَانِهِنَّ وَ لَاۤ اَبْنَآءِ اَخَوٰتِهِنَّ وَ لَا نِسَآىِٕهِنَّ وَ لَا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ ۚ وَ اتَّقِيْنَ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدًا ۝۵۵

ان (ازواج النبیؐ) کیلئے اس بات میں کوئی مضائقہ نہیں کہ ان کے باپ، ان کے بیٹے، ان کے بھائی، ان کے بھتیجے، بھانجے اور ان کی اپنی (مسلمان) عورتیں اور ان کی مملوکہ کنیزیں ان کے سامنے آئیں۔اور اللہ سے ڈرتی رہو۔بے شک اللہ ہر چیز پر گواہ ہے۔(55)

اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓىِٕكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝۵۶

بے شک اللہ تعالی اور اس کے فرشتے نبیؐ کو سیدھے راستے کی طرف چلاتے ہیں۔اے ایمان والو! تم بھی ان کے پیچھے چلو اور فرمانبرداری سے چلو۔(56)

اس آیت کو درود کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔اس کی تشریح ہم اسی سورہ کی آیت نمبر 43 کے ذیل میں کر چکے ہیں۔(اگر آپ تفصیل کے ساتھ اس کو سمجھنا چاہیں تو میری کتاب "ما انزل اللہ" میں ایک باب "درود شریف کی حقیقت" موجود ہے۔اس کا مطالعہ فائدہ مند رہے گا۔) ہم نے آیت 43 میں دیکھا ہے کہ یہی عمل اللہ تعالی اور فرشتے مومنوں کے لیے کر رہے ہیں۔هُوَ الَّذِيْ يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ وَ مَلٰٓىِٕكَتُهٗ۔اس آیت کا ترجمہ امام احمد رضا خانؒ نے کیا ہے کہ "وہی اللہ ہے جو درود بھیجتا ہے تم پر اور اس کے فرشتے۔" باقی مترجمین نے وہاں ترجمہ رحمت کر دیا ہے۔ اور فرشتوں کی نسبت یہ کہہ دیا کہ وہ دعائے رحمت کرتے ہیں۔ حالانکہ دونوں جگہ ایک جیسے ہی الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔

اس بات کو سمجھنے کے لیے پوری سورہ احزاب کا مطالعہ کیجئے۔کس طرح سے اللہ تعالی معاشرتی معاملات کے بارے میں احکام دے رہے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی نبیؐ کی بیویوں کے بارے میں احکامات ہیں۔اور مومن عورتوں کے بارے میں پردے کے احکامات ہیں۔ان سب احکامات

کو سامنے رکھ کر یہ بات سمجھ میں آسکتی ہے کہ اگر ان احکامات پر عمل کیا جائے تو واقعی میں جہالت کی تاریکیوں سے نکل کر نور میں آیا جا سکتا ہے۔ مگر ہمارے لوگوں نے صرف زبانی چند الفاظ دہرانے کو ہی یہ سمجھ لیا کہ اس سے یہ فریضہ ادا ہو گیا۔

آیت نمبر 43 کے آخری الفاظ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا یعنی فرمانبرداری کے ساتھ ان احکام پر عمل کرو، کے متصل اگلی آیات اس بات کی وضاحت کر رہی ہیں کہ جو لوگ نبیؐ اور مومنین کو ایذا دیتے ہیں۔یعنی اس سورہ میں موجود احکامات پر عمل نہیں کرتے۔ان کے لیے عذاب کی وعید ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ وَ اَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِيْنًا ۝٥٧

بے شک جو لوگ اللہ اور اس کے رسولؐ کو اذیت پہنچاتے ہیں۔اللہ ان پر دنیا و آخرت میں لعنت کرتا ہے۔اور ان کیلئے رسوا کرنے والا عذاب مہیا کر رکھا ہے۔(57)

وَ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّ اِثْمًا مُّبِيْنًا ۝٥٨

اور جو لوگ مؤمن مردوں اور مؤمن عورتوں کو اذیت پہنچاتے ہیں بغیر کسی وجہ کے۔ بے شک وہ ایک بڑے بہتان اور کھلے ہوئے گناہ کا بوجھ اٹھاتے ہیں۔(58)

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَ بَنٰتِكَ وَ نِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ؕ ذٰلِكَ اَدْنٰۤى اَنْ يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝٥٩

اے نبیؐ! آپ اپنی بیویوں، بیٹیوں اور اہل ایمان کی عورتوں سے کہہ دیجئے کہ وہ باہر نکلتے وقت اپنے اوپر چادر اوڑھ لیا کریں۔یہ طریقہ قریب تر ہے کہ وہ پہچان لی جائیں (کہ شریف بیبیاں ہیں۔) اور ستائی نہ جائیں۔اور اللہ بڑا بخشنے والا، رحم کرنے والا ہے۔(59)

لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ الْمُنٰفِقُوْنَ وَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّ الْمُرْجِفُوْنَ فِي الْمَدِيْنَةِ لَنُغْرِيَنَّكَ بِهِمْ ثُمَّ لَا يُجَاوِرُوْنَكَ فِيْهَاۤ اِلَّا قَلِيْلًا ۝٦٠

اگر منافقین اور وہ لوگ جن کے دلوں میں بیماری ہے اور مدینہ میں افواہیں پھیلانے والے (اپنی حرکتوں سے) باز نہ آئے۔تو ہم آپ کو ان کے خلاف حرکت میں لے آئیں گے۔پھر وہ (مدینہ) میں آپ کے پڑوس میں نہیں رہ سکیں گے مگر بہت کم۔(60)

مَّلْعُوْنِيْنَ ۚ اَيْنَمَا ثُقِفُوْۤا اُخِذُوْا وَ قُتِّلُوْا تَقْتِيْلًا ۝٦١

وہ بھی لعنت کے مارے ہوئے۔وہ جہاں کہیں پائے جائیں، پکڑ لیے جائیں اور بری طرح قتل کئے جائیں۔(61)

سُنَّةَ اللّٰهِ فِي الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ۚ وَ لَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ۝٦٢

جو لوگ ان سے پہلے گزر چکے ہیں ان میں بھی اللہ کا یہی دستور رہا ہے اور آپ اللہ کے دستور میں کوئی تبدیلی نہیں پائیں گے۔(62)

يَسْـَٔلُكَ النَّاسُ عَنِ السَّاعَةِ ؕ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَ مَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ تَكُوْنُ قَرِيْبًا ۝٦٣

لوگ آپؐ سے قیامت کے بارے میں دریافت کرتے ہیں (کب آئے گی؟) آپؐ کہہ دیجئے! کہ اس کا علم تو بس اللہ ہی کے پاس ہے

(اے سائل!) تمہیں کیا خبر شاید قیامت قریب ہی ہو؟ (63)

إِنَّ اللَّهَ لَعَنَ الْكَافِرِينَ وَأَعَدَّ لَهُمْ سَعِيرًا ﴿٦٤﴾

بے شک اللہ نے کافروں پر لعنت کی ہے۔ اوران کیلئے بھڑکتی ہوئی آگ تیار کر رکھی ہے۔ (64)

خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۖ لَا يَجِدُونَ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا ﴿٦٥﴾

جس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ وہ (وہاں) کوئی حامی ومددگار نہیں پائیں گے۔ (65)

يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوهُهُمْ فِي النَّارِ يَقُولُونَ يَا لَيْتَنَا أَطَعْنَا اللَّهَ وَأَطَعْنَا الرَّسُولَا ﴿٦٦﴾

جس دن ان کے چہرے (دوزخ کی) آگ میں الٹ پلٹ کئے جائیں گے۔ تو وہ کہیں گے کہ کاش ہم نے اللہ کی اطاعت کی ہوتی۔ اور کاش ہم نے رسولؐ کی اطاعت کی ہوتی۔ (66)

وَقَالُوا رَبَّنَا إِنَّا أَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَاءَنَا فَأَضَلُّونَا السَّبِيلَا ﴿٦٧﴾

اور وہ کہیں گے اے ہمارے پروردگار! ہم نے اپنی سرداروں اور بڑے لوگوں (بزرگوں) کی اطاعت کی تھی۔ سوانہوں نے سیدھے راستہ سے ہمیں بھٹکا دیا۔ (67)

یہاں اللہ تعالی بتارہے ہیں کہ ان لوگوں نے اپنے بڑوں یعنی پیروں، علماء اور مشائخ کی اندھی تقلید کی۔ اور اپنی عقل سے بالکل بھی کام نہیں لیا۔ اب وہ بڑے چونکہ گمراہ تھے تو آگ کے عذاب میں جا پہنچے۔ تو یہ لوگ ان کی اندھی پیروی کرتے ہوئے، ان کے پیچھے آگ میں جا پہنچے۔ چونکہ انسان اللہ تعالی کا شاہکار دل ودماغ کے استعمال کی بنا پر ہے۔ اس لیے اس کے لیے یہ لازم ہے کہ وہ غور وفکر کرے کہ جونسا راستہ اس نے اختیار کیا ہے وہ وحی الہی کے مطابق ہے یا نہیں۔

رَبَّنَا آتِهِمْ ضِعْفَيْنِ مِنَ الْعَذَابِ وَالْعَنْهُمْ لَعْنًا كَبِيرًا ﴿٦٨﴾

اے ہمارے پروردگار! انہیں دوہرا عذاب دے اوران پر بہت بڑی لعنت کر۔ (68)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ آذَوْا مُوسَىٰ فَبَرَّأَهُ اللَّهُ مِمَّا قَالُوا ۚ وَكَانَ عِنْدَ اللَّهِ وَجِيهًا ﴿٦٩﴾

اے ایمان والو! ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جنہوں نے موسیٰؑ کو اذیت پہنچائی تھی تو اللہ نے انہیں ان کی ان باتوں (الزامات اور تہمتوں) سے بَری کر دیا۔ اور وہ اللہ کے نزدیک بڑے معزز تھے۔ (69)

بنی اسرائیل نے موسیٰؑ کو ہر موقع پر اذیت پہنچائی۔ اور جب بھی وہ کسی ناگہاں آفت میں مبتلا ہوتے تو اس کا الزام موسیٰؑ کو دیتے۔ قرآن کریم نے جگہ جگہ ان واقعات کو دہرایا ہے۔ تو اللہ تعالی نے موسیٰؑ کو ان تمام الزامات اور تہمتوں سے بری قرار دیا۔ اب ہمارے ہاں اس بنیاد پر ایک روایت بیان کی جاتی ہے کہ موسیٰؑ کے جسم میں کوئی عیب تھا تو جس پر بنی اسرائیل آپ پر طعن وتشنیع کرتے۔ تو اللہ تعالی نے قوم بنی اسرائیل کو موسیٰؑ کو (معاذ اللہ) ننگا کر کے دکھا دیا۔ جس سے قوم کو یقین ہو گیا کہ ان کو کوئی عیب نہیں ہے۔

ایک نبی کے بارے میں اس طرح کی بات کرنا بالکل بھی نہیں زیب دیتا۔ اور ایسی وضعی روایات کی وجہ سے انبیاءؑ ، اور امہات المومنین اور دیگر صحابہ کرامؓ کی بھی توہین ہوتی ہے۔ تو ان وضعی روایات پر ہرگز دھیان نہیں دینا چاہیے اور قرآن سے درست راہنمائی لینی چاہئے۔ سورہ

البقرہ آیت 108 میں اللہ تعالی نے مومنوں سے فرمایا کہ کیا تم اپنے رسول سے ایسے سوال کرنا چاہتے ہو جس طرح موسیٰؑ کی قوم نے ان سے کیے۔تو یہاں سے یہ پتا چلتا ہے کہ بنی اسرائیل کی بے جا فرمائشوں اور الٹے سیدھے سوالات موسیٰؑ کے لیے اذیت کا باعث تھے نہ کہ کوئی جسمانی نقص۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ قُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ۙ۝۷۰

اے ایمان والو! اللہ کی نافرمانی سے ڈرو۔اور صاف سیدھی بات کیا کرو۔(70)

يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ۝۷۱

اللہ تمہارے اعمال درست کر دے گا اور تمہارے گناہوں کو معاف فرمائے گا۔جو شخص اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کرے گا اُس نے بڑی کامیابی حاصل کی (71)

اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ الْجِبَالِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَ اَشْفَقْنَ مِنْهَا وَ حَمَلَهَا الْاِنْسَانُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا ۙ۝۷۲

ہم نے اس امانت (اختیار و ارادہ) کو آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں کے سامنے پیش کیا تو وہ اُسے اٹھانے کے لیے تیار نہ ہوئے۔اور اس سے ڈر گئے، مگر انسان نے اسے اٹھالیا، بے شک وہ بڑا ظالم اور جاہل ہے۔(72)

لِّيُعَذِّبَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَ الْمُنٰفِقٰتِ وَ الْمُشْرِكِيْنَ وَ الْمُشْرِكٰتِ وَ يَتُوْبَ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝۷۳

اِس بار امانت کو اٹھانے کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ اللہ منافق مردوں اور عورتوں، اور مشرک مردوں اور عورتوں کو سزا دے۔اور مومن مَردوں اور عورتوں کی توبہ قبول کرے۔اور اللہ درگزر فرمانے والا اور رحم کرنے والا ہے۔(73)

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

34- سورہ سبا

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

میں شروع کرتا ہوں اللہ کے نام کے ساتھ، جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے۔

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الۡاَرۡضِ وَ لَہُ الۡحَمۡدُ فِی الۡاٰخِرَۃِ ؕ وَ ہُوَ الۡحَکِیۡمُ الۡخَبِیۡرُ ﴿۱﴾

ہر قسم کی تعریف اللہ کیلئے ہے جو آسمانوں اور زمین کی ہر چیز کا مالک ہے۔ اور آخرت میں بھی ہر قسم کی تعریف اسی کیلئے ہے۔ اور وہ بڑا حکمت والا، بڑا باخبر ہے۔(1)

یَعۡلَمُ مَا یَلِجُ فِی الۡاَرۡضِ وَ مَا یَخۡرُجُ مِنۡہَا وَ مَا یَنۡزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَ مَا یَعۡرُجُ فِیۡہَا ؕ وَ ہُوَ الرَّحِیۡمُ الۡغَفُوۡرُ ﴿۲﴾

وہ جانتا ہے جو کچھ زمین کے اندر داخل ہوتا ہے اور جو کچھ اس میں سے نکلتا ہے۔ اور جو کچھ آسمان سے اترتا ہے اور جو کچھ اس میں چڑھتا ہے۔ وہ بڑا رحم کرنے والا، بڑا بخشنے والا ہے۔(2)

وَ قَالَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا لَا تَاۡتِیۡنَا السَّاعَۃُ ؕ قُلۡ بَلٰی وَ رَبِّیۡ لَتَاۡتِیَنَّکُمۡ ۙ عٰلِمِ الۡغَیۡبِ ۚ لَا یَعۡزُبُ عَنۡہُ مِثۡقَالُ ذَرَّۃٍ فِی السَّمٰوٰتِ وَ لَا فِی الۡاَرۡضِ وَ لَاۤ اَصۡغَرُ مِنۡ ذٰلِکَ وَ لَاۤ اَکۡبَرُ اِلَّا فِیۡ کِتٰبٍ مُّبِیۡنٍ ﴿۳﴾

اور کافر کہتے ہیں کہ ہم پر قیامت نہیں آئے گی آپ کہہ دیجئے! کہ وہ ضرور آئے گی مجھے قسم ہے اپنے پروردگار کی جو عالم الغیب ہے جس سے آسمانوں اور زمین کی ذرہ برابر کوئی چیز پوشیدہ نہیں ہے۔ اور نہ اس ذرہ سے کوئی چھوٹی چیز ہے اور نہ بڑی، مگر وہ کتاب مبین میں درج ہے۔(3)

لِّیَجۡزِیَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؕ اُولٰٓئِکَ لَہُمۡ مَّغۡفِرَۃٌ وَّ رِزۡقٌ کَرِیۡمٌ ﴿۴﴾

(اور قیامت اس لئے آئے گی) تا کہ اللہ ان لوگوں کو جزا دے جو ایمان لائے اور نیک عمل کئے۔ یہی وہ (خوش قسمت) لوگ ہیں جن کیلئے بخشش اور باعزت رزق ہے۔(4)

وَ الَّذِیۡنَ سَعَوۡ فِیۡۤ اٰیٰتِنَا مُعٰجِزِیۡنَ اُولٰٓئِکَ لَہُمۡ عَذَابٌ مِّنۡ رِّجۡزٍ اَلِیۡمٌ ﴿۵﴾

اور جو لوگ ہماری آیتوں کے بارے میں (انہیں جھٹلا کر) ہمیں ہرانے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہی وہ بدبخت لوگ ہیں جن کیلئے سخت قسم کا دردناک عذاب ہے۔(5)

وَيَرَى الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ الَّذِيٓ أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ هُوَ الْحَقَّ ۙ وَيَهْدِيٓ إِلَىٰ صِرَاطِ الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ ۝٦

اور جنہیں علم دیا گیا ہے وہ جانتے ہیں وہ جو (قرآن) آپؐ کے پروردگار کی طرف سے آپؐ پر نازل کیا گیا ہے وہ حق ہے۔ اور وہ غالب اور لائقِ تعریف (اللہ) کے راستہ کی طرف راہنمائی کرتا ہے۔(6)

وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا هَلْ نَدُلُّكُمْ عَلَىٰ رَجُلٍ يُنَبِّئُكُمْ إِذَا مُزِّقْتُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ ۙ إِنَّكُمْ لَفِي خَلْقٍ جَدِيدٍ ۝٧

اور کافر (ایک دوسرے سے) کہتے ہیں کہ کیا ہم تمہیں ایسا آدمی بتائیں جو تمہیں خبر دیتا ہے کہ جب تم مرنے کے بعد بالکل ریزہ ریزہ کر دیئے جاؤ گے، تو تم ازسرِ نو پیدا کئے جاؤ گے۔(7)

أَفْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَمْ بِهِ جِنَّةٌ ۗ بَلِ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ فِي الْعَذَابِ وَالضَّلَالِ الْبَعِيدِ ۝٨

کیا یہ اللہ پر جھوٹا بہتان باندھتا ہے یا اسے دیوانگی ہے۔ (ایسا ہرگز نہیں ہے) بلکہ وہ لوگ جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے وہ عذاب اور دور کی گمراہی (سخت گمراہی) میں مبتلا ہیں۔(8)

أَفَلَمْ يَرَوْا إِلَىٰ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ مِنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ۚ إِنْ نَشَأْ نَخْسِفْ بِهِمُ الْأَرْضَ أَوْ نُسْقِطْ عَلَيْهِمْ كِسَفًا مِنَ السَّمَاءِ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِكُلِّ عَبْدٍ مُنِيبٍ ۝٩

کیا انہوں نے اسے نہیں دیکھا جو ان کے آگے اور پیچھے ہے (ان کو محیط ہے) یعنی آسمان و زمین! اگر ہم چاہیں تو انہیں زمین میں دھنسا دیں یا ان پر آسمان کے کچھ ٹکڑے گرا دیں۔ بے شک اس میں اللہ کی طرف رجوع کرنے والے بندہ کیلئے ایک نشانی ہے۔(9)

وَلَقَدْ آتَيْنَا دَاوُودَ مِنَّا فَضْلًا ۖ يَا جِبَالُ أَوِّبِي مَعَهُ وَالطَّيْرَ ۖ وَأَلَنَّا لَهُ الْحَدِيدَ ۝١٠

اور بلاشبہ ہم نے داؤدؑ کو اپنے ہاں سے بڑی فضیلت عطا کی تھی۔ (اور پہاڑوں سے کہا) اے پہاڑو! ان کے ساتھ تسبیح کرو اور پرندوں کو بھی یہی حکم دیا۔ اور ہم نے ان کیلئے لوہا نرم کر دیا۔(10)

أَنِ اعْمَلْ سَابِغَاتٍ وَقَدِّرْ فِي السَّرْدِ ۖ وَاعْمَلُوا صَالِحًا ۖ إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ۝١١

اس ہدایت کے ساتھ کہ زرہیں بناؤ۔ اور ان کے حلقے ٹھیک اندازے پر رکھو۔ (اے آل داؤدؑ) نیک عمل کرو۔ جو کچھ تم کرتے ہو اُس کو میں دیکھ رہا ہوں(11)

وَلِسُلَيْمَانَ الرِّيحَ غُدُوُّهَا شَهْرٌ وَرَوَاحُهَا شَهْرٌ ۖ وَأَسَلْنَا لَهُ عَيْنَ الْقِطْرِ ۖ وَمِنَ الْجِنِّ مَنْ يَعْمَلُ بَيْنَ يَدَيْهِ بِإِذْنِ رَبِّهِ ۖ وَمَنْ يَزِغْ مِنْهُمْ عَنْ أَمْرِنَا نُذِقْهُ مِنْ عَذَابِ السَّعِيرِ ۝١٢

اور ہم نے سلیمانؑ کیلئے ہوا کو مسخر کر دیا۔ جس کا صبح کا سفر ایک مہینہ کی راہ تک تھا اور شام کا ایک مہینہ کی راہ تک۔ اور ہم نے ان کیلئے پگھلے ہوئے تانبے کا چشمہ جاری کیا۔ اور جنات میں سے کچھ ایسے تھے جو سلیمانؑ کے پروردگار کے حکم سے ان کے سامنے کام کرتے تھے۔ اور ان (جنوں) میں سے جو ہمارے حکم سے سرتابی کرے، ہم اسے بھڑکتی ہوئی آگ کا مزہ چکھائیں گے۔(12)

يَعْمَلُونَ لَهُ مَا يَشَاءُ مِنْ مَحَارِيبَ وَتَمَاثِيلَ وَجِفَانٍ كَالْجَوَابِ وَقُدُورٍ رَاسِيَاتٍ ۚ اعْمَلُوا آلَ دَاوُودَ

شُكْرًا ؕ وَ قَلِيْلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُوْرُ ﴿۱۳﴾

وہ ان کیلئے وہ کچھ کرتے تھے جو وہ چاہتے تھے۔جیسے محرابیں (مقدس اونچی عمارتیں) اور مجسمے اور بڑے بڑے پیالے جیسے حوض۔اور گڑھی ہوئی دیگیں۔اے داوٗدؑ کے خاندان والو! میرا شکر ادا کرو۔اور میرے بندوں میں شکر گزار بہت ہی کم ہیں۔(13)

فَلَمَّا قَضَيْنَا عَلَيْهِ الْمَوْتَ مَا دَلَّهُمْ عَلٰى مَوْتِهٖۤ اِلَّا دَآبَّةُ الْاَرْضِ تَاْكُلُ مِنْسَاَتَهٗ ۚ فَلَمَّا خَرَّ تَبَيَّنَتِ الْجِنُّ اَنْ لَّوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ الْغَيْبَ مَا لَبِثُوْا فِي الْعَذَابِ الْمُهِيْنِ ﴿۱۴﴾

اور جب ہم نے سلیمانؑ پر موت کا فیصلہ نافذ کیا (اور وہ فوت ہو گئے)۔تو ان کی موت کا پتہ ان (جنات) کو نہیں دیا مگر اس دیمک نے جو ان کے عصا کو کھا رہی تھی۔تو جب (عصا کھوکھلا ہو گیا اور) آپؑ زمین پر گر گئے۔تو جنات پر اصلی حالت کھل گئی کہ اگر وہ غیب جانتے ہوتے تو (اتنے لمبے عرصے تک) اس رسوا کن عذاب میں مبتلا نہ رہتے۔(14)

لَقَدْ كَانَ لِسَبَاٍ فِيْ مَسْكَنِهِمْ اٰيَةٌ ۚ جَنَّتٰنِ عَنْ يَّمِيْنٍ وَّ شِمَالٍ ؕ كُلُوْا مِنْ رِّزْقِ رَبِّكُمْ وَ اشْكُرُوْا لَهٗ ؕ بَلْدَةٌ طَيِّبَةٌ وَّ رَبٌّ غَفُوْرٌ ﴿۱۵﴾

قبیلہ سبا والوں کیلئے ان کی آبادی میں (قدرتِ خدا کی) ایک نشانی موجود تھی۔یعنی دو باغ تھے دائیں اور بائیں۔(اور ان سے کہہ دیا گیا) کہ اپنے پروردگار کے رزق سے کھاؤ اور اس کا شکر ادا کرو۔شہر ہے پاک اور پروردگار ہے بخشنے والا۔(15)

فَاَعْرَضُوْا فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ سَيْلَ الْعَرِمِ وَ بَدَّلْنٰهُمْ بِجَنَّتَيْهِمْ جَنَّتَيْنِ ذَوَاتَيْ اُكُلٍ خَمْطٍ وَّ اَثْلٍ وَّ شَيْءٍ مِّنْ سِدْرٍ قَلِيْلٍ ﴿۱۶﴾

پس انہوں نے روگردانی کی تو ہم نے ان پر بند توڑ سیلاب چھوڑ دیا۔اور ان کے ان دو باغوں کو ایسے دو باغوں سے بدل دیا جن کے پھل بدمزہ تھے اور جھاؤ کے کچھ درخت۔اور کچھ تھوڑی سی بیریاں۔(16)

ذٰلِكَ جَزَيْنٰهُمْ بِمَا كَفَرُوْا ؕ وَ هَلْ نُجٰزِيْۤ اِلَّا الْكَفُوْرَ ﴿۱۷﴾

یہ ہم نے انہیں ان کی ناشکری کی پاداش میں سزا دی۔اور ہم ایسی سزا صرف ناشکرے انسان کو ہی دیتے ہیں۔(17)

وَ جَعَلْنَا بَيْنَهُمْ وَ بَيْنَ الْقُرَى الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا قُرًى ظَاهِرَةً وَّ قَدَّرْنَا فِيْهَا السَّيْرَ ؕ سِيْرُوْا فِيْهَا لَيَالِيَ وَ اَيَّامًا اٰمِنِيْنَ ﴿۱۸﴾

اور ہم نے ان کے اور ان کی بستیوں کے درمیان جن کو ہم نے برکت دی تھی (سرِ راہ) کئی اور نمایاں بستیاں بسا دیں۔اور ہم نے ان میں سفر کی منزلیں ایک اندازے پر مقرر کر دیں۔کہ جب چاہو راتوں میں، دنوں میں امن و عافیت سے چلو پھرو۔(18)

فَقَالُوْا رَبَّنَا بٰعِدْ بَيْنَ اَسْفَارِنَا وَ ظَلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ فَجَعَلْنٰهُمْ اَحَادِيْثَ وَ مَزَّقْنٰهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ﴿۱۹﴾

مگر انہوں نے کہا اے ہمارے پروردگار! ہمارے سفر بہت طویل کر دے۔اور یہ کہہ کر انہوں نے اپنے اوپر ظلم کیا۔سو ہم نے انہیں برباد

کر کے افسانہ بنا دیا۔اور بالکل ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ بے شک اس میں نشانیاں ہیں ہر بہت صبر کرنے اور بہت شکر کرنے والے کیلئے۔(19)

وَ لَقَدْ صَدَّقَ عَلَيْهِمْ اِبْلِيْسُ ظَنَّهٗ فَاتَّبَعُوْهُ اِلَّا فَرِيْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۲۰﴾

بیشک شیطان نے ان لوگوں کے بارے میں اپنا خیال سچا کر دکھایا۔پس انہوں نے اس کی پیروی کی سوائے اہل ایمان کے ایک گروہ کے۔(20)

وَ مَا كَانَ لَهٗ عَلَيْهِمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يُّؤْمِنُ بِالْاٰخِرَةِ مِمَّنْ هُوَ مِنْهَا فِيْ شَكٍّ ؕ وَ رَبُّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَفِيْظٌ ﴿۲۱﴾

اور شیطان کو ان پر ایسی طاقت نہیں تھی کہ جس سے وہ بے اختیار ہو جائیں۔لیکن یہ سب کچھ اس لئے کہ ہم معلوم کریں کہ کون آخرت پر ایمان رکھتا ہے۔اور کون اس سے متعلق شک میں ہے۔اور آپ کا پروردگار ہر چیز پر نگران ہے۔(21)

قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۚ لَا يَمْلِكُوْنَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَ لَا فِي الْاَرْضِ وَ مَا لَهُمْ فِيْهِمَا مِنْ شِرْكٍ وَّ مَا لَهٗ مِنْهُمْ مِّنْ ظَهِيْرٍ ﴿۲۲﴾

اے رسولؐ! (ان مشرکین سے) کہہ دیجئے! تم ان کو پکارو جنہیں تم اللہ کے سوا معبود سمجھتے ہو۔پھر دیکھو وہ ذرہ بھر چیز کے بھی مالک نہیں ہیں، نہ آسمانوں اور زمین میں، اور نہ ہی ان کی ان دونوں کی ملکیت میں کوئی شراکت ہے۔اور نہ ہی ان میں سے کوئی آسمان و زمین کے بنانے میں اللہ کا مددگار رہے۔(22)

وَ لَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا لِمَنْ اَذِنَ لَهٗ ؕ حَتّٰۤى اِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ قَالُوْا مَا ذَا ۙ قَالَ رَبُّكُمْ ؕ قَالُوا الْحَقَّ ۚ وَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ ﴿۲۳﴾

اور اللہ کے ہاں کسی کی شفاعت فائدہ نہیں دے گی مگر جس کو اللہ اجازت دے۔یعنی جو لوگ سمجھتے تھے کہ اللہ کے سوا اور (بت، بزرگ اور فرشتے) شفاعت کریں گے! جب ان کے دلوں سے گھبراہٹ دور کر دی جائے گی تو فرشتے ان سے پوچھیں گے، کیا کہا تھا تمہارے رب نے؟ تو وہ کہیں گے کہ واقعی درست کہا تھا۔کہ یہاں کوئی مدد نہیں کرے گا اور نہ کوئی شفاعت۔اور اللہ ہی بلند و بالا اور بزرگ و برتر ہے۔(23)

قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ قُلِ اللّٰهُ ۙ وَ اِنَّاۤ اَوْ اِيَّاكُمْ لَعَلٰى هُدًى اَوْ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۲۴﴾

آپؐ کہہ دیجئے! کہ آسمانوں اور زمین سے تمہیں کون روزی دیتا ہے؟ پھر فرمایئے! کہ اللہ! اور بے شک ہم یا تم میں سے کوئی ایک گروہ ہدایت پر ہے اور ایک گروہ کھلی ہوئی گمراہی میں ہے؟۔(24)

قُلْ لَّا تُسْـَٔلُوْنَ عَمَّاۤ اَجْرَمْنَا وَ لَا نُسْـَٔلُ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۵﴾

آپؐ کہہ دیجئے! کہ تم سے ہمارے جرائم کی بابت باز پرس نہیں ہوگی اور نہ ہم سے تمہارے اعمال کے بارے میں سوال ہوگا۔(25)

قُلْ يَجْمَعُ بَيْنَنَا رَبُّنَا ثُمَّ يَفْتَحُ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ ؕ وَ هُوَ الْفَتَّاحُ الْعَلِيْمُ ﴿۲۶﴾

آپؐ کہہ دیجئے کہ ایک دن ہمارا پروردگار ہم سب کو جمع کرے گا۔پھر ہمارے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ کرے گا۔اور وہ بڑا فیصلہ کرنے والا

اور بڑا جاننے والا ہے۔(26)

قُلۡ اَرُوۡنِیَ الَّذِیۡنَ اَلۡحَقۡتُمۡ بِہٖ شُرَکَآءَ کَلَّا ؕ بَلۡ ہُوَ اللّٰہُ الۡعَزِیۡزُ الۡحَکِیۡمُ ﴿۲۷﴾

آپؐ کہہ دیجئے! ذرا مجھے تو دکھاؤ وہ جنہیں تم نے شریک بنا کر اللہ کے ساتھ ملا رکھا ہے؟ ہرگز نہیں! بلکہ وہ اللہ ہی ہے جو بڑا غالب اور بڑا حکمت والا ہے۔(27)

وَ مَاۤ اَرۡسَلۡنٰکَ اِلَّا کَآفَّۃً لِّلنَّاسِ بَشِیۡرًا وَّ نَذِیۡرًا وَّ لٰکِنَّ اَکۡثَرَ النَّاسِ لَا یَعۡلَمُوۡنَ ﴿۲۸﴾

اور ہم نے آپؐ کو نہیں بھیجا مگر تمام انسانوں کیلئے بشیر ونذیر بنا کر۔ مگر اکثر لوگ جانتے نہیں ہیں۔(28)

سورہ احزاب آیت نمبر 45 میں ہم یہ واضح کر چکے ہیں کہ اللہ تعالی نے نبی کریمؐ کو بھی بشیر اور نذیر کہا۔ اور قرآن کریم کو بھی بشیر اور نذیر کہا ہے۔ اس لیے جہاں تک نبیؐ کا دائرہ کار تھا یعنی ان کا اپنا دور اور ان کے مخاطب لوگ۔ ان کے لیے تو آپؐ بشیر اور نذیر تھے۔ مگر جہاں تک آپؐ نہیں پہنچے۔ وہاں یہ فریضہ قرآن کریم ادا کرے گا۔ چونکہ نبی زمان ومکان کی حدود کا پابند ہوتا ہے، اس لیے اس کا دائرہ عمل محدود ہوتا ہے۔ اور آپؐ کے دنیا سے تشریف لے جانے کے بعد قیامت تک آنے والے انسانوں کے لیے قرآن کریم ہی بشیر اور نذیر ہے۔

وَ یَقُوۡلُوۡنَ مَتٰی ہٰذَا الۡوَعۡدُ اِنۡ کُنۡتُمۡ صٰدِقِیۡنَ ﴿۲۹﴾

اور وہ کہتے ہیں کہ اگر تم سچے ہو تو بتاؤ یہ وعدہ کب پورا ہوگا؟(29)

قُلۡ لَّکُمۡ مِّیۡعَادُ یَوۡمٍ لَّا تَسۡتَاۡخِرُوۡنَ عَنۡہُ سَاعَۃً وَّ لَا تَسۡتَقۡدِمُوۡنَ ﴿۳۰﴾

آپؐ کہہ دیجئے! تمہارے لئے وعدہ کا ایک دن مقرر ہے جس سے نہ تم ایک گھڑی پیچھے ہٹ سکتے ہو اور نہ آگے بڑھ سکتے ہو۔(30)

وَ قَالَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا لَنۡ نُّؤۡمِنَ بِہٰذَا الۡقُرۡاٰنِ وَ لَا بِالَّذِیۡ بَیۡنَ یَدَیۡہِ ؕ وَ لَوۡ تَرٰۤی اِذِ الظّٰلِمُوۡنَ مَوۡقُوۡفُوۡنَ عِنۡدَ رَبِّہِمۡ ۚۖ یَرۡجِعُ بَعۡضُہُمۡ اِلٰی بَعۡضِ ۣ الۡقَوۡلَ ۚ یَقُوۡلُ الَّذِیۡنَ اسۡتُضۡعِفُوۡا لِلَّذِیۡنَ اسۡتَکۡبَرُوۡا لَوۡ لَاۤ اَنۡتُمۡ لَکُنَّا مُؤۡمِنِیۡنَ ﴿۳۱﴾

اور کافر کہتے ہیں کہ ہم نہ اس قرآن پر ایمان لائیں گے اور نہ اس سے پہلے نازل شدہ کتابوں پر۔ (اے پیغمبرؐ) کاش تم دیکھتے جب ظالم لوگ اپنے پروردگار کے حضور سوال و جواب کیلئے کھڑے کئے جائیں گے۔ اور ایک گروہ ، دوسرے کی بات رد کر رہا ہوگا چنانچہ وہ لوگ جو دنیا میں کمزور سمجھے جاتے تھے وہ ان سے کہیں گے جو بڑے (سردار، پیر، علماء ومشائخ) بنے ہوئے تھے کہ اگر تم نہ ہوتے تو ہم ضرور ایمان لے آئے ہوتے۔(31)

قَالَ الَّذِیۡنَ اسۡتَکۡبَرُوۡا لِلَّذِیۡنَ اسۡتُضۡعِفُوۡۤا اَنَحۡنُ صَدَدۡنٰکُمۡ عَنِ الۡہُدٰی بَعۡدَ اِذۡ جَآءَکُمۡ بَلۡ کُنۡتُمۡ مُّجۡرِمِیۡنَ ﴿۳۲﴾

بڑے لوگ کمزور لوگوں سے جواب میں کہیں گے، کیا ہم نے تمہیں ہدایت سے روکا تھا جبکہ وہ تمہارے پاس آئی تھی؟ بلکہ تم خود ہی مجرم ہو۔(32)

وَ قَالَ الَّذِیۡنَ اسۡتُضۡعِفُوۡا لِلَّذِیۡنَ اسۡتَکۡبَرُوۡا بَلۡ مَکۡرُ الَّیۡلِ وَ النَّہَارِ اِذۡ تَاۡمُرُوۡنَنَاۤ اَنۡ نَّکۡفُرَ بِاللّٰہِ وَ نَجۡعَلَ لَہٗۤ اَنۡدَادًا ؕ وَ اَسَرُّوا النَّدَامَۃَ لَمَّا رَاَوُا الۡعَذَابَ ؕ وَ جَعَلۡنَا الۡاَغۡلٰلَ فِیۡۤ اَعۡنَاقِ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا ؕ

هَلْ يُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۳۳﴾

اور کمزور لوگ جواب میں بڑوں سے کہیں گے! کہ (اس طرح نہیں ہے) بلکہ تمہارے شب و روز کے مکر و فریب نے ہمیں قبولِ حق سے باز رکھا۔ جبکہ تم ہمیں حکم دیتے تھے کہ ہم اللہ کے ساتھ کفر کریں اور اس کے ہمسر (شریک) ٹھہرائیں۔ اور یہ لوگ جب عذابِ الٰہی کو دیکھیں گے تو ندامت و پشیمانی کو دل میں چھپائیں گے (دلوں میں پچھتائیں گے)۔ اور ہم کافروں کی گردنوں میں طوق ڈالیں گے یہ لوگ دنیا میں جیسے عمل کرتے تھے آج ان کا ہی ان کو بدلہ دیا جائے گا۔(33)

وَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَآ ۙ اِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿۳۴﴾

اور ہم نے جب بھی کسی بستی میں کوئی ڈرانے والا بھیجا۔ تو وہاں کے آسودہ حال لوگوں نے یہی کہا کہ جس دین کے ساتھ تم بھیجے گئے ہو ہم اسے نہیں مانتے۔(34)

وَقَالُوْا نَحْنُ اَكْثَرُ اَمْوَالًا وَّاَوْلَادًا ۙ وَّمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ ﴿۳۵﴾

اور ہمیشہ یہ بھی کہا ہم مال و اولاد میں تم سے زیادہ ہیں۔ اور ہم کو کبھی بھی عذاب نہیں دیا جائے گا۔(35)

قُلْ اِنَّ رَبِّيْ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۶﴾

کہہ دیجئے! کہ میرا پروردگار جس کیلئے چاہتا ہے رزق کشادہ کر دیتا ہے۔ اور جس کیلئے چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے۔ لیکن اکثر لوگ اس حقیقت کو جانتے نہیں ہیں۔(36)

وَمَآ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ بِالَّتِيْ تُقَرِّبُكُمْ عِنْدَنَا زُلْفٰٓى اِلَّا مَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ جَزَآءُ الضِّعْفِ بِمَا عَمِلُوْا وَهُمْ فِي الْغُرُفٰتِ اٰمِنُوْنَ ﴿۳۷﴾

اور تمہارے مال اور تمہاری اولاد ایسی چیز نہیں ہیں جو تمہیں ہمارا مقرب بنائیں۔ مگر وہ جو ایمان لائے اور نیک عمل کرے (اسے ہمارا قرب حاصل ہوگا)۔ ایسے لوگوں کیلئے ان کے عمل کی دوگنی جزا ہے اور وہ بہشت کے بالاخانوں میں امن و اطمینان سے رہیں گے۔(37)

وَالَّذِيْنَ يَسْعَوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ اُولٰٓئِكَ فِي الْعَذَابِ مُحْضَرُوْنَ ﴿۳۸﴾

رہے وہ لوگ جو ہماری آیات کو نیچا دکھانے کے لیے دوڑ دھوپ کرتے ہیں، تو وہ عذاب میں مبتلا ہوں گے(38)

قُلْ اِنَّ رَبِّيْ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ لَهٗ ۭ وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهٗ ۚ وَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿۳۹﴾

آپؐ کہہ دیجئے! میرا پروردگار اپنے بندوں میں سے جس کا چاہتا ہے رزق کشادہ کر دیتا ہے اور جس کا چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے۔ اور جو کچھ تم (راہِ خدا میں) خرچ کرتے ہو تو وہ اس کے عوض عطا کرتا ہے۔ اور وہ بہترین روزی دینے والا ہے۔(39)

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ثُمَّ يَقُوْلُ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اَهٰٓؤُلَآءِ اِيَّاكُمْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ ﴿۴۰﴾

اور جس دن وہ لوگوں کو جمع کرے گا پھر فرشتوں سے پوچھے گا! کیا یہ لوگ تمہاری ہی عبادت کرتے تھے؟(40)

قَالُوْا سُبْحٰنَكَ اَنْتَ وَلِيُّنَا مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ بَلْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ الْجِنَّ ۚ اَكْثَرُهُمْ بِهِمْ مُّؤْمِنُوْنَ ﴿٤١﴾

وہ کہیں گے پاک ہے تیری ذات! تو ہمارا آقا ہے نہ کہ وہ (ہمارا تعلق تجھ سے ہے نہ کہ ان سے)۔ بلکہ یہ تو جنات کی عبادت کیا کرتے تھے۔ ان کی اکثریت انہی پر ایمان واعتقاد رکھتی تھی۔(41)

فَالْيَوْمَ لَا يَمْلِكُ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ نَّفْعًا وَّلَا ضَرًّا ؕ وَنَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ذُوْقُوْا عَذَابَ النَّارِ الَّتِيْ كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ﴿٤٢﴾

(ارشادِ قدرت ہوگا) آج تم میں سے کوئی نہ کسی دوسرے کو نفع پہنچا سکے گا اور نہ نقصان۔ اور ہم ظالموں سے کہیں گے کہ اب عذاب جہنم کا مزہ چکھو، جسے تم جھٹلایا کرتے تھے۔(42)

وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالُوْا مَا هٰذَآ اِلَّا رَجُلٌ يُّرِيْدُ اَنْ يَّصُدَّكُمْ عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَآؤُكُمْ ۚ وَقَالُوْا مَا هٰذَآ اِلَّآ اِفْكٌ مُّفْتَرًى ؕ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ ۙ اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿٤٣﴾

اور جب ان کے سامنے ہماری واضح آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ یہ شخص تو بس یہ چاہتا ہے کہ تمہیں تمہارے باپ دادا کے معبودوں سے روکے۔ اور کہتے ہیں کہ یہ قرآن صرف ایک گھڑا ہوا جھوٹ ہے۔ اور جب بھی کافروں کے پاس حق آیا تو انہوں نے یہی کہا کہ یہ تو کھلا ہوا جادو ہے۔(43)

وَمَآ اٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ كُتُبٍ يَّدْرُسُوْنَهَا وَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمْ قَبْلَكَ مِنْ نَّذِيْرٍ ﴿٤٤﴾ؕ

حالانکہ ہم نے نہ انہیں کوئی کتابیں دیں جنہیں وہ پڑھتے ہیں۔ اور نہ ہی آپؐ سے پہلے ان کی طرف کوئی ڈرانے والا بھیجا ہے۔(44)

وَكَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۙ وَمَا بَلَغُوْا مِعْشَارَ مَآ اٰتَيْنٰهُمْ فَكَذَّبُوْا رُسُلِيْ ۣ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ﴿٤٥﴾

اور وہ ان سے پہلے گزرے ہوئے نبیوں کو جھٹلا چکے ہیں۔ اور جو کچھ (ساز و سامان اور قوت و طاقت) ان کو عطا کیا تھا یہ (کفارِ مکہ) تو اس کے عشرِ عشیر کو بھی نہیں پہنچے۔ لیکن جب پہلے لوگوں نے میرے رسولوں کو جھٹلایا تو میری سزا کیسی سخت تھی؟(45)

قُلْ اِنَّمَآ اَعِظُكُمْ بِوَاحِدَةٍ ۚ اَنْ تَقُوْمُوْا لِلّٰهِ مَثْنٰى وَفُرَادٰى ثُمَّ تَتَفَكَّرُوْا ۣ مَا بِصَاحِبِكُمْ مِّنْ جِنَّةٍ ؕ اِنْ هُوَ اِلَّا نَذِيْرٌ لَّكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ ﴿٤٦﴾

(اے نبیؐ) آپ کہہ دیجئے! میں تمہیں صرف ایک بات کی نصیحت کرتا ہوں کہ تم دو دو، اور ایک ایک ہو کر اللہ کیلئے کھڑے ہو جاؤ۔ اور پھر سوچو۔ (ضرور تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ) تمہارے ساتھی (رسولؐ کریم) میں کسی قسم کی کوئی دیوانگی نہیں ہے۔ وہ تو صرف ایک سخت عذاب کے آنے سے پہلے تمہیں ڈرانے والا ہے۔(46)

قُلْ مَا سَاَلْتُكُمْ مِّنْ اَجْرٍ فَهُوَ لَكُمْ ؕ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ﴿٤٧﴾

کہہ دیجئے! میں نے (تبلیغِ رسالتؐ کے سلسلہ میں) تم سے کوئی اجر نہیں مانگا ہے۔ یہ دنیاوی مال ومتاع تمہارا ہی ہے۔۔ میرا اجر تو بس اللہ کے ذمہ ہے اور وہ ہر چیز پر گواہ ہے۔(47)

قُلْ اِنَّ رَبِّيْ يَقْذِفُ بِالْحَقِّ ۚ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ﴿٤٨﴾

کہہ دیجئے! کہ میرا پروردگار جو کہ بڑا غیب دان ہے حق کو باطل پر کھینچ مارتا ہے۔(48)

قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَمَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيْدُ ﴿٤٩﴾

آپؐ کہہ دیجئے! حق آ گیا ہے۔اور جھوٹے معبود نہ پہلی بار پیدا کرتے ہیں اور نہ دوبارہ پیدا کریں گے(49)

قُلْ اِنْ ضَلَلْتُ فَاِنَّمَآ اَضِلُّ عَلٰى نَفْسِيْ ۚ وَاِنِ اهْتَدَيْتُ فَبِمَا يُوْحِيْٓ اِلَيَّ رَبِّيْ ۭ اِنَّهٗ سَمِيْعٌ قَرِيْبٌ ﴿٥٠﴾

کہہ دیجئے! اگر (تمہارے خیال کے مطابق) میں گمراہ ہو گیا ہوں تو اس کا وبال میری جان پر ہے۔اور اگر میں ہدایت یافتہ ہوں تو یہ اس وحی کا نتیجہ ہے جو میرا پروردگار میری طرف بھیجتا ہے۔بے شک وہ بڑا سننے والا بالکل قریب ہے۔(50)

وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ فَزِعُوْا فَلَا فَوْتَ وَاُخِذُوْا مِنْ مَّكَانٍ قَرِيْبٍ ﴿٥١﴾ۙ

اور کاش تم دیکھو کہ جب یہ لوگ گھبرائے ہوئے (پریشان حال) ہوں گے۔لیکن بچ نکلنے کا کوئی موقع نہ ہوگا۔اور وہ قریبی جگہ سے پکڑ لئے جائیں گے۔(51)

وَّقَالُوْٓا اٰمَنَّا بِهٖ ۚ وَاَنّٰى لَهُمُ التَّنَاوُشُ مِنْ مَّكَانٍ بَعِيْدٍ ﴿٥٢﴾ۚ

اور کہیں گے ہم اس (قرآن) پر ایمان لے آئے ہیں۔اور اب اتنی دور سے (ایمان کا) ان کے ہاتھ آنا کہاں ممکن ہے؟(52)
یعنی دنیا کا وقت گزر چکا ہے اور آخرت میں جا کر واپسی ناممکن ہے۔

وَّقَدْ كَفَرُوْا بِهٖ مِنْ قَبْلُ ۚ وَيَقْذِفُوْنَ بِالْغَيْبِ مِنْ مَّكَانٍ بَعِيْدٍ ﴿٥٣﴾

حالانکہ اس سے پہلے تو وہ ایمان کا انکار کرتے رہے۔اور (بلاتحقیق) بہت دور سے گمان کے تیر چلاتے رہے۔(53)

وَحِيْلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُوْنَ كَمَا فُعِلَ بِاَشْيَاعِهِمْ مِّنْ قَبْلُ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا فِيْ شَكٍّ مُّرِيْبٍ ﴿٥٤﴾

سو اب ان کے اور ان چیزوں کے درمیان جن کے یہ خواہش مند ہیں رکاوٹ کھڑی کر دی جائے گی۔جیسا کہ اس سے پہلے ان کے ہم مشربوں کے ساتھ کیا جا چکا ہے۔یقیناً وہ بڑے شبہ اور شک میں مبتلا تھے۔(54)

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

35۔ سورہ فاطر

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

میں شروع کرتا ہوں اللہ کے نام کے ساتھ، جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے۔

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ جَاعِلِ الۡمَلٰٓئِکَۃِ رُسُلًا اُولِیۡۤ اَجۡنِحَۃٍ مَّثۡنٰی وَ ثُلٰثَ وَ رُبٰعَ ؕ یَزِیۡدُ فِی الۡخَلۡقِ مَا یَشَآءُ ؕ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ ﴿۱﴾

سب تعریفیں اللہ ہی کیلئے ہیں جو آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے اور فرشتوں کو پیغام رساں بنانے والا ہے جن کے دو دو، تین تین اور چار چار پَر (Wings) ہیں۔ وہ خلقت میں جب چاہتا ہے اضافہ کرتا ہے۔ بیشک اللہ ہر چیز پر پوری قدرت رکھتا ہے۔(1)

مَا یَفۡتَحِ اللّٰہُ لِلنَّاسِ مِنۡ رَّحۡمَۃٍ فَلَا مُمۡسِکَ لَہَا ۚ وَ مَا یُمۡسِکۡ ۙ فَلَا مُرۡسِلَ لَہٗ مِنۡۢ بَعۡدِہٖ ؕ وَ ہُوَ الۡعَزِیۡزُ الۡحَکِیۡمُ ﴿۲﴾

اور اللہ لوگوں کیلئے اپنی رحمت کا جو دروازہ کھول دے، اسے کوئی روکنے والا نہیں ہے۔ اور جسے وہ بند کر دے، اسے اللہ کے بعد کوئی کھولنے والا نہیں ہے۔ وہ زبردست اور بڑا حکمت والا ہے۔(2)

یٰۤاَیُّہَا النَّاسُ اذۡکُرُوۡا نِعۡمَتَ اللّٰہِ عَلَیۡکُمۡ ؕ ہَلۡ مِنۡ خَالِقٍ غَیۡرُ اللّٰہِ یَرۡزُقُکُمۡ مِّنَ السَّمَآءِ وَ الۡاَرۡضِ ؕ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ ۫ۖ فَاَنّٰی تُؤۡفَکُوۡنَ ﴿۳﴾

اے لوگو! اللہ کے وہ احسانات یاد کرو جو اس نے تم پر کئے ہیں۔ کیا اللہ کے سوا کوئی اور ہے جو تمہیں آسمان اور زمین سے روزی دیتا ہو؟ اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے تم کہاں الٹے چلے جا رہے ہو؟ (3)

وَ اِنۡ یُّکَذِّبُوۡکَ فَقَدۡ کُذِّبَتۡ رُسُلٌ مِّنۡ قَبۡلِکَ ؕ وَ اِلَی اللّٰہِ تُرۡجَعُ الۡاُمُوۡرُ ﴿۴﴾

اور اگر یہ لوگ آپؐ کو جھٹلاتے ہیں تو آپؐ سے پہلے بھی بہت سے پیغمبرؑ جھٹلائے گئے۔ اور تمام معاملات اللہ ہی کی طرف لوٹتے ہیں۔(4)

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ۝

اے لوگو! اللہ کا وعدہ یقیناً سچا ہے(خیال رکھنا) دنیا کی زندگی کہیں تمہیں دھوکے میں نہ ڈال دے۔اور نہ ہی بڑا دھوکہ باز (شیطان) تمہیں اللہ کے بارے میں دھوکہ دے۔(5)

اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا ۭ اِنَّمَا يَدْعُوْا حِزْبَهٗ لِيَكُوْنُوْا مِنْ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ۝

بے شک شیطان تمہارا دشمن ہے۔لہٰذا تم بھی اسے اپنا دشمن ہی سمجھو، وہ اپنے پیروکاروں کو اس لئے بلاتا ہے کہ وہ دوزخیوں میں سے ہو جائیں۔(6)

اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ڛ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ ۝

جن لوگوں نے کفر اختیار کیا ان کیلئے سخت عذاب ہے۔اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کئے۔ان کیلئے مغفرت اور بڑا اجر ہے۔(7)

اَفَمَنْ زُيِّنَ لَهٗ سُوْۗءُ عَمَلِهٖ فَرَاٰهُ حَسَنًا ۭ فَاِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ مَنْ يَّشَاۗءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَاۗءُ ڮ فَلَا تَذْهَبْ نَفْسُكَ عَلَيْهِمْ حَسَرٰتٍ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ۝

بھلا وہ شخص جس کا برا عمل اس کی نگاہ میں خوشنما بنا دیا گیا ہو۔اور وہ اسے اچھا سمجھنے لگے۔(کیا وہ ایک صالح مومن کی مانند ہو سکتا ہے؟ یا کیا اس کی اصلاح کی کوئی امید ہو سکتی ہے؟) بے شک اللہ جسے چاہتا ہے گمراہی میں چھوڑ دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے۔پس ان (بدبختوں) کے بارے میں افسوس کرتے کرتے آپ کی جان نہ چلی جائے۔جو کچھ یہ لوگ کر رہے ہیں یقیناً اللہ اسے خوب جانتا ہے۔(8)

وَاللّٰهُ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ الرِّيٰحَ فَتُثِيْرُ سَحَابًا فَسُقْنٰهُ اِلٰى بَلَدٍ مَّيِّتٍ فَاَحْيَيْنَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۭ كَذٰلِكَ النُّشُوْرُ ۝

اور اللہ ہی وہ ہے جو ہواؤں کو بھیجتا ہے تو وہ بادل کو حرکت میں لاتی (اٹھاتی) ہیں۔پھر ہم اسے ایک مردہ (اجاڑ) شہر کی طرف لے جاتے ہیں۔پھر ہم اس کے ذریعہ سے زمین کو اس کے مردہ (بنجر) ہونے کے بعد زندہ (سرسبز) کر دیتے ہیں۔اسی طرح قیامت کے دن لوگوں کا جی اٹھنا ہوگا۔(9)

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعِزَّةَ فَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ جَمِيْعًا ۭ اِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهٗ ۭ وَالَّذِيْنَ يَمْكُرُوْنَ السَّيِّاٰتِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۭ وَمَكْرُ اُولٰۗىِٕكَ هُوَ يَبُوْرُ ۝

جو کوئی عزت کا طلبگار ہے (تو وہ سمجھ لے) کہ ساری عزت اللہ ہی کیلئے ہے (لہٰذا وہ اللہ سے طلب کرے)۔اچھی اور ستھری بات اس کی طرف بلند ہوتی ہے۔اور نیک عمل اسے بلند کرتا ہے۔اور جو لوگ آپؐ کے خلاف برائیوں کے منصوبے بناتے ہیں (بری تدبیریں کرتے ہیں)، ان کیلئے سخت عذاب ہے۔اور ان کا مکروفریب آخر کار نیست و نابود ہو جائے گا۔(10)

وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ جَعَلَكُمْ اَزْوَاجًا ۭ وَمَا تَحْمِلُ مِنْ اُنْثٰى وَلَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلْمِهٖ ۭ وَمَا يُعَمَّرُ مِنْ مُّعَمَّرٍ وَّلَا يُنْقَصُ مِنْ عُمُرِهٖٓ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ ۭ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ۝

اور اللہ ہی نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا ہے پھر نطفے سے، پھر تمہیں جوڑا جوڑا (نر و مادہ) بنا دیا۔اور کوئی عورت حاملہ نہیں ہوتی اور بچہ نہیں جنتی مگر

اللہ کے علم میں ہوتا ہے۔اور نہ کسی شخص کی عمر میں زیادتی ہوتی ہے اور نہ کمی ہوتی ہے مگر یہ کہ وہ ایک کتاب (لوحِ محفوظ) میں موجود ہے۔اور یقیناً یہ بات اللہ کیلئے آسان ہے۔(11)

یہ بات ہمارے لیے حیران کن ہے۔مگر اللہ تعالیٰ اتنی قدرت اور طاقت رکھتا ہے کہ اس نے یہ سب کچھ پہلے سے لکھ رکھا ہے۔

وَمَا يَسْتَوِي الْبَحْرٰنِ ۖ هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ سَآئِغٌ شَرَابُهٗ وَهٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ ۖ وَمِنْ كُلٍّ تَاْكُلُوْنَ لَحْمًا طَرِيًّا وَّتَسْتَخْرِجُوْنَ حِلْيَةً تَلْبَسُوْنَهَا ۚ وَتَرَى الْفُلْكَ فِيْهِ مَوَاخِرَ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۲﴾

اور پانی کے دونوں (ذخیرے) برابر نہیں ہیں، یہ ایک میٹھا پیاس بجھانے والا ہے اور پینے میں خوشگوار۔اور دوسرا سخت کھاری اور کڑوا ہے اور تم ہر ایک سے تازہ گوشت کھاتے ہو۔اور زیور نکال کر کے پہنتے ہو۔اور تم اس کی کشتیوں کو دیکھتے ہو کہ وہ پانی کو چیرتی پھاڑتی چلی جاتی ہیں۔ تاکہ تم اللہ کا فضل (رزق) تلاش کرو۔اور تاکہ شکرگزار بنو۔(12)

يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ۙ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۖ كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ۖ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ۖ وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مَا يَمْلِكُوْنَ مِنْ قِطْمِيْرٍ ﴿۱۳﴾

وہ رات کو دن کے اندر داخل کرتا ہے اور دن کو رات کے اندر داخل کرتا ہے۔اور اسی نے سورج اور چاند کو مسخر کر رکھا ہے۔ان میں سے ہر ایک اپنی مقررہ میعاد تک رواں دواں ہے۔یہ ہے اللہ تمہارا پروردگار! اسی کی حکومت ہے اور اسے چھوڑ کر جنہیں تم پکارتے ہو وہ کھجور کی گٹھلی کے چھلکے کے بھی مالک نہیں ہیں۔(13)

اِنْ تَدْعُوْهُمْ لَا يَسْمَعُوْا دُعَآءَكُمْ ۚ وَلَوْ سَمِعُوْا مَا اسْتَجَابُوْا لَكُمْ ۖ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُوْنَ بِشِرْكِكُمْ ۖ وَلَا يُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِيْرٍ ﴿۱۴﴾

اگر تم انہیں پکارو تو وہ تمہاری پکار کو سن نہیں سکتے۔اور اگر بالفرض سن بھی لیں، تو وہ تمہاری حاجت روائی نہیں کر سکتے۔اور قیامت کے دن تمہارے اس شرک کا انکار کریں گے (اس سے بیزاری کا اعلان کریں گے)۔اور خدائے خبیر کی طرح تمہیں اور کوئی خبر نہیں دے سکتا۔(14)

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَى اللّٰهِ ۚ وَاللّٰهُ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ﴿۱۵﴾

اے لوگو! تم سب اللہ کے محتاج ہو۔اور اللہ ہی بے نیاز ہے جو قابلِ تعریف ہے۔(15)

اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَيَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِيْدٍ ﴿۱۶﴾ وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ ﴿۱۷﴾

وہ اگر چاہے تو تم سب کو یہاں سے لے جائے۔اور تمہاری جگہ نئی مخلوق لے آئے۔(16) اور ایسا کرنا اللہ کیلئے کوئی مشکل کام نہیں ہے۔(17)

وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۖ وَاِنْ تَدْعُ مُثْقَلَةٌ اِلٰى حِمْلِهَا لَا يُحْمَلْ مِنْهُ شَيْءٌ وَّلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ۖ اِنَّمَا تُنْذِرُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ۖ وَمَنْ تَزَكّٰى فَاِنَّمَا يَتَزَكّٰى لِنَفْسِهٖ ۖ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ﴿۱۸﴾

اور کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔اور اگر کوئی بھاری بوجھ والا اس کے اٹھانے کیلئے کسی کو بلائے گا، تو وہ اس میں سے کچھ بھی نہیں اٹھائے گا اگرچہ وہ رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو؟ (اے رسولؐ) آپ صرف انہی لوگوں کو ڈرا سکتے ہیں جو بن دیکھے اپنے پروردگار سے

ڈرتے ہیں۔اور جو نماز کی پابندی کرتے ہیں۔اور جو گناہوں سے پاکیزگی اختیار کرتا ہے تو وہ اپنے ہی فائدہ کیلئے کرتا ہے۔آخر کار اللہ ہی کی طرف سب کو لوٹنا ہے۔(18)

وَمَا يَسْتَوِي الْأَعْمَىٰ وَالْبَصِيرُ ﴿١٩﴾ وَلَا الظُّلُمَاتُ وَلَا النُّورُ ﴿٢٠﴾ وَلَا الظِّلُّ وَلَا الْحَرُورُ ﴿٢١﴾

اور اندھا اور آنکھوں والا برابر نہیں ہیں۔(19) اور نہ اندھیرا اور اجالا برابر ہیں۔(20) اور نہ ہی سایہ اور تیز دھوپ برابر ہیں۔(21)

وَمَا يَسْتَوِي الْأَحْيَاءُ وَلَا الْأَمْوَاتُ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُسْمِعُ مَن يَشَاءُ ۖ وَمَا أَنتَ بِمُسْمِعٍ مَّن فِي الْقُبُورِ ﴿٢٢﴾

اور نہ ہی زندہ اور مردے برابر ہیں۔بے شک اللہ جسے چاہتا ہے سنواتا ہے۔اور جو قبروں میں دفن ہیں آپ انہیں نہیں سنا سکتے۔(22)

إِنْ أَنتَ إِلَّا نَذِيرٌ ﴿٢٣﴾

آپؐ تو صرف ڈرانے والے ہیں۔(23)

إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا ۚ وَإِن مِّنْ أُمَّةٍ إِلَّا خَلَا فِيهَا نَذِيرٌ ﴿٢٤﴾

بیشک ہم نے آپؐ کو قرآن دے کر بشیر و نذیر (بشارت دینے والا اور ڈرانے والا) بنا کر بھیجا ہے۔اور کوئی امت ایسی نہیں گزری۔جس میں کوئی ڈرانے والا نہ گزرا ہو۔(24)

وَإِن يُكَذِّبُوكَ فَقَدْ كَذَّبَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ جَاءَتْهُمْ رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَاتِ وَبِالزُّبُرِ وَبِالْكِتَابِ الْمُنِيرِ ﴿٢٥﴾

اور اگر یہ لوگ آپؐ کو جھٹلاتے ہیں (تو یہ کوئی نئی بات نہیں)، ان سے پہلے والے لوگ بھی جھٹلا چکے ہیں۔ان کے رسولؑ ان کے پاس کھلے ہوئے نشان (معجزے) اور آسمانی صحیفے اور روشن (واضح ہدایت دینے والی) کتابیں لے کر آئے تھے۔(25)

ثُمَّ أَخَذْتُ الَّذِينَ كَفَرُوا ۖ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيرِ ﴿٢٦﴾

پھر میں نے کافروں کو پکڑ لیا۔دیکھو میری سزا کیسی سخت تھی؟(26)

أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ أَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجْنَا بِهِ ثَمَرَاتٍ مُّخْتَلِفًا أَلْوَانُهَا ۚ وَمِنَ الْجِبَالِ جُدَدٌ بِيضٌ وَحُمْرٌ مُّخْتَلِفٌ أَلْوَانُهَا وَغَرَابِيبُ سُودٌ ﴿٢٧﴾

کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے آسمان سے پانی برسایا۔اور پھر ہم نے اس کے ذریعہ سے مختلف رنگوں کے پھل نکالے۔اور اسی طرح پہاڑوں میں بھی مختلف رنگوں کی گھاٹیاں ہیں۔کوئی سفید اور کوئی سرخ اور بعض حصے گہرے سیاہ۔(27)

وَمِنَ النَّاسِ وَالدَّوَابِّ وَالْأَنْعَامِ مُخْتَلِفٌ أَلْوَانُهُ كَذَٰلِكَ ۗ إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ ۗ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ غَفُورٌ ﴿٢٨﴾

اور انسانوں، چلنے پھرنے والے جانوروں اور چوپایوں میں بھی اسی طرح مختلف رنگ پائے جاتے ہیں۔اور اللہ کے بندوں میں سے صرف علم والے ہی اس سے ڈرتے ہیں۔بے شک اللہ غالب ہے بڑا بخشنے والا ہے۔(28)

یہاں یہ بات واضح کردوں کہ کچھ لوگوں نے یہ کہا کہ اس آیت میں علماء سے مراد سائنسدان ہیں۔ جو کہ بالکل غلط ہے کیوں کہ سائنس نے تو دو صدیاں پہلے اپنی شاخیں پھیلائی ہیں۔ اور قرآن تو مخاطب طبقہ سے یہ بات کر رہا ہے جہاں صرف چند لوگ ہی لکھ اور پڑھ سکتے تھے۔ پھر یہ بات بھی ذہن میں رہے کہ ان علماء سے مراد ہمارے مدرسہ یا مسجد والے علماء ہیں تو یہ بات بھی ٹھیک نہیں ہے۔ بلکہ اللہ تعالی یہاں مادی دنیا کی بات کر کے یہ کہہ رہے ہیں کہ جو لوگ غور وفکر سے کام لیتے ہیں اور اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ بڑی ہی بزرگ و برتر ہے وہ ذات جو اس ساری کائنات کا نظام چلا رہی ہے۔ اب یہ لوگ چاہے ان پڑھ ہوں، مسجد مدرسہ والے علماء ہوں، یا آج کے سائنسدان ہوں، کوئی بھی ہو سکتے ہیں۔

إِنَّ الَّذِينَ يَتْلُونَ كِتَابَ اللَّهِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَأَنْفَقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً يَرْجُونَ تِجَارَةً لَنْ تَبُورَ ﴿٢٩﴾

بے شک جو لوگ (کماحقہٗ) کتاب اللہ کی تلاوت کرتے ہیں۔ اور نماز کی پابندی کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دیا ہے اس میں سے پوشیدہ اور اعلانیہ طور پر خرچ کرتے ہیں۔ وہ ایک ایسی تجارت کے امیدوار ہیں جس میں خسارہ نہیں۔(29)

لِيُوَفِّيَهُمْ أُجُورَهُمْ وَيَزِيدَهُمْ مِنْ فَضْلِهِ ۚ إِنَّهُ غَفُورٌ شَكُورٌ ﴿٣٠﴾

تا کہ اللہ انہیں پورا پورا اجر عطا فرمائے۔ اور اپنے فضل وکرم سے اور زیادہ دے۔ بیشک وہ بڑا بخشنے والا، بڑا قدردان ہے۔(30)

وَالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ مِنَ الْكِتَابِ هُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِمَا بَيْنَ يَدَيْهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ بِعِبَادِهِ لَخَبِيرٌ بَصِيرٌ ﴿٣١﴾

اور جو کتاب ہم نے بذریعۂ وحی آپؐ کی طرف بھیجی ہے وہ برحق ہے۔ اور اپنے سے پہلے والی کتابوں کی تصدیق کرنے والی ہے۔ بیشک اللہ اپنے بندوں کے حالات سے باخبر اور بڑا دیکھنے والا نگران ہے۔(31)

ثُمَّ أَوْرَثْنَا الْكِتَابَ الَّذِينَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا ۖ فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِنَفْسِهِ ۖ وَمِنْهُمْ مُقْتَصِدٌ ۖ وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ بِإِذْنِ اللَّهِ ۚ ذَٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيرُ ﴿٣٢﴾

پھر ہم نے اس کا وارث ان کو بنایا جن کو ہم نے اپنے بندوں میں سے منتخب کر لیا ہے پس ان بندوں سے بعض تو اپنے نفس پر ظلم کرنے والے ہیں اور بعض معتدل ہیں۔ اور بعض اللہ کے اذن اور اس کی توفیق سے نیکیوں میں سبقت لے جانے والے ہیں۔ یہی تو اللہ کا بڑا فضل ہے۔(32)

جَنَّاتُ عَدْنٍ يَدْخُلُونَهَا يُحَلَّوْنَ فِيهَا مِنْ أَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَلُؤْلُؤًا ۖ وَلِبَاسُهُمْ فِيهَا حَرِيرٌ ﴿٣٣﴾

(ان کا صلہ) سدا بہار باغات ہیں جن میں وہ داخل ہوں گے۔ وہاں ان کو سونے کے کنگن اور موتی پہنائے جائیں گے۔ اور وہاں ان کا لباس ریشمی ہوگا۔(33)

وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ ۖ إِنَّ رَبَّنَا لَغَفُورٌ شَكُورٌ ﴿٣٤﴾

اور وہ (بطور شکرانۂ نعمت) کہیں گے سب تعریفیں اللہ کیلئے ہیں۔ (اور اس کا شکر ہے) جس نے ہم سے رنج وغم دور کر دیا ہے۔ بیشک ہمارا پروردگار بڑا بخشنے والا، بڑا قدردان ہے۔(34)

الَّذِي أَحَلَّنَا دَارَ الْمُقَامَةِ مِنْ فَضْلِهِ لَا يَمَسُّنَا فِيهَا نَصَبٌ وَلَا يَمَسُّنَا فِيهَا لُغُوبٌ ﴿٣٥﴾

جس نے ہمیں اپنے فضل وکرم سے ایسی ہمیشگی کی جگہ پر اتارا ہے۔ جہاں نہ کوئی زحمت ہوتی ہے اور نہ ہی تھکن محسوس ہوتی ہے۔(35)

وَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ نَارُ جَهَنَّمَ ۚ لَا يُقْضٰى عَلَيْهِمْ فَيَمُوْتُوْا وَ لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ مِّنْ عَذَابِهَا ؕ
كَذٰلِكَ نَجْزِيْ كُلَّ كَفُوْرٍ ۚ﴿۳۶﴾

اور جن لوگوں نے کفر اختیار کیا ان کیلئے دوزخ کی آگ ہے۔ وہاں نہ انکو موت آئے گی کہ وہ مر جائیں۔ اور نہ ہی ان کیلئے عذابِ جہنم میں کوئی کمی کی جائے گی۔ ہم اسی طرح ہر ناشکرے کو سزا دیتے ہیں۔ (36)

وَ هُمْ يَصْطَرِخُوْنَ فِيْهَا ۚ رَبَّنَاۤ اَخْرِجْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا غَيْرَ الَّذِيْ كُنَّا نَعْمَلُ ؕ اَوَ لَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَّا يَتَذَكَّرُ
فِيْهِ مَنْ تَذَكَّرَ وَ جَآءَكُمُ النَّذِيْرُ ؕ فَذُوْقُوْا فَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ نَّصِيْرٍ ﴿۳۷﴾

اور وہ (دوزخی) اس میں چیخیں چلائیں گے اے ہمارے پروردگار! ہمیں یہاں سے نکال (اور دنیا میں بھیج) تاکہ ہم نیک عمل کریں۔ ایسے عمل نہیں جیسے پہلے کیا کرتے تھے۔ (ارشادِ الٰہی ہوگا) کیا ہم نے تمہیں اتنی عمر نہیں دی تھی جس میں نصیحت قبول کرنے والا نصیحت قبول کر سکتا تھا؟ اور (علاوہ بریں) تمہارے پاس ڈرانے والا بھی آیا تھا۔ اب اپنے کئے کا مزہ چکھو۔ آج ظالموں کا کوئی یار و مددگار نہیں ہے۔ (37)

اِنَّ اللّٰهَ عٰلِمُ غَيْبِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۳۸﴾

بیشک اللہ آسمانوں اور زمین کی پوشیدہ چیزوں کا جاننے والا ہے۔ یقیناً وہ دلوں کے رازوں سے خوب واقف ہے۔ (38)

هُوَ الَّذِيْ جَعَلَكُمْ خَلٰٓئِفَ فِي الْاَرْضِ ؕ فَمَنْ كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهٗ ؕ وَ لَا يَزِيْدُ الْكٰفِرِيْنَ كُفْرُهُمْ عِنْدَ
رَبِّهِمْ اِلَّا مَقْتًا ۚ وَ لَا يَزِيْدُ الْكٰفِرِيْنَ كُفْرُهُمْ اِلَّا خَسَارًا ﴿۳۹﴾

اللہ وہی ہے جس نے تمہیں زمین میں آباد کیا (اقتدار اور اختیار دیا)، پس جو کوئی کفر کرے گا تو اس کے کفر کا وبال اسی پر پڑے گا۔ اور کافروں کا کفر ان کے پروردگار کے ہاں سوائے قہر و غضبِ الٰہی کے اور کسی چیز میں اضافہ نہیں کرتا۔ اور کافروں کا کفر صرف ان کے خسارے اور گھاٹے میں اضافہ کرتا ہے۔ (39)

قُلْ اَرَءَيْتُمْ شُرَكَآءَكُمُ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي
السَّمٰوٰتِ ۚ اَمْ اٰتَيْنٰهُمْ كِتٰبًا فَهُمْ عَلٰى بَيِّنَتٍ مِّنْهُ ۚ بَلْ اِنْ يَّعِدُ الظّٰلِمُوْنَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا اِلَّا غُرُوْرًا ﴿۴۰﴾

آپؐ کہہ دیجئے! اے مشرکو! کیا تم نے کبھی اپنے خودساختہ شریکوں کو دیکھا بھی ہے، جنہیں تم اللہ کو چھوڑ کر پکارتے ہو۔ مجھے دکھاؤ انہوں نے زمین میں کیا پیدا کیا ہے؟ یا ان کی آسمانوں کی تخلیق میں شرکت ہے۔ یا ہم نے انہیں کوئی کتاب دی ہے کہ وہ اس کی بناء پر (اپنے شرک کے جواز کی) کوئی سند رکھتے ہوں؟ (کچھ بھی نہیں) بلکہ یہ ظالم لوگ ایک دوسرے سے محض پُرفریب وعدے کرتے ہیں۔ (40)

اِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا ۚ وَ لَئِنْ زَالَتَاۤ اِنْ اَمْسَكَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ؕ اِنَّهٗ
كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا ﴿۴۱﴾

بے شک اللہ (اپنی قدرتِ کاملہ) سے آسمانوں اور زمین کو تھامے ہوئے ہے کہ وہ اپنی جگہ سے گر نہ جائیں۔ اور اگر وہ بالفرض گر جائیں تو اللہ

کے سوا انہیں کون تھام سکتا ہے؟ بے شک وہ اللہ بڑا بردبار، اور بڑا بخشنے والا ہے۔(41)

وَ اَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَآءَهُمْ نَذِيْرٌ لَّيَكُوْنُنَّ اَهْدٰى مِنْ اِحْدَى الْاُمَمِ ۚ فَلَمَّا جَآءَهُمْ نَذِيْرٌ مَّا زَادَهُمْ اِلَّا نُفُوْرَا ﴿۴۲﴾

اور یہ لوگ (کفارِ مکہ) بڑی سخت قسمیں کھا کر کہتے تھے کہ اگر ان کے پاس کوئی ڈرانے والا (پیغمبر) آیا تو وہ ہر ایک قوم سے بڑھ کر ہدایت قبول کرنے والے ہوں گے۔ لیکن جب ان کے پاس ڈرانے والا آ گیا تو اس (کی آمد) نے ان کی نفرت میں ہی اضافہ کیا۔(42)

اِسْتِكْبَارًا فِى الْاَرْضِ وَ مَكْرَ السَّيِّئِ ؕ وَ لَا يَحِيْقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ اِلَّا بِاَهْلِهٖ ؕ فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا سُنَّتَ الْاَوَّلِيْنَ ۚ فَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ۚ وَ لَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَحْوِيْلًا ﴿۴۳﴾

یہ زمین میں اور زیادہ استکبار کرنے لگے اور بری بری چالیں چلنے لگے۔ حالانکہ بُری چالیں اپنے چلنے والوں ہی کو لے بیٹھتی ہیں۔ اب کیا یہ لوگ اِس کا انتظار کر رہے ہیں کہ پچھلی قوموں کے ساتھ اللہ کا جو طریقہ رہا ہے وہی اِن کے ساتھ بھی برتا جائے؟ پس آپ اللہ کے قانون میں کوئی تبدیلی نہیں پاؤ گے۔ اور آپ اللہ کے قانوں میں کوئی تغیر نہیں پاؤ گے۔(43)

اَوَ لَمْ يَسِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَ كَانُوْٓا اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً ؕ وَ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعْجِزَهٗ مِنْ شَىْءٍ فِى السَّمٰوٰتِ وَ لَا فِى الْاَرْضِ ؕ اِنَّهٗ كَانَ عَلِيْمًا قَدِيْرًا ﴿۴۴﴾

کیا یہ لوگ زمین میں کبھی چلے پھرے نہیں ہیں کہ انہیں اُن لوگوں کا انجام نظر آتا جو اِن سے پہلے گزر چکے ہیں۔ اور ان سے بہت زیادہ طاقت ور تھے؟ اللہ کو کوئی چیز عاجز کرنے والی نہیں ہے۔ نہ آسمانوں میں اور نہ زمین میں۔ وہ سب کچھ جانتا ہے اور ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔(44)

وَ لَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِمَا كَسَبُوْا مَا تَرَكَ عَلٰى ظَهْرِهَا مِنْ دَآبَّةٍ وَّ لٰكِنْ يُّؤَخِّرُهُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِعِبَادِهٖ بَصِيْرًا ﴿۴۵﴾

اور اگر اللہ لوگوں کا ان کے برے اعمال کی پاداش میں جلدی مواخذہ کرتا۔ تو رُوئے زمین پر کوئی جاندار نہ چھوڑتا۔ لیکن ان کو ایک مقررہ مدت تک مہلت دیتا ہے۔ تو جب ان کی مہلت پوری ہو جائے گی تو اللہ ان کے اعمال کا بدلہ دے گا۔ اللہ اپنے بندوں کو خوب دیکھنے والا ہے۔(45)

36۔سورہ یٰسٓ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

میں شروع کرتا ہوں اللہ کے نام کے ساتھ، جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے۔

یٰسٓ ۚ﴿۱﴾

(یٰ) مخاطب، نبی کریمؐ کا ذکر ۔ (س) مرسلین، سابقہ رسولوں کا ذکر۔

وَ الۡقُرۡاٰنِ الۡحَکِیۡمِ ۙ﴿۲﴾ اِنَّکَ لَمِنَ الۡمُرۡسَلِیۡنَ ۙ﴿۳﴾ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسۡتَقِیۡمٍ ؕ﴿۴﴾

قرآنِ حکیم کی قسم۔(2) یقیناً آپؐ اللہ کے رسولوں میں سے ہیں۔(3) اور سیدھے راستے پر ہی ہیں۔(4)

تَنۡزِیۡلَ الۡعَزِیۡزِ الرَّحِیۡمِ ۙ﴿۵﴾ لِتُنۡذِرَ قَوۡمًا مَّاۤ اُنۡذِرَ اٰبَآؤُہُمۡ فَہُمۡ غٰفِلُوۡنَ ﴿۶﴾

یہ قرآن غالب اور بڑے مہربان کا نازل کیا ہوا ہے۔(5) تا کہ آپ اس قوم کو ڈرائیں جس کے باپ دادا کو ڈرایا نہیں گیا۔اس لئے وہ غافل ہیں۔(6)

لَقَدۡ حَقَّ الۡقَوۡلُ عَلٰۤی اَکۡثَرِہِمۡ فَہُمۡ لَا یُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۷﴾

ان میں سے اکثر پر (ان کے تعصب وعناد کی وجہ سے) یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ وہ ایمان نہیں لائیں گے۔(7)

اِنَّا جَعَلۡنَا فِیۡۤ اَعۡنَاقِہِمۡ اَغۡلٰلًا فَہِیَ اِلَی الۡاَذۡقَانِ فَہُمۡ مُّقۡمَحُوۡنَ ﴿۸﴾

ہم نے ان کی گردنوں میں (گمراہی اور شیطان کی غلامی کے) طوق ڈال دیئے ہیں۔ جو ان کی ٹھوڑیوں تک آ گئے ہیں اس لئے وہ سر اوپر اٹھائے ہوئے ہیں (لہٰذا وہ سر جھکا نہیں سکتے)۔(8)

وَ جَعَلۡنَا مِنۡۢ بَیۡنِ اَیۡدِیۡہِمۡ سَدًّا وَّ مِنۡ خَلۡفِہِمۡ سَدًّا فَاَغۡشَیۡنٰہُمۡ فَہُمۡ لَا یُبۡصِرُوۡنَ ﴿۹﴾

اور ہم نے ایک دیوار ان کے آگے کھڑی کر دی ہے اور ایک دیوار ان کے پیچھے کھڑی کر دی ہے اس طرح ہم نے انہیں ڈھانک دیا ہے پس وہ کچھ دیکھ نہیں سکتے۔(9)

وَ سَوَآءٌ عَلَیۡہِمۡ ءَاَنۡذَرۡتَہُمۡ اَمۡ لَمۡ تُنۡذِرۡہُمۡ لَا یُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۱۰﴾

ان کیلئے دونوں باتیں برابر ہیں خواہ آپؐ انہیں ڈرائیں یا نہ ڈرائیں۔ وہ ایمان نہیں لائیں گے۔(10)

إِنَّمَا تُنذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَخَشِيَ الرَّحْمَٰنَ بِالْغَيْبِ ۖ فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَأَجْرٍ كَرِيمٍ ﴿١١﴾

آپؐ توصرف اس شخص کوڈرا سکتے ہیں جونصیحت کی پیروی کرے۔اور بن دیکھے، رحمن سے ڈرے۔پس ایسے شخص کومغفرت اور عمدہ اجر کی خوشخبری دے دیں۔(11)

إِنَّا نَحْنُ نُحْيِي الْمَوْتَىٰ وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوا وَآثَارَهُمْ ۚ وَكُلَّ شَيْءٍ أَحْصَيْنَاهُ فِي إِمَامٍ مُّبِينٍ ﴿١٢﴾

بےشک ہم ہی مُردوں کوزندہ کرتے ہیں اوران کے وہ اعمال لکھ لیتے ہیں جووہ آگے بھیج چکے ہیں۔اوران کے وہ آثار بھی ثبت کرتے ہیں جووہ اپنے پیچھے چھوڑ جاتے ہیں۔اورہم نے ہر چیز کوکھلی کتاب میں جمع کر دیا ہے۔(12)

وَاضْرِبْ لَهُم مَّثَلًا أَصْحَابَ الْقَرْيَةِ إِذْ جَاءَهَا الْمُرْسَلُونَ ﴿١٣﴾

اِنہیں اُس بستی والوں کی مثال سناؤ۔جبکہ اُس میں رسول آئے تھے۔(13)

إِذْ أَرْسَلْنَا إِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ فَكَذَّبُوهُمَا فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ فَقَالُوا إِنَّا إِلَيْكُم مُّرْسَلُونَ ﴿١٤﴾

پہلے ہم نے ان کی طرف دورسول بھیجے،توانہوں نے ان دونوں کوجھٹلایا۔توہم نے انہیں تیسرے رسول کے ساتھ تقویت دی۔چنانچہ تینوں نے کہا کہ ہم تمہارے پاس اللہ کی طرف سے بھیجے گئے ہیں۔(14)

قَالُوا مَا أَنتُمْ إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا وَمَا أَنزَلَ الرَّحْمَٰنُ مِن شَيْءٍ إِنْ أَنتُمْ إِلَّا تَكْذِبُونَ ﴿١٥﴾

ان لوگوں نے کہاتم بس ہمارے ہی جیسے انسان ہو۔اور رحمٰن نے تم پرکوئی چیز نازل نہیں کی ہے۔تم بالکل جھوٹ بول رہے ہو۔(15)

قَالُوا رَبُّنَا يَعْلَمُ إِنَّا إِلَيْكُمْ لَمُرْسَلُونَ ﴿١٦﴾ وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ ﴿١٧﴾

رسولوں نے کہا کہ ہمارا پروردگارخوب جانتا ہے کہ ہم تمہاری طرف بھیجے گئے ہیں۔(16)اور ہماری ذمہ داری صرف یہ ہے کہ ہم (اللہ کا پیغام) صاف صاف پہنچادیں۔(17)

قَالُوا إِنَّا تَطَيَّرْنَا بِكُمْ ۖ لَئِن لَّمْ تَنتَهُوا لَنَرْجُمَنَّكُمْ وَلَيَمَسَّنَّكُم مِّنَّا عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿١٨﴾

توبستی والوں نے کہا کہ ہم توتمہیں اپنے لئے نحوست سمجھتے ہیں (کہ تمہارے آنے سے قحط پڑ گیا ہے)۔اگرتم بازنہ آئے توہم تمہیں سنگسار کردیں گےاور ہماری طرف سے تمہیں دردناک سزا ملے گی۔(18)

قَالُوا طَائِرُكُم مَّعَكُمْ ۚ أَئِن ذُكِّرْتُم ۚ بَلْ أَنتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُونَ ﴿١٩﴾

رسولوں نے کہا کہ تمہاری نحوست توتمہارے ساتھ ہے! کیا اگرتمہیں نصیحت کی جائے (تو یہ بات بدشگونی ہے)؟ حقیقت یہ ہے کہ تم حد سے بڑھ جانے والے لوگ ہو۔(19)

وَجَاءَ مِنْ أَقْصَى الْمَدِينَةِ رَجُلٌ يَسْعَىٰ قَالَ يَا قَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِينَ ﴿٢٠﴾

اورایک شخص شہر کے دوسرے کنارے سے دوڑتا ہوا آیا۔اورکہااے میری قوم! رسولوںؑ کی پیروی کرو۔(20)

اتَّبِعُوْا مَنْ لَّا يَسْـَٔلُكُمْ اَجْرًا وَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۲۱﴾

ان لوگوں کی پیروی کرو جو تم سے کوئی معاوضہ نہیں مانگتے۔ اور خود ہدایت یافتہ بھی ہیں۔(21)

وَمَا لِيَ لَآ اَعْبُدُ الَّذِيْ فَطَرَنِيْ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۲۲﴾

مجھے کیا ہو گیا ہے کہ میں اس ہستی کی عبادت نہ کروں جس نے مجھے پیدا کیا ہے۔ حالانکہ تم سب اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔(22)

ءَاَتَّخِذُ مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً اِنْ يُّرِدْنِ الرَّحْمٰنُ بِضُرٍّ لَّا تُغْنِ عَنِّيْ شَفَاعَتُهُمْ شَيْـًٔا وَّلَا يُنْقِذُوْنِ ﴿۲۳﴾

کیا میں اسے چھوڑ کر ایسے خداؤں کو اختیار کروں کہ اگر رحمن مجھے کوئی نقصان پہنچانا چاہے تو ان کی سفارش مجھے کوئی فائدہ نہ پہنچا سکے۔ اور نہ ہی وہ مجھے چھڑا سکیں۔(23)

اِنِّيْٓ اِذًا لَّفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۲۴﴾ اِنِّيْٓ اٰمَنْتُ بِرَبِّكُمْ فَاسْمَعُوْنِ ﴿۲۵﴾

(اگر میں ایسا کروں) تو میں اس وقت کھلی ہوئی گمراہی میں مبتلا ہوں گا۔(24) میں تو تمہارے پروردگار پر ایمان لے آیا ہوں تم میری بات غور سے سنو (اور ایمان لے آؤ)۔(25)

قِيْلَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ ؕ قَالَ يٰلَيْتَ قَوْمِيْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۶﴾ بِمَا غَفَرَ لِيْ رَبِّيْ وَجَعَلَنِيْ مِنَ الْمُكْرَمِيْنَ ﴿۲۷﴾

(انجامِ کار ان لوگوں نے اس مؤمن کو شہید کر دیا اور اس سے) کہا گیا کہ بہشت میں داخل ہو جا۔ وہ کہنے لگا کاش میری قوم کو معلوم ہو جاتا۔(26) کہ میرے پروردگار نے کس وجہ سے مجھے بخش دیا ہے اور مجھے معزز لوگوں میں سے قرار دیا ہے۔(27)

وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلٰى قَوْمِهٖ مِنْۢ بَعْدِهٖ مِنْ جُنْدٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَمَا كُنَّا مُنْزِلِيْنَ ﴿۲۸﴾

اور ہم نے اس (کی شہادت) کے بعد نہ تو اس کی قوم پر آسمان سے کوئی لشکر اتارا۔ اور نہ ہی ہم کو (لشکر) اتارنے کی ضرورت تھی۔(28)

اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ خٰمِدُوْنَ ﴿۲۹﴾

بلکہ صرف ایک چنگھاڑ آئی اور یکا یک وہ سب بجھ کر رہ گئے۔(29)

يٰحَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ ۚ مَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۳۰﴾

ہائے افسوس ان بندوں کے حال پر، جو رسول بھی ان کے پاس آیا، اُس کا وہ مذاق ہی اڑاتے رہے۔(30)

اَلَمْ يَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ اَنَّهُمْ اِلَيْهِمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ﴿۳۱﴾

کیا انہوں نے دیکھا نہیں کہ ان سے پہلے کتنی ہی قوموں کو ہم ہلاک کر چکے ہیں اور اس کے بعد وہ پھر کبھی ان کی طرف پلٹ کر نہ آئے؟(31)

وَاِنْ كُلٌّ لَّمَّا جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ ﴿۳۲﴾

ان سب کو ایک روز ہمارے سامنے حاضر کیا جانا ہے۔(32)

وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الْاَرْضُ الْمَيْتَةُ ۖۚ اَحْيَيْنٰهَا وَاَخْرَجْنَا مِنْهَا حَبًّا فَمِنْهُ يَاْكُلُوْنَ ﴿۳۳﴾

اور ان کیلئے ایک نشانی وہ مردہ زمین ہے۔ جسے ہم نے زندہ کردیا۔اوراس سے دانہ (غلہ) نکالا جس سے وہ کھاتے ہیں۔(33)

وَ جَعَلْنَا فِيْهَا جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّ اَعْنَابٍ وَّ فَجَّرْنَا فِيْهَا مِنَ الْعُيُوْنِ ۙ۝۳۴

اور ہم نے اس (زمین) میں کھجوروں اور انگوروں کے باغات پیدا کئے۔اوراس سے چشمے جاری کردیئے۔(34)

لِيَاْكُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖ ۙ وَ مَا عَمِلَتْهُ اَيْدِيْهِمْ ؕ اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ ۝۳۵

تاکہ وہ اس کے پھلوں سے کھائیں۔حالانکہ یہ سب کچھ پیدا کرنے میں ان کا کوئی عمل دخل نہیں ہے۔کیا یہ لوگ اس پر بھی شکرادا نہیں کرتے؟(35)

سُبْحٰنَ الَّذِيْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ وَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَ مِمَّا لَا يَعْلَمُوْنَ ۝۳۶

پاک ہے وہ ذات جس نے ہر چیز کے جوڑے پیدا کئے ہیں۔خواہ جسے زمین اگاتی ہے یا خود بنی نوع انسان ہوں، یا وہ چیزیں ہوں جن کو یہ نہیں جانتے۔(36)

وَ اٰيَةٌ لَّهُمُ الَّيْلُ ۚۖ نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ فَاِذَا هُمْ مُّظْلِمُوْنَ ۙ۝۳۷

اوران کیلئے ایک نشانی رات بھی ہے۔جس سے ہم دن کو کھینچ لیتے ہیں۔تو ایک دم وہ اندھیرے میں رہ جاتے ہیں۔(37)

وَ الشَّمْسُ تَجْرِيْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ؕ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ؕ۝۳۸

اورسورج اپنے مقررہ مدار پر گردش کررہا ہے۔یہ اندازہ اس اللہ کا مقرر کیا ہوا ہے جو غالب ہے اور بڑا علم والا۔(38)

وَ الْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ حَتّٰى عَادَ كَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِيْمِ ۝۳۹

اور چاند کی بھی ہم نے منزلیں مقرر کردی ہیں۔یہاں تک کہ وہ آخر میں کھجور کی پرانی شاخ کی طرح ہوجاتا ہے۔(39)

لَا الشَّمْسُ يَنْۢبَغِيْ لَهَاۤ اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَ لَا الَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ ؕ وَ كُلٌّ فِيْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ ۝۴۰

نہ سورج کے بس میں ہے کہ چاند کو جا پکڑے۔اور نہ ہی رات کیلئے ممکن ہے کہ وہ دن پر سبقت لے جائے۔اورسب اپنے دائرہ میں تیر رہے ہیں۔(40)

وَ اٰيَةٌ لَّهُمْ اَنَّا حَمَلْنَا ذُرِّيَّتَهُمْ فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ۙ۝۴۱

اوران کیلئے ایک نشانی یہ بھی ہے کہ ہم نے ان کی نسل کو بھری ہوئی کشتی (نوحؑ کی) میں سوار کیا۔(41)

وَ خَلَقْنَا لَهُمْ مِّنْ مِّثْلِهٖ مَا يَرْكَبُوْنَ ۝۴۲

اوران کیلئے (خشکی اور تری) میں کشتی کی مانند اور سواریاں پیدا کی ہیں جن پر وہ سوار ہوتے ہیں۔(42)

وَ اِنْ نَّشَاْ نُغْرِقْهُمْ فَلَا صَرِيْخَ لَهُمْ وَ لَا هُمْ يُنْقَذُوْنَ ۙ۝۴۳

ہم چاہیں تو اِن کو غرق کردیں۔پس کوئی ان کی فریاد سننے والا نہ ہو۔اور نہ کسی طرح یہ بچائے جاسکیں۔(43)

اِلَّا رَحْمَةً مِّنَّا وَ مَتَاعًا اِلٰى حِيْنٍ ۝۴۴

بس ہماری رحمت ہی ہے جو انہیں پار لگاتی ہے۔اور ایک خاص وقت تک زندگی سے فائدہ اٹھانے کا موقع دیتی ہے(44)

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّقُوْا مَا بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ وَمَا خَلْفَكُمْ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝٤٥

اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ ڈرو اس (انجام وعذاب) سے جو تمہارے آگے ہے اور جو تمہارے پیچھے ہے۔تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔(تو وہ اس کی پرواہ نہیں کرتے)۔(45)

وَمَا تَاْتِيْهِمْ مِّنْ اٰيَةٍ مِّنْ اٰيٰتِ رَبِّهِمْ اِلَّا كَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ ۝٤٦

اور ان کے پروردگار کی نشانیوں میں سے کوئی نشانی بھی ان کے پاس نہیں آتی مگر یہ کہ وہ اس سے منہ پھیر لیتے ہیں۔(46)

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ ۙ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَنُطْعِمُ مَنْ لَّوْ يَشَآءُ اللّٰهُ اَطْعَمَهٗۤ ۖ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝٤٧

اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اللہ نے تمہیں جو کچھ عطا کیا ہے اس میں سے کچھ اس کی راہ میں بھی خرچ کرو۔تو کافر، اہل ایمان سے کہتے ہیں! کیا ہم اسے کھلائیں جسے اگر اللہ چاہتا تو خود کھلا دیتا؟ (ان سے کہہ دو) تم لوگ کھلی ہوئی گمراہی میں مبتلا ہو۔(47)

وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝٤٨

اور (کافر) کہتے ہیں کہ اگر تم سچے ہو تو بتاؤ کہ یہ قیامت کا وعدہ کب پورا ہوگا؟(48)

مَا يَنْظُرُوْنَ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً تَاْخُذُهُمْ وَهُمْ يَخِصِّمُوْنَ ۝٤٩

وہ صرف ایک چنگھاڑ یعنی صور پھونکنے کا انتظار کر رہے ہیں۔جو انہیں اپنی گرفت میں لے لے گی۔جبکہ یہ لوگ (اپنے معاملات میں) باہم جھگڑ رہے ہوں گے۔(49)

فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ تَوْصِيَةً وَّلَاۤ اِلٰۤى اَهْلِهِمْ يَرْجِعُوْنَ ۝٥٠

(اس وقت) وہ نہ کوئی وصیت کر سکیں گے۔اور نہ ہی اپنے گھر والوں کی طرف واپس لوٹ سکیں گے۔(50)

وَنُفِخَ فِى الصُّوْرِ فَاِذَا هُمْ مِّنَ الْاَجْدَاثِ اِلٰى رَبِّهِمْ يَنْسِلُوْنَ ۝٥١

اور جب (دوبارہ) صور پھونکا جائے گا تو وہ ایک دم اپنی قبروں سے نکل کر اپنے پروردگار کی طرف تیز تیز چلنے لگیں گے۔(51)

قَالُوْا يٰوَيْلَنَا مَنْۢ بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا ۜ هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ ۝٥٢

(اس وقت گھبرا کر) کہیں گے ہائے افسوس! کس نے ہمیں ہماری خواب گاہ سے اٹھایا؟ (جواب دیا جائے گا) یہ وہی قیامت ہے جس کا رحمن نے وعدہ کیا تھا۔اور پیغمبروںؑ نے بھی سچ کہا تھا۔(52)

اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ ۝٥٣

بس وہ ایک چنگھاڑ ہوگی۔پھر سب کے سب ہمارے پاس حاضر کر دیئے جائیں گے۔(53)

فَالْيَوْمَ لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْـًٔا وَّلَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝٥٤

پس آج کے دن کسی پر کچھ بھی ظلم نہیں کیا جائے گا۔ اور تمہیں بدلہ نہیں دیا جائے گا مگر انہی اعمال کا جو تم کیا کرتے تھے۔(54)

اِنَّ اَصۡحٰبَ الۡجَنَّةِ الۡيَوۡمَ فِىۡ شُغُلٍ فٰكِهُوۡنَ ۚ﴿۵۵﴾

بے شک اہل جنت اس روز عیش ونشاط کے مشغلے میں ہوں گے۔(55)

هُمۡ وَاَزۡوَاجُهُمۡ فِىۡ ظِلٰلٍ عَلَى الۡاَرَآئِكِ مُتَّكِـُٔوۡنَ ﴿۵۶﴾

وہ اور ان کی بیویاں گھنے سایوں میں مسندوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے۔(56)

لَهُمۡ فِيۡهَا فَاكِهَةٌ وَّلَهُمۡ مَّا يَدَّعُوۡنَ ۚ﴿۵۷﴾ سَلٰمٌ قَوۡلًا مِّنۡ رَّبٍّ رَّحِيۡمٍ ﴿۵۸﴾

وہاں ان کے کھانے پینے کیلئے ہر قسم کے پھل ہوں گے۔ اور وہ سب کچھ ہوگا جو وہ مانگیں گے۔(57) انہیں مہربان پروردگار کی طرف سے سلام کہا جائے گا۔(58)

وَامۡتَازُوا الۡيَوۡمَ اَيُّهَا الۡمُجۡرِمُوۡنَ ﴿۵۹﴾

ارشاد ہوگا، اے مجرمو! الگ ہوجاؤ۔(59)

اَلَمۡ اَعۡهَدۡ اِلَيۡكُمۡ يٰبَنِىۡۤ اٰدَمَ اَنۡ لَّا تَعۡبُدُوا الشَّيۡطٰنَ‌ ۚ اِنَّهٗ لَكُمۡ عَدُوٌّ مُّبِيۡنٌ ۙ﴿۶۰﴾

اے اولادِ آدم! کیا میں نے تمہیں حکم نہیں دیا تھا کہ شیطان کی عبادت نہ کرنا؟ کہ وہ تمہارا کھلا ہوا دشمن ہے۔(60)

وَّاَنِ اعۡبُدُوۡنِىۡ‌ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسۡتَقِيۡمٌ ﴿۶۱﴾

ہاں البتہ میری عبادت کرو کہ یہی سیدھا راستہ ہے۔(61)

وَلَقَدۡ اَضَلَّ مِنۡكُمۡ جِبِلًّا كَثِيۡرًا‌ ؕ اَفَلَمۡ تَكُوۡنُوۡا تَعۡقِلُوۡنَ ﴿۶۲﴾

(اس کے باوجود) اس نے تم میں سے ایک کثیر گروہ کو گمراہ کردیا۔ کیا تم اتنا بھی نہیں سمجھتے تھے؟(62)

هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِىۡ كُنۡتُمۡ تُوۡعَدُوۡنَ ﴿۶۳﴾ اِصۡلَوۡهَا الۡيَوۡمَ بِمَا كُنۡتُمۡ تَكۡفُرُوۡنَ ﴿۶۴﴾

یہ ہے وہ جہنم جس سے تمہیں ڈرایا جاتا تھا۔(63) آج اپنے کفر کے صلہ میں اس میں داخل ہوجاؤ۔(64)

اَلۡيَوۡمَ نَخۡتِمُ عَلٰٓى اَفۡوَاهِهِمۡ وَتُكَلِّمُنَاۤ اَيۡدِيۡهِمۡ وَتَشۡهَدُ اَرۡجُلُهُمۡ بِمَا كَانُوۡا يَكۡسِبُوۡنَ ﴿۶۵﴾

آج ہم ان کے منہ پر مہر لگادیں گے۔ اور ہم سے ان کے ہاتھ کلام کریں گے اور ان کے پاؤں گواہی دیں گے اس کے بارے میں جو کچھ وہ کیا کرتے تھے؟(65)

وَلَوۡ نَشَآءُ لَطَمَسۡنَا عَلٰٓى اَعۡيُنِهِمۡ فَاسۡتَبَقُوا الصِّرَاطَ فَاَنّٰى يُبۡصِرُوۡنَ ﴿۶۶﴾

اور اگر ہم چاہتے تو ان کی آنکھوں کو مٹادیتے۔ پھر وہ راستہ کی طرف دوڑتے تو ان کو کہاں نظر آتا؟(66)

وَلَوۡ نَشَآءُ لَمَسَخۡنٰهُمۡ عَلٰى مَكَانَتِهِمۡ فَمَا اسۡتَطَاعُوۡا مُضِيًّا وَّلَا يَرۡجِعُوۡنَ ﴿۶۷﴾

اور اگر ہم چاہتے تو انہیں ان کی جگہ پر مسخ کر کے رکھ دیتے کہ نہ آگے بڑھ سکتے اور نہ پیچھے پلٹ سکتے۔(67)

وَمَنْ نُّعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ فِي الْخَلْقِ ؕ اَفَلَا يَعْقِلُوْنَ ﴿٦٨﴾

اور ہم جسے طویل عمر دیتے ہیں۔اسے قوت وطبیعت میں واپس (کمزوری کی طرف) پلٹا دیتے ہیں۔پھر کیا وہ عقل نہیں رکھتے۔(68)

وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْۢبَغِيْ لَهٗ ؕ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ وَّقُرْاٰنٌ مُّبِيْنٌ ﴿٦٩﴾

اور ہم نے انہیں شعروشاعری نہیں سکھائی۔اور نہ ہی یہ ان کے شایانِ شان ہے۔یہ تو بس ایک نصیحت اور واضح قرآن ہے۔(69)

لِّيُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا وَّيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿٧٠﴾

تاکہ آپؐ اس کی ذریعہ سے انہیں ڈرائیں جو زندہ ہیں (سوچ اور سمجھ سے کام لیتے ہیں)۔اور تاکہ کافروں پر حجت تمام ہو جائے۔(70)

اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا خَلَقْنَا لَهُمْ مِّمَّا عَمِلَتْ اَيْدِيْنَاۤ اَنْعَامًا فَهُمْ لَهَا مٰلِكُوْنَ ﴿٧١﴾

کیا یہ لوگ نہیں دیکھتے (غور نہیں کرتے) کہ ہم نے ان کیلئے اپنے ہاتھوں سے بنائی ہوئی چیزوں میں سے مویشی پیدا کئے۔(چنانچہ اب) یہ ان کے مالک ہیں۔(71)

وَذَلَّلْنٰهَا لَهُمْ فَمِنْهَا رَكُوْبُهُمْ وَمِنْهَا يَاْكُلُوْنَ ﴿٧٢﴾ وَلَهُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ وَمَشَارِبُ ؕ اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ ﴿٧٣﴾

اور ہم نے ان مویشیوں کو ان کا مطیع کر دیا ہے۔پس ان میں سے بعض پر وہ سوار ہوتے ہیں اور بعض کا گوشت کھاتے ہیں۔(72) اور ان کیلئے ان میں اور بھی طرح طرح کے فائدے اور پینے کی چیزیں (دودھ وغیرہ) بھی ہیں۔تو کیا یہ لوگ شکر ادا نہیں کرتے؟(73)

وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لَّعَلَّهُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿٧٤﴾ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَهُمْ ۙ وَهُمْ لَهُمْ جُنْدٌ مُّحْضَرُوْنَ ﴿٧٥﴾

اور کیا انہوں نے اللہ کو چھوڑ کر اور معبود بنا لئے ہیں۔کہ شاید ان کی مدد کی جائے گی۔(74) حالانکہ وہ ان کی کچھ بھی مدد نہیں کر سکتے۔بلکہ کفار ان بتوں کی حفاظت اور ان کے دفاع کیلئے ہر وقت تیار لشکر ہیں۔(75)

فَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ ۘ اِنَّا نَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ﴿٧٦﴾

پس ان لوگوں کی باتیں آپؐ کو رنجیدہ نہ کریں۔بے شک ہم خوب جانتے ہیں جو کچھ وہ چھپاتے ہیں اور جو کچھ وہ ظاہر کرتے ہیں۔(76)

اَوَلَمْ يَرَ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ ﴿٧٧﴾

کیا انسان یہ نہیں دیکھتا (اس پر غور نہیں کرتا) کہ ہم نے اسے نطفہ سے پیدا کیا ہے۔پھر بھی وہ بہت زیادہ جھگڑالو ہے۔(77)

وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّنَسِيَ خَلْقَهٗ ؕ قَالَ مَنْ يُّحْيِ الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيْمٌ ﴿٧٨﴾

وہ ہمارے لئے مثالیں پیش کرتا ہے اور اپنی خلقت کو بھول گیا ہے۔وہ کہتا ہے کہ ان ہڈیوں کو کون زندہ کرے گا جبکہ وہ بالکل بوسیدہ ہو چکی ہوں؟(78)

قُلْ يُحْيِيْهَا الَّذِيْۤ اَنْشَاَهَاۤ اَوَّلَ مَرَّةٍ ؕ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيْمُ ۙ ﴿٧٩﴾

آپؐ کہہ دیجئے! انہیں وہی دوبارہ زندہ کرے گا۔جس نے انہیں پہلی بار پیدا کیا تھا۔اور وہ ہر مخلوق کو خوب جانتا ہے۔(79)

اِلَّذِیْ جَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الشَّجَرِ الْاَخْضَرِ نَارًا فَاِذَآ اَنْتُمْ مِّنْهُ تُوْقِدُوْنَ ﴿٨٠﴾

جس نے تمہارے لئے سبز درخت سے آگ پیدا کی۔ پھر تم اس (کی ٹہنیوں کو رگڑ کر ان) سے آگ نکالتے ہو۔(80)

اَوَ لَيْسَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِقٰدِرٍ عَلٰۤى اَنْ يَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ ؕ بَلٰى ۗ وَهُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِيْمُ ﴿٨١﴾

کیا وہ (قادرِ مطلق) جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا، اس بات پر قادر نہیں ہے کہ ان لوگوں جیسے دوبارہ پیدا کر دے؟ ہاں وہ بڑا پیدا کرنے والا، اور بڑا جاننے والا ہے۔(81)

اِنَّمَآ اَمْرُهٗۤ اِذَآ اَرَادَ شَيْئًا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿٨٢﴾

اس کا معاملہ تو بس یوں ہے کہ جب وہ کسی چیز کے پیدا کرنے کا ارادہ کرتا ہے۔تو کہہ دیتا ہے کہ "ہوجا"، تو وہ فوراً ہوجاتی ہے۔(82)

فَسُبْحٰنَ الَّذِیْ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَیْءٍ وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿٨٣﴾

پس پاک ہے وہ ذات جس کے قبضۂ قدرت میں ہر چیز کی ملکیت ہے۔اور اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔(83)

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

اہم مضامین سورہ الصّٰفّٰت

مضمون	صفحہ نمبر
آسمان کی مضبوط پیدائش کا ذکر	663
آخرت کا انکار کرنے والوں کا بیان	664
متقی لوگوں کا ذکر	665
شجرۃ الزقوم	667
نوحؑ کی پکار	667
ابراھیمؑ کا بتوں کو توڑنا	668
ابراھیمؑ کی آگ سے نجات	668
اسمٰعیلؑ کی بشارت	669
اسمٰعیلؑ کو ذبح کرنے کا بیان	669
اسحٰقؑ کی بشارت	669
موسیٰؑ اور ہارونؑ کا ذکر	670
الیاسؑ کا ذکر	670
لوطؑ کا ذکر	670
یونسؑ کا ذکر	671
مچھلی کا یونسؑ کو لقمہ بنا لینا	671
حمد وثنا الٰہی	673

37۔ سورہ الصّٰفّٰت

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

میں شروع کرتا ہوں اللہ کے نام کے ساتھ، جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے۔

وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا ۙ﴿۱﴾ فَالزّٰجِرٰتِ زَجۡرًا ۙ﴿۲﴾ فَالتّٰلِيٰتِ ذِكۡرًا ۙ﴿۳﴾ اِنَّ اِلٰهَكُمۡ لَوَاحِدٌ ؕ﴿۴﴾

قسم ہے قطار در قطار صف بستہ فرشتوں کی۔(1) پھر بادلوں کو کھینچ کر لے جانے والے فرشتوں کی (کہ کہاں برسانا ہے)۔(2) پھر قرآن مجید کی تلاوت کرنے والے فرشتوں کی۔(3) بے شک تمہارا معبود ایک ہی ہے۔(4)

رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَمَا بَيۡنَهُمَا وَرَبُّ الۡمَشَارِقِ ؕ﴿۵﴾

جو آسمانوں اور زمین اور جو چیزیں ان دونوں کے درمیان ہیں سب کا مالک ہے۔ اور سورج کے طلوع ہونے کے مقامات کا بھی مالک ہے۔(5)

اِنَّا زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنۡيَا بِزِيۡنَةِ ۨالۡكَوَاكِبِ ۙ﴿۶﴾ وَحِفۡظًا مِّنۡ كُلِّ شَيۡطٰنٍ مَّارِدٍ ۚ﴿۷﴾

بے شک ہم نے آسمانِ دنیا کو ستاروں کی آرائش سے آراستہ کیا ہے۔(6) اور ہر سرکش وشیطان کی دراندازی سے اسے محفوظ کر دیا ہے۔(7)

لَا يَسَّمَّعُوۡنَ اِلَى الۡمَلَاِ الۡاَعۡلٰى وَيُقۡذَفُوۡنَ مِنۡ كُلِّ جَانِبٍ ۖ﴿۸﴾

اب ملاءِ اعلیٰ (عالمِ بالا) کی باتوں کو کان لگا کر نہیں سن سکتے۔ اور وہ ہر طرف سے مارے جاتے ہیں۔(8)

دُحُوۡرًا وَّلَهُمۡ عَذَابٌ وَّاصِبٌ ۙ﴿۹﴾

ان کو دھتکارنے اور بھگانے کیلئے۔ اور ان کیلئے دائمی عذاب ہے۔(9)

اِلَّا مَنۡ خَطِفَ الۡخَطۡفَةَ فَاَتۡبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌ ﴿۱۰﴾

مگر یہ کہ کوئی شیطان، فرشتوں کی کوئی اڑتی ہوئی خبر اچک لے۔ تو ایک تیز شعلہ اس کا پیچھا کرتا ہے۔(10)

فَاسۡتَفۡتِهِمۡ اَهُمۡ اَشَدُّ خَلۡقًا اَمۡ مَّنۡ خَلَقۡنَا ؕ اِنَّا خَلَقۡنٰهُمۡ مِّنۡ طِيۡنٍ لَّازِبٍ ﴿۱۱﴾

پس آپؐ ان سے پوچھئے کہ کیا ان کا پیدا کرنا زیادہ مشکل ہے یا ان کا جن کو ہم نے پیدا کیا؟ بے شک ہم نے انہیں ایک لیس دار مٹی سے پیدا کیا ہے۔(11)

بَلۡ عَجِبۡتَ وَيَسۡخَرُوۡنَ ﴿۱۲﴾

تم تو (ان کے انکار پر) تعجب کرتے ہو۔مگر وہ اس کا مذاق اڑا رہے ہیں۔(12)

وَ اِذَا ذُكِّرُوْا لَا يَذْكُرُوْنَ ۝۱۳ وَ اِذَا رَاَوْا اٰيَةً يَّسْتَسْخِرُوْنَ ۝۱۴

اور جب انہیں نصیحت کی جاتی ہے تو وہ قبول نہیں کرتے۔(13) اور جب کوئی معجزہ دیکھتے ہیں تو اس کا مذاق اڑاتے ہیں۔(14)

وَ قَالُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝۱۵

اور کہتے ہیں کہ یہ تو کھلا ہوا جادو ہے۔(15)

ءَاِذَا مِتْنَا وَ كُنَّا تُرَابًا وَّ عِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ۝۱۶

بھلا جب ہم مر جائیں گے اور مر کر مٹی اور ہڈیاں ہو جائیں گے۔تو کیا ہم زندہ کر کے اٹھائے جائیں گے؟(16)

اَوَ اٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ ۝۱۷

یا کیا ہمارے پہلے باپ دادا بھی اٹھائے جائیں گے؟(17)

قُلْ نَعَمْ وَ اَنْتُمْ دَاخِرُوْنَ ۝۱۸

آپ کہیے کہ ہاں اور تم اس وقت ذلیل وخوار ہو گے۔(18)

فَاِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ فَاِذَا هُمْ يَنْظُرُوْنَ ۝۱۹

بس وہ قیامت تو صرف ایک ڈانٹ ہو گی۔اس کے بعد ایک دم زندہ ہو کر ادھر اُدھر دیکھ رہے ہوں گے۔(19)

وَ قَالُوْا يٰوَيْلَنَا هٰذَا يَوْمُ الدِّيْنِ ۝۲۰ هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ۝۲۱

اور کہیں گے ہائے ہماری بدبختی! یہ تو جزا و سزا کا دن ہے۔(20) ہاں! یہ وہی فیصلہ کا دن ہے جسے تم جھٹلایا کرتے تھے۔(21)

اُحْشُرُوا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا وَ اَزْوَاجَهُمْ وَ مَا كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ ۝۲۲ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَاهْدُوْهُمْ اِلٰى صِرَاطِ الْجَحِيْمِ ۝۲۳

(فرشتوں کو حکم ہو گا کہ) جن لوگوں نے ظلم کیا ان کو اور ان کی بیویوں کو اور اللہ کو چھوڑ کر جن کی یہ پرستش کرتے تھے ان سب کو جمع کرو۔(22)
اور پھر سب کو دوزخ کا راستہ دکھاؤ۔(23)

وَ قِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَّسْـُٔوْلُوْنَ ۝۲۴ مَا لَكُمْ لَا تَنَاصَرُوْنَ ۝۲۵

انہیں روکو ذرا، ان سے سوال ہونا ہے۔(24) تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم ایک دوسرے کی مدد نہیں کرتے؟(25)

بَلْ هُمُ الْيَوْمَ مُسْتَسْلِمُوْنَ ۝۲۶

بلکہ وہ تو آج بڑے فرمانبردار بنے ہوئے ہیں۔(26)

وَ اَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ ۝۲۷

اور اس کے بعد ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہوں گے۔اور باہم سوال و جواب کریں گے۔(27)

قَالُوْٓا اِنَّكُمْ كُنْتُمْ تَاْتُوْنَنَا عَنِ الْيَمِيْنِ ﴿۲۸﴾

(کمزور گروہ دوسرے بڑے گروہ سے) کہے گا کہ تم ہی ہمارے پاس ہر طرف سے (یعنی ہر وقت) بڑی شد و مد سے آیا کرتے تھے (اور ہمیں کفر پر آمادہ کرتے تھے)۔(28)

قَالُوْا بَلْ لَّمْ تَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ﴿۲۹﴾

(بڑے گروہ والے جواب میں) کہیں گے! اصل بات یہ ہے کہ تم خود ہی ایمان نہیں لانے والے تھے۔(29)

وَمَا كَانَ لَنَا عَلَيْكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ ۚ بَلْ كُنْتُمْ قَوْمًا طٰغِيْنَ ﴿۳۰﴾

اور ہمارا تم پر کوئی زور نہیں تھا بلکہ تم خود ہی سرکش لوگ تھے۔(30)

فَحَقَّ عَلَيْنَا قَوْلُ رَبِّنَآ ۖ اِنَّا لَذَآىِٕقُوْنَ ﴿۳۱﴾

سو ہم پر ہمارے پروردگار کی بات پوری ہو گئی ہے اب ہم سب عذابِ خداوندی کا مزہ چکھنے والے ہیں۔(31)

فَاَغْوَيْنٰكُمْ اِنَّا كُنَّا غٰوِيْنَ ﴿۳۲﴾

پس ہم نے تمہیں گمراہ کیا کیونکہ ہم خود بھی گمراہ تھے۔(32)

فَاِنَّهُمْ يَوْمَىِٕذٍ فِى الْعَذَابِ مُشْتَرِكُوْنَ ﴿۳۳﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِيْنَ ﴿۳۴﴾

سو وہ سب اس دن عذاب میں باہم شریک ہوں گے۔(33) بے شک ہم مجرموں کے ساتھ ایسا ہی سلوک کرتے ہیں۔(34)

اِنَّهُمْ كَانُوْٓا اِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ۙ يَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۳۵﴾

وہ ایسے لوگ تھے کہ جب ان سے کہا جاتا تھا کہ اللہ کے سوا کوئی حقیقی معبود نہیں ہے تو یہ تکبر کیا کرتے تھے۔(35)

وَيَقُوْلُوْنَ اَىِٕنَّا لَتَارِكُوْٓا اٰلِهَتِنَا لِشَاعِرٍ مَّجْنُوْنٍ ﴿۳۶﴾

اور کہتے تھے کہ کیا ایک دیوانے شاعر کی خاطر ہم اپنے خداؤں کو چھوڑ دیں۔(36)

بَلْ جَآءَ بِالْحَقِّ وَصَدَّقَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۳۷﴾

حالانکہ وہ دینِ حق لے کر آیا تھا اور سارے رسولوں کی تصدیق کرنے والا تھا۔(37)

اِنَّكُمْ لَذَآىِٕقُوا الْعَذَابِ الْاَلِيْمِ ﴿۳۸﴾ وَمَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۳۹﴾

اے مجرمو! تم ضرور دردناک عذاب کا مزہ چکھنے والے ہو۔(38) اور تمہیں اسی کا بدلہ دیا جائے گا جو کچھ تم کیا کرتے تھے۔(39)

اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۴۰﴾ اُولٰٓىِٕكَ لَهُمْ رِزْقٌ مَّعْلُوْمٌ ﴿۴۱﴾

ہاں البتہ اللہ کے برگزیدہ بندے (اس سے مستثنیٰ ہوں گے)۔(40) یہ وہ (خوش نصیب) ہیں جن کیلئے معلوم و معین رزق ہے۔(41)

فَوَاكِهُ ۚ وَهُمْ مُّكْرَمُوْنَ ﴿۴۲﴾ فِىْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿۴۳﴾

یعنی طرح طرح کے میوے۔اور وہ عزت واکرام کے ساتھ ہوں گے۔(42)نعمت والے باغات میں۔(43)

عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ ﴿۴۴﴾

آمنے سامنے تخت پر بیٹھے ہوں گے۔(44)

يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِكَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ ﴿۴۵﴾ بَيْضَآءَ لَذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ ﴿۴۶﴾

ان کے گرد صاف شفاف شراب کا دور چل رہا ہوگا(45)سفید رنگ کی شراب جس میں پینے والے کو لطف آئے۔(46)

لَا فِيْهَا غَوْلٌ وَّلَا هُمْ عَنْهَا يُنْزَفُوْنَ ﴿۴۷﴾

اس میں نہ کوئی دردسر ہوگا۔اور نہ ہوش وحواس گم ہونے پائیں گے۔(47)

وَعِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ عِيْنٌ ﴿۴۸﴾ كَاَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَّكْنُوْنٌ ﴿۴۹﴾

اوران کے پاس نگاہیں نیچے رکھنے والی (باحیا) اور بڑی آنکھوں والی بیویاں ہوں گی۔(48)(وہ رنگ وروپ اور نزاکت میں) گویا محفوظ کئے ہوئے موتی ہیں۔(49)

فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ ﴿۵۰﴾

پھر وہ (بہشتی لوگ) ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہوں گے۔اور سوال وجواب کریں گے۔(50)

قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ اِنِّيْ كَانَ لِيْ قَرِيْنٌ ﴿۵۱﴾

چنانچہ ان میں سے ایک کہے گا کہ دنیا میں میرا ایک دوست تھا۔(51)

يَّقُوْلُ اَئِنَّكَ لَمِنَ الْمُصَدِّقِيْنَ ﴿۵۲﴾ ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَدِيْنُوْنَ ﴿۵۳﴾

جو مجھ سے کہتا تھا کہ آیا تم بھی قیامت کی تصدیق کرتے ہو؟(52) کیا جب مرجائیں گے اور گل سڑکر مٹی اور ہڈیاں ہوجائیں گے تو اس وقت زندہ کرکے ہمیں اعمال کا بدلہ دیا جائے گا؟(53)

قَالَ هَلْ اَنْتُمْ مُّطَّلِعُوْنَ ﴿۵۴﴾ فَاطَّلَعَ فَرَاٰهُ فِيْ سَوَآءِ الْجَحِيْمِ ﴿۵۵﴾

(پھر فرشتہ اسے کہے گا) کیا تم اسے جھانک کر دیکھنا چاہتے ہو؟(کہ اب وہ دوست کہاں اور کس حال میں ہے؟)(54) پھر جب وہ جھانک کر دیکھے گا تو اسے جہنم کے وسط میں پائے گا۔(55)

قَالَ تَاللّٰهِ اِنْ كِدْتَّ لَتُرْدِيْنِ ﴿۵۶﴾ وَلَوْلَا نِعْمَةُ رَبِّيْ لَكُنْتُ مِنَ الْمُحْضَرِيْنَ ﴿۵۷﴾

اس وقت (اسے مخاطب کرکے) کہے گا کہ خدا کی قسم تو تو مجھے ہلاک ہی کرنے والا تھا۔(56)اور اگر میرے پروردگار کا فضل وکرم نہ ہوتا تو آج میں بھی اس گروہ میں شامل ہوتا جو پکڑ کر لایا گیا ہے۔(57)

اَفَمَا نَحْنُ بِمَيِّتِيْنَ ﴿۵۸﴾ اِلَّا مَوْتَتَنَا الْاُوْلٰى وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ ﴿۵۹﴾

(جنتی لوگ) کہیں گے اب تو ہم نہیں مریں گے؟(58) سوائے پہلی موت کے۔ اور نہ ہی ہمیں کوئی عذاب ہوگا۔(59)

اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿٦٠﴾ لِمِثْلِ هٰذَا فَلْيَعْمَلِ الْعٰمِلُوْنَ ﴿٦١﴾

بے شک یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔(60) ایسی ہی کامیابی کیلئے عمل کرنے والوں کو عمل کرنا چاہیے۔(61)

اَذٰلِكَ خَيْرٌ نُّزُلًا اَمْ شَجَرَةُ الزَّقُّوْمِ ﴿٦٢﴾ اِنَّا جَعَلْنٰهَا فِتْنَةً لِّلظّٰلِمِيْنَ ﴿٦٣﴾

کیا یہ مہمان نوازی اچھی ہے یا زقوم کا درخت؟(62) جسے ہم نے ظالموں کیلئے آزمائش بنایا ہے۔(63)

اِنَّهَا شَجَرَةٌ تَخْرُجُ فِيْٓ اَصْلِ الْجَحِيْمِ ﴿٦٤﴾ طَلْعُهَا كَاَنَّهٗ رُءُوْسُ الشَّيٰطِيْنِ ﴿٦٥﴾

وہ ایک درخت ہے جو جہنم کی گہرائی سے نکلتا ہے۔(64) اس کے شگوفے ایسے ہیں جیسے شیطانوں کے سر۔(65)

فَاِنَّهُمْ لَاٰكِلُوْنَ مِنْهَا فَمَالِـُٔوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ﴿٦٦﴾

جہنمی لوگ اسے کھائیں گے۔ اور اسی سے پیٹ بھریں گے۔(66)

ثُمَّ اِنَّ لَهُمْ عَلَيْهَا لَشَوْبًا مِّنْ حَمِيْمٍ ﴿٦٧﴾ ثُمَّ اِنَّ مَرْجِعَهُمْ لَاِلَى الْجَحِيْمِ ﴿٦٨﴾

(پھر زقوم کھانے کے بعد) انہیں پینے کیلئے کھولتا ہوا پانی دیا جائے گا۔(67) پھر بے شک دوزخ کی طرف ان کا لوٹنا ہوگا۔(68)

اِنَّهُمْ اَلْفَوْا اٰبَآءَهُمْ ضَآلِّيْنَ ﴿٦٩﴾ فَهُمْ عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ يُهْرَعُوْنَ ﴿٧٠﴾

ان لوگوں نے اپنے باپ دادا کو گمراہ پایا۔(69) اور یہ بے سوچے سمجھے انہی کے نقش قدم پر چلتے رہے۔(70)

وَلَقَدْ ضَلَّ قَبْلَهُمْ اَكْثَرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿٧١﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا فِيْهِمْ مُّنْذِرِيْنَ ﴿٧٢﴾

اور بے شک ان سے پہلے بھی اکثر لوگ گمراہ ہو چکے تھے۔(71) اور ہم نے ان میں ڈرانے والے (رسول) بھیجے تھے۔(72)

فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿٧٣﴾ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿٧٤﴾

تو دیکھو کہ جن کو ڈرایا گیا ان کا انجام کیا ہوا؟(73) ہاں البتہ اللہ کے برگزیدہ بندے اس سے مستثنیٰ ہیں۔(74)

وَلَقَدْ نَادٰىنَا نُوْحٌ فَلَنِعْمَ الْمُجِيْبُوْنَ ﴿٧٥﴾

اور یقیناً نوحؑ نے ہم کو پکارا تو ہم کیا ہی اچھا جواب دینے والے ہیں۔(75)

وَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ﴿٧٦﴾ وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهٗ هُمُ الْبٰقِيْنَ ﴿٧٧﴾

اور ہم نے انہیں اور ان کے اہل خانہ کو سخت تکلیف سے نجات دی۔(76) اور ہم نے انہی کی نسل کو باقی رہنے والا بنایا۔(77)

وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿٧٨﴾

اور ہم نے بعد میں آنے والے لوگوں میں ان کا ذکر باقی رکھا۔(78)

سَلٰمٌ عَلٰى نُوْحٍ فِى الْعٰلَمِيْنَ ﴿٧٩﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٨٠﴾

تمام جہانوں میں نوحؑ پر سلام ہو۔(79) بیشک ہم نیکی کرنے والوں کو ایسی ہی جزا دیتے ہیں۔(80)

اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٨١﴾ ثُمَّ اَغْرَقْنَا الْاٰخَرِيْنَ ﴿٨٢﴾

بے شک وہ ہمارے ایماندار بندوں میں سے تھے۔(81) پھر دوسرے لوگوں کو ہم نے غرق کر دیا۔(82)

وَ اِنَّ مِنْ شِيْعَتِهٖ لَاِبْرٰهِيْمَ ﴿٨٣﴾ اِذْ جَآءَ رَبَّهٗ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ﴿٨٤﴾

اور انہی (نوحؑ) کے پیروکاروں میں سے ابراہیمؑ بھی تھے۔(83) جبکہ وہ اپنے رب کی بارگاہ میں قلب سلیم کے ساتھ حاضر ہوئے۔(84)

اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَ قَوْمِهٖ مَاذَا تَعْبُدُوْنَ ﴿٨٥﴾ اَئِفْكًا اٰلِهَةً دُوْنَ اللّٰهِ تُرِيْدُوْنَ ﴿٨٦﴾

جبکہ انہوں نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے کہا کہ تم کس چیز کی عبادت کرتے ہو؟(85) کیا تم اللہ کو چھوڑ کر جھوٹے گھڑے ہوئے خداؤں کو چاہتے ہو۔(86)

فَمَا ظَنُّكُمْ بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٨٧﴾

آخر تمام جہانوں کے پروردگار کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟(87)

فَنَظَرَ نَظْرَةً فِى النُّجُوْمِ ﴿٨٨﴾ فَقَالَ اِنِّىْ سَقِيْمٌ ﴿٨٩﴾

پھر آپؑ نے ستاروں پر ایک نگاہ ڈالی۔(88) اور کہا کہ میں تمہارے معبودوں سے بیزار ہوں۔(89)

فَتَوَلَّوْا عَنْهُ مُدْبِرِيْنَ ﴿٩٠﴾ فَرَاغَ اِلٰٓى اٰلِهَتِهِمْ فَقَالَ اَلَا تَاْكُلُوْنَ ﴿٩١﴾

اس پر وہ لوگ پیٹھ پھیر کر ان کے پاس سے چلے گئے۔(90) پس آپؑ چپکے سے ان کے دیوتاؤں کی طرف گئے اور ان سے کہا کہ تم کھاتے کیوں نہیں؟(91)

مَا لَكُمْ لَا تَنْطِقُوْنَ ﴿٩٢﴾ فَرَاغَ عَلَيْهِمْ ضَرْبًا بِالْيَمِيْنِ ﴿٩٣﴾

تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم بولتے بھی نہیں ہو۔(92) پھر ان پر پل پڑے اور اپنے دائیں ہاتھ سے خوب ضربیں لگائیں۔(93)

فَاَقْبَلُوْٓا اِلَيْهِ يَزِفُّوْنَ ﴿٩٤﴾ قَالَ اَتَعْبُدُوْنَ مَا تَنْحِتُوْنَ ﴿٩٥﴾

پھر وہ لوگ دوڑتے ہوئے ابراہیمؑ کے پاس آئے۔(94) آپؑ نے کہا کیا تم ان چیزوں کی پرستش کرتے ہو جنہیں خود تراشتے ہو؟(95)

وَ اللّٰهُ خَلَقَكُمْ وَ مَا تَعْمَلُوْنَ ﴿٩٦﴾

حالانکہ اللہ ہی نے تم کو پیدا کیا ہے اور ان چیزوں کو بھی جو تم بناتے ہو۔(96)

قَالُوا ابْنُوْا لَهٗ بُنْيَانًا فَاَلْقُوْهُ فِى الْجَحِيْمِ ﴿٩٧﴾

ان لوگوں نے کہا کہ ان کیلئے ایک عمارت بناؤ، اس میں آگ جلاؤ اور اسے دہکتی ہوئی آگ میں ڈال دو۔(97)

فَاَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَسْفَلِيْنَ ﴿٩٨﴾

سوانہوں نے آپؑ کے خلاف چال چلنا چاہی مگر ہم نے انہی کو نیچا دکھا دیا۔(98)

وَ قَالَ اِنِّیْ ذَاهِبٌ اِلٰی رَبِّیْ سَیَهْدِیْنِ ﴿۹۹﴾

آپؑ نے فرمایا کہ میں اپنے پروردگار کی طرف جاتا ہوں وہ میری راہنمائی فرمائے گا۔(99)

رَبِّ هَبْ لِیْ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ ﴿۱۰۰﴾

(اور عرض کیا) اے میرے پروردگار مجھے ایک بیٹا عطا فرما جو صالحین میں سے ہو۔(100)

فَبَشَّرْنٰهُ بِغُلٰمٍ حَلِیْمٍ ﴿۱۰۱﴾

(اس دعا کے بعد) ہم نے ان کو ایک حلیم و بردبار بیٹے کی بشارت دی۔(101)

فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْیَ قَالَ یٰبُنَیَّ اِنِّیْ اَرٰی فِی الْمَنَامِ اَنِّیْ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰی ؕ قَالَ یٰاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ ؗ سَتَجِدُنِیْۤ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِیْنَ ﴿۱۰۲﴾

پس جب وہ لڑکا آپؑ کے ساتھ کام کرنے کے قابل ہوا تو آپؑ نے فرمایا! اے بیٹا میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں تمہیں ذبح کر رہا ہوں تم غور کرکے بتاؤ کہ تمہاری رائے کیا ہے؟ عرض کیا، ابا جان! آپؑ کو جو حکم دیا گیا ہے وہ بجا لایئے۔ اللہ نے چاہا تو آپ مجھے صبر کرنے والوں میں سے پائیں گے۔(102)

فَلَمَّاۤ اَسْلَمَا وَ تَلَّهٗ لِلْجَبِیْنِ ﴿۱۰۳﴾ۚ وَ نَادَیْنٰهُ اَنْ یّٰۤاِبْرٰهِیْمُ ﴿۱۰۴﴾ۙ

پس جب دونوں (باپ بیٹے) نے سرِ تسلیم خم کر دیا اور باپ نے بیٹے کو پیشانی کے بل لٹا دیا۔(103) تو ہم نے آواز دی! اے ابراہیمؑ۔(104)

قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْیَا ۚ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۱۰۵﴾

تم نے اپنے خواب کو سچ کر دکھایا۔ بے شک ہم نیک لوگوں کو اسی طرح جزا دیتے ہیں۔(105)

اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِیْنُ ﴿۱۰۶﴾ وَ فَدَیْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِیْمٍ ﴿۱۰۷﴾

بے شک یہ ایک کھلی ہوئی آزمائش تھی۔(106) اور ہم نے ایک عظیم قربانی کے عوض اس کو چھڑا لیا۔(107)

وَ تَرَكْنَا عَلَیْهِ فِی الْاٰخِرِیْنَ ﴿۱۰۸﴾ۖ

اور ہم نے اس کا ذکر آنے والوں میں چھوڑا۔(108)

سَلٰمٌ عَلٰۤی اِبْرٰهِیْمَ ﴿۱۰۹﴾ كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۱۱۰﴾ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۱۱۱﴾

سلام ہو ابراہیمؑ پر۔(109) ہم اسی طرح نیکو کاروں کو جزا دیتے ہیں۔(110) یقیناً وہ ہمارے مومن بندوں میں سے تھے۔(111)

وَ بَشَّرْنٰهُ بِاِسْحٰقَ نَبِیًّا مِّنَ الصّٰلِحِیْنَ ﴿۱۱۲﴾

اور ہم نے انہیں اسحاقؑ کی بشارت دی، جو نیک بندوں میں سے نبی ہوں گے۔(112)

وَ بٰرَكْنَا عَلَیْهِ وَ عَلٰۤی اِسْحٰقَ ؕ وَ مِنْ ذُرِّیَّتِهِمَا مُحْسِنٌ وَّ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ مُبِیْنٌ ﴿۱۱۳﴾

اور ہم نے انہیں اور اسحاقؑ کو برکت عطا کی۔ اور ان دونوں کی اولاد میں سے نیک بھی ہوں گے اور اپنے نفس پر کھلا ظلم کرنے والے بھی۔(113)

وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلٰى مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ۚ﴿۱۱۴﴾ وَنَجَّيْنٰهُمَا وَقَوْمَهُمَا مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ۚ﴿۱۱۵﴾

بے شک ہم نے موسیٰؑ و ہارونؑ پر بھی احسان کیا۔(114) اور ہم نے ان دونوں کو اور ان کی قوم کو عظیم کرب (اذیت) سے نجات دی۔(115)

وَنَصَرْنٰهُمْ فَكَانُوْا هُمُ الْغٰلِبِيْنَ ۚ﴿۱۱۶﴾ وَاٰتَيْنٰهُمَا الْكِتٰبَ الْمُسْتَبِيْنَ ۚ﴿۱۱۷﴾

اور ہم نے ان کی مدد کی (جس کی وجہ سے) وہی غالب رہے۔(116) اور ہم نے ان دونوں کو واضح کتاب (توراۃ) عطا کی۔(117)

وَهَدَيْنٰهُمَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۚ﴿۱۱۸﴾

اور ہم نے ہی ان دونوں کو سیدھے راستے کی طرف ہدایت دی۔(118)

وَتَرَكْنَا عَلَيْهِمَا فِي الْاٰخِرِيْنَ ۙ﴿۱۱۹﴾ سَلٰمٌ عَلٰى مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ﴿۱۲۰﴾

اور ہم نے آئندہ آنے والوں میں ان کا ذکر باقی رکھا۔(119) موسیٰؑ و ہارونؑ پر سلام ہو۔(120)

اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۲۱﴾ اِنَّهُمَا مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۲۲﴾

اسی طرح ہم نیک لوگوں کو جزا دیتے ہیں۔(121) بیشک یہ دونوں ہمارے مؤمن بندوں میں سے تھے۔(122)

وَاِنَّ اِلْيَاسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۗ﴿۱۲۳﴾ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖۤ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۱۲۴﴾

اور بے شک الیاسؑ بھی پیغمبروں میں سے تھے۔(123) جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا! کیا تم اللہ سے ڈرتے نہیں ہو؟(124)

اَتَدْعُوْنَ بَعْلًا وَّتَذَرُوْنَ اَحْسَنَ الْخَالِقِيْنَ ۙ﴿۱۲۵﴾ اللّٰهَ رَبَّكُمْ وَرَبَّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۲۶﴾

کیا تم بعل (نامی بت) کو پکارتے ہو (اور اس کی پرستش کرتے ہو)، اور بہترین خالق، اللہ کو چھوڑتے ہو۔(125) جو تمہارا بھی پروردگار ہے
اور تمہارے پہلے والے آباءواجداد کا بھی پروردگار ہے۔(126)

فَكَذَّبُوْهُ فَاِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ ۙ﴿۱۲۷﴾ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۱۲۸﴾

سو ان لوگوں نے انہیں جھٹلایا۔ لہٰذا وہ ضرور (سزا کیلئے) حاضر کئے جائیں گے۔(127) ہاں البتہ جو اللہ کے مخلص اور برگزیدہ بندے ہیں وہ
اس سے مستثنیٰ ہیں۔(128)

وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ ۙ﴿۱۲۹﴾

اور ہم نے آئندہ آنے والوں میں ان کا ذکر باقی رکھا۔(129)

سَلٰمٌ عَلٰۤى اِلْ يَاسِيْنَ ﴿۱۳۰﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۳۱﴾ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۳۲﴾

سلام ہو الیاسؑ پر۔(130) ہم اسی طرح نیک لوگوں کو جزا دیتے ہیں۔(131) بیشک وہ ہمارے مؤمن بندوں میں سے تھے۔(132)

وَاِنَّ لُوْطًا لَّمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۗ﴿۱۳۳﴾ اِذْ نَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗۤ اَجْمَعِيْنَ ۙ﴿۱۳۴﴾

اور یقیناً لوطؑ بھی پیغمبروں میں سے تھے۔(133) جب کہ ہم نے انہیں اور ان کے گھر والوں کو نجات دی۔(134)

اِلَّا عَجُوۡزًا فِی الۡغٰبِرِیۡنَ ﴿۱۳۵﴾

سوائے ایک بڑھیا (ان کی بیوی) کے جو پیچھے رہ جانے والوں میں سے تھی۔(135)

ثُمَّ دَمَّرۡنَا الۡاٰخَرِیۡنَ ﴿۱۳۶﴾ وَ اِنَّکُمۡ لَتَمُرُّوۡنَ عَلَیۡہِمۡ مُّصۡبِحِیۡنَ ﴿۱۳۷﴾

پھر دوسروں کو ہم نے تہس نہس کر دیا۔(136) اور تم لوگ صبح بھی ان (کی ویران شدہ بستیوں) پر سے گزرتے ہو۔(137)

وَ بِالَّیۡلِ ؕ اَفَلَا تَعۡقِلُوۡنَ ﴿۱۳۸﴾

اور شام کو بھی۔کیا پھر بھی تم لوگ عقل سے کام نہیں لیتے؟(138)

وَ اِنَّ یُوۡنُسَ لَمِنَ الۡمُرۡسَلِیۡنَ ﴿۱۳۹﴾ؕ اِذۡ اَبَقَ اِلَی الۡفُلۡکِ الۡمَشۡحُوۡنِ ﴿۱۴۰﴾ۙ

اور یقیناً یونسؑ بھی پیغمبروں میں سے تھے۔(139) جب وہ سوار ہونے کیلئے بھری ہوئی کشتی کی طرف بھاگ کر گئے۔(140)

فَسَاہَمَ فَکَانَ مِنَ الۡمُدۡحَضِیۡنَ ﴿۱۴۱﴾ۚ فَالۡتَقَمَہُ الۡحُوۡتُ وَ ہُوَ مُلِیۡمٌ ﴿۱۴۲﴾

پھر وہ قرعہ اندازی میں شریک ہوئے تو وہ پھینک دیئے گئے۔(141) تو انہیں مچھلی نے نگل لیا حالانکہ کہ وہ (اپنے آپ کو) ملامت کر رہے تھے۔(142)
یعنی جب کشتی بھنور میں پھنس گئی تو لوگوں نے قرعہ ڈالا کہ کشتی کا بوجھ ہلکا ہو جائے۔اس پر آپؑ کا نام نکل آیا۔اور آپؑ کو کشتی سے چھلانگ لگانا پڑی۔

فَلَوۡ لَاۤ اَنَّہٗ کَانَ مِنَ الۡمُسَبِّحِیۡنَ ﴿۱۴۳﴾ۙ لَلَبِثَ فِیۡ بَطۡنِہٖۤ اِلٰی یَوۡمِ یُبۡعَثُوۡنَ ﴿۱۴۴﴾ۚ

پس اگر وہ تسبیح کرنے والوں میں سے نہ ہوتے۔(143) تو قیامت کے دن تک مچھلی کے پیٹ میں رہتے۔(144)

سورہ انبیاء کی آیت 87 میں اللہ تعالی نے بتا دیا کہ انہوں نے کونسی تسبیح پڑھی تھی۔لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِيْنَ۔

فَنَبَذۡنٰہُ بِالۡعَرَآءِ وَ ہُوَ سَقِیۡمٌ ﴿۱۴۵﴾ۚ وَ اَنۡۢبَتۡنَا عَلَیۡہِ شَجَرَۃً مِّنۡ یَّقۡطِیۡنٍ ﴿۱۴۶﴾ۚ

سو ہم نے انہیں (مچھلی کے پیٹ سے نکال کر) ایک کھلے میدان میں ڈال دیا۔اس حال میں کہ وہ بیمار تھے۔(145) اور ہم نے ان پر (سایہ کرنے کیلئے) کدو کا ایک درخت لگا دیا۔(146)

وَ اَرۡسَلۡنٰہُ اِلٰی مِائَۃِ اَلۡفٍ اَوۡ یَزِیۡدُوۡنَ ﴿۱۴۷﴾ۚ فَاٰمَنُوۡا فَمَتَّعۡنٰہُمۡ اِلٰی حِیۡنٍ ﴿۱۴۸﴾ؕ

اور ہم نے ان کو ایک لاکھ یا اس سے کچھ زیادہ لوگوں کی طرف بھیجا۔(147) پس وہ ایمان لائے تو ہم نے انہیں ایک مدت تک (زندگی سے) لطف اندوز ہونے دیا۔(148)

فَاسۡتَفۡتِہِمۡ اَلِرَبِّکَ الۡبَنَاتُ وَ لَہُمُ الۡبَنُوۡنَ ﴿۱۴۹﴾ۙ اَمۡ خَلَقۡنَا الۡمَلٰٓئِکَۃَ اِنَاثًا وَّ ہُمۡ شٰہِدُوۡنَ ﴿۱۵۰﴾

ان سے ذرا پوچھئے! کہ تمہارے پروردگار کیلئے بیٹیاں ہیں اور خود ان کیلئے بیٹے؟(149) کیا ہم نے فرشتوں کو مونث پیدا کیا اور وہ دیکھ رہے تھے؟(150)

اَلَاۤ اِنَّہُمۡ مِّنۡ اِفۡکِہِمۡ لَیَقُوۡلُوۡنَ ﴿۱۵۱﴾ۙ وَلَدَ اللّٰہُ ۙ وَ اِنَّہُمۡ لَکٰذِبُوۡنَ ﴿۱۵۲﴾

خوب سن رکھو، دراصل یہ لوگ اپنی طرف سے جھوٹ گھڑتے ہیں۔(151) کہ اللہ اولاد رکھتا ہے، اور فی الواقع یہ جھوٹے ہیں(152)

اَصْطَفَى الْبَنَاتِ عَلَى الْبَنِيْنَ ﴿۱۵۳﴾ مَا لَكُمْ ۫ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ﴿۱۵۴﴾ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۱۵۵﴾

کیا اللہ نے بیٹوں کے مقابلہ میں بیٹیوں کو ترجیح دی۔(153) تمہیں کیا ہو گیا ہے تم کیا فیصلہ کرتے ہو؟(154) کیا تم اتنا بھی نہیں سمجھتے؟(155)

اَمْ لَكُمْ سُلْطٰنٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۵۶﴾ فَاْتُوْا بِكِتٰبِكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۵۷﴾

کیا تمہارے پاس کوئی واضح دلیل ہے؟(156) اگر تم سچے ہو تو پھر اپنی وہ لکھی ہوئی دلیل پیش کرو۔(157)

وَ جَعَلُوْا بَيْنَهٗ وَ بَيْنَ الْجِنَّةِ نَسَبًا ؕ وَ لَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنَّةُ اِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ ﴿۱۵۸﴾

ان لوگوں نے اللہ اور جنوں کے درمیان کوئی رشتہ ناطہ قرار دیا ہے۔ حالانکہ خود جنات جانتے ہیں کہ وہ (جزا و سزا کیلئے) پکڑ کر حاضر کئے جائیں گے۔(158)

سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۱۵۹﴾ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۱۶۰﴾

پاک ہے اللہ اس شرک سے، جو وہ بیان کرتے ہیں۔(159) (اللہ کا نہ کوئی بیٹا بیٹی ہے اور نہ جنوں سے کوئی خونی رشتہ) ہاں البتہ اللہ کے مخلص اور برگزیدہ بندے موجود ہیں۔(160)

فَاِنَّكُمْ وَ مَا تَعْبُدُوْنَ ﴿۱۶۱﴾ مَاۤ اَنْتُمْ عَلَيْهِ بِفٰتِنِيْنَ ﴿۱۶۲﴾

سو تم سب اور جن کی تم پرستش کرتے ہو۔(161) تم (سب مل کر بھی) اللہ سے کسی کو پھیر نہیں سکتے۔(162)

اِلَّا مَنْ هُوَ صَالِ الْجَحِيْمِ ﴿۱۶۳﴾

سوائے اس کے جو دوزخ کی بھڑکتی آگ میں ڈالا جانے والا ہے۔(163)

وَ مَا مِنَّاۤ اِلَّا لَهٗ مَقَامٌ مَّعْلُوْمٌ ﴿۱۶۴﴾ وَّ اِنَّا لَنَحْنُ الصَّآفُّوْنَ ﴿۱۶۵﴾

اور ہم (فرشتوں کا) حال تو یہ ہے کہ ہم میں سے ہر ایک کا ایک مقام مقرر ہے۔(164) اور بے شک ہم صف بستہ حاضر ہیں۔(165)

وَ اِنَّا لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُوْنَ ﴿۱۶۶﴾

اور بے شک ہم تسبیح و تقدیس کرنے والے ہیں۔(166)

وَ اِنْ كَانُوْا لَيَقُوْلُوْنَ ﴿۱۶۷﴾ لَوْ اَنَّ عِنْدَنَا ذِكْرًا مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۶۸﴾

اور (کفار بعثت نبویؐ سے پہلے) کہا کرتے تھے۔(167) اگر ہمارے پاس پہلے والے لوگوں کی طرح کوئی نصیحت والی کتاب ہوتی۔(168)

لَكُنَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۱۶۹﴾

تو یقیناً ہم اللہ کے برگزیدہ بندوں میں سے ہوتے۔(169)

فَكَفَرُوْا بِهٖ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۷۰﴾ وَ لَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۷۱﴾

(اور جب وہ کتاب آئی) تو اس کا انکار کر دیا سو عنقریب اس کا انجام معلوم کر لیں گے۔(170) اور ہمارا وعدہ پہلے ہو چکا ہے اپنے ان بندوں کے ساتھ جو رسول ہیں۔(171)

اِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنْصُوْرُوْنَ ﴿۱۷۲﴾

کہ یقیناً ان کی نصرت اور مدد کی جائے گی۔(172)

وَ اِنَّ جُنْدَنَا لَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ ﴿۱۷۳﴾ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتّٰى حِيْنٍ ﴿۱۷۴﴾

اور ہمارا لشکر بہرحال غالب آنے والا ہے۔(173) سو ایک مدت تک انہیں ان کے حال پر چھوڑ دو۔(174)

وَّ اَبْصِرْهُمْ فَسَوْفَ يُبْصِرُوْنَ ﴿۱۷۵﴾ اَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿۱۷۶﴾

اور انہیں دیکھتے رہیئے اور عنقریب وہ خود بھی اپنا انجام دیکھ لیں گے۔(175) کیا وہ ہمارے عذاب کیلئے جلدی کرتے ہیں؟(176)

فَاِذَا نَزَلَ بِسَاحَتِهِمْ فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿۱۷۷﴾ وَ تَوَلَّ عَنْهُمْ حَتّٰى حِيْنٍ ﴿۱۷۸﴾

تو جب وہ ان کے ہاں نازل ہوجائے گا تو وہ بڑی بری صبح ہوگی ان کی جن کو ڈرایا گیا۔(177) اور ایک مدت تک انہیں ان کے حال پر چھوڑ دو۔(178)

وَّ اَبْصِرْ فَسَوْفَ يُبْصِرُوْنَ ﴿۱۷۹﴾

اور دیکھتے رہو۔ یہ بھی عنقریب (نتیجہ) دیکھ لیں گے۔(179)

سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۱۸۰﴾ وَ سَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۸۱﴾

پاک ہے آپ کا پروردگار جو کہ عزت کا مالک ہے ان شرکیہ باتوں سے، جو وہ بیان کرتے ہیں۔(180) اور سلام ہو رسولوںؑ پر۔(181)

وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۸۲﴾

اور ہر طرح کی تعریف ہے اس اللہ کیلئے جو سارے جہانوں کا پروردگار ہے۔(182)

اہم مضامین سورہ صٓ

مضمون	صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر
ایک الہ بڑی عجیب شے	675	ایوبؑ کا ذکر	679
سابقہ اقوام کا جھٹلانا	676	بیماری سے شفا کا بیان	679
داوٗدؑ کا ذکر	676	قسم کے ازالہ کا بیان	680
پہاڑوں اور پرندوں کو ان کے تابع کر دینا	676	سابقہ انبیاءؑ کا تذکرہ	680
دو بندوں کا دیوار پھلانگنا	677	جنت کی نعمتوں کا بیان	680
مقدمہ کا فیصلہ	677	جہنم کی سزاؤں کا بیان	681
نیک اور بد کبھی برابر نہیں ہو سکتے	678	ملاء اعلی کی خبر	681
کتاب کا نزول عقل والوں کے غور و فکر کے لیے	678	فرشتوں کا جھگڑا یا لوگوں کا۔	682
سلیمانؑ کا ذکر	678	انسانی پیدائش اور سب کو اسے سجدہ کا حکم	682
گھوڑوں کے ذبح کا بیان	678	شیطان سے سوال اور اس کا جواب	682
سلیمانؑ کی دعا	679	شیطان کا مہلت طلب کرنا	682
ہوا کو بھی آپؑ کے تابع کر دیا	679	اللہ تعالی کا مہلت دینے کا اعلان	682
		قرآن بطور نصیحت	683

38۔ سورہ صٓ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

میں شروع کرتا ہوں اللہ کے نام کے ساتھ جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے۔

صٓ وَ الۡقُرۡاٰنِ ذِی الذِّکۡرِ ؕ﴿۱﴾

ص: صبر کا بیان، صبر کی تلقین، صابر پیغمبر کا ذکر (ایوبؑ)۔قسم ہے نصیحت والے قرآن کی۔(1)

بَلِ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا فِیۡ عِزَّۃٍ وَّ شِقَاقٍ ﴿۲﴾

(آپؐ کی نبوت اور وحی برحق ہے) بلکہ وہ لوگ جنہوں نے کفر اختیار کیا ہے وہ تکبر اور مخالفت میں مبتلا ہیں۔(2)

کَمۡ اَہۡلَکۡنَا مِنۡ قَبۡلِہِمۡ مِّنۡ قَرۡنٍ فَنَادَوۡا وَّ لَاتَ حِیۡنَ مَنَاصٍ ﴿۳﴾

ہم نے ان سے پہلے کتنی ہی قومیں ہلاک کر دیں۔ پس عذاب کے وقت وہ پکارنے لگیں مگر اس وقت چھٹکارا ممکن نہ تھا۔(3)

وَ عَجِبُوۡۤا اَنۡ جَآءَہُمۡ مُّنۡذِرٌ مِّنۡہُمۡ ۫ وَ قَالَ الۡکٰفِرُوۡنَ ہٰذَا سٰحِرٌ کَذَّابٌ ۚ﴿ۖ۴﴾

اور وہ اس بات پر تعجب کر رہے ہیں کہ ان کے پاس ایک ڈرانے والا (پیغمبرؐ) انہی میں سے آیا ہے اور کافر کہتے ہیں کہ یہ شخص جادوگر اور بڑا جھوٹا ہے۔(4)

اَجَعَلَ الۡاٰلِہَۃَ اِلٰـہًا وَّاحِدًا ۚۖ اِنَّ ہٰذَا لَشَیۡءٌ عُجَابٌ ﴿۵﴾

کیا اس نے بہت سے خداؤں کی جگہ ایک ہی خدا بنا دیا ہے؟ بے شک یہ بڑی عجیب بات ہے۔(5)

وَ انۡطَلَقَ الۡمَلَاُ مِنۡہُمۡ اَنِ امۡشُوۡا وَ اصۡبِرُوۡا عَلٰۤی اٰلِہَتِکُمۡ ۚۖ اِنَّ ہٰذَا لَشَیۡءٌ یُّرَادُ ۚ﴿ۖ۶﴾

اور ان کے بڑے سردار یہ کہتے ہوئے آپؐ کے پاس سے اٹھ کھڑے ہوئے۔(اور قوم سے کہا) چلو اور اپنے معبودوں کی عبادت پر ڈٹے رہو۔
یقیناً اس بات میں اس شخص (پیغمبرؐ) کی کوئی غرض ہے۔(6)

مَا سَمِعۡنَا بِہٰذَا فِی الۡمِلَّۃِ الۡاٰخِرَۃِ ۚۖ اِنۡ ہٰذَاۤ اِلَّا اخۡتِلَاقٌ ۚ﴿ۖ۷﴾

ہم نے تو یہ بات کسی پچھلے مذہب میں نہیں سنی۔ یہ تو محض ایک من گھڑت بات ہے۔(7)

ءَاُنۡزِلَ عَلَيۡهِ الذِّكۡرُ مِنۡۢ بَيۡنِنَا ؕ بَلۡ هُمۡ فِىۡ شَكٍّ مِّنۡ ذِكۡرِىۡ ۚ بَلۡ لَّمَّا يَذُوۡقُوۡا عَذَابِ ؕ﴿۸﴾

کیا ہم میں سے صرف اسی شخص پر قرآن اتارا گیا ہے؟ دراصل یہ لوگ میرے ذکر (کتاب) کے بارے میں شک میں مبتلا ہیں۔ بلکہ انہوں نے ابھی میرے عذاب کا مزہ نہیں چکھا۔(8)

اَمۡ عِنۡدَهُمۡ خَزَآئِنُ رَحۡمَةِ رَبِّكَ الۡعَزِيۡزِ الۡوَهَّابِ ۚ﴿۹﴾

کیا تمہارے غالب اور فیاض پروردگار کی رحمت کے خزانے ان کے پاس ہیں؟(9)

اَمۡ لَهُمۡ مُّلۡكُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَمَا بَيۡنَهُمَا ۟ فَلۡيَرۡتَقُوۡا فِى الۡاَسۡبَابِ ﴿۱۰﴾

یا کیا آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے ان پر ان لوگوں کی حکومت ہے۔ (اگر ایسا ہے) تو پھر انہیں چاہیے کہ سیڑھیاں لگا کر چڑھ جائیں۔(10)

جُنۡدٌ مَّا هُنَالِكَ مَهۡزُوۡمٌ مِّنَ الۡاَحۡزَابِ ﴿۱۱﴾

یہ (کفار کے) لشکروں میں سے ایک لشکر ہے جسے وہاں (بمقامِ بدر) شکست ہوگی۔(11)

كَذَّبَتۡ قَبۡلَهُمۡ قَوۡمُ نُوۡحٍ وَّعَادٌ وَّفِرۡعَوۡنُ ذُو الۡاَوۡتَادِ ۙ﴿۱۲﴾

اور ان سے پہلے قومِ نوحؑ، عاد اور میخوں والا فرعون (اپنے نبیوں کو) جھٹلا چکے ہیں۔(12)

وَثَمُوۡدُ وَقَوۡمُ لُوۡطٍ وَّاَصۡحٰبُ لْئَيۡكَةِ ؕ اُولٰٓئِكَ الۡاَحۡزَابُ ﴿۱۳﴾

اور ثمود اور قومِ لوطؑ اور ایکہ والے بھی۔ یہ لوگ بڑے بڑے گروہ تھے۔(13)

اِنۡ كُلٌّ اِلَّا كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ عِقَابِ ﴿۱۴﴾

ان سب نے رسولوںؑ کو جھٹلایا تو ہمارا عذاب ان پر واجب ہوگیا۔(14)

وَمَا يَنۡظُرُ هٰٓؤُلَآءِ اِلَّا صَيۡحَةً وَّاحِدَةً مَّا لَهَا مِنۡ فَوَاقٍ ﴿۱۵﴾

اور یہ لوگ بس ایک چیخ کا انتظار کر رہے ہیں جس کے بعد کچھ مہلت نہ ملے گی۔(15)

وَقَالُوۡا رَبَّنَا عَجِّلۡ لَّنَا قِطَّنَا قَبۡلَ يَوۡمِ الۡحِسَابِ ﴿۱۶﴾

اور وہ کہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار (عذاب میں سے) ہمارا حصہ ہمیں حساب کے دن (قیامت) سے پہلے دے دے۔(16)

اِصۡبِرۡ عَلٰى مَا يَقُوۡلُوۡنَ وَاذۡكُرۡ عَبۡدَنَا دَاوٗدَ ذَا الۡاَيۡدِ ۚ اِنَّهٗۤ اَوَّابٌ ﴿۱۷﴾

(اے میرے رسولؐ) جو کچھ یہ لوگ کہتے ہیں اس پر صبر کیجئے! اور ہمارے بندے داوٗدؑ کو یاد کیجئے جو قوت والے تھے بے شک وہ ہر معاملہ میں اللہ کی طرف بڑے رجوع کرنے والے تھے۔(17)

اِنَّا سَخَّرۡنَا الۡجِبَالَ مَعَهٗ يُسَبِّحۡنَ بِالۡعَشِىِّ وَالۡاِشۡرَاقِ ۙ﴿۱۸﴾

ہم نے پہاڑوں کو ان کے ساتھ مسخر کر دیا تھا جو شام اور صبح کے وقت ان کے ساتھ تسبیح کرتے تھے۔(18)

وَالطَّيْرَ مَحْشُورَةً ۖ كُلٌّ لَّهُ أَوَّابٌ ﴿١٩﴾

اور پرندوں کو بھی (جو تسبیح کے وقت) جمع ہو جاتے تھے۔ اور سب پہاڑ اور پرندے ان کے فرمانبردار تھے (اور ان کی آواز پر آواز ملاتے تھے)۔(19)

وَشَدَدْنَا مُلْكَهُ وَآتَيْنَاهُ الْحِكْمَةَ وَفَصْلَ الْخِطَابِ ﴿٢٠﴾

اور ہم نے ان کی حکومت کو مضبوط کر دیا تھا اور ان کو حکمت و دانائی اور فیصلہ کن بات کرنے کی صلاحیت عطا کی تھی۔(20)

وَهَلْ أَتَاكَ نَبَأُ الْخَصْمِ إِذْ تَسَوَّرُوا الْمِحْرَابَ ﴿٢١﴾

کیا آپ تک جھگڑنے والوں کی خبر پہنچی ہے جب وہ دیوار پھلانگ کر ان کے محرابِ عبادت میں داخل ہو گئے۔(21)

إِذْ دَخَلُوا عَلَىٰ دَاوُودَ فَفَزِعَ مِنْهُمْ ۖ قَالُوا لَا تَخَفْ ۖ خَصْمَانِ بَغَىٰ بَعْضُنَا عَلَىٰ بَعْضٍ فَاحْكُم بَيْنَنَا بِالْحَقِّ وَلَا تُشْطِطْ وَاهْدِنَا إِلَىٰ سَوَاءِ الصِّرَاطِ ﴿٢٢﴾

جب وہ اس طرح اچانک اندر داؤدؑ کے پاس پہنچ گئے تو وہ ان سے گھبرا گئے۔ انہوں نے کہا کہ آپ ڈریں نہیں۔ ہم دو فریقِ مقدمہ ہیں ہم میں سے ایک نے دوسرے پر زیادتی کی ہے۔ آپ ہمارے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ کر دیجئے اور بے انصافی نہ کیجئے اور سیدھے راستے کی طرف ہماری راہنمائی کیجئے۔(22)

إِنَّ هَٰذَا أَخِي لَهُ تِسْعٌ وَتِسْعُونَ نَعْجَةً وَلِيَ نَعْجَةٌ وَاحِدَةٌ فَقَالَ أَكْفِلْنِيهَا وَعَزَّنِي فِي الْخِطَابِ ﴿٢٣﴾

(وجۂ نزاع یہ ہے کہ) یہ میرا بھائی ہے اس کے پاس ننانوے دنبیاں ہیں اور میرے پاس صرف ایک دنبی ہے اس پر بھی وہ کہتا ہے کہ یہ ایک دنبی بھی میرے حوالے کر دے اور بات چیت میں مجھ سے سختی سے پیش آتا ہے۔(23)

قَالَ لَقَدْ ظَلَمَكَ بِسُؤَالِ نَعْجَتِكَ إِلَىٰ نِعَاجِهِ ۖ وَإِنَّ كَثِيرًا مِّنَ الْخُلَطَاءِ لَيَبْغِي بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَقَلِيلٌ مَّا هُمْ ۗ وَظَنَّ دَاوُودُ أَنَّمَا فَتَنَّاهُ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهُ وَخَرَّ رَاكِعًا وَأَنَابَ ﴿٢٤﴾

داؤدؑ نے کہا اس نے اتنی دنبیوں کے ساتھ تیری دنبی ملانے کا مطالبہ کر کے تجھ پر ظلم کیا ہے۔ اور اکثر شرکاء اسی طرح ایک دوسرے پر زیادتی کرتے ہیں سوائے ان کے جو ایمان لاتے ہیں اور نیک عمل کرتے ہیں۔ اور ایسے لوگ بہت کم ہیں۔ اور (یہ بات کہتے ہوئے) داؤدؑ نے خیال کیا کہ ہم نے ان کا امتحان لیا ہے تو انہوں نے اپنے پروردگار سے مغفرت طلب کی اور اس کے حضور جھک گئے اور توبہ کرنے لگے۔(24)

فَغَفَرْنَا لَهُ ذَٰلِكَ ۖ وَإِنَّ لَهُ عِندَنَا لَزُلْفَىٰ وَحُسْنَ مَآبٍ ﴿٢٥﴾

اور ہم نے انہیں معاف کر دیا اور بے شک ان کیلئے ہمارے ہاں خاص تقرب اور اچھا انجام ہے۔(25)

يَا دَاوُودُ إِنَّا جَعَلْنَاكَ خَلِيفَةً فِي الْأَرْضِ فَاحْكُم بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوَىٰ فَيُضِلَّكَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ ۚ إِنَّ الَّذِينَ يَضِلُّونَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ بِمَا نَسُوا يَوْمَ الْحِسَابِ ﴿٢٦﴾

اے داؤدؑ! ہم نے تم کو زمین میں خلیفہ مقرر کیا ہے پس حق وانصاف کے ساتھ لوگوں میں فیصلہ کیا کرو۔ اور خواہشِ نفس کی پیروی نہ کرو کہ وہ تمہیں اللہ کی راہ سے بھٹکا دے گی۔ اور جو اللہ کی راہ سے بھٹک جاتے ہیں ان کیلئے سخت عذاب ہے اس لئے کہ انہوں نے یوم الحساب (قیامت) کو بھلا دیا ہے۔(26)

وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا بَاطِلًا ۚ ذٰلِكَ ظَنُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۚ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنَ النَّارِ ﴿٢٧﴾

اور ہم نے آسمان وزمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے بے مقصد پیدا نہیں کیا۔ یہ ان لوگوں کا گمان ہے جو کافر ہیں۔ پس کافروں کیلئے دوزخ کی بربادی ہے۔(27)

اَمْ نَجْعَلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَالْمُفْسِدِيْنَ فِي الْاَرْضِ اَمْ نَجْعَلُ الْمُتَّقِيْنَ كَالْفُجَّارِ ﴿٢٨﴾

کیا ہم ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے ان لوگوں کی مانند بنا دیں گے جو زمین میں فساد کرتے ہیں؟ یا کیا ہم پرہیزگاروں کو بدکاروں جیسا کر دیں گے؟(28)

كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ مُبٰرَكٌ لِّيَدَّبَّرُوْٓا اٰيٰتِهٖ وَلِيَتَذَكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿٢٩﴾

یہ وہ بابرکت کتاب ہے جو ہم نے آپ پر نازل کی ہے تا کہ لوگ اس کی آیتوں میں غور کریں اور تا کہ اہلِ عقل وفہم نصیحت حاصل کریں۔(29)

وَوَهَبْنَا لِدَاوٗدَ سُلَيْمٰنَ ۭ نِعْمَ الْعَبْدُ ۭ اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ ﴿٣٠﴾

اور ہم نے داؤدؑ کو سلیمانؑ بیٹا بنا کر عطا کیا۔ وہ بہت اچھا بندہ اور اللہ کی طرف بڑا رجوع کرنے والا تھا۔(30)

اِذْ عُرِضَ عَلَيْهِ بِالْعَشِيِّ الصّٰفِنٰتُ الْجِيَادُ ﴿٣١﴾

اور جب آپ کے سامنے شام کے وقت ایسے گھوڑے پیش کیئے گئے کہ جب وہ رکیں تو تین پاؤں پر کھڑے ہوں چوتھے سم کا کنارہ زمین پر لگائے ہوئے۔ اور چلیں تو ہوا ہو جائیں۔(31)

فَقَالَ اِنِّيْٓ اَحْبَبْتُ حُبَّ الْخَيْرِ عَنْ ذِكْرِ رَبِّيْ ۚ حَتّٰى تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ ﴿٣٢﴾

تو کہنے لگے میں نے اپنے پروردگار کی یاد (نماز) پر ان گھوڑوں کی محبت کو ترجیح دی، یہاں تک کہ آفتاب چھپ گیا۔ نماز کا وقت نکل گیا(32)

رُدُّوْهَا عَلَيَّ ۭ فَطَفِقَ مَسْحًۢا بِالسُّوْقِ وَالْاَعْنَاقِ ﴿٣٣﴾

ان گھوڑوں کو دوبارہ میرے سامنے لاؤ۔ پھر ان کی پنڈلیوں اور گردنوں پر تلوار مارنے لگے۔(33)

بہت سے لوگوں نے یہاں ترجمہ ہاتھ پھیرنا کیا ہے۔ مگر میں نے یہ مفہوم امین احسن اصلاحیؒ سے لیا ہے ان کے مطابق:

"لفظ مسح قتل کرنے کے معنی میں بھی معروف ہے۔ اور مسحاً فعل محذوف کی تاکید کے لیے ہے۔ یعنی۔ يَمْسَحُ مَسْحًا۔

یہ حضرت سلیمانؑ کے اس اقدام کی طرف اشارہ ہے جو انھوں نے اس شدید تاثر اور مغلوبیت کی حالت میں کیا۔ انھوں نے فوراً حکم دیا کہ گھوڑے پھر ان کے سامنے حاضر کیے جائیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ گھوڑے جب اپنے تھانوں پر واپس جا چکے تھے تب حضرت سلیمانؑ پر اس احساس کا غلبہ ہوا کہ یہی گھوڑے ان کے لیے خدا سے غفلت کا باعث ہوئے۔ چنانچہ ان کو پھر واپس لانے کا حکم دیا اور ان کی پنڈلیوں اور گردنوں پر تلوار مارنے لگے۔ صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہ ایک غلبہ حال کی صورت ہے۔ لفظ طفق اس حقیقت کی طرف اشارہ کر رہا ہے۔ آیت سے صرف اتنی بات معلوم ہوتی ہے کہ حضرت سلیمانؑ نے کچھ ہاتھ چلائے۔ یہ نہیں معلوم ہوتا کہ انھوں نے تمام گھوڑوں کو ختم کر دیا

اور ایسا کرنا ممکن بھی نہیں تھا اس لیے کہ تورات سے معلوم ہوتا ہے کہ گھوڑے ہزاروں کی تعداد میں تھے۔ غالباً انھوں نے کچھ ہاتھ چلائے اور پھر متنبہ ہو کر اس سے باز آ گئے ہوں گے۔ چونکہ یہ واقعہ ان کی انابت و اوّابیت کا ایک یادگار واقعہ ہے اس وجہ سے قرآن نے اس کا ذکر کیا۔"

تدبر قرآن صفحہ 532-533۔

وَ لَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمٰنَ وَ اَلْقَيْنَا عَلٰى كُرْسِيِّهٖ جَسَدًا ثُمَّ اَنَابَ ﴿٣٤﴾

اور ہم نے سلیمانؑ کی آزمائش کی۔ اور ان کو تخت پر بے حس و حرکت ڈال دیا۔ پھر اس نے رجوع کیا۔(34)

یعنی اللہ تعالیٰ نے سلیمانؑ کی جسمانی و ذہنی قوت بہت محدود کر دی۔ اور وہ کچھ عرصہ حالت ضعف میں پڑے رہے۔ اور پھر ان کو احساس ہو گیا کہ ان کی آزمائش کی جا رہی ہے تو پھر انہوں نے اللہ کے حضور رجوع کیا، توبہ کی اور دعا مانگی۔

قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَهَبْ لِیْ مُلْكًا لَّا یَنْۢبَغِیْ لِاَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِیْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ﴿٣٥﴾

کہا اے میرے پروردگار مجھے معاف کر اور مجھے ایسی سلطنت عطا کر جو میرے بعد کسی اور کو عطا نہ ہو۔ بیشک تو بڑا عطا کرنے والا ہے۔(35)

فَسَخَّرْنَا لَهُ الرِّیْحَ تَجْرِیْ بِاَمْرِهٖ رُخَآءً حَیْثُ اَصَابَ ﴿٣٦﴾ۙ

اور ہم نے ان کیلئے ہوا کو مسخر کر دیا تھا جو ان کے حکم سے جہاں وہ چاہتے تھے آرام سے لے جاتی تھی۔(36)

وَ الشَّیٰطِیْنَ كُلَّ بَنَّآءٍ وَّ غَوَّاصٍ ﴿٣٧﴾ۙ وَّ اٰخَرِیْنَ مُقَرَّنِیْنَ فِی الْاَصْفَادِ ﴿٣٨﴾

اور شیاطین بھی مسخر کر دیئے کچھ معمار تھے اور کچھ غوطہ خور۔(37) اور ان کے علاوہ کچھ ایسے سرکش بھی تھے۔ جو زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے۔(38)

هٰذَا عَطَآؤُنَا فَامْنُنْ اَوْ اَمْسِكْ بِغَیْرِ حِسَابٍ ﴿٣٩﴾

یہ ہماری عطا ہے اسے احسان مان لیں یا بغیر کسی حساب کے پاس رکھ لیں۔ (آپ سے کسی قسم کی پوچھ نہیں ہے۔) (39)

وَ اِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا لَزُلْفٰى وَ حُسْنَ مَاٰبٍ ﴿٤٠﴾

اور بے شک ان کیلئے ہمارے ہاں خاص قرب حاصل ہے۔ اور بہتر انجام ہے۔(40)

وَ اذْكُرْ عَبْدَنَاۤ اَیُّوْبَ ۘ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗۤ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الشَّیْطٰنُ بِنُصْبٍ وَّ عَذَابٍ ﴿٤١﴾ؕ

اور ہمارے بندے ایوبؑ کو یاد کرو۔ جب انہوں نے اپنے پروردگار کو پکارا کہ شیطان نے مجھے سختی اور اذیت پہنچائی ہے۔(41)

اُرْكُضْ بِرِجْلِكَ ۚ هٰذَا مُغْتَسَلٌۢ بَارِدٌ وَّ شَرَابٌ ﴿٤٢﴾

ہم نے حکم دیا کہ اپنا پاؤں زمین پر مارو۔ یہ ٹھنڈا پانی ہے نہانے کیلئے اور پینے کیلئے۔(42)

وَ وَهَبْنَا لَهٗۤ اَهْلَهٗ وَ مِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنَّا وَ ذِكْرٰى لِاُولِی الْاَلْبَابِ ﴿٤٣﴾

اور ہم نے انہیں نہ صرف ان کے اہل و عیال واپس دیئے بلکہ اتنے ہی اور بڑھا دیئے۔ (ان کی اولاد میں اضافہ کیا)۔ اپنی خاص رحمت اور صاحبانِ عقل و فکر کیلئے بطورِ نصیحت۔(43)

وَ خُذْ بِيَدِكَ ضِغْثًا فَاضْرِبْ بِّهٖ وَلَا تَحْنَثْ ؕ اِنَّا وَجَدْنٰهُ صَابِرًا ؕ نِعْمَ الْعَبْدُ ؕ اِنَّهٗۤ اَوَّابٌ ﴿۴۴﴾

اور ہم نے کہا! اپنے ہاتھ میں شاخوں کا ایک مُٹھا لو۔ اور اس سے مارو اور قسم نہ توڑو۔ بے شک ہم نے انہیں صبر کرنے والا پایا۔ بڑا ہی اچھا بندہ اور ہماری طرف بڑا رجوع کرنے والا تھا۔(44)

وَ اذْكُرْ عِبٰدَنَاۤ اِبْرٰهِيْمَ وَ اِسْحٰقَ وَ يَعْقُوْبَ اُولِي الْاَيْدِيْ وَ الْاَبْصَارِ ﴿۴۵﴾

اور ہمارے خاص بندوں، ابراہیمؑ، اسحاقؑ اور یعقوبؑ کو یاد کرو۔ جو قوت و بصیرت والے تھے۔(45)

اِنَّاۤ اَخْلَصْنٰهُمْ بِخَالِصَةٍ ذِكْرَى الدَّارِ ۚ﴿۴۶﴾

اور ہم نے ان کو ایک خاص صفت کے ساتھ مخصوص کیا تھا اور وہ آخرت کی یاد تھی۔(46)

وَ اِنَّهُمْ عِنْدَنَا لَمِنَ الْمُصْطَفَيْنَ الْاَخْيَارِ ؕ﴿۴۷﴾

اور وہ یقیناً ہمارے نزدیک برگزیدہ اور نیک لوگوں میں سے تھے۔(47)

وَ اذْكُرْ اِسْمٰعِيْلَ وَ الْيَسَعَ وَ ذَا الْكِفْلِ ؕ وَ كُلٌّ مِّنَ الْاَخْيَارِ ؕ﴿۴۸﴾

اور اسماعیلؑ، الیسعؑ اور ذوالکفلؑ کو یاد کرو۔ یہ سب نیک لوگوں میں سے تھے۔(48)

هٰذَا ذِكْرٌ ؕ وَ اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ لَحُسْنَ مَاٰبٍ ۙ﴿۴۹﴾

یہ قرآن ایک نصیحت ہے۔ اور بے شک پرہیزگاروں کیلئے اچھا ٹھکانہ ہے۔(49)

جَنّٰتِ عَدْنٍ مُّفَتَّحَةً لَّهُمُ الْاَبْوَابُ ۚ﴿۵۰﴾

ہمیشہ رہنے والے باغات، جن کے سب دروازے ان کیلئے کھلے ہوں گے۔(50)

مُتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا يَدْعُوْنَ فِيْهَا بِفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ وَّ شَرَابٍ ﴿۵۱﴾

وہ ان میں تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے اور وہ وہاں بہت سے میوے اور مشروبات طلب کرتے ہوں گے۔(51)

وَ عِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ اَتْرَابٌ ﴿۵۲﴾ هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ لِيَوْمِ الْحِسَابِ ﴿۵۳﴾

اور ان کے پاس نیچی نگاہوں والی ہم عمر بیویاں ہوں گی۔(52) یہ وہ نعمتیں ہیں جن کا حساب کے دن تمہیں عطا کرنے کا وعدہ کیا جاتا ہے۔(53)

اِنَّ هٰذَا لَرِزْقُنَا مَا لَهٗ مِنْ نَّفَادٍ ۚۖ﴿۵۴﴾ هٰذَا ؕ وَ اِنَّ لِلطّٰغِيْنَ لَشَرَّ مَاٰبٍ ۙ﴿۵۵﴾

یہ ہمارا رزق ہے جو ختم ہونے والا نہیں ہے۔(54) یہ بات تو ہو چکی (کہ پرہیزگاروں کا انجام یہ ہے)۔ اور سرکش لوگوں کا انجام بہت برا ہے۔(55)

جَهَنَّمَ ۚ يَصْلَوْنَهَا ۚ فَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿۵۶﴾ هٰذَا ۙ فَلْيَذُوْقُوْهُ حَمِيْمٌ وَّ غَسَّاقٌ ۙ﴿۵۷﴾

دوزخ، جس میں داخل ہوں گے، پس وہ بہت ہی برا ٹھکانا ہے۔(56) یہ ہے کھولتا ہوا پانی اور پیپ، پس چاہیے کہ وہ اس کا مزہ چکھیں۔(57)

وَّ اٰخَرُ مِنْ شَكْلِهٖۤ اَزْوَاجٌ ؕ﴿۵۸﴾

اوراس کے علاوہ اسی قسم کے اورعذاب بھی ہونگے۔(58)

هٰذَا فَوۡجٌ مُّقۡتَحِمٌ مَّعَكُمۡ ۚ لَا مَرۡحَبًۢا بِهِمۡ ؕ اِنَّهُمۡ صَالُوا النَّارِ ﴿۵۹﴾

یہ ایک اورفوج ہے جوتمہارے ساتھ جہنم میں داخل ہورہی ہے ان کیلیئے کوئی خوش آمدیدنہیں ہے یہ بھی جہنم میں داخل ہونے والے ہیں۔(59)

قَالُوۡا بَلۡ اَنۡتُمۡ ۟ لَا مَرۡحَبًۢا بِكُمۡ ؕ اَنۡتُمۡ قَدَّمۡتُمُوۡهُ لَنَا ۚ فَبِئۡسَ الۡقَرَارُ ﴿۶۰﴾

وہ(ان کے جواب میں کہیں گے)تمہارے لئے خوش آمدیدنہیں ہے۔تم ہی یہ دن ہمارے سامنے لائے ہو!توجہنم کیا ہی براٹھکانا ہے۔(60)

قَالُوۡا رَبَّنَا مَنۡ قَدَّمَ لَنَا هٰذَا فَزِدۡهُ عَذَابًا ضِعۡفًا فِى النَّارِ ﴿۶۱﴾

پھروہ کہیں گےاے ہمارے پروردگار!جوکمبخت یہ برادن ہمارے آگے لایا ہےاسے دوزخ میں دگناعذاب دے۔(61)

وَقَالُوۡا مَا لَنَا لَا نَرٰى رِجَالًا كُنَّا نَـعُدُّهُمۡ مِّنَ الۡاَشۡرَارِ ؕ ﴿۶۲﴾

وہ کہیں گے کہ کیابات ہے ہم یہاں ان لوگوں کونہیں دیکھ رہے جن کوہم دنیامیں برےلوگوں میں شمارکرتے تھے؟(62)

اَتَّخَذۡنٰهُمۡ سِخۡرِيًّا اَمۡ زَاغَتۡ عَنۡهُمُ الۡاَبۡصَارُ ﴿۶۳﴾

کیاہم نے بلاوجہ ان کامذاق اڑایاتھا۔یاہماری نگاہیں ان کی طرف سےاوجھل ہوگئی ہیں؟(63)

اِنَّ ذٰلِكَ لَحَـقٌّ تَخَاصُمُ اَهۡلِ النَّارِ ﴿۶۴﴾

یہ بات بالکل سچی ہے کہ دوزخ والےآپس میں جھگڑیں گے۔(64)

قُلۡ اِنَّمَاۤ اَنَا مُنۡذِرٌ ‌ۖ وَّمَا مِنۡ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ الۡوَاحِدُ الۡقَهَّارُ ۚ‏ ﴿۶۵﴾

آپؐ کہہ دیجئے!کہ میں توصرف ایک ڈرانے والاہوں۔اوراللہ کےسواجوواحداورغالب ہےاورکوئی خدانہیں ہے۔(65)

رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَمَا بَيۡنَهُمَا الۡعَزِيۡزُ الۡغَفَّارُ ﴿۶۶﴾

وہی آسمانوں اورزمین اورجوکچھ ان کے درمیان ہے کاپروردگارہے۔اوروہ بڑازبردست اور بڑابخشنے والاہے۔(66)

قُلۡ هُوَ نَبَؤٌا عَظِيۡمٌ ۙ‏ ﴿۶۷﴾ اَنۡتُمۡ عَنۡهُ مُعۡرِضُوۡنَ ﴿۶۸﴾

کہیےوہ (قیامت)بہت بڑی خبرہے۔(67)جس سےتم منہ پھیرتے ہو۔(68)

مَا كَانَ لِىَ مِنۡ عِلۡمٍۢ بِالۡمَلَاِ الۡاَعۡلٰٓى اِذۡ يَخۡتَصِمُوۡنَ ﴿۶۹﴾

(اورکہہ دیجئے) مجھےتوملاءاعلیٰ(عالمِ بالا)سےقیامت کے بارے میں کوئی خبرنہیں۔جب یہ لوگ اس بارے میں جھگڑیں۔(69)

تمام علماءنے یہی لکھا ہے کہ یہ آسمان پرفرشتوں کاجھگڑاہے۔اوربعض نے لکھا ہے کہ یہ انسان کی پیدائش کے بارے میں جھگڑاہے۔مگرمیرے خیال میں سیاق اورعقل اس کی تائیدنہیں کرتے۔فرشتے کیوں آپس میں جھگڑیں گے۔اورنبیؐ کویہ کیسے معلوم ہوگیا کہ فرشتوں کاکوئی جھگڑا ہےاوراس کےساتھ ہی لوگوں کوکیسے پتاچلا؟

سیاق بڑا واضح ہے پچھلی آیت میں قیامت کا ذکر ہے۔جس کے بارے میں نبیؐ کو کہا جا رہا ہے کہ ان لوگوں سے کہہ دیں کہ میرے پاس اس کا کوئی علم نہیں ہے۔جیسا کہ قرآن کے دیگر مقامات پر بھی یہی مذکور ہے۔اور اگلی آیت بھی بتا رہی ہے کہ نبیؐ واضح کر رہے ہیں کہ میرے پاس ایسا کوئی علم نہیں ہے بلکہ مجھے تو وحی کی گئی ہے کہ اس بارے میں آپ لوگوں کو واضح طور پر آگاہ کر دوں۔

اِنۡ يُّوۡحٰٓى اِلَىَّ اِلَّاۤ اَنَّمَاۤ اَنَا نَذِيۡرٌ مُّبِيۡنٌ ۝۷۰

مجھ کو تو وحی کی گئی ہے کہ قیامت کے بارے میں واضح طور پر خبردار کر دوں۔(70)

اِذۡ قَالَ رَبُّكَ لِلۡمَلٰٓٮِٕكَةِ اِنِّىۡ خَالِـقٌۢ بَشَرًا مِّنۡ طِيۡنٍ ۝۷۱

جب تمہارے پروردگار نے فرشتوں سے کہا کہ میں گیلی مٹی سے ایک بشر پیدا کرنے والا ہوں۔(71)

فَاِذَا سَوَّيۡتُهٗ وَنَفَخۡتُ فِيۡهِ مِنۡ رُّوۡحِىۡ فَقَعُوۡا لَهٗ سٰجِدِيۡنَ ۝۷۲

جب میں اسے تیار کر لوں اور اس میں اپنی خاص روح پھونک دوں تو تم اس کے سامنے سجدہ ریز ہو جانا۔(72)

فَسَجَدَ الۡمَلٰٓٮِٕكَةُ كُلُّهُمۡ اَجۡمَعُوۡنَ ۝۷۳

تو (حسب الحکم) سب فرشتوں نے سجدہ کیا۔(73)

اِلَّاۤ اِبۡلِيۡسَ ؕ اِسۡتَكۡبَرَ وَكَانَ مِنَ الۡكٰفِرِيۡنَ ۝۷۴

سوائے ابلیس کے، کہ اس نے تکبر کیا اور کافروں میں سے ہو گیا۔(74)

قَالَ يٰۤاِبۡلِيۡسُ مَا مَنَعَكَ اَنۡ تَسۡجُدَ لِمَا خَلَقۡتُ بِيَدَىَّ ؕ اَسۡتَكۡبَرۡتَ اَمۡ كُنۡتَ مِنَ الۡعَالِيۡنَ ۝۷۵

ارشاد ہوا اے ابلیس! تجھے کس چیز نے روکا کہ اسے سجدہ کرے جسے میں نے اپنی طاقت وقدرت سے پیدا کیا ہے؟ کیا تو نے تکبر کیا ہے یا تو اونچے درجے والوں میں سے ہو گیا ہے؟(75)

قَالَ اَنَا خَيۡرٌ مِّنۡهُ ؕ خَلَقۡتَنِىۡ مِنۡ نَّارٍ وَّخَلَقۡتَهٗ مِنۡ طِيۡنٍ ۝۷۶

اس نے کہا میں اس (آدمؑ) سے بہتر ہوں۔کیونکہ تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا ہے۔اور اسے گیلی مٹی سے پیدا کیا ہے۔(76)

قَالَ فَاخۡرُجۡ مِنۡهَا فَاِنَّكَ رَجِيۡمٌ ۝۷۷ ۖۚ وَّاِنَّ عَلَيۡكَ لَعۡنَتِىۡۤ اِلٰى يَوۡمِ الدِّيۡنِ ۝۷۸

ارشاد ہوا تو یہاں (جنت) سے نکل جا کیونکہ تو راندۂ درگاہ ہے۔(77) اور یقیناً قیامت تک تجھ پر میری لعنت ہے۔(78)

قَالَ رَبِّ فَاَنۡظِرۡنِىۡۤ اِلٰى يَوۡمِ يُبۡعَثُوۡنَ ۝۷۹

اس نے کہا اے پروردگار! مجھے اس دن تک مہلت دے جب لوگ دوبارہ اٹھائے جائیں گے۔(79)

قَالَ فَاِنَّكَ مِنَ الۡمُنۡظَرِيۡنَ ۝۸۰ ۙ اِلٰى يَوۡمِ الۡوَقۡتِ الۡمَعۡلُوۡمِ ۝۸۱

ارشاد ہوا (جا) تجھے مہلت دی گئی ہے۔(80) اس دن تک جس کا وقت مقرر ہے۔(81)

قَالَ فَبِعِزَّتِكَ لَاُغْوِيَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۸۲﴾ اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۸۳﴾

ابلیس نے کہا تیری عزت کی قسم! میں سب لوگوں کو گمراہ کروں گا۔(82) سوائے تیرے مخلص بندوں کے۔(83)

قَالَ فَالْحَقُّ وَ الْحَقَّ اَقُوْلُ ﴿۸۴﴾

ارشاد ہوا کہ طے ہوگیا، تیرا چیلنج قبول ہے۔اور میں بھی چیلنج دیتا ہوں اور اعلان کرتا ہوں کہ۔(84)

لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكَ وَ مِمَّنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۸۵﴾

میں بھی دوزخ بھر دوں گا تجھ سے۔اور ان لوگوں سے جو تیری پیروی کریں گے۔(85)

قُلْ مَاۤ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ وَّ مَاۤ اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ ﴿۸۶﴾

آپ کہہ دیجئے! کہ میں اس (تبلیغِ رسالت) پر تم سے کوئی معاوضہ نہیں مانگتا۔اور نہ ہی میں بناوٹ کر کے غلط بیانی کرنے والوں میں سے ہوں۔(86)

اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۸۷﴾

یہ قرآن تو اہل عالم کے لئے نصیحت ہے۔(87)

وَ لَتَعْلَمُنَّ نَبَاَهٗ بَعْدَ حِيْنٍ ﴿۸۸﴾

اور تمہیں کچھ مدت کے بعد قیامت کی خبر معلوم ہوجائے گی۔(88)

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

اہم مضامین سورہ الزمر

مضمون	صفحہ نمبر
توحید کا بیان	685
زمین وآسمان، رات دن اور انسان کی پیدائش کا بیان	685
ساری رات قیام وسجود میں گزارنے والا نبیؐ بھی آخرت کا خوف رکھتے	686
	687
مشرکین کے لیے عذاب کا بیان	687
عذاب والوں کو نبیؐ بھی نہیں بچا سکتے	687
متشابہا مثانی کی تشریح	688
موت اور نیند کے وقت روح کا روکا جانا	691
اکیلے اللہ کا ذکر بھاری ہے	692
رزق کی تنگی وفراخی اللہ کی حکمت ہے	693
مایوسی منع ہے	693
قیامت کا منظر	693
کفار کے جہنم جانے کا بیان	695
متقی لوگوں کے جنت جانے کا بیان	695

39 ۔ سورہ الزمر

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

میں شروع کرتا ہوں اللہ کے نام کے ساتھ جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے۔

تَنۡزِیۡلُ الۡکِتٰبِ مِنَ اللّٰہِ الۡعَزِیۡزِ الۡحَکِیۡمِ ①

یہ کتاب (قرآن) اس اللہ کی طرف سے نازل کی گئی ہے جو غالب ہے۔ بڑا حکمت والا ہے۔(1)

اِنَّاۤ اَنۡزَلۡنَاۤ اِلَیۡکَ الۡکِتٰبَ بِالۡحَقِّ فَاعۡبُدِ اللّٰہَ مُخۡلِصًا لَّہُ الدِّیۡنَ ؕ②

بے شک ہم نے حق کے ساتھ یہ کتاب آپؐ کی طرف نازل کی ہے۔ تو بس آپؐ اسی کی عبادت کریں، اس کے لئے دین کو خالص کرتے ہوئے۔(2)

اَلَا لِلّٰہِ الدِّیۡنُ الۡخَالِصُ ؕ وَ الَّذِیۡنَ اتَّخَذُوۡا مِنۡ دُوۡنِہٖۤ اَوۡلِیَآءَ ۘ مَا نَعۡبُدُہُمۡ اِلَّا لِیُقَرِّبُوۡنَاۤ اِلَی اللّٰہِ
زُلۡفٰی ؕ اِنَّ اللّٰہَ یَحۡکُمُ بَیۡنَہُمۡ فِیۡ مَا ہُمۡ فِیۡہِ یَخۡتَلِفُوۡنَ ۬ؕ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَہۡدِیۡ مَنۡ ہُوَ کٰذِبٌ کَفَّارٌ ③

خبردار! دین صرف اللہ کیلئے خالص ہے اور جن لوگوں نے اس کے سوا ولی اور سرپرست بنائے ہیں اور (تاویل یہ کرتے ہیں کہ) ہم ان کی صرف اسی لئے عبادت کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اللہ کا مقرب بنا دیں گے۔ بے شک اللہ ان کے درمیان فیصلہ کرے گا ان باتوں میں جن کے بارے میں وہ اختلاف کرتے ہیں۔ بے شک اللہ ایسے شخص کو ہدایت نہیں دیتا جو جھوٹا اور بڑا ناشکرا ہو۔(3)

لَوۡ اَرَادَ اللّٰہُ اَنۡ یَّتَّخِذَ وَلَدًا لَّاصۡطَفٰی مِمَّا یَخۡلُقُ مَا یَشَآءُ ۙ سُبۡحٰنَہٗ ؕ ہُوَ اللّٰہُ الۡوَاحِدُ الۡقَہَّارُ ④

اگر اللہ چاہتا کہ کسی کو اپنا بیٹا بنائے تو اپنی مخلوق میں سے جس کو چاہتا منتخب کر لیتا۔ وہ اس سے پاک ہے۔ وہی اللہ ہے جو واحد غالب ہے۔(4)

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضَ بِالۡحَقِّ ۚ یُکَوِّرُ الَّیۡلَ عَلَی النَّہَارِ وَ یُکَوِّرُ النَّہَارَ عَلَی الَّیۡلِ وَ سَخَّرَ الشَّمۡسَ وَ
الۡقَمَرَ ؕ کُلٌّ یَّجۡرِیۡ لِاَجَلٍ مُّسَمًّی ؕ اَلَا ہُوَ الۡعَزِیۡزُ الۡغَفَّارُ ⑤

اس نے آسمانوں اور زمین کو برحق پیدا کیا ہے وہی دن پر رات اور رات پر دن کو لپیٹتا ہے اُسی نے سورج اور چاند کو اس طرح مسخر کر رکھا ہے کہ ہر ایک، ایک وقت مقرر تک چلے جا رہا ہے۔ جان رکھو، وہ زبردست ہے اور درگزر کرنے والا ہے(5)

خَلَقَکُمۡ مِّنۡ نَّفۡسٍ وَّاحِدَۃٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنۡہَا زَوۡجَہَا وَ اَنۡزَلَ لَکُمۡ مِّنَ الۡاَنۡعَامِ ثَمٰنِیَۃَ اَزۡوَاجٍ ؕ
یَخۡلُقُکُمۡ فِیۡ بُطُوۡنِ اُمَّہٰتِکُمۡ خَلۡقًا مِّنۡۢ بَعۡدِ خَلۡقٍ فِیۡ ظُلُمٰتٍ ثَلٰثٍ ؕ ذٰلِکُمُ اللّٰہُ رَبُّکُمۡ لَہُ الۡمُلۡکُ ؕ
لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ ۚ فَاَنّٰی تُصۡرَفُوۡنَ ⑥

اس نے تم سب کو ایک نفس سے پیدا کیا۔ پھر اسی کی جنس سے اس کا جوڑا (شریک حیات) پیدا کیا۔ اور پھر تمہارے لئے چوپایوں کے آٹھ جوڑے پیدا کئے۔ وہ تمہیں تمہاری ماؤں کے پیٹ میں پیدا کرتا ہے۔ ایک خلقت کے بعد دوسری خلقت تین تاریک پردوں میں۔ یہ ہے اللہ تمہارا پروردگار، اسی کی حکومت ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ تم کدھر پھرے جاتے ہو؟(6)

اِنۡ تَكۡفُرُوۡا فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِىٌّ عَنۡكُمۡ ۚ وَلَا يَرۡضٰى لِعِبَادِهِ الۡكُفۡرَ ۚ وَاِنۡ تَشۡكُرُوۡا يَرۡضَهُ لَـكُمۡ ؕ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزۡرَ اُخۡرٰى ؕ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمۡ مَّرۡجِعُكُمۡ فَيُنَبِّئُكُمۡ بِمَا كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ؕ اِنَّهٗ عَلِيۡمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوۡرِ ﴿۷﴾

اگر تم ناشکری کرو گے تو بے شک وہ تم سے بے نیاز ہے۔ اور وہ اپنے بندوں کیلئے ناشکرا پن پسند نہیں کرتا۔ اور اگر تم اللہ کا شکر ادا کرو۔ تو وہ اسے تمہارے لئے پسند کرتا ہے۔ اور کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔ اور پھر تم سب کو تمہارے پروردگار کی طرف لوٹنا ہے۔ پھر وہ تمہیں بتائے گا جو اعمال تم کرتے رہے ہو۔ بے شک وہ سینے کے راز جاننے والا ہے۔(7)

وَاِذَا مَسَّ الۡاِنۡسَانَ ضُرٌّ دَعَا رَبَّهٗ مُنِيۡبًا اِلَيۡهِ ثُمَّ اِذَا خَوَّلَهٗ نِعۡمَةً مِّنۡهُ نَسِىَ مَا كَانَ يَدۡعُوۡۤا اِلَيۡهِ مِنۡ قَبۡلُ وَجَعَلَ لِلّٰهِ اَنۡدَادًا لِّيُضِلَّ عَنۡ سَبِيۡلِهٖ ؕ قُلۡ تَمَتَّعۡ بِكُفۡرِكَ قَلِيۡلًا ۖ اِنَّكَ مِنۡ اَصۡحٰبِ النَّارِ ﴿۸﴾

اور جب انسان کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ دل سے رجوع کر کے اپنے پروردگار کو پکارتا ہے۔ اور پھر جب وہ اپنی طرف سے اسے کوئی نعمت عطا کرتا ہے تو وہ اس تکلیف کو بھول جاتا ہے جس کیلئے وہ پہلے اسے پکار رہا تھا۔ اور اللہ کیلئے شریک ٹھہرانے لگتا ہے۔ تا کہ اس کے راستہ سے لوگوں کو گمراہ کر دے۔ آپؐ کہہ دیجئے! تھوڑے دن اپنے ناشکرے پن سے فائدہ اٹھالو۔ یقیناً تم لوگ دوزخ والوں میں سے ہو۔(8)

اَمَّنۡ هُوَ قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّيۡلِ سَاجِدًا وَّقَآئِمًا يَّحۡذَرُ الۡاٰخِرَةَ وَيَرۡجُوۡا رَحۡمَةَ رَبِّهٖ ؕ قُلۡ هَلۡ يَسۡتَوِى الَّذِيۡنَ يَعۡلَمُوۡنَ وَالَّذِيۡنَ لَا يَعۡلَمُوۡنَ ؕ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الۡاَلۡبَابِ ﴿۹﴾

بھلا جو شخص رات کی گھڑیوں میں سجدہ اور قیام کر کے اللہ کی عبادت کرتا ہے اور آخرت کا خوف رکھتا ہے۔ اور اپنے پروردگار کی رحمت کا امیدوار ہے۔ کہہ دیجئے کیا علم والے اور جاہل برابر ہو سکتے ہیں؟ بے شک نصیحت تو صرف عقل والے ہی حاصل کرتے ہیں۔(9)

قُلۡ يٰعِبَادِ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوۡا رَبَّكُمۡ ؕ لِلَّذِيۡنَ اَحۡسَنُوۡا فِىۡ هٰذِهِ الدُّنۡيَا حَسَنَةٌ ؕ وَاَرۡضُ اللّٰهِ وَاسِعَةٌ ؕ اِنَّمَا يُوَفَّى الصّٰبِرُوۡنَ اَجۡرَهُمۡ بِغَيۡرِ حِسَابٍ ﴿۱۰﴾

کہہ دیجئے! اے میرے وہ بندو جو ایمان لائے ہو! اپنے پروردگار سے ڈرو۔ اور یاد رکھو! جو لوگ اس دنیا میں نیک عمل کرتے ہیں ان کیلئے آخرت میں اچھا بدلہ ہے۔ اور اللہ کی زمین وسیع ہے۔ بے شک صبر کرنے والوں کو ان کا اجر بے حساب دیا جائے گا۔(10)

قُلۡ اِنِّىۡۤ اُمِرۡتُ اَنۡ اَعۡبُدَ اللّٰهَ مُخۡلِصًا لَّهُ الدِّيۡنَ ۙ ﴿۱۱﴾

کہہ دیجئے! کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں دین کو اس کیلئے خالص کر کے اسی کی ہی عبادت کروں۔(11)

وَاُمِرۡتُ لِاَنۡ اَكُوۡنَ اَوَّلَ الۡمُسۡلِمِيۡنَ ﴿۱۲﴾

اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں سب مسلمانوں سے پہلے مسلمان ہو جاؤں۔(12)

قُلۡ اِنِّیۡۤ اَخَافُ اِنۡ عَصَیۡتُ رَبِّیۡ عَذَابَ یَوۡمٍ عَظِیۡمٍ ﴿۱۳﴾

کہہ دیجئے کہ اگر میں اپنے پروردگار کی نافرمانی کروں تو ایک بڑے دن (قیامت) کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔(13)

قُلِ اللّٰہَ اَعۡبُدُ مُخۡلِصًا لَّہٗ دِیۡنِیۡ ﴿۱۴﴾

آپؐ کہہ دیجئے! کہ میں اللہ کی عبادت کرتا ہوں اسی کیلئے اپنے دین کو خالص کرتے ہوئے۔(14)

فَاعۡبُدُوۡا مَا شِئۡتُمۡ مِّنۡ دُوۡنِہٖ ؕ قُلۡ اِنَّ الۡخٰسِرِیۡنَ الَّذِیۡنَ خَسِرُوۡۤا اَنۡفُسَہُمۡ وَ اَہۡلِیۡہِمۡ یَوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ ؕ

اَلَا ذٰلِکَ ہُوَ الۡخُسۡرَانُ الۡمُبِیۡنُ ﴿۱۵﴾

تم اس کے سوا جن کی چاہو عبادت کرو۔ نیز کہہ دیجئے کہ اصلی خسارے والے تو وہ ہیں جنھوں نے اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو قیامت کے دن خسارے میں ڈالا۔ آگاہ ہوجاؤ کہ یہی کھلا ہوا خسارہ ہے۔(15)

لَہُمۡ مِّنۡ فَوۡقِہِمۡ ظُلَلٌ مِّنَ النَّارِ وَ مِنۡ تَحۡتِہِمۡ ظُلَلٌ ؕ ذٰلِکَ یُخَوِّفُ اللّٰہُ بِہٖ عِبَادَہٗ ؕ یٰعِبَادِ فَاتَّقُوۡنِ ﴿۱۶﴾

ان (بدبختوں) کیلئے ان کے اوپر بھی آگ کے سائبان ہوں گے اور ان کے نیچے سے بھی۔ یہی وہ عذاب ہے جس سے اللہ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے۔ اے میرے بندو! مجھ سے ہی ڈرو۔(16)

وَ الَّذِیۡنَ اجۡتَنَبُوا الطَّاغُوۡتَ اَنۡ یَّعۡبُدُوۡہَا وَ اَنَابُوۡۤا اِلَی اللّٰہِ لَہُمُ الۡبُشۡرٰی ۚ فَبَشِّرۡ عِبَادِ ﴿۱۷﴾

اور جن (خوش بخت) لوگوں نے طاغوت (معبودانِ باطل) کی عبادت سے اجتناب کیا۔ اور اللہ کی طرف رجوع کیا، ان کیلئے خوشخبری ہے۔ (اے نبیؐ) میرے ان بندوں کو خوشخبری دے دو۔(17)

الَّذِیۡنَ یَسۡتَمِعُوۡنَ الۡقَوۡلَ فَیَتَّبِعُوۡنَ اَحۡسَنَہٗ ؕ اُولٰٓئِکَ الَّذِیۡنَ ہَدٰىہُمُ اللّٰہُ وَ اُولٰٓئِکَ ہُمۡ اُولُوا الۡاَلۡبَابِ ﴿۱۸﴾

جو بات (قرآن) کو غور سے سنتے ہیں اور اس بہترین بات کی پیروی کرتے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کو اللہ ہدایت دیتا ہے اور یہی عقل والے ہیں۔(18)

اَفَمَنۡ حَقَّ عَلَیۡہِ کَلِمَۃُ الۡعَذَابِ ؕ اَفَاَنۡتَ تُنۡقِذُ مَنۡ فِی النَّارِ ﴿۱۹﴾

بھلا جس پر عذاب کا حکم ثابت ہو چکا۔ تو کیا آپؐ اسے دوزخ کی آگ سے بچا سکتے ہیں۔(19)

لٰکِنِ الَّذِیۡنَ اتَّقَوۡا رَبَّہُمۡ لَہُمۡ غُرَفٌ مِّنۡ فَوۡقِہَا غُرَفٌ مَّبۡنِیَّۃٌ ۙ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِہَا الۡاَنۡہٰرُ ؕ وَعۡدَ

اللّٰہِ ؕ لَا یُخۡلِفُ اللّٰہُ الۡمِیۡعَادَ ﴿۲۰﴾

البتہ جو لوگ اپنے پروردگار سے ڈرتے رہے ان کیلئے ایسے بالا خانے ہیں کہ جن کے اوپر اور بالا خانے بنے ہوئے ہیں۔ جن کے نیچے سے نہریں جاری ہیں یہ اللہ کا وعدہ ہے اور اللہ کبھی اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔(20)

اَلَمۡ تَرَ اَنَّ اللّٰہَ اَنۡزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَلَکَہٗ یَنَابِیۡعَ فِی الۡاَرۡضِ ثُمَّ یُخۡرِجُ بِہٖ زَرۡعًا مُّخۡتَلِفًا اَلۡوَانُہٗ ثُمَّ

یَہِیۡجُ فَتَرٰىہُ مُصۡفَرًّا ثُمَّ یَجۡعَلُہٗ حُطَامًا ؕ اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَذِکۡرٰی لِاُولِی الۡاَلۡبَابِ ﴿۲۱﴾

کیاتم نے نہیں دیکھا کہ اللہ آسمان سے پانی اتارتا ہے اور پھر زیرزمین اس کے چشمے جاری کردیتا ہے پھر اس سے مختلف قسم کی رنگ برنگی کھیتیاں اگاتا ہے۔ پھر وہ پک کر خشک ہونے لگتی ہیں۔تم انہیں زرد دیکھتے ہو، پھر انہیں ریزہ ریزہ کردیتا ہے۔بے شک اس میں عقل والوں کیلئے نصیحت ہے۔(21)

اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰى نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ فَوَيْلٌ لِّلْقٰسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۲۲﴾

کیا وہ شخص جس کے سینہ کو اللہ نے اسلام کیلئے کھول دیا ہے اور وہ اپنے پروردگار کی طرف سے ہدایت پر ہے(شقی القلب لوگوں کی طرح ہوسکتا ہے؟)۔تباہی ہے اُن لوگوں کے لیے جن کے دل اللہ کی نصیحت سے اور زیادہ سخت ہوگئے۔وہ کھلی گمراہی میں پڑے ہوئے ہیں(22)

اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِيَ ۖۗ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ۚ ثُمَّ تَلِيْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ﴿۲۳﴾

اللہ ہی نے بہترین کلام نازل کیا ہے یعنی ایسی کتاب جس کی آیتیں آپس میں ملتی جلتی ہیں اور(کچھ آیات) دو دو دفعہ بیان کی گئی ہیں۔اس کے پڑھنے سے ان لوگوں کے رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں جو اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں پھر ان کے جسم اور ان کے دل اللہ کے ذکر کی طرف مائل ہوجاتے ہیں۔یہ اللہ کی ہدایت ہے جس کے ذریعہ سے وہ جس کی چاہتا ہے راہنمائی کرتا ہے اور جسے گمراہی میں چھوڑ دیتا ہے اس کیلئے کوئی راہنما نہیں۔(23)

مثانی کی تشریح سورہ حجر کی آیت نمبر 87 کے ذیل میں بیان کی جاچکی ہے۔یہ قرآن کا اسلوب ہے کہ اس میں اللہ تعالی نے بہت سے مضامین ایک سے زیادہ مرتبہ بیان کیے ہیں۔اور کچھ مضامین دو دفعہ بیان کیے ہیں۔اس سے مقصود یہ ہے کہ قرآن کے اس مضمون کی وضاحت ہوجائے۔اوراس کے اندر جو فصاحت اور بلاغت مخفی ہے وہ ابھر کر سامنے آجائے۔ویسے تو قرآن میں کئی ایسے مقامات موجود ہیں مگر میں یہاں صرف دو مثالیں بیان کرتا ہوں۔

1۔ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ اَنْ اَخْرِجْ قَوْمَكَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۙ وَذَكِّرْهُمْ بِاَيّٰىمِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ﴿۵﴾ اور بے شک ہم نے موسیٰؑ کو اپنی نشانیوں کے ساتھ بھیجا تھا۔(اور حکم دیا) کہ اپنی قوم کو(کفر کے) اندھیروں سے نکال کر(ایمان کی) روشنی میں لائے۔اور انہیں اللہ سے ملاقات کے دن یاد دلاؤ۔اس(یاددہانی) میں ہر بڑے صبر وشکر کرنے والے کیلئے بڑی نشانیاں ہیں۔(5) سورہ ابراھیم۔

اب اس آیت میں زیادہ تر مفسرین نے ایام اللہ کا مطلب یہ کیا کہ اپنی قوم کو پچھلی اقوام کے واقعات یاد دلاؤ۔مگر قرآن نے یہی الفاظ ایک اور مقام پر استعمال کئے ہیں اور وہاں سیاق کی رو سے ان کا مطلب واضح ہوجاتا ہے۔

قُلْ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَغْفِرُوْا لِلَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ اَيَّامَ اللّٰهِ لِيَجْزِيَ قَوْمًا بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۱۴﴾ (اے رسولؐ) ایمان والوں سے کہیے! کہ وہ ان لوگوں کا بھی دھیان کریں جو اللہ سے ملاقات کی امید نہیں رکھتے۔تاکہ اللہ ایک قوم کو اس کے ان سارے اعمال کا بدلہ دے جو وہ کیا کرتے تھے۔(14) سورہ جاثیہ۔

اس آیت نے ایام اللہ کا مطلب واضح کردیا یعنی یہ اللہ سے ملاقات کے دن ہیں۔

2۔ ذٰلِكَ الَّذِيْ يُبَشِّرُ اللّٰهُ عِبَادَهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؕ قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى ؕ وَمَنْ يَّقْتَرِفْ

حَسَنَةً نَّزِدْ لَهٗ فِيْهَا حُسْنًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ﴿۲۳﴾ یہ وہ بات ہے جس کی خوشخبری اللہ اپنے ان بندوں کو دیتا ہے جو ایمان لائے اور نیک اعمال بھی کئے۔ آپؐ کہیے کہ میں تم سے اس (تبلیغ ورسالت) پر کوئی معاوضہ نہیں مانگتا۔ مگر اس لیے کہ تمہارا مجھ پر رشتہ داری کا حق ہے۔ اور جو کوئی نیک کام کرے گا ہم اسکی نیکی میں اضافہ کردیں گے۔ یقیناً اللہ بڑا بخشنے والا، بڑا قدردان ہے۔(23) سورہ الشوری۔

اس آیت میں اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى سے بہت سے مفسرین نے یہ مطلب لیا کہ نبی کریمؐ اپنے مخالفین سے اپنے رشتہ داروں کی محبت مانگ رہے ہیں۔ اب ہم اسی مضمون کو ایک دوسرے مقام پر دیکھتے ہیں۔

قُلْ مَآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ اِلَّا مَنْ شَآءَ اَنْ يَّتَّخِذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ﴿۵۷﴾ اور آپ کہہ دیجئے! کہ میں اس (کار رسالت) پر تم سے کوئی معاوضہ نہیں مانگتا سوائے اس کے کہ جو چاہے اپنے پروردگار کا راستہ اختیار کرے۔(57) سورہ فرقان۔

وَمَا تَسْئَلُهُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ؕ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۰۴﴾ حالانکہ آپ اس تبلیغ پر ان سے کوئی اجرت بھی نہیں مانگتے۔ یہ قرآن تو تمام جہانوں کے لئے نصیحت ہے۔(104) سورہ یوسف۔

انبیاء اپنی تبلیغ و رسالت کا اجر نہیں مانگا کرتے۔ بلکہ ہر نبی نے اپنی قوم سے یہی کہا ہے کہ اس کا اجر اللہ تعالی کے ذمے ہے۔ اور نبی کریمؐ نے بھی فرمادیا کہ وہ تو قرآن پیش کرر ہے ہیں تا کہ لوگ اس سے نصیحت حاصل کریں۔

تو اس طرح سے ہم یہ دیکھ سکتے ہیں کہ کس طرح قرآن کریم اپنی آیات کی وضاحت دوسرے مقامات سے کردیتا ہے تا کہ کوئی بھی غلط مطلب اخذ نہ کرسکے۔ اور تا کہ اللہ تعالی کی یہ حجت قائم ہوجائے کہ اس نے اپنی ہر بات واضح طور پر بیان کردی ہے۔ اسی قرآن کریم کو مبین کہا گیا۔

اس طرح سے جب قرآنی آیات کے مطالب کسی فرد پر کھلتے ہیں تو واقعی میں رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں اور جسم اور دل اللہ کے ذکر کی طرف مائل ہوجاتے ہیں۔

اَفَمَنْ يَّتَّقِيْ بِوَجْهِهٖ سُوْٓءَ الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ وَقِيْلَ لِلظّٰلِمِيْنَ ذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ﴿۲۴﴾

بھلا وہ شخص جو روز قیامت اپنے چہرے کو سخت عذاب سے بچائے (نجات پانے والے کے برابر ہوسکتا ہے؟)۔ اور ظالمین سے تو یہی کہا جائے گا کہ اپنے اعمال کا مزہ چکھو۔(24)

كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَاَتٰىهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۲۵﴾

جو لوگ ان سے پہلے تھے انہوں نے حق کو جھٹلایا۔ آخر ان پر وہاں سے عذاب آیا جدھر سے ان کو خیال بھی نہ تھا۔(25)

فَاَذَاقَهُمُ اللّٰهُ الْخِزْيَ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۶﴾

تو اللہ نے ان کو اس دنیاوی زندگی میں ذلت ورسوائی کا مزہ چکھایا۔ اور آخرت کا عذاب اس سے بھی بڑا ہے۔ کاش وہ لوگ جانتے۔(26)

وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ لَّعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۷﴾ۚ

اور بے شک ہم نے اس قرآن میں ہر قسم کی مثالیں پیش کی ہیں تا کہ وہ نصیحت حاصل کریں۔(27)

قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا غَيْرَ ذِيْ عِوَجٍ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿۲۸﴾

یہ ایسا قرآن جو عربی زبان میں ہے جس میں کوئی کجی نہیں ہے۔ تا کہ وہ پرہیز گاری اختیار کریں۔(29)

ضَرَبَ اللّٰہُ مَثَلًا رَّجُلًا فِیۡہِ شُرَکَآءُ مُتَشٰکِسُوۡنَ وَ رَجُلًا سَلَمًا لِّرَجُلٍ ؕ ہَلۡ یَسۡتَوِیٰنِ مَثَلًا ؕ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ ۚ
بَلۡ اَکۡثَرُہُمۡ لَا یَعۡلَمُوۡنَ ﴿۲۹﴾

اللہ ایک مثال بیان کرتا ہے۔ایک شخص تو وہ ہے جس کی ملکیت میں بہت سے بداخلاق آقا شریک ہیں جو اسے اپنی اپنی طرف کھینچتے ہیں اور دوسرا شخص پورا کا پورا ایک ہی آقا کا غلام ہے۔کیا ان دونوں کا حال یکساں ہوسکتا ہے؟ الحمدللہ،مگر اکثر لوگ نادانی میں پڑے ہوئے ہیں(29)

اِنَّکَ مَیِّتٌ وَّ اِنَّہُمۡ مَّیِّتُوۡنَ ﴿۳۰﴾

(اے پیغمبرؐ) بے شک آپؐ نے بھی مرنا ہے اور وہ لوگ بھی مرنے والے ہیں۔(29)

ثُمَّ اِنَّکُمۡ یَوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ عِنۡدَ رَبِّکُمۡ تَخۡتَصِمُوۡنَ ﴿۳۱﴾

پھر تم سب قیامت کے دن اپنے پروردگار کی بارگاہ میں جھگڑا کروگے(اور وہ حق و باطل کا فیصلہ کرے گا)۔(30)

فَمَنۡ اَظۡلَمُ مِمَّنۡ کَذَبَ عَلَی اللّٰہِ وَ کَذَّبَ بِالصِّدۡقِ اِذۡ جَآءَہٗ ؕ اَلَیۡسَ فِیۡ جَہَنَّمَ مَثۡوًی لِّلۡکٰفِرِیۡنَ ﴿۳۲﴾

پس اس شخص سے بڑھ کر اور کون ظالم ہوگا جو اللہ پر جھوٹ باندھے۔اور جب سچائی اس کے پاس آئے تو وہ اسے جھٹلائے۔کیا جہنم میں کافروں کا ٹھکانہ نہیں ہے؟(31)

وَ الَّذِیۡ جَآءَ بِالصِّدۡقِ وَ صَدَّقَ بِہٖۤ اُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡمُتَّقُوۡنَ ﴿۳۳﴾

اور جو شخص سچائی لے کر آیا۔اور جس نے اس کی تصدیق کی تو یہی لوگ پرہیزگار ہیں۔(32)

لَہُمۡ مَّا یَشَآءُوۡنَ عِنۡدَ رَبِّہِمۡ ؕ ذٰلِکَ جَزٰٓؤُا الۡمُحۡسِنِیۡنَ ﴿ۚۖ۳۴﴾

ان کیلئے ان کے پروردگار کے پاس وہ سب کچھ ہے جو وہ چاہیں گے۔یہ نیکو کاروں کی جزا ہے۔(33)

لِیُکَفِّرَ اللّٰہُ عَنۡہُمۡ اَسۡوَاَ الَّذِیۡ عَمِلُوۡا وَ یَجۡزِیَہُمۡ اَجۡرَہُمۡ بِاَحۡسَنِ الَّذِیۡ کَانُوۡا یَعۡمَلُوۡنَ ﴿۳۵﴾

تا کہ اللہ ان سے برے اعمال کے اثرات دور کردے،جو انہوں نے کئے۔اور نیک کاموں کا ان کو بدلہ دے،جو وہ کرتے رہے۔(35)

اَلَیۡسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبۡدَہٗ ؕ وَ یُخَوِّفُوۡنَکَ بِالَّذِیۡنَ مِنۡ دُوۡنِہٖ ؕ وَ مَنۡ یُّضۡلِلِ اللّٰہُ فَمَا لَہٗ مِنۡ ہَادٍ ﴿ۚ۳۶﴾

کیا اللہ اپنے بندوں کو کافی نہیں ہے۔اور یہ تم کو ان لوگوں سے جو اس کے سوا ہیں (یعنی غیر خدا سے) ڈراتے ہیں۔اور جس کو اللہ گمراہ کردے، اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں(36)

میں پہلے بھی بیان کرچکا ہوں کہ ہدایت اور گمراہی اللہ کے قانون کے مطابق ہی ہوتی ہے۔یعنی اللہ تعالی انسانوں تک پیغام پہنچاتا ہے۔اور کچھ نشانیاں بھی دکھلاتا ہے۔اس کے باوجود اگر کوئی ضد،ہٹ دھرمی یا بے جا مخالفت کی بنا پر حق کو قبول نہیں کرتا۔تو گمراہی اس کا مقدر ہوتی ہے۔

وَ مَنۡ یَّہۡدِ اللّٰہُ فَمَا لَہٗ مِنۡ مُّضِلٍّ ؕ اَلَیۡسَ اللّٰہُ بِعَزِیۡزٍ ذِی انۡتِقَامٍ ﴿۳۷﴾

اور جسے وہ ہدایت دے اُسے بھٹکانے والا بھی کوئی نہیں،کیا اللہ زبردست اور انتقام لینے والا نہیں ہے؟(37)

وَ لَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ؕ قُلْ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ
اَرَادَنِيَ اللّٰهُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ كٰشِفٰتُ ضُرِّهٖۤ اَوْ اَرَادَنِيْ بِرَحْمَةٍ هَلْ هُنَّ مُمْسِكٰتُ رَحْمَتِهٖ ؕ قُلْ حَسْبِيَ
اللّٰهُ ؕ عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ﴿۳۸﴾

اور اگر آپؐ اُن سے پوچھیں کہ آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا ہے؟ تو وہ یقیناً کہیں گے کہ اللہ نے۔ آپؐ کہہ دیں! تمہارا کیا خیال ہے جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو، اگر اللہ مجھے کچھ نقصان پہنچانا چاہے تو کیا یہ اس کی جانب سے نقصان کو دور کر دیں گے؟ یا اگر اللہ مجھ پر کچھ رحمت کرنا چاہے تو کیا یہ اس کی رحمت کو روک سکتے ہیں؟ بس آپؐ کہہ دیجئے! کہ میرے لئے اللہ کافی ہے۔ بھروسہ کرنے والے اسی پر بھروسہ کرتے ہیں۔(38)

قُلْ يٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّيْ عَامِلٌ ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۹﴾

آپؐ کہہ دیجئے! اے میری قوم! تم اپنے طریقہ پر اعمال کئے جاؤ۔ میں اپنے عمل کرتا ہوں، عنقریب تمہیں معلوم ہو جائے گا۔(39)

مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ وَ يَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ﴿۴۰﴾

کہ کس پر رسوا کرنے والا عذاب آتا ہے اور کس پر دائمی عذاب اترتا ہے؟(40)

اِنَّاۤ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ لِلنَّاسِ بِالْحَقِّ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَ مَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۚ
وَ مَاۤ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ﴿۴۱﴾

(اے رسولؐ) بیشک ہم نے یہ کتاب سب انسانوں کی ہدایت کیلئے حق کے ساتھ آپؐ پر اتاری ہے۔ جو ہدایت حاصل کرے گا تو وہ اپنے لئے کرے گا اور جو گمراہی اختیار کرے گا تو اس کی گمراہی کا وبال اسی پر پڑے گا آپؐ ان کے ذمہ دار نہیں ہیں۔(41)

اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا وَ الَّتِيْ لَمْ تَمُتْ فِيْ مَنَامِهَا ۚ فَيُمْسِكُ الَّتِيْ قَضٰى عَلَيْهَا الْمَوْتَ وَ
يُرْسِلُ الْاُخْرٰۤى اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۴۲﴾

اللہ ہی روح کو اس کی موت کے وقت قبض کرتا ہے۔ اور جس پر ابھی موت نہیں آئی اس کی روح نیند کی حالت میں قبض کرتا ہے۔ پھر جس روح کی موت کا فیصلہ کرتا ہے اسے روک لیتا ہے۔ اور دوسری کو ایک مقررہ مدت تک چھوڑ دیتا ہے۔ بیشک اس میں غور و فکر کرنے والوں کیلئے خدا کی قدرت کی نشانیاں ہیں۔(42)

اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ شُفَعَآءَ ؕ قُلْ اَوَ لَوْ كَانُوْا لَا يَمْلِكُوْنَ شَيْـًٔا وَّ لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۴۳﴾

کیا ان لوگوں نے اللہ کو چھوڑ کر دوسروں کو سفارشی بنا رکھا ہے۔ آپؐ کہہ دیجئے! کہ اگرچہ وہ سفارشی نہ کسی چیز کے مالک ہوں اور نہ ہی عقل و شعور رکھتے ہوں؟ (کیا پھر بھی ان کو سفارشی مانیں گے)۔(43)

قُلْ لِّلّٰهِ الشَّفَاعَةُ جَمِيْعًا ؕ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۴۴﴾

آپؐ کہہ دیجئے کہ شفاعت پوری کی پوری اللہ کے قبضہ و قدرت میں ہے۔ اور اسی کیلئے آسمانوں اور زمین کی بادشاہی ہے۔ پھر تم اسی کی

طرف لوٹ کر جاؤ گے۔(44)

وَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَحْدَهُ اشْمَاَزَّتْ قُلُوْبُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ ۚ وَ اِذَا ذُكِرَ الَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖۤ اِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿۴۵﴾

اور جب اللہ کی توحید کا ذکر کیا جاتا ہے تو جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ان کے دل کڑھنے لگتے ہیں۔ اور جب اس کے ساتھ دوسرے شرکاء کا ذکر کیا جاتا ہے تو وہ یکا یک خوش ہو جاتے ہیں۔(45)

قُلِ اللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ عٰلِمَ الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْ مَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۴۶﴾

آپؐ کہہ دیجئے! اے اللہ! اے آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے، اے غائب و حاضر کے جاننے والے! تو ہی اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ کرے گا ان چیزوں کے بارے میں جن میں وہ باہم اختلاف کیا کرتے تھے۔(46)

وَ لَوْ اَنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا وَّ مِثْلَهٗ مَعَهٗ لَافْتَدَوْا بِهٖ مِنْ سُوْٓءِ الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ وَ بَدَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مَا لَمْ يَكُوْنُوْا يَحْتَسِبُوْنَ ﴿۴۷﴾

اور جن لوگوں نے کفر و شرک کر کے ظلم کیا۔ اگر ان کے پاس وہ سب کچھ ہو جو زمین میں ہے اور اتنا کچھ اور بھی ہو، تو وہ یہ سب کچھ قیامت کے دن برے عذاب سے بچنے کیلئے فدیہ دے دیں (مگر اس کے باوجود بھی ان کی نجات ممکن نہ ہوگی۔) اس دن اللہ کی طرف سے وہ کچھ ظاہر ہوگا جس کا انہیں گمان بھی نہیں ہوگا۔(47)

وَ بَدَا لَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا وَ حَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۴۸﴾

اور وہاں ان پر ان کے برے اعمال ظاہر ہو جائیں گے۔ اور انہیں وہ عذاب گھیر لے گا جس کا وہ مذاق اڑایا کرتے تھے۔(48)

فَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَانَا ثُمَّ اِذَا خَوَّلْنٰهُ نِعْمَةً مِّنَّا ۙ قَالَ اِنَّمَاۤ اُوْتِيْتُهٗ عَلٰى عِلْمٍ ؕ بَلْ هِيَ فِتْنَةٌ وَّ لٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۹﴾

اور جب انسان کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ ہمیں پکارتا ہے۔ اور پھر جب ہم اسے اپنی جانب سے کوئی نعمت عطا کرتے ہیں تو وہ کہتا ہے کہ یہ تو مجھے اپنے علم و ہنر کی بنا پر دی گئی ہے۔ بلکہ وہ ایک آزمائش ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔(49)

قَدْ قَالَهَا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَمَاۤ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۵۰﴾

ایسی بات ان لوگوں نے بھی کہی تھی جو ان سے پہلے تھے۔ تو ہماری گرفت کے وقت ان کی کوئی کمائی ان کے کام نہ آئی۔(50)

فَاَصَابَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا ؕ وَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْ هٰۤؤُلَآءِ سَيُصِيْبُهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا ۙ وَ مَا هُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ﴿۵۱﴾

تو انہوں نے جو کچھ کمایا تھا اس کے برے نتائج ان تک پہنچے۔ اور جو ان لوگوں میں سے ظالم ہیں ان تک بھی ان کی برائی کے برے نتائج پہنچیں گے۔ اور وہ اللہ کو عاجز نہیں کر سکتے۔(51)

اَوَ لَمۡ يَعۡلَمُوۡۤا اَنَّ اللّٰهَ يَبۡسُطُ الرِّزۡقَ لِمَنۡ يَّشَآءُ وَ يَقۡدِرُ ؕ اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوۡمٍ يُّؤۡمِنُوۡنَ ﴿۵۲﴾

کیا وہ نہیں جانتے کہ اللہ جس کا چاہتا ہے رزق کشادہ کرتا ہے اور جس کا چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے بے شک اس میں ایمان والوں کیلئے بڑی نشانیاں ہیں۔(52)

قُلۡ يٰعِبَادِىَ الَّذِيۡنَ اَسۡرَفُوۡا عَلٰٓى اَنۡفُسِهِمۡ لَا تَقۡنَطُوۡا مِنۡ رَّحۡمَةِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَغۡفِرُ الذُّنُوۡبَ جَمِيۡعًا ؕ اِنَّهٗ هُوَ الۡغَفُوۡرُ الرَّحِيۡمُ ﴿۵۳﴾

آپ کہہ دیجئے! کہ اے میرے بندو! جنہوں نے (گناہ کرکے) اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو۔ بے شک اللہ سب گناہوں کو بخش دیتا ہے کیونکہ وہ بڑا بخشنے والا، بڑا رحم کرنے والا ہے۔(53)

وَ اَنِيۡبُوۡۤا اِلٰى رَبِّكُمۡ وَ اَسۡلِمُوۡا لَهٗ مِنۡ قَبۡلِ اَنۡ يَّاۡتِيَكُمُ الۡعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنۡصَرُوۡنَ ﴿۵۴﴾

اور اپنے پروردگار کی طرف رجوع کرو۔ اور اس کے فرمانبردار بن جاؤ، قبل اس کے کہ تم پر عذاب آجائے۔ پھر تمہاری کوئی مدد نہیں کی جائے گی۔(54)

وَ اتَّبِعُوۡۤا اَحۡسَنَ مَاۤ اُنۡزِلَ اِلَيۡكُمۡ مِّنۡ رَّبِّكُمۡ مِّنۡ قَبۡلِ اَنۡ يَّاۡتِيَكُمُ الۡعَذَابُ بَغۡتَةً وَّ اَنۡتُمۡ لَا تَشۡعُرُوۡنَ ۙ﴿۵۵﴾

اور اس بہترین کلام کی پیروی کرو جو تمہارے پروردگار کی طرف سے تمہاری طرف اتارا گیا ہے۔ پیشتر اس کے کہ تم پر اچانک عذاب آجائے، اور تمہیں خبر بھی نہ ہو۔(55)

اَنۡ تَقُوۡلَ نَفۡسٌ يّٰحَسۡرَتٰى عَلٰى مَا فَرَّطْتُّ فِىۡ جَنۡۢبِ اللّٰهِ وَ اِنۡ كُنۡتُ لَمِنَ السّٰخِرِيۡنَ ۙ﴿۵۶﴾

مبادا کوئی شخص یہ کہے ہائے افسوس! میری اس کوتاہی پر جو میں نے اللہ کی جناب میں کی۔ اور میں تو مذاق اڑانے والوں میں شامل رہا۔(56)

اَوۡ تَقُوۡلَ لَوۡ اَنَّ اللّٰهَ هَدٰٮنِىۡ لَكُنۡتُ مِنَ الۡمُتَّقِيۡنَ ۙ﴿۵۷﴾

یا کوئی یہ کہے کہ اگر اللہ مجھے ہدایت دیتا تو میں بھی متقیوں میں سے ہوتا۔(57)

اَوۡ تَقُوۡلَ حِيۡنَ تَرَى الۡعَذَابَ لَوۡ اَنَّ لِىۡ كَرَّةً فَاَكُوۡنَ مِنَ الۡمُحۡسِنِيۡنَ ﴿۵۸﴾

یا کوئی عذاب دیکھ کر یہ کہے کاش مجھے ایک بار (دنیا میں دوبارہ جانے کا) موقع ملتا۔ تو میں بھی نیک لوگوں میں سے ہو جاتا۔(58)

بَلٰى قَدۡ جَآءَتۡكَ اٰيٰتِىۡ فَكَذَّبۡتَ بِهَا وَاسۡتَكۡبَرۡتَ وَكُنۡتَ مِنَ الۡكٰفِرِيۡنَ ﴿۵۹﴾

ہاں (کیوں نہیں) تیرے پاس میری آیتیں آئی تھیں مگر تو نے انہیں جھٹلایا اور تکبر کیا اور تو کافروں میں سے تھا۔(59)

وَيَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ تَرَى الَّذِيۡنَ كَذَبُوۡا عَلَى اللّٰهِ وُجُوۡهُهُمۡ مُّسۡوَدَّةٌ ؕ اَلَيۡسَ فِىۡ جَهَنَّمَ مَثۡوًى لِّلۡمُتَكَبِّرِيۡنَ ﴿۶۰﴾

اور قیامت کے دن تم دیکھو گے کہ جن لوگوں نے اللہ پر جھوٹ باندھا تھا ان کے چہرے سیاہ ہوں گے۔ کیا تکبر کرنے والوں کا ٹھکانا جہنم نہیں ہے؟(60)

وَيُنَجِّى اللّٰهُ الَّذِيۡنَ اتَّقَوۡا بِمَفَازَتِهِمۡ لَا يَمَسُّهُمُ السُّوۡٓءُ وَلَا هُمۡ يَحۡزَنُوۡنَ ﴿۶۱﴾

اور اللہ متقیوں کو ان کی کامیابی کی وجہ سے اس طرح نجات دے گا کہ انہیں نہ کوئی تکلیف پہنچے گی اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے۔(61)

اَللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَیْءٍ٘ وَّ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ وَّكِیْلٌ ﴿۶۲﴾

اور وہی ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے اور وہی ہر چیز پر نگہبان ہے۔(62)

لَهٗ مَقَالِیْدُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ وَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِاٰیٰتِ اللّٰهِ اُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۶۳﴾

اور آسمانوں اور زمین کے خزانوں کی کنجیاں اسی کے پاس ہیں۔اور جو لوگ اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے ہیں وہی نقصان اٹھانے والے ہیں۔(63)

قُلْ اَفَغَیْرَ اللّٰهِ تَاْمُرُوْٓنِّیْۤ اَعْبُدُ اَیُّهَا الْجٰهِلُوْنَ ﴿۶۴﴾

آپؐ کہہ دیجئے! اے جاہلو! کیا تم پھر بھی مجھ سے غیر اللہ کی عبادت کرنے کی فرمائش کرتے ہو؟ (64)

وَ لَقَدْ اُوْحِیَ اِلَیْكَ وَ اِلَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ لَىِٕنْ اَشْرَكْتَ لَیَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَ لَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ ﴿۶۵﴾

اور یقیناً تمہاری طرف اور تم سے پہلے والوں کی طرف یہی وحی کی گئی ہے کہ اگر تم لوگ شرک اختیار کرو گے تو تمہارے تمام اعمال برباد کر دیئے جائیں گے۔اور تمہارا شمار خسارہ پانے والوں میں ہو جائے گا(65)

بَلِ اللّٰهَ فَاعْبُدْ وَ كُنْ مِّنَ الشّٰكِرِیْنَ ﴿۶۶﴾

بلکہ آپ بس اللہ ہی کی عبادت کریں۔اور شکر گزار بندوں میں سے ہو جائیں۔(66)

وَ مَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ۖۗ وَ الْاَرْضُ جَمِیْعًا قَبْضَتُهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَ السَّمٰوٰتُ مَطْوِیّٰتٌۢ بِیَمِیْنِهٖ ؕ
سُبْحٰنَهٗ وَ تَعٰلٰى عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ﴿۶۷﴾

اور ان لوگوں نے اللہ کی اس طرح قدر نہیں کی جس طرح کہ اس کی قدر کرنی چاہیئے تھی۔حالانکہ قیامت کے دن ساری زمین اس کے حکم کے تابع ہوگی اور سب آسمان بھی اس کے آگے جھکے ہونگے۔وہ پاک ہے اور برتر ہے اس شرک سے جو وہ لوگ کرتے ہیں۔(67)

وَ نُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَنْ فِی الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ؕ ثُمَّ نُفِخَ فِیْهِ اُخْرٰى فَاِذَا
هُمْ قِیَامٌ یَّنْظُرُوْنَ ﴿۶۸﴾

اور پہلی بار صور پھونکا جائے گا تو جو آسمانوں میں ہیں وہ بھی اور جو زمین میں وہ بھی سب بے ہوش ہو کر گر پڑیں گے۔سوائے ان کے جن کو اللہ چاہے گا۔پھر دوبارہ پھونکا جائے گا تو وہ ایک دم کھڑے ہو کر دیکھنے لگیں گے۔(68)

وَ اَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا وَ وُضِعَ الْكِتٰبُ وَ جِایْٓءَ بِالنَّبِیّٖنَ وَ الشُّهَدَآءِ وَ قُضِیَ بَیْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَ هُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ ﴿۶۹﴾

اور زمین اپنے پروردگار کے نور سے چمک اٹھے گی۔اور نامۂ اعمال رکھ دیا جائے گا۔انبیاء اور تمام گواہ حاضر کر دیے جائیں گے، اور لوگوں کے درمیان ٹھیک ٹھیک حق کے ساتھ فیصلہ کر دیا جائے گا اور اُن پر کوئی ظلم نہ ہوگا۔(69)

وَ وُفِّیَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَا یَفْعَلُوْنَ ﴿۷۰﴾

اور ہر متنفس کو جو کچھ بھی اُس نے عمل کیا تھا اُس کا پورا پورا بدلہ دے دیا جائے گا۔لوگ جو کچھ بھی کرتے ہیں اللہ اس کو خوب جانتا ہے۔(70)

وَ سِيْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى جَهَنَّمَ زُمَرًا ؕ حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْهَا فُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَ قَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَآ اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَتْلُوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ رَبِّكُمْ وَ يُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ؕ قَالُوْا بَلٰى وَ لٰكِنْ حَقَّتْ كَلِمَةُ الْعَذَابِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿۷۱﴾

اور جن لوگوں نے کفر اختیار کیا وہ (اس خدائی فیصلہ کے بعد) جہنم کی طرف گروہ درگروہ ہانکے جائیں گے۔ یہاں تک کہ جب وہ اس کے پاس پہنچیں گے تو اس کے دروازے کھول دیئے جائیں گے اور اس کے داروغے ان سے کہیں گے کہ کیا تمہارے پاس تمہی میں سے کچھ رسولؑ نہیں آئے تھے جو تمہیں تمہارے پروردگار کی آیتیں پڑھ کر سناتے تھے اور تمہیں اس دن کی ملاقات سے ڈراتے تھے۔ وہ جواب میں کہیں گے کہ ہاں آئے تو تھے لیکن ہم نے نہ مانا۔ اسی لیے کافروں پر عذاب کا فیصلہ وارد ہو گیا۔ (71)

قِيْلَ ادْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ﴿۷۲﴾

پھر ان سے کہا جائے گا کہ جہنم کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ۔ اس میں ہمیشہ رہنے کیلئے کتنا برا ٹھکانا ہے متکبروں کا۔ (72)

وَ سِيْقَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ اِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا ؕ حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْهَا وَ فُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَ قَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِيْنَ ﴿۷۳﴾

اور جو لوگ اپنے پروردگار سے ڈرتے رہتے تھے وہ گروہ درگروہ بہشت کی طرف لے جائے جائیں گے۔ یہاں تک کہ جب وہ اس کے پاس پہنچیں گے۔ اور اس کے دروازے کھولے جا چکے ہوں گے اور اس کے نگہبان ان سے کہیں گے۔ سلامٌ علیکم (سلام ہو تم پر)، تم بہت اچھے رہے! اب تم اس میں داخل ہو جاؤ ہمیشہ رہنے کیلئے۔ (73)

وَ قَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ صَدَقَنَا وَعْدَهٗ وَ اَوْرَثَنَا الْاَرْضَ نَتَبَوَّاُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَآءُ ۚ فَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ﴿۷۴﴾

اور وہ کہیں گے کہ سب تعریف ہے اس اللہ کے لیے جس نے ہم سے کیا ہوا اپنا وعدہ سچا کر دکھایا۔ اور ہمیں اس زمین کا وارث بنایا کہ اب ہم جنت میں جہاں چاہیں گے وہاں رہیں گے۔ کتنا اچھا صلہ ہے نیک عمل کرنے والوں کا۔ (74)

وَ تَرَى الْمَلٰٓئِكَةَ حَآفِّيْنَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ ۚ وَ قُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَ قِيْلَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۷۵﴾

اور آپ فرشتوں کو دیکھیں گے کہ وہ عرش کے اردگرد اپنے پروردگار کی تسبیح کر رہے ہوں گے۔ اور لوگوں کے درمیان حق و انصاف کے ساتھ فیصلہ کر دیا جائے گا۔ اور ہر کوئی پکار اٹھے گا کہ ہر قسم کی تعریف اس اللہ کیلئے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔ (75)

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

اہم مضامین سورہ المومن

مضمون	صفحہ نمبر
اللہ توبہ قبول کرنے والا اور شدید عذاب دینے والا ہے	697
فرشتوں کی مومنوں کے لیے دعا	698
کافروں کی جہنم سے نکلنے کی التجا	698
قیامت کے حساب کا ذکر	699
موسیٰؑ کا ذکر	699
دربارِ فرعون کے مردِ مومن کا مکالمہ	700
فرعون کی مکارانہ گفتگو	701
مردِ مومن کی للکار	701
اللہ تعالیٰ کا اس کو بچا لینا	702
جہنم والوں کا آپس میں مکالمہ	703
قیامت کا بیان	703
صرف اللہ سے دعا کا حکم	704
مشرکین کے لیے جہنم کے عذاب کا بیان	705

40۔ سورہ المومن

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

میں شروع کرتا ہوں اللہ کے نام کے ساتھ جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے۔

حٰمٓ ۚ﴿۱﴾

(ح) حمد باری تعالیٰ۔ (م) ایک رجل مومن کا ذکر۔

تَنۡزِیۡلُ الۡکِتٰبِ مِنَ اللّٰہِ الۡعَزِیۡزِ الۡعَلِیۡمِ ۙ﴿۲﴾

اس کتاب (قرآن) کا نزول اس اللہ کی طرف سے ہے جو زبردست، بڑا علم والا ہے۔(2)

غَافِرِ الذَّنۡۢبِ وَ قَابِلِ التَّوۡبِ شَدِیۡدِ الۡعِقَابِ ۙ ذِی الطَّوۡلِ ؕ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ ؕ اِلَیۡہِ الۡمَصِیۡرُ ﴿۳﴾

جو گناہ معاف کرنے والا، توبہ قبول کرنے والا، سخت سزا دینے والا اور فضل کرنے والا ہے۔اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے سب کو اسی کی طرف لوٹنا ہے۔(3)

مَا یُجَادِلُ فِیۡۤ اٰیٰتِ اللّٰہِ اِلَّا الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا فَلَا یَغۡرُرۡکَ تَقَلُّبُہُمۡ فِی الۡبِلَادِ ﴿۴﴾

اللہ کی آیتوں کے بارے میں صرف کافر ہی جھگڑا کرتے ہیں۔لہٰذا ان لوگوں کا مختلف شہروں میں عیاشی کے ساتھ گھومنا پھرنا کہیں آپ کو دھوکہ میں نہ ڈال دے (کہ دنیا کی زندگی صرف عیاشی کے لیے ہے)۔(4)

کَذَّبَتۡ قَبۡلَہُمۡ قَوۡمُ نُوۡحٍ وَّ الۡاَحۡزَابُ مِنۡۢ بَعۡدِہِمۡ ۪ وَ ہَمَّتۡ کُلُّ اُمَّۃٍۭ بِرَسُوۡلِہِمۡ لِیَاۡخُذُوۡہُ وَ جٰدَلُوۡا بِالۡبَاطِلِ لِیُدۡحِضُوۡا بِہِ الۡحَقَّ فَاَخَذۡتُہُمۡ ۟ فَکَیۡفَ کَانَ عِقَابِ ﴿۵﴾

ان سے پہلے نوحؑ کی قوم نے ان کو جھٹلایا۔اور ان کے بعد اور بہت سے گروہوں نے اپنے رسولوںؑ کو جھٹلایا۔اور ہر امت نے ارادہ کیا کہ اپنے رسولؑ کو پکڑ لے (اور پھر شہید کردے)۔اور ناحق طریقہ پر جھگڑا کیا تاکہ اس کے ذریعہ سے حق کو شکست دے۔سو انجامِ کار، میں نے ان کو پکڑ لیا تو میرا عذاب کیسا سخت تھا۔(5)

وَ کَذٰلِکَ حَقَّتۡ کَلِمَتُ رَبِّکَ عَلَی الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡۤا اَنَّہُمۡ اَصۡحٰبُ النَّارِ ۘ﴿۶﴾

اور اسی طرح آپؐ کے پروردگار کا یہ فیصلہ کافروں پر ثابت ہو چکا کہ وہ سب دوزخی ہیں۔(6)

اَلَّذِيْنَ يَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَ مَنْ حَوْلَهٗ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَ يَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّ عِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ تَابُوْا وَ اتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ وَ قِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ۝

جوفرشتے عرش کواٹھائے ہوئے ہیں اور جو اس کے اردگرد ہیں وہ سب اپنے پروردگار کی حمد کی تسبیح کرتے ہیں اور وہ اس پر ایمان رکھتے ہیں۔اور ایمان والوں کیلئے مغفرت طلب کرتے ہیں۔کہ اے ہمارے پروردگار تو اپنی رحمت اور اپنے علم سے ہر چیز کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔پس تو ان لوگوں کو بخش دے جو توبہ کرتے ہیں اور تیرے راستہ کی پیروی کرتے ہیں اور انہیں دوزخ کے عذاب سے بچالے۔(7)

رَبَّنَا وَ اَدْخِلْهُمْ جَنّٰتِ عَدْنِ ِالَّتِيْ وَعَدْتَّهُمْ وَ مَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآىِٕهِمْ وَ اَزْوَاجِهِمْ وَ ذُرِّيّٰتِهِمْ ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝

اے ہمارے رب! اور ان کو ان ہمیشہ رہنے والی بہشتوں میں داخل کر جن کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے اور ان کے آباءواجداد، بیویوں اور اولاد میں سے جو صالح اور لائق ہوں ان کو بھی (بخش دے اور وہیں ان کے ساتھ داخل کر)۔بے شک تو غالب ہے، بڑا حکمت والا ہے۔(8)

وَ قِهِمُ السَّيِّاٰتِ ؕ وَ مَنْ تَقِ السَّيِّاٰتِ يَوْمَىِٕذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهٗ ؕ وَ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝

اوران کو برائیوں سے بچا اور جس کو تو نے قیامت کے دن برائیوں سے بچا لیا بس تو نے اس پر رحمت فرمائی اور یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔(9)

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُنَادَوْنَ لَمَقْتُ اللّٰهِ اَكْبَرُ مِنْ مَّقْتِكُمْ اَنْفُسَكُمْ اِذْ تُدْعَوْنَ اِلَى الْاِيْمَانِ فَتَكْفُرُوْنَ ۝

بے شک جن لوگوں نے کفر اختیار کیا، قیامت کے دن ان کو پکار کر کہا جائے گا کہ جتنا آج تم اپنے آپ سے بیزار ہو۔اللہ اس سے زیادہ اس وقت تم سے بیزار ہوتا تھا جب تمہیں ایمان کی دعوت دی جاتی تھی اور تم کفر اختیار کرتے تھے۔(10)

قَالُوْا رَبَّنَاۤ اَمَتَّنَا اثْنَتَيْنِ وَ اَحْيَيْتَنَا اثْنَتَيْنِ فَاعْتَرَفْنَا بِذُنُوْبِنَا فَهَلْ اِلٰى خُرُوْجٍ مِّنْ سَبِيْلٍ ۝

وہ کہیں گے اے ہمارے پروردگار! تو نے ہمیں دو بار موت دی اور دو بار زندہ کیا۔بس اب ہم اپنے گناہوں کا اعتراف کرتے ہیں کیا اب یہاں سے نکلنے کی کوئی صورت ہے؟(11)

ذٰلِكُمْ بِاَنَّهٗۤ اِذَا دُعِيَ اللّٰهُ وَحْدَهٗ كَفَرْتُمْ ۚ وَ اِنْ يُّشْرَكْ بِهٖ تُؤْمِنُوْا ؕ فَالْحُكْمُ لِلّٰهِ الْعَلِيِّ الْكَبِيْرِ ۝

(جواب ملے گا) یہ حالت جس میں تم مبتلا ہو، اِس وجہ سے ہے کہ جب اکیلے اللہ کی طرف بلایا جاتا تھا تو تم ماننے سے انکار کر دیتے تھے اور جب اُس کے ساتھ دوسروں کو ملایا جاتا تو تم مان لیتے تھے۔اب فیصلہ اللہ بزرگ و برتر کے ہاتھ میں ہے۔(12)

هُوَ الَّذِيْ يُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ وَ يُنَزِّلُ لَكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ رِزْقًا ؕ وَ مَا يَتَذَكَّرُ اِلَّا مَنْ يُّنِيْبُ ۝

اللہ وہی ہے جو تمہیں اپنی قدرت کی نشانیاں دکھاتا ہے۔اور تمہارے لئے آسمان سے رزق نازل کرتا ہے۔اور ان نشانیوں سے نصیحت صرف وہی حاصل کرتا ہے۔جو اس کی طرف رجوع کرتا ہے۔(13)

فَادْعُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَ لَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ۝

پس اللہ ہی کو پکارو۔اس کے لئے دین کو شرک سے خالص کرتے ہوئے، چاہے کافر ناپسند کریں۔(14)

رَفِيْعُ الدَّرَجٰتِ ذُو الْعَرْشِ ۚ يُلْقِي الرُّوْحَ مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ لِيُنْذِرَ يَوْمَ التَّلَاقِ ﴿۱۵﴾

وہ بلند درجات والا، عرش کا مالک ہے۔وہ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے اپنے حکم سے وحی کو نازل کرتا ہے۔تا کہ وہ ملاقات والے دن سے ڈرائے۔(15)

يَوْمَ هُمْ بٰرِزُوْنَ ۚ لَا يَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ مِنْهُمْ شَيْءٌ ؕ لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ؕ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ﴿۱۶﴾

وہ دن جب لوگ ظاہر ہوں گے۔ان کی کوئی بات اللہ پر پوشیدہ نہ ہوگی۔(آواز آئے گی) آج کس کی حکومت ہے؟ (جواب ملے گا) صرف اللہ کی جو واحد و یکتا ہے اور ہر چیز پر غالب ہے۔(16)

اَلْيَوْمَ تُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ ؕ لَا ظُلْمَ الْيَوْمَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۱۷﴾

آج ہر شخص کو اس کے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا۔آج کچھ بھی ظلم نہ ہوگا۔بیشک اللہ جلد حساب لینے والا ہے۔(17)

وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْاٰزِفَةِ اِذِ الْقُلُوْبُ لَدَى الْحَنَاجِرِ كٰظِمِيْنَ ؕ مَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ حَمِيْمٍ وَّلَا شَفِيْعٍ يُّطَاعُ ﴿۱۸﴾

اور لوگوں کو قیامت کے دن سے ڈرائیے جو قریب آنے والا ہے۔جس دن کلیجے منہ کو آجائیں گے۔اور وہ غم و غصہ سے بھرے ہوئے ہوں گے۔ظالموں کیلئے کوئی مخلص دوست نہ ہوگا۔اور نہ کوئی ایسا سفارشی جس کی بات مانی جائے۔(18)

يَعْلَمُ خَآئِنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ ﴿۱۹﴾

وہ آنکھوں کی خیانت کو جانتا ہے اور ان باتوں کو بھی جن کو سینے چھپاتے ہیں۔(19)

وَاللّٰهُ يَقْضِيْ بِالْحَقِّ ؕ وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَقْضُوْنَ بِشَيْءٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ﴿۲۰﴾

اور اللہ حق کے ساتھ فیصلہ کرے گا اور جنہیں وہ لوگ اللہ کے سوا پکارتے ہیں وہ کسی چیز کا فیصلہ نہیں کر سکتے۔بیشک اللہ بڑا سننے والا، بڑا دیکھنے والا ہے۔(20)

اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ كَانُوْا مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَانُوْا هُمْ اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَّاٰثَارًا فِي الْاَرْضِ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ؕ وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ وَّاقٍ ﴿۲۱﴾

کیا یہ لوگ زمین پر چلتے پھرتے نہیں ہیں کہ دیکھیں کہ ان لوگوں کا انجام کیا ہوا جو ان سے پہلے تھے؟ قوت کے لحاظ سے اور زمین میں چھوڑے ہوئے آثار کے اعتبار سے ان سے زیادہ طاقتور تھے۔تو اللہ نے ان کے گناہوں کی پاداش میں ان کو پکڑا تو ان کو اللہ کی گرفت سے بچانے والا کوئی نہ تھا۔(21)

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَكَفَرُوْا فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّهٗ قَوِيٌّ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۲۲﴾

(ان کا یہ انجام) اس لئے ہوا کہ ان کے رسولؑ ان کے پاس کھلی نشانیاں (معجزے) لے کر آتے تھے تو وہ ان کا انکار کرتے تھے۔آخر کار اللہ نے انہیں پکڑ لیا۔بیشک وہ بڑا طاقتور، سخت سزا دینے والا ہے۔(22)

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿۲۳﴾ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَقَارُوْنَ فَقَالُوْا سٰحِرٌ كَذَّابٌ ﴿۲۴﴾

بیشک ہم نے موسیٰؑ کو فرعون، ہامان اور قارون کی طرف اپنی نشانیوں (معجزوں) اور کھلی ہوئی دلیلوں کے ساتھ بھیجا۔تو انہوں نے کہا کہ یہ ایک

جھوٹا جادوگر ہے۔(24-23)

فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِالْحَقِّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوا اقْتُلُوْٓا اَبْنَآءَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ وَ اسْتَحْيُوْا نِسَآءَهُمْ ؕ وَ مَا كَيْدُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ﴿۲۵﴾

سوجب وہ ہماری طرف سے حق لے کران کے پاس آئے توانہوں نے کہا کہ جولوگ ان کے ساتھ ایمان لائے ہیں ان کے بیٹوں کوقتل کردو اور ان کی عورتوں کو زندہ چھوڑ دو۔اور کافروں کی ہر تدبیر گمراہی میں (رائیگاں) ہے۔(25)

وَ قَالَ فِرْعَوْنُ ذَرُوْنِيْٓ اَقْتُلْ مُوْسٰى وَ لْيَدْعُ رَبَّهٗ ۚ اِنِّيْٓ اَخَافُ اَنْ يُّبَدِّلَ دِيْنَكُمْ اَوْ اَنْ يُّظْهِرَ فِي الْاَرْضِ الْفَسَادَ ﴿۲۶﴾

اور فرعون نے کہا کہ مجھے چھوڑ دو۔میں موسیٰؑ کو قتل کردوں۔اور وہ اپنی مدد کیلئے اپنے پروردگار کو پکارے۔مجھے اندیشہ ہے کہ وہ کہیں تمہارا دین نہ بدل دے۔یا زمین میں فساد برپا نہ کردے۔(26)

وَ قَالَ مُوْسٰٓى اِنِّيْ عُذْتُ بِرَبِّيْ وَ رَبِّكُمْ مِّنْ كُلِّ مُتَكَبِّرٍ لَّا يُؤْمِنُ بِيَوْمِ الْحِسَابِ ﴿۲۷﴾

اور موسیٰؑ نے کہا کہ میں اپنے اور تمہارے پروردگار سے پناہ مانگتا ہوں۔جو مجھے ہر اس متکبر کے شر سے بچائے۔جو روزِ حساب (قیامت) پر ایمان نہیں رکھتا۔(27)

وَ قَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ ۖۗ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَكْتُمُ اِيْمَانَهٗٓ اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ يَّقُوْلَ رَبِّيَ اللّٰهُ وَ قَدْ جَآءَكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ مِنْ رَّبِّكُمْ ؕ وَ اِنْ يَّكُ كَاذِبًا فَعَلَيْهِ كَذِبُهٗ ۚ وَ اِنْ يَّكُ صَادِقًا يُّصِبْكُمْ بَعْضُ الَّذِيْ يَعِدُكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ ﴿۲۸﴾

اور فرعون کے خاندان میں سے ایک مردِ مؤمن نے کہا جو اپنے ایمان کو چھپائے رکھتا تھا۔کیا تم ایک شخص کو صرف اس بات پر قتل کرنا چاہتے ہو کہ وہ کہتا ہے کہ میرا پروردگار اللہ ہے؟ حالانکہ وہ تمہارے پروردگار کی طرف سے تمہارے پاس معجزات لے کر آیا ہے۔اگر وہ جھوٹا ہے تو اس کے جھوٹ کا وبال اسی پر پڑے گا۔اور اگر وہ سچا ہے تو جس عذاب کی وہ تمہیں دھمکی دیتا ہے تو اس کا کچھ حصہ تو تمہیں پہنچ کر رہے گا۔بیشک اللہ اس شخص کو ہدایت نہیں دیتا جو حد سے بڑھ کر جھوٹ بولنے والا ہو۔(28)

يٰقَوْمِ لَكُمُ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ظٰهِرِيْنَ فِي الْاَرْضِ فَمَنْ يَّنْصُرُنَا مِنْۢ بَاْسِ اللّٰهِ اِنْ جَآءَنَا ؕ قَالَ فِرْعَوْنُ مَآ اُرِيْكُمْ اِلَّا مَآ اَرٰى وَ مَآ اَهْدِيْكُمْ اِلَّا سَبِيْلَ الرَّشَادِ ﴿۲۹﴾

اے میری قوم! بے شک آج تمہاری حکومت ہے۔اور اس سرزمین میں تمہیں غلبہ بھی حاصل ہے۔لیکن اگر اللہ کا عذاب ہم پر آ گیا تو کون ہماری مدد کرے گا؟ (اور اس سے ہمیں کون بچائے گا؟) (مؤمن کی یہ بات سن کر) فرعون نے کہا میں تمہیں وہی رائے دیتا ہوں جو میں درست سمجھتا ہوں۔اور میں تمہاری راہنمائی صرف اسی راستہ کی طرف کرتا ہوں جو سیدھا ہے۔(29)

وَ قَالَ الَّذِيْٓ اٰمَنَ يٰقَوْمِ اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ مِّثْلَ يَوْمِ الْاَحْزَابِ ﴿۳۰﴾ۙ

اور جو شخص ایمان لایا تھا وہ کہنے لگا۔اے میری قوم! مجھے تمہاری نسبت ڈر ہے کہ تم پر تباہ شدہ گروہوں جیسا دن نہ آ جائے۔(30)

مِثْلَ دَاْبِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّ عَادٍ وَّ ثَمُوْدَ وَ الَّذِيْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ؕ وَ مَا اللّٰهُ يُرِيْدُ ظُلْمًا لِّلْعِبَادِ ۝۳۱

جیسا حال قومِ نوحؑ اور عاد و ثمود اوران کے بعد والوں کا ہوا تھا۔اور اللہ تو اپنے بندوں پر ظلم نہیں کرنا چاہتا۔(31)

وَ يٰقَوْمِ اِنِّيْۤ اَخَافُ عَلَيْكُمْ يَوْمَ التَّنَادِ ۝۳۲

اے میری قوم! میں تمہارے بارے میں چیخ و پکار والے دن سے ڈرتا ہوں۔(32)

يَوْمَ تُوَلُّوْنَ مُدْبِرِيْنَ ۚ مَا لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ ۚ وَ مَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ۝۳۳

جس دن تم پیٹھ پھیر کر بھاگو گے۔تمہیں اللہ کے عذاب سے کوئی بچانے والا نہ ہوگا۔اور جس کو اللہ گمراہی میں چھوڑ دے اسے کوئی ہدایت کرنے والا نہیں ہوتا۔(33)

وَ لَقَدْ جَآءَكُمْ يُوْسُفُ مِنْ قَبْلُ بِالْبَيِّنٰتِ فَمَا زِلْتُمْ فِيْ شَكٍّ مِّمَّا جَآءَكُمْ بِهٖ ؕ حَتّٰۤى اِذَا هَلَكَ قُلْتُمْ لَنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ مِنْۢ بَعْدِهٖ رَسُوْلًا ؕ كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ مُّرْتَابُ ۝۳۴ۚۖ

اور اے میری قوم! اس سے پہلے تمہارے پاس یوسفؑ کھلی ہوئی دلیلیں لے کر آئے۔مگر تم برابر شک ہی میں پڑے رہے۔یہاں تک کہ جب وہ وفات پا گئے تو تم نے کہا اب اللہ ان کے بعد ہرگز کوئی رسول نہیں بھیجے گا۔اسی طرح اللہ اس شخص کو گمراہی میں چھوڑتا ہے جو حد سے بڑھ کر شک کرنے والا ہوتا ہے۔(34)

الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْۤ اٰيٰتِ اللّٰهِ بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ ؕ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ وَ عِنْدَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ ۝۳۵

وہ شک کرنے والے لوگ آیاتِ الٰہی میں جھگڑا کرتے ہیں بغیر کسی دلیل کے، جو ان کی کتابوں میں موجود ہو۔یہ روش اللہ اور اہل ایمان کے نزدیک سخت گناہ کی ہے۔اللہ اسی طرح ہر تکبر کرنے والے سرکش کے دل پر مہر لگا دیتا ہے۔(35)

وَ قَالَ فِرْعَوْنُ يٰهَامٰنُ ابْنِ لِيْ صَرْحًا لَّعَلِّيْۤ اَبْلُغُ الْاَسْبَابَ ۝۳۶ۙ

اور فرعون نے کہا اے ہامان! میرے لئے ایک اونچا محل بنا۔تا کہ میں اس پر چڑھ کر راستوں تک پہنچ جاؤں۔(36)

اَسْبَابَ السَّمٰوٰتِ فَاَطَّلِعَ اِلٰۤى اِلٰهِ مُوْسٰى وَ اِنِّيْ لَاَظُنُّهٗ كَاذِبًا ؕ وَ كَذٰلِكَ زُيِّنَ لِفِرْعَوْنَ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ وَ صُدَّ عَنِ السَّبِيْلِ ؕ وَ مَا كَيْدُ فِرْعَوْنَ اِلَّا فِيْ تَبَابٍ ۝۳۷

یعنی آسمان کے راستوں تک۔اور پھر وہاں سے موسیٰؑ کے خدا کو جھانک کر دیکھوں۔اور میں تو اسے جھوٹا سمجھتا ہوں۔اور اسی طرح فرعون کیلئے اس کے برے اعمال خوشنما بنا دیے گئے۔اور وہ سیدھے راستہ سے روک دیا گیا۔اور فرعون کی ہر تدبیر (چالبازی) غارت ہی گئی۔(37)

وَ قَالَ الَّذِيْۤ اٰمَنَ يٰقَوْمِ اتَّبِعُوْنِ اَهْدِكُمْ سَبِيْلَ الرَّشَادِ ۝۳۸ۚ

اور جو شخص ایمان لا چکا تھا اس نے کہا اے میری قوم! میری پیروی کرو۔ میں تمہیں سیدھا راستہ دکھاؤں گا۔(38)

يٰقَوْمِ اِنَّمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا مَتَاعٌ ۡ وَّ اِنَّ الْاٰخِرَةَ هِيَ دَارُ الْقَرَارِ ۝٣٩

اے میری قوم! یہ دنیا کی زندگی محض چندروزہ فائدہ ہے۔اور مستقل قیام گاہ تو آخرت کی ہی ہے۔(39)

مَنْ عَمِلَ سَيِّئَةً فَلَا يُجْزٰۤى اِلَّا مِثْلَهَا ۚ وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ يُرْزَقُوْنَ فِيْهَا بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝٤٠

کوئی برائی کرتا ہے تو اسے بدلہ بھی اس کے برابر ملے گا۔اور جو کوئی نیک کام کرتا ہے خواہ مرد ہو یا عورت بشرطیکہ وہ مؤمن ہو، تو یہ بہشت میں داخل ہوں گے جہاں انہیں بے حساب رزق دیا جائے گا۔(40)

وَيٰقَوْمِ مَا لِيْۤ اَدْعُوْكُمْ اِلَى النَّجٰوةِ وَتَدْعُوْنَنِيْۤ اِلَى النَّارِ ۝٤١

اور اے میری قوم! (تمہارا رویہ کیسا ہے؟) میں تمہیں نجات کی طرف بلاتا ہوں اور تم مجھے دوزخ کی طرف بلاتے ہو۔(41)

تَدْعُوْنَنِيْ لِاَكْفُرَ بِاللّٰهِ وَاُشْرِكَ بِهٖ مَا لَيْسَ لِيْ بِهٖ عِلْمٌ ۡ وَّاَنَا اَدْعُوْكُمْ اِلَى الْعَزِيْزِ الْغَفَّارِ ۝٤٢

تم مجھے دعوت دیتے ہو کہ میں اللہ کا انکار کردوں۔اور ایسی چیز کو اس کا شریک بناؤں جس کی میرے پاس دلیل نہیں۔اور میں تمہیں اس اللہ کی طرف بلاتا ہوں جو غالب ہے بڑا بخشنے والا ہے۔(42)

لَا جَرَمَ اَنَّمَا تَدْعُوْنَنِيْۤ اِلَيْهِ لَيْسَ لَهٗ دَعْوَةٌ فِي الدُّنْيَا وَلَا فِي الْاٰخِرَةِ وَاَنَّ مَرَدَّنَاۤ اِلَى اللّٰهِ وَاَنَّ الْمُسْرِفِيْنَ هُمْ اَصْحٰبُ النَّارِ ۝٤٣

یقیناً تم مجھے ایسی چیز کی دعوت دیتے ہو جو نہ دنیا میں کارآمد ہے اور نہ آخرت میں۔اور ہم سب کو اللہ کی طرف ہی لوٹنا ہے۔اور جو حد سے بڑھنے والے ہیں وہی جہنمی ہیں۔(43)

فَسَتَذْكُرُوْنَ مَاۤ اَقُوْلُ لَكُمْ ؕ وَاُفَوِّضُ اَمْرِيْۤ اِلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ۝٤٤

تم عنقریب یاد کرو گے جو میں آج کہہ رہا ہوں۔اور میں اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔بے شک وہ اپنے بندوں کا خوب نگران ہے۔(44)

فَوَقٰىهُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِ مَا مَكَرُوْا وَحَاقَ بِاٰلِ فِرْعَوْنَ سُوْٓءُ الْعَذَابِ ۝٤٥ۚ

پس اللہ نے اس مردِ مؤمن کو ان لوگوں کی تدبیروں اور چالوں کی برائیوں سے بچا لیا۔اور فرعون والوں کو برے عذاب نے گھیر لیا۔(45)

اَلنَّارُ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَّعَشِيًّا ۚ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ ۗ اَدْخِلُوْۤا اٰلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ ۝٤٦

اور اب تو دوزخ کی آگ ہے جس پر انہیں صبح وشام پیش کیا جار ہا ہے۔اور جس دن قیامت قائم ہوگی (حکم ہوگا)! فرعون اور اس کی قوم کو سخت ترین عذاب میں داخل کردو۔(46)

وَاِذْ يَتَحَاجُّوْنَ فِي النَّارِ فَيَقُوْلُ الضُّعَفٰٓؤُا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْۤا اِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ اَنْتُمْ مُّغْنُوْنَ

عَنَّا نَصِيبًا مِّنَ النَّارِ ﴿٤٧﴾

اور جب یہ لوگ جہنم میں ایک دوسرے سے جھگڑیں گے۔تو کمزور لوگ بڑے سرداروں، وڈیروں اور مذہبی پیشواؤں سے کہیں گے کہ ہم تو
تمہارے پیچھے چل رہے تھے، کیا تم آگ کا کچھ عذاب ہم سے ہٹا سکتے ہو؟(47)

قَالَ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا إِنَّا كُلٌّ فِيهَا ۙ إِنَّ اللَّهَ قَدْ حَكَمَ بَيْنَ الْعِبَادِ ﴿٤٨﴾

وہ سردار، وڈیرے اور مذہبی پیشوا کہیں گے ہم سب اسی آگ میں پڑے ہیں۔اور اللہ نے اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ کر دیا ہے۔(48)

وَقَالَ الَّذِينَ فِي النَّارِ لِخَزَنَةِ جَهَنَّمَ ادْعُوا رَبَّكُمْ يُخَفِّفْ عَنَّا يَوْمًا مِّنَ الْعَذَابِ ﴿٤٩﴾

اور جہنمی، جہنم کے داروغوں سے کہیں گے کہ اپنے پروردگار سے کہو کہ ہم سے عذاب ایک دن کے لیے ہی ٹال دے۔(49)

قَالُوا أَوَلَمْ تَكُ تَأْتِيكُمْ رُسُلُكُمْ بِالْبَيِّنَاتِ ۖ قَالُوا بَلَىٰ ۚ قَالُوا فَادْعُوا ۗ وَمَا دُعَاءُ الْكَافِرِينَ إِلَّا فِي ضَلَالٍ ﴿٥٠﴾

وہ (جواب میں کہیں گے) کیا تمہارے پاس کھلی ہوئی دلیلیں لے کر تمہارے رسولؐ نہیں آتے رہے تھے؟ وہ کہیں گے کہ ہاں، کیوں نہیں،
بالکل آئے تھے۔اس پر داروغے کہیں گے کہ تم خود ہی دعا مانگو۔اور کافروں کی دعا و پکار بالکل بے کار ہو گی۔(50)

إِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِينَ آمَنُوا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُومُ الْأَشْهَادُ ﴿٥١﴾

بے شک ہم اپنے رسولوںؑ کی اور ایمان والوں کی اس دنیاوی زندگی میں بھی مدد کرتے رہیں گے۔اور اس دن بھی کریں گے جب گواہ گواہی دینے
کیلئے کھڑے ہوں گے۔(یعنی روز قیامت)(51)

يَوْمَ لَا يَنْفَعُ الظَّالِمِينَ مَعْذِرَتُهُمْ ۖ وَلَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوءُ الدَّارِ ﴿٥٢﴾

جس دن ظالموں کو ان کی معذرت کوئی فائدہ نہ دے گی۔اور ان کیلئے لعنت ہو گی۔اور ان کیلئے دوزخ کا بہت برا گھر ہو گا۔(52)

وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْهُدَىٰ وَأَوْرَثْنَا بَنِي إِسْرَائِيلَ الْكِتَابَ ﴿٥٣﴾

اور یقیناً ہم نے موسیٰؑ کو ہدایت عطا فرمائی۔اور بنی اسرائیل کو کتاب (توراۃ) کا وارث بنایا۔(53)

هُدًى وَذِكْرَىٰ لِأُولِي الْأَلْبَابِ ﴿٥٤﴾

جو عقل والوں کیلئے سراپا ہدایت اور نصیحت تھی۔(54)

فَاصْبِرْ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعَشِيِّ وَالْإِبْكَارِ ﴿٥٥﴾

آپ صبر سے کام لیجئے! اللہ کا وعدہ برحق ہے۔اور اپنے گناہوں کی معافی مانگتے رہیے۔اور صبح و شام اپنے پروردگار کی حمد کی تسبیح کیجئے۔(55)

إِنَّ الَّذِينَ يُجَادِلُونَ فِي آيَاتِ اللَّهِ بِغَيْرِ سُلْطَانٍ أَتَاهُمْ ۙ إِنْ فِي صُدُورِهِمْ إِلَّا كِبْرٌ مَا هُمْ بِبَالِغِيهِ ۚ
فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ ۖ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ ﴿٥٦﴾

یقیناً جو لوگ اللہ کی آیتوں کے بارے میں جھگڑتے ہیں بغیر کسی دلیل کے، جو ان کی کتابوں میں موجود ہو۔ان کے سینوں میں تکبر کے سوا اور کچھ نہیں

ہے۔اور وہ اس بڑائی تک کبھی پہنچنے والے نہیں ہیں جیسا کہ وہ سمجھتے ہیں۔آپؐ اللہ کی پناہ مانگئے! بے شک وہ بڑا سننے اور بڑا دیکھنے والا ہے۔(56)

لَخَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَكْبَرُ مِنْ خَلْقِ النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۵۷﴾

بے شک آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنا انسانوں کے پیدا کرنے سے زیادہ بڑا کام ہے لیکن اکثر لوگ جانتے نہیں ہیں۔(57)

وَمَا يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ۙ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَلَا الْمُسِيْٓءُ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۵۸﴾

اور اندھا اور آنکھ والا برابر نہیں ہو سکتے۔اور اسی طرح ایمان والے، نیک عمل کرنے والے اور بدکار بھی یکساں نہیں ہو سکتے۔مگر تم لوگ بہت کم نصیحت قبول کرتے ہو۔(58)

اِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۹﴾

یقیناً قیامت آنے والی ہے اس میں کوئی شک نہیں ہے مگر اکثر لوگ نہیں مانتے۔(59)

وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ۭ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دٰخِرِيْنَ ﴿۶۰﴾

اور تمہارا پروردگار کہتا ہے کہ تم مجھ سے دعا کرو۔میں تمہاری دعا قبول کروں گا۔اور جو لوگ میری اس عبادت سے تکبر کرتے ہیں وہ عنقریب ذلیل وخوار ہو کر جہنم میں داخل ہوں گے۔(60)

اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ ﴿۶۱﴾

وہ اللہ ہی ہے جس نے تمہارے لئے رات بنائی تاکہ تم اس میں آرام اور سکون حاصل کرو۔اور دن کو روشن بنایا تاکہ تم اس میں کام کرو۔ بے شک اللہ لوگوں پر بڑا فضل وکرم کرنے والا ہے مگر اکثر لوگ شکر ادا نہیں کرتے۔(61)

ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ ۘ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۡ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ﴿۶۲﴾

یہی اللہ تمہارا پروردگار ہے جو ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے۔اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔تم کدھر بہکائے جا رہے ہو؟(62)

كَذٰلِكَ يُؤْفَكُ الَّذِيْنَ كَانُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ﴿۶۳﴾

اسی طرح وہ لوگ بھی بہکائے جاتے رہے ہیں جو اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے تھے۔(63)

اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّالسَّمَاۗءَ بِنَاۗءً وَّصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ۭ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ښ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۶۴﴾

وہ اللہ ہی ہے جس نے زمین کو تمہارے لئے قرارگاہ اور آسمان کو چھت بنایا۔اور تمہاری صورت گری کی۔اور تمہاری صورتوں کو خوبصورت بنایا۔ اور تمہیں کھانے کیلئے پاکیزہ رزق دیا۔یہی اللہ تمہارا پروردگار ہے۔پس بڑا ہی بابرکت اللہ ہے جو سارے جہانوں کا پروردگار ہے۔(64)

هُوَ الْحَيُّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۭ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۶۵﴾

وہ زندہ ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔سواسی کو پکارو دین کو اس کیلئے خالص کرتے ہوئے۔ ہر قسم کی تعریف اللہ کیلئے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔(65)

قُلْ اِنِّیْ نُهِیْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَمَّا جَآءَنِیَ الْبَیِّنٰتُ مِنْ رَّبِّیْ وَ اُمِرْتُ اَنْ اُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝٦٦

آپؐ کہہ دیجئے! کہ مجھے منع کر دیا گیا ہے کہ میں ان کی عبادت کروں جنہیں تم اللہ کو چھوڑ کر پکارتے ہو۔جبکہ میرے پروردگار کی طرف سے میرے پاس کھلی ہوئی دلیلیں آ چکی ہیں۔اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں رب العالمین کا فرمانبردار بندہ بنوں۔(66)

هُوَ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ یُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوْۤا اَشُدَّكُمْ ثُمَّ لِتَكُوْنُوْا شُیُوْخًا ۚ وَ مِنْكُمْ مَّنْ یُّتَوَفّٰى مِنْ قَبْلُ وَ لِتَبْلُغُوْۤا اَجَلًا مُّسَمًّى وَّ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝٦٧

اللہ وہی ہے جس نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا، پھر نطفہ سے، پھر خون کے لوتھڑے سے۔پھر تمہیں شکمِ مادر سے بچہ بنا کر نکالا۔پھر تمہاری پرورش کی تا کہ تم اپنی پوری طاقت (جوانی) کو پہنچو۔پھر زندہ رکھتا ہے تا کہ تم بوڑھے ہو جاؤ۔اور تم میں سے کوئی پہلے اٹھا لیا جاتا ہے۔یہ سب کچھ اس لئے ہے کہ تم مقررہ وقت تک پہنچ جاؤ، اور عقل سے کام لو(خدا کی قدرت وحکمت کو سمجھو)۔(67)

هُوَ الَّذِیْ یُحْیٖ وَ یُمِیْتُ ۚ فَاِذَا قَضٰۤى اَمْرًا فَاِنَّمَا یَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَیَكُوْنُ ۝٦٨

وہ وہی ہے جو زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے وہ جب کسی کام کا فیصلہ کر لیتا ہے تو اس سے کہتا ہے !''ہو جا'' تو وہ ہو جاتا ہے۔(68)

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِیْنَ یُجَادِلُوْنَ فِیْۤ اٰیٰتِ اللّٰهِ ؕ اَنّٰى یُصْرَفُوْنَ ۝٦٩ۛۚ

کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو اللہ کی آیتوں کے بارے میں جھگڑتے رہتے ہیں۔وہ کدھر بہکائے جا رہے ہیں؟(69)

الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِالْكِتٰبِ وَ بِمَاۤ اَرْسَلْنَا بِهٖ رُسُلَنَا ۛ۫ فَسَوْفَ یَعْلَمُوْنَ ۝٧٠ۙ

جن لوگوں نے اس کتاب (قرآنِ مجید) کو جھٹلایا۔اور ان نشانیوں کو بھی جن کے ساتھ ہم نے اپنے پیغمبروں کو بھیجا۔تو انہیں بہت جلد اس کا انجام معلوم ہو جائے گا۔(70)

اِذِ الْاَغْلٰلُ فِیْۤ اَعْنَاقِهِمْ وَ السَّلٰسِلُ ؕ یُسْحَبُوْنَ ۝٧١ۙ

جب طوق ان کی گردنوں میں ہوں گے۔اور پاؤں میں زنجیریں، ان کو گھسیٹتے ہوئے لایا جائے گا۔(71)

فِی الْحَمِیْمِ ۙ۬ ثُمَّ فِی النَّارِ یُسْجَرُوْنَ ۝٧٢ۚ

کھولتے ہوئے پانی میں۔پھر آتشِ دوزخ میں جھونک دیئے جائیں گے۔(72)

ثُمَّ قِیْلَ لَهُمْ اَیْنَ مَا كُنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ ۝٧٣ۙ

پھر ان سے کہا جائے گا آج وہ کہاں ہیں جنہیں تم اللہ کو چھوڑ کر شریک مانتے تھے؟(73)

مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ ؕ قَالُوۡا ضَلُّوۡا عَنَّا بَلۡ لَّمۡ نَكُنۡ نَّدۡعُوۡا مِنۡ قَبۡلُ شَيۡـًٔـا ؕ كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ الۡكٰفِرِيۡنَ ﴿۷۴﴾

وہ کہیں گے وہ تو ہم سے غائب ہو گئے، بلکہ ہم تو اس سے پہلے اللہ کے سوا کسی چیز کو پکارتے ہی نہ تھے۔ اللہ اسی طرح کافروں کو گمراہی میں چھوڑ دیتا ہے۔ (74)

ذٰلِكُمۡ بِمَا كُنۡتُمۡ تَفۡرَحُوۡنَ فِى الۡاَرۡضِ بِغَيۡرِ الۡحَـقِّ وَبِمَا كُنۡتُمۡ تَمۡرَحُوۡنَ ﴿۷۵﴾ۚ

یہ اس لئے ہے کہ تم زمین میں ناحق خوش ہوا کرتے تھے۔ اور اپنے مال و اقتدار پر اترایا کرتے تھے۔ (75)

اُدۡخُلُوۡۤا اَبۡوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَا ۚ فَبِئۡسَ مَثۡوَى الۡمُتَكَبِّرِيۡنَ ﴿۷۶﴾

اب تم جہنم کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ۔ اس میں ہمیشہ پڑے رہنے کیلئے۔ پس کیا برا ٹھکانہ ہے تکبر کرنے والوں کا۔ (76)

فَاصۡبِرۡ اِنَّ وَعۡدَ اللّٰهِ حَقٌّ ۚ فَاِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعۡضَ الَّذِىۡ نَعِدُهُمۡ اَوۡ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِلَيۡنَا يُرۡجَعُوۡنَ ﴿۷۷﴾

آپؐ صبر کیجئے یقیناً اللہ کا وعدہ برحق ہے۔ پھر جس عذاب کی ہم انہیں دھمکی دیتے رہے ہیں خواہ اس کا کچھ حصہ آپ کو آنکھوں سے دکھا دیں۔ یا
اس سے پہلے آپ کو دنیا سے اٹھا لیں۔ بہر حال ان سب کا لوٹنا تو ہماری طرف ہی ہے (وہ اس سے بچ نہیں سکتے)۔ (77)

وَلَقَدۡ اَرۡسَلۡنَا رُسُلًا مِّنۡ قَبۡلِكَ مِنۡهُمۡ مَّنۡ قَصَصۡنَا عَلَيۡكَ وَمِنۡهُمۡ مَّنۡ لَّمۡ نَقۡصُصۡ عَلَيۡكَ ؕ وَمَا كَانَ
لِرَسُوۡلٍ اَنۡ يَّاۡتِىَ بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذۡنِ اللّٰهِ ۚ فَاِذَا جَآءَ اَمۡرُ اللّٰهِ قُضِىَ بِالۡحَـقِّ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الۡمُبۡطِلُوۡنَ ﴿۷۸﴾

ہم نے آپؐ سے پہلے بہت سے رسول بھیجے جن میں سے بعض کے حالات آپؐ سے بیان کر دیئے ہیں اور بعض ایسے ہیں کہ جن کے حالات آپؐ سے بیان نہیں کئے۔ اور کسی رسول کیلئے یہ ممکن نہ تھا کہ اللہ کے حکم کے بغیر کوئی معجزہ پیش کرے۔ اور جب اللہ کا حکم آ جائے گا تو حق کے ساتھ فیصلہ کر دیا جائے گا۔ اور اس وقت باطل والے خسارے میں رہیں گے۔ (78)

اَللّٰهُ الَّذِىۡ جَعَلَ لَـكُمُ الۡاَنۡعَامَ لِتَرۡكَبُوۡا مِنۡهَا وَمِنۡهَا تَاۡكُلُوۡنَ ﴿۷۹﴾

اللہ وہی ہے جس نے تمہارے لئے چوپائے بنائے ہیں تا کہ تم ان میں سے بعض کی سواری کرو۔ اور بعض کا گوشت کھاؤ۔ (79)

وَلَـكُمۡ فِيۡهَا مَنَافِعُ وَلِتَبۡلُغُوۡا عَلَيۡهَا حَاجَةً فِىۡ صُدُوۡرِكُمۡ وَعَلَيۡهَا وَعَلَى الۡـفُلۡكِ تُحۡمَلُوۡنَ ﴿۸۰﴾ؕ

اور تمہارے لئے ان میں اور بھی فائدے ہیں اور تا کہ تم ان پر سوار ہو کر جہاں تمہارے دل چاہتے ہوں وہاں پہنچ جاؤ۔ اور تم ان پر اور کشتیوں پر سوار کئے جاتے ہو۔ (80)

وَيُرِيۡكُمۡ اٰيٰتِهٖ ۖ فَاَىَّ اٰيٰتِ اللّٰهِ تُنۡكِرُوۡنَ ﴿۸۱﴾

اور وہ اللہ تمہیں اپنی قدرت و حکمت کی نشانیاں دکھاتا ہے پس تم اللہ کی کن کن نشانیوں کا انکار کرو گے؟ (81)

اَفَلَمۡ يَسِيۡرُوۡا فِى الۡاَرۡضِ فَيَنۡظُرُوۡا كَيۡفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ ؕ كَانُوۡۤا اَكۡثَرَ مِنۡهُمۡ وَ
اَشَدَّ قُوَّةً وَّاٰثَارًا فِى الۡاَرۡضِ فَمَاۤ اَغۡنٰى عَنۡهُمۡ مَّا كَانُوۡا يَكۡسِبُوۡنَ ﴿۸۲﴾

کیا وہ زمین میں چلتے پھرتے نہیں کہ ان لوگوں کا انجام دیکھتے جو ان سے پہلے گزرے ہیں۔ جو تعداد میں ان سے زیادہ تھے اور طاقت میں۔

اور زمین میں اپنی چھوڑی ہوئی نشانیوں کے اعتبار سے ان سے بڑھے ہوئے تھے۔لیکن ان کی سب کمائی کچھ ان کے کام نہ آئی ۔(82)

فَلَمَّا جَآءَتۡهُمۡ رُسُلُهُمۡ بِالۡبَيِّنٰتِ فَرِحُوۡا بِمَا عِنۡدَهُمۡ مِّنَ الۡعِلۡمِ وَحَاقَ بِهِمۡ مَّا كَانُوۡا بِهٖ يَسۡتَهۡزِءُوۡنَ ﴿۸۳﴾

جب ان کے رسول ان کے پاس معجزات لے کر آئے تو وہ اپنے اس علم پر نازاں وفرحاں رہے جو ان کے پاس تھا۔اور انجامِ کار اسی عذاب نے انہیں گھیر لیا جس کا وہ مذاق اڑایا کرتے تھے۔(83)

فَلَمَّا رَاَوۡا بَاۡسَنَا قَالُوۡۤا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَحۡدَهٗ وَكَفَرۡنَا بِمَا كُنَّا بِهٖ مُشۡرِكِيۡنَ ﴿۸۴﴾

پھر جب انہوں نے ہمارے عذاب کو دیکھا تو کہنے لگے کہ ہم اللہ پر ایمان لاتے ہیں اور ان سب چیزوں کا انکار کرتے ہیں جنہیں ہم اس کے ساتھ شریک ٹھہراتے تھے۔(84)

فَلَمۡ يَكُ يَنۡفَعُهُمۡ اِيۡمَانُهُمۡ لَمَّا رَاَوۡا بَاۡسَنَا ؕ سُنَّتَ اللّٰهِ الَّتِىۡ قَدۡ خَلَتۡ فِىۡ عِبَادِهٖ ۚ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الۡكٰفِرُوۡنَ ﴿۸۵﴾

پس ہمارا عذاب دیکھ لینے کے بعد ان کے ایمان نے انہیں کوئی فائدہ نہ پہنچایا۔یہی اللہ کا طریقہ ہے جو ہمیشہ سے اس کے بندوں میں جاری ہے۔ اور اس وقت کافرلوگ خسارے میں رہ گئے۔(85)

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

41- سورہ حم السجدہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

میں شروع کرتا ہوں اللہ کے نام کے ساتھ جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے۔

حٰمٓ ۚ﴿۱﴾

(ح) حمد باری تعالیٰ۔ (م) موسیٰؑ کا ذکر۔

تَنۡزِیۡلٌ مِّنَ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۚ﴿۲﴾

یہ (قرآن) رحمٰن ورحیم کی طرف سے نازل کردہ ہے۔(2)

کِتٰبٌ فُصِّلَتۡ اٰیٰتُہٗ قُرۡاٰنًا عَرَبِیًّا لِّقَوۡمٍ یَّعۡلَمُوۡنَ ۙ﴿۳﴾

ایک ایسی کتاب جس کی آیات الگ الگ کر کے بیان کردی گئی ہیں، عربی زبان کا قرآن، اُن لوگوں کے لیے جو علم رکھتے ہیں(3)

بَشِیۡرًا وَّ نَذِیۡرًا ۚ فَاَعۡرَضَ اَکۡثَرُہُمۡ فَہُمۡ لَا یَسۡمَعُوۡنَ ﴿۴﴾

یہ (قرآن) خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا ہے۔مگر اکثر لوگوں نے اس سے روگردانی کی ہے۔پس وہ سنتے ہی نہیں ہیں۔(4)

وَ قَالُوۡا قُلُوۡبُنَا فِیۡۤ اَکِنَّۃٍ مِّمَّا تَدۡعُوۡنَاۤ اِلَیۡہِ وَ فِیۡۤ اٰذَانِنَا وَقۡرٌ وَّ مِنۡۢ بَیۡنِنَا وَ بَیۡنِکَ حِجَابٌ فَاعۡمَلۡ اِنَّنَا عٰمِلُوۡنَ ﴿۵﴾

اور وہ کہتے ہیں کہ آپؐ جس چیز کی طرف ہمیں دعوت دیتے ہیں اس سے ہمارے دلوں پر غلاف چڑھے ہوئے ہیں۔اور ہمارے کانوں میں بوجھ ہے (یعنی سن نہیں سکتے)۔اور ہمارے تمہارے درمیان پردہ حائل ہے آپ اپنا کام کیجئے ہم اپنا کام کر رہے ہیں۔(5)

قُلۡ اِنَّمَاۤ اَنَا بَشَرٌ مِّثۡلُکُمۡ یُوۡحٰۤی اِلَیَّ اَنَّمَاۤ اِلٰـہُکُمۡ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ فَاسۡتَقِیۡمُوۡۤا اِلَیۡہِ وَ اسۡتَغۡفِرُوۡہُ ؕ وَ وَیۡلٌ لِّلۡمُشۡرِکِیۡنَ ۙ﴿۶﴾

آپؐ کہہ دیجئے! کہ میں بھی تمہاری ہی طرح کا بشر ہوں۔مگر فرق یہ ہے کہ مجھے وحی کی جاتی ہے کہ تمہارا معبود بس ایک ہی معبود ہے۔تو تم سیدھے اسی کی طرف رخ رکھو۔اور اس سے مغفرت طلب کرو۔اور بربادی ہے مشرکوں کیلئے۔(6)

الَّذِیۡنَ لَا یُؤۡتُوۡنَ الزَّکٰوۃَ وَ ہُمۡ بِالۡاٰخِرَۃِ ہُمۡ کٰفِرُوۡنَ ﴿۷﴾

جو زکوٰۃ ادا نہیں کرتے اور وہ قیامت کے منکر ہیں۔(7)

اِنَّ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمۡ اَجۡرٌ غَيۡرُ مَمۡنُوۡنٍ ۝۸

جولوگ ایمان لائے اور نیک عمل کئے ان کیلئے وہ اجر ہے جو ختم ہونے والا نہیں ہے۔(8)

قُلۡ اَئِنَّكُمۡ لَتَكۡفُرُوۡنَ بِالَّذِىۡ خَلَقَ الۡاَرۡضَ فِىۡ يَوۡمَيۡنِ وَتَجۡعَلُوۡنَ لَهٗۤ اَنۡدَادًا ‌ؕ ذٰلِكَ رَبُّ الۡعٰلَمِيۡنَ‌ۚ ۝۹

آپ کہہ دیجئے! کیا تم اس ذات کا انکار کرتے ہو جس نے زمین کو دو دن میں پیدا کیا اور دوسروں کو اس کا ہمسر قرار دیتے ہو؟ وہی تو سارے جہانوں کا پروردگار ہے۔(9)

وَجَعَلَ فِيۡهَا رَوَاسِىَ مِنۡ فَوۡقِهَا وَبٰرَكَ فِيۡهَا وَقَدَّرَ فِيۡهَاۤ اَقۡوَاتَهَا فِىۡۤ اَرۡبَعَةِ اَيَّامٍ ؕ سَوَآءً لِّلسَّآئِلِيۡنَ ۝۱۰

اور اسی نے زمین میں اس کے اوپر پہاڑ بنائے اور اس میں برکت رکھ دی اور اس میں تمام حاجت مندوں کی ضرورت کے برابر چار دن کی مدت میں صحیح انداز سے سامانِ معیشت مہیا کر دیا۔(10)

ثُمَّ اسۡتَوٰۤى اِلَى السَّمَآءِ وَهِىَ دُخَانٌ فَقَالَ لَهَا وَلِلۡاَرۡضِ ائۡتِيَا طَوۡعًا اَوۡ كَرۡهًا ؕ قَالَتَاۤ اَتَيۡنَا طَآئِعِيۡنَ ۝۱۱

پھر وہ آسمان کی طرف متوجہ ہوا جبکہ وہ دھوئیں کی شکل میں تھا اور اس سے اور زمین سے کہا کہ تم میرے بنائے گئے قانون پر خوشی سے عمل کرو، یا مجبوری سے۔تو دونوں نے کہا ہم خوشی خوشی عمل کریں گے۔(11)

فَقَضٰٮهُنَّ سَبۡعَ سَمٰوَاتٍ فِىۡ يَوۡمَيۡنِ وَاَوۡحٰى فِىۡ كُلِّ سَمَآءٍ اَمۡرَهَا ؕ وَزَ يَّـنَّا السَّمَآءَ الدُّنۡيَا بِمَصَابِيۡحَ وَحِفۡظًا ؕ ذٰلِكَ تَقۡدِيۡرُ الۡعَزِيۡزِ الۡعَلِيۡمِ ۝۱۲

پس اس (اللہ) نے انہیں دو دن میں سات آسمان بنا دیا۔ اور ہر آسمان میں اس کے متعلقہ کام کی وحی کر دی۔ اور ہم نے آسمان دنیا کو چراغوں (ستاروں) سے زینت بخشی۔ اور آسمان دنیا کو ذریعہ بنایا جنات اور شیاطین سے آسمانوں کی حفاظت کا۔ یہ اس خدا کی منصوبہ بندی ہے جو ہر چیز پر غالب ہے اور بڑا جاننے والا ہے۔(12)

فَاِنۡ اَعۡرَضُوۡا فَقُلۡ اَنۡذَرۡتُكُمۡ صٰعِقَةً مِّثۡلَ صٰعِقَةِ عَادٍ وَّثَمُوۡدَ ؕ ۝۱۳

پس اگر یہ لوگ روگردانی کریں تو آپؐ کہہ دیجئے! کہ میں نے تو تمہیں اس کڑک سے ڈرا دیا ہے جو عاد اور ثمود والی کڑک کی مانند ہے۔(13)

اِذۡ جَآءَتۡهُمُ الرُّسُلُ مِنۡۢ بَيۡنِ اَيۡدِيۡهِمۡ وَمِنۡ خَلۡفِهِمۡ اَلَّا تَعۡبُدُوۡۤا اِلَّا اللّٰهَ ؕ قَالُوۡا لَوۡ شَآءَ رَبُّنَا لَاَنۡزَلَ مَلٰٓئِكَةً فَاِنَّا بِمَاۤ اُرۡسِلۡتُمۡ بِهٖ كٰفِرُوۡنَ ۝۱۴

جبکہ اللہ کے رسولؐ ان کے آگے پیچھے پھرتے تھے۔(اس پیغام کے ساتھ) کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔ مگر انہوں نے جواب میں کہا کہ اگر ہمارا پروردگار چاہتا تو ہماری طرف فرشتے نازل کرتا۔ لہٰذا جس پیغام کے ساتھ تم بھیجے گئے ہو ہم اس کا انکار کرتے ہیں۔(14)

فَاَمَّا عَادٌ فَاسۡتَكۡبَرُوۡا فِى الۡاَرۡضِ بِغَيۡرِ الۡحَـقِّ وَقَالُوۡا مَنۡ اَشَدُّ مِنَّا قُوَّةً ؕ اَوَلَمۡ يَرَوۡا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِىۡ خَلَقَهُمۡ هُوَ اَشَدُّ مِنۡهُمۡ قُوَّةً ؕ وَكَانُوۡا بِاٰيٰتِنَا يَجۡحَدُوۡنَ ۝۱۵

سوقومِ عاد نے زمین میں ناحق سرکشی کی اور کہا کہ ہم سے بڑھ کر کون طاقتور ہے؟ کیا انہوں نے یہ نہ دیکھا اور نہ یہ سوچا کہ جس نے انہیں پیدا کیا ہے کہ وہ ان سے بڑھ کر طاقتور ہے۔ وہ ہمیشہ ہماری آیتوں کا انکار کرتے رہے۔(15)

فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا صَرْصَرًا فِيْٓ اَيَّامٍ نَّحِسَاتٍ لِّنُذِيْقَهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ وَ لَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَخْزٰى وَ هُمْ لَا يُنْصَرُوْنَ ﴿۱۶﴾

سو ہم نے ان پر خاص منحوس دنوں میں تیز و تند (طوفانی) ہوا بھیجی تا کہ ہم انہیں دنیا کی زندگی میں ذلت آمیز عذاب کا مزہ چکھائیں۔ اور آخرت کا عذاب تو زیادہ رسوا کن ہوگا اور ان کی کوئی مدد نہیں کی جائے گی۔(16)

وَ اَمَّا ثَمُوْدُ فَهَدَيْنٰهُمْ فَاسْتَحَبُّوا الْعَمٰى عَلَى الْهُدٰى فَاَخَذَتْهُمْ صٰعِقَةُ الْعَذَابِ الْهُوْنِ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۱۷﴾

رہے ثمود! ہم نے ان کی راہنمائی کی مگر انہوں نے ہدایت پر اندھے پن (گمراہی) کو ترجیح دی۔ پس ان کو ذلت کے عذاب کی کڑک نے پکڑ لیا۔ ان کے اعمال کی پاداش میں جو وہ کیا کرتے تھے۔(17)

وَ نَجَّيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ كَانُوْا يَتَّقُوْنَ ﴿۱۸﴾

اور ہم نے ان لوگوں کو نجات دی جو ایمان لائے تھے۔ اور (ہماری نافرمانی سے) ڈرتے تھے۔(18)

وَ يَوْمَ يُحْشَرُ اَعْدَآءُ اللّٰهِ اِلَى النَّارِ فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ﴿۱۹﴾

اور جس دن اللہ کے دشمن دوزخ کی طرف جمع کئے جائیں گے اور پھر ترتیب وار کھڑے کئے جائیں گے۔(19)

حَتّٰٓى اِذَا مَا جَآءُوْهَا شَهِدَ عَلَيْهِمْ سَمْعُهُمْ وَ اَبْصَارُهُمْ وَ جُلُوْدُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۲۰﴾

یہاں تک کہ جب وہ وہاں پہنچ جائیں گے تو ان کے کان، آنکھیں اور کھالیں ان کے خلاف ان کے اعمال کی گواہی دیں گے۔(20)

وَ قَالُوْا لِجُلُوْدِهِمْ لِمَ شَهِدْتُّمْ عَلَيْنَا ؕ قَالُوْٓا اَنْطَقَنَا اللّٰهُ الَّذِيْٓ اَنْطَقَ كُلَّ شَيْءٍ وَّ هُوَ خَلَقَكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۲۱﴾

اور وہ اپنی کھالوں سے کہیں گے کہ تم نے ہمارے خلاف گواہی کیوں دی؟ تو وہ کہیں گی کہ ہمیں اسی اللہ نے گویائی عطا کی ہے جس نے ہر چیز کو گویائی دی۔ اور اسی نے تمہیں پہلی مرتبہ پیدا کیا تھا اور پھر اسی کی طرف تم نے لوٹ کر جانا ہے۔(21)

وَ مَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ يَّشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَ لَآ اَبْصَارُكُمْ وَ لَا جُلُوْدُكُمْ وَ لٰكِنْ ظَنَنْتُمْ اَنَّ اللّٰهَ لَا يَعْلَمُ كَثِيْرًا مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۲﴾

اور تم (گناہ کرتے وقت) اپنے آپ کو اس بات سے چھپا ہی نہیں سکتے تھے کہ تمہارے کان، تمہاری آنکھیں اور تمہاری کھالیں تمہاری خلاف گواہی دیں۔ لیکن تم نے یہ گمان کیا کہ اللہ تمہارے بہت سے اعمال کو نہیں جانتا جو تم کرتے ہو۔(22)

وَ ذٰلِكُمْ ظَنُّكُمُ الَّذِيْ ظَنَنْتُمْ بِرَبِّكُمْ اَرْدٰىكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۲۳﴾

تمہارے اسی گمان نے جو تم نے اپنے پروردگار کی نسبت کیا تھا تمہیں تباہ کر دیا۔ اور تم خسارہ اٹھانے والوں میں سے ہو گئے۔ (23)

فَاِنْ يَّصْبِرُوْا فَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ ۚ وَ اِنْ يَّسْتَعْتِبُوْا فَمَا هُمْ مِّنَ الْمُعْتَبِيْنَ ﴿۲۴﴾

پس اب اگر وہ صبر کریں بھی تو ان کا ٹھکانا دوزخ ہے۔ اور اگر وہ خدا کو راضی کرنا چاہیں تو وہ ان لوگوں میں سے نہیں ہوں گے جن پر اللہ راضی ہوا۔ (24)

وَ قَيَّضْنَا لَهُمْ قُرَنَآءَ فَزَيَّنُوْا لَهُمْ مَّا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَ مَا خَلْفَهُمْ وَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِيْۤ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ ۚ اِنَّهُمْ كَانُوْا خٰسِرِيْنَ ﴿۲۵﴾

اور ہم نے ان کے لئے کچھ ساتھی مقرر کر دیئے ہیں جو ان کے آگے اور پیچھے ان کے اعمال کو خوشنما بنا کر دکھاتے ہیں۔ اور ان پر وہی بات ثابت ہو گئی (عذابِ الٰہی) جو ان سے پہلے جن و انس پر ثابت ہو چکی تھی۔ بے شک وہ سب نقصان اٹھانے والوں میں سے تھے۔ (25)

وَ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَسْمَعُوْا لِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَ الْغَوْا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُوْنَ ﴿۲۶﴾

اور کافر کہتے ہیں کہ اس قرآن کو نہ سنو اور اس کی (تلاوت کے دوران) شور و غل مچا دیا کرو۔ شاید اس طرح تم غالب آ جاؤ۔ (26)

فَلَنُذِيْقَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَذَابًا شَدِيْدًا ۙ وَّ لَنَجْزِيَنَّهُمْ اَسْوَاَ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۲۷﴾

ہم ان کافروں کو ضرور سخت عذاب کا مزہ چکھائیں گے۔ اور جو برے عمل وہ کرتے ہیں ہم انہیں ضرور ان کی بدترین سزا دیں گے۔ (27)

ذٰلِكَ جَزَآءُ اَعْدَآءِ اللّٰهِ النَّارُ ۚ لَهُمْ فِيْهَا دَارُ الْخُلْدِ ؕ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ﴿۲۸﴾

یہ دشمنانِ خدا کی سزا ہے یعنی دوزخ۔ ان کیلئے اسی میں ہمیشہ ہمیشہ رہنے کا گھر ہے۔ یہ ان کے اس جرم کی سزا ہے کہ وہ ہماری آیتوں کا انکار کیا کرتے تھے۔ (28)

وَ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا رَبَّنَاۤ اَرِنَا الَّذَيْنِ اَضَلّٰنَا مِنَ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ نَجْعَلْهُمَا تَحْتَ اَقْدَامِنَا لِيَكُوْنَا مِنَ الْاَسْفَلِيْنَ ﴿۲۹﴾

اور کافر لوگ کہیں گے کہ اے ہمارے پروردگار! ہمیں جنوں اور انسانوں میں سے وہ لوگ دکھا جنہوں نے ہمیں گمراہ کیا تھا۔ تاکہ ہم انہیں اپنے پاؤں کے نیچے روندیں۔ تاکہ وہ پست ترین اشخاص میں سے ہو جائیں (ذلیل و خوار ہوں)۔ (29)

اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَ لَا تَحْزَنُوْا وَ اَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ﴿۳۰﴾

بے شک جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا پروردگار اللہ ہے اور پھر اس پر قائم اور ثابت قدم رہے ان پر فرشتے نازل ہوتے ہیں (ان سے کہتے ہیں کہ) تم نہ ڈرو اور نہ غم کرو۔ اور اس جنت کی بشارت پر خوش ہو جاؤ جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے۔ (30)

نَحْنُ اَوْلِيٰٓؤُكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ فِي الْاٰخِرَةِ ۚ وَ لَكُمْ فِيْهَا مَا تَشْتَهِيْۤ اَنْفُسُكُمْ وَ لَكُمْ فِيْهَا مَا تَدَّعُوْنَ ؕ﴿۳۱﴾

ہم دنیا میں بھی تمہارے ساتھی ہیں اور آخرت میں بھی۔ اور وہاں تمہارے لئے وہ سب کچھ ہے جو تمہارے دل چاہیں گے۔ اور اس میں ہر چیز موجود ہے جو تم طلب کرو گے۔ (31)

نُزُلًا مِّنۡ غَفُوۡرٍ رَّحِیۡمٍ ﴿۳۲﴾

(یہ سب کچھ) غفور ورحیم پروردگار کی طرف سے مہمانی کے طور پر ہے۔(32)

وَ مَنۡ اَحۡسَنُ قَوۡلًا مِّمَّنۡ دَعَاۤ اِلَی اللّٰہِ وَ عَمِلَ صَالِحًا وَّ قَالَ اِنَّنِیۡ مِنَ الۡمُسۡلِمِیۡنَ ﴿۳۳﴾

اور اس شخص سے بہتر بات کس کی ہوگی جو اللہ کی طرف بلائے اور نیک عمل بجالائے۔ اور کہے کہ میں مسلمانوں (خدا کے فرمانبردار بندوں) میں سے ہوں۔(33)

وَ لَا تَسۡتَوِی الۡحَسَنَۃُ وَ لَا السَّیِّئَۃُ ؕ اِدۡفَعۡ بِالَّتِیۡ ہِیَ اَحۡسَنُ فَاِذَا الَّذِیۡ بَیۡنَکَ وَ بَیۡنَہٗ عَدَاوَۃٌ کَاَنَّہٗ وَلِیٌّ حَمِیۡمٌ ﴿۳۴﴾

اور بھلائی اور برائی برابر نہیں ہیں۔ برے سلوک کا جواب اچھے سلوک سے دیں۔ تو آپ دیکھیں گے کہ آپ میں اور جس میں دشمنی تھی وہ گویا آپ کا جگری دوست بن گیا ہے۔(34)

وَ مَا یُلَقّٰہَاۤ اِلَّا الَّذِیۡنَ صَبَرُوۡا ۚ وَ مَا یُلَقّٰہَاۤ اِلَّا ذُوۡ حَظٍّ عَظِیۡمٍ ﴿۳۵﴾

اور یہ صفت انہی لوگوں کو نصیب ہوتی ہے جو صبر کرتے ہیں۔ اور یہ طریقہ کار انہی کو ملتا ہے جو بڑے نصیب والے ہوتے ہیں۔(35)

وَ اِمَّا یَنۡزَغَنَّکَ مِنَ الشَّیۡطٰنِ نَزۡغٌ فَاسۡتَعِذۡ بِاللّٰہِ ؕ اِنَّہٗ ہُوَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ ﴿۳۶﴾

اور اگر تمہیں شیطان کی طرف سے کوئی وسوسہ محسوس ہو تو اس سے اللہ کی پناہ مانگو۔ بے شک وہ بڑا سننے والا، بڑا جاننے والا ہے۔(36)

وَ مِنۡ اٰیٰتِہِ الَّیۡلُ وَ النَّہَارُ وَ الشَّمۡسُ وَ الۡقَمَرُ ؕ لَا تَسۡجُدُوۡا لِلشَّمۡسِ وَ لَا لِلۡقَمَرِ وَ اسۡجُدُوۡا لِلّٰہِ الَّذِیۡ خَلَقَہُنَّ اِنۡ کُنۡتُمۡ اِیَّاہُ تَعۡبُدُوۡنَ ﴿۳۷﴾

اور اللہ کی نشانیوں میں رات، دن، سورج اور چاند بھی ہیں۔ تم نہ سورج کو سجدہ کرو اور نہ چاند کو (بلکہ) اس اللہ کو سجدہ کرو جس نے انہیں پیدا کیا ہے۔ اگر تم اسی کی عبادت کرتے ہو (اور اسی کو مستحقِ عبادت سمجھتے ہو)۔(37)

فَاِنِ اسۡتَکۡبَرُوۡا فَالَّذِیۡنَ عِنۡدَ رَبِّکَ یُسَبِّحُوۡنَ لَہٗ بِالَّیۡلِ وَ النَّہَارِ وَ ہُمۡ لَا یَسۡـَٔمُوۡنَ ﴿۳۸﴾

اور اگر یہ لوگ تکبر کریں (اور قبولِ حق سے انکار کریں) تو جو فرشتے آپ کے پروردگار کے پاس ہیں وہ رات دن اس کی تسبیح کرتے ہیں اور وہ تھکتے نہیں ہیں۔(38)

وَ مِنۡ اٰیٰتِہٖۤ اَنَّکَ تَرَی الۡاَرۡضَ خَاشِعَۃً فَاِذَاۤ اَنۡزَلۡنَا عَلَیۡہَا الۡمَآءَ اہۡتَزَّتۡ وَ رَبَتۡ ؕ اِنَّ الَّذِیۡۤ اَحۡیَاہَا لَمُحۡیِ الۡمَوۡتٰی ؕ اِنَّہٗ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ ﴿۳۹﴾

اور اس کی نشانیوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ تم دیکھتے ہو کہ زمین بنجر حالت میں پڑی ہے۔ اور جب ہم اس پر پانی برساتے ہیں تو جنبش میں آتی ہے (ابھرتی ہے) اور اس میں بالیدگی آجاتی ہے۔ بیشک جس نے اسے زندہ کیا ہے وہی مُردوں کو زندہ کرنے والا ہے۔ بلاشبہ وہ ہر چیز پر بڑی قدرت رکھنے والا ہے۔(39)

اِنَّ الَّذِیْنَ یُلْحِدُوْنَ فِیْۤ اٰیٰتِنَا لَا یَخْفَوْنَ عَلَیْنَا ؕ اَفَمَنْ یُّلْقٰی فِی النَّارِ خَیْرٌ اَمْ مَّنْ یَّاْتِیْۤ اٰمِنًا یَّوْمَ الْقِیٰمَةِ ؕ اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ ۙ اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ۝۴۰

بے شک جولوگ ہماری آیتوں میں کج روی کرتے ہیں (انہیں الٹے معنی پہناتے ہیں) وہ ہم سے پوشیدہ نہیں ہیں۔ بھلا وہ شخص جو دوزخ میں ڈالا جائے بہتر ہے یا وہ جو قیامت کے دن اطمینان کے ساتھ آئے؟ تم جو چاہو کرو۔ جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اسے خوب دیکھ رہا ہے۔(40)

اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِالذِّكْرِ لَمَّا جَآءَهُمْ ۚ وَ اِنَّهٗ لَكِتٰبٌ عَزِیْزٌ ۝۴۱ۙ

جن لوگوں نے ذکر (قرآن) کا انکار کیا جب وہ ان کے پاس آیا۔ حالانکہ وہ ایک زبردست (معزز) کتاب ہے۔(41)

لَّا یَاْتِیْهِ الْبَاطِلُ مِنْۢ بَیْنِ یَدَیْهِ وَ لَا مِنْ خَلْفِهٖ ؕ تَنْزِیْلٌ مِّنْ حَكِیْمٍ حَمِیْدٍ ۝۴۲

باطل کا اس کے پاس گزر نہیں ہوسکتا۔ وہ نہ اس کے آگے سے آ سکتا ہے اور نہ پیچھے سے۔ یہ اس ذات کی طرف سے نازل شدہ ہے جو بڑی حکمت والی ہے۔ قابلِ ستائش ہے۔(42)

مَا یُقَالُ لَكَ اِلَّا مَا قَدْ قِیْلَ لِلرُّسُلِ مِنْ قَبْلِكَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ وَّ ذُوْ عِقَابٍ اَلِیْمٍ ۝۴۳

(اے رسولؐ) آپ سے وہی کچھ کہا جا رہا ہے جو آپؐ سے پہلے گزرے ہوئے رسولوںؑ سے کہا گیا ہے۔ بیشک آپؐ کا پروردگار بڑا بخشش والا بھی ہے اور بڑے دردناک عذاب والا بھی۔(43)

وَ لَوْ جَعَلْنٰهُ قُرْاٰنًا اَعْجَمِیًّا لَّقَالُوْا لَوْ لَا فُصِّلَتْ اٰیٰتُهٗ ؕ ءَاَعْجَمِیٌّ وَّ عَرَبِیٌّ ؕ قُلْ هُوَ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا هُدًی وَّ شِفَآءٌ ؕ وَ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ فِیْۤ اٰذَانِهِمْ وَقْرٌ وَّ هُوَ عَلَیْهِمْ عَمًی ؕ اُولٰٓئِكَ یُنَادَوْنَ مِنْ مَّكَانٍۭ بَعِیْدٍ ۝۴۴

اگر ہم اس قرآن کو عجمی زبان میں نازل کرتے، تو یہ لوگ کہتے کہ اس کی آیتیں کھول کر کیوں بیان نہیں کی گئیں؟ کیا عجیب بات ہے کہ کلام عجمی ہے اور مخاطب عربی۔ آپؐ کہہ دیجئے کہ یہ ایمان لانے والوں کیلئے ہدایت اور شفا ہے۔ اور جو ایمان نہیں لاتے ان کے کانوں میں بہرہ پن ہے اور وہ (قرآن) ان کے لیے بند ہے (وہ اس سے ہدایت نہیں لے سکتے)۔ اور یہ لوگ بہت دور کی جگہ سے پکارے جا رہے ہیں۔(44)

وَ لَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسَی الْكِتٰبَ فَاخْتُلِفَ فِیْهِ ؕ وَ لَوْ لَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِیَ بَیْنَهُمْ ؕ وَ اِنَّهُمْ لَفِیْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِیْبٍ ۝۴۵

اور ہم ہی نے موسیٰؑ کو کتاب (توراۃ) عطا کی تھی تو اس میں اختلاف کیا گیا۔ اور اگر تمہارے پروردگار کی طرف سے ایک بات پہلے طے نہ ہو چکی ہوتی تو ان (اختلاف کرنے والوں) میں فیصلہ کر دیا جاتا۔ اور بیشک وہ ایک بڑے شک میں پڑے ہوئے ہیں۔(45)

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ وَ مَنْ اَسَآءَ فَعَلَیْهَا ؕ وَ مَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِیْدِ ۝۴۶

جو کوئی نیک کام کرتا ہے وہ اپنے ہی لئے کرتا ہے اور جو شخص برائی کرتا ہے تو اس کا وبال بھی اسی پر ہے۔ اور آپؐ کا پروردگار بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں ہے۔(46)

اِلَیۡہِ یُرَدُّ عِلۡمُ السَّاعَۃِ ؕ وَ مَا تَخۡرُجُ مِنۡ ثَمَرٰتٍ مِّنۡ اَکۡمَامِہَا وَ مَا تَحۡمِلُ مِنۡ اُنۡثٰی وَ لَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلۡمِہٖ ؕ وَ یَوۡمَ یُنَادِیۡہِمۡ اَیۡنَ شُرَکَآءِیۡ ۙ قَالُوۡۤا اٰذَنّٰکَ ۙ مَا مِنَّا مِنۡ شَہِیۡدٍ ﴿ۚ۴۷﴾

قیامت کا علم اللہ ہی کی طرف لوٹا یا جاتا ہے۔اور کوئی پھل اپنے غلافوں سے نہیں نکلتا اور نہ کوئی مادہ حاملہ ہوتی ہے اور نہ بچہ جنتی ہے مگر اللہ کے علم میں ہوتا ہے۔اور جس دن وہ ان مشرکین کو پکارے گا (اور پوچھے گا کہ) میرے شریک کہاں ہیں؟ وہ کہیں گے کہ ہم تجھے بتا چکے ہیں کہ ہم میں سے کسی کو بھی ان کی کوئی خبر نہیں۔(47)

وَ ضَلَّ عَنۡہُمۡ مَّا کَانُوۡا یَدۡعُوۡنَ مِنۡ قَبۡلُ وَ ظَنُّوۡا مَا لَہُمۡ مِّنۡ مَّحِیۡصٍ ﴿۴۸﴾

اور جن کو وہ پہلے پکارا کرتے تھے وہ سب اس دن گم ہوجائیں گے۔اور وہ سمجھ جائیں گے کہ اب ان کے لئے چھٹکارا نہیں ہے۔(48)

لَا یَسۡـَٔمُ الۡاِنۡسَانُ مِنۡ دُعَآءِ الۡخَیۡرِ ۫ وَ اِنۡ مَّسَّہُ الشَّرُّ فَیَـُٔوۡسٌ قَنُوۡطٌ ﴿۴۹﴾

انسان بھلائی کی دعا کرتے ہوئے نہیں تھکتا۔اور اگر اسے کوئی تکلیف پہنچ جائے تو بالکل ناامید ہوجاتا ہے۔(49)

وَ لَئِنۡ اَذَقۡنٰہُ رَحۡمَۃً مِّنَّا مِنۡۢ بَعۡدِ ضَرَّآءَ مَسَّتۡہُ لَیَقُوۡلَنَّ ہٰذَا لِیۡ ۙ وَ مَاۤ اَظُنُّ السَّاعَۃَ قَآئِمَۃً ۙ وَّ لَئِنۡ رُّجِعۡتُ اِلٰی رَبِّیۡۤ اِنَّ لِیۡ عِنۡدَہٗ لَلۡحُسۡنٰی ۚ فَلَنُنَبِّئَنَّ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا بِمَا عَمِلُوۡا ۫ وَ لَنُذِیۡقَنَّہُمۡ مِّنۡ عَذَابٍ غَلِیۡظٍ ﴿۵۰﴾

اور اگر ہم اسے اس تکلیف کے بعد جو اسے پہنچی تھی اپنی رحمت کا مزہ چکھا دیتے ہیں تو وہ کہتا ہے میں تو اس کا مستحق تھا۔نیز کہتا ہے کہ میں خیال نہیں کرتا کہ قیامت قائم ہوگی۔اور اگر میں اپنے پروردگار کی طرف کبھی لوٹا یا بھی گیا تو یقیناً میرے لئے اس کے پاس بھی اچھا صلہ ہے۔ہم کافروں کو ضرور ان کے ان اعمال سے آگاہ کریں گے جو وہ کرتے رہے۔اور انہیں سخت عذاب کا مزہ چکھائیں گے۔(50)

وَ اِذَاۤ اَنۡعَمۡنَا عَلَی الۡاِنۡسَانِ اَعۡرَضَ وَ نَاٰ بِجَانِبِہٖ ۚ وَ اِذَا مَسَّہُ الشَّرُّ فَذُوۡ دُعَآءٍ عَرِیۡضٍ ﴿۵۱﴾

اور جب ہم انسان کو کچھ نعمت عطا کرتے ہیں تو وہ (تکبر سے) منہ پھیر لیتا ہے۔اور پہلوتہی کرنے لگتا ہے۔اور جب اسے کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو پھر لمبی چوڑی دعائیں کرنے لگتا ہے۔(51)

قُلۡ اَرَءَیۡتُمۡ اِنۡ کَانَ مِنۡ عِنۡدِ اللّٰہِ ثُمَّ کَفَرۡتُمۡ بِہٖ مَنۡ اَضَلُّ مِمَّنۡ ہُوَ فِیۡ شِقَاقٍۭ بَعِیۡدٍ ﴿۵۲﴾

آپؐ کہہ دیجئے! اے کافرو! تم مجھے بتاؤ کہ اگر یہ (قرآن) اللہ کی طرف سے ہو ، پھر بھی تم نے اس کا انکار کیا تو اس سے بڑھ کر کون گمراہ ہے جو مخالفت میں بہت دور نکل جائے؟(52)

سَنُرِیۡہِمۡ اٰیٰتِنَا فِی الۡاٰفَاقِ وَ فِیۡۤ اَنۡفُسِہِمۡ حَتّٰی یَتَبَیَّنَ لَہُمۡ اَنَّہُ الۡحَقُّ ؕ اَوَ لَمۡ یَکۡفِ بِرَبِّکَ اَنَّہٗ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ شَہِیۡدٌ ﴿۵۳﴾

ہم انہیں اپنی نشانیاں دکھائیں گے کائنات میں بھی، اور خود ان کی ذات میں بھی۔تاکہ ان پر واضح ہوجائے کہ وہ اللہ بالکل حق ہے۔ کیا تمہارے رب کا ہر چیز پر گواہ ہونا کافی نہیں؟(53)

یہ نشانیاں مافوق الفطرت نہیں ہوں گی۔ بلکہ اللہ تعالی باہر کی کائنات میں مادی قوانین کے تحت ہی کبھی زیادہ بارشیں برسا کر اور کبھی قحط سالی کے

ذریعے مشکل حالات پیدا کرے گا۔ اور کبھی زلزلے اور سیلاب کے ذریعے انسانوں کو ڈرائے گا۔ اور انسان کی اندرونی دنیا میں ہر انسان کے لیے مختلف طرح کے حالات پیدا کر کے اسے دکھاتا رہتا ہے تاکہ وہ اپنے رب کی طرف رجوع کرے۔ کبھی وہ بہت زیادہ مال و دولت دے کر انسان کو غنی کر دیتا ہے۔ اور کبھی اس کو بہت زیادہ تنگی میں مبتلا کر دیتا ہے۔ کبھی بہت زیادہ عزیز چیز آپ سے چھین لیتا ہے۔ کبھی بہت زیادہ قابل نفرت چیز کو آپ پر مسلط کر دیتا ہے۔ کبھی حد سے زیادہ قابل اعتماد شخص کی طرف سے دھوکہ مل جاتا ہے۔ کبھی بہت زیادہ بیماری آجاتی ہے۔ یہ سب اس کی نشانیاں ہیں تاکہ انسان اپنی بے بسی کو جان لے اور اللہ تعالیٰ کی ذات پر ایمان لے آئے۔ اور جو پہلے سے ایمان والے ہیں وہ ان آزمائشوں پر صبر کرتے ہوئے اپنے رب کی خوشنودی حاصل کریں۔

اَلَآ اِنَّهُمۡ فِىۡ مِرۡيَةٍ مِّنۡ لِّقَآءِ رَبِّهِمۡ ؕ اَلَاۤ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَىۡءٍ مُّحِيۡطٌ ﴿۵۴﴾

یاد رکھو۔ یہ لوگ اپنے پروردگار سے ملاقات کے بارے شک میں مبتلا ہیں۔ آگاہ ہو جاؤ کہ اللہ ہر چیز کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔ (54)

اہم مضامین سورہ الشوری

صفحہ نمبر	مضمون
717	حم، عسق کا مفہوم۔
717	شرک کی ممانعت
718	رزق کی تنگی و فراخی اللہ کے کنٹرول میں
718	دین وہی ہے جو سابقہ انبیاء کا تھا
719	ضد کی وجہ سے تفرقہ بازی
719	نبیؐ کو حکم کہ اسی دین کی دعوت دیں
719	قیامت کا قریب ہونا
720	الا المودۃ فی القربی کا مفہوم
	اگر اللہ ہر ایک کا رزق وسیع کر دیتا
721	تو زمین میں فساد پھیل جاتا
721	آیات الٰہی کا ذکر
722	مومنین کی صفت۔ باہمی کام میں مشاورت
723	صبر کی تلقین
723	اللہ کی طرف رجوع کی ہدایت
724	انسانوں سے اللہ کے رابطے کا طریقہ
724	صراط مستقیم

42۔ سورہ الشوری

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

میں شروع کرتا ہوں اللہ کے نام کے ساتھ جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے۔

حٰمٓ ۚ﴿۱﴾ عٓسٓقٓ ﴿۲﴾

(ح) کتاب حق۔ (م) کتاب بطور میزان۔(عسق)! لعل الساعۃ قریب۔ ہوسکتا ہے قیامت بہت قریب ہو۔ (آیت نمبر-17)

اَللّٰہُ الَّذِیۡۤ اَنۡزَلَ الۡکِتٰبَ بِالۡحَقِّ وَ الۡمِیۡزَانَ ؕ وَ مَا یُدۡرِیۡکَ لَعَلَّ السَّاعَۃَ قَرِیۡبٌ ﴿۱۷﴾

(ح) (م) (ع)(س)(ق)

کَذٰلِکَ یُوۡحِیۡۤ اِلَیۡکَ وَ اِلَی الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِکَ ۙ اللّٰہُ الۡعَزِیۡزُ الۡحَکِیۡمُ ﴿۳﴾

اسی طرح اللہ غالب اور حکمت والا آپؐ کی طرف اور آپؐ سے پہلے گزرے ہوئے رسولوںؑ کی طرف وحی کرتا رہا ہے۔(3)

لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الۡاَرۡضِ ؕ وَ ہُوَ الۡعَلِیُّ الۡعَظِیۡمُ ﴿۴﴾

جو کچھ آسمانوں میں ہے اور زمین میں ہے وہ اسی اللہ کا ہے۔ وہ بلند و برتر اور عظیم الشان ہے۔(4)

تَکَادُ السَّمٰوٰتُ یَتَفَطَّرۡنَ مِنۡ فَوۡقِہِنَّ وَ الۡمَلٰٓئِکَۃُ یُسَبِّحُوۡنَ بِحَمۡدِ رَبِّہِمۡ وَ یَسۡتَغۡفِرُوۡنَ لِمَنۡ فِی الۡاَرۡضِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ اللّٰہَ ہُوَ الۡغَفُوۡرُ الرَّحِیۡمُ ﴿۵﴾

قریب ہے کہ آسمان اپنے اوپر سے پھٹ جائیں۔(مشرکین کے شرک کی وجہ سے) اور فرشتے تو اپنے پروردگار کی حمد کی تسبیح کرتے ہیں۔(حالانکہ مشرکین فرشتوں کو بھی اللہ کا شریک اور بیٹیاں ٹھہراتے ہیں۔) اور اہلِ زمین کیلئے مغفرت طلب کرتے ہیں۔ آگاہ رہو کہ اللہ یقیناً بڑا بخشنے والا، بڑا مہربان ہے۔(جبکہ مشرکین کے شرکاء کچھ بھی اختیار نہیں رکھتے۔)(5)

وَ الَّذِیۡنَ اتَّخَذُوۡا مِنۡ دُوۡنِہٖۤ اَوۡلِیَآءَ اللّٰہُ حَفِیۡظٌ عَلَیۡہِمۡ ۫ۖ وَ مَاۤ اَنۡتَ عَلَیۡہِمۡ بِوَکِیۡلٍ ﴿۶﴾

اور جن لوگوں نے اللہ کے علاوہ سرپرست (اور کارساز) بنا رکھے ہیں۔ اللہ ان سب پر نگہبان ہے اور آپ ان کے ذمہ دار نہیں ہیں۔(6)

وَ کَذٰلِکَ اَوۡحَیۡنَاۤ اِلَیۡکَ قُرۡاٰنًا عَرَبِیًّا لِّتُنۡذِرَ اُمَّ الۡقُرٰی وَ مَنۡ حَوۡلَہَا وَ تُنۡذِرَ یَوۡمَ الۡجَمۡعِ لَا رَیۡبَ فِیۡہِ ؕ فَرِیۡقٌ فِی الۡجَنَّۃِ وَ فَرِیۡقٌ فِی السَّعِیۡرِ ﴿۷﴾

اوراسی طرح ہم نے وحی کے ذریعے یہ قرآن عربی زبان میں آپؐ کی طرف بھیجا ہے تاکہ آپؐ اہل مکہ اوراس کے گرد وپیش رہنے والوں کو ڈرائیں۔اورجمع ہونے کے دن (قیامت) سے ڈرائیں۔جسکے آنے میں کوئی شک نہیں ہے۔اس دن ایک گروہ جنت میں جائے گااورایک گروہ دوزخ میں۔(7)

وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَهُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ يُّدْخِلُ مَنْ يَّشَآءُ فِىْ رَحْمَتِهٖ ؕ وَالظّٰلِمُوْنَ مَا لَهُمْ مِّنْ وَّلِىٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ۝٨

اوراگراللہ زبردستی چاہتا توسب کوایک امت بنادیتا۔لیکن وہ جسے چاہتا ہےاپنی رحمت میں داخل کرتا ہےاورجوظالم ہیں ان کا کوئی سرپرست اور مددگارنہیں ہے۔(8)

اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ اَوْلِيَآءَ ۚ فَاللّٰهُ هُوَ الْوَلِىُّ وَهُوَ يُحْىِ الْمَوْتٰى وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ۝٩

کیاان لوگوں نے اللہ کوچھوڑ کراورسرپرست (کارساز) بنالئے ہیں۔حالانکہ حقیقی سرپرست (اورکارساز) تواللہ ہی ہے۔اوروہی مُردوں کو زندہ کرتا ہےاوروہ ہرچیز پر پوری قدرت رکھتا ہے۔(9)

وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيْهِ مِنْ شَىْءٍ فَحُكْمُهٗۤ اِلَى اللّٰهِ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبِّىْ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ۖۗ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ ۝١٠

اورجس چیز کے بارے میں تمہارے درمیان اختلاف پیدا ہوتواس کا فیصلہ اللہ کے حوالے ہے۔یہی اللہ میرا پروردگار ہےجس پرمیں توکل کرتا ہوں۔اوراسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔(10)

فَاطِرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا وَّمِنَ الْاَنْعَامِ اَزْوَاجًا ۚ يَذْرَؤُكُمْ فِيْهِ ؕ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَىْءٌ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ۝١١

وہ آسمانوں اورزمین کا پیدا کرنے والا ہے۔اسی نے تمہاری جنس سے تمہارے لئے جوڑے پیدا کئے۔اور چوپایوں میں سے بھی جوڑے بنائے ہیں۔اس کے ذریعہ سے تمہیں پھیلاتا ہے۔کائنات کی کوئی چیزاس کی مثل نہیں ہے۔اور وہ بڑاسننے والااور بڑادیکھنے والا ہے۔(11)

لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ؕ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيْمٌ ۝١٢

آسمانوں اور زمین کےخزانوں کی کنجیاں اسی کے قبضۂ قدرت میں ہیں۔جس کا چاہتا ہےرزق کشادہ کرتا ہے۔اورجس کا چاہتا ہےتنگ کرتا ہے۔بےشک وہ ہرچیز کابڑاجاننے والا ہے۔(12)

شَرَعَ لَكُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا وَصّٰى بِهٖ نُوْحًا وَّالَّذِىْۤ اَوْحَيْنَاۤ اِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهٖۤ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسٰۤى اَنْ اَقِيْمُوا الدِّيْنَ وَلَا تَتَفَرَّقُوْا فِيْهِ ؕ كَبُرَ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ مَا تَدْعُوْهُمْ اِلَيْهِ ؕ اَللّٰهُ يَجْتَبِىْۤ اِلَيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِىْۤ اِلَيْهِ مَنْ يُّنِيْبُ ۝١٣

اس نے تمہارے لئے وہی دین مقرر کیا ہےجس کااس نے نوحؑ کوحکم دیا تھااورجوہم نے بذریعۂ وحی آپؐ کی طرف بھیجا ہے۔اورجس کا ہم نے

ابراہیمؑ، موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کو حکم دیا تھا۔ یعنی اس دین کو قائم رکھنا اور اس میں تفرقہ نہ ڈالنا۔ مشرکین پر وہ بات بہت شاق ہے جس کی طرف آپؐ انہیں دعوت دیتے ہیں۔ اللہ جسے چاہتا ہے اپنی بارگاہ کیلئے منتخب کرلیتا ہے۔ اور جو اس کی طرف رجوع کرتا ہے وہ اسے اپنی طرف پہنچنے کا راستہ دکھاتا ہے۔(13)

وَمَا تَفَرَّقُوْٓا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ۭ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى لَّقُضِيَ بَيْنَهُمْ ۭ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اُوْرِثُوا الْكِتٰبَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ ﴿14﴾

اور وہ لوگ تفرقہ میں پڑ گئے باوجود اس کے کہ ان کے پاس علم آچکا تھا۔ یہ تفرقہ محض باہمی ضد اور باہمی حسد کی وجہ سے ہے۔ اور اگر آپ کے پروردگار کی طرف سے یہ بات طے نہ ہو چکی ہوتی کہ ان لوگوں کو ایک مقررہ مدت تک مہلت دی جائے، تو ان کے درمیان فیصلہ ہو چکا ہوتا۔ اور جو لوگ ان کے بعد کتاب کے وارث بنائے گئے وہ اس کے بارے میں اضطراب انگیز شک میں گرفتار ہیں۔(14)

فَلِذٰلِكَ فَادْعُ ۚ وَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ ۚ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ ۚ وَقُلْ اٰمَنْتُ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنْ كِتٰبٍ ۚ وَاُمِرْتُ لِاَعْدِلَ بَيْنَكُمْ ۭ اَللّٰهُ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ۭ لَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ۭ لَا حُجَّةَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ ۭ اَللّٰهُ يَجْمَعُ بَيْنَنَا ۚ وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ﴿15﴾ۭ

پس آپؐ اس دین کی طرف دعوت دیتے رہیں۔ اور ثابت قدم رہیں جس طرح آپؐ کو حکم دیا گیا ہے۔ اور ان لوگوں کی خواہشات کی پیروی نہ کریں۔ اور کہیں کہ میں ہر اس کتاب پر ایمان رکھتا ہوں جو اللہ نے نازل کی ہے۔ اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں تمہارے درمیان عدل وانصاف قائم کروں۔ اللہ ہی ہمارا پروردگار ہے اور تمہارا بھی پروردگار ہے۔ ہمارے اعمال ہمارے لئے ہیں اور تمہارے اعمال تمہارے لئے ہیں۔ ہمارے، تمہارے درمیان کوئی بحث درکار نہیں ہے۔ اللہ ہم سب کو ایک دن جمع کرے گا۔ اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔(15)

وَالَّذِيْنَ يُحَاۗجُّوْنَ فِي اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا اسْتُجِيْبَ لَهٗ حُجَّتُهُمْ دَاحِضَةٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ وَّلَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ﴿16﴾

اور جو لوگ اللہ کے دین کے بارے میں بلاوجہ جھگڑا کرتے ہیں بعد اس کے کہ اسے قبول بھی کیا جا چکا ہے۔ ان کی حجت بازی ان کے پروردگار کے نزدیک باطل ہے۔ اور ان پر خدا کا غضب ہے اور ان کیلئے سخت عذاب ہے۔(16)

اَللّٰهُ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ وَالْمِيْزَانَ ۭ وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِيْبٌ ﴿17﴾

اللہ وہ ہے جس نے کتاب کو حق (سچائی) کے ساتھ اور میزان بنا کر نازل کیا ہے۔ اور تمہیں کیا خبر شاید قیامت قریب ہی ہو۔(17)

يَسْتَعْجِلُ بِهَا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهَا ۚ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مُشْفِقُوْنَ مِنْهَا ۙ وَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهَا الْحَقُّ ۭ اَلَآ اِنَّ الَّذِيْنَ يُمَارُوْنَ فِي السَّاعَةِ لَفِيْ ضَلٰلٍۢ بَعِيْدٍ ﴿18﴾

جو لوگ قیامت پر ایمان نہیں رکھتے وہ اس کے لئے جلدی کرتے ہیں۔ اور جو ایمان رکھتے ہیں وہ اس سے ڈرتے ہیں اور جانتے ہیں کہ وہ برحق ہے۔ آگاہ رہو جو قیامت کے بارے میں شک کرتے ہیں (تکرار کرتے ہیں) وہ بڑی کھلی گمراہی میں ہیں۔(18)

اَللّٰهُ لَطِيْفٌۢ بِعِبَادِهٖ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ ⑲

اللہ اپنے بندوں پر بہت مہربان ہے جسے چاہتا ہے رزق عطا کرتا ہے۔ وہ بڑا طاقتور، زبردست ہے۔(19)

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الْاٰخِرَةِ نَزِدْ لَهٗ فِيْ حَرْثِهٖ ۚ وَمَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا وَمَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ نَّصِيْبٍ ⑳

جو شخص آخرت کی کھیتی چاہتا ہے تو ہم اس کی کھیتی میں اضافہ کر دیتے ہیں۔ اور جو صرف دنیا کی کھیتی چاہتا ہے تو ہم اس میں سے اسے کچھ دے دیتے ہیں۔ مگر اس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوتا۔(20)

اَمْ لَهُمْ شُرَكٰٓؤُا شَرَعُوْا لَهُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا لَمْ يَاْذَنْۢ بِهِ اللّٰهُ ۭ وَلَوْلَا كَلِمَةُ الْفَصْلِ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ۭ وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ㉑

کیا ان لوگوں نے اللہ کے کچھ ایسے شریک بنائے ہیں جنہوں نے ان کیلئے ایسا دین مقرر کیا ہے جس کی اللہ نے اجازت نہیں دی۔ اور اگر فیصلے کے متعلق وقت طے نہ ہو چکا ہوتا، تو ان کے درمیان فیصلہ کر دیا گیا ہوتا۔ اور جو لوگ ظالم ہیں ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔(21)

تَرَى الظّٰلِمِيْنَ مُشْفِقِيْنَ مِمَّا كَسَبُوْا وَهُوَ وَاقِعٌۢ بِهِمْ ۭ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِيْ رَوْضٰتِ الْجَنّٰتِ ۚ لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ ㉒

تم ظالموں کو دیکھو گے کہ وہ اپنے کئے ہوئے اعمال سے ڈر رہے ہوں گے۔ اور ان کا وبال ان پر پڑ کر رہے گا۔ اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل بھی کئے وہ باغات میں ہوں گے۔ وہ جو کچھ چاہیں گے اپنے پروردگار کے ہاں سے پائیں گے۔ یہی بڑا فضل ہے۔(22)

ذٰلِكَ الَّذِيْ يُبَشِّرُ اللّٰهُ عِبَادَهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۭ قُلْ لَّآ اَسْـَٔـلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى ۭ وَمَنْ يَّقْتَرِفْ حَسَنَةً نَّزِدْ لَهٗ فِيْهَا حُسْنًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ㉓

یہ وہ بات ہے جس کی خوشخبری اللہ اپنے ان بندوں کو دیتا ہے جو ایمان لائے اور نیک اعمال بھی کئے۔ آپؐ کہیے کہ میں تم سے اس (تبلیغ و رسالت) پر کوئی معاوضہ نہیں مانگتا۔ مگر اس لیے کہ تمہارا مجھ پر رشتہ داری کا حق ہے۔ اور جو کوئی نیک کام کرے گا ہم اسکی نیکی میں اضافہ کر دیں گے۔ یقیناً اللہ بڑا بخشنے والا، بڑا قدردان ہے۔(23)

اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى۔

ان الفاظ کے معانی مولانا ابوالکلام آزادؒ نے یوں بیان کئے ہیں۔

یہاں "القربیٰ" کے معنی قرابت اور رشتہ داری کے ہیں۔ پیغمبروں نے اپنی صداقت کی سب سے بڑی دلیل ہی یہ پیش کی ہے کہ میرا یہ دعوتی کام کسی طمع اور لالچ کی بنا پر نہیں ہے۔ بلکہ خالصتاً لوجہ اللہ ہے (ان اجری الا علی اللہ) یہاں بھی اسی حقیقت کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔ یعنی میں تم سے اس کام پر کسی قسم کے اجر کا طالب نہیں ہوں مگر یہ ضرور کہوں گا کہ تم کم از کم اس رشتہ داری کا پاس کرو جو میرے اور تمہارے درمیان

ہے کہ اگر میری بات نہیں مانتے تو مجھ پر ظلم وستم نہ کرو اور مجھے اللہ کا پیغام سنانے کے لیے آزاد چھوڑ دو۔ آیت کے یہ معنی صحیحین اور حدیث کی دوسری کتابوں میں حضرت ابن عباس رضؓ سے منقول ہیں اور یہی راجح ہیں۔

بعض نے القربیٰ کے معنی اطاعت کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ کا تقرب مراد لیا ہے کہ میں تم سے اس کے سوا کچھ نہیں چاہتا کہ تم اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرو۔ بس یہی میرا اجر ہے۔ جیسا کہ دوسری جگہ فرمایا قل ما اسئلکم علیه من اجر الا من شاء ان یتخذ الی ربه سبیلا (الفرقان۔57)

بعض علماء نے المودة فی القربیٰ کے معنی رشتہ داروں سے محبت کیے ہیں اور آیت کا مطلب یہ بیان کیا ہے کہ میں تم سے اس پر کچھ اجر نہیں چاہتا، ماسوا اس کے کہ میرے اہل بیت یعنی حضرت فاطمہ اور ان کی اولاد سے محبت کرو۔ یہ تفسیر اگرچہ بعض تابعین سے منقول ہے مگر آیت کی یہ تفسیر کسی طرح بھی صحیح نہیں۔ خصوصاً جبکہ یہ آیت مکی ہے۔ اور جب یہ آیت نازل ہوئی اس وقت تک حضرت علی اور حضرت فاطمہ کا نکاح ہی نہیں ہوا تھا، کجا یہ کہ ان کے ہاں اولاد ہوتی۔

اور پھر رسول اللہؐ جس بلند مقام پر کھڑے ہو کر دعوت الی اللہ کا فریضہ سرانجام دے رہے تھے اس مقام پر سے یہ اجر مانگنا کہ تم میرے رشتہ داروں سے محبت کرو، نبی کی شان سے گری ہوئی بات ہے۔

علاوہ ازیں قرآن مجید میں جس قدر انبیاء کے قصے مذکور ہیں سب نے ان اجری الا علی اللہ کا نعرہ لگایا ہے۔ اور کسی نے بھی اپنے مخالفین سے ایسی عرض وگزارش نہیں کی۔ پھر آپؐ اپنی بلندی شان کے ساتھ یہ بات کیونکر کہہ سکتے ہیں۔ (ترجمان القرآن، جلد سوم، صفحہ 327)

اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ۚ فَاِنْ يَّشَاِ اللّٰهُ يَخْتِمْ عَلٰى قَلْبِكَ ۗ وَيَمْحُ اللّٰهُ الْبَاطِلَ وَيُحِقُّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ ۗ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۲۴﴾

کیا وہ کہتے ہیں کہ اس (رسولؐ) نے اللہ پر بہتان باندھا ہے۔ اگر اللہ چاہے تو تمہارے دل پر مہر لگا دے۔ اور اللہ باطل کو مٹا دیتا ہے اور حق کو اپنی باتوں سے حق ثابت کرتا ہے۔ بے شک وہ سینوں کی چھپی ہوئی باتوں (رازوں) کو خوب جانتا ہے۔(24)

وَهُوَ الَّذِيْ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَيَعْفُوْا عَنِ السَّيِّاٰتِ وَيَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ۙ﴿۲۵﴾

اور اللہ اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور برائیوں کو معاف کرتا ہے اور وہ جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو۔(25)

وَيَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَيَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۗ وَالْكٰفِرُوْنَ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ﴿۲۶﴾

اور وہ ان لوگوں کی دعائیں قبول کرتا ہے جو ایمان لائے اور نیک عمل بھی کئے۔ اور انہیں اپنے فضل وکرم سے اور زیادہ عطا کرتا ہے اور کافروں کیلئے سخت عذاب ہے۔(26)

وَلَوْ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهٖ لَبَغَوْا فِى الْاَرْضِ وَلٰكِنْ يُّنَزِّلُ بِقَدَرٍ مَّا يَشَآءُ ۗ اِنَّهٗ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرٌۢ بَصِيْرٌ ﴿۲۷﴾

اور اگر اللہ اپنے تمام بندوں کی روزی کشادہ کر دیتا تو وہ زمین میں سرکشی پھیلا دیتے۔ مگر وہ ایک حساب سے جتنا چاہتا ہے نازل کرتا ہے۔ اور وہ بندوں کے حالات کو جاننے والا اور خوب دیکھنے والا ہے۔(27)

وَهُوَ الَّذِيْ يُنَزِّلُ الْغَيْثَ مِنْۢ بَعْدِ مَا قَنَطُوْا وَيَنْشُرُ رَحْمَتَهٗ ۗ وَهُوَ الْوَلِيُّ الْحَمِيْدُ ﴿۲۸﴾

وہی ہے جو لوگوں کے مایوس ہو جانے کے بعد بارش برساتا ہے اور اپنی رحمت پھیلا دیتا ہے، اور وہی کام بنانے والا، قابل تعریف ہے۔(28)

وَمِنْ اٰيٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَثَّ فِيْهِمَا مِنْ دَآبَّةٍ ۭ وَهُوَ عَلٰي جَمْعِهِمْ اِذَا يَشَاۗءُ قَدِيْرٌ ۝۲۹

آسمانوں اور زمین کی تخلیق اور جو چلنے پھرنے والے جاندار ان کے درمیان پھیلائے ہیں ان کا پیدا کرنا بھی اس کی نشانیوں میں سے ہے۔اور وہ ان کو جمع کرنے پر جب چاہے قدرت رکھتا ہے۔(29)

وَمَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ۝۳۰ۭ

اور تمہیں جو مصیبت بھی پہنچتی ہے وہ تمہارے اپنے ہاتھوں کے کئے ہوئے کاموں کی وجہ سے پہنچتی ہے۔اور وہ بہت سی غلطیوں سے درگزر کرتا ہے۔(30)

وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ ښ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ۝۳۱

اور تم زمین میں خدا کو عاجز و بے بس نہیں کر سکتے۔اور نہ ہی اللہ کے سوا تمہارا کوئی کارساز ہے اور نہ کوئی مددگار۔(31)

وَمِنْ اٰيٰتِهِ الْجَوَارِ فِي الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ ۝۳۲ۭ

اور اس کی قدرت کی نشانیوں میں سے وہ بڑے بڑے پہاڑ جیسے بحری جہاز ہیں۔ جو سمندر میں چلتے ہیں۔(32)

اِنْ يَّشَاْ يُسْكِنِ الرِّيْحَ فَيَظْلَلْنَ رَوَاكِدَ عَلٰي ظَهْرِهٖ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ۝۳۳ۙ

اگر وہ چاہے تو ہوا کو ٹھہرا دے۔تو جہاز اس کی سطح پر کھڑے کے کھڑے رہ جائیں۔ بے شک اس میں ہر بڑے صبر کرنے، بڑے شکر کرنے والے کیلئے نشانیاں ہیں۔(33)

اَوْ يُوْبِقْهُنَّ بِمَا كَسَبُوْا وَيَعْفُ عَنْ كَثِيْرٍ ۝۳۴

یا اگر وہ چاہے تو ان جہازوں کو تباہ کر دے ان لوگوں کے برے اعمال کی وجہ سے۔اور اگر چاہے تو ان کے بہت سے گناہوں سے درگزر فرمائے۔(34)

وَّيَعْلَمَ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا ۭ مَا لَهُمْ مِّنْ مَّحِيْصٍ ۝۳۵

اور تا کہ ان لوگوں کو معلوم ہو جائے جو ہماری آیتوں کے بارے میں جھگڑتے ہیں کہ ان کیلئے کوئی فرار کی جگہ نہیں ہے۔(35)

فَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰي رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ۝۳۶ۚ

جو کچھ تمہیں دیا گیا ہے وہ صرف دنیاوی زندگی کا چند روزہ سامان ہے۔اور جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ بہتر بھی ہے اور ہمیشہ رہنے والا بھی۔ان لوگوں کیلئے جو ایمان لائے ہیں اور اپنے پروردگار پر بھروسہ رکھتے ہیں۔(36)

وَالَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰۗىِٕرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ وَاِذَا مَا غَضِبُوْا هُمْ يَغْفِرُوْنَ ۝۳۷ۚ

اور وہ جو بڑے گناہوں اور بے حیائی کے کاموں سے پرہیز کرتے ہیں اور جب ان کو غصہ آتا ہے تو معاف کر دیتے ہیں۔(37)

وَالَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ۠ وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ ۠ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝۳۸ۚ

اور جو اپنے پروردگار کے حکم کو مانتے ہیں اور نماز کی پابندی کرتے ہیں۔اور ان کے تمام کام باہمی مشورہ سے طے ہوتے ہیں۔اور جو کچھ ہم نے انہیں دیا ہے وہ اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔(38)

وَ الَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَهُمُ الْبَغْيُ هُمْ يَنْتَصِرُوْنَ ﴿۳۹﴾

اور جب ان پر زیادتی کی جاتی ہے تو وہ بدلہ لیتے ہیں۔(39)

وَ جَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا ۚ فَمَنْ عَفَا وَ اَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۰﴾

اور برائی کا بدلہ اتنا ہی ہے جس قدر برائی ہے۔اور جو معاف کر دے اور اصلاح کرے تو اس کا اجر اللہ کے ذمہ ہے۔ بیشک اللہ ظالموں کو پسند نہیں کرتا۔(40)

وَ لَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهٖ فَاُولٰٓئِكَ مَا عَلَيْهِمْ مِّنْ سَبِيْلٍ ؕ ﴿۴۱﴾

اور جو شخص بھی ظلم کے بعد بدلہ لے تو اس کے اوپر کوئی الزام نہیں ہے۔(41)

اِنَّمَا السَّبِيْلُ عَلَى الَّذِيْنَ يَظْلِمُوْنَ النَّاسَ وَ يَبْغُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۴۲﴾

اور ملامت تو صرف ان لوگوں پر ہے جو لوگوں پر ظلم کرتے ہیں۔اور زمین میں ناحق سرکشی کرتے ہیں۔ایسے ہی لوگوں کیلئے دردناک عذاب ہے۔(42)

وَ لَمَنْ صَبَرَ وَ غَفَرَ اِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ﴿۴۳﴾

البتہ جو شخص صبر کرے اور درگزر کرے، تو یہ بڑے ہمت کے کاموں میں سے ہے۔(43)

وَ مَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ وَّلِيٍّ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ؕ وَ تَرَى الظّٰلِمِيْنَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ يَقُوْلُوْنَ هَلْ اِلٰى
مَرَدٍّ مِّنْ سَبِيْلٍ ۚ ﴿۴۴﴾

اور جس کو اللہ گمراہی میں چھوڑ دے تو اس کے بعد اس کا کوئی سرپرست و کارساز نہیں ہے۔اور تم ظالموں کو دیکھو گے کہ جب وہ عذاب دیکھیں گے تو گھبرا کر کہیں گے! کیا دنیا میں واپسی کا کوئی راستہ ہے؟(44)

وَ تَرٰىهُمْ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا خٰشِعِيْنَ مِنَ الذُّلِّ يَنْظُرُوْنَ مِنْ طَرْفٍ خَفِيٍّ ؕ وَ قَالَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ
الْخٰسِرِيْنَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَ اَهْلِيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اَلَآ اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ فِيْ عَذَابٍ مُّقِيْمٍ ﴿۴۵﴾

اور تم انہیں دیکھو گے کہ جب وہ دوزخ کے سامنے پیش کئے جائیں گے تو ذلت سے جھکے ہوئے ہوں گے۔اور نیچی نگاہ سے دیکھتے ہوں گے۔ اور اہل ایمان کہیں گے کہ حقیقی خسارہ اٹھانے والے وہی لوگ ہیں جنہوں نے قیامت کے دن اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو خسارہ میں ڈالا۔ آگاہ رہو کہ ظالم لوگ دائمی عذاب میں رہیں گے۔(45)

وَ مَا كَانَ لَهُمْ مِّنْ اَوْلِيَآءَ يَنْصُرُوْنَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ وَ مَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ سَبِيْلٍ ؕ ﴿۴۶﴾

اور اللہ کے سوا ان کے کوئی حامی و مددگار نہیں ہوں گے جو اللہ کے مقابلہ میں ان کی مدد کریں۔اور جسے اللہ گمراہی میں چھوڑ دے تو اس کے لئے کوئی راستہ نہیں ہے۔(46)

اِسْتَجِيْبُوْا لِرَبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ ؕ مَا لَكُمْ مِّنْ مَّلْجَاٍ يَّوْمَئِذٍ وَّ مَا لَكُمْ مِّنْ نَّكِيْرٍ ﴿۴۷﴾

اے لوگو! اپنے پروردگار کی دعوت پر لبیک کہو اس سے پہلے کہ وہ دن آئے جو اللہ کی طرف سے ٹلنے والا نہیں ہے۔اس دن نہ تمہارے لئے کوئی

جائے پناہ ہوگی۔اور نہ انکار کی کوئی گنجائش ہوگی (اور نہ ہی تمہاری طرف سے کوئی روک ٹوک کرنے والا ہوگا)۔(47)

فَاِنْ اَعْرَضُوْا فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ؕ اِنْ عَلَيْكَ اِلَّا الْبَلٰغُ ؕ وَ اِنَّآ اِذَآ اَذَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً فَرِحَ بِهَا ۚ وَ اِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ فَاِنَّ الْاِنْسَانَ كَفُوْرٌ ﴿۴۸﴾

اور اگر وہ رُوگردانی کریں تو ہم نے آپ کو ان کا نگہبان مقرر کر کے نہیں بھیجا۔آپ کی ذمہ داری صرف پیغام پہنچا دینا ہے اور ہم جب انسان کو اپنی رحمت کا مزہ چکھاتے ہیں تو وہ اس سے خوش ہو جاتا ہے۔اور اگر انہیں ان کے اعمال کی پاداش میں کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو انسان بڑا ناشکرا بن جاتا ہے۔(48)

لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ؕ يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ اِنَاثًا وَّ يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ الذُّكُوْرَ ﴿۴۹﴾

آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اللہ ہی کے لئے ہے وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔اور جس کو چاہتا ہے لڑکیاں عطا کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے لڑکے عنایت کرتا ہے۔(49)

اَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّ اِنَاثًا ۚ وَ يَجْعَلُ مَنْ يَّشَآءُ عَقِيْمًا ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ ﴿۵۰﴾

اور جسے چاہتا ہے لڑکے لڑکیاں جمع کر دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے بانجھ بنا دیتا ہے۔بے شک وہ بڑا جاننے والا بڑا قدرت رکھنے والا ہے۔(50)

وَ مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا فَيُوْحِيَ بِاِذْنِهٖ مَا يَشَآءُ ؕ اِنَّهٗ عَلِيٌّ حَكِيْمٌ ﴿۵۱﴾

اور کسی بشر کے لیے یہ ممکن نہیں کہ اللہ اس سے کلام کرے۔مگر وحی کے ذریعہ سے یا پردہ کے پیچھے سے۔یا وہ کوئی پیغام بر (فرشتہ) بھیجے۔اور اس کے حکم سے جو وہ چاہے وحی کرے۔بیشک وہ بزرگ و برتر، بڑا حکمت والا ہے۔(51)

وَ كَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا ؕ مَا كُنْتَ تَدْرِيْ مَا الْكِتٰبُ وَ لَا الْاِيْمَانُ وَ لٰكِنْ جَعَلْنٰهُ نُوْرًا نَّهْدِيْ بِهٖ مَنْ نَّشَآءُ مِنْ عِبَادِنَا ؕ وَ اِنَّكَ لَتَهْدِيْۤ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۵۲﴾

اور اسی طرح ہم نے آپؐ کی طرف وحی کی صورت میں اپنی ایک خاص روح بھیجی۔آپؐ نہیں جانتے تھے کہ کتاب کیا ہے اور نہ یہ جانتے تھے کہ ایمان کیا ہے؟ لیکن ہم نے اسے ایک نور بنایا جس سے ہم اپنے بندوں میں سے جسے چاہتے ہیں ہدایت دیتے ہیں۔اور یقیناً آپؐ سیدھے راستہ کی طرف راہنمائی کرتے ہیں۔(52)

صِرَاطِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ ؕ اَلَآ اِلَى اللّٰهِ تَصِيْرُ الْاُمُوْرُ ﴿۵۳﴾

اللہ کا راستہ جو آسمانوں اور زمین کی سب چیزوں کا مالک ہے۔دیکھو سب کام اللہ کی طرف ہی رجوع ہوں گے (اور وہی ان میں فیصلہ کرے گا)۔(53)

❋❋❋❋❋❋❋❋❋❋

اہم مضامین سورہ الزخرف

مضمون	صفحہ نمبر
قرآن لوح محفوظ میں	726
ہر نبیؑ کا مذاق اڑایا گیا	726
سواری کا مسخر کرنا	727
بیٹی کی پیدائش پر رویہ	727
ملائکہ کو مونث قرار دینا	727
لوگوں کا جواب کہ ہم اپنے آباؤ اجداد کی پیروی کر رہے ہیں	728
ابراھیمؑ کا اپنے باپ اور قوم سے براءت کا اعلان	728
نبوت کا فیصلہ اللہ ہی کرتا ہے	729
قرآن سے دوری کا نتیجہ	729
قرآن سے تمسک کا حکم	730
موسیٰؑ اور فرعون کا ذکر	730
فرعون کو عبرت کا نشان بنا دینا	731
عیسیٰؑ قیامت پر دلیل	731
جنت اور جہنم کا بیان	733
زمین اور آسمان کا الٰہ صرف اللہ ہے	734

43۔ سورہ الزخرف

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

میں شروع کرتا ہوں اللہ کے نام کے ساتھ جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے۔

حٰمٓ ۚ﴿۱﴾

(ح) حمد باری تعالی (م) موسیٰ کا ذکر۔

وَ الۡکِتٰبِ الۡمُبِیۡنِ ۙ﴿۲﴾ اِنَّا جَعَلۡنٰہُ قُرۡءٰنًا عَرَبِیًّا لَّعَلَّکُمۡ تَعۡقِلُوۡنَ ۚ﴿۳﴾

قسم ہے اس واضح کتاب کی۔(2) کہ ہم نے اس کتاب کو عربی زبان کا قرآن بنایا ہے تاکہ تم سمجھ سکو۔(3)

وَ اِنَّہٗ فِیۡۤ اُمِّ الۡکِتٰبِ لَدَیۡنَا لَعَلِیٌّ حَکِیۡمٌ ؕ﴿۴﴾

بے شک قرآن اصل کتاب (لوحِ محفوظ) میں جو ہمارے پاس ہے۔ بلند مرتبہ، حکمت والا ہے۔(4)

اَفَنَضۡرِبُ عَنۡکُمُ الذِّکۡرَ صَفۡحًا اَنۡ کُنۡتُمۡ قَوۡمًا مُّسۡرِفِیۡنَ ﴿۵﴾

کیا ہم محض اس لئے نصیحت سے منہ پھیر لیں کہ تم حد سے تجاوز کرنے والے لوگ ہو۔(5)

وَ کَمۡ اَرۡسَلۡنَا مِنۡ نَّبِیٍّ فِی الۡاَوَّلِیۡنَ ﴿۶﴾ وَ مَا یَاۡتِیۡہِمۡ مِّنۡ نَّبِیٍّ اِلَّا کَانُوۡا بِہٖ یَسۡتَہۡزِءُوۡنَ ﴿۷﴾

اور ہم نے پہلے لوگوں میں کتنے ہی نبی بھیجے ہیں۔(6) اور ان کے پاس کوئی نبی نہیں آیا مگر یہ کہ وہ اس کا مذاق اڑاتے تھے۔(7)

فَاَہۡلَکۡنَاۤ اَشَدَّ مِنۡہُمۡ بَطۡشًا وَّ مَضٰی مَثَلُ الۡاَوَّلِیۡنَ ﴿۸﴾

پھر ہم نے ان لوگوں کو ہلاک کر دیا جو ان (موجودہ منکرین) سے زیادہ طاقتور تھے۔ اور پہلے لوگوں کی مثال گزر چکی ہے۔(8)

وَ لَئِنۡ سَاَلۡتَہُمۡ مَّنۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضَ لَیَقُوۡلُنَّ خَلَقَہُنَّ الۡعَزِیۡزُ الۡعَلِیۡمُ ۙ﴿۹﴾

اور اگر آپ ان سے پوچھیں کہ آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا ہے؟ تو وہ ضرور کہیں گے کہ انہیں اس ہستی نے پیدا کیا ہے جو غالب ہے اور ہر چیز کا علم رکھتی ہے۔(9)

الَّذِیۡ جَعَلَ لَکُمُ الۡاَرۡضَ مَہۡدًا وَّ جَعَلَ لَکُمۡ فِیۡہَا سُبُلًا لَّعَلَّکُمۡ تَہۡتَدُوۡنَ ﴿ۚ۱۰﴾

جس نے زمین کو تمہارے لئے فرش بنایا۔ اور اس میں تمہارے لئے راستے بنا دیئے تاکہ تم منزل تک پہنچ سکو۔(10)

وَ الَّذِیْ نَزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءًۢ بِقَدَرٍ ۚ فَاَنْشَرْنَا بِهٖ بَلْدَةً مَّیْتًا ۚ كَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ ﴿۱۱﴾

اور جس نے ایک خاص مقدار میں آسمان سے پانی اتارا۔ پھر ہم نے اس سے مردہ (خشک) زمین کو زندہ کر دیا۔ اسی طرح تم قبروں سے نکالے جاؤ گے۔ (11)

وَ الَّذِیْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا وَ جَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الْفُلْكِ وَ الْاَنْعَامِ مَا تَرْكَبُوْنَ ﴿۱۲﴾ۙ

اور جس نے تمام اقسام کی چیزیں پیدا کیں۔ اور تمہارے لئے کشتیاں اور چوپائے بنائے جن پر تم سوار ہوتے ہو۔ (12)

لِتَسْتَوٗا عَلٰی ظُهُوْرِهٖ ثُمَّ تَذْكُرُوْا نِعْمَةَ رَبِّكُمْ اِذَا اسْتَوَیْتُمْ عَلَیْهِ وَ تَقُوْلُوْا سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا
وَ مَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ ﴿۱۳﴾ۙ وَ اِنَّاۤ اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ﴿۱۴﴾

تا کہ تم ان کی پیٹھ پر سوار ہو۔ اور پھر اپنے پروردگار کی نعمت کو یاد کرو۔ اور کہو پاک ہے وہ ذات جس نے ان چیزوں کو ہمارے لئے مسخر کر دیا۔ اور ہم اتنی قدرت نہیں رکھتے کہ ان کو اپنے قابو میں کرتے۔ (13) اور بے شک ہم اپنے پروردگار کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ (14)

وَ جَعَلُوْا لَهٗ مِنْ عِبَادِهٖ جُزْءًا ؕ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَكَفُوْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿۱۵﴾ؕ

اور لوگوں نے اس کے بندوں کو اس کی اولاد بنا دیا۔ بے شک انسان صریح ناشکرا ہے (15)

اَمِ اتَّخَذَ مِمَّا یَخْلُقُ بَنٰتٍ وَّ اَصْفٰىكُمْ بِالْبَنِیْنَ ﴿۱۶﴾

کیا اللہ نے اپنی مخلوق میں سے اپنے لئے بیٹیاں منتخب کی ہیں اور تمہیں بیٹوں کے ساتھ مخصوص کر دیا؟ (16)

وَ اِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِمَا ضَرَبَ لِلرَّحْمٰنِ مَثَلًا ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّ هُوَ كَظِیْمٌ ﴿۱۷﴾

اور جب ان میں سے کسی کو بیٹی کی بشارت دی جاتی ہے جسے وہ رحمن کے ساتھ مخصوص کرتا ہے۔ تو اس کا چہرہ سیاہ ہو جاتا ہے۔ اور اس کا دل غم سے بھر جاتا ہے۔ (17)

اَوَ مَنْ یُّنَشَّؤُا فِی الْحِلْیَةِ وَ هُوَ فِی الْخِصَامِ غَیْرُ مُبِیْنٍ ﴿۱۸﴾

کیا (اللہ کیلئے وہ ہے) جو زیورات میں پرورش پائے۔ اور جھگڑے کے وقت اپنا مدعا واضح نہ کر سکے؟ (18)

وَ جَعَلُوا الْمَلٰٓىِٕكَةَ الَّذِیْنَ هُمْ عِبٰدُ الرَّحْمٰنِ اِنَاثًا ؕ اَشَهِدُوْا خَلْقَهُمْ ؕ سَتُكْتَبُ شَهَادَتُهُمْ وَ یُسْــَٔلُوْنَ ﴿۱۹﴾

اور انہوں نے فرشتوں کو جو رحمٰن کے خاص بندے ہیں عورتیں قرار دے رکھا ہے۔ کیا وہ ان کی پیدائش (اور جسمانی ساخت) کے وقت موجود تھے؟ ان کی گواہی لکھ لی جائے گی اور ان سے باز پرس کی جائے گی۔ (19)

وَ قَالُوْا لَوْ شَآءَ الرَّحْمٰنُ مَا عَبَدْنٰهُمْ ؕ مَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۗ اِنْ هُمْ اِلَّا یَخْرُصُوْنَ ﴿۲۰﴾ؕ

اور وہ کہتے ہیں کہ اگر اللہ چاہتا تو ہم ان (بتوں) کی عبادت نہ کرتے۔ انہیں اس بارے میں کوئی علم نہیں ہے۔ وہ محض اٹکل پچو باتیں کرتے ہیں۔ (20)

اَمْ اٰتَیْنٰهُمْ كِتٰبًا مِّنْ قَبْلِهٖ فَهُمْ بِهٖ مُسْتَمْسِكُوْنَ ﴿۲۱﴾

کیا ہم نے انہیں اس سے پہلے کوئی کتاب دی ہے جسے وہ مضبوطی سے پکڑے ہوئے ہیں۔ (21)

بَلْ قَالُوْٓا اِنَّا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا عَلٰٓى اُمَّةٍ وَّ اِنَّا عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۲۲﴾

بلکہ وہ تو کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو ایک ہی طریقہ پر دیکھا ہے۔ اور ہم انہی کے نقش قدم پر چل رہے ہیں۔(22)

وَ كَذٰلِكَ مَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَآ ۙ اِنَّا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا عَلٰٓى اُمَّةٍ وَّ اِنَّا عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ مُّقْتَدُوْنَ ﴿۲۳﴾

اِسی طرح تم سے پہلے جس بستی میں بھی ہم نے کوئی ڈرانے والا بھیجا، اُس کے کھاتے پیتے لوگوں نے یہی کہا کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو ایک ہی طریقہ پر پایا ہے۔ اور ہم اُنہی کے نقش قدم پر چل رہے ہیں(23)

قٰلَ اَوَ لَوْ جِئْتُكُمْ بِاَهْدٰى مِمَّا وَجَدْتُّمْ عَلَيْهِ اٰبَآءَكُمْ ؕ قَالُوْٓا اِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿۲۴﴾

اس (رسولؐ) نے کہا! اگر چہ میں تمہارے پاس اس سے زیادہ ہدایت بخش طریقہ لے کر آیا ہوں جس پر تم نے اپنے باپ دادا کو پایا ہے؟ ان لوگوں نے کہا کہ تم جس دین کے ساتھ بھیجے گئے ہو، ہم اس کا انکار کرتے ہیں۔(24)

فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۲۵﴾

سو ہم نے ان سے انتقام لیا۔ تو دیکھو کہ جھٹلانے والوں کا کیا انجام ہوا؟(25)

وَ اِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ لِاَبِيْهِ وَ قَوْمِهٖٓ اِنَّنِيْ بَرَآءٌ مِّمَّا تَعْبُدُوْنَ ﴿۲۶﴾

اور وہ وقت یاد کرو جب ابراہیمؑ نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے کہا! میں ان سے بیزار ہوں جن کی تم عبادت کرتے ہو۔(26)

اِلَّا الَّذِيْ فَطَرَنِيْ فَاِنَّهٗ سَيَهْدِيْنِ ﴿۲۷﴾

مگر وہ جس نے مجھے پیدا کیا اور وہی میری راہنمائی کرے گا (میں صرف اسی کی عبادت کرتا ہوں)۔(27)

وَ جَعَلَهَا كَلِمَةًۢ بَاقِيَةً فِيْ عَقِبِهٖ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۲۸﴾

اور ابراہیمؑ اسی عقیدۂ توحید کو اپنی اولاد میں باقی رہنے والا کلمہ قرار دے گئے۔ تا کہ وہ اس کی طرف رجوع کریں۔(28)

بَلْ مَتَّعْتُ هٰٓؤُلَآءِ وَ اٰبَآءَهُمْ حَتّٰى جَآءَهُمُ الْحَقُّ وَ رَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ ﴿۲۹﴾

(اس کے باوجود جب یہ لوگ دوسروں کی بندگی کرنے لگے تو میں نے ان کو مٹا نہیں دیا) بلکہ میں اِنہیں اور اِن کے باپ دادا کو متاع حیات دیتا رہا۔ یہاں تک کہ اِن کے پاس حق (قرآن)، اور کھول کھول کر بیان کرنے والا رسول آ گیا۔(29)

وَ لَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ وَّ اِنَّا بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿۳۰﴾

اور جب ان کے پاس حق (قرآن) آ گیا تو انہوں نے کہا کہ یہ تو جادو ہے اور ہم اس کا انکار کرتے ہیں۔(30)

وَ قَالُوْا لَوْ لَا نُزِّلَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيْمٍ ﴿۳۱﴾

اور وہ کہتے ہیں کہ یہ قرآن دو بستیوں (مکہ و طائف) کے کسی بڑے آدمی پر کیوں نہیں نازل کیا گیا؟(31)

اَهُمۡ يَقۡسِمُوۡنَ رَحۡمَتَ رَبِّكَ‌ ؕ نَحۡنُ قَسَمۡنَا بَيۡنَهُمۡ مَّعِيۡشَتَهُمۡ فِى الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا‌ وَرَفَعۡنَا بَعۡضَهُمۡ فَوۡقَ
بَعۡضٍ دَرَجٰتٍ لِّيَـتَّخِذَ بَعۡضُهُمۡ بَعۡضًا سُخۡرِيًّا‌ ؕ وَرَحۡمَتُ رَبِّكَ خَيۡرٌ مِّمَّا يَجۡمَعُوۡنَ ﴿۳۲﴾

کیا یہ لوگ آپؐ کے پروردگار کی رحمت تقسیم کرتے ہیں؟ حالانکہ دنیاوی زندگی میں ان کے درمیان ان کی روزی ہم نے تقسیم کر رکھی ہے۔اور ہم نے بعض کو بعض پر کئی درجے فوقیت دی ہے۔تاکہ وہ ایک دوسرے سے کام لے سکیں۔اور آپؐ کے پروردگار کی رحمت اس مال و دولت سے بہتر ہے جو وہ جمع کرتے ہیں۔(32)

وَلَوۡلَاۤ اَنۡ يَّكُوۡنَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً لَّجَـعَلۡنَا لِمَنۡ يَّكۡفُرُ بِالرَّحۡمٰنِ لِبُيُوۡتِهِمۡ سُقُفًا مِّنۡ فِضَّةٍ وَّمَعَارِجَ
عَلَيۡهَا يَظۡهَرُوۡنَ ۙ﴿۳۳﴾

اور اگر یہ خیال نہ ہوتا کہ سب لوگ ایک ہی جماعت ہو جائیں گے۔تو جو لوگ رحمن کا انکار کرتے ہیں ہم ان کے گھروں کی چھتیں چاندی کی بنا دیتے۔اور سیڑھیاں بھی، جن پر وہ چڑھتے۔(33)

وَلِبُيُوۡتِهِمۡ اَبۡوَابًا وَّسُرُرًا عَلَيۡهَا يَتَّكِـُٔوۡنَ ۙ﴿۳۴﴾

اور ان کے گھروں کے دروازے بھی اور تخت بھی جن پر تکیہ لگاتے ہیں۔(چاندی کے بنا دیتے۔)(34)

وَزُخۡرُفًا‌ ؕ وَاِنۡ كُلُّ ذٰلِكَ لَمَّا مَتَاعُ الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا‌ ؕ وَالۡاٰخِرَةُ عِنۡدَ رَبِّكَ لِلۡمُتَّقِيۡنَ ﴿۳۵﴾

اور سونے کے بھی، اور یہ سب کچھ تھوڑا سا دنیا کی زندگی کا فائدہ ہے۔اور آخرت تو آپ کے رب کے نزدیک صرف پرہیزگاروں کے لیے ہی ہے۔(35)

وَمَنۡ يَّعۡشُ عَنۡ ذِكۡرِ الرَّحۡمٰنِ نُقَيِّضۡ لَهٗ شَيۡطٰنًا فَهُوَ لَهٗ قَرِيۡنٌ ﴿۳۶﴾

اور جو شخص رحمٰن کی یاد (قرآن اور نماز) سے غفلت کرے۔ہم اس پر ایک شیطان مقرر کر دیتے ہیں وہی اس کا ساتھی رہتا ہے۔(36)

وَاِنَّهُمۡ لَيَصُدُّوۡنَهُمۡ عَنِ السَّبِيۡلِ وَيَحۡسَبُوۡنَ اَنَّهُمۡ مُّهۡتَدُوۡنَ ﴿۳۷﴾

اور وہ شیاطین ان کو سیدھے راستے سے روکتے ہیں۔اور وہ خیال کرتے ہیں کہ وہ ہدایت یافتہ ہیں۔(37)

حَتّٰٓى اِذَا جَآءَنَا قَالَ يٰلَيۡتَ بَيۡنِىۡ وَبَيۡنَكَ بُعۡدَ الۡمَشۡرِقَيۡنِ فَبِئۡسَ الۡقَرِيۡنُ ﴿۳۸﴾

یہاں تک کہ جب وہ ہمارے پاس آئیگا تو (اپنے شیطان سے) کہے گا۔اے کاش! میرے اور تیرے درمیان مشرق و مغرب کی دوری ہوتی۔ تو بہت برا ساتھی ہے۔(38)

وَلَنۡ يَّنۡفَعَكُمُ الۡيَوۡمَ اِذۡ ظَّلَمۡتُمۡ اَنَّكُمۡ فِى الۡعَذَابِ مُشۡتَرِكُوۡنَ ﴿۳۹﴾

(ان سے کہا جائے گا کہ) جب تم دنیا میں ظلم کر چکے تو آج یہ بات تمہیں کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔تم سب عذاب میں ایک دوسرے کے شریک ہو۔(39)

اَفَاَنۡتَ تُسۡمِعُ الصُّمَّ اَوۡ تَهۡدِى الۡعُمۡىَ وَمَنۡ كَانَ فِىۡ ضَلٰلٍ مُّبِيۡنٍ ﴿۴۰﴾

کیا آپؐ بہروں کو سنائیں گے یا اندھوں کو راہ دکھائیں گے اور ان کو جو کھلی ہوئی گمراہی میں ہیں؟(40)

فَاِمَّا نَذْهَبَنَّ بِكَ فَاِنَّا مِنْهُمْ مُّنْتَقِمُوْنَ ﴿٤١﴾

پس اگر ہم آپؐ کو دنیا سے اٹھالیں، تو پھر بھی ہم ان لوگوں سے بدلہ لینے والے ہیں۔(41)

اَوْ نُرِيَنَّكَ الَّذِيْ وَعَدْنٰهُمْ فَاِنَّا عَلَيْهِمْ مُّقْتَدِرُوْنَ ﴿٤٢﴾

یا ہم ان کو آپؐ کی زندگی میں وہ عذاب دکھا دیں جس کا ہم نے ان سے وعدہ کیا ہے۔سو ہم ان پر پوری طرح قادر ہیں۔(42)

فَاسْتَمْسِكْ بِالَّذِيْٓ اُوْحِيَ اِلَيْكَ ۚ اِنَّكَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٤٣﴾

پس آپؐ مضبوطی سے اسے تھامے رہیں جس کی آپؐ کی طرف وحی کی گئی ہے۔یقیناً آپ سیدھے راستہ پر ہیں۔(43)

وَ اِنَّهٗ لَذِكْرٌ لَّكَ وَ لِقَوْمِكَ ۚ وَ سَوْفَ تُسْـَٔلُوْنَ ﴿٤٤﴾

اور بے شک وہ (قرآن) آپؐ کیلئے اور آپؐ کی قوم کیلئے بڑی نصیحت ہے اور عنقریب تم لوگوں سے اس کے بارے میں پوچھا جائے گا۔(44)

وَ سْـَٔلْ مَنْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُّسُلِنَآ اَجَعَلْنَا مِنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ اٰلِهَةً يُّعْبَدُوْنَ ﴿٤٥﴾

آپؐ ان مشرکین سے پوچھیں! کہ جو پیغمبرؑ ہم نے آپؐ سے پہلے بھیجے۔کیا کسی ایک نے بھی تعلیم دی ہو کہ رحمٰن نے اپنے علاوہ کوئی ایسے خدا مقرر کئے تھے جن کی عبادت کی جائے؟(45)

وَ لَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَ مَلَا۟ىِٕهٖ فَقَالَ اِنِّيْ رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٤٦﴾

اور بے شک ہم نے موسیٰؑ کو اپنی نشانیاں (معجزے) دے کر فرعون اور اس کے سرداروں کے پاس بھیجا۔پس آپؑ نے ان سے کہا! میں تمام جہانوں کے رب کا بھیجا ہوا ہوں۔(46)

فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِاٰيٰتِنَآ اِذَا هُمْ مِّنْهَا يَضْحَكُوْنَ ﴿٤٧﴾

پس جب وہ ہماری نشانیوں کے ساتھ ان کے پاس آئے تو وہ لوگ ان نشانیوں کا مذاق اڑانے لگے۔(47)

وَ مَا نُرِيْهِمْ مِّنْ اٰيَةٍ اِلَّا هِيَ اَكْبَرُ مِنْ اُخْتِهَا وَ اَخَذْنٰهُمْ بِالْعَذَابِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿٤٨﴾

اور ہم انہیں کوئی نشانی نہیں دکھاتے تھے مگر وہ پہلی سے بڑی ہوتی تھی۔اور ہم نے انہیں عذاب میں پکڑا تا کہ وہ اپنی روش سے باز آجائیں۔(48)

وَ قَالُوْا يٰٓاَيُّهَ السّٰحِرُ ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ ۚ اِنَّنَا لَمُهْتَدُوْنَ ﴿٤٩﴾

اور بولے کہ اے جادوگر! ہمارے لیے اپنے رب سے دعا کر جس کا اس نے تجھ سے وعدہ کیا ہے۔بیشک ہم ہدایت پر آجائیں گے۔(49)

فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ اِذَا هُمْ يَنْكُثُوْنَ ﴿٥٠﴾

تو جب ہم نے ان سے عذاب دور کر دیا تو فوراً وہ عہد توڑ دیتے تھے۔(50)

وَ نَادٰى فِرْعَوْنُ فِيْ قَوْمِهٖ قَالَ يٰقَوْمِ اَلَيْسَ لِيْ مُلْكُ مِصْرَ وَ هٰذِهِ الْاَنْهٰرُ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِيْ ۚ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ﴿٥١﴾

اور فرعون نے اپنی قوم کو پکارا، اے میری قوم! کیا مصر کی سلطنت میری نہیں ہے؟ اور یہ نہریں جو میرے نیچے بہہ رہی ہیں؟ تو کیا تم دیکھتے نہیں ہو؟(51)

اَمْ اَنَا خَيْرٌ مِّنْ هٰذَا الَّذِىْ هُوَ مَهِيْنٌ ۙ وَّلَا يَكَادُ يُبِيْنُ ﴿٥٢﴾

(مجھے بتاؤ) کیا میں اس سے بہتر نہیں ہوں جو حقیر ہے اور صحیح طرح بول بھی نہیں سکتا۔(52)

فَلَوْلَاۤ اُلْقِىَ عَلَيْهِ اَسْوِرَةٌ مِّنْ ذَهَبٍ اَوْ جَآءَ مَعَهُ الْمَلٰٓـئِكَةُ مُقْتَرِنِيْنَ ﴿٥٣﴾

(اگر یہ برحق نبی ہے) تو اس پر سونے کے کنگن کیوں نہیں اتارے گئے؟ یا اس کے ساتھ فرشتے جمع ہو کر آتے۔(53)

فَاسْتَخَفَّ قَوْمَهٗ فَاَطَاعُوْهُ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ﴿٥٤﴾

پس اس نے اپنی قوم کی مت ماردی، تو انہوں نے اس کی پیروی کی۔ بے شک وہ نافرمان قوم تھی۔(54)

فَلَمَّاۤ اٰسَفُوْنَا انْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿٥٥﴾

پس انہوں نے ہمیں ناراض کیا تو ہم نے ان سے انتقام لیا اور ان سب کو غرق کر دیا۔(55)

فَجَعَلْنٰهُمْ سَلَفًا وَّمَثَلًا لِّلْاٰخِرِيْنَ ﴿٥٦﴾

اور انہیں گیا گزرا۔ اور بعد والوں کیلئے نمونہ عبرت بنا دیا۔(56)

وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا اِذَا قَوْمُكَ مِنْهُ يَصِدُّوْنَ ﴿٥٧﴾

اور جب ابن مریم (عیسیٰؑ) کی مثال دی گئی۔ تو ایک دم آپؐ کی قوم والے چیخنے چلانے لگے۔(57)

وَقَالُوْۤا ءَاٰلِهَتُنَا خَيْرٌ اَمْ هُوَ ؕ مَا ضَرَبُوْهُ لَكَ اِلَّا جَدَلًا ؕ بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُوْنَ ﴿٥٨﴾

اور کہنے لگے کہ ہمارے معبود بہتر ہیں یا عیسیٰؑ؟ وہ یہ بات محض آپؐ سے کج بحثی کیلئے کرتے ہیں۔ بلکہ یہ لوگ تو ہیں ہی بڑے جھگڑالو۔(58)

اِنْ هُوَ اِلَّا عَبْدٌ اَنْعَمْنَا عَلَيْهِ وَجَعَلْنٰهُ مَثَلًا لِّبَنِىْۤ اِسْرَآءِيْلَ ﴿٥٩﴾

وہ (عیسیٰؑ) تو بس ہمارا ایک بندہ تھا جس پر ہم نے انعام کیا۔ اور اسے بنی اسرائیل کیلئے ایک مثال بنا دیا۔(59)

وَلَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنَا مِنْكُمْ مَّلٰٓـئِكَةً فِى الْاَرْضِ يَخْلُفُوْنَ ﴿٦٠﴾

اگر ہم چاہیں تو تمہاری جگہ زمین میں فرشتے بسا دیں۔ جو تمہارے جانشین ہوں۔(60)

وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا وَاتَّبِعُوْنِ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿٦١﴾

عیسیٰؑ قیامت قائم ہونے کی ایک دلیل ہیں۔ تم لوگ قیامت کے بارے میں شک نہ کرو۔ اور میری پیروی کرو۔ یہی سیدھا راستہ ہے۔(61)
یعنی عیسیٰؑ کی معجزانہ پیدائش اللہ تعالی کے اس دعوی کی دلیل ہے کہ قیامت قائم ہو جانی ہے۔ اس آیت سے بعض لوگوں نے یہ مفہوم مراد لیا ہے کہ قیامت قائم ہونے سے پہلے عیسیٰؑ تشریف لائیں گے۔ یہ تصور درست نہیں ہے۔ آخری نبیؐ اور آخری پیغام (قرآن) کے بعد آسمان سے کسی بھی قسم کی وحی یا پیغمبر کی گنجائش باقی نہیں رہتی۔ اور ویسے بھی یہ تصور قرآن کریم کے دیئے گئے تصورات کے خلاف ہے۔ نزول مسیح کے بارے میں جتنی بھی روایات ہیں وہ سب وضع کردہ ہیں۔

ایک چھوٹی سی بات ذہن میں رکھیں کہ اللہ تعالی نے کہا ہے کہ قیامت اچانک آئے گی۔اب اگر لوگ اس کی نشانیاں متعین کر لیں تو پھر قرآن کے اس دعوی کی تکذیب ہو جاتی ہے۔اسی لیے اب لوگ دجال، مہدی اور مسیح کا انتظار کر رہے ہیں۔اور ان کا عقیدہ ہے کہ ان سب کے آنے کے بعد قیامت آئے گی۔مگر یہ سب جھوٹی کہانیاں ہیں اب اللہ کی طرف سے کوئی نہیں آئے گا۔

وَ لَا يَصُدَّنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ ۚ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۶۲﴾

(دیکھو خیال رکھنا کہیں) شیطان تمہیں سیدھے راستے سے روک نہ دے۔بے شک وہ تمہارا کھلا ہوا دشمن ہے۔(62)

وَ لَمَّا جَآءَ عِيْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ قَالَ قَدْ جِئْتُكُمْ بِالْحِكْمَةِ وَ لِاُبَيِّنَ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِيْ تَخْتَلِفُوْنَ فِيْهِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوْنِ ﴿۶۳﴾

اور جب عیسیٰؑ کھلی نشانیاں (معجزے) لے کر آئے تو کہا میں تمہارے پاس حکمت لے کر آیا ہوں تا کہ تم پر بعض وہ باتیں واضح کر دوں جن میں تم اختلاف کرتے ہو۔سو تم اللہ سے ڈرو۔اور میری اطاعت کرو۔(63)

اِنَّ اللّٰهَ هُوَ رَبِّيْ وَ رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿۶۴﴾

بے شک اللہ ہی میرا پروردگار ہے اور تمہارا بھی پروردگار۔تو تم اسی کی عبادت کرو۔یہی سیدھا راستہ ہے۔(64)

فَاخْتَلَفَ الْاَحْزَابُ مِنْۢ بَيْنِهِمْ ۚ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْ عَذَابِ يَوْمٍ اَلِيْمٍ ﴿۶۵﴾

پس مختلف گروہوں نے آپس میں اختلاف کیا۔پس تباہی ہے ظالموں کیلئے ایک بڑے دردناک دن (قیامت) کے عذاب سے۔(65)

هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا السَّاعَةَ اَنْ تَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً وَّ هُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۶۶﴾

کیا یہ لوگ بس قیامت کا انتظار کر رہے ہیں کہ وہ اچانک ان پر آ جائے کہ انہیں خبر بھی نہ ہو۔(66)

اَلْاَخِلَّآءُ يَوْمَئِذٍۭ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِيْنَ ﴿ؕ۶۷﴾

اس دن سب دوست ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے سوائے پرہیزگاروں کے۔(67)

يٰعِبَادِ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ وَ لَاۤ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ ﴿ۚ۶۸﴾

(اللہ ان سے فرمائے گا) اے میرے بندو! آج نہ تم پر کوئی خوف ہے اور نہ ہی تم غمگین ہو گے۔(68)

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاٰيٰتِنَا وَ كَانُوْا مُسْلِمِيْنَ ﴿ۚ۶۹﴾

(یہ وہ لوگ ہیں) جو ہماری آیتوں پر ایمان لائے۔اور مطیع و فرمانبردار بن کر رہے۔(69)

اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ اَنْتُمْ وَ اَزْوَاجُكُمْ تُحْبَرُوْنَ ﴿۷۰﴾

(حکم ہوگا) تم اور تمہاری بیویاں جنت میں داخل ہو جاؤ۔تم خوش کئے جاؤ گے۔(70)

يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِصِحَافٍ مِّنْ ذَهَبٍ وَّ اَكْوَابٍ ۚ وَ فِيْهَا مَا تَشْتَهِيْهِ الْاَنْفُسُ وَ تَلَذُّ الْاَعْيُنُ ۚ وَ اَنْتُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿ۚ۷۱﴾

ان پر سونے کے تھال اور جام گردش میں ہوں گے۔ اور وہاں ہر وہ چیز موجود ہوگی جو ان کے دل چاہیں گے۔ اور آنکھوں کی ٹھنڈک کا سامان ہوگا۔ اور تم اس میں ہمیشہ رہو گے۔(71)

وَ تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيْٓ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۷۲﴾

یہ وہ جنت ہے جس کے تم وارث بنائے گئے ہو، اپنے ان اعمال کے صلہ میں، جو تم کرتے رہے ہو۔(72)

لَكُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ كَثِيْرَةٌ مِّنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۷۳﴾

تمہارے لئے اس میں بہت سے پھل ہیں۔ جن سے تم کھاؤ گے۔(73)

اِنَّ الْمُجْرِمِيْنَ فِيْ عَذَابِ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ ﴿۷۴﴾

بے شک مجرم لوگ دوزخ کے عذاب میں ہمیشہ رہیں گے۔(74)

لَا يُفَتَّرُ عَنْهُمْ وَ هُمْ فِيْهِ مُبْلِسُوْنَ ﴿۷۵﴾

وہ عذاب کبھی ان سے ہلکا نہیں کیا جائے گا اور وہ اس میں مایوس ہو کر پڑے رہیں گے۔(75)

وَ مَا ظَلَمْنٰهُمْ وَ لٰكِنْ كَانُوْا هُمُ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۷۶﴾

اور ہم نے ان پر ظلم نہیں کیا لیکن وہ خود اپنے اوپر ظلم کرنے والے تھے۔(76)

وَ نَادَوْا يٰمٰلِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ ؕ قَالَ اِنَّكُمْ مّٰكِثُوْنَ ﴿۷۷﴾

اور وہ پکاریں گے کہ اے مالک! تمہارا پروردگار ہمارا کام ہی تمام کر دے تو بہتر ہے۔ وہ کہے گا کہ تم یوں ہی پڑے رہو گے۔(77)

لَقَدْ جِئْنٰكُمْ بِالْحَقِّ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَكُمْ لِلْحَقِّ كٰرِهُوْنَ ﴿۷۸﴾

بے شک ہم تمہارے پاس دین حق لے کر آئے۔ مگر تم میں سے اکثر حق کو ناپسند کرتے رہے۔(78)

اَمْ اَبْرَمُوْٓا اَمْرًا فَاِنَّا مُبْرِمُوْنَ ﴿۷۹﴾

کیا انہوں نے کوئی قطعی فیصلہ کر لیا ہے۔ تو ہم بھی کوئی فیصلہ کر لیتے ہیں۔(79)

اَمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّا لَا نَسْمَعُ سِرَّهُمْ وَ نَجْوٰىهُمْ ؕ بَلٰى وَ رُسُلُنَا لَدَيْهِمْ يَكْتُبُوْنَ ﴿۸۰﴾

کیا وہ خیال کرتے ہیں کہ ہم ان کے راز اور ان کی سرگوشیوں کو نہیں سنتے ؟ ہاں (ہم سنتے ہیں) اور ہمارے فرشتے ان کے پاس لکھتے بھی جاتے ہیں۔(80)

قُلْ اِنْ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ وَلَدٌ ۖۗ فَاَنَا اَوَّلُ الْعٰبِدِيْنَ ﴿۸۱﴾

آپؐ کہہ دیجئے! کہ اگر رحمٰن کی کوئی اولاد ہوتی۔ تو میں جو سب سے پہلا عبادت کرنے والا ہوں، (تمہارے اس دعوی کی تردید کرتا ہوں۔ اور یہ یقین سے کہتا ہوں کہ واقعی اللہ تعالی واحد ہے۔ اس کی کوئی اولاد نہیں ہے)۔(81)

سُبْحٰنَ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۸۲﴾

پاک ہے آسمانوں اور زمین کا پروردگار جو عرش کا مالک ہے اس شرک سے، جو یہ لوگ بیان کرتے ہیں۔(82)

فَذَرْهُمْ يَخُوضُوا وَيَلْعَبُوا حَتَّىٰ يُلَاقُوا يَوْمَهُمُ الَّذِي يُوعَدُونَ ﴿٨٣﴾

آپ ان کو چھوڑیں کہ وہ بحث میں پڑے رہیں اور دنیا کی زندگی کو کھیل کر گزار دیں۔ یہاں تک کہ ان کو اس دن سے سابقہ پڑے جس کا ان سے وعدہ کیا جا رہا ہے۔(83)

وَهُوَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ إِلَٰهٌ وَفِي الْأَرْضِ إِلَٰهٌ ۚ وَهُوَ الْحَكِيمُ الْعَلِيمُ ﴿٨٤﴾

اور اللہ وہی ہے جو آسمان میں بھی اِلٰہ ہے اور زمین میں بھی وہی اِلٰہ ہے۔ اور وہ بڑا حکمت والا، بڑا جاننے والا ہے۔(84)

وَتَبَارَكَ الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَعِندَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿٨٥﴾

بڑی بابرکت ہے وہ ذات جس کے قبضۂ قدرت میں آسمانوں اور زمین اور ہر اس چیز کی بادشاہی ہے جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے۔ اسی کے پاس قیامت کا عِلم ہے اور اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔(85)

وَلَا يَمْلِكُ الَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِهِ الشَّفَاعَةَ إِلَّا مَن شَهِدَ بِالْحَقِّ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ﴿٨٦﴾

اور جن کو یہ لوگ اللہ کے سوا پکارتے ہیں وہ سفارش کرنے کا کوئی اختیار نہیں رکھتے۔ مگر وہ جو علم رکھتا ہو اور پھر درست گواہی دے۔(86)

وَلَئِن سَأَلْتَهُم مَّنْ خَلَقَهُمْ لَيَقُولُنَّ اللَّهُ ۖ فَأَنَّىٰ يُؤْفَكُونَ ﴿٨٧﴾

اور اگر آپؐ ان سے پوچھیں کہ انہیں کس نے پیدا کیا؟ تو وہ کہیں گے کہ اللہ نے۔ پھر وہ کہاں بھٹکتے پھرتے ہیں۔(87)

وَقِيلِهِ يَا رَبِّ إِنَّ هَٰؤُلَاءِ قَوْمٌ لَّا يُؤْمِنُونَ ﴿٨٨﴾

اور ان کا پیغمبر اکثر یہ کہتا کہ اے میرے رب! یقیناً یہ وہ لوگ ہیں جو ایمان نہیں لاتے۔(88)

فَاصْفَحْ عَنْهُمْ وَقُلْ سَلَامٌ ۚ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ﴿٨٩﴾

(اے رسولؐ) ان سے درگزر کرو۔ اور ان کو الوداع کہہ دو۔ عنقریب انہیں اپنا انجام معلوم ہو جائے گا۔(89)

❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁

44۔ سورہ الدخان

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

میں شروع کرتا ہوں اللہ کے نام کے ساتھ، جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے۔

حٰمٓ ۚ﴿۱﴾

(ح) حمد باری تعالیٰ۔ (م) موسیٰؑ کا ذکر۔

وَ الۡکِتٰبِ الۡمُبِیۡنِ ۙ﴿۲﴾ اِنَّاۤ اَنۡزَلۡنٰہُ فِیۡ لَیۡلَۃٍ مُّبٰرَکَۃٍ اِنَّا کُنَّا مُنۡذِرِیۡنَ ﴿۳﴾

قسم ہے اس کتابِ مبین کی۔(2) ہم نے اس کتاب کو ایک بابرکت رات میں نازل کیا ہے۔ بے شک ہم ڈرانے والے ہیں۔(3)

فِیۡہَا یُفۡرَقُ کُلُّ اَمۡرٍ حَکِیۡمٍ ۙ﴿۴﴾

اس (کتاب) میں ہر حکمت والے حکم کو الگ الگ بیان کر دیا گیا ہے۔(4)

یہاں علماء نے مراد یہ لی ہے کہ اس رات میں ہر حکمت والے کام کا فیصلہ کیا جاتا ہے۔ جبکہ میرے نزدیک یہاں بنیادی بات قرآن کی ہو رہی ہے۔ اسی کی اللہ تعالیٰ قسم اٹھا رہے ہیں۔ عربی زبان کا اسلوب ہے کہ ظرف بول کر مظروف مراد لی جاتی ہے۔ جیسا کہ اسی سورہ کی آیت نمبر 29 میں بیان ہے کہ فَمَا بَکَتۡ عَلَیۡہِمُ السَّمَآءُ وَ الۡاَرۡضُ وَ مَا کَانُوۡا مُنۡظَرِیۡنَ ﴿۲۹﴾ پس ان کی بربادی پر نہ آسمان رویا اور نہ زمین۔ اور نہ ہی ان کو مہلت دی گئی۔(29) یہاں آسمان اور زمین کے رونے سے مراد آسمان اور زمین میں رہنے والے ہیں۔ اسی طرح سے یہاں رات بول کر اصل مراد اس رات میں نازل کردہ کتاب ہے۔ جبکہ ہمارے لوگوں نے کتاب کو چھوڑ کر رات کو مرکز بنا لیا۔ اور اس کے بارے میں عجیب و غریب قصے بیان کر دیئے۔

یفرق کا مطلب ہرگز فیصلہ کرنا نہیں ہے۔ بلکہ فرق کرنا ہے۔ علیحدہ کرنا ہے۔ تفصیل کے لیے ملاحظہ کریں میری کتاب "ما انزل اللہ" کا آخری باب "لیلۃ القدر کی حقیقت۔"

اَمۡرًا مِّنۡ عِنۡدِنَا ؕ اِنَّا کُنَّا مُرۡسِلِیۡنَ ۚ﴿۵﴾

ہماری طرف سے جاری کئے گئے احکام۔ بے شک ہم ہی (ہر کتاب اور رسولؑ کے) بھیجنے والے ہیں۔(5)

رَحۡمَۃً مِّنۡ رَّبِّکَ ؕ اِنَّہٗ ہُوَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ ۙ﴿۶﴾

خاص تمہارے پروردگار کی رحمت سے۔ یقیناً وہ بڑا سننے والا، بڑا جاننے والا ہے۔(6)

رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۘ اِنْ كُنْتُمْ مُّوْقِنِيْنَ ۝٧

جو آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کا پروردگار ہے۔ اگر تم یقین کرنے والے ہو۔(7)

لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ؕ رَبُّكُمْ وَرَبُّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ۝٨

اس کے سوا کوئی اِلٰہ نہیں ہے وہی زندہ کرتا ہے اور وہی مارتا ہے۔ تمہارا بھی پروردگار ہے اور تمہارے باپ دادا کا بھی پروردگار ہے۔(8)

بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ يَّلْعَبُوْنَ ۝٩

مگر وہ لوگ تو شک میں پڑے ہوئے کھیل رہے ہیں۔(9)

فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَاْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ ۝١٠ يَّغْشَى النَّاسَ ؕ هٰذَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝١١

آپ اس دن کا انتظار کریں جب آسمان ایک واضح دھویں کے ساتھ آئے گا۔(10) جو لوگوں پر چھا جائے گا۔ یہ ایک دردناک عذاب ہوگا۔(11)

رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ اِنَّا مُؤْمِنُوْنَ ۝١٢

(اس وقت کفار بھی کہیں گے) اے ہمارے پروردگار! ہم سے یہ عذاب دور فرما۔ ہم ایمان لاتے ہیں۔(12)

اَنّٰى لَهُمُ الذِّكْرٰى وَقَدْ جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ ۝١٣

اس دن ان کو نصیحت سے کیا فائدہ حاصل ہوگا؟ جبکہ ان کے پاس کھول کر بیان کرنے والا رسولؑ آ چکا تھا۔(13)

ثُمَّ تَوَلَّوْا عَنْهُ وَقَالُوْا مُعَلَّمٌ مَّجْنُوْنٌ ۝١٤

پھر انہوں نے اس سے منہ موڑا۔ اور کہا کہ یہ تو سکھایا ہوا دیوانہ ہے۔(14)

اِنَّا كَاشِفُوا الْعَذَابِ قَلِيْلًا اِنَّكُمْ عَآئِدُوْنَ ۝١٥

بے شک اگر ہم کچھ وقت کیلئے یہ عذاب ہٹا بھی دیں۔ تو تم لوگ پھر سے وہی کچھ کرو گے جو پہلے کرتے تھے۔(15)

يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰى ۚ اِنَّا مُنْتَقِمُوْنَ ۝١٦

جس دن ہم سختی سے پکڑیں گے۔ اس دن ہم پورا بدلہ لیں گے۔(16)

وَلَقَدْ فَتَنَّا قَبْلَهُمْ قَوْمَ فِرْعَوْنَ وَجَآءَهُمْ رَسُوْلٌ كَرِيْمٌ ۝١٧

ہم نے ان سے پہلے فرعون کی قوم کو آزمایا تھا۔ اور ان کے پاس ایک معزز رسول (موسیٰؑ) آیا تھا۔(17)

اَنْ اَدُّوْٓا اِلَيَّ عِبَادَ اللّٰهِ ؕ اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ۝١٨

(اور ان سے کہا تھا کہ) اللہ کے بندوں کو میرے حوالے کر دو۔ میں ایک امانت دار رسولؑ ہوں۔(18)

وَّاَنْ لَّا تَعْلُوْا عَلَى اللّٰهِ ۚ اِنِّيْٓ اٰتِيْكُمْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۝١٩

اور یہ کہ تم اللہ کے مقابلہ میں سرکشی نہ کرو۔ میں تمہارے سامنے واضح دلیل (سند) پیش کرتا ہوں۔(19)

وَ اِنِّیْ عُذْتُ بِرَبِّیْ وَ رَبِّكُمْ اَنْ تَرْجُمُوْنِ ﴿۲۰﴾

اور میں نے اپنے اور تمہارے پروردگار سے پناہ مانگ لی ہے اس سے کہ تم مجھے سنگسار کردو۔(20)

وَ اِنْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا لِیْ فَاعْتَزِلُوْنِ ﴿۲۱﴾

اور اگر تم مجھ پر ایمان نہیں لاتے۔تو پھر مجھ سے الگ ہی رہو۔(21)

فَدَعَا رَبَّهٗۤ اَنَّ هٰۤؤُلَآءِ قَوْمٌ مُّجْرِمُوْنَ ﴿۲۲﴾

پس اس (رسولؑ) نے اپنے پروردگار سے دعا مانگی۔ کہ یہ بڑے مجرم لوگ ہیں۔(تو مجھے ان سے بچا)(22)

فَاَسْرِ بِعِبَادِیْ لَیْلًا اِنَّكُمْ مُّتَّبَعُوْنَ ﴿۲۳﴾

(ارشاد ہوا) تم میرے بندوں کو ساتھ لے کر راتوں رات نکل جاؤ۔ اور ذہن میں رکھو کہ تمہارا پیچھا کیا جائے گا۔(23)

وَ اتْرُكِ الْبَحْرَ رَهْوًا ؕ اِنَّهُمْ جُنْدٌ مُّغْرَقُوْنَ ﴿۲۴﴾

اور تم سمندر کو اس کے حال پر (خشک) چھوڑ دو۔ بیشک وہ ایسا لشکر ہے جو غرق ہونے والا ہے۔(24)

كَمْ تَرَكُوْا مِنْ جَنّٰتٍ وَّ عُیُوْنٍ ﴿۲۵﴾ وَّ زُرُوْعٍ وَّ مَقَامٍ كَرِیْمٍ ﴿۲۶﴾ وَّ نَعْمَةٍ كَانُوْا فِیْهَا فٰكِهِیْنَ ﴿۲۷﴾

وہ کتنے باغ اور چشمے چھوڑ گئے۔(25) اور کھیتیاں اور عمدہ مقامات۔(26) اور آرام و راحت کا ساز وسامان۔ جس میں وہ خوش وخرم رہتے تھے۔(27)

كَذٰلِكَ ۫ وَ اَوْرَثْنٰهَا قَوْمًا اٰخَرِیْنَ ﴿۲۸﴾

ایسی ہی پر آسائش زندگی تھی۔ اور ہم نے ان چیزوں کا وارث ایک اور قوم کو بنا دیا۔(28)

فَمَا بَكَتْ عَلَیْهِمُ السَّمَآءُ وَ الْاَرْضُ وَ مَا كَانُوْا مُنْظَرِیْنَ ﴿۲۹﴾

پس ان کی بربادی پر نہ آسمان رویا اور نہ زمین۔ اور نہ ہی ان کو مہلت دی گئی۔(29)

آسمان وزمین سے مراد یہاں آسمان وزمین کے رہنے والے ہیں۔ یہ عربی زبان کا اسلوب ہے کہ ظرف بول کر مظروف مراد لی جاتی ہے۔

وَ لَقَدْ نَجَّیْنَا بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ مِنَ الْعَذَابِ الْمُهِیْنِ ﴿۳۰﴾

اور ہم نے بنی اسرائیل کو رسوا کن عذاب سے نجات دی۔(30)

مِنْ فِرْعَوْنَ ؕ اِنَّهٗ كَانَ عَالِیًا مِّنَ الْمُسْرِفِیْنَ ﴿۳۱﴾

جو فرعون کی طرف سے تھا۔ بے شک وہ سرکش اور حد سے نکل جانے والوں میں سے تھا۔(31)

وَ لَقَدِ اخْتَرْنٰهُمْ عَلٰی عِلْمٍ عَلَی الْعٰلَمِیْنَ ﴿۳۲﴾

اور ہم نے بنی اسرائیل والوں کو اپنے علم کی بنا پر تمام جہان والوں پر ترجیح دی۔(32)

وَ اٰتَيْنٰهُمْ مِّنَ الْاٰيٰتِ مَا فِيْهِ بَلٰٓؤٌا مُّبِيْنٌ ﴿۳۳﴾

اور ہم نے ان کو ایسی نشانیاں عطا کیں جن میں کھلی ہوئی آزمائش تھی۔(33)

اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَيَقُوْلُوْنَ ﴿۳۴﴾ اِنْ هِيَ اِلَّا مَوْتَتُنَا الْاُوْلٰى وَ مَا نَحْنُ بِمُنْشَرِيْنَ ﴿۳۵﴾

بیشک یہ لوگ کہتے ہیں۔(34) کہ بس ہم نے ایک ہی مرتبہ مرجانا ہے۔اس کے بعد ہم دوبارہ نہیں اٹھائے جائیں گے۔(35)

فَاْتُوْا بِاٰبَآئِنَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۳۶﴾

اگر تم سچے ہو تو ہمارے باپ دادا کو لے آؤ۔(36)

اَهُمْ خَيْرٌ اَمْ قَوْمُ تُبَّعٍ ۙ وَّ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ اَهْلَكْنٰهُمْ اِنَّهُمْ كَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ﴿۳۷﴾

(قوت کے لحاظ سے) یہ بہتر ہیں یا قومِ تبع۔اور ان سے پہلے کے لوگ۔ہم نے ان کو ہلاک کر دیا کہ وہ مجرم تھے۔(37)

وَ مَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَ مَا بَيْنَهُمَا لٰعِبِيْنَ ﴿۳۸﴾

ہم نے آسمانوں کو، زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کچھ کھیل کے طور پر پیدا نہیں کیا۔(38)

مَا خَلَقْنٰهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۹﴾

ہم نے ان کو ایک متعین مقصد کے تحت پیدا کیا ہے۔مگر ان کے اکثر لوگ یہ حقیقت نہیں جانتے۔(39)

اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ مِيْقَاتُهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۙ﴿۴۰﴾

بے شک فیصلہ کا دن (قیامت) ان سب کا طے شدہ وقت ہے۔(40)

يَوْمَ لَا يُغْنِيْ مَوْلًى عَنْ مَّوْلًى شَيْـًٔا وَّ لَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ۙ﴿۴۱﴾

جس دن کوئی دوست کسی دوست کو کچھ فائدہ نہیں پہنچا سکے گا۔اور نہ ہی ان کی مدد کی جائے گی۔(41)

اِلَّا مَنْ رَّحِمَ اللّٰهُ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿۴۲﴾

مگر وہ جس پر اللہ رحم کرے۔بے شک وہ بڑا غالب، بڑا رحم کرنے والا ہے۔(42)

اِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّوْمِ ۙ﴿۴۳﴾ طَعَامُ الْاَثِيْمِ ۛۚ﴿۴۴﴾

بیشک زقوم کا درخت۔(43) گنہگار کی غذا ہوگا۔(44)

كَالْمُهْلِ ۚ يَغْلِيْ فِي الْبُطُوْنِ ۙ﴿۴۵﴾ كَغَلْيِ الْحَمِيْمِ ﴿۴۶﴾

پگھلے ہوئے تانبے کی طرح پیٹ میں جوش کھائے گا۔(45) جس طرح گرم کھولتا ہوا پانی ہے۔(46)

خُذُوْهُ فَاعْتِلُوْهُ اِلٰى سَوَآءِ الْجَحِيْمِ ۖ﴿۴۷﴾ ثُمَّ صُبُّوْا فَوْقَ رَاْسِهٖ مِنْ عَذَابِ الْحَمِيْمِ ؕ﴿۴۸﴾

اس کو پکڑلو۔اور اسے گھسیٹتے ہوئے جہنم کے وسط تک لے جاؤ۔(47) اور پھر اس کے سر پر کھولتے ہوئے پانی کا عذاب انڈیل دو۔(48)

ذُقۡ ۚۙ اِنَّكَ اَنۡتَ الۡعَزِيۡزُ الۡكَرِيۡمُ ﴿۴۹﴾ اِنَّ هٰذَا مَا كُنۡتُمۡ بِهٖ تَمۡتَرُوۡنَ ﴿۵۰﴾

مزا چکھ۔ تُو تو بڑا عزت واکرام والا بنا پھرتا تھا۔(49) یہ وہی ہے جس میں تم شک کیا کرتے تھے۔(50)

اِنَّ الۡمُتَّقِيۡنَ فِىۡ مَقَامٍ اَمِيۡنٍ ۙ﴿۵۱﴾ فِىۡ جَنّٰتٍ وَّعُيُوۡنٍ ۚۙ﴿۵۲﴾

بے شک جو پرہیزگار لوگ ہیں وہ امن وسکون کی جگہ پر ہوں گے۔(51) یعنی باغوں میں اور چشموں میں۔(52)

يَّلۡبَسُوۡنَ مِنۡ سُنۡدُسٍ وَّاِسۡتَبۡرَقٍ مُّتَقٰبِلِيۡنَ ۚۙ﴿۵۳﴾

وہ باریک اور دبیز ریشم کے کپڑے پہنے ہوئے آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے۔(53)

كَذٰلِكَ ۖ وَزَوَّجۡنٰهُمۡ بِحُوۡرٍ عِيۡنٍ ؕ﴿۵۴﴾ يَدۡعُوۡنَ فِيۡهَا بِكُلِّ فَاكِهَةٍ اٰمِنِيۡنَ ۙ﴿۵۵﴾

یہ بات اسی طرح ہے اور ہم ان کی بڑی آنکھوں والی حوروں سے شادی کردیں گے۔(54) وہ اس میں بڑے امن وسکون کے ساتھ ہر قسم کے پھل طلب کریں گے۔(55)

لَا يَذُوۡقُوۡنَ فِيۡهَا الۡمَوۡتَ اِلَّا الۡمَوۡتَةَ الۡاُوۡلٰى ۚ وَوَقٰٮهُمۡ عَذَابَ الۡجَحِيۡمِ ۙ﴿۵۶﴾

وہ وہاں پہلے والی موت کے سوا موت کا مزہ نہیں چکھیں گے۔اور اللہ نے انہیں دوزخ کے عذاب سے بچالیا ہے۔(56)

فَضۡلًا مِّنۡ رَّبِّكَ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِيۡمُ ﴿۵۷﴾

یہ سب کچھ آپ کے پروردگار کے فضل وکرم سے ہوگا اور یہ بڑی کامیابی ہے۔(57)

فَاِنَّمَا يَسَّرۡنٰهُ بِلِسَانِكَ لَعَلَّهُمۡ يَتَذَكَّرُوۡنَ ﴿۵۸﴾

پس ہم نے اس (قرآن) کو آپ کی زبان میں بالکل آسان بنادیا ہے۔تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں۔(58)

فَارۡتَقِبۡ اِنَّهُمۡ مُّرۡتَقِبُوۡنَ ﴿۵۹﴾

(اچھا) آپ انتظار کیجئے! یقیناً وہ بھی انتظار کر رہے ہیں۔(59)

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

45۔ سورہ الجاثیہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

میں شروع کرتا ہوں اللہ کے نام کے ساتھ، جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے۔

حٰمٓ ۚ﴿۱﴾

(ح) حمد باری تعالی۔ (م) قوم موسیٰؑ کا ذکر۔

تَنۡزِیۡلُ الۡکِتٰبِ مِنَ اللّٰہِ الۡعَزِیۡزِ الۡحَکِیۡمِ ﴿۲﴾

یہ کتاب اللہ کی طرف سے نازل کی گئی ہے جو غالب ہے، بڑا حکمت والا ہے۔(2)

اِنَّ فِی السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ لَاٰیٰتٍ لِّلۡمُؤۡمِنِیۡنَ ؕ﴿۳﴾

بے شک آسمانوں اور زمین میں اہل ایمان کے لئے (خدا کی قدرت کی) بہت سی نشانیاں ہیں۔(3)

وَ فِیۡ خَلۡقِکُمۡ وَ مَا یَبُثُّ مِنۡ دَآبَّۃٍ اٰیٰتٌ لِّقَوۡمٍ یُّوۡقِنُوۡنَ ۙ﴿۴﴾

اور خود تمہاری پیدائش میں اور ان حیوانات میں جن کو وہ زمین میں پھیلا رہا ہے یقین رکھنے والوں کیلئے نشانیاں ہیں۔(4)

وَ اخۡتِلَافِ الَّیۡلِ وَ النَّہَارِ وَ مَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰہُ مِنَ السَّمَآءِ مِنۡ رِّزۡقٍ فَاَحۡیَا بِہِ الۡاَرۡضَ بَعۡدَ مَوۡتِہَا وَ تَصۡرِیۡفِ الرِّیٰحِ اٰیٰتٌ لِّقَوۡمٍ یَّعۡقِلُوۡنَ ﴿۵﴾

اور رات اور دن کے آنے جانے میں، اور جو رزق اللہ نے آسمانوں سے نازل کیا ہے (بارش کی صورت میں) اور اس سے زمین کو زندہ کر دیا اس کی موت کے بعد۔ اور ہواؤں کی گردش میں بھی نشانیاں ہیں ان لوگوں کیلئے جو عقل سے کام لیتے ہیں۔(5)

تِلۡکَ اٰیٰتُ اللّٰہِ نَتۡلُوۡہَا عَلَیۡکَ بِالۡحَقِّ ۚ فَبِاَیِّ حَدِیۡثٍۭ بَعۡدَ اللّٰہِ وَ اٰیٰتِہٖ یُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۶﴾

یہ اللہ کی آیتیں ہیں جو ہم ٹھیک ٹھیک آپ کو پڑھ کر سنا رہے ہیں۔ تو آخر اللہ اور اس کی آیتوں کے بعد وہ کونسی بات ہے جس پر وہ ایمان لائیں گے؟(6)

وَیۡلٌ لِّکُلِّ اَفَّاکٍ اَثِیۡمٍ ۙ﴿۷﴾

ہلاکت ہے ہر اس بڑے جھوٹے، بڑے گنہگار کے لئے۔(7)

يَّسْمَعُ اٰيٰتِ اللّٰهِ تُتْلٰى عَلَيْهِ ثُمَّ يُصِرُّ مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا ۚ فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝٨

جو اللہ کی آیتوں کو سنتا ہے جب اس کے سامنے پڑھی جاتی ہیں۔ پھر وہ تکبر کے ساتھ اس طرح اَڑا رہتا ہے کہ گویا اس نے انہیں سنا ہی نہیں۔ بس تم اسے دردناک عذاب کی خبر دے دو۔(8)

وَاِذَا عَلِمَ مِنْ اٰيٰتِنَا شَيْـَٔا اِۨتَّخَذَهَا هُزُوًا ۭ اُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝٩ۭ

اور جب اس کو ہماری آیات میں سے کسی کا علم ہوتا ہے تو وہ ان کو مذاق بنالیتا ہے۔ ایسے لوگوں کیلئے رسوا کُن عذاب ہے۔(9)

مِنْ وَّرَاۗىِٕهِمْ جَهَنَّمُ ۚ وَلَا يُغْنِيْ عَنْهُمْ مَّا كَسَبُوْا شَيْـًٔا وَّلَا مَا اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِيَاۗءَ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝١٠ۭ

جہنم ان کی تاک میں ہے۔ اور انہوں نے جو کچھ کیا کمایا ہے وہ انہیں کوئی فائدہ نہ دے گا۔ اور نہ ہی وہ ان کے کام آئیں گے جن کو انہوں نے اللہ کے سوا کارساز بنا رکھا ہے۔ اور ان کیلئے بڑا عذاب ہے۔(10)

هٰذَا هُدًى ۚ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَهُمْ عَذَابٌ مِّنْ رِّجْزٍ اَلِيْمٌ ۝١١

یہ ہے ہدایت۔ (اور وہ لوگ جنہوں نے اپنے پروردگار کی آیتوں کا انکار کیا ان کیلئے) سخت قسم کا دردناک عذاب ہے۔(11)

اَللّٰهُ الَّذِيْ سَخَّرَ لَكُمُ الْبَحْرَ لِتَجْرِيَ الْفُلْكُ فِيْهِ بِاَمْرِهٖ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝١٢ۚ

اللہ وہی ہے جس نے تمہارے لئے سمندر کو مسخر کر دیا تا کہ اس کے حکم سے اس میں کشتیاں چلیں اور تا کہ تم اس کا فضل (رزق) تلاش کرو۔ اور تا کہ تم شکر کرو۔(12)

وَسَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مِّنْهُ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝١٣

اور اس نے آسمانوں اور زمین کی سب چیزوں کو تمہارے لئے مسخر کر دیا ہے۔ بے شک اس میں غور وفکر کرنے والوں کیلئے (خدا کی قدرت و حکمت کی) نشانیاں ہیں۔(13)

قُلْ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَغْفِرُوْا لِلَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ اَيَّامَ اللّٰهِ لِيَجْزِيَ قَوْمًۢا بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝١٤

(اے رسولؐ) ایمان والوں سے کہیے! کہ وہ ان لوگوں کا بھی دھیان کریں جو اللہ سے ملاقات کی امید نہیں رکھتے۔ تا کہ اللہ ایک قوم کو اس کے ان سارے اعمال کا بدلہ دے جو وہ کیا کرتے تھے۔(14)

اللہ تعالی بیان کر رہے ہیں کہ جو لوگ آخرت کو نہیں مانتے اور جزا وسزا پر ایمان نہیں رکھتے۔ ان لوگوں کو بھی اچھی طرح سے تبلیغ کر دو تا کہ کوئی بھی فرد اتمام حجت سے محروم نہ رہ سکے۔ اس کے بعد اللہ تعالی ہر ایک کو اس کے اعمال کا بدلہ دے گا۔

"ایام اللہ" یہاں پر "لقاء اللہ" کا ہی پیرایہ ہے۔

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ اَسَاۗءَ فَعَلَيْهَا ۡ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ ۝١٥

جو کوئی نیک عمل کرتا ہے وہ اپنے فائدہ کیلئے کرتا ہے۔ اور جو کوئی برائی کرتا ہے اس کا وبال بھی اسی پر پڑتا ہے۔ پھر تم سب اپنے پروردگار کی

طرف لوٹائے جاؤ گے۔(15)

وَ لَقَدْ اٰتَيْنَا بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ الْكِتٰبَ وَ الْحُكْمَ وَ النُّبُوَّةَ وَ رَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ وَ فَضَّلْنٰهُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۶﴾

اور یقیناً ہم نے بنی اسرائیل کو کتاب، حکم اور نبوت عطا فرمائی۔ اور ان کو پاکیزہ رزق عطا فرمایا۔ اور ان کو دنیا والوں پر فضیلت عطا کی۔(16)

وَ اٰتَيْنٰهُمْ بَيِّنٰتٍ مِّنَ الْاَمْرِ ۚ فَمَا اخْتَلَفُوْۤا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ ۙ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ؕ اِنَّ رَبَّكَ

يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۷﴾

اور ہم نے انہیں دین کے معاملہ میں کھلے دلائل عطا کئے۔ مگر انہوں نے علم آ جانے کے باوجود اختلاف کیا، محض باہمی ضد کی وجہ سے۔ بے شک قیامت کے دن آپؐ کا پروردگار ان کے درمیان فیصلہ کر دے گا۔ جن چیزوں میں وہ اختلاف کرتے تھے۔(17)

ثُمَّ جَعَلْنٰكَ عَلٰى شَرِيْعَةٍ مِّنَ الْاَمْرِ فَاتَّبِعْهَا وَ لَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸﴾

پھر ہم نے آپؐ کو ایک واضح شریعت پر قائم کیا۔ پس آپؐ اس کی پیروی کیجئے! اور ان لوگوں کی خواہشات کی پیروی نہ کیجئے۔ جو علم نہیں رکھتے۔(18)

اِنَّهُمْ لَنْ يُّغْنُوْا عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ؕ وَ اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۚ وَ اللّٰهُ وَلِيُّ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۹﴾

وہ اللہ کے مقابلہ میں آپؐ کو ہرگز کچھ بھی فائدہ نہیں پہنچائیں گے۔ یقیناً ظالم لوگ ایک دوسرے کے دوست ہوتے ہیں۔ اور اللہ تو پرہیزگاروں کا ساتھی (اور پُشت پناہ) ہے۔(19)

هٰذَا بَصَآئِرُ لِلنَّاسِ وَ هُدًى وَّ رَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ﴿۲۰﴾

یہ قرآن لوگوں کے لئے بصیرت۔ اور یقین رکھنے والوں کیلئے ہدایت اور رحمت کا باعث ہے۔(20)

اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ اجْتَرَحُوا السَّيِّاٰتِ اَنْ نَّجْعَلَهُمْ كَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ سَوَآءً

مَّحْيَاهُمْ وَ مَمَاتُهُمْ ؕ سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ﴿۲۱﴾

کیا وہ لوگ جنہوں نے برائیوں کا ارتکاب کیا ہے وہ خیال کرتے ہیں کہ ہم ان کو ان لوگوں کی مانند قرار دیں گے جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے؟ کیا ان کو دنیا اور آخرت میں برابر بنا دیں گے؟ بہت برا ہے وہ فیصلہ جو وہ کر رہے ہیں۔(21)

وَ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَ لِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۭ بِمَا كَسَبَتْ وَ هُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۲۲﴾

اور اللہ نے آسمانوں اور زمین کو برحق (بامقصد) پیدا کیا ہے۔ اور تاکہ ہر شخص کو اس کے اعمال کا بدلہ دیا جائے۔ اور ان پر ہرگز ظلم نہیں کیا جائے گا۔(22)

اَفَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ وَ اَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ وَّ خَتَمَ عَلٰى سَمْعِهٖ وَ قَلْبِهٖ وَ جَعَلَ عَلٰى

بَصَرِهٖ غِشٰوَةً ؕ فَمَنْ يَّهْدِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ اللّٰهِ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۳﴾

کیا آپؐ نے اس شخص کو دیکھا ہے جس نے اپنی خواہشِ نفس کو اپنا خدا بنا رکھا ہے۔ اور اللہ نے علم کے باوجود اسے گمراہی میں چھوڑ دیا ہے۔ اور

اس کے کان اور دل پر مہر لگا دی ہے اور اس کی آنکھ پر پردہ ڈال دیا ہے۔ اللہ کے بعد کون ایسے شخص کو ہدایت کر سکتا ہے؟ کیا تم نصیحت حاصل نہیں کرتے۔(23)

وَ قَالُوْا مَا هِیَ اِلَّا حَیَاتُنَا الدُّنْیَا نَمُوْتُ وَ نَحْیَا وَ مَا یُهْلِكُنَاۤ اِلَّا الدَّهْرُ ۚ وَ مَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۚ اِنْ هُمْ اِلَّا یَظُنُّوْنَ ﴿۲۴﴾

اور وہ کہتے ہیں کہ ہماری زندگی تو بس یہی دنیاوی زندگی ہے۔ یہیں ہم مرتے ہیں اور یہیں جیتے ہیں۔ اور ہمیں صرف گردشِ زمانہ ہلاک کرتی ہے۔ حالانکہ انہیں اس حقیقت کا کوئی علم نہیں ہے وہ محض گمان کی بناء پر ایسا کہتے ہیں۔(24)

وَ اِذَا تُتْلٰی عَلَیْهِمْ اٰیٰتُنَا بَیِّنٰتٍ مَّا كَانَ حُجَّتَهُمْ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوا ائْتُوْا بِاٰبَآىِٕنَاۤ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۲۵﴾

اور جب ان کے سامنے ہماری کھلی ہوئی آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو ان کے پاس کوئی اور دلیل نہیں ہوتی۔ سوائے اس کے کہ کہتے ہیں کہ اگر تم سچے ہو تو ہمارے باپ دادا کو زندہ کر کے لاؤ۔(25)

قُلِ اللّٰهُ یُحْیِیْكُمْ ثُمَّ یُمِیْتُكُمْ ثُمَّ یَجْمَعُكُمْ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ لَا رَیْبَ فِیْهِ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۲۶﴾

آپؐ کہہ دیجئے! اللہ ہی تمہیں زندہ رکھتا ہے وہی تمہیں موت دیتا ہے۔ پھر وہی تمہیں قیامت کے دن جمع کرے گا جس کے آنے میں کوئی شک نہیں ہے۔ لیکن اکثر لوگ اس حقیقت کو جانتے نہیں ہیں۔(26)

وَ لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ وَ یَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ یَوْمَىِٕذٍ یَّخْسَرُ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿۲۷﴾

آسمانوں اور زمین میں اللہ ہی کی بادشاہت ہے۔ اور جس دن قیامت قائم ہو گی اس دن باطل پرست لوگ خسارہ اٹھائیں گے۔(27)

وَ تَرٰی كُلَّ اُمَّةٍ جَاثِیَةً ۫ كُلُّ اُمَّةٍ تُدْعٰۤی اِلٰی كِتٰبِهَا ؕ اَلْیَوْمَ تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۸﴾

اور آپ دیکھیں گے کہ اس وقت ہر گروہ گھٹنوں کے بل گرا ہوا اپنے فیصلے کا منتظر ہو گا۔ اور ہر گروہ کو اس کے اعمال نامہ کی طرف بلایا جائے گا۔ (اور ان سے کہا جائے گا کہ) آج تمہیں اس کا بدلہ دیا جائے گا جو اعمال تم کیا کرتے تھے۔(28)

هٰذَا كِتٰبُنَا یَنْطِقُ عَلَیْكُمْ بِالْحَقِّ ؕ اِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۹﴾

یہ ہماری کتاب ہے (تمہارا اعمال نامہ) جو تمہارے بارے میں ٹھیک ٹھیک بیان کرتی ہے۔ ہم لکھواتے رہتے تھے جو کچھ تم کرتے تھے۔(29)

فَاَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَیُدْخِلُهُمْ رَبُّهُمْ فِیْ رَحْمَتِهٖ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْمُبِیْنُ ﴿۳۰﴾

جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے ان کا پروردگار انہیں اپنی رحمت میں داخل کرے گا اور یہی واضح کامیابی ہے۔(30)

وَ اَمَّا الَّذِیْنَ كَفَرُوْا ۫ اَفَلَمْ تَكُنْ اٰیٰتِیْ تُتْلٰی عَلَیْكُمْ فَاسْتَكْبَرْتُمْ وَ كُنْتُمْ قَوْمًا مُّجْرِمِیْنَ ﴿۳۱﴾

اور جن لوگوں نے کفر اختیار کیا (ان سے کہا جائے گا) میری آیتیں تمہیں پڑھ کر نہیں سنائی جاتی تھیں؟ مگر تم نے تکبر کیا اور تم مجرم لوگ تھے۔(31)

وَ اِذَا قِیْلَ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّ السَّاعَةُ لَا رَیْبَ فِیْهَا قُلْتُمْ مَّا نَدْرِیْ مَا السَّاعَةُ ۙ اِنْ نَّظُنُّ اِلَّا ظَنًّا وَّ

مَا نَحْنُ بِمُسْتَيْقِنِيْنَ ﴿٣٢﴾

اور جب تم سے کہا جاتا تھا کہ اللہ کا وعدہ برحق ہے اور قیامت میں کوئی شک نہیں ہے۔ تو تم کہتے تھے کہ ہم نہیں جانتے کہ قیامت کیا ہے؟ بس ہم تو اسے ایک گمان ہی سمجھتے ہیں۔ اور ہمیں اس کا یقین نہیں ہے۔ (32)

وَ بَدَا لَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا عَمِلُوْا وَ حَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿٣٣﴾

اس وقت ان کے اعمال کی برائیاں واضح ہو جائیں گی۔ اور وہ چیز ان کو گھیر لے گی جس کا وہ مذاق اڑایا کرتے تھے۔ (33)

وَ قِيْلَ الْيَوْمَ نَنْسٰىكُمْ كَمَا نَسِيْتُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا وَ مَاْوٰىكُمُ النَّارُ وَ مَا لَكُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿٣٤﴾

اور ان سے کہا جائے گا کہ آج ہم تمہیں اس طرح نظر انداز کریں گے جس طرح تم نے اس دن کی ملاقات کو بُھلا دیا تھا۔ تمہارا ٹھکانہ دوزخ ہے اور تمہارا کوئی مددگار نہیں ہے۔ (34)

ذٰلِكُمْ بِاَنَّكُمُ اتَّخَذْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا وَّ غَرَّتْكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۚ فَالْيَوْمَ لَا يُخْرَجُوْنَ مِنْهَا وَ لَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ﴿٣٥﴾

یہ اس لئے کہ تم نے اللہ کی آیتوں کا مذاق اڑایا تھا اور دنیاوی زندگی نے تمہیں دھوکہ میں مبتلا کر رکھا تھا۔ پس آج نہ تو یہاں سے نکالے جاؤ گے اور نہ ان کو معافی مانگنے کا موقع دیا جائے گا۔ (35)

فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَ رَبِّ الْاَرْضِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٣٦﴾

ہر قسم کی تعریف اللہ کیلئے ہے جو آسمانوں اور زمین کا بلکہ سارے جہانوں کا پروردگار ہے۔ (36)

وَ لَهُ الْكِبْرِيَآءُ فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۪ وَ هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٣٧﴾

اسی کیلئے کبریائی ہے اور وہ بڑا غالب، بڑی حکمت والا ہے۔ (37)

❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁

46۔ سورہ الاحقاف

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

میں شروع کرتا ہوں اللہ کے نام کے ساتھ، جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے۔

حٰمٓ ۚ‏ ﴿۱﴾

(ح) حمد باری تعالیٰ۔ (م) موسیٰؑ کا ذکر۔

تَنۡزِيۡلُ الۡكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الۡعَزِيۡزِ الۡحَكِيۡمِ‏ ﴿۲﴾

یہ کتاب غالب اور بڑے حکمت والے اللہ کی طرف سے نازل کی گئی ہے۔(2)

مَا خَلَقۡنَا السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ وَمَا بَيۡنَهُمَاۤ اِلَّا بِالۡحَـقِّ وَاَجَلٍ مُّسَمًّى ‌ؕ وَالَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا عَمَّاۤ اُنۡذِرُوۡا مُعۡرِضُوۡنَ‏ ﴿۳﴾

ہم نے آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے ایک مقصد کے تحت پیدا کیا ہے۔اور ایک مقررہ مدت تک۔اور جو کافر لوگ ہیں وہ جس چیز سے ڈرائے جاتے ہیں اس سے رُوگردانی کرتے ہیں۔(3)

قُلۡ اَرَءَيۡتُمۡ مَّا تَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ اَرُوۡنِىۡ مَاذَا خَلَقُوۡا مِنَ الۡاَرۡضِ اَمۡ لَهُمۡ شِرۡكٌ فِى السَّمٰوٰتِ‌ؕ اِیۡتُوۡنِىۡ بِكِتٰبٍ مِّنۡ قَبۡلِ هٰذَاۤ اَوۡ اَثٰرَةٍ مِّنۡ عِلۡمٍ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ‏ ﴿۴﴾

آپؐ کہہ دیجئے! کہ کیا تم نے کبھی غور کیا ہے کہ جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو، مجھے دکھاؤ کہ انہوں نے زمین میں سے کیا پیدا کیا ہے؟ یا آسمانوں کی تخلیق میں ان کی کچھ شرکت ہے؟ میرے پاس پہلے کی کوئی کتاب لاؤ! یا کوئی علمی ثبوت لاؤ، اگر تم سچے ہو۔(4)

وَمَنۡ اَضَلُّ مِمَّنۡ يَّدۡعُوۡا مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ مَنۡ لَّا يَسۡتَجِيۡبُ لَهٗۤ اِلٰى يَوۡمِ الۡقِيٰمَةِ وَهُمۡ عَنۡ دُعَآئِهِمۡ غٰفِلُوۡنَ‏ ﴿۵﴾

اور اس شخص سے زیادہ گمراہ کون ہوگا جو اللہ کو چھوڑ کر ان کو پکارے جو قیامت تک اس کو جواب نہیں دے سکتے۔ بلکہ وہ ان کی پکار سے غافل ہیں۔(5)

وَاِذَا حُشِرَ النَّاسُ كَانُوۡا لَهُمۡ اَعۡدَآءً وَّكَانُوۡا بِعِبَادَتِهِمۡ كٰفِرِيۡنَ‏ ﴿۶﴾

اور جب سب لوگ جمع کئے جائیں گے۔تو وہی معبود ان کے دشمن ہوں گے۔اور ان کی عبادت کا انکار کر دیں گے۔(6)

وَاِذَا تُتۡلٰى عَلَيۡهِمۡ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا لِلۡحَـقِّ لَمَّا جَآءَهُمۡ ۙ هٰذَا سِحۡرٌ مُّبِيۡنٌ ؕ‏ ﴿۷﴾

اور جب ان کو ہماری واضح آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں۔ تو یہ کافر لوگ وحی کے بارے میں کہتے ہیں جبکہ ان کے پاس آ گئی، کہ یہ تو کھلا ہوا جادو ہے۔(7)

أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ ۖ قُلْ إِنِ افْتَرَيْتُهُ فَلَا تَمْلِكُونَ لِي مِنَ اللَّهِ شَيْئًا ۖ هُوَ أَعْلَمُ بِمَا تُفِيضُونَ فِيهِ ۖ
كَفَىٰ بِهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ ۖ وَهُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ﴿٨﴾

کیا وہ کہتے ہیں کہ اس (رسولؐ) نے اسے خود گھڑ لیا ہے؟ آپؐ کہیے کہ اگر میں نے اسے گھڑ لیا ہے تو تم لوگ اللہ کی بارگاہ سے ذرا بھی مجھے نہیں بچا سکتے۔(قرآن کے متعلق) تم جن باتوں میں مشغول ہو، اللہ ان کو خوب جانتا ہے۔ اور وہی میرے اور تمہارے درمیان بطور گواہ کافی ہے اور بڑا بخشنے والا، بڑا رحم کرنے والا ہے۔(8)

قُلْ مَا كُنتُ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ وَمَا أَدْرِي مَا يُفْعَلُ بِي وَلَا بِكُمْ ۖ إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحَىٰ إِلَيَّ وَمَا
أَنَا إِلَّا نَذِيرٌ مُّبِينٌ ﴿٩﴾

آپؐ کہہ دیجئے! کہ رسولوںؑ میں سے میں کوئی نیا رسول نہیں ہوں۔ اور میں نہیں جانتا کہ میرے ساتھ کیا کیا جائے گا؟ اور تمہارے ساتھ کیا کیا جائے گا۔ اور میں تو صرف اس کی پیروی کرتا ہوں جس کی مجھے وحی کی جاتی ہے۔ اور میں تو صرف کھلا ڈرانے والا ہوں۔(9)

قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِن كَانَ مِنْ عِندِ اللَّهِ وَكَفَرْتُم بِهِ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّن بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَىٰ مِثْلِهِ فَآمَنَ
وَاسْتَكْبَرْتُمْ ۖ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ﴿١٠﴾

آپؐ کہیے کیا تم نے کبھی غور کیا ہے کہ اگر قرآن اللہ کی طرف سے ہوا۔ اور تم نے اس کا انکار کر دیا (تو تمہارا انجام کیا ہوگا؟)۔ حالانکہ بنی اسرائیل میں سے ایک گواہ اس جیسی (کتاب پر) گواہی دے چکا۔ اور ایمان بھی لا چکا، مگر تم نے تکبر کیا؟ بیشک اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔(10)

وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلَّذِينَ آمَنُوا لَوْ كَانَ خَيْرًا مَّا سَبَقُونَا إِلَيْهِ ۚ وَإِذْ لَمْ يَهْتَدُوا بِهِ فَسَيَقُولُونَ هَٰذَا
إِفْكٌ قَدِيمٌ ﴿١١﴾

اور کافر لوگ ایمان لانے والوں کے بارے میں کہتے ہیں کہ اگر وہ (قرآن واسلام) کوئی اچھی چیز ہوتا تو یہ لوگ اس کی طرف ہم سے پہلے نہ جاتے۔ اب چونکہ انہوں نے اس (قرآن) سے ہدایت نہیں پائی، تو وہ ضرور کہیں گے کہ یہ تو پرانا جھوٹ ہے۔(11)

وَمِن قَبْلِهِ كِتَابُ مُوسَىٰ إِمَامًا وَرَحْمَةً ۚ وَهَٰذَا كِتَابٌ مُّصَدِّقٌ لِّسَانًا عَرَبِيًّا لِّيُنذِرَ الَّذِينَ ظَلَمُوا
وَبُشْرَىٰ لِلْمُحْسِنِينَ ﴿١٢﴾

حالانکہ اس سے پہلے موسیٰؑ کی کتاب (توراۃ) بھی راہنما اور رحمت تھی۔ اور یہ کتاب (قرآن) تو اس کی تصدیق کرنے والی ہے۔ اور عربی زبان میں ہے تاکہ ظالموں کو ڈرائے۔ اور نیک لوگوں کے لئے خوشخبری ہے۔(12)

إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿١٣﴾

بے شک جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا پروردگار اللہ ہے۔ اور پھر اس اقرار پر ثابت قدم رہے۔ تو انہیں کوئی خوف نہ ہوگا، اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے۔(13)

أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ خَالِدِينَ فِيهَا ۖ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿١٤﴾

یہی لوگ جنتی ہیں جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ یہ صلہ ہے ان کے ان اعمال کا جو وہ دنیا میں کیا کرتے تھے۔(14)

وَوَصَّيْنَا الْإِنسَانَ بِوَالِدَيْهِ إِحْسَانًا ۖ حَمَلَتْهُ أُمُّهُ كُرْهًا وَوَضَعَتْهُ كُرْهًا ۖ وَحَمْلُهُ وَفِصَالُهُ ثَلَاثُونَ شَهْرًا ۚ
حَتَّىٰ إِذَا بَلَغَ أَشُدَّهُ وَبَلَغَ أَرْبَعِينَ سَنَةً قَالَ رَبِّ أَوْزِعْنِي أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَىٰ
وَالِدَيَّ وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ وَأَصْلِحْ لِي فِي ذُرِّيَّتِي ۖ إِنِّي تُبْتُ إِلَيْكَ وَإِنِّي مِنَ الْمُسْلِمِينَ ﴿١٥﴾

اور ہم نے انسان کو اپنے والدین کے ساتھ نیک سلوک کرنے کا حکم دیا ہے۔ اس کی ماں نے زحمت کے ساتھ اسے پیٹ میں رکھا۔ اور زحمت کے ساتھ اسے جنم دیا۔ اور اس کا حمل اور دودھ چھڑانا تیس مہینوں میں ہوا۔ یہاں تک کہ جب وہ اپنی پوری طاقت کو پہنچا (جوان ہوا)۔ اور پورے چالیس سال کا ہو گیا تو اس نے کہا اے میرے پروردگار! تو مجھے توفیق عطا فرما کہ میں تیرے اس احسان کا شکر ادا کروں جو تو نے مجھ پر اور میرے والدین پر کیا ہے۔ اور یہ کہ میں ایسا نیک عمل کروں جسے تو پسند کرتا ہے۔ اور میرے لئے میری اولاد کو بھی نیک بنا۔ میں تیری بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔ اور میں فرمانبرداروں میں سے ہوں۔(15)

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ أَحْسَنَ مَا عَمِلُوا وَنَتَجَاوَزُ عَن سَيِّئَاتِهِمْ فِي أَصْحَابِ الْجَنَّةِ ۖ وَعْدَ
الصِّدْقِ الَّذِي كَانُوا يُوعَدُونَ ﴿١٦﴾

یہی وہ لوگ ہیں جن کے بہترین اعمال کو ہم قبول کرتے ہیں۔ اور ان کی برائیوں سے درگزر کرتے ہیں یہ جنت والے ہوں گے۔ اس سچے وعدہ کی بناء پر جو برابر ان سے کیا جاتا رہا ہے۔(16)

وَالَّذِي قَالَ لِوَالِدَيْهِ أُفٍّ لَّكُمَا أَتَعِدَانِنِي أَنْ أُخْرَجَ وَقَدْ خَلَتِ الْقُرُونُ مِن قَبْلِي ۖ وَهُمَا
يَسْتَغِيثَانِ اللَّهَ وَيْلَكَ آمِنْ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ فَيَقُولُ مَا هَٰذَا إِلَّا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ﴿١٧﴾

اور جس نے اپنے والدین سے کہا تف ہے تم پر۔ کیا تم دونوں مجھے اس بات سے ڈراتے ہو کہ میں دوبارہ قبر سے نکالا جاؤں گا۔ حالانکہ مجھ سے پہلے کئی نسلیں گزر چکی ہیں (اور کوئی ایک بھی زندہ نہ ہوا)۔ اور وہ دونوں اللہ سے فریاد کرتے ہیں (اور کہتے ہیں) ارے بدنصیب، ایمان لے آ، اللہ کا وعدہ سچا ہے۔" مگر وہ کہتا ہے! "یہ سب پہلے لوگوں کی فرسودہ کہانیاں ہیں۔"(17)

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِي أُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهِم مِّنَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ ۖ إِنَّهُمْ كَانُوا خَاسِرِينَ ﴿١٨﴾

یہ وہ لوگ ہیں جن پر اللہ کے عذاب کا فیصلہ نافذ ہو چکا ہے۔ ان گروہوں کے ساتھ جو جنوں اور انسانوں میں سے پہلے گزر چکے ہیں۔ یقیناً وہ لوگ خسارے میں تھے۔(18)

وَلِكُلٍّ دَرَجَاتٌ مِّمَّا عَمِلُوا ۖ وَلِيُوَفِّيَهُمْ أَعْمَالَهُمْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ﴿١٩﴾

اور ہر ایک کیلئے ان کے اعمال کے مطابق درجے ہوں گے تاکہ ان کو ان کے اعمال کا پورا پورا بدلہ مل جائے اور ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔(19)

وَ يَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَلَى النَّارِ ؕ اَذْهَبْتُمْ طَيِّبٰتِكُمْ فِيْ حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَ اسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا ۚ
فَالْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَ بِمَا كُنْتُمْ تَفْسُقُوْنَ ۝٢٠

اور جس دن کافروں کو دوزخ کے سامنے لایا جائے گا (تو ان سے کہا جائے گا کہ) تم اپنے حصے کی نعمتیں دنیاوی زندگی میں لے چکے اور ان سے فائدہ اٹھا چکے۔ آج تمہیں ذلت کا عذاب دیا جائے گا بوجہ اس کے کہ تم زمین میں ناحق تکبر کرتے تھے اور نافرمانیاں کرتے تھے۔(20)

وَ اذْكُرْ اَخَا عَادٍ ؕ اِذْ اَنْذَرَ قَوْمَهٗ بِالْاَحْقَافِ وَ قَدْ خَلَتِ النُّذُرُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَ مِنْ خَلْفِهٖۤ اَلَّا
تَعْبُدُوْۤا اِلَّا اللّٰهَ ؕ اِنِّيْۤ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝٢١

(اے رسولؐ) قومِ عاد کے بھائی (ہودؑ) کا ذکر کیجئے۔ جبکہ انہوں نے اپنی قوم کو مقامِ احقاف (ریت کے ٹیلوں والی بستی) میں ڈرایا تھا۔ جبکہ بہت سے ڈرانے والے ان سے پہلے بھی گزر چکے اور ان کے بعد بھی۔ (ہودؑ نے کہا کہ) اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔ ورنہ مجھے تمہارے بارے میں ایک بڑے ہولناک دن کے عذاب کا اندیشہ ہے۔(21)

قَالُوْۤا اَجِئْتَنَا لِتَاْفِكَنَا عَنْ اٰلِهَتِنَا ۚ فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَاۤ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝٢٢

ان قوم والوں نے کہا کہ کیا تم اس لئے ہمارے پاس آئے ہو کہ ہمیں اپنے معبودوں سے منحرف کردو۔ لاؤ ہمارے پاس وہ عذاب جس کی دھمکی تم ہمیں دیتے ہو، اگر تم سچے ہو۔(22)

قَالَ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ ۖ وَ اُبَلِّغُكُمْ مَّاۤ اُرْسِلْتُ بِهٖ وَ لٰكِنِّيْۤ اَرٰىكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُوْنَ ۝٢٣

ہودؑ نے کہا! اس عذاب کا علم تو بس اللہ کے پاس ہے۔ میں تو صرف تم تک وہ پیغام پہنچا رہا ہوں جس کے ساتھ میں بھیجا گیا ہوں۔ لیکن میں تمہیں دیکھ رہا ہوں کہ تم بالکل جاہل قوم ہو۔(23)

فَلَمَّا رَاَوْهُ عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ اَوْدِيَتِهِمْ ۙ قَالُوْا هٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا ؕ بَلْ هُوَ مَا اسْتَعْجَلْتُمْ بِهٖ ؕ
رِيْحٌ فِيْهَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝٢٤

پس جب انہوں نے عذاب کو ایک بادل کی صورت میں اپنی وادیوں کی طرف آتے ہوئے دیکھا تو کہنے لگے کہ یہ بادل تو ہم پر برسنے والا ہے۔ ہرگز نہیں! بلکہ یہ وہ عذاب ہے جس کی تم جلدی کر رہے تھے۔ یہ تند و تیز ہوا ہے جس میں دردناک عذاب ہے۔(24)

تُدَمِّرُ كُلَّ شَيْءٍۭ بِاَمْرِ رَبِّهَا فَاَصْبَحُوْا لَا يُرٰۤى اِلَّا مَسٰكِنُهُمْ ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِيْنَ ۝٢٥

وہ اپنے پروردگار کے حکم سے ہر چیز کو تباہ و برباد کر دے گی۔ چنانچہ وہ ایسے ہو گئے کہ ان کے مکانوں کے سوا وہاں کچھ نظر نہیں آتا تھا۔ ہم مجرم قوم کو اسی طرح سزا دیا کرتے ہیں۔(25)

وَ لَقَدْ مَكَّنّٰهُمْ فِيْمَاۤ اِنْ مَّكَّنّٰكُمْ فِيْهِ وَ جَعَلْنَا لَهُمْ سَمْعًا وَّ اَبْصَارًا وَّ اَفْـِٕدَةً ۖ فَمَاۤ اَغْنٰى عَنْهُمْ سَمْعُهُمْ وَ لَاۤ
اَبْصَارُهُمْ وَ لَاۤ اَفْـِٕدَتُهُمْ مِّنْ شَيْءٍ اِذْ كَانُوْا يَجْحَدُوْنَ ۙ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَ حَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝٢٦

ہم نے ان لوگوں کو ان کاموں کی قدرت دی تھی جو تمہیں بھی نہیں دی۔اور ہم نے ان کو کان، آنکھیں اور دل دیئے تھے مگر ان کے کانوں اور آنکھوں اور دلوں نے کچھ بھی فائدہ نہ پہنچایا۔ کیونکہ وہ اللہ کی آیات کا انکار کیا کرتے تھے۔اور ان کو اس چیز نے گھیر لیا جس کا وہ مذاق اڑایا کرتے تھے۔(26)

وَ لَقَدْ اَهْلَكْنَا مَا حَوْلَكُمْ مِّنَ الْقُرٰى وَ صَرَّفْنَا الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ۝۲۷

اور ہم نے تمہارے اردگرد کی کئی بستیوں کو ہلاک و برباد کردیا۔اور ہم نے اپنی قدرت کی نشانیاں پھیر پھیر کر مختلف انداز سے پیش کیں تا کہ وہ باز آجائیں۔(27)

فَلَوْ لَا نَصَرَهُمُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ قُرْبَانًا اٰلِهَةً ؕ بَلْ ضَلُّوْا عَنْهُمْ ۚ وَ ذٰلِكَ اِفْكُهُمْ وَ مَا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝۲۸

تو انہوں نے ان کی مدد کیوں نہ کی جن کو انہوں نے خدا کے تقرب کیلئے معبود بنا رکھا تھا؟ بلکہ وہ تو ان سے دور ہی ہو گئے۔ یہ تھا ان کا جھوٹ اور ان کا بہتان جو وہ باندھتے تھے۔(28)

وَ اِذْ صَرَفْنَاۤ اِلَيْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ يَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْاٰنَ ۚ فَلَمَّا حَضَرُوْهُ قَالُوْۤا اَنْصِتُوْا ۚ فَلَمَّا قُضِيَ وَ لَّوْا اِلٰى قَوْمِهِمْ مُّنْذِرِيْنَ ۝۲۹

اور وہ وقت یاد کرو جب ہم نے جنات کے کچھ افراد کو آپؐ کی طرف متوجہ کیا تا کہ وہ غور سے قرآن سنیں۔ پس وہ اس جگہ پہنچے جہاں قرآن پڑھا جا رہا تھا تو آپس میں کہنے لگے! خاموش ہو کر سنو۔ پس جب قرآن پڑھا جا چکا تو وہ اپنی قوم کی طرف ڈرانے والے بن کر لوٹے۔(29)

قَالُوْا يٰقَوْمَنَاۤ اِنَّا سَمِعْنَا كِتٰبًا اُنْزِلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ يَهْدِيْۤ اِلَى الْحَقِّ وَ اِلٰى طَرِيْقٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝۳۰

انہوں نے کہا اے ہماری قوم! ہم نے سنی ہے ایک کتاب جو موسیٰؑ کے بعد نازل کی گئی ہے جو پہلی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے۔اور جو حق اور سیدھے راستے کی طرف راہنمائی کرتی ہے۔(30)

يٰقَوْمَنَاۤ اَجِيْبُوْا دَاعِيَ اللّٰهِ وَ اٰمِنُوْا بِهٖ يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَ يُجِرْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝۳۱

اے ہماری قوم! اللہ کیطرف بلانے والے کی دعوت پر لبیک کہو اور اس پر ایمان لے آؤ۔ اللہ تمہارے گناہ معاف کردے گا اور تمہیں دردناک عذاب سے پناہ دے گا۔(31)

وَ مَنْ لَّا يُجِبْ دَاعِيَ اللّٰهِ فَلَيْسَ بِمُعْجِزٍ فِي الْاَرْضِ وَ لَيْسَ لَهٗ مِنْ دُوْنِهٖۤ اَوْلِيَآءُ ؕ اُولٰٓئِكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝۳۲

اور جو کوئی اللہ کی طرف بلانے والے کی آواز پر لبیک نہیں کہے گا تو وہ زمین میں اللہ کو عاجز نہیں کرسکتا (اس کے قابو سے باہر نہیں نکل سکتا)۔اور نہ اللہ کے سوا اس کے لئے کوئی مددگار رہے۔ایسے لوگ کھلی ہوئی گمراہی میں ہیں۔(32)

اَوَ لَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَ لَمْ يَعْيَ بِخَلْقِهِنَّ بِقٰدِرٍ عَلٰۤى اَنْ يُّحْيِۦَ الْمَوْتٰى ؕ

بَلٰۤی اِنَّهٗ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۳۳﴾

کیا ان لوگوں نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے اور ان کے پیدا کرنے سے تھکا نہیں ہے وہ اس پر قادر ہے کہ مُردوں کو زندہ کرے۔ ہاں بے شک وہ ہر چیز پر بڑی قدرت رکھتا ہے۔(33)

وَ یَوْمَ یُعْرَضُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا عَلَى النَّارِ ؕ اَلَیْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ ؕ قَالُوْا بَلٰى وَ رَبِّنَا ؕ قَالَ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿۳۴﴾

اور جس دن کافر دوزخ کے سامنے پیش کئے جائیں گے (ان سے کہا جائے گا) کیا یہ حقیقت نہیں ہے؟ وہ کہیں گے کہ ہاں ہمیں قسم ہے اپنے پروردگار کی! ارشاد ہوگا اپنے کفر و انکار کی پاداش میں عذاب کا مزہ چکھو۔(34)

فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ وَ لَا تَسْتَعْجِلْ لَّهُمْ ؕ كَاَنَّهُمْ یَوْمَ یَرَوْنَ مَا یُوْعَدُوْنَ ۙ لَمْ یَلْبَثُوْۤا اِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ ؕ بَلٰغٌ ۚ فَهَلْ یُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۳۵﴾

(اے رسولؐ) آپ اسی طرح صبر کریں جس طرح اولوالعزم رسولوںؑ نے صبر کیا ہے۔ اور ان کیلئے جلدی نہ کریں۔ جس دن وہ دیکھیں گے وہ عذاب جس کا ان سے وعدہ کیا جا رہا ہے تو وہ محسوس کریں گے کہ وہ دنیا میں دن کی ایک گھڑی سے زیادہ نہیں رہے۔ بس یہ پیغام پہنچا دینا ہے۔ انجامِ کار ہلاک و برباد وہی ہوں گے جو فاسق و فاجر ہیں۔(35)

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

47۔ سورہ محمد

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

میں شروع کرتا ہوں اللہ کے نام کے ساتھ، جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے۔

اَلَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا وَ صَدُّوۡا عَنۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ اَضَلَّ اَعۡمَالَہُمۡ ﴿۱﴾

جن لوگوں نے کفر کیا اور (دوسرے لوگوں کو بھی) اللہ کے راستے سے روکا۔ اللہ نے ان کے اعمال کو ضائع کر دیا۔(1)

وَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ اٰمَنُوۡا بِمَا نُزِّلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ ہُوَ الۡحَقُّ مِنۡ رَّبِّہِمۡ ۙ کَفَّرَ عَنۡہُمۡ سَیِّاٰتِہِمۡ وَ اَصۡلَحَ بَالَہُمۡ ﴿۲﴾

اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بھی کئے اور قرآن پر بھی ایمان لائے جو حضرت محمدؐ پر نازل کیا گیا ہے جو کہ ان کے پروردگار کی طرف سے حق ہے۔ تو اللہ نے ان کی برائیاں دور کر دیں۔ اور انکی حالت کو درست کر دیا۔(2)

ذٰلِکَ بِاَنَّ الَّذِیۡنَ کَفَرُوا اتَّبَعُوا الۡبَاطِلَ وَ اَنَّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اتَّبَعُوا الۡحَقَّ مِنۡ رَّبِّہِمۡ ؕ کَذٰلِکَ یَضۡرِبُ اللّٰہُ لِلنَّاسِ اَمۡثَالَہُمۡ ﴿۳﴾

یہ اس لئے ہوا کہ جن لوگوں نے کفر کیا انہوں نے باطل کی پیروی کی۔ اور جو ایمان لائے انہوں نے اپنے پروردگار کی طرف سے حق کی پیروی کی۔ اسی طرح اللہ لوگوں کے حالات بیان کرتا ہے۔(3)

فَاِذَا لَقِیۡتُمُ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا فَضَرۡبَ الرِّقَابِ ؕ حَتّٰۤی اِذَاۤ اَثۡخَنۡتُمُوۡہُمۡ فَشُدُّوا الۡوَثَاقَ ٭ۙ فَاِمَّا مَنًّۢا بَعۡدُ وَ اِمَّا فِدَآءً حَتّٰی تَضَعَ الۡحَرۡبُ اَوۡزَارَہَا ۚ۟ۛ ذٰلِکَ ؕۛ وَ لَوۡ یَشَآءُ اللّٰہُ لَانۡتَصَرَ مِنۡہُمۡ وَ لٰکِنۡ لِّیَبۡلُوَا۠ بَعۡضَکُمۡ بِبَعۡضٍ ؕ وَ الَّذِیۡنَ قُتِلُوۡا فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ فَلَنۡ یُّضِلَّ اَعۡمَالَہُمۡ ﴿۴﴾

پس جب کافروں سے تمہاری جنگ ہو جائے، تو ان کی گردنیں اڑاؤ۔ یہاں تک کہ جب خوب خون ریزی کر چکو، تو پھر ان کو مضبوط باندھ لو

(قیدی بنالو)۔ اس کے بعد یا تو بطور احسان رہا کر دو یا فدیہ لے کر چھوڑ دو۔ یہاں تک کہ مخالف لشکر جنگ میں اپنے ہتھیار ڈال دے۔تمہارے لیے یہی حکم ہے۔اور اگر اللہ چاہتا تو خود ہی ان سے انتقام لے لیتا۔لیکن وہ تم لوگوں کے بعض کو بعض سے آزمانا چاہتا ہے۔اور جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل ہو گئے تو اللہ ان کے اعمال کو ہرگز ضائع نہیں کرے گا۔(4)

سَيَهْدِيهِمْ وَيُصْلِحُ بَالَهُمْ ۝٥ وَيُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ عَرَّفَهَا لَهُمْ ۝٦

اور (منزلِ مقصود کی طرف) ان کی راہنمائی کرے گا اور ان کی حالت کو درست کر دے گا۔(5) اور ان کو بہشت میں داخل کرے گا جس کا وہ ان سے تعارف کرا چکا ہے۔(6)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ تَنْصُرُوا اللَّهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ أَقْدَامَكُمْ ۝٧

اے ایمان والو! اگر تم اللہ کی مدد کرو گے تو اللہ تمہاری مدد کرے گا اور تمہیں ثابت قدم رکھے گا۔(7)

وَالَّذِينَ كَفَرُوا فَتَعْسًا لَهُمْ وَأَضَلَّ أَعْمَالَهُمْ ۝٨

اور جن لوگوں نے کفر اختیار کیا تو ان کیلئے ہلاکت ہے اور اللہ نے ان کے اعمال کو ضائع کر دیا۔(8)

ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَرِهُوا مَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأَحْبَطَ أَعْمَالَهُمْ ۝٩

یہ اس لئے ہے کہ انہوں نے اسے ناپسند کیا جو اللہ نے نازل کیا ہے۔پس اللہ نے ان کے سب اعمال ضائع کر دیئے۔(9)

أَفَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۖ دَمَّرَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ ۖ وَلِلْكَافِرِينَ أَمْثَالُهَا ۝١٠

کیا یہ لوگ زمین میں چلتے پھرتے نہیں کہ دیکھتے کہ ان لوگوں کا انجام کیا ہوا جو ان سے پہلے تھے۔اللہ نے ان کو ہلاک کر دیا۔اور ان کافروں کیلئے بھی ایسے ہی انجام ہیں۔(10)

ذَٰلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ مَوْلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَأَنَّ الْكَافِرِينَ لَا مَوْلَىٰ لَهُمْ ۝١١

یہ اس لئے ہے کہ اللہ اہل ایمان کا سرپرست ہے۔اور جو کافر ہیں ان کا کوئی سرپرست اور کارساز نہیں ہے۔(11)

إِنَّ اللَّهَ يُدْخِلُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۖ وَالَّذِينَ كَفَرُوا يَتَمَتَّعُونَ وَيَأْكُلُونَ كَمَا تَأْكُلُ الْأَنْعَامُ وَالنَّارُ مَثْوًى لَهُمْ ۝١٢

بے شک اللہ ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور نیک عمل کئے ان بہشتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی۔اور جن لوگوں نے کفر کیا وہ دنیا میں عیش کر رہے ہیں۔اور اس طرح کھا رہے ہیں جس طرح جانور کھاتے ہیں۔اور ان کا آخری ٹھکانہ دوزخ ہے۔(12)

وَكَأَيِّنْ مِنْ قَرْيَةٍ هِيَ أَشَدُّ قُوَّةً مِنْ قَرْيَتِكَ الَّتِي أَخْرَجَتْكَ ۚ أَهْلَكْنَاهُمْ فَلَا نَاصِرَ لَهُمْ ۝١٣

اور کتنی ہی ایسی بستیاں تھیں جو تمہاری اس بستی سے زیادہ طاقتور تھیں جنہوں نے تمہیں نکالا ہے، ہم نے انہیں ہلاک کر دیا پس ان کا کوئی مددگار نہ تھا۔(13)

أَفَمَنْ كَانَ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِنْ رَبِّهِ كَمَنْ زُيِّنَ لَهُ سُوءُ عَمَلِهِ وَاتَّبَعُوا أَهْوَاءَهُمْ ۝١٤

کیا وہ جو اپنے پروردگار کی طرف سے واضح دلیل پر ہے اس شخص کی طرح ہو سکتا ہے جس کے برے اعمال اس کی نگاہوں میں خوشنما بنا دیئے

گئے ہیں؟ اور وہ اپنی خواہشات کی پیروی کرتے ہیں؟(14)

مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِىْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ؕ فِيْهَآ اَنْهٰرٌ مِّنْ مَّآءٍ غَيْرِ اٰسِنٍ ۚ وَ اَنْهٰرٌ مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهٗ ۚ وَ اَنْهٰرٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ ۚ وَ اَنْهٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى ؕ وَ لَهُمْ فِيْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ وَ مَغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ ؕ كَمَنْ هُوَ خَالِدٌ فِى النَّارِ وَ سُقُوْا مَآءً حَمِيْمًا فَقَطَّعَ اَمْعَآءَهُمْ ﴿۱۵﴾

وہ جنت جس کا پرہیزگاروں سے وعدہ کیا گیا ہے اس کی صفت یہ ہے کہ اس میں ایسے پانی کی نہریں ہیں جس میں بدبو نہیں ہے۔ اور ایسے دودھ کی نہریں ہیں جس کا مزہ نہیں بدلتا۔ اور ایسے شراب کی نہریں ہیں جو پینے والوں کے لئے لذیذ ہیں۔ اور ایسے شہد کی نہریں ہیں جو صاف شفاف ہیں۔ اور ان کیلئے وہاں ہر قسم کے پھل ہیں۔ اور ان کے پروردگار کی طرف سے بخشش ہے۔ کیا ایسے پرہیزگار لوگ ان لوگوں جیسے ہو سکتے ہیں جو ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے۔ اور ان کو ایسا گرم پانی پلایا جائے گا جو ان کی آنتوں کو کاٹ ڈالے گا۔(15)

وَ مِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُ اِلَيْكَ ۚ حَتّٰۤى اِذَا خَرَجُوْا مِنْ عِنْدِكَ قَالُوْا لِلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مَاذَا قَالَ اٰنِفًا ۫ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَ اتَّبَعُوْۤا اَهْوَآءَهُمْ ﴿۱۶﴾

اور ان میں سے ایسے لوگ بھی ہیں جو بظاہر تمہاری طرف کان لگا کر بات سنتے ہیں۔ یہاں تک کہ جب آپؐ کے پاس سے باہر جاتے ہیں تو ان لوگوں سے پوچھتے ہیں جن کو علم عطا کیا گیا ہے کہ انہوں (رسولؐ) نے ابھی کیا کہا تھا؟ یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں پر اللہ نے مہر لگا دی ہے اور وہ اپنی خواہشات کی پیروی کرتے ہیں۔(16)

وَ الَّذِيْنَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى وَّ اٰتٰىهُمْ تَقْوٰىهُمْ ﴿۱۷﴾

اور جو لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔ اللہ ان کی ہدایت میں اور اضافہ کرتا ہے اور ان کو ان کے حصے کی پرہیزگاری عطا کرتا ہے۔(17)

فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا السَّاعَةَ اَنْ تَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً ۚ فَقَدْ جَآءَ اَشْرَاطُهَا ۚ فَاَنّٰى لَهُمْ اِذَا جَآءَتْهُمْ ذِكْرٰىهُمْ ﴿۱۸﴾

سو یہ لوگ تو بس اب قیامت کا انتظار کر رہے ہیں کہ اچانک ان پر آ جائے۔ پس تحقیق اسکی نشانیاں آ چکی ہیں۔ اور جب وہ آ جائے گی تو پھر ان کو نصیحت حاصل کرنے کا موقع کہاں رہے گا؟(18)

ہمارے ہاں مشہور ہے کہ نبی کریمؐ نے قیامت کی نشانیوں کے بارے میں پیشین گوئی کی ہے۔ جبکہ قرآن کہتا ہے کہ قیامت کا علم صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہی کی ذات کو ہے۔ اور اس نے یہ علم کسی بھی اور کو نہیں دیا۔ آخری نبیؐ اور آخری کتاب کے آنے کے بعد مزید کسی بھی نشانی کی گنجائش باقی نہیں رہتی۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں فرمادیا کہ قیامت کی نشانیاں آ چکی ہیں۔ ویسے بھی جو چیز اچانک آنی ہو، اس کی کوئی نشانی نہیں ہوتی۔ نبی کریمؐ سے منسوب یہ پیشین گوئیاں من گھڑت ہیں۔

فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَ اللّٰهُ يَعْلَمُ مُتَقَلَّبَكُمْ وَ مَثْوٰىكُمْ ﴿۱۹﴾

(اے رسولؐ) خوب جان لیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور اللہ سے اپنے اور مؤمن مردوں اور مؤمن عورتوں کے گناہوں کی مغفرت

طلب کریں۔ اللہ تمہارے چلنے پھرنے کی جگہ کو، اور تمہارے ٹھکانے کو جانتا ہے۔(19)

وَ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَوْ لَا نُزِّلَتْ سُوْرَةٌ ۚ فَاِذَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ مُّحْكَمَةٌ وَّ ذُكِرَ فِيْهَا الْقِتَالُ ۙ رَاَيْتَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ يَّنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ نَظَرَ الْمَغْشِيِّ عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ ؕ فَاَوْلٰى لَهُمْ ۚ﴿۲۰﴾

اور جولوگ ایمان لائے ہیں وہ کہتے ہیں کہ (جہاد کے بارے میں) کوئی سورہ کیوں نازل نہیں کی جاتی ؟ پس جب ایک محکم سورہ نازل کی جاتی ہے اور اس میں قتال کا حکم ہوتا ہے تو آپؐ ان لوگوں کو دیکھئے گا کہ جن کے دلوں میں نفاق کی بیماری ہے۔ وہ آپؐ کی طرف اس طرح دیکھتے ہیں جس طرح وہ شخص دیکھتا ہے جس پر موت کی غشی طاری ہو۔ پس ان کے لیے ہلاکت ہے۔(20)

طَاعَةٌ وَّ قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ ۫ فَاِذَا عَزَمَ الْاَمْرُ ۫ فَلَوْ صَدَقُوا اللّٰهَ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ۚ﴿۲۱﴾

ان کے لئے بہتر تو یہ تھا کہ اطاعت کرتے اور اچھی بات کہتے۔ اور جب جہاد کا قطعی فیصلہ ہو جاتا، تو اگر یہ اللہ سے اپنے عہد میں سچے ثابت ہوتے، تو ان کے لئے بہتر ہوتا۔(21)

فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ وَ تُقَطِّعُوْۤا اَرْحَامَكُمْ ﴿۲۲﴾

پھر تم سے یہی توقع ہے کہ اگر تمہیں اقتدار مل جائے، تو تم زمین میں فساد برپا کرو۔ اور اپنی قرابت داری کو قطع کرو۔(22)

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَاَصَمَّهُمْ وَ اَعْمٰۤى اَبْصَارَهُمْ ﴿۲۳﴾

یہی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی ہے۔ اور انہیں بہرا بنا دیا ہے اور ان کی آنکھوں کو اندھا کر دیا ہے۔(23)

اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰى قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا ﴿۲۴﴾

کیا یہ لوگ قرآن میں غور وفکر نہیں کرتے ؟ یا ان کے دلوں پر تالے لگے ہوئے ہیں۔(24)

اِنَّ الَّذِيْنَ ارْتَدُّوْا عَلٰۤى اَدْبَارِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدَى ۙ الشَّيْطٰنُ سَوَّلَ لَهُمْ ؕ وَ اَمْلٰى لَهُمْ ﴿۲۵﴾

جولوگ پیٹھ پھیر کر کفر کی طرف پلٹ گئے بعد اس کے کہ ان پر ہدایت واضح ہوگئی تھی۔ شیطان نے انہیں فریب دیا ہے۔ اور جھوٹی توقعات کا سلسلہ اُن کے لیے دراز کر رکھا ہے۔(25)

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لِلَّذِيْنَ كَرِهُوْا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ سَنُطِيْعُكُمْ فِيْ بَعْضِ الْاَمْرِ ۚۖ وَ اللّٰهُ يَعْلَمُ اِسْرَارَهُمْ ﴿۲۶﴾

یہ اس لئے ہے کہ انہوں نے ان لوگوں سے کہا جو اللہ کی نازل کردہ کتاب کو ناپسند کرتے ہیں کہ ہم بعض معاملات میں تمہاری بات مان لیں گے۔ اللہ ان کی خفیہ باتوں کو خوب جانتا ہے۔(26)

فَكَيْفَ اِذَا تَوَفَّتْهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ يَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَ اَدْبَارَهُمْ ﴿۲۷﴾

اس وقت ان کا کیا حال ہوگا جب فرشتے ان کی روح قبض کریں گے اور ان کے چہروں اور پیٹھوں پر مارتے ہوں گے۔(27)

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ اتَّبَعُوْا مَاۤ اَسْخَطَ اللّٰهَ وَ كَرِهُوْا رِضْوَانَهٗ فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ ﴿۲۸﴾

یہ سب اس وجہ سے ہوگا کہ انہوں نے اس چیز کی پیروی کی جو اللہ کی ناراضی کا باعث تھی۔اوراس کی خوشنودی کو ناپسند کیا۔پس اللہ نے ان کے اعمال کو ضائع کر دیا۔(28)

اَمۡ حَسِبَ الَّذِیۡنَ فِیۡ قُلُوۡبِہِمۡ مَّرَضٌ اَنۡ لَّنۡ یُّخۡرِجَ اللّٰہُ اَضۡغَانَہُمۡ ﴿۲۹﴾

کیا وہ لوگ جن کے دلوں میں بیماری ہے یہ خیال کرتے ہیں کہ اللہ کبھی ان کے سینے کے کینے ظاہر نہیں کرے گا۔(29)

وَ لَوۡ نَشَآءُ لَاَرَیۡنٰکَہُمۡ فَلَعَرَفۡتَہُمۡ بِسِیۡمٰہُمۡ ؕ وَ لَتَعۡرِفَنَّہُمۡ فِیۡ لَحۡنِ الۡقَوۡلِ ؕ وَ اللّٰہُ یَعۡلَمُ اَعۡمَالَکُمۡ ﴿۳۰﴾

اگر ہم چاہیں تو وہ لوگ آپ کو دکھا دیں اور آپ انہیں علامتوں سے پہچان لیں۔اور آپ انہیں ان کے اندازِ گفتگو سے تو ضرور پہچان لیں گے۔ اور اللہ تم سب کے اعمال کو جانتا ہے۔(30)

وَ لَنَبۡلُوَنَّکُمۡ حَتّٰی نَعۡلَمَ الۡمُجٰہِدِیۡنَ مِنۡکُمۡ وَ الصّٰبِرِیۡنَ ۙ وَ نَبۡلُوَا۠ اَخۡبَارَکُمۡ ﴿۳۱﴾

اور ہم ضرور تم لوگوں کو آزمائیں گے تاکہ ہم تم میں سے جہاد کرنے والوں اور ثابت قدم رہنے والوں کو معلوم (ممیز) کریں۔اور تمہارے حالات کی جانچ کرلیں۔(31)

اِنَّ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا وَ صَدُّوۡا عَنۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ وَ شَآقُّوا الرَّسُوۡلَ مِنۡۢ بَعۡدِ مَا تَبَیَّنَ لَہُمُ الۡہُدٰی ۙ لَنۡ یَّضُرُّوا اللّٰہَ شَیۡئًا ؕ وَ سَیُحۡبِطُ اَعۡمَالَہُمۡ ﴿۳۲﴾

بے شک جن لوگوں نے کفر کیا اور دوسرے لوگوں کو اللہ کی راہ سے روکا۔اور پیغمبر کی مخالفت کی۔بعد اس کے کہ ان پر ہدایت واضح ہو چکی تھی وہ اللہ کو ہرگز کوئی نقصان نہیں پہنچا سکیں گے۔(ہاں البتہ) اللہ ان کے اعمال کو ضائع کر دے گا۔(32)

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَطِیۡعُوا اللّٰہَ وَ اَطِیۡعُوا الرَّسُوۡلَ وَ لَا تُبۡطِلُوۡۤا اَعۡمَالَکُمۡ ﴿۳۳﴾

اے ایمان والو! اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسولؐ کی۔اور (ان کی مخالفت کرکے) اپنے اعمال کو برباد نہ کرو۔(33)

جب تک نبی کریمؐ زندہ رہے اس وقت تک یہ حکم ان کی ذات کی اطاعت تک نافذ العمل تھا۔اب جبکہ وہ اس دنیا سے تشریف لے گئے تو اللہ اور رسول کی اطاعت کا مطلب قرآن کی اطاعت ہوگا۔(مزید تفصیل کے لیے دیکھئے میری کتاب "ما انزل اللہ" کا باب "اطاعت رسول")

اِنَّ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا وَ صَدُّوۡا عَنۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ ثُمَّ مَاتُوۡا وَ ہُمۡ کُفَّارٌ فَلَنۡ یَّغۡفِرَ اللّٰہُ لَہُمۡ ﴿۳۴﴾

بے شک جن لوگوں نے کفر کیا اور لوگوں کو اللہ کے راستے سے روکا۔اور پھر وہ کفر ہی کی حالت میں مر گئے۔اللہ ان کو کبھی نہیں بخشے گا۔(34)

فَلَا تَہِنُوۡا وَ تَدۡعُوۡۤا اِلَی السَّلۡمِ ٭ۖ وَ اَنۡتُمُ الۡاَعۡلَوۡنَ ٭ۖ وَ اللّٰہُ مَعَکُمۡ وَ لَنۡ یَّتِرَکُمۡ اَعۡمَالَکُمۡ ﴿۳۵﴾

پس تم کمزور نہ پڑو (اور ہمت نہ ہارو) اور دشمن کو صلح کی دعوت نہ دو۔حالانکہ تم ہی غالب رہو گے۔اور اللہ تمہارے ساتھ ہے۔اور اللہ تمہارے اعمال کے ثواب میں ہرگز کمی نہیں کرے گا۔(35)

اِنَّمَا الۡحَیٰوۃُ الدُّنۡیَا لَعِبٌ وَّ لَہۡوٌ ؕ وَ اِنۡ تُؤۡمِنُوۡا وَ تَتَّقُوۡا یُؤۡتِکُمۡ اُجُوۡرَکُمۡ وَ لَا یَسۡـَٔلۡکُمۡ اَمۡوَالَکُمۡ ﴿۳۶﴾

یہ دنیا کی زندگی تو بس کھیل اور تماشا ہے۔اگر تم ایمان لاؤ اور تقویٰ اختیار کرو تو اللہ تمہیں تمہارے اجر عطا کرے گا۔اور تم سے تمہارے مال نہیں مانگے گا۔(36)

اِنۡ يَّسۡـَٔلۡكُمُوۡهَا فَيُحۡفِكُمۡ تَبۡخَلُوۡا وَيُخۡرِجۡ اَضۡغَانَكُمۡ ﴿۳۷﴾

اور اگر وہ تم سے مال مانگے اور پھر اصرار بھی کرے۔تو تم بخل کرو گے اور وہ تمہاری دلی ناگواریوں کو ظاہر کردے گا۔(37)

هٰۤاَنۡتُمۡ هٰٓؤُلَآءِ تُدۡعَوۡنَ لِتُنۡفِقُوۡا فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ ۚ فَمِنۡكُمۡ مَّنۡ يَّبۡخَلُ ۚ وَمَنۡ يَّبۡخَلۡ فَاِنَّمَا يَبۡخَلُ عَنۡ نَّفۡسِهٖ ؕ وَاللّٰهُ الۡغَنِىُّ وَاَنۡتُمُ الۡفُقَرَآءُ ۚ وَاِنۡ تَتَوَلَّوۡا يَسۡتَبۡدِلۡ قَوۡمًا غَيۡرَكُمۡ ۙ ثُمَّ لَا يَكُوۡنُوۡۤا اَمۡثَالَكُمۡ ﴿۳۸﴾

ہاں تم ہی ایسے لوگ ہو کہ تمہیں دعوت دی جاتی ہے کہ اللہ کی راہ میں خرچ کرو تو تم میں سے کچھ لوگ بُخل کرنے لگتے ہیں۔اور جو بُخل کرتا ہے وہ (دراصل) اپنے ہی نفس سے بُخل کرتا ہے اور اللہ بے نیاز ہے۔البتہ تم اس کے محتاج ہو۔اور اگر تم رُوگردانی کرو گے تو وہ تمہاری جگہ دوسری قوم کو لے آئے گا پھر وہ تم جیسے نہیں ہوں گے۔(38)

❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀

48۔ سورہ الفتح

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

میں شروع کرتا ہوں اللہ کے نام کے ساتھ، جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے۔

پس منظر۔

یہ سورہ مدنی ہے اور 6 ہجری کو صلح حدیبیہ سے واپسی کے موقع پر نازل ہوئی۔ اس واقعہ (صلح حدیبیہ) کا خلاصہ یہ ہے کہ ایک روز آنحضرتؐ نے خواب دیکھا کہ آپؐ اپنے اصحابؓ کے ساتھ مکہ معظّمہ تشریف لے گئے ہیں اور وہاں عمرہ ادا کیا ہے۔ انبیاءؑ کا خواب چونکہ وحی ہوتی ہے۔ گو بظاہر اس خواب کے پورا ہونے کی کوئی صورت نظر نہ آتی تھی، مگر آنحضرتؐ نے آئندہ سال عمرہ کے لیے صحابہ کرامؓ کو تیاری کا حکم دے دیا۔ اور اعلان کرا دیا کہ ہم عمرہ کرنے جا رہے ہیں۔ جو ہمارے ساتھ چلنا چاہے وہ آ جائے۔ چنانچہ آپؐ 14 سو صحابہؓ کی معیت میں اس سفر پر روانہ ہو گئے۔

ذی القعدہ 6 ہجری کو یہ قافلہ مدینہ سے روانہ ہوا۔ ذوالحلیفہ (بئر علی) پہنچ کر سب نے احرام باندھا۔ قربانی کے اونٹ ساتھ لے لیے اور ان کے گلے میں ہدی کی علامت کے طور پر قلادے ڈال دیے۔ اور لبیک کہتا ہوا یہ قافلہ بیت اللہ شریف کو روانہ ہوا۔

کفار کے ساتھ تعلقات نہایت کشیدہ تھے۔ ابھی پچھلے سال 5 ہجری میں غزوۂ احزاب ختم ہوا تھا۔ اس بنا پر جب یہ قافلہ روانہ ہوا تو تمام عرب میں اس کی دھوم مچ گئی اور سب قبیلے نتائج کا انتظار کرنے لگے۔ ماہ حرام میں اس قافلے کی خبر سن کر قریش پریشان ہو گئے۔ کیوں کہ اس مہینہ میں جو قافلہ حج یا عمرہ کے لیے جاتا اس کے روکنے کا کسی کو حق نہ تھا اور نہ ہی دشمن قبائل ہی راستے میں تعرض کر سکتے تھے۔ اب اگر ان کو روکتے ہیں تو عرب قبائل کے منحرف ہو جانے کا خطرہ ہے اور اگر اجازت دیتے ہیں تو ان کی کمزوری پر اسے محمول سمجھا جاتا ہے۔ مگر بالآخر انھوں نے فیصلہ کر لیا کہ کسی قیمت پر مسلمانوں کو مکہ میں داخلہ کی اجازت نہ دی جائے۔

آنحضرتؐ نے بھی کچھ مخبر بھیج رکھے تھے۔ انہوں نے خبر دی کہ قریش پوری تیاری کے ساتھ ذی طوٰی مقام میں جمع ہو گئے ہیں اور انھوں نے خالد بن ولیدؓ کو 200 سواروں کے ساتھ کراع الغمیم کی طرف آگے بھیج دیا ہے تاکہ وہ آپ کا راستہ روکیں۔ ان کی کوشش یہ تھی کہ کسی نہ کسی

طریق سے اشتعال دلا کر لڑائی چھیڑ دی جائے اور عرب میں مشہور کر دیا جائے کہ یہ لوگ دراصل لڑنے آئے تھے اور عمرہ کا بہانہ بنا رہے تھے۔ آپؐ نے بار بار ان سے فرمایا کہ ہم عمرہ کرنے آئے ہیں۔ اس لیے ہمارا راستہ نہ روکا جائے۔ مگر وہ اپنی ضد پر اڑے رہے اور انھوں نے احابیش کے سردار حلیس بن علقمہ کو ان کے پاس بھیجا تا کہ وہ آپؐ کو واپس جانے پر آمادہ کر سکے۔ مگر وہ یہ منظر دیکھ کر کہ اونٹوں کی گردنوں میں قلادے پڑے ہوئے ہیں اور یہ لوگ لڑنے کے لیے نہیں بلکہ بیت اللہ کا طواف کرنے آئے ہیں۔ تو واپس چلا گیا اور قریش سے کہا کہ یہ لوگ زیارت بیت اللہ کے لیے آئے ہیں۔ اس لیے ان کو روکنا نہیں چاہیے۔

پھر قریش نے عروہ بن مسعود کو بھیجا۔ مگر آنحضرتؐ نے واپسی سے انکار فرما دیا۔ اس طرح انھوں نے بار بار کوشش کی مگر ناکام ہوئے۔ بالآخر آنحضرتؐ نے حضرت عثمانؓ کو ایلچی بنا کر مکہ بھیجا اور پیغام دیا کہ ہم عمرہ کرنے کے لیے آئے ہیں اس لیے ہمیں عمرہ ادا کرنے سے نہ روکیں۔ عمرہ کرتے ہی ہم واپس چلے جائیں گے۔ لیکن انھوں نے حضرت عثمانؓ کو روک لیا اور مشہور ہو گیا کہ حضرت عثمانؓ شہید ہو گئے۔ یہ معاملہ چونکہ بہت اہم تھا اس لیے آپؐ نے حضرت عثمانؓ کا بدلہ لینے کے لیے درخت کے نیچے بیعت لی جو بیعت الرضوان کے نام سے مشہور ہوئی۔ مگر بعد میں معلوم ہوا کہ خبر غلط تھی اور حضرت عثمانؓ خود بھی واپس تشریف لے آئے اور قریش کی طرف سے سہیل بن عمرو ایک وفد لے کر آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور صلح نامہ طے پایا کہ اس سال واپس چلے جائیں۔ اور آئندہ سال عمرہ کے لیے آجائیں اور مندرجہ ذیل شرائط طے پائیں:

(الف) دس سال تک فریقین کے درمیان جنگ بند رہے گی اور کسی کے خلاف خفیہ یا علانیہ کوئی کارروائی نہ کی جائے گی۔

(ب) اس دوران میں جو شخص بھاگ کر مدینہ آجائے گا، مسلمان اس کو واپس کر دیں گے۔ لیکن صحابہ کرامؓ میں سے جو شخص مکہ چلا آئے گا وہ واپس نہ ہو گا۔

(ج) قبائل عرب میں سے جو قبیلہ بھی کسی کا حلیف بن کر اس معاہدہ میں شامل ہونا چاہے تو اسے اختیار حاصل ہو گا۔

(د) آئندہ سال آپؐ صحابہ کرامؓ کی معیت میں عمرہ کے لیے آئیں گے مگر تین دن سے زیادہ نہیں ٹھہر سکیں گے۔ ان تین دنوں میں اہل مکہ شہر کو خالی کر دیں گے اور آپ صرف میانوں میں تلوار لے کر آئیں گے۔

صحابہ کرامؓ کو گو بعض شرائط سے اتفاق نہیں تھا مگر جب آنحضرتؐ نے انہیں منظور کر لیا تو انہیں بھی تسلیم کرنا پڑا۔ آپؐ نے ان کو سمجھایا کہ اس سال نہیں تو آئندہ سال عمرہ ادا کر لیں گے اور شرائط صلح کے مطابق بیت اللہ شریف کا طواف بھی کریں گے۔

صلح سے فارغ ہو کر آپؐ نے فرمایا کہ اب یہیں قربانی کر کے سر منڈوا دو اور احرام ختم کر دو۔ اس پر جب حرکت نہ ہوئی تو سب سے پہلے آپؐ نے قربانی ذبح کی اور اپنا سر منڈوایا۔ اس کے بعد لوگوں نے اس پر عمل کرنا شروع کر دیا۔

اس کے بعد جب یہ قافلہ واپس ہوا اور لوگ اپنی شکست محسوس کر رہے تھے تو ضجنان کے مقام پر یہ سورہ نازل ہوئی اور قرآن مجید نے اس صلح کو بہت بڑی فتح قرار دیا اور اس کے بعد مدت گزرنے کے ساتھ جب اس صلح کے فوائد سامنے آئے تو لوگوں کو یقین ہو گیا کہ واقعی یہ فتح عظیم تھی۔ اس کے نتائج حسب ذیل تھے:

1۔اس سے مسلمانوں کی پوزیشن مضبوط ہوگئی اور انھوں نے اپنی سیاسی حیثیت کو تسلیم کرالیا۔
2۔مسلمانوں کے لیے زیارت بیت اللہ کا حق تسلیم کرلیا گیا اور آئندہ کے لیے تمام رکاوٹیں دور ہوگئیں۔
3۔دس سال کی جنگ بندی کی وجہ سے امن قائم ہوگیا جس سے اسلام کی اشاعت کا موقع مل گیا اور کثرت سے لوگ اسلام میں داخل ہوئے۔ چنانچہ دو سال بعد جب قریش کی عہد شکنی کی وجہ سے مکہ پر آپؐ نے چڑھائی کی تو آپؐ کے ہمراہ دس ہزار کا لشکر جرار تھا اور آئندہ فتوحات کے لیے دروازہ کھل گیا۔ (ترجمان القرآن از مولانا ابوالکلام آزادؒ جلد سوم، صفحہ 370)

إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا ﴿١﴾

(اے رسولؐ) بے شک ہم نے آپؐ کو ایک نمایاں فتح عطا کی ہے۔(1)

لِّيَغْفِرَ لَكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِن ذَنبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيمًا ﴿٢﴾

تا کہ اللہ آپؐ پر لگنے والے اگلے پچھلے تمام الزامات کو ختم کرڈالے۔اور آپؐ پر اپنی نعمت پوری کرے۔اور آپؐ کو منزلِ مقصود تک پہنچائے۔(2)

عام تراجم میں آپ کو یہی لکھا ملے گا کہ اللہ تعالی آپ کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف کردے۔مگر آیات کا سیاق اس تصور کی تائید نہیں کرتا۔کہ اس فتح کا یہ مقصد ہو۔بلکہ اس فتح نے نبی کریمؐ کا مقام بہت بلند کردیا۔اور منافقین کے جو الزامات تھے کہ نبی کریمؐ کی وجہ سے لوگ اپنے گھروں سے بھی نکالے گئے اور جنگوں میں بھی دھکیلے گئے اور اس سب کا کچھ بھی فائدہ نہیں۔تو اللہ تعالی نے نبی کریمؐ کو ایسی شاندار فتح دلائی کہ ان تمام الزامات کا جواب دے دیا۔اور اللہ تعالی نے مسلمانوں پر اپنا استخلاف کا وعدہ پورا کردیا۔(سورہ نور-55) اور ان منافقین اور مشرکین کے لیے اسی سورہ کی آیت نمبر 6 میں اللہ تعالی نے عذاب کی سخت وعید سنائی ہے۔

اس فتح کے بعد لوگ جوق در جوق اسلام میں داخل ہوئے۔اور اللہ تعالی نے نبی کریمؐ کو سرداری عطا فرمائی۔اور حکومت عطا کر کے اپنی نعمت جو پہلے انبیاء کو دی گئی تھی وہ بھی پوری کردی۔

میں نے اس ترجمہ کو اختیار کر کے کوئی نئی توجیہ نہیں کی بلکہ پہلے بھی کچھ علماء کا یہی موقف تھا۔جیسے علامہ جوادیؒ اور احمد علیؒ۔اور یہی حقائق کے مطابق ہے۔

وَيَنصُرَكَ اللَّهُ نَصْرًا عَزِيزًا ﴿٣﴾

اور تا کہ اللہ آپ کی زبردست مدد کرے۔(3)

هُوَ الَّذِي أَنزَلَ السَّكِينَةَ فِي قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ لِيَزْدَادُوا إِيمَانًا مَّعَ إِيمَانِهِمْ ۗ وَلِلَّهِ جُنُودُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا ﴿٤﴾

اللہ وہی ہے جس نے اہل ایمان کے دلوں میں سکون واطمینان اتارا، تا کہ وہ اپنے پہلے ایمان کے ساتھ ایمان میں اور بڑھ جائیں۔اور آسمانوں اور زمین کے سب لشکر اللہ ہی کے ہیں۔اور اللہ بڑا جاننے والا، بڑا حکمت والا ہے۔(4)

لِّيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَيُكَفِّرَ عَنْهُمْ

سَيِّاٰتِهِمْ ؕ وَ كَانَ ذٰلِكَ عِنْدَ اللّٰهِ فَوْزًا عَظِيْمًا ۙ۵

تاکہ وہ مؤمن مردوں اور مؤمن عورتوں کو ایسے باغات میں داخل کرے جن کے نیچے نہریں رواں دواں ہیں۔ اور وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔
اور تاکہ اللہ ان کی برائیاں ان سے دور کردے (ان کا کفارہ کردے)۔ اور یہ اللہ کے نزدیک بڑی کامیابی ہے۔ (5)

وَّ يُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ وَ الْمُنٰفِقٰتِ وَ الْمُشْرِكِيْنَ وَ الْمُشْرِكٰتِ الظَّآنِّيْنَ بِاللّٰهِ ظَنَّ السَّوْءِ ؕ عَلَيْهِمْ دَآئِرَةُ
السَّوْءِ ۚ وَ غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَ لَعَنَهُمْ وَ اَعَدَّ لَهُمْ جَهَنَّمَ ؕ وَ سَآءَتْ مَصِيْرًا ۶

اور تاکہ اللہ منافق مردوں اور منافق عورتوں، مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو سزا دے۔ جو اللہ کے بارے میں برے گمان کرتے ہیں۔
برائی کی گردش انہی پر ہے۔ اللہ ان پر غضبناک ہے اور ان پر لعنت کی ہے اور ان کیلئے جہنم تیار کر رکھی ہے۔ اور وہ بہت برا انجام ہے۔ (6)

وَ لِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۷

اور آسمانوں اور زمین کے تمام لشکر اللہ ہی کے ہیں۔ اور اللہ سب پر غالب اور بڑا حکمت والا ہے۔ (7)

اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِيْرًا ۙ۸

(اے رسولؐ) بے شک ہم نے آپؐ کو گواہ بنا کر اور بشارت دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔ (8)
نبیؐ نے اللہ تعالی کی توحید، اس کی وحی اور اپنی رسالت کی گواہی دینا ہوتی ہے۔ اور روز محشر اللہ تعالی بعض گروہوں کے سامنے ان کے پیغمبر
پیش کردیں گے جو گواہی دیں گے کہ انہوں نے اللہ تعالی کا پیغام پہنچا دیا تھا۔ اور لوگوں کو ان کے اعمال کے حساب سے خبردار کر دیا تھا۔

لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ تُعَزِّرُوْهُ وَ تُوَقِّرُوْهُ ؕ وَ تُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّ اَصِيْلًا ۹

تاکہ تم لوگ اللہ پر اور اس کے رسولؐ پر ایمان لاؤ۔ اور رسولؐ کی مدد کرو اور اس کی تعظیم و توقیر کرو۔ اور صبح و شام اللہ کی تسبیح کرو۔ (9)

اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ ؕ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ ۚ فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰى
نَفْسِهٖ ۚ وَ مَنْ اَوْفٰى بِمَا عٰهَدَ عَلَيْهُ اللّٰهَ فَسَيُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ۱۰

(اے رسولؐ) جو لوگ آپؐ سے بیعت کرتے ہیں وہ دراصل اللہ کی بیعت کرتے ہیں۔ اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھوں کے اوپر ہے۔ پس جو اس عہد کو توڑے گا
تو اس کے توڑنے کا وبال اسی کی ذات پر ہوگا۔ اور جو اس عہد کو پورا کرے گا جو اس نے اللہ سے کیا ہے۔ تو اللہ اسے بڑا اجر عطا کرے گا۔ (10)
یہ بیعت رضوان کا ذکر ہے جس کو ہم تمہید میں بیان کر چکے ہیں۔

سَيَقُوْلُ لَكَ الْمُخَلَّفُوْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ شَغَلَتْنَآ اَمْوَالُنَا وَ اَهْلُوْنَا فَاسْتَغْفِرْ لَنَا ۚ يَقُوْلُوْنَ
بِاَلْسِنَتِهِمْ مَّا لَيْسَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ ؕ قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا اِنْ اَرَادَ بِكُمْ ضَرًّا اَوْ اَرَادَ بِكُمْ
نَفْعًا ؕ بَلْ كَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ۱۱

صحرائی عربوں میں سے جو (سفرِ حدیبیہ میں) پیچھے رہ گئے تھے وہ عنقریب کہیں گے کہ ہمارے کاروبار اور اہل و عیال نے ہمیں مشغول رکھا

(اس لئے آپؐ کے ہمراہ نہ جا سکے) تو آپؐ ہمارے لئے اللہ سے بخشش کی دعا کیجئے! وہ اپنی زبانوں سے وہ بات کہتے ہیں جو ان کے دلوں میں نہیں ہے۔ آپؐ کہیے! کون ہے جو اللہ کے مقابلے میں تمہارے لئے کچھ اختیار رکھتا ہے؟ اگر وہ تمہیں نقصان پہنچانا چاہے یا نفع پہنچانا چاہے؟ بلکہ تم جو کچھ کرتے ہو اللہ اس سے خوب باخبر ہے۔(11)

بَلْ ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ يَّنْقَلِبَ الرَّسُوْلُ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ اِلٰٓى اَهْلِيْهِمْ اَبَدًا وَّ زُيِّنَ ذٰلِكَ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَ ظَنَنْتُمْ ظَنَّ السَّوْءِ ۚۖ وَ كُنْتُمْ قَوْمًۢا بُوْرًا ﴿۱۲﴾

(اصل بات یہ ہے کہ) تم نے خیال کیا تھا کہ رسولؐ اور اہل ایمان اب کبھی بھی اپنے گھر والوں کی طرف لوٹ کر نہیں آئیں گے۔ اور یہ بات تمہارے دلوں میں خوشنما بنا دی گئی۔ اور تم نے بہت برے گمان کئے۔ اسی طرح تم برباد ہونے والی جماعت بن گئے۔(12)

وَ مَنْ لَّمْ يُؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ فَاِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ سَعِيْرًا ﴿۱۳﴾

اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسولؐ پر ایمان نہ لائے تو ہم نے ان کافروں کیلئے بھڑکتی ہوئی آگ تیار کر رکھی ہے۔(13)

وَ لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَ يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۱۴﴾

اور آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اللہ ہی کیلئے ہے جس کو چاہے بخش دے اور جس کو چاہے عذاب دے۔ اور اللہ بڑا بخشنے والا، بڑا رحم کرنے والا ہے۔(14)

سَيَقُوْلُ الْمُخَلَّفُوْنَ اِذَا انْطَلَقْتُمْ اِلٰى مَغَانِمَ لِتَاْخُذُوْهَا ذَرُوْنَا نَتَّبِعْكُمْ ۚ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّبَدِّلُوْا كَلٰمَ اللّٰهِ ؕ قُلْ لَّنْ تَتَّبِعُوْنَا كَذٰلِكُمْ قَالَ اللّٰهُ مِنْ قَبْلُ ۚ فَسَيَقُوْلُوْنَ بَلْ تَحْسُدُوْنَنَا ؕ بَلْ كَانُوْا لَا يَفْقَهُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۱۵﴾

جب تم (جنگ خیبر میں) غنیمتیں حاصل کرنے کیلئے چلو گے تو جو پیچھے چھوڑ دیئے گئے وہ ضرور کہیں گے کہ ہمیں بھی اجازت دو کہ ہم آپ کے ساتھ آئیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کی بات کو بدل دیں۔ آپؐ کہہ دیجئے! کہ تم اب کبھی ہمارے ساتھ نہیں آسکتے! اللہ پہلے ہی یہ حکم دے چکا ہے۔ اس پر وہ ضرور کہیں گے کہ (نہیں ایسی بات نہیں) بلکہ تم ہم سے حسد کرتے ہو۔ بلکہ یہ کم عقل بہت ہی کم بات سمجھتے ہیں۔(15)

قُلْ لِّلْمُخَلَّفِيْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ اِلٰى قَوْمٍ اُولِيْ بَاْسٍ شَدِيْدٍ تُقَاتِلُوْنَهُمْ اَوْ يُسْلِمُوْنَ ۚ فَاِنْ تُطِيْعُوْا يُؤْتِكُمُ اللّٰهُ اَجْرًا حَسَنًا ۚ وَ اِنْ تَتَوَلَّوْا كَمَا تَوَلَّيْتُمْ مِّنْ قَبْلُ يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۱۶﴾

آپؐ ان پیچھے رہنے والے صحرائی عربوں سے کہیے! عنقریب تمہیں ایک سخت جنگجو قوم کے خلاف جہاد کیلئے بلایا جائے گا تم ان سے لڑو گے یا وہ اسلام لے آئیں گے۔ پس اگر تم نے اطاعت کی تو اللہ تمہیں بہت اچھا اجر عطا کرے گا۔ اور اگر تم نے اسی طرح منہ موڑا جس طرح پہلے منہ موڑا تھا۔ تو وہ تمہیں دردناک عذاب دے گا۔(16)

لَيْسَ عَلَى الْاَعْمٰى حَرَجٌ وَّ لَا عَلَى الْاَعْرَجِ حَرَجٌ وَّ لَا عَلَى الْمَرِيْضِ حَرَجٌ ؕ وَ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ وَ مَنْ يَّتَوَلَّ يُعَذِّبْهُ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۱۷﴾

اندھے پر کوئی مضائقہ نہیں ہے اور نہ ہی لنگڑے پر کوئی حرج ہے اور نہ مریض پر کوئی گناہ۔ اور جو اللہ اور رسولؐ کی اطاعت کرے گا۔ تو اللہ اسے ان باغات میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں رواں دواں ہیں۔ اور جو رُوگردانی کرے گا تو اسے دردناک عذاب دے گا۔(17)

لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ
عَلَيْهِمْ وَ اَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا ۙ﴿۱۸﴾

بے شک اللہ مؤمنین سے راضی ہوا جب کہ وہ درخت کے نیچے آپؐ سے بیعت کر رہے تھے۔ تو اس نے جان لیا جو کچھ ان کے دلوں میں تھا۔ پس اس نے ان پر سکون واطمینان نازل کیا۔ اور انہیں انعام میں ایک قریبی فتح عنایت فرمائی۔(18)

وَّ مَغَانِمَ كَثِيْرَةً يَّاْخُذُوْنَهَا ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿۱۹﴾

اور بہت سی غنیمتیں بھی جن کو وہ عنقریب حاصل کریں گے۔ اللہ ہر چیز پر غالب ہے، بڑا حکمت والا ہے۔(19)

وَعَدَكُمُ اللّٰهُ مَغَانِمَ كَثِيْرَةً تَاْخُذُوْنَهَا فَعَجَّلَ لَكُمْ هٰذِهٖ وَ كَفَّ اَيْدِيَ النَّاسِ عَنْكُمْ ۚ وَ لِتَكُوْنَ
اٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَ يَهْدِيَكُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ۙ﴿۲۰﴾

اللہ نے تم سے اور بھی بہت سی غنیمتوں کا وعدہ کیا ہے جن کو تم حاصل کرو گے۔ پس یہ (فتح خیبر) تو اس نے فوری طور پر تمہیں دے دی۔ اور لوگوں کے ہاتھ تم سے روک دیئے۔ تا کہ یہ مؤمنین کیلئے (ہماری قدرت ونصرت) کی ایک نشانی ہو جائے۔ اور وہ تمہیں سیدھے راستے کی طرف رہنمائی کرے۔(20)

وَّ اُخْرٰى لَمْ تَقْدِرُوْا عَلَيْهَا قَدْ اَحَاطَ اللّٰهُ بِهَا ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرًا ﴿۲۱﴾

اور غنیمتیں بھی ہیں جن پر تم نے ابھی قدرت نہیں پائی۔ (یعنی ابھی وہ تمہارے ہاتھ نہیں آئیں۔) اور وہ اللہ کے قبضہ میں ہیں۔ اور اللہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے۔(21)

وَ لَوْ قٰتَلَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوَلَّوُا الْاَدْبَارَ ثُمَّ لَا يَجِدُوْنَ وَلِيًّا وَّ لَا نَصِيْرًا ﴿۲۲﴾

اور اگر یہ کافر لوگ تم سے جنگ کرتے تو ضرور پیٹھ پھیر کر بھاگ جاتے۔ اور پھر وہ اپنے لئے کوئی حامی ومددگار نہ پاتے۔(22)

سُنَّةَ اللّٰهِ الَّتِيْ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلُ ۖۚ وَ لَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ﴿۲۳﴾

یہی اللہ کا دستور ہے جو پہلے سے چلا آ رہا ہے اور تم اللہ کے دستور میں ہر گز کوئی تبدیلی نہیں پاؤ گے۔(23)

وَ هُوَ الَّذِيْ كَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَ اَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْۢ بَعْدِ اَنْ اَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ ؕ وَ
كَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا ﴿۲۴﴾

اور اللہ وہی ہے جس نے مکہ کی وادی میں روک دیئے تھے ان کے ہاتھ تم سے، اور تمہارے ہاتھ ان سے۔ بعد اس کے کہ تمہیں ان پر غلبہ عطا کر دیا تھا۔ اور تم جو کچھ کر رہے ہو، اللہ اسے خوب دیکھ رہا ہے۔(24)

یعنی حدیبیہ کے مقام پر اللہ تعالی نے اپنی حکمت سے جنگ نہ ہونے دی۔ حالانکہ مسلمان اخلاقی اعتبار سے اور حوصلہ مندی کے لحاظ سے اگر چاہتے تو فتح حاصل کر لیتے۔

هُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ صَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَ الْهَدْيَ مَعْكُوْفًا اَنْ يَّبْلُغَ مَحِلَّهٗ ؕ وَ لَوْ لَا رِجَالٌ

مُّؤْمِنُوْنَ وَ نِسَآءٌ مُّؤْمِنٰتٌ لَّمْ تَعْلَمُوْهُمْ اَنْ تَطَـُٔوْهُمْ فَتُصِيْبَكُمْ مِّنْهُمْ مَّعَرَّةٌۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۚ لِيُدْخِلَ اللّٰهُ فِيْ رَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ۚ لَوْ تَزَيَّلُوْا لَعَذَّبْنَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۲۵﴾

یہ وہی لوگ ہیں جنہوں نے کفر کیا اور تمہیں مسجد الحرام سے روکا اور قربانی کے جانوروں کو بھی روکے رکھا کہ وہ اپنی قربانی کی جگہ نہ پہنچ سکیں۔ اور اگر مکہ میں ایسے مؤمن مرد اور مؤمن عورتیں نہ ہوتیں جن کو تم نہیں جانتے تھے۔ (اور ہوسکتا تھا کہ) تم انہیں لاعلمی میں نقصان پہنچا دیتے۔ اور پھر ان کی وجہ سے تم پر الزام آتا (تو جنگ نہ روکی جاتی)۔ مگر روکی اس لئے گئی تا کہ اللہ جسے چاہے اپنی رحمت میں داخل کرے۔ اگر وہ (اہل ایمان) الگ ہو جاتے تو ہم ان (اہل مکہ) میں سے کافروں کو دردناک سزا دیتے۔ (25)

جنگ کی نوبت نہ آنے دینے کی حکمت۔

یہ حکمت بیان ہوئی ہے اس بات کی کہ کیوں اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے جنگ نہیں ہونے دی۔ فرمایا کہ اگرچہ قریش کی زیادتیاں بالکل کھلی ہوئی تھیں، انھوں نے دعوت حق کا انکار کیا، اہل ایمان کو مسجد حرام کی حاضری سے روکا اور قربانی کے جانوروں کو ان کے قربان ہونے کی جگہ پہنچنے کی اجازت نہ دی۔ لیکن ان تمام گستاخیوں اور تعدیوں کے باوجود اللہ تعالیٰ کی حکمت کا تقاضا یہی ہوا کہ ابھی مسلمان ان کے خلاف تلوار نہ اٹھائیں۔ اس کی سب سے بڑی مصلحت یہ تھی کہ مکہ میں ایسے بہت سے اہل ایمان تھے، مرد بھی اور عورتیں بھی، جن سے مسلمان واقف نہیں تھے۔ اندیشہ تھا کہ اگر وہ حملہ کرتے تو کفار کے ساتھ یہ مظلوم اہل ایمان بھی نادانستہ ان کی زد میں آجاتے جس سے ان کے اوپر اپنے بھائیوں کے خون کا الزام آتا۔ دوسری مصلحت یہ تھی کہ ان اہل مکہ میں ایسے لوگ بھی بہت سے تھے جو اگرچہ ابھی ایمان نہیں لائے ہیں لیکن وہ ایمان کے قریب ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ ان کو بھی اپنے دامن رحمت میں لے لے۔ (تدبر قرآن از امین احسن اصلاحیؒ، جلد 7، صفحہ 462)

اِذْ جَعَلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَ اَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى وَ كَانُوْۤا اَحَقَّ بِهَا وَ اَهْلَهَا ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ﴿۲۶﴾

اور جب کافروں نے اپنے دلوں میں عصبیت پیدا کی اور عصبیت بھی جاہلیت والی۔ پس اللہ نے اپنا سکون واطمینان اپنے رسولؐ اور اہل ایمان پر نازل فرمایا۔ اور انہیں پرہیزگاری کی بات کا پابند رکھا۔ کہ وہی اس کے زیادہ حقدار تھے اور اس کے اہل بھی۔ اور اللہ ہر چیز کا بڑا جاننے والا ہے۔ (26)

یعنی نبی کریمؐ تو اپنے ساتھیوں کے ساتھ عمرہ کی نیت سے گئے تھے۔ مگر کفار نے بہت اشتعال دلانا چاہا کہ جنگ ہو جائے۔ مگر نبی کریمؐ اور ان کے ساتھیوں نے بہت زیادہ صبر اور تحمل کا مظاہرہ کیا۔ اور جنگ کی نوبت نہ آئی۔

لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّءْيَا بِالْحَقِّ ۚ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ ۙ مُحَلِّقِيْنَ رُءُوْسَكُمْ وَ مُقَصِّرِيْنَ ۙ لَا تَخَافُوْنَ ؕ فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوْا فَجَعَلَ مِنْ دُوْنِ ذٰلِكَ فَتْحًا قَرِيْبًا ﴿۲۷﴾

فی الواقع اللہ نے اپنے رسول کو سچا خواب دکھایا تھا۔ جو ٹھیک حق کے مطابق تھا۔ انشاءاللہ تم ضرور مسجد حرام میں پورے امن کے ساتھ داخل ہو گے، اپنے سر منڈواؤ گے اور بال ترشواؤ گے، اور تمہیں کوئی خوف نہ ہوگا۔ وہ اُس بات کو جانتا تھا جسے تم نہ جانتے تھے اس لیے وہ خواب پورا ہونے سے پہلے اُس نے یہ قریبی فتح تم کو عطا فرما دی۔ (27)

یہ قریبی فتح حدیبیہ ہی کی ہے کیونکہ اس سے اگلے ہی سال مسلمانوں نے تسلی کے ساتھ امن کی حالت میں عمرہ ادا کیا۔ اور اس کے سارے

مناسک اطمینان کے ساتھ پورے کئے۔اسی صلح حدیبیہ کی بدولت مسلمانوں کو دین کی تبلیغ کا موقع ملا کیونکہ کفار کے ساتھ جنگ بندی کا معاہدہ ہو چکا تھا۔اورلوگ بڑی تعداد میں اسلام کی تعلیمات سے متاثر ہونے کے بعد دین میں داخل ہو گئے۔

هُوَ الَّذِیْۤ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَ دِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ ؕ وَ كَفٰی بِاللّٰهِ شَهِیْدًا ؕ۲۸

اللہ وہی ہے جس نے اپنے رسولؐ کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا ہے تا کہ اُس کو تمام ادیان پر غالب کردے۔اور اِس حقیقت پر اللہ کی گواہی کافی ہے(28)

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ وَ الَّذِیْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَی الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا یَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَ رِضْوَانًا ؗ سِیْمَاهُمْ فِیْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ؕ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِی التَّوْرٰىةِ ۛۖۚ وَ مَثَلُهُمْ فِی الْاِنْجِیْلِ ۛ۫ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْـَٔهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰی عَلٰی سُوْقِهٖ یُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِیَغِیْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ؕ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّ اَجْرًا عَظِیْمًا ۲۹

محمد ﷺ اللہ کے پیغمبر ہیں اور جولوگ ان کے ساتھ ہیں وہ کافروں کے حق میں سخت ہیں اور آپس میں رحم دل، (اے دیکھنے والے) تو ان کو دیکھتا ہے کہ اللہ کے آگے جھکے ہوئے سر بسجود ہیں اور اللہ کا فضل اور اس کی خوشنودی طلب کررہے ہیں۔سجدوں کے اثر سے ان کی پیشانیوں پر نشان پڑے ہوئے ہیں۔ان کے یہی اوصاف تورات میں مرقوم ہیں۔اور یہی اوصاف انجیل میں ہیں۔گویا ایک کھیتی ہے جس نے پہلے زمین سے اپنی سوئی نکالی۔پھر اس کو مضبوط کیا۔پھر موٹی ہوئی اور پھر اپنی نال پر سیدھی کھڑی ہوگئی۔اور لگی کھیتی والوں کو خوش کرنے۔تا کہ کافروں کا جی جلائے۔جولوگ ان میں سے ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے ان سے اللہ نے گناہوں کی بخشش اور اجر عظیم کا وعدہ کیا ہے۔(29)

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

49۔ سورۃ الحجرات

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

میں شروع کرتا ہوں اللہ کے نام کے ساتھ، جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے۔

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تُقَدِّمُوۡا بَیۡنَ یَدَیِ اللّٰہِ وَ رَسُوۡلِہٖ وَ اتَّقُوا اللّٰہَ ؕ اِنَّ اللّٰہَ سَمِیۡعٌ عَلِیۡمٌ ﴿۱﴾

اے ایمان والو! تم (کسی کام میں) اللہ اور رسولؐ سے آگے نہ بڑھو۔ اور اللہ کی نافرمانی سے ڈرو۔ بے شک اللہ بڑا سننے والا، بڑا جاننے والا ہے۔(1)

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَرۡفَعُوۡۤا اَصۡوَاتَکُمۡ فَوۡقَ صَوۡتِ النَّبِیِّ وَ لَا تَجۡہَرُوۡا لَہٗ بِالۡقَوۡلِ کَجَہۡرِ بَعۡضِکُمۡ لِبَعۡضٍ اَنۡ تَحۡبَطَ اَعۡمَالُکُمۡ وَ اَنۡتُمۡ لَا تَشۡعُرُوۡنَ ﴿۲﴾

اے ایمان والو! تم اپنی آواز کو نبیؐ کی آواز سے بلند نہ کیا کرو۔ جس طرح تم آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ اونچی آواز میں کرتے ہو۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہارے اعمال ضائع ہو جائیں اور تمہیں خبر بھی نہ ہو۔(2)

اِنَّ الَّذِیۡنَ یَغُضُّوۡنَ اَصۡوَاتَہُمۡ عِنۡدَ رَسُوۡلِ اللّٰہِ اُولٰٓئِکَ الَّذِیۡنَ امۡتَحَنَ اللّٰہُ قُلُوۡبَہُمۡ لِلتَّقۡوٰی ؕ لَہُمۡ مَّغۡفِرَۃٌ وَّ اَجۡرٌ عَظِیۡمٌ ﴿۳﴾

جو لوگ رسولؐ کے پاس بات کرتے ہوئے اپنی آوازیں پست رکھتے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں کو اللہ نے پرہیزگاری کیلئے آزمایا ہے۔ ان کے لئے مغفرت اور اجر عظیم ہے۔(3)

اِنَّ الَّذِیۡنَ یُنَادُوۡنَکَ مِنۡ وَّرَآءِ الۡحُجُرٰتِ اَکۡثَرُہُمۡ لَا یَعۡقِلُوۡنَ ﴿۴﴾

اے رسولؐ! جو لوگ آپؐ کو حجروں کے باہر سے پکارتے ہیں ان میں سے اکثر بے عقل ہیں۔(4)

وَ لَوۡ اَنَّہُمۡ صَبَرُوۡا حَتّٰی تَخۡرُجَ اِلَیۡہِمۡ لَکَانَ خَیۡرًا لَّہُمۡ ؕ وَ اللّٰہُ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ ﴿۵﴾

اور اگر وہ اتنا صبر کرتے کہ آپؐ خود ان کے پاس باہر نکل کر آ جائیں، تو یہ ان کیلئے بہتر ہوتا۔ اور اللہ بڑا بخشنے والا، بڑا رحم کرنے والا ہے۔(5)

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِنۡ جَآءَکُمۡ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَیَّنُوۡۤا اَنۡ تُصِیۡبُوۡا قَوۡمًۢا بِجَہَالَۃٍ فَتُصۡبِحُوۡا عَلٰی مَا فَعَلۡتُمۡ نٰدِمِیۡنَ ﴿۶﴾

اے ایمان والو! اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لائے تو تحقیق کر لیا کرو۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ تم کسی قوم کو لاعلمی میں نقصان پہنچا دو۔ اور پھر اپنے کئے پر پچھتاؤ۔(6)

وَ اعۡلَمُوۡۤا اَنَّ فِیۡکُمۡ رَسُوۡلَ اللّٰہِ ؕ لَوۡ یُطِیۡعُکُمۡ فِیۡ کَثِیۡرٍ مِّنَ الۡاَمۡرِ لَعَنِتُّمۡ وَ لٰکِنَّ اللّٰہَ حَبَّبَ اِلَیۡکُمُ

الۡاِیۡمَانَ وَ زَیَّنَہٗ فِیۡ قُلُوۡبِکُمۡ وَ کَرَّہَ اِلَیۡکُمُ الۡکُفۡرَ وَ الۡفُسُوۡقَ وَ الۡعِصۡیَانَ ؕ اُولٰٓئِکَ ہُمُ الرّٰشِدُوۡنَ ۙ﴿۷﴾

اور خوب جان لو کہ تمہارے درمیان اللہ کے رسولؐ موجود ہیں۔ اگر وہ بہت سے معاملات میں تمہاری بات مان لیا کریں تو تم مشقت میں پڑ جاؤ گے۔ لیکن اللہ نے ایمان کو تمہارے لیے پسند کیا ہے۔ اور اسے تمہارے دلوں میں مرغوب بنایا (آراستہ کیا)۔ اور کفر، فسق اور نافرمانی کو تمہاری نگاہوں میں ناپسندیدہ کر دیا۔ یہی لوگ راہِ راست پر ہیں۔ (7)

فَضۡلًا مِّنَ اللّٰہِ وَ نِعۡمَۃً ؕ وَ اللّٰہُ عَلِیۡمٌ حَکِیۡمٌ ﴿۸﴾

اللہ کے فضل و کرم اور اس کے انعام و احسان سے۔ اور اللہ بڑا جاننے والا، بڑا حکمت والا ہے۔ (8)

وَ اِنۡ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ اقۡتَتَلُوۡا فَاَصۡلِحُوۡا بَیۡنَہُمَا ۚ فَاِنۡۢ بَغَتۡ اِحۡدٰىہُمَا عَلَی الۡاُخۡرٰی فَقَاتِلُوا الَّتِیۡ تَبۡغِیۡ حَتّٰی تَفِیۡٓءَ اِلٰۤی اَمۡرِ اللّٰہِ ۚ فَاِنۡ فَآءَتۡ فَاَصۡلِحُوۡا بَیۡنَہُمَا بِالۡعَدۡلِ وَ اَقۡسِطُوۡا ؕ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الۡمُقۡسِطِیۡنَ ﴿۹﴾

اور اگر مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں تو تم ان کے درمیان صلح کراؤ۔ پھر اگر ان میں سے ایک گروہ دوسرے پر زیادتی کرے تو تم سب ظلم و زیادتی کرنے والے سے لڑو۔ یہاں تک کہ وہ حکم الٰہی کی طرف لوٹ آئے۔ پس اگر وہ لوٹ آئے تو پھر تم ان دونوں کے درمیان عدل و انصاف کے ساتھ صلح کرا دو اور انصاف کرو۔ بے شک اللہ انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔ (9)

اِنَّمَا الۡمُؤۡمِنُوۡنَ اِخۡوَۃٌ فَاَصۡلِحُوۡا بَیۡنَ اَخَوَیۡکُمۡ وَ اتَّقُوا اللّٰہَ لَعَلَّکُمۡ تُرۡحَمُوۡنَ ﴿۱۰﴾

بے شک مومن آپس میں بھائی بھائی ہیں تو تم اپنے دو بھائیوں میں صلح کراؤ۔ اور اللہ سے ڈرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔ (10)

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا یَسۡخَرۡ قَوۡمٌ مِّنۡ قَوۡمٍ عَسٰۤی اَنۡ یَّکُوۡنُوۡا خَیۡرًا مِّنۡہُمۡ وَ لَا نِسَآءٌ مِّنۡ نِّسَآءٍ عَسٰۤی اَنۡ یَّکُنَّ خَیۡرًا مِّنۡہُنَّ ۚ وَ لَا تَلۡمِزُوۡۤا اَنۡفُسَکُمۡ وَ لَا تَنَابَزُوۡا بِالۡاَلۡقَابِ ؕ بِئۡسَ الِاسۡمُ الۡفُسُوۡقُ بَعۡدَ الۡاِیۡمَانِ ۚ وَ مَنۡ لَّمۡ یَتُبۡ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الظّٰلِمُوۡنَ ﴿۱۱﴾

اے ایمان والو! کوئی قوم کسی قوم کا مذاق نہ اڑائے۔ ہوسکتا ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں۔ اور نہ عورتیں عورتوں کا مذاق اڑائیں۔ ہوسکتا ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں۔ اور نہ آپس میں ایک دوسرے کو طعنہ دو۔ اور نہ ایک دوسرے کو برے القاب کے ساتھ پکارو۔ ایمان لانے کے بعد برے نام رکھنا گناہ ہے۔ اور جو توبہ نہیں کریں گے (باز نہیں آئیں گے) وہی لوگ ظالم ہیں۔ (11)

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اجۡتَنِبُوۡا کَثِیۡرًا مِّنَ الظَّنِّ ۫ اِنَّ بَعۡضَ الظَّنِّ اِثۡمٌ وَّ لَا تَجَسَّسُوۡا وَ لَا یَغۡتَبۡ بَّعۡضُکُمۡ بَعۡضًا ؕ اَیُحِبُّ اَحَدُکُمۡ اَنۡ یَّاۡکُلَ لَحۡمَ اَخِیۡہِ مَیۡتًا فَکَرِہۡتُمُوۡہُ ؕ وَ اتَّقُوا اللّٰہَ ؕ اِنَّ اللّٰہَ تَوَّابٌ رَّحِیۡمٌ ﴿۱۲﴾

اے ایمان والو! بہت سے گمانوں سے پرہیز کرو۔ کیونکہ بعض گمان گناہ ہوتے ہیں۔ اور ایک دوسرے کے حال کی ٹوہ نہ لگاؤ۔ اور کوئی کسی کی غیبت نہ کرے۔ کیا تم میں سے کوئی اس بات کو پسند کرے گا کہ وہ اپنے مُردہ بھائی کا گوشت کھائے؟ اس سے تمہیں کراہت آتی ہے۔ اور اللہ

سے ڈرو۔ بے شک اللہ بڑا توبہ قبول کرنے والا، رحم کرنے والا ہے۔(12)

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّ اُنْثٰى وَ جَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّ قَبَآىِٕلَ لِتَعَارَفُوْا ؕ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ۱۳

اے لوگو! ہم نے تمہیں ایک مرد (آدمؑ) اور ایک عورت (حواؑ) سے پیدا کیا ہے۔ اور پھر تمہیں مختلف خاندانوں اور قبیلوں میں تقسیم کر دیا ہے تا کہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو۔ بے شک اللہ کے نزدیک تم میں سے زیادہ معزز وہ ہے جو تم میں سے زیادہ پرہیزگار ہے۔ یقیناً اللہ بڑا جاننے والا ہے، بڑا باخبر ہے۔(13)

قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا ؕ قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَ لٰكِنْ قُوْلُوْۤا اَسْلَمْنَا وَ لَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ ؕ وَ اِنْ تُطِيْعُوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ لَا يَلِتْكُمْ مِّنْ اَعْمَالِكُمْ شَيْـًٔا ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۱۴

اعراب (صحرائی عرب) کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے ہیں۔ ان سے کہئے کہ تم ایمان نہیں لائے بلکہ یوں کہو کہ ہم مطیع ہو گئے ہیں۔ اور ایمان تو ابھی تمہارے دلوں میں داخل ہوا ہی نہیں ہے۔ اور اگر تم اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کرو گے تو اللہ تمہارے اعمال سے کچھ بھی کمی نہیں کرے گا۔ بے شک اللہ بڑا بخشنے والا، بڑا رحم کرنے والا ہے۔(14)

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوْا وَ جٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓىِٕكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ۱۵

مؤمن تو بس وہی ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے اور پھر کبھی شک نہیں کیا۔ اور اپنے مال اور جان کے ساتھ اللہ کی راہ میں جہاد بھی کیا۔ یہی لوگ سچے ہیں۔(15)

قُلْ اَتُعَلِّمُوْنَ اللّٰهَ بِدِيْنِكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۱۶

کہہ دو کیا تم اللہ کو اپنی دین داری جتاتے ہو۔ اور اللہ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں میں اور زمین میں ہے۔ اور اللہ ہر چیز کو جاننے والا ہے۔(16)

يَمُنُّوْنَ عَلَيْكَ اَنْ اَسْلَمُوْا ؕ قُلْ لَّا تَمُنُّوْا عَلَيَّ اِسْلَامَكُمْ ۚ بَلِ اللّٰهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ اَنْ هَدٰىكُمْ لِلْاِيْمَانِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۱۷

یہ لوگ اسلام لا کر آپؐ پر احسان جتاتے ہیں۔ کہئے تم اپنے اسلام کا مجھ پر احسان نہ جتاؤ۔ بلکہ تم پر اللہ کا احسان ہے کہ اس نے تمہیں ایمان لانے کی ہدایت (توفیق) دی۔ (تم بتاؤ کیا ایسا ہی نہیں ہے؟) اگر تم سچے ہو۔(17)

اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ غَيْبَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ وَ اللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۱۸

بے شک اللہ آسمانوں اور زمین کے سب غیب جانتا ہے۔ اور تم جو کچھ کر رہے ہو۔ اللہ وہ سب کچھ خوب دیکھ رہا ہے۔(18)

❀ ❀ ❀ ❀ ❀ ❀ ❀ ❀ ❀

50۔ سورہ قٓ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

میں شروع کرتا ہوں اللہ کے نام کے ساتھ جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے۔

قٓ ۚ وَ الۡقُرۡاٰنِ الۡمَجِیۡدِ ۚ﴿۱﴾

(ق)۔مراد اس سورہ میں قیامت کا ذکر۔ بہت بڑی شان والے اس قرآن کی قسم ہے۔(1)

بَلۡ عَجِبُوۡۤا اَنۡ جَآءَہُمۡ مُّنۡذِرٌ مِّنۡہُمۡ فَقَالَ الۡکٰفِرُوۡنَ ہٰذَا شَیۡءٌ عَجِیۡبٌ ۚ﴿۲﴾

لیکن ان لوگوں کو اس بات پر تعجب ہے کہ انہی میں سے ایک ڈرانے والا ان کے پاس آیا ہے، تو کافر کہتے ہیں کہ یہ ایک عجیب چیز ہے۔(2)

ءَاِذَا مِتۡنَا وَ کُنَّا تُرَابًا ۚ ذٰلِکَ رَجۡعٌۢ بَعِیۡدٌ ﴿۳﴾

کیا جب ہم مرجائیں گے اور مٹی ہوجائیں گے، تو دوبارہ زندہ ہوں گے؟ یہ تو بڑی بعید از عقل بات ہے۔(3)

قَدۡ عَلِمۡنَا مَا تَنۡقُصُ الۡاَرۡضُ مِنۡہُمۡ ۚ وَ عِنۡدَنَا کِتٰبٌ حَفِیۡظٌ ﴿۴﴾

ہم خوب جانتے ہیں ان اجزاء کو۔ جو زمین کھا کر ان میں سے کم کرتی ہے۔(یعنی ان کے جسم)۔اور ہمارے پاس تو ایک ایسی کتاب ہے جس میں سب کچھ محفوظ ہے۔(4)

بَلۡ کَذَّبُوۡا بِالۡحَقِّ لَمَّا جَآءَہُمۡ فَہُمۡ فِیۡۤ اَمۡرٍ مَّرِیۡجٍ ﴿۵﴾

بلکہ اصل بات تو یہ ہے کہ انہوں نے دین حق کو جھٹلایا جب وہ ان کے پاس آیا۔ پس وہ ایک الجھی ہوئی بات میں مبتلا ہیں۔(5)

اَفَلَمۡ یَنۡظُرُوۡۤا اِلَی السَّمَآءِ فَوۡقَہُمۡ کَیۡفَ بَنَیۡنٰہَا وَ زَیَّنّٰہَا وَ مَا لَہَا مِنۡ فُرُوۡجٍ ﴿۶﴾

کیا انہوں نے آسمان کی طرف نہیں دیکھا جو ان کے اوپر ہے کہ ہم نے اسے کس طرح بنایا ہے؟ اور خوشنما کیا ہے جس میں کوئی شگاف نہیں ہے۔(6)

وَ الۡاَرۡضَ مَدَدۡنٰہَا وَ اَلۡقَیۡنَا فِیۡہَا رَوَاسِیَ وَ اَنۡۢبَتۡنَا فِیۡہَا مِنۡ کُلِّ زَوۡجٍۭ بَہِیۡجٍ ۙ﴿۷﴾

اور ہم نے زمین کو پھیلایا۔ اور اس میں پہاڑ گاڑ دیئے۔ اور اس میں ہر قسم کی خوشنما چیزیں اگائیں۔(7)

تَبۡصِرَۃً وَّ ذِکۡرٰی لِکُلِّ عَبۡدٍ مُّنِیۡبٍ ﴿۸﴾

ہر اس بندے کی بصیرت اور یاددہانی کے لئے، جو اپنے رب کی طرف رجوع کرنے والا ہے۔(8)

وَ نَزَّلۡنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً مُّبٰرَکًا فَاَنۡۢبَتۡنَا بِہٖ جَنّٰتٍ وَّ حَبَّ الۡحَصِیۡدِ ۙ﴿۹﴾

اور ہم نے آسمان سے بابرکت پانی اتارا۔ اور اس سے باغات اور کاٹے جانے والی کھیتی کا غلہ اگایا۔(9)

وَ النَّخْلَ بٰسِقٰتٍ لَّهَا طَلْعٌ نَّضِيْدٌ ۙ﴿۱۰﴾

اور کھجور کے بلند و بالا درخت، جن میں تہ بہ تہ خوشے لگتے ہیں۔(10)

رِّزْقًا لِّلْعِبَادِ ۙ وَ اَحْيَيْنَا بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا ؕ كَذٰلِكَ الْخُرُوْجُ ﴿۱۱﴾

بندوں کی روزی کے لئے۔ اور ہم اس مردہ زمین کو زندہ کرتے ہیں۔ اسی طرح مُردوں کا زمین سے نکلنا ہوگا۔(11)

كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّ اَصْحٰبُ الرَّسِّ وَ ثَمُوْدُ ۙ﴿۱۲﴾ وَ عَادٌ وَّ فِرْعَوْنُ وَ اِخْوَانُ لُوْطٍ ۙ﴿۱۳﴾

ان سے پہلے نوحؑ کی قوم، اصحاب رس اور ثمود نے جھٹلایا۔(12) نیز عاد، فرعون، اور قوم لوطؑ نے۔(13)

وَّ اَصْحٰبُ الْاَيْكَةِ وَ قَوْمُ تُبَّعٍ ؕ كُلٌّ كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ وَعِيْدِ ﴿۱۴﴾

اور ایکہ والے اور تبع کی قوم۔ ان سب نے پیغمبروںؑ کو جھٹلایا۔ آخرکار میرے عذاب کے مستحق ٹھہرے۔(14)

اَفَعَيِيْنَا بِالْخَلْقِ الْاَوَّلِ ؕ بَلْ هُمْ فِيْ لَبْسٍ مِّنْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ﴿۱۵﴾

کیا ہم پہلی بار کی پیدائش سے تھک گئے ہیں؟ بلکہ یہ لوگ نئے سرے سے اٹھ کھڑے ہونے کے بارے میں شک میں مبتلا ہیں۔(15)

وَ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ وَ نَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهٖ نَفْسُهٗ ۚۖ وَ نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ ﴿۱۶﴾

بے شک ہم نے انسان کو پیدا کیا ہے۔ اور ہم وہ وسوسے جانتے ہیں جو اس کا نفس ڈالتا ہے۔ اور ہم اس کی شہ رگ سے بھی زیادہ اس کے قریب ہیں۔(16)

اِذْ يَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّيٰنِ عَنِ الْيَمِيْنِ وَ عَنِ الشِّمَالِ قَعِيْدٌ ﴿۱۷﴾

جبکہ دو لکھنے والے (کراماً کاتبین) ایک دائیں جانب بیٹھا ہے اور دوسرا بائیں جانب۔ اور ہر چیز کو لکھ رہے ہیں۔(17)

مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ ﴿۱۸﴾

وہ کوئی لفظ بھی نہیں بولتا مگر یہ کہ اس کے پاس نگران تیار موجود ہوتا ہے۔(18)

وَ جَآءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ؕ ذٰلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيْدُ ﴿۱۹﴾

اور موت کی بے ہوشی یقیناً آ کر رہے گی۔ یہی وہ چیز ہے جس سے تو بھاگتا تھا۔(19)

وَ نُفِخَ فِي الصُّوْرِ ؕ ذٰلِكَ يَوْمُ الْوَعِيْدِ ﴿۲۰﴾ وَ جَآءَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّعَهَا سَآئِقٌ وَّ شَهِيْدٌ ﴿۲۱﴾

اور صور پھونکا جائے گا یہی وہ دن ہے جس کا خوف دلایا جاتا تھا۔(20) اور ہر شخص اس طرح آئے گا کہ اس کے ساتھ ہانکنے والا اور ایک گواہ ہوگا۔(21)

لَقَدْ كُنْتَ فِيْ غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَآءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيْدٌ ﴿۲۲﴾

تو اس دن سے غفلت میں رہا۔ تو آج ہم نے تیری آنکھوں سے تیرا پردہ ہٹا دیا۔ سو آج تیری نگاہ بڑی تیز ہے۔(22)

وَ قَالَ قَرِيْنُهٗ هٰذَا مَا لَدَيَّ عَتِيْدٌ ؕ﴿۲۳﴾

اور اس پر متعین فرشتہ کہے گا کہ جو میرے پاس اس کا اعمال نامہ تھا وہ حاضر ہے۔(23)

اَلۡقِيَا فِىۡ جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيۡدٍۙ‏ ﴿۲۴﴾

تم دونوں جہنم میں جھونک دو ہر بڑے کافر کو جو حق سے دشمنی رکھتا تھا۔(24)

مَّنَّاعٍ لِّلۡخَيۡرِ مُعۡتَدٍ مُّرِيۡبِۙ‏ ﴿۲۵﴾

جو نیکی و خیرات سے بڑا روکنے والا، حد سے بڑھنے والا اور شک کرنے والا اور دوسروں کو شک میں ڈالنے والا تھا۔(25)

اۨلَّذِىۡ جَعَلَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَاَلۡقِيٰهُ فِى الۡعَذَابِ الشَّدِيۡدِ‏ ﴿۲۶﴾

جس نے اللہ کے ساتھ اوروں کو بھی خدا بنا رکھا تھا۔ پس اس کو سخت عذاب میں جھونک دو۔(26)

قَالَ قَرِيۡنُهٗ رَبَّنَا مَاۤ اَطۡغَيۡتُهٗ وَلٰـكِنۡ كَانَ فِىۡ ضَلٰلٍۢ بَعِيۡدٍ‏ ﴿۲۷﴾

اس کا ساتھی (شیطان) کہے گا اے ہمارے پروردگار! میں نے تو اسے سرکش نہیں بنایا تھا مگر وہ خود ہی سخت گمراہی میں تھا۔(27)

قَالَ لَا تَخۡتَصِمُوۡا لَدَىَّ وَقَدۡ قَدَّمۡتُ اِلَيۡكُمۡ بِالۡوَعِيۡدِ‏ ﴿۲۸﴾

ارشاد ہوگا میرے سامنے جھگڑا نہ کرو۔ اور میں نے تو تمہیں پہلے ہی عذاب سے ڈرا دیا تھا۔(28)

مَا يُبَدَّلُ الۡقَوۡلُ لَدَىَّ وَمَاۤ اَنَا بِظَلَّامٍ لِّلۡعَبِيۡدِ‏ ﴿۲۹﴾

میرے ہاں بات بدلی نہیں جاتی۔ اور نہ ہی میں بندوں پر ظلم کرنے والا ہوں۔(29)

يَوۡمَ نَـقُوۡلُ لِجَهَـنَّمَ هَلِ امۡتَلَـئْتِ وَتَقُوۡلُ هَلۡ مِنۡ مَّزِيۡدٍ‏ ﴿۳۰﴾

اس دن ہم جہنم سے کہیں گے کیا تو بھر گئی ہے؟ اور وہ کہے گی کیا کچھ اور بھی ہے؟(30)

وَاُزۡلِفَتِ الۡجَـنَّةُ لِلۡمُتَّقِيۡنَ غَيۡرَ بَعِيۡدٍ‏ ﴿۳۱﴾

اور جنت پرہیزگاروں کے قریب کر دی جائے گی اور دور نہیں ہو گی۔(31)

هٰذَا مَا تُوۡعَدُوۡنَ لِكُلِّ اَوَّابٍ حَفِيۡظٍ‌ۚ‏ ﴿۳۲﴾

یہ جنت وہ ہے جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا تم میں سے ہر اس شخص کے لئے جو اللہ کی طرف رجوع کرنے والا اور حدودِ الٰہی کی بڑی حفاظت کرنے والا ہے۔(32)

مَنۡ خَشِىَ الرَّحۡمٰنَ بِالۡغَيۡبِ وَجَآءَ بِقَلۡبٍ مُّنِيۡبِۙ‏ ﴿۳۳﴾

جو بن دیکھے، رحمٰن سے ڈرتا ہے۔ اور ایسے دل کے ساتھ آیا ہے۔ جو اللہ کی طرف رجوع کرنے والا ہے۔(33)

اۨدۡخُلُوۡهَا بِسَلٰمٍ‌ ؕ ذٰلِكَ يَوۡمُ الۡخُلُوۡدِ‏ ﴿۳۴﴾

تم اس جنت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ۔ یہ حیات ابدی کا دن ہے۔(34)

لَهُمۡ مَّا يَشَآءُوۡنَ فِيۡهَا وَلَدَيۡنَا مَزِيۡدٌ‏ ﴿۳۵﴾

وہاں ان کیلئے وہ سب کچھ ہوگا جو وہ چاہیں گے۔اور ہمارے پاس تو ان کے لئے اور بھی زیادہ ہے۔(35)

وَ كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ هُمْ اَشَدُّ مِنْهُمْ بَطْشًا فَنَقَّبُوْا فِی الْبِلَادِ ؕ هَلْ مِنْ مَّحِیْصٍ ﴿۳۶﴾

اور ہم (کفارِ مکہ) سے پہلے کتنی ہی قوموں کو ہلاک کر چکے ہیں جو قوت و طاقت میں ان سے زیادہ طاقتور تھیں۔ وہ مختلف شہروں میں گھومتے پھرتے تھے۔تو جب عذاب آیا تو ان کے لیے کوئی بچنے کی جگہ تھی؟(36)

اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰی لِمَنْ كَانَ لَهٗ قَلْبٌ اَوْ اَلْقَی السَّمْعَ وَ هُوَ شَهِیْدٌ ﴿۳۷﴾

اس میں بڑی نصیحت ہے اس کے لئے جس کے پاس غور و فکر کی صلاحیت ہو، یا پوری توجہ سے دماغ کو حاضر کر کے بات سنے۔(37)

وَ لَقَدْ خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَ مَا بَیْنَهُمَا فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ۖۗ وَّ مَا مَسَّنَا مِنْ لُّغُوْبٍ ﴿۳۸﴾

بے شک ہم نے آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے کو چھ دن میں پیدا کیا ہے۔اور ہم کو تھکان نے چھوا تک نہیں۔(38)

فَاصْبِرْ عَلٰی مَا یَقُوْلُوْنَ وَ سَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَ قَبْلَ الْغُرُوْبِ ﴿۳۹﴾ۚ

وہ لوگ جو کچھ کہتے ہیں اس پر صبر کیجئے۔اور سورج کے طلوع ہونے اور غروب سے پہلے اپنے پروردگار کی حمد کی تسبیح کیجئے۔(39)

وَ مِنَ الَّیْلِ فَسَبِّحْهُ وَ اَدْبَارَ السُّجُوْدِ ﴿۴۰﴾

اور رات کے کچھ حصے میں اس کی تسبیح کیجئے۔اور ہر نماز کے بعد بھی۔ (40)

وَ اسْتَمِعْ یَوْمَ یُنَادِ الْمُنَادِ مِنْ مَّكَانٍ قَرِیْبٍ ﴿۴۱﴾ۙ

اور اس دن کا حال غور سے سنو۔ جب ایک منادی بہت قریب سے ندا دے گا۔(41)

یَّوْمَ یَسْمَعُوْنَ الصَّیْحَةَ بِالْحَقِّ ؕ ذٰلِكَ یَوْمُ الْخُرُوْجِ ﴿۴۲﴾

جس دن یقیناً سب لوگ ایک زوردار آواز سنیں گے۔ وہی دن قبروں سے نکلنے کا ہوگا۔(42)

اِنَّا نَحْنُ نُحْیٖ وَ نُمِیْتُ وَ اِلَیْنَا الْمَصِیْرُ ﴿۴۳﴾ۙ

یقیناً ہم ہی زندہ کرتے ہیں اور ہم ہی مارتے ہیں۔اور ہماری ہی طرف سب کو لوٹ کر آنا ہے۔(43)

یَوْمَ تَشَقَّقُ الْاَرْضُ عَنْهُمْ سِرَاعًا ؕ ذٰلِكَ حَشْرٌ عَلَیْنَا یَسِیْرٌ ﴿۴۴﴾

اس دن زمین ان پر پھٹ جائے گی اور وہ تیز تیز برآمد ہوں گے۔یہ جمع کرنا ہمارے لئے بالکل آسان ہے۔(44)

نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا یَقُوْلُوْنَ وَ مَاۤ اَنْتَ عَلَیْهِمْ بِجَبَّارٍ ۫ فَذَكِّرْ بِالْقُرْاٰنِ مَنْ یَّخَافُ وَعِیْدِ ﴿۴۵﴾

جو کچھ لوگ کہتے ہیں ہم خوب جانتے ہیں۔اور آپ ان پر زبردستی کرنے والے نہیں ہیں۔پس آپ قرآن کے ذریعہ سے اسے نصیحت کریں جو میرے ڈرانے سے ڈر جائے۔(45)

❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁

51۔ سورہ الذّاریات

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

میں شروع کرتا ہوں اللہ کے نام کے ساتھ، جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے۔

وَالذّٰرِيٰتِ ذَرۡوًا ۙ﴿۱﴾ فَالۡحٰمِلٰتِ وِقۡرًا ۙ﴿۲﴾

قسم ہے ان ہواؤں کی جو گرد و غبار اڑاتی ہیں۔(1) پھر پانی سے لدے ہوئے بادل اٹھاتی ہیں۔(2)

فَالۡجٰرِيٰتِ يُسۡرًا ۙ﴿۳﴾ فَالۡمُقَسِّمٰتِ اَمۡرًا ۙ﴿۴﴾

پھر سبک رفتاری کے ساتھ چلتی ہیں۔(3) پھر ایک بڑے کام (بارش) کی تقسیم کرتی ہیں۔(4)

اِنَّمَا تُوۡعَدُوۡنَ لَصَادِقٌ ۙ﴿۵﴾ وَّاِنَّ الدِّيۡنَ لَوَاقِعٌ ؕ﴿۶﴾

بے شک تم سے جو وعدہ کیا گیا ہے وہ سچا ہے۔(5) اور بے شک جزا و سزا ضرور واقع ہونے والی ہے۔(6)

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الۡحُبُكِ ۙ﴿۷﴾ اِنَّكُمۡ لَفِىۡ قَوۡلٍ مُّخۡتَلِفٍ ۙ﴿۸﴾

اور قسم ہے راستوں والے آسمان کی۔(7) (آخرت کے بارے میں) تم مختلف باتوں میں پڑے ہوئے ہو۔(8)

يُّؤۡفَكُ عَنۡهُ مَنۡ اُفِكَ ؕ﴿۹﴾

اس سے پھرتا وہی ہے۔ جو حق سے پھرا ہوا ہو۔(9)

قُتِلَ الۡخَـرّٰصُوۡنَ ۙ﴿۱۰﴾ الَّذِيۡنَ هُمۡ فِىۡ غَمۡرَةٍ سَاهُوۡنَ ۙ﴿۱۱﴾

غارت ہوں اٹکل پچو باتیں بنانے والے۔(10) جو غفلت کے عالم میں مدہوش ہیں۔(11)

يَسۡـئَلُوۡنَ اَيَّانَ يَوۡمُ الدِّيۡنِ ؕ﴿۱۲﴾ يَوۡمَ هُمۡ عَلَى النَّارِ يُفۡتَنُوۡنَ ﴿۱۳﴾

وہ پوچھتے ہیں کہ جزا و سزا کا دن کب آئے گا؟(12) جس دن یہ لوگ آگ میں تپائے جائیں گے۔(13)

ذُوۡقُوۡا فِتۡنَتَكُمۡ ؕ هٰذَا الَّذِىۡ كُنۡتُمۡ بِهٖ تَسۡتَعۡجِلُوۡنَ ﴿۱۴﴾

ان سے کہا جائے گا کہ اپنی شرارتوں کا مزا چکھو۔ یہی وہ عذاب ہے جس کی تم جلدی کیا کرتے تھے۔(14)

اِنَّ الۡمُتَّقِيۡنَ فِىۡ جَنّٰتٍ وَّ عُيُوۡنٍۙ ﴿۱۵﴾

بے شک پرہیزگار لوگ چشموں اور باغات میں ہوں گے۔(15)

اٰخِذِيۡنَ مَاۤ اٰتٰٮهُمۡ رَبُّهُمۡ‌ ؕ اِنَّهُمۡ كَانُوۡا قَبۡلَ ذٰلِكَ مُحۡسِنِيۡنَ ؕ ﴿۱۶﴾

اوران کا پروردگار جو کچھ انہیں عطا کرے گا وہ لے رہے ہوں گے۔ بے شک وہ اس دن سے پہلے دنیا میں نیکوکار تھے۔(16)

كَانُوۡا قَلِيۡلًا مِّنَ الَّيۡلِ مَا يَهۡجَعُوۡنَ ﴿۱۷﴾ وَبِالۡاَسۡحَارِ هُمۡ يَسۡتَغۡفِرُوۡنَ ﴿۱۸﴾

یہ لوگ رات کو بہت کم سویا کرتے تھے۔(17) اور صبح سحر کے وقت مغفرت طلب کیا کرتے تھے۔(18)

وَفِىۡۤ اَمۡوَالِهِمۡ حَقٌّ لِّلسَّآئِلِ وَالۡمَحۡرُوۡمِ ﴿۱۹﴾

اوران کے مالوں میں سے سوال کرنے والے اور سوال نہ کرنے والے محتاج، سب کا حصہ تھا۔(19)

وَفِى الۡاَرۡضِ اٰيٰتٌ لِّلۡمُوۡقِنِيۡنَۙ ﴿۲۰﴾

اور یقین کرنے والوں کے لئے زمین میں ہماری قدرت کی نشانیاں ہیں۔(20)

وَفِىۡۤ اَنۡفُسِكُمۡ‌ ؕ اَفَلَا تُبۡصِرُوۡنَ ﴿۲۱﴾

اور خود تمہارے وجود کے اندر بھی۔ کیا تم دیکھتے نہیں ہو؟(21)

وَفِى السَّمَآءِ رِزۡقُكُمۡ وَمَا تُوۡعَدُوۡنَ ﴿۲۲﴾

اور آسمان میں تمہاری روزی بھی ہے۔ اور وہ چیز بھی جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے۔(یعنی قیامت بھی حق ہے)۔(22)

فَوَرَبِّ السَّمَآءِ وَالۡاَرۡضِ اِنَّهٗ لَحَقٌّ مِّثۡلَ مَاۤ اَنَّكُمۡ تَنۡطِقُوۡنَ ﴿۲۳﴾

پس قسم ہے آسمان اور زمین کے پروردگار کی۔ کہ یہ بات ایسے ہی حق ہے جیسا کہ تمہارا بولنا حق ہے۔(23)

هَلۡ اَتٰٮكَ حَدِيۡثُ ضَيۡفِ اِبۡرٰهِيۡمَ الۡمُكۡرَمِيۡنَۘ ﴿۲۴﴾

کیا آپ تک ابراہیمؑ کے معزز مہمانوں کی بات پہنچی ہے؟(24)

اِذۡ دَخَلُوۡا عَلَيۡهِ فَقَالُوۡا سَلٰمًا‌ ؕ قَالَ سَلٰمٌ‌ ۚ قَوۡمٌ مُّنۡكَرُوۡنَ‌ۚ ﴿۲۵﴾

کہ جب وہ ان کے پاس آئے تو سلام کیا۔ آپؑ نے بھی جواب میں سلام کیا۔ پھر دل میں کہا کچھ اجنبی لوگ ہیں۔(25)

فَرَاغَ اِلٰٓى اَهۡلِهٖ فَجَآءَ بِعِجۡلٍ سَمِيۡنٍۙ ﴿۲۶﴾

پس چپکے سے اپنے گھر والوں کے پاس گئے۔ اور تھوڑی دیر میں ایک موٹا تازہ بھنا ہوا بچھڑا لے آئے۔(26)

فَقَرَّبَهٗۤ اِلَيۡهِمۡ قَالَ اَلَا تَاۡكُلُوۡنَ ﴿۲۷﴾

جسے مہمانوں کے سامنے پیش کیا۔ مگر جب انہوں نے ہاتھ نہ بڑھائے تو کہا آپ کھاتے کیوں نہیں؟(27)

فَاَوۡجَسَ مِنۡهُمۡ خِيۡفَةً ؕ قَالُوۡا لَا تَخَفۡ ؕ وَبَشَّرُوۡهُ بِغُلٰمٍ عَلِيۡمٍ ﴿۲۸﴾

مگر جب انہوں نے پھر بھی کچھ نہ کھایا تو آپؑ نے ان لوگوں سے اپنے اندر کچھ خوف محسوس کیا۔ان مہمانوں نے اپنے بارے میں بتایا اور کہا ڈرو نہیں!اور پھر انہیں ایک صاحبِ علم بیٹے کی ولادت کی خوشخبری دی۔(28)

فَاَقۡبَلَتِ امۡرَاَتُهٗ فِىۡ صَرَّةٍ فَصَكَّتۡ وَجۡهَهَا وَقَالَتۡ عَجُوۡزٌ عَقِيۡمٌ ﴿۲۹﴾

پس ان کی بیوی آگے بڑھی اور حیرت میں آکر اپنے منہ پر ہاتھ مار کر کہا کہ میں تو بوڑھی ہوں اور ساتھ ہی بانجھ۔(29)

قَالُوۡا كَذٰلِكِ ۙ قَالَ رَبُّكِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الۡحَكِيۡمُ الۡعَلِيۡمُ ﴿۳۰﴾

انہوں نے کہا ہاں ہمیں پتا ہے۔مگر تیرے پروردگار کا یہی حکم ہے۔بیشک وہ حکیم وعلیم ہے۔(30)

قَالَ فَمَا خَطۡبُكُمۡ اَيُّهَا الۡمُرۡسَلُوۡنَ ﴿۳۱﴾

(حضرت ابرہیم علیہ السلام) نے کہا کہ اے فرشتو! تمہارا آنے کا کیا مقصد ہے؟(31)

قَالُوۡۤا اِنَّاۤ اُرۡسِلۡنَاۤ اِلٰى قَوۡمٍ مُّجۡرِمِيۡنَ ۙ﴿۳۲﴾

انہوں نے کہا کہ ہم ایک مجرم قوم (قومِ لوطؑ) کی طرف بھیجے گئے ہیں۔(32)

لِنُرۡسِلَ عَلَيۡهِمۡ حِجَارَةً مِّنۡ طِيۡنٍ ۙ﴿۳۳﴾

تا کہ ہم ان پر سخت مٹی کے پتھر برسائیں۔(33)

مُّسَوَّمَةً عِنۡدَ رَبِّكَ لِلۡمُسۡرِفِيۡنَ ﴿۳۴﴾

جو آپؐ کے پروردگار کی طرف سے نشان لگے ہوئے ہیں۔حد سے بڑھنے والوں کیلئے یہ عذاب ہے۔(34)

فَاَخۡرَجۡنَا مَنۡ كَانَ فِيۡهَا مِنَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ۚ﴿۳۵﴾ فَمَا وَجَدۡنَا فِيۡهَا غَيۡرَ بَيۡتٍ مِّنَ الۡمُسۡلِمِيۡنَ ۚ﴿۳۶﴾

سو وہاں جتنے اہلِ ایمان تھے ہم نے ان کو نکال لیا۔(35) اور ہم نے ایک گھر کے سوا مسلمانوں کا کوئی اور گھر نہ پایا۔(36)

وَتَرَكۡنَا فِيۡهَاۤ اٰيَةً لِّلَّذِيۡنَ يَخَافُوۡنَ الۡعَذَابَ الۡاَلِيۡمَ ؕ﴿۳۷﴾

اور ہم نے اس واقعہ میں ایک نشانی چھوڑ دی ہے ان لوگوں کے لئے جو دردناک عذاب سے ڈرتے ہیں۔(37)

وَفِىۡ مُوۡسٰٓى اِذۡ اَرۡسَلۡنٰهُ اِلٰى فِرۡعَوۡنَ بِسُلۡطٰنٍ مُّبِيۡنٍ ﴿۳۸﴾

اور موسیٰؑ کے قصہ میں بھی ایک نشانی ہے۔جب ہم نے ان کو فرعون کے پاس ایک واضح معجزہ کے ساتھ بھیجا۔(38)

فَتَوَلّٰى بِرُكۡنِهٖ وَقَالَ سٰحِرٌ اَوۡ مَجۡنُوۡنٌ ﴿۳۹﴾

تو اس نے اپنی طاقت کے بل بوتے پر منہ پھیرا۔اور کہا کہ یہ شخص جادوگر ہے یا دیوانہ؟(39)

فَاَخَذْنٰهُ وَ جُنُوْدَهٗ فَنَبَذْنٰهُمْ فِی الْیَمِّ وَ هُوَ مُلِیْمٌ ﴿۴۰﴾

انجامِ کار ہم نے اسے اور اس کے لشکر کو پکڑا۔ اور سب کو سمندر میں پھینک دیا۔ حالانکہ وہ قابلِ ملامت تھا۔(40)

وَ فِیْ عَادٍ اِذْ اَرْسَلْنَا عَلَیْهِمُ الرِّیْحَ الْعَقِیْمَ ﴿۴۱﴾

اور قوم عاد کی داستان میں بھی نشانی موجود ہے۔ جب ہم نے ان پر ایک ایسی منحوس ہوا بھیجی۔(41)

مَا تَذَرُ مِنْ شَیْءٍ اَتَتْ عَلَیْهِ اِلَّا جَعَلَتْهُ كَالرَّمِیْمِ ﴿۴۲﴾

جو جس چیز سے بھی گزرتی تھی اسے ریزہ ریزہ کر دیتی تھی۔(42)

وَ فِیْ ثَمُوْدَ اِذْ قِیْلَ لَهُمْ تَمَتَّعُوْا حَتّٰى حِیْنٍ ﴿۴۳﴾

اور قوم ثمود کی سرگزشت میں بھی ایک نشانی ہے۔ جب ان سے کہا گیا کہ تم ایک خاص وقت تک دنیا کی نعمتوں سے فائدہ اٹھالو۔(43)

فَعَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ وَ هُمْ یَنْظُرُوْنَ ﴿۴۴﴾

تو انہوں نے اپنے پروردگار کے حکم سے سرکشی کی۔ تو ان کو ایک کڑک نے پکڑ لیا۔ حالانکہ وہ دیکھ رہے تھے۔(44)

فَمَا اسْتَطَاعُوْا مِنْ قِیَامٍ وَّ مَا كَانُوْا مُنْتَصِرِیْنَ ﴿۴۵﴾

اس کے بعد وہ نہ تو اٹھ سکے اور نہ ہی اپنا بچاؤ کر سکے۔(45)

وَ قَوْمَ نُوْحٍ مِّنْ قَبْلُ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِیْنَ ﴿۴۶﴾

اور قومِ نوحؑ کا بھی اس سے پہلے یہی حال ہوا۔ ہم نے اسے ہلاک کر دیا۔ کیونکہ وہ بڑے نافرمان لوگ تھے۔(46)

وَ السَّمَآءَ بَنَیْنٰهَا بِاَیْىدٍ وَّ اِنَّا لَمُوْسِعُوْنَ ﴿۴۷﴾

اور ہم نے آسمان کو اپنی قدرت سے بنایا۔ اور بیشک ہم اسے مزید پھیلا رہے ہیں۔(47)

وَ الْاَرْضَ فَرَشْنٰهَا فَنِعْمَ الْمٰهِدُوْنَ ﴿۴۸﴾

اور ہم نے زمین کا فرش بچھایا۔ تو ہم کتنا اچھا فرش بچھانے والے ہیں۔(48)

وَ مِنْ كُلِّ شَیْءٍ خَلَقْنَا زَوْجَیْنِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿۴۹﴾

اور ہم نے ہر چیز کے جوڑے پیدا کئے۔ تاکہ تم نصیحت حاصل کرو۔(49)

فَفِرُّوْۤا اِلَى اللّٰهِ ؕ اِنِّیْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿۵۰﴾

بس تم اللہ کی طرف دوڑو۔ میں تمہیں اس سے کھلا ہوا ڈرانے والا ہوں۔(50)

وَ لَا تَجْعَلُوْا مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ؕ اِنِّیْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿۵۱﴾

اور اللہ کے ساتھ کوئی اور خدا نہ بناؤ۔ بے شک میں تمہیں اس سے کھلا ہوا ڈرانے والا ہوں۔(51)

كَذٰلِكَ مَآ اَتَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا قَالُوْا سَاحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ ۝

اسی طرح وہ لوگ جو ان سے پہلے گزرے ہیں ان کے پاس کوئی ایسا رسول نہیں آیا۔ جسے انہوں نے جادوگر یا دیوانہ نہ کہا ہو۔(52)

اَتَوَاصَوْا بِهٖ ۚ بَلْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُوْنَ ۝

اور کیا یہ ایک دوسرے کو اس بات کی وصیت کرتے آرہے ہیں؟ (نہیں) بلکہ یہ لوگ سرکش ہیں۔(53)

فَتَوَلَّ عَنْهُمْ فَمَآ اَنْتَ بِمَلُوْمٍ ۝

سو آپؐ ان سے منہ پھیر لیجئے۔ آپؐ پر کوئی الزام نہیں ہے۔(54)

وَّ ذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝

اور انہیں سمجھاتے رہئے۔ کہ یہ یاددہانی ایمان والوں کو فائدہ پہنچاتی ہے۔(55)

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ۝

اور میں نے جنوں اور انسانوں کو صرف اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا ہے۔(56)

مَآ اُرِيْدُ مِنْهُمْ مِّنْ رِّزْقٍ وَّمَآ اُرِيْدُ اَنْ يُّطْعِمُوْنِ ۝

میں ان سے روزی نہیں چاہتا۔ اور نہ یہ چاہتا ہوں کہ وہ مجھے کھلائیں۔(57)

اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ ۝

بے شک اللہ بڑا روزی دینے والا ہے۔ قوت والا اور بڑا مضبوط ہے۔(58)

فَاِنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ذَنُوْبًا مِّثْلَ ذَنُوْبِ اَصْحٰبِهِمْ فَلَا يَسْتَعْجِلُوْنِ ۝

جو لوگ ظالم ہیں ان کیلئے عذاب کا ویسا ہی حصہ ہے جیسا ان جیسے ظالموں کا تھا۔ پس وہ جلدی نہ کریں۔(59)

فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ يَّوْمِهِمُ الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ ۝

انجامِ کار تباہی ہے کافروں کے لئے اس دن۔ جس کا ان سے وعدہ کیا جارہا ہے۔(60)

52۔ سورہ الطّور

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

میں شروع کرتا ہوں اللہ کے نام کے ساتھ، جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے۔

وَالطُّوۡرِ ۙ﴿۱﴾ وَ کِتٰبٍ مَّسۡطُوۡرٍ ۙ﴿۲﴾ فِیۡ رَقٍّ مَّنۡشُوۡرٍ ۙ﴿۳﴾

قسم ہے طور پہاڑ کی۔(1) اور ایک کتاب کی جو لکھی ہوئی ہے۔(2) کھلے ورق میں۔(3)

وَّ الۡبَیۡتِ الۡمَعۡمُوۡرِ ۙ﴿۴﴾ وَ السَّقۡفِ الۡمَرۡفُوۡعِ ۙ﴿۵﴾ وَ الۡبَحۡرِ الۡمَسۡجُوۡرِ ۙ﴿۶﴾

اور قسم ہے اس گھر کی جو آباد ہے۔(4) اور اس چھت (آسمان) کی جو بلند ہے۔(5) اور اس سمندر کی جو موجزن ہے۔(6)

اِنَّ عَذَابَ رَبِّکَ لَوَاقِعٌ ۙ﴿۷﴾ مَّا لَہٗ مِنۡ دَافِعٍ ۙ﴿۸﴾

بے شک تمہارے پروردگار کا عذاب واقع ہونے والا ہے۔(7) جس کو ٹالنے والا کوئی نہیں ہے۔(8)

یَّوۡمَ تَمُوۡرُ السَّمَآءُ مَوۡرًا ۙ﴿۹﴾ وَّ تَسِیۡرُ الۡجِبَالُ سَیۡرًا ﴿ؕ۱۰﴾ فَوَیۡلٌ یَّوۡمَئِذٍ لِّلۡمُکَذِّبِیۡنَ ﴿ۙ۱۱﴾

جس دن آسمان تھرتھرانے لگے گا۔(9) اور پہاڑ چلنے لگیں گے۔(10) پس تباہی ہوگی اس دن جھٹلانے والوں کیلئے۔(11)

الَّذِیۡنَ ہُمۡ فِیۡ خَوۡضٍ یَّلۡعَبُوۡنَ ﴿ۘ۱۲﴾

جو بے ہودہ اور فضول باتوں میں کھیل رہے ہیں۔(12)

یَوۡمَ یُدَعُّوۡنَ اِلٰی نَارِ جَہَنَّمَ دَعًّا ﴿ؕ۱۳﴾ ہٰذِہِ النَّارُ الَّتِیۡ کُنۡتُمۡ بِہَا تُکَذِّبُوۡنَ ﴿۱۴﴾

جس دن ان کو دھکیل دھکیل کر آتش دوزخ کی طرف لایا جائے گا۔(13) یہی ہے وہ آگ جسے تم جھٹلاتے تھے۔(14)

اَفَسِحۡرٌ ہٰذَاۤ اَمۡ اَنۡتُمۡ لَا تُبۡصِرُوۡنَ ﴿ۚ۱۵﴾

کیا یہ (آگ) جادو ہے؟ یا تمہیں نظر نہیں آتا؟(15)

اِصۡلَوۡہَا فَاصۡبِرُوۡۤا اَوۡ لَا تَصۡبِرُوۡا ۚ سَوَآءٌ عَلَیۡکُمۡ ؕ اِنَّمَا تُجۡزَوۡنَ مَا کُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۱۶﴾

پس اس میں داخل ہو جاؤ! اب تم صبر کرو یا نہ کرو، تمہارے لیے برابر ہے۔ تمہیں ویسا ہی بدلہ دیا جائے گا جیسے تم اعمال کیا کرتے تھے۔(16)

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّ نَعِيْمٍ ۙ﴿۱۷﴾

بے شک پرہیز گار لوگ باغات اور نعمتوں میں ہوں گے۔(17)

فٰكِهِيْنَ بِمَاۤ اٰتٰىهُمْ رَبُّهُمْ ۚ وَ وَقٰىهُمْ رَبُّهُمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ﴿۱۸﴾

وہ خوش ہوں گے ان نعمتوں سے جو ان کا پروردگار انہیں عطا فرمائے گا۔اور ان کا پروردگار انہیں دوزخ کے عذاب سے بچائے گا۔(18)

كُلُوْا وَ اشْرَبُوْا هَنِيْٓـًٔۢا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۙ﴿۱۹﴾

(ارشاد ہوگا) کھاؤ اور پیو خوشی کے ساتھ، ان اعمال کے صلہ میں جو تم کرتے تھے۔(19)

مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى سُرُرٍ مَّصْفُوْفَةٍ ۚ وَ زَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ ﴿۲۰﴾

وہ بچھے ہوئے پلنگوں پر تکیہ لگائے ہوئے ہوں گے۔اور ہم ان کی بڑی آنکھوں والی حوروں سے شادی کر دیں گے۔(20)

وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ اتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِاِيْمَانٍ اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَ مَاۤ اَلَتْنٰهُمْ مِّنْ عَمَلِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ ؕ

كُلُّ امْرِیًٔۢ بِمَا كَسَبَ رَهِيْنٌ ﴿۲۱﴾

اور جو لوگ ایمان لائے اور ان کی اولاد نے بھی ایمان کے ساتھ ان کی پیروی کی۔تو ہم ان کی اولاد کو جنت میں ان کے ساتھ ملا دیں گے۔اور ان کے اعمال میں کچھ بھی کمی نہیں کریں گے۔ہر شخص اپنے عمل کے بدلے میں گروی ہے۔(21)

وَ اَمْدَدْنٰهُمْ بِفَاكِهَةٍ وَّ لَحْمٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ ﴿۲۲﴾

اور ہم انہیں پسند کے پھل اور گوشت دیتے رہیں گے۔(22)

يَتَنَازَعُوْنَ فِيْهَا كَاْسًا لَّا لَغْوٌ فِيْهَا وَ لَا تَاْثِيْمٌ ﴿۲۳﴾

ایک دوسرے سے لیتے ہیں وہ جام، جس میں نہ بیہودگی اور نہ گناہ کا کام ہوگا۔(23)

وَ يَطُوْفُ عَلَيْهِمْ غِلْمَانٌ لَّهُمْ كَاَنَّهُمْ لُؤْلُؤٌ مَّكْنُوْنٌ ﴿۲۴﴾

اور ان کے خدمت گار لڑکے ان کے ارد گرد پھریں گے۔گویا وہ موتی ہیں چھپا کر رکھے گئے۔(24)

وَ اَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ ﴿۲۵﴾

وہ (جنتی) ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہوکر باہم سوال و جواب کریں گے۔(25)

قَالُوْۤا اِنَّا كُنَّا قَبْلُ فِيْۤ اَهْلِنَا مُشْفِقِيْنَ ﴿۲۶﴾

وہ کہیں گے کہ ہم اس سے پہلے اپنے گھر والوں کے پاس (آخرت سے) ڈرتے رہتے تھے۔(26)

فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَ وَقٰىنَا عَذَابَ السَّمُوْمِ ﴿۲۷﴾

پس اللہ نے ہم پر اپنا فضل و کرم فرمایا۔اور ہمیں گرم لو کے عذاب سے بچا لیا۔(27)

اِنَّا كُنَّا مِنۡ قَبۡلُ نَدۡعُوۡهُ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الۡبَرُّ الرَّحِيۡمُ ۝٢٨

بے شک ہم اس سے پہلے دنیا میں بھی اسی کو پکارا کرتے تھے۔ یقیناً وہ بڑا احسان کرنے والا، بڑا رحم کرنے والا ہے۔(28)

فَذَكِّرۡ فَمَاۤ اَنۡتَ بِنِعۡمَتِ رَبِّكَ بِكَاهِنٍ وَّلَا مَجۡنُوۡنٍ ؕ ۝٢٩

آپؐ نصیحت کرتے رہیے! کہ آپؐ اپنے پروردگار کے فضل وکرم سے نہ کاہن ہیں اور نہ مجنون۔(29)

اَمۡ يَقُوۡلُوۡنَ شَاعِرٌ نَّتَرَبَّصُ بِهٖ رَيۡبَ الۡمَنُوۡنِ ۝٣٠

کیا وہ یہ کہتے ہیں کہ یہ ایک شاعر ہیں اور ہم ان کے بارے میں گردشِ زمانہ کا انتظار کر رہے ہیں؟(30)

قُلۡ تَرَبَّصُوۡا فَاِنِّىۡ مَعَكُمۡ مِّنَ الۡمُتَرَبِّصِيۡنَ ؕ ۝٣١

آپ کہئے! کہ تم انتظار کرو۔ میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرنے والوں میں سے ہوں۔(31)

اَمۡ تَاۡمُرُهُمۡ اَحۡلَامُهُمۡ بِهٰذَاۤ اَمۡ هُمۡ قَوۡمٌ طَاغُوۡنَ ۚ ۝٣٢

کیا ان کی عقلیں ان کو ان فضول باتوں کا حکم دیتی ہیں یا یہ سرکش لوگ ہیں؟(32)

اَمۡ يَقُوۡلُوۡنَ تَقَوَّلَهٗ ۚ بَلْ لَّا يُؤۡمِنُوۡنَ ۚ ۝٣٣

یا وہ یہ کہتے ہیں کہ رسولؐ نے خود قرآن گھڑ لیا ہے؟ بلکہ اصل بات یہ ہے کہ وہ ایمان لانا ہی نہیں چاہتے۔(33)

فَلۡيَاۡتُوۡا بِحَدِيۡثٍ مِّثۡلِهٖۤ اِنۡ كَانُوۡا صٰدِقِيۡنَ ؕ ۝٣٤

اگر وہ سچے ہیں تو پھر ایسا کلام لے آئیں۔(34)

اَمۡ خُلِقُوۡا مِنۡ غَيۡرِ شَىۡءٍ اَمۡ هُمُ الۡخٰلِقُوۡنَ ؕ ۝٣٥

یا وہ بغیر کسی خالق کے پیدا کئے گئے ہیں یا وہ خود اپنے پیدا کرنے والے ہیں؟(35)

اَمۡ خَلَقُوا السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ ۚ بَلْ لَّا يُوۡقِنُوۡنَ ؕ ۝٣٦

یا انہوں نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے؟ بلکہ وہ یقین ہی نہیں رکھتے۔(36)

اَمۡ عِنۡدَهُمۡ خَزَآئِنُ رَبِّكَ اَمۡ هُمُ الۡمُصَۜيۡطِرُوۡنَ ؕ ۝٣٧

یا ان کے پاس آپؐ کے پروردگار کے خزانے ہیں یا یہ ان پر حاکم ہیں؟(37)

اَمۡ لَهُمۡ سُلَّمٌ يَّسۡتَمِعُوۡنَ فِيۡهِ ۚ فَلۡيَاۡتِ مُسۡتَمِعُهُمۡ بِسُلۡطٰنٍ مُّبِيۡنٍ ؕ ۝٣٨

یا ان کے پاس کوئی سیڑھی ہے جس پر چڑھ کر وہ آسمانی باتیں سن لیتے ہیں؟ اگر ایسا ہے تو پھر ان کا سننے والا کوئی کھلی ہوئی دلیل پیش کرے۔(38)

اَمۡ لَهُ الۡبَنٰتُ وَلَكُمُ الۡبَنُوۡنَ ؕ ۝٣٩ اَمۡ تَسۡـَٔلُهُمۡ اَجۡرًا فَهُمۡ مِّنۡ مَّغۡرَمٍ مُّثۡقَلُوۡنَ ؕ ۝٤٠

کیا اللہ کے لئے بیٹیاں ہیں اور تمہارے لئے بیٹے؟(39) کیا آپؐ ان سے کوئی اجرت مانگتے ہیں کہ وہ تاوان کے بوجھ سے دبے جا رہے ہیں؟(40)

اَمۡ عِنۡدَهُمُ الۡغَيۡبُ فَهُمۡ يَكۡتُبُوۡنَؕ ۝۴۱

یا ان کے پاس غیب کا علم ہے کہ وہ اس کی بناء پر لکھتے جاتے ہیں؟ (41)

اَمۡ يُرِيۡدُوۡنَ كَيۡدًا ؕ فَالَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا هُمُ الۡمَكِيۡدُوۡنَؕ ۝۴۲

یا وہ کوئی چال چلنا چاہتے ہیں؟ تو جو لوگ کافر ہیں وہ خود اپنی چال کا شکار ہیں۔ (42)

اَمۡ لَهُمۡ اِلٰهٌ غَيۡرُ اللّٰهِ ؕ سُبۡحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشۡرِكُوۡنَ ۝۴۳

یا اللہ کے سوا ان کا کوئی اور خدا ہے؟ پاک ہے اللہ اس شرک سے جو وہ کرتے ہیں۔ (43)

وَاِنۡ يَّرَوۡا كِسۡفًا مِّنَ السَّمَآءِ سَاقِطًا يَّقُوۡلُوۡا سَحَابٌ مَّرۡكُوۡمٌ ۝۴۴

اور اگر وہ آسمان سے کوئی ٹکڑا گرتا ہوا دیکھیں تو کہتے ہیں کہ یہ تہ در تہ بادل ہے۔ (44)

فَذَرۡهُمۡ حَتّٰى يُلٰقُوۡا يَوۡمَهُمُ الَّذِىۡ فِيۡهِ يُصۡعَقُوۡنَۙ ۝۴۵

آپ انہیں چھوڑ دیں۔ یہاں تک کہ انہیں اس دن سے سابقہ پڑے جس میں یہ بے ہوش کر دیئے جائیں گے۔ (45)

يَوۡمَ لَا يُغۡنِىۡ عَنۡهُمۡ كَيۡدُهُمۡ شَيۡـًٔـا وَّلَا هُمۡ يُنۡصَرُوۡنَؕ ۝۴۶

جس دن انہیں ان کا مکر کچھ کام نہ دے گا۔ اور نہ وہ مدد کیے جائیں گے۔ (46)

وَاِنَّ لِلَّذِيۡنَ ظَلَمُوۡا عَذَابًا دُوۡنَ ذٰلِكَ وَلٰـكِنَّ اَكۡثَرَهُمۡ لَا يَعۡلَمُوۡنَ ۝۴۷

بیشک ظالموں کے لیے اس کے علاوہ اور عذاب بھی ہیں۔ لیکن ان لوگوں میں سے اکثر بے علم ہیں۔ (47)

وَاصۡبِرۡ لِحُكۡمِ رَبِّكَ فَاِنَّكَ بِاَعۡيُنِنَا وَسَبِّحۡ بِحَمۡدِ رَبِّكَ حِيۡنَ تَقُوۡمُۙ ۝۴۸

تو اپنے رب کے حکم کے انتظار میں صبر سے کام لو، بیشک تو ہماری آنکھوں کے سامنے ہے۔ اپنے رب کی حمد کی تسبیح بیان کر وصبح کو جب تم اٹھو۔ (48)

وَمِنَ الَّيۡلِ فَسَبِّحۡهُ وَاِدۡبَارَ النُّجُوۡمِ ۝۴۹

اور رات کو بھی اس کی تسبیح پڑھو۔ اور ستاروں کے ڈوبتے وقت بھی۔ (49)

یعنی ہر نماز کے وقت بھی۔ جیسا کہ سورہ ق میں بیان ہوا وَ اَدۡبَارَ السُّجُوۡدِ ۝۴۰

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

53۔ سورہ النجم

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

میں شروع کرتا ہوں اللہ کے نام کے ساتھ جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے۔

وَ النَّجۡمِ اِذَا ہَوٰی ۙ﴿۱﴾

(اے کفار مکہ)، وحی کے اترنے پر غور کرو۔

تقریباً تمام مفسرین نے یہ لکھا ہے کہ قسم ہے تارے کی جب وہ گرے۔ مگر میری رائے میں یہ ترجمہ درست نہیں ہے۔ یہ بات درست ہے کہ نجم ستارے کو ہی کہتے ہیں۔ مگر آنے والا مضمون اس کی تائید نہیں کر رہا۔ اس لیے میری رائے میں نجم یہاں بطور استعارہ استعمال کیا گیا ہے۔ اور اس سے مراد وحی ہے۔ علامہ اسدؒ نے بھی اس سے یہی مراد لی ہے۔

مَا ضَلَّ صَاحِبُکُمۡ وَ مَا غَوٰی ۚ﴿۲﴾

تمہارا یہ ساتھی (پیغمبرِ اسلامؐ) نہ گمراہ ہوا ہے اور نہ بہکا ہے۔(2)

وَ مَا یَنۡطِقُ عَنِ الۡہَوٰی ؕ﴿۳﴾ اِنۡ ہُوَ اِلَّا وَحۡیٌ یُّوۡحٰی ۙ﴿۴﴾

اور وہ اپنی خواہشِ نفس سے بات نہیں کرتا۔(3) وہ تو صرف وحی ہے جو ان کی طرف کی جاتی ہے۔(4)

یہاں اللہ کی مراد صرف قرآن ہی ہے۔ اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ نبی جو بھی لفظ زبان سے بولتے تھے وہ وحی ہوتی تھی۔ اور کچھ لوگوں نے اس سے یہ مراد لے لیا کہ اس سے مراد روایات بھی ہیں۔ یہ تصورات غلط ہیں۔

عَلَّمَہٗ شَدِیۡدُ الۡقُوٰی ۙ﴿۵﴾ ذُوۡ مِرَّۃٍ ؕ فَاسۡتَوٰی ۙ﴿۶﴾

ان کو ایک زبردست قوت والے نے تعلیم دی ہے۔(5) جو بڑے طاقت والے ہیں۔ پھر وہ اپنی اصلی شکل میں سامنے آئے۔(6)

وَ ہُوَ بِالۡاُفُقِ الۡاَعۡلٰی ؕ﴿۷﴾

جبکہ وہ آسمان کے بلندترین کنارہ پر تھے۔(7)

یہاں مراد جبریل امینؑ ہیں۔

ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى ۝٨ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى ۝٩

پھر وہ نیچے آکر قریب ہو گئے۔(8) یہاں تک دو کمان کے برابر یا اس سے بھی کم فاصلہ رہ گیا۔(9)

فَاَوْحٰۤى اِلٰى عَبْدِهٖ مَاۤ اَوْحٰى ۝١٠ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى ۝١١

پس اس نے اللہ کے بندے کی طرف وحی کی جو وحی اسے پہنچانا تھی۔(10) رسولؐ کے دل نے جھٹلایا نہیں، جو کچھ ان کی آنکھ نے دیکھا۔(11)

اَفَتُمٰرُوْنَهٗ عَلٰى مَا يَرٰى ۝١٢ وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى ۝١٣

کیا تم لوگ نبیؐ سے اس بات پر جھگڑتے ہو جو کچھ انہوں نے دیکھا۔(12) اور آپؐ نے ایک بار اور بھی جبریل امینؑ کو دیکھا تھا۔(13)

عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى ۝١٤ عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَاْوٰى ۝١٥

بہت دور بیری کے درخت کے پاس۔ جہاں قریب ہی آرام کرنے اور ٹھہرنے کا باغ ہے۔

یہ اسی زمین کی بات ہو رہی ہے۔ کچھ لوگوں نے اس سے مراد آسمان کی کچھ چیزیں لے لی ہیں۔ اور یہ تصور بنا لیا کہ جب نبی کریمؐ آسمان پر تشریف لے گئے تو یہ واقعات وہاں پیش آئے۔ حالانکہ آسمان پر جانے کی کوئی بھی دلیل قرآن سے ثابت نہیں۔ سورہ بنی اسرائیل کی پہلی آیت میں بھی تذکرہ صرف مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک کے سفر کا ہے۔ جہاں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیؐ کو کچھ نشانیاں دکھائیں۔ اور یہ معاملہ خالص اللہ اور اس کے رسول کے درمیان تھا۔ اس میں لوگوں کو دکھانے کے لیے کوئی معجزہ نہیں تھا۔ اور یہ واقعہ آسمان کا ہو نہیں سکتا کیونکہ آیت نمبر 7،8 میں ہم دیکھ چکے کہ جبریل امینؑ پہلے افق اعلیٰ پر تھے اور پھر آپؐ کے قریب ہوئے یہاں تک کہ دو کمان برابر فاصلہ رہ گیا۔ اگر دونوں ہستیاںؑ ہی آسمان پر موجود تھیں تو افق اعلیٰ کا استعمال درست نہیں ہے۔ اس کی مزید وضاحت سورہ تکویر کی آیت نمبر 23 نے کر دی۔ وَلَقَدْ رَاٰهُ بِالْاُفُقِ الْمُبِيْنِ ﴿٢٣﴾ اور اس (پیغمبرؐ) نے جبریل امینؑ کو بلند افق (آسمان) پر دیکھا ہے۔(23)

اِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشٰى ۝١٦ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰى ۝١٧

جب جبریلؑ کے نور نے بیری کو مکمل ڈھانپ لیا تھا۔(16) آپؐ کی آنکھ نے نہ تو دھوکا کھایا اور نہ ہی آپؐ کو غلط دکھایا۔(17)

یعنی نبی کریمؐ نے بقائمی ہوش و حواس جبریل امینؑ کو مجسم صورت میں دیکھا۔

لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى ۝١٨

یقیناً آپؐ نے اپنے پروردگار کی بڑی بڑی نشانیاں دیکھیں۔(18)

اَفَرَءَيْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰى ۝١٩ وَمَنٰوةَ الثَّالِثَةَ الْاُخْرٰى ۝٢٠

کیا تم نے کبھی لات اور عزیٰ۔(19) اور تیسرے منات کو کبھی دیکھا ہے (ان کی اصلیت میں غور کیا ہے؟)(20)

اَلَكُمُ الذَّكَرُ وَلَهُ الْاُنْثٰى ۝٢١ تِلْكَ اِذًا قِسْمَةٌ ضِيْزٰى ۝٢٢

کیا تمہارے لئے لڑکے ہیں اور اللہ کے لئے لڑکیاں؟(21) یہ تقسیم تو بڑی ظالمانہ ہے۔(22)

اِنْ هِىَ اِلَّاۤ اَسْمَاۤءٌ سَمَّيْتُمُوْهَاۤ اَنْتُمْ وَاٰبَاۤؤُكُمْ مَّاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ؕ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا

الظَّنَّ وَمَا تَهْوَى الْأَنْفُسُ ۚ وَلَقَدْ جَاءَهُمْ مِنْ رَبِّهِمُ الْهُدَىٰ ﴿٢٣﴾

یہ نہیں ہیں مگر صرف چند نام جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے رکھ لئے ہیں جس پر اللہ نے کوئی دلیل نہیں نازل کی۔ یہ لوگ محض وہم وگمان کی پیروی کر رہے ہیں اور خواہشاتِ نفس کی۔ حالانکہ ان کے پاس ان کے پروردگار کی طرف سے ہدایت ورہنمائی آ چکی ہے۔(23)

أَمْ لِلْإِنْسَانِ مَا تَمَنَّىٰ ﴿٢٤﴾ فَلِلَّهِ الْآخِرَةُ وَالْأُولَىٰ ﴿٢٥﴾

کیا انسان کو وہ چیز مل سکتی ہے جس کی وہ تمنا کرتا ہے؟(24) پس اللہ کے قبضۂ قدرت میں ہے آخرت بھی اور دنیا بھی (یعنی انجام بھی اور آغاز بھی)۔(25)

وَكَمْ مِنْ مَلَكٍ فِي السَّمَاوَاتِ لَا تُغْنِي شَفَاعَتُهُمْ شَيْئًا إِلَّا مِنْ بَعْدِ أَنْ يَأْذَنَ اللَّهُ لِمَنْ يَشَاءُ وَيَرْضَىٰ ﴿٢٦﴾

اور آسمانوں میں کتنے ہی فرشتے ہیں جن کی سفارش کچھ بھی فائدہ نہیں دے سکتی مگر بعد اس کے کہ اللہ جس کے لئے چاہے اجازت دے اور پسند کرے۔(26)

شفاعت کے بارے میں سورہ بقرہ آیت 48 کے ذیل میں تفصیل کے ساتھ لکھا جا چکا۔

إِنَّ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ لَيُسَمُّونَ الْمَلَائِكَةَ تَسْمِيَةَ الْأُنْثَىٰ ﴿٢٧﴾

بے شک جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے وہ فرشتوں کو عورتوں کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔(27)

وَمَا لَهُمْ بِهِ مِنْ عِلْمٍ ۖ إِنْ يَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ ۖ وَإِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِي مِنَ الْحَقِّ شَيْئًا ﴿٢٨﴾

حالانکہ انہیں اس کا کوئی علم نہیں ہے وہ محض ظن کی پیروی کرتے ہیں۔ اور ظن، حق کے مقابلہ میں ذرا بھی کام نہیں دے سکتا۔(28)

فَأَعْرِضْ عَنْ مَنْ تَوَلَّىٰ عَنْ ذِكْرِنَا وَلَمْ يُرِدْ إِلَّا الْحَيَاةَ الدُّنْيَا ﴿٢٩﴾

جو ہمارے ذکر سے رُوگردانی کرتا ہے اور دنیا کی زندگی کے سوا اور کچھ نہیں چاہتا، آپ اس پر توجہ نہ کریں۔(29)

ذَٰلِكَ مَبْلَغُهُمْ مِنَ الْعِلْمِ ۚ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيلِهِ وَهُوَ أَعْلَمُ بِمَنِ اهْتَدَىٰ ﴿٣٠﴾

ان لوگوں کے علم کی رسائی کی حد یہی ہے۔ آپؐ کا پروردگار ہی بہتر جانتا ہے کہ اس کے راستہ سے بھٹکا ہوا کون ہے؟ اور وہی بہتر جانتا ہے کہ راہِ راست پر کون ہے؟(30)

وَلِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ لِيَجْزِيَ الَّذِينَ أَسَاءُوا بِمَا عَمِلُوا وَيَجْزِيَ الَّذِينَ أَحْسَنُوا بِالْحُسْنَى ﴿٣١﴾

اور جو آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے وہ اللہ ہی کا ہے۔ تاکہ وہ برا کام کرنے والوں کو ان کے برے کاموں کا بدلہ دے۔ اور نیکی کرنے والوں کو اچھا بدلہ عطا کرے۔(31)

الَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ كَبَائِرَ الْإِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ إِلَّا اللَّمَمَ ۚ إِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ ۚ هُوَ أَعْلَمُ بِكُمْ إِذْ أَنْشَأَكُمْ مِنَ الْأَرْضِ وَإِذْ أَنْتُمْ أَجِنَّةٌ فِي بُطُونِ أُمَّهَاتِكُمْ ۖ فَلَا تُزَكُّوا أَنْفُسَكُمْ ۖ هُوَ أَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقَىٰ ﴿٣٢﴾

جو کہ بڑے گناہوں اور بے حیائی کے کاموں سے پرہیز کرتے ہیں مگر یہ کہ کچھ ہلکے گناہ سرزد ہو جائیں۔ بے شک آپ کا پروردگار وسیع مغفرت والا ہے۔ وہ تمہیں اس وقت سے خوب جانتا ہے جب اس نے تمہیں زمین سے پیدا کیا۔ اور جب تم اپنی ماں کے پیٹ میں تھے۔ پس تم اپنی پاکی کے دعوے نہ کرو۔ اللہ بہتر جانتا ہے کہ واقعی پرہیزگار کون ہے؟(32)

اَفَرَءَيْتَ الَّذِىْ تَوَلّٰى ۝٣٣ وَاَعْطٰى قَلِيْلًا وَّاَكْدٰى ۝٣٤

کیا آپؐ نے اس شخص کو دیکھا ہے جس نے احکام خداوندی سے منہ پھیرا۔(33) اس نے تھوڑا سا مال دیا اور پھر ہاتھ روک لیا۔(34)

اَعِنْدَهٗ عِلْمُ الْغَيْبِ فَهُوَ يَرٰى ۝٣٥

کیا اس کے پاس غیب کا علم ہے جس سے وہ دیکھ رہا ہے؟(35)

اَمْ لَمْ يُنَبَّاْ بِمَا فِىْ صُحُفِ مُوْسٰى ۝٣٦ وَاِبْرٰهِيْمَ الَّذِىْ وَفّٰۤى ۝٣٧

کیا اسے اس بات کی خبر نہیں پہنچی جو موسیٰ کے صحیفوں میں ہے۔(36) اور ابراہیمؑ کے صحیفوں میں جس نے وفاداری کا حق ادا کر دیا۔(37)

اَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۝٣٨ وَاَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى ۝٣٩

کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔(38) اور انسان کے لئے وہی بدلہ ہے جو اس کے اعمال ہیں۔(39)

وَاَنَّ سَعْيَهٗ سَوْفَ يُرٰى ۝٤٠ ثُمَّ يُجْزٰىهُ الْجَزَآءَ الْاَوْفٰى ۝٤١

اور اس کے اعمال عنقریب دیکھے جائیں گے۔(40) اور پھر اسے پورا پورا بدلہ دیا جائے گا۔(41)

وَاَنَّ اِلٰى رَبِّكَ الْمُنْتَهٰى ۝٤٢

اور یہ کہ سب کو آپؐ کے رب ہی کی طرف پہنچنا ہے۔(42)

وَاَنَّهٗ هُوَ اَضْحَكَ وَاَبْكٰى ۝٤٣ وَاَنَّهٗ هُوَ اَمَاتَ وَاَحْيَا ۝٤٤

اور یہ کہ وہی ہنساتا ہے اور رلاتا ہے(43) اور یہ کہ وہی مارتا ہے اور زندہ کرتا ہے(44)

وَاَنَّهٗ خَلَقَ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى ۝٤٥ مِنْ نُّطْفَةٍ اِذَا تُمْنٰى ۝٤٦

اور یہ کہ اسی نے نر اور مادہ کے جوڑے پیدا کئے۔(45) وہ بھی ایک نطفہ سے جو رحم میں ٹپکایا جاتا ہے۔(46)

وَاَنَّ عَلَيْهِ النَّشْاَةَ الْاُخْرٰى ۝٤٧

اور بیشک دوبارہ پیدا کرنا اللہ ہی کے ذمہ ہے۔(47)

وَاَنَّهٗ هُوَ اَغْنٰى وَاَقْنٰى ۝٤٨ وَاَنَّهٗ هُوَ رَبُّ الشِّعْرٰى ۝٤٩

اور یہ کہ وہی غنی بناتا ہے اور وہی فقیر و نادار بناتا ہے۔(48) اور یہ کہ وہی شعریٰ (جوزا-Sirius) ستارے کا رب ہے (جس کی دورِ جاہلیت میں پوجا کی جاتی تھی)۔(49)

وَاَنَّهٗۤ اَهْلَكَ عَادَا ۨالْاُوْلٰى ۝٥٠ وَثَمُوْدَاۡ فَمَاۤ اَبْقٰى ۝٥١

اور یہ کہ اسی نے عادِ اول (قومِ ہود) کو ہلاک کیا۔(50) اور ثمود کو بھی اس طرح ہلاک کیا کہ کسی کو باقی نہیں چھوڑا۔(51)

وَقَوْمَ نُوْحٍ مِّنْ قَبْلُ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا هُمْ اَظْلَمَ وَاَطْغٰى ۝٥٢

اوران سب سے پہلے قومِ نوحؑ کو بھی تباہ کیا۔ بے شک وہ بڑے ظالم اور بڑے سرکش تھے۔(52)

وَالْمُؤْتَفِكَةَ أَهْوٰى ﴿٥٣﴾ فَغَشّٰىهَا مَا غَشّٰى ﴿٥٤﴾

(لوطؑ) کی الٹی ہوئی ان بستیوں کو بھی دے مارا۔(53) پس ان بستیوں کو ڈھانک لیا اس آفت نے اچھی طرح۔(54)

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكَ تَتَمَارٰى ﴿٥٥﴾ هٰذَا نَذِيرٌ مِّنَ النُّذُرِ الْأُولٰى ﴿٥٦﴾

اب تم اپنے پروردگار کی کس نعمت پر شک کررہے ہو۔(55) بیشک یہ قرآن بھی پہلے آگاہ کرنے والی وحی کا تسلسل ہے۔(56)

أَزِفَتِ الْآزِفَةُ ﴿٥٧﴾ لَيْسَ لَهَا مِن دُونِ اللّٰهِ كَاشِفَةٌ ﴿٥٨﴾

قریب آنے والی قیامت قریب آگئی ہے۔(57) اللہ کے سوا اس دن کی تکلیف کوئی ہٹانے والا نہیں ہے۔(58)

أَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِيثِ تَعْجَبُونَ ﴿٥٩﴾ وَتَضْحَكُونَ وَلَا تَبْكُونَ ﴿٦٠﴾ وَأَنتُمْ سَامِدُونَ ﴿٦١﴾

(اے منکرین خدا) کیا تم اس کلام سے تعجب کرتے ہو؟(59) اور ہنستے ہو۔اور روتے نہیں ہو۔(60) اور تم غفلت میں پڑے ہوئے ہو۔(61)

فَاسْجُدُوا لِلّٰهِ وَاعْبُدُوا ﴿٦٢﴾

پس اللہ کے آگے سجدہ کرو۔اور اسی کی عبادت کرو۔(62)

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

54۔ سورہ القمر

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

میں شروع کرتا ہوں اللہ کے نام کے ساتھ جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے۔

اِقۡتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانۡشَقَّ الۡقَمَرُ ۝۱

قیامت قریب آ گئی ہے اور چاند پھٹ جائے گا۔(1)

ہمارے ہاں عام طور پر یہ مشہور ہے کہ کفار مکہ نے نبی کریمؐ سے معجزہ کا مطالبہ کیا تو آپؐ نے انگلی سے اشارہ کیا تو چاند دو حصوں میں تقسیم ہو گیا۔ اور یہ آیت اس کی دلیل میں پیش کی جاتی ہے۔ مگر میرے نزدیک یہ تصور درست نہیں ہے اس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

اللہ تعالی اس کائنات کا نظام عمل اور نتیجہ (Cause and Effect) کے قانون کے تحت چلا رہا ہے۔ اور ساری کائنات میں اللہ کا یہ قانون کارفرما ہے۔ یعنی آگ کا کام جلانا ہے۔ پانی کا کام پیاس بجھانا ہے۔ زہر کھانے سے موت واقع ہو جاتی ہے وغیرہ وغیرہ۔ ان سب اشیاء میں اللہ تعالی نے متعلقہ قوانین رکھ دیئے۔ اب ان میں کسی قسم کی تبدیلی ممکن نہیں۔ یعنی اب اللہ تعالی کی ذات بھی ان میں مداخلت نہیں کرتی۔ مگر اس میں کچھ استثناء موجود ہیں، وہ یہ کہ اللہ تعالی کی پوری کوشش ہے کہ انسان اپنے اعمال کے ذریعے ہی جنت حاصل کرے۔ اس کے لیے اللہ تعالی نے انبیاء حضرات کا ایک سلسلہ شروع کیا جو وحی خداوندی لے کر انسانوں کی راہنمائی کے لیے آتا رہا۔ مگر لوگوں کا اس پر اطمینان نہ ہوا تو لوگوں نے مطالبہ کیا کہ پیغمبر ایسا کام کرے جو اس قانون سے ہٹ کر ہو تو پھر ہم اس کو پیغمبر تسلیم کریں گے۔ اب اللہ تعالی نے لوگوں کا ایسا مطالبہ قبول کر لیا۔ اور کچھ پیغمبروں کو معجزات سے نواز دیا۔ جیسا کہ موسیٰؑ عیسیٰؑ اور دیگر کئی انبیاء شامل ہیں۔

اب آ گیا آخری نبیؐ کا زمانہ۔ اور پھر سے لوگوں نے ویسا ہی مطالبہ کرنا شروع کر دیا۔ مگر آخری نبیؐ کے بارے میں اللہ تعالی نے ایک قانون بڑی وضاحت کے ساتھ بیان کر دیا کہ اب اللہ تعالی نے حسی معجزات دینا بند کر دیئے ہیں اور اس کی وجہ بھی بتادی کیونکہ نظام کائنات کے قوانین میں مداخلت اللہ کے ہاں ایک بہت ہی بڑا کام تھا اور اس کے باوجود بھی پہلی قوموں نے اپنے پیغمبروں کی بات نہ مانی اور معجزات دیکھنے کے باوجود بھی ان کو جھٹلا دیا۔ اللہ تعالی سورہ بنی اسرائیل میں فرماتے ہیں

وَمَا مَنَعَنَا أَن نُّرۡسِلَ بِالۡاٰيَاتِ إِلَّا أَن كَذَّبَ بِهَا الۡأَوَّلُوۡنَ ۚ وَاٰتَيۡنَا ثَمُوۡدَ النَّاقَةَ مُبۡصِرَةً فَظَلَمُوۡا بِهَا ۚ وَمَا نُرۡسِلُ بِالۡاٰيَاتِ إِلَّا تَخۡوِيۡفًا ﴿۵۹﴾

اور (منکرین کی مطلوبہ) نشانیاں بھیجنے سے ہمیں کسی چیز نے نہیں روکا۔ مگر اس بات نے کہ پہلے لوگ انہیں جھٹلا چکے ہیں۔ اور ہم نے قومِ ثمود کو ایک (خاص) اونٹنی دی جو کہ واضح معجزہ تھی۔ تو انہوں نے اس پر ظلم کیا اور ہم نشانیاں صرف ڈرانے کیلئے بھیجتے ہیں۔ (59)

اب ہمارے ہاں کتب تفاسیر، تاریخ اور روایات میں کئی مقامات ایسے ملیں گے جہاں نبی کریمؐ معجزات پیش کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ مگر حیرت ہے کہ قرآن میں کافی مقامات پر جب بھی کفار نے ایسے کسی معجزہ کا مطالبہ کیا تو قرآن نے اس کی نفی ہی کی ہے۔ آیئے دیکھتے ہیں۔

وَقَالُوا لَوْلَا أُنزِلَ عَلَيْهِ مَلَكٌ ۖ وَلَوْ أَنزَلْنَا مَلَكًا لَّقُضِيَ الْأَمْرُ ثُمَّ لَا يُنظَرُونَ ﴿٨﴾ وَلَوْ جَعَلْنَاهُ مَلَكًا لَّجَعَلْنَاهُ رَجُلًا وَلَلَبَسْنَا عَلَيْهِم مَّا يَلْبِسُونَ ﴿٩﴾ سورہ الانعام

اور وہ کہتے ہیں کہ اس نبیؐ پر کوئی فرشتہ کیوں نہیں اتارا گیا؟ حالانکہ اگر ہم کھلم کھلا فرشتہ اتارتے تو پھر فیصلہ ہو چکا ہوتا۔ پھر انہیں مہلت نہ دی جاتی۔ (8) اور اگر ہم کوئی فرشتہ اتارتے تو اسے بھی آدمی کی شکل میں اتارتے۔ اور اس طرح انہیں اُسی شبہ میں مبتلا کر دیتے جس میں اب یہ مبتلا ہیں (9)

وَقَالُوا لَن نُّؤْمِنَ لَكَ حَتَّىٰ تَفْجُرَ لَنَا مِنَ الْأَرْضِ يَنبُوعًا ﴿٩٠﴾ أَوْ تَكُونَ لَكَ جَنَّةٌ مِّن نَّخِيلٍ وَعِنَبٍ فَتُفَجِّرَ الْأَنْهَارَ خِلَالَهَا تَفْجِيرًا ﴿٩١﴾ أَوْ تُسْقِطَ السَّمَاءَ كَمَا زَعَمْتَ عَلَيْنَا كِسَفًا أَوْ تَأْتِيَ بِاللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ قَبِيلًا ﴿٩٢﴾ أَوْ يَكُونَ لَكَ بَيْتٌ مِّن زُخْرُفٍ أَوْ تَرْقَىٰ فِي السَّمَاءِ وَلَن نُّؤْمِنَ لِرُقِيِّكَ حَتَّىٰ تُنَزِّلَ عَلَيْنَا كِتَابًا نَّقْرَؤُهُ ۗ قُلْ سُبْحَانَ رَبِّي هَلْ كُنتُ إِلَّا بَشَرًا رَّسُولًا ﴿٩٣﴾ سورہ بنی اسرائیل

اور انہوں نے کہا! ہم تیری بات نہ مانیں گے جب تک کہ تو ہمارے لیے زمین کو پھاڑ کر ایک چشمہ جاری نہ کر دے (90) یا تیرے لیے کھجوروں اور انگوروں کا ایک باغ ہو، اور تو اس میں نہریں جاری کر دے (91) یا تو آسمان کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے ہمارے اوپر گرا دے۔ جیسا کہ تیرا دعوٰی ہے۔ یا اللہ اور فرشتوں کو رُو برو ہمارے سامنے لے آئے (92) یا تیرے لیے سونے کا ایک گھر بن جائے۔ یا تو آسمان پر چڑھ جائے، اور تیرے چڑھنے کا بھی ہم یقین نہ کریں گے جب تک کہ تو ہمارے اوپر ایک ایسی کتاب نہ اتار لائے جسے ہم پڑھیں ”اے محمدؐ، اِن سے کہو“ پاک ہے میرا پروردگار! میں تو صرف ایک پیغام لانے والے انسان کے سوا اور کچھ بھی نہیں ہوں“ (93)

فَلَمَّا جَاءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ عِندِنَا قَالُوا لَوْلَا أُوتِيَ مِثْلَ مَا أُوتِيَ مُوسَىٰ ۚ أَوَلَمْ يَكْفُرُوا بِمَا أُوتِيَ مُوسَىٰ مِن قَبْلُ ۖ قَالُوا سِحْرَانِ تَظَاهَرَا وَقَالُوا إِنَّا بِكُلٍّ كَافِرُونَ ﴿٤٨﴾ سورہ القصص

جب ہماری طرف سے ان کے پاس حق آ گیا (آخری برحق رسول آ گیا) تو کہنے لگے اس رسولؐ کو وہ کچھ کیوں نہ دیا گیا جو موسیٰ کو دیا گیا تھا؟ کیا انہوں نے موسیٰؑ کے معجزات کا انکار نہیں کیا تھا؟ اور کہہ دیا کہ یہ دونوں جادوگر ہیں ایک نے دوسرے کو سکھایا ہے۔ اور ان لوگوں نے کہا کہ ہم ہر ایک رسول کے منکر ہیں۔ (48)

وَقَالُوا لَوْلَا أُنزِلَ عَلَيْهِ آيَاتٌ مِّن رَّبِّهِ ۖ قُلْ إِنَّمَا الْآيَاتُ عِندَ اللَّهِ وَإِنَّمَا أَنَا نَذِيرٌ مُّبِينٌ ﴿٥٠﴾ سورہ العنکبوت

اور وہ کہتے ہیں کہ اس پیغمبرؐ پر ان کے پروردگار کی طرف سے معجزات کیوں نہیں اتارے گئے؟ آپؐ کہہ دیجئے! کہ معجزات تو بس اللہ کے پاس ہیں۔ میں تو صرف (عذابِ الٰہی) سے واضح طور پر ڈرانے والا ہوں۔ (50)

ان چند مقامات پر ہم نے دیکھا کہ لوگوں کی طرف سے معجزات کا مطالبہ کیا جا رہا ہے مگر نبی کریمؐ نے اس چیز کا انکار کیا ہے اور فرما دیا ہے کہ معجزہ تو اللہ تعالیٰ کا اختیار ہے۔ اور میرا جو کام ہے میں وہی کر سکتا ہوں۔ اس کے ساتھ ہی اگلی ہی آیت میں اللہ تعالیٰ نے کفار کے مسلسل مطالبہ کے

جواب میں فرما دیا۔

أَوَلَمۡ يَكۡفِهِمۡ أَنَّآ أَنزَلۡنَا عَلَيۡكَ ٱلۡكِتَٰبَ يُتۡلَىٰ عَلَيۡهِمۡۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَرَحۡمَةً وَذِكۡرَىٰ لِقَوۡمٍ يُؤۡمِنُونَ ﴿٥١﴾

کیا ان کیلئے یہ معجزہ کافی نہیں ہے کہ ہم نے آپؐ پر یہ کتاب نازل کی ہے جو انہیں پڑھ کر سنائی جاتی ہے؟ بے شک اس میں ایمان والوں کیلئے رحمت اور نصیحت موجود ہے۔(51)

یعنی لوگ معجزہ طلب کرر ہے ہیں اور اللہ تعالی فرمار ہے ہیں کہ کیا ان کے لیے یہ کتاب (قرآن) کافی نہیں ہے۔کیا اس کے ہوتے ہوئے بھی کسی معجزہ کی ضرورت ہے۔عرب لوگوں کو اپنی فصاحت و بلاغت پر ناز تھا اور وہ دیگر اقوام کو عجمی یعنی گونگا بولتے تھے۔مگر قرآن نازل ہونے کے بعد پورے عرب کی فصاحت و بلاغت سرنگوں ہوگئی۔اللہ تعالی نے چیلنج دے دیا کہ اس قرآن جیسی کوئی کتاب لکھ لاؤ۔یا کوئی ایک آیت ہی لے آؤ۔مگر کسی میں اتنی ہمت نہ ہوئی۔

اس لیے نبی کریمؐ سے منسوب معجزات غیر حقیقی ہیں۔قرآن کے جو مقامات جن سے کچھ علماء پھسل گئے اور انہوں نے ان مقامات کو معجزہ پر محمول کر لیا۔میں نے ان مقامات پر آیات کی تشریح کردی ہے۔جیسا کہ سورہ بنی اسرائیل کی پہلی آیت، جہاں سے واقعہ معراج ثابت کیا جاتا ہے۔اور سورہ نجم کی پہلی آیات اور اس کے علاوہ سورہ انفال کی آیت نمبر 17۔علاوہ ازیں قرآن کا انداز ایسا ہے کہ معجزات کو ایک سے زائد مقامات پر بیان کیا گیا ہے۔مگر چاند کے ٹوٹنے کا ذکر کہیں نہیں ہے۔اگر ایسا ہوتا تو لازمی طور پر اللہ تعالی اس معجزے کا نتیجہ بھی بیان کرتے کہ لوگوں نے تسلیم کیا یا نہیں۔اللہ تعالی نے بڑی وضاحت کے ساتھ سورہ بنی اسرائیل کی آیت 59 میں بیان کر دیا کہ معجزات کا سلسلہ پچھلے لوگوں کے انکار کی وجہ سے بند کر دیا گیا۔

مزید برآں سورہ قمر کی پہلی آیت کے ایک حصہ کو تو علماء نے مان لیا کہ چاند پھٹ گیا، مگر دوسرا حصہ کیسے مانا جا سکتا ہے کہ قیامت آ گئی۔یہ بات ایسے ہی ہے جیسے اللہ تعالی نے سورہ تکویر إِذَا ٱلشَّمۡسُ كُوِّرَتۡ ﴿١﴾ وَإِذَا ٱلنُّجُومُ ٱنكَدَرَتۡ ﴿٢﴾، سورہ انفطار إِذَا ٱلسَّمَآءُ ٱنفَطَرَتۡ ﴿١﴾ وَإِذَا ٱلۡكَوَاكِبُ ٱنتَثَرَتۡ ﴿٢﴾ اور سورہ انشقاق إِذَا ٱلسَّمَآءُ ٱنشَقَّتۡ ﴿١﴾ میں آسمان، سورج اور ستاروں کے ختم ہونے کا ذکر کیا ہے۔اسی طریقہ سے سورہ انبیاء کی پہلی آیت میں اللہ تعالی نے فرمایا ٱقۡتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمۡ ۔ تو کیا یوم حساب آ چکا۔؟ اور سورہ نجم کی آیت نمبر 57 میں کہا أَزِفَتِ ٱلۡأٓزِفَةُ ﴿٥٧﴾ تو کیا قیامت آ چکی ہے؟ صاف نظر آ رہا ہے کہ یہ سب قیامت کے دن کی باتیں ہیں جس کا اللہ تعالی کے سوا کسی اور کو علم نہیں ہے۔اور یہ بات اللہ تعالی نے مخفی رکھی ہے۔اور قیامت اچانک آئے گی۔

اب سورہ قمر کی باقی آیات کی طرف آئیں تو معلوم ہوتا ہے کہ بات وحی (قرآن) کی ہو رہی ہے جس کے بارے میں کفار نے کہا کہ یہ تو پہلے لوگوں کی وحی کی طرح کا جادو ہے اور انہوں نے اس کو جھٹلا دیا اور اپنے جذبات کے پیچھے چل پڑے۔اور دوسری آیت میں اللہ تعالی فرمار ہے ہیں کہ اگر وہ کوئی نشانی دیکھ لیں تو منہ پھیر لیتے ہیں۔یہاں پیغمبر اور قرآن کی حقانیت کی بات ہو رہی ہے۔یعنی نبی کریمؐ اور قرآن کے بارے میں ان لوگوں کے سامنے جو بھی نشانی آ جائے تو لاجواب ہو کر کہتے ہیں کہ یہ تو وہی جادو ہے جو پہلے سے چلا آ رہا ہے۔قرآن کریم کی کئی آیات سے ظاہر ہوتا ہے کہ جب وحی ان لوگوں کے سامنے پیش کی جاتی تھی تو وہ اسے جادو ہی کہتے تھے۔جیسا کہ سورہ سبا آیت نمبر 43، سورہ الزخرف آیت نمبر 30، سورہ احقاف آیت نمبر 7، اور سورہ مدثر آیت نمبر 24۔

وَإِن يَرَوۡاْ ءَايَةً يُعۡرِضُواْ وَيَقُولُواْ سِحۡرٌ مُّسۡتَمِرٌّ ﴿٢﴾

اور اگر وہ کوئی نشانی (پیغمبر اور قرآن کی سچائی کی) دیکھتے ہیں تو منہ پھیر لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ تو مستقل جادو ہے (جو پہلے سے چلا آ رہا ہے)۔(2)

وَ كَذَّبُوْا وَ اتَّبَعُوْۤا اَهْوَآءَهُمْ وَ كُلُّ اَمْرٍ مُّسْتَقِرٌّ ﴿۳﴾

اور انہوں نے (وحی کو) جھٹلایا۔ اور اپنی خواہشات کی پیروی کی۔ اور ہر معاملہ کو آخر کار ایک انجام پر پہنچ کر رہنا ہے۔(3)

وَ لَقَدْ جَآءَهُمْ مِّنَ الْاَنْۢبَآءِ مَا فِیْهِ مُزْدَجَرٌۙ ﴿۴﴾

اور ان کے پاس (سابقہ اقوام کی) ایسی خبریں آ چکی ہیں جن میں (سرکشی کرنے والوں کیلئے) کافی سامانِ عبرت ہے۔(4)

حِكْمَةٌۢ بَالِغَةٌ فَمَا تُغْنِ النُّذُرُۙ ﴿۵﴾

اور کامل دانائی (کی کتاب بھی)۔ لیکن ڈرانا ان کو کچھ فائدہ نہیں دیتا۔(5)

فَتَوَلَّ عَنْهُمْ ۘ یَوْمَ یَدْعُ الدَّاعِ اِلٰى شَیْءٍ نُّكُرٍۙ ﴿۶﴾

(اے رسولؐ) ان لوگوں سے رخ پھیر لیجئے۔ (یہ ایسے دن کا انتظار کر رہے ہیں) جس دن ایک پکارنے والا ایک سخت ناگوار چیز کی طرف بلائے گا۔(6)

خُشَّعًا اَبْصَارُهُمْ یَخْرُجُوْنَ مِنَ الْاَجْدَاثِ كَاَنَّهُمْ جَرَادٌ مُّنْتَشِرٌۙ ﴿۷﴾

(شدتِ خوف سے) آنکھیں جھکائے ہوئے۔ قبروں سے یوں نکل پڑیں گے کہ گویا بکھری ہوئی ٹڈیاں ہیں۔(7)

مُّهْطِعِیْنَ اِلَى الدَّاعِؕ یَقُوْلُ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا یَوْمٌ عَسِرٌ ﴿۸﴾

(دہشت سے) گردنیں بڑھائے پکارنے والے کی طرف دوڑتے جا رہے ہوں گے۔ اس دن کافر کہیں گے کہ یہ بڑا سخت دن ہے۔(8)

كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ فَكَذَّبُوْا عَبْدَنَا وَ قَالُوْا مَجْنُوْنٌ وَّ ازْدُجِرَ ﴿۹﴾

ان سے پہلے نوحؑ کی قوم نے بھی تکذیب کی تھی۔ تو انہوں نے ہمارے بندے کو جھٹلایا اور کہا کہ دیوانہ ہے اور انہیں سخت دھمکی دی۔(9)

فَدَعَا رَبَّهٗۤ اَنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ ﴿۱۰﴾

پس اس نے اپنے رب سے دعا کی کہ میں مغلوب ہو گیا ہوں، تو میری مدد کر۔(10)

فَفَتَحْنَاۤ اَبْوَابَ السَّمَآءِ بِمَآءٍ مُّنْهَمِرٍ ﴿۱۱﴾ۖ

پس ہم نے موسلا دھار بارش کے ساتھ آسمان کے دروازے کھول دیئے۔(11)

وَّ فَجَّرْنَا الْاَرْضَ عُیُوْنًا فَالْتَقَى الْمَآءُ عَلٰۤى اَمْرٍ قَدْ قُدِرَ ﴿۱۲﴾ۚ

اور ہم نے زمین سے چشمے جاری کر دیئے۔ پس دونوں پانی آپس میں مل گئے ایک کام کیلئے جو مقدر ہو چکا تھا۔(12)

وَ حَمَلْنٰهُ عَلٰى ذَاتِ اَلْوَاحٍ وَّ دُسُرٍۙ ﴿۱۳﴾

اور ہم نے اس (نوحؑ) کو تختوں اور میخوں والی کشتی پر سوار کیا۔(13)

تَجْرِیْ بِاَعْیُنِنَاۚ جَزَآءً لِّمَنْ كَانَ كُفِرَ ﴿۱۴﴾

جو ہماری آنکھوں کے سامنے ہماری نگرانی میں چلتی تھی۔اور یہ سب کچھ نوحؑ کا بدلہ لینے کیلئے کیا گیا جس کی ناقدری کی گئی تھی۔(14)

وَ لَقَدْ تَّرَكْنٰهَآ اٰيَةً فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿۱۵﴾

اور ہم نے اسکو نشانی کے طور پر باقی رکھا۔تو کوئی ہے نصیحت قبول کرنے والا؟(15)

فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِىْ وَنُذُرِ ﴿۱۶﴾

پس کیسا تھا میرا عذاب اور میرا ڈرانا؟(16)

وَ لَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿۱۷﴾

بیشک ہم نے قرآن کو نصیحت حاصل کرنے کیلئے آسان بنا دیا ہے سو کوئی ہے نصیحت حاصل کرنے والا۔(17)

كَذَّبَتْ عَادٌ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِىْ وَنُذُرِ ﴿۱۸﴾

قومِ عاد نے بھی (اپنے نبیؑ کو) جھٹلایا تو دیکھو کیسا تھا میرا عذاب اور میرا ڈرانا؟(18)

اِنَّآ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا صَرْصَرًا فِىْ يَوْمِ نَحْسٍ مُّسْتَمِرٍّ ﴿۱۹﴾

ہم نے ان پر تند و تیز آندھی بھیجی۔مکمل نحوست والے دن میں۔(19)

تَنْزِعُ النَّاسَ ۙ كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ مُّنْقَعِرٍ ﴿۲۰﴾

وہ آندھی اس طرح آدمیوں کو اکھاڑ پھینکتی تھی کہ گویا وہ جڑ سے اکھڑے ہوئے کھجور کے تنے ہیں۔(20)

فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِىْ وَنُذُرِ ﴿۲۱﴾

پس کیسا تھا میرا عذاب اور میرا ڈرانا؟(21)

وَ لَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿۲۲﴾

بیشک ہم نے قرآن کو نصیحت حاصل کرنے کیلئے آسان بنا دیا ہے سو کوئی ہے نصیحت حاصل کرنے والا۔(22)

كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِالنُّذُرِ ﴿۲۳﴾

قومِ ثمود نے ڈرانے والوں (پیغمبروںؑ) کو جھٹلایا۔(23)

فَقَالُوْٓا اَبَشَرًا مِّنَّا وَاحِدًا نَّتَّبِعُهٗٓ ۙ اِنَّآ اِذًا لَّفِىْ ضَلٰلٍ وَّ سُعُرٍ ﴿۲۴﴾

پس انہوں نے کہا کہ کیا ہم ایک ایسے شخص کی پیروی کریں جو ہم ہی میں سے ایک بشر ہے؟ اس صورت میں تو ہم گمراہی اور دیوانگی میں پڑ جائیں گے۔(24)

ءَاُلْقِىَ الذِّكْرُ عَلَيْهِ مِنْۢ بَيْنِنَا بَلْ هُوَ كَذَّابٌ اَشِرٌ ﴿۲۵﴾

کیا ہم سب میں سے صرف اسی پر وحی نازل کی گئی ہے؟ بلکہ وہ بڑا جھوٹا اور متکبر ہے۔(25)

سَيَعْلَمُوْنَ غَدًا مَّنِ الْكَذَّابُ الْاَشِرُ ﴿۲۶﴾

انہیں بہت جلد معلوم ہو جائے گا، کہ کون بڑا جھوٹا اور متکبر ہے۔(26)

إِنَّا مُرۡسِلُوا النَّاقَةِ فِتۡنَةً لَّهُمۡ فَارۡتَقِبۡهُمۡ وَ اصۡطَبِرۡ ﴿٢٧﴾

ہم ایک اونٹنی ان کی آزمائش کے لئے بھیج رہے ہیں۔ پس تم (اے صالحؑ) انتظار کرو، اور صبر کرو۔(27)

وَ نَبِّئۡهُمۡ اَنَّ الۡمَآءَ قِسۡمَةٌۢ بَیۡنَهُمۡ ۚ كُلُّ شِرۡبٍ مُّحۡتَضَرٌ ﴿٢٨﴾

اور انہیں آگاہ کردو کہ پانی ان کے درمیان تقسیم ہو گیا ہے اور ہر ایک اپنی باری پر حاضر ہوگا۔(28)

فَنَادَوۡا صَاحِبَهُمۡ فَتَعَاطٰی فَعَقَرَ ﴿٢٩﴾

پس ان لوگوں نے اپنے ساتھی کو پکارا۔ پس اس نے اونٹنی کو پکڑ کر اس کو ہلاک کر ڈالا۔(29)

فَكَیۡفَ كَانَ عَذَابِیۡ وَ نُذُرِ ﴿٣٠﴾

پس کیسا تھا میرا عذاب اور میرا ڈرانا؟(30)

اِنَّاۤ اَرۡسَلۡنَا عَلَیۡهِمۡ صَیۡحَةً وَّاحِدَةً فَكَانُوۡا كَهَشِیۡمِ الۡمُحۡتَظِرِ ﴿٣١﴾

ہم نے ان پر ایک ہی چنگھاڑ بھیجی۔ سو وہ باڑ لگانے والے کے بچے ہوئے اور روندے گئے بھوسے کی طرح ہو گئے۔(31)

وَ لَقَدۡ یَسَّرۡنَا الۡقُرۡاٰنَ لِلذِّكۡرِ فَهَلۡ مِنۡ مُّدَّكِرٍ ﴿٣٢﴾

بیشک ہم نے قرآن کو نصیحت حاصل کرنے کیلئے آسان بنا دیا ہے سو کوئی ہے نصیحت حاصل کرنے والا۔(32)

كَذَّبَتۡ قَوۡمُ لُوۡطٍۭ بِالنُّذُرِ ﴿٣٣﴾

قومِ لوطؑ نے ڈرانے والوں (پیغمبروںؑ) کو جھٹلایا۔(33)

اِنَّاۤ اَرۡسَلۡنَا عَلَیۡهِمۡ حَاصِبًا اِلَّاۤ اٰلَ لُوۡطٍ ؕ نَجَّیۡنٰهُمۡ بِسَحَرٍ ﴿٣٤﴾

ہم نے ان پر پتھر برسانے والی ہوا بھیجی صرف آلِ لوطؑ اس سے محفوظ رہے۔ ہم نے سحر کے وقت ان کو نجات دی۔(34)

نِّعۡمَةً مِّنۡ عِنۡدِنَا ؕ كَذٰلِكَ نَجۡزِیۡ مَنۡ شَكَرَ ﴿٣٥﴾

خاص اپنے فضل و کرم سے۔ ہم اسی طرح شکر کرنے والے کو جزا دیتے ہیں۔(35)

وَ لَقَدۡ اَنۡذَرَهُمۡ بَطۡشَتَنَا فَتَمَارَوۡا بِالنُّذُرِ ﴿٣٦﴾

بلاشبہ لوطؑ نے انہیں سخت گرفت سے ڈرایا تھا۔ مگر وہ ڈرانے کے بارے میں شک میں مبتلا رہے (اور جھگڑتے رہے)۔(36)

وَ لَقَدۡ رَاوَدُوۡهُ عَنۡ ضَیۡفِهٖ فَطَمَسۡنَاۤ اَعۡیُنَهُمۡ فَذُوۡقُوۡا عَذَابِیۡ وَ نُذُرِ ﴿٣٧﴾

اور ان سے ان کے مہمانوں کو لے لینا چاہا تو ہم نے ان کی آنکھیں مٹا دیں۔ سو اب میرے عذاب اور ڈرانے کے مزے چکھو۔(37)

وَ لَقَدۡ صَبَّحَهُمۡ بُكۡرَةً عَذَابٌ مُّسۡتَقِرٌّ ﴿٣٨﴾

اوران کے او پر صبح سویرے نہ ٹلنے والا عذاب نازل ہو گیا۔(38)

فَذُوْقُوْا عَذَابِىْ وَ نُذُرِ ﴿۳۹﴾

پس میرے عذاب اور ڈراوے کا مزہ چکھو۔(39)

وَ لَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿۴۰﴾

بیشک ہم نے قرآن کو نصیحت حاصل کرنے کیلئے آسان بنا دیا ہے سو کوئی ہے نصیحت حاصل کرنے والا۔(40)

وَ لَقَدْ جَآءَ اٰلَ فِرْعَوْنَ النُّذُرُ ﴿۴۱﴾ۚ

اور فرعون والوں کے پاس بھی ڈرانے والے آئے۔(41)

كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا كُلِّهَا فَاَخَذْنٰهُمْ اَخْذَ عَزِيْزٍ مُّقْتَدِرٍ ﴿۴۲﴾

توانہوں نے ہماری ساری نشانیوں کو جھٹلایا۔تو ہم نے انہیں اس طرح پکڑا جس طرح کوئی زبردست طاقتور پکڑتا ہے۔(42)

اَكُفَّارُكُمْ خَيْرٌ مِّنْ اُولٰٓئِكُمْ اَمْ لَكُمْ بَرَآءَةٌ فِى الزُّبُرِ ﴿۴۳﴾ۚ

کیا تمہارے کافران لوگوں سے بہتر ہیں یا تمہارے لئے آسمانی کتابوں میں معافی کا پروانہ لکھا ہوا ہے؟(43)

اَمْ يَقُوْلُوْنَ نَحْنُ جَمِيْعٌ مُّنْتَصِرٌ ﴿۴۴﴾

یا وہ کہتے ہیں کہ ہم ایک ایسی جماعت ہیں جو غالب رہیں گے۔(44)

سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَ يُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ ﴿۴۵﴾

عنقریب یہ جماعت شکست کھائے گی اور یہ سب پیٹھ پھیر کر بھاگ جائیں گے۔(45)

بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَ السَّاعَةُ اَدْهٰى وَ اَمَرُّ ﴿۴۶﴾

بلکہ ان کے وعدہ کا اصل وقت تو قیامت ہے اور قیامت بڑی سخت (ہولناک) اور بڑی تلخ ہے۔(46)

اِنَّ الْمُجْرِمِيْنَ فِىْ ضَلٰلٍ وَّ سُعُرٍ ﴿۴۷﴾ۘ

بے شک مجرم لوگ گمراہی اور دیوانگی میں مبتلا ہیں۔(47)

يَوْمَ يُسْحَبُوْنَ فِى النَّارِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ ؕ ذُوْقُوْا مَسَّ سَقَرَ ﴿۴۸﴾

جس دن یہ لوگ منہ کے بل آگ میں گھسیٹے جائیں گے۔(کہا جائے گا) اب آگ کا مزہ چکھو۔(48)

اِنَّا كُلَّ شَىْءٍ خَلَقْنٰهُ بِقَدَرٍ ﴿۴۹﴾ وَ مَآ اَمْرُنَآ اِلَّا وَاحِدَةٌ كَلَمْحٍۭ بِالْبَصَرِ ﴿۵۰﴾

بے شک ہم نے ہر چیز کو خاص اندازہ سے پیدا کیا ہے۔(49) اور ہمارا حکم تو فقط یک بارگی واقع ہو جاتا ہے جیسے آنکھ کا جھپکنا ہے۔(50)

وَ لَقَدْ اَهْلَكْنَآ اَشْيَاعَكُمْ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿۵۱﴾

تم جیسے بہت سوں کو ہم ہلاک کر چکے ہیں، پھر ہے کوئی نصیحت قبول کرنے والا؟ (51)

وَ كُلُّ شَيْءٍ فَعَلُوْهُ فِي الزُّبُرِ ﴿٥٢﴾ وَ كُلُّ صَغِيْرٍ وَّ كَبِيْرٍ مُّسْتَطَرٌ ﴿٥٣﴾

جو کچھ اِنہوں نے کیا ہے وہ سب کتاب میں درج ہے۔ (52) اور ہر چھوٹی بڑی بات لکھی ہوئی موجود ہے۔ (53)

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّ نَهَرٍ ﴿٥٤﴾ فِيْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ ﴿٥٥﴾

متقی لوگ یقیناً باغات اور نہروں میں ہوں گے۔ (54) سچی عزت کی جگہ، بڑے ذی اقتدار بادشاہ کے قریب۔ (55)

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

55۔ سورہ رحمٰن

نوٹ: اس سورہ میں ایک آیت کافی زیادہ مرتبہ آئی ہے۔ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ اور تقریباً تمام علماء نے اس میں لفظ اٰلَآءِ کا ترجمہ نعمتیں کیا ہے۔یعنی پس تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔ اب جو چیزیں انسانی دنیا میں موجود ہیں ان کے بارے میں یہ سوال تو قابل فہم ہے۔ مگر جو چیزیں جنت یا جہنم سے متعلق ہیں یا انسانی شعور سے ماوراہیں ان پر ایسا سوال لاگو نہیں ہوتا۔ پھر یہ بات بھی قابل غور ہے کہ زمین اور جنت میں موجود نعمتوں کے بارے میں یہ تصور درست ہے کہ واقعی وہ نعمتیں ہیں۔مگر جہنم کے عذاب کے بارے میں بھی یہی الفاظ استعمال کیے گئے ہیں۔ اس لیے یہ بات سمجھنا ضروری ہے کہ یہاں اللہ تعالی اپنی طاقت،عظمت اور قدرت کا بیان کر رہے ہیں۔ مولانا امین احسن اصلاحیؒ نے سیاق کے مطابق ہر جگہ مختلف ترجمہ کیا ہے۔ اور علامہ اسدؒ نے بھی ترجمہ اللہ کی طاقت کیا ہے۔ ان سب کو مدنظر رکھتے ہوئے میں نے ترجمہ قدرت کیا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

میں شروع کرتا ہوں اللہ کے نام کے ساتھ جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے۔

اَلرَّحْمٰنُ ۝١ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ۝٢ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ۝٣ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ۝٤

رحمن ہی نے (1) قرآن سکھایا۔(2) اس نے انسان کو پیدا کیا۔(3) اسے بولنا سکھایا۔(4)

اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ ۝٥ وَّالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ يَسْجُدٰنِ ۝٦

سورج اور چاند کو حساب کتاب کا ذریعہ بنایا۔(5) اور ستارے اور درخت اسی کو سجدہ کرتے ہیں۔(6)

وَالسَّمَآءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيْزَانَ ۝٧ اَلَّا تَطْغَوْا فِي الْمِيْزَانِ ۝٨

اس نے آسمان کو بلند کیا۔ اور ماپ تول کے لیے ترازو مقرر کیا۔(7) اور ہرگز تم تولنے میں زیادتی نہ کرو۔(8)

وَاَقِيْمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيْزَانَ ۝٩ وَالْاَرْضَ وَضَعَهَا لِلْاَنَامِ ۝١٠

اور انصاف کے ساتھ ٹھیک طریقہ پر تولو۔ اور وزن تولنے میں کمی نہ کرو۔(9) اور اس نے زمین کو تمام مخلوق کیلئے بنایا۔(10)

فِيْهَا فَاكِهَةٌ ۙ وَّالنَّخْلُ ذَاتُ الْاَكْمَامِ ۝١١

اس میں ہر طرح کے میوے ہیں۔ اور کھجور کے گچھے غلاف سے ڈھکے ہوئے ہیں۔(11)

وَالْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ وَالرَّيْحَانُ ﴿١٢﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿١٣﴾

اور بھوسہ والا اناج بھی۔اور خوشبودار پھول بھی۔(12) پس تم اپنے رب کی کون کون سی قدرت کو جھٹلاؤ گے؟(13)

خَلَقَ الْإِنسَانَ مِن صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ ﴿١٤﴾ وَخَلَقَ الْجَانَّ مِن مَّارِجٍ مِّن نَّارٍ ﴿١٥﴾

اس نے انسان کو ٹھیکرے کی طرح کھنکھناتی ہوئی مٹی سے پیدا کیا۔(14) اور جنات کو آگ کے شعلہ سے پیدا کیا۔(15)

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿١٦﴾ رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ وَرَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ ﴿١٧﴾

پس تم اپنے رب کی کون کون سی قدرت کو جھٹلاؤ گے؟(16) وہی دونوں مشرقوں اور دونوں مغربوں کا پروردگار ہے۔(17)

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿١٨﴾

پس تم اپنے رب کی کون کون سی قدرت کو جھٹلاؤ گے؟(18)

مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيَانِ ﴿١٩﴾ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيَانِ ﴿٢٠﴾

اسی نے دو دریا جاری کئے جو آپس میں مل رہے ہیں۔(19) ان دونوں کے درمیان ایک پردہ ہے۔جس سے وہ تجاوز نہیں کرتے۔(20)

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٢١﴾ يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ ﴿٢٢﴾

پس تم اپنے رب کی کون کون سی قدرت کو جھٹلاؤ گے؟(21) ان دونوں دریاؤں سے موتی اور مونگے نکلتے ہیں۔(22)

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٢٣﴾ وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنشَآتُ فِي الْبَحْرِ كَالْأَعْلَامِ ﴿٢٤﴾

پس تم اپنے رب کی کون کون سی قدرت کو جھٹلاؤ گے؟(23) اور اسی کے لئے وہ جہاز ہیں جو سمندروں میں پہاڑوں کی طرح اونچے نظر آتے ہیں۔(24)

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٢٥﴾

پس تم اپنے رب کی کون کون سی قدرت کو جھٹلاؤ گے؟(25)

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ﴿٢٦﴾ وَيَبْقَىٰ وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ ﴿٢٧﴾

جو بھی روئے زمین پر ہیں وہ سب فنا ہونے والے ہیں۔(26) اور آپؐ کے پروردگار کی ذات باقی رہے گی جو عظمت و اکرام والی ہے۔(27)

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٢٨﴾

پس تم اپنے رب کی کون کون سی قدرت کو جھٹلاؤ گے؟(26)

يَسْأَلُهُ مَن فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ ﴿٢٩﴾

آسمانوں اور زمین میں جو بھی ہیں اسی سے اپنی حاجتیں مانگتے ہیں۔وہ ہر روز ایک نئی شان میں ہے۔(29)

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٣٠﴾

پس تم اپنے رب کی کون کون سی قدرت کو جھٹلاؤ گے؟(30)

سَنَفْرُغُ لَكُمْ اَيُّهَ الثَّقَلٰنِ ۚ﴿٣١﴾ فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٣٢﴾

اے جن وانس ہم عنقریب تمہاری طرف متوجہ ہونے والے ہیں۔(31) پس تم اپنے رب کی کون کون سی قدرت کو جھٹلاؤ گے؟(30)

يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ فَانْفُذُوْا ؕ لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ۚ﴿٣٣﴾

اے گروہِ جن وانس! اگر تم سے ہو سکے تو تم آسمانوں اور زمین کی حدود سے باہر نکل جاؤ۔ لیکن تم طاقت اور زور کے بغیر نہیں نکل سکتے۔(33)

فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٣٤﴾

پس تم اپنے رب کی کون کون سی قدرت کو جھٹلاؤ گے؟(34)

يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ ۙ وَّ نُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرٰنِ ۚ﴿٣٥﴾

تم دونوں پر آگ کا شعلہ اور دھواں چھوڑا جائے گا۔ پھر تم اپنا بچاؤ نہ کر سکو گے۔(35)

فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٣٦﴾

پس تم اپنے رب کی کون کون سی قدرت کو جھٹلاؤ گے؟(36)

فَاِذَا انْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ وَرْدَةً كَالدِّهَانِ ۚ﴿٣٧﴾

(اس وقت کیا حالت ہوگی) جب آسمان پھٹ جائے گا۔ اور رنگے ہوئے سرخ چمڑے کی طرح لال ہو جائے گا۔(37)

فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٣٨﴾

پس تم اپنے رب کی کون کون سی قدرت کو جھٹلاؤ گے؟(38)

فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُسْـَٔلُ عَنْ ذَنْۢبِهٖۤ اِنْسٌ وَّ لَا جَآنٌّ ۚ﴿٣٩﴾

پس اس دن کسی انسان یا جن سے اس کے گناہ کے متعلق سوال نہیں کیا جائے گا۔(39)

فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٤٠﴾

پس تم اپنے رب کی کون کون سی قدرت کو جھٹلاؤ گے؟(40)

يُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ بِسِيْمٰهُمْ فَيُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِيْ وَ الْاَقْدَامِ ۚ﴿٤١﴾

مجرم اپنے چہروں سے پہچان لئے جائیں گے۔ پھر پیشانی اور پاؤں سے پکڑے جائیں گے (اور جہنم میں پھینک دیئے جائیں گے)۔(41)

فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٤٢﴾

پس تم اپنے رب کی کون کون سی قدرت کو جھٹلاؤ گے؟(42)

هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِيْ يُكَذِّبُ بِهَا الْمُجْرِمُوْنَ ۝۴۳ يَطُوْفُوْنَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ حَمِيْمٍ اٰنٍ ۝۴۴

یہی وہ دوزخ ہے جسے مجرم لوگ جھٹلایا کرتے تھے۔(43) اُسی جہنم اور کھولتے ہوئے پانی کے درمیان وہ گردش کرتے رہیں گے۔(44)

فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝۴۵ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ۝۴۶

پس تم اپنے رب کی کون کون سی قدرت کو جھٹلاؤ گے؟(45) اور جو شخص اپنے پروردگار کے سامنے جوابدہی سے ڈرتا ہے اس کے لئے دو باغ ہیں۔(46)

فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝۴۷ ذَوَاتَآ اَفْنَانٍ ۝۴۸

پس تم اپنے رب کی کون کون سی قدرت کو جھٹلاؤ گے؟(47) دونوں باغ بہت سی شاخوں والے۔(48)

فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝۴۹ فِيْهِمَا عَيْنٰنِ تَجْرِيٰنِ ۝۵۰

پس تم اپنے رب کی کون کون سی قدرت کو جھٹلاؤ گے؟(49) ان دونوں باغات میں دو دو چشمے جاری ہوں گے۔(50)

فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝۵۱ فِيْهِمَا مِنْ كُلِّ فَاكِهَةٍ زَوْجٰنِ ۝۵۲

پس تم اپنے رب کی کون کون سی قدرت کو جھٹلاؤ گے؟(51) ان دونوں باغات میں ہر پھل کی دو قسمیں ہوں گی۔(52)

فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝۵۳

پس تم اپنے رب کی کون کون سی قدرت کو جھٹلاؤ گے؟(53)

مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰي فُرُشٍۢ بَطَاۗىِٕنُهَا مِنْ اِسْتَبْرَقٍ ۭ وَجَنَا الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ ۝۵۴

وہ ایسے قالینوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے جن کی زمین دبیز ریشم کی ہوگی۔ اور دونوں باغوں کے تیار پھل بہت ہی نزدیک ہوں گے۔(54)

فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝۵۵

پس تم اپنے رب کی کون کون سی قدرت کو جھٹلاؤ گے؟(55)

فِيْهِنَّ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ ۙ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَاۗنٌّ ۝۵۶

ان جنتوں میں نیچی نگاہ والی حوریں ہوں گی۔ جن کو ان جنتیوں سے پہلے نہ کسی انسان نے چھوا ہوگا اور نہ کسی جن نے۔(56)

فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝۵۷ كَاَنَّهُنَّ الْيَاقُوْتُ وَالْمَرْجَانُ ۝۵۸

پس تم اپنے رب کی کون کون سی قدرت کو جھٹلاؤ گے؟(57) وہ حوریں ایسی ہوں گی جیسے یاقوت اور مرجان۔(58)

فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝۵۹ هَلْ جَزَاۗءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ ۝۶۰

پس تم اپنے رب کی کون کون سی قدرت کو جھٹلاؤ گے؟(59) نیکی کا بدلہ نیکی کے سوا اور کیا ہے؟(60)

فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝۶۱ وَمِنْ دُوْنِهِمَا جَنَّتٰنِ ۝۶۲

پس تم اپنے رب کی کون کون سی قدرت کو جھٹلاؤ گے؟(61) ان دونوں باغات کے علاوہ دو باغ اور بھی ہیں۔(62)

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٦٣﴾ مُدْهَآمَّتٰنِ ﴿٦٤﴾

پس تم اپنے رب کی کون کون سی قدرت کو جھٹلاؤ گے؟(63) دونوں باغ گہرے سبز گھنے ہیں۔(64)

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٦٥﴾

پس تم اپنے رب کی کون کون سی قدرت کو جھٹلاؤ گے؟(65)

فِيْهِمَا عَيْنٰنِ نَضَّاخَتٰنِ ﴿٦٦﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٦٧﴾

ان دونوں باغات میں دو چشمے ہوں گے جوش مارتے ہوئے۔(66) پس تم اپنے رب کی کون کون سی قدرت کو جھٹلاؤ گے؟(67)

فِيْهِمَا فَاكِهَةٌ وَّنَخْلٌ وَّرُمَّانٌ ﴿٦٨﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٦٩﴾

ان میں پھل، کھجور اور انار ہوں گے۔(68) پس تم اپنے رب کی کون کون سی قدرت کو جھٹلاؤ گے؟(69)

فِيْهِنَّ خَيْرٰتٌ حِسَانٌ ﴿٧٠﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٧١﴾

ان میں اچھی سیرت والی حوریں ہوں گی۔(70) پس تم اپنے رب کی کون کون سی قدرت کو جھٹلاؤ گے؟(71)

حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِي الْخِيَامِ ﴿٧٢﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٧٣﴾

حوریں خیموں کے اندر قیام پذیر ہونگی۔(72) پس تم اپنے رب کی کون کون سی قدرت کو جھٹلاؤ گے؟(73)

لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ ﴿٧٤﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٧٥﴾

ان جنتیوں سے پہلے کسی انسان یا جن نے انہیں چھوا بھی نہیں ہوگا۔(74) پس تم اپنے رب کی کون کون سی قدرت کو جھٹلاؤ گے؟(75)

مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى رَفْرَفٍ خُضْرٍ وَّعَبْقَرِيٍّ حِسَانٍ ﴿٧٦﴾

وہ جنتی لوگ سبز رنگ کے قالینوں اور خوبصورت گدوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے۔(76)

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٧٧﴾

پس تم اپنے رب کی کون کون سی قدرت کو جھٹلاؤ گے؟(77)

تَبٰرَكَ اسْمُ رَبِّكَ ذِي الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ﴿٧٨﴾

بابرکت ہے تمہارے پروردگار کا نام جو بڑی عظمت اور اکرام والا ہے۔(78)

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

56۔ سورہ واقعہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

میں شروع کرتا ہوں اللہ کے نام کے ساتھ جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے۔

اِذَا وَقَعَتِ الۡوَاقِعَۃُ ﴿۱﴾ لَیۡسَ لِوَقۡعَتِہَا کَاذِبَۃٌ ﴿۲﴾

جب واقعہ ہونے والی (قیامت) واقع ہو جائے گی۔(1) جس کے واقع ہونے میں کوئی جھوٹ نہیں ہے۔(2)

خَافِضَۃٌ رَّافِعَۃٌ ﴿۳﴾ اِذَا رُجَّتِ الۡاَرۡضُ رَجًّا ﴿۴﴾

زمین کا نچلا حصہ اوپر آ جائے گا۔(3) جب زمین بالکل ہلا ڈالی جائے گی۔(4)

وَّ بُسَّتِ الۡجِبَالُ بَسًّا ﴿۵﴾ فَکَانَتۡ ہَبَآءً مُّنۡۢبَثًّا ﴿۶﴾

اور پہاڑ ٹوٹ کر ریزہ ریزہ ہو جائیں گے۔(5) اور وہ خاک ہو کر اڑتے پھریں گے۔(6)

وَّ کُنۡتُمۡ اَزۡوَاجًا ثَلٰثَۃً ﴿۷﴾ فَاَصۡحٰبُ الۡمَیۡمَنَۃِ ۬ۙ مَاۤ اَصۡحٰبُ الۡمَیۡمَنَۃِ ﴿۸﴾

اور اس وقت تمہاری تین جماعتیں ہو جائیں گی۔(7) پھر دائیں ہاتھ والے، کیا خوب ہیں دائیں ہاتھ والے۔(8)

وَ اَصۡحٰبُ الۡمَشۡـَٔمَۃِ ۬ۙ مَاۤ اَصۡحٰبُ الۡمَشۡـَٔمَۃِ ﴿۹﴾

اور دوسری قسم بائیں ہاتھ والوں کی ہوگی۔ اور بائیں ہاتھ والے کیا برے ہیں؟(9)

وَ السّٰبِقُوۡنَ السّٰبِقُوۡنَ ﴿۱۰﴾ اُولٰٓئِکَ الۡمُقَرَّبُوۡنَ ﴿۱۱﴾

اور تیسری قسم سب سے پہلے ایمان لانے والوں کی ہے۔ ان کی تو کیا ہی بات ہے۔(10) یہی لوگ خاص مقرب بارگاہ ہیں۔(11)

فِیۡ جَنّٰتِ النَّعِیۡمِ ﴿۱۲﴾ ثُلَّۃٌ مِّنَ الۡاَوَّلِیۡنَ ﴿۱۳﴾

یہ لوگ عیش و آرام کے باغات میں ہوں گے۔(12) ان کی بڑی جماعت پہلے لوگوں میں سے ہوگی۔(13)

وَ قَلِيْلٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ﴿۱۴﴾ عَلٰى سُرُرٍ مَّوْضُوْنَةٍ ﴿۱۵﴾

اور بہت تھوڑے بعد والوں میں سے ہوں گے۔(14) مرصع تختوں پر تکیہ لگائے۔(15)

مُّتَّكِـِٕيْنَ عَلَيْهَا مُتَقٰبِلِيْنَ ﴿۱۶﴾ يَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ﴿۱۷﴾

آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے۔(16) ان کے پاس ایسے غلام ہوں گے جو ہمیشہ ان کی خدمت میں حاضر رہیں گے۔(17)

بِاَكْوَابٍ وَّ اَبَارِيْقَ ۙ وَ كَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ ﴿۱۸﴾ لَّا يُصَدَّعُوْنَ عَنْهَا وَ لَا يُنْزِفُوْنَ ﴿۱۹﴾

پیالے اور جگ اور شراب کے جام لئے ہوئے ہوں گے۔(18) جس سے نہ درد ِسر ہوگا اور نہ عقل میں فتور آئے گا۔(19)

وَ فَاكِهَةٍ مِّمَّا يَتَخَيَّرُوْنَ ﴿۲۰﴾ وَ لَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ ﴿۲۱﴾

اور ایسے پھل لیے ہوئے جو ان کی پسند کے ہوں گے۔(20) اور پرندوں کے گوشت جو انہیں مرغوب ہوں گے۔(21)

وَ حُوْرٌ عِيْنٌ ﴿۲۲﴾ كَاَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُوْنِ ﴿۲۳﴾

اور بڑی بڑی آنکھوں والی حوریں۔(22) جو چھپے ہوئے موتیوں کی طرح ہیں۔(23)

جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۲۴﴾

یہ سب کچھ ان کے ان اعمال کی جزا ہے جو وہ کیا کرتے تھے۔(24)

لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّ لَا تَاْثِيْمًا ﴿۲۵﴾ اِلَّا قِيْلًا سَلٰمًا سَلٰمًا ﴿۲۶﴾

وہ اس میں کوئی فضول اور گناہ والی بات نہیں سنیں گے۔(25) مگر صرف سلام ودعا کی آواز آئے گی۔(26)

وَ اَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ۙ مَاۤ اَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ﴿۲۷﴾

اور وہ دائیں ہاتھ والے۔ وہ دائیں ہاتھ والے کیا ہی اچھے لوگ ہیں۔(27)

فِيْ سِدْرٍ مَّخْضُوْدٍ ﴿۲۸﴾ وَّ طَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ ﴿۲۹﴾ وَّ ظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ ﴿۳۰﴾

وہ بیری کے درختوں میں ہوں گے جن میں کانٹے نہیں ہوں گے۔(28) اور تہ بہ تہ کیلوں میں۔(29) اور پھیلے ہوئے سایوں میں۔(30)

وَّ مَآءٍ مَّسْكُوْبٍ ﴿۳۱﴾ وَّ فَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ ﴿۳۲﴾ لَّا مَقْطُوْعَةٍ وَّ لَا مَمْنُوْعَةٍ ﴿۳۳﴾

اور بہتے ہوئے پانی میں۔(31) اور بہت سے پھلوں میں۔(32) جو نہ کبھی ختم ہوں گے اور نہ کوئی روک ٹوک ہوگی۔(33)

وَّ فُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ ﴿۳۴﴾ اِنَّاۤ اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَآءً ﴿۳۵﴾ فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًا ﴿۳۶﴾

اور اونچے بچھونوں پر ہوں گے۔(34) ہم نے حوروں کو خاص نئے سرے سے پیدا کیا ہے۔(35) پھر ان کو کنواریاں بنایا ہے۔(36)

عُرُبًا اَتْرَابًا ﴿۳۷﴾ لِّاَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ﴿۳۸﴾

محبت والیاں، اور ہم عمر ہیں۔(37) دائیں ہاتھ والوں کے لیے ہیں۔(38)

ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ۙ﴿٣٩﴾ وَ ثُلَّةٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ؕ﴿٤٠﴾

ان کی بڑی جماعت پہلے لوگوں میں سے ہوگی۔(39) اور ایک بڑی جماعت بعد والوں میں سے ہے۔(40)

وَ اَصْحٰبُ الشِّمَالِ ۙ مَاۤ اَصْحٰبُ الشِّمَالِ ؕ﴿٤١﴾

اور بائیں ہاتھ والے۔ بہت ہی برے حالات میں ہونگے۔(41)

فِيْ سَمُوْمٍ وَّ حَمِيْمٍ ۙ﴿٤٢﴾ وَّ ظِلٍّ مِّنْ يَّحْمُوْمٍ ۙ﴿٤٣﴾ لَّا بَارِدٍ وَّ لَا كَرِيْمٍ ﴿٤٤﴾

وہ لو کی سخت تپش اور کھولتے ہوئے پانی۔(42) اور سیاہ دھوئیں کے سایہ میں ہوں گے۔(43) جو نہ ٹھنڈا ہوگا اور نہ خوشگوار۔(44)

اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ مُتْرَفِيْنَ ۚۖ﴿٤٥﴾

کیونکہ وہ اس سے پہلے دنیا میں خوشحال اور عیش وعشرت میں تھے۔(45)

وَ كَانُوْا يُصِرُّوْنَ عَلَى الْحِنْثِ الْعَظِيْمِ ۚ﴿٤٦﴾

اور وہ بڑے گناہ (شرک) پر اڑے ہوئے تھے۔(46)

وَ كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ ۙ اَئِذَا مِتْنَا وَ كُنَّا تُرَابًا وَّ عِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ۙ﴿٤٧﴾

اور کہتے تھے کہ جب ہم مر جائیں گے اور مٹی اور ہڈیاں ہو جائیں گے تو کیا ہم دوبارہ اٹھائے جائیں گے؟(47)

اَوَ اٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ ﴿٤٨﴾ قُلْ اِنَّ الْاَوَّلِيْنَ وَ الْاٰخِرِيْنَ ۙ﴿٤٩﴾

اور کیا ہمارے پہلے باپ دادا بھی اٹھائے جائیں گے؟(48) آپؐ کہہ دیجئے! کہ بے شک پہلے والے لوگ بھی اور بعد والے بھی۔(49)

لَمَجْمُوْعُوْنَ ۙ اِلٰى مِيْقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿٥٠﴾ ثُمَّ اِنَّكُمْ اَيُّهَا الضَّآلُّوْنَ الْمُكَذِّبُوْنَ ۙ﴿٥١﴾

سب ایک دن کے مقرر وقت پر اکٹھے کئے جائیں گے۔(50) پھر تم اے گمراہو اور جھٹلانے والو۔(51)

لَاٰكِلُوْنَ مِنْ شَجَرٍ مِّنْ زَقُّوْمٍ ۙ﴿٥٢﴾ فَمَالِـُٔوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ۚ﴿٥٣﴾

تم زقوم کے درخت سے کھاؤ گے۔(52) اور اسی سے اپنے پیٹ بھرو گے۔(53)

فَشٰرِبُوْنَ عَلَيْهِ مِنَ الْحَمِيْمِ ۚ﴿٥٤﴾ فَشٰرِبُوْنَ شُرْبَ الْهِيْمِ ؕ﴿٥٥﴾

اور اوپر سے کھولتا ہوا پانی پیو گے۔(54) جس طرح سخت پیاسے اونٹ بے تحاشا پانی پیتے ہیں۔(55)

هٰذَا نُزُلُهُمْ يَوْمَ الدِّيْنِ ؕ﴿٥٦﴾ نَحْنُ خَلَقْنٰكُمْ فَلَوْ لَا تُصَدِّقُوْنَ ﴿٥٧﴾

جزا و سزا کے دن یہ ان کی مہمان نوازی ہوگی۔(56) ہم نے تم کو پہلی بار بھی تو پیدا کیا ہے تو تم دوبارہ اُٹھنے کو کیوں سچ نہیں سمجھتے؟(57)

اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تُمْنُوْنَ ؕ﴿٥٨﴾

کیا تم نے غور کیا ہے کہ جس نطفے کو تم (عورتوں کے رحم میں) ڈالتے ہو؟ (58)

ءَاَنۡتُمۡ تَخۡلُقُوۡنَهٗۤ اَمۡ نَحۡنُ الۡخٰلِقُوۡنَ ﴿۵۹﴾

کیا تم اس سے انسان بنا کر پیدا کرتے ہو؟ یا ہم پیدا کرنے والے ہیں؟ (59)

نَحۡنُ قَدَّرۡنَا بَيۡنَكُمُ الۡمَوۡتَ وَمَا نَحۡنُ بِمَسۡبُوۡقِيۡنَ ﴿۶۰﴾

ہم نے ہی تمہارے درمیان موت کا نظام مقرر کیا ہے۔ اور ہم اس سے عاجز نہیں ہیں۔ (60)

عَلٰٓى اَنۡ نُّبَدِّلَ اَمۡثَالَكُمۡ وَنُنۡشِئَكُمۡ فِىۡ مَا لَا تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۶۱﴾

کہ ہم تمہاری جگہ تم جیسے اور لوگ پیدا کر دیں۔ اور تم کو ایسی صورت میں پیدا کر دیں، جس کو تم نہیں جانتے۔ (61)

وَلَقَدۡ عَلِمۡتُمُ النَّشۡاَةَ الۡاُوۡلٰى فَلَوۡلَا تَذَكَّرُوۡنَ ﴿۶۲﴾

اور تم اپنی پہلی پیدائش کو تو جانتے ہی ہو۔ پھر نصیحت کیوں نہیں حاصل کرتے؟ (62)

اَفَرَءَيۡتُمۡ مَّا تَحۡرُثُوۡنَ ﴿۶۳﴾ ءَاَنۡتُمۡ تَزۡرَعُوۡنَهٗۤ اَمۡ نَحۡنُ الزّٰرِعُوۡنَ ﴿۶۴﴾

کیا تم نے کبھی غور کیا ہے کہ تم جو کچھ بیج بوتے ہو؟ (63) کیا تم اس کو اگاتے ہو یا ہم اگانے والے ہیں؟ (64)

لَوۡ نَشَآءُ لَجَعَلۡنٰهُ حُطٰمًا فَظَلۡتُمۡ تَفَكَّهُوۡنَ ﴿۶۵﴾

اگر ہم چاہیں تو اس پیداوار کو خشک کر کے چُورا چُورا کر دیں۔ تو تم باتیں بناتے رہ جاؤ؟ (65)

اِنَّا لَمُغۡرَمُوۡنَ ﴿۶۶﴾ بَلۡ نَحۡنُ مَحۡرُوۡمُوۡنَ ﴿۶۷﴾

کہ ہم پر تاوان پڑ گیا۔ (66) بلکہ ہم بالکل محروم ہو گئے۔ (67)

یعنی کھیتی سے فصل بھی حاصل نہ ہوئی۔ اور جو محنت اور سرمایہ لگا تھا وہ بھی ضائع ہو گیا۔

اَفَرَءَيۡتُمُ الۡمَآءَ الَّذِىۡ تَشۡرَبُوۡنَ ﴿۶۸﴾ ءَاَنۡتُمۡ اَنۡزَلۡتُمُوۡهُ مِنَ الۡمُزۡنِ اَمۡ نَحۡنُ الۡمُنۡزِلُوۡنَ ﴿۶۹﴾

کیا تم نے کبھی غور کیا ہے کہ وہ پانی جو تم پیتے ہو؟ (68) کیا تم نے اسے بادل سے اتارا ہے یا ہم اس کو اتارنے والے ہیں؟ (69)

لَوۡ نَشَآءُ جَعَلۡنٰهُ اُجَاجًا فَلَوۡلَا تَشۡكُرُوۡنَ ﴿۷۰﴾

اگر ہم چاہتے تو اسے بالکل کھاری (نمکین) بنا دیتے۔ پھر تم شکر کیوں نہیں کرتے؟ (70)

اَفَرَءَيۡتُمُ النَّارَ الَّتِىۡ تُوۡرُوۡنَ ﴿۷۱﴾ ءَاَنۡتُمۡ اَنۡشَاۡتُمۡ شَجَرَتَهَاۤ اَمۡ نَحۡنُ الۡمُنۡشِـُٔوۡنَ ﴿۷۲﴾

کیا تم نے کبھی غور کیا ہے، جو آگ تم درخت سے نکالتے ہو؟ (71) کیا تم نے اس کے درخت کو پیدا کیا ہے یا ہم پیدا کرتے ہیں؟ (72)

نَحۡنُ جَعَلۡنٰهَا تَذۡكِرَةً وَّمَتَاعًا لِّلۡمُقۡوِيۡنَ ﴿۷۳﴾

ہم نے ہی اسے یاد دہانی کا ذریعہ۔ اور مسافروں کیلئے فائدہ کی چیز بنایا ہے۔ (73)

فَسَبِّحۡ بِاسۡمِ رَبِّكَ الۡعَظِيۡمِ ۝

پس تم اپنے عظیم پروردگار کے نام کی تسبیح کرو۔(74)

فَلَاۤ اُقۡسِمُ بِمَوٰقِعِ النُّجُوۡمِ ۝

پس میں قسم کھاتا ہوں آیتوں کے پیغمبروں کے دل میں اترنے کی۔(75)

اکثر مترجمین نے اس آیت کا ترجمہ یہ کیا ہے کہ میں قسم کھاتا ہوں تاروں کے ڈوبنے کے مقام کی، یا گرنے کے مقام کی۔ اور ڈاکٹر طاہر القادری صاحب نے ترجمہ کیا کہ قسم ہے ان جگہوں کی جہاں جہاں قرآن کے مختلف حصے نبی کریمؐ پر اترتے ہیں۔ مگر میں نے اپنا بیان کردہ ترجمہ درست سمجھا ہے۔ اس کو شاہ عبدالقادر محدث دہلویؒ نے "موضح قرآن" کے صفحہ نمبر 695 کے حاشیہ میں ایسے ہی بیان کیا ہے۔ اور ترتیب کلام کا بھی یہی تقاضا ہے۔ آنے والا مضمون اسی کی وضاحت کر رہا ہے۔

وَ اِنَّهٗ لَقَسَمٌ لَّوۡ تَعۡلَمُوۡنَ عَظِيۡمٌ ۝ اِنَّهٗ لَقُرۡاٰنٌ كَرِيۡمٌ ۝

اور اگر تم سمجھو تو یہ بہت بڑی قسم ہے۔(76) بے شک یہ قرآن بڑی عزت والا ہے۔(77)

فِىۡ كِتٰبٍ مَّكۡنُوۡنٍ ۝ لَّا يَمَسُّهٗۤ اِلَّا الۡمُطَهَّرُوۡنَ ۝

ایک محفوظ کتاب میں لکھا ہوا۔(78) جسے پاک لوگوں کے سوا کوئی چھو نہیں سکتا۔ (یعنی فرشتے)(79)

تَنۡزِيۡلٌ مِّنۡ رَّبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ۝

یہ تمام جہانوں کے پروردگار کی طرف سے نازل کردہ ہے۔(80)

اَفَبِهٰذَا الۡحَدِيۡثِ اَنۡتُمۡ مُّدۡهِنُوۡنَ ۝ وَ تَجۡعَلُوۡنَ رِزۡقَكُمۡ اَنَّكُمۡ تُكَذِّبُوۡنَ ۝

کیا تم اس کتاب سے بے اعتنائی کرتے ہو؟(81) اور تم نے اس کے جھٹلانے کو ہی اپنا وظیفہ بنالیا ہے۔(82)

فَلَوۡلَاۤ اِذَا بَلَغَتِ الۡحُلۡقُوۡمَ ۝ وَاَنۡتُمۡ حِيۡنَئِذٍ تَنۡظُرُوۡنَ ۝

تو جب مرنے والے کی جان حلق تک پہنچ چکی ہوتی ہے(83) اور تم آنکھوں سے دیکھ رہے ہوتے ہو کہ وہ مر رہا ہے۔(84)

وَنَحۡنُ اَقۡرَبُ اِلَيۡهِ مِنۡكُمۡ وَلٰـكِنۡ لَّا تُبۡصِرُوۡنَ ۝

اور اس وقت ہم تم سے زیادہ مرنے والے کے قریب ہوتے ہیں مگر تم دیکھتے نہیں۔(85)

فَلَوۡلَاۤ اِنۡ كُنۡتُمۡ غَيۡرَ مَدِيۡنِيۡنَ ۝ تَرۡجِعُوۡنَهَاۤ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ ۝

پس اگر تم کسی کے کنٹرول میں نہیں ہو۔(86) تو پھر اس روح کو کیوں واپس لوٹا نہیں لیتے؟ اگر تم (اس انکار میں) سچے ہو۔(87)

فَاَمَّاۤ اِنۡ كَانَ مِنَ الۡمُقَرَّبِيۡنَ ۝ فَرَوۡحٌ وَّرَيۡحَانٌ ۙ وَّجَنَّتُ نَعِيۡمٍ ۝

پس اگر وہ (مرنے والا) مقربین میں سے ہے۔(88) تو اس کے لیے راحت اور عمدہ رزق اور نعمت بھری جنت ہے۔(89)

وَ اَمَّاۤ اِنۡ کَانَ مِنۡ اَصۡحٰبِ الۡیَمِیۡنِ ﴿۹۰﴾

اور اگر وہ اصحاب یمین میں سے ہے۔(90)

فَسَلٰمٌ لَّکَ مِنۡ اَصۡحٰبِ الۡیَمِیۡنِ ﴿۹۱﴾

تو اس کا استقبال یوں ہوتا ہے کہ سلام ہے تجھے، تو اصحاب الیمین میں سے ہے۔(91)

وَ اَمَّاۤ اِنۡ کَانَ مِنَ الۡمُکَذِّبِیۡنَ الضَّآلِّیۡنَ ﴿۹۲﴾

اور اگر وہ جھٹلانے والے گمراہ لوگوں میں سے ہو۔(92)

فَنُزُلٌ مِّنۡ حَمِیۡمٍ ﴿۹۳﴾ وَّ تَصۡلِیَۃُ جَحِیۡمٍ ﴿۹۴﴾

تو اس کی تواضع کے لیے کھولتا ہوا پانی ہے۔(93) اور جہنم میں جھونکا جانا۔(94)

اِنَّ ہٰذَا لَہُوَ حَقُّ الۡیَقِیۡنِ ﴿۹۵﴾

یہ سب کچھ قطعی حق ہے۔(95)

فَسَبِّحۡ بِاسۡمِ رَبِّکَ الۡعَظِیۡمِ ﴿۹۶﴾

پس اپنے عظیم پروردگار کے نام کی تسبیح کرو۔(96)

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

57۔ سورہ الحدید

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

میں شروع کرتا ہوں اللہ کے نام کے ساتھ جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے۔

سَبَّحَ لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ ۚ وَ ہُوَ الۡعَزِیۡزُ الۡحَکِیۡمُ ﴿۱﴾

ہر وہ چیز جو آسمانوں اور زمین میں ہے وہ اللہ کی تسبیح کرتی ہے۔ وہ ہر چیز پر غالب اور بڑا حکمت والا ہے۔(1)

لَہٗ مُلۡکُ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ ۚ یُحۡیٖ وَ یُمِیۡتُ ۚ وَ ہُوَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ ﴿۲﴾

آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اسی کے لئے ہے۔ وہی زندگی دیتا ہے اور وہی موت دیتا ہے۔ اور وہ ہر چیز پر پوری قدرت رکھتا ہے۔(2)

ہُوَ الۡاَوَّلُ وَ الۡاٰخِرُ وَ الظَّاہِرُ وَ الۡبَاطِنُ ۚ وَ ہُوَ بِکُلِّ شَیۡءٍ عَلِیۡمٌ ﴿۳﴾

وہی اول ہے اور وہی آخر، وہی ظاہر ہے اور وہی باطن۔ اور وہ ہر چیز کا خوب جاننے والا ہے۔(3)

ہُوَ الَّذِیۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضَ فِیۡ سِتَّۃِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسۡتَوٰی عَلَی الۡعَرۡشِ ؕ یَعۡلَمُ مَا یَلِجُ فِی الۡاَرۡضِ وَ مَا یَخۡرُجُ مِنۡہَا وَ مَا یَنۡزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَ مَا یَعۡرُجُ فِیۡہَا ؕ وَ ہُوَ مَعَکُمۡ اَیۡنَ مَا کُنۡتُمۡ ؕ وَ اللّٰہُ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ بَصِیۡرٌ ﴿۴﴾

اللہ وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں پیدا کیا۔ پھر عرش پر مستوی ہوا۔ وہ اسے بھی جانتا ہے جو زمین کے اندر داخل ہوتا ہے اور اسے بھی جو اس سے باہر نکلتا ہے۔ اور اسے بھی جانتا ہے جو کچھ آسمان سے اترتا ہے اور جو کچھ اس کی طرف چڑھتا ہے۔ اور وہ تمہارے ساتھ ہوتا ہے تم جہاں بھی ہو۔ اور تم جو کچھ کرتے ہو اللہ اسے دیکھ رہا ہے۔(4)

لَہٗ مُلۡکُ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ ؕ وَ اِلَی اللّٰہِ تُرۡجَعُ الۡاُمُوۡرُ ﴿۵﴾

آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اسی کیلئے ہے۔ اور تمام معاملات اللہ ہی کی طرف لوٹتے ہیں۔(5)

یُوۡلِجُ الَّیۡلَ فِی النَّہَارِ وَ یُوۡلِجُ النَّہَارَ فِی الَّیۡلِ ؕ وَ ہُوَ عَلِیۡمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوۡرِ ﴿۶﴾

وہی رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے۔ اور وہ دلوں کے رازوں کو خوب جانتا ہے۔(6)

اٰمِنُوۡا بِاللّٰہِ وَ رَسُوۡلِہٖ وَ اَنۡفِقُوۡا مِمَّا جَعَلَکُمۡ مُّسۡتَخۡلَفِیۡنَ فِیۡہِ ؕ فَالَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا مِنۡکُمۡ وَ اَنۡفَقُوۡا لَہُمۡ اَجۡرٌ کَبِیۡرٌ ﴿۷﴾

اللہ اور اس کے رسولؐ کی بات مانو۔ اور اس مال میں سے اس کی راہ میں خرچ کرو۔ جس کا مالک اس نے تمہیں پہلے لوگوں کے مال میں بنایا ہے۔ پس جو لوگ تم میں سے ایمان لائے اور مال خرچ کیا ان کیلئے بڑا اجر ہے۔(7)

وَمَا لَكُمْ لَا تُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ ۚ وَالرَّسُولُ يَدْعُوكُمْ لِتُؤْمِنُوا بِرَبِّكُمْ وَقَدْ اَخَذَ مِيثَاقَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِينَ ﴿٨﴾

تمہیں کیا ہوا ہے کہ تم اللہ کی بات نہیں مانتے۔ حالانکہ اس کا رسولؐ تمہیں بلا رہا ہے کہ اپنے پروردگار کی بات مانو۔ اور اللہ تم سے ایمان کا عہد و پیمان لے چکا ہے۔ اگر تم مؤمن ہو۔(8)

هُوَ الَّذِي يُنَزِّلُ عَلٰى عَبْدِهٖۤ اٰيٰتٍ بَيِّنٰتٍ لِّيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّورِ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ بِكُمْ لَرَءُوفٌ رَّحِيمٌ ﴿٩﴾

اللہ وہی ہے جو اپنے بندہ پر واضح آیات نازل کرتا ہے تا کہ تمہیں کفر وشرک کی تاریکیوں سے نکال کر ایمان کی روشنی کی طرف لے آئے۔ اور بے شک اللہ تم پر بڑا مہربان ہے۔(9)

وَمَا لَكُمْ اَلَّا تُنْفِقُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَلِلّٰهِ مِيرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ لَا يَسْتَوِي مِنْكُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقٰتَلَ ؕ اُولٰٓئِكَ اَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِينَ اَنْفَقُوا مِنْۢ بَعْدُ وَقٰتَلُوا ؕ وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ﴿١٠﴾

اور تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے۔ حالانکہ آسمانوں اور زمین کی میراث اللہ ہی کیلئے ہے۔ تم میں سے جنہوں نے فتح مکہ سے پہلے مال خرچ کیا اور جنگ کی وہ، اور وہ جنہوں نے فتح مکہ کے بعد مال خرچ کیا اور جنگ کی، برابر نہیں ہو سکتے۔ بلکہ پہلے والوں کا درجہ بہت بڑا ہے۔ اگرچہ اللہ نے دونوں سے بھلائی کا وعدہ کیا ہے۔ تم جو کچھ کرتے ہو، اللہ اس سے بڑا باخبر ہے۔(10)

مَنْ ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗ وَلَهٗۤ اَجْرٌ كَرِيمٌ ﴿١١﴾

کون ہے جو اللہ کو قرض حسنہ دے تا کہ وہ اسے اس کے لئے کئی گنا بڑھائے۔ اور اس کے لئے بہترین اجر ہے۔(11)

يَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنٰتِ يَسْعٰى نُورُهُمْ بَيْنَ اَيْدِيهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ بُشْرٰىكُمُ الْيَوْمَ جَنّٰتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِينَ فِيهَا ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴿١٢﴾

جس دن تم دیکھو گے کہ مؤمن مردوں اور مؤمن عورتوں کا نور ان کے آگے اور ان کے دائیں جانب دوڑ رہا ہو گا۔ آج تمہیں مبارک ہو، بہشت کے ان باغات کی، جن کے نیچے نہریں جاری ہیں، ہمیشہ ان میں رہو گے۔ یہی وہ بڑی کامیابی ہے۔(12)

يَوْمَ يَقُولُ الْمُنٰفِقُونَ وَالْمُنٰفِقٰتُ لِلَّذِينَ اٰمَنُوا انْظُرُونَا نَقْتَبِسْ مِنْ نُّورِكُمْ ۚ قِيلَ ارْجِعُوا وَرَآءَكُمْ فَالْتَمِسُوا نُورًا ؕ فَضُرِبَ بَيْنَهُمْ بِسُورٍ لَّهٗ بَابٌ ؕ بَاطِنُهٗ فِيهِ الرَّحْمَةُ وَظَاهِرُهٗ مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ ﴿١٣﴾

جس دن منافق مرد اور منافق عورتیں ایمان والوں سے کہیں گے کہ ذرا ہمارا انتظار کرو کہ ہم بھی تمہارے نور سے کچھ روشنی حاصل کر لیں۔ ان سے کہا جائے گا کہ تم پیچھے کی طرف لوٹ جاؤ۔ پھر وہیں روشنی تلاش کرو۔ پس ان کے اور اہل ایمان کے درمیان ایک دیوار کھڑی کر دی جائے گی جس کا ایک دروازہ ہو گا۔ اس کے اندر کی طرف رحمت ہو گی اور اس کے باہر کے طرف عذاب ہو گا۔(13)

سورہ حدید اور سورہ تحریم میں اس خاص نور کا ذکر ہے جس کی ضرورت اس وقت پڑے گی جب آسمان کی طرف سفر ہوگا۔ مومن لوگ تو اپنے نور کے ساتھ راستہ طے کرتے چلے جائیں گے۔ مگر کافر اور منافق اندھیرے میں مدتوں بھٹکتے رہیں گے۔ یہ سارا مکالمہ اسی سفر کے دوران کا ہے۔

يُنَادُوْنَهُمْ اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ ۭ قَالُوْا بَلٰى وَلٰكِنَّكُمْ فَتَنْتُمْ اَنْفُسَكُمْ وَتَرَبَّصْتُمْ وَارْتَبْتُمْ وَغَرَّتْكُمُ الْاَمَانِيُّ حَتّٰى جَاۗءَ اَمْرُ اللّٰهِ وَغَرَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ﴿14﴾

وہ (منافق) اہل ایمان کو پکاریں گے کہ کیا ہم تمہارے ساتھ نہ تھے؟ ایمان والے کہیں گے ہاں تھے مگر تم نے اپنے آپ کو گمراہی میں ڈالا۔ اور ہمارے بارے میں برے حالات کا انتظار کیا۔ اور شک وشبہ میں مبتلا رہے اور جھوٹی امیدوں نے تمہیں دھوکہ دیا۔ یہاں تک کہ اللہ کا فیصلہ آ گیا۔ اور دھوکہ باز (شیطان) نے تمہیں اللہ کے بارے میں دھوکہ میں رکھا۔(14)

فَالْيَوْمَ لَا يُؤْخَذُ مِنْكُمْ فِدْيَةٌ وَّلَا مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۭ مَاْوٰىكُمُ النَّارُ ۭ هِيَ مَوْلٰىكُمْ ۭ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿15﴾

پس آج نہ تم سے کوئی فدیہ قبول کیا جائے گا اور نہ ان سے جنہوں نے کفر کیا۔ تم سب کا ٹھکانہ دوزخ کی آگ ہے۔ وہی تمہارے ساتھ ہوگی۔ وہ بہت برا ٹھکانہ ہے۔(15)

اَلَمْ يَاْنِ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ ۙ وَلَا يَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْاَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوْبُهُمْ ۭ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿16﴾

کیا اہل ایمان کیلئے ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ ان کے دل اللہ کی یاد اور اللہ کے نازل کردہ حق کیلئے نرم ہوں۔ اور وہ ان لوگوں کی طرح نہ ہوجائیں جن کو اس سے پہلے کتاب دی گئی پس ان پر طویل مدت گزر گئی تو ان کے دل سخت ہو گئے۔ اور ان میں سے اکثر فاسق ہیں۔(16)

اِعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۭ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿17﴾

خوب جان لو کہ اللہ زمین کو زندہ کرتا ہے اس کی موت کے بعد۔ اور ہم نے اپنی آیات تمہارے لئے واضح طور پر بیان کر دی ہیں تاکہ تم عقل سے کام لو۔(17)

اِنَّ الْمُصَّدِّقِيْنَ وَالْمُصَّدِّقٰتِ وَاَقْرَضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعَفُ لَهُمْ وَلَهُمْ اَجْرٌ كَرِيْمٌ ﴿18﴾

بیشک صدقہ دینے والے مرد اور صدقہ دینے والی عورتیں اور جنہوں نے اللہ کو قرضِ حسنہ دیا۔ ان کیلئے اس میں کئی گنا اضافہ کر دیا جائے گا اور ان کیلئے بہترین اجر ہے۔(18)

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖٓ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الصِّدِّيْقُوْنَ ڰ وَالشُّهَدَاۗءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۭ لَهُمْ اَجْرُهُمْ وَنُوْرُهُمْ ۭ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ﴿19﴾

اور جو لوگ اللہ اور اس کے رسولوںؑ پر ایمان لائے وہی لوگ اپنے پروردگار کے نزدیک سچے ہیں اور گواہی دینے والے ہیں (اللہ کا پیغام پہنچانے کی)۔ ان کیلئے ان کا اجر اور ان کا ثواب ہے۔ اور جنہوں نے کفر کیا اور ہماری آیات کو جھٹلایا وہی لوگ دوزخ والے ہیں۔(19)

اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَّزِيْنَةٌ وَّتَفَاخُرٌۢ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ ۭ

كَمَثَلِ غَيْثٍ اَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُوْنُ حُطَامًا ؕ وَ فِي الْاٰخِرَةِ
عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۙ وَّ مَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَ رِضْوَانٌ ؕ وَ مَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَاۤ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ﴿۲۰﴾

اور خوب جان لو کہ دنیا کی زندگی کھیل تماشہ، ظاہری زیب وزینت، باہمی فخر اور مال و اولاد میں ایک دوسرے سے بڑھ جانے کی کوشش ہے۔ اس (کے عارضی ہونے) کی مثال ایسی ہے جیسے بارش، کہ اس کی پیداوار کافروں کو حیرت میں ڈال دیتی ہے۔ پھر وہ خشک ہوکر پکنے لگتی ہے تو تم دیکھتے ہو کہ وہ زرد ہوگئی ہے پھر وہ ریزہ ریزہ ہوجاتی ہے۔ اور کفار کیلئے آخرت میں سخت عذاب ہے۔ اور مؤمنین کیلئے اللہ کی طرف سے بخشش اور خوشنودی ہے۔ اور دنیاوی زندگی دھوکے کے سامان کے سوا کچھ نہیں ہے۔ (20)

سَابِقُوْۤا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ جَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ ۙ اُعِدَّتْ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
بِاللّٰهِ وَ رُسُلِهٖ ؕ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿۲۱﴾

ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو اپنے پروردگار کی مغفرت اور اس جنت کی طرف۔ جس کی چوڑائی آسمان و زمین کی چوڑائی کے برابر ہے جو ان لوگوں کیلئے تیار کی گئی ہے جو اللہ اور اس کے رسولوںؑ پر ایمان لائیں۔ اور یہ اللہ کا فضل و کرم ہے جسے چاہتا ہے عطا فرماتا ہے۔ اور اللہ بڑا ہی فضل والا ہے۔ (21)

مَاۤ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ فِي الْاَرْضِ وَ لَا فِيْۤ اَنْفُسِكُمْ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّبْرَاَهَا ؕ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ۚۖ ﴿۲۲﴾

کوئی بھی مصیبت زمین میں آتی ہے اور نہ تمہاری جانوں میں، مگر وہ ایک کتاب (لوحِ محفوظ) میں لکھی ہوئی ہوتی ہے قبل اس کے کہ ہم اس کو پیدا کردیں۔ بیشک یہ بات اللہ کیلئے آسان ہے۔ (22)

لِّكَيْلَا تَاْسَوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ وَ لَا تَفْرَحُوْا بِمَاۤ اٰتٰىكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرِ ۙ ﴿۲۳﴾

یہ سب اس لئے ہے تا کہ جو چیز تم سے کھو جائے اس پر افسوس نہ کرو۔ اور جو کچھ اللہ تمہیں دے اس پر اِتراؤ نہیں۔ کیونکہ اللہ ہر اِترانے والے، فخر کرنے والے کو پسند نہیں کرتا۔ (23)

ِۨالَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ وَ يَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ ؕ وَ مَنْ يَّتَوَلَّ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ﴿۲۴﴾

جو خود بُخل کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی بُخل کا حکم دیتے ہیں۔ اور جو احکامِ الٰہی سے رُوگردانی کرے تو بے شک اللہ بے نیاز ہے لائق حمد و ستائش ہے۔ (24)

لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنٰتِ وَ اَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْمِيْزَانَ لِيَقُوْمَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ ۚ وَ اَنْزَلْنَا الْحَدِيْدَ
فِيْهِ بَاْسٌ شَدِيْدٌ وَّ مَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَ لِيَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ وَ رُسُلَهٗ بِالْغَيْبِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ ﴿۲۵﴾

یقیناً ہم نے اپنے رسولوںؑ کو کھلی ہوئی دلیلوں (معجزوں) کے ساتھ بھیجا۔ اور ان کے ساتھ کتاب اور میزان نازل کی تا کہ لوگ عدل و انصاف پر قائم ہوں۔ اور ہم نے لوہا نازل کیا جس میں بڑی قوت ہے اور لوگوں کے لئے فائدے بھی ہیں۔ تا کہ اللہ جان لے کہ کون دیکھے بغیر اس کی اور اس کے رسولوںؑ کی مدد کرتا ہے؟ بے شک اللہ بڑا طاقتور اور زبردست ہے۔ (25)

وَ لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا وَّ اِبْرٰهِيْمَ وَ جَعَلْنَا فِيْ ذُرِّيَّتِهِمَا النُّبُوَّةَ وَ الْكِتٰبَ فَمِنْهُمْ مُّهْتَدٍ ۚ وَ كَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۲۶﴾

اور بے شک ہم نے نوحؑ اور ابراہیمؑ کو رسول بنا کر بھیجا۔ اور ان دونوں کی اولاد میں نبوت اور کتاب جاری کر دی۔ پس ان میں سے بعض تو ہدایت یافتہ ہیں۔ اور ان میں اکثر فاسق ہیں۔ (26)

ثُمَّ قَفَّيْنَا عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ بِرُسُلِنَا وَ قَفَّيْنَا بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَ اٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ ۙ وَ جَعَلْنَا فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ رَاْفَةً وَّ رَحْمَةً ؕ وَ رَهْبَانِيَّةَ ۨابْتَدَعُوْهَا مَا كَتَبْنٰهَا عَلَيْهِمْ اِلَّا ابْتِغَآءَ رِضْوَانِ اللّٰهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا ۚ فَاٰتَيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْهُمْ اَجْرَهُمْ ۚ وَ كَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۲۷﴾

پھر ہم نے انہی کے نقشِ قدم پر اپنے اور رسولؑ بھیجے۔ اور انہی کے پیچھے عیسیٰ بن مریمؑ کو بھیجا۔ اور انہیں انجیل عطا کی۔ اور جن لوگوں نے ان کی پیروی کی ہم نے ان کے دلوں میں شفقت اور رحمت رکھ دی۔ اور رہبانیت انہوں نے خود ایجاد کی، ہم نے اسے ان پر فرض نہیں کیا تھا۔ ہاں البتہ انہوں نے اسے اللہ کی خوشنودی کی خاطر اختیار کیا تھا۔ پھر انہوں نے اس پر پوری طرح عمل نہ کیا۔ تو جو لوگ ان میں ایمان لائے ہم نے ان کو ان کا اجر عطا کیا۔ اور ان میں سے اکثر لوگ فاسق (نافرمان) ہیں۔ (27)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ اٰمِنُوْا بِرَسُوْلِهٖ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِنْ رَّحْمَتِهٖ وَ يَجْعَلْ لَّكُمْ نُوْرًا تَمْشُوْنَ بِهٖ وَ يَغْفِرْ لَكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۸﴾

اے ایمان والو! اللہ کی نافرمانی سے ڈرو۔ اور اس کے رسولؐ پر ایمان لاؤ۔ وہ تمہیں اپنی رحمت کے دو حصے عطا فرمائے گا۔ اور تمہیں وہ نور عطا کرے گا کہ جس کی روشنی میں تم چلو گے۔ اور تمہارے قصور تمہیں بخش دے گا۔ اور اللہ بڑا بخشنے والا، بڑا رحم کرنے والا ہے۔ (28)

لِّئَلَّا يَعْلَمَ اَهْلُ الْكِتٰبِ اَلَّا يَقْدِرُوْنَ عَلٰى شَيْءٍ مِّنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَ اَنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿۲۹﴾

(تم کو یہ روش اختیار کرنی چاہیے) تا کہ اہل کتاب کو معلوم ہو جائے کہ اللہ کے فضل پر اُن کا کوئی اجارہ نہیں ہے۔ اور یہ کہ اللہ کا فضل اس کے اپنے ہی ہاتھ میں ہے۔ جسے چاہتا ہے عطا فرماتا ہے۔ اور وہ بڑے فضل والا ہے۔ (29)

58۔ سورہ مجادلة

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

میں شروع کرتا ہوں اللہ کے نام کے ساتھ جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے۔

قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِیْ تُجَادِلُكَ فِیْ زَوْجِهَا وَ تَشْتَكِیْۤ اِلَى اللّٰهِ ۖۗ وَ اللّٰهُ یَسْمَعُ تَحَاوُرَكُمَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌۢ بَصِیْرٌ ۝۱

بے شک اللہ نے اس عورت کی بات سن لی ہے جو اپنے شوہر کے بارے میں آپؐ سے بحث و تکرار کر رہی ہے۔ اور اللہ سے شکوہ و شکایت کر رہی ہے۔ اور اللہ تم دونوں کی گفتگو سن رہا ہے۔ بے شک اللہ بڑا سننے والا، بڑا دیکھنے والا ہے۔(1)

اَلَّذِیْنَ یُظٰهِرُوْنَ مِنْكُمْ مِّنْ نِّسَآىِٕهِمْ مَّا هُنَّ اُمَّهٰتِهِمْ ؕ اِنْ اُمَّهٰتُهُمْ اِلَّا الّٰٓـِٔیْ وَلَدْنَهُمْ ؕ وَ اِنَّهُمْ لَیَقُوْلُوْنَ مُنْكَرًا مِّنَ الْقَوْلِ وَ زُوْرًا ؕ وَ اِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ ۝۲

تم میں سے جو لوگ اپنی بیویوں سے ظہار (ان کو اپنی ماں کہہ دیتے ہیں) کرتے ہیں۔ وہ ان کی مائیں نہیں ہیں۔ کیونکہ ان کی مائیں تو بس وہی ہیں جنہوں نے انہیں جنا ہے۔ البتہ یہ لوگ ایک بہت بری بات اور جھوٹ کہتے ہیں اور بلا شبہ اللہ بڑا درگزر کرنے والا، بڑا بخشنے والا ہے۔(2)

وَ الَّذِیْنَ یُظٰهِرُوْنَ مِنْ نِّسَآىِٕهِمْ ثُمَّ یَعُوْدُوْنَ لِمَا قَالُوْا فَتَحْرِیْرُ رَقَبَةٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّتَمَآسَّا ؕ ذٰلِكُمْ تُوْعَظُوْنَ بِهٖ ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ ۝۳

اور جو لوگ اپنی بیویوں سے ظہار کریں اور پھر اپنی کہی ہوئی بات سے رجوع کرنا چاہیں تو قبل اس کے کہ باہمی ازدواجی تعلق قائم کریں، شوہر کو ایک غلام آزاد کرنا ہوگا۔ یہ بات ہے جس کی تمہیں نصیحت کی جاتی ہے۔ اور تم جو کچھ کرتے ہو، اللہ اس سے پوری طرح باخبر ہے۔(3)

فَمَنْ لَّمْ یَجِدْ فَصِیَامُ شَهْرَیْنِ مُتَتَابِعَیْنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ یَّتَمَآسَّا ۚ فَمَنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَاِطْعَامُ سِتِّیْنَ مِسْكِیْنًا ؕ ذٰلِكَ لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ ؕ وَ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ؕ وَ لِلْكٰفِرِیْنَ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۝۴

اور جو شخص غلام نہ پائے، تو جنسی تعلق قائم کرنے سے پہلے دو ماہ لگاتار روزے رکھنا ہوں گے۔ اور جو اس پر بھی قدرت نہ رکھتا ہو تو پھر ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے۔ یہ اس لئے کہ تم اللہ اور اس کے رسولؐ پر ایمان لاؤ (تمہارا ایمان راسخ ہو)۔ یہ اللہ کی مقرر کردہ حدیں ہیں۔ اور کافروں کیلئے دردناک عذاب ہے۔(4)

اِنَّ الَّذِیْنَ یُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ كُبِتُوْا كَمَا كُبِتَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَ قَدْ اَنْزَلْنَاۤ اٰیٰتٍۭ بَیِّنٰتٍ ؕ وَ

لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۚ﴿۵﴾

بے شک جو لوگ اللہ اور اس کے رسولؐ کی مخالفت کرتے ہیں وہ اسی طرح ذلیل وخوار ہوں گے جس طرح وہ (مخالف) لوگ ذلیل وخوار ہوئے جو ان سے پہلے تھے۔ اور ہم نے کھلی ہوئی آیتیں نازل کر دی ہیں۔ اور کافروں کیلئے ذلیل کرنے والا عذاب ہے۔(5)

يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ؕ اَحْصٰىهُ اللّٰهُ وَ نَسُوْهُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ﴿۶﴾

جس دن اللہ ان سب کو زندہ کر کے اٹھائے گا تو انہیں بتائے گا جو اعمال انہوں نے کئے۔ اللہ نے تو (ان کے اعمال کو) محفوظ رکھا مگر وہ بھول گئے۔ اور اللہ ہر چیز کا گواہ ہے۔(6)

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ ؕ مَا يَكُوْنُ مِنْ نَّجْوٰى ثَلٰثَةٍ اِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ وَ لَا خَمْسَةٍ اِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ وَ لَاۤ اَدْنٰى مِنْ ذٰلِكَ وَ لَاۤ اَكْثَرَ اِلَّا هُوَ مَعَهُمْ اَيْنَ مَا كَانُوْا ۚ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۷﴾

کیا تم نے غور نہیں کیا کہ اللہ وہ سب کچھ جانتا ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے۔ کہیں بھی تین آدمیوں کی سرگوشی نہیں ہوتی مگر وہ ان کا چوتھا ہوتا ہے۔ اور نہ پانچ کی ہوتی ہے مگر وہ ان کا چھٹا ہوتا ہے۔ اور نہ اس سے کم اور نہ زیادہ مگر یہ کہ وہ جہاں بھی ہوں اللہ ان کے ساتھ ہوتا ہے۔ پھر وہ قیامت کے دن انہیں بتائے گا کہ انہوں نے کیا اعمال کئے ہیں۔؟ یقیناً اللہ ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے۔(7)

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ نُهُوْا عَنِ النَّجْوٰى ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ لِمَا نُهُوْا عَنْهُ وَ يَتَنٰجَوْنَ بِالْاِثْمِ وَ الْعُدْوَانِ وَ مَعْصِيَتِ الرَّسُوْلِ ؗ وَ اِذَا جَآءُوْكَ حَيَّوْكَ بِمَا لَمْ يُحَيِّكَ بِهِ اللّٰهُ ۙ وَ يَقُوْلُوْنَ فِيْۤ اَنْفُسِهِمْ لَوْلَا يُعَذِّبُنَا اللّٰهُ بِمَا نَقُوْلُ ؕ حَسْبُهُمْ جَهَنَّمُ ۚ يَصْلَوْنَهَا ۚ فَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۸﴾

کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جن کو سرگوشیاں کرنے سے منع کیا گیا تھا؟ پھر جس کام سے منع کیا گیا تھا وہی پھر کرنے لگے۔ اور یہ تو گناہ اور ظلم اور رسول خداؐ کی نافرمانی کی سرگوشیاں کرتے ہیں۔ اور جب تمہارے پاس آتے ہیں تو جس کلمے سے اللہ نے تم کو دعا نہیں دی اس سے تمہیں دعا دیتے ہیں۔ اور اپنے دل میں کہتے ہیں کہ (اگر یہ واقعی پیغمبر ہیں تو) جو کچھ ہم کہتے ہیں اللہ ہمیں اس کی سزا کیوں نہیں دیتا؟ (اے پیغمبرؐ) ان کو دوزخ ہی کی سزا کافی ہے۔ یہ اسی میں داخل ہوں گے۔ اور وہ بری جگہ ہے۔(8)

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا تَنَاجَيْتُمْ فَلَا تَتَنَاجَوْا بِالْاِثْمِ وَ الْعُدْوَانِ وَ مَعْصِيَتِ الرَّسُوْلِ وَ تَنَاجَوْا بِالْبِرِّ وَ التَّقْوٰى ؕ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْۤ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۹﴾

اے ایمان والو! تم جب کوئی سرگوشی کرو تو گناہ، ظلم وزیادتی اور رسولؐ کی نافرمانی کے بارے میں سرگوشی نہ کرو۔ بلکہ نیکی کرنے اور تقویٰ اختیار کرنے کی بات کرو۔ اور اللہ کی نافرمانی سے ڈرو جس کے پاس جمع کئے جاؤ گے۔(9)

اِنَّمَا النَّجْوٰى مِنَ الشَّيْطٰنِ لِيَحْزُنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ لَيْسَ بِضَآرِّهِمْ شَيْـًٔا اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَ عَلَى اللّٰهِ

فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿١٠﴾

(کافروں کی یہ) سرگوشی شیطان کی طرف سے ہے تاکہ وہ اہل ایمان کو رنج وغم پہنچائے۔ حالانکہ وہ اللہ کے اذن کے بغیر انہیں کچھ بھی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ اور ایمان والوں کو اللہ پر ہی بھروسہ کرنا چاہیے۔(10)

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا قِيْلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوْا فِي الْمَجٰلِسِ فَافْسَحُوْا يَفْسَحِ اللّٰهُ لَكُمْ ۚ وَ اِذَا قِيْلَ انْشُزُوْا فَانْشُزُوْا يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ۙ وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿١١﴾

اے ایمان والو! جب تم سے کہا جائے کہ (آنے والوں کیلئے) مجلسوں میں جگہ کشادہ کرو تو کشادہ کر دیا کرو۔ اللہ تمہیں کشادگی دے گا اور جب کہا جائے کہ اٹھ جاؤ تو اٹھ جایا کرو۔ اللہ ان لوگوں کے جو تم میں سے ایمان لائے ہیں اور جن کو علم دیا گیا ہے ان کے درجے بلند کرتا ہے۔ اور تم جو کچھ کرتے ہو، اللہ اس سے بڑا باخبر ہے۔(11)

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقَةً ؕ ذٰلِكَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَ اَطْهَرُ ؕ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٢﴾

اے ایمان والو! جب تم پیغمبر سے تنہائی میں کوئی بات کرنا چاہو تو اپنی اس رازدارانہ بات سے پہلے کچھ صدقہ دے دیا کرو۔ یہ بات تمہارے لئے بہتر ہے اور پاکیزہ تر ہے۔ اور اگر صدقہ کے لئے کچھ نہ پاؤ تو بلاشبہ اللہ بڑا بخشنے والا، بڑا مہربان ہے۔(12)

ءَاَشْفَقْتُمْ اَنْ تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقٰتٍ ؕ فَاِذْ لَمْ تَفْعَلُوْا وَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ وَ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ ؕ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿١٣﴾

کیا تم اس بات سے ڈر گئے کہ رسولؐ سے تنہائی میں بات کرنے سے پہلے صدقہ دو! اب جبکہ تم نے ایسا نہیں کیا اور اللہ نے تمہاری توبہ قبول کر لی تو بس نماز قائم کرو۔ زکوٰۃ ادا کرو اور اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کرو۔ اور تم جو کچھ کرتے ہو اللہ اس سے اچھی طرح باخبر ہے۔(13)

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ؕ مَا هُمْ مِّنْكُمْ وَ لَا مِنْهُمْ ۙ وَ يَحْلِفُوْنَ عَلَى الْكَذِبِ وَ هُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿١٤﴾

کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو ایسے لوگوں سے دوستی کرتے ہیں جن پر اللہ نے غضب نازل کیا ہے۔ وہ نہ تم میں سے ہیں اور نہ ان میں سے ہیں۔ اور وہ جانتے بوجھتے ہوئے جھوٹی بات پر قسمیں کھاتے ہیں۔(14)

اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ؕ اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٥﴾

اللہ نے ان کیلئے سخت عذاب تیار کر رکھا ہے بے شک یہ لوگ بہت برے کام کرتے ہیں۔(15)

اِتَّخَذُوْۤا اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿١٦﴾

انہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنا رکھا ہے۔ پس وہ لوگوں کو اللہ کی راہ سے روکتے ہیں۔ تو ان کے لئے ذلیل کرنے والا عذاب ہے۔(16)

لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَ لَآ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ؕ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ؕ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۱۷﴾

ان کے مال اوران کی اولا د انہیں ذرا بھی اللہ کے عذاب سے نہیں بچا سکیں گے۔ یہ لوگ دوزخ والے ہیں وہ اسی میں ہمیشہ رہیں گے۔(17)

يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا فَيَحْلِفُوْنَ لَهٗ كَمَا يَحْلِفُوْنَ لَكُمْ وَ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ عَلٰى شَيْءٍ ؕ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ﴿۱۸﴾

جس دن اللہ ان سب کو دوبارہ اٹھائے گا تو وہ اس کے سامنے بھی اسی طرح قسمیں کھائیں گے جس طرح تمہارے سامنے کھاتے ہیں۔اور خیال کریں گے کہ وہ اچھی روش پر ہیں۔خبردار! یہ لوگ بالکل جھوٹے ہیں۔(18)

اِسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطٰنُ فَاَنْسٰىهُمْ ذِكْرَ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ الشَّيْطٰنِ ؕ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ الشَّيْطٰنِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۱۹﴾

شیطان نے ان پر غلبہ پالیا ہے اور اس نے انہیں اللہ کی یاد بھلا دی ہے۔ یہ لوگ شیطان کا گروہ ہیں۔آگاہ ہو جاؤ کہ شیطانی گروہ ہی خسارہ اٹھانے والا ہے۔(19)

اِنَّ الَّذِيْنَ يُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗٓ اُولٰٓئِكَ فِي الْاَذَلِّيْنَ ﴿۲۰﴾

جولوگ اللہ اور اس کے رسولؐ کی مخالفت کرتے ہیں وہ ذلیل ترین لوگوں میں سے ہیں۔(20)

كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَ رُسُلِيْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ ﴿۲۱﴾

اللہ نے لکھ دیا ہے کہ میں اور میرے رسولؐ ہی غالب آکر رہیں گے۔ بے شک اللہ طاقتور اور زبردست ہے۔(21)

لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ لَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ ؕ اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَ اَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ ؕ وَ يُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ ؕ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ ؕ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۲۲﴾

تم کوئی ایسی قوم نہیں پاؤ گے جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہو اور پھر وہ دوستی رکھے ان لوگوں سے جو اللہ اور رسولؐ کے مخالف ہیں۔ اگرچہ وہ مخالف ان کے باپ یا ان کے بیٹے یا ان کے بھائی ہی ہوں یا ان کے قبیلے والے۔ یہ وہ لوگ ہیں کہ اللہ نے ان کے دلوں میں ایمان ثبت کر دیا ہے اور اپنی ایک خاص روح سے ان کی تائید کی ہے۔ اور انہیں ایسے باغات میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہیں جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ ان سے راضی ہے اور وہ اس سے راضی ہیں۔ یہ لوگ اللہ کا گروہ ہیں، آگاہ رہو کہ اللہ کا گروہ ہی فلاح پانے والا ہے۔(22)

❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀

59۔ سورہ الحشر

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

میں شروع کرتا ہوں اللہ کے نام کے ساتھ جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے۔

تاریخی پس منظر۔عرب کے یہودی دنیا بھر کے یہودیوں سے الگ شمار ہوتے ہیں۔اسی لیے عرب سے باہر کے یہودی مئورخین نے ان کا ذکر تک نہیں کیا۔اس لیے ان کے حالات ان اقوال سے ماخوذ ہیں جو اہل عرب میں مشہور تھے۔ان یہودیوں کا کہنا ہے کہ ہم حضرت موسیٰؑ کے آخری عہد میں یہاں حجاز میں آ کر آباد ہوئے تھے۔حضرت موسیٰؑ نے جو لشکر عمالقہ سے جنگ کے لیے بھیجا تھا انہوں نے اپنے نبی کی نافرمانی کی تھی۔لہذا دوسرے یہودیوں نے اس لشکر کا مقاطعہ کر دیا۔جس کی وجہ سے وہ یثرب میں مقیم رہنے پر مجبور ہو گئے۔مگر یہ قصہ خود ساختہ ہے۔اس کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔

دوسری روایت یہ ہے کہ جب بخت نصر نے بیت المقدس کو تباہ کیا تو اس زمانے میں متعدد قبائل وادی القری، تیماء اور یثرب میں آ کر آباد ہو گئے۔دراصل بات یہ ہے کہ جب رومیوں نے فلسطین میں یہودیوں کا قتل عام کیا تھا تو 132ء میں بہت سے یہودی بھاگ کر یثرب میں آ کر آباد ہو گئے اور جوڑ توڑ اور سود خواری کے ذریعے سے اپنا قبضہ جما لیا۔

یثرب آباد ہونے والے قبائل میں بنی نضیر اور بنی قریظہ زیادہ مشہور تھے۔ان کو مذہبی سیادت حاصل تھی۔اس کے بعد 450ء یا 451ء میں جب یمن میں سیلاب عظیم آیا، جس کا ذکر سورہ سبا میں ہے، تو قوم سبا کے مختلف قبائل یمن سے نکل کر عرب کے اطراف میں پھیل گئے، جن میں اوس اور خزرج بھی تھے۔یہ مدینہ میں آ کر آباد ہوئے اور انہوں نے تدریجاً یثرب پر قبضہ کر لیا۔اس بنا پر بنی نضیر اور بنی قریظہ تو یثرب سے باہر جا کر آباد ہو گئے لیکن بنو قینقاع مدینہ ہی کے اندر سکونت پذیر رہے۔

ان قبائل نے عربی تہذیب اختیار کر لی اور انہوں نے تجارت و زراعت پر اپنا رسوخ قائم کر لیا۔جب آنحضرتؐ مدینہ تشریف لائے تو بنی قریظہ اور بنو نضیر اوس کے حلیف تھے اور بنی قینقاع خزرج کے۔جنگ بعاث میں اوس اور خزرج کے ساتھ ان کے حلیف بھی برسرپیکار تھے۔آنحضرتؐ نے مدینہ پہنچ کر یہود اور مسلمانوں کے مابین ایک معاہدہ طے کیا جس میں یہ بھی شرط تھی کہ اگر کوئی باہر سے حملہ آور ہوگا تو سب مل کر دفاع کریں گے۔مگر انہوں نے آنحضرتؐ کی مخالفت کو اپنا نصب العین بنا لیا اور ہر طرح آپ کو اور مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کے لیے ہتھکنڈے استعمال کرنے اور ان کے مابین پھوٹ ڈالنے کے لیے ایڑی چوٹی کا زور لگانے لگے خصوصاً اوس اور خزرج کے درمیان پرانی عداوتوں کو ہوا دیتے تاکہ اسلامی اخوت کا رشتہ تار تار ہو جائے۔جب جنگ بدر میں مسلمانوں کو فتح حاصل ہوئی تو یہود کی دشمنی اور زیادہ بیدار ہو گئی اور بنی نضیر کا سردار کعب بن اشرف مکہ پہنچ کر کفار کو مسلمانوں پر حملہ آور ہونے کے لیے اکسانے لگا۔آخرکار اس کی شرارتوں سے تنگ آ کر آنحضرت نے 3ھ میں محمد بن مسلمہ انصاری رض کو بھیج کر اسے قتل کرا دیا۔

بنو قینقاع نے بھی شرارتیں شروع کر دیں اور مسلمان عورتوں سے برسرعام چھیڑ چھاڑ کرنے لگ گئے۔حتی کہ ایک روز ان کے بازار

میں ایک مسلمان عورت کو برہنہ کر دیا گیا۔ جس کے نتیجہ میں ایک مسلمان اور یہودی قتل ہو گئے۔ بالآخر آنحضرتؐ نے 2 ھ کے آخر میں ان کے محلہ کا محاصرہ کر لیا اور انہوں نے پندرہ دن کے اندر ہتھیار ڈال دیے۔ اب عبداللہ بن ابی منافق ان کی حمایت میں کھڑا ہو گیا اور اصرار کیا کہ ان کو معاف کر دیا جائے۔ چنانچہ آنحضرتؐ نے اس کی درخواست قبول کر لی اور انہیں مدینہ بدر ہونے کا حکم دے دیا۔

پھر جب 3 ھ میں بدر کا بدلہ لینے کے لیے قریش نے مدینہ پر حملہ کیا تو ان یہودیوں نے دیکھا کہ قریش کی تین ہزار فوج کے مقابلہ میں مسلمان صرف ایک ہزار نکلے ہیں اور ان میں سے بھی تین سو کے قریب منافقین الگ ہو کر پلٹ آئے ہیں تو انہوں نے معاہدہ کی خلاف ورزی کی اور مدافعت کے لیے مسلمانوں کے ساتھ شریک نہ ہونے کا ارادہ کر لیا۔ پھر جب اس معرکہ (جنگ احد) میں مسلمانوں کو نقصان پہنچا تو یہودی اور زیادہ جری ہو گئے۔ حتیٰ کہ بنی نضیر نے آنحضرتؐ کو قتل کرنے کی سازش کی جو عین وقت پر پکڑی گئی تو ان کی اس غداری کی بنا پر انہیں بلا تاخیر الٹی میٹم دے دیا گیا کہ دس دن کے اندر مدینہ سے نکل جاؤ۔ اس کے بعد اگر کوئی یہودی مل گیا تو اس کی گردن مار دی جائے گی۔

اس حکم کے خلاف عبداللہ بن ابی منافق نے یہودیوں کی پیٹھ ٹھونکی کہ میں دو ہزار آدمیوں سے تمہاری مدد کروں گا اور بنی قریظہ اور بنی غطفان بھی تمہاری مدد کے لیے آئیں گے۔ اس لیے تم مدینہ نہ چھوڑو اور یہیں ڈٹ جاؤ۔ اس بنا پر یہودیوں نے آنحضرتؐ کو جواب دیا کہ ہم مدینہ نہیں چھوڑیں گے، جو کچھ تم سے ہوسکتا ہے کر گزرو۔

اس پر ربیع الاول 4 ھ میں ان کا محاصرہ کر لیا گیا۔ بالآخر وہ مدینہ چھوڑنے پر مجبور ہو گئے اور شام اور خیبر کی طرف چلے گئے۔ اب صرف بنو قریظہ رہ گئے تھے جو مدینہ سے باہر آباد تھے۔ اس سورہ میں اسی جلاوطنی کے واقعہ کی طرف اشارہ ہے۔

آیت نمبر 2 میں **لاول الحشر** کے معنی پہلی یلغار کے ہیں۔ یعنی ابھی مسلمان ان سے لڑنے کے لیے جمع ہی ہوئے تھے اور ابھی کشت و خون کی نوبت بھی نہ آئی تھی کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت سے وہ جلاوطنی کے تیار ہو گئے۔

بنی نضیر کی طاقت مضبوط تھی اور وہ سمجھتے کہ ہمارے قلعے اور گڑھیاں ہمیں بچالیں گی۔ انہوں نے معاہدہ توڑا اور آنحضرتؐ کو قتل کرنے کی سازش کی۔ اس بنا پر انہیں مدینہ سے نکل جانے کے لیے دس دن کا نوٹس دے دیا گیا اور بالآخر وہ جلاوطنی کے لیے تیار ہو گئے۔ انہوں نے اپنے ہی ہاتھوں سے اپنے گھروں کو برباد کرنا شروع کر دیا۔ اور مسلمان فوج نے محاصرہ کے لیے ان کے باغات کاٹ دیے۔ اس پر منافقین اور بنو قریظہ اور خود بنو نضیر نے شور مچا دیا کہ محمدؐ فساد فی الارض کے مرتکب ہو رہے ہیں۔

اس پر آیت نمبر 5 نازل ہوئی اور بتایا کہ یہ فساد فی الارض نہیں ہے۔

بنی نضیر کی جلاوطنی کے بعد جو جائیداد حکومت اسلامی کے قبضہ میں آئی اس کے متعلق آیت 10 تک بتایا کہ اس کا انتظام کیسے کیا جائے۔ چنانچہ واضح فرمایا کہ یہ اموال فے چونکہ کسی لڑائی کے بغیر قبضہ میں آئے ہیں۔ اس لیے ان کا حکم اموال غنیمت کا نہیں ہے۔ کتب حدیث میں اموال غنیمت اور اموال فے کے مفصل احکام مذکور ہیں۔

آیت نمبر 8 میں انصار کی تعریف بیان فرمائی ہے کہ انہوں نے اپنے اموال کو مہاجرین میں تقسیم کرنے کے لیے پیش کر دیا۔

اب یہاں آیت 11 سے منافقین کی کمزوریوں کا بیان شروع ہو رہا ہے۔ ان کی پہلی کمزوری یہ بتائی کہ وہ بزدل ہیں اور خدا سے ڈرنے کے بجائے لوگوں سے ڈرتے ہیں۔ پھر یہ لوگ کسی اعلیٰ مقصد کے لیے جمع نہیں ہوئے تھے بلکہ مسلمانوں سے بغض انہیں جمع ہونے پر مجبور کر رہا تھا۔ لہذا بنی نضیر کے محاصرہ میں ان منافقین کی طرف سے کوئی خطرہ نہیں ہے۔

(ترجمان القرآن از مولانا ابوالکلام آزاد۔ جلد سوم صفحہ 427 تا 431)۔

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ ۚ وَ هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ①

اللہ ہی کی تسبیح کرتی ہے ہر وہ چیز جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے۔ اور وہ زبردست، بڑا حکمت والا ہے۔(1)

هُوَ الَّذِیْۤ اَخْرَجَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ دِیَارِهِمْ لِاَوَّلِ الْحَشْرِ ؕ مَا ظَنَنْتُمْ اَنْ یَّخْرُجُوْا وَ ظَنُّوْۤا اَنَّهُمْ مَّانِعَتُهُمْ حُصُوْنُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَاَتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ حَیْثُ لَمْ یَحْتَسِبُوْا ۗ وَ قَذَفَ فِیْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ یُخْرِبُوْنَ بُیُوْتَهُمْ بِاَیْدِیْهِمْ وَ اَیْدِی الْمُؤْمِنِیْنَ ۗ فَاعْتَبِرُوْا یٰۤاُولِی الْاَبْصَارِ ②

اللہ وہی ہے جس نے اہل کتاب کے کافروں (بنی نضیر) کو پہلی بار اکٹھا کر کے ان کے گھروں سے نکال دیا۔ تمہیں گمان بھی نہ تھا کہ وہ نکل جائیں گے۔ اور وہ بھی خیال کرتے تھے کہ ان کے قلعے انہیں اللہ کی گرفت سے بچا لیں گے۔ تو اللہ کا قہر ایسی جگہ سے آیا جہاں سے ان کو خیال بھی نہیں تھا۔ اور اس نے ان کے دلوں میں (رسولؐ کا) رعب ڈال دیا۔ تو وہ اپنے ہی ہاتھوں سے اپنے گھروں کو تباہ و برباد کر رہے تھے اور اہل ایمان کے ہاتھوں سے بھی۔ اے دیکھنے والو عبرت حاصل کرو۔(2)

وَ لَوْ لَاۤ اَنْ كَتَبَ اللّٰهُ عَلَیْهِمُ الْجَلَآءَ لَعَذَّبَهُمْ فِی الدُّنْیَا ؕ وَ لَهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ عَذَابُ النَّارِ ③

اور اگر اللہ نے ان کے لیے جلاوطنی نہ لکھ دی ہوتی تو وہ دنیا ہی میں ان کو عذاب دیتا۔ اور آخرت میں تو ان کے لئے آگ کا عذاب ہے ہی۔(3)

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَآقُّوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ ۚ وَ مَنْ یُّشَآقِّ اللّٰهَ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ ④

یہ اس لئے ہے کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسولؐ کی مخالفت کی۔ اور جو اللہ کی مخالفت کرتا ہے تو یقیناً اللہ سخت سزا دینے والا ہے۔(4)

مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّیْنَةٍ اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَآىِٕمَةً عَلٰۤى اُصُوْلِهَا فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَ لِیُخْزِیَ الْفٰسِقِیْنَ ⑤

تم لوگوں نے کھجوروں کے جو درخت کاٹے یا جن کو ان کی جڑوں پر کھڑا رہنے دیا، یہ سب اللہ کی اجازت سے تھا۔ اور تا کہ وہ فاسقوں کو رسوا کرے۔(5)

وَ مَاۤ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْهُمْ فَمَاۤ اَوْجَفْتُمْ عَلَیْهِ مِنْ خَیْلٍ وَّ لَا رِكَابٍ وَّ لٰكِنَّ اللّٰهَ یُسَلِّطُ رُسُلَهٗ عَلٰى مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ⑥

اور اللہ نے ان لوگوں (بنی نضیر) سے جو مال بطور فے اپنے رسولؐ کو دلوایا تو تم لوگوں نے اس پر نہ گھوڑے دوڑائے اور نہ اونٹ۔ پس اس میں تمہارا کوئی حق نہیں ہے لیکن اللہ اپنے رسولوںؑ کو جس پر چاہتا تسلط دے دیتا ہے۔ اور اللہ ہر چیز پر بڑی قدرت رکھتا ہے۔(6)

مَاۤ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى فَلِلّٰهِ وَ لِلرَّسُوْلِ وَ لِذِی الْقُرْبٰى وَ الْیَتٰمٰى وَ الْمَسٰكِیْنِ وَ ابْنِ السَّبِیْلِ ۙ كَیْ لَا یَكُوْنَ دُوْلَةًۢ بَیْنَ الْاَغْنِیَآءِ مِنْكُمْ ؕ وَ مَاۤ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۗ وَ مَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ ⑦

تو اللہ نے ان بستیوں والوں کی طرف سے جو مال بطور فے اپنے رسولؐ کو دلوایا ہے وہ بس اللہ کا ہے اور پیغمبرؐ کا اور قرابتداروں، یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں کا ہے۔ تا کہ وہ مال فے تمہارے دولتمندوں کے درمیان ہی گردش نہ کرتا رہے۔ اور جو کچھ رسولؐ تمہیں دے دیں

وہ لے لو۔ اور جس سے منع کریں اس سے رک جاؤ۔ اور اللہ کی نافرمانی سے ڈرو۔ بے شک اللہ سخت سزا دینے والا ہے۔ (7)

لِلۡفُقَرَآءِ الۡمُهٰجِرِيۡنَ الَّذِيۡنَ اُخۡرِجُوۡا مِنۡ دِيَارِهِمۡ وَ اَمۡوَالِهِمۡ يَبۡتَغُوۡنَ فَضۡلًا مِّنَ اللّٰهِ وَ رِضۡوَانًا وَّ يَنۡصُرُوۡنَ اللّٰهَ وَ رَسُوۡلَهٗ ؕ اُولٰٓـئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوۡنَ ۚ‏ ﴿۸﴾

(نیز وہ مال) ان غریب مہاجروں کیلئے ہے جن کو اپنے گھروں اور مالوں سے نکال دیا گیا۔ یہ اللہ کا فضل اور اس کی خوشنودی چاہتے ہیں۔ اور اللہ اور اس کے رسولؐ کی مدد کرتے ہیں اور یہی سچے لوگ ہیں۔ (8)

وَالَّذِيۡنَ تَبَوَّؤُ الدَّارَ وَالۡاِيۡمَانَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ يُحِبُّوۡنَ مَنۡ هَاجَرَ اِلَيۡهِمۡ وَلَا يَجِدُوۡنَ فِىۡ صُدُوۡرِهِمۡ حَاجَةً مِّمَّاۤ اُوۡتُوۡا وَيُؤۡثِرُوۡنَ عَلٰٓى اَنۡفُسِهِمۡ وَلَوۡ كَانَ بِهِمۡ خَصَاصَةٌ ؕ وَمَنۡ يُّوۡقَ شُحَّ نَفۡسِهٖ فَاُولٰٓـئِكَ هُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ‌ ۚ‏ ﴿۹﴾

(اور وہ اُن لوگوں کے لیے بھی ہے) جو اِن مہاجرین کی آمد سے پہلے ہی ایمان لا کر دارالہجرت میں مقیم تھے۔ یہ اُن لوگوں سے محبت کرتے ہیں جو ہجرت کر کے اِن کے پاس آئے ہیں۔ اور جو کچھ بھی اُن کو دیدیا جائے اُس کی کوئی حاجت تک یہ اپنے دلوں میں محسوس نہیں کرتے۔ اور اپنی ذات پر دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں خواہ اپنی ضرورت بہت زیادہ ہو۔ حقیقت یہ ہے کہ جو لوگ نفس کے لالچ سے بچا لیے گئے وہی فلاح پانے والے ہیں (9)

وَالَّذِيۡنَ جَآءُوۡ مِنۡۢ بَعۡدِهِمۡ يَقُوۡلُوۡنَ رَبَّنَا اغۡفِرۡ لَـنَا وَلِاِخۡوَانِنَا الَّذِيۡنَ سَبَقُوۡنَا بِالۡاِيۡمَانِ وَلَا تَجۡعَلۡ فِىۡ قُلُوۡبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا رَبَّنَاۤ اِنَّكَ رَءُوۡفٌ رَّحِيۡمٌ ﴿۱۰﴾

اور وہ جو ان کے بعد آئے دعا کرتے ہیں اے ہمارے رب ہمیں بخش دے اور ہمارے بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لائے۔ اور ہمارے دل میں ایمان والوں کی طرف سے کینہ نہ رکھ۔ اے ہمارے رب بیشک تو ہی نہایت مہربان رحم والا ہے۔ (10)

اَلَمۡ تَرَ اِلَى الَّذِيۡنَ نَافَقُوۡا يَقُوۡلُوۡنَ لِاِخۡوَانِهِمُ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا مِنۡ اَهۡلِ الۡكِتٰبِ لَئِنۡ اُخۡرِجۡتُمۡ لَنَخۡرُجَنَّ مَعَكُمۡ وَلَا نُطِيۡعُ فِيۡكُمۡ اَحَدًا اَبَدًا ۙ وَّاِنۡ قُوۡتِلۡتُمۡ لَنَـنۡصُرَنَّكُمۡ ؕ وَاللّٰهُ يَشۡهَدُ اِنَّهُمۡ لَـكٰذِبُوۡنَ‏ ﴿۱۱﴾

کیا تم نے منافقوں کو نہیں دیکھا جو اپنے کافر اہل کتاب بھائیوں سے کہتے ہیں کہ اگر تم اپنے گھروں سے نکالے گئے تو ہم بھی تمہارے ساتھ شہر سے نکل جائیں گے۔ اور ہم تمہارے معاملہ میں کبھی کسی کی اطاعت نہیں کریں گے۔ اور اگر تم سے جنگ کی گئی تو ہم ضرور تمہاری مدد کریں گے۔ اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ یہ لوگ بالکل جھوٹے ہیں۔ (11)

لَئِنۡ اُخۡرِجُوۡا لَا يَخۡرُجُوۡنَ مَعَهُمۡ‌ ۚ وَلَئِنۡ قُوۡتِلُوۡا لَا يَنۡصُرُوۡنَهُمۡ‌ ۚ وَلَئِنۡ نَّصَرُوۡهُمۡ لَيُوَلُّنَّ الۡاَدۡبَارَ ۙ ثُمَّ لَا يُنۡصَرُوۡنَ‏ ﴿۱۲﴾

اگر وہ نکالے گئے تو یہ ان کے ساتھ نہیں نکلیں گے۔ اور اگر ان سے جنگ کی گئی تو یہ ان کی مدد نہیں کریں گے۔ اور اگر ان کی مدد کی بھی تو ضرور پیٹھ پھیر کر بھاگیں گے۔ پھر ان کی کوئی مدد نہیں کی جائے گی۔ (12)

لَاَنْتُمْ اَشَدُّ رَهْبَةً فِیْ صُدُوْرِهِمْ مِّنَ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا یَفْقَهُوْنَ ﴿۱۳﴾

یقیناً تم لوگوں کا ڈر ان کے دلوں میں اللہ سے زیادہ ہے۔ یہ اس لئے کہ یہ ایسے لوگ ہیں جو سمجھ نہیں رکھتے۔(13)

لَا یُقَاتِلُوْنَكُمْ جَمِیْعًا اِلَّا فِیْ قُرًى مُّحَصَّنَةٍ اَوْ مِنْ وَّرَآءِ جُدُرٍ ؕ بَاْسُهُمْ بَیْنَهُمْ شَدِیْدٌ ؕ تَحْسَبُهُمْ جَمِیْعًا وَّ قُلُوْبُهُمْ شَتّٰى ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا یَعْقِلُوْنَ ﴿۱۴﴾

مدینہ کے یہود اور منافقین سب مل کر بھی تم سے جنگ نہ کرسکیں گے سوائے قلعہ بند شہروں میں یا دیواروں کی آڑ میں۔ اُن کی لڑائی اُن کے آپس میں ہی سخت ہے۔ تم انہیں متحد سمجھتے ہو حالانکہ اُن کے دل باہم متفرق ہیں۔ یہ اس لئے کہ وہ لوگ عقل سے کام نہیں لیتے۔(14)

كَمَثَلِ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ قَرِیْبًا ذَاقُوْا وَبَالَ اَمْرِهِمْ ۚ وَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۱۵﴾

یہ ان لوگوں کی طرح ہیں جو ان سے کچھ ہی پہلے اپنے کرتوتوں کا مزہ چکھ چکے ہیں۔ اور ان کیلئے دردناک عذاب ہے۔(15)

كَمَثَلِ الشَّیْطٰنِ اِذْ قَالَ لِلْاِنْسَانِ اكْفُرْ ۚ فَلَمَّا كَفَرَ قَالَ اِنِّیْ بَرِیْٓءٌ مِّنْكَ اِنِّیْۤ اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۶﴾

اور یہ شیطان کی مانند ہیں جو پہلے انسان سے کہتا ہے کہ کفر اختیار کر۔ اور جب وہ کفر کر لیتا ہے تو شیطان کہتا ہے کہ میں تجھ سے بیزار ہوں۔ میں اللہ سے ڈرتا ہوں جو رب العالمین ہے۔(16)

فَكَانَ عَاقِبَتَهُمَاۤ اَنَّهُمَا فِی النَّارِ خَالِدَیْنِ فِیْهَا ؕ وَ ذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِیْنَ ﴿۱۷﴾

تو ان دونوں (شیطان اور اس کے مرید) کا انجام یہ ہوا کہ دونوں دوزخ میں ہیں اور ہمیشہ ہمیشہ اسی میں رہیں گے۔ اور یہی ظالموں کی سزا ہے۔(17)

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ لْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ۚ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِیْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۸﴾

اے ایمان والو! اللہ کی نافرمانی سے ڈرو، اور ہر شخص کو یہ دیکھنا چاہیے کہ اس نے کل (قیامت) کیلئے آگے کیا بھیجا ہے۔ اور اللہ سے ڈرو۔ بے شک جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے اچھی طرح باخبر ہے۔(18)

وَ لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِیْنَ نَسُوا اللّٰهَ فَاَنْسٰىهُمْ اَنْفُسَهُمْ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۱۹﴾

اور ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جو اللہ کو بھول گئے تو اللہ نے ان کو اپنا آپ بھلا دیا۔ یہی لوگ فاسق ہیں۔(19)

لَا یَسْتَوِیْۤ اَصْحٰبُ النَّارِ وَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ؕ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ﴿۲۰﴾

دوزخ والے اور جنت والے برابر نہیں ہیں۔ جنت والے کامیاب ہونے والے ہیں۔(20)

لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَیْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْیَةِ اللّٰهِ ؕ وَ تِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ یَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۱﴾

اگر ہم اس قرآن کو کسی پہاڑ پر نازل کرتے تو تم دیکھتے کہ وہ اللہ کے خوف سے جھک جاتا اور پاش پاش ہو جاتا ہے۔ اور یہ مثالیں ہم اس لئے لوگوں کیلئے بیان کرتے ہیں تاکہ وہ غور وفکر کریں۔(21)

هُوَ اللّٰهُ الَّذِیۡ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الۡغَیۡبِ وَ الشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحۡمٰنُ الرَّحِیۡمُ ﴿۲۲﴾

اللہ وہی ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ ہر غائب اور حاضر کا جاننے والا ہے۔ وہی رحمٰن ورحیم ہے۔(22)

هُوَ اللّٰهُ الَّذِیۡ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلۡمَلِكُ الۡقُدُّوۡسُ السَّلٰمُ الۡمُؤۡمِنُ الۡمُهَیۡمِنُ الۡعَزِیۡزُ الۡجَبَّارُ الۡمُتَكَبِّرُ ؕ سُبۡحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا یُشۡرِكُوۡنَ ﴿۲۳﴾

اللہ وہی ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ وہ حقیقی بادشاہ، ہر عیب سے پاک، سراپا سلامتی، امن وامان دینے والا، نگہبانی کرنے والا، غالب آنے والا، زورآور اور کبریائی وبڑائی والا ہے۔ اللہ اس شرک سے پاک ہے جو لوگ کرتے ہیں۔(23)

هُوَ اللّٰهُ الۡخَالِقُ الۡبَارِئُ الۡمُصَوِّرُ لَهُ الۡاَسۡمَآءُ الۡحُسۡنٰی ؕ یُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ ۚ وَ هُوَ الۡعَزِیۡزُ الۡحَكِیۡمُ ﴿۲۴﴾

اللہ وہی ہے جو پیدا فرمانے والا ہے، عدم سے وجود میں لانے والا (یعنی ایجاد فرمانے والا) ہے، صورت عطا فرمانے والا ہے۔ الغرض سب اچھے نام اسی کے ہیں۔ زمین وآسمان کی ہر چیز اسی کی تسبیح کرتی ہے۔ اور وہ بڑا غالب ہے بڑی حکمت والا ہے۔(24)

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

60۔ سورہ الممتحنہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

میں شروع کرتا ہوں اللہ کے نام کے ساتھ جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے۔

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَتَّخِذُوۡا عَدُوِّیۡ وَ عَدُوَّکُمۡ اَوۡلِیَآءَ تُلۡقُوۡنَ اِلَیۡہِمۡ بِالۡمَوَدَّۃِ وَ قَدۡ کَفَرُوۡا بِمَا جَآءَکُمۡ مِّنَ الۡحَقِّ ۚ یُخۡرِجُوۡنَ الرَّسُوۡلَ وَ اِیَّاکُمۡ اَنۡ تُؤۡمِنُوۡا بِاللّٰہِ رَبِّکُمۡ ؕ اِنۡ کُنۡتُمۡ خَرَجۡتُمۡ جِہَادًا فِیۡ سَبِیۡلِیۡ وَ ابۡتِغَآءَ مَرۡضَاتِیۡ ٭ۖ تُسِرُّوۡنَ اِلَیۡہِمۡ بِالۡمَوَدَّۃِ ٭ۖ وَ اَنَا اَعۡلَمُ بِمَاۤ اَخۡفَیۡتُمۡ وَ مَاۤ اَعۡلَنۡتُمۡ ؕ وَ مَنۡ یَّفۡعَلۡہُ مِنۡکُمۡ فَقَدۡ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِیۡلِ ﴿۱﴾

اے ایمان والو! تم میرے اور اپنے دشمن کو اپنا جگری دوست نہ بناؤ کہ ان سے محبت کا اظہار کرنے لگو۔ حالانکہ وہ دین حق کے منکر ہیں جو تمہارے پاس آیا ہے۔ اور انہوں نے رسولؐ اللہ کو اور خود تم کو محض اس بنا پر مکہ سے نکال دیا کہ تم اپنے پروردگار اللہ پر ایمان لائے ہو۔ اگر تم میری راہ میں جہاد کرنے اور میری خوشنودی حاصل کرنے کیلئے اپنے گھروں سے نکلے ہو تو تم چھپ کر ان کو دوستی کا پیغام کیوں بھیجتے ہو؟ حالانکہ میں خوب جانتا ہوں جو کچھ تم چھپاتے ہو اور جو کچھ تم ظاہر کرتے ہو۔ اور جو تم میں سے ایسا کرے وہ راہِ راست سے بھٹک گیا۔(1)

اِنۡ یَّثۡقَفُوۡکُمۡ یَکُوۡنُوۡا لَکُمۡ اَعۡدَآءً وَّ یَبۡسُطُوۡۤا اِلَیۡکُمۡ اَیۡدِیَہُمۡ وَ اَلۡسِنَتَہُمۡ بِالسُّوۡٓءِ وَ وَدُّوۡا لَوۡ تَکۡفُرُوۡنَ ؕ﴿۲﴾

اگر یہ لوگ تم پر قابو پالیں تو وہ تم سے دشمن کا ہی سلوک کریں گے۔ اور برائی کے ساتھ تمہاری طرف اپنے ہاتھ بڑھائیں گے اور اپنی زبانیں بھی۔ اور وہ چاہیں گے کہ کاش تم کافر ہو جاؤ۔(2)

لَنۡ تَنۡفَعَکُمۡ اَرۡحَامُکُمۡ وَ لَاۤ اَوۡلَادُکُمۡ ۚۛ یَوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ ۚۛ یَفۡصِلُ بَیۡنَکُمۡ ؕ وَ اللّٰہُ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ بَصِیۡرٌ ﴿۳﴾

تمہارے رشتہ دار اور تمہاری اولاد قیامت کے دن تمہارے کام نہ آئیں گے۔ اللہ تمہیں ان سے الگ کردے گا۔ اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اسے اچھی طرح دیکھ رہا ہے۔(3)

قَدۡ کَانَتۡ لَکُمۡ اُسۡوَۃٌ حَسَنَۃٌ فِیۡۤ اِبۡرٰہِیۡمَ وَ الَّذِیۡنَ مَعَہٗ ۚ اِذۡ قَالُوۡا لِقَوۡمِہِمۡ اِنَّا بُرَءٰٓؤُا مِنۡکُمۡ وَ مِمَّا تَعۡبُدُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ ۫ کَفَرۡنَا بِکُمۡ وَ بَدَا بَیۡنَنَا وَ بَیۡنَکُمُ الۡعَدَاوَۃُ وَ الۡبَغۡضَآءُ اَبَدًا حَتّٰی تُؤۡمِنُوۡا بِاللّٰہِ وَحۡدَہٗۤ اِلَّا قَوۡلَ اِبۡرٰہِیۡمَ لِاَبِیۡہِ لَاَسۡتَغۡفِرَنَّ لَکَ وَ مَاۤ اَمۡلِکُ لَکَ مِنَ اللّٰہِ مِنۡ شَیۡءٍ ؕ رَبَّنَا عَلَیۡکَ

تَوَكَّلْنَا وَ اِلَيْكَ اَنَبْنَا وَ اِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۝۴

یقیناً تم لوگوں کیلئے ابراہیمؑ اور ان کے ساتھیوں میں ایک عمدہ نمونہ ہے جبکہ انہوں نے اپنی قوم سے کہا کہ ہم تم سے بیزار ہیں اور ان سے بھی جن کی تم اللہ کے سوا پرستش کرتے ہو۔ ہم تمہارے اور تمہارے دین کے منکر ہیں۔ اور ہمارے اور تمہارے درمیان ہمیشہ کیلئے عداوت اور بغض پیدا ہو گیا یہاں تک کہ تم اللہ واحد (لاشریک لۂ) پر ایمان لاؤ۔ ہاں البتہ ابراہیمؑ نے اپنے باپ سے صرف یہ کہا تھا کہ میں تمہارے لئے مغفرت طلب کروں گا مگر میں اللہ کے سامنے تمہارے لئے کسی نفع کا مالک و مختار نہیں ہوں۔ اے ہمارے پروردگار! ہم نے تجھ پر بھروسہ کیا ہے اور تیری ہی طرف رجوع کیا ہے اور تیری ہی طرف لوٹنا ہے۔ (4)

رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ اغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝۵

اے ہمارے پروردگار! ہمیں کافروں کیلئے فتنہ نہ بنا اور ہمیں بخش دے۔ اے ہمارے پروردگار! یقیناً تو غالب اور بڑی حکمت والا ہے۔ (5)

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْهِمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَ الْيَوْمَ الْاٰخِرَ ؕ وَ مَنْ يَّتَوَلَّ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ۝۶

بے شک تمہارے لئے ان لوگوں کے اندر عمدہ نمونہ موجود ہے جو اللہ سے ملاقات کا متمنی ہے۔ اور روزِ آخرت کا یقین رکھتا ہے۔ اور جو رُوگردانی کرے تو اللہ بے نیاز ہے اور حمد کا سزاوار ہے۔ (6)

عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّجْعَلَ بَيْنَكُمْ وَ بَيْنَ الَّذِيْنَ عَادَيْتُمْ مِّنْهُمْ مَّوَدَّةً ؕ وَ اللّٰهُ قَدِيْرٌ ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۷

بہت ممکن ہے کہ اللہ تمہارے درمیان اور ان لوگوں کے درمیان جن سے آج تمہاری دشمنی ہے کبھی محبت پیدا کر دے۔ اور اللہ بڑی قدرت والا ہے۔ اور اللہ بڑا بخشنے والا، بڑا رحم کرنے والا ہے۔ (7)

لَا يَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ لَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَ لَمْ يُخْرِجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْهُمْ وَ تُقْسِطُوْۤا اِلَيْهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ۝۸

اللہ تمہیں اس بات سے منع نہیں کرتا کہ جن لوگوں نے دین کے معاملہ میں تم سے جنگ نہیں کی۔ اور نہ ہی تمہیں تمہارے گھروں سے نکالا ہے کہ تم ان کے ساتھ نیکی کرو۔ اور ان کے ساتھ انصاف کرو۔ بے شک اللہ انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔ (8)

اِنَّمَا يَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ قٰتَلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَ اَخْرَجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ وَ ظٰهَرُوْا عَلٰۤى اِخْرَاجِكُمْ اَنْ تَوَلَّوْهُمْ ۚ وَ مَنْ يَّتَوَلَّهُمْ فَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝۹

اللہ تو صرف تمہیں ان لوگوں سے دوستی کرنے سے منع کرتا ہے جنہوں نے دین کے بارے میں تم سے جنگ کی اور تمہیں تمہارے گھروں سے نکالا۔ اور تمہارے نکالنے میں ایک دوسرے کی مدد کی۔ اور جو ان سے دوستی کرے گا وہی ظالم ہیں۔ (9)

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا جَآءَكُمُ الْمُؤْمِنٰتُ مُهٰجِرٰتٍ فَامْتَحِنُوْهُنَّ ؕ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِيْمَانِهِنَّ ۚ فَاِنْ

عَلِمْتُمُوْهُنَّ مُؤْمِنٰتٍ فَلَا تَرْجِعُوْهُنَّ اِلَى الْكُفَّارِ ؕ لَا هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ وَ لَا هُمْ يَحِلُّوْنَ لَهُنَّ ؕ وَ اٰتُوْهُمْ
مَّآ اَنْفَقُوْا ؕ وَ لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ اِذَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ ؕ وَ لَا تُمْسِكُوْا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ
وَ سْـَٔلُوْا مَآ اَنْفَقْتُمْ وَ لْيَسْـَٔلُوْا مَآ اَنْفَقُوْا ؕ ذٰلِكُمْ حُكْمُ اللّٰهِ ؕ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۱۰﴾

اے ایمان والو! جب مؤمن عورتیں ہجرت کر کے تمہارے پاس آئیں تو ان کا امتحان لے لیا کرو۔ اللہ ان کے ایمان کی اصلیت کو بہتر جانتا ہے۔ پس اگر تمہیں معلوم ہو جائے کہ وہ مؤمن ہیں تو پھر انہیں کافروں کی طرف واپس نہ کرو۔ نہ وہ مؤمن عورتیں ان کافروں کیلئے حلال ہیں۔ اور نہ وہ کافر ان عورتوں کیلئے حلال ہیں۔ اور ان کا فر شوہروں نے حق مہر وغیرہ کے سلسلہ میں جو کچھ خرچ کیا ہے وہ انہیں ادا کر دو۔ اور تمہارے لئے کوئی مضائقہ نہیں ہے کہ تم ان سے نکاح کر و جبکہ تم ان کے مہر ان کو ادا کر دو۔ اور تم بھی کافر عورتوں کو اپنے نکاح میں روکے نہ رکھو۔ اور تم نے ان پر جو مہر خرچ کیا ہے وہ ان سے واپس مانگ لو۔ اور کافر بھی مسلمان بیویوں سے مہر واپس مانگ لیں جو انہوں نے خرچ کیا ہے۔ یہ اللہ کا فیصلہ ہے جو تمہارے درمیان فیصلہ کرتا ہے۔ اور اللہ بڑا جاننے والا، بڑا حکمت والا ہے۔ (10)

وَ اِنْ فَاتَكُمْ شَيْءٌ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ اِلَى الْكُفَّارِ فَعَاقَبْتُمْ فَاٰتُوا الَّذِيْنَ ذَهَبَتْ اَزْوَاجُهُمْ مِّثْلَ مَآ اَنْفَقُوْا ؕ
وَ اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۱﴾

اور اگر تمہاری بیویوں میں سے کوئی (کفر یا ارتداد کی وجہ سے) کافروں کے پاس چلی جائے۔ پھر تم جنگ میں غالب آ جاؤ۔ اور مال غنیمت پاؤ۔ اس میں سے ان لوگوں کو جن کی بیویاں چلی گئی ہیں اتنا مال دو، جتنا انہوں نے خرچ کیا ہوا اور اللہ سے ڈرو جس پر تم ایمان رکھتے ہو۔ (11)

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ يُبَايِعْنَكَ عَلٰٓى اَنْ لَّا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْـًٔا وَّ لَا يَسْرِقْنَ وَ لَا يَزْنِيْنَ
وَ لَا يَقْتُلْنَ اَوْلَادَهُنَّ وَ لَا يَاْتِيْنَ بِبُهْتَانٍ يَّفْتَرِيْنَهٗ بَيْنَ اَيْدِيْهِنَّ وَ اَرْجُلِهِنَّ وَ لَا يَعْصِيْنَكَ فِيْ
مَعْرُوْفٍ فَبَايِعْهُنَّ وَ اسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۲﴾

اے نبیؐ! جب آپ کی خدمت میں مومن عورتیں اس بات پر بیعت کرنے کے لئے حاضر ہوں کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں ٹھہرائیں گی، چوری نہیں کریں گی، بدکاری نہیں کریں گی، اپنی اولاد کو قتل نہیں کریں گی اور اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے درمیان سے کوئی جھوٹا بہتان گھڑ کر نہیں لائیں گی (یعنی اپنے شوہر کو دھوکہ دیتے ہوئے کسی غیر کے بچے کو اپنے پیٹ سے جنا ہوا نہیں بتائیں گی)، اور کسی بھی امرِ شریعت میں آپ کی نافرمانی نہیں کریں گی، تو آپ اُن سے بیعت لے لیا کریں اور اُن کے لئے اللہ سے بخشش طلب فرمائیں، بیشک اللہ بڑا بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔ (12)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ قَدْ يَئِسُوْا مِنَ الْاٰخِرَةِ كَمَا يَئِسَ الْكُفَّارُ مِنْ اَصْحٰبِ الْقُبُوْرِ ﴿۱۳﴾

اے ایمان والو! ان لوگوں سے دوستی نہ کرو جن پر اللہ نے اپنا غضب نازل کیا ہے۔ وہ آخرت سے اس طرح ناامید ہیں جس طرح کافر لوگ قبروں میں گڑے ہوئے مردوں (کے دوبارہ زندہ ہونے) سے ناامید ہیں۔ (13)

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

61۔ سورہ الصف

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

میں شروع کرتا ہوں اللہ کے نام کے ساتھ جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے۔

سَبَّحَ لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الۡاَرۡضِ ۚ وَ ہُوَ الۡعَزِیۡزُ الۡحَکِیۡمُ ﴿۱﴾

ہر وہ چیز جو آسمانوں میں ہے اور زمین میں ہے اللہ کی تسبیح کرتی ہے۔ اور وہ سب پر غالب ہے اور بڑا حکمت والا ہے۔(1)

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لِمَ تَقُوۡلُوۡنَ مَا لَا تَفۡعَلُوۡنَ ﴿۲﴾

اے ایمان والو! تم وہ بات کیوں کہتے ہو جو کرتے نہیں ہو؟ (2)

کَبُرَ مَقۡتًا عِنۡدَ اللّٰہِ اَنۡ تَقُوۡلُوۡا مَا لَا تَفۡعَلُوۡنَ ﴿۳﴾

اللہ کے نزدیک یہ بڑی ناراضی کی بات ہے کہ تم ایسی بات کہو جس پر عمل نہ کرو۔(3)

اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الَّذِیۡنَ یُقَاتِلُوۡنَ فِیۡ سَبِیۡلِہٖ صَفًّا کَاَنَّہُمۡ بُنۡیَانٌ مَّرۡصُوۡصٌ ﴿۴﴾

بے شک اللہ ان کو دوست رکھتا ہے جو اس کی راہ میں یوں صف بستہ ہو کر جنگ کرتے ہیں کہ گویا وہ سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہیں۔(4)

وَ اِذۡ قَالَ مُوۡسٰی لِقَوۡمِہٖ یٰقَوۡمِ لِمَ تُؤۡذُوۡنَنِیۡ وَ قَدۡ تَّعۡلَمُوۡنَ اَنِّیۡ رَسُوۡلُ اللّٰہِ اِلَیۡکُمۡ ؕ فَلَمَّا زَاغُوۡۤا
اَزَاغَ اللّٰہُ قُلُوۡبَہُمۡ ؕ وَ اللّٰہُ لَا یَہۡدِی الۡقَوۡمَ الۡفٰسِقِیۡنَ ﴿۵﴾

اور وہ وقت یاد کرو جب موسیٰؑ نے اپنی قوم سے کہا کہ اے میری قوم! تم کیوں مجھے اذیت دیتے ہو؟ حالانکہ تم خوب جانتے ہو کہ میں تمہاری طرف اللہ کا بھیجا ہوا رسول ہوں۔ پس جب وہ لوگ ٹیڑھے ہو گئے تو اللہ نے ان کے دلوں کو اور بھی ٹیڑھا کر دیا۔ اور اللہ فاسقوں کو ہدایت نہیں دیتا۔(5)

وَ اِذۡ قَالَ عِیۡسَی ابۡنُ مَرۡیَمَ یٰبَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ اِنِّیۡ رَسُوۡلُ اللّٰہِ اِلَیۡکُمۡ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَیۡنَ یَدَیَّ مِنَ التَّوۡرٰىۃِ
وَ مُبَشِّرًۢا بِرَسُوۡلٍ یَّاۡتِیۡ مِنۡۢ بَعۡدِی اسۡمُہٗۤ اَحۡمَدُ ؕ فَلَمَّا جَآءَہُمۡ بِالۡبَیِّنٰتِ قَالُوۡا ہٰذَا سِحۡرٌ مُّبِیۡنٌ ﴿۶﴾

اور وہ وقت یاد کرو جب عیسیٰ بن مریمؑ نے کہا کہ اے بنی اسرائیل! میں تمہاری طرف اللہ کا بھیجا ہوا رسول ہوں۔ میں اس تورات کی تصدیق کرنے والا ہوں جو مجھ سے پہلے آئی ہے۔ اور خوشخبری دینے والا ہوں ایک رسولؐ کی جو میرے بعد آئے گا جس کا نام احمد ہوگا۔ پھر جب وہ واضح دلائل لے کر ان کے پاس آ گئے تو ان لوگوں نے کہا کہ یہ تو کھلا ہوا جادو ہے۔(6)

وَ مَنۡ اَظۡلَمُ مِمَّنِ افۡتَرٰی عَلَی اللّٰہِ الۡکَذِبَ وَ ہُوَ یُدۡعٰۤی اِلَی الۡاِسۡلَامِ ؕ وَ اللّٰہُ لَا یَہۡدِی الۡقَوۡمَ الظّٰلِمِیۡنَ ﴿۷﴾

اور اس شخص سے بڑا ظالم کون ہوگا جو اللہ پر جھوٹا بہتان باندھے حالانکہ اسے اسلام کی طرف بلایا جا رہا ہے۔ اور اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔(7)

يُرِيْدُوْنَ لِيُطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۸﴾

یہ لوگ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو اپنی پھونکوں سے بجھا دیں۔ حالانکہ اللہ اپنے نور کو مکمل کر کے رہے گا اگرچہ کافر لوگ ناپسند ہی کریں۔(8)

هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ﴿۹﴾

اللہ وہی ہے جس نے اپنے رسولؐ کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تا کہ اسے تمام ادیان پر غالب کر دے اگرچہ مشرکین ناپسند کریں۔(9)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِيْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۱۰﴾

اے ایمان والو! کیا میں تمہیں ایک ایسی تجارت بتاؤں جو تمہیں دردناک عذاب سے بچا لے۔(10)

تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۙ﴿۱۱﴾

تم اللہ اور اس کے رسولؐ پر ایمان لاؤ اور اللہ کی راہ میں اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے جہاد کرو۔ یہ بات تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم علم رکھتے ہو۔(11)

يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَيُدْخِلْكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۙ﴿۱۲﴾

اللہ تمہارے گناہ بخش دے گا اور تمہیں ان باغات میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہیں اور ان پاکیزہ مکانوں میں داخل کرے گا جو ہمیشہ رہنے والے باغات میں ہوں گے یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔(12)

وَاُخْرٰى تُحِبُّوْنَهَا ؕ نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ ؕ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۳﴾

اور ایک اور چیز بھی ہے جسے تم پسند کرتے ہو یعنی اللہ کی مدد اور قریبی فتح و کامیابی۔ اور ایمان والوں کو بشارت دے دیجئے۔(13)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْٓا اَنْصَارَ اللّٰهِ كَمَا قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ لِلْحَوَارِيّٖنَ مَنْ اَنْصَارِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ؕ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ فَاٰمَنَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ وَكَفَرَتْ طَّآئِفَةٌ ۚ فَاَيَّدْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلٰى عَدُوِّهِمْ فَاَصْبَحُوْا ظٰهِرِيْنَ ﴿۱۴﴾

اے ایمان والو! اللہ کے دین کے مددگار بنو، جیسا کہ عیسیٰ بن مریمؑ نے حواریوں سے کہا تھا کہ اللہ کی طرف بلانے میں کون میرا مددگار ہے؟ حواریوں نے جواب میں کہا ہم اللہ کے دین کے مددگار ہیں۔ تو بنی اسرائیل میں سے ایک گروہ ایمان لایا اور ایک گروہ نے کفر اختیار کیا۔ تو جو ایمان لائے تھے ہم نے ان کے دشمن کے مقابلہ میں ان کی تائید کی، پس وہ غالب ہو گئے۔(14)

62۔ سورہ الجمعة

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

میں شروع کرتا ہوں اللہ کے نام کے ساتھ جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے۔

یُسَبِّحُ لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الۡاَرۡضِ الۡمَلِکِ الۡقُدُّوۡسِ الۡعَزِیۡزِ الۡحَکِیۡمِ ﴿۱﴾

وہ سب چیزیں جو آسمانوں میں اور زمین میں ہیں اس اللہ کی تسبیح کرتی ہیں جو بادشاہ ہے ہر طرح کے عیب اور شرک سے پاک ہے زبردست ہے۔اور بڑا حکمت والا ہے۔(1)

هُوَ الَّذِیۡ بَعَثَ فِی الۡاُمِّیّٖنَ رَسُوۡلًا مِّنۡهُمۡ یَتۡلُوۡا عَلَیۡهِمۡ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَکِّیۡهِمۡ وَ یُعَلِّمُهُمُ الۡکِتٰبَ وَ الۡحِکۡمَةَ ٭ وَ اِنۡ کَانُوۡا مِنۡ قَبۡلُ لَفِیۡ ضَلٰلٍ مُّبِیۡنٍ ﴿۲﴾

اللہ وہی ہے جس نے اُمّی قوم (غیر اہل کتاب یعنی بنی اسمٰعیل) میں انہی میں سے ایک رسولؐ بھیجا جو ان کو اللہ کی آیتیں پڑھ کر سناتا ہے اور ان کا تزکیہ کرتا ہے اور ان کو کتاب وحکمت کی تعلیم دیتا ہے اگرچہ اس سے پہلے یہ لوگ کھلی ہوئی گمراہی میں مبتلا تھے۔(2)

وَّ اٰخَرِیۡنَ مِنۡهُمۡ لَمَّا یَلۡحَقُوۡا بِهِمۡ ؕ وَ هُوَ الۡعَزِیۡزُ الۡحَکِیۡمُ ﴿۳﴾

اور (آپؐ کو) ان لوگوں میں سے دوسروں کی طرف بھی بھیجا جو ابھی ان سے نہیں ملے ہیں۔اور وہ زبردست اور بڑا حکمت والا ہے۔(3)
یعنی جو ابھی مسلمان نہیں ہوئے۔اور جو عجمی ہیں، دیگر ممالک کے رہنے والے ہیں۔

ذٰلِکَ فَضۡلُ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡهِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰہُ ذُو الۡفَضۡلِ الۡعَظِیۡمِ ﴿۴﴾

یہ اللہ کا فضل وکرم ہے جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے اور اللہ بڑے فضل وکرم والا ہے۔(4)

مَثَلُ الَّذِیۡنَ حُمِّلُوا التَّوۡرٰىةَ ثُمَّ لَمۡ یَحۡمِلُوۡهَا کَمَثَلِ الۡحِمَارِ یَحۡمِلُ اَسۡفَارًا ؕ بِئۡسَ مَثَلُ الۡقَوۡمِ الَّذِیۡنَ کَذَّبُوۡا بِاٰیٰتِ اللّٰہِ ؕ وَ اللّٰہُ لَا یَهۡدِی الۡقَوۡمَ الظّٰلِمِیۡنَ ﴿۵﴾

اور جن لوگوں کو توراۃ کا حامل بنایا گیا مگر انہوں نے اس سے فائدہ نہ اٹھایا۔ان کی مثال اس گدھے کی سی ہے جس نے بڑی بڑی کتابیں اٹھائی ہوئی ہوں۔اور کیا بری مثال ہے ان لوگوں کی جنہوں نے اللہ کی آیتوں کو جھٹلایا اور اللہ ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا۔(5)

قُلْ يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ هَادُوْٓا اِنْ زَعَمْتُمْ اَنَّكُمْ اَوْلِيَآءُ لِلّٰهِ مِنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٦﴾

آپؐ کہہ دیجئے! اے یہودیو! اگر تمہارا خیال ہے کہ سب لوگوں کو چھوڑ کر تم ہی اللہ کے دوست ہو تو پھر موت کی تمنا کرو اگر تم (اپنے دعویٰ میں) سچے ہو۔(6)

وَلَا يَتَمَنَّوْنَهٗٓ اَبَدًۢا بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿٧﴾

اور وہ ہرگز اس کی تمنا نہیں کریں گے اپنے برے اعمال کی وجہ سے، جو وہ آگے بھیج چکے ہیں اور اللہ ظالموں کو اچھی طرح جانتا ہے۔(7)

قُلْ اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِيْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ فَاِنَّهٗ مُلٰقِيْكُمْ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٨﴾

آپؐ کہہ دیجئے! کہ وہ موت جس سے تم بھاگتے ہو وہ بہرحال تم سے مل کر رہے گی۔ پھر تم اللہ کی بارگاہ میں لوٹائے جاؤ گے جو غائب اور حاضر کا جاننے والا ہے۔ پھر وہ تمہیں بتائے گا جو کچھ تم کرتے رہے ہو۔(8)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ۭ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿٩﴾

اے ایمان والو! جب تمہیں جمعہ کے دن نماز کے لئے بلایا جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف تیز چل کر جاؤ اور خرید و فروخت چھوڑ دو۔ یہ بات تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانتے ہو۔(9)

فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿١٠﴾

پھر جب نماز ختم ہو جائے تو زمین میں پھیل جاؤ۔ اور اللہ کا فضل (روزی) تلاش کرو۔ اور اللہ کو بہت یاد کرو تا کہ تم فلاح پاؤ۔(10)

وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَا ۨانْفَضُّوْٓا اِلَيْهَا وَتَرَكُوْكَ قَاۗىِٕمًا ۭ قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ اللَّهْوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ ۭ وَاللّٰهُ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿١١﴾

اور کئی لوگ جب کوئی تجارت یا کھیل تماشہ دیکھتے ہیں تو اس کی طرف دوڑ پڑتے ہیں اور آپؐ کو کھڑا ہوا چھوڑ دیتے ہیں۔ آپؐ کہہ دیجئے! کہ جو رزق اللہ کے پاس ہے وہ کھیل تماشہ اور تجارت سے بہتر ہے۔ اور اللہ بہترین رزق دینے والا ہے۔(11)

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

63۔ سورہ المنافقون

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

میں شروع کرتا ہوں اللہ کے نام کے ساتھ جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے۔

اِذَا جَآءَکَ الۡمُنٰفِقُوۡنَ قَالُوۡا نَشۡہَدُ اِنَّکَ لَرَسُوۡلُ اللّٰہِ ۘ وَ اللّٰہُ یَعۡلَمُ اِنَّکَ لَرَسُوۡلُہٗ ؕ وَ اللّٰہُ یَشۡہَدُ اِنَّ الۡمُنٰفِقِیۡنَ لَکٰذِبُوۡنَ ۚ﴿۱﴾

(اے رسولؐ) جب منافق لوگ آپؐ کے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ بے شک آپؐ اللہ کے رسولؐ ہیں اور اللہ جانتا ہے کہ یقیناً آپؐ اس کے رسولؐ ہیں لیکن اللہ گواہی دیتا ہے کہ منافق بالکل جھوٹے ہیں۔(1)

اِتَّخَذُوۡۤا اَیۡمَانَہُمۡ جُنَّۃً فَصَدُّوۡا عَنۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ ؕ اِنَّہُمۡ سَآءَ مَا کَانُوۡا یَعۡمَلُوۡنَ ﴿۲﴾

انہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنا رکھا ہے پس اس طرح وہ لوگوں کو اللہ کی راہ سے روکتے ہیں بیشک بہت برا ہے وہ کام جو یہ کر رہے ہیں۔(2)

ذٰلِکَ بِاَنَّہُمۡ اٰمَنُوۡا ثُمَّ کَفَرُوۡا فَطُبِعَ عَلٰی قُلُوۡبِہِمۡ فَہُمۡ لَا یَفۡقَہُوۡنَ ﴿۳﴾

یہ اس لئے ہے کہ یہ پہلے بظاہر ایمان لائے۔ پھر کفر کیا تو ان کے دلوں پر گویا مہر لگا دی گئی ہے۔ لہذا وہ کچھ نہیں سمجھتے ہیں۔(3)

وَ اِذَا رَاَیۡتَہُمۡ تُعۡجِبُکَ اَجۡسَامُہُمۡ ؕ وَ اِنۡ یَّقُوۡلُوۡا تَسۡمَعۡ لِقَوۡلِہِمۡ ؕ کَاَنَّہُمۡ خُشُبٌ مُّسَنَّدَۃٌ ؕ یَحۡسَبُوۡنَ کُلَّ صَیۡحَۃٍ عَلَیۡہِمۡ ؕ ہُمُ الۡعَدُوُّ فَاحۡذَرۡہُمۡ ؕ قٰتَلَہُمُ اللّٰہُ ۫ اَنّٰی یُؤۡفَکُوۡنَ ﴿۴﴾

اور جب آپؐ انہیں دیکھیں گے تو ان کے جسم آپؐ کو اچھے لگیں گے۔ اور اگر وہ بات کریں گے تو آپؐ ان کی بات توجہ سے سنیں گے۔ مگر وہ عقل و ایمان سے خالی ہیں گویا کھوکھلی لکڑیاں ہیں جو دیوار کے سہارے سے لگا دی گئی ہیں۔ وہ ہر چیخ کی آواز کو اپنے خلاف سمجھتے ہیں یہی اصلی دشمن ہیں ان سے بچ کے رہو۔ اللہ ان کو غارت کرے۔ یہ کہاں الٹے پھرائے جا رہے ہیں۔(4)

وَ اِذَا قِیۡلَ لَہُمۡ تَعَالَوۡا یَسۡتَغۡفِرۡ لَکُمۡ رَسُوۡلُ اللّٰہِ لَوَّوۡا رُءُوۡسَہُمۡ وَ رَاَیۡتَہُمۡ یَصُدُّوۡنَ وَ ہُمۡ مُّسۡتَکۡبِرُوۡنَ ﴿۵﴾

اور جب ان سے کہا جائے کہ آؤ اللہ کا پیغمبر تمہارے لئے مغفرت طلب کرے تو وہ اپنا سر پھیر لیتے ہیں۔ اور آپؐ انہیں دیکھیں گے کہ وہ تکبر کرتے ہوئے آنے سے رک جاتے ہیں۔(5)

سَوَآءٌ عَلَیۡہِمۡ اَسۡتَغۡفَرۡتَ لَہُمۡ اَمۡ لَمۡ تَسۡتَغۡفِرۡ لَہُمۡ ؕ لَنۡ یَّغۡفِرَ اللّٰہُ لَہُمۡ ؕ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَہۡدِی

الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝۶

برابر ہے کہ آپ ان کیلئے مغفرت طلب کریں یا طلب نہ کریں۔ اللہ ہرگز ان کونہیں بخشے گا۔ بے شک اللہ فاسقوں کو ہدایت نہیں دیتا۔(6)

هُمُ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوْا ؕ وَ لِلّٰهِ خَزَآىِٕنُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ

وَ لٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَفْقَهُوْنَ ۝۷

یہی وہ لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ جو لوگ رسولؐ اللہ کے پاس ہیں ان پر اپنا مال خرچ نہ کرو۔ تاکہ وہ سب انہیں چھوڑ کر بھاگ جائیں۔ حالانکہ آسمان اور زمین کے خزانے اللہ ہی کے لیے ہیں مگر منافق لوگ سمجھتے نہیں ہیں۔(7)

يَقُوْلُوْنَ لَىِٕنْ رَّجَعْنَاۤ اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ ؕ وَ لِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَ لِرَسُوْلِهٖ وَ

لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَ لٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝۸

وہ کہتے ہیں کہ اگر ہم لوٹ کر مدینہ گئے تو عزت والے لوگ وہاں سے ذلیل لوگوں کو نکال دیں گے۔ حالانکہ ساری عزت تو صرف اللہ، اس کے رسولؐ اور مؤمنین کیلئے ہے لیکن منافق لوگ یہ حقیقت جانتے نہیں ہیں۔(8)

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَ لَاۤ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ وَ مَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝۹

اے ایمان والو! تمہارا مال اور تمہاری اولاد تمہیں اللہ کی یاد (نماز اور قرآن) سے غافل نہ کر دے۔ اور جو ایسا کرے گا وہی لوگ خسارہ اٹھانے والے ہیں۔(9)

وَ اَنْفِقُوْا مِنْ مَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُوْلَ رَبِّ لَوْ لَاۤ اَخَّرْتَنِيْۤ اِلٰۤى اَجَلٍ

قَرِيْبٍ ۙ فَاَصَّدَّقَ وَ اَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝۱۰

اور جو کچھ ہم نے تمہیں رزق دیا ہے اس سے میری راہ میں خرچ کرو۔ قبل اس سے کہ تم میں سے کسی کو موت آ جائے اور پھر وہ کہے کہ میرے پروردگار! تو نے مجھے کیوں نہ تھوڑی سی مدت تک مہلت دی کہ میں صدقہ دیتا اور نیکوکار بندوں میں سے ہو جاتا۔(10)

وَ لَنْ يُّؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْسًا اِذَا جَآءَ اَجَلُهَا ؕ وَ اللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝۱۱

اور جب کسی شخص کی موت کا وقت آ جاتا ہے تو اللہ مزید مہلت ہرگز نہیں دیتا۔ اور اللہ جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو۔(11)

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

64۔ سورہ التغابن

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

میں شروع کرتا ہوں اللہ کے نام کے ساتھ جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے۔

یُسَبِّحُ لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الۡاَرۡضِ ۚ لَہُ الۡمُلۡکُ وَ لَہُ الۡحَمۡدُ ۫ وَ ہُوَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ ﴿۱﴾

وہ سب چیزیں جو آسمانوں اور زمین میں ہیں اللہ کی تسبیح کرتی ہیں اسی کے لیے ساری بادشاہی ہے اور اسی کیلئے ہر طرح کی تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر پوری قدرت رکھتا ہے۔(1)

ہُوَ الَّذِیۡ خَلَقَکُمۡ فَمِنۡکُمۡ کَافِرٌ وَّ مِنۡکُمۡ مُّؤۡمِنٌ ؕ وَ اللّٰہُ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ بَصِیۡرٌ ﴿۲﴾

اللہ وہی ہے جس نے تم سب کو پیدا کیا۔ پھر تم میں سے کوئی کافر ہے اور کوئی مؤمن۔ اور تم جو کچھ کرتے ہو اللہ اسے خوب دیکھ رہا ہے۔(2)

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضَ بِالۡحَقِّ وَ صَوَّرَکُمۡ فَاَحۡسَنَ صُوَرَکُمۡ ۚ وَ اِلَیۡہِ الۡمَصِیۡرُ ﴿۳﴾

اس نے آسمانوں اور زمین کو حق کے ساتھ پیدا کیا ہے اور اس نے جب تمہاری صورتیں بنائیں تو بہت اچھی صورتیں بنائیں۔ اور اسی کی طرف سب نے لوٹ کر جانا ہے۔(3)

یَعۡلَمُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ وَ یَعۡلَمُ مَا تُسِرُّوۡنَ وَ مَا تُعۡلِنُوۡنَ ؕ وَ اللّٰہُ عَلِیۡمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوۡرِ ﴿۴﴾

وہ ہر اس چیز کو جانتا ہے جو آسمانوں اور زمین میں ہے اور وہ اسے بھی جانتا ہے جو کچھ تم چھپاتے ہو اور جو کچھ تم ظاہر کرتے ہو۔ اور اللہ تو سینوں کے بھیدوں کا بھی خوب جاننے والا ہے۔(4)

اَلَمۡ یَاۡتِکُمۡ نَبَؤُا الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا مِنۡ قَبۡلُ ۫ فَذَاقُوۡا وَبَالَ اَمۡرِہِمۡ وَ لَہُمۡ عَذَابٌ اَلِیۡمٌ ﴿۵﴾

کیا تمہیں ان لوگوں کی خبر نہیں پہنچی جنھوں نے اس سے پہلے کفر کیا اور اپنے کئے کفر کا وبال چکھا۔ اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔(5)

ذٰلِکَ بِاَنَّہٗ کَانَتۡ تَّاۡتِیۡہِمۡ رُسُلُہُمۡ بِالۡبَیِّنٰتِ فَقَالُوۡۤا اَبَشَرٌ یَّہۡدُوۡنَنَا ۫ فَکَفَرُوۡا وَ تَوَلَّوۡا وَّ اسۡتَغۡنَی اللّٰہُ ؕ وَ اللّٰہُ غَنِیٌّ حَمِیۡدٌ ﴿۶﴾

یہ اس لئے ہوا کہ ان کے رسولؑ کھلی ہوئی دلیلیں لے کر ان کے پاس آتے رہے۔ تو انہوں نے کہا کیا بشر ہماری رہبری کریں گے؟ پس انہوں

نے کفر اختیار کیا اور رُوگردانی کی۔اور اللہ نے بھی ان کی کوئی پروانہ کی۔کیونکہ اللہ بے نیاز اور سزاوارِ حمد وثنا ہے۔(6)

زَعَمَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنْ لَّنْ يُّبْعَثُوْا ۭ قُلْ بَلٰى وَ رَبِّيْ لَتُبْعَثُنَّ ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا عَمِلْتُمْ ۭ وَ ذٰلِكَ
عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ۝

کافر لوگ خیال کرتے ہیں کہ وہ مرنے کے بعد دوبارہ نہیں اٹھائے جائیں گے۔آپ کہئے! کیوں نہیں! میرے پروردگار کی قسم تم ضرور اٹھائے جاؤ گے۔پھر تمہیں تمہارے اعمال بتائے جائیں گے۔اور یہ کام اللہ کیلئے بالکل آسان ہے۔(7)

فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ النُّوْرِ الَّذِيْٓ اَنْزَلْنَا ۭ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝

توتم اللہ اور اس کے رسولؐ پر ایمان لاؤ۔اور اس نور (قرآن) پر جو ہم نے نازل کیا ہے۔اور جو عمل تم کرتے ہو، اللہ اس سے اچھی طرح باخبر ہے۔(8)

يَوْمَ يَجْمَعُكُمْ لِيَوْمِ الْجَمْعِ ذٰلِكَ يَوْمُ التَّغَابُنِ ۭ وَ مَنْ يُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ وَ يَعْمَلْ صَالِحًا يُّكَفِّرْ عَنْهُ
سَيِّاٰتِهٖ وَ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝

وہ قیامت کے دن تم سب کو جمع کرے گا اور وہی ہار جیت کا دن ہوگا۔اور جو اللہ پر ایمان رکھے گا اور نیک اعمال کرے گا اللہ اس کی برائیوں کو دور کردے گا۔اور اسے ان باغات میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی۔وہ ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔اور یہی سب سے بڑی کامیابی ہے(9)

وَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ وَ بِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝

اور جن لوگوں نے کفر اختیار کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا یہی لوگ دوزخی ہیں۔جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور وہ بہت برا ٹھکانا ہے۔(10)

مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَ مَنْ يُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ يَهْدِ قَلْبَهٗ ۭ وَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝

کوئی مصیبت کسی پر نہیں آتی مگر اللہ کی اجازت سے، اور جو شخص اللہ پر ایمان لائے اللہ اس کے دل کو صحیح راستہ دکھاتا ہے۔اور اللہ ہر چیز کا بڑا جاننے والا ہے۔(11)

وَ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاِنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ۝

اور اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسولؐ کی۔پھر اگر تم رُوگردانی کروگے تو ہمارے رسولؐ پر پیغام پہنچادینے کے سوا کوئی ذمہ داری نہیں ہے۔(12)

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ وَ عَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝

اللہ وہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔بس ایمان لانے والوں کو اللہ ہی پر بھروسہ کرنا چاہیے۔(13)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ وَ اَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ فَاحْذَرُوْهُمْ ۚ وَ اِنْ تَعْفُوْا وَ تَصْفَحُوْا وَ
تَغْفِرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

اے ایمان والو! تمہاری بعض بیویاں اور تمہاری بعض اولادیں تمہاری دشمن ہیں۔بس تم ان سے ہوشیار رہو۔اور اگر نظر انداز کردو، برداشت کرو، اور معاف کردو تو اللہ بڑا بخشنے والا، بڑا رحم کرنے والا ہے۔(14)

اِنَّمَآ اَمۡوَالُكُمۡ وَ اَوۡلَادُكُمۡ فِتۡنَةٌ ؕ وَاللّٰهُ عِنۡدَهٗۤ اَجۡرٌ عَظِيۡمٌ ﴿۱۵﴾

تمہارے مال اور تمہاری اولاد ایک بڑی آزمائش ہیں۔اور اللہ ہی ہے جس کے پاس بڑا اجر ہے۔(15)

فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسۡتَطَعۡتُمۡ وَ اسۡمَعُوۡا وَ اَطِيۡعُوۡا وَ اَنۡفِقُوۡا خَيۡرًا لِّاَنۡفُسِكُمۡ ؕ وَمَنۡ يُّوۡقَ شُحَّ نَفۡسِهٖ فَاُولٰٓـئِكَ هُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ ﴿۱۶﴾

اور جہاں تک ہو سکے اللہ کی نافرمانی سے ڈرو۔اور توجہ سے سنو اور اطاعت کرو۔اور اللہ کی راہ میں مال خرچ کرو یہ تمہارے لئے بہتر ہے اور جو شخص اپنے نفس کے بُخل سے بچایا گیا تو وہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔(16)

اِنۡ تُقۡرِضُوا اللّٰهَ قَرۡضًا حَسَنًا يُّضٰعِفۡهُ لَكُمۡ وَيَغۡفِرۡ لَكُمۡ ؕ وَاللّٰهُ شَكُوۡرٌ حَلِيۡمٌ ۙ﴿۱۷﴾

اگر تم اللہ کو قرض حسنہ دو تو اللہ اسے تمہارے لئے کئی گنا بڑھا دے گا۔اور تمہیں بخش دے گا۔اللہ بڑا اقدردان اور بڑا بردبار ہے۔(17)

عٰلِمُ الۡغَيۡبِ وَالشَّهَادَةِ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ ﴿۱۸﴾

وہ غائب اور حاضر کا جاننے والا، زبردست بڑا حکمت والا ہے۔(18)

❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁

65۔سورہ الطلاق

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

میں شروع کرتا ہوں اللہ کے نام کے ساتھ جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے۔

یٰۤاَیُّہَا النَّبِیُّ اِذَا طَلَّقۡتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوۡہُنَّ لِعِدَّتِہِنَّ وَ اَحۡصُوا الۡعِدَّۃَ ۚ وَ اتَّقُوا اللّٰہَ رَبَّکُمۡ ۚ لَا تُخۡرِجُوۡہُنَّ مِنۡۢ بُیُوۡتِہِنَّ وَ لَا یَخۡرُجۡنَ اِلَّاۤ اَنۡ یَّاۡتِیۡنَ بِفَاحِشَۃٍ مُّبَیِّنَۃٍ ؕ وَ تِلۡکَ حُدُوۡدُ اللّٰہِ ؕ وَ مَنۡ یَّتَعَدَّ حُدُوۡدَ اللّٰہِ فَقَدۡ ظَلَمَ نَفۡسَہٗ ؕ لَا تَدۡرِیۡ لَعَلَّ اللّٰہَ یُحۡدِثُ بَعۡدَ ذٰلِکَ اَمۡرًا ﴿۱﴾

اے نبیؐ! (مسلمانوں سے فرمادیں:) جب تم عورتوں کو طلاق دینا چاہو تو ان کے طہر کے زمانہ میں انہیں طلاق دو۔ اور عدت کو شمار کرو، اور اللہ سے ڈرتے رہو جو تمہارا رب ہے۔ اور انہیں اُن کے گھروں سے باہر مت نکالو۔ اور نہ وہ خود باہر نکلیں۔ سوائے اس کے کہ وہ کھلی بے حیائی کر بیٹھیں۔ اور یہ اللہ کی مقررہ حدیں ہیں۔ اور جو شخص اللہ کی مقررہ حدود سے تجاوز کرے تو بیشک اس نے اپنی جان پر ظلم کیا ہے۔ (اے شخص!) تو نہیں جانتا شاید اللہ طلاق دینے کے بعد رجوع کی کوئی نئی صورت پیدا فرمادے۔ (1)

فَاِذَا بَلَغۡنَ اَجَلَہُنَّ فَاَمۡسِکُوۡہُنَّ بِمَعۡرُوۡفٍ اَوۡ فَارِقُوۡہُنَّ بِمَعۡرُوۡفٍ وَّ اَشۡہِدُوۡا ذَوَیۡ عَدۡلٍ مِّنۡکُمۡ وَ اَقِیۡمُوا الشَّہَادَۃَ لِلّٰہِ ؕ ذٰلِکُمۡ یُوۡعَظُ بِہٖ مَنۡ کَانَ یُؤۡمِنُ بِاللّٰہِ وَ الۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ ۬ؕ وَ مَنۡ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجۡعَلۡ لَّہٗ مَخۡرَجًا ۙ﴿۲﴾

تو جب وہ اپنی عدت کی مدت کو پہنچ جائیں تو ان کو یا تو طریقہ کار کے مطابق اپنے نکاح میں روک لو۔ یا پھر طریقہ کار کے مطابق انہیں جدا کر دو۔ اور اپنے میں سے دو معتبر آدمیوں کو گواہ بناؤ۔ اور اللہ کیلئے صحیح گواہی دو۔ ان باتوں سے اس شخص کو نصیحت کی جاتی ہے جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اور جو کوئی اللہ سے ڈرتا ہے اللہ اس کیلئے مشکل سے نجات کا راستہ پیدا کر دیتا ہے۔ (2)

وَّ یَرۡزُقۡہُ مِنۡ حَیۡثُ لَا یَحۡتَسِبُ ؕ وَ مَنۡ یَّتَوَکَّلۡ عَلَی اللّٰہِ فَہُوَ حَسۡبُہٗ ؕ اِنَّ اللّٰہَ بَالِغُ اَمۡرِہٖ ؕ قَدۡ جَعَلَ اللّٰہُ لِکُلِّ شَیۡءٍ قَدۡرًا ﴿۳﴾

اور اسے وہاں سے رزق دیتا ہے جہاں سے اسے گمان بھی نہیں ہوتا۔ اور جو کوئی اللہ پر بھروسہ کرتا ہے تو اللہ اس کے لئے کافی ہے۔ بے شک اللہ اپنا کام پورا کرنے والا ہے۔ اور اللہ نے ہر چیز کیلئے ایک قانون مقرر کر رکھا ہے۔ (3)

وَ الّٰٓیِٴۡ یَئِسۡنَ مِنَ الۡمَحِیۡضِ مِنۡ نِّسَآئِکُمۡ اِنِ ارۡتَبۡتُمۡ فَعِدَّتُہُنَّ ثَلٰثَۃُ اَشۡہُرٍ ۙ وَّ الّٰٓیِٴۡ لَمۡ یَحِضۡنَ ؕ

وَ اُولَاتُ الۡاَحۡمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنۡ يَّضَعۡنَ حَمۡلَهُنَّ ؕ وَمَنۡ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجۡعَلۡ لَّهٗ مِنۡ اَمۡرِهٖ يُسۡرًا ۝۴

اور تمہاری مطلقہ عورتوں میں سے جو حیض سے مایوس ہو چکی ہوں اگر ان کے بارے میں تمہیں کوئی شک ہو تو ان کی عدت تین ماہ ہے۔ اور یہی حکم ان عورتوں کا ہے جنہیں باوجود حیض کی عمر میں ہونے کے کسی وجہ سے حیض نہ آتا ہو۔ اور حاملہ عورتوں کی عدت کی میعاد وضعِ حمل ہے۔ اور جو کوئی اللہ سے ڈرتا ہے تو اللہ اس کے معاملہ میں آسانی پیدا کر دیتا ہے۔ (4)

ذٰلِكَ اَمۡرُ اللّٰهِ اَنۡزَلَهٗۤ اِلَيۡكُمۡ ؕ وَمَنۡ يَّتَّقِ اللّٰهَ يُكَفِّرۡ عَنۡهُ سَيِّاٰتِهٖ وَيُعۡظِمۡ لَهٗۤ اَجۡرًا ۝۵

یہ اللہ کا حکم ہے جو اس نے تمہاری طرف نازل کیا ہے۔ اور جو اللہ سے ڈرتا ہے تو اللہ اس سے اس کی برائیاں دور کر دیتا ہے۔ اور اس کے اجر کو بڑھاتا ہے۔ (5)

اَسۡكِنُوۡهُنَّ مِنۡ حَيۡثُ سَكَنۡتُمۡ مِّنۡ وُّجۡدِكُمۡ وَلَا تُضَآرُّوۡهُنَّ لِتُضَيِّقُوۡا عَلَيۡهِنَّ ؕ وَاِنۡ كُنَّ اُولَاتِ حَمۡلٍ فَاَنۡفِقُوۡا عَلَيۡهِنَّ حَتّٰى يَضَعۡنَ حَمۡلَهُنَّ ۚ فَاِنۡ اَرۡضَعۡنَ لَكُمۡ فَاٰتُوۡهُنَّ اُجُوۡرَهُنَّ ۚ وَاۡتَمِرُوۡا بَيۡنَكُمۡ بِمَعۡرُوۡفٍ ۚ وَاِنۡ تَعَاسَرۡتُمۡ فَسَتُرۡضِعُ لَهٗۤ اُخۡرٰى ۝۶

ان مطلقہ عورتوں کو زمانۂ عدت میں وہاں رکھو جہاں اپنی حیثیت کے مطابق تم خود رہتے ہو۔ اور انہیں تنگ کرنے کے لیے تکلیف نہ پہنچاؤ۔ اور اگر وہ حاملہ ہوں تو پھر ان پر خرچ کرو یہاں تک ان کا وضعِ حمل ہو جائے۔ پھر اگر تمہارے لئے بچہ کو دودھ پلائیں، تو تم انہیں ان کی اجرت دو۔ اور مناسب طریقہ پر آپس میں معاملہ طے کر لو۔ اور اگر تمہیں کوئی دشواری پیش آئے (اور باہمی اتفاق نہ ہو سکے) تو پھر کوئی اور عورت اسے دودھ پلا دے۔ (6)

لِيُنۡفِقۡ ذُوۡ سَعَةٍ مِّنۡ سَعَتِهٖ ؕ وَمَنۡ قُدِرَ عَلَيۡهِ رِزۡقُهٗ فَلۡيُنۡفِقۡ مِمَّاۤ اٰتٰٮهُ اللّٰهُ ؕ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفۡسًا اِلَّا مَاۤ اٰتٰٮهَا ؕ سَيَجۡعَلُ اللّٰهُ بَعۡدَ عُسۡرٍ يُّسۡرًا ۝۷

وسعت والے کو چاہیے کہ اپنی وسعت کے مطابق خرچ کرے۔ اور جس کی روزی تنگ ہو تو جتنا اللہ نے اسے دیا ہے اس میں سے خرچ کرے۔ اللہ نے جتنا کسی کو دیا ہے اس سے زیادہ اسے تکلیف نہیں دیتا۔ عنقریب اللہ تنگی کے بعد آسانی اور کشادگی پیدا کرے گا۔ (7)

وَكَاَيِّنۡ مِّنۡ قَرۡيَةٍ عَتَتۡ عَنۡ اَمۡرِ رَبِّهَا وَرُسُلِهٖ فَحَاسَبۡنٰهَا حِسَابًا شَدِيۡدًا ۙ وَّعَذَّبۡنٰهَا عَذَابًا نُّكۡرًا ۝۸

اور کتنی ہی ایسی بستیاں ہیں جنہوں نے اپنے پروردگار اور اس کے رسولوںؑ کے حکم سے سرتابی کی تو ہم نے انکا سخت محاسبہ کیا۔ اور انہیں سخت سزا دی۔ (8)

فَذَاقَتۡ وَبَالَ اَمۡرِهَا وَكَانَ عَاقِبَةُ اَمۡرِهَا خُسۡرًا ۝۹

پس انہوں نے اپنے اعمال کی سزا پالی اور ان کا انجام بربادی ہی تھا۔ (9)

اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمۡ عَذَابًا شَدِيۡدًا ۙ فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰۤاُولِى الۡاَلۡبَابِ ۛۚ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا ۛؕ قَدۡ اَنۡزَلَ اللّٰهُ اِلَيۡكُمۡ ذِكۡرًا ۝۱۰

اللہ نے ان کے لئے سخت عذاب تیار کر رکھا ہے۔ تو اے عقل والو جو ایمان لائے ہو، اللہ سے ڈرو۔ اللہ نے تمہارے پاس نصیحت کی کتاب بھیجی ہے۔ (10)

رَّسُوۡلًا یَّتۡلُوۡا عَلَیۡکُمۡ اٰیٰتِ اللّٰہِ مُبَیِّنٰتٍ لِّیُخۡرِجَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوۡرِ ؕ وَ مَنۡ یُّؤۡمِنۡۢ بِاللّٰہِ وَ یَعۡمَلۡ صَالِحًا یُّدۡخِلۡہُ جَنّٰتٍ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِہَا الۡاَنۡہٰرُ خٰلِدِیۡنَ فِیۡہَاۤ اَبَدًا ؕ قَدۡ اَحۡسَنَ اللّٰہُ لَہٗ رِزۡقًا ﴿۱۱﴾

یعنی ایک ایسا رسولؐ جو اللہ کی واضح آیتیں تمہیں پڑھ کر سناتا ہے تاکہ ان لوگوں کو جو ایمان لائیں اور نیک عمل کریں کفر و شرک کی تاریکیوں سے نکال کر ایمان کی روشنی کی طرف لے آئے۔ اور جو کوئی اللہ پر ایمان لائے گا اور نیک عمل کرے گا تو اللہ اسے ایسے باغات میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہیں وہ ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ بے شک اللہ نے ایسے لوگوں کو بہت اچھی روزی دی ہے۔(11)

اَللّٰہُ الَّذِیۡ خَلَقَ سَبۡعَ سَمٰوٰتٍ وَّ مِنَ الۡاَرۡضِ مِثۡلَہُنَّ ؕ یَتَنَزَّلُ الۡاَمۡرُ بَیۡنَہُنَّ لِتَعۡلَمُوۡۤا اَنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ ۬ۙ وَّ اَنَّ اللّٰہَ قَدۡ اَحَاطَ بِکُلِّ شَیۡءٍ عِلۡمًا ﴿۱۲﴾

اللہ وہ ہے جس نے سات آسمان پیدا کئے اور انہی کی طرح زمین بھی۔ وہ ان کے درمیان حکم نازل کرتا رہتا ہے تاکہ تمہیں معلوم ہو جائے کہ اللہ ہر چیز پر بڑی قدرت رکھتا ہے۔ اور یہ کہ اللہ نے ہر چیز کا احاطہ کر رکھا ہے۔(12)

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

66۔ سورہ التحریم

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

میں شروع کرتا ہوں اللہ کے نام کے ساتھ جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے۔

یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَاۤ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ ۚ تَبۡتَغِیۡ مَرۡضَاتَ اَزۡوَاجِكَ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ ۝۱

اے نبیؐ! جو چیز اللہ نے آپ کیلئے حلال قرار دی ہے آپ اسے اپنی بیویوں کو خوش کرنے کیلئے اپنے اوپر کیوں حرام ٹھہراتے ہیں؟ اور اللہ بڑا بخشنے والا، بڑا رحم کرنے والا ہے۔(1)

قَدۡ فَرَضَ اللّٰهُ لَكُمۡ تَحِلَّةَ اَیۡمَانِكُمۡ ۚ وَاللّٰهُ مَوۡلٰىكُمۡ ۚ وَهُوَ الۡعَلِیۡمُ الۡحَكِیۡمُ ۝۲

بے شک اللہ نے تمہاری قسموں کی گرہ کھولنے کا طریقہ مقرر کر دیا ہے اللہ تمہارا سرپرست وکارساز ہے۔ اور وہ بڑا جاننے والا، بڑا حکمت والا ہے۔(2)

وَ اِذۡ اَسَرَّ النَّبِیُّ اِلٰی بَعۡضِ اَزۡوَاجِهٖ حَدِیۡثًا ۚ فَلَمَّا نَبَّاَتۡ بِهٖ وَ اَظۡهَرَهُ اللّٰهُ عَلَیۡهِ عَرَّفَ بَعۡضَهٗ وَ اَعۡرَضَ عَنۡۢ بَعۡضٍ ۚ فَلَمَّا نَبَّاَهَا بِهٖ قَالَتۡ مَنۡ اَنۡۢبَاَكَ هٰذَا ؕ قَالَ نَبَّاَنِیَ الۡعَلِیۡمُ الۡخَبِیۡرُ ۝۳

اور جب نبیؐ نے اپنی بعض بیویوں سے راز کی ایک بات کہی۔ اور جب اس نے وہ بات کسی اور کو بتا دی۔ اور اللہ نے آپؐ کو اس خیانت سے آگاہ کر دیا۔ تو آپؐ نے اس بیوی کو کچھ بات جتا دی اور کچھ سے چشم پوشی کی۔ تو جب آپؐ نے اس بیوی کو یہ بات بتائی تو اس نے (از راہِ تعجب) کہا کہ آپؐ کو اس کی خبر کس نے دی؟ آپؐ نے فرمایا مجھے بڑے جاننے والے اور بڑے باخبر (اللہ) نے خبر دی ہے۔(3)

اِنۡ تَتُوۡبَاۤ اِلَی اللّٰهِ فَقَدۡ صَغَتۡ قُلُوۡبُكُمَا ۚ وَ اِنۡ تَظٰهَرَا عَلَیۡهِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوۡلٰىهُ وَ جِبۡرِیۡلُ وَ صَالِحُ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ ۚ وَ الۡمَلٰٓئِكَةُ بَعۡدَ ذٰلِكَ ظَهِیۡرٌ ۝۴

اگر تم دونوں اللہ کی بارگاہ میں توبہ کر لو تو بہتر ہے۔ کیونکہ تم دونوں کے دل ٹیڑھے ہو چکے ہیں۔ اور اگر تم پیغمبرؐ کے خلاف ایکا کرو گی (تو تم پیغمبر کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکو گی) کیونکہ یقیناً اللہ ان کا حامی ہے اور جبرائیلؑ اور نیکوکار مؤمنین اور اس کے بعد سب فرشتے ان کے مددگار ہیں۔(4)

عَسٰی رَبُّهٗۤ اِنۡ طَلَّقَكُنَّ اَنۡ یُّبۡدِلَهٗۤ اَزۡوَاجًا خَیۡرًا مِّنۡكُنَّ مُسۡلِمٰتٍ مُّؤۡمِنٰتٍ قٰنِتٰتٍ تٰٓئِبٰتٍ عٰبِدٰتٍ

سٰٓئِحٰتٍ ثَيِّبٰتٍ وَّ اَبْكَارًا ۝٥

اگر پیغمبرؐ تمہیں طلاق دے دیں تو بہت جلد اللہ ان کو تمہارے بدلے تم سے اچھی بیویاں دے دے گا۔ جو (پکی و سچی) مسلمان ہونگی اور ایمان والی، اطاعت گزار اور فرمانبردار، توبہ کرنے والیاں، عبادت گزار، روزہ دار، بیوہ اور کنواری۔(5)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّ قُوْدُهَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلٰٓئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَ يَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ۝٦

اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو دوزخ کی آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہوں گے۔ اس پر ایسے فرشتے مقرر ہیں جو تندخو اور درشت مزاج ہیں۔ انہیں جس بات کا حکم دیا گیا ہے وہ اس کی نافرمانی نہیں کرتے۔ اور وہ وہی کام کرتے ہیں جس کا انہیں حکم دیا گیا ہے۔(6)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَعْتَذِرُوا الْيَوْمَ ؕ اِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝٧

اے کافرلوگو! آج تم معذرت نہ کرو۔ تمہیں اسی کا بدلہ دیا جارہا ہے جو تم کیا کرتے تھے۔(7)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا ؕ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَ يُدْخِلَكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ يَوْمَ لَا يُخْزِي اللّٰهُ النَّبِيَّ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۚ نُوْرُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَ بِاَيْمَانِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَ اغْفِرْ لَنَا ۚ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝٨

اے ایمان والو! اللہ کی بارگاہ میں سچے دل سے توبہ کرو۔ امید ہے کہ تمہارا پروردگار تم سے تمہاری برائیاں دور کردے گا۔ اور تمہیں ایسے باغات میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہیں۔ جس دن اللہ اپنے نبیؐ کو اور ان لوگوں کو جو آپؐ کے ساتھ ایمان لائے ہیں رسوا نہیں کرے گا۔ اس دن ان کا نور ان کے آگے اور ان کے دائیں جانب تیز تیز چل رہا ہوگا۔ اور وہ کہہ رہے ہوں گے اے ہمارے پروردگار! ہمارے لئے ہمارا نور مکمل کردے اور ہماری مغفرت فرما۔ بے شک تو ہر چیز پر بڑی قدرت رکھتا ہے۔(8)

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَ الْمُنٰفِقِيْنَ وَ اغْلُظْ عَلَيْهِمْ ؕ وَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَ بِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝٩

اے نبیؐ! کافروں اور منافقوں سے جہاد کیجئے اور ان پر سختی کیجئے اور ان کا ٹھکانہ جہنم ہے اور وہ بہت برا ٹھکانہ ہے۔(9)

ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوا امْرَاَتَ نُوْحٍ وَّ امْرَاَتَ لُوْطٍ ؕ كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَيْنِ فَخَانَتٰهُمَا فَلَمْ يُغْنِيَا عَنْهُمَا مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا وَّ قِيْلَ ادْخُلَا النَّارَ مَعَ الدّٰخِلِيْنَ ۝١٠

اللہ کافروں کیلئے نوحؑ اور لوطؑ کی بیویوں کی مثال بیان کرتا ہے جو دونوں ہمارے بندوں میں سے دو نیک بندوں کی زوجیت میں تھیں۔ پس انہوں نے ان کے ساتھ خیانت کی تو وہ دونوں نیک بندے اللہ کے مقابلہ میں انہیں کچھ بھی فائدہ نہیں پہنچا سکے۔ اور ان دونوں بیویوں سے کہا گیا کہ تم بھی دوزخ میں داخل ہوجاؤ، داخل ہونے والوں کے ساتھ۔(10)

وَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا امْرَاَتَ فِرْعَوْنَ ۘ اِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِيْ عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَ نَجِّنِيْ مِنْ فِرْعَوْنَ وَ عَمَلِهٖ وَ نَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۟ۙ (۱۱)

اور اللہ اہل ایمان کے لئے فرعون کی بیوی کی مثال پیش کرتا ہے جبکہ اس نے کہا اے میرے پروردگار! میرے لئے اپنے پاس جنت میں ایک گھر بنا۔ اور مجھے فرعون اور اس کے عمل سے نجات دے۔ اور مجھے ظالم قوم سے نجات دے۔ (11)

وَ مَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرٰنَ الَّتِيْۤ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهِ مِنْ رُّوْحِنَا وَ صَدَّقَتْ بِكَلِمٰتِ رَبِّهَا وَ كُتُبِهٖ وَ كَانَتْ مِنَ الْقٰنِتِيْنَ ۟ (۱۲)

اور مریم بنت عمرانؑ کی مثال بیان کرتا ہے جس نے اپنی شرمگاہ کی حفاظت کی تو ہم نے اس میں اپنی روح پھونک دی۔ اور اس نے اپنے پروردگار کے پیغام اور اس کی کتابوں کی تصدیق کی اور وہ فرمانبرداروں میں سے تھی۔ (12)

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

67۔ سورہ الملك

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

میں شروع کرتا ہوں اللہ کے نام کے ساتھ جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے۔

تَبٰرَكَ الَّذِیۡ بِیَدِہِ الۡمُلۡكُ ۫ وَ ہُوَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرُۨ ۙ﴿۱﴾

بابرکت ہے وہ اللہ جس کے قبضۂ قدرت میں کائنات کی بادشاہی ہے اور وہ ہر چیز پر پوری قدرت رکھتا ہے۔(1)

ۣالَّذِیۡ خَلَقَ الۡمَوۡتَ وَ الۡحَیٰوۃَ لِیَبۡلُوَکُمۡ اَیُّکُمۡ اَحۡسَنُ عَمَلًا ؕ وَ ہُوَ الۡعَزِیۡزُ الۡغَفُوۡرُ ۙ﴿۲﴾

جس نے موت وحیات کو پیدا کیا تاکہ تمہیں آزمائے کہ تم میں سے عمل کے لحاظ سے سب سے زیادہ اچھا کون ہے؟ وہ بڑا زبردست اور بڑا بخشنے والا ہے۔(2)

الَّذِیۡ خَلَقَ سَبۡعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ؕ مَا تَرٰی فِیۡ خَلۡقِ الرَّحۡمٰنِ مِنۡ تَفٰوُتٍ ؕ فَارۡجِعِ الۡبَصَرَ ۙ ہَلۡ تَرٰی مِنۡ فُطُوۡرٍ ﴿۳﴾

جس نے اوپر نیچے سات آسمان بنائے۔ تم رحمٰن کی تخلیق میں کوئی بے نظمی نہیں پاؤ گے۔ پھر نگاہ اٹھا کر دیکھو تمہیں کوئی رخنہ نظر آتا ہے؟(3)

ثُمَّ ارۡجِعِ الۡبَصَرَ کَرَّتَیۡنِ یَنۡقَلِبۡ اِلَیۡكَ الۡبَصَرُ خَاسِئًا وَّ ہُوَ حَسِیۡرٌ ﴿۴﴾

پھر دوبارہ نگاہ دوڑاؤ۔ تمہاری نگاہ تھک کرنا کام تمہاری طرف لوٹ آئے گی۔(4)

وَ لَقَدۡ زَیَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنۡیَا بِمَصَابِیۡحَ وَ جَعَلۡنٰہَا رُجُوۡمًا لِّلشَّیٰطِیۡنِ وَ اَعۡتَدۡنَا لَہُمۡ عَذَابَ السَّعِیۡرِ ﴿۵﴾

ہم نے آسمان دنیا کو چراغوں (ستاروں) سے مزین کیا ہے اور انہیں شیاطین کو سنگسار کرنے کا ذریعہ بنا دیا ہے اور ان کے لئے جہنم کا عذاب تیار کر رکھا ہے(5)

وَ لِلَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا بِرَبِّہِمۡ عَذَابُ جَہَنَّمَ ؕ وَ بِئۡسَ الۡمَصِیۡرُ ﴿۶﴾

اور جن لوگوں نے اپنے پروردگار کا انکار کیا۔ ان کے لئے جہنم کا عذاب ہے اور وہ بہت ہی برا ٹھکانا ہے۔(6)

اِذَاۤ اُلۡقُوۡا فِیۡہَا سَمِعُوۡا لَہَا شَہِیۡقًا وَّ ہِیَ تَفُوۡرُ ۙ﴿۷﴾

جب وہ اس میں جھونکے جائیں گے تو وہ اس کی زوردار آواز سنیں گے اور وہ جوش مار رہی ہوگی۔(7)

تَکَادُ تَمَیَّزُ مِنَ الۡغَیۡظِ ؕ کُلَّمَاۤ اُلۡقِیَ فِیۡہَا فَوۡجٌ سَاَلَہُمۡ خَزَنَتُہَاۤ اَلَمۡ یَاۡتِکُمۡ نَذِیۡرٌ ﴿۸﴾

گویا وہ غصہ سے پھٹی جاتی ہوگی۔ جب اس میں کوئی گروہ جھونکا جائے گا تو اس کے داروغے ان سے پوچھیں گے کہ تمہارے پاس کوئی ڈرانے والا نہیں آیا تھا؟(8)

قَالُوۡا بَلٰی قَدۡ جَآءَنَا نَذِیۡرٌ ۬ۙ فَکَذَّبۡنَا وَ قُلۡنَا مَا نَزَّلَ اللّٰہُ مِنۡ شَیۡءٍ ۚۖ اِنۡ اَنۡتُمۡ اِلَّا فِیۡ ضَلٰلٍ کَبِیۡرٍ ﴿۹﴾

وہ کہیں گے ہاں بے شک ہمارے پاس ڈرانے والا آیا تھا مگر ہم نے اسے جھٹلایا اور کہا کہ اللہ نے کوئی بھی چیز نازل نہیں کی۔ تم بڑی گمراہی میں مبتلا ہو۔(9)

وَ قَالُوْا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِيْٓ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ﴿١٠﴾

اور کہیں گے کاش ہم اس وقت سنتے یا سمجھتے تو آج دوزخ والوں میں سے نہ ہوتے۔(10)

فَاعْتَرَفُوْا بِذَنْۢبِهِمْ ۚ فَسُحْقًا لِّاَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ﴿١١﴾

پس وہ اس وقت اپنے گناہ کا اعتراف کرلیں گے۔ پس لعنت ہو ان دوزخ والوں پر۔(11)

اِنَّ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ اَجْرٌ كَبِيْرٌ ﴿١٢﴾

بے شک جو لوگ اپنے پروردگار سے بن دیکھے ڈرتے ہیں، ان کیلئے مغفرت ہے اور بڑا اجر وثواب ہے۔(12)

وَ اَسِرُّوْا قَوْلَكُمْ اَوِ اجْهَرُوْا بِهٖ ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿١٣﴾

اور تم اپنی بات آہستہ کرو یا بلند آواز سے کرو۔ اللہ تو سینوں کے رازوں کو بھی جانتا ہے۔(13)

اَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ ؕ وَ هُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ﴿١٤﴾

کیا جس نے پیدا کیا ہے وہ نہیں جانتا۔ حالانکہ وہ بڑا باریک بیں اور بڑا باخبر ہے۔(14)

هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ ذَلُوْلًا فَامْشُوْا فِيْ مَنَاكِبِهَا وَ كُلُوْا مِنْ رِّزْقِهٖ ؕ وَ اِلَيْهِ النُّشُوْرُ ﴿١٥﴾

اللہ وہی ہے جس نے زمین کو تمہارے تابع کر دیا تاکہ تم اس کے راستوں پر چلو۔ اور اس اللہ کے دیئے ہوئے رزق سے کھاؤ۔ پھر اسی کی طرف قبروں سے اٹھ کر جانا ہے۔(15)

ءَاَمِنْتُمْ مَّنْ فِي السَّمَآءِ اَنْ يَّخْسِفَ بِكُمُ الْاَرْضَ فَاِذَا هِيَ تَمُوْرُ ﴿١٦﴾

کیا تم اس بات سے بے خوف ہو گئے ہو کہ آسمانوں والا تمہیں زمین میں دھنسا دے۔ اور اچانک زمین لرزنے لگے۔(16)

اَمْ اَمِنْتُمْ مَّنْ فِي السَّمَآءِ اَنْ يُّرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا ؕ فَسَتَعْلَمُوْنَ كَيْفَ نَذِيْرِ ﴿١٧﴾

یا کیا تم اس بات سے بے خوف ہو گئے ہو کہ آسمانوں والا تم پر پتھر برسا دے؟ پھر تو تمہیں معلوم ہو ہی جائے گا کہ میرا ڈرانا کیسا تھا۔(17)

وَ لَقَدْ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ﴿١٨﴾

اِن سے پہلے گزرے ہوئے لوگ جھٹلا چکے ہیں پھر دیکھ لو کہ میری گرفت کیسی سخت تھی۔(18)

اَوَ لَمْ يَرَوْا اِلَى الطَّيْرِ فَوْقَهُمْ صٰٓفّٰتٍ وَّ يَقْبِضْنَ ؕؔ مَا يُمْسِكُهُنَّ اِلَّا الرَّحْمٰنُ ؕ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍۭ بَصِيْرٌ ﴿١٩﴾

کیا یہ لوگ اپنے اوپر پرندوں کو نہیں دیکھتے جو پروں کو پھیلائے ہوئے اڑتے ہیں اور کبھی ان کو سمیٹ بھی لیتے ہیں۔ انہیں رحمٰن کے سوا اور کوئی فضا میں تھامے ہوئے نہیں ہے۔ بے شک وہ ہر چیز کو دیکھ رہا ہے۔(19)

اَمَّنْ هٰذَا الَّذِيْ هُوَ جُنْدٌ لَّكُمْ يَنْصُرُكُمْ مِّنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ ؕ اِنِ الْكٰفِرُوْنَ اِلَّا فِيْ غُرُوْرٍ ﴿٢٠﴾

آخر وہ کون ہے جو رحمٰن کے مقابلہ میں تمہارا لشکر بن کر تمہاری مدد کرے؟ کافر لوگ بالکل دھوکے میں پڑے ہوئے ہیں۔(20)

اَمَّنْ هٰذَا الَّذِیْ یَرْزُقُكُمْ اِنْ اَمْسَكَ رِزْقَهٗ ۚ بَلْ لَّجُّوْا فِیْ عُتُوٍّ وَّ نُفُوْرٍ ﴿۲۱﴾

بتاؤ وہ کون ہے جو تمہیں روزی دے اگر اللہ اپنی روزی روک لے؟ بلکہ یہ لوگ سرکشی اور حق سے نفرت پر اڑے ہوئے ہیں۔(21)

اَفَمَنْ یَّمْشِیْ مُكِبًّا عَلٰی وَجْهِهٖۤ اَهْدٰۤی اَمَّنْ یَّمْشِیْ سَوِیًّا عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ﴿۲۲﴾

بھلا جو شخص منہ کے بل گرتا ہوا چل رہا ہو وہ زیادہ ہدایت یافتہ ہے یا وہ جو سیدھا راہِ راست پر چل رہا ہے؟(22)

قُلْ هُوَ الَّذِیْۤ اَنْشَاَكُمْ وَ جَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَ الْاَبْصَارَ وَ الْاَفْـِٕدَةَ ؕ قَلِیْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ﴿۲۳﴾

آپؐ کہہ دیجئے! اللہ ہی تو ہے جس نے تمہیں پیدا کیا ہے اور تمہارے لئے کان، آنکھیں اور دل بنائے۔تم بہت کم شکر ادا کرتے ہو۔(23)

قُلْ هُوَ الَّذِیْ ذَرَاَكُمْ فِی الْاَرْضِ وَ اِلَیْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۲۴﴾

آپؐ کہہ دیجئے! کہ اللہ ہی تو ہے جس نے تمہیں زمین میں پھیلایا۔اور قیامت کے دن تم اسی کے پاس اکٹھے کئے جاؤ گے۔(24)

وَ یَقُوْلُوْنَ مَتٰی هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۲۵﴾

اور کافر لوگ کہتے ہیں کہ بتاؤ یہ وعدہ کب پورا ہوگا اگر تم سچے ہو؟ (25)

قُلْ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ ۪ وَ اِنَّمَاۤ اَنَا نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿۲۶﴾

آپؐ کہہ دیجئے! کہ اس کا علم تو بس اللہ کے پاس ہے۔اور میں تو صرف ایک کھلا ہوا ڈرانے والا ہوں۔(26)

فَلَمَّا رَاَوْهُ زُلْفَةً سِیْٓـَٔتْ وُجُوْهُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَ قِیْلَ هٰذَا الَّذِیْ كُنْتُمْ بِهٖ تَدَّعُوْنَ ﴿۲۷﴾

پس وہ جب اس (قیامت) کو قریب آتے دیکھیں گے تو کافروں کے چہرے بگڑ جائیں گے اور ان سے کہا جائے گا کہ یہی وہ ہے جس کا تم
مطالبہ کیا کرتے تھے۔(27)

قُلْ اَرَءَیْتُمْ اِنْ اَهْلَكَنِیَ اللّٰهُ وَ مَنْ مَّعِیَ اَوْ رَحِمَنَا ۙ فَمَنْ یُّجِیْرُ الْكٰفِرِیْنَ مِنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ ﴿۲۸﴾

آپؐ کہہ دیجئے! کیا تم نے غور کیا ہے اگر (تمہاری خواہش کے مطابق) اللہ مجھے اور میرے ساتھیوں کو ہلاک کر دے یا (ہماری خواہش کے
مطابق) ہم پر رحم فرمائے، بہرحال کافروں کو دردناک عذاب سے کون پناہ دے گا؟(28)

قُلْ هُوَ الرَّحْمٰنُ اٰمَنَّا بِهٖ وَ عَلَیْهِ تَوَكَّلْنَا ۚ فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿۲۹﴾

آپؐ کہہ دیجئے! رحمٰن وہ ہے جس پر ہم ایمان لائے ہیں اور اسی پر توکل کرتے ہیں۔عنقریب تمہیں معلوم ہوجائے گا کہ کھلی ہوئی گمراہی میں کون ہے؟(29)

قُلْ اَرَءَیْتُمْ اِنْ اَصْبَحَ مَآؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ یَّاْتِیْكُمْ بِمَآءٍ مَّعِیْنٍ ﴿۳۰﴾

آپؐ کہہ دیجئے! کیا تم نے غور کیا ہے کہ اگر تمہارا پانی زمین کی تہہ میں اتر جائے تو پھر تمہارے لئے شیریں پانی کا چشمہ کون لائے گا؟(30)

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

68۔ سورہ القلم

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

میں شروع کرتا ہوں اللہ کے نام کے ساتھ جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے۔

نٓ وَ الۡقَلَمِ وَ مَا یَسۡطُرُوۡنَ ۙ﴿۱﴾

(ن) سے مراد سورہ میں مچھلی والے پیغمبر کا ذکر۔ سورہ انبیاء آیت 87 میں انہیں ذالنون کہہ کر پکارا گیا۔ اور اس سورہ میں صاحب الحوت کہا گیا۔

قسم ہے قلم کی اور اس کی جو کچھ لوگ لکھتے ہیں۔(1)

مَاۤ اَنۡتَ بِنِعۡمَۃِ رَبِّکَ بِمَجۡنُوۡنٍ ۚ﴿۲﴾

کہ آپؐ اپنے پروردگار کے فضل وکرم سے دیوانے نہیں ہیں۔(2)

وَ اِنَّ لَکَ لَاَجۡرًا غَیۡرَ مَمۡنُوۡنٍ ۚ﴿۳﴾ وَ اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیۡمٍ ﴿۴﴾

اور بے شک آپؐ کے لئے ایسا اجر ہے جو کبھی ختم ہونے والا نہیں ہے۔(3) اور بے شک آپؐ عظیم اخلاق کے مالک ہیں۔(4)

فَسَتُبۡصِرُ وَ یُبۡصِرُوۡنَ ۙ﴿۵﴾ بِاَىيِّكُمُ الۡمَفۡتُوۡنُ ﴿۶﴾

عنقریب آپؐ بھی دیکھیں گے اور کافر بھی دیکھ لیں گے۔(5) کہ تم میں سے کون جنون میں مبتلا ہے۔(6)

اِنَّ رَبَّکَ ہُوَ اَعۡلَمُ بِمَنۡ ضَلَّ عَنۡ سَبِیۡلِہٖ ۪ وَ ہُوَ اَعۡلَمُ بِالۡمُہۡتَدِیۡنَ ﴿۷﴾

بے شک آپؐ کا پروردگار بہتر جانتا ہے کہ اس کی راہ سے بھٹکا ہوا کون ہے؟ اور وہی انہیں خوب جانتا ہے جو ہدایت یافتہ ہیں۔(7)

فَلَا تُطِعِ الۡمُکَذِّبِیۡنَ ﴿۸﴾ وَدُّوۡا لَوۡ تُدۡہِنُ فَیُدۡہِنُوۡنَ ﴿۹﴾

تو آپؐ جھٹلانے والوں کا کہنا نہ مانیں۔(8) کفار تو چاہتے ہیں کہ آپؐ (اپنے فرضِ منصبی کی ادائیگی میں) ڈھیلے پڑ جائیں۔ تو وہ بھی (مخالفت میں) ڈھیلے ہو جائیں۔(9)

وَ لَا تُطِعۡ کُلَّ حَلَّافٍ مَّہِیۡنٍ ۙ﴿۱۰﴾ ہَمَّازٍ مَّشَّآءٍۭ بِنَمِیۡمٍ ۙ﴿۱۱﴾

اور آپؐ ہرگز ہر اس شخص کا کہنا نہ مانیں جو بہت جھوٹی قسمیں کھانے والا ہے اور ذلیل ہے۔(10) جو بڑی نکتہ چینی کرنے والا اور چلتا پھرتا چغل خور ہے۔(11)

مَّنَّاعٍ لِّلۡخَیۡرِ مُعۡتَدٍ اَثِیۡمٍ ﴿ۙ۱۲﴾ عُتُلٍّۭ بَعۡدَ ذٰلِکَ زَنِیۡمٍ ﴿ۙ۱۳﴾

کار خیر سے بڑا منع کرنے والا، حد سے بڑھنے والا اور بڑا گنہگار ہے۔(12) سخت مزاج ہے۔ اور ان سب بری صفتوں کے علاوہ بدذات بھی ہے۔(13)

اَنْ كَانَ ذَا مَالٍ وَّ بَنِيْنَ ﴿۱۴﴾

یہ سب تکبر اس وجہ سے کہ وہ کہتا ہے کہ اس کے پاس بہت سامال اور بہت زیادہ بیٹے ہیں۔(14)

اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا قَالَ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۵﴾

جب اس کو ہماری آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو وہ کہتا ہے کہ یہ تو پہلے لوگوں کے افسانے ہیں۔(15)

سَنَسِمُهٗ عَلَى الْخُرْطُوْمِ ﴿۱۶﴾

ہم عنقریب اس کی ناک پر ضرب لگائیں گے۔(16)

اِنَّا بَلَوْنٰهُمْ كَمَا بَلَوْنَآ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ ۚ اِذْ اَقْسَمُوْا لَيَصْرِمُنَّهَا مُصْبِحِيْنَ ﴿۱۷﴾ وَلَا يَسْتَثْنُوْنَ ﴿۱۸﴾

ہم نے ان (کفارمکہ) کو اسی طرح آزمائش میں ڈالا ہے جس طرح ایک باغ والوں کو آزمائش میں ڈالا تھا جب انہوں نے قسم کھائی تھی کہ وہ صبح سویرے ضرور اس کا پھل توڑلیں گے۔(17) اور غرباء ومساکین کے لیے کچھ بھی نہ چھوڑیں گے۔(18)

یستثنون کا مطلب تقریباً تمام علمانے یہ لکھا ہے کہ انہوں نے انشاءاللہ نہیں کہا۔مگر میں نے یہاں پر امین احسن اصلاحیؒ کے نقطہ نظر کو درست پایا ہے اور وہی لکھا ہے۔

فَطَافَ عَلَيْهَا طَآئِفٌ مِّنْ رَّبِّكَ وَهُمْ نَآئِمُوْنَ ﴿۱۹﴾

پھر راتوں رات جب کہ وہ لوگ ابھی سوئے ہوئے تھے آپؐ کے پروردگار کی طرف سے ایک بگولہ پھر گیا۔(19)

فَاَصْبَحَتْ كَالصَّرِيْمِ ﴿۲۰﴾ فَتَنَادَوْا مُصْبِحِيْنَ ﴿۲۱﴾

تو وہ باغ کٹی ہوئی فصل کی طرح ہوگیا۔(20) پس انہوں نے صبح ہوتے ہی ایک دوسرے کو آواز دی۔(21)

اَنِ اغْدُوْا عَلٰى حَرْثِكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰرِمِيْنَ ﴿۲۲﴾

کہ اگر تم نے پھل توڑنا ہے تو سویرے سویرے اپنی کھیتی کی طرف چلو۔(22)

فَانْطَلَقُوْا وَهُمْ يَتَخَافَتُوْنَ ﴿۲۳﴾ اَنْ لَّا يَدْخُلَنَّهَا الْيَوْمَ عَلَيْكُمْ مِّسْكِيْنٌ ﴿۲۴﴾

تو وہ اس حال میں چل پڑے کہ چپکے چپکے ایک دوسرے سے کہتے جاتے تھے۔(23) کہ خبردار! آج تمہارے پاس اس باغ میں کوئی مسکین نہ آنے پائے۔(24)

وَّغَدَوْا عَلٰى حَرْدٍ قٰدِرِيْنَ ﴿۲۵﴾ فَلَمَّا رَاَوْهَا قَالُوْٓا اِنَّا لَضَآلُّوْنَ ﴿۲۶﴾ بَلْ نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ ﴿۲۷﴾

اور کوشش کے ساتھ سویرے ہی جا پہنچے گویا کھیتی پر قادر ہیں۔(25) اور جب باغ کو برباد دیکھا تو کہا کہ ہم راستہ بھول گئے ہیں۔(26) بلکہ ہم پھل سے محروم ہو گئے ہیں۔(27)

قَالَ اَوْسَطُهُمْ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ لَوْلَا تُسَبِّحُوْنَ ﴿۲۸﴾

ان میں سے جونسبتاً عقلمند آدمی تھا اس نے کہا کہ کیا میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ اللہ کی تسبیح کیوں نہیں کرتے ؟(28)

قَالُوْا سُبْحٰنَ رَبِّنَآ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ۝٢٩

تب انہوں نے کہا کہ پاک ہے ہمارا پروردگار، بے شک ہم ظالم تھے۔(29)

فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَلَاوَمُوْنَ ۝٣٠

پھر وہ ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہو کر باہم لعنت ملامت کرنے لگے۔(30)

قَالُوْا يٰوَيْلَنَآ اِنَّا كُنَّا طٰغِيْنَ ۝٣١

اور کہنے لگے، ہمیں افسوس ہے! بے شک ہم سرکش ہو گئے تھے۔(31)

عَسٰى رَبُّنَآ اَنْ يُّبْدِلَنَا خَيْرًا مِّنْهَآ اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا رٰغِبُوْنَ ۝٣٢

امید ہے کہ ہمارا پروردگار ہمیں اس باغ کے بدلے اس سے بہتر باغ عطا کر دے۔ ہم اپنے پروردگار کی طرف رجوع کرتے ہیں۔(32)

كَذٰلِكَ الْعَذَابُ ؕ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝٣٣

اسی طرح عذاب آتا ہے اور آخرت کا عذاب تو اس سے بھی بہت بڑا ہے۔ کاش کہ یہ لوگ جانتے۔(33)

اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۝٣٤

بے شک پرہیزگاروں کیلئے ان کے پروردگار کے ہاں نعمتوں کے باغات ہیں۔(34)

اَفَنَجْعَلُ الْمُسْلِمِيْنَ كَالْمُجْرِمِيْنَ ۝٣٥ؕ مَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ۝٣٦ۚ

کیا ہم فرمانبرداروں کو مجرموں کی مانند کر دیں گے؟(35) تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ تم کیسے فیصلے کرتے ہو؟(36)

اَمْ لَكُمْ كِتٰبٌ فِيْهِ تَدْرُسُوْنَ ۝٣٧ۙ اِنَّ لَكُمْ فِيْهِ لَمَا تَخَيَّرُوْنَ ۝٣٨ۚ

کیا تمہارے پاس کوئی آسمانی کتاب ہے جس میں تم یہ پڑھتے ہو؟(37) کہ تمہارے لئے اس میں وہ کچھ ہے جو تم پسند کرتے ہو؟(38)

اَمْ لَكُمْ اَيْمَانٌ عَلَيْنَا بَالِغَةٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۙ اِنَّ لَكُمْ لَمَا تَحْكُمُوْنَ ۝٣٩ۚ

یا کیا تم نے ہم سے کچھ قسمیں لی ہیں کہ قیامت میں تمہارے لئے وہی کچھ ہے جس کا تم فیصلہ کرو گے؟(39)

سَلْهُمْ اَيُّهُمْ بِذٰلِكَ زَعِيْمٌ ۝٤٠ۚۛ

ان سے پوچھئے کہ ان میں سے کون ان (بے بنیاد باتوں) کا ضامن ہے؟(40)

اَمْ لَهُمْ شُرَكَآءُ ۚ فَلْيَاْتُوْا بِشُرَكَآئِهِمْ اِنْ كَانُوْا صٰدِقِيْنَ ۝٤١

یا انکے کچھ آدمی ہمارے شریک ہیں؟ تو اگر وہ سچے ہیں تو پھر اپنے وہ شریک پیش کریں۔(41)

يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَّ يُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُودِ فَلَا يَسْتَطِيعُونَ ﴿٤٢﴾

جس دن پنڈلی کھولی جائے گی اوران کافروں کوسجدہ کیلئے بلایا جائے گا۔تواس وقت وہ سجدہ نہیں کرسکیں گے۔(42)

خَاشِعَةً أَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ۖ وَقَدْ كَانُوا يُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُودِ وَهُمْ سَالِمُونَ ﴿٤٣﴾

ان کی نگاہیں جھکی ہوئی ہوں گی اوران پر ذلت چھائی ہوگی۔حالانکہ انہیں اس وقت بھی دنیا میں سجدہ کی دعوت دی جاتی تھی جب وہ صحیح وسالم تھے۔(43)

فَذَرْنِي وَمَنْ يُكَذِّبُ بِهَٰذَا الْحَدِيثِ ۖ سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٤٤﴾

پس آپؐ مجھے اوراس کوچھوڑ دیں جواس کتاب کوجھٹلاتا ہے۔ہم انہیں اس طرح بتدریج تباہی کی طرف لے جائیں گے کہ ان کوخبر بھی نہ ہوگی۔(44)

وَأُمْلِي لَهُمْ ۚ إِنَّ كَيْدِي مَتِينٌ ﴿٤٥﴾

اور میں انہیں مہلت دے رہا ہوں۔بے شک میری تدبیر بڑی مضبوط ہے۔(45)

أَمْ تَسْأَلُهُمْ أَجْرًا فَهُمْ مِنْ مَغْرَمٍ مُثْقَلُونَ ﴿٤٦﴾ أَمْ عِنْدَهُمُ الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُونَ ﴿٤٧﴾

کیا آپؐ ان سے کوئی اجرت طلب کرتے ہیں کہ وہ اس تاوان کے بوجھ تلے دبے جاتے ہیں؟(46) یا کیاان کے پاس غیب ہے سوجسے وہ لکھ رہے ہیں؟(47)

فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تَكُنْ كَصَاحِبِ الْحُوتِ إِذْ نَادَىٰ وَهُوَ مَكْظُومٌ ﴿٤٨﴾

پس آپؐ اپنے پروردگار کے فیصلے تک صبر کریں اور مچھلی والے(جناب یونسؑ) کی طرح نہ ہوں۔جب انہوں نے اس حال میں اپنے پروردگار کو پکارا کہ وہ بہت ہی زیادہ غمگین تھے۔(48)

لَوْلَا أَنْ تَدَارَكَهُ نِعْمَةٌ مِنْ رَبِّهِ لَنُبِذَ بِالْعَرَاءِ وَهُوَ مَذْمُومٌ ﴿٤٩﴾

اگران کے پروردگار کافضل وکرم ان کے شاملِ حال نہ ہوتا توانہیں چٹیل میدان میں برے حال میں چھوڑ دیا جاتا۔(49)

فَاجْتَبَاهُ رَبُّهُ فَجَعَلَهُ مِنَ الصَّالِحِينَ ﴿٥٠﴾

مگران کے پروردگار نے ان کی فریاد سن لی اورانہیں اپنے نیک بندوں میں شامل کردیا۔(50)

وَإِنْ يَكَادُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَيُزْلِقُونَكَ بِأَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَيَقُولُونَ إِنَّهُ لَمَجْنُونٌ ﴿٥١﴾

اور جب کافر قرآن سنتے ہیں توایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنی نظروں سے آپؐ کوراہِ راست سے پھسلا دیں گے۔اور کہتے ہیں کہ یہ ضرور دیوانہ ہے۔(51)

وَمَا هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِلْعَالَمِينَ ﴿٥٢﴾

حالانکہ قرآن توتمام جہانوں کیلئے نصیحت ہے۔(52)

یعنی مخاطب قوم کے لیےبھی اور قیامت تک آنے والوں کے لیے بھی نصیحت ہے۔

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

69۔ سورہ الحاقۃ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

میں شروع کرتا ہوں اللہ کے نام کے ساتھ جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے۔

اَلۡحَآقَّۃُ ۙ﴿۱﴾ مَا الۡحَآقَّۃُ ۚ﴿۲﴾ وَ مَاۤ اَدۡرٰىکَ مَا الۡحَآقَّۃُ ؕ﴿۳﴾

برحق واقع ہونے والی۔(1) کیا ہے وہ برحق واقع ہونے والی۔(2) اور (اے مخاطب) تم کیا جانو کہ کیا ہے وہ برحق واقع ہونے والی۔(3)

کَذَّبَتۡ ثَمُوۡدُ وَ عَادٌۢ بِالۡقَارِعَۃِ ﴿۴﴾ فَاَمَّا ثَمُوۡدُ فَاُہۡلِکُوۡا بِالطَّاغِیَۃِ ﴿۵﴾

قوم ثمود اور عاد نے کھڑکھڑانے والی (قیامت) کو جھٹلایا۔(4) پس ثمود تو ایک سخت حادثہ سے ہلاک کئے گئے۔(5)

وَ اَمَّا عَادٌ فَاُہۡلِکُوۡا بِرِیۡحٍ صَرۡصَرٍ عَاتِیَۃٍ ۙ﴿۶﴾

اور عاد ایک بڑی شدید آندھی سے ہلاک کئے گئے۔(6)

سَخَّرَہَا عَلَیۡہِمۡ سَبۡعَ لَیَالٍ وَّ ثَمٰنِیَۃَ اَیَّامٍ ۙ حُسُوۡمًا ۙ فَتَرَی الۡقَوۡمَ فِیۡہَا صَرۡعٰی ۙ کَاَنَّہُمۡ اَعۡجَازُ نَخۡلٍ خَاوِیَۃٍ ۚ﴿۷﴾

اللہ نے اسے مسلسل سات رات اور آٹھ دن تک ان پر مسلط رکھا۔ تم (اگر وہاں ہوتے تو) دیکھتے کہ وہ اس طرح گرے پڑے ہیں کہ گویا وہ کھجور کے کھوکھلے تنے ہیں۔(7)

فَہَلۡ تَرٰی لَہُمۡ مِّنۡۢ بَاقِیَۃٍ ﴿۸﴾

تو تمہیں ان کا کوئی باقی بچ جانے والا نظر آتا ہے؟(8)

وَ جَآءَ فِرۡعَوۡنُ وَ مَنۡ قَبۡلَہٗ وَ الۡمُؤۡتَفِکٰتُ بِالۡخَاطِئَۃِ ۚ﴿۹﴾

اور فرعون اور اس سے پہلے والوں اور الٹی ہوئی بستیوں نے یہی خطا کی۔(9)

فَعَصَوۡا رَسُوۡلَ رَبِّہِمۡ فَاَخَذَہُمۡ اَخۡذَۃً رَّابِیَۃً ﴿۱۰﴾

کہ اپنے پروردگار کے رسولؑ کی نافرمانی کی۔ تو اللہ نے ان کو بڑی سختی کے ساتھ گرفت میں لے لیا۔(10)

إِنَّا لَمَّا طَغَا الْمَآءُ حَمَلْنٰكُمْ فِي الْجَارِيَةِ ۙ﴿۱۱﴾

اور پانی جب حد سے بڑھ گیا تو ہم نے تم کو (یعنی تمہارے آباءواجدادکو) کشتی میں سوار کیا۔(11)

لِنَجْعَلَهَا لَكُمْ تَذْكِرَةً وَّتَعِيَهَآ أُذُنٌ وَّاعِيَةٌ ﴿۱۲﴾

تاکہ ہم اس (واقعہ) کو تمہارے لئے یادگار بنادیں۔اور یادرکھنے والے کان اسے محفوظ رکھیں۔(12)

فَإِذَا نُفِخَ فِي الصُّورِ نَفْخَةٌ وَّاحِدَةٌ ۙ﴿۱۳﴾ وَّحُمِلَتِ الْأَرْضُ وَالْجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً وَّاحِدَةً ۙ﴿۱۴﴾

سو جب ایک بار صور پھونکا جائے گا۔(13) اور زمین اور پہاڑوں کو ایک ہی دفعہ پاش پاش کردیا جائے گا۔(14)

فَيَوْمَئِذٍ وَّقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ﴿۱۵﴾ وَانْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَهِيَ يَوْمَئِذٍ وَّاهِيَةٌ ۙ﴿۱۶﴾

تو اس دن واقع ہونے والی (قیامت) واقع ہوجائے گی۔(15) اورآسمان پھٹ جائے گا اور وہ اس دن بالکل کمزور ہوجائے گا۔(16)

وَّالْمَلَكُ عَلٰٓى أَرْجَآئِهَا ۚ وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمٰنِيَةٌ ۗ﴿۱۷﴾

اورفرشتے اس کے کناروں پر ہوں گے اورآپؐ کے پروردگار کے عرش کو اس دن آٹھ (فرشتے) اٹھائے ہوں گے۔(17)

يَوْمَئِذٍ تُعْرَضُونَ لَا تَخْفٰى مِنْكُمْ خَافِيَةٌ ﴿۱۸﴾

اس دن تم (اپنے پروردگار کی بارگاہ میں) پیش کئے جاؤ گے۔اورتمہاری کوئی بات پوشیدہ نہ رہے گی۔(18)

فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتٰبَهُ بِيَمِينِهِ ۙ فَيَقُولُ هَآؤُمُ اقْرَءُوا كِتٰبِيَهْ ۚ﴿۱۹﴾

پس جس کا اعمال نامہ اس کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا وہ کہے گا آؤ پڑھو میرا اعمال نامہ۔(19)

إِنِّي ظَنَنْتُ أَنِّي مُلٰقٍ حِسَابِيَهْ ۚ﴿۲۰﴾

میں تو یقین رکھتا تھا کہ میں اپنے حساب کو آسان پانے والا ہوں۔(20)

فَهُوَ فِي عِيشَةٍ رَّاضِيَةٍ ۙ﴿۲۱﴾ فِي جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ۙ﴿۲۲﴾ قُطُوفُهَا دَانِيَةٌ ﴿۲۳﴾

سو وہ پسندیدہ زندگی بسر کرے گا۔(21) بلندوبالا جنت میں۔(22) جس کے خوشے پھلوں کی کثرت کے باعث جھکے ہوئے ہوں گے(23)

كُلُوا وَاشْرَبُوا هَنِيٓئًا بِمَآ أَسْلَفْتُمْ فِي الْأَيَّامِ الْخَالِيَةِ ﴿۲۴﴾

ان سے کہا جائے گا کھاؤ اور پیو مزے اور خوشگواری کے ساتھ۔ان اعمال کے صلے میں جو تم نے گزرے ہوئے دنوں میں کئے ہیں۔(24)

وَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتٰبَهُ بِشِمَالِهِ ۙ فَيَقُولُ يٰلَيْتَنِي لَمْ أُوتَ كِتٰبِيَهْ ۚ﴿۲۵﴾ وَلَمْ أَدْرِ مَا حِسَابِيَهْ ۚ﴿۲۶﴾

اورجس کا اعمال نامہ اس کے بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا وہ کہے گا کہ کاش میرا اعمال نامہ مجھے نہ دیا جاتا۔(25) اور میں نہ جانتا کہ میرا حساب کتاب کیا ہے؟(26)

يٰلَيْتَهَا كَانَتِ الْقَاضِيَةَ ۚ﴿۲۷﴾ مَآ أَغْنٰى عَنِّي مَالِيَهْ ۚ﴿۲۸﴾ هَلَكَ عَنِّي سُلْطٰنِيَهْ ۚ﴿۲۹﴾

اے کاش پہلی موت ہی میرا کام تمام کردیتی۔(27) ہائے میرے مال نے مجھے کوئی فائدہ نہ دیا۔(28) آہ میرا اقتدار ختم ہوگیا۔(29)

خُذُوْهُ فَغُلُّوْهُ ﴿٣٠﴾ ثُمَّ الْجَحِيْمَ صَلُّوْهُ ﴿٣١﴾

(پھر حکم ہوگا) اسے پکڑو۔ اور اسے طوق پہناؤ۔(30) پھر اسے جہنم میں لے چلو۔(31)

ثُمَّ فِيْ سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوْهُ ﴿٣٢﴾

پھر اسے ایک ایسی زنجیر میں جس کی لمبائی ستر ہاتھ ہے جکڑ دو۔(32)

اِنَّهٗ كَانَ لَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ ﴿٣٣﴾ وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ﴿٣٤﴾

کیونکہ یہ بزرگ و برتر اللہ پر ایمان نہیں رکھتا تھا۔(33) اور غریب کو کھانا کھلانے کی رغبت نہیں دلاتا تھا۔(34)

فَلَيْسَ لَهُ الْيَوْمَ هٰهُنَا حَمِيْمٌ ﴿٣٥﴾ وَّلَا طَعَامٌ اِلَّا مِنْ غِسْلِيْنٍ ﴿٣٦﴾ لَّا يَاْكُلُهٗۤ اِلَّا الْخَاطِئُوْنَ ﴿٣٧﴾

پس آج یہاں اس کا کوئی ہمدرد نہیں ہے۔(35) اور نہ ہی اس کے لئے پیپ کے سوا کوئی کھانا ہے۔(36) جسے خطا کاروں کے سوا اور کوئی نہیں کھاتا۔(37)

فَلَاۤ اُقْسِمُ بِمَا تُبْصِرُوْنَ ﴿٣٨﴾ وَمَا لَا تُبْصِرُوْنَ ﴿٣٩﴾ اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ﴿٤٠﴾

پس میں قسم کھاتا ہوں ان چیزوں کی جن کو تم دیکھتے ہو۔(38) اور ان کی جن کو تم نہیں دیکھتے۔(39) کہ یہ قرآن فرشتۂ عالی مقام کی زبان کا پیغام ہے(40)

پہلی آیت میں "لا" حرف زائد ہے۔

وَّمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ ۭ قَلِيْلًا مَّا تُؤْمِنُوْنَ ﴿٤١﴾

اور یہ کسی شاعر کا کلام نہیں۔ مگر تم بہت ہی کم یقین کرتے ہو۔(41)

وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ﴿٤٢﴾

اور نہ ہی کسی کاہن کا قول ہے۔ تم بہت ہی کم غور کرتے ہو۔(42)

تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٤٣﴾

بلکہ یہ تو تمام جہانوں کے پروردگار کی طرف سے نازل کردہ ہے۔(43)

وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ ﴿٤٤﴾ لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ ﴿٤٥﴾ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ ﴿٤٦﴾

اگر پیغمبرؐ بھی اپنی طرف سے کوئی بات گھڑ کر ہماری طرف منسوب کرتا۔(44) تو ہم اس کا دایاں ہاتھ پکڑ لیتے۔(45) اور پھر ہم اس کی شہ رگ کاٹ دیتے۔(46)

فَمَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ عَنْهُ حٰجِزِيْنَ ﴿٤٧﴾

پھر تم میں سے کوئی بھی ہمیں اس سے روکنے والا نہ ہوتا۔(47)

وَ اِنَّهٗ لَتَذْكِرَةٌ لِّلْمُتَّقِیْنَ ﴿۴۸﴾

بے شک یہ قرآن پرہیزگاروں کیلئے ایک نصیحت ہے۔(48)

وَ اِنَّا لَنَعْلَمُ اَنَّ مِنْكُمْ مُّكَذِّبِیْنَ ﴿۴۹﴾

اور ہم خوب جانتے ہیں کہ تم میں سے کچھ لوگ اس کے جھٹلانے والے ہیں۔(49)

وَ اِنَّهٗ لَحَسْرَةٌ عَلَى الْكٰفِرِیْنَ ﴿۵۰﴾ وَ اِنَّهٗ لَحَقُّ الْیَقِیْنِ ﴿۵۱﴾

اور یہ کافروں کیلئے باعث حسرت ہے۔(50) اور بے شک وہ یقینی حق ہے۔(51)

فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِیْمِ ﴿۵۲﴾

پس آپؐ اپنے عظمت والے پروردگار کے نام کی تسبیح کریں۔(52)

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

70۔ سورہ المعارج

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

میں شروع کرتا ہوں اللہ کے نام کے ساتھ جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے۔

سَاَلَ سَآئِلٌۢ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ ۙ﴿۱﴾ لِّلۡکٰفِرِیۡنَ لَیۡسَ لَہٗ دَافِعٌ ۙ﴿۲﴾

ایک سوال کرنے والے نے اس عذاب کا سوال کیا۔(1) جو کافروں پر واقع ہونے والا ہے اور اسے کوئی ٹالنے والا نہیں ہے۔(2)

مِّنَ اللّٰہِ ذِی الۡمَعَارِجِ ؕ﴿۳﴾

جو اس اللہ کی طرف سے ہے جو بلندیوں کا مالک ہے۔(3)

تَعۡرُجُ الۡمَلٰٓئِکَۃُ وَ الرُّوۡحُ اِلَیۡہِ فِیۡ یَوۡمٍ کَانَ مِقۡدَارُہٗ خَمۡسِیۡنَ اَلۡفَ سَنَۃٍ ۚ﴿۴﴾

فرشتے اور روح اس کی بارگاہ میں ایک ایسے دن میں چڑھ کر جاتے ہیں جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہے۔(4)

فَاصۡبِرۡ صَبۡرًا جَمِیۡلًا ﴿۵﴾ اِنَّہُمۡ یَرَوۡنَہٗ بَعِیۡدًا ۙ﴿۶﴾ وَّ نَرٰىہُ قَرِیۡبًا ؕ﴿۷﴾

(اے نبیؐ) پس آپؐ صبر کیجئے۔(5) یہ لوگ تو اس روز کو بہت دور دیکھتے ہیں۔(6) مگر ہم اسے بالکل قریب دیکھ رہے ہیں۔(7)

یَوۡمَ تَکُوۡنُ السَّمَآءُ کَالۡمُہۡلِ ۙ﴿۸﴾ وَ تَکُوۡنُ الۡجِبَالُ کَالۡعِہۡنِ ۙ﴿۹﴾

جس دن آسمان پگھلی ہوئی دھات کی طرح ہو جائے گا۔(8) اور پہاڑ دھنکی ہوئی رُوئی کی مانند ہو جائیں گے۔(9)

وَ لَا یَسۡـَٔلُ حَمِیۡمٌ حَمِیۡمًا ﴿ۚۖ۱۰﴾

اور کوئی دوست کسی دوست کو نہ پوچھے گا۔(10)

یُّبَصَّرُوۡنَہُمۡ ؕ یَوَدُّ الۡمُجۡرِمُ لَوۡ یَفۡتَدِیۡ مِنۡ عَذَابِ یَوۡمِئِذٍۭ بِبَنِیۡہِ ﴿ۙ۱۱﴾

حالانکہ وہ ایک دوسرے کو دکھائے جائیں گے۔ مجرم چاہے گا کہ اس دن کے عذاب سے بچنے کیلئے اپنے بیٹے فدیہ میں دے دے۔(11)

وَ صَاحِبَتِہٖ وَ اَخِیۡہِ ﴿ۙ۱۲﴾ وَ فَصِیۡلَتِہِ الَّتِیۡ تُـٔۡوِیۡہِ ﴿ۙ۱۳﴾

اپنی بیوی اور اپنے بھائی۔(12) اور اپنے قریبی کنبہ کو بھی فدیہ میں دے دے، جو اسے پناہ دینے والا ہے۔(13)

وَ مَنۡ فِی الۡاَرۡضِ جَمِیۡعًا ۙ ثُمَّ یُنۡجِیۡہِ ﴿ۙ۱۴﴾

اور رُوئے زمین کے سب لوگوں کو فدیہ میں دے دے اور پھر یہ فدیہ اسے نجات دلا دے۔(14)

كَلَّا ۖ إِنَّهَا لَظَىٰ ﴿١٥﴾

ہرگز نہیں (بلکہ وہ جہنم میں داخل ہو گا) جو کہ بھڑکتی ہوئی آگ کا شعلہ ہے۔(15)

نَزَّاعَةً لِّلشَّوَىٰ ﴿١٦﴾ تَدْعُو مَنْ أَدْبَرَ وَتَوَلَّىٰ ﴿١٧﴾

جو کھال کو ادھیڑ کر رکھ دے گا۔(16) اور ہر اس شخص کو اپنی طرف بلائے گا جو پیٹھ پھیرے گا اور رُوگردانی کرے گا۔(17)

وَجَمَعَ فَأَوْعَىٰ ﴿١٨﴾ إِنَّ الْإِنسَانَ خُلِقَ هَلُوعًا ﴿١٩﴾

اور جس نے مال جمع کیا اور پھر اسے سنبھال کر رکھا۔(18) بے شک انسان بے صبرا پیدا ہوا ہے۔(19)

إِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوعًا ﴿٢٠﴾ وَإِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ مَنُوعًا ﴿٢١﴾

جب اسے کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ بہت گھبرا جاتا ہے۔(20) اور جب اسے خوشحالی نصیب ہوتی ہے تو بہت کنجوسی کرتا ہے۔(21)

إِلَّا الْمُصَلِّينَ ﴿٢٢﴾ الَّذِينَ هُمْ عَلَىٰ صَلَاتِهِمْ دَائِمُونَ ﴿٢٣﴾

مگر وہ نمازی (اس عیب سے محفوظ ہیں)۔(22) جو اپنی نمازوں کی ہمیشہ پابندی کرتے ہیں۔(23)

وَالَّذِينَ فِي أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَّعْلُومٌ ﴿٢٤﴾ لِّلسَّائِلِ وَالْمَحْرُومِ ﴿٢٥﴾ وَالَّذِينَ يُصَدِّقُونَ بِيَوْمِ الدِّينِ ﴿٢٦﴾

اور جن کے مال میں مقررہ حق ہے۔(24) سائل اور محروم کا۔(25) اور جو جزا و سزا کے دن کی تصدیق کرتے ہیں۔(26)

وَالَّذِينَ هُم مِّنْ عَذَابِ رَبِّهِم مُّشْفِقُونَ ﴿٢٧﴾ إِنَّ عَذَابَ رَبِّهِمْ غَيْرُ مَأْمُونٍ ﴿٢٨﴾

اور جو اپنے پروردگار کے عذاب سے ڈرتے رہتے ہیں۔(27) بے شک ان کے رب کا عذاب ایسا نہیں جس سے بے خوف ہوا جائے(28)

وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حَافِظُونَ ﴿٢٩﴾

اور جو اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرتے ہیں۔(29)

إِلَّا عَلَىٰ أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُومِينَ ﴿٣٠﴾

سوائے اپنی بیویوں کے یا اپنی مملوکہ کنیزوں (لونڈیوں) کے کہ اس میں ان پر کوئی ملامت نہیں ہے۔(30)

لونڈیوں کے بارے میں ہم سورہ النساء آیت 3 کے ذیل میں تفصیل سے لکھ چکے ہیں۔

فَمَنِ ابْتَغَىٰ وَرَاءَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْعَادُونَ ﴿٣١﴾

اور جو اس سے آگے بڑھے، وہ حد سے تجاوز کرنے والے ہیں۔(31)

وَالَّذِينَ هُمْ لِأَمَانَاتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُونَ ﴿٣٢﴾ وَالَّذِينَ هُم بِشَهَادَاتِهِمْ قَائِمُونَ ﴿٣٣﴾

اور جو اپنی امانتوں اور عہد و پیمان کا لحاظ رکھتے ہیں۔(32) اور جو اپنی گواہیوں پر قائم رہتے ہیں۔(33)

وَ الَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ﴿٣٤﴾ اُولٰٓئِكَ فِيْ جَنّٰتٍ مُّكْرَمُوْنَ ﴿٣٥﴾

اور جو اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں۔(34) یہی وہ لوگ ہیں جو عزت کے ساتھ جنت کے باغات میں رہیں گے۔(35)

فَمَالِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا قِبَلَكَ مُهْطِعِيْنَ ﴿٣٦﴾ عَنِ الْيَمِيْنِ وَ عَنِ الشِّمَالِ عِزِيْنَ ﴿٣٧﴾

ان کافروں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ ٹکٹکی باندھے آپؐ کی طرف دوڑے چلے آرہے ہیں۔(36) دائیں اور بائیں طرف سے گروہ درگروہ۔(37)

اَيَطْمَعُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ اَنْ يُّدْخَلَ جَنَّةَ نَعِيْمٍ ﴿٣٨﴾

کیا ان میں سے ہر ایک یہ لالچ رکھتا ہے کہ اسے آرام و آسائش والی بہشت میں داخل کر دیا جائے۔(38)

كَلَّا ؕ اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّمَّا يَعْلَمُوْنَ ﴿٣٩﴾

ہرگز نہیں! ہم نے انہیں اس چیز (مادہ) سے پیدا کیا ہے جسے وہ خود جانتے ہیں۔(39)

فَلَآ اُقْسِمُ بِرَبِّ الْمَشٰرِقِ وَ الْمَغٰرِبِ اِنَّا لَقٰدِرُوْنَ ﴿٤٠﴾

پس میں قسم کھاتا ہوں مشرقوں اور مغربوں کے پروردگار کی، ہم پوری قدرت رکھتے ہیں۔(40)

"لا" حرف زائد ہے۔

عَلٰٓى اَنْ نُّبَدِّلَ خَيْرًا مِّنْهُمْ ۙ وَ مَا نَحْنُ بِمَسْبُوْقِيْنَ ﴿٤١﴾

اس بات پر کہ ہم ان لوگوں کے بدلے ان سے بہتر لے آئیں۔ اور ہم ایسا کرنے سے عاجز نہیں ہیں۔(41)

فَذَرْهُمْ يَخُوْضُوْا وَ يَلْعَبُوْا حَتّٰى يُلٰقُوْا يَوْمَهُمُ الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ ﴿٤٢﴾

تو آپؐ انہیں چھوڑ دیئے کہ وہ بےہودہ باتوں اور کھیل کود میں مشغول رہیں۔ یہاں تک کہ وہ اپنے اس دن تک پہنچ جائیں جس کا ان سے وعدہ کیا جا رہا ہے۔(42)

يَوْمَ يَخْرُجُوْنَ مِنَ الْاَجْدَاثِ سِرَاعًا كَاَنَّهُمْ اِلٰى نُصُبٍ يُّوْفِضُوْنَ ﴿٤٣﴾

اس دن یہ قبر سے نکل کر اس طرح دوڑیں گے جیسے شکاری، شکار کے جال کی طرف دوڑتے ہیں۔(43)

خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ؕ ذٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِيْ كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ ﴿٤٤﴾

ان کی آنکھیں جھک رہی ہوں گی اور ذلت ان پر چھا رہی ہوگی۔ یہی وہ دن ہے جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا تھا۔(44)

71۔ سورہ نوح

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

میں شروع کرتا ہوں اللہ کے نام کے ساتھ جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے۔

اِنَّاۤ اَرۡسَلۡنَا نُوۡحًا اِلٰى قَوۡمِهٖۤ اَنۡ اَنۡذِرۡ قَوۡمَكَ مِنۡ قَبۡلِ اَنۡ يَّاۡتِيَهُمۡ عَذَابٌ اَلِيۡمٌ ①

بے شک ہم نے نوحؑ کو ان کی قوم کی طرف بھیجا کہ اپنی قوم کو ڈرا دو۔ اس سے پہلے کہ ان پر دردناک عذاب آجائے۔(1)

قَالَ يٰقَوۡمِ اِنِّىۡ لَـكُمۡ نَذِيۡرٌ مُّبِيۡنٌ ۙ②

انہوں نے کہا کہ اے میری قوم! میں تمہارے پاس ایک واضح ڈرانے والا ہوں۔(2)

اَنِ اعۡبُدُوا اللّٰهَ وَاتَّقُوۡهُ وَاَطِيۡعُوۡنِ ۙ③

کہ تم صرف اللہ کی عبادت کرو۔ اوراس کی نافرمانی سے ڈرو، اور میری اطاعت کرو۔(3)

يَغۡفِرۡ لَـكُمۡ مِّنۡ ذُنُوۡبِكُمۡ وَيُؤَخِّرۡكُمۡ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ اِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ اِذَا جَآءَ لَا يُؤَخَّرُ ۘ لَوۡ كُنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ ④

اللہ تمہارے پہلے گناہ معاف کردے گا اور تمہیں ایک مقررہ مدت تک مہلت دے گا۔ بے شک جب اللہ کا مقررہ وقت آجاتا ہے تو پھر اسے مؤخر نہیں کیا جاسکتا۔ کاش کہ تم اس حقیقت کو سمجھتے۔(4)

قَالَ رَبِّ اِنِّىۡ دَعَوۡتُ قَوۡمِىۡ لَيۡلًا وَّنَهَارًا ۙ⑤ فَلَمۡ يَزِدۡهُمۡ دُعَآءِىۡۤ اِلَّا فِرَارًا ⑥

نوحؑ نے کہا اے میرے پروردگار! میں نے اپنی قوم کو رات دن ایمان لانے کی دعوت دی۔(5) مگر میری دعوت نے ان کے فرار (گریز) میں اور بھی اضافہ کیا۔(6)

وَاِنِّىۡ كُلَّمَا دَعَوۡتُهُمۡ لِتَغۡفِرَ لَهُمۡ جَعَلُوۡۤا اَصَابِعَهُمۡ فِىۡۤ اٰذَانِهِمۡ وَاسۡتَغۡشَوۡا ثِيَابَهُمۡ وَاَصَرُّوۡا وَاسۡتَكۡبَرُوا اسۡتِكۡبَارًا ۚ⑦

اور میں نے جب بھی انہیں ایمان کی دعوت دی تاکہ تو ان کے گناہ معاف کردے، تو انہوں نے اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں ٹھونس لیں۔ اور اپنے کپڑے اپنے اوپر لپیٹ لئے۔ اور اپنی روش پر اڑے رہے اور بڑا تکبر کرتے رہے۔(7)

ثُمَّ اِنِّىۡ دَعَوۡتُهُمۡ جِهَارًا ۙ⑧ ثُمَّ اِنِّىۡۤ اَعۡلَنۡتُ لَهُمۡ وَاَسۡرَرۡتُ لَهُمۡ اِسۡرَارًا ۙ⑨

پھر بھی میں نے ان کو بآوازِ بلند دعوت دی۔(8) پھر میں نے انہیں ہر طرح دعوت دی، کھلم کھلا بھی اور چپکے چپکے بھی۔(9)

فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ۙ﴿۱۰﴾

چنانچہ میں نے ان سے کہا کہ اپنے پروردگار سے معافی مانگو۔ وہ یقیناً بڑا معاف کرنے والا ہے۔(10)

يُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا ۙ﴿۱۱﴾

وہ تم پر آسمان سے موسلا دھار بارش برسائے گا۔(11)

وَّ يُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّ بَنِيْنَ وَ يَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّ يَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا ؕ﴿۱۲﴾

اور مال واولاد سے تمہاری مدد فرمائے گا۔اور تمہارے لئے باغات پیدا کرے گا اور تمہارے لئے نہریں بنائے گا۔(12)

مَا لَكُمْ لَا تَرْجُوْنَ لِلّٰهِ وَقَارًا ۚ﴿۱۳﴾ وَ قَدْ خَلَقَكُمْ اَطْوَارًا ﴿۱۴﴾

آخر تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اللہ کی عظمت کا اعتراف نہیں کرتے۔(13) حالانکہ اس نے تمہیں مختلف حالتوں سے گزار کر پیدا کیا ہے۔(نطفة ثم علقة ثم مضغة ثم عظامًا ولحمًا)۔(14)

اَلَمْ تَرَوْا كَيْفَ خَلَقَ اللّٰهُ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ۙ﴿۱۵﴾

کیا تم نہیں دیکھتے کہ اللہ نے کس طرح سات آسمان ایک کے اوپر ایک بنائے؟(15)

وَّ جَعَلَ الْقَمَرَ فِيْهِنَّ نُوْرًا وَّ جَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا ﴿۱۶﴾

اور ان میں چاند کو نور اور سورج کو چراغ بنایا۔(16)

وَ اللّٰهُ اَنْۢبَتَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ نَبَاتًا ۙ﴿۱۷﴾ ثُمَّ يُعِيْدُكُمْ فِيْهَا وَ يُخْرِجُكُمْ اِخْرَاجًا ﴿۱۸﴾

اور اللہ ہی نے تمہیں زمین کی مٹی سے ایک خاص طریقے پر پیدا کیا۔(17) پھر تمہیں اس میں لوٹائے گا اور پھر اسی سے دوبارہ نکالے گا۔(18)

وَ اللّٰهُ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ بِسَاطًا ۙ﴿۱۹﴾ لِّتَسْلُكُوْا مِنْهَا سُبُلًا فِجَاجًا ﴿۲۰﴾

اور اللہ نے ہی تمہارے لئے زمین کو بچھونا بنایا ہے۔(19) تا کہ تم اس کے کشادہ راستوں میں چلو پھرو۔(20)

قَالَ نُوْحٌ رَّبِّ اِنَّهُمْ عَصَوْنِيْ وَ اتَّبَعُوْا مَنْ لَّمْ يَزِدْهُ مَالُهٗ وَ وَلَدُهٗۤ اِلَّا خَسَارًا ۚ﴿۲۱﴾

نوحؑ نے (بارگاہِ خداوندی میں) عرض کیا اے میرے پروردگار! ان لوگوں نے میری نافرمانی کی ہے اور ان بڑے لوگوں کی پیروی کی ہے جن کے مال و اولاد نے ان کے خسارے میں اضافہ کیا ہے (اور کوئی فائدہ نہیں پہنچایا)۔(21)

وَ مَكَرُوْا مَكْرًا كُبَّارًا ۚ﴿۲۲﴾

اور انہوں نے میرے خلاف بڑا مکر وفریب کیا ہے۔(22)

وَ قَالُوْا لَا تَذَرُنَّ اٰلِهَتَكُمْ وَ لَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَّ لَا سُوَاعًا ۙ۬ وَّ لَا يَغُوْثَ وَ يَعُوْقَ وَ نَسْرًا ۚ﴿۲۳﴾

ورانہوں نے لوگوں سے کہا کہ اپنے خداؤں کو ہرگز نہ چھوڑنا۔اور نہ ہی وَد اور سُواع کو چھوڑنا اور نہ ہی یغوث ویعوق اورنسر کو چھوڑنا۔(23)

وَ قَدۡ اَضَلُّوۡا كَثِيۡرًا ۚ وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيۡنَ اِلَّا ضَلٰلًا ﴿۲۴﴾

اورانہوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کر دیا ہے۔(یا اللہ) تو بھی ان کی گمراہی کے سوا اورکسی چیز میں اضافہ نہ کر۔(24)

مِمَّا خَطِيۡٓـٰٔتِهِمۡ اُغۡرِقُوۡا فَاُدۡخِلُوۡا نَارًا ۙ فَلَمۡ يَجِدُوۡا لَهُمۡ مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ اَنۡصَارًا ﴿۲۵﴾

چنانچہ وہ اپنی خطاؤں کی وجہ سے غرق کر دیئے گئے۔پھر آگ میں ڈال دیئے گئے۔پھر انہوں نے اللہ کے عذاب سے بچانے والے کوئی مددگار نہ پائے۔(25)

وَ قَالَ نُوۡحٌ رَّبِّ لَا تَذَرۡ عَلَى الۡاَرۡضِ مِنَ الۡكٰفِرِيۡنَ دَيَّارًا ﴿۲۶﴾

اورنوحؑ نے کہا اے میرے پروردگار! توان کافروں میں سے کوئی بھی رُوئے زمین پر بسنے والا نہ چھوڑ۔(26)

اِنَّكَ اِنۡ تَذَرۡهُمۡ يُضِلُّوۡا عِبَادَكَ وَلَا يَلِدُوۡۤا اِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا ﴿۲۷﴾

اگرتوانہیں چھوڑے گا تو یہ تیرے بندوں کو گمراہ کرینگے۔اور بدکار اور کافر کے سوا کسی اورکو جنم نہیں دیں گے۔(27)

رَبِّ اغۡفِرۡ لِىۡ وَ لِوَالِدَىَّ وَ لِمَنۡ دَخَلَ بَيۡتِىَ مُؤۡمِنًا وَّ لِلۡمُؤۡمِنِيۡنَ وَ الۡمُؤۡمِنٰتِ ؕ وَ لَا تَزِدِ الظّٰلِمِيۡنَ اِلَّا تَبَارًا ﴿۲۸﴾

اے میرے پروردگار! مجھے اور میرے والدین کو بخش دے اور ہر اس شخص کو بخش دے جو مؤمن ہو کر میرے گھر میں داخل ہو۔اور سب مؤمنین ومؤمنات کی مغفرت فرما۔اور کافروں کی ہلاکت کے سوا اور کسی چیز میں اضافہ نہ کر۔(28)

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

72۔ سورہ جن

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

میں شروع کرتا ہوں اللہ کے نام کے ساتھ جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے۔

قُلۡ اُوۡحِىَ اِلَىَّ اَنَّهُ اسۡتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الۡجِنِّ فَقَالُوۡۤا اِنَّا سَمِعۡنَا قُرۡاٰنًا عَجَبًا ۙ‏ ﴿۱﴾

(اے نبیؐ) کہہ دیجئے! کہ مجھے وحی کی گئی ہے کہ جنات کے ایک گروہ نے قرآن کو توجہ کے ساتھ سنا ہے اور پھر جا کر اپنی قوم سے کہا کہ ہم نے بڑا عجیب قرآن سنا ہے۔(1)

يَّهۡدِىۡۤ اِلَى الرُّشۡدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ ؕ وَلَنۡ نُّشۡرِكَ بِرَبِّنَاۤ اَحَدًا ۙ‏ ﴿۲﴾

جو سیدھے راستے کی طرف راہنمائی کرتا ہے اس لئے ہم تو اس پر ایمان لے آئے ہیں۔ اور اب ہم کسی کو بھی اپنے رب کا شریک نہیں بنائیں گے۔(2)

وَّاَنَّهٗ تَعٰلٰى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا ۙ‏ ﴿۳﴾

اور ہمارے پروردگار کی شان بہت بلند ہے۔ اس نے اپنے لئے نہ کوئی بیوی بنائی ہے اور نہ اولاد۔(3)

وَّاَنَّهٗ كَانَ يَقُوۡلُ سَفِيۡهُنَا عَلَى اللّٰهِ شَطَطًا ۙ‏ ﴿۴﴾

اور ہم میں سے بے وقوف لوگ اللہ کے بارے میں خلافِ حق (ناروا) باتیں کرتے رہتے ہیں۔(4)

وَّاَنَّا ظَنَنَّاۤ اَنۡ لَّنۡ تَقُوۡلَ الۡاِنۡسُ وَالۡجِنُّ عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ۙ‏ ﴿۵﴾

اور ہمارا خیال تھا کہ انسان اور جن اللہ کے بارے میں ہرگز جھوٹی بات نہیں کہیں گے۔(5)

وَّاَنَّهٗ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الۡاِنۡسِ يَعُوۡذُوۡنَ بِرِجَالٍ مِّنَ الۡجِنِّ فَزَادُوۡهُمۡ رَهَقًا ۙ‏ ﴿۶﴾

اور انسانوں میں سے کچھ لوگ جنوں میں سے کچھ لوگوں کی پناہ مانگا کرتے تھے، اِس طرح اُنہوں نے جنوں کا غرور اور زیادہ بڑھا دیا۔(6)

وَّاَنَّهُمۡ ظَنُّوۡا كَمَا ظَنَنۡتُمۡ اَنۡ لَّنۡ يَّبۡعَثَ اللّٰهُ اَحَدًا ۙ‏ ﴿۷﴾

اور انسانوں نے بھی تمہاری طرح یہ خیال کیا کہ اللہ کسی کو دوبارہ زندہ کر کے نہیں اٹھائے گا۔(7)

وَّاَنَّا لَمَسۡنَا السَّمَآءَ فَوَجَدۡنٰهَا مُلِئَتۡ حَرَسًا شَدِيۡدًا وَّشُهُبًا ۙ‏ ﴿۸﴾

اور ہم نے آسمان کو چھوا تو اسے سخت پہرے اور آگ کی چنگاریوں سے بھرا ہوا پایا۔(8)

وَّ اَنَّا كُنَّا نَقْعُدُ مِنْهَا مَقَاعِدَ لِلسَّمْعِ ؕ فَمَنْ يَّسْتَمِعِ الْاٰنَ يَجِدْ لَهٗ شِهَابًا رَّصَدًا ۙ﴿9﴾

پہلے ہم باتیں سننے کے لیے آسمان میں جگہ جگہ بیٹھ جایا کرتے تھے۔مگر اب کوئی سننا چاہےتو وہ اپنی تاک میں آگ کا شعلہ پائے گا۔(9)

وَّ اَنَّا لَا نَدْرِيْۤ اَشَرٌّ اُرِيْدَ بِمَنْ فِي الْاَرْضِ اَمْ اَرَادَ بِهِمْ رَبُّهُمْ رَشَدًا ۙ﴿10﴾

اور ہم نہیں جانتے کہ زمین والوں کیلیئے کسی عذاب کا ارادہ کیا گیا ہے یا ان کے پروردگار نے ان کے ساتھ بھلائی کرنے کا ارادہ کیا ہے۔(10)

وَّ اَنَّا مِنَّا الصّٰلِحُوْنَ وَ مِنَّا دُوْنَ ذٰلِكَ ؕ كُنَّا طَرَآئِقَ قِدَدًا ۙ﴿11﴾

اور ہم میں سے کچھ نیک ہیں اور کچھ برے ہیں۔اور ہمارے اندر بہت سے مذاہب ہیں۔(11)

وَّ اَنَّا ظَنَنَّاۤ اَنْ لَّنْ نُّعْجِزَ اللّٰهَ فِي الْاَرْضِ وَ لَنْ نُّعْجِزَهٗ هَرَبًا ۙ﴿12﴾

اور ہم سمجھتے ہیں کہ ہم زمین میں اللہ کو عاجز نہیں کر سکتے اور نہ ہی بھاگ کر اسے بے بس کر سکتے ہیں۔(12)

وَّ اَنَّا لَمَّا سَمِعْنَا الْهُدٰۤى اٰمَنَّا بِهٖ ؕ فَمَنْ يُّؤْمِنْۢ بِرَبِّهٖ فَلَا يَخَافُ بَخْسًا وَّ لَا رَهَقًا ۙ﴿13﴾

اور ہم نے جب ہدایت کی بات سنی تو اس پر ایمان لے آئے۔پس جو اپنے پروردگار پر ایمان لائے گا تو اسے نہ کسی نقصان کا خوف ہوگا اور نہ زیادتی کا۔(13)

وَّ اَنَّا مِنَّا الْمُسْلِمُوْنَ وَ مِنَّا الْقٰسِطُوْنَ ؕ فَمَنْ اَسْلَمَ فَاُولٰٓئِكَ تَحَرَّوْا رَشَدًا ﴿14﴾

اور ہم میں سے بعض مسلمان ہیں اور کچھ سیدھے راستے سے منحرف (نافرمان) ہیں۔پس جنھوں نے اسلام کی راہ اختیار کی تو انہوں نے بھلائی کا راستہ ڈھونڈھ لیا۔(14)

وَ اَمَّا الْقٰسِطُوْنَ فَكَانُوْا لِجَهَنَّمَ حَطَبًا ۙ﴿15﴾

اور جو سیدھے راستے سے منحرف ہوں گے وہ جہنم کا ایندھن بنیں گے۔(15)

وَّ اَنْ لَّوِ اسْتَقَامُوْا عَلَى الطَّرِيْقَةِ لَاَسْقَيْنٰهُمْ مَّآءً غَدَقًا ۙ﴿16﴾

اور اگر یہ لوگ راہِ راست پر ثابت قدم رہتے تو ہم انہیں وافر پانی مہیا کرتے۔(16)

لِّنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ ؕ وَ مَنْ يُّعْرِضْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهٖ يَسْلُكْهُ عَذَابًا صَعَدًا ۙ﴿17﴾

تاکہ اس نعمت سے ان کی آزمائش کریں۔اور جو شخص اپنے پروردگار کے ذکر سے منہ موڑے گا اللہ اسے ایسے سخت عذاب میں داخل کرے گا جو بڑھتا ہی جائے گا۔(17)

وَّ اَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا ۙ﴿18﴾

اور یہ کہ مساجد خاص اللہ کیلیئے ہیں۔لہذا اللہ کے ساتھ کسی اور کو نہ پکارو۔(18)

وَّ اَنَّهٗ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ يَدْعُوْهُ كَادُوْا يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِ لِبَدًا ؕ﴿19﴾

اور یہ کہ جب بھی اللہ کا خاص بندہ (رسولؐ) اس کو پکارنے کیلئے کھڑا ہوتا ہے تو (ایسا معلوم ہوتا ہے کہ) لوگ اس پر ٹوٹ پڑیں گے۔(19)

قُلْ اِنَّمَآ اَدْعُوْا رَبِّيْ وَلَآ اُشْرِكُ بِهٖٓ اَحَدًا ۝٢٠

آپؐ کہہ دیجئے! کہ میں تو صرف اپنے پروردگار کو پکارتا ہوں اور کسی کو اس کا شریک قرار نہیں دیتا۔(20)

قُلْ اِنِّيْ لَآ اَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا رَشَدًا ۝٢١

کہہ دیجئے! میں تمہارے لئے نہ کسی نقصان کا اختیار رکھتا ہوں، اور نہ کسی بھلائی کا۔(21)

قُلْ اِنِّيْ لَنْ يُّجِيْرَنِيْ مِنَ اللّٰهِ اَحَدٌ ڏ وَّلَنْ اَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا ۝٢٢ۙ

آپؐ کہہ دیجئے! مجھے اللہ کی پکڑ سے کوئی بچا نہیں سکتا۔ اور میں اس کے سوا اور کوئی جائے پناہ نہیں پاتا۔(22)

اِلَّا بَلٰغًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِسٰلٰتِهٖ ۭ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۝٢٣ۭ

(ہاں البتہ) میرا کام صرف یہ ہے کہ اللہ کی طرف سے تبلیغ کروں اور اس کے پیغامات لوگوں تک پہنچاؤں۔ اور جو اللہ اور اس کے رسولؐ کی نافرمانی کرے گا، تو اس کے لئے دوزخ کی آگ ہے جس میں ایسے لوگ ہمیشہ رہیں گے۔(23)

حَتّٰٓي اِذَا رَاَوْا مَا يُوْعَدُوْنَ فَسَيَعْلَمُوْنَ مَنْ اَضْعَفُ نَاصِرًا وَّاَقَلُّ عَدَدًا ۝٢٤

(یہ لوگ اپنی کجروی سے باز نہیں آئیں گے) یہاں تک کہ جب وہ چیز (قیامت) دیکھ لیں گے جس کا ان سے وعدہ کیا جا رہا ہے تو انہیں معلوم ہو جائے گا کہ مدد کرنے اور تعداد کی حیثیت سے کون زیادہ کمزور ہے۔(24)

قُلْ اِنْ اَدْرِيْٓ اَقَرِيْبٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ اَمْ يَجْعَلُ لَهٗ رَبِّيْٓ اَمَدًا ۝٢٥

آپؐ کہہ دیجیے! کہ میں نہیں جانتا کہ جس چیز (قیامت) کا تم لوگوں سے وعدہ کیا جا رہا ہے کہ آیا وہ قریب ہے یا میرا پروردگار اس کیلئے کوئی طویل مدت مقرر کرتا ہے۔(25)

عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰي غَيْبِهٖٓ اَحَدًا ۝٢٦ۙ

وہ (اللہ) عالم الغیب ہے وہ اپنے غیب کسی پر ظاہر نہیں کرتا۔(26)

اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ فَاِنَّهٗ يَسْلُكُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ رَصَدًا ۝٢٧ۙ

سوائے اپنے رسول کے۔ جسے وہ اس کام (رسالت) کے لئے منتخب کرتا ہے۔ تو وہ اس کے آگے پیچھے محافظ (فرشتے) لگا دیتا ہے۔(27)

لِّيَعْلَمَ اَنْ قَدْ اَبْلَغُوْا رِسٰلٰتِ رَبِّهِمْ وَاَحَاطَ بِمَا لَدَيْهِمْ وَاَحْصٰى كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا ۝٢٨

تا کہ اللہ معلوم کرے کہ پیغمبروںؑ نے اپنے پروردگار کے پیغامات (وحی) کو پہنچا دیا ہے۔ اور وہ ان کے حالات کا احاطہ کئے ہوئے ہے اور اس نے ہر چیز کا حساب کر رکھا ہے۔(28)

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

73۔ سورہ المزمل

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

میں شروع کرتا ہوں اللہ کے نام کے ساتھ جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے۔

یٰۤاَیُّہَا الۡمُزَّمِّلُ ۙ﴿۱﴾ قُمِ الَّیۡلَ اِلَّا قَلِیۡلًا ۙ﴿۲﴾ نِّصۡفَہٗۤ اَوِ انۡقُصۡ مِنۡہُ قَلِیۡلًا ۙ﴿۳﴾

اے چادر اوڑھنے والے۔(1) رات کو قیام کرو مگر تھوڑا سا حصہ۔(2) آدھی رات یا اس میں سے تھوڑا سا حصہ کم کردو۔(3)

اَوۡ زِدۡ عَلَیۡہِ وَ رَتِّلِ الۡقُرۡاٰنَ تَرۡتِیۡلًا ؕ﴿۴﴾

یا اس سے زیادہ کردو۔ اور قرآن کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کرو(4)

اِنَّا سَنُلۡقِیۡ عَلَیۡکَ قَوۡلًا ثَقِیۡلًا ﴿۵﴾

ہم عنقریب آپ پر قرآن کے علم و حکمت کے مقام نازل کرنے والے ہیں۔(5)

قولًا ثقیلا سے یہاں مراد قرآن کے حقائق ہیں اور اس کے اسرار و رموز ہیں۔ اور اس میں چھپے علم و حکمت کے موتی ہیں۔ اور یہ سب کچھ صرف اسی پر منکشف کیا جاتا ہے۔ جس کا فہم اس قابل ہو کہ وہ یہ سب کچھ سنبھال سکے۔ چونکہ نبی کریمؐ کی تربیت مشیت خداوندی کا تقاضا تھی اسی لیے آپ کو تیار کیا جا رہا ہے کہ دن کو تو آپؐ کو بہت سے معاملات میں مصروفیت ہوتی ہے۔ اسی لیے رات کا وقت سکون کا ہے اور کامل یکسوئی کا ہے۔ اس لیے اس وقت کا اٹھنا اور غور و فکر کرنا معاملہ فہمی کا باعث ہے۔

سورہ قمر میں ہم نے پڑھا کہ اللہ تعالی نے قرآن کو آسان کر دیا ہے۔ مگر وہ صرف نصیحت کے لیے ہے۔ یعنی قرآن کا یہ اعجاز ہے کہ آپ کہیں سے بھی اسے کھول کر پڑھنا شروع کر دیں تو دو چار صفحات کے اندر ہی آپ کو بنیادی پیغام مل جائے گا۔ یعنی ایمان باللہ۔ عقائد، یوم آخرت اور اعمال کی جزا وغیرہ۔

مگر قرآن کے فہم کے لیے اس پر غور و فکر اور اس کی آیات پر تدبر ایک بنیادی تقاضا ہے۔ قرآن میں ہر طرح کی ذہنی سطح کے لوگوں کے لیے حاصل کرنے کو بہت کچھ ہے۔ اور یہ ایسا سیدھا سادھا معاملہ نہیں ہے کہ کوئی بھی اگر زبان جانتا ہے تو وہ قرآن کے معارف سے بھی آگاہی حاصل کر سکے۔ اسی لیے نبی کریمؐ سے کہا گیا کہ وہ اپنے علم میں اضافے کی دعا کریں۔

اس اجمال کی تفصیل کے لیے ملاحظہ کیجئے میری کتاب "ما انزل اللہ" کا باب" قرآن کریم"۔

إِنَّ نَاشِئَةَ اللَّيْلِ هِيَ أَشَدُّ وَطْئًا وَأَقْوَمُ قِيلًا ﴿٦﴾

درحقیقت رات کا اٹھنا نفس پر قابو پانے کے لیے بہت کارگر اور قرآن ٹھیک پڑھنے کے لیے زیادہ موزوں ہے۔(6)

إِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيلًا ﴿٧﴾

دن کے اوقات میں تو تمہارے لیے بہت مصروفیات ہیں۔(7)

وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ إِلَيْهِ تَبْتِيلًا ﴿٨﴾

اپنے رب کے نام کا ذکر کیا کرو اور سب سے کٹ کر اسی کے ہو رہو۔(8)

رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيلًا ﴿٩﴾

وہ مشرق ومغرب کا مالک ہے، اُس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، لہٰذا اُسی کو اپنا کارساز بنالو۔(9)

وَاصْبِرْ عَلَىٰ مَا يَقُولُونَ وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِيلًا ﴿١٠﴾

اور کفار کی باتوں پر صبر کیجئے! اور بڑے اچھے انداز سے ان سے الگ ہو جائیے۔(10)

وَذَرْنِي وَالْمُكَذِّبِينَ أُولِي النَّعْمَةِ وَمَهِّلْهُمْ قَلِيلًا ﴿١١﴾

اور مجھے اور ان جھٹلانے والے اہل دولت کو چھوڑ دیجئے۔اور انہیں تھوڑی سی مہلت دیجئے۔(11)

إِنَّ لَدَيْنَا أَنكَالًا وَجَحِيمًا ﴿١٢﴾

ہمارے پاس ان کیلئے بیڑیاں اور دوزخ کی آگ ہے۔(12)

وَطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَعَذَابًا أَلِيمًا ﴿١٣﴾

اور گلے میں پھنس جانے والی غذا اور دردناک عذاب ہے۔(13)

يَوْمَ تَرْجُفُ الْأَرْضُ وَالْجِبَالُ وَكَانَتِ الْجِبَالُ كَثِيبًا مَّهِيلًا ﴿١٤﴾

اس دن زمین اور پہاڑ ہلنے لگیں گے۔اور پہاڑ ریت کے بکھرنے والے تودے بن جائیں گے۔(14)

إِنَّا أَرْسَلْنَا إِلَيْكُمْ رَسُولًا شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَا أَرْسَلْنَا إِلَىٰ فِرْعَوْنَ رَسُولًا ﴿١٥﴾

ہم نے تمہاری طرف ایک رسولؐ بھیجا ہے جو تمہارے سامنے وحی پیش کرتا ہے۔جس طرح ہم نے فرعون کی طرف ایک رسولؑ بھیجا تھا۔(15)

شاھد کا معنی صرف گواہ ہی نہیں ہوتا بلکہ اس کے معنی حاضر ہونا اور موجود ہونا بھی ہے۔قرآن کے دیگر مقامات پر اس کی صراحت موجود ہے۔ علماء نے اس مقام پر اس کا معنی گواہ ہی لکھا ہے۔مگر میرے نزدیک گواہی کا تعلق کچھ خاص معاملات سے ہے نہ کہ اعمال سے۔اور موسیٰؑ نے فرعون کو حق کی تبلیغ کی مگر وہ نہ مانا تو موسیٰؑ بنی اسرائیل کو لے کر چلے گئے۔

فَعَصَىٰ فِرْعَوْنُ الرَّسُولَ فَأَخَذْنَاهُ أَخْذًا وَبِيلًا ﴿١٦﴾

پھر جب فرعون نے رسولؑ کی نافرمانی کی تو ہم نے اسے سختی سے پکڑ لیا۔(16)

فَكَيْفَ تَتَّقُوْنَ اِنْ كَفَرْتُمْ يَوْمًا يَّجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيْبًا ۖ ﴿١٧﴾

اگر تم نے کفر اختیار کیا تو اس دن کے عذاب سے کیونکر بچو گے جو بچوں کو بوڑھا بنادے گا۔(17)

السَّمَآءُ مُنْفَطِرٌۢ بِهٖ ۗ كَانَ وَعْدُهٗ مَفْعُوْلًا ﴿١٨﴾

جس کی سختی سے آسمان پھٹ جائے گا۔اور یہ اللہ کا وعدہ ہے جو پورا ہوکر رہے گا۔(18)

اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ﴿١٩﴾

بے شک یہ ایک بڑی نصیحت ہے پس جو چاہے وہ اپنے پروردگار کا راستہ اختیار کرلے۔(19)

اِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْمُ اَدْنٰى مِنْ ثُلُثَيِ الَّيْلِ وَ نِصْفَهٗ وَ ثُلُثَهٗ وَ طَآئِفَةٌ مِّنَ الَّذِيْنَ مَعَكَ ۗ وَاللّٰهُ
يُقَدِّرُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۗ عَلِمَ اَنْ لَّنْ تُحْصُوْهُ فَتَابَ عَلَيْكُمْ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ۗ عَلِمَ
اَنْ سَيَكُوْنُ مِنْكُمْ مَّرْضٰى ۙ وَاٰخَرُوْنَ يَضْرِبُوْنَ فِي الْاَرْضِ يَبْتَغُوْنَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ ۙ وَاٰخَرُوْنَ
يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۖ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ ۙ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَقْرِضُوا اللّٰهَ
قَرْضًا حَسَنًا ۗ وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرًا وَّ اَعْظَمَ اَجْرًا ۗ وَاسْتَغْفِرُوا
اللّٰهَ ۗ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٢٠﴾

یقیناً آپؐ کا پروردگار جانتا ہے کہ آپؐ کبھی رات کی دو تہائی کے قریب، کبھی نصف شب اور کبھی ایک تہائی نماز کیلئے قیام کرتے ہیں اور ایک گروہ آپؐ کے ساتھیوں میں سے بھی آپؐ کے ساتھ ہوتا ہے۔اور اللہ ہی نے رات اور دن کا وقت مقرر کیا ہے۔وہ جانتا ہے کہ تم لوگ اس وقت کی پابندی کو پورا نہیں کر سکتے۔تو اس نے تمہارے حال پر مہربانی فرمائی، تو اب جتنا قرآن تم آسانی سے پڑھ سکتے ہو اتنا ہی پڑھ لیا کرو۔وہ یہ بھی جانتا ہے کہ تم میں کچھ بیمار ہوں گے اور کچھ ایسے بھی ہوں گے جو اللہ کے فضل (روزی) کی تلاش میں زمین میں سفر کریں گے۔اور دوسرے لوگ ایسے بھی ہوں گے جو اللہ کی راہ میں جہاد کریں گے۔پس اتنا قرآن پڑھو جتنا آسانی سے ہو سکے۔اور نماز پابندی سے پڑھو۔اور زکوٰۃ ادا کرو۔اور اللہ کو قرضِ حسنہ دو۔اور تم لوگ جو کچھ نیک عمل اپنے لئے آگے بھیجو گے اسے اللہ کے ہاں موجود پاؤ گے وہی تمہارے لئے بہتر ہے اس کا ثواب بہت بڑا ہے۔اور اللہ سے مغفرت طلب کرو۔بے شک اللہ بڑا بخشنے والا اور بڑا رحم کرنے والا ہے۔(20)

74۔ سورہ المدثر

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

میں شروع کرتا ہوں اللہ کے نام کے ساتھ جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے۔

یٰۤاَیُّهَا الۡمُدَّثِّرُ ۙ﴿۱﴾ قُمۡ فَاَنۡذِرۡ ۪ۙ﴿۲﴾ وَ رَبَّكَ فَكَبِّرۡ ۪ۙ﴿۳﴾

اے چادر اوڑھنے والے۔(1) اٹھئے اور لوگوں کو عذابِ الٰہی سے ڈرائیے۔(2) اور اپنے پروردگار کی بڑائی بیان کیجئے۔(3)

وَ ثِیَابَكَ فَطَهِّرۡ ۪ۙ﴿۴﴾ وَ الرُّجۡزَ فَاهۡجُرۡ ۪ۙ﴿۵﴾ وَ لَا تَمۡنُنۡ تَسۡتَكۡثِرُ ۪ۙ﴿۶﴾

اور اپنے کپڑے صاف رکھئے۔(4) اور نجاست سے دور رہیے۔(5) اور کسی پر زیادہ حاصل کرنے کے لیے احسان نہ کیجئے۔(6)

وَ لِرَبِّكَ فَاصۡبِرۡ ؕ﴿۷﴾ فَاِذَا نُقِرَ فِی النَّاقُوۡرِ ۙ﴿۸﴾ فَذٰلِكَ یَوۡمَئِذٍ یَّوۡمٌ عَسِیۡرٌ ۙ﴿۹﴾

اور اپنے پروردگار کیلئے صبر کیجئے۔(7) اور جب صور پھونکا جائے گا۔(8) تو وہ دن بڑا سخت دن ہوگا۔(9)

عَلَی الۡكٰفِرِیۡنَ غَیۡرُ یَسِیۡرٍ ﴿۱۰﴾ ذَرۡنِیۡ وَ مَنۡ خَلَقۡتُ وَحِیۡدًا ۙ﴿۱۱﴾

اور کافروں پر آسان نہ ہوگا۔(10) مجھے اور اس شخص کو چھوڑ دیجئے جسے میں نے تنہا پیدا کیا۔(11)

وَّ جَعَلۡتُ لَهٗ مَالًا مَّمۡدُوۡدًا ۙ﴿۱۲﴾ وَّ بَنِیۡنَ شُهُوۡدًا ۙ﴿۱۳﴾ وَّ مَهَّدۡتُّ لَهٗ تَمۡهِیۡدًا ۙ﴿۱۴﴾

اور اسے زیادہ مال و زر دیا۔(12) اور پاس حاضر رہنے والے بیٹے دیے۔(13) اور اس کیلئے (سرداری کا) ہر قسم کا سامان مہیا کیا۔(14)

ثُمَّ یَطۡمَعُ اَنۡ اَزِیۡدَ ٭ۙ﴿۱۵﴾ كَلَّا ؕ اِنَّهٗ كَانَ لِاٰیٰتِنَا عَنِیۡدًا ؕ﴿۱۶﴾ سَاُرۡهِقُهٗ صَعُوۡدًا ؕ﴿۱۷﴾

پھر بھی وہ طمع رکھتا ہے کہ میں اسے اور زیادہ دوں۔(15) ہرگز نہیں وہ تو ہماری آیتوں کا سخت مخالف ہے۔(16) میں عنقریب (دوزخ کی) ایک سخت چڑھائی پر اسے چڑھا دوں گا۔(17)

اِنَّهٗ فَكَّرَ وَ قَدَّرَ ۙ﴿۱۸﴾ فَقُتِلَ كَیۡفَ قَدَّرَ ۙ﴿۱۹﴾ ثُمَّ قُتِلَ كَیۡفَ قَدَّرَ ۙ﴿۲۰﴾

بے شک اس نے سوچا اور اندازہ لگایا(18) اسے اللہ کی مار اس نے کیسا اندازہ لگایا(19) پھر اسے اللہ کی مار اس نے کیسا اندازہ لگایا(20)

ثُمَّ نَظَرَ ۙ﴿۲۱﴾ ثُمَّ عَبَسَ وَ بَسَرَ ۙ﴿۲۲﴾ ثُمَّ اَدۡبَرَ وَ اسۡتَكۡبَرَ ۙ﴿۲۳﴾

پھر اس نے دیکھا۔(21) پھر اس نے تیوری چڑھائی اور منہ بسورا۔(22) پھر پیٹھ پھیر لی اور تکبر کیا۔(23)

فَقَالَ اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ يُّؤْثَرُ ﴿٢٤﴾ اِنْ هٰذَآ اِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ ﴿٢٥﴾

پھر کہا یہ تو ایک جادو ہے جو چلا آ رہا ہے۔(24) یہ تو ہو نہ ہو انسان کا کلام ہے۔(25)

سَاُصْلِيْهِ سَقَرَ ﴿٢٦﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا سَقَرُ ﴿٢٧﴾ لَا تُبْقِيْ وَلَا تَذَرُ ﴿٢٨﴾

عنقریب اس کو دوزخ میں ڈالوں گا۔(26) اور آپ کو کیا خبر کہ دوزخ کیا ہے۔(27) نہ باقی رکھے اور نہ چھوڑے۔(28)

لَوَّاحَةٌ لِّلْبَشَرِ ﴿٢٩﴾ عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ ﴿٣٠﴾

آدمی کو جھلسا دے۔(29) اس پر انیس (فرشتے) مقرر ہیں۔(30)

وَمَا جَعَلْنَآ اَصْحٰبَ النَّارِ اِلَّا مَلٰٓئِكَةً ۙ وَّمَا جَعَلْنَا عِدَّتَهُمْ اِلَّا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۙ لِيَسْتَيْقِنَ
الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَيَزْدَادَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِيْمَانًا وَّلَا يَرْتَابَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ۙ وَ
لِيَقُوْلَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْكٰفِرُوْنَ مَاذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا ۭ كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَآءُ
وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ۭ وَمَا يَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّكَ اِلَّا هُوَ ۭ وَمَا هِيَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْبَشَرِ ﴿٣١﴾

اور ہم نے دوزخ پر فرشتے ہی مقرر کر رکھے ہیں۔ اور ان کی تعداد کافروں کے لیے آزمائش بنائی ہے۔ تاکہ جن کو کتاب دی گئی ہے وہ یقین کر لیں۔ اور ایمان والوں کا ایمان بڑھے۔ اور تاکہ اہل کتاب اور ایمان والے شک نہ کریں۔ اور تاکہ جن کے دلوں میں (نفاق کی) بیماری ہے اور وہ جو کافر ہیں یہ کہیں کہ اللہ کی اس بیان سے کیا غرض ہے۔ اور اللہ اس طرح سے جسے چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے۔ اور آپ کے رب کے لشکروں کو اس کے سوا اور کوئی نہیں جانتا۔ اور دوزخ کا ذکر کرنا صرف انسانوں کی نصیحت کے لیے ہے۔(31)

كَلَّا وَالْقَمَرِ ﴿٣٢﴾ وَالَّيْلِ اِذْ اَدْبَرَ ﴿٣٣﴾ وَالصُّبْحِ اِذَآ اَسْفَرَ ﴿٣٤﴾

قسم ہے چاند کی۔(32) اور رات کی جب وہ ڈھلے۔(33) اور صبح کی جب وہ روشن ہو جائے۔(34)

اِنَّهَا لَاِحْدَى الْكُبَرِ ﴿٣٥﴾ نَذِيْرًا لِّلْبَشَرِ ﴿٣٦﴾

یہ جہنم بڑی چیزوں میں سے ایک چیز ہے۔(35) لوگوں کے ڈرانے کا ذریعہ۔(36)

لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ اَنْ يَّتَقَدَّمَ اَوْ يَتَاَخَّرَ ﴿٣٧﴾

تم میں سے ہر اُس شخص کے لیے ڈراوا۔ جو آگے بڑھنا چاہے یا پیچھے رہ جانا چاہے۔(37)

كُلُّ نَفْسٍۢ بِمَا كَسَبَتْ رَهِيْنَةٌ ﴿٣٨﴾ اِلَّآ اَصْحٰبَ الْيَمِيْنِ ﴿٣٩﴾

ہر شخص اپنے اعمال کے بدلے میں گروی ہے۔(38) سوائے دائیں ہاتھ والے (جنتیوں) کے۔(39)

فِيْ جَنّٰتٍ ۛ يَتَسَآءَلُوْنَ ﴿٤٠﴾ عَنِ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿٤١﴾ مَا سَلَكَكُمْ فِيْ سَقَرَ ﴿٤٢﴾

جو جنت میں ہوں گے۔(40) اور مجرموں سے سوال و جواب کرتے ہوں گے۔(41) کہ تمھیں کیا چیز دوزخ میں لے گئی؟(42)

قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ ﴿٤٣﴾ وَ لَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِيْنَ ﴿٤٤﴾

وہ کہیں گے کہ ہم نماز نہیں پڑھا کرتے تھے۔(43) اور مسکینوں کو کھانا نہیں کھلاتے تھے۔(44)

وَ كُنَّا نَخُوْضُ مَعَ الْخَآئِضِيْنَ ﴿٤٥﴾ وَ كُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ﴿٤٦﴾

اور بیہودہ باتیں کرنے والوں کے ساتھ مل کر ہم بھی بیہودہ کام کرتے تھے۔(45)اور ہم جزاوسزا کے دن کو جھٹلاتے تھے۔(46)

حَتّٰۤى اَتٰىنَا الْيَقِيْنُ ﴿٤٧﴾ فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشّٰفِعِيْنَ ﴿٤٨﴾

یہاں تک کہ موت ہمارے سامنے آگئی۔(47)تو ایسے لوگوں کو شفاعت کرنے والوں کی شفاعت کوئی فائدہ نہیں پہنچائے گی۔(48)

شفاعت کے بارے میں سورہ بقرۃ آیت 48 کے ذیل میں تفصیل سے لکھا جاچکا ہے۔

فَمَا لَهُمْ عَنِ التَّذْكِرَةِ مُعْرِضِيْنَ ﴿٤٩﴾

سوانہیں کیا ہو گیا ہے کہ وہ نصیحت سے رُوگردانی کرتے ہیں؟(49)

كَاَنَّهُمْ حُمُرٌ مُّسْتَنْفِرَةٌ ﴿٥٠﴾ فَرَّتْ مِنْ قَسْوَرَةٍ ﴿٥١﴾

گویا وہ بدکے ہوئے گدھے ہیں۔(50)جو شیر سے ڈر کر بھاگے جارہے ہیں۔(51)

بَلْ يُرِيْدُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ اَنْ يُّؤْتٰى صُحُفًا مُّنَشَّرَةً ﴿٥٢﴾

بلکہ ان میں سے ہر ایک شخص یہ چاہتا ہے کہ اسے کھلی ہوئی کتابیں دے دی جائیں۔(52)

كَلَّا ؕ بَلْ لَّا يَخَافُوْنَ الْاٰخِرَةَ ﴿٥٣﴾ كَلَّاۤ اِنَّهٗ تَذْكِرَةٌ ﴿٥٤﴾ فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ ﴿٥٥﴾

ہرگز نہیں! بلکہ وہ آخرت کا خوف نہیں رکھتے۔(53)ہرگز نہیں یہ تو ایک نصیحت ہے۔(54)جو چاہے اس سے نصیحت حاصل کرے۔(55)

وَ مَا يَذْكُرُوْنَ اِلَّاۤ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ؕ هُوَ اَهْلُ التَّقْوٰى وَ اَهْلُ الْمَغْفِرَةِ ﴿٥٦﴾

اور وہ اس سے نصیحت حاصل نہیں کریں گے مگر یہ کہ جسے اللہ تعالی پسند کرے۔اور نصیحت حاصل کرنے والے ہی تقوی والے ہیں اور وہی مغفرت کے لائق ہیں۔(56)

یشاء اللہ کا مطلب پہلے بھی بیان کیا جاچکا ہے کہ جو سیدھے راستے پر چلنا چاہے گا اسے ہی سیدھا راستہ ملے گا۔اور جو غلط راستہ پر چلنا چاہے گا تو وہ اسی پر چلتا رہے گا۔یہ اللہ تعالی کا قانون ہے۔اللہ کے نظام میں کسی قسم کی زبردستی اور زور نہیں ہے۔اور انسان کو جو اختیار اور ارادہ اللہ نے عطا کیا ہے انسان اسی کے مطابق ہی گناہ وثواب کا ذمہ دار ٹھہرتا ہے۔

ھو اھل التقوی میں علما نے **ھو** کا مرجع اللہ کو قرار دیا ہے۔مگر میں نے مولانا امین احسن اصلاحیؒ کے نقطہ نظر کو درست مانا ہے جس کے مطابق **فمن شاء ذکرہ** میں **من**، **ھو** کا مرجع ہے۔

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

75۔ سورہ القیامۃ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

میں شروع کرتا ہوں اللہ کے نام کے ساتھ جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے۔

لَاۤ اُقۡسِمُ بِيَوۡمِ الۡقِيٰمَةِ ۙ‏ ﴿۱﴾ وَلَاۤ اُقۡسِمُ بِالنَّفۡسِ اللَّوَّامَةِ ؕ‏ ﴿۲﴾

میں قسم کھاتا ہوں قیامت کے دن کی۔(1) اور میں قسم کھاتا ہوں ملامت کرنے والے نفس کی۔(2)

یہاں لا حرف زائد ہے۔

اَيَحۡسَبُ الۡاِنۡسَانُ اَلَّنۡ نَّجۡمَعَ عِظَامَهٗ ؕ‏ ﴿۳﴾

کیا انسان یہ گمان کرتا ہے کہ ہم اس کی بوسیدہ ہڈیوں کو جمع نہیں کریں گے؟(3)

بَلٰى قٰدِرِيۡنَ عَلٰٓى اَنۡ نُّسَوِّىَ بَنَانَهٗ‏ ﴿۴﴾

ہاں ضرور جمع کریں گے، ہم تو اس کی انگلیوں کے پور پور درست کرنے پر قادر ہیں۔(4)

بَلۡ يُرِيۡدُ الۡاِنۡسَانُ لِيَفۡجُرَ اَمَامَهٗ ۚ‏ ﴿۵﴾ يَسۡـئَلُ اَيَّانَ يَوۡمُ الۡقِيٰمَةِ ؕ‏ ﴿۶﴾

بلکہ انسان چاہتا ہے کہ ہمیشہ بدعملی کرتا رہے۔(5) (اس لئے) پوچھتا ہے کہ قیامت کا دن کب آئے گا؟(6)

فَاِذَا بَرِقَ الۡبَصَرُۙ‏ ﴿۷﴾ وَخَسَفَ الۡقَمَرُۙ‏ ﴿۸﴾ وَجُمِعَ الشَّمۡسُ وَالۡقَمَرُۙ‏ ﴿۹﴾

پس جب آنکھیں چندھیا جائیں گی۔(7) اور چاند کو گہن لگ جائے گا۔(8) اور سورج اور چاند اکٹھے کر دیئے جائیں گے۔(9)

يَقُوۡلُ الۡاِنۡسَانُ يَوۡمَئِذٍ اَيۡنَ الۡمَفَرُّۚ‏ ﴿۱۰﴾ كَلَّا لَا وَزَرَؕ‏ ﴿۱۱﴾

اس دن انسان کہے گا کہ بھاگنے کی جگہ کہاں ہے؟(10) ہرگز نہیں! کہیں کوئی پناہ گاہ نہیں ہے۔(11)

اِلٰى رَبِّكَ يَوۡمَئِذِ ۨالۡمُسۡتَقَرُّ ؕ‏ ﴿۱۲﴾

اس دن صرف آپؐ کے پروردگار کی طرف ٹھکانہ ہوگا۔(12)

يُنَبَّؤُا الْاِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ بِمَا قَدَّمَ وَ اَخَّرَ ﴿۱۳﴾

اس دن انسان کو بتایا جائے گا کہ اس نے کیا عمل آگے بھیجا اور کیا پیچھے چھوڑا؟ (13)

بَلِ الْاِنْسَانُ عَلٰى نَفْسِهٖ بَصِيْرَةٌ ﴿۱۴﴾ وَّ لَوْ اَلْقٰى مَعَاذِيْرَهٗ ﴿۱۵﴾

بلکہ خود انسان اپنے حال کو خوب جانتا ہے۔(14) اگر چہ کتنے ہی بہانے پیش کرے۔(15)

لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ ﴿۱۶﴾ اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَ قُرْاٰنَهٗ ﴿۱۷﴾

آپؐ اپنی زبان کو (قرآن دہرانے کے لیے) حرکت نہ دیجئے، تاکہ اسے جلدی جلدی یاد کر لیں۔(16) بیشک اس کا جمع کرنا اور اس کا پڑھانا ہمارے ذمہ ہے۔(17)

فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ ﴿۱۸﴾ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ ﴿۱۹﴾

پس جب ہم اسے پڑھیں تو آپؐ بھی اس کے ساتھ ساتھ آہستہ سے پڑھیں۔(18) پھر اس کی وضاحت کرنا بھی ہمارے ذمہ ہے۔(19)

كَلَّا بَلْ تُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ ﴿۲۰﴾ وَ تَذَرُوْنَ الْاٰخِرَةَ ﴿۲۱﴾

مگر لوگو! تم دنیا کو دوست رکھتے ہو۔(20) اور آخرت کو ترک کر دیتے ہو۔(21)

(آیات 16 تا 19 کے جملہ معترضہ کے بعد سلسلہ کلام دوبارہ آیت 6 یسئل ایان یوم القیامۃ کے جواب کے ساتھ جڑ گیا۔)

وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ ﴿۲۲﴾ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ﴿۲۳﴾

اس دن کچھ چہرے تروتازہ ہوں گے۔(22) اپنے پروردگار کی نعمت کو دیکھ رہے ہوں گے۔(23)

وَ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍۢ بَاسِرَةٌ ﴿۲۴﴾ تَظُنُّ اَنْ يُّفْعَلَ بِهَا فَاقِرَةٌ ﴿۲۵﴾

اور کئی چہرے اس دن اداس ہوں گے۔(24) وہ سمجھ رہے ہوں گے کہ ان کے ساتھ کمر توڑ دینے والا سلوک کیا جائے گا۔(25)

كَلَّاۤ اِذَا بَلَغَتِ التَّرَاقِيَ ﴿۲۶﴾ وَ قِيْلَ مَنْ ٚ رَاقٍ ﴿۲۷﴾

دیکھو جب جان حلق تک پہنچ جائے۔(26) اور لوگ کہنے لگیں! اس وقت کون جھاڑ پھونک کرنے والا ہے۔(27)

وَّ ظَنَّ اَنَّهُ الْفِرَاقُ ﴿۲۸﴾ وَ الْتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ ﴿۲۹﴾ اِلٰى رَبِّكَ يَوْمَئِذِ ِۨالْمَسَاقُ ﴿۳۰﴾

اور وہ سمجھ لے گا کہ اب دنیا سے جدائی کا وقت ہے۔(28) اور پنڈلی سے پنڈلی لپٹ جائے گی۔(29) اس دن تمہارے پروردگار کی طرف کھینچ کر جانا ہوگا۔(30)

فَلَا صَدَّقَ وَ لَا صَلّٰى ﴿۳۱﴾ وَ لٰكِنْ كَذَّبَ وَ تَوَلّٰى ﴿۳۲﴾

نہ تو اس نے قرآن کی تصدیق کی اور نہ ہی اس پر چلا۔(31) بلکہ اس نے جھٹلا دیا اور منہ پھیر لیا۔(32)

یہاں صدق کے مقابل کذب آیا ہے۔ اور صلی کے مقابل تولی۔ اس لیے میری رائے میں یہاں صلی کا مطلب قرآن پر چلنا ہے۔

یعنی اس پر عمل کرنا۔

ثُمَّ ذَهَبَ إِلَىٰ أَهْلِهِ يَتَمَطَّىٰ ﴿٣٣﴾

پھر اکڑتا ہوا اپنے گھر والوں کی طرف چلا گیا۔(33)

أَوْلَىٰ لَكَ فَأَوْلَىٰ ﴿٣٤﴾ ثُمَّ أَوْلَىٰ لَكَ فَأَوْلَىٰ ﴿٣٥﴾

ہلاکت در ہلاکت ہے تمہارے لیے۔(34) پھر ہلاکت در ہلاکت ہے تمہارے لیے۔(35)

أَيَحْسَبُ الْإِنسَانُ أَن يُتْرَكَ سُدًى ﴿٣٦﴾ أَلَمْ يَكُ نُطْفَةً مِّن مَّنِيٍّ يُمْنَىٰ ﴿٣٧﴾

کیا انسان یہ سمجھ رہا ہے کہ وہ یونہی چھوڑ دیا جائے گا۔(36) کیا وہ ٹپکتی منی کی ایک بوند نہ تھا؟(37)

ثُمَّ كَانَ عَلَقَةً فَخَلَقَ فَسَوَّىٰ ﴿٣٨﴾ فَجَعَلَ مِنْهُ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْأُنثَىٰ ﴿٣٩﴾

پھر وہ ایک لوتھڑا بنا۔ پھر اللہ نے اسے پیدا کیا اور پھر اس کے اعضاء درست کئے۔(38) پھر اس سے دو قسمیں بنائیں مرد و عورت۔(39)

أَلَيْسَ ذَٰلِكَ بِقَادِرٍ عَلَىٰ أَن يُحْيِيَ الْمَوْتَىٰ ﴿٤٠﴾

کیا وہ اس بات پر قادر نہیں ہے کہ وہ مُردوں کو پھر سے زندہ کر دے۔(40)

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

76۔ سورہ الدھر

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

میں شروع کرتا ہوں اللہ کے نام کے ساتھ جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے۔

هَلۡ اَتٰی عَلَی الۡاِنۡسَانِ حِیۡنٌ مِّنَ الدَّهۡرِ لَمۡ یَكُنۡ شَیۡـًٔا مَّذۡكُوۡرًا ﴿۱﴾

بے شک انسان پر زمانہ میں ایک ایسا وقت گزر چکا ہے جب وہ کوئی قابلِ ذکر چیز نہ تھا۔(1)

اِنَّا خَلَقۡنَا الۡاِنۡسَانَ مِنۡ نُّطۡفَةٍ اَمۡشَاجٍ ٭ۖ نَّبۡتَلِیۡهِ فَجَعَلۡنٰهُ سَمِیۡعًۢا بَصِیۡرًا ﴿۲﴾

بے شک ہم نے انسان کو مخلوط نطفے سے پیدا کیا۔ پھر ہم نے اسے رحمِ مادر میں گردشیں دیں۔(یعنی مختلف حالتوں سے گزارا)۔ پس پھر ہم نے اسے سننے والا اور دیکھنے والا بنا دیا۔(2)

بہت سے علماء نے نبتلیہ کا ترجمہ لکھا ہے کہ ہم اسے آزمائیں۔ مگر میرے خیال میں یہ ترجمہ درست نہیں ہے۔ میں نے جو لکھا ہے وہ شاہ عبدالقادر محدث دہلویؒ ، ڈاکٹر طاہر القادری، مولانا ابوالکلام آزادؒ اور مولانا امین احسن اصلاحیؒ نے بھی ایسا ہی لکھا ہے۔

اِنَّا هَدَیۡنٰهُ السَّبِیۡلَ اِمَّا شَاكِرًا وَّ اِمَّا كَفُوۡرًا ﴿۳﴾

بلاشبہ ہم نے اسے راستہ دکھا دیا ہے اب چاہے شکر گزار بنے اور چاہے ناشکرا بنے۔(3)

اِنَّاۤ اَعۡتَدۡنَا لِلۡكٰفِرِیۡنَ سَلٰسِلَاۡ وَ اَغۡلٰلًا وَّ سَعِیۡرًا ﴿۴﴾

بے شک ہم نے کافروں کیلئے زنجیریں، طوق اور بھڑکتی ہوئی آگ تیار کر رکھی ہے۔(4)

اِنَّ الۡاَبۡرَارَ یَشۡرَبُوۡنَ مِنۡ كَاۡسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُوۡرًا ﴿ۚ۵﴾

بلاشبہ نیکوکار جنت میں شرابِ طہور کے ایسے جام پئیں گے جن میں آبِ کافور کی آمیزش ہوگی۔(5)

عَیۡنًا یَّشۡرَبُ بِهَا عِبَادُ اللّٰهِ یُفَجِّرُوۡنَهَا تَفۡجِیۡرًا ﴿۶﴾

یعنی وہ ایک چشمہ ہے جس سے اللہ کے خاص بندے پئیں گے۔ اور جدھر جائیں گے ادھر بہا کر لے جائیں گے۔(6)

یُوۡفُوۡنَ بِالنَّذۡرِ وَ یَخَافُوۡنَ یَوۡمًا كَانَ شَرُّهٗ مُسۡتَطِیۡرًا ﴿۷﴾

یہ وہ لوگ ہیں جو اپنی نذریں اور منتیں پوری کرتے ہیں اور اس دن سے ڈرتے ہیں جس کی سختی عام ہوگی۔(7)

وَ يُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّ يَتِيْمًا وَّ اَسِيْرًا ﴿٨﴾

اور وہ اللہ کی محبت میں مسکین، یتیم اور قیدی کو کھانا کھلاتے ہیں۔(8)

اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّ لَا شُكُوْرًا ﴿٩﴾

اور کہتے ہیں کہ ہم تمہیں صرف اللہ کی خوشنودی کیلئے کھلاتے ہیں۔ نہ تم سے کوئی جزا چاہتے ہیں اور نہ شکریہ۔(9)

اِنَّا نَخَافُ مِنْ رَّبِّنَا يَوْمًا عَبُوْسًا قَمْطَرِيْرًا ﴿١٠﴾

ہم تو اپنے پروردگار کی طرف سے ایک ایسے دن کے عذاب سے ڈرتے ہیں جو بڑا سخت ہوگا۔(10)

فَوَقٰىهُمُ اللّٰهُ شَرَّ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَ لَقّٰىهُمْ نَضْرَةً وَّ سُرُوْرًا ﴿١١﴾

پس اللہ ان کو اس دن کے شر سے بچائے گا۔ اور انہیں چہروں کی تر و تازگی اور دلوں کا سُرور عطا فرمائے گا۔(11)

وَ جَزٰىهُمْ بِمَا صَبَرُوْا جَنَّةً وَّ حَرِيْرًا ﴿١٢﴾

اور ان کے صبر کے صلہ میں انہیں بہشت اور ریشمی لباس عطا فرمائے گا۔(12)

مُّتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا عَلَى الْاَرَآئِكِ ۚ لَا يَرَوْنَ فِيْهَا شَمْسًا وَّ لَا زَمْهَرِيْرًا ﴿١٣﴾

وہ وہاں اونچی مسندوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے۔ وہ وہاں نہ سورج کی گرمی دیکھیں گے۔ اور نہ سردی کی ٹھٹھر۔(13)

وَ دَانِيَةً عَلَيْهِمْ ظِلٰلُهَا وَ ذُلِّلَتْ قُطُوْفُهَا تَذْلِيْلًا ﴿١٤﴾

ان باغات کے سائے ان پر جھکے ہوئے ہوں گے اور ان کے میوے ان کی دسترس میں ہوں گے کہ ہر وقت بلا تکلف کھا سکیں گے۔(14)

وَ يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِاٰنِيَةٍ مِّنْ فِضَّةٍ وَّ اَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِيْرَا۠ ﴿١٥﴾

اور ان کے سامنے چاندی کے برتن اور شیشہ کے چمکدار گلاس گردش میں ہوں گے۔(15)

قَوَارِيْرَا۠ مِنْ فِضَّةٍ قَدَّرُوْهَا تَقْدِيْرًا ﴿١٦﴾

اور شیشے بھی چاندی کی قسم سے ہوں گے۔ جنہیں پورے اندازے کے مطابق بنایا اور بھرا ہوگا۔(16)

وَ يُسْقَوْنَ فِيْهَا كَاْسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنْجَبِيْلًا ﴿١٧﴾

اور انہیں ایسی شرابِ طہور کے جام پلائے جائیں گے جن میں زنجبیل (سونٹھ کے پانی) کی آمیزش ہوگی۔(17)

عَيْنًا فِيْهَا تُسَمّٰى سَلْسَبِيْلًا ﴿١٨﴾

یہ جنت میں ایک چشمہ ہے جسے سلسبیل کہا جاتا ہے۔(18)

وَ يَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ۚ اِذَا رَاَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنْثُوْرًا ﴿١٩﴾

اوران کی خدمت کیلئے ایسے لڑکے گردش کررہے ہوں گے جو ہمیشہ ایک حالت میں رہیں گے۔ جب تم انہیں دیکھو گے تو سمجھو گے کہ وہ بکھرے ہوئے موتی ہیں۔(19)

وَ اِذَا رَاَیۡتَ ثَمَّ رَاَیۡتَ نَعِیۡمًا وَّ مُلۡکًا کَبِیۡرًا ﴿۲۰﴾

تم وہاں جدھر بھی دیکھو گے وہیں عظیم نعمت اور عظیم بادشاہی دیکھو گے۔(20)

عٰلِیَہُمۡ ثِیَابُ سُنۡدُسٍ خُضۡرٌ وَّ اِسۡتَبۡرَقٌ ۫ وَّ حُلُّوۡۤا اَسَاوِرَ مِنۡ فِضَّۃٍ ۚ وَ سَقٰہُمۡ رَبُّہُمۡ شَرَابًا طَہُوۡرًا ﴿۲۱﴾

ان کے اوپر باریک ریشم کے سبز کپڑے ہوں گے اور دبیز ریشم کے کپڑے بھی۔ اور انہیں چاندی کے کنگن پہنائے جائیں گے۔ اور انکا پروردگار انہیں پاکیزہ شراب پلائے گا۔(21)

اِنَّ ہٰذَا کَانَ لَکُمۡ جَزَآءً وَّ کَانَ سَعۡیُکُمۡ مَّشۡکُوۡرًا ﴿۲۲﴾

یہ ہے تمہاری جزا اور تمہاری کارگزاری قابل قدر ٹھہری ہے۔(22)

اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا عَلَیۡکَ الۡقُرۡاٰنَ تَنۡزِیۡلًا ﴿ۚ۲۳﴾

اے نبیؐ، ہم نے ہی تم پر یہ قرآن تھوڑا تھوڑا کر کے نازل کیا ہے۔(23)

فَاصۡبِرۡ لِحُکۡمِ رَبِّکَ وَ لَا تُطِعۡ مِنۡہُمۡ اٰثِمًا اَوۡ کَفُوۡرًا ﴿ۚ۲۴﴾

لہٰذا تم اپنے رب کے حکم پر صبر کرو، اور ان میں سے کسی بدعمل یا منکرِحق کی بات نہ مانو۔(24)

وَ اذۡکُرِ اسۡمَ رَبِّکَ بُکۡرَۃً وَّ اَصِیۡلًا ﴿ۖۚ۲۵﴾

اور صبح شام اپنے رب کے نام کا ذکر کرو۔(25)

وَ مِنَ الَّیۡلِ فَاسۡجُدۡ لَہٗ وَ سَبِّحۡہُ لَیۡلًا طَوِیۡلًا ﴿۲۶﴾

اور رات کو بھی اس کے حضور سجدہ ریز ہو، اور رات کے طویل اوقات میں اُس کی تسبیح کرتے رہو۔(26)

اِنَّ ہٰۤؤُلَآءِ یُحِبُّوۡنَ الۡعَاجِلَۃَ وَ یَذَرُوۡنَ وَرَآءَہُمۡ یَوۡمًا ثَقِیۡلًا ﴿۲۷﴾

یہ لوگ تو جلدی حاصل ہونے والی چیز (دنیا) سے محبت رکھتے ہیں۔ اور آگے جو بھاری دن آنے والا ہے اسے نظر انداز کر دیتے ہیں۔(27)

نَحۡنُ خَلَقۡنٰہُمۡ وَ شَدَدۡنَاۤ اَسۡرَہُمۡ ۚ وَ اِذَا شِئۡنَا بَدَّلۡنَاۤ اَمۡثَالَہُمۡ تَبۡدِیۡلًا ﴿۲۸﴾

ہم نے ہی اِن کو پیدا کیا ہے اور ان کے جوڑ بند مضبوط کیے ہیں، اور ہم جب چاہیں اِن کی شکلوں کو بدل کر رکھ دیں۔(28)

اِنَّ ہٰذِہٖ تَذۡکِرَۃٌ ۚ فَمَنۡ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰی رَبِّہٖ سَبِیۡلًا ﴿۲۹﴾

یہ قرآن تو ایک نصیحت ہے، اب جس کا جی چاہے اپنے رب کی طرف جانے کا راستہ اختیار کر لے۔(29)

وَ مَا تَشَآءُوۡنَ اِلَّاۤ اَنۡ یَّشَآءَ اللّٰہُ ؕ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلِیۡمًا حَکِیۡمًا ﴿ۖ۳۰﴾

اور تم وہی چاہو، جو اللہ چاہتا ہے۔ بے شک اللہ تعالی جاننے والا، حکمت والا ہے۔

یہاں علماء نے ترجمہ کیا ہے کہ تم کچھ چاہ نہیں سکتے مگر وہی جو اللہ چاہتا ہے۔ اس طرح سے عقیدہ جبر کو تقویت ملتی ہے۔ حالانکہ انسان اختیار و ارادہ کا حامل ہے اور اسی وجہ سے گناہ اور ثواب کا حقدار ٹھہرتا ہے۔ قرآن کے بے شمار مقامات سے یہ واضح ہے مثلاً وَقُلِ الْحَقُّ مِن رَّبِّكُمْ فَمَن شَاءَ فَلْيُؤْمِن وَمَن شَاءَ فَلْيَكْفُرْ ۔ (سورہ الکھف، آیت 49) صاف کہہ دو کہ یہ حق ہے تمہارے رب کی طرف سے، اب جس کا جی چاہے مان لے اور جس کا جی چاہے انکار کر دے۔

اس سے پہلی آیت میں اللہ فرما رہے ہیں کہ جو چاہے اپنے رب کی طرف جانے کا راستہ اختیار کر لے۔

اب اگر یہ سمجھا جائے کہ انسان تو کچھ چاہ ہی نہیں سکتا جب تک اللہ نہ چاہے۔ تو پھر انسان کو کسی بھی قسم کی جزا اور سزا کا عمل بے معنی ہو جاتا ہے۔

اس لیے اس آیت میں ہم یہ اللہ کی طرف سے نصیحت سمجھیں گے کہ اللہ تعالی ہمیں سمجھا رہے ہیں کہ اگر تم وہی چاہو گے جو اللہ چاہتا ہے تو تمہاری دنیا اور آخرت دونوں میں کامیابی یقینی ہے۔

يُّدْخِلُ مَنْ يَّشَآءُ فِيْ رَحْمَتِهٖ ؕ وَالظّٰلِمِيْنَ اَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۳۱﴾

اپنی رحمت میں جس کو چاہتا ہے داخل کرتا ہے، اور ظالموں کے لیے اس نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔ (31)

آخری ٹکڑا بتا رہا ہے کہ ظالموں کے لیے دردناک عذاب ہے تو نیک اور پرہیزگار لوگوں کو ہی اپنی رحمت میں داخل کرتا ہے۔ یعنی اختیار اور ارادہ کا سارا استعمال انسان کی اپنی ذمہ داری ہے۔

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

77۔ سورہ المرسلات

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

میں شروع کرتا ہوں اللہ کے نام کے ساتھ جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے۔

وَالۡمُرۡسَلٰتِ عُرۡفًا ۙ﴿۱﴾ فَالۡعٰصِفٰتِ عَصۡفًا ۙ﴿۲﴾ وَّالنّٰشِرٰتِ نَشۡرًا ۙ﴿۳﴾

قسم ہے اُن ہواؤں کی جو نرمی سے پے در پے بھیجی جاتی ہیں۔(1) پھر ان ہواؤں کی قسم جو طوفانی رفتار سے چلتی ہیں۔(2) اور ان ہواؤں کی قسم جو بادلوں کو اٹھا کر پھیلاتی ہیں۔(3)

فَالۡفٰرِقٰتِ فَرۡقًا ۙ﴿۴﴾ فَالۡمُلۡقِیٰتِ ذِکۡرًا ۙ﴿۵﴾ عُذۡرًا اَوۡ نُذۡرًا ۙ﴿۶﴾

پھر اُن کو پھاڑ کر جدا کرتی ہیں(4) پھر ان فرشتوں کی قسم جو وحی لے کر آتے ہیں۔(5) حجت تمام کرنے کے لیے یا ڈرانے کے لیے۔(6)

اِنَّمَا تُوۡعَدُوۡنَ لَوَاقِعٌ ؕ﴿۷﴾ فَاِذَا النُّجُوۡمُ طُمِسَتۡ ۙ﴿۸﴾ وَ اِذَا السَّمَآءُ فُرِجَتۡ ۙ﴿۹﴾

بے شک جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے وہ ضرور واقع ہونے والی ہے۔(7) پس جب ستارے بے نور کر دئے جائیں گے۔(8) اور جب آسمان پھٹ جائیں گے۔(9)

وَ اِذَا الۡجِبَالُ نُسِفَتۡ ﴿ۙ۱۰﴾ وَ اِذَا الرُّسُلُ اُقِّتَتۡ ﴿ؕ۱۱﴾

اور جب پہاڑ ریزہ ریزہ کر کے اڑا دیئے جائیں گے۔(10) اور جب سارے پیغمبرؑ ایک وقت میں جمع کر لئے جائیں۔(11)

لِاَیِّ یَوۡمٍ اُجِّلَتۡ ﴿ؕ۱۲﴾ لِیَوۡمِ الۡفَصۡلِ ﴿ۚ۱۳﴾ وَ مَاۤ اَدۡرٰىکَ مَا یَوۡمُ الۡفَصۡلِ ﴿ؕ۱۴﴾

بھلا کس دن کے لئے ان باتوں میں تاخیر کی گئی ہے۔(12) فیصلہ کے دن کے لئے۔(13) اور آپ کیا جانیں کہ فیصلہ کا دن کیا ہے؟ (14)

وَیۡلٌ یَّوۡمَئِذٍ لِّلۡمُکَذِّبِیۡنَ ﴿۱۵﴾ اَلَمۡ نُہۡلِکِ الۡاَوَّلِیۡنَ ﴿ؕ۱۶﴾ ثُمَّ نُتۡبِعُہُمُ الۡاٰخِرِیۡنَ ﴿۱۷﴾

ہلاکت ہے اس دن کے جھٹلانے والوں کیلئے۔(15) کیا ہم نے پہلے والوں کو ہلاک نہیں کیا۔(16) پھر ان کے پیچھے بھیجے گئے لوگوں کو(17)

کَذٰلِکَ نَفۡعَلُ بِالۡمُجۡرِمِیۡنَ ﴿۱۸﴾ وَیۡلٌ یَّوۡمَئِذٍ لِّلۡمُکَذِّبِیۡنَ ﴿۱۹﴾

ہم مجرموں کے ساتھ ایسا ہی سلوک کرتے ہیں۔(18) ہلاکت ہے اس دن کے جھٹلانے والوں کیلئے۔(19)

اَلَمۡ نَخۡلُقۡکُّمۡ مِّنۡ مَّآءٍ مَّہِیۡنٍ ﴿ۙ۲۰﴾ فَجَعَلۡنٰہُ فِیۡ قَرَارٍ مَّکِیۡنٍ ﴿ۙ۲۱﴾

کیا ہم نے تمہیں ایک حقیر پانی سے پیدا نہیں کیا؟(20) پھر ہم نے اس کو ایک محفوظ مقام (رحمِ مادر) میں رکھا۔(21)

اِلٰى قَدَرٍ مَّعۡلُوۡمٍ ۙ﴿۲۲﴾ فَقَدَرۡنَا ۖ فَنِعۡمَ الۡقٰدِرُوۡنَ ﴿۲۳﴾

ایک مقررہ مدت تک۔(22) پھر ہم نے (نطفہ سے تولّد تک تمام مراحل کے لئے) وقت کے اندازے مقرر کئے۔ پس ہم کیا ہی خوب اندازے مقرر کرنے والے ہیں۔(23)

وَیۡلٌ یَّوۡمَئِذٍ لِّلۡمُکَذِّبِیۡنَ ﴿۲۴﴾

ہلاکت ہے اس دن کے جھٹلانے والوں کیلئے۔(24)

اَلَمۡ نَجۡعَلِ الۡاَرۡضَ کِفَاتًا ﴿ۙ۲۵﴾ اَحۡیَآءً وَّ اَمۡوَاتًا ﴿ۙ۲۶﴾

کیا ہم نے زمین کو سمیٹ کر رکھنے والی نہیں بنایا۔(25) زندوں کو بھی اور مُردوں کو بھی۔(26)

وَّ جَعَلۡنَا فِیۡهَا رَوَاسِیَ شٰمِخٰتٍ وَّ اَسۡقَیۡنٰکُمۡ مَّآءً فُرَاتًا ﴿ؕ۲۷﴾

اور ہم نے اس میں بلند و بالا پہاڑ بنائے۔ اور تمہیں خوشگوار اور میٹھا پانی پلایا۔(27)

وَیۡلٌ یَّوۡمَئِذٍ لِّلۡمُکَذِّبِیۡنَ ﴿۲۸﴾

ہلاکت ہے اس دن کے جھٹلانے والوں کیلئے۔(28)

اِنۡطَلِقُوۡۤا اِلٰى مَا کُنۡتُمۡ بِهٖ تُکَذِّبُوۡنَ ﴿ۚ۲۹﴾ اِنۡطَلِقُوۡۤا اِلٰى ظِلٍّ ذِیۡ ثَلٰثِ شُعَبٍ ﴿ۙ۳۰﴾

(حکم ہوگا) جاؤ اس دوزخ کی طرف جسے تم جھٹلایا کرتے تھے۔(29) جاؤ اس سایہ کی طرف جس کی تین شاخیں ہیں۔(30)

لَّا ظَلِیۡلٍ وَّ لَا یُغۡنِیۡ مِنَ اللَّهَبِ ﴿ؕ۳۱﴾ اِنَّهَا تَرۡمِیۡ بِشَرَرٍ کَالۡقَصۡرِ ﴿ۚ۳۲﴾ کَاَنَّهٗ جِمٰلَتٌ صُفۡرٌ ﴿ؕ۳۳﴾

جو نہ ٹھنڈک دیتا ہے اور نہ آگ کے شعلوں سے بچاتا ہے۔(31) وہ دوزخ اونچی عمارتوں کی مانند انگارے پھینکتی ہے۔(32) گویا کہ وہ زرد رنگ کے اونٹ ہیں۔(33)

وَیۡلٌ یَّوۡمَئِذٍ لِّلۡمُکَذِّبِیۡنَ ﴿۳۴﴾

ہلاکت ہے اس دن کے جھٹلانے والوں کیلئے۔(34)

هٰذَا یَوۡمُ لَا یَنۡطِقُوۡنَ ﴿ۙ۳۵﴾ وَ لَا یُؤۡذَنُ لَهُمۡ فَیَعۡتَذِرُوۡنَ ﴿۳۶﴾

یہ وہ دن ہوگا جس میں وہ بول نہیں سکیں گے۔(35) اور نہ ہی انہیں اجازت دی جائے گی کہ معذرت کر سکیں۔(36)

وَیۡلٌ یَّوۡمَئِذٍ لِّلۡمُکَذِّبِیۡنَ ﴿۳۷﴾

ہلاکت ہے اس دن کے جھٹلانے والوں کیلئے۔(37)

هٰذَا یَوۡمُ الۡفَصۡلِ ۚ جَمَعۡنٰکُمۡ وَ الۡاَوَّلِیۡنَ ﴿۳۸﴾

یہ فیصلے کا دن ہے جس میں ہم نے تمہیں اور پہلے والوں کو جمع کر دیا ہے۔(38)

فَاِنْ كَانَ لَكُمْ كَيْدٌ فَكِيْدُوْنِ ﴿٣٩﴾

اگر تمہارے پاس دوزخ سے بچنے کے لئے کوئی تدبیر ہے تو میرے مقابلہ میں چلاؤ۔(39)

وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿٤٠﴾

ہلاکت ہے اس دن کے جھٹلانے والوں کیلئے۔(40)

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ ظِلٰلٍ وَّ عُيُوْنٍ ﴿٤١﴾ وَّ فَوَاكِهَ مِمَّا يَشْتَهُوْنَ ﴿٤٢﴾

بے شک پرہیز گار لوگ اس دن ٹھنڈے سایوں اور چشموں میں ہوں گے۔(41) اور ان پھلوں میں جن کی وہ خواہش کریں گے۔(42)

كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓــًٔا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٤٣﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٤٤﴾

(ان سے کہا جائے گا) مزے سے کھاؤ اور پیو اپنے ان اعمال کے صلے میں جو تم دنیا میں کرتے رہے ہو۔(43) بے شک ہم نیکوکاروں کو اسی طرح جزا دیتے ہیں۔(44)

وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿٤٥﴾ كُلُوْا وَتَمَتَّعُوْا قَلِيْلًا اِنَّكُمْ مُّجْرِمُوْنَ ﴿٤٦﴾

ہلاکت ہے اس دن کے جھٹلانے والوں کیلئے۔(45) (اے جھٹلانے والو) تم تھوڑے دن دنیا میں کھالو اور فائدہ اٹھالو۔ بہر حال تم لوگ مجرم ہو۔(46)

وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿٤٧﴾

ہلاکت ہے اس دن کے جھٹلانے والوں کیلئے۔(47)

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ ارْكَعُوْا لَا يَرْكَعُوْنَ ﴿٤٨﴾

اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ رکوع کرو تو وہ رکوع نہیں کرتے تھے۔(48)

عربی اسلوب میں بعض اوقات جزو بول کر کل مراد لی جاتی ہے۔ اور بعض اوقات کل بول کر جزو مراد لیا جاتا ہے۔ اس لیے ان مقامات پر پوری نماز ہی مراد ہے۔ یعنی جب ان سے نماز کی پابندی کا کہا جاتا تو ہرگز نماز ادا نہیں کرتے تھے۔

وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿٤٩﴾

ہلاکت ہے اس دن کے جھٹلانے والوں کے لئے۔(49)

فَبِاَيِّ حَدِيْثٍۭ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ ﴿٥٠﴾

آخر وہ لوگ اس قرآن کے بعد کس کلام پر ایمان لائیں گے؟(50)

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

78۔ سورہ النبأ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

میں شروع کرتا ہوں اللہ کے نام کے ساتھ جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے۔

عَمَّ یَتَسَآءَلُوۡنَ ۚ﴿۱﴾ عَنِ النَّبَاِ الۡعَظِیۡمِ ۙ﴿۲﴾ الَّذِیۡ ہُمۡ فِیۡہِ مُخۡتَلِفُوۡنَ ؕ﴿۳﴾

یہ لوگ کس چیز کے بارے میں ایک دوسرے سے سوال و جواب کررہے ہیں؟ (1) کیا اس بڑی خبر کے بارے میں۔ (2) جس کے متعلق وہ باہم اختلاف کررہے ہیں۔ (3)

کَلَّا سَیَعۡلَمُوۡنَ ۙ﴿۴﴾ ثُمَّ کَلَّا سَیَعۡلَمُوۡنَ ﴿۵﴾

یقیناً! عنقریب انہیں معلوم ہوجائے گا۔ (4) پھر بتادیں یقیناً! عنقریب انہیں معلوم ہوجائے گا۔ (5)

اَلَمۡ نَجۡعَلِ الۡاَرۡضَ مِہٰدًا ۙ﴿۶﴾ وَّ الۡجِبَالَ اَوۡتَادًا ﴿۷﴾ وَّ خَلَقۡنٰکُمۡ اَزۡوَاجًا ۙ﴿۸﴾

کیا ہم نے زمین کو بچھونا نہیں بنایا؟ (6) اور پہاڑوں کو میخیں۔ (7) اور ہم نے تمہیں جوڑا جوڑا پیدا کیا۔ (8)

وَّ جَعَلۡنَا نَوۡمَکُمۡ سُبَاتًا ۙ﴿۹﴾ وَّ جَعَلۡنَا الَّیۡلَ لِبَاسًا ۙ﴿۱۰﴾ وَّ جَعَلۡنَا النَّہَارَ مَعَاشًا ﴿۱۱﴾

اور تمہاری نیند کو راحت و آرام کا ذریعہ۔ (9) اور رات کو پردہ پوش۔ (10) اور دن کو تحصیلِ معاش کا وقت بنایا۔ (11)

وَّ بَنَیۡنَا فَوۡقَکُمۡ سَبۡعًا شِدَادًا ۙ﴿۱۲﴾ وَّ جَعَلۡنَا سِرَاجًا وَّہَّاجًا ﴿۱۳﴾

اور ہم نے تم پر سات مضبوط آسمان بنائے۔ (12) اور ہم ہی نے ایک نہایت روشن چراغ، سورج بنایا۔ (13)

وَّ اَنۡزَلۡنَا مِنَ الۡمُعۡصِرٰتِ مَآءً ثَجَّاجًا ۙ﴿۱۴﴾ لِّنُخۡرِجَ بِہٖ حَبًّا وَّ نَبَاتًا ۙ﴿۱۵﴾ وَّ جَنّٰتٍ اَلۡفَافًا ﴿۱۶﴾

اور ہم نے پانی سے لبریز بادلوں سے موسلا دھار پانی برسایا۔ (14) تاکہ ہم اس کے ذریعہ سے غلہ اور سبزی اگائیں۔ (15) اور گھنے باغات۔ (16)

اِنَّ یَوۡمَ الۡفَصۡلِ کَانَ مِیۡقَاتًا ﴿۱۷﴾ یَّوۡمَ یُنۡفَخُ فِی الصُّوۡرِ فَتَاۡتُوۡنَ اَفۡوَاجًا ﴿۱۸﴾

بے شک فیصلے کے دن (قیامت) کا ایک وقت معیّن ہے۔ (17) جس دن صور پھونکا جائے گا تو تم لوگ فوج درفوج آؤ گے۔ (18)

وَّ فُتِحَتِ السَّمَآءُ فَکَانَتۡ اَبۡوَابًا ﴿۱۹﴾ وَّ سُیِّرَتِ الۡجِبَالُ فَکَانَتۡ سَرَابًا ﴿۲۰﴾

اور آسمان کھول دیا جائے گا اور اس میں دروازے بن جائیں گے۔ (19) اور پہاڑ چلائے جائیں گے اور وہ ریت ہوجائیں گے۔ (20)

اِنَّ جَہَنَّمَ کَانَتۡ مِرۡصَادًا ﴿۲۱﴾ لِّلطّٰغِیۡنَ مَاٰبًا ﴿۲۲﴾

بے شک جہنم گھات میں ہے۔ (21) جو سرکشوں کا ٹھکانہ ہے۔ (22)

لّٰبِثِیۡنَ فِیۡہَاۤ اَحۡقَابًا ﴿ۚ۲۳﴾ لَا یَذُوۡقُوۡنَ فِیۡہَا بَرۡدًا وَّ لَا شَرَابًا ﴿۲۴﴾

وہ اس میں مدتوں تک پڑے رہیں گے۔(23) وہ اس میں نہ ٹھنڈک کا مزہ چکھیں گے اور نہ کوئی پینے کی چیز۔(24)

اِلَّا حَمِیْمًا وَّ غَسَّاقًا ﴿۲۵﴾ جَزَآءً وِّفَاقًا ﴿۲۶﴾

سوائے گرم پانی اور پیپ کے۔(25) یہ ان کے اعمال کے مطابق بدلہ ہے۔(26)

اِنَّهُمْ كَانُوْا لَا یَرْجُوْنَ حِسَابًا ﴿۲۷﴾ وَّ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا كِذَّابًا ﴿۲۸﴾

یہ لوگ روزِ حساب (قیامت) کی توقع ہی نہیں رکھتے تھے۔(27) اور یہ ہماری آیتوں کو بے دریغ جھٹلاتے تھے۔(28)

وَ كُلَّ شَیْءٍ اَحْصَیْنٰهُ كِتٰبًا ﴿۲۹﴾ فَذُوْقُوْا فَلَنْ نَّزِیْدَكُمْ اِلَّا عَذَابًا ﴿۳۰﴾

اور ہم نے ہر چیز کو ایک کتاب میں شمار کر رکھا ہے۔(29) چکھو اس کا مزہ ہم تمہارے عذاب میں اضافہ ہی کریں گے۔(30)

اِنَّ لِلْمُتَّقِیْنَ مَفَازًا ﴿۳۱﴾ حَدَآىِٕقَ وَ اَعْنَابًا ﴿۳۲﴾ وَّ كَوَاعِبَ اَتْرَابًا ﴿۳۳﴾

بے شک پرہیزگاروں کیلئے کامیابی و کامرانی ہے۔(31) یعنی باغ اور انگور ہیں۔(32) اور نوجوان ہم عمر عورتیں (حوریں)۔(33)

وَّ كَاْسًا دِهَاقًا ﴿۳۴﴾ لَا یَسْمَعُوْنَ فِیْهَا لَغْوًا وَّ لَا كِذّٰبًا ﴿۳۵﴾

اور چھلکتے ہوئے (شرابِ طہور کے) جام۔(34) وہ لوگ وہاں نہ کوئی بے ہودہ بات سنیں گے اور نہ کوئی جھوٹ۔(35)

جَزَآءً مِّنْ رَّبِّكَ عَطَآءً حِسَابًا ﴿۳۶﴾

تمہارے پروردگار کی طرف سے بطور عطیہ صلہ ہے جو کافی ہے۔(36)

رَّبِّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ مَا بَیْنَهُمَا الرَّحْمٰنِ لَا یَمْلِكُوْنَ مِنْهُ خِطَابًا ﴿۳۷﴾

وہ آسمان و زمین اور ان کے مابین کا پروردگار، رحمٰن ہے۔ جس کے سامنے کسی کو بات کرنے کا اختیار نہیں ہے(37)

یَوْمَ یَقُوْمُ الرُّوْحُ وَ الْمَلٰٓىِٕكَةُ صَفًّا ﵗ لَّا یَتَكَلَّمُوْنَ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَ قَالَ صَوَابًا ﴿۳۸﴾

جس دن روح القدس اور ملائکہ صف بستہ کھڑے ہوں گے۔ اور کوئی بات بھی نہ کر سکے گا علاوہ اس کے جسے رحمٰن اجازت دے دے۔ اور ٹھیک ٹھیک بات کرے۔(38)

ذٰلِكَ الْیَوْمُ الْحَقُّ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ مَاٰبًا ﴿۳۹﴾

یہی برحق دن ہے تو جس کا جی چاہے اپنے رب کی طرف ٹھکانا بنا لے۔(39)

اِنَّاۤ اَنْذَرْنٰكُمْ عَذَابًا قَرِیْبًا ۖۚ یَّوْمَ یَنْظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ یَدٰهُ وَ یَقُوْلُ الْكٰفِرُ یٰلَیْتَنِیْ كُنْتُ تُرٰبًا ﴿۴۰﴾

بے شک ہم نے تمہیں عنقریب آنے والے عذاب سے ڈرا دیا ہے جس دن آدمی وہ (کمائی) دیکھے گا جو اس کے ہاتھوں نے آگے بھیجی ہو گی اور کافر کہے گا کہ کاش میں مٹی ہوتا۔(40)

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

79۔ سورہ النّازعات

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

وَ النّٰزِعٰتِ غَرۡقًا ۙ﴿۱﴾ وَّ النّٰشِطٰتِ نَشۡطًا ۙ﴿۲﴾

قسم ہے ان فرشتوں کی جو سختی سے جان کھینچتے ہیں۔(1) اور قسم ہے آہستگی اور آسانی سے جان نکالنے والوں کی۔(2)

وَّ السّٰبِحٰتِ سَبۡحًا ۙ﴿۳﴾ فَالسّٰبِقٰتِ سَبۡقًا ۙ﴿۴﴾

اور قسم ہے فضاؤں کے اندر تیرنے پھرنے والوں کی۔(3) پھر قسم ہے (تعمیلِ حکم میں) ایک دوسرے پر سبقت لے جانے والوں کی۔(4)

فَالۡمُدَبِّرٰتِ اَمۡرًا ۘ﴿۵﴾

پھر قسم ہے ہر کام کا بندوبست کرنے والوں کی۔(5)

یَوۡمَ تَرۡجُفُ الرَّاجِفَۃُ ۙ﴿۶﴾ تَتۡبَعُہَا الرَّادِفَۃُ ؕ﴿۷﴾

جس دن زمین ایک سخت زلزلہ سے تھرتھرائے گی۔(6) اس کے بعد ایک اور بڑے زلزلہ سے ہلا دی جائے گی۔(7)

قُلُوۡبٌ یَّوۡمَئِذٍ وَّاجِفَۃٌ ۙ﴿۸﴾ اَبۡصَارُہَا خَاشِعَۃٌ ۘ﴿۹﴾

کچھ دل اس دن کانپ رہے ہوں گے۔(8) ان کی آنکھیں (شدتِ خوف سے) جھکی ہوئی ہوں گی۔(9)

یَقُوۡلُوۡنَ ءَاِنَّا لَمَرۡدُوۡدُوۡنَ فِی الۡحَافِرَۃِ ﴿ؕ۱۰﴾ ءَاِذَا کُنَّا عِظَامًا نَّخِرَۃً ﴿ؕ۱۱﴾

وہ (کافر لوگ) کہتے ہیں کیا ہم پہلی حالت میں واپس لائے جائیں گے؟(10) کیا جب ہم بوسیدہ ہڈیاں ہو جائیں گے؟(11)

قَالُوۡا تِلۡکَ اِذًا کَرَّۃٌ خَاسِرَۃٌ ﴿ۘ۱۲﴾ فَاِنَّمَا ہِیَ زَجۡرَۃٌ وَّاحِدَۃٌ ﴿ۙ۱۳﴾

کہتے ہیں یہ (واپسی) تو بڑے گھاٹے کی ہوگی۔(12) حالانکہ اس (واپسی) کیلئے ایک زور کی چیخ پڑے گی۔(13)

فَاِذَا ہُمۡ بِالسَّاہِرَۃِ ﴿ؕ۱۴﴾

پھر وہ کھلے ہوئے میدان (قیامت) میں موجود ہوں گے۔(14)

ہَلۡ اَتٰىکَ حَدِیۡثُ مُوۡسٰی ﴿ۘ۱۵﴾ اِذۡ نَادٰىہُ رَبُّہٗ بِالۡوَادِ الۡمُقَدَّسِ طُوًی ﴿ۚ۱۶﴾

کیا آپؐ کو موسیٰؑ کے قصہ کی خبر پہنچی ہے؟(15) جب ان کے پروردگار نے طویٰ کی مقدس وادی میں انہیں پکارا تھا۔(16)

اِذۡهَبۡ اِلٰى فِرۡعَوۡنَ اِنَّهٗ طَغٰى ﴿۱۷﴾ فَقُلۡ هَلۡ لَّكَ اِلٰٓى اَنۡ تَزَكّٰى ﴿۱۸﴾

(اور حکم دیا) کہ جاؤ فرعون کے پاس وہ سرکش ہوگیا ہے۔(17) پس اس سے کہو کیا تو چاہتا ہے کہ تیرا تزکیہ ہوجائے؟(18)

وَاَهۡدِيَكَ اِلٰى رَبِّكَ فَتَخۡشٰى ﴿۱۹﴾ فَاَرٰىهُ الۡاٰيَةَ الۡكُبۡرٰى ﴿۲۰﴾

اور میں تیرے پروردگار کی طرف تیری راہنمائی کردوں تو تُو اس سے ڈرے؟(19) پس موسیٰؑ نے اسے ایک بہت بڑی نشانی دکھائی۔(20)

فَكَذَّبَ وَعَصٰى ﴿۲۱﴾ ثُمَّ اَدۡبَرَ يَسۡعٰى ﴿۲۲﴾ فَحَشَرَ فَنَادٰى ﴿۲۳﴾

تو اس نے جھٹلایا اور نافرمانی کی۔(21) پھر وہ پلٹا (اور مخالفانہ سرگرمیوں میں) کوشاں ہوگیا۔(22) لوگوں کو جمع کیا اور پکار کر کہا۔(23)

فَقَالَ اَنَا رَبُّكُمُ الۡاَعۡلٰى ﴿۲۴﴾ فَاَخَذَهُ اللّٰهُ نَكَالَ الۡاٰخِرَةِ وَالۡاُوۡلٰى ﴿۲۵﴾

کہ میں تمہارا سب سے بڑا پروردگار ہوں۔(24) پس اللہ نے اسے دنیا اور آخرت کے (دوہرے) عذاب میں پکڑا۔(25)

اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَعِبۡرَةً لِّمَنۡ يَّخۡشٰى ﴿۲۶﴾

بے شک اس قصہ میں بڑی عبرت ہے ہر اس شخص کیلئے جو (اللہ سے) ڈرے۔(26)

ءَاَنۡتُمۡ اَشَدُّ خَلۡقًا اَمِ السَّمَآءُ ؕ بَنٰٮهَا ﴿۲۷﴾

کیا تم لوگوں کا پیدا کرنا زیادہ مشکل ہے؟ یا آسمان کا؟ اللہ نے اس کو بنایا۔(27)

رَفَعَ سَمۡكَهَا فَسَوّٰٮهَا ﴿۲۸﴾ وَاَغۡطَشَ لَيۡلَهَا وَاَخۡرَجَ ضُحٰٮهَا ﴿۲۹﴾

اور اس کی چھت کو بلند کیا پھر اس کو درست کیا۔(28) اور اس کی رات کو تاریک بنایا اور اس کے دن کو روشن نکالا۔(29)

وَالۡاَرۡضَ بَعۡدَ ذٰلِكَ دَحٰٮهَا ﴿۳۰﴾ اَخۡرَجَ مِنۡهَا مَآءَهَا وَمَرۡعٰٮهَا ﴿۳۱﴾

اور اس کے بعد زمین کو ہموار بچھا دیا۔(30) اس میں سے پانی اور چارہ نکالا۔(31)

وَالۡجِبَالَ اَرۡسٰٮهَا ﴿۳۲﴾ مَتَاعًا لَّكُمۡ وَلِاَنۡعَامِكُمۡ ﴿۳۳﴾

اور پہاڑوں کو مضبوط گاڑھ دیا۔(32) یہ سب تمہارے اور تمہارے جانوروں کے فائدے کے لئے ہیں۔(33)

فَاِذَا جَآءَتِ الطَّآمَّةُ الۡكُبۡرٰى ﴿۳۴﴾ يَوۡمَ يَتَذَكَّرُ الۡاِنۡسَانُ مَا سَعٰى ﴿۳۵﴾

پس جب وہ بڑی آفت (قیامت) آجائے گی۔(34) جس دن انسان اپنے کیے ہوئے کاموں کو یاد کرے گا۔(35)

وَبُرِّزَتِ الۡجَحِيۡمُ لِمَنۡ يَّرٰى ﴿۳۶﴾

اور ہر دیکھنے والے کے سامنے جہنم ظاہر کی جائے گی۔(36)

فَاَمَّا مَنۡ طَغٰى ﴿۳۷﴾ وَاٰثَرَ الۡحَيٰوةَ الدُّنۡيَا ﴿۳۸﴾

تو وہ جس نے سرکشی کی۔(37) اور دنیا کی زندگی کو ترجیح دی۔(38)

یہاں یہ واضح رہے کہ دنیاوی زندگی کو آخرت پر ترجیح دینے کا لازمی نتیجہ سرکشی ہی ہوتا ہے۔

فَاِنَّ الْجَحِيْمَ هِيَ الْمَاْوٰى ؁

تو بیشک جہنم ہی اس کا ٹھکانا ہے۔(39)

وَ اَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَ نَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ؀ فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى ؁

اور وہ جو اپنے رب کے حضور کھڑا ہونے سے ڈر گیا۔اور نفس کو ناجائز خواہشات سے روکا۔(40) تو بیشک جنت ہی اس کا ٹھکانا ہے۔(41)

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰىهَا ؂

یہ لوگ آپؐ سے سوال کرتے ہیں کہ قیامت کب برپا ہوگی۔(42)

فِيْمَ اَنْتَ مِنْ ذِكْرٰىهَا ؃ اِلٰى رَبِّكَ مُنْتَهٰىهَا ؄

آپ کو اس کے بیان کرنے سے کیا تعلق؟(43) اس کا درست علم تو اللہ کو ہی معلوم ہے۔(44)

اِنَّمَاۤ اَنْتَ مُنْذِرُ مَنْ يَّخْشٰىهَا ؅

آپؐ تو بس ڈرانے والے ہیں اس شخص کو جو اس سے ڈرے۔(45)

كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوْۤا اِلَّا عَشِيَّةً اَوْ ضُحٰىهَا ؆

جس دن یہ لوگ قیامت کو دیکھیں گے تو انہیں ایسا محسوس ہوگا کہ وہ دنیا میں نہیں ٹھہرے تھے۔مگر ایک شام یا ایک صبح۔(46)

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

80۔ سورہ عبس

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

میں شروع کرتا ہوں اللہ کے نام کے ساتھ، جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے۔

عَبَسَ وَ تَوَلّٰۤی ﴿۱﴾ اَنۡ جَآءَہُ الۡاَعۡمٰی ﴿۲﴾

نبی کریمؐ کو ناگوار گزرا اور آپؐ نے منہ پھیر لیا۔(1) کہ ان کے پاس ایک نابینا آ گیا ہے۔(2)

وَ مَا یُدۡرِیۡکَ لَعَلَّہٗ یَزَّکّٰۤی ﴿۳﴾ اَوۡ یَذَّکَّرُ فَتَنۡفَعَہُ الذِّکۡرٰی ﴿۴﴾

اور تمہیں کیا معلوم شاید وہ گمراہی چھوڑ کر ہدایت یافتہ ہو جاتا۔(3) یا نصیحت حاصل کرتا اور نصیحت اسے فائدہ پہنچاتی۔(4)

اَمَّا مَنِ اسۡتَغۡنٰی ﴿۵﴾ فَاَنۡتَ لَہٗ تَصَدّٰی ﴿۶﴾

جو شخص بے پروائی کرتا ہے۔(5) اس کی طرف تو تم توجہ کرتے ہو۔(6)

وَ مَا عَلَیۡکَ اَلَّا یَزَّکّٰی ﴿۷﴾ وَ اَمَّا مَنۡ جَآءَکَ یَسۡعٰی ﴿۸﴾

حالانکہ تم پر کوئی الزام نہیں اگر وہ ہدایت حاصل نہیں کرتا۔(7) اور جو تمہارے پاس دوڑتا ہوا (شوق سے) آتا ہے۔(8)

وَ ہُوَ یَخۡشٰی ﴿۹﴾ فَاَنۡتَ عَنۡہُ تَلَہّٰی ﴿۱۰﴾

اور اللہ سے ڈرتا ہے۔(9) تو تم اس سے بے رُخی برتتے ہو۔(10)

کَلَّاۤ اِنَّہَا تَذۡکِرَۃٌ ﴿۱۱﴾ فَمَنۡ شَآءَ ذَکَرَہٗ ﴿۱۲﴾

یقیناً! یہ قرآن تو ایک نصیحت ہے۔(11) جو چاہے اسے قبول کرے۔(12)

فِیۡ صُحُفٍ مُّکَرَّمَۃٍ ﴿۱۳﴾ مَّرۡفُوۡعَۃٍ مُّطَہَّرَۃٍۭ ﴿۱۴﴾

یہ (قرآن) ان صحیفوں میں درج ہے جو مکرم ہیں۔(13) بلند مرتبہ اور پاکیزہ ہیں۔(14)

بِاَیۡدِیۡ سَفَرَۃٍ ﴿۱۵﴾ کِرَامٍۭ بَرَرَۃٍ ﴿۱۶﴾

جو ایسے کاتبوں کے ہاتھوں سے لکھے ہوئے ہیں۔(15) جو معزز اور نیکوکار ہیں۔(16)

قُتِلَ الۡاِنۡسَانُ مَاۤ اَکۡفَرَہٗ ﴿۱۷﴾ مِنۡ اَیِّ شَیۡءٍ خَلَقَہٗ ﴿۱۸﴾

غارت ہو (منکر) انسان، یہ کتنا بڑا ناشکرا ہے؟(17) اللہ نے اسے کس چیز سے پیدا کیا ہے؟(18)

مِنۡ نُّطۡفَۃٍ ؕ خَلَقَہٗ فَقَدَّرَہٗ ﴿۱۹﴾ ثُمَّ السَّبِیۡلَ یَسَّرَہٗ ﴿۲۰﴾

نطفہ سے اسے پیدا کیا ہے اور پھر اس کے اعضاء کا کام مقرر کیا ہے۔(19) پھر زندگی کا راستہ اس کے لئے آسان کر دیا۔(20)

ثُمَّ اَمَاتَهٗ فَاَقْبَرَهٗ ۝٢١ ثُمَّ اِذَا شَآءَ اَنْشَرَهٗ ۝٢٢

پھراس کوموت دی، پھر اسے قبر میں پہنچایا۔(21) پھر جب چاہے گا اسے دوبارہ زندہ کردے گا۔(22)

كَلَّا لَمَّا يَقْضِ مَآ اَمَرَهٗ ۝٢٣ فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ اِلٰى طَعَامِهٖٓ ۝٢٤

بالکل نہیں! اس نے اسے پورا نہ کیا جس کا (اللہ نے) اسے حکم دیا تھا۔(23) انسان کو چاہیے کہ وہ اپنی غذا کی طرف دیکھے۔(24)

اَنَّا صَبَبْنَا الْمَآءَ صَبًّا ۝٢٥ ثُمَّ شَقَقْنَا الْاَرْضَ شَقًّا ۝٢٦

ہم نے اچھی طرح خوب پانی برسایا۔(25) پھر ہم نے زمین کو اچھی طرح سے پھاڑا۔(26)

فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا حَبًّا ۝٢٧ وَّعِنَبًا وَّقَضْبًا ۝٢٨ وَّزَيْتُوْنًا وَّنَخْلًا ۝٢٩

پھر ہم نے اس میں غلے۔(27) اور انگور اور ترکاریاں اگائیں۔(28) اور زیتون اور کھجوریں۔(29)

وَّحَدَآئِقَ غُلْبًا ۝٣٠ وَّفَاكِهَةً وَّاَبًّا ۝٣١ مَّتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ ۝٣٢

اور گھنے باغ۔(30) اور پھل اور چارا۔(31) جو تمہارے اور تمہارے مویشوں کیلئے سامانِ زندگی کے طور پر ہے۔(32)

فَاِذَا جَآءَتِ الصَّآخَّةُ ۝٣٣ يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِيْهِ ۝٣٤

پس جب کانوں کو پھاڑ دینے والی آواز آجائے گی۔(33) تو اس دن آدمی اپنے بھائی سے بھاگے گا۔(34)

وَاُمِّهٖ وَاَبِيْهِ ۝٣٥ وَصَاحِبَتِهٖ وَبَنِيْهِ ۝٣٦

اور اپنی ماں اور اپنے باپ سے۔(35) اور اپنی بیوی اور اپنے بیٹوں سے بھی بھاگے گا۔(36)

لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَاْنٌ يُّغْنِيْهِ ۝٣٧

اس دن ان میں ہر شخص کا یہ عالم ہوگا جو اسے سب سے بے پروا کردے گا۔(37)

وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ ۝٣٨ ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ ۝٣٩

کچھ چہرے اس دن روشن ہوں گے۔(38) خنداں وشاداں اور خوش وخرم ہوں گے۔(39)

وَوُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ ۝٤٠ تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ ۝٤١

اور کچھ چہرے ایسے ہوں گے جن پر گرد وغبار پڑی ہوئی ہوگی۔(40) اور ان پر سیاہی چھائی ہوگی۔(41)

اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ ۝٤٢

اور یہی لوگ کافر و فاجر ہوں گے۔(42)

81۔ سورہ التکویر

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

میں شروع کرتا ہوں اللہ کے نام کے ساتھ جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے۔

اِذَا الشَّمۡسُ کُوِّرَتۡ ۪ۙ﴿۱﴾ وَ اِذَا النُّجُوۡمُ انۡکَدَرَتۡ ۪ۙ﴿۲﴾ وَ اِذَا الۡجِبَالُ سُیِّرَتۡ ۪ۙ﴿۳﴾

جب سورج کی بساط لپیٹ دی جائے گی۔(1) اور ستارے بکھر کر بے نور ہو جائیں گے۔(2) اور جب پہاڑ چلا دیئے جائیں گے۔(3)

وَ اِذَا الۡعِشَارُ عُطِّلَتۡ ۪ۙ﴿۴﴾ وَ اِذَا الۡوُحُوۡشُ حُشِرَتۡ ۪ۙ﴿۵﴾ وَ اِذَا الۡبِحَارُ سُجِّرَتۡ ۪ۙ﴿۶﴾

اور جب حاملہ اونٹنیاں آوارہ پھریں گی(4) اور جب وحشی جانور اکٹھے کر دیئے جائیں گے۔(5) اور جب سمندر بھڑکا دیئے جائیں گے۔(6)

وَ اِذَا النُّفُوۡسُ زُوِّجَتۡ ۪ۙ﴿۷﴾ وَ اِذَا الۡمَوۡءٗدَۃُ سُئِلَتۡ ۪ۙ﴿۸﴾ بِاَیِّ ذَنۡۢبٍ قُتِلَتۡ ۚ﴿۹﴾

اور جب روحیں بدن سے ملا دی جائیں گی۔(7) اور جب زندہ درگور کی ہوئی لڑکی سے پوچھا جائے گا۔(8) کہ وہ کس گناہ پر قتل کی گئی؟(9)

وَ اِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتۡ ۪ۙ﴿۱۰﴾ وَ اِذَا السَّمَآءُ کُشِطَتۡ ۪ۙ﴿۱۱﴾ وَ اِذَا الۡجَحِیۡمُ سُعِّرَتۡ ۪ۙ﴿۱۲﴾

اور جب اعمال نامے کھولے جائیں گے۔(10) اور جب آسمان کھول دیا جائے گا۔(11) اور جب دوزخ بھڑکا دی جائے گی۔(12)

وَ اِذَا الۡجَنَّۃُ اُزۡلِفَتۡ ۪ۙ﴿۱۳﴾ عَلِمَتۡ نَفۡسٌ مَّاۤ اَحۡضَرَتۡ ؕ﴿۱۴﴾

اور جب جنت قریب لائی جائے گی۔(13) تب ہر شخص کو معلوم ہو جائے گا کہ اس نے کیا لا کر پیش کیا ہے۔(14)

فَلَاۤ اُقۡسِمُ بِالۡخُنَّسِ ﴿ۙ۱۵﴾ الۡجَوَارِ الۡکُنَّسِ ﴿ۙ۱۶﴾

میں قسم کھاتا ہوں پیچھے ہٹنے والے۔(15) سیدھے چلنے اور چھپ جانے والے ستاروں کی۔(16)

وَ الَّیۡلِ اِذَا عَسۡعَسَ ﴿ۙ۱۷﴾ وَ الصُّبۡحِ اِذَا تَنَفَّسَ ﴿ۙ۱۸﴾

اور قسم کھاتا ہوں رات کی جب وہ جانے لگے۔(17) اور صبح کی قسم جب اس کی روشنی آنے لگے۔(18)

اِنَّہٗ لَقَوۡلُ رَسُوۡلٍ کَرِیۡمٍ ﴿ۙ۱۹﴾ ذِیۡ قُوَّۃٍ عِنۡدَ ذِی الۡعَرۡشِ مَکِیۡنٍ ﴿ۙ۲۰﴾

بے شک یہ قرآن ایک معزز رسول (جبریلؑ) کا لایا ہوا ہے۔(19) جو قوت والا ہے اور مالکِ عرش کے نزدیک بلند مرتبہ ہے۔(20)

مُّطَاعٍ ثَمَّ اَمِیْنٍ ﴿۲۱﴾ وَ مَا صَاحِبُكُمْ بِمَجْنُوْنٍ ﴿۲۲﴾

سردار ہے اور پھر وہ امانتدار بھی ہے۔(21) اور تمہارا ساتھی (پیغمبر اسلامؐ) دیوانہ نہیں ہے۔(22)

وَ لَقَدْ رَاٰهُ بِالْاُفُقِ الْمُبِیْنِ ﴿۲۳﴾ وَ مَا هُوَ عَلَى الْغَیْبِ بِضَنِیْنٍ ﴿۲۴﴾

اور اس (پیغمبرؐ) نے اس (جبریلؑ) کو کھلے کنارے پر دیکھا ہے۔(23) اور وہ غیب (وحی) کی باتوں کے معاملہ میں بخیل نہیں ہے۔(24)

وَ مَا هُوَ بِقَوْلِ شَیْطٰنٍ رَّجِیْمٍ ﴿۲۵﴾ فَاَیْنَ تَذْهَبُوْنَ ﴿۲۶﴾

اور وہ کسی شیطان مردود کا قول نہیں ہے۔(25) پس تم کہاں چلے جا رہے ہو؟(26)

اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ ﴿۲۷﴾ لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ اَنْ یَّسْتَقِیْمَ ﴿۲۸﴾

یہ قرآن تو جہان بھر کے لیے نصیحت ہی نصیحت ہے۔(27) اس کے لیے جو تم میں سے سیدھے راستہ پر چلنا چاہے۔(28)

وَ مَا تَشَآءُوْنَ اِلَّاۤ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۲۹﴾

اور تم وہی چاہو جو اللہ رب العلمین چاہتا ہے۔(29)

یہاں علماء نے ترجمہ کیا ہے کہ تم کچھ چاہ نہیں سکتے مگر وہی جو اللہ چاہتا ہے۔ اس طرح سے عقیدہ جبر کو تقویت ملتی ہے۔ حالانکہ انسان اختیار و ارادہ کا حامل ہے اور اسی وجہ سے گناہ اور ثواب کا حقدار ٹھہرتا ہے۔ قرآن کے بے شمار مقامات سے یہ واضح ہے مثلاً وَقُلِ الْحَقُّ مِن رَّبِّكُمْ فَمَن شَاءَ فَلْيُؤْمِن وَمَن شَاءَ فَلْيَكْفُرْ ۔ (سورہ الکھف، آیت 49) صاف کہہ دو کہ یہ حق ہے تمہارے رب کی طرف سے، اب جس کا جی چاہے مان لے اور جس کا جی چاہے انکار کر دے۔

اس سے پہلی آیت میں اللہ فرما رہے ہیں کہ جو چاہے سیدھے راستہ کا انتخاب کر لے۔

اب اگر یہ سمجھا جائے کہ انسان تو کچھ چاہ ہی نہیں سکتا جب تک اللہ نہ چاہے۔ تو پھر انسان کو کسی بھی قسم کی جزا اور سزا کا عمل بے معنی ہو جاتا ہے۔ اس لیے اس آیت میں ہم یہ اللہ کی طرف سے نصیحت سمجھیں گے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں سمجھا رہے ہیں کہ اگر تم وہی چاہو گے جو اللہ چاہتا ہے تو تمہاری دنیا اور آخرت دونوں میں کامیابی یقینی ہے۔

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

82۔ سورہ انفطار

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

میں شروع کرتا ہوں اللہ کے نام کے ساتھ جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے۔

اِذَا السَّمَآءُ انۡفَطَرَتۡ ۙ﴿۱﴾ وَ اِذَا الۡکَوَاکِبُ انۡتَثَرَتۡ ۙ﴿۲﴾

اور جب آسمان پھٹ جائے گا۔(1) اور جب ستارے بکھر جائیں گے۔(2)

وَ اِذَا الۡبِحَارُ فُجِّرَتۡ ۙ﴿۳﴾ وَ اِذَا الۡقُبُوۡرُ بُعۡثِرَتۡ ۙ﴿۴﴾

اور جب سمندر ابل پڑیں گے۔(3) اور جب قبریں اکھاڑ دی جائیں گی۔(4)

عَلِمَتۡ نَفۡسٌ مَّا قَدَّمَتۡ وَ اَخَّرَتۡ ؕ﴿۵﴾

تب ہر شخص کو معلوم ہو جائے گا کہ اس نے آگے کیا بھیجا ہے اور پیچھے کیا چھوڑا ہے؟(5)

یٰۤاَیُّہَا الۡاِنۡسَانُ مَا غَرَّکَ بِرَبِّکَ الۡکَرِیۡمِ ۙ﴿۶﴾

اے انسان تجھے کس چیز نے اپنے کریم رب کے بارے میں دھوکے میں ڈال رکھا ہے؟(6)

الَّذِیۡ خَلَقَکَ فَسَوّٰىکَ فَعَدَلَکَ ۙ﴿۷﴾ فِیۡۤ اَیِّ صُوۡرَۃٍ مَّا شَآءَ رَکَّبَکَ ؕ﴿۸﴾

جس نے تجھے پیدا کیا، پھر تیرے اعضاء کو درست بنایا، اور پھر تجھے متناسب بنایا۔(7) جس شکل میں چاہا تجھے ترتیب دے دیا۔(8)

کَلَّا بَلۡ تُکَذِّبُوۡنَ بِالدِّیۡنِ ۙ﴿۹﴾

یقیناً تم جزا و سزا کے دن کو جھٹلاتے ہو۔(9)

وَ اِنَّ عَلَیۡکُمۡ لَحٰفِظِیۡنَ ۙ﴿۱۰﴾ کِرَامًا کَاتِبِیۡنَ ۙ﴿۱۱﴾ یَعۡلَمُوۡنَ مَا تَفۡعَلُوۡنَ ﴿۱۲﴾

حالانکہ تم پر نگران (ملائکہ) مقرر ہیں۔(10) معزز لکھنے والے۔(11) وہ جانتے ہیں جو کچھ تم کرتے ہو۔(12)

اِنَّ الۡاَبۡرَارَ لَفِیۡ نَعِیۡمٍ ﴿ۚ۱۳﴾ وَ اِنَّ الۡفُجَّارَ لَفِیۡ جَحِیۡمٍ ﴿ۚۖ۱۴﴾

بے شک نیکوکار لوگ عیش و آرام میں ہوں گے۔(13) اور بدکار لوگ دوزخ میں ہوں گے۔(14)

يَّصْلَوْنَهَا يَوْمَ الدِّيْنِ ﴿١٥﴾ وَمَا هُمْ عَنْهَا بِغَآئِبِيْنَ ﴿١٦﴾

وہ روزِ جزا اسی میں جھونک دیئے جائیں گے۔(15) اور وہ اس سے بچ کر نہ جا سکیں گے۔(16)

وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ ﴿١٧﴾ ثُمَّ مَآ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ ﴿١٨﴾

تمہیں کیا معلوم کہ وہ جزاوسزا کا دن کیا ہے؟(17) پھر سنو! تمہیں کیا معلوم کہ جزاوسزا والا دن کیا ہے؟(18)

يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْئًا ؕ وَالْاَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ ﴿١٩﴾

جس دن کوئی کسی دوسرے کے کام نہ آ سکے گا۔ اور اس دن اللہ ہی کا حکم ہوگا۔(19)

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

83۔ سورہ المطفّفین

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

میں شروع کرتا ہوں اللہ کے نام کے ساتھ جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے۔

وَیۡلٌ لِّلۡمُطَفِّفِیۡنَ ۙ﴿۱﴾

ہلاکت ہے ناپ تول میں کمی کرنے والوں کے لئے۔(1)

الَّذِیۡنَ اِذَا اکۡتَالُوۡا عَلَی النَّاسِ یَسۡتَوۡفُوۡنَ ۫﴿۲﴾ وَ اِذَا کَالُوۡہُمۡ اَوۡ وَّ زَنُوۡہُمۡ یُخۡسِرُوۡنَ ؕ﴿۳﴾

جب وہ اپنے لئے لوگوں سے ناپ کرلیں تو پورا لیتے ہیں۔(2) اور جب لوگوں کو ناپ کر یا تول کر دیتے ہیں تو انہیں کم دیتے ہیں۔(3)

اَلَا یَظُنُّ اُولٰٓئِکَ اَنَّہُمۡ مَّبۡعُوۡثُوۡنَ ۙ﴿۴﴾ لِیَوۡمٍ عَظِیۡمٍ ۙ﴿۵﴾

کیا یہ لوگ خیال نہیں کرتے کہ وہ دوبارہ زندہ کرکے اٹھائے جائیں گے۔(4) ایک بڑے سخت دن کیلئے۔(5)

یَّوۡمَ یَقُوۡمُ النَّاسُ لِرَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ؕ﴿۶﴾

جس دن تمام لوگ رب العالمین کی بارگاہ میں پیشی کیلئے کھڑے ہوں گے۔(6)

کَلَّاۤ اِنَّ کِتٰبَ الۡفُجَّارِ لَفِیۡ سِجِّیۡنٍ ؕ﴿۷﴾ وَ مَاۤ اَدۡرٰىکَ مَا سِجِّیۡنٌ ؕ﴿۸﴾

یقیناً! بدکاروں کا نامۂ اعمال سجین (قید خانہ کے دفتر) میں ہے۔(7) تمہیں کیا معلوم کہ سجین کیا ہے؟(8)

کِتٰبٌ مَّرۡقُوۡمٌ ؕ﴿۹﴾ وَیۡلٌ یَّوۡمَئِذٍ لِّلۡمُکَذِّبِیۡنَ ۙ﴿۱۰﴾

یہ ایک لکھی ہوئی کتاب ہے (جس میں بدکاروں کے عمل درج ہیں)۔(9) ہلاکت ہے اس دن جھٹلانے والوں کیلئے۔(10)

الَّذِیۡنَ یُکَذِّبُوۡنَ بِیَوۡمِ الدِّیۡنِ ؕ﴿۱۱﴾ وَ مَا یُکَذِّبُ بِہٖۤ اِلَّا کُلُّ مُعۡتَدٍ اَثِیۡمٍ ﴿ۙ۱۲﴾

جو جزا و سزا کے دن (قیامت) کو جھٹلاتے ہیں۔(11) اور اس دن کو نہیں جھٹلاتا مگر وہ شخص جو حد سے گزرنے والا اور گنہگار رہے۔(12)

اِذَا تُتۡلٰی عَلَیۡہِ اٰیٰتُنَا قَالَ اَسَاطِیۡرُ الۡاَوَّلِیۡنَ ﴿ؕ۱۳﴾

کہ جب اس کے سامنے ہماری آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو وہ کہتا ہے کہ یہ تو پہلے زمانے والوں کے افسانے ہیں۔(13)

كَلَّا بَلْ ۜ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۱۴﴾

اصل بات یہ ہے کہ ان کے دلوں پر ان کے اعمال کا زَنگ چڑھ گیا ہے جو وہ کرتے ہیں۔(14)

كَلَّآ اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ ﴿۱۵﴾

یقیناً یہ لوگ اس دن اپنے پروردگار کی رحمت سے محروم رہیں گے۔(15)

ثُمَّ اِنَّهُمْ لَصَالُوا الْجَحِيْمِ ﴿۱۶﴾ ثُمَّ يُقَالُ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿۱۷﴾

پھر یہ لوگ جہنم میں ڈالے جائیں گے۔(16) پھر ان سے کہا جائے گا کہ یہی وہ جہنم ہے جس کو تم جھٹلاتے تھے۔(17)

كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ الْاَبْرَارِ لَفِيْ عِلِّيِّيْنَ ﴿۱۸﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا عِلِّيُّوْنَ ﴿۱۹﴾

یقیناً نیکوکاروں کا نامۂ اعمال علیین (بلند مرتبہ لوگوں کے دفتر) میں ہے۔(18) اور تمہیں کیا معلوم کہ علّیّین کیا ہے؟(19)

كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ﴿۲۰﴾ يَّشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿۲۱﴾

وہ ایک لکھی ہوئی کتاب ہے (جس میں نیکوکاروں کے عمل درج ہیں)۔(20) جس کی نگرانی مقرب فرشتے کرتے ہیں۔(21)

اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ ﴿۲۲﴾ عَلَى الْاَرَآئِكِ يَنْظُرُوْنَ ﴿۲۳﴾

بے شک نیکوکار لوگ عیش و آرام میں ہوں گے۔(22) اونچے تختوں پر بیٹھ کر دیکھ رہے ہونگے (نظارے کر رہے ہوں گے)۔(23)

تَعْرِفُ فِيْ وُجُوْهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِيْمِ ﴿۲۴﴾ يُسْقَوْنَ مِنْ رَّحِيْقٍ مَّخْتُوْمٍ ﴿۲۵﴾

تم ان کے چہروں پر راحت و آرام کی شادابی محسوس کرو گے۔(24) انہیں سر بمہر عمدہ شراب پلائی جائے گی۔(25)

خِتٰمُهٗ مِسْكٌ ۭ وَفِيْ ذٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ ﴿۲۶﴾

جس پر مشک کی مہر ہوگی۔ اس کی طرف سبقت لے جانے والوں کو سبقت اور رغبت کرنی چاہیے۔(26)

وَمِزَاجُهٗ مِنْ تَسْنِيْمٍ ﴿۲۷﴾ عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿۲۸﴾

اور اس (شراب میں) تسنیم کی آمیزش ہوگی۔(27) یہ وہ چشمہ ہے جس سے مقرب لوگ پئیں گے۔(28)

اِنَّ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا كَانُوْا مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَضْحَكُوْنَ ﴿۲۹﴾ وَاِذَا مَرُّوْا بِهِمْ يَتَغَامَزُوْنَ ﴿۳۰﴾

بے شک جو مجرم لوگ تھے وہ دنیا میں اہل ایمان پر ہنستے تھے۔(29) جب ان کے پاس سے گزرتے تھے تو آپس میں حقارت آمیز اشارے کرتے۔(30)

وَاِذَا انْقَلَبُوْٓا اِلٰٓى اَهْلِهِمُ انْقَلَبُوْا فَكِهِيْنَ ﴿۳۱﴾ وَاِذَا رَاَوْهُمْ قَالُوْٓا اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَضَآلُّوْنَ ﴿۳۲﴾

اور جب اپنے گھر والوں کی طرف لوٹتے تھے تو اتراتے ہوئے لوٹتے تھے۔(31) اور جب اہل ایمان کو دیکھتے تھے تو کہتے تھے کہ یہ بھٹکے ہوئے لوگ ہیں۔(32)

وَ مَآ اُرۡسِلُوۡا عَلَيۡهِمۡ حٰفِظِيۡنَ ؕ۝۳۳

حالانکہ وہ ان پر نگران بنا کر نہیں بھیجے گئے تھے۔(33)

فَالۡيَوۡمَ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا مِنَ الۡكُفَّارِ يَضۡحَكُوۡنَ ۙ۝۳۴ عَلَى الۡاَرَآئِكِ ۙ يَنۡظُرُوۡنَ ؕ۝۳۵

تو آج مومن کافروں پر ہنسیں گے۔(34) اور تختوں پر بیٹھے ہوئے ان کا حال دیکھ رہے ہوں گے۔(35)

هَلۡ ثُوِّبَ الۡكُفَّارُ مَا كَانُوۡا يَفۡعَلُوۡنَ ۝۳۶

کیا مل گیا کافروں کو اُن حرکتوں کا بدلہ جو وہ کیا کرتے تھے؟(36)

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

84۔ سورہ انشقاق

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

میں شروع کرتا ہوں اللہ کے نام کے ساتھ جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے۔

اِذَا السَّمَآءُ انۡشَقَّتۡ ۙ﴿۱﴾ وَ اَذِنَتۡ لِرَبِّہَا وَ حُقَّتۡ ۙ﴿۲﴾

اور جب آسمان پھٹ جائے گا۔(1) اور وہ اپنے پروردگار کا حکم بجالائے گا۔اور اس پر لازم بھی یہی ہے۔(2)

وَ اِذَا الۡاَرۡضُ مُدَّتۡ ۙ﴿۳﴾ وَ اَلۡقَتۡ مَا فِیۡہَا وَ تَخَلَّتۡ ۙ﴿۴﴾ وَ اَذِنَتۡ لِرَبِّہَا وَ حُقَّتۡ ؕ﴿۵﴾

اور جب زمین پھیلا دی جائے گی۔(3) اور جو کچھ اس کے اندر ہے وہ اسے باہر پھینک دے گی اور خالی ہوجائے گی۔(4) اور اپنے پروردگار کا حکم بجالائے گی۔اور اس پر لازم بھی یہی ہے۔(5)

یٰۤاَیُّہَا الۡاِنۡسَانُ اِنَّکَ کَادِحٌ اِلٰی رَبِّکَ کَدۡحًا فَمُلٰقِیۡہِ ۚ﴿۶﴾

اے انسان! تو اپنے رب تک پہنچنے میں سخت مشقتیں برداشت کرتا ہے۔بالآخر تجھے اس سے جا ملنا ہے۔(6)

فَاَمَّا مَنۡ اُوۡتِیَ کِتٰبَہٗ بِیَمِیۡنِہٖ ۙ﴿۷﴾ فَسَوۡفَ یُحَاسَبُ حِسَابًا یَّسِیۡرًا ۙ﴿۸﴾

پس جس کا اعمال نامہ اس کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا۔(7) تو اس سے آسان حساب لیا جائے گا۔(8)

وَّ یَنۡقَلِبُ اِلٰۤی اَہۡلِہٖ مَسۡرُوۡرًا ؕ﴿۹﴾

اور وہ اپنے گھر والوں کی طرف خوش وخرم لوٹے گا۔(9)

وَ اَمَّا مَنۡ اُوۡتِیَ کِتٰبَہٗ وَرَآءَ ظَہۡرِہٖ ﴿ۙ۱۰﴾ فَسَوۡفَ یَدۡعُوۡا ثُبُوۡرًا ﴿ۙ۱۱﴾

اور البتہ وہ شخص جس کا اعمال نامہ اس کی پیٹھ کے پیچھے سے دیا جائے گا۔(10) تو وہ عنقریب موت کو پکارے گا۔(11)

وَّ یَصۡلٰی سَعِیۡرًا ﴿ؕ۱۲﴾ اِنَّہٗ کَانَ فِیۡۤ اَہۡلِہٖ مَسۡرُوۡرًا ﴿ؕ۱۳﴾

اور وہ دوزخ کی بھڑکتی ہوئی آگ میں داخل ہوگا۔(12) بیشک وہ اپنے اہل خانہ میں ہی مگن رہتا تھا۔(13)

اِنَّهٗ ظَنَّ اَنۡ لَّنۡ يَّحُوۡرَ ۞ بَلٰٓى ۛۚ اِنَّ رَبَّهٗ كَانَ بِهٖ بَصِيۡرًا ۞

اس کا خیال تھا کہ وہ کبھی اللہ کے پاس لوٹ کر نہیں جائے گا۔(14) کیوں نہیں! بے شک اس کا پروردگار اسے خوب دیکھ رہا تھا۔(15)

فَلَاۤ اُقۡسِمُ بِالشَّفَقِ ۞ وَالَّيۡلِ وَمَا وَسَقَ ۞

تو مجھے قسم ہے شام کے اجالے کی۔(16) اور رات کی، اور ان چیزوں کی جن کو رات سمیٹ لیتی ہے۔(17)

وَالۡقَمَرِ اِذَا اتَّسَقَ ۞ لَتَرۡكَبُنَّ طَبَقًا عَنۡ طَبَقٍ ۞

اور چاند کی قسم جب وہ پورا ہو جائے۔(18) تمہیں یونہی زینہ بہ زینہ چڑھنا ہے (اور ایک ایک منزل طے کرنی ہے)۔(19)

فَمَا لَهُمۡ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ ۞ وَاِذَا قُرِئَ عَلَيۡهِمُ الۡقُرۡاٰنُ لَا يَسۡجُدُوۡنَ ۞

تو انہیں کیا ہو گیا ہے کہ ایمان نہیں لاتے؟(20) اور جب ان کے سامنے قرآن پڑھا جاتا ہے تو یہ سجدہ نہیں کرتے؟(21)

بَلِ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا يُكَذِّبُوۡنَ ۞ وَاللّٰهُ اَعۡلَمُ بِمَا يُوۡعُوۡنَ ۞

بلکہ کافر لوگ تو الٹا اسے جھٹلاتے ہیں۔(22) اور اللہ بہتر جانتا ہے جو کچھ وہ جمع کر رہے ہیں۔(23)

فَبَشِّرۡهُمۡ بِعَذَابٍ اَلِيۡمٍ ۞

آپؐ انہیں دردناک عذاب کی بشارت دے دیجئے۔(24)

اِلَّا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمۡ اَجۡرٌ غَيۡرُ مَمۡنُوۡنٍ ۞

ہاں البتہ جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال کئے، ان کیلئے کبھی ختم نہ ہونے والا اجر و ثواب ہے۔(25)

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

85۔ سورہ بروج

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

میں شروع کرتا ہوں اللہ کے نام کے ساتھ جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے۔

وَ السَّمَآءِ ذَاتِ الۡبُرُوۡجِ ۙ﴿۱﴾ وَ الۡیَوۡمِ الۡمَوۡعُوۡدِ ۙ﴿۲﴾ وَ شَاہِدٍ وَّ مَشۡہُوۡدٍ ؕ﴿۳﴾

قسم ہے بُرجوں والے آسمان کی (1) اور وعدہ کئے گئے دن (قیامت) کی (2) اور گواہ کی قسم اور اس چیز کی جس کی گواہی دی جائے گی۔ (3)

زمین پر موجود برج کو تو سمجھا جا سکتا ہے مگر آسمان کے برج کی کیفیت ہم اپنے شعور کی موجودہ سطح پر نہیں سمجھ سکتے۔

قُتِلَ اَصۡحٰبُ الۡاُخۡدُوۡدِ ۙ﴿۴﴾ النَّارِ ذَاتِ الۡوَقُوۡدِ ۙ﴿۵﴾ اِذۡ ہُمۡ عَلَیۡہَا قُعُوۡدٌ ۙ﴿۶﴾

ہلاک ہوئے خندق والے۔ (4) جس میں بھڑکتے ہوئے ایندھن والی آگ تھی۔ (5) جب کہ وہ اس کے کنارے پر بیٹھے ہوئے تھے۔ (6)

وَّ ہُمۡ عَلٰی مَا یَفۡعَلُوۡنَ بِالۡمُؤۡمِنِیۡنَ شُہُوۡدٌ ؕ﴿۷﴾

اور وہ خود گواہ ہیں جو کچھ مسلمانوں کے ساتھ کر رہے تھے۔ (7)

وَ مَا نَقَمُوۡا مِنۡہُمۡ اِلَّاۤ اَنۡ یُّؤۡمِنُوۡا بِاللّٰہِ الۡعَزِیۡزِ الۡحَمِیۡدِ ۙ﴿۸﴾

اور ان کو اہل ایمان میں کوئی عیب نظر نہیں آیا، سوائے اس کے کہ وہ اللہ پر ایمان لائے جو غالب ہے اور تعریف کے لائق ہے۔ (8)

الَّذِیۡ لَہٗ مُلۡکُ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ ؕ وَ اللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ شَہِیۡدٌ ؕ﴿۹﴾

وہ جس کی آسمانوں اور زمین میں بادشاہی ہے اور اللہ ہر چیز پر گواہ ہے۔ (9)

اِنَّ الَّذِیۡنَ فَتَنُوا الۡمُؤۡمِنِیۡنَ وَ الۡمُؤۡمِنٰتِ ثُمَّ لَمۡ یَتُوۡبُوۡا فَلَہُمۡ عَذَابُ جَہَنَّمَ وَ لَہُمۡ عَذَابُ الۡحَرِیۡقِ ؕ﴿۱۰﴾

جن لوگوں نے مؤمن مردوں اور مؤمن عورتوں پر ظلم کیا اور پھر توبہ بھی نہ کی تو ان کیلئے جہنم کا عذاب ہے اور آگ سے جلنے کی سزا ہے۔ (10)

اِنَّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَہُمۡ جَنّٰتٌ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِہَا الۡاَنۡہٰرُ ؕ ذٰلِکَ الۡفَوۡزُ الۡکَبِیۡرُ ﴿ؕ۱۱﴾

بے شک جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کئے ان کیلئے جنت کے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں۔ یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔ (11)

اِنَّ بَطۡشَ رَبِّكَ لَشَدِيۡدٌ ؕ﴿۱۲﴾ اِنَّهٗ هُوَ يُبۡدِئُ وَيُعِيۡدُ ۚ﴿۱۳﴾

بے شک تمہارے رب کی پکڑ بڑی سخت ہے۔(12) وہی پہلی بار پیدا کرنے والا ہےاور وہی دوبارہ زندہ کرے گا۔(13)

وَهُوَ الۡغَفُوۡرُ الۡوَدُوۡدُ ۙ﴿۱۴﴾ ذُو الۡعَرۡشِ الۡمَجِيۡدُ ۙ﴿۱۵﴾ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيۡدُ ؕ﴿۱۶﴾

وہ بڑا بخشنے والا اور بڑا محبت کرنے والا ہے۔(14) وہ عرش کا مالک اور بڑی شان والا ہے۔(15) وہ جو چاہتا ہے وہ کرگزرتا ہے۔(16)

هَلۡ اَتٰٮكَ حَدِيۡثُ الۡجُنُوۡدِ ۙ﴿۱۷﴾ فِرۡعَوۡنَ وَثَمُوۡدَ ؕ﴿۱۸﴾

کیا تمہیں لشکروں کی خبر پہنچی ہے؟(17) یعنی فرعون اور ثمود کے لشکروں کی۔(18)

بَلِ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا فِىۡ تَكۡذِيۡبٍ ۙ﴿۱۹﴾ وَّاللّٰهُ مِنۡ وَّرَآئِهِمۡ مُّحِيۡطٌ ۚ﴿۲۰﴾

بلکہ یہ کافر توجھٹلانے میں لگے ہیں۔(19) حالانکہ اللہ ان کو آگے پیچھے سے گھیرے ہوئے ہے۔(20)

بَلۡ هُوَ قُرۡاٰنٌ مَّجِيۡدٌ ۙ﴿۲۱﴾ فِىۡ لَوۡحٍ مَّحۡفُوۡظٍ ﴿۲۲﴾

(اُن کے جھٹلانے سے اِس قرآن کا کچھ نہیں بگڑتا) بلکہ یہ قرآن بڑی شان والا ہے۔(21) اُس لوح میں نقش ہے جو محفوظ ہے۔(22)

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

86۔ سورہ طارق

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

میں شروع کرتا ہوں اللہ کے نام کے ساتھ جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے۔

وَ السَّمَآءِ وَ الطَّارِقِ ۙ﴿۱﴾ وَ مَاۤ اَدۡرٰىکَ مَا الطَّارِقُ ۙ﴿۲﴾

قسم ہے آسمان کی اور رات کو نمودار ہونے والے کی۔(1) اور تمہیں کیا معلوم کہ رات کو نمودار ہونے والا کیا ہے؟(2)

النَّجۡمُ الثَّاقِبُ ۙ﴿۳﴾ اِنۡ کُلُّ نَفۡسٍ لَّمَّا عَلَیۡہَا حَافِظٌ ؕ﴿۴﴾

وہ چمکتا ہوا تارا ہے۔(3) کوئی متنفس ایسا نہیں ہے جس پر کوئی نگہبان نہ ہو۔(4)

فَلۡیَنۡظُرِ الۡاِنۡسَانُ مِمَّ خُلِقَ ؕ﴿۵﴾ خُلِقَ مِنۡ مَّآءٍ دَافِقٍ ۙ﴿۶﴾

سو انسان کو دیکھنا چاہیے کہ وہ کس چیز سے پیدا کیا گیا ہے؟(5) اچھل کر نکلنے والے پانی سے پیدا کیا گیا ہے۔(6)

یَّخۡرُجُ مِنۡۢ بَیۡنِ الصُّلۡبِ وَ التَّرَآئِبِ ؕ﴿۷﴾

جو پیٹھ اور سینے کی ہڈیوں کے درمیان سے نکلتا ہے۔(7)

اِنَّہٗ عَلٰی رَجۡعِہٖ لَقَادِرٌ ؕ﴿۸﴾ یَوۡمَ تُبۡلَی السَّرَآئِرُ ۙ﴿۹﴾

بے شک اللہ انسان کو دوبارہ پیدا کرنے پر قادر ہے۔(8) جس دن سب پوشیدہ راز کھل جائیں گے۔(9)

فَمَا لَہٗ مِنۡ قُوَّۃٍ وَّ لَا نَاصِرٍ ؕ﴿۱۰﴾

پس اس وقت نہ خود انسان کے پاس کوئی طاقت ہوگی اور نہ کوئی اس کا مددگار ہوگا۔(10)

وَ السَّمَآءِ ذَاتِ الرَّجۡعِ ۙ﴿۱۱﴾ وَ الۡاَرۡضِ ذَاتِ الصَّدۡعِ ۙ﴿۱۲﴾

قسم ہے بارش برسانے والے آسمان کی۔(11) اور زمین کی جو اس بارش سے کھل اٹھتی ہے۔(12)

اِنَّہٗ لَقَوۡلٌ فَصۡلٌ ﴿ۙ۱۳﴾ وَّ مَا ہُوَ بِالۡہَزۡلِ ﴿ؕ۱۴﴾

کہ قرآن تو قولِ فیصل ہے۔(13) کوئی ہنسی مذاق نہیں ہے۔(14)

اِنَّہُمۡ یَکِیۡدُوۡنَ کَیۡدًا ﴿ۙ۱۵﴾ وَّ اَکِیۡدُ کَیۡدًا ﴿ۚۖ۱۶﴾ فَمَہِّلِ الۡکٰفِرِیۡنَ اَمۡہِلۡہُمۡ رُوَیۡدًا ﴿۱۷﴾

بے شک کافر لوگ کچھ چالیں چل رہے ہیں۔(15) اور میں بھی ان کیخلاف ایک چال چل رہا ہوں۔(16) تو (اے رسول ؐ) ان کافروں کو مہلت دیجئے۔ تھوڑی سی مہلت۔(17)

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

87۔ سورہ الاعلی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

میں شروع کرتا ہوں اللہ کے نام کے ساتھ جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے۔

سَبِّحِ اسۡمَ رَبِّکَ الۡاَعۡلَی ۙ﴿۱﴾ الَّذِیۡ خَلَقَ فَسَوّٰی ۪ۙ﴿۲﴾

اپنے بلند و برتر پروردگار کے نام کی تسبیح کیجئے۔(1) جس نے ہر چیز کو پیدا کیا، پھر درست کیا (تناسب قائم کیا)۔(2)

وَ الَّذِیۡ قَدَّرَ فَهَدٰی ۪ۙ﴿۳﴾ وَ الَّذِیۡۤ اَخۡرَجَ الۡمَرۡعٰی ۪ۙ﴿۴﴾ فَجَعَلَهٗ غُثَآءً اَحۡوٰی ؕ﴿۵﴾

جس نے ہر چیز کا اندازہ مقرر کیا، اور سیدھی راہ دکھائی۔(3) اس نے زمین سے چارہ نکالا۔(4) پھر اسے خشک سیاہ کر دیا۔(5)

سَنُقۡرِئُکَ فَلَا تَنۡسٰۤی ۙ﴿۶﴾ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ اِنَّهٗ یَعۡلَمُ الۡجَهۡرَ وَ مَا یَخۡفٰی ؕ﴿۷﴾

ہم آپؐ کو پڑھا دیں گے کہ آپؐ نہیں بھولیں گے۔(6) مگر جو اللہ چاہے (بھلا دے)، بے شک وہ ظاہر کو بھی جانتا ہے اور اس کو بھی جو چھپا ہوا ہے۔(7)

چونکہ وحی کا سارا کنٹرول اللہ تعالی نے اپنے پاس رکھا ہے۔ اور اس چیز کی حکمت اللہ تعالی ہی بہتر جانتے ہیں کہ کیا چیز انسانوں تک بھیجنی ہے اور کونسی چیز روک لینی ہے۔ اور اس بات کی ذمہ داری نبی کریمؐ پر نہیں ڈالی گئی۔ اسی لیے سورہ قیامہ میں آپؐ سے کہہ دیا گیا کہ آپ اپنی زبان کو تیزی سے حرکت نہ دیں کہ اس کو جلد پا لیں۔ اس کو جمع کرنا اور پڑھانا اللہ کی ذمہ داری ہے۔ اور اگلی ہی آیت میں اللہ فرما رہے ہیں کہ ہم نے تو تیرا کام آسان کر دیا ہے۔

وَ نُیَسِّرُکَ لِلۡیُسۡرٰی ۚ﴿ۖ۸﴾

ہم آپ کے لئے آسانی پیدا کر دیں گے۔(8)

فَذَکِّرۡ اِنۡ نَّفَعَتِ الذِّکۡرٰی ؕ﴿۹﴾ سَیَذَّکَّرُ مَنۡ یَّخۡشٰی ۙ﴿۱۰﴾

سو جہاں تک نصیحت کے نفع بخش ہونے کی امید ہو نصیحت کرتے رہو۔(9) جو خوف رکھتا ہے وہ تو نصیحت پکڑے گا۔(10)

وَ یَتَجَنَّبُهَا الۡاَشۡقَی ۙ﴿۱۱﴾ الَّذِیۡ یَصۡلَی النَّارَ الۡکُبۡرٰی ۚ﴿۱۲﴾ ثُمَّ لَا یَمُوۡتُ فِیۡهَا وَ لَا یَحۡیٰی ؕ﴿۱۳﴾

اور جو بد بخت ہے وہ اس سے گریز کرے گا۔(11) جو بڑی آگ میں داخل ہوگا۔(12) پھر وہ اس میں نہ مرے گا نہ جئے گا۔(13)

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ﴿١٤﴾ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى ﴿١٥﴾

فلاح پا گیا وہ جس نے پاکیزگی اختیار کی۔(14) اور اپنے رب کے نام کا ذکر کیا۔ پھر نماز پڑھی۔(15)

بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿١٦﴾ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّ اَبْقٰى ﴿١٧﴾

مگر تم لوگ دنیا کی زندگی کو ترجیح دیتے ہو۔(16) حالانکہ آخرت بہتر ہے اور باقی رہنے والی ہے۔(17)

اِنَّ هٰذَا لَفِى الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ﴿١٨﴾ صُحُفِ اِبْرٰهِيْمَ وَ مُوْسٰى ﴿١٩﴾

یہی بات پہلے آئے ہوئے صحیفوں میں بھی کہی گئی تھی۔(18) ابراہیمؑ اور موسیٰؑ کے صحیفوں میں۔(19)

88۔ سورہ الغاشیہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

میں شروع کرتا ہوں اللہ کے نام کے ساتھ جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے۔

هَلۡ اَتٰىكَ حَدِيۡثُ الۡغَاشِيَةِ ؕ‏ ﴿۱﴾ وُجُوۡهٌ يَّوۡمَئِذٍ خَاشِعَةٌ ۙ‏ ﴿۲﴾

کیا تمہیں ڈھانپ لینے والی قیامت کی خبر پہنچی ہے؟(1) اس دن بہت سے چہرے ذلیل اور رسوا ہوں گے(2)

عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ ۙ‏ ﴿۳﴾ تَصۡلٰى نَارًا حَامِيَةً ۙ‏ ﴿۴﴾ تُسۡقٰى مِنۡ عَيۡنٍ اٰنِيَةٍ ؕ‏ ﴿۵﴾

دنیا میں مشقت والے اعمال کرتے رہے۔(3) مگر دہکتی ہوئی آگ میں داخل ہوں گے۔(4) انہیں کھولتا ہوا پانی پلایا جائے گا۔(5)

لَيۡسَ لَهُمۡ طَعَامٌ اِلَّا مِنۡ ضَرِيۡعٍ ۙ‏ ﴿۶﴾ لَّا يُسۡمِنُ وَلَا يُغۡنِىۡ مِنۡ جُوۡعٍ ؕ‏ ﴿۷﴾

وہاں ان کیلئے کوئی کھانا نہ ہوگا سوائے خاردار جھاڑیوں کے۔(6) جو نہ انہیں توانائی دے گا، اور نہ بھوک دور کرے گا۔(7)

وُجُوۡهٌ يَّوۡمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ ۙ‏ ﴿۸﴾ لِّسَعۡيِهَا رَاضِيَةٌ ۙ‏ ﴿۹﴾

اور کچھ چہرے اس دن تروتازہ اور بارونق ہوں گے۔(8) اپنی کوشش پر خوش اور مطمئن ہوں گے۔(9)

فِىۡ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ۙ‏ ﴿۱۰﴾ لَّا تَسۡمَعُ فِيۡهَا لَاغِيَةً ؕ‏ ﴿۱۱﴾ فِيۡهَا عَيۡنٌ جَارِيَةٌ ۘ‏ ﴿۱۲﴾

اور عالیشان باغ میں ہوں گے۔(10) جہاں وہ کوئی بے ہودہ بات نہیں سنیں گے۔(11) اس میں چشمے رواں دواں ہونگے۔(12)

فِيۡهَا سُرُرٌ مَّرۡفُوۡعَةٌ ۙ‏ ﴿۱۳﴾ وَّاَكۡوَابٌ مَّوۡضُوۡعَةٌ ۙ‏ ﴿۱۴﴾

وہاں اونچے اونچے تخت ہوں گے۔(13) اور اطراف میں رکھے ہوئے پیالے ہوں گے۔(14)

وَّنَمَارِقُ مَصۡفُوۡفَةٌ ۙ‏ ﴿۱۵﴾ وَّزَرَابِىُّ مَبۡثُوۡثَةٌ ؕ‏ ﴿۱۶﴾

اور قطار سے لگے ہوئے تکیے ہوں گے۔(15) اور بہترین قالین بچھے ہوئے ہوں گے۔(16)

اَفَلَا يَنۡظُرُوۡنَ اِلَى الۡاِبِلِ كَيۡفَ خُلِقَتۡ ۞ ﴿۱۷﴾ وَاِلَى السَّمَآءِ كَيۡفَ رُفِعَتۡ ۞ ﴿۱۸﴾

(یہ لوگ نہیں مانتے) تو کیا یہ اونٹوں کو نہیں دیکھتے کہ کیسے پیدا کئے گئے ہیں؟(17) اور آسمان کو نہیں دیکھتے کہ کیسے بلند کیا گیا ہے؟(18)

وَاِلَى الْجِبَالِ كَيْفَ نُصِبَتْ ﴿١٩﴾ وَاِلَى الْاَرْضِ كَيْفَ سُطِحَتْ ﴿٢٠﴾

اور پہاڑوں کو نہیں دیکھتے کہ کیسے جمائے گئے ہیں؟(19) اور زمین کو نہیں دیکھتے کہ کیسے بچھائی گئی ہے؟(20)

فَذَكِّرْ ۗ اِنَّمَآ اَنْتَ مُذَكِّرٌ ﴿٢١﴾ لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ ﴿٢٢﴾

پس آپؐ نصیحت کیجئے بے شک آپ تو نصیحت کرنے والے ہیں۔(21) آپ ان پر کوئی داروغہ نہیں ہیں۔(22)

اِلَّا مَنْ تَوَلّٰى وَكَفَرَ ﴿٢٣﴾ فَيُعَذِّبُهُ اللّٰهُ الْعَذَابَ الْاَكْبَرَ ﴿٢٤﴾

مگر جس نے منہ موڑا اور انکار کیا۔(23) سو اسے اللہ بہت بڑا عذاب دے گا۔(24)

اِنَّ اِلَيْنَآ اِيَابَهُمْ ﴿٢٥﴾ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُمْ ﴿٢٦﴾

بے شک ہماری طرف ہی ان کو لوٹ کر آنا ہے۔(25) پھر ہمارے ہی ذمہ ان کا حساب لینا ہے۔(26)

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

89۔ سورہ الفجر

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

میں شروع کرتا ہوں اللہ کے نام کے ساتھ جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے۔

وَ الۡفَجۡرِ ۙ﴿۱﴾ وَ لَیَالٍ عَشۡرٍ ۙ﴿۲﴾ وَّ الشَّفۡعِ وَ الۡوَتۡرِ ۙ﴿۳﴾

قسم ہے صبح کی۔(1) اور دس راتوں کی۔(2) اور جفت اور طاق کی۔(3)

یہ کونسی دس راتیں ہیں اس بارے میں علماء میں اختلاف ہے۔ کچھ علماء رمضان کی آخری راتیں کہتے ہیں اور کچھ علماء کے نزدیک یہ ذوالحج کی پہلی دس راتیں ہیں۔ بہرحال اس بارے میں حتمی بات نہیں کہی جا سکتی۔

وَ الَّیۡلِ اِذَا یَسۡرِ ۚ﴿۴﴾ هَلۡ فِیۡ ذٰلِكَ قَسَمٌ لِّذِیۡ حِجۡرٍ ؕ﴿۵﴾

اور رات کی جب جانے کیلئے چلنے لگے۔(4) یقیناً اس میں صاحبِ عقل کیلئے قسم ہے۔(5)

اَلَمۡ تَرَ كَیۡفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ ۪ۙ﴿۶﴾ اِرَمَ ذَاتِ الۡعِمَادِ ۪ۙ﴿۷﴾

کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ آپ کے پروردگار نے قومِ عاد کے ساتھ کیا کیا؟(6) یعنی اونچے ستونوں والے ارم کے ساتھ۔(7)

الَّتِیۡ لَمۡ یُخۡلَقۡ مِثۡلُهَا فِی الۡبِلَادِ ۪ۙ﴿۸﴾ وَ ثَمُوۡدَ الَّذِیۡنَ جَابُوا الصَّخۡرَ بِالۡوَادِ ۪ۙ﴿۹﴾

جن کا مثل دنیا کے شہروں میں پیدا نہیں کیا گیا۔(8) اور قومِ ثمود کے ساتھ کیا کیا؟ جنہوں نے وادی میں چٹانیں تراشی تھیں (اور عمارتیں بنائی تھیں)۔(9)

وَ فِرۡعَوۡنَ ذِی الۡاَوۡتَادِ ۪ۙ﴿۱۰﴾ الَّذِیۡنَ طَغَوۡا فِی الۡبِلَادِ ۪ۙ﴿۱۱﴾

اور فرعون میخوں والے کے ساتھ کیا کیا؟(10) ان لوگوں نے شہروں میں سرکشی کی تھی۔(11)

فَاَكۡثَرُوۡا فِیۡهَا الۡفَسَادَ ۪ۙ﴿۱۲﴾ فَصَبَّ عَلَیۡهِمۡ رَبُّكَ سَوۡطَ عَذَابٍ ۚۙ﴿۱۳﴾

اور ان میں بہت فساد پھیلایا تھا۔(12) تو آپ کے پروردگار نے ان پر عذاب کا کوڑا برسایا۔(13)

اِنَّ رَبَّكَ لَبِالۡمِرۡصَادِ ؕ﴿۱۴﴾

بے شک آپ کا پروردگار ایسے لوگوں کی تاک میں ہے۔(14)

فَاَمَّا الْاِنْسَانُ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ رَبُّهٗ فَاَكْرَمَهٗ وَ نَعَّمَهٗ ۙ فَيَقُوْلُ رَبِّيْٓ اَكْرَمَنِ ﴿۱۵﴾

لیکن انسان کا حال یہ ہے کہ جب اس کا رب اسے آزماتا ہے اور اسے عزت ونعمت دیتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ میرے رب نے میری عزت افزائی کی۔(15)

وَ اَمَّآ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهٗ ۙ فَيَقُوْلُ رَبِّيْٓ اَهَانَنِ ﴿۱۶﴾

اور جب اللہ اسے اس طرح آزماتا ہے کہ اس کا رزق اس پر تنگ کر دیتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ میرے پروردگار نے مجھے ذلیل کر دیا۔(16)

كَلَّا بَلْ لَّا تُكْرِمُوْنَ الْيَتِيْمَ ﴿۱۷﴾ وَ لَا تَحٰٓضُّوْنَ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ﴿۱۸﴾

ہر گز نہیں! بلکہ تم لوگ یتیم کی عزت نہیں کرتے۔(17) اور مسکین کو کھانا کھلانے کی رغبت نہیں دلاتے۔(18)

وَ تَاْكُلُوْنَ التُّرَاثَ اَكْلًا لَّمًّا ﴿۱۹﴾ وَّ تُحِبُّوْنَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا ﴿۲۰﴾

اور وراثت کا سارا مال سمیٹ کر کھا جاتے ہو۔(19) اور تم مال سے بہت زیادہ محبت کرتے ہو۔(20)

كَلَّآ اِذَا دُكَّتِ الْاَرْضُ دَكًّا دَكًّا ﴿۲۱﴾ وَّ جَآءَ رَبُّكَ وَ الْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا ﴿۲۲﴾

ہر گز نہیں! وہ وقت یاد کرو جب زمین کو توڑ کر ریزہ ریزہ کر دیا جائے گا۔(21) اور تمہارا پروردگار اور فرشتے قطار اندر قطار آئیں گے۔(22)

وَ جِایْٓءَ يَوْمَئِذٍ بِجَهَنَّمَ ۙ يَوْمَئِذٍ يَّتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ وَ اَنّٰى لَهُ الذِّكْرٰى ﴿۲۳﴾

اور اس دن جہنم سامنے لائی جائے گی۔ اور اس دن انسان کو سمجھ آئے گی مگر اب سمجھ آنے کا کیا فائدہ؟(23)

يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ قَدَّمْتُ لِحَيَاتِيْ ﴿۲۴﴾

وہ کہے گا کہ کاش! میں نے اپنی اُس زندگی کیلئے کچھ آگے بھیجا ہوتا۔(24)

فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُعَذِّبُ عَذَابَهٗٓ اَحَدٌ ﴿۲۵﴾ وَّ لَا يُوْثِقُ وَ ثَاقَهٗٓ اَحَدٌ ﴿۲۶﴾

پھر اُس دن اللہ جو عذاب دے گا ویسا عذاب دینے والا کوئی نہیں۔(25) اور اللہ جیسا باندھے گا ویسا باندھنے والا کوئی نہیں۔(26)

يٰٓاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ﴿۲۷﴾ ارْجِعِيْٓ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ﴿۲۸﴾

اے اطمینان پانے والی روح۔(27) تو اپنے رب کی طرف لوٹ چل اس طرح کہ تو اس سے راضی وہ تجھ سے خوش۔(28)

فَادْخُلِيْ فِيْ عِبٰدِيْ ﴿۲۹﴾ وَ ادْخُلِيْ جَنَّتِيْ ﴿۳۰﴾

پس میرے خاص بندوں میں داخل ہو جا۔(29) اور میری جنت میں چلی جا۔(30)

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

90۔ سورہ البلد

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

میں شروع کرتا ہوں اللہ کے نام کے ساتھ جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے۔

لَآ اُقۡسِمُ بِهٰذَا الۡبَلَدِ ۙ﴿۱﴾ وَ اَنۡتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الۡبَلَدِ ۙ﴿۲﴾

میں اس شہر کی قسم کھاتا ہوں۔(1) اور آپؐ اسی شہر میں تو رہتے ہو۔(2)

لا یہاں حرف زائد ہے۔

وَ وَالِدٍ وَّ مَا وَلَدَ ۙ﴿۳﴾ لَقَدۡ خَلَقۡنَا الۡاِنۡسَانَ فِیۡ كَبَدٍ ؕ﴿۴﴾

اور تمہارے باپ آدمؑ اور ان کی اولاد کی قسم۔(3) ہم نے انسان کو مشقت میں رہنے والا بنایا ہے۔(4)

اَیَحۡسَبُ اَنۡ لَّنۡ یَّقۡدِرَ عَلَیۡهِ اَحَدٌ ۘ﴿۵﴾ یَقُوۡلُ اَهۡلَكۡتُ مَالًا لُّبَدًا ؕ﴿۶﴾ اَیَحۡسَبُ اَنۡ لَّمۡ یَرَهٗۤ اَحَدٌ ؕ﴿۷﴾

کیا اس کا خیال یہ ہے کہ اس پر کوئی قابو نہ پا سکے گا۔(5) وہ کہتا ہے کہ میں نے بہت سا مال اڑا دیا۔(6) کیا وہ خیال کرتا ہے کہ اسے کسی نے نہیں دیکھا۔(7)

اَلَمۡ نَجۡعَلۡ لَّهٗ عَیۡنَیۡنِ ۙ﴿۸﴾ وَ لِسَانًا وَّ شَفَتَیۡنِ ۙ﴿۹﴾ وَ هَدَیۡنٰهُ النَّجۡدَیۡنِ ۚ﴿۱۰﴾

کیا ہم نے اس کیلئے دو آنکھیں نہیں بنائیں؟(8) اور ایک زبان اور دو ہونٹ؟(9) اور ہم نے اسے دونوں راستے دکھا دیئے ہیں۔(10)

فَلَا اقۡتَحَمَ الۡعَقَبَةَ ﴿۫۱۱﴾ وَ مَاۤ اَدۡرٰىكَ مَا الۡعَقَبَةُ ؕ﴿۱۲﴾

مگر وہ نیکی کی دشوار گزار گھاٹی سے نہیں گزرا۔(11) اور تمہیں کیا معلوم کہ وہ دشوار گزار گھاٹی کیا ہے؟(12)

فَكُّ رَقَبَةٍ ۙ﴿۱۳﴾ اَوۡ اِطۡعٰمٌ فِیۡ یَوۡمٍ ذِیۡ مَسۡغَبَةٍ ۙ﴿۱۴﴾ یَّتِیۡمًا ذَا مَقۡرَبَةٍ ۙ﴿۱۵﴾ اَوۡ مِسۡكِیۡنًا ذَا مَتۡرَبَةٍ ؕ﴿۱۶﴾

وہ کسی گردن کو غلامی یا قرض سے چھڑانا۔(13) یا بھوک کے دن کھانا کھلانا۔(14) کسی یتیم رشتہ دار کو۔(15) یا خاکسار مسکین کو۔(16)

ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ تَوَاصَوۡا بِالصَّبۡرِ وَ تَوَاصَوۡا بِالۡمَرۡحَمَةِ ؕ﴿۱۷﴾ اُولٰٓئِكَ اَصۡحٰبُ الۡمَیۡمَنَةِ ؕ﴿۱۸﴾

پھر وہ ان لوگوں میں سے بھی ہوتا جو ایمان لائے اور ایک دوسرے کو صبر کرنے اور رحم کرنے کی تلقین کی۔(17) یہ لوگ دائیں بازو والے یعنی کامیابی پانے والے ہیں۔(18)

وَ الَّذِیۡنَ كَفَرُوۡا بِاٰیٰتِنَا هُمۡ اَصۡحٰبُ الۡمَشۡـَٔمَةِ ؕ﴿۱۹﴾ عَلَیۡهِمۡ نَارٌ مُّؤۡصَدَةٌ ﴿۲۰﴾

اور جنہوں نے ہماری آیتوں سے انکار کیا وہی بائیں ہاتھ والے ہیں۔(19) ان پر چاروں طرف سے بند کی ہوئی آگ ہے۔(20)

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

91۔ سورہ الشمس

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

میں شروع کرتا ہوں اللہ کے نام کے ساتھ جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے۔

وَ الشَّمۡسِ وَ ضُحٰہَا ۪ۙ﴿۱﴾ وَ الۡقَمَرِ اِذَا تَلٰہَا ۪ۙ﴿۲﴾ وَ النَّہَارِ اِذَا جَلّٰہَا ۪ۙ﴿۳﴾

قسم ہے سورج اور اس روشنی کی۔(1) اور چاند کی جب وہ سورج کے پیچھے آئے۔(2) اور دن کی جب وہ روشنی بخشے۔(3)

وَ الَّیۡلِ اِذَا یَغۡشٰہَا ۪ۙ﴿۴﴾ وَ السَّمَآءِ وَ مَا بَنٰہَا ۪ۙ﴿۵﴾ وَ الۡاَرۡضِ وَ مَا طَحٰہَا ۪ۙ﴿۶﴾

اور رات کی قسم جب وہ دن کو ڈھانپ لے۔(4) اور آسمان کی اور اس کی کمال بلندی کی۔(5) اور زمین کی اور اسے جس طرح پھیلایا ہے(6)

وَ نَفۡسٍ وَّ مَا سَوّٰىہَا ۪ۙ﴿۷﴾ فَاَلۡہَمَہَا فُجُوۡرَہَا وَ تَقۡوٰىہَا ۪ۙ﴿۸﴾

اور نفس انسانی کی قسم اور اس کو کیا ہی عمدہ اعتدال عطا کیا۔(7) پھر نفس کے اندر خیر وشر کی صلاحیت ودیعت کر دی۔(انسٹال کر دی)(8)

قَدۡ اَفۡلَحَ مَنۡ زَکّٰىہَا ۪ۙ﴿۹﴾ وَ قَدۡ خَابَ مَنۡ دَسّٰىہَا ﴿ؕ۱۰﴾

بے شک وہ کامیاب ہوا جس نے خیر کا راستہ اپنا کر نفس کو پاک کر لیا۔(9) اور بے شک وہ غارت ہوا جس نے شر سے اس کو آلودہ کر لیا۔(10)

کَذَّبَتۡ ثَمُوۡدُ بِطَغۡوٰىہَاۤ ۪ۙ﴿۱۱﴾ اِذِ انۡۢبَعَثَ اَشۡقٰہَا ۪ۙ﴿۱۲﴾

قومِ ثمود نے اپنی سرکشی کی وجہ سے وحی الٰہی اور پیغمبرؑ کو جھٹلا دیا۔(11) جب ان کا سب سے زیادہ بدبخت آدمی اٹھ کھڑا ہوا۔(12)

فَقَالَ لَہُمۡ رَسُوۡلُ اللّٰہِ نَاقَۃَ اللّٰہِ وَ سُقۡیٰہَا ﴿ؕ۱۳﴾

تو اللہ کے رسول نے کہا کہ اللہ کی اونٹنی اور اس کے پانی پینے کا خیال رکھنا۔(13)

فَکَذَّبُوۡہُ فَعَقَرُوۡہَا ۬ۙ فَدَمۡدَمَ عَلَیۡہِمۡ رَبُّہُمۡ بِذَنۡۢبِہِمۡ فَسَوّٰىہَا ﴿۪ۙ۱۴﴾

تو انہوں نے اسے جھٹلایا۔ پھر اونٹنی کو ہلاک کر ڈالا۔ تو ان پر ان کے رب نے ان کے گناہ کے سبب تباہی ڈال کر وہ بستی برابر کر دی۔(14)

وَ لَا یَخَافُ عُقۡبٰہَا ﴿۱۵﴾

اور اللہ کو ان لوگوں کے اس انجام کی کوئی پرواہ نہیں ہے۔(15)

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

92۔ سورہ اللیل

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

میں شروع کرتا ہوں اللہ کے نام کے ساتھ جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے۔

وَالَّيۡلِ اِذَا يَغۡشٰى ۙ‏ ﴿۱﴾ وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى ۙ‏ ﴿۲﴾

قسم ہے رات کی جب کہ وہ دن کو ڈھانپ لے۔(1) اور قسم ہے دن کی جب کہ وہ روشن ہو جائے۔(2)

وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالۡاُنۡثٰٓى ۙ‏ ﴿۳﴾ اِنَّ سَعۡيَكُمۡ لَشَتّٰى ؕ‏ ﴿۴﴾

اور اس ذات کی قسم جس نے نر اور مادہ کو پیدا کیا۔(3) یقیناً تمہاری کوششیں مختلف طرح کی ہیں۔(4)

فَاَمَّا مَنۡ اَعۡطٰى وَاتَّقٰى ۙ‏ ﴿۵﴾ وَصَدَّقَ بِالۡحُسۡنٰى ۙ‏ ﴿۶﴾

تو جس نے اللہ کی راہ میں اپنا مال خرچ کیا، اور پرہیزگاری اختیار کی۔(5) اور اچھی بات یعنی وحی الٰہی کی تصدیق کی۔(6)

فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلۡيُسۡرٰى ؕ‏ ﴿۷﴾

تو ہم دنیا اور آخرت میں اس کے لیے آسانی پیدا کر دیں گے۔(7)

وَاَمَّا مَنۡۢ بَخِلَ وَاسۡتَغۡنٰى ۙ‏ ﴿۸﴾ وَكَذَّبَ بِالۡحُسۡنٰى ۙ‏ ﴿۹﴾

لیکن جس نے بخل کیا اور لاپروائی اختیار کی۔(8) اور اچھی بات یعنی وحی الٰہی کی تکذیب کی۔(9)

فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلۡعُسۡرٰى ؕ‏ ﴿۱۰﴾

تو ہم دنیا اور آخرت میں اس کا راستہ مشکل کر دیں گے۔(10)

وَمَا يُغۡنِىۡ عَنۡهُ مَالُهٗۤ اِذَا تَرَدّٰى ؕ‏ ﴿۱۱﴾

اور اس کا مال اسے کوئی فائدہ نہ دے گا جب وہ ہلاکت کے گڑھے میں گرے گا۔(11)

اِنَّ عَلَيۡنَا لَلۡهُدٰى ۖ‏ ﴿۱۲﴾ وَاِنَّ لَنَا لَلۡاٰخِرَةَ وَالۡاُوۡلٰى ﴿۱۳﴾

بے شک راہ دکھانا ہمارے ذمہ ہے۔(12) اور بے شک آخرت اور دنیا ہمارے ہی قبضہ میں ہیں۔(13)

فَاَنْذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظّٰى ۝١٤ لَا يَصْلٰىهَآ اِلَّا الْاَشْقَى ۝١٥ الَّذِىْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ۝١٦

سومیں نے تمہیں بھڑکتی ہوئی آگ سے ڈرایا ہے۔(14) اس میں وہ داخل ہوگا جو بڑا بد بخت ہوگا(15) جس نے جھٹلایا اور منہ موڑا۔(16)

وَسَيُجَنَّبُهَا الْاَتْقَى ۝١٧ الَّذِىْ يُؤْتِىْ مَالَهٗ يَتَزَكّٰى ۝١٨

اور جو بڑا پرہیزگار ہوگا وہ اس سے دور رکھا جائے گا۔(17) جو پاکیزگی حاصل کرنے کیلئے اپنا مال اللہ کی راہ میں دیتا ہے۔(18)

وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰٓى ۝١٩

اور اس لیے نہیں دیتا کہ اس پر کسی کا احسان ہے جس کا وہ بدلہ اتارتا ہے۔(19)

اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰى ۝٢٠ وَلَسَوْفَ يَرْضٰى ۝٢١

بلکہ اپنے خداوند اعلیٰ کی رضامندی حاصل کرنے کے لیے دیتا ہے۔(20) اور عنقریب وہ راضی ہو جائے گا۔(21)

93۔ سورہ الضّحی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

میں شروع کرتا ہوں اللہ کے نام کے ساتھ جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے۔

وَ الضُّحٰی ۙ﴿۱﴾ وَ الَّیۡلِ اِذَا سَجٰی ۙ﴿۲﴾ مَا وَدَّعَکَ رَبُّکَ وَ مَا قَلٰی ؕ﴿۳﴾

قسم ہے روزِ روشن کی۔(1) اور رات کی جب کہ وہ چھا جائے۔(2) تمہارے پروردگار نے نہ تم کو چھوڑا ہے اور نہ تم سے ناراض ہوا ہے۔(3)

وَ لَلۡاٰخِرَۃُ خَیۡرٌ لَّکَ مِنَ الۡاُوۡلٰی ؕ﴿۴﴾ وَ لَسَوۡفَ یُعۡطِیۡکَ رَبُّکَ فَتَرۡضٰی ؕ﴿۵﴾

اور آخرت تمہارے لئے دنیا سے کہیں زیادہ بہتر ہے۔(4) اور عنقریب تمہارا پروردگار تمہیں اس قدر عطا کردے گا کہ خوش ہو جاؤ گے۔(5)

اَلَمۡ یَجِدۡکَ یَتِیۡمًا فَاٰوٰی ۪﴿۶﴾ وَ وَجَدَکَ ضَآلًّا فَہَدٰی ۪﴿۷﴾

کیا اس نے آپؐ کو یتیم نہیں پایا تھا۔ پھر پناہ دی۔(6) اور آپؐ کو راہ نمائی سے محروم پایا تو سیدھے راستے کی راہنمائی کی۔(7)

وَ وَجَدَکَ عَآئِلًا فَاَغۡنٰی ؕ﴿۸﴾ فَاَمَّا الۡیَتِیۡمَ فَلَا تَقۡہَرۡ ؕ﴿۹﴾ وَ اَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنۡہَرۡ ؕ﴿۱۰﴾

اور اس نے آپؐ کو تنگدست پایا پھر غنی کر دیا۔(8) پس یتیم پر سختی نہ کرو۔(9) اور سائل کو نہ جھڑکو۔(10)

وَ اَمَّا بِنِعۡمَۃِ رَبِّکَ فَحَدِّثۡ ﴿۱۱﴾

اور ہر حال میں اپنے رب کے احسان کا ذکر کیا کرو۔(11)

❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁

94۔ سورہ الم نشرح

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

میں شروع کرتا ہوں اللہ کے نام کے ساتھ جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے۔

اَلَمۡ نَشۡرَحۡ لَكَ صَدۡرَكَ ۙ﴿۱﴾ وَ وَضَعۡنَا عَنۡكَ وِزۡرَكَ ۙ﴿۲﴾

کیا ہم نے آپؐ کا سینہ نہیں کھول دیا۔(1) اور کیا آپؐ سے آپؐ کا وہ بوجھ نہیں اتار دیا۔(2)

الَّذِیۡۤ اَنۡقَضَ ظَهۡرَكَ ۙ﴿۳﴾ وَ رَفَعۡنَا لَكَ ذِكۡرَكَ ؕ﴿۴﴾

جس نے آپ کی کمر جھکا دی تھی۔(3) اور ہم نے آپ کا مقام و مرتبہ بلند کر دیا۔(4)

آپؐ کے آخری دور پر غور کریں تو جو نعمتیں نبی کریمؐ کو عطا ہوئیں۔ سب سے پہلے مقام نبوت، پھر سرداری، سپہ سالاری، پھر فتوحات کے ذریعے سربلندی اور معاشی خوشحالی۔ تو اسی چیز کا اللہ تعالی تذکرہ کر رہے ہیں کہ **"ورفعنا لك ذكرك"**۔ یعنی اللہ تعالی نے آپؐ کے مقام و مرتبہ کو بلند کر دیا۔ نبیؐ کے ذاتی نام یا شخصیت کے بلند کرنے کی کوئی بات یہاں نہیں ہو رہی۔ اور نہ ہی ہمیں کوئی ہدایت دی جا رہی ہے کہ ہر وقت نبیؐ کا ذکر کریں۔ جیسا کہ اس دور میں نعت گوئی اور درود شریف کے نام سے نبیؐ کی ذات کو ہی دین کا محور بنا دیا گیا ہے۔ جبکہ دین کا اصل محور اللہ کی ذات ہے اور اس تک پہنچنے کا راستہ اس کی کتاب قرآن کریم ہے۔ اس سورہ کی آخری دو آیات میں نبیؐ کو ہدایت دی جا رہی ہے کہ جب بھی فارغ ہوں تو اللہ کی عبادت کی طرف متوجہ ہو جائیں۔ (اس موضوع کی تفصیل ملاحظہ کیجئے میری کتاب **"ما انزل الله"** کا باب "اطاعت رسول"۔)

فَاِنَّ مَعَ الۡعُسۡرِ يُسۡرًا ۙ﴿۵﴾ اِنَّ مَعَ الۡعُسۡرِ يُسۡرًا ؕ﴿۶﴾

بے شک مشکل کے ساتھ آسانی بھی ہے۔(5) پھر واضح کر دیں کہ مشکل کے ساتھ آسانی ہے۔(6)

فَاِذَا فَرَغۡتَ فَانۡصَبۡ ۙ﴿۷﴾ وَ اِلٰى رَبِّكَ فَارۡغَبۡ ﴿۸﴾

لہٰذا جب تم فارغ ہو تو عبادت میں لگ جاؤ۔(7) اور اپنے پروردگار کی طرف متوجہ ہو جایا کرو۔(8)

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

95۔ سورہ التّین

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

میں شروع کرتا ہوں اللہ کے نام کے ساتھ جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے۔

وَ التِّیۡنِ وَ الزَّیۡتُوۡنِ ۙ﴿۱﴾ وَ طُوۡرِ سِیۡنِیۡنَ ۙ﴿۲﴾ وَ ہٰذَا الۡبَلَدِ الۡاَمِیۡنِ ۙ﴿۳﴾

قسم ہے انجیر اور زیتون کی۔(1) اور طُور سِینا کی۔(2) اور اس پُر امن شہر مکہ کی۔(3)

لَقَدۡ خَلَقۡنَا الۡاِنۡسَانَ فِیۡۤ اَحۡسَنِ تَقۡوِیۡمٍ ﴿۴﴾ ثُمَّ رَدَدۡنٰہُ اَسۡفَلَ سٰفِلِیۡنَ ۙ﴿۵﴾

بیشک ہم نے انسان کو بہترین اعتدال اور توازن پر پیدا فرمایا ہے۔(4) پھر ہم نے اس کو پست ترین حالت کی طرف پلٹا دیا ہے۔(5)

اِلَّا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَہُمۡ اَجۡرٌ غَیۡرُ مَمۡنُوۡنٍ ؕ﴿۶﴾

سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور نیک عمل کئے۔سو ان کیلئے نہ ختم ہونے والا اجر ہے۔(6)

فَمَا یُکَذِّبُکَ بَعۡدُ بِالدِّیۡنِ ؕ﴿۷﴾ اَلَیۡسَ اللّٰہُ بِاَحۡکَمِ الۡحٰکِمِیۡنَ ﴿۸﴾

پھر اس کے بعد آپ کو قیامت کے معاملہ میں کون جھٹلا سکتا ہے۔(7) کیا اللہ سب حاکموں سے بڑا حاکم نہیں۔(8)

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

96۔ سورہ العلق

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

میں شروع کرتا ہوں اللہ کے نام کے ساتھ جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے۔

اِقۡرَاۡ بِاسۡمِ رَبِّکَ الَّذِیۡ خَلَقَ ۚ﴿۱﴾ خَلَقَ الۡاِنۡسَانَ مِنۡ عَلَقٍ ۚ﴿۲﴾

اپنے رب کا نام لے کر پڑھو جس نے پیدا کیا ہے۔(1) اس نے انسان کو جمے ہوئے خون سے پیدا کیا ہے۔(2)

اِقۡرَاۡ وَ رَبُّکَ الۡاَکۡرَمُ ۙ﴿۳﴾ الَّذِیۡ عَلَّمَ بِالۡقَلَمِ ۙ﴿۴﴾ عَلَّمَ الۡاِنۡسَانَ مَا لَمۡ یَعۡلَمۡ ؕ﴿۵﴾

پڑھو اور تمہارا رب بڑا کریم ہے۔(3) جس نے قلم کے ذریعے علم دیا۔(4) اور انسان کو وہ سب علم دیا ہے جو اسے معلوم نہیں تھا۔(5)

کَلَّاۤ اِنَّ الۡاِنۡسَانَ لَیَطۡغٰۤی ۙ﴿۶﴾ اَنۡ رَّاٰہُ اسۡتَغۡنٰی ؕ﴿۷﴾ اِنَّ اِلٰی رَبِّکَ الرُّجۡعٰی ؕ﴿۸﴾

بے شک انسان سرکشی کرتا ہے۔(6) جب اپنے آپ کو غنی پاتا ہے۔(7) بے شک آپؐ کے رب کی طرف واپس جانا ہے۔(8)

اَرَءَیۡتَ الَّذِیۡ یَنۡہٰی ۙ﴿۹﴾ عَبۡدًا اِذَا صَلّٰی ؕ﴿۱۰﴾

کیا آپ نے اس کو دیکھا جو منع کرتا ہے۔(9) ایک بندے کو جب کہ وہ نماز پڑھتا ہے۔(10)

اَرَءَیۡتَ اِنۡ کَانَ عَلَی الۡہُدٰۤی ﴿ۙ۱۱﴾ اَوۡ اَمَرَ بِالتَّقۡوٰی ﴿ؕ۱۲﴾

کیا آپ نے دیکھا کہ ہوسکتا ہے کہ نماز پڑھنے والا ہدایت پر ہو۔(11) یا وہ پرہیزگاری کا حکم دیتا ہو۔(12)

اَرَءَیۡتَ اِنۡ کَذَّبَ وَ تَوَلّٰی ﴿ؕ۱۳﴾ اَلَمۡ یَعۡلَمۡ بِاَنَّ اللّٰہَ یَرٰی ﴿ؕ۱۴﴾

کیا آپ نے غور کیا ہے کہ اگر منع کرنے والا جھٹلاتا ہے اور منہ موڑتا ہے۔(13) کیا وہ نہیں جانتا کہ اللہ سب کچھ دیکھ رہا ہے؟(14)

کَلَّا لَئِنۡ لَّمۡ یَنۡتَہِ ۬ۙ لَنَسۡفَعًۢا بِالنَّاصِیَۃِ ﴿ۙ۱۵﴾ نَاصِیَۃٍ کَاذِبَۃٍ خَاطِئَۃٍ ﴿ۚ۱۶﴾

اس کی سوچ ٹھیک نہیں۔ اگر وہ اس سے باز نہ آیا تو ہم اس کی پیشانی کے بال پکڑ کر کھینچیں گے۔(15) وہ پیشانی جو جھوٹی ہے اور گنہگار؟(16)

فَلۡیَدۡعُ نَادِیَہٗ ﴿ۙ۱۷﴾ سَنَدۡعُ الزَّبَانِیَۃَ ﴿ۙ۱۸﴾

پس اسے چاہیے کہ وہ اپنے ہم نشینوں کو بلائے۔(17) ہم بھی اپنے جلاد فرشتوں کو بلاتے ہیں۔(18)

کَلَّا ؕ لَا تُطِعۡہُ وَ اسۡجُدۡ وَ اقۡتَرِبۡ ﴿٪۱۹﴾

خبردار! تم ہرگز اس کی اطاعت نہ کرنا اور سجدہ کرکے اللہ کا قرب حاصل کرو۔(19)

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

97۔ سورہ القدر

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

میں شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے۔

اِنَّاۤ اَنۡزَلۡنٰہُ فِیۡ لَیۡلَۃِ الۡقَدۡرِ ۚ﴿ۖ۱﴾ وَ مَاۤ اَدۡرٰىکَ مَا لَیۡلَۃُ الۡقَدۡرِ ؕ﴿۲﴾

بے شک ہم نے اس قرآن کو شب قدر میں اتارا ہے۔(1) اور آپ کو کیا معلوم کہ شب قدر کیا ہے۔(2)

لَیۡلَۃُ الۡقَدۡرِ ۬ۙ خَیۡرٌ مِّنۡ اَلۡفِ شَہۡرٍ ؕ﴿۳﴾

شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔(3)

یعنی سابقہ امتوں پر جو مدت گذر گئی اور وہ گمراہی کا شکار ہوئے۔ تو اس تاریک دور کو الف شھر کہا گیا۔ جس میں "الف"، کثرت وقت کے لیے استعمال ہوا۔ اور قرآن نے آ کر اس تاریک دور کو ختم کر دیا۔ جس رات قرآن کا نزول شروع ہوا۔ اس رات کو اللہ تعالی نے مبارک قرار دیا۔ اور وہ بھی قرآن کی وجہ سے۔ اور جہالت و گمراہی کے تاریک دور کے اختتام کی وجہ سے۔ اللہ تعالی نے ہرگز یہ نہیں کہا کہ اس رات کی عبادت ہزار مہینے سے بہتر ہے۔

"محاسن التاویل" میں علامہ جمال دین قاسمیؒ نے حافظ ابن حجرؒ کے حوالہ سے یہی چیز نقل کی ہے کہ (الف) کا استعمال بطور کثرت ہوا ہے۔

تَنَزَّلُ الۡمَلٰٓئِکَۃُ وَ الرُّوۡحُ فِیۡہَا بِاِذۡنِ رَبِّہِمۡ ۚ مِنۡ کُلِّ اَمۡرٍ ۙ﴿ۛ۴﴾

اس میں فرشتے اور روح نازل ہوئے، اپنے رب کے حکم سے ہر کام کے لیے۔(4)

یہ واضح رہے کہ یہ فرشتے اور روح ایک ہی دفعہ اترے، اس رات میں جو کہ ہو چکی ہے۔ اور انہوں نے کچھ احکام اللہ کی طرف سے نبی کریم کو دیئے۔ ہمارے ہاں اس کا ترجمہ کر دیا گیا کہ "فرشتے اور روح الامین" اترتے ہیں۔ جبکہ بار بار اترنے کے لیے قرآن نے صیغہ ہی کوئی اور استعمال کیا ہے۔

قرآن میں ایک کام جو اللہ اور فرشتے مستقل کر رہے ہیں اس کے لیے (تتنزل) اور (یتنزل) کا صیغہ استعمال ہو رہا ہے جیسے اِنَّ الَّذِیۡنَ قَالُوۡا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسۡتَقَامُوۡا تَتَنَزَّلُ عَلَیۡہِمُ الۡمَلٰٓئِکَۃُ (حم سجدہ۔ 30)۔ اور جو کام صرف ایک ہی دفعہ ہوا ہے۔ اس کے لیے (تنزل) کا لفظ استعمال ہوا۔ یعنی یہ واضح ہو گیا کہ لیلۃ القدر صرف ایک ہی رات تھی جو گذر چکی ہے۔ اس لیے یہ تصور درست نہیں ہے کہ ہر سال لیلۃ القدر آ رہی ہے۔ اور ہر سال اللہ کوئی فیصلے فرما رہے ہیں۔ اصل بات ہے قرآن کریم۔ مگر امت قرآن کو چھوڑ کر رات کے چکر میں پڑ گئی

۔ یہ تصور بنایا گیا کہ یہ رات ہر سال آتی ہے۔ اور پھر یہ سند دی گئی کہ آپ سارا سال جو مرضی کرتے رہیں مگر اس رات کی برکت سے آپ کے سارے گناہ معاف ہو جائیں گے۔

قرآن کریم نے ایک (ت) اور دو (ت) کا استعمال اور بھی کئی جگہ کیا ہے۔ میں وہ مقامات آپ کے سامنے رکھتا ہوں جس سے واضح ہو جائے گا کہ ایک (ت) والا لفظ مخصوص ہے اور دو (ت) والا عمومی طور پر استعمال ہوا ہے۔

1۔ شَرَعَ لَكُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا وَصّٰى بِهٖ نُوْحًا وَّ الَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ وَ مَا وَصَّيْنَا بِهٖٓ اِبْرٰهِيْمَ وَ مُوْسٰى وَ عِيْسٰٓى اَنْ اَقِيْمُوا الدِّيْنَ وَ لَا تَتَفَرَّقُوْا فِيْهِ ؕ ۔

اس نے تمہارے لئے وہی دین مقرر کیا ہے جس کا اس نے نوحؑ کو حکم دیا تھا اور جو ہم نے بذریعہ وحی آپؐ کی طرف بھیجا ہے۔ اور جس کا ہم نے ابراہیمؑ، موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کو حکم دیا تھا۔ یعنی اس دین کو قائم رکھنا اور اس میں تفرقہ نہ ڈالنا۔ (سورہ الشوریٰ ، آیت نمبر 13)

وَ اعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّ لَا تَفَرَّقُوْا ۠ وَ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا ۚ وَ كُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۰۳﴾

اور اللہ کی رسی (قرآن) کو مضبوطی سے پکڑے رکھو اور تفرقہ میں ہرگز نہ پڑو۔ اور اپنے اوپر اللہ کی اس نعمت کو یاد کرو جب تم آپس میں دشمن تھے۔ پس اللہ تعالیٰ نے تمہارے دلوں میں الفت ڈال دی۔ تو تم اس کی نعمت سے بھائی بھائی بن گئے۔ اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے پر تھے کہ اللہ نے تمہیں اس سے بچالیا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ تمہارے لیے بیان کرتا ہے اپنی نشانیاں تاکہ تم ہدایت یافتہ ہو جاؤ۔

(سورہ آل عمران۔ آیت نمبر 103)

اوپر والی آیت میں تمام امتوں کو حکم دیا گیا ہے۔ جبکہ دوسری آیت میں صرف مسلمانوں کو یہ حکم دیا گیا ہے۔

2۔ الَّذِيْنَ تَتَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ ۠ فَاَلْقَوُا السَّلَمَ مَا كُنَّا نَعْمَلُ مِنْ سُوْٓءٍ ؕ بَلٰٓى اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۸﴾

جب ان کی روحیں فرشتے قبض کر رہے ہوتے ہیں جنہوں نے اپنے آپ پر ظلم کیا، تو وہ فوراً فرمانبردار بن جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم تو کوئی بھی غلط کام نہیں کیا کرتے تھے۔ فرشتے ان کو جواب دیں گے، کیوں نہیں۔ بے شک اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو کچھ تم کرتے رہے ہو۔

(سورہ النحل۔ آیت 28)

اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ قَالُوْا فِيْمَ كُنْتُمْ ؕ قَالُوْا كُنَّا مُسْتَضْعَفِيْنَ فِى الْاَرْضِ ؕ قَالُوْٓا اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوْا فِيْهَا ؕ فَاُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَ سَآءَتْ مَصِيْرًا ﴿۹۷﴾

بے شک وہ لوگ جو اپنی جانوں پر ظلم کر رہے تھے۔ (کفر کی حکومت میں، نہ تو اقامت دین کی جدوجہد کی، اور نہ ہی اس جگہ سے کسی اور جگہ ہجرت کی۔) جب فرشتوں نے ان کی روح کو قبض کیا، تو ان سے کہا تم نے ایسا کیوں کیا؟ تو انہوں نے کہا کہ ہم زمین میں کمزور و بے بس تھے۔ فرشتوں نے کہا کہ اللہ کی زمین وسیع نہ تھی کہ تم اس میں ہجرت کرتے؟ یہی وہ لوگ ہیں جن کا ٹھکانہ جہنم ہے اور وہ بُرا ٹھکانہ ہے۔

(سورہ النساء آیت نمبر 97)

یہاں بھی سورہ النحل کی آیت میں عمومی طور پر بیان ہے۔ جبکہ سورہ النساء کی آیت میں خاص طور پر ان لوگوں کا ذکر ہے جو زمین میں کمزور تھے۔

3۔ وَ اٰتُوا الْيَتٰمٰۤى اَمْوَالَهُمْ وَ لَا تَتَبَدَّلُوا الْخَبِيْثَ بِالطَّيِّبِ ۪ وَ لَا تَاْكُلُوْۤا اَمْوَالَهُمْ اِلٰۤى اَمْوَالِكُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ حُوْبًا كَبِيْرًا ۝۲

اور یتیموں کے مال ان کے سپرد کر دو۔ اور اچھے مال کے بدلے برا مال نہ لوٹاؤ۔ اور ان کے مال کو اپنے مال کے ساتھ ملا کر نہ کھاؤ۔ بے شک یہ بہت بڑا گناہ ہے۔ (سورہ النساء آیت نمبر 2)

لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَآءُ مِنْۢ بَعْدُ وَ لَاۤ اَنْ تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ اَزْوَاجٍ وَّ لَوْ اَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ اِلَّا مَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ رَّقِيْبًا ۝۵۲

اب اس کے بعد اور عورتیں آپؐ کیلئے حلال نہیں ہیں اور نہ ہی اس کی اجازت ہے کہ ان کے بدلے اور بیویاں لے آئیں۔ اگر چہ ان کا حسن و جمال آپؐ کو کتنا ہی اچھا کیوں نہ لگے۔ سوائے ان لونڈیوں کے جو آپؐ کی ملکیت میں ہیں۔ اور اللہ ہر چیز کا نگران ہے۔
(سورہ احزاب آیت نمبر 52)

اسی طرح سے اس آیت میں بھی سورہ النساء میں عمومی حکم ہے۔ جبکہ سورہ احزاب کی آیت میں خاص طور پر نبی کریمؐ کے لیے ہدایت ہے۔
چنانچہ واضح ہو گیا کہ قرآن نے تنزل کا لفظ استعمال کر کے، اس رات کو خاص کر دیا ہے۔ اور یہ رات اب ہر سال نہیں آنے والی۔

سَلٰمٌ ۛ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۝۵

وہ صبح روشن ہونے تک سلامتی کی رات ہے (5)

یعنی وہ رات ہر قسم کے شر اور اذیت سے محفوظ ہے۔ اس رات اللہ تعالی نے اپنے نبیؐ کا ہر رنج اور ملال دور کر دیا۔ اور ان کے لیے ہدایت کے راستے کھول دیئے۔

جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ اس رات اللہ تعالی سارے سال کے فیصلے کرتے ہیں وہ اللہ کی طاقت کا اندازہ نہیں رکھتے۔ یہ ماہ و سال کا نظام ہمارے نظام شمسی کا مرہون منت ہے۔ اللہ تعالی کی ذات اس سے بہت بلند ہے۔ اس نے تو لوح محفوظ میں سب کچھ لکھ رکھا ہے۔ اور یہ بتا دیا ہے کہ یہ سب کچھ اللہ کے لیے بہت آسان ہے۔ چہ جائیکہ ہمارے ذہن کے لیے یہ سب کچھ بہت مشکل ہے۔

چونکہ ہماری قوم کو اس میں شارٹ کٹ نظر آتا ہے جس سے ایک ہی رات کی عبادت سے جنت حاصل کی جا سکتی ہے۔ جبکہ اپنے دنیاوی معاملات دین کے مطابق چلانا ایک مشکل کام ہے۔ اس لیے کاروباری معاملات کو سنت رسولؐ اللہ کے مطابق اپنے قلب میں ڈھال نہ سکے تو اس طرح کے شارٹ کٹ چل پڑے ہیں۔

نوٹ: اس موضوع پر تفصیلی بحث میری کتاب "ما انزل اللہ" کے باب "لیلۃ القدر کی حقیقت" میں ملاحظہ کی جا سکتی ہے۔

98۔ سورہ البیّنہ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

میں شروع کرتا ہوں اللہ کے نام کے ساتھ جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے۔

لَمۡ يَكُنِ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا مِنۡ اَهۡلِ الۡكِتٰبِ وَالۡمُشۡرِكِيۡنَ مُنۡفَكِّيۡنَ حَتّٰى تَاۡتِيَهُمُ الۡبَيِّنَةُ ۙ‏ ﴿۱﴾

اہل کتاب میں سے کافر اور مشرک لوگ اپنے کفر سے باز آنے والے نہیں تھے یہاں تک کہ ان کے پاس واضح دلیل آئے۔(1)

رَسُوۡلٌ مِّنَ اللّٰهِ يَتۡلُوۡا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً ۙ‏ ﴿۲﴾ فِيۡهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ ؕ‏ ﴿۳﴾

یعنی ایک رسول اللہ کی طرف سے آئے جو پاک صحیفے پڑھ کر سنائے۔(2) جن میں مستحکم آیتیں لکھی ہوئی ہیں۔(3)

وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِيۡنَ اُوۡتُوا الۡكِتٰبَ اِلَّا مِنۡۢ بَعۡدِ مَا جَآءَتۡهُمُ الۡبَيِّنَةُ ؕ‏ ﴿۴﴾

اور جن لوگوں کو کتاب دی گئی تھی، وہ تو واضح دلیل کے آجانے کے بعد ہی تفرقہ میں پڑے۔(4)

وَمَاۤ اُمِرُوۡۤا اِلَّا لِيَعۡبُدُوا اللّٰهَ مُخۡلِصِيۡنَ لَهُ الدِّيۡنَ ۙ حُنَفَآءَ وَيُقِيۡمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤۡتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِيۡنُ الۡقَيِّمَةِ ؕ‏ ﴿۵﴾

حالانکہ انہیں تو بس یہی حکم دیا گیا تھا کہ دین کو اسی کیلئے خالص کرتے ہوئے اللہ کی عبادت کریں بالکل یکسو ہو کر۔ اور نماز کی پابندی کریں اور زکوۃ دیں۔ اور یہی نہایت صحیح اور درست دین ہے۔(5)

اِنَّ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا مِنۡ اَهۡلِ الۡكِتٰبِ وَالۡمُشۡرِكِيۡنَ فِىۡ نَارِ جَهَنَّمَ خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَا ؕ اُولٰٓئِكَ هُمۡ شَرُّ الۡبَرِيَّةِ ؕ‏ ﴿۶﴾

بے شک جو اہل کتاب اور مشرک کفر میں مبتلا ہیں وہ جہنم کی آگ میں پڑیں گے اور ہمیشہ اس میں رہیں گے یہی لوگ بدترین مخلوق ہیں۔(6)

اِنَّ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمۡ خَيۡرُ الۡبَرِيَّةِ ؕ‏ ﴿۷﴾

اور بے شک جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کئے وہی بہترین مخلوق ہیں۔(7)

جَزَآؤُهُمۡ عِنۡدَ رَبِّهِمۡ جَنّٰتُ عَدۡنٍ تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَاۤ اَبَدًا ؕ رَضِىَ اللّٰهُ عَنۡهُمۡ وَرَضُوۡا عَنۡهُ ؕ ذٰلِكَ لِمَنۡ خَشِىَ رَبَّهٗ ‏﴿۸﴾

ان کی جزا ان کے رب کے ہاں ہمیشہ رہنے والے باغات ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی۔ وہ ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اس سے راضی ہوئے۔ یہ اس کے لئے ہے جو اپنے رب سے ڈرتا ہے۔(8)

99۔ سورہ الزلزال

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

میں شروع کرتا ہوں اللہ کے نام کے ساتھ جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے۔

اِذَا زُلۡزِلَتِ الۡاَرۡضُ زِلۡزَالَهَا ۙ﴿۱﴾ وَ اَخۡرَجَتِ الۡاَرۡضُ اَثۡقَالَهَا ۙ﴿۲﴾

جب زمین پوری شدت سے ہلا ڈالی جائے گی۔(1) اور زمین اپنے بوجھ باہر نکال دے گی۔(2)

وَ قَالَ الۡاِنۡسَانُ مَا لَهَا ۚ﴿۳﴾ یَوۡمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخۡبَارَهَا ۙ﴿۴﴾

اور انسان کہے گا کہ اسے کیا ہو گیا ہے؟(3) اس دن وہ اپنی تمام خبریں بیان کرے گی۔(4)

بِاَنَّ رَبَّكَ اَوۡحٰی لَهَا ؕ﴿۵﴾

کیونکہ تمہارے پروردگار کا اسے یہی حکم ہوگا۔(5)

یَوۡمَئِذٍ یَّصۡدُرُ النَّاسُ اَشۡتَاتًا ۬ۙ لِّیُرَوۡا اَعۡمَالَهُمۡ ؕ﴿۶﴾

اس دن لوگ جدا جدا اپنی قبروں سے نکلیں گے۔ تاکہ انہیں ان کے اعمال کے نتائج دکھائے جائیں۔(6)

فَمَنۡ یَّعۡمَلۡ مِثۡقَالَ ذَرَّةٍ خَیۡرًا یَّرَهٗ ؕ﴿۷﴾

پھر جس نے ذرہ برابر نیکی کی ہوگی وہ اس کو دیکھ لے گا۔(7)

وَ مَنۡ یَّعۡمَلۡ مِثۡقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا یَّرَهٗ ﴿۸﴾

اور جس نے ذرہ برابر بدی کی ہوگی وہ اس کو دیکھ لے گا۔(8)

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

100۔ سورہ العادیات

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

میں شروع کرتا ہوں اللہ کے نام کے ساتھ جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے۔

وَ الۡعٰدِیٰتِ ضَبۡحًا ۙ﴿۱﴾ فَالۡمُوۡرِیٰتِ قَدۡحًا ۙ﴿۲﴾

تیز دوڑنے والے گھوڑوں کی قسم جو ہانپتے ہیں۔(1) پھر جو پتھروں پر سُم مار کر چنگاریاں نکالتے ہیں۔(2)

فَالۡمُغِیۡرٰتِ صُبۡحًا ۙ﴿۳﴾ فَاَثَرۡنَ بِہٖ نَقۡعًا ۙ﴿۴﴾

پھر جو صبح ہوتے ہی دشمن پر اچانک حملہ کر ڈالتے ہیں۔(3) پھر وہ اس حملے والی جگہ سے گرد وغبار اڑاتے ہیں۔(4)

فَوَسَطۡنَ بِہٖ جَمۡعًا ۙ﴿۵﴾ اِنَّ الۡاِنۡسَانَ لِرَبِّہٖ لَکَنُوۡدٌ ۚ﴿۶﴾

پھر وہ اسی وقت دشمن کے لشکر میں گھس جاتے ہیں۔(5) بیشک انسان اپنے رب کا بڑا ہی ناشکرا ہے۔(6)

وَ اِنَّہٗ عَلٰی ذٰلِکَ لَشَہِیۡدٌ ۚ﴿۷﴾ وَ اِنَّہٗ لِحُبِّ الۡخَیۡرِ لَشَدِیۡدٌ ؕ﴿۸﴾

اور یقیناً وہ اس ناشکری پر خود گواہ ہے۔(7) اور بیشک وہ مال سے شدید محبت رکھتا ہے۔(8)

اَفَلَا یَعۡلَمُ اِذَا بُعۡثِرَ مَا فِی الۡقُبُوۡرِ ۙ﴿۹﴾ وَ حُصِّلَ مَا فِی الصُّدُوۡرِ ۙ﴿۱۰﴾

تو کیا اسے معلوم نہیں جب مُردے اٹھائے جائیں گے جو قبروں میں ہیں۔(9) اور راز ظاہر کر دیئے جائیں گے جو سینوں میں ہیں۔(10)

اِنَّ رَبَّہُمۡ بِہِمۡ یَوۡمَئِذٍ لَّخَبِیۡرٌ ﴿۱۱﴾

بیشک ان کا رب اس دن ان کے اعمال سے خوب واقف ہوگا۔(11)

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

101۔ سورہ القارعة

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

میں شروع کرتا ہوں اللہ کے نام کے ساتھ جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے۔

اَلۡقَارِعَۃُ ۙ﴿۱﴾ مَا الۡقَارِعَۃُ ۚ﴿۲﴾ وَ مَاۤ اَدۡرٰىکَ مَا الۡقَارِعَۃُ ؕ﴿۳﴾

عظیم حادثہ! (1) کیا ہے وہ عظیم حادثہ؟ (2) تم کیا جانو کہ وہ عظیم حادثہ کیا ہے؟ (3)

یَوۡمَ یَکُوۡنُ النَّاسُ کَالۡفَرَاشِ الۡمَبۡثُوۡثِ ۙ﴿۴﴾

جس دن لوگ ایسے ہوں گے جیسے بکھرے ہوئے پتنگے۔ (4)

وَ تَکُوۡنُ الۡجِبَالُ کَالۡعِہۡنِ الۡمَنۡفُوۡشِ ؕ﴿۵﴾

اور پہاڑ ایسے ہو جائیں گے جیسے دھنکی ہوئی رنگ برنگ کی اون۔ (5)

فَاَمَّا مَنۡ ثَقُلَتۡ مَوَازِیۡنُہٗ ۙ﴿۶﴾ فَہُوَ فِیۡ عِیۡشَۃٍ رَّاضِیَۃٍ ؕ﴿۷﴾

تو جس کے اعمال کے وزن بھاری نکلیں گے۔ (6) وہ دل پسند عیش میں ہوگا۔ (7)

وَ اَمَّا مَنۡ خَفَّتۡ مَوَازِیۡنُہٗ ۙ﴿۸﴾ فَاُمُّہٗ ہَاوِیَۃٌ ؕ﴿۹﴾

اور جس کے اعمال کے وزن ہلکے نکلیں گے۔ (8) اس کا ٹھکانہ ہاویہ ہے۔ (9)

وَ مَاۤ اَدۡرٰىکَ مَا ہِیَہۡ ؕ﴿۱۰﴾ نَارٌ حَامِیَۃٌ ﴿۱۱﴾

اور تم کیا سمجھے کہ ہاویہ کیا چیز ہے؟ (10) دہکتی ہوئی آگ ہے۔ (11)

102۔ سورہ التکاثر

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

میں شروع کرتا ہوں اللہ کے نام کے ساتھ جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے۔

اَلۡہٰکُمُ التَّکَاثُرُ ۙ﴿۱﴾ حَتّٰی زُرۡتُمُ الۡمَقَابِرَ ؕ﴿۲﴾

تمہیں مال واولاد کی کثرت کی دوڑ (ایک دوسرے سے آگے نکلنے) نے غفلت میں رکھا۔(1) یہاں تک کہ تم قبروں میں جا پہنچے۔(2)

کَلَّا سَوۡفَ تَعۡلَمُوۡنَ ۙ﴿۳﴾ ثُمَّ کَلَّا سَوۡفَ تَعۡلَمُوۡنَ ؕ﴿۴﴾

ذہن میں رکھو! جلد ہی تمہیں معلوم ہوجائے گا۔(3) پھر بیان کردیں! جلد ہی تمہیں معلوم ہوجائے گا۔(4)

کَلَّا لَوۡ تَعۡلَمُوۡنَ عِلۡمَ الۡیَقِیۡنِ ؕ﴿۵﴾ لَتَرَوُنَّ الۡجَحِیۡمَ ۙ﴿۶﴾

ایسا نہ کرو! کاش کہ تمہیں آخرت کا یقینی علم ہوتا۔(5) تم ضرور دوزخ کو دیکھو گے۔(6)

ثُمَّ لَتَرَوُنَّہَا عَیۡنَ الۡیَقِیۡنِ ۙ﴿۷﴾ ثُمَّ لَتُسۡـَٔلُنَّ یَوۡمَئِذٍ عَنِ النَّعِیۡمِ ﴿۸﴾

پھر تم اسے ضرور یقینی طور پر دیکھو گے۔(7) پھر اس دن تم سے نعمتوں کے متعلق پوچھا جائے گا۔(8)

103۔ سورہ العصر

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

میں شروع کرتا ہوں اللہ کے نام کے ساتھ جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے۔

وَ الۡعَصۡرِ ۙ﴿۱﴾ اِنَّ الۡاِنۡسَانَ لَفِیۡ خُسۡرٍ ۙ﴿۲﴾

قسم ہے زمانے کی۔(1) یقیناً انسان خسارے میں ہے۔(2)

اِلَّا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ تَوَاصَوۡا بِالۡحَقِّ ۬ۙ وَ تَوَاصَوۡا بِالصَّبۡرِ ﴿۳﴾

سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور نیک عمل کئے۔اور ایک دوسرے کو حق پر قائم رہنے کی وصیت اور صبر کی نصیحت کرتے رہے۔(3)

❁❁❁❁❁❁❁❁❁

104۔ سورة الهمزه

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

میں شروع کرتا ہوں اللہ کے نام کے ساتھ جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے۔

وَيۡلٌ لِّـكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ ۙ‏ ﴿۱﴾ الَّذِىۡ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهٗ ۙ‏ ﴿۲﴾

ہر طعنہ دینے والے اور غیبت کرنے والے کے لیے ہلاکت ہے۔(1) جو مال کو جمع کرتا ہے اور اسے گنتا رہتا ہے۔(2)

يَحۡسَبُ اَنَّ مَالَهٗۤ اَخۡلَدَهٗ ۚ‏ ﴿۳﴾ كَلَّا لَيُنۡۢبَذَنَّ فِى الۡحُطَمَةِ ۖ‏ ﴿۴﴾

وہ خیال کرتا ہے کہ اس کا مال اسے ہمیشہ رکھے گا۔(3) ہرگز نہیں وہ ضرور حطمہ میں پھینکا جائے گا۔(4)

وَمَاۤ اَدۡرٰٮكَ مَا الۡحُطَمَةُ ؕ‏ ﴿۵﴾ نَارُ اللّٰهِ الۡمُوۡقَدَةُ ۙ‏ ﴿۶﴾ الَّتِىۡ تَطَّلِعُ عَلَى الۡاَفۡـِٕدَةِ ؕ‏ ﴿۷﴾

اور آپ کو کیا معلوم حطمہ کیا ہے؟(5) وہ اللہ کی بھڑکائی ہوئی آگ ہے۔(6) جو دلوں کو لپیٹ لے گی۔(7)

اِنَّهَا عَلَيۡهِمۡ مُّؤۡصَدَةٌ ۙ‏ ﴿۸﴾ فِىۡ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ﴿۹﴾

وہ اُن کو ڈھانک کر بند کر دی جائے گی۔(8) اِس حالت میں کہ وہ اونچے اونچے ستونوں میں گھرے ہوئے ہوں گے۔(9)

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

105۔ سورۃ الفیل

پس منظر:

حبشہ کے بادشاہ کی طرف سے یمن میں ابرہہ گورنر تھا۔ اس نے صنعاء میں ایک بہت بڑا گرجا تعمیر کیا اور کوشش کی کہ لوگ خانہ کعبہ کی بجائے عبادت اور حج عمرہ کے لیے ادھر آیا کریں۔ یہ بات اہل مکہ اور دیگر قبائل عرب کے لیے سخت ناگوار تھی۔ چنانچہ ان میں سے ایک شخص نے ابرہہ کے بنائے ہوئے عبادت خانے کو غلاظت سے پلید کر دیا۔ جس کی اطلاع اس کو کر دی گئی کہ کسی نے اس گرجا کو ناپاک کر دیا ہے۔ جس پر اس نے خانہ کعبہ کو گرانے کا عزم کر لیا کیونکہ وہ پہلے ہی کسی نہ کسی بہانے کی تلاش میں تھا۔ اور ایک لشکر جرار لے کر مکے پر حملہ آور ہوا۔ کچھ ہاتھی بھی اس کے ساتھ تھے۔ مکے کے قریب پہنچ کر ابرہہ کے لشکر نے نبی کریمؐ کے دادا جو مکے کے سردار تھے، ان کے اونٹوں پر قبضہ کر لیا۔ جس پر عبدالمطلب نے آ کر ابرہہ سے کہا کہ تو میرے اونٹ واپس کر دے۔ جو تیرے لشکریوں نے پکڑے ہیں۔ باقی رہا خانہ کعبہ کا مسئلہ جس کو تو گرانے آیا ہے۔ تو تیرا معاملہ اللہ کے ساتھ ہے۔ وہ اللہ کا گھر ہے وہی اس کا محافظ ہے۔ تو جانے اور بیت اللہ کا مالک اللہ جانے۔

جب یہ لشکر وادیٔ محسّر کے پاس پہنچا تو اللہ تعالی نے پرندوں کے غول بھیج دیئے۔ جن کی چونچوں میں کنکریاں تھیں جس کو بھی یہ کنکری لگتی وہ پگھل جاتا اور اس کا گوشت جھڑ جاتا اور بالآخر مر جاتا۔ خود ابرہہ کا بھی صنعاء پہنچتے پہنچتے یہی انجام ہوا۔ اس طرح اللہ نے اپنے گھر کی حفاظت فرمائی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

میں شروع کرتا ہوں اللہ کے نام کے ساتھ جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے۔

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ ۝۱ اَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِيْ تَضْلِيْلٍ ۝۲

کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ آپ کے رب نے ہاتھی والوں سے کیا برتاؤ کیا؟ (1) کیا اس نے ان کی تدبیر کو بے کار نہیں بنا دیا تھا؟ (2)

وَّ اَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا اَبَابِيْلَ ۝۳ تَرْمِيْهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّيْلٍ ۝۴

اور اُن پر پرندوں کے غول کے غول بھیج دیے۔ (3) جو اُن پر پکی ہوئی مٹی کے پتھر پھینک رہے تھے۔ (4)

ابابیل پرندے کا نام نہیں ہے بلکہ اس کا معنی ہے غول در غول۔

فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ ۝۵

پھر اُن کا یہ حال کر دیا جیسے جانوروں کا کھایا ہوا بھس۔ (5)

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

106۔ سورہ قریش

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

میں شروع کرتا ہوں اللہ کے نام کے ساتھ جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے۔

لِاِیۡلٰفِ قُرَیۡشٍ ۙ﴿۱﴾ اٖلٰفِہِمۡ رِحۡلَۃَ الشِّتَآءِ وَ الصَّیۡفِ ۚ﴿۲﴾

قریش کو محفوظ کر دیا۔(1) انہیں سردی میں اور گرمی کے سفر کے دوران ہر طرح کا تحفظ دیا۔(2)

سردی میں قریش یمن کی طرف تجارتی سفر کرتے تھے۔اور گرمی میں شام اور فلسطین کا سفر کرتے تھے۔

فَلۡیَعۡبُدُوۡا رَبَّ ہٰذَا الۡبَیۡتِ ۙ﴿۳﴾

لوگوں کو چاہیے کہ اس نعمت کے شکر میں اس گھر کے رب کی عبادت کریں۔(3)

الَّذِیۡۤ اَطۡعَمَہُمۡ مِّنۡ جُوۡعٍ ۬ۙ وَّ اٰمَنَہُمۡ مِّنۡ خَوۡفٍ ﴿۴﴾

جس نے ان کو بھوک میں کھانا کھلایا اور خوف سے امن بخشا۔(4)

ڈاکو عام لوگوں کے تجارتی قافلے لوٹ لیا کرتے تھے۔مگر کعبہ کے متولی ہونے کی وجہ سے ان کے قافلوں کو چھوڑ دیا جاتا تھا۔یہی امن کی نعمت تھی جس طرف اللہ تعالی اشارہ کر رہے ہیں۔

107۔ سورۃ الماعون

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

میں شروع کرتا ہوں اللہ کے نام کے ساتھ جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے۔

اَرَءَیۡتَ الَّذِیۡ یُکَذِّبُ بِالدِّیۡنِ ؕ﴿۱﴾ فَذٰلِکَ الَّذِیۡ یَدُعُّ الۡیَتِیۡمَ ۙ﴿۲﴾

بھلا تم نے اس شخص کو دیکھا جو روزِ جزا کو جھٹلاتا ہے؟(1) یہ وہی ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے۔(2)

وَ لَا یَحُضُّ عَلٰی طَعَامِ الۡمِسۡکِیۡنِ ؕ﴿۳﴾ فَوَیۡلٌ لِّلۡمُصَلِّیۡنَ ۙ﴿۴﴾

اور مسکین کو کھانا کھلانے کے لیے لوگوں کو ترغیب نہیں دیتا۔(3) تو ایسے نمازیوں کے لیے ہلاکت ہے۔(4)

الَّذِیۡنَ ہُمۡ عَنۡ صَلَاتِہِمۡ سَاہُوۡنَ ۙ﴿۵﴾ الَّذِیۡنَ ہُمۡ یُرَآءُوۡنَ ۙ﴿۶﴾ وَ یَمۡنَعُوۡنَ الۡمَاعُوۡنَ ﴿۷﴾

جو اپنی نماز میں غفلت برتتے ہیں۔(5) جو دکھلاوا کرتے ہیں۔(6) اور روزمرہ ضرورت کی چیزیں بھی لوگوں کو نہیں دیتے۔(7)

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

108۔ سورہ الکوثر

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

میں شروع کرتا ہوں اللہ کے نام کے ساتھ جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے۔

اِنَّاۤ اَعۡطَيۡنٰكَ الۡكَوۡثَرَ ؕ‏ ﴿۱﴾ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانۡحَرۡ ؕ‏ ﴿۲﴾

(اے رسولؐ) ہم نے آپؐ کو خیر کثیر یعنی قرآن عطا کیا ہے۔(1) پس آپؐ اپنے رب کے لئے نماز پڑھا کریں اور قربانی کریں۔(2)

اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الۡاَبۡتَرُ ﴿۳﴾

کچھ شک نہیں کہ تمہارا دشمن ہی بے اولا درہے گا۔(3)

جب نبی کریمؐ کے بیٹے چھوٹی عمر میں ہی فوت ہوئے تو کفار کی طرف سے طعنہ زنی کی گئی۔ جس پر اللہ کی طرف سے تسلی کی خاطر آپ کو بتا دیا گیا کہ آپؐ کو قرآن دیا گیا ہے اور نماز و قربانی کے ذریعے اللہ سے تعلق مضبوط کیجئے۔ اور آپ بھی جانتے تھے کہ اصل معاملہ تو آخرت کا ہے اور دنیاوی مال واولاد تو زندگی کا اصل مقصد نہیں ہے۔

109۔ سورہ الکافرون

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

میں شروع کرتا ہوں اللہ کے نام کے ساتھ جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے۔

قُلۡ يٰۤاَيُّهَا الۡكٰفِرُوۡنَۙ‏ ﴿۱﴾ لَاۤ اَعۡبُدُ مَا تَعۡبُدُوۡنَۙ‏ ﴿۲﴾

اے رسولؐ کہہ دیجئے! اے کافرو۔(1) میں ان بتوں کی عبادت نہیں کرتا۔ جن کی تم عبادت کرتے ہو۔(2)

وَلَاۤ اَنۡتُمۡ عٰبِدُوۡنَ مَاۤ اَعۡبُدُ‌ ۚ‏ ﴿۳﴾

اور نہ تم اللہ کی عبادت کرنے والے ہو۔ جس کی میں عبادت کرتا ہوں۔(3)

وَلَاۤ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدۡتُّمۡۙ‏ ﴿۴﴾ وَلَاۤ اَنۡتُمۡ عٰبِدُوۡنَ مَاۤ اَعۡبُدُ ؕ‏ ﴿۵﴾

اور نہ میں ان بتوں کی عبادت کرنے والا ہوں جن کی تم عبادت کرتے ہو۔(4) اور نہ تم اللہ کی عبادت کرنے والے ہو۔ جس کی میں عبادت کرتا ہوں۔(5)

لَـكُمۡ دِيۡنُكُمۡ وَلِىَ دِيۡنِ ﴿۶﴾

تمہارے لئے تمہارا دین ہے۔ اور میرے لئے میرا دین۔(6)

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

110۔ سورہ النصر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

میں شروع کرتا ہوں اللہ کے نام کے ساتھ جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے۔

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ۙ﴿۱﴾ وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا ۙ﴿۲﴾

جب اللہ کی مدد اور اس کی فتح آ گئی۔(1) اور آپؐ نے دیکھ لیا کہ لوگ فوج در فوج اللہ کے دین میں داخل ہو رہے ہیں۔(2)

فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ﴿۳﴾

تو اس وقت اپنے پروردگار کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح کریں۔ اور اس سے مغفرت طلب کیجئے۔ بیشک وہ بڑا توبہ قبول کرنے والا ہے۔(3)

111۔ سورہ اللھب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

میں شروع کرتا ہوں اللہ کے نام کے ساتھ جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے۔

تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ ؕ﴿۱﴾ مَآ اَغْنٰى عَنْهُ مَالُهٗ وَمَا كَسَبَ ؕ﴿۲﴾

ابولہب کے دونوں ہاتھ ٹوٹ گئے اور وہ ہلاک و برباد ہوا۔(1) اس کا مال اور جو کچھ اس نے کمایا وہ اس کے کچھ کام نہ آیا۔(2)

ہاتھ ٹوٹنے کا مطلب یہ ہے کہ ابولہب کو شکست ہو گئی۔

سَيَصْلٰى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ۚ﴿۳﴾ وَّامْرَاَتُهٗ ؕ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ۚ﴿۴﴾ فِيْ جِيْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ ﴿۵﴾

وہ عنقریب شعلہ زن آگ میں ڈالا جائے گا۔(3) اور اس کے ساتھ اس کی بیوی بھی جو ایندھن اٹھانے والی ہے۔(4) اور اس کی گردن میں مُونج کی بٹی ہوئی رسی ہے۔(5)

ابولہب کا نام قرآن میں آنے کی وجہ امام امین احسن اصلاحیؒ نے کچھ یوں بیان کی ہے کہ "قریش کے دوسرے لیڈروں کو آپ سے جو اختلاف تھا اس کی بڑی وجہ صرف یہ تھی کہ وہ آپ کی دعوت کو آبائی دین کے خلاف سمجھتے تھے۔ یہ وجہ نہیں تھی کہ وہ اس میں اپنے ذاتی اغراض و مفادات کے لیے کوئی خطرہ محسوس کرتے تھے۔ اس کے برعکس ابولہب کی مخالفت تمام تر اپنے ذاتی مفادات کے لیے تھی۔ وہ بیت اللہ کے بیت المال (رفادہ) کا نگران تھا اور اس کا بڑا حصہ یتیموں، مسکینوں اور حاجیوں کے بجائے اس کی اپنی جیب میں جاتا جس کی بدولت وہ اپنے زمانے کا قارون بن گیا۔ اس نے جب نبی کریمؐ کی مکارم اخلاق کی دعوت اور بیت اللہ کے مقصدِ تعمیر کی آیتیں سنیں تو اسے محسوس ہوا کہ اس کے احتساب کا وقت قریب آ رہا ہے۔ اگر جلد سے جلد آپؐ کی دعوت کو دبانے کی اس نے تدبیر نہ کی تو ان تمام مفادات سے اسے دستبردار ہونا پڑے گا جن سے وہ اس وقت بے روک ٹوک بہرہ مند ہو رہا ہے۔ چنانچہ وہ کمر باندھ کر آپؐ کی دعوت کی مخالفت کے لیے اٹھ کھڑا ہوا۔"

112۔ سورہ اخلاص

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

میں شروع کرتا ہوں اللہ کے نام کے ساتھ جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے۔

قُلۡ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ﴿۱﴾ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ﴿۲﴾

اے رسولؐ کہہ دیجئے! کہ وہ اللہ ایک ہے۔(1) اللہ بے نیاز ہے۔(2)

یعنی ہم جو اللہ کی عبادات کرتے ہیں اور ہر مشکل، تنگی اور تکلیف میں اللہ کو پکارتے ہیں تو یہ ہماری اپنی ضرورت ہے۔ اور اگر ساری دنیا بھی اللہ کی عبادت سے انکار کردے تو اس کی ذات اور اس کی بادشاہی میں ذرہ برابر بھی فرق نہیں پڑنے والا۔

لَمۡ یَلِدۡ ۙ وَ لَمۡ یُوۡلَدۡ ۙ﴿۳﴾

نہ اس کی کوئی اولاد ہے، اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے۔(3)

اللہ تعالیٰ ہمارا خالق ہے اور ہم مخلوق ہیں۔ اور ہم اپنے اس ذہن کی موجودہ سطح پر اللہ کی ہیئت کا تصور نہیں کر سکتے۔ چونکہ انسانوں نے بہت کچھ اللہ کی طرف منسوب کر دیا۔ کسی کو اللہ کا بیٹا کہا۔ اور کسی کو اللہ کی بیٹیاں۔ اس طرح سے انسانوں نے ذات الٰہی کو اس کے اصل مقام و مرتبہ سے ہٹا دیا۔ اور اس کو انسانی سطح پر لے آئے۔ کیونکہ اولاد اور والدین اس دنیاوی زندگی کا خاصہ ہے جبکہ اللہ تعالیٰ کی ذات ان سب صفات سے بلند و برتر اور پاک ہے۔

وَ لَمۡ یَکُنۡ لَّهٗ کُفُوًا اَحَدٌ ﴿۴﴾

اور اس کے برابر کا کوئی نہیں ہے۔(4)

اس قدر وضاحت کے باوجود لوگوں نے اللہ کے شریک مقرر کر رکھے ہیں۔ اور انسانی تاریخ کا ریکارڈ ہے کہ کبھی پتھر کے بت، کبھی سورج، چاند، ستارے۔ اور کبھی انسانوں میں سے گذری ہوئی ہستیاں اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرائی گئیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے قرآن میں جگہ جگہ وعید بیان کی۔ اور اس حد تک کہا کہ مشرک جنت میں داخل نہیں ہوسکتا۔ اور پھر کہا کہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہر طرح کا گناہ معاف کرسکتی ہے مگر شرک کے لیے کوئی معافی نہیں ہے۔ مگر قرآن کی واضح تعلیمات کے باوجود لوگوں نے اپنے لیے حاجت روا، مشکل کشا اور دیگر صفات والے معبود تراش رکھے ہیں۔ جبکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے فَلَا تَدۡعُوا مَعَ اللّٰهِ أَحَدًا (18) سورہ جن۔ اور سورہ اعراف میں ارشاد فرمایا کہ حَتَّىٰٓ إِذَا جَاءَتۡهُمۡ رُسُلُنَا يَتَوَفَّوۡنَهُمۡ قَالُوٓا أَيۡنَ مَا كُنتُمۡ تَدۡعُونَ مِن دُونِ اللّٰهِ قَالُوا ضَلُّوا عَنَّا (37) یہاں تک کہ جب ان کے ہاں ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے ان کی روح قبض کرنے کے لیے آئیں گے تو کہیں گے کہ وہ کہاں گئے اللہ کو چھوڑ کر جن کو تم پکارا کرتے تھے تب وہ کہیں گے کہ وہ تو گم ہو گئے ہیں۔" اس لیے ہمیں ساری زندگی خالص توحید پر قائم رہنا چاہیے اور اپنی اور اپنے گھر والوں کی آخرت سنوارنی چاہیے۔

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

113۔ سورۃ الفلق

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

میں شروع کرتا ہوں اللہ کے نام کے ساتھ جو بڑا مہربان،نہایت رحم کرنے والا ہے۔

قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ الۡفَلَقِ ۙ﴿۱﴾

کہہ دیجئے کہ میں پناہ لیتا ہوں صبح کے پروردگار کی۔(1)

مِنۡ شَرِّ مَا خَلَقَ ۙ﴿۲﴾

ہر اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی ہے۔(2)

وَ مِنۡ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۙ﴿۳﴾

اور رات کی تاریکی کے شر سے جبکہ وہ چھا جائے۔(3)

رات کی تاریکی میں چونکہ راہزن اور چور، ڈکیت وغیرہ نکلتے ہیں اور اسی طرح حشرات الارض بھی باہر نکل آتے ہیں۔اس لیے اللہ تعالی نے ہمیں یہ دعا سکھائی ہے کہ اللہ کی پناہ مانگ لیا کریں ان سب چیزوں کے شر سے۔اور اس کے علاوہ مرئی یا غیر مرئی جتنی بھی مخلوق اللہ نے پیدا کی ہے ان سب کے شر سے بھی اللہ کی پناہ مانگنی چاہیے۔

وَ مِنۡ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الۡعُقَدِ ۙ﴿۴﴾

اور ان کے شر سے جو گرہوں میں پھونکیں مارتی ہیں۔(4)

یہاں ان لوگوں کا بیان ہے جو جادو ٹونہ کر کے اور سفلی عملیات کے ذریعے عام لوگوں کا نقصان کرتے ہیں۔ان کے شر سے بھی اللہ تعالی کی پناہ میں آ جانا چاہیے۔(جادو کے بارے میں تفصیل میں سورہ البقرہ آیت 102 کے ذیل میں تحریر کر چکا ہوں۔)

جادو کے اثر انداز ہونے یا نہ ہونے میں بہت سے نفسیاتی عوامل کارفرما ہوتے ہیں۔رہی بات اس سے نفع یا نقصان کیا ہوتا ہے تو وہ اللہ تعالی نے سورہ البقرہ آیت 102 میں وضاحت کر دی۔کہ اللہ تعالی کی مرضی کے بغیر کسی کو بھی نقصان نہیں پہنچایا جا سکتا۔

ایک چیز جو ہمیں روایات میں ملتی ہے کہ نبی کریمؐ پر جادو ہو گیا تھا۔تو یہ سراسر مضحکہ خیز ہے۔نبی تو کردار کی مضبوطی کا اعلی شاہکار ہوتا ہے۔اور وہ نفسیاتی مضبوطی کا عمدہ مظہر ہوتا ہے۔اور نبی تو قوت ارادی کا پہاڑ ہوتا ہے۔اس لیے یہ بات علمی طور پر ہی قابل عمل نہیں کہ کوئی بھی نبی جادو کا شکار ہو جائے۔اور دوسرا اللہ تعالی نے اس چیز کی واضح تردید کر دی۔جب کہا کہ ظالم ہیں وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ آپؐ پر جادو ہو گیا۔ اِذۡ یَقُوۡلُ الظّٰلِمُوۡنَ اِنۡ تَتَّبِعُوۡنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسۡحُوۡرًا ۔ جب یہ ظالم کہتے ہیں کہ تم تو ایک سحر زدہ آدمی کی پیروی کر رہے ہو۔سورہ بنی اسرائیل آیت 47۔اور سورہ فرقان آیت 8۔

وَمِنۡ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ﴿۵﴾

اور حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرے۔(5)

ہمارے معاشرے میں یہ چیز بڑی عام ہوگئی ہے کہ لوگ ایک دوسرے سے بہت زیادہ حسد کرتے ہیں۔ہم کہیں پر بھی موجود ہوں، کاروبار کررہے ہوں، دفتر میں ملازم ہوں، یا گلی محلے میں ہی بہت سے ہمسائے ایک دوسرے سے حسد کا شکار ہوجاتے ہیں۔معاشرتی تقابل اس چیز کے بڑھنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔جب ہم کسی بھی محرومی کا شکار ہوں اور دوسرے کو آسودہ حال دیکھیں تو لازمی بات ہے کہ بندہ حسد کا شکار ہوجاتا ہے۔اس سے بچنے کے لیے ہر طرح کا حل کرنا چاہیے۔پہلی چیز یہ کہ قناعت اختیار کرنی چاہیے۔اللہ تعالی نے آپ کو جن چیزوں سے نوازا ہے اس پر اس کا شکر ادا کرنا چاہیے۔اور ہوسکتا ہے کہ جس شخص کی نسبت ہم حسد کا شکار ہیں ہمیں باہر سے تو آسودہ حال نظر آئے۔مگر اپنی اندرونی زندگی میں ہم سے زیادہ مشکلات کا شکار ہو۔دوسری چیز یہ کہ کبھی بھی کسی کے ساتھ تقابل نہیں کرنا چاہیے۔مسائل کا آغاز وہیں سے پیدا ہوتا ہے جب ہم دیکھتے ہیں کہ ہمارے پاس وہ کچھ نہیں ہے جو کچھ دوسرے کے پاس ہے۔وہ صحت کی صورت میں ہو، یا معاشرتی اسٹیٹس کی صورت میں یا دولت کی صورت میں۔اسی لیے اللہ تعالی نے ہمیں یہ تلقین فرمائی ہے کہ اسی پر بھروسہ کیا جائے۔اور اپنے رزق میں اضافہ کے لیے اسی کے حضور دعا کی جائے۔اور نبی کریمؐ کو اللہ تعالی نے ہدایت کی تھی کہ جن لوگوں کو اللہ تعالی نے مال ومتاع عطا کیا ہے، ان کی خوشحالی کی طرف نہیں دیکھنا۔کیونکہ یہ سامان اس دنیا کی حد تک ہے۔جب کہ آخرت اعمال اور تقوی کے لحاظ سے بہت بہتر ہے۔

اس کے ساتھ ہی ہمیں آس پاس حالات کا علم رکھنا چاہیے کہ اگر کوئی ہم سے حسد کا شکار ہے تو کوشش کرنی چاہیے کہ وہ جگہ چھوڑ دیں۔گھر تبدیل کرلیں۔کیونکہ حسد کا آغاز ہلکا ہوتا ہے مگر اس کا انجام ہابیل اور قابیل جیسا ہوتا ہے۔جرم کی دنیا میں اس کی بہت سی مثالیں روز و شب دیکھی جاسکتی ہیں۔

اس لیے ان سب شرور سے ہر وقت اللہ کی پناہ مانگتے رہیں۔اللہ تعالی ہم سب کو ان سے محفوظ رکھے۔آمین

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

114۔ سورہ الناس

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

میں شروع کرتا ہوں اللہ کے نام کے ساتھ جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے۔

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۙ﴿۱﴾ مَلِكِ النَّاسِ ۙ﴿۲﴾ اِلٰهِ النَّاسِ ۙ﴿۳﴾

کہہ دیجئے! کہ میں پناہ لیتا ہوں سب لوگوں کے پروردگار کی۔(1) سب انسانوں کے بادشاہ کی۔(2) سب لوگوں کے معبود کی۔(3)

مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۙ الْخَنَّاسِ ۙ﴿۴﴾

اُس وسوسہ ڈالنے والے کے شر سے جو بار بار پلٹ کر آتا ہے۔(4)

الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۙ﴿۵﴾ مِنَ الْجِنَّةِ وَ النَّاسِ ﴿۶﴾

جو لوگوں کے دلوں میں وسوسہ ڈالتا ہے۔(5) خواہ وہ جنوں میں سے ہوں یا انسانوں میں سے۔(6)

اس سورہ میں شیطان کے شر سے بچنے کے لیے دعا مانگنے کی تاکید کی گئی ہے۔ چونکہ شیطان نے قیامت تک کے لیے مہلت لے رکھی ہے اس لیے وہ ہر نیک کام سے انسان کو روکنے کی کوشش کرتا ہے اور ہر برے کام کی طرف اسے راغب کرتا ہے۔ یہ بات ذہن میں رکھنی چاہیے کہ انسان پر شیطان کا کنٹرول نہیں ہے۔ بلکہ وہ صرف وسوسہ ڈالتا ہے اور باقی انسان اپنے اختیار اور مرضی کے ساتھ گناہ کرتا ہے۔اس لیے انسان کو ہر طرف چوکنا رہنا چاہیے کہ جو بھی شکوک وشبہات اور وساوس آتے ہیں ان پر غور کرے کہ کیا وہ شیطانی بہکاوے تو نہیں ہیں۔

ان وساوس کی وجہ سے ہی ہمارے گھروں میں لڑائی کی بھرمار رہتی ہے۔ چاہے میاں بیوی کی ہو یا بہو ساس کی یا دیورانی جیٹھانی کی۔شیطان اس طرح سے بدگمانیاں پیدا کرتا ہے اور برسوں پرانی دوستی اور رشتہ داری ختم کروا دیتا ہے۔اسی لیے اللہ تعالی نے بدگمانی سے بچنے کا حکم دیا ہے۔

مزید یہ کہ شیطان انسان کو توحید سے ہٹانے کی پوری کوشش کرتا ہے۔اور آج کے دور میں ہم جو شرک کا دور دورہ دیکھتے ہیں وہ اسی کا شاخسانہ ہے۔شرک کی اللہ تعالی نے بڑی سخت وعید بیان کی ہے۔مگر ہم دیکھتے ہیں کہ ہمارے معاشرے میں مزارات، دربار اور پیری فقیری نے انسانوں کو اللہ سے دور کر کے ان جعلی حاجت رواؤں کے سپرد کر دیا ہے۔اب آپ ان کو کوئی بھی عقلی یا قرآنی دلیل دیں مگر وہ سیدھے راستے پر نہیں آتے۔شرک کا سب سے بڑا نقصان یہی ہوتا ہے کہ یہ انسان کی عقل کو ماؤف کر دیتا ہے۔

اس کے ساتھ ہی ہماری اپنی ذات میں ٹھہراؤ، صبر اور برداشت کی صفات ہونی چاہئیں تاکہ ہم جلد بازی میں کسی بھی طور پر شیطانی بہکاوے کا شکار ہو کر کوئی غلط فیصلہ نہ کریں۔اللہ پر بھروسہ کریں۔اللہ کے ساتھ اپنا تعلق قرآن، نماز، زکوۃ، روزہ اور قربانی کے ساتھ مضبوط کریں۔اور ہر وقت اللہ سے دعا کریں کہ وہ ہمیں شیطانی وساوس سے محفوظ رکھے۔اور ہمارے گھروں کو امن وامان کا گہوارہ بنائے۔ آمین

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

دعاء ختم القرآن

اللهم اجعل القرآن ربيع قلوبنا، ونور صدرنا، وجلاء حزننا، وذهاب همنا وغمنا، اللهم آمين يا رب العالمين